ن جب دوسری صبح ہوئی تو کہا آج دو دن ہوئے پھر جب تیسری صبح ہوئی تو کہنے
ہو اب کوئی دن باقی نہین ہے حضرت عباس کہتے ہین جب تیسری صبح ہوئی تو مین گھر سے
ل تھا کیونکہ مجھے خیال تھا کہ اُس سے امر فوت ہوگیا تھا تو مین چاہتا تھا کہ اُسکا تدارک
ت دلانا عورتون کا اُنکی باتون سے جو کچھ مجھے کہتی تھین چنانچہ مین ابوجہل کی طرف
ر اندام ترش رو تیز زبان شوخ چشم تھا پس ناگاہ وہ مجھے دیکھ کر بشتاب دری طرف
ین نے کہا اسکو کیا ہوا خدا اُسپر لعنت کرے کیا عاجز ہو کر اس خوف سے چل گیا کہ مین اُسکو
ں اسی حال مین یکایک اُسنے آواز ضمضم بن عمرو کی سنی کہ وہ کہتا تھا اے گروہ قریش
اپنے لطیمہ یعنی مالہاے محمولہ شتران کو بچاؤ کہ محمد اسی کی تاراج کو آتے ہین فریاد سے
لکھتا ہون کہ تم اُنکو سلامت پاؤگے چنانچہ ضمضم درمیان وادی کے اسطرح استغاثہ
لکے دونون کان کاٹ ڈالے تھے اور اپنے پیراہن کو پیش و پس سے چاک
لی اونٹ پر کسی تھی اور ضمضم نے اُسی حالت استغاثہ مین یہ بھی بیان کیا کہ قبل
ے اسی ناقے پر سوتے ہوے خواب مین دیکھا گویا کہ وادی مکہ مین سیلاب خون ہوا
ہے پس مین گھبراکر ڈرا ہوا چونک پڑا اور جاگ اُٹھا اور قریش کی حق مین بد معلوم ہوا
دیل آئی کہ یہ خواب قریش کی جانون پر مصیبت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جس شخص
ستغاثہ بلند کی تھی وہ ابلیس تھا کہ بصورت سراقہ بن جعشم قبل ضمضم کے آواز دیکر قریش
آمادۂ روانگی کیا تھا پھر بعد اُسکے ضمضم آیا اور اُسنے فریاد کی اور عمیر بن وہب کا قول تھا
امر اعجوبہ تر مین نے کبھی نہین دیکھا اور اُسکی زبان سے شور و فریاد نہین کیا
ہمارے امور مین کچھ چارہ نہوا یہانتک کہ ہم لوگ بہر کیف حالت شدت در تہامین اپنے
پڑی اور حکیم بن حزام کا یہ مقولہ ہے کہ جو شخص ہمارے پاس آیا تھا اور فریاد لایا تھا وہ انسان
تھا کہ ناگزیر ہمارے تئین قافلے کی مدد کے لئے چلے گیا تو لوگون نے پوچھا اے ابو خالد
نے کہا مین خود اُس سے نہایت متعجب ہون کہ سواے کوچ کرنے کے ہمکو اپنے امور
راوی کہتے ہین کہ پھر قریش تہیہ سامان کوچ مین مصروف ہوئے اور ایک
اٹھا یعنی کوئی کسی پر منتظر نہ تھا ہر ایک بجاے خود تیاری سفر مین مشغول ہوا اور جو لوگ
لوگ تھے کہ یا خود بنفسہ چلنے پر مستعد تھے یا اپنے بدلے دوسرے کو مقرر کیا اور جو لوگ
ایسے ڈر گئے تھے اور بنو ہاشم اُس خواب سے خوش تھے اور طعنہ کرنے والے کہتے تھے

میں محمد مقاتلہ رکینگے رسول اللہ سے تب عاص سے کہا کیا محمد رسول اللہ ہیں خوب جانتے ہو پس ہر آئینہ
اور اسکے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے پھر وہ رونے لگا اور کہا ہاں واللہ بیشبہہ وہ رسول ہیں
نے ہین [illegible] ابو کے حکیم کہتا ہے کہ پھر اسی وقت عاص بن منبہ اسلام لایا دلو بدر ازلان اور وہ
مین تھا یہان تک کہ اسی شک و شبہہ پر مشرکین کے ساتھ مارا گیا اور کہتے ہین کہ عداس [illegible]
ہم نہین گیا اور بعضے کہتے ہین کہ حاضر بدر ہوا اور اسی جگہ قتل ہوا راوی کہتا ہے ہمارے نزدیک قول اول ثابت
تر ہے راوی نے کہا اور سعد بن معاذ قبل واقعہ بدر کے مکے کو گئے اور امیہ بن خلف کے پاس اترے ناگاہ
اسکے پاس ابوجہل آیا اور سعد کو دیکھ کر امیہ سے کہنے لگا تو نے اسکو اپنے یہان اتارا کہ یہ ان لوگون مین سے
ہے جنہون نے محمد کو اپنے یہان جگہ دی اور ہم سے آمادہ حرب ہین یہ سنکے سعد بن معاذ نے کہا جو چاہو سو کہو کیسی
تمہارے قافلے کی آمد و رفت ہماری طرف سے نہین ہے (یعنی ہم بھی اسوقت سمجھ لیوینگے) امیہ نے کہا ایسی بات
ابو الحکم یعنی ابوجہل کو نہ کہو کہ وہ سردار اہل دیار کا ہے تب سعد نے کہا ای امیہ تو تو یہ کہتا ہے اور مین نے سنا رسول اللہ صلعم سے
وہ فرماتے تھے کہ مین امیہ بن خلف کو ضرور قتل کرونگا امیہ نے کہا کیا تو نے یہ بات محمد سے خود سنی ہے اونہون نے
کہا ہان مین نے خود سنا ہے اسوقت سے امیہ کے دل مین ہراس غالب ہوا پھر جب لوگ باہر جانے والے
امیہ کے لیجانے کو آئے تو اسنے انکے ہمراہ چلنے سے طرف بدر کے انکار کیا تا آنکہ امیہ کے پاس عقبہ بن ابی معیط اور
ابوجہل دونون ملکر آئے اور عقبہ کے ہاتھ مین عود سوز تھا یعنی بخوردان تھا اسمین خوشبو کی چیزین
سلگاتے تھے اور ابوجہل کے پاس سرمہ دانی اور سلائی تھی چنانچہ عقبہ نے وہ بخوردان امیہ کے پاس رکھ دیا اور کہا
اسکی خوشبو سونگھ کہ تو عورت ہے اور ابوجہل نے سرمہ دانی اور سلائی پیش کر کے کہا سرمہ لگا کیونکہ تو زن ہے اس سے
زینت کر اسوقت امیہ کو غیرت آئی کہنے لگا کہ میرے لیئے ایک شتر تیز رو خرید کرو تب لوگون نے
شترون بنی قشیر سے اسکے لیئے ایک اونٹ بقیمت تین سو درہم کے خرید کر دیا چنانچہ اس اونٹ کو مسلمانون نے
روز بدر غنیمت مین پایا تھا اور خبیب بن یساف کے حصے مین آیا تھا راوی نے کہا اور ان جانے والون کے
قافلے مین کوئی شخص بڑا انکار جانے والا جانے کو زیادہ حارث بن عامر سے نہ تھا اور وہ کہتا تھا کاش کے
قریش عدم خروج پر عزم بالجزم کرتے اگرچہ مال میرا اور سارا مال بنی عبد مناف کا بھی اس تجارت مین تلف و ضائع ہو جاتے [illegible]
تو ہو جاوے اور لوگ کہتے تھے کہ تو اعیان قریش مین سردار قوم ہے کیا تو قریش کو جانے سے روک نہ سکتا [illegible] بٹھا دیا اور وہ
[illegible] قریش کو خروج پر عازم جازم دیکھتا ہے اور مین [illegible] کرتا ہون کہ اسکو کوئی ملے مین آیا اور
[illegible] عذر مانع کے اور قریش کے خلاف کرنے مین بھی بد جانتا ہون [illegible] مین سو قریش نے [illegible] حارث بن عامر کی
[illegible] چاہتا ہون کہ وہ اسکو معلوم کرین و باینہمہ بدفالی و بدشگونی بنت حنظلہ کی قوم [illegible] اس بارہ مین سنی جاتی تھین

اور انہنے کہا اے گروہ قریش تم لوگ میرا شرف و مرتبہ میری قوم مین خوب جانتے ہو پس ہر آئینہ مین تمھارا
پیشوا یا ضامن ہون اس بات کا کہ قبیلہ کنانہ تمھارے میان کوئی برائی لادین پس ان کے عتبہ خوش مطمئن
ہوا لیکن ابو جہل نے عتبہ سے کہا اب تو کیا چاہتا ہے کہ یہ شخص یعنی سراقہ سردار کنانہ کا ہے اور وہ ان لوگون کی
نسبت جنکو ہم پیچھے چھوڑے جاتے ہین ہمارا پشت پناہ ہے تب عتبہ نے کہا اب کچھ باک و اندیشہ نہین مین چلتا ہون
اور خصوصیت کہ درمیان بنی کنانہ اور قریش کے تھی اس بات مین بھی جسکو یزید بن فراس اللیثی نے شریک بن ابی
نمر سے اور اسنے عطار بن یزید اللیثی سے سن کر بیان کیا ہے کہ ہر آئینہ ایک لڑکا حفص بن الاخیف کا جو از جملہ بنی
معیص بن عامر بن لوی کے تھا تلاش ناقہ گمشدہ اپنے گھر سے نکلا اور اس لڑکے کے سر پر گیسو تھے
یعنی کاکلین اور وہ اچھی پوشاک پہنے اور خوبصورت تھا چنانچہ موضع ضجنان مین گذر اسکا پاس عامر بن یزید بن
عامر بن الملوح بن یعمر کے ہوا پس عامر نے اس سے پوچھا اے لڑکے تو کون اور کسکا اور کس قبیلے سے ہے اسنے
بتایا مین حفص بن الاخیف کا بیٹا ہون تب عامر طرف بنی بکر کے مخاطب ہو کر بولا اے بنی بکر کیا تم مین سے کسی
کا خون اوپر قریش کے ہے انھون نے کہا ہان تب عامر بولا کیا ایسا کوئی شخص نہین ہے کہ اسکو عوض اپنے
آدمی کے قتل کرے کہ معاوضہ برابر اور پورا ہو جاوے پس ان کے ابی بکر مین ایک شخص اس لڑکے کے پیچھے
دوڑا اور بدلے اس خون کے جو قریش پر تھا اس لڑکے کو قتل کیا چنانچہ اس بات مین قریش نے بہت کچھ کلام کیا
عامر نے کہا البتہ ہمارے میان کا خون درمیان تمھارے باقی تھا وہ ہم عوض لے چکے پس اب تم کیا چاہتے ہو کہ
اگر تم معاوضہ چاہتے ہو تو حال یہ ہے کہ جو خون ہمارے میان کا سابق تمھارے میان ہوا وہ تم برابر سمجھو اور تمھارے
میان کا تھا وہ ہم برابر سمجھین ہو ایسا ہو چکا اور اگر چاہو یہ سمجھو کہ یہ خون بدلہ ایک آدمی کا ایک آدمی تھا تو یہ بھی ہو چکا اور
اگر چاہو کہ جو کچھ پیشتر ہمنے کیا اب تم ہمسے درگذر کرو اور جو کچھ سابق تمنے کیا اب ہم تمسے درگذر کرین تو ایسا
کرو مہر کیف خون اس جوان نے قریش پر تخفیف و سبکساری کی یعنی عوض معاوضہ ہو گیا کہ بالآخر قریش نے
اسکے خون سے درگذر کیا اور کہنے لگے کہ عامر سچ کہتا ہے البتہ ہمارا آدمی انکے آدمی کی عوض مارا گیا پس طلب
خون سے باز رہے پھر اسی عرصے مین اس جوان کا بھائی مکرز بن حفص کہ مر الظہران مین تھا ناگاہ اسنے عامر بن یزید
کو دیکھا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور وہ سردار بنی بکر کا تھا پھر جب مکرز نے اسکو دیکھا تو اپنے دل مین کہنے لگا
کہ اب عوض اپنا کیون نہ لون بعد تعین کرنے یعنی بعد معاینہ کرنے کے چنانچہ مکرز نے اسکا ناقہ بٹھا دیا اور وہ
تلوار اپنی لپیٹے تھا تو مکرز نے اسکی تلوار کھینچ لی اور اسکو قتل کر بعد ازان وقت شب کے مکے مین آیا اور
تلوار عامر کی جس سے اسکو قتل کیا تھا کعبے کے پردہ سے لٹکا دی جب صبح ہوئی تو قریش نے تلوار عامر کی دیکھ
پہچانی اور معلوم کیا کہ مکرز نے اسکو قتل کیا ہے اور قبل از قتل عامر کے بھی مکرز کی باتین اس بارہ مین سنی جاتی تھین

کہ وہ اس فکر میں تھے چنانچہ جو بکر نے مارے جانے سے عامر ابن سردار کے بہت جزع و فزع کی اور
ہوئے اس بات پر کہ اعیان قریش سے دو یا تین سرداروں کو بدلے عامر کے قتل کریں چنانچہ
اُنکے اسی امر پر آمادہ ہو کر آئے تھے اور اسی فکر میں رہتے تھے کہ ناگاہ اسی اثنا میں قریش کو خروج
بدر پیش آیا پس خوف اُن لوگوں کا سست رہا [illegible]
غالب ہوا پھر جب کہ سراقہ نے زبان ابلیس کہا جو کہا (مترجم کہتا ہے بلکہ جو کچھ ابلیس نے کہا زبان سراقہ
سے کہا) تب لوگ مطمئن ہوئے اور قریش نے رستہ لیا۔ پھر کوچ کیا اور کنیزیں گانے والیاں اور دف بجانے
والیاں ہمراہ لیں کہ منجملہ اُن گانے والیوں کے سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام بن عبد الملک کی اور عزہ کنیز اسود بن
المطلب کی اور کنیز امیہ بن خلف کی تھی کہ یہ سب ہر چشمہ پر جہاں پر قیام ہوتا تھا گاتی بجاتی تھیں اور
قریش وہاں کھانے کے اونٹوں کو نحر و ذبح کرتے تھے اور اُنکے ہمراہ حبشی غلام تھے کہ وہ پیادہ پیش
لشکر تیر و ماری دیتہ ماری کرتے چلتے تھے اور قریش نو سو پچاس مرد شامل و سوار سے نکلے تھے اور
سو گھوڑے اُنکے ہمراہ تھے کہ اتراتے اور نمود اری کرتے جاتے تھے کہ حق سبحانہ تعالی نے مذمت اُنکی
کی قرآن میں فرمائی پھر ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارہم بطراً ورئاء الناس یعنی مثل اُن لوگوں کے
تم ہو جو اپنے گھروں سے اتراتے اور نمود اری کرتے تھے۔ اور ابو جہل کہتا تھا کیا محمد اور اُنکے اصحاب کو یہ گمان
ہے کہ اسطرح وہ اہل کلمہ پر غالب آئے تھے پھر بھی ظفریاب ہوگئے عنقریب اُنکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم اپنے قافلے
کی حمایت کر سکتے ہیں یا نہیں اور قریش میں تو اہل دو دل تھے اُنکے پاس گھوڑے تھے چنانچہ انمیں سے
بنی مخزوم کے ساتھ تیس گھوڑے تھے اور اس لشکر میں سات سو اونٹ سواری کے تھے وہ سب زرہ پوش تھے [illegible]
سب وہ ہو تھے اور سوائے اُنکے پیادوں میں بھی اکثر زرہ پوش تھے راوی کہتے ہیں کہ ابو سفیان قافلہ لیکر روانہ ہوا
جب قافلہ مدینے سے قریب ہوا تو خوف شدید اس پر غالب ہوا تب لوگوں نے ضمضم کو مع [illegible] روانہ کیا تھا
اسلئے کہ اہل مکہ کو خبر کر دے پھر جب وہ رات آئی جسکی صبح کو مدینہ پہونچیگے تو عیر یعنی اونٹوں نے طرف چشمہ بدر کے
رخ کیا اور آخر شب تھی کہ عقب بدر سے اہل عیر آئے تھے اور ارادہ رکھتے تھے کہ اگر کل اسی منزل میں ہوا تو صبح کو مدینہ
پہونچیگے پس عیر یعنی اونٹوں نے اہل عیر کو قرار و آرام لینے نہ دیا کیونکہ چھوٹے ہوئے جتنے بدر پر دوڑ چلے جاتے تھے تب اُن اونٹوں
کو عقال کیا یعنی چھاند دیا اور بعضوں کو دوہرے عقال سے باندھ دیا کہ وہ جس کی راہ پر چلے جاتے تھے تاکہ چشمہ بدر پر
وارد ہوں وہاں آنکہ اُن اونٹوں کو پانی | احتیاج نہ تھی کیونکہ کل دیر گذشتہ پانی پلائے گئے تھے اور اہل کاروان
کہتے تھے کہ جب سے ہم نکلے ہیں ایسی نوبت نہ آئی | نہیں ہوئی تھی ایسا ماجرا اونٹوں کا کبھی نہ دیکھا تھا اس رات
ہمپر ایسی تاریکی طاری ہوئی کہ ہمکو کچھ نہیں دکھائی | دیتا تھا اور بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغباء [illegible]

ادر ے کے بدر مین واسطے تفحص خبر کے گئے جب جہینہ بدر پر نازل ہوئے تو اپنے اونٹون کو قریب پانی کے
بٹھایا پھر ان دونون نے اپنی شترون مین پانی بھرا اور پیا اور اونٹون کو پلایا اسوقت ان دونون نے
دو چھوکریون کی باتین سنین اور وہ دونون جھگڑ رہی تھین جاری قبیلہ جہینہ سے تھین اور ایکنے دوسری کو پکڑا اور دبایا
تھا اور وہ اپنی دوسری ساتھی سے بابت چند درہمون کے جو اسپر قرض تھے تقاضا کرتی تھی اور وہ دوسری اُس سے
وعدہ کرتی تھی کہ کل یا پرسون قافلہ کاروان تو رستہ جات مین آتا ہی یہان پہونچیگا یعنی میر وقت آنے اُس
قافلے کے مین قرضہ ادا کردونگی اور مجدی بن عمر اُس لڑکی کی بات سنکر بولا تو سچ کہتی ہی پھر جب بسبس اور عدی
نے یہ باتین سنین تو وہان سے روانہ ہوئے اور پھر کر حاضر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور مقام
عرق الظبیہ مین دونون نے حضرت سے ملاقات کرکے کیفیت بدر گذارش کی اور واقدی رحمہ اللہ نے
کہا مجھے خبر دی راوہ کثیرہ نے عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی سے اُنھون نے باپ دادا سے اور یہ عبداللہ ایک
منجملہ بکائین کے تھے یعنی رقت قلب سے بہت بکا کرتے تھے انھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ موسیٰ نبی
علیہ السلام ہمراہ ستر ہزار بنی اسرائیل کے وادی روحا کے نالون مین جاتے تھے اور مسجد مین جو درمیان
عرق الظبیہ کے واقع ہے نماز پڑھتے تھے (اور عرق الظبیہ روحا سے جانب مدینہ دو منزل پر واقع ہے اور مدینہ روحا
کو جاتے ہوئے بائین طرف پڑتا ہے) غرض کہ ابوسفیان اُس شب کی صبح کو بدر مین پہونچا اور وہان قافلہ
کاروان بھی آیا ہوا تھا تو وہ کمینگاہ سے خوف زدہ ہوکر مجدی سے دریافت کرنے گیا کہ تو علم اپنے
کسی کو جانتا ہے جو وہ جاسوسی کو آیا ہو اور بخدا کہ مکے مین کوئی مرد وعورت وہ نہین جسکے پاس سے ایک
نش مال یا زیادہ اُس سے ہمارے ساتھ نہ آیا ہو (نش نصف اوقیہ بیس درہم کا وزن ہوتا ہی) اور اگر تو حال
ہمارے دشمنون کا ہم سے چھپاویگا تو قریش مین سے کبھی کوئی آدمی تجھسے صلح نکریگا جب تک کہ دریا مین تری
بقدر تر ہونے صوف کے باقی رہیگی یعنی ایسا کبھی نہوگا تب مجدی نے کہا بخدا مین نے کسی کو ایسا یہان نہین
دیکھا جسکو مین نہ پہچانتا ہون بلکہ یہان سے درمیان تری اور یثرب کے کوئی دشمن نہین ہے اور اگر
یہان سے یثرب تک کوئی دشمن ہوتا تو مجھسے کوئی مخفی نرہتا اور ایسا نہین ہے مین تجھسے اسکو پوشید رکھتا
مگر ہان مین نے دو سوارون کو البتہ دیکھا تھا کہ وہ اس جگہ وارد تھے اور اشارہ بجانب اونٹ بٹھانے
بسبس وعدی کے کیا کہ اُن دونون نے اس جگہ اونٹ بٹھائے تھے اور شتر لی پانی سے بھر کر پیا تھا بعد ازان یہان
سے پھر گئے پس ابوسفیان مناخ پر یعنی جس جگہ اُن دونون نے اونٹ بٹھائے تھے آیا اور اُن دونون کے اونٹون
کی مینگنیان اُٹھا کر توڑنے لگا نا گاہ اُسمین سے خستہ خرما نکلا تو ابوسفیان بولا واللہ اہل یثرب کے اونٹون کا
یہی چارہ ہے یہ لوگ محمد واصحاب محمد کے جاسوس تھے مجکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بہت قریب ہین پھر وہان سے

اپنے جانے کے کاروان کو غیر راستہ کی راہ ڈال لیا اور بدر کو بائیں ہاتھ چھوڑ دیا اور جلدی جلدی چلے چلے گئے
آپ قریش مکہ سے چلے تھے وہ ہر چشمہ پر اترتے تھے اور وہاں کی ماکولات کھاتے تھے اور اونٹوں کو کر کر ذبح کرتے
تھے چنانچہ وہ لوگ اسی طریق سے سرگرم سیر تھے یعنی چلے جاتے تھے ناگاہ عتبہ و شیبہ یہ دونوں پیچھے رہ گئے
اور وہ دونوں باہم باتیں کرتے تھے پس ایک نے دوسرے سے کہا کیا تجھکو رویائے عاتکہ یاد نہیں ہے
ہر آئینہ میں تو اس سے ڈرتا ہوں اور دوسرا کہتا تھا ہاں مجھکو بھی یاد ہے اس حال میں ابوجہل آنکے پاس
جا پہنچا اور پوچھا تم دونوں کیا باتیں کرتے ہو انہوں نے کہا ہم خواب عاتکہ کا ذکر کرتے ہیں ابوجہل نے کہا کیا
تعجب کی باتیں ہیں بنی عبدالمطلب سے کہ وہ اکتفا نہیں کرتے ہیں اس بات پر کہ انکے مرد ہمیشہ ہی
سنائے جاویں یہاں تک کہ انکی عورتیں بھی پیمبری بنائی جاتی ہیں یعنی اب انکی عورتیں بھی نبوت کرنے لگیں
اور خبریں غیب کی بیان کرتی ہیں آگاہ ہو واللہ جس وقت ہم مکے میں پھر آویںگے تو البتہ بنی عبدالمطلب کے ساتھ
کرینگے جو کچھ کرینگے تب عتبہ نے کہا کہ ہر آئینہ ہمارا انکے صلہ رحم اور قرابت قریبہ ہے پھر ان دونوں یعنی عتبہ و شیبہ
میں سے ایک نے دوسرے سے کہا آیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم پھر چلیں تب ابوجہل بولا کیا تم دونوں بعد خروج کے
پھر لوٹ جاؤگے اور کیا تم اپنی قوم کو رسوا اور آپسے قطع کر دوگے وحال آنکہ تم بدلہ لینا اپنا اپنی آنکھوں سے
دیکھتے ہو کہ عنقریب ہے اور کیا تم دونوں گمان اس بات کا کرتے ہو کہ محمدؐ اور آپکے اصحاب تمسے مقابلہ کرینگے اور
غالب آویںگے ہرگز واللہ ایسا نہ ہوگا آگاہ ہو کہ میرے ساتھ میری قوم سے ایک سو اسی آدمی ہیں جو خاص
میرے گھر والے ہیں جس جا میں مقام کرتا ہوں وہ بھی وہیں مقام کرتے ہیں اور جب میں کوچ کرتا ہوں تب
وہ بھی کوچ کرتے ہیں اگر تم دونوں پھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ تب ان دونوں نے کہا واللہ تو نے اپنی قوم کو
مع ہلاک کیا بعد ازاں عتبہ نے شیبہ اپنے بھائی سے کہا یہ شخص یعنی ابوجہل شامت زدہ ہے اور قرابت محمدؐ سے
اسکو وہ علاقہ نہیں ہے جو ہمکو آپسے تعلق ہے باوجود اسکے ہمارا اسباب بھی انکے ہمراہ ہے پس تو ہمارے ساتھ
لوٹ چل اور اسکی باتوں کو چھوڑ یہ سنکے شیبہ نے کہا اے ابوالولید گھر سے بعد چل نکلنے کے اگر اب ہم پھر جاوینگے
تو واللہ ہمیشہ گالیاں سنیںگے آخر وہ دونوں ہمراہ قافلہ چلے گئے بعد ازاں دوشنبہ کی شام کو جحفہ پہونچے تب اسکے
جہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف وہاں سویا اور بعد بیداری کے کہنے لگا کہ میں نے ایک
خواب دیکھا ہے اور میں اسی حالت میں کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے گھوڑے پر سوار آیا
ہے اور اسکے ساتھ ایک شتر بھی ہے اور وہ میرے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ عتبہ و شیبہ دونوں پسران
ربیعہ مارے گئے اور زمعۃ الاسود و امیہ بن خلف و ابوالبختری ابوالحکم و نوفل بن خویلد مع دیگر سرداران
قریش کے کہ انکے بھی نام لئے یہ سب قتل ہوئے اور سہیل بن عمرو اسیر ہوا اور حارث بن ہشام اپنے بھائی کو چھوڑ کر بھاگا

اور کوئی نہ دے گا۔ لات کہتا تھا ۔ اللہ میں تحقیق کرتا ہون کہ تم لوگ رنج مشقل کی طرف خود دستکے ہو بعدازان مین سے اس
ہوا کو دیکھا کہ راستے اپنے اس شہر کے جو اسکے ہمراہ تھا ٹیلہ مین سنان نامی اور اسکو لشکر مین چھوڑ دیا پس
خیام لشکر سے کوئی خیمہ ایسا نہ بچا جسمین کچھ نہ کچھ اسکا نہ پہونچا ہو چنانچہ ذکر اس خواب کا ابو جہل سے
کیا گیا اور لشکر مین بھی اس خواب کی شہرت ہوئی تب ابو جہل نے کہا یہ دوسرا نبی ہے اولاد مطلب سے قریب ہے
کہ کل حال کھل جائیگا کہ کون مقتول و مغلوب ہے ہم ہین یا محمد اور اصحاب انکے اور قریش نے جہیم سے کہا کہ تیرے
خواب مین شیطان تجھے کھیلتا ہے قریب ہے کہ جو تو نے دیکھا ہے بر خلاف اسکے کل تو دیکھ لیگا کہ اکابر اصحاب
محمد قتل کئے جاوینگے اور اسیر ہونگے بعدازان عتبہ شیبہ اپنے بھائی کو علیحدہ لیجا کر کہنے لگا آیا پھر چلنے مین تیری کیا
رائے ہے کیونکہ یہ خواب جہیم کا بھی مثل رویائے عاتکہ اور موافق قول عداس کے ہے واللہ جیسے عداس نے
جو مجھ سے کہا ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی اگر محمد کاذب ہونگے تو ہر آینہ عرب بہت ہین بجائے ہمارے
انکو کافی ہونگے اور اگر وہ اپنے دعوی مین صادق ہین تو ہم یہان سے جدا ہو جانے پر البتہ ان کے نزدیک
بہترین عرب ہونگے اسلئے کہ ہم انکے یگانہ ہین تب شیبہ نے کہا جو کچھ تو کہتا ہے یون ہی ہے دیکن ایسا ہو سکتا ہے
کہ ہم اہل لشکر کے سامنے سے پھر کر چلے جاوین ناگاہ جسوقت وہ دونون باہم باتین کر رہے تھے کہ ابو جہل آیا
اور پوچھنے لگا تم دونون کیا ارادہ کرتے ہو انھون نے کہا پھر جانے کا مشورہ کرتے ہین کیا تو خیال نہین کرتا
کہ خواب عاتکہ اور رویائے جہیم بن الصلت دونون موافق قول عداس ہین تب ابوجہل نے کہا واللہ تم اپنی
قوم کو رسوا اور اسکے قتل کرتے ہو انھون نے جواب دیا واللہ تو خود بھی ہلاک ہوا اور اپنی قوم کو بھی
ہلاک کیا آخر دونون اسی بات پر ساتھ رہے پھر جب ابو سفیان اپنے کاروان کو وہان سے بچا کر نکال لے گیا
اور انکے محفوظ رہنے سے مطمئن ہوا تو قیس بن امری القیس جو اہل کاروان کے ہمراہ مکے سے آیا تھا
اور ساتھ تھا اسکو ابوسفیان نے طرف قریش کے جو مکے سے کمک لئے چلے جاتے تھے روانہ کیا تا ان لوگون کو
پھر لیجا دے اور انسے کہدے کہ کاروان تمھارا بسلامت محفوظ رہا اب تم اپنے تئین اہل یثرب کے قابو مین یعنی
اپنی جانون کو انکے ہاتھون مین نہ دو کیونکہ سوائے اسکے تمھاری حاجت تھی بلکہ تم واسطے حمایت و حراست
اپنے عیر اور مال کے نکلے تھے سو حق تعالے نے اسکو نجات دی پس اگر وہ لوگ پھر جانے انکار کرین تو چاہیے کہ
ایک خصلت یعنی اس ایک بات سے انکار نہ کرین کہ گائیون کو اپنے ساتھ سے پھیر دیوین اسلیے کہ جنگ مین
گرانی و آسانی اور کسر و انکسار دونون واقع ہوتے ہین پس قیس نے جا کر قریش کو پیغام پہونچایا اور انکو فہمائش کی
مگر انھون نے پھر جانے سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ البتہ گائیون کو ہم پھیر دیتے ہین آخر ان کنیزون کو جحفہ سے پھرا دیا
اور قیس قاصد پھر کر مقام ہدہ مین ابوسفیان کو مل گیا (اور ہدہ سات میل پر ہے عقبہ عسفان سے

اور اخنس بن شریق ہٹ گئے پھر آئے ابوسفیان کو عدم مزاحمت اور کوچ قریش سے خبر دی اُسنے کہا واقوماہ
یہ افسوس ہے حال قوم پر یہ کام عمرو بن ہشام کا ہے کہ پھر جانا اسکو ناگوار ہوگا پس پیر آپ نے لوگوں کی سرکشی
اور خود سرکشی کی کہ سراسر معصیت و شقاوت ہے کیونکہ اگر اصحاب محمد اس گروہ کو پاجاوینگے تو سبکے سب ہمارا پیچھا
کرینگے اور راوی کہتے ہیں کہ وہ گانیں والشکر ابوجہل کے ہمراہ آئیں تھیں ایک سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام
اور کنیز امیہ بن خلف تھی اور تیسری کنیز اسود بن المطلب کی تھی اور ابوجہل کہتا تھا کہ واللہ ہم ہرگز نہ پھر جاوینگے
جب تک داخل بدر نہ ہوجاوینگے اور ان دنوں بدر میں موسمہائے جاہلیت سے موسم یعنی مجمع تھا کہ عرب
وہاں جمع ہوتے تھے اور وہاں بازار لگتا تھا لہذا ابوجہل نے چاہا کہ پہونچنا ہمارا وہاں تک عرب سنیں
یعنی ہمارے ارادے اور اولوالعزمی کو جانیں اور ہم تین رات مقام کریں اور وہاں اونٹوں کو ذبح کریں
اور لوگوں کو کھانے کھلادیں اور شرابیں پئیں اور گانوں کو گانا سنیں تاکہ عرب یہ حشمت و شوکت ہماری
دیکھیں ہیبت ہماری بہادری و مردانگی سے ہیبت کرینگے اور ایسا ہوا کہ جب قریش مکے سے روانہ ہوئے
تھے تو فرات بن الحیان العجلی کو طرف ابی سفیان حرب کے روانہ کیا تا اُسکو اُنکے کوچ اور روانگی اور جمعیت
لشکر کی خبر کرے جبکہ فرات خلاف راستہ ہوگیا ابوسفیان سے اسلئے کہ ابوسفیان دریا کی ترائی ترائی
گیا اور فرات شارع عام پر چلا پھر لشکر مشرکین سے جحفہ میں آکر مل گیا اور وہاں کلام ابوجہل کا سنا وہ کہتا
تھا ہم ہرگز نہ پھرینگے تب فرات نے اپنے دل میں خیال کیا کہ انکو یعنی ابوسفیان وغیرہ کو تیری کچھ پرواہ نہیں
ہے پس جو شخص بدلہ یا عنقریب دیکھ کر بلا عوض لیے کے پھر جاوینگے البتہ وہ کم درو ناتواں ہے آخر
فرات نے ابوسفیان کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہمراہ قریش ہولیا جبکہ وہ ہی فرات روز بدر بہت زخمی ہوکر پیادہ
بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ آج کے دن سے زیادہ کوئی امر سخت میں نے نہیں دیکھا اسے شہرہ وال حطلیہ کی
مجوس وما مبارک ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن جعفر نے ام بکر بنت المسور
سے آپنے اپنے باپ سے انہوں نے کہا اخنس بن شریق ایک مرد اعرابی تھا اور وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا اُسنے
کہا اے بنی زہرہ خدا نے تمہارے کاروان کو بچالیا اور تمہارا مال اسباب تمام پہونچا دیا اور مخرمہ بن نوفل تمہارے
سردار کو سلامت رکھا وحال آنکہ تم اسی واسطے نکلے ہو کہ مخرمہ اور اُسکے مال کی حفاظت کرو سو محمد نے اُسکو
محفوظ رکھا اب سوائے اسکے نہیں ہے کہ محمد ایک شخص ہے تم ہی میں سے اور وہ تمہارا خواہرزادہ ہے اگر
وہ نبی ہے تو تم لوگ اُسکے سبب بڑے سعید و نیکوکار ہوگے اور اگر وہ کاذب ہے تو اُسکے قتل کے لئے متولی
ہونا تمہارے قابلے کا بہتر ہے اس سے کہ تم اپنے خواہرزادے کے قتل پر متولی ہو پس لازم ہے کہ تم پھر جاؤ اور
الزام نامردی کا میرے ذمے رکھو تمکو کیا ضرورت ہے کہ بغیر کسی نفع کے صرف اسی شخص کے کہنے سے خروج کرتے ہو

اور یہ شخص تو اپنی قوم کو ہلاک کرنے والا ہے اور بہت جلد انکو فساد مین ڈالنے والا ہے آخر بنی زہرہ نے اُسی کی اطاعت کی اور اُسکا کہنا مانا کیونکہ وہ اُنکے مطاع و معزز تھا اور وہ سب اُسکو مؤتمن و معتمد جانتے تھے تب اُن لوگون نے کہا پھر ہم کیا حیلہ کرین کیونکر یہان سے چلے جاوین اخنس نے کہا کہ ہم تم سب ہمراہ قوم کے چلتے ہین جب شام ہوگی تو مین اپنے اونٹ سے گر پڑونگا تو اسوقت تم یہ کہنا کہ اخنس کو سانپ نے کاٹا ہے پھر جب قوم چلنے کو کہین تو تم کہیو کہ ہم اپنے صاحب سے کیونکر مفارقت کرین تا آنکہ ہمکو معلوم ہو کہ وہ زندہ ہے یا اگر مر جاوے تو اُسکو دفن کرین پس جب وہ لوگ چلے جاوینگے تو ہم تم پھر چلینگے الغرض بنو زہرہ نے یون ہی کیا (پھر جب اُن لوگون کو پھرتے ہوئے بمقام ابوا صبح ہوئی اُسوقت لوگون کو ظاہر ہوا کہ بنو زہرہ لوٹ گئے) پس بنی زہرہ مین سے ایک بھی ہمراہ قوم حاضر نہ تھا (راوی) لکھتا ہے کہ یہ سب بنی زہرہ سو آدمی تھے یا سو سے کم ہون ہمارے نزدیک یہی ثابت تر ہے کہ کم از سو تھے + اور بعض کہنے والے نے کہا تین سو تھے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بالواسطہ روایت کی ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انھون نے کہا کہ ہمراہ گروہ قریش کے بنو عدی بھی نکلے تھے یہانتک کہ وہ لوگ ثنیہ لفت یعنی لفت کی چڑھائی پر پہونچے پھر جب آخر شب وقت سحر ہوا تو بنو عدی دریا کے کنارے کنارے مکے طرف پھر چلے ناگاہ ابو سفیان اُنکو مل گیا اُسنے کہا اے بنو عدی تم لوگ کیونکر پھرے جاتے ہو نہ ہمراہ کاروان کے ہو نہ لشکر کے ساتھ ہو یہ کیا ماجرا ہے انھون نے کہا تو ہی نے قریش سے کہلا بھیجا کہ مکے کو پھر جاؤ پس جسکو پھرنا منظور تھا وہ پھر گیا اور جسکو ہمراہ لشکر جانا منظور تھا وہ ساتھ چلا گیا چنانچہ بنو عدی مین سے کوئی ہمراہ لشکر بدر مین حاضر نہین ہوا + اور بعضون نے کہا ہے کہ ابو سفیان نے بنی عدی سے بمقام مر الظہران کے ملاقات کی تھی اور وہین یہ باتین کہی تھین) اور واقدی نے کہا کہ بنو زہرہ جحفے سے پھر گئے تھے مگر بنو عدی راستے سے لوٹ گئے تھے اور بعض نے کہا مر الظہران سے اور یہان رسول خدا صلعم تاریخ چودھوین رمضان وقت صبح بمقام عرق الظبیہ روانہ ہوئے تھے اور وہان ایک اعرابی جانب تہامہ یعنی بستی ویرانی کی طرف سے آیا اُس سے اصحاب رسول خدا صلعم نے پوچھا تجھے کچھ حال ابو سفیان بن حرب کا معلوم ہے اُسنے کہا مجھے ابو سفیان کا حال کچھ معلوم نہین ہے تب اصحاب نے کہا آؤ خدمت رسول اللہ مین حاضر ہوکر سلام کر اُسنے کہا کیا تمھارے درمیان مین اللہ کا کوئی رسول ہے انھون نے کہا ہان اُسنے کہا تم مین کون شخص رسول اللہ ہے لوگون نے اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ہین اُسنے کہا اگر تو صادق ہے تو اس میرے ناقہ کے پیٹ مین کیا ہے اُسوقت سلمہ بن سلامہ بن وقش بول اٹھے کہ تو نے اس اونٹنی سے مجامعت کی ہے تو وہ تجھسے حاملہ ہے چنانچہ آنحضرت صلعم کو یہ کلمہ سلمہ کا ناگوار گذرا کہ اُس سے منھ پھیر لیا پھر حضرت وہان سے روانہ ہوئے اور شب چارشنبہ نیمہ شہر رمضان کو روحا مین تشریف لائے اور بیر روحا کے قریب نماز پڑھی (یعنی نماز شب) واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا

مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن عبدالرحمن نے ابان بن صالح سے انھوں نے سعید بن المسیب سے انھوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جب سر اٹھایا تو عبداللہ نے کہا دونوں پڑھی کی کہ اللھم لا تسلس بہ
اما تجل فرعون ہٰذہ الاٰیۃ اللھم لا تسلس رحمتک ان اسود اللھم وامحی اثار الی رحمتہ
اللھم واحم لنسر ان رحمتہ اللھم لا تسلس بہ ثم اتبع سابع بن ہشام وعیاش بن ابی ربیعہ و
المستضعفین من المومنین یعنی اے پروردگار تو اسکی نسل کو چھوڑ کہ وہ فرعون اس
امت کا ہے اے پروردگار حارث الاسود کو کھی بچے اے پروردگار اور اسکی آنکھ کو اندھا کر دے
مارے جانے سے اے پروردگار اور معہ کی آنکھیں اندھی کر اسے پروردگار خلاصی دے ولید کو
اور اسے پروردگار نجات دے سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مسلمانان سست
مقدرت کو جو ہے متقا ان کے اور جابر دل کو آنحضرت علیہ السلام نے ولید بن الولید کے لیے بد دعا
تو دعا کی تا آنکہ وہ بدر میں اسیر ہوا لیکن جب وہ مدینہ آئے مارے گئے کہ حالت اسلام لایا پھر ارادہ
کیا کہ مدینہ کو جاسے مگر قید کیا گیا اسوقت حضرت علیہ السلام نے اسکے حق میں دعا فرمائی اور سعید
بن المسیب راوی نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب سے مقام روحا میں فرمایا کہ
یہ روحا ہے سجاسج ہے یعنی یہ ایسی روحا تمام وادیوں عرب سے افضل ہے اور راوی کہتے ہیں کہ
حبیب بن یساف ایک جرمن ابع تھا اور اسلام سے انکار کرتا تھا پھر جسوقت آنحضرت صلعم نے بدر کی
طرف خروج کیا تو حبیب اور قیس بن محرث یہ دونوں بھی ہمراہ ہوگئے اور وہ دونوں اپنی قوم کے
دین پر تھے پھر یہ دونوں مقام عقیق میں حضرت سے جاملے اور حبیب اسوقت زرہ وخود پہنے سوار تھے میں
سراپا مقنع یعنی چھپا ہوا تھا تو حضرت نے اسکو زیر خود کے یعنی خود کی جالی میں سے پہچانا اور طرف سعد
بن معاذ کے کہ وہ پہلو میں چلے جاتے تھے ملتفت ہوئے اور فرمایا کیا یہ حبیب بن یساف نہیں ہے انھوں نے
عرض کی یا رسول اللہ یہ وہی ہے تب حبیب نے آگے بڑھ کر رکاب ناقہ نبی صلعم کی تھامی حضرت نے اس سے
اور قیس بن الحرث سے کہ لوگ اسکو قیس بن الحارث بھی کہتے تھے فرمایا کہ تم دونوں ہمارے ساتھ کیوں آئے
ہو ان دونوں نے کہا تم ہمارے خواہر زادے اور ہمسایہ ہو تو ہم اپنی قوم کے ساتھ واسطے مال غنیمت کے نکلے
ہیں فرمایا تو جس ہمارے دین میں نہیں ہے وہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ چلے تب حبیب نے کہا تحقیق کہ میری قوم
مجھکو خوب جانتے ہیں کہ میں جنگ میں سخت جانباز اور سخت بہادر ہوں لیکن میں آپ کے ساتھ ہو کر واسطے
حصول غنیمت کے جنگ کرونگا مگر اسلام نہ لاونگا حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ تو اسلام قبول کر
تب قتال کر لیکن بعد اس کے پھر جب مقام روحا میں جانا حضور ہوا تو عرض کی کہ اب میں اللہ رب العالمین کا

اسلام لایا یعنی خالصًا للہ دین اسلام قبول کیا اور میں گواہی دیتا ہون کہ تم بے شبہ رسول اللہ ہو یہ سن کر حضرت علیہ السلام مسرور ہوئے اور فرمایا اب تو ہمراہ چل چنانچہ اُسنے جنگ بدر وغیرہ مین بڑی بہادری و مردانگی کی اور قیس بن الحرث نے اسلام لانے سے انکار کیا اور مدینے کو پھر گیا پھر جب آنحضرت علیہ السلام نے بدر سے مراجعت فرمائی اُسوقت قیس بھی اسلام لایا بعدازان حاضر احد ہوکر شہید ہوا اور واقدی کہتے ہین کہ جب آنحضرت علیہ السلام رمضان مین بعزم بدر روانہ ہوئے تو ایک دو دن روزہ رکھکر افطار کیا اور لوگون کو بھی سفر مین روزہ رکھنے سے منع کیا مگر لوگون نے افطار نکیا بعدازان پھر حضرت کے حکم سے منادی نے ندا دی کہ اے گروہ نافرمان مین نے افطار کیا ہے تم بھی افطار کرو

ذکر آمد لشکر قریش و مشورت رسول خدا صلعم باصحاب باوفا و آمادگی غازیان جان فدا و بشارت فتح و غنیمت حسب تمنا

واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطۂ رواۃ کثیرہ کے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم مدینے سے روانہ ہوئے اور قریب بدر پہونچے تو حضرت کے پاس خبر روانگی قریش کی پہونچی اور آپ نے اصحاب سے بیان کیا اور لوگون سے مشورت چاہی تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کلام پسندیدہ کیا بعدازان عمر رضی اللہ عنہ اٹھے انھون نے بھی پسندیدہ کلام کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ قریش ہین بخدا کہ یہ بڑے معزز ہین چنانچہ جب سے انکی عزت اور اُنکو غلبہ ہے کبھی ذلیل و مغلوب نہین ہوئے اور بخدا کہ جب سے یہ لوگ کافر ہین کبھی ایمان نہین لائے اور واللہ انکے معزز لوگ کبھی اسلام نہ لاوینگے اور ضرور آپ سے مقابلہ کرینگے پس آپ بھی اپنے سامان مین مستعد ہوجیے اور اپنی تیاری کیجیے بعدازان مقداد بن عمرو نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ آپ واسطے امتثال امر خدا کے تشریف لے چلیے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین واللہ ہم آپ سے وہ باتین نہ کہینگے جو بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے کہی تھین اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا یعنی موسی علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے کہا کہ تو جا اور تیرا مربی یعنی ہارون جاوے پھر تم دونون ملکر مقابلہ کرو اور ہم بھی تمھارے ساتھ مقابلہ کرنیوالے ہین اور قسم ہے اُس خدا کی جسنے آپکو حق مبعوث کیا اگر آپ ہمکو طرف برک الغماد کے لیجاوین تو ہمراہ آپ کے ہم چلے جاوین (اور برک الغماد نام مقام ہے عقب مکہ پر پانچ منزل ہے اور وہ درمیان ساحل یعنی اُس ترائی مین ہے جو دریا سے ملی ہے اور یہ مکے سے آٹھ منزل جانب یمن کے واقع ہے) یہ کلام مقداد سن کے حضرت نے فرمایا تو خیر ہے اور اُنکے لئے دعاے خیر فرمائی کہ جزاک اللہ خیرا بعدازان حضرت نے فرمایا اے گروہ مجھے مشورہ دو اور اُس گروہ سے مراد انصار تھے اور حضرت علیہ السلام کو گمان تھا کہ انصار سواے درمیان مدینے کے بیرون مدینہ نصرت کرنے کو نہ جاوینگے

اسلئے کہ انہوں نے حضرت سے شرط کر لی تھی کہ جس چیز سے یا جس سے ہم اپنی جان اور اولاد کی حراست
و حمایت کرتے ہیں اسی طرح آپ سے بھی دفاع دشمن کرینگے (اور حال یہ تھا کہ وہ لوگ ہمیشہ مدینہ سے
لڑتے تھے باہر نہیں جاتے تھے) اسلئے حضرت نے انکی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ مجکو مشورہ دو آخر تو سعد
سعد بن معاذ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ میں انصار کی جانب سے جواب دیتا ہوں کہ یا رسول اللہ گویا
کہ آپ کے ارادے میں یہ خطاب ہماری طرف ہے فرمایا ہاں ہے پس معاذ نے کہا اگر آپ ایسے امر کے لئے
خروج کریں کہ شاید اسمیں وحی آپ کو نہ آئی ہو یعنی اگر آپ بغیر حکم حق کے بھی خروج کریں تب بھی ہم
ہمراہ آپ کے حاضر ہیں اسواسطے کہ ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور ہمنے آپ کی تصدیق کی اور
ہمنے گواہی دی ہے اس بات کی کہ جو کچھ آپ لائے ہیں وہ سب حق ہے اور ہمنے آپ کو قول و قرار دیا
ہے اور سمع و طاعت پر عہد کیا ہے یعنی فرمان آپکا گوش جان سے سنینگے اور بسر و چشم بجا لاوینگے پس آپ
چلئے جہاں آپ کا ارادہ ہو قسم ہے اس خدا کی جسنے آپکو حق مبعوث کیا اگر پیش آوے بحر یعنی دریا سمندر
اور آپ اسمیں در آویں تو ہم بھی اسمیں آپ کے ساتھ گھس جاویں اور ہم میں سے کوئی باقی نہ رہ جاویگا
پس اب جس سے چاہئے مواصلت کیجئے اور جس سے چاہئے مباینت کیجئے یعنی جسکو چاہئے نزدیک کیجئے
جسکو چاہئے دور کیجئے اور ہمارے مال سے جسقدر اور جو چاہئے لیجئے اور جو کچھ آپ لیوینگے وہ ہمارے
نزدیک اس مال سے بہتر ہوگا جو کچھ آپ نہ لیوینگے قسم ہے اس خدا کی جسکے قبضے میں میری جان ہے
میں اس راستے پر کبھی نہیں گیا اور نہ مجھے کچھ حال اس جنگ کا معلوم ہے اور نہ مجکو اسکا خوف بھی نہیں ہے
اگر کل کے روز دشمن سے مقابلہ کرینگے تو ہم لوگ ہنگام جنگ بڑے صابر ہیں اور وقت مقابلہ کے
ثابت قدم ہیں کیا بعید ہے کہ حق تعالی ہمسے کوئی ایسا کام آپ کو دکھلا دے جس سے آپکی آنکھیں
ٹھنڈی ہوں اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن
قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے کہ سعد نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی قوم سے اپنے پیچھے مدینے میں ایسے لوگ
چھوڑ آئے ہیں کہ ہم آپ کے چاہنے والے ان سے زیادہ نہونگے اور آپکی اطاعت کرنے والے ان سے زیادہ نہونگے یعنی وہ لوگ
ہمسے زیادہ آپکے محب و مطیع ہیں اور جہاد میں انکو بڑی رغبت ہے اور نیت انکی خالص ہے (یعنی جہاد انکی بطمع غنیمت
نہیں ہے) پس اگر انکو گمان اس بات کا ہوتا کہ آپ ضرور مقابلہ دشمنوں کا کرینگے تو وہ آپ سے پیچھے نہ رہ
جاتے ولیکن انکو گمان ہوا کہ یہ خروج واسطے تاراج کارواں کے ہے مولف ہم آپ کے لئے ایک سائبان
یہاں استادہ کر دیتے ہیں اور آپ کی سواریاں یعنی اسباب قدمی اسی جگہ تیار و مہیا کر دیتے ہیں بعد از ان
ہم لوگ دشمن کے مقابلے کو آگے بڑھتے ہیں اگر حق سبحانہ تعالی نے ہمکو دشمنوں پر غالب و فیروز مند کیا تو یہ عین

ہماری تمنا ہے جیسا ہم چاہتے ہین اور اگر مبادا امر دگرگون ہوا تو آپ ان سواریون پر فوراً سوار ہو کر ان لوگون سے جا ملئے
جو پیچھے رہ گئے ہین (یعنی وہ آپ کی اطاعت و اعانت مین ہمسے زیادہ جہد و کوشش کرینگے) حضرت نے یہہ
کلام سعد سن کے فرمایا جزاک اللہ خیرا اور فرمایا اے سعد حقتعالی چاہیگا تو بہتری کریگا (یعنی جو کچھہ تم
کہتے ہو ضرورت اسکی نہوگی) **راوی** کہتے ہین کہ جب سعد اپنے کلام سے فارغ ہوے تو رسول خدا صلعم
نے فرمایا کہ برکات خدا کی توقع اور توکل پر روانہ ہو کیونکہ حقتعالی نے دونون گروہون مین سے ایک کا
مجھے وعدہ کیا ہے (یعنی یا ظفر لشکر ابوجہل پر یا تاراج کاروان ابوسفیان) اور فرمایا واللہ گویا کہ مین قتلگاہ قوم کو
دیکھتا ہون اور سعد نے کہا حضرت نے ہمکو اسی وقت انکی قتل گاہون کو دکھلادیا کہ وہ مقتل فلان کا ہے اور یہ قتل گاہ
فلان کی ہے اور سوائے اسکے ہر ایک کی قتلگاہ کو بتا دیا سعد نے کہا پس قوم کو یقین حاصل ہوا کہ بالضرور قتال
ہوگی اور عیر یعنی کاروان ابوسفیان کا چھوٹ جاویگا و بسبب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سبکو امید فتح حاصل
تھی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابو اسمعیل بن عبد اللہ بن عطیہ بن عبد اللہ بن انیس نے
اپنے باپ سے سنکر کہ اسی روز سے یعنی جب روز خبر لشکر مشرکین پہونچی رسول خدا صلعم نے حکم تیاری نشانہاے
لشکر اسلام کا کیا اور وہ تین علم تھے اور ہتھیارون کو نکلوایا اور درست کرایا اور جب مدینہ سے چلے تھے تو کوئی
علم منعقد یعنی تیار نہ تھا پھر حضرت نے روحا سے کوچ کیا اور مضیق تنگ راستہ یعنی درۂ کوہ سے چلے اور درمیان
خیبرتین کے پہونچے اور مابین دونون موضع خیبرہ کے نماز پڑھی و بعد ازان داہنی طرف روانہ ہوے پھر بائین
طرف وادی کا راستہ لیا جب صیف المعترضہ پر پہونچے تو وہان سے خیفۃ المعترضہ مین داخل ہوے یہان تک کہ
مقام تیا پر پہونچے اور وہان سفیان ضمری حاضر ہوا اور رسول خدا صلعم بہت جلد جاتے تھے اور قتادہ بن النعمان الظفری
ہمراہ تھے اور بعض نے کہا عبد اللہ بن کعب لمازنی تھے اور بعض نے کہا معاذ بن جبل تھے چنانچہ جب سفیان الضمری
مقام تیا پر ملا تو حضرت نے فرمایا تو کون ہے تب ضمری نے کہا بلکہ تم کہو کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا تو ہمکو بتا تو
ہم تجکو بتاوین ضمری نے کہا کیا یہ بات اس بات پر موقوف ہے یعنی کیا یہی شرط ہے کہ مین بتاون تو تم بتاوگے
فرمایا ہان تب ضمری نے کہا پوچھو کیا پوچھتے ہو حضرت نے فرمایا حال قریش ہمسے بیان کر ضمری نے کہا مجھے خبر
معلوم ہوئی ہے کہ وہ لوگ فلان روز فلان تاریخ مکے سے روانہ ہوے ہین پس جسنے مجھے خبر دی ہے اگر وہ
سچا ہے تو وہ اسی وادی کے قریب ایک جانب مین ہونگے تب حضرت نے پھر پوچھا کہ ہمسے خبر محمد اور
انکے اصحاب کی بیان کر اسنے کہا مین نے خبر پائی ہے کہ یہ لوگ بھی فلان روز یثرب سے چلے ہین اگر مخبر سچا
ہے تو یہ لوگ بھی اب اسی وادی مین کسی جانب ہونگے پھر ضمری نے پوچھا پس تم کون ہو حضرت علیہ السلام
نے فرمایا ہم اس چشمۂ سار سے آئے ہین اور ہاتھ سے اشارہ طرف عراق کی کیا تو ضمری اس اشارہ سے باشندہ اعراق سمجھا

بعد ازاں حضرت علیہ السلام اپنے اصحاب کی جانب تشریف فرما ہوئے اور دونوں فریق میں سے کوئی
بھی نہ جانتا تھا کہ فریقین میں سے ایک دوسرے فریق کی منزل و مقام سے مطلع ہو سوائے کہ آگے دریا میں
بڑے بڑے تودے اور سپید ریگ رواں کے تھے اور آنحضرت صلعم نے مقام تہ میں کاریز کی بعد ازاں مسجد میں
جاکر نماز پڑھی پھر وہاں سے اس مقام میں نماز پڑھی بعد ازاں سیف میں اسکے بعد عبیر میں نماز پڑھی بعد ازاں وہاں
دو پہاڑوں کو دیکھا او پوچھا ان دونوں پہاڑوں کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا مسلح و مخری نام ہے فرمایا ان دونوں
پر کون رہتے ہیں لوگوں نے کہا بنو نار و بنو حراق تب حضرت حیرتیں کے قریب سے پھر گئے اور روانہ ہو کر
یہاں تک کہ مقام ذفران کو طے کیا اور آپکو بائیں طرف چھوڑتے ہوئے مقام صفرا میں ہو گئے وہاں بسبس
وعدی بن ابی الزغباء حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ دونوں وہ تھے کہ بطور استخبار بھیجے گئے تھے تو دونوں
نے آکر خبر سے سرسانی کی اور آنحضرت علیہ السلام نے قریب بدر وقت عشاء شب جمعہ کو مقام
کیا اور تاریخ سترھویں رمضان کی تھی چنانچہ آں حضرت صلعم نے وہاں سے علی و زبیر و سعد بن ابی وقاص و بسبس
بن عمرو کو واسطے تجسس حال کے اور چشمہ آب کے روانہ کیا اور ان لوگوں سے اشارہ کیا کہ طرف ظریب کے
جاؤ امید ہے کہ نزدیک اس قلیب کے جو ظریب سے ملا ہوا ہے وہاں خبر پا دو گے اور قلیب چاہ کو کہتے ہیں ظریب اور
ظریب پہاڑی ہے پس یہ لوگ جانب طرف کے گئے چنانچہ ان لوگوں نے آس ماء بدر پر کہ جسکا پتہ رسول خدا صلعم نے
بتایا تھا قریش کے شتران آبکش کو پایا ساتھ قریش کے سقے تھے پس بعض نے بعض سقوں سے ملاقات کی تو
تو اکثر انہیں سے بھاگ گئے اور ان بھاگنے والوں میں سے ایک وہ جو بھاگا گیا عجیر تھا کہ پہلے اسی نے
قریش کو خبر رسول خدا صلعم اور اصحاب کی پہنچائی اور آکر پکارا اے آل غالب یہ ابن کبشہ یعنی محمد صلعم اور
انکے اصحاب آگئے ہیں اور تمہارے سقوں کو گرفتار کر لیا ہے یہ خبر سن کر تمام لشکر گھبرا گیا اور ہل چل پڑ گئی حکیم بن
حزام نے بیان کیا کہ ہم اپنے خیمے میں گوشت تشر کاریاں کر رہے تھے ناگاہ جب یہ خبر سنی تو کھانا
ہم سے چھوٹ رہا اور بعضے ہم میں سے بعض کے پاس دوڑے اور عتبہ بن ربیعہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا
اے ابو خالد میں کسی کو نہیں جانتا کہ وہ ایسے آنے میں ایسا حیران ہوا جیسا ہم اپنے آنے میں لشکر کے
ہوں وہر آئیہ کاروان ہمارا تو بچ گیا مگر ہم اس قوم کی طرف اسکے ملک میں انہیں پر سرکشی کرتے ہوئے
آئے ہیں پھر اسنے کہا خیر یہ ایک امر تقدیری تھا مگر میرے نزدیک جو کوئی اس قوم ابن الحنظلیہ کی اطاعت و
پیروی کرتا ہے وہ بے عقل ہے اے ابو خالد آیا تجھکو بھی اندیشہ اس بات کا ہے کہ یہ قوم ہم پر شب خون مارینگے
میں نے کہا البتہ میں بھی اس سے ایمن نہیں ہوں تب اسنے اے ابو خالد پھر تیری کیا رائے ہے میں نے کہا
ہم لوگ تمام شب حراست و بیداری کریں انہیں بھاری ہو آخر عتبہ نے کہا یہ بہت خوب ہے حکیم کہتا ہے کہ اس شب رات بھر

نے نگہبانی کی ابوجہل نے کہا یہ کیا تھا یہ کام عتبہ کا ہے کہ وہ قتال کرنا محمد اور انکے اصحاب سے برا جانتا ہے
یہ بات نہایت عجیب کی ہے کیا تم لوگون کو یہ گمان ہے کہ محمد اور انکے اصحاب تمہارے لشکر سے مقابلہ کر سکینگے بجز اسکے
مین اپنی قوم کو علیحدہ ایک طرف لیجاتا ہون پھر تم مین سے کوئی ہماری نگہبانی نکرے آخر ابوجہل ایک طرف ہو گیا
اور اسوقت ترشح بارش کی ہو رہی تھی اور عتبہ کہنے لگا کہ یہ شخص نہایت ناکارہ اور شوم ہے اور عقل اسکی زائل ہے
وہان انکے اصحاب محمد نے تمہارے سقے تک کو گرفتار کر لئے ہین غرض اس شب کو جو کہ یسار غلام عبید بن سعید
بن العاص اور اسلم غلام منبہ بن الحجاج وابو رافع غلام امیہ بن خلف گرفتار ہوے تھے یہ سب پیش نبی صلعم
حاضر کئے گئے اور حضرت اسوقت مصروف نماز تھے چنانچہ ان غلامون نے کہا ہم سقے ہین قریش کے انھون نے
ہمکو پانی لانے کے لئے بھیجا تھا اور یہ بیان انکا اصحاب کو ناپسند ہوا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ یہ ظاہر کرین کہ
ہم غلام ابی سفیان کے ہین اور کاروان کے ہمراہیون مین تھے تا آنکہ اصحاب انکو مارنے لگے پھر جب ان
غلامون کو ایذا مار کی پہونچی تو وہ کہنے لگے ہم غلام ابوسفیان کے ہین اور ہمراہ کاروان کے تھے اور وہ کاروان
ان ٹیلون کے تلے ہے آخر جب ان غلامون نے خوف سے ایسا کچھ بیان کیا تو اصحاب نے زد و کوب سے
ہاتھ روک لیا اس عرصہ مین رسول خدا صلعم نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ جب ان غلامون نے سچ کہا
تو تم انکو مارنے لگے اور جب جھوٹھ کہا تو تم باز رہے تب اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ غلام بیان
کرتے ہین کہ قریش یہان آئے ہین حضرت نے فرمایا یہ سچ کہتے ہین درحقیقت قریش اپنے کاروان کے بچانے کو
آئے ہین کہ اسکے لوٹے جانے کا کھٹکا اندیشہ رکھتے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام ان سقون کی طرف متوجہ
ہوے اور فرمایا قریش کہان ہین انھون نے کہا ان تودون کے پیچھے ہین جسے آپ دیکھ رہے ہین فرمایا وہ لوگ
کتنے ہونگے انھون نے کہا بہت کثرت سے ہین فرمایا شمار مین کسقدر ہونگے انھون نے کہا ہم شمار انکا نہین جانتے
فرمایا کتنے اونٹ روز نحر کرتے ہین انھون نے کہا ایک روز دس اونٹ ذبح کرتے ہین ایک روز نو اونٹ
تب آپنے فرمایا کہ وہ لوگ مابین ہزار اور نو سو کے ہین پھر آن حضرت صلعم نے سقون سے پوچھا کہ مکے سے کون
کون چلا ہے انھون نے کہا جنکے پاس خرچ تھا انمین سے کوئی باقی نہین رہا کہ نہ آیا ہو یہ سنکے آن حضرت صلعم
لوگون کی جانب متوجہ ہوے اور فرمایا ہٰذِہٖ مَکَّۃُ اَلْقَتْ اَفْلَاذَ کَبِدِہَا یعنی مکے نے کلیجے کے ٹکڑے تمہارے سامنے
ڈال دیا ہے اس سے کنایہ یہ ہے کہ جملہ اعزہ باشندہ مکے کے نکل پڑے ہین بعد ازان پھر حضرت نے ان
غلامون سے پوچھا کہ کوئی ان قریش مین سے لوٹ بھی گیا ہے وہ بولے ہان ابی بن شریق بنی زہرہ
کو پھیر لے گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ابن شریق انکا راہبر ہوا اور خود راہ پر نہ آیا اگرچہ یہ بات ہے کہ مین اسکو
دشمن خدا اور دشمن کتاب اللہ نہین جانتا ہون پھر آن غلامون سے پوچھا کہ بھلا بنی زہرہ کے سوا

میں کوئی چشمہ کنواں نہیں ... وہ سب کنوئیں کے گئے ہیں غرض اس حضرت علیہ السلام نے
اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ... منزل اس مقام میں کے تھا اکہ مشورہ کرو اسوقت حباب بن المنذر
نے کہا یارسول اللہ آپ فرمائیے کہ اگر یہ منزل اور مقام ہے کہ خدا نے آپکو یہاں اترنے کا حکم کیا ہے تو ہمکو سزاوار نہیں
ہے کہ ہم یہاں سے ... آگے نہیں اور اگر یہ مشورہ رائے سے ہے تو جنگ خدع وکید ہے یعنی لڑائی میں حیل
کرنا اور دھوکہ دینا ہے اس صورت میں یہ مقام اترنے کا نہیں ہے بلکہ آپ ہم سب کو قریب تر قوم کے لیجائیے
کہ ہم رہیں سے اور وہاں کے کنووں سے واقف ہوں ہاں ایک کنواں ہے میں اسکو پہچانتا ہوں کہ اسکا
پانی بہت شیریں ہے اور اسمیں بہت پانی ہے کہ وہ کم نہیں ہوتا میں وہاں ہم ایک حوض بناکر بھر لینگے
اور اسمیں سے پانی ... ہونگے پھر وہیں سے پانی پیں گے اور لڑینگے اور اس کنوے کے
سوائے اور جو کنوے ہیں انہیں بند کر دینگے اور واقدی نے بواسطہ راویوں کے بیان کیا کہ اسوقت
یعنی وقت کہنے حباب بن المنذر کے جبرئیل علیہ السلام نبی صلعم کے نازل ہوئے اور کہا رائے وہی
ہے جسکا مشورہ حباب نے ... تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے حباب تیرا مشورہ موافق رائے
کے ہے پس حضرت نے وہاں سے کوچ کیا اور جو کچھ حباب نے کہا تھا وہ سب کیا گیا اور واقدی نے
بواسطہ ... یحیی وغیرہ کے روایت کی کہ جب حضرت علیہ السلام نے اس مقام سے کوچ کیا
تو حق تعالے نے پانی برسایا اور وہ میدان ریگستان تھا کہ تمام ریگ زمین پر جم گئی تو ہم لوگوں کو چلنا
اسپر بہت آسان ہوا اور قریش کی طرف تمام کیچڑ ہوگئی کہ انکو چلنا دشوار ہوگیا اور درمیان فریقین کے
ٹیلہ ریگ کا حائل تھا راوی کہتے ہیں کہ اور اس شب کو مسلمین پر نیند غالب ہوئی یہاں تک کہ وہ سب
خوب سو گئے اور بارش سے انکو کچھ ایذا نہیں ہوئی زبیر بن العوام نے کہا اس شب کو مجھپر ایسی نیند غالب
ہوئی کہ میں ہر چند اپنے تئیں سخت ومضبوط کرتا تھا مگر زمین پر گر پڑتا تھا پھر تاب اٹھنے کی نہ رکھتا تھا اور یہی
حال رسول خدا صلعم اور سارے اصحاب کا شدت نیند میں تھا اور سعد بن ابی وقاص نے کہا
میں اپنے تئیں دیکھا یعنی اپنا ایسا حال دیکھتا تھا کہ اگر کوئی میرے سینے میں دھکا مارتا تو مجھے کچھ حس
نہوتی یہاں تک کہ میں گر پڑتا اور اسی طرح رفاعہ رافع بن مالک نے کہا کہ جب مجھپر نیند غالب ہوئی
تو مجکو احتلام ہوا تا آنکہ میں نے آخر شب غسل کیا اور راوی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے بعد گذرنے پاری
شب کے اسطرف کو کوچ کیا تھا تو عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو واسطے تفحص احوال مشرکین کے بھیجا تو یہ
دونوں گرد لشکر مشرکین کے پھر کر خدمت نبی صلعم میں حاضر ہوئے اور بیان کیا یارسول اللہ قوم مشرکین بہت
مضطر اور خوف زدہ ہیں اگر انکے گھوڑے بولتے ہیں تو انکے منہ پر مارتے ہیں کہ انکے بولنے پر جماعت مسلمین سے

اندیشہ کرتے ہین اور باوجود اسکے آسمان اُنپر شدت کی بارش برسا رہا ہے و نیز بعد ازان جب صبح ہوئی
تو نبیہ بن الحجاج کہ وہ نقش پا خوب پہچانتا تھا کہنے لگا کہ یہ نقش قدم ابن سمیہ اور ابن ام عبد اللہ کے ہین
مجھے معلوم ہوا کہ محمد ہمارے میان کے احمقون اور یثرب کے احمقون کو جمع کرکے لایا ہے شعر لم تترک الجوع
لنا مبیتاً ✽ لا بد ان نموت او نمیت ✽ یعنی گرسنگی نے ہمکو ساری رات سونے نہ دیا ضرور ہے کہ ہم مر جاوین
یا مارین یعنی سوائے جنگ کے چارہ نہین ہے ابو عبد اللہ نے کہا ہین نے قول نبیہ بن الحجاج یعنی لم تترک الجوع
لنا الخ محمد بن یحیی بن سہل بن ابی حثمہ سے ذکر کیا اُسنے کہا قسم ہے زندگانی کی البتہ وہ لوگ بہت گرسنہ تھے
کیونکہ مجھسے میرے باپ نے نوفل بن معویہ سے سنکر بیان کیا وہ کہتا تھا کہ ہمنے اُس شب کو دس اونٹ نحر کئے تھے
اور ہم اپنے خیمون مین گوشت کوہان وکلیجی اور پسندے بریان کرتے تھے اور شب ان سے خوف زدہ تھے
پس ہم رات بھر نگہبانی کرتے رہے یہانتک کہ صبح روشن ہوئی اسوقت مین نے منبہ سے سنا کہ بعد پھیلنے روشنی
کے وہ کہتا تھا یہ نشان قدم ابن سمیہ اور ابن مسعود کا ہے اور مین نے اُس سے یہ کہتے ہوے سنا
لم تترک الخوف لنا مبیتاً ✽ لا بد ان نموت او نمیت ✽ یعنی ہمکو خوف نے نہ چھوڑا کہ ہم شب گزاری کرین ضرور ہے کہ
ہم مرین یا مارین اور کہا اے گروہ قریش صبح کو وقت جنگ جب ہم لوگ محمد اور اُنکے اصحاب سے مقابلہ کرین
تو تم اپنے جوانون کو باقی رکھو اور اہل یثرب سے خوب مقابلہ کرو کیونکہ اگر ہم اُنکو یہان سے
بچا لیجاوینگے تو وہ اپنی ضلالت پر مطلع ہوکر نادم ہونگے اور پھر کبھی اپنے دین آبائی سے نہ پھرینگے

ذکر نزول لشکر اسلام قریب چاہ بدر و ترتیب صفوف و آمد لشکر قریش

اور واقدی علیہ الرحمۃ نے مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اُنھون نے محمود بن
لبید سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم چاہ بدر پر نازل ہوے تو حضرت کے لئے ایک عریشہ سائبان
شاخہاے خرما سے تیار کیا گیا اور اُسکے دروازہ پر سعد بن معاذ تلوار کھینچ کر کھڑے ہوئے اور اندر اوس عریشہ
کے جناب رسالت مآب مقیم ہوئے اور حضرت کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور واقدی
علیہ الرحمۃ نے بواسطہ یحیی بن عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی اُنھون نے کہا کہ قبل آنے قریش
کے رسول خدا صلعم اور اصحاب ترتیب صف کرتے تھے پس اُسوقت قریش آ پہونچے کہ رسول خدا صفوف اصحاب
آراستہ کر رہے تھے اور اصحاب نے ایک حوض تیار کیا تھا اُسمین وقت سحر سے پانی بھر رہے تھے اور اُسمین آبخورے
ڈال دیے تھے تا وقت تشنگی بلا زحمت اُس سے سیراب ہون اور رسول خدا صلعم نے علم لشکر مصعب
بن عمیر کو عطا کیا تھا چنانچہ عمیر مصعب اُس علم کو لیکر آگے بڑھے اور جس جگہ رسول خدا نے برپا ہونا علم کا
چاہا تھا اور بنایا تھا وہان لیجا کر نصب کیا اور یہان رسول خدا صلعم کھڑے ہوے ملاحظہ صفوف کر رہے تھے

پس حضرت نے تمام صفوں کا سمت مغرب کیا اور آفتاب کو پس پشت رکھا اور مشرکین نے آفتاب کو سامنے
سامنے کیا تھا اور نزول حضرت کا عدوۃ الدنیا میں تھا اور مشرکین عدوۃ القصویٰ میں اترے تھے (عدوۃ
وادی کے دونوں طرف سے ہر طرف کو عدوۃ کہتے ہیں چنانچہ حضرت جس طرف اترے تھے وہ عدوہ وادی
جانب شام تھا اور جدھر مشرکین تھے وہ عدوہ وادی جانب یمن تھا) اسوقت اصحاب میں سے ایک
ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر نزول آپکا اس مقام پر موجب وحی الٰہی کے ہے تو آپ اسکو
بجا لاتے ورنہ میری رائے یہ ہے کہ آپ بالائے وادی صعود کیجئے اسلئے کہ میں دیکھتا ہوں ایک آندھی بلندی وادی سے
آتی ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کی نصرت کے لئے بھیجی گئی ہو تب حضرت نے فرمایا کہ تو میں ابھی صفوں کو مرتب
کر چکا ہوں اور علم لشکر قائم کر چکا ہوں اب میں اسکو بدلونگا بعد ازاں حضرت نے اپنے پروردگار سے
دعائے نصرت کی اسوقت پاس حضرت کے جبرئیل نازل ہوئے اور یہ آیت لائے اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ
لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُرْدِفِیْنَ یعنی جب تم اپنے پروردگار سے استغاثہ کرتے تھے تو اسنے تمہاری فریاد
سن لی کہ ضرور میں تمہاری مدد کرونگا ہزار فرشتوں پیہم آنے والوں سے **راوی** نے کہا مراد مردفین سے
بعض کے بعض ہے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر سے **روایت** کی اونہوں نے
کہا کہ اس روز جب رسول خدا صلعم ترتیب و تعدیل صفوف کرتے تھے تو سواد بن غزیہ صف سے آگے بڑھا
حضرت نے چھڑی اسکے پیٹ میں لگاکر اسکو پیچھے ہٹا دیا اور فرمایا اے سواد صف سے ملا سواد نے کہا
آپ نے چھڑی پیٹ میں مارا قسم ہے اس خدا کی جسنے آپکو حق مبعوث کیا مجکو اس ضرب کا عوض و قصاص دیجئے
حضرت علیہ السلام نے اپنا شکم اقدس کھول دیا اور فرمایا بدلہ لے لے اسنے شکم مبارک سے اپنا سینہ لپٹا کر اسپر
بوسہ دیا حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ تونے کیا باعث اسکا کیا تھا اسنے کہا آپ دیکھتے ہیں کہ حکم خدا آپکا مجکو درپے
ہے مجکو اندیشہ ہوا الغرض میں نے چاہا کہ آخری ملاقات آپ سے ملوں اور آپ سے معانقہ کروں اور **راوی** کہتے
ہیں کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صلعم یُسَوِّی الصُّفُوْفَ وَکَاَنَّمَا یُقَوِّمُ بِہَا الْقِدَاحَ یعنی آنحضرت رسول خدا صلعم نے صفوں کو یوں تیر
سے برابر ہموار کیا تھا گویا لوگ ایسے کھڑے تھے جیسے تیر کے گڑے تھے یا یہ کہ صفوں کو ایسا مستوی کیا تھا
کہ اس سے تیر راست کریں اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے ایک شخص بنی اسد سے **روایت**
کی اسنے کہا میں نے علی علیہ السلام سے سنا کہ وہ درمیان مسجد کوفہ کے خطبے میں فرماتے تھے بَیْنَا اَنَا اَمِیْحُ فِیْ قَلِیْبِ
بَدْرٍ (امیح معنی استقی یعنی پانی بھرتا تھا و متح معنی ڈول نکالنا) یعنی ہنگام روز جنگ بدر کے
میں چاہ بدر سے پانی کھینچ رہا تھا ناگاہ ایک ایسی آندھی آئی کہ میں نے ویسی سخت کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازاں
وہ جاتی رہی پھر ایک اور آندھی آئی کہ ویسی بھی سوائے پہلے کے اور کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازاں ایک اور آندھی آئی کہ

دیکھی ہی سوائے پہلی والی کے اور کبھی نہ دیکھی تھی پس سر دستہ اول تو جبرئیل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتون سے
ہمراہ رسول خدا صلعم حاضر ہوئے اور صف ثانی میکائیل علیہ السلام باجماعت ہزار ملائک داہنے رسول خدا
صلعم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نازل تھے اور صف ثالثہ سرافیل علیہ السلام باجمعیت ہزار ملک بائین طرف حضرت کے
اور مین بھی بائین طرف موجود تھا پھر جسوقت حقتعالی نے مشرکین کو شکست دی رسول خدا صلعم نے مجکو اپنے گھوڑے
پر سوار کیا تو وہ میری سواری پر اکڑ گیا جب وہ وقت چل نکلا تو مین اسکی گردن پر آپڑا اسوقت مین نے اپنے
پروردگار سے دعا کی تو اُسنے مجھے گرنے سے روک لیا تا آنکہ مین سیدھا ہو بیٹھا اور مجھے گھوڑون سے کیا کام تھا
مین تو صاحب غنم تھا یعنی بکریان چرانے والا تھا پھر جب مین سیدھا ہوا تو مین تیغ زنی کرنے لگا یہانتک کہ میرا
ہاتھ یہانتک یعنی تا بغل خون مین غرق ہوگیا **راوی** کہتے ہین کہ اُس روز میر میمنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور افسر
سواران مشرکین کا زمعۃ بن الاسود تھا اور دوسری روایت مین ہے کہ خیل مشرکین پر حارث بن ہشام افسر
تھا اور اُنکے لشکر میمنہ پر ہبیرہ بن ابی وہب سالار تھا اور سرگروہ لشکر میسرہ زمعۃ بن الاسود تھا اور بعض نے
کہا میمنہ پر حارث بن عامر تھا اور میسرہ پر عمرو بن عبد تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے دوسرے طرق سے **روایت**
کی ہے کہ روز بدر لشکر نبی صلعم مین نہ میمنہ والی افسر کا نام معلوم ہوا نہ میسرہ والے کا اور یہی حال میمنہ و میسرہ لشکر
مشرکین کا تھا کہ ہمنے اسمین بھی کسی افسر کا نام نہین سنا اور ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی ثابت ہے
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد قدامہ نے عمر بن حسین سے اُنھون نے کہا کہ روز بدر
علم لشکر نبی صلعم سب علمون سے بڑا وہ تھا جو درمیان مہاجرین کے مصعب بن عمیر کے ہاتھ مین تھا اور لواء جماعت
خزرج جناب بن المنذر کے پاس تھا اور نشان گروہ اوس کا سعد بن معاذ کے ساتھ تھا اور مشرکین کے یہان بھی
تین نشان تھے ایک نشان بردار تو ابو عزیز تھا اور دوسرے کا نشان بردار نضر بن الحارث تھا اور تیسرا نشان بردار
طلحہ بن ابی طلحہ تھا اور **راوی** کہتے ہین کہ روز بدر جناب رسالت مآب صلی علیہ وسلم نے خطبہ بیان کیا چنانچہ
بعد حمد و ثنا کے مسلمین کو حکم جہاد کرتے تھے اور اُنکو آمادہ کرتے تھے اور اجر و ثواب جہاد سے ترغیب دیتے تھے اور اس خطبے
مین ارشاد فرمایا کہ اما بعد حمد و ثنا کے مین تمکو اُس امر پر آمادہ کرتا ہون جس امر پر تمکو حقتعالے نے آمادہ کیا ہے
اور مین تمکو منع کرتا ہون اُس بات سے جس سے تمکو خدا نے منع کیا ہے وہر آئینہ شان خدا ئے عزوجل
بہت عظیم ہے وہ تمکو حکم حق کرتا ہے اور سچے راست بازی چاہتا ہے اور اہل خیر کو جزائے خیر علی قدر مراتب اُنکے
اپنے پاس سے عطا کرتا ہے اور وہ اہل خیر ایسے ہین کہ ہمیشہ اُسی ذکر خیر مین مشغول رہتے ہین اور اسمین وہ باہم
یکدیگر فضائل و سبقت ڈھونڈھتے ہین اور تم لوگ ایسے مقام حق پر ہو کہ خدا اُسکو قبول نہین کرتا مگر اُس
شخص سے جو اُسکو خالصاً لوجہ اللہ یعنی واسطے خوشنودی خدا کے ڈھونڈھتا ہو اور ہر آئینہ مقامات خوف اور

انتظار میں سر روئے ہیں کہ اسی کے سبب سے اونچ نیچ کرتا ہے اور سب اسی کے خوب دیتا ہے کتاب دیتا ہے اور اسی سے
تم بات آخرت حاصل کرتے ہو اور حال یہ ہے کہ تمہارے درمیان میں خدا کا موجود ہے کہ ڈراتا ہے تمکو غضب خدا سے
اور حکم کرتا ہے تمکو رضامے خدا کا پس لازم ہے کہ تم شرم و حیا کرو آج کے دن اس بات سے کہ خلاف اپنے تمہارے
ایسے کاموں پر لگا دو کہ جس سے تم غضب نازل کرے یعنی تم شرم و حیا اور خوف اس کام سے جسکے سبب تمپر
غضب نازل ہو پایا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنی غضب خدا بہت بڑا ہے
تمہارے غضب کرنے سے اپنی جانوں پر اپنے قوم دیکھو اور فکر کرو کہ خدا نے تمکو جس کام کا حکم کیا ہے اپنی کتاب
میں اور جو نشان دکھلاتا ہے تمکو اپنی نشانیوں سے اور عزت دیتا ہے تمکو بعد ذلت کے پس چاہئے کہ اس سے
متمسک رہو یعنی اسکو مضبوط تھامے رہو تو اسکے سبب پروردگار تمہارا تم سے راضی رہیگا اور ان مقاموں میں تم اپنے
پروردگار کے کاموں کو پورا کرو اور امتحان میں پورے نکلو تاکہ تم مستوجب و مستحق اسکی رحمت و مغفرت کے
ہو جسکا تم سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے وہ آیہ وعدہ خدا حق ہے اور قول اسکا واقع ہے اور عذاب
اسکا سخت ہے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ ہم تم سب سامنے خدائے حی القیوم کے حاضر ہیں اور اسکی طرف
ہماری نسبت پناہ ہے اور ساتھ اسی کے اعتصام ہے یعنی ہم اسی کے دست بداماں ہیں اور اسی پر ہم توکل رکھتے
ہیں اور اسی کی طرف ہم ہماری بازگشت ہے پس خدا تعالیٰ ہماری اور سب مومنوں کی مغفرت کرے۔ اور **واقدی**
علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر اور عاصم بن عمر و بن یزید بن رومان سے **روایت** کی کہ انہوں
نے حضرت رسول خدا صلعم نے قریش کو جانب وادی سے آتے ہوئے دیکھا پہلے جو شخص نکلکر آیا وہ زمعہ بن الاسود
تھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا کہ پیچھے اسکے اسکا بیٹا آیا اور بعد اپنے گھوڑے کو کاوے دینے لگا اور اسکا
ارادہ یہ تھا کہ آگے قوم کے اپنے فرودگاہ کی جگہ کرے اسوقت رسول خدا صلعم نے یہ دعا کی
کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھپر کتاب نازل فرمائی اور تو نے مجھے حکم کیا جہاد کا اور تو نے مجھسے وعدہ کیا
ہے ایک گروہ کا دونوں گروہوں میں سے یعنی غنیمت عیر یا فتح بالشکر مشرکین پر وعدہ کی آنکہ وعدہ تیرا خلاف
نہیں ہوتا ہے اے میرے پروردگار یہ قریش آئے ہیں تکبر اور خوف کرتے ہوئے مجھسے لڑنے کو اور تکذیب کرتے ہیں تیرے رسول کی
اے میرے پروردگار تجھسے نصرت مانگتا ہوں جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے اور اے میرے پروردگار تو انکو کل صبح
کو شکست دے اور ہلاک کر اور اسوقت عتبہ بن ربیعہ شتر سرخ پر سوار سامنے آیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا
کہ اس قوم سے اگر کسی میں خیر ہے تو صاحب شتر سرخ میں ہے اگر قوم مشرکین اسکا کہا مانتے تو راستی پر رہتے اور
واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن مالک سے **روایت** کی کہ جب گذر لشکر قریش کا
طرف انکے حضرت کے ہوا تو آپ نے اپنے بیٹے کو جس خرائن یعنی کمانے کے اوپر سے دیکر لطریق ...

قریش کے روانہ کیا تھا اور کہلا بھیجا اگر تمکو حاجت ہو تو مین تمھاری مدد کے لیئے سلاح اور اپنے لوگون کو بھیجون کہ
ہم لوگ تمھاری کمک کے واسطے مستعد ہین اور ہم نے آس کام کی آرزو مین ہین چنانچہ قریش نے جواب بھیجا کہ تو نے
صلہ رحم کیا یعنی قرابت کو قایم کیا اور جو کچھ تجھپر لازم تھا وہ تو نے ادا کیا اور قسم ہے زندگانی کی اگر یہ لڑنا ہمارا آدمیون
سے ہے تو ہمکو ایسے کچھ ضعف و عجز نہین ہے یعنی ہم آنکو کافی ہین اور اگر یہ لڑائی ہماری حسب زعم محمد کے خدا
سے ہے تو مجال کسی کی خدا سے لڑنے کی نہین ہے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے خفاف
بن ایما بن رحضہ سے **روایت** کی ہے کہ خفاف نے کہا میرے باپ کو اصلاح فیمابین مردم سے زیادہ کوئی بات
محبوب و مرغوب نہ تھی کہ وہ متوکل و آمادہ اسی بات پر رہتے تھے پھر جب قریش بدر جاتے ہوئے ہماری طرف گذرے
تو میرے باپ نے مجھے دس اونٹ آنکے لیئے ہدیہ دیکر بھیجا اور مین اونٹون کو ہانکتے آگے چلا اور میرے پیچھے سے
میرا باپ بھی چلا آخر مین نے وہ اونٹ حوالہ قریش کیا انھون نے اونٹون کو ذبح کرکے قبیلون مین تقسیم کر دیا
بعد ازان میرا باپ عتبہ بن ربیعہ کے پاس گیا اور وہ اس عرصہ مین لوگون کا سردار تھا چنانچہ آس سے پوچھا
اے ابو الولید اس سفر کا کیا باعث ہوا عتبہ نے کہا مجکو معلوم نہین بخدا کہ مین اس آنے مین مجبور تھا تب میرے
باپ نے کہا تو سردار گروہ کا ہے کون سا امر تجکو مانع ہے کہ تو لوگون کو پھیر لیجا وے اور اپنے حلیفون کے خون کا
تحمل کر یعنی تیرے حلیف جو نخلہ مین مارے گئے تھے آنکے خون بہا کا تو بذات خود متحمل ہو اور اپنے پاس سے دے اور
بدلہ اس کاروان کا جو نخلہ مین مسلمان لوٹ لیئے گئے تھے تو اپنے ذمے تحمل کر اور اپنی قوم پر تقسیم کر دے بخدا کہ ان
لوگون کو محمد اور آنکے اصحاب سے سوا اسی بات کے اور کچھ دعوی و طلب نہین ہے اور اے ابو الولید اللہ یہ
لڑائی تم لوگ محمد اور آنکے اصحاب سے نہین کرتے ہو مگر اپنی جانون سے یعنی اپنی جانون کو ہلاک کرتے ہو اور **واقدی**
نے بواسطہ ابن ابی الزناد کے ابی الزناد سے **روایت** کی آسنے کہا ہمنے کسی کو ایسا نہین سنا کہ سوائے عتبہ بن ربیعہ
کے کوئی بغیر صرف زر سردار قوم بنا ہو یعنی عتبہ محض اپنے حسن تدبیر اور دانائی سے بلا صرف مال کے سردار قوم ہوا
تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ موسی بن یعقوب و ابو الحویرث کے محمد بن جبیر بن مطعم سے **روایت** کی
انھون نے کہا جب قوم بمقابل یکدیگر نازل ہوئی آسوقت رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پاس
قریش کے بھیجا یعنی برائے اتمام حجت تب عمر رضی اللہ عنہ نے آسنے کہ تم لوگ یہان سے اپنے وطن کو پھر جاو اسلیئے کہ مرتکب
ہونا اس امر کا یعنی جنگ کرنا غیرون کا مجھے میرے نزدیک خوشتر ہے اس بات سے کہ تم لوگ جنگ کرو اور مجھے اور
اسی طرح جنگ کرنا ہمارا تمھارے غیر سے مجھے خوشتر ہے اس بات سے کہ ہم جنگ کرین تم سے یہ سن کے حکیم بن حزام نے کہا
کہ اس شخص نے انصاف پیش کیا ہے چاہیئے کہ آسکو قبول کرو واللہ بعد عرض اس انصاف کے پھر آسپر نصرت نہ پاو گے
یعنی پھر ایسا موقع اور ایسی بات منصفی کی ہاتھ نہ آویگی تب ابو جہل بولا واللہ بعد ازان کہ خدا نے ہمکو آنپر قابو دیا [illegible]

تو اب ہم ہرگز یہاں سے یوں ہی نہ پھر جا سکینگے کہ بدون مقابلہ اپنے ملنے کے ہم ایاغوں سے لڑیں اور راوی کہتے ہیں
کہ صرف چند آدمی قریش سے آگے بڑھے میدان کے وارد حوض مسلمین پر ہوئے اور ان لوگوں میں حکیم بن حزام بھی تھا
سو مسلمین نے قصد انکے قتل کا بھی ارادہ کیا تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا چھوڑ دو انکو بھی آنے سے مزاحم نہ
ہو غرض جو آخر وہ لوگ اس چشمہ پر آئے اور انہیں پانی پیا اور جس جس نے انمیں سے پانی پیا وہ مارا گیا سوائے حکیم
بن حزام کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابو اسحاق وغیرہ کے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے
انہوں نے کہا حکیم بن حزام نے دو مرتبہ ہلاک ہونے سے نجات پائی اسلئے کہ ارادہ باری تعالی میں آنکے واسطے
مہر و مہدی خیر سے تھی چنانچہ ایک اُسوقت جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بعزم ہجرت اپنے گھر سے نکلے مردم چند قریش کے برآمد
ہوئے تھے اور وہ لوگ بقصد آنحضرت علیہ السلام تاک میں بیٹھے تھے تب حضرت نے سورۃ یٰسین پڑھکر مشت
خاک انکے سروں پر پھینکی پس انمیں سوائے حکیم بن حزام کے کوئی نہ بچا تھا اور دوسرے روز بدر جب مشرک
وارد حوض مسلمین ہوئے پس جو اس روز وارد حوض ہوا وہ قتل ہوا سوا حکیم کے اور جب قوم مشرکین کو اطمینان کلی
حاصل ہوئی تو انہوں نے عمیر بن وہب الجمحی کو جو مرد قدآور اندازہ میں تھا بھیجا تا اندازہ و شمار لشکر اسلام کا کرے
چنانچہ اُسنے اپنے گھوڑے کو گرد لشکر جولان کیا اور ریگزار وادی اترا اور بلندی پر چڑھا اسلئے کہ شاید مسلمانوں
کی کوئی مدد یعنی مردم دیدبان و جاسوس بطور پوشیدہ یا کمین گاہ ہو بعد ازاں واپس آیا اور یہ بیان کیا
کہ مسلمانوں کی یہاں نہ مدد ہے نہ کمین اور جمعیت مردم کچھ زیادہ تین سو آدمی ہونگے اور انکے ساتھ ستر اونٹ اور دو گھوڑے
ہیں بعد ازاں اُسنے کہا اے گروہ قریش سختیاں انکے موت کی اٹھانے والیاں ہیں اور شتران یثرب موت آنے والی
کے اٹھانے والے ہیں یعنی انکے اونٹوں پر بار موت لدا ہوا ہے اور یہ قوم ہے کہ اپنی تلواروں کے سوائے
کوئی جائے امان دنیا میں نہیں رکھتے کیا تم انکو نہیں دیکھتے ہو کہ یہ لوگ خاموش رہتے ہیں اور زبانیں منہ سے باہر کئے بلبلاتے
ہیں گویا روز شہادت میں ہونٹ چاٹتے ہیں واللہ میں ایسا نہیں دیکھتا کہ کوئی انمیں مارا جاوے جبتک
وہ کسی کو مار نہ لیوے پھر جب کہ وہ بقدر اپنے عدد و شمار کے تم میں سے قتل کر لیوینگے یعنی جتنے وہ ہیں اتنے ہی
تم میں سے مار لینگے تو پھر زندگی کا کیا مزہ ہے اور پھر لیکن خبر نہیں ہے پس چاہئے کہ اس بارہ میں تم باہم مشورہ
کرو اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے انہوں نے
بیان کیا کہ جسوقت عمیر بن وہب نے قریش سے یہ کلام کئے تو ان لوگوں نے ابو اسامہ الجشمی کو برائے
تفحص احوال روانہ کیا اور وہ سوار تھا پس گرد لشکر اسلام پھر کر واپس آیا قریش نے پوچھا تو نے کیا دیکھا
اسنے کہا وہاں میں نے جلد دیکھا نہ مدد نہ طاقت نہ کراع یعنی نہ سامان سلاح وغیرہ ہے نہ کثرت جمعیت نہ گھوڑے
ہیں ولیکن واللہ میں نے اس قوم کو ایسا دیکھا کہ وہ اپنے اہل کی طرف ارادہ پھر جانے کا نہیں رکھتے ہیں اور میں نے دیکھا

اس قوم کو کہ وہ سب طالب موت ہیں یعنی مرنے پر طیار ہیں اور وہ اپنی تلواروں کے سوائے اور کوئی جائے امن
و امان نہیں جانتے ہیں و لبعد ازان ابو اسامہ نے کہا میں ڈرتا ہون کہ اُنکی کوئی کمینگاہ ہو یا اُنکے دیدبان ہون
کہ جائے دیدبانی میں چھپے بیٹھے ہون پس وہ پستی وادی میں اُترا اور بلندی پر چڑھا اور پھر واپس آیا اور خبر دی کہ
وہان نہ کمین ہے نہ دیدبان ہے اب جو تمہاری رائے ہو مشورہ کرو اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُنھون نے عروہ سے اور بیان کیا محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن رومان سے
پس یہ سب کہتے ہین کہ جب حکیم بن حزام نے کلام عمیر بن وہب کا سُنا تو لوگون کے درمیان گیا اور عتبہ بن ربیعہ کے
پاس آیا اور کہنے لگا ای ابو خالد تو بزرگ قریش اور اُنکا سردار ہے اور اُنمین تو مطاع ہے کہ وہ سب تیرا کہنا
مانتے ہین آیا تجھسے کوئی ایسا امر خیر ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک یادگار رہے جیسا تونے روز عکاظہ کیا تھا
(عکاظہ مقام بازار عرب تھا ایام جاہلیت مین کہ وہان باہم محاربہ واقع ہوا تھا اور اُس روز عتبہ سردار قوم تھا)
پس عتبہ نے کہا ای ابو خالد وہ کون سا امر ہے حکیم نے تو لوگون کو پھیر لیجا اور اپنے حلیفون کا خون بہا جو نخلہ
مین مارے گئے اور بدلہ اُس مال کا جو محمدؐ کے اصحاب کاروان نخلہ سے لوٹ لے گئے ہین تو اپنے ذمے کر لے اور
اپنے پاس سے دے کیونکہ قریش سوائے اس خون بہا اور عوض اُس لوٹ کے اور کچھ محمدؐ سے دعوی و طلب نہین رکھتے ہین
تب عتبہ نے کہا مینے اس بات کو قبول کیا اور تمکو اس بات کا گواہ کرتا ہون لبعد ازان عتبہ اپنے ناقے پر
سوار ہو کر درمیان مشرکین قریش کے گیا اور کہنے لگا ای قوم میرا کہنا مانو کہ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ سے مقابلہ نکرو اور
اس امر کو میرے سر باندھو یعنی خون بہا حلیفون کا اور لوٹ کاروان کی میرے ذمے رکھو اور لوٹ جانے کی نامردی
و بدنامی میرے نام لگاؤ کیونکہ اُن لوگون مین بعضے وہ لوگ ہین جنکی قرابت ہمسے بہت قریب ہے اور علاوہ ہر شخص تم مین سے
جو اپنے باپ بھائی کے قاتل کو دیکھیگا تو وہ صورت کینہ خواہی کا رکھیگا اور ہمیشہ یہ خونریزی جاری ہوگی اور تم ان لوگون کے
قتل پر قادر نہوگے یہانتک کہ وہ جتنے ہین لا اقل اُسقدر تو تم مین سے قتل کرینگے و علاوہ مین ایمن نہین ہون
اس بات سے کہ تمکو شکست و ہزیمت ہو اور تمکو اُنسے دعوی و طلب نہین ہے بجز اسکے کہ تم عوض خون کا چاہتے ہو اور
بدلہ اُس کاروان کا جسکو اُنھون نے تاراج کیا ہے یعنی نخلہ مین اور مین ذمہ اسکی مکافات کا کرتا ہون وہ سب
مجھپر ہے ای قوم اگر محمدؐ کاذب ہین تو ذوبان عرب اُنکو کافی ہونگے (ذوبان یعنی صعالیک عرب یعنی عوام
و غارتگران) اور اگر وہ بادشاہ ہے تو تم لوگ اپنے خواہرزادے کی سلطنت مین فراخ روزی ہوگے اور اگر
وہ نبی ہے تو تم اُسکے سبب بہترین مردم ہوگے ای قوم تم میری نصیحت کو رد نکرو اور میری رائے کو بیوقوفی
نہ سمجھو پھر جب ابو جہل نے کلام عتبہ کا سنا تو حسد سے کہنے لگا کہ اگر لوگ خطبہ عتبہ کا سنکر پھر جائینگے تو وہ
سردار قوم کا ہو جاویگا اسلیے کہ عتبہ ساری قوم مین بڑا گویا اور وسیع البیان ہے اور وجاہت و داری مین

سے ستر ہی لیں عتبہ نے کہا ای قوم میں تمکو قسم دیتا ہوں خدا کی رمارہ اں لوگوں کے جنکے چہرے شمع کے مانند روشن میں تو اُنکو تم مقابل کرتے ہو اُنکے چہروں سے جنکی صورتیں سانپوں کی سی ہیں یعنی ان سے تم ہوں کے کیوں سامنے انہی شکلوں کے کرتے ہو پھر جب عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو ابوجہل قوم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ عتبہ تم لوگوں کو ایسی باتوں کا مشورہ اسلیے دیتا ہے کہ اُسکا بیٹا محمد کے ساتھ ہے اور محمد اُسکا ابن عم ہے وہ نہیں چاہتا کہ اُسکا بیٹا اور اُسکے چچا کا بیٹا مارا جاوے پھر عتبہ سے مخاطب ہو کر بولا کہ واللہ تیرا جادو پر ہو گیا اور جب دونوں حلقے رکاب کے مل گئے یعنی دونوں لشکر مقابل ہو گئے تو نامرد ہو گیا اور اب تو ہمارے درمیان سے مارے جاتا ہے اور ہم لوگوں کو بھی پھیرتا ہے ایسا نہیں ہو سکتا واللہ ہم ہرگز نہ پھرینگے جب تک کہ خدا درمیان ہمارے اور محمد کے کچھ حکم فیصلہ کرے پس کے عتبہ عتاب ومذمت کے جسکیں ہو کر بولا ای مصفر استہ یعنی ای گوز مارنے والے عنقریب تجھکو معلوم ہو گا کہ ہم میں اور تم میں کون بڑا نامرد ہے اور کون بڑا صلح ہے اور قریب ہے کہ قریش نامرد اور مفسد قوم کو پہچان لینگے اور یہ میری رائے تھی کہ میں نے امر کیا اور تو اُم عمر دکو لاولدی کی خوشخبری دی تھا اس ابوجہل نامی عامر بن الحضرمی کے جو برادر مقتول نخلہ کا تھا گیا اور کہا یہ تیرا حلیف یعنی عتبہ چاہتا ہے کہ لوگوں کو پھیر لیجاوے اور تو اپنا عوض خون اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے کہ سامنے اور عنقریب ہے اور یہ عتبہ لوگوں میں تفرقہ ڈالتا ہے لہذا اُسنے خون میرے بھائی کا اپنے ذمے لیا یعنی اُسکے خون بہا کا تحمل قبول کیا ہے اور اُسکو گمان ہے کہ تو اپنے بھائی کا خون بہا لیکر راضی ہو جائیگا کیا تجھکو شرم نہیں آتی کہ تو اپنے بھائی کی دیت لیگا اس حالت میں کہ اب تو اپنے بھائی کے قاتل پر قادر ہو چکا ہے اُٹھ کھڑا ہو اور لوگوں کے سامنے اپنی شرم اور غدر اپنا بیان کیا آخر عامر بن الحضرمی مستعد ہوا اور ایسا کیا کہ اپنے چوتڑ کھول کے خاک ڈالی اور نام اپنے بھائی مقتول کا لیکر فریاد کرنے لگا واعمراہ اور ان حرکات سے ارادہ اُسکا یہ تھا کہ عتبہ کو شرمندہ کرے کیونکہ درمیان قریش کے وہ اُسکا حلیف تھا آخر وہ رائے لوگوں کی جسپر اُنکو عتبہ نے آمادہ کیا تھا فاسد ہو گئی یعنی بدل گئی اور عامر نے حلف کیا کہ یہاں سے نہ پھرونگا جب تک کہ اصحاب محمد میں سے کسیکو قتل کر لوں اور مشرکین نے عمیر بن وہب کو حکم کیا کہ تو ان لوگوں کو متفرق و منتشر کر دے تا آنکہ عمیر سوار ہوا اور مسلمین پر حملہ کر کے اُنکی صف کو توڑ دیوے مگر مسلمین اپنی صفوں میں ثابت قدم و قائم رہے اور وہاں سے نہ ہٹے اور ابن الحضرمی آگے بڑھا اور قوم پر حملہ کیا تا آنکہ جنگ شروع ہو گئی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ واقد کے حکیم بن حزام سے روایت کی ہے اُسنے کہا جب ابوجہل نے لوگوں کی رائے کو برہم کر دیا اور درمیان آنکے پہلے جو باعث جنگ کا وہ عامر بن الحضرمی تھا لیس حسد مروہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مقابلے پر آیا تو اول جو اُس سے لڑنے کو لشکر اسلام سے گیا وہ مہجع مولی عمر کے تھے چنانچہ عامر نے اُنکو شہید کیا اور گروہ انصار میں سے جو شہید ہوئے

تو اول قتیل حارثہ بن سراقہ تھے جنکو حبان بن العرقہ نے شہید کیا اور بعض نے کہا کہ اول قتیل انصار مین عمیر
بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم العقیلی نے شہید کیا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مین نے کسیون مین کسی سے
نہین سنا کہ وہ سوائے حبان بن عرقہ کو کہتا ہو یعنی انصار مین سے جو اول قتیل ہی اسکا قاتل سوا حبان کے
دوسرا نہ تھا راوی کہتے ہین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعہد خلافت اپنے اپنی مجلس مین عمیر بن وہب سے
فرماتے تھے کہ اے عمیر تو وہی ہی کہ روز بدر اندازہ وشمار ہم لوگون کا مشرکین کی جانب سے کرتا تھا کہ بالائے
وادی چڑھتا تھا اور اسکی نشیب مین اترتا تھا گویا مین تیرے گھوڑے کو دیکھتا تھا کہ وہ گرد بگرد
پھر رہا تھا اور تو مشرکین کو ہمارے یہان کی خبر دے رہا تھا کہ وہان نہ کمینگاہ ہی اور نہ دیدبان ہین اسنے
کہا ہان واللہ یہ سچ ہی یا امیر المومنین اور مین شرمندہ وپشیمان ہوتا ہون اسلیئے کہ واللہ مین وہی ہون جو اس
روز ان لوگون مین سے باعث جنگ ہوا ولیکن حق تعالی نے ہمکو اسلام عطا کیا اور ہدایت فرمائی اور جو کچھہ
مجھ مین شرک تھا وہ بہت زیادہ ہی اس سے جو مین نے کیا یعنی خبر دینا مشرکین کا احوال مسلمین سے یہ سنکے
حضرت عمرؓ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور راوی کہتے ہین کہ عتبہ نے حکیم بن حزام سے کلام کیا اور یہ کہا کہ
سوائے ابن الحنظلیہ کے اور کسی کے نزدیک خلاف نہین ہی یعنی میرے رائے سے پس تو اسکے پاس جا اور
میرا پیام پہونچا کہ ہر آئینہ عتبہ اپنے حلیف کا خون بہا خود اپنے ذمہ لیتا ہی اور اس کاروان کا بھی ضامن
ہوتا ہی جو نخلہ مین تاراج ہوا چنانچہ حکیم کہتا ہی کہ مین ابو جہل کے پاس گیا تو اسوقت اسکے سامنے اسکی
زرہ رکھی ہوئی تھی اور اسمین وہ خوشبوئین ملتا تھا مین نے اس سے کہا کہ عتبہ نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی
تو وہ مجھپر غصے سے متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا عتبہ کو سوائے تیرے کوئی اور نہین ملا جو وہ اسنکو میرے پاس بھیجتا
تب مین نے کہا آگاہ ہو واللہ اگر اسکے سوائے کوئی اور شخص مجکو بھیجتا تو مین اس کام کے لیے نہ آتا ولیکن
مین آیا ہون واسطے اصلاح کرانے درمیان مردم کے اور ابو الولید سردار قوم کا ہی پس ابو جہل یہ سنکے
دوبارہ غضب مین آیا اور کہا تو بھی کہتا ہی کہ وہ سردار قوم ہی مین نے کہا مین اسکو رئیس قوم کہتا ہون
بلکہ سارے قریش اسکو رئیس کہتے ہین تب ابو جہل نے عامر کو حکم کیا کہ وہ اپنے بھائی کے قصاص کے لیے
پیش قوم برہنہ ہوکر فریاد کرے اور خود کہنے لگا ای قوم عتبہ بھونکتا ہی اسکو ستو پلاؤ یعنی شدت گرسنگی مین
وہ ایسی ایسی باتین کہتا ہی یہ سنکے سارے مشرکین کہنے لگے عتبہ بھونکتا ہی اسکو ستو پلاؤ پس یہ باتین
جو مشرکین عتبہ کے ساتھ کرتے تھے تو ابو جہل خوش ہوتا تھا یعنی اسکی تفضیح اور توہین سے مسرور ہوتا تھا
حکیم کہتا ہی تب مین منبہ بن الحجاج کے پاس گیا اس سے بھی مین نے وہ کلام کیا جو ابو جہل سے کہا تھا
تو مین نے اسکو ابو جہل سے بہتر پایا کہ اسنے کہا جس بات کے لیے تو آیا ہی اور جس بات کا عتبہ طالب ہی

پھر حکیم نے کہا پس میں عتبہ کے پاس پھر گیا لیکن میں نے اُسکو کلمات قریش سے غیظ و غضب میں پایا اس لیے
کہ وہ تمام لشکر میں پھر چکا تھا اور مشرکین کو فہمایش کرتا تھا کہ قتال سے باز رہیں اور اُن لوگوں نے باز رہنے سے
انکار کیا تھا لہذا عتبہ غصہ میں تھا اور اسنے ماتھے سے اُتر کے اپنی زرہ پہنی اور لوگوں نے اُسکے لیے ایک خود
ماندہ سر اُسکے تلاش کیا تو لشکر میں کہیں ایسا خود نہ ملا جو اُسکے سر پر درست آوے اسلیے کہ وہ بزرگ سر
تھا جب ایسا خود نہ ملا تو اُسنے سر پر چادر باندھ لی بعد اُسکے باہر نکلا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کے
آگے چلا ناگاہ ابوجہل مادہ اسپ پر سوار صف میں کھڑا تھا پھر اُسوقت عتبہ کا سامنا ہوا تو عتبہ نے اپنی
تلوار کھینچی لوگوں نے کہا واللہ یہ ابوجہل کو قتل کریگا مگر اُسنے گھوڑی ابوجہل کی کونچوں پر تلوار ماری کہ وہ
گھوڑی تڑپ کر گر پڑی میں نے کہا آج کا سا ماجرا میں نے نہیں دیکھا پھر عتبہ نے ابوجہل سے کہا پیدل
ہو کہ آج سوار رہنے کا دن نہیں ہے اور ساری قوم تیری پیادہ ہے پس ابوجہل اُترا اور عتبہ نے کہا
عنقریب تو جانیگا کہ ہم میں سے کون بدخواہ اپنی قوم کا ہے بعد ازاں عتبہ نے مبارز طلبی کی اور رسول خدا
صلعم اسوقت عریش میں تھے اور اصحاب اپنی صفوں میں قائم تھے پس اُسوقت حضرت باعث غلبہ نیند کے لیٹ گئے
تھے اور حکم کیا تھا کہ جب تک میں تمکو اذن جہاد نہ دوں تم لوگ قتال نہ کیجیو اور اگر مشرکین تمہارے قریب آویں تو
اُنکو تیر مار کر دفع کیجیو مگر تلوار نہ کھینچیو جبتک کہ وہ تمکو گھیر نہ لیویں چنانچہ جسوقت مشرکین مقابل ہوے اور عتبہ
طالب مبارز ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ قوم بہت قریب آگئی اور ہمسے بھڑ گئے ہیں اور
جگایا رسول خدا صلعم کو اور اُسوقت حضرت خواب دیکھ رہے تھے کہ خدا نے حضرت کو جمعیت مشرکین کی
خواب میں قلیل دکھلائی اور بعض اصحاب کی نگاہوں میں بھی اُنکو تھوڑا دکھلایا پس حضرت تھوڑا بیدار ہوے اور
اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے ہوے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ اُسکے دعاے فتح کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اے
پروردگار اگر جماعت مسلمین مغلوب ہو جاویگی تو شرک غالب ہو جائیگا اور دین تیرا قائم نہ رہیگا اور ابوبکر رضی اللہ
عنہ اُسوقت عرض کرتے تھے کہ واللہ حق تعالیٰ آپکو فتح دیگا اور ضرور آپکا منھ روشن کریگا اور اُسوقت
ابن رواحہ نے عرض کی یارسول اللہ میں آپکو مشورہ دیتا ہوں حالانکہ رسول خدا صلعم امر الٰہی کو بہت
جانتے ہیں اور اعظم تر ہیں اس بات سے کہ اُنکو مشورہ دیا جاوے یعنی وہ مشورہ مردم سے مستغنی ہیں اور وہ
مشورہ ابن رواحہ کا یہ تھا کہ حق تعالیٰ بزرگتر و برتر ہے اس بات سے کہ آپ اُسکو وعدہ یاد دلائیں حضرت نے
جواب دیا اے ابن رواحہ کیا میں حق تعالیٰ سے اُسکے وعدے کو طلب نہ کروں کہ وہ خلف وعدہ
نہیں ہے غرض کہ عتبہ بقصد قتال آگے بڑھا تب اُس سے حکیم بن حزام نے کہا اے ابوالولید جلدی نہ کر کہ تجھ
کو تو جس امر سے اوروں کو روکتا تھا وہ کام پہلے تو ہی کرتا ہے اور حجاج بن ایاس نے بیان کیا کہ میرے اصحاب

نبی صلعم کو دیکھا کہ روز بدر وہ اپنی صفین آراستہ کیے ہوے باہم راجع یعنی ملے ہوے تھے پھر مین نے اُنکو دیکھا
کہ وہ تلوارین نکالتے تھے بلکہ اُنکے ہاتھون مین کمانین کھنچی ہوئی بعضے بعضے پر تیر چلا رہے تھے اور اپنی صفون
مین قریب قریب اسطرح ملے ہوئے تھے کہ درمیان اُن صفون کے کچھ شگاف نہ تھا اور دوسرون نے اُسدم تلوار
سیان سے لی جب مشرکین بہت قریب آگئے تھے پس مجکو اس بات سے بہت تعجب ہوا آخر مین نے بعد اِس
واقعہ کے مہاجرین مین ایک شخص سے باعث پوچھا اُسنے کہا ہم لوگون کو رسول خدا صلعم نے حکم کیا تھا کہ ہم تلوار
نکھینچین جبتک کہ مشرکین ہمپر آپڑین اور ہمکو گھیر لیوین اور راوی کہتے ہین کہ جب طرفین سے لوگ
مقابل ہوے اور اسود بن عبد الاسد مخزومی جسوقت حوض مسلمین کے قریب آیا تو کہنے لگا مین نے خدا سے
عہد کیا ہے کہ مین جاکر حوض مسلمین سے ضرور پانی پیونگا پھر اُسکو یا تو مین توڑ ڈالونگا یا قریب اُسکے مارا جاؤنگا
یعنی یا تو مارا ہی جاؤنگا یا اُسکو توڑ ہی ڈالونگا آخر اسود حملہ کرکے حوض سے قریب آیا تب اُسکے روکنے کو حضرت
حمزہ بن عبد المطلب آگے بڑھے اور اُسکو ایک ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ایک پاؤن کٹ گیا مگر وہ اچھل کر حوض مین
جا ہی پڑا اور اپنے دوسرے پاؤن سے جو سالم تھا حوض کو بگاڑ دیا اور اُس سے پانی بھی پی لیا اور حضرت حمزہ بھی
اُسکے پیچھے لگے ہوے برجستہ جا پہونچے اور اُسی حوض کے اندر اُسکو قتل کیا اور سارے مشرکین اپنی صفون مین سے
یہ حال دیکھ رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ مسلمان غالب رہینگے بعد ازان لوگون مین ایک دوسرے سے مقابلہ ہونے لگا

ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلعم کا انصار کو قتال کرنے سے سبکے پہلے اور حکم کرنا مہاجرین
کو واسطے مقابلے مشرکین کے اور غالب آنا علی وحمزہ وغیرہ کا رضی اللہ عنہم

پھر جب کہ عتبہ وشیبہ اور ولید یہ تینون اپنی صفون سے باہر نکلے اور مبارز طلب کیا تو اُنکے مقابلے کو انصار
مین سے تین جوان برآمد ہوے کہ وہ معاذ ومعوذ وعوف پسران عفرا بنی الحارث سے تھے اور بعضون نے کہا
اُنمین تیسرا شخص عبد اللہ بن رواحہ تھا اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ثابت یہ ہے کہ وہ تینون پسران عفرا تھے
پس آنحضرت صلعم کو پسران عفرا کے نکلنے سے حیا آئی اور نا پسند ہوا کہ اول قتال مشرکین سے درمیان انصار کے
واقع ہو بلکہ منظور ہوا کہ یہ شوکت واسطے فرزندان عم اپنے اور واسطے اپنی قوم کے ہو لہذا پسران عفرا کو حکم کیا
کہ اپنی صفون مین پھر جاوین اور اُنکے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ جزاکم اللہ خیرا بعد ازان مشرکین کے
کسی منادی نے پکار کر کہا ای محمد ہمارے مقابلے کو ہماری قوم سے ہمارے ہمسرون کو بھیجو یعنی قبائل قریش
مین سے جو تمھارے ساتھ ہین اُنکو بھیجو تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای بنو ہاشم اُٹھو اور قتال کرو اور
خیال کرو کہ ہرگاہ مشرکین واسطے باطل کے لڑنے آئے ہین اور چاہتے ہین کہ نور خدا کو بجھا دیوین تو
چاہیے کہ تم اُس حق پر قتال کرو جسکو نبی تمھارا تمھارے پاس لایا ہے یہ سنکے حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور علی

بن ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث بن المطلب یہ صحاب رضی اللہ عنہم اٹھ کھڑے ہوئے اور نکلے میدان
میں جب ہوئے اور ان تینوں کے سروں پر مغفر تھے یعنی خود پہنے ہوئے تھے اسلیے کہ وہ انکو نہیں پہچان سکتے تھے تب
عتبہ نے کہا جلد تم لوگ کلام کرو تاکہ ہم تمکو پہچانیں اسلیے کہ اگر تم ہمارے ہمسر ہوگے تو ہم تمسے مقابلہ کرینگے یہ سنکے
حضرت حمزہ نے جواب دیا کہ میں ہوں شیر خدا اور شیر رسول کا تب عتبہ نے کہا ہاں یہ ہمسر برگزیدہ ہے اور یہ لوگ کون ہیں
بھی اسکے حلیفوں کے شیر ہوں اور یہ دونوں تمہارے ساتھ کون ہیں حمزہ نے کہا علی بن ابی طالب اور عبیدہ
بن الحارث وہ بولا یہ دونوں بھی ہمسر اور بزرگ ہیں چنانچہ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے نقل
کیا کہ مجھے عتبہ سے ایسا کلمہ حقیر کبھی نہیں سنا تفاخر کرنیکے کہا اَنَا اَسَدُ الْحُلَفَاءِ یعنی میں شیر الاجمہ یعنی مردم
فریادی بعد ازاں عتبہ اپنے بیٹے ولید سے بولا کہ اٹھ اے ولید پس اٹھ کر ولید کھڑا ہوا اور آگے ادھر علی اسکے
اور حضرت کو مانند تھے پھر دونوں نے باہم یکبارگی تیغ زنی کی آخر علی علیہ السلام نے ولید کو قتل کیا
بعد ازاں ادھر سے عتبہ آیا اور ادھر سے حمزہ چلے اور دونوں نے باہم یکدیگر وار تلوار کیا آخر حضرت
حمزہ نے عتبہ کو قتل کیا بعد ازاں شیبہ کھڑا ہوا اسکے مقابلے پر عبیدہ بن الحارث اٹھے اور وہ اُس
عرصہ میں درمیان اصحاب نبی صلعم کے بہت سن رسیدہ تھے ناگاہ شیبہ نے نوک تلوار کی عبیدہ کی پنڈلی پر ماری
کہ پر گوشت کٹ گیا تب حمزہ اور علی نے شیبہ پر حملہ کرکے اسکو بھی قتل کیا اور دونوں صاحب عبیدہ کو
زخمی اٹھا لائے اور صف کے ایک کنارے اتار دیا انکی پنڈلی کا گودا نکل کر بہا جاتا تھا اسوقت عبیدہ نے
کہا یا رسول اللہ کیا میں شہید نہیں ہوں فرمایا البتہ تو شہید ہے تب عبیدہ نے کہا واللہ اگر ابو طالب زندہ
ہوتے تو وہ خوب دیکھ لیتے کہ ہم انکے قول کے زیادہ تر مستحق ہیں جسوقت انھوں نے یہ اشعار پڑھے تھے
كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللّٰهِ يُخْلَى مُحَمَّدٌ ، وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُوْنَهُ وَنُنَاضِلِ ، وَنُسْلِمُهُ حَتّٰى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ ، وَنَذْهَلُ عَنْ
اَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ ، یعنی تم جھوٹے ہو قسم خانہ کعبہ کی کہ ہم محمد کو تنہا چھوڑ دینگے درحالیکہ ابھی تئیں
نیزے مارے نہ تیر چلائے اور اسی حالت میں نسلمہ بھی جواب قسم معطوف ہے یخلی پر یعنی
اور تم جھوٹے ہو قسم ہے بیت اللہ کی کہ ہم چھوڑ دینگے محمد کو یہاں تک کہ ہم مارے جاوینگے گرد اسکے
اور بھول جاوینگے ہم اپنے فرزنداں اور زنان کو اور یہ آیت انھیں دونوں کے حق میں نازل ہوئی
هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ یعنی یہ دونوں اپنے پروردگار کے واسطے مخاصمہ اور مبارزہ کرتے ہیں
اور حمزہ رضی اللہ عنہ عمر میں نبی صلعم سے چار برس زیادہ تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت
صلعم سے تین برس بڑے تھے اور راوی کہتے ہیں جسوقت عتبہ بن ربیعہ نے میدان میں مبارز طلبی
کی تھی تو ابو حذیفہ بیٹے عتبہ کے اپنے باپ سے لڑنے اٹھے مگر رسول خدا صلعم نے انکو روک لیا

فرمایا تو بیٹھ جا پھر جب اور لوگ عتبہ سے لڑنے کو گئے تو ابو حذیفہ نے اپنے باپ کے قتل پر ان لوگوں کی
اعانت کی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے روایت کی ہے کہ شیبہ اپنے بھائی عتبہ سے تین برس
بڑا تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر بن راشد اور زہری کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن اسعیر سے
روایت کی ہے کہ روز بدر جب ابو جہل دعائے فتح مانگتا تھا اور یہ کلمات کہتا تھا اللّٰھمّ اقطعنا للرحم
وآتانا بما لا نعلم فاحنه الغداة اے پروردگار جس نے ہم میں قطع یعنی قرابت شکنی کی ہے اور ہمارے
پاس وہ باتیں لایا جو ہم نہیں جانتے ہیں تو اسکو کل صبح کو ہلاک کر چنانچہ حق تعالی نے اس
باب میں یہ آیت نازل فرمائی ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح وان تنتهوا فهو خير لكم یعنی اگر تم
حکم فیصل چاہتے ہو تو حکم فیصل تمکو آ چکا اور اگر باز رہو گے تم اپنے شر سے تو یہ تمھارے حق میں بہتر ہوگا
اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عمر بن عقبہ کے شعبہ مولا ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
شعبہ نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے جب لوگ آمادۂ جنگ ہوئے اسوقت حضرت
صلعم پر اندکے بیہوشی طاری ہوئی یعنی وہ حالت جو وقت نزول وحی ہوا کرتی تھی پھر جب وہ حالت
مرتفع ہوئی تو حضرت نے مومنین کو خوشخبری دی کہ جبرئیل مع لشکر ملائک میمنہ لشکر پر نصرت کو
آئے ہوئے ہیں اور میکائیل بالشکر دگر میسرہ پر نازل ہیں اور اسرافیل ساتھ اور ایک لشکر ہزار فرشتوں
کے وارد ہیں اور اس روز ابلیس صورت سراقہ بن جعشم مدلجی کے منکر مشرکین کو اغوائے جنگ کرتا تھا اور انکو
ورغلاتا تھا کہ ان لوگوں میں کوئی تمپر غالب نہ آویگا مگر جسوقت اس دشمن خدا یعنی ابلیس نے جنود ملائکہ
معائنہ کیا تو اپنے پچھلے پاؤں ہٹا اور کہنے لگا میں تمسے بری و بیزار ہوں کیونکہ جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم
تم نہیں دیکھ سکتے ہو پس جسوقت اسکا یہ کلام حارث بن ہشام نے سنا تو اسکو سراقہ سمجھا اُس سے لپٹ گئے
اور اسنے حارث کے سینے پر دھکا مارا تو حارث گر پڑے اور ابلیس چلا گیا کہ وہ اپنے لیے پناہ نہیں دیکھتا تھا
یہانتک کہ وہ دریا میں گھس گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ ای پروردگار تو نے اپنا وہ
وعدہ جو مجھسے کیا ہے پورا کر (یعنی وعدۂ مہلت تا قیامت) اور ابو جہل اپنے اصحاب کے آگے آکر انکو جنگ پر
ابھارنے لگا اور انسے کہنے لگا کہ تم دھوکے میں نہ آؤ اس بات سے کہ سراقہ بن جعشم تمسے باز رہا اور
بھاگ گیا کیونکہ سوائے اسکے نہیں ہے کہ وہ محمد اور اسکے اصحاب کی میعاد و مصالحہ پر تھا عنقریب اسکو
معلوم ہوگا کہ جب ہم پھرتے ہوئے مقام قدید میں جاوینگے تو دیکھیو ہم اسکی قوم کے ساتھ کیا کرتے ہیں
اور تم لوگ قتل ہونے عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ اور ولید سے بھی ہول و خوف میں نہ پڑو اسلیے کہ انھوں نے
طیش و تیزی میں آکر وقت جنگ بہت جلدی کی اور قسم ہے خدا کی کہ آج ہم نہ پھرینگے یہانتک کہ محمد اور انکے

اصحاب کو رشتوں میں اپنے ملاو جیسے پس اس وقت میں کسیکو تم میں سے پکڑ کر ساتھ انکا یعنی رخصت نہ دونگا
کہ وہ انمیں سے کسیکو قتل کرے ولیکن انکو قید و بند میں گرفتار رکھو تاکہ ہم انکو دریافت کریں اور یاد دلاویں
اس بات کو جو انھوں نے کہا ہے کہ انھوں نے تمہارا دین چھوڑا اور جسکو تمہارے باپ دادا پوجتے تھے
اس سے منحرف ہو گئے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابن ابی حبیبہ وغیرہ رواۃ کے حضرت عائشہ
ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے شعار
مہاجرین کا یا بنی عبد الرحمن مقرر کیا تھا یعنی جو کوئی یہ کلمہ کہکر آواز دیتا تھا تو معلوم کیا جاتا تھا کہ وہ
مہاجرین میں سے ہے اور شعار خزرج کا یا بنی عبد اللہ مقرر کیا تھا اور شعار قبیلہ اوس کا یا بنی عبید اور
واقدی نے بواسطہ رواۃ کے زید بن علی سے روایت کی ہے کہ روز بدر شعار رسول خدا کا یا منصور امت
تھا اور راوی کہتے ہیں کہ قریش میں سے سات نوجوان تھے کہ وہ اسلام لائے تھے اور انکے ماں باپوں نے
انکو قید کر رکھا تھا چنانچہ وہ لوگ بھی اپنے اپنے پدر کے ہمراہ بدر میں آئے تھے اور وہ سب شک و شبہات
میں تھے یعنی ہنوز اسلام انکا کامل نہ تھا ازانجملہ قیس بن الولید بن المغیرہ تھا اور ابو قیس بن الفاکہہ
بن المغیرہ اور حارث بن زمعہ اور علی بن امیہ بن خلف و عاص بن منبہ بن الحجاج اور دو اور تھے پھر جب
یہ لوگ بدر میں آئے تو قلت اصحاب نبی صلعم دیکھکر کہنے لگے کہ انکے دین نے انکو مغرور کر دیا ہے اور
یہ لوگ اب مارے جاوینگے چنانچہ اس مقدمہ میں حق تعالی فرماتا ہے اِذْ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ
قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ غَرَّ ہٰؤُلَاءِ دِیْنُہُمْ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ یعنے مردم منافق اور جنکے
دلوں میں مرض ہے یعنی شرک و شک ہے وہ کہتے ہیں کہ ان مسلمانوں کو انکے دین نے مغرور و بے پروا کر دیا ہے
وحالانکہ جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ رکھتا ہے تو حق تعالی غالب صاحب حکمت ہے بعد ازاں حق تعالے نے
حال کفار کا بدتریں مذمت سے ذکر کیا اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ
اَلَّذِیْنَ عَاہَدْتَّ مِنْہُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَہْدَہُمْ فِیْ کُلِّ مَرَّۃٍ وَّہُمْ لَا یَتَّقُوْنَ الی آخرہ قولہ فَشَرِّدْ بِہِمْ مَّنْ
خَلْفَہُمْ لَعَلَّہُمْ یَذَّکَّرُوْنَ یعنی قوم کفار پیش خدا بدتریں جانوروں میں ہیں پس وہ ایمان نہ لاوینگے
اور یہ وہ ہیں جنسے تو نے عہد مقرر کیا بعد ازاں انھوں نے عہد شکنی کی بار بار اور وہ ڈرتے
نہیں ہیں اگر تو انکو ہنگام جنگ پاوے تو بھگا دے انکے پیچھے والوں کو شاید وہ عبرت
پذیر ہوں اور راوی نے کہا کہ من خلفہم سے مراد یہ ہے کہ قبائل عرب سے جو پیچھے قریش کے
ہیں وہ سب قتل کیے جاویں وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَہَا وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اور اگر وہ واسطے صلح کے جھکیں تو تو بھی انکی طرف مائل ہو مگر توکل و تکیہ خدا ہی پر رکھ کہ وہ بڑا سننے جاننے والا ہے

راوی نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا ہے یعنی اگر وہ لوگ زبان سے بھی اقرار کرین کہ ہم مسلمان
ہین تو چاہیے کہ تو انسے یہ اقرار محض انکا قبول کرلے وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْکَ فَاِنَّ حَسْبَکَ
اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا
مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ یعنی اور اگر وہ
اس اقرار مین ارادہ فریب دینے کا رکھتے ہون تو حق تعالی تیری جانب سے انکو کفالت
کرتا ہے کہ وہ ایسا خدا ہے جسنے تیری مدد کی اپنی نصرت اور نصرت مومنین سے اور مسلمین کے
دلون کو باہم مؤلف اور متفق کردیا اگر تو مال تمام دنیا کا سارا خرچ کرتا تو بھی اسطرح تالیف قلوب
انکی تو نکرسکتا لیکن حق تعالی نے درمیان انکے ایسی الفت ڈالدی ہے کہ وہ غالب حکمت والا ہے
راوی نے تفسیر مین اس آیۃ کے کہا ہے یعنی الفت ڈالی ہے انکے دلون مین قبول اسلام پر اور
واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ عبدالرحمان بن محمد بن ابی الرجال و عمرو بن عبداللہ کے محمد بن
کعب القرظی سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ روز بدر حقتعالی نے مومنین کو ایسی قوت و توانائی
عطا فرمائی تھی کہ اگر صبر و استقامت کرین تو وہ بیس آدمی سو مشرکین پر غالب رہین اور روز بدر
حق سبحانہ تعالی نے دو ہزار فرشتون سے انکی تائید کی پھر جبکہ حق سبحانہ تعالی نے بعلم ظہوری معلوم
کیا کہ مسلمانون مین ناتوانی ہے تو انسے تخفیف کی یعنی مقابلہ دہ چند سے کم کرکے دو چند پر مقرر رکھا
پھر جبکہ رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو حق مین ان لوگون کے جو دعوی اسلام کا کرتے تھے
اور وہ بدر مین مارے گئے اور حق مین ان ساتون آدمیون کے جنکو بعد لانے اسلام کے شک تھا اور انکو
انکے باپ نے روک رکھا اور آخر کو وہ اس فرشتگین کے ساتھ مارے گئے کہ انمین ایک ولید بن عتبہ بن
ربیعہ تھا کہ ذکر ان لوگون کا حدیث ابن ابی حبیبہ مین مذکور ہوا اور حق مین ان مسلمانون کے جو مکے مین رہگئے تھے
اور استطاعت و توفیق ہجرت کی نہوئی تھی پس ان سب کے حق مین خداے عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی
اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَکُنْ
اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُھَاجِرُوْا فِیْھَا الٰی آیات یعنی جو لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہین نافرمانی
کرنے سے تو فرشتے جب انکی روحین قبض کرتے ہین اسوقت کہتے ہین تم کس خیال و غفلت مین تھے
وہ کہتے ہین ہم دنیا مین ناتوان اور بے بس تھے تو فرشتے کہتے ہین کیا زمین خدا کی وسیع نہین ہے کہ تم اسمین
چلے جاتے اور واقدی نے کہا جب مہاجرین نے ان مسلمانون کو جو مکے مین رہگئے تھے ہجرت کرنیکے لیے
لکھ بھیجا تو جندب بن ضمرۃ الجندعی نے کہا کہ مکے مین میرے رہجانے سے کوئی عذر و حیلہ میرا پیش خدا

میں رحلت نہ پا سکے اور جندب مریض تھا اپنے بیٹوں سے کہنے لگا مجکو یہاں سے لے چلو کیا عجب ہے کہ
مجھے صحت ہو جاوے لوگوں نے کہا کس طرف کو جایا چاہتا ہے کہا تنعیم کی طرف تو وہ اسکو تنعیم میں لیگئے
اور درمیان تنعیم و مکہ کے چار میل کا فاصلہ ہے مدینے کے راستے پر اسوقت جندب یہ کہتا تھا
اللّٰهم انی ہاجرت الیک مہاجرا یعنی ای پروردگار میں تیرے واسطے وطن چھوڑ کر نکلا ہوں پس حق تعالی نے
اسکے باب میں یہ آیہ نازل کیا و من یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللّٰہ و رسولہ ثم یدرکہ الموت
فقد وقع اجرہ علی اللّٰہ الآیۃ یعنی جو شخص اپنے گھر سے باراد ہجرت و ترک وطن واسطے خدا و
رسول کے نکلتا ہے بعد ازاں اسکو موت آجاتی ہے تو اجر و ثواب اسکا یقین خدا پر ثابت ہو جاتا ہے
پھر جبکہ ان مسلمانوں نے جو مکے میں تھے یہ بات دیکھی اور سنی (یعنی بیان مہاجرین اور ہجرت
خدا اور رسول آیت سے مطلع ہوئے) تو انہیں سے جو استطاعت خروج رکھتے تھے وہ نکل گئے اسوقت
ابو سفیان مشرکین میں سے کچھ لوگوں کو ہمراہ لیکر ان مسلمانوں کی تلاش میں نکلا پھر انکو گرفتار کرکے
پھر لے گیا اور انکو قید کیا پس وہ لوگ آفت میں مبتلا رہے پھر جو لوگ اس مصیبت و بلا میں گرفتار تھے انکے
حق میں حق تعالی نے فرمایا و من الناس من یقول آمنا باللّٰہ فاذا اوذی فی اللّٰہ جعل فتنۃ
الناس کعذاب اللّٰہ تا آخر آیۃ اور دو آیتیں بعد والی یعنی لوگوں میں بعضے ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم
خدا کے ساتھ ایمان لائے ہیں مگر جب اسکو راہ خدا میں کچھ ایذا پہنچتی ہے تو وہ فتنہ مردم کو
گویا عذاب خدا کا سمجھتا ہے چنانچہ مہاجرین نے اس آیت کو پاس مسلمانان مکہ کے لکھ بھیجا پھر جب انکو وہ
نوشتہ پہنچا اور جو کچھ انکے حق میں نازل ہوا تھا انکو معلوم ہوا تب ان لوگوں نے کہا اللّٰهم ان لک
علینا ان لم نعدل بک احدا یعنی ای پروردگار ہمارے ہم تیرے لیے اپنے اوپر یہ واجب کرتے ہیں اس
بات کی کہ اگر تو یہاں سے ہماری مخلصی کرے تو ہم تیرے ساتھ کسی کی برابری یعنی شرک نہ کرینگے
آخر وہ لوگ باہر نکلے اور یہ نکلنا انکا دوسری بار تھا چنانچہ ابو سفیان اور مشرکوں کو ہمراہ لیکر انکی
تلاش میں نکلا یہ لوگ انکے مارنے سے عاجز رہے کہ وہ بھاگ کر پہاڑوں میں جا رہے تب ابو سفیان
وغیرہ مکے میں واپس آئے اور نہایت سختی کرنے لگے ان مسلمانوں پر جنکو پہلے پکڑ لے گئے تھے اور انکو مار کی
ایذا دینے لگے اور زبردستی کرتے تھے ترک اسلام پر اسی عرصے میں ابن ابی سرح مدینے میں چلا آیا اور
قریش سے بیان کرنے لگا کہ محمد کے پاس کوئی وحی نازل نہیں ہوتی ہے مگر یہ کہ ایک فلانے غلام نصرانی محمد کو
جو کچھ تعلیم کرتا ہے میں اسکو بحکم محمد لکھا کرتا تھا اور جیسا چاہتا تھا بدل کر لکھ دیتا تھا پس حق تعالی نے
اس بارہ میں یہ آیت نازل فرمائی ولقد نعلم انہم یقولون انما یعلمہ بشر لسان الذی یلحدون الیہ

اعجمی وہذا لسان عربی مبین یعنی ہم خوب جانتے ہین جو وہ کہتے ہین کہ اسکو ایک بشر تعلیم کرتا ہے
درحالیکہ زبان اُس شخص کی جسکی طرف پھیرتے ہین اور نسبت دیتے ہین وہ غیر عرب ہے اور یہ قرآن
عربی خالص ہے اور جن مسلمانون کو ابوسفیان اور اُسکے ہمراہی گرفتار کر لیے گئے تھے اور وہ مبتلاے مصیبت ہوے تھے اُنکے حق مین حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان
پہلے اس آیت سے وعید ہے واسطے کفار کے بعد ازان فرمایا مگر وہ لوگ جو مجبور کیے گئے یعنے کفر
اُنکا بالاجبار ہے ولیکن قلب اُنکا جازم ثابت ہے ایمان پر یعنی پس وہ مستثنی ہین کفار سے غرض کہ
ابن ابی سرح اُن لوگون مین سے ہے جنکو شرح صدر ہے کفر سے یعنی وہ دل کشادہ ہین واسطے
کفر کے بعد ازان حقتعالی نے حق مین اُن لوگون کے جو ابوسفیان کے پاس سے بھاگ کر حضور مین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے جنھون نے صبر کیا عذاب پر بعد فتنہ کے یہ آیہ نازل فرمایا
ثم ان ربک للذین ہاجروا من بعد ما فتنوا الی آخر الآیہ یعنے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے
صبر کیا ایذاؤن پر بعد فتنہ ابو سفیان کے بعد ازان رب تیرا واسطے اُن لوگون کے جنھون نے
وطن چھوڑا بعد مصیبت پانے کے وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے محمد بن عمر الواقدی
رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابواسحق بن محمد نے اسحق بن عبد اللہ سے اُنھون نے
عمر بن الحکم سے اُنھون نے کہا اُس روز نوفل بن خویلد بن العدویہ نے پکار کر کہا اسے گروہ
قریش بہ تحقیق کہ یہ سراقہ وہ سراقہ نہین ہے یعنے اب وہ تمھارا دوست نہین ہے اُسکی قوم کو تم
خوب پہچانتے ہو اور اُن لوگون کا تمسے باز رہنا ہر جگہ جانتے ہو پس چاہیے کہ اُس قوم سے
خوب لڑو اور مین جانتا ہون کہ پسران ربیعہ یعنے عتبہ وشیبہ نے جنگ کرنے مین بڑی جلدی
کی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے رافع سے روایت کی ہے کہ اُنھون نے کہا ہے آئندہ
ہم لوگ اُس روز ہنکارنا ابلیس کا باعث ہزیمت کفار کے اور واے ویلا اُسکی سُنتے تھے
اور وہ صورت سراقہ بن جعشم کی سنکر ظاہر ہوا تھا یہانتک کہ وہ بھاگا یعنے جنود ملائکہ دیکھکر
گریزان ہوا اور سمندر مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ یارب انجز
ما وعدتنی یعنی اے پروردگار وفا کر جو تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت فرمایا ہے و بعد ازان
جب قریش مکے مین آئے تو سراقہ کو ملامت و سرزنش کرتے تھے کہ تو نے روز بدر ایسا ایسا
کیا تھا اُسنے قسم کھائی کہ مین نے ہرگز ایسا نہین کیا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ
رواۃ کے شیخ عراک سے روایت کی ہے اور عراک صیاد ماہی گیر تھا قبیلۂ حی سے اُس روز

وہ کنارہ دریا پر تھا اور دیر سے کشتی دریا کی طرف دیکھتا ہوا اسکی راہ ہی میں مشغول تھا لوو
کہتا ہے کہ میں نے ایک شور و واویلا و واحسرتا کا سنا کہ تمام دشت و وادی صدائے فغاں سے پر تھا
اسوقت متحیر ہو کر میں نے ادھر ادھر دیکھا تو ناگاہ مجھے سراقہ بن جعشم نظر آیا میں اسکے قریب
گیا اور میں نے اس سے پوچھا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں یہ تیرا کیا حال ہے اس نے مجھے کچھ جواب
نہ دیا بعد ازاں میں نے اسکو دیکھا کہ دریا میں کود پڑا اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہنے لگا اے
پروردگار جو تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت کیا ہے اسکو وفا کرتا ہیں نے یہ حال دیکھکر اپنے
دل میں خیال کیا کہ قسم ہے خانہ کعبہ کی سراقہ مگر دیوانہ ہو گیا اور یہ حال ہے وقت غروب آفتاب کا
روز بدر ہنگام شکست مشرکین کے اور اس روز علامت و نشانی ملائکہ کی یہ تھی کہ عمامے نور کے سبز و سرخ
و زرد انکے سروں پر بندھے ہوئے تھے اور شملے اسکے شانوں پر لٹکے ہوئے اور انکے گھوڑوں کی پیشانیوں پر پشمینے کی
چوٹیاں چھوٹی چھوٹی تھیں اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے تحقیق کہ ملائکہ نشانیاں یعنی زردیاں باندھے آئے ہیں چاہیئے کہ تم بھی نشانیاں
باندھو تب اصحاب نے اپنے مغفروں اور کلاہوں میں پشمینہ باندھ لیا تھا اور واقدی نے کہا مجھے حدیث
نقل کی موسی بن محمد نے اپنے والد سے انھوں نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چار شخص نشانیاں
باندھے ہوئے معرکہ جنگ میں نظر آتے تھے مثل حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہ وہ روز بدر پر شتر مرغ
اپنے خود میں لگائے تھے اور علی علیہ السلام سر پر پشمینہ سفید باندھے تھے اور زبیر زرد پٹکہ سر پر باندھے تھے
اور زبیر کہتے تھے کہ روز بدر ملائکہ ابلق گھوڑوں پر سوار نازل ہوئے تھے اور انکے سروں پر عمامے زرد
رنگ بندھے تھے اسلیئے اس روز زبیر نے زرد پٹکہ باندھا تھا اور ابو دجانہ کا سربند سرخ رنگ تھا
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے مولی سہیل سے روایت کی ہے انھوں نے کہا میں نے
سہیل بن عمرو سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ میں نے روز بدر چند اشخاص سفید پوش کو ابلق گھوڑوں پر
سوار نشانیاں باندھے ہوئے دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل اور اسیر کر رہے تھے اور ابو اسید الساعدی
بعد نابینا ہونے کے کہتے تھے کہ اس عرصہ میں اگر میں تمہارے ساتھ بدر میں ہوتا اور میری آنکھیں بھی
بینا ہوتیں تو میں تمکو شعب جبل میں وہ درہ جسمیں سے میں نے ملائکہ کو نکلتے دیکھا بخوبی دکھا دیتا
اور اسمیں مجھکو کچھ شک و شبہہ نہیں ہوا اور وہ بیان ایک شخص کا بنی غفار میں سے نقل کرتے تھے کہ
کہا روز بدر میں اور میرا ابن عم آگے بڑھا اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور اسوقت ہم دونوں مشرک تھے اور ہم
دونوں ٹیلوں میں سے جو تودہ رنگ کا جانب شام واقع ہے ہم دونوں اسکے کنارے پر تھے اور منتظر جنگ کا

دیکھ رہے تھے کہ جسکی طرف شکست ہو تو اُسکی لوٹ مین لوٹنے والون کے شریک ہو کر ہم بھی لوٹین ناگاہ دیتنے
ایک ٹکڑا ابر دیکھا کہ وہ ہمسے قریب آیا پھر اُسمین سے مین نے شور گھوڑون کا اور صدا ہتھیارون کی یعنی ہنہنانا
اور کھڑکھڑانا سنا اور یہ بھی مین نے سنا جیسے کوئی کہتا ہے اقدِم حیزُوم یعنی ای حیزوم آگے بڑھ (حیزوم
اسپ و نام اسپ) چنانچہ حال میرے ابن عم کا یہ ہوا کہ ہیبت کے پردہ اُسکے دل کا پھٹ گیا وہ فوراً مرگیا اور
مین بھی قریب ہلاکت پہونچا اور بے حس و حرکت ہوگیا اور جب وہ ابر چلا تو مین اُسکو تکتا تھا تا آنکہ وہ پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اصحاب کے گیا اور مین بھی اُس جگہ سے چلا آیا پھر اُس ابر مین کچھ شور نہ تھا اور واقدی
علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خارجہ نے بواسطہ اپنے والد ابراہیم بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس
کے اُنھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ روز بدر ملائکہ مین سے کون کہنے والا تھا
کہ اقدم یا حیزوم یعنی آگے بڑھ اے حیزوم گھوڑے جبرئیل نے کہا یا محمد مین آسمان کے سارے فرشتونکو نہین پہچانتا ہون
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابی رہم سے روایت کی اُنھون نے کہا مین اور میرے چچا کا بیٹا ہم دونون
چشمۂ بدر پر تھے پھر ہمنے جب قلت اصحاب محمد اور کثرت احزاب قریش کی دیکھی تو ہمنے باخود اصلاح کی
کہ جسوقت دونون جماعت مقابل ہونگے تو ہم لشکر محمد مین مل جاوینگے آخر ہم لوگ حضرت کے بائین والی جماعت کی
طرف چلے اور ہم کہ رہے تھے کہ یہ لوگ چوتھائی قریش سے ہین پس اسی عرصہ مین کہ ہم یہ کہتے ہوے میسرہ لشکر پر چلے جاتے تھے
ناگاہ ایک ابر آکر ہمپر چھا گیا ہمنے آنکھ اُٹھاکر جو دیکھا تو آواز آدمیون کی اور ہتھیارون کی سنی اور ایک کو سنا
کہ وہ اپنے گھوڑے سے کہتا تھا ای حیزوم آگے بڑھ اور اُسے ہمنے یہ کہتے ہوے سنا رُوَید اتتام اُخراکم یعنی
ٹھہرے چلو کہ تمھارے پیچھے والے آگے آجاوین پس یہ لوگ رسول خدا صلعم کے میمنہ پر نازل ہوے بعد ازان مثل
اُسی کے ایک اور ابر آیا اور رسول خدا صلعم کے ساتھ شامل ہوا پھر اُسوقت جو ہمنے طرف رسول خدا صلعم اور اصحاب کے
نگاہ کی تو یہ لوگ قریش سے دوچند نظر آئے اور ہنگام مشاہدۂ نزول ابر و استماع صدائے مہیب کے میرے چچا کا بیٹا تو صدمۂ
خوف سے مرگیا اور مین بے حس و حرکت ہوگیا آخر مین نے نبی صلی اللہ وسلم کی طرف رجوع کی اور اسلام قبول کیا
اور راوی کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سوائے روز بدر کے شیطان کسی روز ایسا نہین دیکھا گیا
کہ وہ ذلیل و حقیر تر و پشیمان و پر خشم زیادہ یوم عرفہ سے ہوا ہو اسلیے کہ اُسنے نزول رحمت خدا و عفو گناہان عظیم بندگان
سائنہ کیا تھا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ شیطان نے روز بدر دیکھا تھا فرمایا کیا اُسنے نہین دیکھا تھا کہ
جبرئیل جنود ملائکہ لائے ہین اور راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر فرمایا کہ دیکھو یہ جبرئیل آندھی سے ہوے
آتے ہین اور گویا کہ وہ ہیئت و صورت مین دحیۂ کلبی دکھائی دیتے ہین پس ہین منصور و نیز در مندہ ہوا صبا چھوا ہوا سے
اور قوم عاد ہلاک ہوئی دبور پور دا ہوا سے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان بن عوف سے

روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے روز بدر پاس رسول خدا صلعم کے دو مردوں کو دیکھا کہ ایک داہنے ہاتھ
اور ایک بائیں اور دونوں قتال شدید کر رہے تھے پھر ایک اور تیسرا آیا عقب پر حضرت صلعم کے بعد ازاں ایک اور
چوتھا آیا آگے حضرت کے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے سعد سے روایت کی ہے انہوں نے
کہا روز بدر میں نے دو مردوں کو دیکھا کہ وہ حضرت کی طرف قتال کر رہے تھے ایک داہنے سے دوسرا بائیں سے
اور میں حضرت علیہ السلام کو دیکھتا تھا کہ وہ کبھی اسکو دیکھتے تھے کبھی اسکو دیکھتے تھے اور فتح و ظفر الٰہی سے شکر گزار
ہوتے تھے اور واقدی نے بواسطے رواۃ کے صہیب سے روایت کی کہ انہوں نے کہا روز بدر میں نے بہت سے
ہاتھ کٹے پڑے دیکھا اور بہت سے جراحات اور دلی دیکھے کہ ان زخموں نے خون نہیں دیا تھا اور واقدی نے
بواسطہ رواۃ ابی بردہ بن نیار سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ روز بدر میں تین سر کاٹ لایا اور روبرو
جناب رسول خدا صلعم کے رکھا اور عرض کی یا رسول اللہ انمیں دو سروں کو تو میں نے کاٹا ہے مگر تیسرا سر یوں ہے
ایک شخص ابیض یعنی سفید لونچ یا گورے رنگ دراز قد کو دیکھا کہ اسنے اس سر والے کو قتل کیا اور سر اسکے آگے
پھینک دیا تو میں اسکو اٹھا لایا ہوں اسکے حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ فلاں ملک تھا اور ابن عباس کہتے تھے
کہ سوائے روز بدر کے ملائکہ نے اور کہیں نہیں قتال کی ہے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا روز بدر فرشتے ان لوگوں کی صورت بنا کر آئے جنکو تم پہچانتے تھے تا
مسلمانوں کے دلوں کو مستقل و مطمئن کریں چنانچہ میں انکے پاس گیا میں نے سنا کہ وہ مسلمانوں سے یہ کہتے تھے
اگر گروہ مشرکین ہم پر حملہ کریں گے تو ہمارے سامنے ثابت و قائم نہ رہ سکینگے کیونکہ وہ کچھ مال نہیں ہیں اور انکی
کچھ حقیقت نہیں ہے اور یہ بموجب ارشاد حق تعالیٰ کے ہے اذ یوحی ربک الی الملائکۃ انی معکم
فثبتوا الذین آمنوا الی آخر الآیۃ یعنی جب تیرے پروردگار نے فرشتوں کو وحی کی کہ ہر آئینہ میں تمہارے
ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو تقویت اور تسلی دو اور واقدی نے موسیٰ بن محمد سے روایت کی ہے کہ سائب بن
ابی حبیش الاسدی بعہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ آدمیوں میں سے مجھکو کسی نے اسیر نہیں کیا
لوگوں نے کہا پھر کسنے اسیر کیا تھا تجکو اسنے کہا جب قریش بھاگے انکے ساتھ بھاگا اسوقت ایک شخص گورا رنگ
دراز قد ابلق گھوڑے پر سوار ہوا سے اترا یعنی ما بین آسمان و زمین سے آیا اور مجکو مضبوط باندھ دیا بعد ان عبد الرحمن
بن عوف میرے پاس آیا اسے مجھے بندھا ہوا پایا تب عبد الرحمن لشکر میں پکارنے لگا کہ اسکو کسنے اسیر کیا ہے مگر
کوئی نہ بولا کہ میں نے اسکو قید کیا ہے یہاں تک کہ مجھے پیش رسول خدا صلعم لے گئے اور آنحضرت علیہ السلام نے مجھسے فرمایا
اے ابن حبیش تجھے کسنے قید کیا ہے میں نے کہا میں اسے نہیں جانتا ہوں اور مجھے ناگوار ہوا کہ جسنے مجھے اسیر کیا ہے اسکا حال
بیان کروں جو میں نے چشم خود دیکھا تھا مگر رسول خدا صلعم نے خود فرمایا کہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ

بزرگ نے اسکو اسیر کیا ہی تکبیر فرمایا ای پسر عوف تو اپنے اس قیدی کو لیجا آخر عبد الرحمان مجکو لیگیا اور دہ کلمہ
حضرت علیہ السلام کا ہمیشہ مجکو یاد رہا اور قبول اسلام مین تاخیر ہوئی یہانتک کہ مجھے اسلام نصیب ہوا اور واقدی
نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے روایت کی ہی اُسنے کہا روز بدر مین نے دیکھا کہ وادی خلص مین ایک
کالا کمل سا نمودار ہوا اور سارا افق آسمان اُس سے ڈھک گیا (وادی خلص ایک گوشہ ہی مقام روثیہ کا) ناگاہ
وہ وادی پر از نملہ ہوگیا کہ وہ سب مانند سیل کے روان ہوئین اُسوقت میرے دلمین خیال آیا کہ یہ کوئی ہی جو واسطے
تائید محمدؐ کے آسمان سے نازل ہوئی ہی آخر معلوم ہوا کہ وہ فرشتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ شکست کفار ہوئی

ذکر امتناع قتل ابو البختری وغیرہ اور پھر قتل ہونا اُنکا حالت لاعلمی مین

راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے قتل ابو البختری سے منع فرمایا اسوجہ سے کہ وہ ایک روز مکے مین
واسطے دفاع ایذاے رسولؐ خدا کے ہتھیار لگا کر حمایت کو نکلا تھا اور کہتا تھا کہ آج کے دن جو کوئی محمدؐ سے
بایذا پیش آویگا مین اُسکو قتل کرونگا پس حضرتؐ نے اس بات کی شکر گذاری کی اور احسان مندی مین
روز بدر اُس سے منع قتل فرمایا تھا چنانچہ ابو داوٗد مازنی نے بیان کیا مین نے ابو البختری سے ملاقات کر کے
کہا کہ رسول خدا صلعم نے تیرے قتل کرنے سے منع کیا ہی بہتر ہی کہ تو ہاتھ اپنا دے (یعنی برائے اسیری)
اُسنے جواب دیا کہ تو مجھے کیا چاہتا ہی یعنی اس کلام سے میرے ساتھ تیری کیا غرض ہی کیونکہ اگر محمدؐ نے میرے
قتل کرنے سے منع کیا ہی تو مین نے اُنسے دفع بلا کی تھی ولیکن ہاتھ دنیا میرا پس قسم ہی لات وعزیٰ کی مکے کی
عورتین تک جانتی ہین اس بات کو مین ہرگز اپنا ہاتھ نہ دونگا اور مین جانتا ہون کہ تو مجھے باز نرہیگا تو کر گذر
مجھسے جو تیرا ارادہ ہو آخر ابو داوٗد نے اُسکو تیر مارا اور کہا اللّٰہم سُبحانک ای پروردگار یہ تیرا تیر ہی اور ابو البختری
تیرا بندہ ہی یعنی قبضۂ قدرت مین ہی پس اس تیر کو تو مقتل پر پہونچا دے (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہی جہان کے
صدمہ وزخم سے آدمی مرجاتا ہی) اور حال یہ تھا کہ ابو البختری زرہ پوش تھا مگر تیر نے زرہ توڑ کر اُسکو قتل کیا اور
بعضون نے کہا ہی کہ ابو البختری کو محذر بن زیاد نے نادانستہ قتل کیا یعنی وہ اُسکو پہچانتا نتھا اور محذر نے اس
مضمون کا شعر کہا جس سے قتل کرنا اُسکا ثابت ہوتا ہی اور اسی طرح حضرت رسول خدا صلعم نے قتل کرنے سے
نسبت حارث بن عامر کی منع کیا اور فرمایا تھا کہ اُسکو اسیر کر لو قتل نکرو اسلیے کہ وہ خروج بدر سے بہت کارہ تھا
(یعنی قریش اُسکو باکراہ واجبار لائے تھے) چنانچہ خبیب بن لیاف سے اُسکا مقابلہ ہوگیا اور یہ اُسکو پہچانتے تھے
پس لاعلمی مین اُسکو قتل کیا پھر جسوقت آنحضرت صلعم کو اُسکے قتل ہونے کی خبر معلوم ہوئی تو فرمایا کہ اگر پہلے سے
مین اُسکو پاتا کہ وہ اسیر ہوتا اور قتل نکیا جاتا تو مین اُسکو چھوڑ دیتا کہ وہ اپنے اہل وعیال مین چلا جاتا اور
اسی طرح حضرت صلعم نے قتل زمعہ بن الاسود سے منع فرمایا تھا مگر ثابت بن الجذع نے ناشناسائی مین اُسکو قتل کیا

ذکر سرگرمی معرکہ قتال وظہور فتح وظفر ونزول ملائکہ از پیش ملک المتعال

اور راوی کہتے ہیں جس وقت ہنگامہ حرب شدید گرم تھا تو رسول خدا صلعم نے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے
حق سبحانہ تعالیٰ سے نصرت اور وعدہ ظفر طلب کر رہے تھے اور کہتے تھے خداوندا اگر گروہ مشرکین غالب آوینگے
تو شرک پھیل جاویگا اور زمین پر تیرا قائم نہ رہیگا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے واللہ یا رسول اللہ حق تعالیٰ ضرور
آپکی نصرت کریگا اور روے مبارک روشن کریگا چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہزار فرشتے بھیجکر یاری کی
اس وقت حضرت علیہ السلام ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے ای ابوبکر خوش ہو یہ جبرئیل عمامہ زرد باندھے ہوئے
اپنے گھوڑے کی باگ اٹھائے ہوے مابین آسمان وزمین یعنی ہوا سے اتر آئے ہیں اور جب زمین پر اترے تو تھوڑی
دیر پیچھے غائب رہے پھر حاضر آئے ہیں اس طرح کہ انکے سامنے کے دانت یعنی چہرہ انکا گرد آلود ہے اور کہتے ہیں کہ
فتح نصرت خدا کی جسے تو نے خدا سے طلب کی وہ تیرے لیے آپہونچی ہے اور راوی کہتے ہیں کہ جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم جناب پروردگار سے مامور ہوے کہ ایک مشت سنگریزے لیکر کفار پر پھینکا اور یہ دعا
پڑھی شَاهَتِ الْوُجُوهُ اَللّٰهُمَّ اَرْعِبْ قُلُوْبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ یعنی سنگریزے پھینکتے وقت فرمایا انکے
منہ کالے ہو جاویں یعنی انکا کالا منہ ہو ای پروردگار انکے دلوں میں ہیبت ڈال اور انکے پاؤں کو ڈگمگا دے کہ
بھاگ جاویں بالآخر وہ دشمنان خدا ایسے بھاگے کہ کسی کو مڑ کر نہ دیکھتے تھے اور اہل اسلام انکو خاطر خواہ
قتل کرتے تھے یا اسیر کر لیتے تھے اور ان مشرکین میں سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ بچا تھا جسکا منہ اور آنکھیں
اسکی کنکریوں سے پر نہوں اور وہ نہیں جانتا تھا کہ انکو کس نے کدھر سے پھینکا یعنی اسکی آنکھیں کس طرف کھلتی تھیں
اور انکو ملائکہ ومؤمنین قتل کر رہے تھے اس روز عدی بن ابی الزغباء نے یہ شعر کہا اور پڑھا شعر
اَنَا عُدَيٌّ وَالسَّحِلْ + اَمْشِي بِهَا مَشْيَ الْفَحِلْ یعنی میں عدی ہوں اور یہ میری زرہ ہے کہ میں اسکو
پہنے ہوے چلتا ہوں چال شیر نرکی راوی کہتا ہے مراد سحل سے زرہ ہے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا
کہ درمیان جماعت کے عدی کو بلاؤ ہے تب ایک شخص نے قوم میں سے عرض کی یا رسول اللہ من عدی پھر
فرمایا اس فلان نے وہ کیا شعر پڑھا تھا اسنے کہا میں وہ عدی نہیں ہوں جسنے شعر کہا ہے بعد ازاں عدی بن الزغباء نے
کہا یا رسول اللہ وہ عدی میں ہوں فرمایا تونے کیا شعر کہا ہے اسنے کہا وَالسَّحِلْ اَمْشِي بِهَا مَشْيَ الْفَحِلْ حضرت
علیہ السلام نے پوچھا سحل کیا ہے اسنے عرض کی زرہ ہے (یعنی ہمارے خیال درست کو سحل کہتے ہیں)
بعد ازاں حضرت نے اسکی مدح کی اور فرمایا کیا خوب آدمی ہے جو عدی بن الزغباء ہے
اور راوی کہتے ہیں کہ عقبہ بن ابی معیط جب مکے میں تھا اور آں حضرت صلعم قبل ہجرت
مدینے میں تشریف لائے تھے تو عقبہ نے یہ اشعار مکے میں کہے تھے قطعہ یَا رَاكِبَ النَّاقَةِ الْقَصْوَاءِ هَاجَرَنَا +

عما قليل ترا الى اكبت الفرس يدمى تحمل رمحى فيكم ثم اتيله بدم السيف يا خذ منكم كل التقيين يعني لسے سوار ناقہ وقتوا کے اب تھوڑی تکی ہے ہجرت کی ہر عنقریب ہی کہ تو مجھکو گھوڑے پر سوار دیکھیگا کہ مین اپنے نیزے کو تمھارے خون سے سیراب کرونگا اور پھر سیراب کرونگا یعنی بار بار نیزے مارونگا اور ہماری تلوار سارا سامان و رخت تمھارا سلب کریگی یعنی چھین لیگی واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا ان اشعار کو میرے سامنے ابن ابی الزناد نے پڑھا اور کہا جسوقت یہ اشعار حضرت رسول خدا صلعم کو پہونچے تو فرمایا اللھم کبتہ لمنخرہ واصرعہ یعنی ای پروردگار اسکو سرنگون اوندھے منہ گرا اور ہلاک کر راوی نے کہا کہ روز بدر عقبہ کے گھوڑے نے شوخی کی اور اسکو گرا دیا چنانچہ عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے اسکو پکڑ کر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر کیا حضرت نے عاصم بن ثابت ابی الاقلح کو حکم کیا انھون نے اسکی مشکین باندھ کر قتل کیا

ذکر قتل امیہ و ابوجہل وغیرہ سرداران لشکر قریش و اسیری کفار و بہادری صحابہ کرام و ظہور بعض معجزات آنحضرت کے وحصول نعمت عظیم

مروی ہے عبد الرحمان بن عوف سے کہ روز بدر بعد گریز کفار کے مین زرہون کو جمع کرنے لگا اسوقت امیہ بن خلف نے مجھسے ملاقات کی اور وہ ایام جاہلیت مین میرا دوست تھا اور اس زمانے مین میرا نام عبد عمرو تھا اور بعد اسلام میرا نام عبد الرحمان ہوا اسی وقت ملاقات کے اسنے مجھے پکارا ای عبد عمرو مین نے اسکو کچھ جواب نہ دیا تب اسنے کہا مین تجکو عبد الرحمان اسلیے نہین کہتا ہون کہ مسیلمہ یمامہ مین بنام رحمان پکارا جاتا تھا لہذا مین تجکو اس نام سے نہین پکارتا ہون آخر وہ مجکو بنام عبد الالٰہ پکارا کرتا تھا چنانچہ روز بدر جب مین نے اسکو دیکھا تو وہ گویا کہ جمل اورق ہے یعنی شتر خاکستر گون اور اسکے ہمراہ علی اسکا بیٹا تھا پھر امیہ نے مجھے پکارا یا عبد عمرو مین نے اسکو کچھ جواب نہ دیا تب اسنے مجھے پکارا ای عبد الالٰہ تو مین نے جواب دیا اسنے کہا اگر تجکو حاجت دودھ پینے کی یعنی احتیاج مال ہو تو مین تیرے لیے تیری ان زرہون سے بہتر ہون تب مین نے کہا آؤ تم دونون میرے ساتھ چلو پھر مین ان دونون کو اپنے آگے آگے لیچلا اسوقت امیہ نے کسی قدر اپنے تئین امن مین دیکھا تو امیہ مجھے پوچھنے لگا کہ آج مین نے ایک شخص کو تمھارے درمیان دیکھا تھا کہ اسکے سینے پر بطور نشان شتر مرغ کا پر بندھا تھا وہ کون شخص ہے مین نے کہا وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے وہ کہنے لگا یہی وہ شخص ہے جسنے میری ساتھ بڑی بڑی سختیان کی ہین پھر اسنے پوچھا وہ شخص صدلح قصیر یعنی بزرگ شکم کوتاہ قد جو نشان سرخ پیشانی پر باندھے تھا کون ہے مین نے کہا یہ ایک مرد ہے انصار مین سے اسکا نام سماک بن خرشہ ہے امیہ نے کہا اسی سے مین نے بہت ایذا پائی یا عبد الالٰہ آج کے روز ہم تمھارے لیے جزر ہوگئے یعنی شتران کشتنی و خوردنی ہوگئے عبد الرحمن نے کہا اسی اثنا مین کہ وہ میرے آگے آگے قدم اٹھائے اور میں پیچھے قدم چلا جاتا تھا اور اسکا بیٹا بھی ہمراہ تھا ناگاہ نگاہ بلال کی اسپر پڑی اور وہ اسوقت اپنا آٹا گوندھ رہے تھے پھر انھون نے گوندھنا چھوڑ دیا اور اپنے ہاتھ کا

آتا ہوا دیکھ کر میرا پلے لگے اور پکارتے جاتے تھے ای گروہ انصار امیہ بن خلف سرگروہ اہل کفر ہے اگر یہ
بچ گیا تو میں نہ بچونگا یہ سنکے لوگ امیہ کی طرف دوڑ پڑے جسطرح کہ ... کسیطرف
دوڑتی ہے یہانتک کہ امیہ گر پڑا اور میں بھی اسکے بچانے کو اسپر لیٹ گیا مگر حباب بن المنذر نے جھکر ایسی
تلوار نیچے سے ڈالی کہ ناک امیہ کی نوک کٹ گئی پھر جب وہ تیغ سے آگاہ ہوا تو کہا ایہ یعنی ہمارے
اور اسکے درمیان سے تو جدا ہو جا عبدالرحمان نے کہا اسوقت مجھے قول حسان کا یاد آیا اوعن ذلک الانف
حارم تعنی کیا وہ اس بات سے ناک کٹانے والا ہے بعد اسکے حبیب بن اساف اسکی طرف بڑھا اور اسکو قتل کیا
اور امیہ نے بھی حبیب کو ایک ایسی ضرب تلوار ماری کہ ہاتھ اسکا شانے سے جدا ہو گیا مگر حضرت رسول خدا صلعم نے
اپنے دست مبارک سے اسکا ہاتھ شانے سے ملایا کہ وہ وصل ہو گیا اور زخم بھر آیا اور برابر ہو گیا بعد ازان
حبیب بن اساف نے بعد اس واقعہ کے دختر امیہ بن خلف سے عقد نکاح کیا ایک روز اس دختر نے نشان
اس ضرب کو دیکھکر بولی لا یشل اللہ ید رجل فعل ہذا اصلا شل نکرے ہاتھ اس شخص کے جسنے یہ کام کیا یعنی خدا
اس سے یعنی اسکے باپ سے درگذر کرے یا یہ معنی ہیں کہ کیا شل نکرے خدا ہاتھ اس شخص کے جسنے یہ کام کیا
حبیب نے کہا میں نے بھی اسکے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اسکی پسلی تک اتر آئی وحالآنکہ وہ زرہ
پہنے ہوئے تھا اور یہ کہتا تھا لے اس وار کو کہ میں ابن اساف ہوں اور میں نے اسکے ہتھیار سب لیے اور
اسکی زرہ کٹی ہوئی تھی لی بعد ازان علی بن امیہ میرے مقابلے پر آیا تو اسکا مقابلہ حباب نے کیا اسکا پاؤں
کاٹ ڈالا پھر اسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ مثل اسکے کبھی کوئی شور نہیں سنا گیا تھا پھر عمار اسوقت پہونچے
انھوں نے ضرب شمشیر سے کام اسکا تمام کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ عمار قبل زخمی ہونے اسکے آگئے پھر دونوں نے
باہم جانبازی کی دو بار یکدیگر وار کیے آخر عمار نے اسکو مار لیا اور پہلی روایت ثابت تر ہے کہ عمار نے اسکو بعد قطع
پاؤں کے قتل کیا اور دربارۂ قتل امیہ کے جیسے سوائے اسکے اور روایت بھی سنی ہے واقدی نے بواسطہ راویوں کے
رفاعہ بن رافع سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ روز بدر جب ہمنے امیہ بن خلف کو گھیر لیا اور وہ زرہ پہنے ہوا
بڑا شان دار تھا اور میرے ہاتھ میں برچھا تھا اور اسکے پاس بھی برچھا تھا پھر ہم دونوں نے باہم نیزہ بازی کی
یہانتک کہ نوک دونوں کے نیزوں کی ٹوٹ گئی پھر ہم دونوں نے تلوار لی کہ با یکدیگر خوب تیغ زنی ہوئی یا آنکہ
تلواریں بھی مڑ گئیں بعد ازان میں نے اسکی بغل زرہ سے خالی دیکھی کہ اس جگہ سے زرہ کھنچی تھی تب میں نے
نوک تلوار کی اسکی بغل میں بھونک دی تو وہ قتل ہو گیا اور تلوار جو میں نے کھینچی تو وہ چربی آلودہ
تھی اور راوی نے کہا مجھے دوسری روایت بھی اس باب میں پہنچی ہے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی
محمد بن قدامہ بن موسی نے اپنے باپ سے انھوں نے عائشہ بنت قدامہ سے عائشہ نے بیان کیا کہ سوال

بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہا یا قدامہ روز بدر میرے پدر کا ہاتھ تو نے قطع کیا قدامہ نے کہا ایسا نہین ہوا واللہ مین نے یہ کام نہین کیا اگر مین ایسا کرتا بھی تو بھی قتل مشرک سے عذر خواہ نہوتا تب صفوان نے کہا ای قدامہ پھر روز بدر کسنے میرے باپ کا ہاتھ قطع کیا اُسنے کہا مین نے چند جوانان انصاری کو دیکھا کہ وہ امیہ کی طرف بڑھے اُنمین معمر بن حبیب بن عبید بن الحارث بھی تھا اُسکو مین نے تلوار اُٹھاتے اور مارتے دیکھا صفوان نے کہا وہ ابو قرد ہی یعنی بندر کا باپ ہی اور یہ اسلیے کہ معمر ایک شخص کریہ منظر تھا چنانچہ اس بات کو حارث بن حاطب نے سنا وہ اُسپر غصہ ہوا اور مادر صفوان کے پاس گیا کہ وہ کریمہ بنت معمر بن حبیب تھی پھر بیان کیا کہ صفوان ہمکو ایذا رسانی سے نہ ایام جاہلیت مین چھوڑتا تھا اور نہ اب اسلام مین چھوڑتا ہی کریمہ نے کہا وہ کیا بات ہی حارث نے کہا صفوان کا کہ معمر کو ابو قرد کہا تھا بیان کیا تب مادر صفوان نے غصہ ہو کر کہا اسے صفوان تو معمر بن حبیب کی مذمت کرتا ہی اور اُسکو بد کہتا ہی وحال آنکہ وہ اہل بدر سے ہی واللہ مین سال بھر تیری عزت ولحاظ نکرونگی صفوان نے کہا ای مادر واللہ پھر کبھی ایسا کلمہ نکہونگا اور مین نے تو یہ کلمہ بیساختہ کہا تھا میرے دل مین کچھ اسکا خیال نتھا اور دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ محمد بن قدامہ اور قدامہ نے عائشہ بنت قدامہ سے روایت کی ہی کہ جسوقت مادر صفوان بن امیہ نے حباب بن المنذر کو مکہ مین دیکھا تو لوگون نے مادر صفوان سے کہا یہ وہی شخص ہی جسنے روز بدر علی بن امیہ کا پانون قطع کیا تھا مادر صفوان نے کہا مجھے معاف کرو ایسے شخص کے ذکر سے جو اوپر شرک و کفر کے مارا گیا حق تعالی نے علی بن امیہ کو خباب بن المنذر کے ہاتھ سے خوار و ذلیل کیا اور خباب کو حق تعالی نے قتل علی بن امیہ سے مکرم کیا کیونکہ خباب جسوقت مکے سے نکلا اسلام پر تھا پس اُسنے اُسکو غیر اسلام پر قتل کیا اور راوی کہتے ہین زبیر بن عوام بیان کرتے تھے کہ روز بدر عبیدہ بن سعید بن العاص مجکو ملا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار اور زرہ کامل یعنی دامن دار تا بپا پہنے تھا اُسمین سے سوا اُسکی دونون آنکھون کے اور کوئی عضو دکھائی نہین دیتا تھا اور اُسکے پاس ایک چھوٹی لڑکی تھی اور وہ بیمار تھی کہ آزار سے اُسکا پیٹ بڑا تھا چنانچہ عبیدہ اُس لڑکی کو گود مین اُٹھائے ہوے لوگون سے پکار کر کہتا تھا انا ابو ذات الکرش انا ابو ذات الکرش یعنی مین باپ ہون اطفال خردسال کا زبیر کہتے تھے اور اُسوقت میرے ہاتھ مین برچھی تھی مین نے اُسکی آنکھ مین ماری تو انی برچھی کی اٹک گئی پھر مین نے رخسارہ پر پانون رکھکر برچھی کھینچ کر کے کھینچی کہ حلقہ آنکھ کا نکل آیا چنانچہ وہ برچھی رسول خدا صلعم نے لیلی اور وہ مثل نیزہ و نشان کے پیش پیش رسول خدا صلعم اُٹھایا جاتا تھا اور اُسی طرح آگے آگے ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے بھی ہوا کرتا تھا اور کہا زبیر نے جسوقت اہل اسلام پھر گئے اور باہم مختلط ہوکر تو عاصم بن ابی عوف بن ضبیرۃ السہمی مانند گرگ کے آگے بڑھا اور کہتا تھا ای گروہ قریش تمپر لازم ہی کہ قاطع رحم و فراق افگن اور پراگندہ کنندہ جماعت اور غیر معروف باتین لانے والے کو یعنی

محمد باقی تھے کہ اگر وہ بچ گیا تو پھر ہم مر گئے اسوقت ابودجانہ اسکے مقابلے میں آگئے پھر وہ لوگ ٹوٹ پڑے جو ساتھ
تلوار لیکر اور بہت سے لوگوں نے اسکو قتل کیا اور ابودجانہ وہاں سے خنجر کو لیکر رسالت مآب کے آگے آتا رہے اسکے
اس مرتبہ میں کہ وہ حضرت اسکے جمع رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس طرف ہوا تو انھوں نے
سلب رحمت سے اسکو منع کیا اور کہا اسکا اسباب چھوڑ دے جب تک کہ دشمنوں کو دفع کریں اور میں
اس بات کا شاہد ہونگا کہ یہ اسباب تیرا ہے اور اسیوقت معبد بن وہب نے حملہ کر ابودجانہ کو ایسی ضربت
تلوار کی ماری کہ وہ گھٹنوں کے بل گر گئے جسطرح اونٹ بیٹھ جاتا ہے بعد ازاں پھر کھڑے ہوئے اور آگے بڑھے اور چند ضربات
شمشیر سر پر لگائیں مگر تلوار اسکی کچھ اسکو کارگر ہوئی یہانتک کہ معبد ایک غار میں جو اسکے سامنے
تھا اور اسکو دیکھتا نہ تھا گر پڑا اور اسی کے اوپر ابودجانہ بھی کود پڑے پھر اسکو ذبح کر دیا کسطور پر ذبح کیا
اور اسکا اسباب اتار لیا اور راوی کہتے ہیں جب روز بدر ہوا اور بنی مخزوم نے قتل ہوتا ہر ایک مقتول کا
دیکھا تو انھوں نے کہا ابوالحکم یعنی ابوجہل کے ہمکو اندیشہ ہے اسکو تنہا نہ چھوڑو کہ ہر آئینہ بسران عبد
جنگ میں جلدی کر گئے اور ایسی شجاعت پر اتر آئے ہیں حال آنکہ انکی قوم نے انکی کچھ حمایت نہ کی
پھر بنی مخزوم نے مجتمع ہو کر ابوجہل کو حلقہ میں کر لیا جسطرح قاطر درمیان گلہ شتران کے پھر سب نے باہم مشورہ کیا
کہ زرہ ابوجہل کی کسی اور شخص کو ایسے لوگوں میں سے پہنا دیں چنانچہ زرہ ابوجہل کی عبداللہ بن المنذر بن
ابی رفاعہ کو پہنائی آنحضرت علی علیہ السلام نے اسپر حملہ کر کے قتل کیا اور زرہ اسکو ابوجہل سمجھے تھے اور وقت قتل
کے فرمایا اس ضربت کو کہ میں اولاد عبدالمطلب ہوں پھر بعد قتل اس جگہ سے پھر آئے بعد ازاں بنی مخزوم نے
وہ زرہ ابوقیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو پہنائی اسکو حمزہ بن عبدالمطلب نے ابوجہل جانکر حملہ کیا آخر
اسکو قتل کیا اور کہا لے اس ضربت کو میں پسر عبدالمطلب ہوں بعد ازاں وہ زرہ حرملہ بن عمرو کو پہنائی گئی تو
اسپر علی علیہ السلام نے حملہ کر کے قتل کیا اور ابوجہل اپنی جماعت میں تھا بعد ازاں لوگوں نے ارادہ کیا وہ زرہ
خالد بن الاعلم کو پہنا دیں مگر اسنے اسکے پہننے سے انکار کیا چنانچہ معاذ بن عمرو بن الجموح کہا میں نے
ابوجہل کو دیکھا کہ وہ حلقہ مردم میں جسطرح درمیان گلہ شتران کے تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ بسبب ابوجہل کے
ہمکو اندیشہ ہے اسکو تنہا نہ چھوڑو اسوقت میں نے جانا کہ ابوجہل یہاں ہے تب میں نے اپنے دل میں خیال کیا
کہ یا تو آج میں اسی کے پاس مرونگا یا اسی کو مارونگا بس میں بقصد اسکا کر کے چلا یہانتک کہ اسکی سوئے
یا اسکی ہتھیار موجود کاری نے مجھکو اسپر قدرت دی کہ میں نے حملہ کیا اور ایک ایسی ضربت ماری کہ اسکا پاؤں کٹکر
جدا جا پڑا جسطرح دستہ خرما زیر سنگ سے جھٹک اور اچھل جاتا ہے بعد ازاں اسی کا بیٹا عکرمہ آیا اور میرے شانہ پر
تلوار ماری کہ میرا ہاتھ شانے سے کٹ گیا مگر کچھ پوست باقی رہگیا کہ ہاتھ لٹکنے لگا اور میں اس ہاتھ کو پیچھے سے لیتا تھا

کھینچا اس معرکہ مین کھینچتا پھرا جب مجکو اس سے اذیت شدید ہوئی تو مین نے اپنا پانون اس ہاتھ پر رکھکر کھینچا
تا آنکہ مین نے اسکو الگ کردیا پھر مین عکرمہ کے پاس گیا تو مین نے اسکو دیکھا کہ وہ جاے امن بنا دانسے لیے
ڈھونڈھتا تھا اگر اسوقت میرا ہاتھ ہوتا تو مجکو امید تھی کہ اس روز مین اسکو بھی قتل کرتا راوی نے کہا کہ معاذ نے
زمانہ عثمان مین وفات پائی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے انھون نے کہا
مجھسے عبدالرحمن بن عوف نے حدیث بیان کی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن عمرو بن الجموح کو
تلوار ابی جہل کی عطا کی اور وہ آجتک آل معاذ بن عمرو مین موجود ہے کہ اسمین کچھ رخنہ بھی ہے یعنی تھوڑی سی ٹوٹی ہے
اور عطا فرمائی تھی بعد اسکے کہ حضرت علیہ السلام نے عکرمہ بن ابی جہل سے پوچھوا بھیجا کہ تیرے باپ کو
کسنے قتل کیا تھا اسنے کہا میرے باپ کو اس شخص نے قتل کیا ہے جسکا ہاتھ مین نے قطع کیا ہے تب حضرت صلعم نے معاذ کو
تلوار ابو جہل کی مرحمت فرمائی کہ انکا ہاتھ عکرمہ نے قطع کیا تھا اور واقدی نے ثابت بن قیس سے روایت کی
کہ انھون نے نافع بن سلم سے سنا وہ کہتے تھے کہ اولاد مغیرہ کو اس بات مین کچھ شک نہ تھا کہ تلوار ابوالحکم کی
معاذ بن عمرو بن الجموح کو ملی کہ انھون نے روز بدر اسکو قتل کیا تھا اور واقدی نے بواسطہ ابو اسحاق کے
یونس بن یوسف سے روایت کی انھون نے کہا مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جس سے بیان کیا معاذ
بن عمرو نے کہ رسول خدا صلعم نے معاذ کو واسطے لینے ساز و رخت ابی جہل کے حکم دیا معاذ کہتے ہین کہ مین نے
اسکی زرہ اور تلوار لی و بعد ازان اس تلوار کو مین نے بیچا اور واقدی نے کہا کہ درباره قتل ابی جہل اور
سلب رخت اسکی ہمنے اور طرح بھی روایت سنی ہے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبدالرحمان بن
عوف سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے رات کو ہماری صفون کو آراستہ کیا کہ صبح تک ہم اپنی صفون مین
حاضر تھے ناگاہ مین نے دو نوجوان دیکھے کہ ہر ایک کے گلے مین بستمہ اسکی تلوار کا لٹکتا تھا پھر انمین سے ایک
میری طرف مخاطب ہو کر بولا اے چچا ان قریش مین ابو جہل کون ہے مین نے کہا اے میرے بھتیجے تو اسکے ساتھ کیا
کریگا اسنے کہا مین نے سنا ہے کہ وہ رسول خدا صلعم کو گالیان دیتا ہے تو مین نے حلف کیا ہے کہ اگر مین اسکو دیکھون
تو قتل کرون یا اسکے پاس مارا جاؤن تب مین نے اسکو طرف ابو جہل کے اشارہ کیا بعد ازان اس دوسرے
لڑکے نے بھی مثل اسی پہلے کے خطاب کیا تو اسکو بھی مین نے ابو جہل کی طرف اشارہ کیا پھر مین نے ان
دونون سے پوچھا تم دونون کون ہو انھون نے کہا ہم دونون حارث کے پسر ہین پھر مین نے ان دونونکو دیکھا کہ
طرفۃ العین ابو جہل کی تاک سے غافل نہ تھے یہانتک کہ لڑائی شروع ہوئی تو وہ دونون نوجوان اسکی
طرف گئے اور قتل کیا پر اسنے بھی ان دونون کو قتل کیا خدا رحم کرے ان دونون برادر واقدی نے بواسطہ
رواۃ کے عبدالرحمان بن عوف سے روایت کی ہے انھون نے کہا روز بدر مین نے اپنے داہنے بائین ان

مین تیرا قاتل ہون اُسنے کہا تو بتا اوہ غلام نہین ہی جسنے اپنے آقا و سردار کو قتل کیا ہو آگاہ ہو جو کچھ مصیبت
تیرے قتل کرنے سے میری ذات پر واقع ہوئی زیادہ اس سے نہین ہی کہ شخص ناکس نا بنجا میرے قتل پر
مسلط ہو غرضنکہ عبد اللہ نے اسکو ایک ایسی ضرب ماری کہ سر اسکا آگے آپڑا پھر اسکو اٹھا لیا اور اسکے
تن پر جو نظر کی تو اسکے پہلو پر نشان کوڑے کے دیکھے پھر اسکی زرہ اور اسکا ہتھیار اُتار لیا اور پیش گاہ
رسول خدا صلعم کے لا کر حاضر کیا اور عرض کی یا نبی اللہ قتل ہونے سے دشمن خدا ابی جہل کے خوش ہو جیے
حضرت نے فرمایا کیا تو سچ کہتا ہی اور ای عبد اللہ قسم ہی اس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہی البتہ قتل ہونا
اسکا مجکو خوشتر آیا ہی پانے سے شتران سرخ کے عبد اللہ نے کہا پھر مین نے خدمت شریف مین ذکر اس
نشان کا کیا جو اسکی پشت پر مین نے دیکھا تھا فرمایا یہ نشان تھا ملائک کے کوڑون کا اور فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ ایک وقت ابن جدعان کے گھر ضیافت مہمانی تھی وہان ابو جہل کو زخم خراش ہو نچا تھا اسطرح
کہ مین نے اسکو ایک دھکا دیا تھا تو زانو اسکا چھل گیا تھا تم اس خراش کو جا کر دیکھو اگر وہ مقتول ابو جہل ہی
تو وہ نشان اسمین پاؤگے اور بعضون نے کہا ہی کہ وقت بیان ابن مسعود کے ابو سلمہ بن عبد الاسدی
المخزومی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حاضر تھا اسکے دل مین دعوی عبد اللہ پر نسبت قتل ابی جہل کے
شک گذرا تو وہ ابن مسعود کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کیا تو نے ابو جہل کو قتل کیا ہی ابن مسعود نے کہا
ہان اللہ نے اسکو قتل کیا (یعنی میرے ہاتھ سے) پھر ابو سلمہ نے کہا تو ہی اسکے قتل پر قادر ہوا ابن مسعود
بولا ہان مین نے ہی اسکو مارا وہ کہنے لگا اگر ابو جہل چاہتا تو تجکو اپنی آستین مین ڈال لیتا ابن مسعود نے
کہا بخدا مین نے ہی اسکو قتل کیا اور اسکا رخت و ساز تن سے اُتار لیا ابو سلمہ نے پوچھا بھلا اسمین کوئی
علامت بھی تھی کہا ہان اک داغ سیاہ اسکے داہنے ران مین اندر طرف تھا تب ابو سلمہ نے بیان ابن
مسعود کا راست جانا پھر ابو سلمہ نے کہا تو نے ابو جہل کو برہنہ کیا و حال آنکہ اسکے سوا کوئی قرشی برہنہ
نہین کیا گیا ابن مسعود نے جواب دیا کہ واللہ قریش اور حلیفان قریش مین ابو جہل سے زیادہ تر کوئی
دشمن خدا اور رسول کا نہ تھا اور مین کوئی عذر تیرا پذیرا نہین کرتا ہون اسلیے کہ تو اسکی حمایت کرتا ہی پس ابو سلمہ
چپ ہو رہا اور بعد ازان لوگون نے اس سے سنا کہ وہ دربارۂ ابی جہل کے اپنے کلام سے استغفار بخدا
کرتا تھا اور رسول خدا صلعم قتل ابی جہل سے بہت مسرور تھے اور کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اَنْجَزْتَ مَا وَعَدْتَنِي فَتَمِّمْ
عَلَيَّ نِعْمَتَكَ ای پروردگار تو نے جو مجھسے وعدہ کیا تھا وہ وفا کیا پس اپنی نعمتون کو مجھپر تمام کر راوی نے
کہا آل ابن مسعود کہتے تھے کہ سیف ابی جہل کی سیم کوفتہ یعنی چاندی لگی ہوئی یا چاندی چڑھی ہوئی جسکو
عبد اللہ بن مسعود نے اس روز غنیمت مین پائی تھی ہمارے پاس ہی الغرض اجتماع اقوال ہمارے

اصحاب کا یہ ہے کہ معاذ بن عمرو اور دونوں پسران عفرا نے ابوجہل کو گھیرا اور زخمی کیا اور آخر میں عبداللہ
بن مسعود نے اسکا سر کاٹا پس یہ سب کے سب اُسکے قتل میں شریک تھے اور راویوں نے کہا ہے کہ
رسول خدا صلعم اوپر مقتل پسران عفرا کے کھڑے ہوئے فرماتے تھے خدا رحم کرے دونوں فرزندان عفرا پر
رحم کرکے ان دونوں نے قتل میں فرعون اس امت اور سرغنہ پیشوایان کفر کے شرکت کی ہے لوگوں نے عرض کی
یارسول اللہ اُسکے قتل میں ان دونوں کے ساتھ اور کون شریک تھا فرمایا ملائک شریک تھے اور آخر کو
ابن مسعود نے اسکو بھی قتل کیا پس یہ بھی اُسکے قتل میں شریک ہوا اور واقدی نے کہا محمد سے حدیث
بیان کی معمر نے زہری سے اُنھوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اے پروردگار تو کافی ہو میری جانب سے
نوفل بن خویلد کو یعنی اُس سے انتقام کرادے پس روز نوفل آگے نکل کر شور کرتا تھا یعنی اپنی جماعت کو
پکارتا تھا اور خوف زدہ تھا اسلیئے کہ اسنے قتل ہونا اپنے اصحاب کا دیکھا تھا اور ایسا ہوا کہ اوائل میں
جب مشرکین اور مسلمین مقابل ہوئے تو وہ آواز بلند شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش یہ آج کا دن روز
بلندی اور نیکنامی کا ہے اور جب اسنے دیکھا کہ قریش بھاگ نکلے تو انصار کو پکارنے لگا کہ ہمارے خون سے
تمھاری کیا غرض ہے کیا تم خیال نہیں کرتے ہو کہ کسکو تم قتل کرتے ہو کیا تمکو دودھ پینے کی حاجت نہیں ہے
یعنی کیا تمکو ہم سے منتفع ہونے کی احتیاج نہیں ہے یہ سنکے جبار بن صخر نے نوفل کو اسیر کرلیا اور اسکو اپنے آگے
آگے لے چلے اور نوفل جبار سے باتیں کرتا جاتا تھا اسوقت اُسنے علی کو اپنی سمت آتے دیکھکر پوچھنے لگا اے برادر انصاری
کون شخص ہے قسم ہے لات و عزیٰ کی میں اس شخص کو دیکھتا ہوں کہ وہ میرے قصد پر میری جانب چلا آتا ہے جبار نے
کہا یہ علی بن ابی طالب ہیں نوفل نے کہا میں نے مثل آج کے کوئی انسان دلیر و چالاک اُسکی قوم بھر میں نہیں
دیکھا تا آنکہ علی علیہ السلام نے اُسپر حملہ کیا اور ایسی تلوار ماری کہ اُسکی سپر میں در آئی پھر اسکو سر سے کھینچکر اسکے
دونوں پاؤں پر ضرب لگائی کیونکہ دامن زرہ اسکی کمر سے لپٹی تھی یا زرہ سمیٹی تھی ایسی کہ پاؤں کھلے تھے پس حضرت نے
اُسکے پاؤں کاٹے بعد ازاں اُسکو قتل کیا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہم میں کسکو حال قتل نوفل بن
خویلد کا معلوم ہے علی علیہ السلام نے جواب دیا یارسول اللہ میں نے اُسکو قتل کیا یہ سنکے آنحضرت صلعم نے تکبیر کی اور
فرمایا وہ خدا ایسا ہے جسنے میری دعا کو اسکے بارہ میں قبول فرمائی اور عاص بن سعید آگے بڑھکر لوگوں کو واسطے
قتال کے اغوا کرتا تھا اسوقت درمیان اُسکے اور علی کے ملاقات ہوئی تو علی نے اُسکو قتل کیا چنانچہ عمر بن خطاب
سعید اُسکے بیٹے سے کہتے تھے کہ میں تجکو اپنی طرف کشیدہ خاطر دیکھتا ہوں گویا تجکو گمان ہے کہ میں نے تیرے باپ کو
مارا ہے حالانکہ میں قتل مشرک سے عذر خواہی نہیں کرتا ہوں بلکہ میں نے عاص بن ہشام بن المغیرہ
اپنے خال کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے سعید نے جواب دیا اگر تو ہی اُسکو قتل کرتا تو قتل کرنا تیرا البتہ باطل پر تھا

یعنی اسلیے کہ وہ باطل پر تھا اور تو حق پر تھا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قریش بہترین مردم ہین از روے
عقل کے اور بہترین امانت مین کوئی شخص تلاش اُنکی برائی کا نہ کریگا مگر یہ کہ خدا اُسکو اوندھے منھ گراویگا
یعنی ذلیل کریگا اور علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ روز بدر جب دن چڑھا اور ہم لوگ مشرکین سے مقابلے مین
باہم گتھ گئے اور صفین ہماری اور اُنکی مل گئین تو مین پیچھے ایک شخص کے اُنمین سے بقصد جنگ چلا اُسوقت
مین نے دیکھا کہ اور شخص مشرکین مین سے اور سعد بن خثیمہ یہ دونون ایک تودۂ ریگ پر باہم جنگ
کرتے تھے یہانتک کہ اُس مشرکین نے سعد بن خثیمہ رح کو مارلیا اور وہ مشرک زرہ وغیرہ ساز حرب مین ڈھکا
ہوا تھا اور گھوڑے پر سوار تھا پھر وہ اپنے گھوڑے سے اترا اور مجھے اُسنے پہچانا مگر مین نے اسکو نہین پہچانا
کہ وہ وردی پہنے تھا پھر وہ مجھے پکار کر کہنے لگا اے ابن ابی طالب لڑنے کو ادھر آ پھر مین اسکی طرف مڑا اور
وہ آگے بڑھکر مجھپر حملہ آور ہوا چونکہ مین کوتاہ قد تھا تو مین پیچھے کو ہٹا تاکہ وہ بلندی سے میری طرف اترے
کیونکہ مجھے ناگوار ہوا کہ وہ میرے اوپر آپڑے اور مجکو قابو مین کرلیوے تب وہ بولا اے ابن ابی طالب
تو بھاگ چلا پھر جبکہ دونون قدم میرے مل گئے یعنی مین چلنے اور ہٹنے سے ٹھہرا اور قدم ایک جا جم گئے
تو وہ میری طرف بڑھا اور قریب آکر اُسنے مجھے تلوار ماری مین نے وار اسکا سپر پر روکا پس تلوار اسکی سپر مین
گڑ گئی مین فرصت پاکر اسکے شانے پر کہ وہ زرہ پوش تھا تلوار ماری تو وہ تھرتھرا گیا اور میری تلوار نے اسکی زرہ
کاٹی مجھے گمان ہوا کہ میری تلوار عنقریب اُسکا کام تمام کریگی کہ ناگاہ چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے دیکھی
تو مین نے اپنا سر نیچا کرلیا دفعۃً وہ تلوار اسپر آپڑی کہ کاسۂ سر اُسکا مع خود کٹ گئی اور وہ صاحب شمشیر بولا
لے اس ضرب کو مین ابن عبد المطلب ہون اُسوقت مین نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حمزہ ابن عبد المطلب
تھے تب واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عکاشہ بن محصن سے روایت کی کہ اُنھون نے کہا روز بدر میری
تلوار ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلعم نے مجکو ایک چھڑی عنایت فرمائی تو یکایک وہ ایک شمشیر دراز ہوگئی
صاف و صیقل کی ہوئی تو اُسی سے مین برابر جنگ کرتا رہا یہانتک کہ مشرکین کی شکست ہوئی پھر ہمیشہ
وہ تلوار تا مرگ اُسی کے پاس رہی اور واقدی نے بواسطہ اسامہ بن زید کے داؤد بن الحصین سے
روایت کی اُنھون نے چند اشخاص بنی عبد الاشہل سے سنکر بیان کیا روز بدر تلوار سلمہ بن اسلم
بن حریش کی ٹوٹ گئی پس وہ بیکار یعنی نہتے رہگئے کہ اُنکے پاس اور کوئی ہتھیار نہ تھا تب رسول خدا صلعم نے
ایک شاخ شاخہاے سبز سے کہ آپ کے ہاتھ مین تھی اُسکو عطا کی اور فرمایا اس سے جنگ کر چنانچہ وہ
لکڑی بہترین تلوار ہوگئی اور ہمیشہ اُسی کے پاس رہی یہانتک کہ وہ روز جنگ جسر ابی عبیدہ کے شہید ہوے
اور راوی نے کہا کہ اُسی عرصہ مین حارث بن سراقہ لب حوض حاضر تھے ناگاہ ایک تیر آیا کہ وہ بہت تیز تھا

جسر ابی عبیدہ جنگ واقع

۱۴

حارث کے سینے پر لگا پس لوگون نے شام تک وہی پانی خون ملا ہوا پیا چنانچہ جب مدینے میں خبر قتل
حارث کی اُسکی مادر وجواہر نے سنی تو اُسکی والدہ نے کہا واللہ جب تک رسول خدا صلعم تشریف لا ئینگے
مین حارث کے غم میں نہ روؤنگی اسلیے کہ میں حضرت سے پوچھونگی اگر میرا بیٹا جنت میں ہے تو میں اُسکے لیے
نہ روؤنگی اور اگر وہ دوزخ میں ہے تو روؤنگی والعمر السعدا عولتہ اور قسم ہے خدا کی کہ پھر میں اُسکو جلا جلا کے
روؤنگی یا میں تعویل یعنی میں نے اس غم کو اپنے دل پر بار کر رکھا ہے یعنی موقوف رکھا ہے آخر جب رسول خدا
صلعم بدر سے مراجعت فرمائی تو مادر حارث حضرت کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلعم حارث کا
جو میرے دل میں ہے آپ خوب جانتے ہیں میں نے چاہا کہ اُسکے غم میں بکا کروں پھر میں نے اپنے دل مین کہا
کہ میں ایسا نہ کرونگی تا وقتیکہ رسول خدا صلعم سے یہ بات پوچھ لونگی کہ اگر حارث جنت میں ہے تو اُسپر بکا
نہ کرونگی اور اگر جہنم مین گیا تو اُسکے ماتم میں گریہ وزاری بدستور دستوں کرونگی یہ سنکے حضرت نے فرمایا ہلت
یعنی تو بے فرزند ہو یا تو اپنے فرزند کے غم مین رو دیے کیا جنت ایک ہی ہے بلکہ بہت سی جنتیں ہیں قسم ہے اُس
خدا کی جسکے قبضے میں میری جان ہے البتہ حارث فردوس بریں مین ہے اُسے کہا تو پھر مین اُسکی کے لیے
بکا نہ کرونگی اور رسول خدا صلعم نے ایک کاسہ پانی کا طلب کیا اُسمیں دست اطہر دھویا اور اُسمین دہن
اقدس سے کلی ڈالی پھر وہ کاسہ مادر حارث کو مرحمت کیا تب اُسنے وہ پانی پی لیا اور بقیہ اپنی دختر کو دیا
کہ اُسنے بھی پیا بعد ازاں دونوں کو حکم کیا کہ کچھ پانی اپنے گریبانوں کے اندر چھڑک لو ان دونوں نے
یونہی کیا اور حضرت علیہ السلام کے حضور سے رخصت ہوکر اپنے گھر میں آئیں چنانچہ مدینے کی کوئی عورت
زیادہ ان دونوں عورتوں سے خنک چشم و دل شادہ نتھی اور راوی کہتے ہیں کہ ہبیرہ بن ابی وہب نے
جب شکست قوم کی دیکھی تو ازبسکہ متحیر گرا اُسکو کسی نے پکڑ لیا کہ وہ قدرت اُٹھنے کی نہ رکھتا تھا اُسوقت
اُسکے پاس ابواسامہ الجشمی حلیف اُسکا آیا اُسنے اُسکی درہ تن سے جدا کرکے اُسکو اٹھا لیگیا اور بعضوں نے
کہا ہے کہ ہبیرہ کو ابوداؤد مازنی نے تلوار سے مارا کہ اُسکی زرہ تک کاٹ گئی اور وہ منہ کے بل گرا کہ پھر زمین سے
جنبش نکر سکا اور ابوداؤد وہاں سے چلے گئے تب یہ حال ہبیرہ کا دونوں پسران زہیر جشمی یعنی ابواسامہ
اور مالک نے دیکھا اور یہ دونوں جشمی اُسکے حلیف تھے چنانچہ ان دونوں نے لوگوں کو اُسکے پاس سے
بزور تلوار ہٹا دیا اور اُسکو قاتلوں کے ہاتھ سے بچایا پھر اُسکو ابواسامہ اٹھا لے بھاگا اور بچا لیگیا اور لوگوں کو
اُس سے منع کرتا جاتا تھا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ان دونوں کتوں نے جو حلیف تھے اُسکی
حمایت کی مثل ابواسامہ کے کہ گویا وہ نرقل تھا یعنی نحلہ نر اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس شخص نے
اُسکو تلوار ماری تھی وہ مجدر ابن زیاد تھا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی موسی بن یعقوب نے

اپنے عم سے اُنھون نے کہا مین نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے سنا اُسنے کہا مین نے مروان بن الحکم سے
سنا اُسنے حکیم بن حزام سے حال بدر کا سوال کیا مگر شیخ بیان اس حال سے انکار کرتا تھا آخر اُسنے اس
بات مین اصرار کیا تب حکیم نے کہا جب ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمنے سنا تھا کہ اُسوقت مین نے ایک صدا سنی
نہ کوئی چیز آسمان سے زمین پر واقع ہوئی جیسے طشت مین پتھر گرتا ہو اُسوقت ...
ایک مٹھی کنکر ان لوگون پر پھینکی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن
صغیر سے روایت کی ہم اُسنے کہا مین نے نوفل بن معویۃ الدیلی سے سنا وہ کہتا تھا جب روز بدر ہم شکست
پاکر بھاگے ہین تو ہم اپنے آگے اور پیچھے ایک ایسی صدا سنتے تھے جیسے سنگریزے طشت مین گرتے ہین
پس آواز سے سخت ہیبت ہمپر طاری تھی اور حکیم بن حزام بیان کرتا تھا جب روز بدر ہم لوگ شکست
پاکر بھاگے ہین تو مین دوڑتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خدا ہلاک کرے ابن الحنظلیہ کو وہ کہتا ہے کہ دن تمام ہوا
درحال آنکہ ابھی دن اُسی قدر ہے جو تھا حکیم کہتا ہے غرض میری اس بات سے یہ تھی کہ مین چاہتا تھا کسیطرح
رات ہو جاوے تا قوم ہماری طلب و تلاش سے باز رہین اور ایسا ہوا کہ اُسوقت حکیم کو عبید اللہ اور
عبد الرحمان بن عوام مل گئے کہ وہ دونون اپنے اونٹ پر سوار تھے چنانچہ عبد الرحمان نے اپنے بھائی
سے کہا آؤ ہم اُتر پڑین اور ابو خالد کو سوار کردین درحال آنکہ عبید اللہ لنگڑا تھا تب عبید اللہ نے کہا
تو دیکھتا ہے کہ میرے پانون نہین ہین مین کیونکر چلونگا عبد الرحمان بولا واللہ ایسے شخص کو سواری دینی
اسوقت ضرور ہے کہ اگر ہم مرجائینگے تو ہمارے پیچھے ہماری عیال کی وہ کفالت کریگا اور اگر زندہ رہے
تو وہ ہمکو سواری دیگا آخر عبد الرحمان اور اُسکا بھائی لنگڑا دونون اونٹ سے اُتر پڑے اور حکیم کو
سوار کردیا اور خود دونون پیچھے پیچھے اونٹ کے چلے جاتے تھے جب قریب مر الظہران مین پہونچے
تو حکیم کہنے لگا واللہ مین نے یہان وہ امر دیکھا تھا کہ مثل اُسکے اگر کوئی عاقل دیکھتا تو ہرگز یہاں سے آگے
نہ جاتا کہ بدبخت ابن الحنظلیہ نے یہان چند اونٹ ذبح کیے تھے تو کوئی خیمہ کسیکا باقی نہ بچا تھا جسپر خون اونٹون کا
نہ پہونچا ہو یہ سنکے وہ دونون بھی کہنے لگے البتہ ہم دونون نے بھی یہ ماجرا دیکھا تھا ولیکن ہمنے تجکو اور اپنی
قوم کو جاتے دیکھا تو ہم بھی تمھارے ہمراہ چلے گئے کیونکہ ہمکو تمھارے ساتھ مین کچھ اختیار نہ تھا اور واقدی
نے بواسطہ رواۃ کے مخلد بن خفاف سے روایت کی کہ اُسنے اپنے والد سے سنکر بیان کیا کہ قریش کے
ساتھ زرہین بہت سی تھین پھر جب وہ شکست پاکر بھاگے تو اُنھون نے زرہون کو پھینکنا شروع کیا اور
مسلمین اُنکا پیچھا کیے جاتے تھے اور جو کچھ وہ ڈالتے جاتے تھے یہ لوگ اُسے اُٹھاتے جاتے تھے پھر خفاف نے
کہا مین بھی اُس روز تین زرہ پڑی ہوئی اپنے اہل مین اُٹھا لایا اور بعد اسلام اقرار کیا کہ وہ ہمارے یہان ہین

چنانچہ ایک شخص قریش نے اُن درہوں میں سے ایک زرہ کو جا رہے تاس کھینچکر بھیجا تا اور یہ لایا ہے یہ عبارت
ابن ہشام کی ہے اور واقدی نے بواسطہ محمد بن ابی حمید کے عبداللہ بن عمرو بن امیہ سے روایت کی ہے
اُنہوں نے کہا میں نے اپنے والد عمرو بن امیہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے بیان کیا اُس شخص نے جو اُس روز
بھاگنے والوں میں تھا یہ کہ میں اُس روز اپنے دل میں کہتا تھا میں نے ایسا امر کبھی نہیں دیکھا کہ سب مرد
عورتوں کو چھوڑکر بھاگ گئے اور راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص قبات بن اشیم الکنانی کہتا تھا میں ہمراہ
مشرکین کے بدر میں حاضر ہوا اور میں اصحاب محمدؐ کو جو دیکھتا تھا تو وہ میری نگاہ میں قلیل نظر آتے تھے
اور جو آدمی اور گھوڑے میرے ساتھ تھے وہ بکثرت معلوم ہوتے تھے مگر باایں ہمہ وہ سب جب بھاگے
تو میں بھی اُنکے ہمراہ بھاگا اور میں دیکھتا تھا کہ مشرکین ہر طرف بھاگے جاتے ہیں تو میں اپنے دل میں کہتا تھا
کہ میں نے مثل اسکے کبھی نہیں دیکھا کہ لوگ عورتوں کو چھوڑکر بھاگے جاتے ہیں اُسوقت ایک اور شخص
جو میرے ہمراہ تھا اور وہ بھی میرے ساتھ بھاگا جاتا تھا ناگاہ ایک مرد ہمارے پیچھے پیچھے آیا میں نے
اپنے ساتھی سے پوچھا یہ آدمی بھی تیرے ساتھ آتا ہے اُسے کہا نہیں واللہ یہ میرے ہمراہ نہیں ہے تا آنکہ اُس
شخص نے میری ہمراہی کو ترک کیا اور میں نکل گیا اور موضع عقیقہ میں قبل طلوع آفتاب پہنچا موضع عقیقہ
مقام سقیا سے جانب لیبا رولقع ہے اور درمیان عقیقہ اور مقام فرع کے ایک شب کی راہ ہے اور وہاں سے
مدینہ آٹھ برد ہے اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہے اور میں اپنے ہمراہیوں کا راہبر تھا اور میں شارع عام پر
نہیں چلتا تھا اس خوف سے کہ پیچھے کوئی طلب و تلاش ہمارے آتا ہو سو میں نے راستہ بدل دیا اور
راہ سے کج ہوکر چلا چنانچہ مقام عقیقہ میں ایک شخص میری قوم سے مجھکو ملا اُسنے مجھسے پوچھا تیرے پیچھے کی کیا
خبر ہے میں نے کہا کچھ نہیں سوائے اسکے کہ ہم لوگ مارے گئے اور قید ہوئے اور باقی بھاگ آئے آخر تیرے
پاس کوئی سواری بھی ہے تب اُسنے مجھکو ایک اونٹ پر سوار کردیا اور کچھ زادراہ بھی دیدی تا آنکہ میں جحفہ
میں پہنچکر راستے پر ہولیا اور مکے میں پہونچا اور میں نے حیسمان بن حابس الخزاعی کو مقام تنعیم میں دیکھا تھا
تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص آگے جاتا ہے تاکہ مکے میں قریش سے خبر ہلاکی و تباہی قوم کی بیان کرے اگر
اُسوقت میں چاہتا تو اُس سے پہلے مکے میں پہونچتا مگر میں نے اُس سے راستہ ایسا کاٹ لیا تا آنکہ وہ مجھسے
پہلے مکے کو پہونچگیا تھا پھر جسوقت میں مکے میں پہونچا اور قریش کو خبر اُنکے مقتولوں کی پہونچ چکی تھی تو وہ لوگ
خزاعی کو لعن کررہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شخص خبر اچھی نہیں لایا بعد ازاں میں مکے میں مقیم رہا پھر جب کہ
جنگ خندق بھی ہوچکی ہے تو میں نے خیال کیا کہ اگر میں مدینے میں جاتا تھا تو میں دیکھتا کہ محمدؐ کیا کہتے ہیں اور
میرے دل میں اسلام مرتکز ہوچکا تھا آخر مدینے کو میں گیا اور وہاں لوگوں سے رسول خدا صلعم کو استفسار

کیا اُنھون نے کہا وہ دیکھو مسجد کے سایہ مین اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہین تب مین اُس مجمع مین آیا اور اُنمین
سے حضرت علیہ السلام کو مین پہچانتا نہ تھا چنانچہ مین نے سلام علیکم کہا حضرت نے فرمایا قباث بن اشیم
روز بدر تو ہی کہتا تھا رأیت مثل ہذا الامر فرمنہ الا النساء یعنی مین نے مثل اس امر کے کبھی نہین
دیکھا کہ لوگ بھاگ گئے سواے عورتون کے یعنی عورتون کو چھوڑکر مین نے کہا اشہد انک رسول اللہ
یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ تو رسول اللہ ہے کیونکہ یہ بات مین نے کسی سے نہین کہی تھی اور
زبان سے بھی مین نے یہ کلمہ اصلا نہین نکالا تھا بلکہ مین یہ بات صرف اپنے دل مین کہتا تھا پس اگر آپ
نبی نہوتے تو حق تعالی آپ کو اس کلام پر مطلع نکرتا آپ مجھپر توجہ فرمایئے کہ مین آپسے بیعت کرتا ہون
تب حضرت نے مجکو عقائد اسلام تعلیم کیے اور مین اسلام لایا ہون راوی کہتے ہین کہ جبوقت مسلمانون نے
اور مشرکین نے اپنی صفین آراستہ کی تھین یعنی جب طرفین سے مقابلہ پیش آئے تھے تو رسول خدا صلعم
نے فرمایا جو جسکو قتل کرے اُسکے لیے کذا وکذا یعنے ایسا ایسا اجر ہے اور جو کوئی اسیر کریگا کسیکو اُسکے
واسطے یہ یہ اجر ہے پھر جسوقت مشرکین کی شکست ہوئی اور وہ گریزان ہوے تو لشکر اسلام مین لوگ
تین فرقہ ہو گئے ایک فرقہ تو گرد خیمہ رسول خدا صلعم کے حاضر باش رہے اور اُس خیمہ مین ابو بکر رضی اللہ
عنہ بھی حاضر تھے اور ایک فرقہ غارت وتاراج پر جا پڑے اور ایک درپے طلب دشمن تعاقب کرتے
چلے گئے آخر وہ لوگ اکثر دشمنون کو اسیر کر لائے اور مال غنیمت بھی لے پھرے چنانچہ سعد بن معاذ منجملہ
حضار خیمہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اُنھون نے کلام کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو تعاقب وطلب دشمن سے
اس بات نے نہین روکا کہ ہم مال سے بے پروا ہین یا دشمنون کے مقابلے مین ہم نامرد ہین بلکہ ہمکو اس خوف نے
منع کیا اور باز رکھا کہ اگر ہم آپکے مقام کو خالی چھوڑ دلوین تو مبادا کوئی غول سوار خواہ پیادہ مشرکین کا
آپ پر آ پڑے اور حال یہ ہے کہ جو لوگ گرد خیمہ آپ کی نگہبانی کو رہگئے وہ وجوہ الناس یعنی رودار و ممتاز
ہین مہاجرین وانصار مین سے کہ انمین سے ایک بھی آپ کی خدمت سے جدا نہ ہوا اور ماوراے اُنکے
کثرت مردم کی بہت ہے اگر مال غنیمت سارا آپ ان سبکو دیدیوینگے تو آپ کے اصحاب کے لیے
جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ رہیگا اور حال یہ ہے کہ اسیر وقتیل تو بہت ہین اور مال غنیمت کم ہے
اور مترجم کہتا ہے کہ اخیر کلام معاذ سے مراد یہ ہے کہ ہرگاہ سر بہا اسیرون کا اور رخت وساز مقتولون کا جو کہ
کثیر التعداد ہے وہ ہی لوگ پاوینگے جو حکم مین ہے من قتل قتیلا ومن اسر اسیرا کے ہین یعنی جنھون نے جسکو
قتل کیا یا اسیر کیا اور پھر غنیمت قلیلہ مین بھی وہ سہیم ہین تو واسطے اُن اصحاب کے جو رفاقت مین حاضر
تھے کچھ باقی نہ بچیگا) چنانچہ اس باب مین درمیان مردم اختلاف پڑا پس حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا

یسئلونک عن الانفال قل الانفال للّٰہ والرسول یعنی دربارۂ مال غنیمت کے لوگ تجھ سے سوال کرتے
ہیں تو ایسے کہدے کہ غنیمت مال خدا اور رسول کا ہے آخر الامر جب لوگ بدر سے چلے اور غنیمت سے اونکو
کچھ وصول ہوا تو بعد اسکے حق تعالیٰ نے آیہ نازل فرمایا واعلموا انما غنمتم من شیء فان للّٰہ خمسہ وللرسول
یعنی تم لوگ آگاہ ہو اس حکم سے کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اسکا خمس خدا اور رسول کے واسطے ہوگا
چنانچہ بعد بدر اس حکم کے رسول خدا صلعم نے مال غنیمت درمیان مردم تقسیم کردیا اور واقدی
علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں نے
سارا انفال مال واسطے خدا اور رسول کے سپرد کردیا تھا تاکہ اس غنیمت بدر سے رسول خدا صلعم نے
کبھی خمس نہیں لیا بعد ازاں یہ آیت نازل ہوئی واعلموا انما غنمتم من شیء فان للّٰہ خمسہ وللرسول خدا
صلعم نے بعد بدر کے مسلمین سے طلب خمس کیا اس مال سے جو اول غنیمت میں حاصل ہوا تھا اور
واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عکرمہ سے روایت کی ہے اُسنے کہا لوگوں نے دربارۂ غنیمت بدر کے
باخودہا اختلاف کیا یعنی آپسمیں جھگڑا ڈالا تب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ ساری غنیمت جو لوگوں کے
پاس ہے لے لیجاوے اور بیت المال میں جمع رہے چنانچہ اُس میں سے کسی کے پاس کچھ باقی نہ رہا مگر یہ
کہ سب جمع ہوگیا اُسوقت اہل شجاعت یعنی لڑنے والوں نے یہ جانا کہ یہ مال مخصوص ہمیں لوگ
پاوینگے اور سوائے ہمارے اور دمکو جو اہل ضعف ہیں یعنی جسکو یارائے جنگ تھا نہ ملیگا بعد ازاں
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اموال غنیمت درمیان مردم برابر تقسیم کیا جاوے تب سعد نے عرض کی یا
رسول اللّٰہ سواران قوم جنہوں نے لوگوں کی حمایت کی کیا انکو آپ حصہ برابر اُن لوگوں کے دینگے جو ضعیف
دعاجز قابل جنگ نہیں ہیں حضرت نے فرمایا تیری مادر تیرے ماتم میں روئے تم لوگ فیروزمند و ظفریاب
نہیں ہوتے مگر اپنے اونہیں ضعفا کی دعا سے اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد الحمید بن
جعفر نے اونھوں نے کہا میں نے موسیٰ بن زید بن ثابت سے سوال کیا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے
دربارۂ اسیران مشرکین اور رخت سلاح وغیرہ مقتولین کے اور دربارۂ انفال غنیمت کے کسطرح حکم کیا تھا اونھوں نے
کہا اُس روز بتقریب حکم حضرت علیہ السلام کے ندا دیا تھا کہ جس کسی نے کسیکو قتل کیا ہو اُسکا رخت وسار
اُس قاتل کے لیے ہے اور جسنے جسکو اسیر کیا ہو وہ اُسی کا بندہ ہے یعنے اُس قیدی کا سر بہا اُسی شخص کے واسطے ہے
پس ہر قاتل کو اسکے قتیل کا اسباب دیا گیا اور جو کچھ تاراج لشکر میں دستیاب ہوا یا جو کچھ بغیر جنگ ہاتھ لگا
وہ سب درمیان مردم اُسی طرحہ میں تقسیم کیا گیا پھر میں نے عبد الحمید بن جعفر سے پوچھا کہ رخت وسار الی جمل کا
کسکو ملا آمون نے کہا ہمارے مردمک اسمیں اختلاف ہے چنانچہ بعض نے کہا کہ اسکا اسباب معاذ بن عمرو بن الجموح نے لیا

اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابن مسعود کو دیا تب مین نے عبد الحمید سے کہا تجھے اس بات کی
کسنے خبر دی یعنی تو نے کس سے سنا اُنھون نے کہا جسنے مجھ سے بیان کیا کہ وہ اسباب حضرت نے معاذ
بن عمرو کو دیا تو اسکی خبر مجکو خارجہ بن عبد اللہ بن کعب نے دی ہے اور جس شخص نے پایا نا ابن مسعود کا
نقل کیا تو اس روایت کو مجھ سے سعد بن خالد القارظی نے ذکر کیا اور راویون نے کہا ہے کہ زرہ ولید
بن عتبہ کی اور خود و کلاہ اسکا یہ سب علی علیہ السلام نے لے لیا اور سلاح عتبہ کا حمزہ رضی اللہ عنہ نے پایا
اور زرہ شیبہ بن ربیعہ کی عبیدہ بن الحارث کو ملی یہانتک کہ اُنکے ورثہ کے پاس باقی تھی اور واقدی
علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے محمد بن سہل بن حثمہ سے روایت کی اُنھون نے کہا رسول خدا صلعم نے
حکم کیا جملہ قیدی اور تمام رخت و ساز مقتولون کا اور جو کچھ غنیمت سے جسکو دستیاب ہوا ہے سب انھین کو
پھیر دیا جاوے بعد ازان جمع کیا گیا اور درمیان مردم دوبارہ اسیرون کے قرعہ ڈالا گیا اور اسباب قتیلون کا
مخصوص اُن قاتلون کو تقسیم کیا گیا جنھون نے معرکہ مین قتل کیا تھا اور جو کچھ غنیمت لشکر سے ہاتھ لگا تھا وہ سب
درمیان مردم تقسیم کر دیا اور ہمارے نزدیک ثابت تر یہ بات ہے کہ جو کچھ جنکے لیے حضرت علیہ السلام مقرر و
تجویز کر چکے تھے وہ بدستور اُنکو سپرد کیا اور اُسی عرصہ مین جو غیر مقرر تھا وہ درمیان مردم برابر تقسیم کیا گیا اور
مال غنیمت جمع کیا گیا تھا تو اُسپر جو شخص مہتمم مقرر ہوا وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو المازنی تھے اور واقدی نے
دوسری روایت مین بواسطہ رواۃ کے ابو حثمہ سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے مال غنائم کو بمقام سیر تقسیم کیا
تھا اور سیر ایک گھاٹی ہے کوہ صفراء مین اور بعضون نے کہا ہے کہ رسول خدا صلعم نے مہتمم مال غنیمت کا خباب
بن الارت کو کیا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے حارثہ انصاری سے روایت کی ہے کہ جب مال غنیمت
جمع ہوا اسمین اونٹ تھے اور جنس متاع اور قسم فرش اور لباس تھا تو ان سب کو درمیان لوگون کے
تقسیم کیا پس بعضون کو ایک ایک اونٹ ملا مع اُسکا اور کسیون کو دو دو اونٹ اور کسی کو صرف
قسم فرش اور مال غنیمت کے تین سو سترہ حصے ہوئے تھے اور پیدل تین سو تیرہ تھے اور دو گھوڑون کے
سوار اُنکے چار حصے لگے یعنی دوسرا حصہ اور آٹھ آدمی جو غیر حاضر تھے اُنکے حصے بھی رسول خدا صلعم نے عطا
کیے کہ وہ سب مستحق حصۂ بدر تھے اُنمین سے تین شخص مہاجر تھے جنمین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین ایک تو
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول خدا صلعم اُنکو پاس قبا اپنی دختر کے چھوڑ آئے تھے کہ وہ بیمار تھین
اور اُنھون نے وفات پائی جس دن کہ زید بن حارثہ مدینے مین خبر فتح لائے تھے اور دوسرے طلحہ بن عبید اللہ
اور تیسرے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل تھے کہ ہان دونون کو رسول خدا صلعم نے واسطے تجسس کاروان کے
بھیجا تھا سو یہ دونون موضع حوراء تک پہونچے تھے حوراء عقب ذی المروہ کنارہ دریا کے واقع ہے اور درمیان

خوراک اور ذی المروہ کے دوست کی راہ ہے اور درمیان ذی المروہ اور مدینے کے فاصلہ آٹھ برد کا [illegible]
اور ایک برد و بارہ میل کا ہوتا ہے) اور انصار میں سے ایک ابو لبابہ تھے کہ رسول خدا صلعم انکو مدینے میں
اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور دوسرے عاصم بن عدی تھے انکو حضرت نے اہل قبا اور اہل عالیہ پر خلیفہ مقرر
کیا تھا اور تیسرے حارث بن حاطب کہ انکو درمیان بنی عمرو بن عوف کے کسی امر پر مامور کیا تھا چوتھے
خوات بن جبیر پانچویں حارث بن الصمہ کہ یہ دونوں مقام روحا میں چھوڑ گئے یا یہ کہ یہ دونوں بیمار ہو گئے
تھے بس یہ لوگ ہیں کہ ہمارے نزدیک انکی غیر حاضری اور حصہ پانے میں کچھ اختلاف نہیں اور روایت ہے
کہ رسول خدا صلعم نے سعد بن عبادہ کو بھی سہم غنیمت عطا کیا تھا حالانکہ وہ بھی غیر حاضر تھے اور جس وقت قتال
بدر سے فراغ ہوا تو حضرت نے فرمایا سعد بن عبادہ اگرچہ حاضر بدر نہیں ہوا لیکن اسکو اسمیں رغبت بہت تھی اور یہ سبب
ہوا کہ جس وقت رسول خدا صلعم نے مدینے میں لوگوں سے نیت جہاد لی ہے تو سعد بن عبادہ محلہ انصار میں جا کر انکو
خروج پر تاکید کرتے تھے اور وہیں کسی مقام میں انکو سانپ نے کاٹا تھا اسوجہ سے وہ حاضری سے باز رہے تھے
سو انکو بھی حصہ ملا اور سعد بن مالک الساعدی کے لیے بھی حصہ لگایا گیا اسلیے کہ وہ بدر چلنے کی تیاری کر چکے تھے
دفعتہ بیمار ہو گئے اور بعد روانگی حضرت کے وہ مر گئے اور انھوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وصیت بھی
کی تھی (یعنی در بارۂ حصہ اپنے واسطے اہل و عیال اپنے) اور ایک مرد انصاری اور کسی دوسرے کو بھی حصہ ملا یہ
سب چار آدمی ہیں کہ انکے بارہ میں اجتماع اہل حدیث کا ویسا نہیں ہے جیسا ان آٹھوں پر اتفاق ہے اور واقدی نے
بواسطہ ابن ابی سبرہ کے زید بن یعقوب سے روایت کی ہے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے چودہ قتیلوں کا بھی سہم
جو بدر میں شہید ہوئے عطا کیا چنانچہ زید بن طلحہ نے ذکر کیا کہ مجھسے عبد اللہ بن سعد بن خیثمہ بیان کرتے تھے کہ جس وقت
رسول خدا صلعم تقسیم غنائم کرتے تھے تو ہمیں اپنے والد کا بھی سہم پایا کہ اسکو عویم بن ساعدہ ہمارے پاس لے
آئے تھے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن مکنف سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے
سائب بن ابی لبابہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے بشیر بن عبد المنذر کا بھی حصہ نکالا
کیا کہ وہ حصہ ہمارے پاس معن بن عدی لے آئے تھے اور لوٹ اونٹوں کی جو روز بدر دستیاب ہوئے
ایک سو پچاس اونٹ تھے اور ادیم یعنی ادیم یا گسردم وغیرہ محلہ واسطے تجارت کے لدا تھا وہ سب مسلمانوں کو
ہاتھ لگا اور اموال غنیمت میں جو اس روز حاصل ہوا تھا ایک چادر پیچیدہ تھی سرخ رنگ وہ گم ہو گئی تھی تو بعض نے
مسلمین میں سے یہ بات کہی کیا ہوا جو ہم اس قطیفہ کو نہیں دیکھتے ہیں یعنی وہ نظر نہیں آتا اور نہیں ملتا شاید رسول
صلعم نے لیا ہو پس اس بات پر حق تعالیٰ نے یہ آیہ نازل فرمائی وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ الی آخرہ یعنی نبی کے لیے
یہ بات سزاوار نہیں ہے کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور اسوقت ایک شخص رسول خدا صلعم کی خدمت میں [illegible]

یارسول اللہ فلان شخص نے وہ تلیفہ چرالیا ہی تب حضرت نے اُس آدمی سے پوچھا اُسنے انکار کیا کہ مین نے
ایسا نہین کیا پھر مخبر نے عرض کیا یارسول اللہ فلانی جگہ کھودی جاوے پس حضرت علیہ السلام نے
حکم کیا تو وہان کھودا گیا ناگاہ وہ چادر نکل آئی اُسوقت ایک شخص نے کہا یارسول اللہ فلان شخص کے حق
مین استغفار کیجے اور اُس کہنے والے نے دومرتبہ یا چند بار عرض کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا
دعونا من ابی خرٍ یعنی فرمایا مجکو باز رکھو ابی خر سے یعنی اُس شخص کے ذکر سے مجھے معاف کرو اور لشکر اسلام
مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا تو مقداد کا جسکا نام سبحہ تھا اور ایک گھوڑا زبیر کا اور بعضے کہتے ہین وہ گھوڑا
مرثد کا تھا اور مقداد کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر میرا حصہ غنیمت سے دیا اور میرے
دو گھوڑے کا بھی حصہ دیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اُس روز گھوڑے کا بھی حصہ لگایا اور
ایک حصہ اُسکے سوار کا بھی عنایت کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابوعفیر محمد بن سہل سے روایت
کی ہی اُنھون نے کہا کہ سعد بن ابوبردہ بن نیار ایک گھوڑا لوٹ مین لائے اور وہ گھوڑا زمعہ بن الاسود کا تھا
آخر وہ اُنھین کے سہم مین آیا اور اُس روز مسلمانون کو دس گھوڑیان لوٹ مین ہاتھ لگین اور بہت سے ہتھیار
اور سواریان ہاتھ آئین اور سہمین ناقہ ابوجہل کا بھی تھا کہ اُسکو رسول خدا صلعم نے غنیمت مین سے خود لیا اور
اکثر اُسی پر سوار ہوکر جہاد کرتے تھے یہانتک کہ روز حدیبیہ اُسکو ہدی کعبہ کر دیا و بعد ازان اُن دنون مشرکین نے
اُس ناقہ کو بعوض سو ناقون کے درخواست کیا حضرت نے فرمایا اگر مین نے اُسکو نامزد ہدی کعبہ نکر دیا ہوتا تو
البتہ مین بدل لیتا اور رسول خدا صلعم کے لیے مال غنیمت سے قبل از تقسیم کے حق صفی مقرر تھا اور واقدی نے
بواسطہ رواۃ کے ابن عباسؓ سے اور دوسری طریق مین سعید ابن المسیب روایت کی ہی کہ اُن دونون نے
کہا کہ ذوالفقار تلوار کو رسول خدا صلعم نے بدر مین مال غنیمت سے لیا تھا کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی اور جس
تلوار سے حضرت نے روز بدر جہاد کی اُسکا نام عضب تھا وہ سعد بن عبادہ کی تھی کہ اُنھون نے وہ تلوار اور
ایک زرہ جسکا نام ذات الفضول تھا حضرت کی خدمت مین نذر کی تھی اور واقدی نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے
صالح بن کیسان سے روایت کی ہی وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلعم نے جب بدر کو خروج کیا تو کوئی تلوار حضرت کے
ہاتھ مین نہ تھی اور اول تلوار جو حضرت نے باندھی تو وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی کہ روز بدر غنیمت سے ہاتھ آئی
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابو اسید الساعدی سے روایت کی ہی کہ جب روبروے ابو اسید کے ذکر
ارقم بن ابی الارقم کا آجاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ اُس سے مجکو وہ رنج و افسوس ہی جو کسی سے نہین لوگون نے پوچھا
آخر باعث اسکا کیا ہی اُنھون نے بیان کیا جب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ مسلمین نے جو کچھ لوٹ مین پایا ہو وہ
سب پھیر دین یعنی حاضر کرین تو مین نے بھی تلوار ابن عائذ المخزومی کی جو لوٹ مین پائی تھی داخل کر دی اور اسکا نام مرزبان تھا

اور اسکی بڑی قدر و قیمت تھی اور مجھے آرزو تھی کہ وہ پھر مجھی کو ملے ناگاہ ارقم نے رسول خدا صلعم سے اسی کو مانگی
اور حضرت کی یہ عادت تھی کہ جو کوئی کچھ مانگتا تھا تو انکار نہیں کرتے تھے چنانچہ وہ تلوار اسی کو دیدی اور پھر
ایسا ہوا کہ میرا بیٹا لقیہ گھر سے باہر نکلا تو اسکو غول بیابانی نے اٹھا لیا اور اپنی پیٹھ پر لاد کر اٹھا لیگیا اور دنیا
اس وقت کے ایک شخص نے ابو اسید سے پوچھا کیا اس زمانے میں غیلان بھی تھے انھوں نے کہا ہاں اسوقت تو
بھی گمراہ ہلاک ہو گئے ناگاہ صحرا میں میرے بیٹے کو ابن ارقم ملا تو میرا بیٹا اسکو دیکھکر خوش ہوا اور اس سے ذکر
استغاثہ کیا انھوں نے پوچھا تو کون ہے غول بولا اسکو میں نے اپنی گود میں پالا ہے اور وہ غول اس سے مارن
کرتا تھا اور لڑکا اسکو جھوٹا کہتا تھا پس ارقم نے اسپر کچھ التفات نہ کی اور پھر ایسا ہوا کہ وہ میرے گھر سے گھوڑا
میرا بھی توڑا کر نکل گیا اور تمام جابہ میں ارقم کو ملا انھوں نے اسکو پکڑا اور اسپر سوار ہو کر آتے تھے جب قریب
مدینہ پہنچے تو گھوڑا انسے چھوٹ کر بھاگ گیا تب وہ میرے پاس عذر خواہی کو آئے اور کہا وہ گھوڑا مجھسے چھوٹ کر
بھاگ گیا پھر میں اسکے پکڑنے پر قادر ہوا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے سعد بن عامر سے روایت
کی ہے کہ روز بدر میں نے تلوار عاص بن منبہ کی رسول خدا صلعم سے مانگی حضرت نے مجھے عطا کی اور
میرے ہی باب میں یہ آیہ نازل ہوا یسئلونک عن الانفال اور راوی کہتے ہیں کہ جو چند غلام مملوک
بدر میں حاضر ہوے تھے انکو حضرت علیہ السلام نے غنیمت سے حصہ نہیں دیا وہ تین غلام تھے ایک
غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا تھا اور غلام عبد الرحمان بن عوف کا اور غلام سعد بن معاذ کا اور رسول خدا
صلعم نے شقران اپنے غلام کو اسیروں پر مہتمم مقرر کیا تھا سو ان تینوں غلاموں نے ہر ایک قیدی سے اسقدر
مال پایا کہ اگر وہ آزاد ہوتے تو تقسیم غنیمت میں اتنا نہ پاتے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے یزید بن عامر سے
روایت کی ہے انھوں نے کہا میں نے سہیل بن عمرو کو روز بدر تیر مارا تو اسکی رگ عرق النسا کٹ گئی پھر
میں نے اسکا پیچھا کیا اسکے نشان خون پر یہانتک کہ میں نے اسکو پایا اس حال میں کہ مالک بن دخشم نے
اسکو پکڑ لیا تھا اور وہ اسکے سر کے بال تھامے تھے تب میں نے کہا یہ میرا قیدی ہے کہ میں نے اسکو تیر مارا ہے اور
مالک نے کہا یہ قیدی میرا ہے کہ میں نے اسکو گرفتار کیا ہے مگر رسول خدا صلعم نے اسکو ان دونوں سے چھین لیا
آخر مقام روحا میں مالک کی حراست سے نکل بھاگا تب مالک نے لوگوں میں اسکے بھاگ جانے کا شور
کیا اور اسکی تلاش میں نکلے اور رسول خدا صلعم نے حکم کیا جو شخص سہیل کو پاوے فوراً قتل کرے ناگاہ
خود آنحضرت صلعم نے اسکو پایا مگر قتل نہیں کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عاصم سے روایت
کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ ابو بردہ بن نیار نے مشرکین میں سے ایک شخص کو گرفتار کیا اسکا نام معبد بن وہب
تھا اور وہ سعد بن لیث سے تھا اور اس عرصہ میں عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بردہ سے ملاقات کی اور انکو دربارہ

قتل قیدی کی تاکید کرتے تھے بلکہ وہ جسکے پاس کسی اسیر کو دیکھتے تھے تو اسکو حکم بقتل اسیر کرتے تھے اور
یہ ماجرا قبل متفرق ہونے لوگون کے تھا پھر سعد ابن وہب اسی حالت مین کہ وہ ابی بردہ کے پاس قید تھا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر بولا ای عمر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تم ہمپر غالب ہو ہرگز نہین قسم ہی لات و عزی کی
تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا البتہ بندگان خدا جو مسلم فرمانبردار ہین ہمیشہ غالب ہین مگر تو ایسا
کلام کرتا ہی درحال آنکہ تو ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہی یہ کہکے اسکو ابی بردہ سے لے لیا اور اسکو قتل کیا اور بعضون نے
کہا کہ خود ابو بردہ نے اسکو قتل کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عامر بن سعد سے روایت کی ہے
کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا سعد کو اسکے بھائی کے قتل ہونے کی خبر نکرو نہین تو سارے
اسیرون کو جو تمھارے پاس قید ہین مار ڈالیگا اور واقدی نے بواسطہ روات کے یحیی بن ابی کثیر سے روایت
کی ہی انھون نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے تھے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کے اسیر کو بزور چھین نہ لیوے
اسلیے کہ اسکو قتل کرے اور جسوقت مردم مشرکین بندی مین آئے تو سعد بن معاذ کو ناگوار ہوا یعنے بلکہ
مارا جانا ان قیدیون کا گوارا تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ای عمرو گویا کہ اسیر ہونا ان اسیرون کا تجھپر بہت
شاق گذرا عرض کی ہان یا رسول اللہ البتہ مجھکو شاق ہوا کیونکہ یہ اول جنگ تھی کہ ہمارا اور مشرکین کا مقابلہ ہوا اللہ
مین نے چاہا کہ خدای تعالی ان مشرکون کو ذلیل و خوار کرے کہ ہم انکو قتل کرکے خون بہا دین اور اسیروز نضر بن الحارث
کو مقداد نے اسیر کیا تھا جسوقت رسول خدا صلعم بدر سے نکل کر مقام اثیل مین پہونچے تو وہان سارے قیدی
حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش کیے گئے اسوقت حضرت علیہ السلام نے نضر بن الحارث کی طرف
نظر کی اور دیر تک اسکو دیکھتے رہے تب نضر بن الحارث نے ایک شخص سے جو اسکے پہلو مین کھڑا تھا کہنے لگا کہ
واللہ محمد مجھکو قتل کرینگے کیونکہ میری طرف ایسی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ انکی آنکھون مین مجھکو اپنی موت نظر آتی ہی
اس شخص نے جواب دیا واللہ یہ بات نہین ہی مگر تجھپر رعب غالب ہی تب نضر نے مصعب ابن عمیر سے کہا
ای مصعب منجملہ ان لوگون کے جو یہان موجود ہین تو مجھ سے از روے صلہ رحم کے قریب تر ہی تو اپنے صاحب
یعنی محمد صلعم سے میرے بارہ مین کلام کر کہ میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کرین اسیطرح میرے ساتھ بھی
اور اگر تو میرے حق مین یہ کلام نکریگا تو واللہ وہ ضرور مجھے قتل کریگا مصعب نے جواب دیا مین کیونکر تیری سفارش
تو وہ ہی کہ درباب کتاب اللہ و در بارۂ نبی ایسا ایسا یعنی بد و ناسزا کہتا تھا اسنے کہا ای مصعب تو ایسا کچھ کر کہ
میری قوم مین سے جو امر کسی کے واسطے کیا جاوے وہ میرے لیے کیا جاوے کہ اگر وہ سب قتل کیے جائین تو مین بھی قتل
کیا جاؤن اور اگر وہ رہائی پاوین تو مین بھی رہائی پاؤن مصعب نے کہا تو بہت ستاتا تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
اسنے کہا آگاہ ہو ای مصعب مگر اس طرح تجھکو اسیر کرتے قریش تو میرے جیتے جی تو قتل نہ کیا جاتا مصعب نے کہا

واللہ ہر چند میں تجھکو سچا نہیں جانتا ہوں لیکن اگر تو یہ بات سچ بھی کہتا ہو تو بھی میں اسلئے تیرے ہوں کہ تیرا
حمایت کروں کیونکہ اسلام نے قطع کر دیا سود قرابت جاہلیت یا معاہدہ دنیا من کو بعد اسکے خروج ونفس عمرو کے تب
مقداد نے کہا یہ میرا قیدی ہے آنحضرت صلعم نے مقداد کو حکم کیا کہ اسکو قتل کر اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اَغْنِ الْمِقْدَادَ یعنی اے اللہ
بے پرواہ کر مقداد کو غنی کر اپنے فضل سے پس علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے نضر بن الحارث کو درحالیکہ وہ اسیر
تھا قتل کیا تلوار سے بمقام اثیل اور جب اسیر ہوا سہیل بن عمرو تو کہا عمر رضی اللہ عنہ نے شاید مراد راوی علی بن
ابی طالب سے ہو کر انھوں نے کہا یا رسول اللہ اسکے دندان میں کھچواؤ لیں تاکہ زبان اسکی جو باہر نکل رہیگی تو
اسکو پھر قدرت باقی رہیگی کہ آپ پر کبھی خطبہ توہین مائل کر سکے حضرت نے فرمایا کہ میں اسکے تئیں اس قسم کی عقوبت
یعنی قطع اعضاء نہ کرونگا تا ہو کہ حق تعالی میرے لیے ایسی عقوبت کرے اگرچہ نبی ہوں وعلاوہ کیا عجب ہے کہ وہ کھڑا
ہوگا اس مقام پر جو تجھکو ناگوار ہوگا پس ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات آنحضرت صلعم کی مکے میں ہوئی تو سہیل کھڑا
ہوا اور پڑھا مثل اسی خطبہ جو ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینے میں پڑھ رہے تھے گویا سہیل اسکو سن رہا تھا پس جس وقت یہ خبر
یعنی کیفیت کلام سہیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنی تو کہا اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تو
رسول خدا ہے مراد حضرت عمرؓ کی اس کلمہ سے یہ تھی جو کہ نبی صلعم نے حال سہیل سے خبر دی تھی کہ لَعَلَّہٗ یَقُوْمُ مَقَامًا لَا
تَکْرَہُہٗ یعنی وہ کھڑا ہوگا اس مقام پر جو ناگوار ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات سرور کائنات وہ کھڑا ہوا کہ میں
پڑھتا ہوا خطبہ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ اور علی علیہ السلام درمیان حدیث کہتے تھے کہ آئے جبرئیل پس روز جنگ بدر
خدمت میں نبی صلعم کے اور مخاطب حق تعالی نبی صلعم کے لیے دربارۂ اسیران بدر اختیار دیا کہ انکو قتل کریں
خواہ ان سے سربہا لیویں تو آتے مسلمان لیتے جتنے اسیروں سے سربہا لیا جائیگا سال آئندہ شہید ہو جاوینگے تب حضرت
صلعم نے اپنے سب اصحاب کو طلب کیا اور فرمایا ابھی جبرئیل آئے ہوئے ہیں اور دربارۂ اسیروں کے تمہیں
اختیار دیتے ہیں خواہ انکی گردنیں ماریں خواہ ان سے بہائے سر لیویں لو دریں صورت شہید ہونگے سال آئندہ
تم میں سے بعدد انھیں اسیروں کے جتنے فدا لوگے لوگوں نے کہا بلکہ ہم فدیہ لینا قبول کرتے ہیں کہ اس سے اعانت
ابھی چاہتے ہیں اور جو کہ شہید ہو گئے ہم میں سے تو داخل ہو گئے ہم جنت میں یعنی فدیہ لیتے ہیں فائدہ دنیوی تو یہ ہے
کہ توسیع دروا حال حاصل ہوگی اور شہید ہونے میں جزائے اخروی یہ ملیگی کہ فائز جنت ہو گے پس
آنحضرت صلعم نے حسب خواہش اصحاب کے سربہا لیا اسیروں کے قبول کیا ولیکن سال آئندہ یعنی جنگ
احد میں اصحاب میں سے اسی قدر شہید ہوئے جتنے بدر فدیہ رہا ہوئے تھے اور کہا راویان حدیث نے کہ
جب اسیران بدر محبوس ہوئے تھے تو ان بندیوں کی حراست پر شقران مولی رسول خدا کے مقرر ہوئے
وچونکہ مسلمین کو نیز کچھ رفق ونرمی کرنے لگے تھے تو ان لوگوں کو کچھ بھروسا ہی زندگی کا ہوا تب ان قیدیوں نے

کہا آیا ہم جانے پاتے ابو بکر کے پاس تو اسکو پاس صلہ رحم بجز قریش کا ضرور ہوتا کیونکہ اُس سے برگزیدہ تر
نزدیک محمد کے ہم کسی کو نہین جانتے ہین راوی کہتے ہین کہ وہ قیدی ابو بکر کے نزدیک بھیجے گئے اور ابو بکر
اُنکے پاس آئے تو اُن لوگون نے کہا اے ابو بکر ہم مین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا کی اولاد ہین اور ہمارے
دور والے بھی جنسے اگلی پشتون مین قرابت تھی وہ بھی ہمارے قرابت اور قرابت وار ہین تو ہماری سعی مین کلام کر
اپنے صاحب یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ ہم پر احسان کرین اور ہمکو امان دیوین خواہ ہمسے سربہا لیوین
ابو بکر نے کہا اچھا انشاء اللہ تعالی مین خیر مین کوتاہی نہ کرونگا پھر ابو بکر خدمت مین رسول خدا صلعم کے گئے لوگون نے
کہا ان قیدیون کو پاس عمر بن الخطاب کے بھیجو کہ بیشک وہ ایسا ہی شخص ہے کہ ہر آئینہ تم لوگ بھی جانتے ہو پس ہمکو
باور نہین ہے کہ وہ تم پر فساد کریگا بلکہ عجب نہین کہ وہ تم سے سد مفاسد کرے پس بھیجے گئے قیدی نزدیک حضرت
عمر کے اور آئے وہ رضی اللہ عنہ انکے پاس تب اُن قیدیون نے وہ ہی کلام اُنسے کہا جو کچھ ابی بکر سے کہا تھا تب حضرت عمر رض
نے جواب دیا کہ مین کوتاہی نہ کرونگا شر کرنے سے تمھارے حق مین بعد ازان وہ بھی گئے خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی تو دیکھا ابو بکر کو اور لوگون کو گرد آنحضرت صلعم کے اور ابو بکر ملائم و نرم دل کر رہے ہین حضرت صلعم کو اور انکے
غضب کو قیدیون سے فرو اور کم کرتے جاتے ہین اور کہتے ہین یا رسول خدا فدا ہون میرے باپ مان آپ پر یہ لوگ قریش
آپ کی قوم مین انمین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچازادے ہین اور اُنکے دور والے بھی اورون کی نسبت آپسے قریب
ہین انپر احسان کیجیے اور انکو امان دیجیے احسان و امان ہو خدا کا آپ پر یا فائدہ و فدا لیجیے اُنسے تا نجات دیوے انکو خدا
بطفیل آپکے آتش جہنم سے پس لیجیے اُنسے کہ جو کچھ لیجیے گا وہ آذوقہ ہوگا واسطے مسلمین کے تو کیا عجب ہے کہ حق تعالی متوجہ
کر دیوے انکے دلون کو بعد ازان اُٹھ کھڑے ہوئے ابو بکر اُس جگہ سے اور ایک کنارے ہو بیٹھے اور رسول خدا صلعم
خاموش تھے کچھ جواب ابو بکر کو نہ دیا تھا کہ آئے عمر اور بیٹھے اُس جگہ جہان پہلے ابو بکر بیٹھے تھے پھر عرض کی یا رسول خدا
یہ سارے اسیر دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی آپکی اور مقاتلہ کیا آپسے اور وطن سے نکالا آپکو قتل کیجیے انکو کہ یہ
سرغنہ کفر اور پیشوایان ضلالت ہین حق تعالی انکے مارے جانے سے اسلام کو سبیلہ کریگا اور اہل شرک کو خوار کریگا
چنانچہ اسپر بھی سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہ عمر کو بھی کچھ جواب دیا پھر رجوع کی ابو بکر نے اپنے اول مقام پر اور عرض کی
یا رسول اللہ فدا ہون آپ پر میرے باپ مان یہ لوگ آپکی قوم ہین انمین آبا و ابنا و اعمام و بنو اعمام و اخوان ہین اور
اُنکے دور والے بھی جنکی اگلی قرابت تھی آپ سے ہین پس احسان کیجیے انپر اور امان دیجیے انکو یا سر بہا لیجیے اُنسے کہ جو
آپ کے اصل یگانہ آبائی اور آپکی قوم مین آپ اول قائلین انکے ہو جیسے حق تعالی ان لوگون کو ہدایت کرے تو بہتر ہے
اس سے کہ انکو ہلاک کرے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات مین بھی خاموش ہو رہے اور کچھ نہ فرمایا پس ابو بکر ایک کنارے
اُٹھ گئے پھر اُٹھے عمر اور بجاے ابی بکر جہان کہ وہ اُٹھ گئے تھے آبیٹھے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ کیا انتظار کرتے ہین اُن لوگون نے

بارہ میں انکو قتل کیجیے حق تعالیٰ مستغنی کریگا اسلام کو اور خوار کریگا شرک کو یہ لوگ دشمن خدا ہیں کہ تکذیب کی
آپکی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور جلاوطن کیا آپکو یا رسول خدا مومنوں کو انکے مارے جانے سے خوشدل کیا
اگر یہ لوگ قادر ہوتے اسطرح سے ہمپر تو کبھی ہمکو ناہی وکمی کرتے ہمارے قتل میں آنحضرت صلعم نے سکوت کیا
اور کچھ جواب نہ دیا حضرت عمر وہاں سے اٹھ گئے اور کنارے جا بیٹھے پھر تیسری بار اعادہ کیا ابو بکر نے اور کلام کرنے
لگے جیسا کہ پہلی اور دوسری دفعہ کہا تھا پھر حضرت صلعم نے کچھ جواب نہ دیا اور ابو بکر کنارے ہو رہے پھر اٹھے عمر تیسری دفعہ اور
کلام کیا مثل اپنے اگلے کلام کے اور حضرت صلعم نے کچھ جواب نہ دیا بعد اسکے برخاست کیا رسول خدا صلعم نے اور
داخل ہوئے اپنے مکان میں اسمیں تھوڑی دیر توقف کرکے پھر برآمد ہوئے اور لوگ درباره قیدیوں کے خوض و
غور میں تھے کوئی تو کہتا تھا بات وہی درست ہے جو ابو بکر نے کہی اور لوگ کہتے تھے بات وہی ہے جو عمر کہتے ہیں چنانچہ
جب رسول خدا صلعم برآمد ہوئے تو فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو حق میں ان دونوں صاحبوں کے یعنی ابی بکر و عمر کے ان دونوں کو
تم اپنے حال پر چھوڑ دو کیونکہ ان دونوں کے لیے مثل ہے مثل ابی بکر کی مثل میکائیل کی ہے کہ وہ نازل ہوا کرتے ہیں ساتھ
خوشنودی خدا اور آمرزش و آمرزش ساتھ سب اہل کے لیے ہوئے آتے ہیں اور انبیا میں مثل ابی بکر کی مثل ابراہیم کی
کہ وہ اپنی قوم کے حق میں نہایت نرم دل شیر تھے بہت زیادہ شہد سے زیادہ چنانچہ انکی قوم نے جب انکے لیے آگ کو
مشتعل کیا اور انکو اسمیں ڈالا اور زیادہ اس کلمہ سے اور کچھ نہ کہا اُفٍّ لَكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
یعنی افسوس ہے تم پر اور اس پر جسکو سوا خدا کے تم پوجتے ہو کیا تم بے عقل ہو اور اس حال میں خدا سے رجوع کی تو یہ کہا
کہ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنی جسنے میری پیروی کی وہ مجھی میں سے ہے یعنی وہ میرا ہے اور جسنے
میری نافرمانی کی پس تو آمرزگار اور رحم کرنے والا ہے اور مثل انکی مثل عیسیٰ کے ہے کہ وہ اپنی امت کے حق میں
خدا سے کہا تھا کہ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنی ان لوگوں پر عذاب
کریگا تو یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر انکے لیے آمرزش کریگا تو پھر آپ تو زبردست حکیم ہے اور مثل عمر کی ملائک میں ہے مثل
جبرئیل کی کہ وہ نازل ہوتے ہیں زمین پر غضب و قہر خدا کے لیے ہوئے اوپر دشمنان خدا کے اور انبیا میں مثل عمر کی
مثل ہے نوح کی کہ وہ نہایت سخت تھے اپنی قوم پر زیادہ تر پتھر سے جب کہا انھوں نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ
الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنی خدایا نہ چھوڑ روے زمین پر ان کافروں میں سے کسیکو بسنے والا پس نوح نے ایسی بددعا کی
اس قوم پر کہ خدا نے ساری زمین کو غرق کر دیا اور مثل عمر کی جیسے مثل موسیٰ کی جب کہا انھوں نے رَبَّنَا اطْمِسْ
عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ یعنی اے پروردگار ہمارے مٹا ڈال انکے مالوں کو
جو باعث انکی سرکشی کا ہے اور سختی ڈال انکے دلوں میں اسلیے کہ ایمان نہ لاوینگے جبتک دیکھینگے عذاب دردناک
دفعہ دیگران مثالوں کے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر آئنہ تمھارے یہاں ناداری و محتاجی ہے پس ہرگز نہ پھیرے گا

تم سے کوئی شخص ان قیدیوں میں سے مگر سربہا دینے یا قتل ہونے سے تب کہا عبداللہ بن مسعود نے یا رسول خدا سوا
سہیل بن بیضا کے یعنی یہ شخص مستثنیٰ کیا جاوے قیدیوں میں سے (کہا واقدی نے کہ سہیل وہم ہے راوی کا کیونکہ وہ مہاجرین
حبشہ میں سے ہے حاضر بدر نہیں ہوا بلکہ وہ بھائی ہے سہل کا جسکا ذکر ابن مسعود نے کیا اور کہا) کہ میں نے اسکو دیکھا تھا
مکہ میں کہ اظہار اسلام کرتا تھا پس سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہا کبھی نہیں گذری تھی مجھ پر کوئی ایسی
گھڑی جو سخت تر مجھپر اس گھڑی سے چنانچہ میں دیکھنے لگا آسمان کی طرف تو خوف کھاتا ہوا اس بات سے کہ مجھپر آسمان
سے پتھر گرین اسواسطے کہ میں نے سبقت کی کلام کرنے میں نزد خدا و رسول پس رسول خدا صلعم نے سر اپنا بلند
کیا اور فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنی آنحضرت صلعم نے بھی بقول عبداللہ کے اسکو مستثنیٰ کیا تب عبداللہ نے کہا کہ کوئی ایسی
ساعت خوشوقتی کی مجھپر نہیں گذری کہ ٹھنڈی ہوئی ہو آنکھ میری زیادہ اس ساعت سے جبکہ فرمایا اس بات کو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنی دربارہ استثنار سہیل بن بیضا بعد ازان فرمایا کہ حق تعالی ہر آئنہ سخت کر دیتا ہے دلوں کو
اپنے بارہ میں یہانتک کہ وہ دل سنگ سے بھی سخت تر ہو جاتا ہے اور حق سبحانہ نرم کر دیتا ہے دلوں کو اپنے امر میں یہانتک
کہ وہ مسکہ سے بھی ملائم تر ہو جاتا ہے پھر قبول کیا رسول خدا صلعم نے سربہا ان قیدیوں سے اور فرمایا اگر نازل ہوتا عذاب روز
بدر کے نجات نہ پاتا کوئی اس عذاب سے سوائے عمر کے اسلیے کہ وہ کہتے تھے قتل کرو اسیرن کو اور سربہا نہ لو اور سعد بن معاذ
بھی یہی کہتے تھے کہ قتل کیے جاویں قیدی اور فدا نہ لیا جاوے کہ نے واقدی نے کہا مجھ سے بیان کیا معمر نے اسنے نقل کی
زہری سے اسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اسنے سنی حدیث اپنی والدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے روز بدر کہ اگر مطعم بن عدی
زندہ ہوتا تو میں اس قوم نابکار کے تئین اسی کو بخشتا اور واسطے مطعم بن عدی کے اجرت تھی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جسوقت پھر آئے تھے وہ طائف سے کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیر نے سعد بن المسیب سے کہ اسنے کہا کہ امان دی رسول
خدا صلعم نے روز بدر اسیروں میں ابا عزہ عمرو بن عبداللہ بن عمیر الجمحی کو اور یہ مرد شاعر تھا پس آزاد کر دیا اسکو حضرت صلعم
تب اسنے کہا میری پانچ بیٹیاں ہیں انکے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے بس کچھ انکے واسطے مجھے دیجیے یا محمد چنانچہ عطا کیا اسکو
رسول خدا صلعم نے تب کہا ابو عزہ نے کہ میں آپسے عہد واثق کرتا ہوں کہ مقابلہ نکرونگا آپ سے اور جمع نکرونگا لوگونکو آپ پر کبھی
پس رخصت کر دیا اسکو رسول خدا صلعم نے چنانچہ جب خروج کیا قریش نے طرف احد کے تو صفوان بن امیہ پاس ابی عزہ کے
گیا اور کہا نکل ہمارے ساتھ اسنے کہا میں نے محمد سے عہد و میثاق کیا ہے کہ میں انسے کبھی مقابلہ نکرونگا اور نہ ان پر لوگونکو جمع
کرونگا کبھی کہ مجھپر اسنے احسان کیا اور مجکو امان دی اور سوائے میرے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہیں کیا یہانتک کہ یا اسکو
قتل کیا یا اس سے سربہا لیا تب صفوان بن امیہ نے اس بات کی ضمانت کی کہ اگر تو قتل کیا جاویگا تو تیری بیٹیاں میرے
بیٹوں کے ساتھ رہینگی اور زندہ رہیگا تو اسقدر مال کثیر دونگا کہ عیال تیرے کھانہ سکینگے پس اس وعدہ پر ابو عزہ صفوان کے
ساتھ نکلا اور عرب کو بلا کر جمع کرتا تھا بعد ازان جب روز احد ابو عزہ ہمراہ جمیعت قریش کے نکلا تو اتفاقاً لشکر اسلام میں اسیر

ہو گیا اور اسکے سوا قریش میں سے کوئی قید نہ ہوا تب ابو عزہ نے کہا اے محمد میں نے تو کوئی ایسے حرج نہیں کیا کہ

مرا تو قریش آا میری بیٹیاں ہیں انکا کوئی نہیں مجھ پر احسان کیجیے مجھکو اماں دیجیے فرمایا رسول خدا صلعم نے ابو عزہ ویسا

معاف ہو تو تم سے کیا تھا کہاں ہے وہ الشرط ایسا ہو گا کہ تو مکے میں جا کر اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر لوگوں سے یہ بات کہے میں نے

محمد کو دو بار فریب دیا راوی نے کہا کہ فلاں فلاں روایت کثیر نے مجھکو خبر دی سعد بن المسیب سے کہ فرمایا کہ رسول خدا صلعم نے

کہ مومن ایک سوراخ سے دو بارہ گزند نہیں اٹھاتا ہے یعنی ایک دفعہ اس سے دھوکا کھا چکا تو دوسری دفعہ دھوکا نہیں کھاتا اے عاصم تو اسکے

اسکو اور قتل کر پس عاصم آگے بڑھا اور قتل کیا اسکو کہا راویوں نے حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ غار جائے عتیق سے

کرنے میں گھرے کھود کے جاویں بعد اسکے حکم کیا حضرت صلعم نے کہ سارے مقتول اس غار میں ڈالے جاویں سوائے امیہ

بن خلف کے کہ وہ بہت موٹا تھا بعد قتل اسی روز پھول گیا تھا جب لوگوں نے ارادہ کیا کہ اسکو غار میں ڈالیں تو گوشت

اسکا گلنے لگا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دو یونہی پڑا رہنے دو اور دیکھا رسول خدا صلعم نے کہ مردہ

عتبہ کا غار کی طرف کھینچا جاتا ہے اور یہ شخص بڑا تھا اسکے چہرے پر چیچک کے داغ تھے پس اسکے بیٹے ابی حذیفہ کا چہرہ متغیر

ہو گیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اے ابا حذیفہ یہ حال اپنے باپ کا دیکھکر تجھکو بہت ناگوار گذرا اس نے کہا واللہ ایسا نہیں یا

رسول اللہ و لیکن میں اپنے باپ میں جو کہ عقل و فراست دیکھتا ہوں تو مجھکو امید تھی کہ وہ عقل اسکو طرف اسلام ہدایت

کریگی مگر جب کہ عقل نے اسکو قبول اسلام سے غلطی میں ڈالا ایسی ہی کہ اسے اصل مرتبہ حضرت کی اور میں نے اسکو ایسی

خواری میں دیکھا تو اسکی خطا نے مجھکو غیظ و غضب میں ڈالا جسکا نتیجہ ایسا کچھ ہوا اور ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ واللہ تحقیق

ڈرایا اور جیسے تم تھا پست عمر کے اسی قوم میں اور کار و تھا اس طرح سے جو اسکو بستی آباد لیکن مرگ سے ناچار ہوا فرمایا رسول

خدا صلعم نے شکر خدا کہ اسنے ابو جہل کا سر چاک کر ڈالا اسکو مٹی میں ملایا اور ہمارے دلوں کو آرام دیا پھر سب

مقتول غار میں باہم اکٹھا ہو گئے اور رسول خدا صلعم ایک گشت کرتے تھے یعنی گرد اسکے دیکھتے پھرتے تھے اور وہ

لوگ خندق میں ڈالے جاتے تھے اور انکو ان مقتولوں میں سے ایک ایک کو بتاتے جاتے تھے کہ یہ فلاں اور یہ فلاں ہے

اور رسول اللہ حمد شکر خدا کرتے تھے اور کہتے تھے میں شکر کرتا ہوں اس خدا کا جسنے وفا کیا جو مجھ سے وعدہ کیا تھا آپنے

اس سے مجھ سے وعدہ ایک گروہ کا دو گروہ میں سے کیا تھا اس قول تعالی اذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم یعنی جسوقت

خدا نے تمسے دو طائفوں میں سے ایک کا تمسے وعدہ کیا وہ تمہارے لیے ہے چنانچہ جب اصحاب کو خبر قافلہ ابو سفیان

کی معلوم ہوئی کہ بسبب قلت آدمی اور مال کثیر کے ارادہ مقابلہ اور غارت مال کا کیا اسی اثنا میں ابو جہل بالشکر

قریش لیکر واسطے کمک ابی سفیان کے نکلا سو تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ مقابلہ ابی جہل کا کیا

اور فرمایا حق تعالی نے تم سے وعدہ ایک کا دونوں طائفوں میں کیا ہے مگر نصرت یا ابی جہل پر بہتر ہے واسطے دفع شوکت

کفار کے پھر سب جب مجتمع ہوئے ارادہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور مقابلہ کیا ابو جہل نے تو ستر نفر اسکے مارے گئے

اور ستر اسیر ہوے واقعہ جنگ بدر مین راوی نے کہا کہ بعد ازان کھڑے ہوے رسول خدا صلعم اہل خارپر اور اُنمین سے ایک ایک کو پکارنے لگے کہ ای عتبہ بن ربیعہ و ای شیبہ بن ربیعہ اور ای امیہ بن خلف اور ابو جہل بن ہشام آیا تم نے دیکھ لیا کہ جو کچھ تم پر وعید کی تھی خدا نے وہ سچ ہوئی اور ہر آئنہ مینے تو جو کچھ مجھسے خدا نے سچا وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا تم لوگو بُری قوم اپنے نبی کی تھے کہ تمنے تو میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی اور تم نے مجھے وطن سے نکالا اور لوگون نے مجھے جگہ دی اور تم لوگون نے مجھسے مقابلہ کیا اور لوگون نے میری نصرت کی لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ جنکو ندا دیتے ہین وہ لوگ مر گئے حضرت صلعم نے فرمایا تحقیق کہ اُنکو معلوم ہوا ہے کہ جو کچھ اُنسے خدا نے وعدہ وعید کیا تھا وہ سچ ہوا اور کہا واقدیون نے کہ جسوقت اس قوم نے ہزیمت پائی اور منھ پھیرا تو ہنگام زوال شمس تھا پس حضرت نے بدر مین قیام کیا اور حکم فرمایا عبد اللہ بن کعب کو کہ مال غنائم کو اپنے قبضے اور حفاظت مین لے اور اسکو اٹھوا اور لدوا لے اور حضرت صلعم ایک اور شخص کو اسکا معین مقرر کیا پھر حضرت صلعم نے نماز عصر بدر مین پڑھی بعد ازان اُسوقت وہانسے روانہ ہوا اور اثیل مین پہنچے اثیل ایک وادی ہے طول اُسکا تین میل اور درمیان اُثیل اور بدر کے دو میل کا فاصلہ ہوا پس گویا کہ حضرت صلعم بدر سے جا میل پر جا کر قبل غروب آفتاب ٹھہرے اور وہان اُترے اور شب باش ہوے اور حضرت کے اصحاب کو خستگی تھی مگر بہت خستگی نہ تھی اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ کون شخص آجکی شب ہماری حفاظت یعنی شب نگہبانی کریگا پس سب تو خاموش رہے مگر ایک شخص کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا تو کون ہے یعنی تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا تو بیٹھ جا پھر اعادہ کیا حضرت نے اپنے کلام کو یعنی کون نگہبانی شب کریگا پھر وہی شخص کھڑا ہوا فرمایا تو کون ہے اُسنے کہا ابن عبد قیس حضرت نے فرمایا تو بیٹھ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کے ایک اور شخص کھڑا ہوا فرمایا تو کون ہے اُسنے کہا ابو سبع پھر ایک ساعت کے بعد حضرت نے فرمایا تم تینون آدمی کھڑے ہو جاؤ تب تنہا ذکوان بن عبد قیس کھڑا ہوا حضرت صلعم نے فرمایا تیرے دونون ہمراہی کہان ہین جو دوسری اور تیسری بار کھڑے ہوے تھے اُسنے کہا یا رسول اللہ مین نے ہی رات کی نگہبانی قبول کی تھی حضرت صلعم نے فرمایا خدا تیری نگہبانی کرے پس رات کو اُسی شخص نے نگہبانی کی سلامتی کی یہانتک کہ جب آخر شب ہوئی تو کوچ ہوا اور راوی نے کہا بعض کا یہ بھی قول ہے کہ جب حضرت صلعم نے نماز عصر ادا کی تھی اثیل مین تو جسوقت ایک رکعت حضرت نے پڑھی تبسم کیا اور بعد فراغ سلام کے لوگون نے سبب تبسم سے سوال کیا فرمایا ابھی میرے پاس میکائل آئے تھے اُنکے شانون پر گرد تھی اُنھون نے تبسم کیا اور کہا کہ مین تلاش و گرد آوری قوم مین مصروف تھا اور کہا راوی نے کہ جسوقت قتال اہل بدر سے فراغ ہوئی تو جبرئیل عٔ خدمت رسول خدا صلعم مین آئے اس حال سے کہ اسپ مادہ پر جسکے بال گوندھے ہوے تھے سوار تھے اور وہ مادیان گرد و غبار آلودہ تھی اور کہا ای محمد حق تعالی نے مجھے آپ پاس بھیجا تھا اور حکم کیا تھا کہ تا رضا آپکی آپ سے جدا نہ ہون آیا آپ راضی ہوے فرمایا ہان مین راضی ہون اور جب قیدی سامنے حضرت صلعم کے

بمقام عرق الظبیہ پہنچ گئے تو حضرت صلعم نے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کو حکم کیا کہ قتل کرے عقبہ بن ابی معیط کے
تئیں جسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے پس عقبہ کہنے لگا واویلاہ ای گروہ قریش ان لوگوں میں سے
جو یہاں موجود ہیں میں کس بات پر مارا جاتا ہوں حضرت صلعم نے جواب دیا اسواسطے تو قتل کیا جاتا ہے کہ تو عداوت
رکھتا ہے خدا اور رسول سے اسنے کہا ای محمد آپکا احسان بہت بڑا ہے میری قوم میں سے جو کچھ کسی کے ساتھ کیا جاوے
وہی میرے بھی حال کیجیے اگر انکو قتل کیجیے تو مجھے بھی قتل کیجیے اور اگر اسیر احسان کیجیے تو مجھپر بھی احسان کیجیے اور
اُنسے سربہا لیجیے تو مجھ سے بھی ایک آدمی ہوں ای محمد میرے لڑکوں کا کفیل کون ہوگا فرمایا آتش جہنم پھر فرمایا
ای عاصم اسکو قتل کر پس آگے بڑھا عاصم اور اسکو قتل کیا پھر رسول خدا صلعم نے اس مقتول کی طرف خطاب
کرکے فرمایا کہ واللہ تو برا بدذات آدمی تھا میں نہیں جانتا ہوں کسی کافر کو ایسا منکر خدا اور رسول کا منکر کتاب خدا
اور ایذا دینے والا نبی اللہ کا ہو پس میں شکر کرتا ہوں اس خدا کا جسنے تجھکو قتل کیا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈا کیا
تیرے قتل سے اور جب لوگ فروکش ہوئے بمقام سیر جو حد صفرا میں واقع ہے تو رسول خدا صلعم نے اس
مقام میں تقسیم غنائم کی درمیاں اپنے اصحاب کے راوی نے کہا ہے کہ مجھے خبر دی رواۃ کثیر نے کہ جب زید بن حارثہ
و عبد اللہ بن رواحہ اثیل سے چل کر خدمت میں رسول خدا صلعم کی حاضر ہوئے وہ روز یکشنبہ تھا وقت ضحی
لیکن پہر دن چڑھے ہو چکے تھے اور یہ دونوں اپنے گروہ میں سے آئے تھے اور جدا ہوا عبد اللہ زید سے بمقام عقیق
اور عبد اللہ نے اپنے شتر پر چڑھے ہوئے پکار کر کہنا شروع کی کہ ای گروہ انصار خوش ہو سلامتی پر رسول خدا صلعم کی
اور قتل مشرکین اور انکے اسیر ہونے پر کہ مارے گئے دونوں بیٹے ربیعہ اور دونوں بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابو جہل
اور قتل ہوئے زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف اور منجملہ اسیروں کے سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا قید ہوا
اور وجہ لقب یہ ہے کہ اسکے دندان پیشیں دراز تھے مثل درندوں کے اور زبان دراز دریدہ دہن بھی تھا عاصم
بن عدی نے کہا کہ میں نے عبد اللہ کے پاس جاکر بطریق سرگوشی کے کہا کہ ای ابن رواحہ جو تو کہتا ہے کیا سچ ہے
اُسنے کہا ہاں واللہ سچ ہے اور کل صبح کو انشاء اللہ تعالی رسول خدا صلعم تشریف لاوینگے اور انکے ساتھ قیدی بھی بندھے
ہوئے ہونگے بعد ازاں عبد اللہ بمقام عالیہ انصار کے مکانات پر گیا اور عالیہ وہ مقام ہے جہاں عمرو بن عوف و خطمہ
و وائل نے اپنے منازل بنائے ہیں پس انہوں نے اُنکے گھر گھر بشارت دی اور اطفال شور مچایا کرتے تھے کہ ابو جہل فاسق
مارا گیا یہاں تک کہ وہ لڑکے غل کرتے ہوئے بنی امیہ بن زید تک گئے پھر زید بن حارثہ نے بھی سواری قصوی ناقہ
نبی صلعم کے پہونچ کر اہل شہر کو بشارت دینی شروع کی پس جب زید مقام مصلے پر پہونچا تو اپنے شتر پر سے پکار کر کہا
ہر آئینہ عتبہ و شیبہ دونوں بیٹے ربیعہ اور دونوں بیٹے حجاج کے اور ابو جہل و ابو البختری و زمعہ بن الاسود و امیہ
بن خلف یہ سب مارے گئے اور بہت اسیر ہوئے انمیں سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا اسیر ہوا ہے

لوگون نے نسبت زید کے تکذیب کرنی شروع کی اور کہنے لگے کہ زید جو خبر عجیب لایا ہی وہ برخستہ اندازی اور
نوح بہکانے کی باتین ہین یہانتک کہ لوگون کو اس بات نے اندیشہ مین ڈالا کہ وہ خوف کرنے لگے اور
آنا زید کا اُسوقت ہوا تھا جب رقیہ بنت رسول اللہ کو لوگ بقیع مین دفن کر چکے تھے تب منافقین مین سے
ایک شخص نے اسامہ بن زید سے کہا کہ صاحب تمھارا یعنی محمد اور اصحاب اُسکے سب قتل ہوے اور انھین
منافقین مین سے ایک اور شخص نے ابولبابہ بن عبدالمنذر سے کہا کہ تمھارے لوگ ایسے متفرق اور پریشان
ہوگئے کہ پھر کبھی جمع نہین ہوسکتے دتحقیق کہ مارا گیا محمد مع اصحاب اپنے اور دلیل قتل ہونے محمد کی یہ ہی کہ یہ ناقہ
اُسی کا ہی ہم اسکو پہچانتے ہین اور یہ زید نہین جانتا ہی کہ وہ کیا کہتا ہی یعنی مخبوط الحواس ہی یا یہ کہ نہین معلوم کیا
کہتا ہی رعب سے یعنی خوف زدہ آیا ہی اور آیا ہی ڈرانے والا ابولبابہ نے کہا تیری بات کو خدا جھوٹا کریگا اور یہود
کہتے تھے کہ زید باتین بنا کر لایا ہی اسامہ بن زید نے کہا کہ مین اپنے باپ کے پاس خلوت مین گیا اور پوچھا کہا ای بابا
جو آپ کہتے ہین کیا یہ سچ ہی انھون نے کہا بیٹا واللہ سچ ہی تب میرے دل کو قوت حاصل ہوئی اور مین اپنے
دل مین قوی ہو کر اس منافق کے پاس گیا اور کہا تو بدخبری رسول خدا صلعم سے مسلمین کو لرزان و ترسان
کرنے والا ہی تحقیق کہ وہ تیرے سامنے آتے ہین اور جب آوینگے تو بیشک تیری گردن مارینگے اُسنے کہا ای ابومحمد
مین یہ بات نہین کہتا ہون مگر مین نے لوگون سے سنی ہی کہ وہ لوگ ایسا کچھ کہتے ہین بعد ازان قیدی آپہنچے
اور اُنپر شقران غلام رسول خدا کے نگہبان تھے اور وہ قیدی جو شمار کیے گئے تھے انچاس نفر تھے دراصل ستر
قیدی تھے اسپر اجتماع ہی جسمین کچھ شک نہین اور لوگ حضرت صلعم سے ملاقات کو آئے روحا مین مبارکبادی دیتے ہوے
ساتھ فتح خدا کے پھر اسی طرح ملاقات کی آنحضرت سے اشراف قبیلہ خزرج نے تب کہا سلمہ بن سلامہ بن وقش نے
وہ کیا ہی جسکی مبارکبادی تم ہمکو دیتے ہو واللہ ہمنے جو قتل کیا تو بڈھون کل سرون کو جنکے سر کے بال کھنگی سال سے
گر گئے تھے پس یہ سنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا ای میرے برادرزادے وہ لوگ ایسے گروہ تھے کہ اگر تو انکو
دیکھتا تو اُنسے ہیبت کرتا اور اگر وہ تجکو حکم کرتے تو تو اُنکی اطاعت کرتا اور اگر تو اُنکے کردار شایستہ کو ساتھ کردار اپنے
دیکھتا تو حقیر جانتا تو اپنے کردار کو مگر باوجود اسکے یہ لوگ بد تھے حق مین اپنے نبی کے سلمہ نے کہا مین پناہ مانگتا ہون
ساتھ خدا کے غضب خدا و غضب رسول خدا سے بیشک یا رسول اللہ آپ ہمیشہ مجھ سے درگذر کرتے آئے
ہین جیسے ہمنے روحا مین ابتدائی سکونت کی ہی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مکروہ بات کہ جو کہ تو نے
اعرابی سے کہی تھی کہ تو واقع ہوا اپنے ناقہ پر یعنی جماع کیا کہ وہ ناقہ تجھ سے حاملہ ہوئی ہی یہ کلمہ فحش زبان پر تو لایا اور
تو نے وہ بات کہی جسکی تجھے خبر نہین و لیکن جو کہ تو نے دربارہ اس قوم کے کہا کہ نہین قتل کیا ہمنے مگر بڈھون کو
پس بیشک تو نے قصد کیا کہ اس نعمت کا لحاظ سے خدا سے انکار کرے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اسکی معذرت کو

قتل کیا کہ وہ منجملہ تیرہ اصحاب میں سے تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کبیر نے زہری سے کہ جس
ابو سفیان السہمی سول نہ دوس عمرو نے آن حضرت صلعم سے آکر ملاقات کی اور انکے ساتھ ایک مشک میں جس میں
خرما ریال بر دے ہدیہ دے رہا ہے سو ماسات تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ابو سفیان ایک مرد انصار میں سے ہے اسکو بلالو دوا کو
نکاح ابو سفیان ساکت رہا میں قبول کروں اور کہا راوی نے خبر دی مجکو فلاں فلاں رواۃ کثیر نے عبد اللہ بن ابی سفیان سے
اسنے کہا اور ملاقات کو آیا اسید بن حضیر اور کہا یا رسول اللہ حمد ہے اُس خدا کی جسنے ظفریاب کیا آپ کو اور ٹھنڈا کیا آپ کی
آنکھوں کو واللہ یا رسول اللہ تخلف میرا بدر سے اس شبہ پر تھا کہ آپ مقابلہ عدو جاتے ہیں بلکہ میرے خیال میں
یہ تھا کہ صرف آپ جاتے ہیں واسطے عیر یعنی قافلہ کے اور اگر مجکو ظن اس بات کا ہوتا کہ آپ واسطے مقابلہ دشمن کے جاتے ہیں
تو ہرگز میں پیچھے نہ رہتا تب آن حضرت صلعم نے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلاں فلاں
راویان نے حبیب بن عبد الرحمان سے اُسنے کہا جب عبد اللہ بن انیس قربان میں حضرت صلعم کی
ملاقات کو آیا تو کہا یا رسول اللہ میں حمد خدا کرتا ہوں آپکی سلامتی پر اور آپکی ظفرمالی پر یا رسول اللہ میں تو بیمار
تھا حالت یہ میں ابرک سے محروم سعادت کی تھی کل تک کہ میں آپکے پاس حاضر ہوتا حضرت صلعم نے
فرمایا خدا تجکو اجر عطا کرے اور کہا راوی نے کہ سہیل بن عمرو جب تھا شنوق میں اور شنوق کو فتح کیا یہ واقعہ
واقع ہوا تو تھا سہیل ساتھ مالک ابن دخشم کے تب سہیل نے کہا مجھے جانے ضرور کو جانے دے تا مالک بھی اسکے ہمراہ
کھڑا ہوا سہیل نے کہا مجھے شرم آتی ہے تو ٹھہر جا تب اُسنے توقف کیا اور سہیل اسکے ساتھ سے ہاتھ چھڑا کر سامنے چلا
جب چلا گیا اور دیر ہوئی تو مالک آگے بڑھا اور لوگوں میں شور و غوغا کیا تو لوگ اسکی تلاش میں نکلے اور رسول خدا صلعم
بھی ایک طرف اسکی تلاش میں چلے اور حکم دیا کہ جو شخص اسکو گرفتار کرے وہی اسکو قتل کرے پس پایا اسکو رسول اللہ
صلعم نے اسکو درمیان مقام سمرات کے پس آپ نے حکم کیا کہ اُسکے دونوں ہاتھ اُسکی گردن سے باندھے گئے اور اسکو اونٹ
ناقہ کے ساتھ لے لیا پس تھوڑی دور چلے تھے کہ مدینہ میں پہونچے اور اسامہ بن زید واسطے ملاقات کے آئے راوی کہتا ہے
کہ مجھے خبر دی راویان بسیار نے جابر بن عبد اللہ سے کہ جب اسامہ بن زید واسطے ملاقات رسول خدا صلعم کے حاضر
ہوئے اُسوقت آنحضرت صلعم اپنے ناقہ راحلہ پر سوار تھے تو اسامہ کو اپنے آگے بٹھا لیا اور سہیل کے ہاتھ اسکی
گردن میں بندھے تھے پھر جب اسامہ نے سہیل کی طرف دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابو یزید ہے فرمایا ہاں یہ
وہی ہے جو مکہ میں روٹیاں بانٹتا تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اسنے کہا ہم سے
حدیث بیان کی واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے عبد الرحمان بن عبد العزیز نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے
اُسنے یحییٰ بن عبد الرحمان بن زرارہ سے اُسنے کہا داخل ہوئے رسول خدا صلعم مدینہ میں اور جس وقت
کہ لائے گئے قیدی تو سودہ بنت زمعہ آل عفرا کے یہاں ماتم داری میں عوف و معوذ کے تھیں

اور یہ واقعہ قبل واجب ہونے حجاب کے تھا سودہ نے کہا جب ہم لوگ ماتم خانہ سے اپنے اپنے گھر کو آئے تو
ہم لوگون نے سنا کہ قیدی لوگ آئے ہین تب مین نکلی اپنے گھر کے ایک طرف کو تو اسی جا پر رسول خدا صلعم بھی
آ پہونچے تھے اور یکایک یہ دیکھا کہ ابو یزید کے ہاتھ بندھے ہوے گردن مین اس گھر کے کنارے آگیا ہے واللہ
جسوقت مین نے اسکی ہاتھ بندھے ہوے گردن مین دیکھا نہین قدرت رکھتی تھی یہ کہ کہتی ای ابو یزید تینے آپ
اپنے ہاتھ بندھا لیے کیون اچھی موت نہ مرے لیعنے لڑکر کیون نہ مرگئے کہ اکرام ہوتا پس واللہ مجھے خوف مین نہین ڈالا مگر
صدا نے رسول خدا صلعم نے جانب اس بیت سے کہ ای سودہ علی اللہ وعلی رسول اللہ یعنے تو آمادہ حرب کرتی ہے
خدا اور رسول خدا پر مین نے کہا یا نبی اللہ قسم ہے اسکی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر مجکو قدرت حاصل ہوتی جسوقت کہ
مین نے ابو یزید کو ہاتھ باندھے ہوے گردن مین دیکھا تھا تو وہ ہی کہتی جو مین نے ابھی کہا واقدی نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی خالد بن الیاس نے اسنے کہا مجھسے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم نے اسنے کہا کہ خالد بن ہشام بن المغیرہ
وامیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ یہ دونون منزل ام سلمہ مین آئے اور ام سلمہ بیچ مناحۃ آل عفرا کے تھین یعنی ماتم داری مین
عوف ومعوذ کی اسوقت کسی نے ان ماتم دارون سے کہا کہ قیدی لائے گئے پس نکلین ام سلمہ اور گئین قیدیون کے
پاس مگر انسے کچھ کلام نہین کیا یہانتک کہ وہان سے پھرین تلاش کرتی ہوئی رسول خدا صلعم کو کہ وہ اسوقت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تھے پس ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ میرے عم زادے جو بندی مین آئے ہین
چاہتے ہین داخل ہونا اپنا میرے پاس اسلیے کہ مین انکی مہمانی کرون اور انکی تیمارداری وسربراہی کرون
اور پریشانیون سے انکی خاطر جمع کرون وحال آنکہ مین نہین چاہتی کہ ایسا کرون یہانتک کہ آپ سے اجازت حاصل
کرون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان باتون مین کوئی امر مجکو ناگوار نہین ہے ان امور سے جو تجھے منظور ہو وہ کر
واقدی نے کہا مجھسے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اسنے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے استوصوا بالاسیری خیرا
یعنی قبول وصیت کرو اسیرون کے لیے امور خیر مین تب ابو العاص بن الربیع نے کہا کہ مین چند آدمیون کے بیچ تھا
تھا اور وہ انصار مین سے تھے حق تعالی انکو جزاے خیر عطا کرے کہ جب ہمارے تئین وقت طعام شام آتا تھا یا وقت
طعام چاشت ہوتا تھا یعنی جب ہمارے شام کے کھانے کا وقت یا صبح کے کھانے کا وقت آتا تو وہ لوگ مجھے
تو روٹیان کھلاتے تھے اور وہ سب آپ تمر کھاتے تھے کیونکہ انکے ساتھ روٹی کم تھی اور تمر انکی زاد راہ تھے
یہانتک کہ انمین اگر کسیکے ہاتھ مین کوئی روٹی کا ٹکڑا الطریق حصہ آجاتا تھا تو وہ بھی مجھی کو دے دیتا تھا اور اسیطرح
ولید بن الولید بن المغیرہ نے بھی مثل اسی کے بیان کیا اور مزید بران یہ بھی کہا کہ وہ ہمین اپنے اونٹ پر لادے چلتے تھے
راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد نے اس سے واقدی نے اس سے
محمد بن عبد اللہ نے زہری سے کہ لائے گئے تھے قیدی ایک روز پیش از تشریف بری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

اور ایسے کہتے ہیں کہ قصیدی اسی روز آخر وقت آئے تھے جس روز اول وقت رسول خدا صلعم داخل ہوئے تھے
یعنی جس روز بیٹھے آں حضرت صلعم ہو گئے اسی دن آخر روز قصیدی آئے اور راوی کہتے ہیں کہ جب قریش بدر
کی طرف متوجہ عازم ہوئے تو کچھ لوگ جو ایسے پیچھے رہ گئے تھے امین جند خوان اشعار خواں تھے تہامہ نام
مقام کی طرف داستان گوئی کرتے تھے چنانچہ جب رات ہوتی تھی تب وہ آپس میں اشعار پڑھتے تھے
اور باتیں کیا کرتے تھے اسی عرصہ میں ان لوگوں نے ایک زبر ایک آواز سنی کہ کوئی شخص نہ تو ظاہر ہوتا ہے اور مضمون اشعار میں
گاتا ہے اور وہ دکھلائی نہیں دیتا ہے مضمون اشعار کا یہ ہے کہ حنیفوں یعنی مسلمانوں نے بدر میں وقعتیں ڈالیں
اور دکھلائیں کہ ان سے ارکان وایوان کسری وقیصر خراب ہو گئے ہیں اور ان کے دن برباد میں آگئے اس سے
سخت جال اور زاری کرتے ہیں قبائل اس دینیر اور حیبر کے اور اجتناب دونوں بہانے کے شکر کرتے ہیں
اور زنان حرہ سود سر برہنہ ہو کر چھاتی پیٹتی ہیں حسرت سے راوی کہتا ہے کہ ان اشعار کو میرے سامنے
عبد اللہ بن ابی عبیدہ ابن محمد ابن عمار بن یاسر نے پڑھا لیکن ان جوانوں نے جب آواز سنی اور کسی کو نہ دیکھا تو
وہاں سے اسکی تلاش میں نکلے جب کسی کو نہ دیکھا تو پھر آگے چلے گھبرائے ہوئے یہانتک کہ مقام حجر کے مقابل
ہوئے وہاں چند مشائخ کو پایا کہ انمیں سے چند بزرگ بیمار تھے یعنی افسانہ خوان تب ان لوگوں نے انکو اس خبر
مطلع کیا انھوں نے ایسے کہا جو کچھ تم کہتے ہو حق ہے کہ تحقیق محمد اور اصحاب اسکے موسوم حنیفہ ہیں اور وہ لوگ
اس روز تک اسم حنیفہ نہیں جانتے تھے لیکن ان جوانوں میں جو ذی طوی میں تھے کوئی ایسا باقی نہ رہا جو
یہ بات سنکر مبتلاے شدت تپ نہوا ہو چنانچہ وہ لوگ وہاں دو تین رات مقیم رہے تھے کہ حیسمان بن
حابس الخزاعی خبر اہل بدر اور انکے مقتولین کی وہاں لائے اور ان لوگوں کو ماجراے قتل عتبہ وشیبہ پسران
ربیعہ سے اور قتل پسران حجاج والی البختری وزمعہ پسر اسود کی خبر دیے گئے راوی نے کہا کہ صفوان بن امیہ
مقام حجر بیٹھا تھا کہ یہ شخص یعنی حیسمان جو کلام کرتا ہے نہیں جانتا ہے یعنی مخبوط ہے بھلا اس سے میرا حال تو
تو پوچھو تب لوگوں نے کہا اے حیسمان تجکو کچھ صفوان کا حال معلوم ہے اسنے کہا ہاں یہ شخص مقام حجر میں ہے اور میں
اسکے باپ و بھائی کو بدر میں مقتول دیکھا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ سہیل بن عمرو اور نضر بن الحارث اسیر
ہوئے لوگوں نے کہا یہ کیونکر تجکو معلوم ہوا کہ وہ دونوں اسیر ہوئے اسنے کہا میں نے ان دونوں کو رسیوں میں
بندھا ہوا دیکھا ہے راوی نے کہا کہ جب نجاشی کو مکے میں خبر مقتل قریش اور بشارت فتح پہونچی حق تعالی نے
نبی کو مظفر ومنصور کیا تو نجاشی دو سفید کپڑے پہنے ہوئے اپنے گھر سے نکلا اور زمین پر بیٹھ گیا بعد
ازاں جعفر بن ابی طالب اور انکے اصحاب کو بلوایا اور کہا تم میں سے کون جانتا ہے کہ بدر کدھر ہے ان لوگوں نے
اسکو اس طرف کا نشان بتلایا تب نجاشی نے کہا میں بھی اس سمت کو پہچانتا ہوں اکثر میں نے اسکے حوالی میں

بہترین چراگاہیں ہیں کہ وہ بعضے نہر کی ترائی میں ہے ہیں لیکن میں نے چاہا کہ تمسے تثبت و تحقیق باہم پہونچاؤں تحقیق کہ
حق تعالی نے اپنے رسول کو نصرت دی ہے بدر میں پس میں حمد خدا کرتا ہوں اس بات پر تب سپاہیان ہمراہی نے
کہا خدا اصلاح کرے بادشاہ کی جتنی آپ کی خیر ہو ہر آئینہ یہ امر عجیب ہے تونے کبھی ایسا نہیں کیا کہ دو کپڑے پہنکر زمین پر
بیٹھا ہو اُسنے کہا میں اُس قوم میں سے ہوں کہ جب اُنکے لیے حق تعالی کوئی نعمت پیدا کرتا ہے تو وہ تواضع و فروتنی زیادہ
کرتے ہیں و بنابر بعض قول کے اُسنے یہ کہا کہ جب عیسی بن مریم علیہ السلام کو کوئی نعمت حاصل ہوتی تھی تو وہ تواضع زیادہ
کرتے تھے اور جب قریش نے مکے میں مراجعت کی تو ابو سفیان بن حرب اُٹھکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ای گروہ قریش تم
اپنے مقتولوں کے لیے بکا نکرو اور نہ کوئی زن نوحہ خوان اُنپر نوحہ خوانی کرے اور نہ کوئی شاعر اُنپر مرثیہ کہے تاکہ ظاہر نہ کریں
جزع و فزع کو پس ہر آئینہ تم جسوقت اُنپر نوحہ کروگے اور اشعار پڑھکر روؤگے تو یہ بات تمھارے غیظ و غضب کو زائل کردیگی
پس میں عداوت محمدؐ اور عناد اُسکے اصحاب سے یہ کلام تمھارے ساتھ کرتا ہوں و علاوہ اگر محمدؐ اور اُسکے اصحاب کو خبر تمھارے
نوحہ و بکا کی پہونچیگی تو وہ لوگ شماتت کرینگے پس طعنہ زنی اُنکی بہت بڑی مصیبت ہوگی اور کیا عجب ہے تم بدلہ خون کا
لوگے پس سر کا تیل اور شانہ اور صحبت نسوان مجھپر حرام ہے جبتک کہ پھر محمد سے جنگ کروں پس خاموش رہے قریش
ایک مہینا کہ نہ بکا کیا کسی شاعر نے اور نہ نوحہ کیا اُنپر کسی نوحہ خوان نے چنانچہ جب قافلہ قیدیوں کا مدینے میں پہونچا
تو خدا نے اس ذلت سے گردنیں مشرکین و منافقین اور یہود کی جھکا دیں اور کوئی یہود و منافق مدینے میں ایسا
باقی نرہا جسکی گردن واقعہ بدر سے نہ جھکی ہو اور کہا عبد اللہ بن نبتل نے کاش ہم بھی نکلے ہوتے رسول خدا صلعم کے ساتھ
تو مال غنیمت پاتے اور تصبیح واقعہ بدر سے یعنی بعد اس واقعہ کے حق تعالی نے فرق کر دیا درمیان کفر و اسلام کے لوگوں نے
دونوں امر میں تمیز حاصل کی اور اسی درمیان میں یہود کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہے یعنی آنحضرت صلعم کہ ہم اُسکو متصف
بعون اللہ پاتے ہیں آج سے جو علم اُسکا اُٹھیگا وہ غالب ہوگا اور کعب بن اشرف نے کہا آج سے زیر زمین رہنا بہتر ہے رہنے
بالائے زمین سے یعنی اس زندگی سے مرنا بہتر ہے کیونکہ یہ قریش جو بزرگترین خلائق اور سرداران مردم اور شاہان عرب
اور صاحبان حرم اور اہل امن و امان تھے کہ مبتلائے مصائب ہوئے و بعد ازاں کعب مکے کو چلا گیا اور ابی وداعہ
بن ضبیرہ کے یہاں اُترا اور وہاں سے اشعار ہجو مسلمین کے اور مرثیے مقتولان قریش کے جو بدر میں مارے گئے بھیجنا
شروع کیا چنانچہ یہ ابیات بھیجے جنکا مضمون یہ ہے چکی بدر کے واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی اور کبھی واسطے قتل
بدر کے شور و شیون و اشکبار رہی ہے کہ سرداران مردم اگر قتل کیے گئے حوالی بدر میں تو بعید نہیں کیونکہ اکثر بادشاہ جنگ میں
مارے جاتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ ہم ذلیل ہوئے کہ باعث غضب اُنکے یعنی شماتت مسلمین سے ہر آئینہ کعب بن اشرف
جزع کرتا ہے لوگ سچ کہتے ہیں مگر کاش کہ زمین جسوقت وہ لوگ مارے گئے تھے تو اپنے اہل کو یعنی کل اہل زمین کو خسف
کر ڈالتی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی مجھے خبر ہوئی ہے کہ حارث بن ہشام لوگوں میں معروف بامور خیر ہے اور لوگوں کو

تمیم کو ائے کہ زیارت ملاقات کرے حمیت کو ہمراہ لیا یثرب والوں سے اور سعی نہیں کرتا ہو اور دستور قدیم کے کر
ثم ابو الولید واقدی نے کہا ان ابیات کو عبد الرحمن بن جعفر و محمد بن صالح و ابن ابی الزناد نے میرے پاس لکھ بھیجا تھا کہا
روایت ہے کہ بعد ہو چکنے ان ابیات کے رسول اللہ صلعم نے کہا یا حسان بن ثابت کو جو بڑے شاعر تھے اور اسکا نام
کعب اور اسکے مقام سے خبر دی کہ وہ ابی وداعہ کے یہاں مکہ میں مقیم ہے پس حسان نے ہجو اسکی اور اسکی جورو اسکی
پاس بیٹھ کر لی شروع کی یہانتک کہ کعب مدینہ کو پھر آیا اور جسکا اسے ان ابیات کو مکہ سے بھیجا تھا تو اسکو لوگوں نے
اس سے لیکر بطریق مرثیہ جوابی پڑھتے تھے اور چھوکروں اور چھوکریوں میں بیٹھے جو ان لوگوں کے پاس آئے ان
ابیات کو مکہ میں پڑھتے تھے بعد ان لوگوں نے اسکا مرثیہ کیا پس قریش نے اپنے مقتولوں پر ایک مہینے نوحہ
خوانی کی اور کوئی گھر مکے میں ایسا باقی نہیں رہا جسمیں ماتم برپا ہوا ہو اور عورتوں نے اپنے سروں کے بال نوچ
ڈالے اور ایسا ہوا کہ مقتولین قریش میں سے کسیکا ناقہ یا گھوڑا لایا جاتا تھا اور عورا ادار اسکے سامنے کھڑا کیا جاتا
تھا تو لوگ اسکے گرد نوحہ خوانی کرتے تھے۔ اور حال عورتوں کا یہ ہوا کہ کوچوں میں اور تنگ گلیوں میں نکل پڑیں تو پردے
ڈالدیے اور راستے بند کر دیے اور وہاں نوحہ کرتی پھرتی تھیں اور جواب مانگہ دھیم بن صلت کی تصدیق کرتی تھیں
اور یہ ہوا کہ اسود بن عبد المطلب کی آنکھیں اپنے بیٹوں کے مارے جانے سے جاتی رہی تھیں اور سخت اندوہ و قلق میں تھا
اور چاہتا تھا کہ اپنے بیٹوں پر روئے مگر قریش اسکو رونے سے منع کرتے تھے تب اسود ایک دن [illegible] اپنے
غلام سے کہا کرتا تھا کہ شیشہ شراب میرا ہمراہ لے اور مجھے لیچل اُس راہ اور راہ پر جہاں ابو حکیمہ یعنی اسکا بیٹا گیا تھا
پس غلام اسکو اس راستے پر [illegible] کے لاتا تھا اور وہ وہاں بیٹھتا تھا اور غلام اسکو شراب پلاتا تھا یہانتک
کہ مستی میں آکر ابی حکیمہ اور اسکے بھائیوں پر روتا تھا بعد اس اپنے سر پر خاک اُڑاتا تھا اور کہتا تھا اپنے غلام سے مخفی رکھ
میرے حال کو تا قریش معلوم نہ کریں کیونکہ ہر آئنہ میں دیکھتا ہوں قریش کے تئیں وہ اپنے مقتولوں پر رونے کو
منع نہیں ہوتے واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی مصعب بن ثابت نے عیسی بن معمر سے اُسنے عبد اللہ بن
زبیر سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنھوں نے کہا کہ جب قریش بعد قتل ہونے اہل بدر کے مکہ کو پھر تو کہنے لگے
کہ اپنے مقتولوں پر گریہ نہ کرو کہ یہ خبر محمد اور اسکے اصحاب کو پہونچی تو تمام شماتت کرینگے اور ان اسیروں کے پاس جو
تم میں سے محبوس ہیں کسیکو وہاں نہ بھیجو کہ وہ قوم تم سے حصول مطالب کر لینگے آگاہ ہو کہ باز رہو بکا سے اور کہا عائشہ رضی اللہ
عنہا نے کہ اسود بن مطلب نے تین بیٹوں کے غم والم میں مبتلا ہوا ایک زمعہ دوسرا عقیل تیسرا حارث بن زمعہ [illegible] چاہتا
تھا کہ ان مقتولوں پر بکا کرے اسی خیال میں تھا کہ یکایک رات کو اسے آواز ایک عورت نوحہ کرنے والی کی سنی چونکہ اسکی بصر
جاتی رہی تھی اپنے غلام سے کہا کیا قریش اپنے مقتولوں پر بکا کرتے ہیں کاش کہ میں بھی ابی حکیمہ یعنی زمعہ پر
بکا کروں کہ ہر آئنہ سینہ و جگر میرا جل گیا ہے تب غلام دریافت کے لیے گیا اور پھر کر جواب دیا کہ یہ ایک عورت ہے

جو روتی ہے اسواسطے کہ اسکا شتر گم ہو گیا ہے پس اُس وقت اسود اشعار پڑھنے لگا جنکا مضمون یہ ہے کہ وہ عورت روتی ہے اسلیے کہ اُسکا شتر گم ہو گیا ہے اور بیداری رات کی اُسکی نیند سے منع کرتی ہے پس بکا نہ کر شتر پر و لیکن بکا کر واقعہ بدر پر جسمین بڑے کلے والون کو خوار کیا اگر بکا کرتی ہے تو بکا کر عقیل پر اور بکا کر حارث پر جو شیرون کے شیر تھے اور بکا کر اُنکے لیے کہ اُنمین سے کسی کا نظیر و مثل نہ تھا اور نہ ابی حکیمہ کا کوئی مثل و نظیر تھا اور بکا کر اُنکے لیے جو بدر پر سردار تھے بنی حصیص و بنی مخزوم و گروہ ابی الولید آگاہ ہو کہ بعد اُن لوگون کے بہت ایسے لوگ سردار ہو گئے کہ اگر واقعہ روز بدر کا نہوتا تو وہ سردار نہوتے اور کہا رواۃ نے کہ زنان قریش گئین ہند بنت عتبہ کے یہان اور کہنے لگین کہ تو بکا کیون نہین کرتی ہے اپنے باپ و بھائی و چچا اور اپنے گھر والون پر اُسنے کہا ای سر مونڈی آیا اُنکے لیے مین بکا کرون کہ یہ خبر محمد اور اُسکے اصحاب کو پہونچیگا تو وہ لوگ تشنیع و طعن کرینگے ہمکو اور زنان بنی خزرج کو واللہ ہرگز بکا نکرونگی جبتک بدلہ قتل کا لیا جاوے محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے اور اپنے سر مین تیل ڈالنا مجھکو حرام ہے جبتک غزوہ کیا جاوے محمد سے واللہ اگر مین جانتی کہ میرے دل سے غم جاتا رہیگا تو بکا کرتی و لیکن بکا اُس غم کو دور نکریگا مگر یہ کہ مین اپنی آنکھون سے بدلا قتل احبا کا دیکھون چنانچہ جس روز سے کہ اُسنے حلف کیا تا واقعہ احد وہ اپنی اُسی حالت پر رہتی تھی کہ نہ استعمال روغن سر کیا نہ فرش ابی سفیان اپنے شوہر کے قریب گئی اور جب نوفل بن معویۃ الدیلی کے پاس کہ وہ اپنی اہل مین تھا جنکے ساتھ حاضر موقع بدر ہوا تھا یہ خبر پہونچی کہ قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین تو وہان سے آیا اور کہا ای گروہ قریش تمھاری عقلین سبک ہو گئین اور تمھاری راے نے خطا کی اور تم لوگون نے اپنی عورتون کی اطاعت کی عجب ہے کہ مثل تمھارے مقتولون کے بکا کیے جاوین یعنی ایسے بہادرون کو روئین جو اعظم ترین بکا سے باوجود اس بات کے غیظ تمھارا عداوت محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے جاتا رہیگا پس لازم نہین ہے کہ غیظ و غصہ تمسے جاتا رہے تا وقتیکہ اپنے دشمن سے اپنا بدلا پاؤ چنانچہ ابو سفیان ابن حرب نے یہ کلام اُسکا سنا تو کہا ای ابو معاویہ آجتک ماتمداریان زنان بنی عبد الشمس کی اُنکے مقتولون پر نہین کی گئی ہین اور بکا نہین کرتا ہے کوئی شاعر مگر اُسکو باز رکھتا ہون یہانتک کہ ہمارا بدلا محمد اور اصحاب سے لیا جاویگا اسواسطے کہ ہمنے عوض خون اپنے قتلی کا نہین پایا اور ہم کینہ خواہ ہین کہ ہمارا بیٹا حنظلہ مارا گیا اور ایسے سترآ اس وادی کے قتل کیے گئے جنکے گم جانے سے یہ وادی ویران ہے واقدی نے کہا مجھسے روایت کی معاذ بن محمد انصاری نے عاصم ابن عمر ابن قتادہ سے اُسنے کہا جب مشرکین قریش مکے کو پھر کے اور قتل ہوئے تھے بڑے بڑے بزرگوار اُنکے تو عمیر بن الوہب بن عمیر الجحی مقام حجر مین پہونچا اور پاس صفوان بن امیہ کے آکر بیٹھا صفوان نے کہا قبح اللہ العیش بعد قتلی بدر یعنی بعد مقتولین بدر کے خدا عیش کو منغص کرے عمیر بن وہب نے کہا سچ ہے واللہ بعد اُنکے زندگانی مین کچھ بہتری نہین اور اگر مجھپر دین ایسا نہوتا کہ ادا کرنا اُسکا اپنے امکان مین

نہیں رہا اور ہوتے عیال کہ انکے لیے کچھ چھوڑتا ہوتا تو البتہ طرف محمد کے میں قصد کرتا تا اسکو قتل کروں بسبب خطرہ کہ
گھر کے اسکو دیکھوں یعنی اسپر خطرہ ہے کہ میرا آنا محمد کے سامنے ٹیڑھا ہے کیونکہ مجھکو یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ وہ بازار روشن آمد رفت
رکھتا ہے پس میرے لیے انکے نزدیک ایک باعث ہے کہ میں کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہوں جبکہ صفوان
اسکی ان باتوں سے خوش ہوا اور کہا اے ابا امیہ آیا ہم تجھکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنی تو اس کام کو انجام دیگا
اسنے کہا ہاں قسم ہے رب کعبہ کی اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دین تیرا مجھ پر ہے اور عیال تیرے میرے
عیال کے ساتھ ہیں اور تو خوب جانتا ہے کہ مکے میں کوئی شخص توسع کرنے میں ساتھ عیال کے مجھ سے زیادہ نہیں ہے
عمیر نے کہا اے ابو وہب میں اس امر کو خوب جانتا ہوں صفوان نے کہا تیرے عیال میرے عیال کے ساتھ ہیں
مجھے وسعت ہو کسی تنگی کی درحالیکہ میں انسے حاضر رہوں یعنی اسکے حق میں دنیا سے بدتر ہے کہ اگر میں انکی
کفالت سے کوتاہی کروں تو مجھکو کچھ میسر ہووے اور دین تیرا مجھ پر ہے پس عمیر کو صفوان نے اپنے ناقہ پر سوار
کیا اور اسکو زاد راہ دیا اور صرف اسکے عیال کا مثل مناسب اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا عمیر کو کہ
اپنی تلوار کو تیز کرے اور زہر میں بجھا لیوے بعد ازاں عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے کہدیا کہ اس راز کو چند روز
مخفی رکھیو یہانتک کہ تیں بھی مدینے میں پہونچ جاتا ہے عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اسکا ذکر نہیں کیا تب
عمیر مدینے میں باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار کو گلے میں لٹکا کر طرف رسول خدا کے
عازم ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہ چند اصحاب میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے اور نعمت خدا کو جو
بدر میں انپر متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کر رہے تھے عمیر کو مسلح دیکھکر گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا پکڑو اس کتے کو
یہ وہی دشمن خدا ہے جسنے روز جنگ بدر درمیان ہمارے غریب فساد برپا کیا تھا اور قوم کو حرب میں ڈالا تھا اور ہمارے
مقدمہ میں ایک بلندی پر چڑھا اور اٹکل کر ہمارے احوال سے قریش کو خبر دیا تھا کہ انکے یہاں عدد جمعیت کم
ہے کمینگاہ ہے پس اصحاب نے آگے بڑھکر اسکو گرفتار کیا واقدی نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خدمت میں
رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد میں تلوار باندھے داخل ہوا ہے اور یہ حال
حیثیت ہے جس سے مجھے اسباب اطمینان نہیں ہے حضرت صلعم نے فرمایا اسکو میرے سامنے لاؤ پس عمر گئے اور اسکی
تلوار کا تسمہ پکڑ کر ایک ہاتھ سے گرفت کر لیا اور دوسرے ہاتھ سے قبضہ پکڑ لیا اور حضرت صلعم کی حضور میں
اسکو حاضر کیا جب حضرت نے اسکو دیکھا تو فرمایا اے عمر تامل کر اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اسنے کہا
انعموا صباحا یعنی خدا آپکی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالی نے ہمکو تیری تحیت یعنی تیری دعا خیر سے
مستغنی کیا ہے تحیت ہماری سلام ہے کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہے اسنے کہا یہ عہد آپکا جدید ہے حضرت نے فرمایا حق تعالی نے
اس تحیت کو ہمارے لیے خیر جاودانہ قرار دیا ہے پس اے عمیر تو یہاں کیوں آیا ہے اسنے کہا اپنے اسیر کے

پس آیا مین جو آپکے یہان قید ہین کہ انہین ہم سے قرابت رکھتے ہین اور وہ ہماری اصل قوم مین سے ہین حضرت
نے فرمایا تیری تلوار کا کیا حال ہے اُسنے کہا خدا اس تلوار کو خوار کرے اور تلوارونسے کیا ہمارے کچھ
نہ ہوا کہ روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان آکر اُترا تو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہگئی اور قسم ہے مجھکو اپنی
زندگی کی کہ میرا قصد اور ہے سوا اسکے جو آپکو گمان ہے تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس ارادت سے
تو یہان آیا ہے اُسنے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تو نے کی تھی حجر مین صفوان بن
امیہ سے پس گھبرا گیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط مین نے اس سے کی تھی یعنی مین نے تو کچھ شرط نہین کی تھی فرمایا
تو نے اُس سے میرے قتل کی شرط کی ہے اس بات پر کہ وہ تیرے دین کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے
وحال آنکہ حق تعالی درمیان تیرے اور تیری گواہی کے حائل ہے عمیر نے کہا اشہد انک رسول اللہ یعنی مین
گواہی دیتا ہون کہ تو رسول خدا کا ہے اور بیشک تو سچا ہے واشہد ان لا الہ الا اللہ اور مین گواہی دیتا ہون اس
بات کی کہ سوا خدا کے کوئی دوسرا معبود نہین یا رسول اللہ مین آپکی وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہے
تکذیب کرتا تھا وحال آنکہ یہ بات جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اسکی خبر دی تو سوا آپکے
میرے اور اُسکے کسیکو اطلاع نہ تھی اور اُسنے مجکو حکم کتمان کیا تھا رات کو مگر خدا نے آپکو اُسپر مطلع کر دیا پس
مین ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول کے اُسکے اور مین نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہین یعنی جو کچھ آپ کہتے ہین
وہ سب حق ہے حمد ہے اُس خدا کی جو مجھے اس راہ پر ہانک لایا تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوے کہ خدا نے
اُسکو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اُسکو دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اُس سے بہتر تھا
اور اسوقت میری نزدیک یہ شخص میری بعض اولاد سے محبوب تر ہے حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس برادر کو
قرآن تعلیم کرو اور اسکے قیدی کو اسکے لیے رہا کرو عمیر نے کہا یا رسول اللہ مین نور خدا کے بجھانے مین جہد کرنے والا
تھا ولیکن حمد ہے خدا کی کہ اُسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجیے کہ مین قریش سے مکہ مین جاکر ملون اور اُنکو طرف
خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہے کہ حق تعالی اُنکو ہدایت کرے اور ہلاکت سے اُنکو نکال لے
پس حضرت صلعم نے اُسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور حال صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینے کیطرف سے
آتا تھا اُس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کوئی خبر مدینے مین تمنے پائی ہے اور قریش مکہ سے
کہا کرتا تھا کہ خوشی مناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر تمکو بھول جائیگا پس ایک شخص مدینے سے
آیا صفوان نے اُس سے حال عمیر کا دریافت کیا اُسنے کہا وہ اسلام لایا یہ سنکر صفوان نے اور سب مشرکون نے
اُسپر لعن کی اور کہا عمیر بد دین ہو گیا پس صفوان نے حلف کیا کہ عمیر سے کبھی کلام نکریگا اور نہ اسکو کچھ نفع دیگا
اور اسکے عیال کو چھوڑ دیا اسی حال مین عمیر اپنے گھر داخل ہوا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی اور بعد مدت

رسول خدا نے انکو خبر دی چنانچہ اُسکے ساتھ گروہ کثیر ایمان لائے راوی نے کہا مجھے خبر دی فلاں فلاں رواۃ کثیر نے کہ جب عمیر بن وہب اپنے اہل میں پہونچا اور صفوان بن امیہ کے پاس نہ گیا تب اظہار اسلام کا کیا اور لوگوں کو طرف اسلام کے دعوت کی پس یہ خبر پہونچی صفوان کو تو اُسنے کہا میں نے اُسیوقت جانا تھا کہ وہ قبل داخل ہونے اپنے گھر کے اول میرے پاس نہیں آیا یہ ایک شخص ہے کہ ہمارے پاس سے اُلٹا پھرا اُسطرف جہاں سے مخلصی پائی تھی اور میں اُس سے کبھی اسی جانب سے کلام نکرونگا اور نہ کبھی اُسکو نفع دونگا اور نہ اُسکے عیال کو تب عمیر پاس صفوان کے حجر میں گیا اور خطاب کیا کہ اے ابو وہب مگر تُو اُس سے بیخبر ہے پھر عمیر نے کہا تو سمجھ ہمارے سرداروں کے سردار ہی تو تجھکو تبا کہ جس امر پر ہم لوگ تھے کہ پتھر پوجتے تھے اور اُنکے لیے ذبح حیوان کرتے تھے آیا یہی دین ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یعنی میں گواہی دیتا ہون اُس خدا کی کہ سوا اُسکے کوئی خدا نہیں ہے اور بیشک محمد بندہ اور رسول ہے خدا کا پس صفوان نے کسی کلمہ سے اُسکو جواب ندیا۔ المطعمون یعنی تقسیم کنندگان طعام جسکے ساتھ قافلہ قافلہ کی روٹی مقرر تھی پس منجملہ مطعمون کے عبد مناف میں تو حارث بن عامر بن نوفل و شیبہ و عتبہ دونوں بیٹے ربیعہ کے تھے اور بنی اسد میں سے زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن العدیہ تھے اور بنی مخزوم میں سے ابو جہل تھا اور بنی جمحہ میں سے امیہ بن خلف تھا اور بنی سہم میں سے نبیہ و منبہ دونوں بیٹے حجاج کے تھے راوی نے کہا کہ سعید بن المسیب کہتے تھے کہ نہیں روٹی دیتا تھا کوئی بدر میں مگر یہ کہ مقتول ہوا یعنی ہر کوئی جو بدر میں قافلہ قافلہ کو ہمراہ روٹی کھلاتے تھے وہ سب مارے گئے راوی نے کہا ان لوگوں کے نام میں بہت اختلاف واقع ہے اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہے اور لوگوں نے اور چند اشخاص کا ذکر کیا ہے کہ اُنمیں سے سہیل ہے و ابو البختری وغیرہ راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُس سے حدیث بیان کی واقدی نے اُنھوں نے کہا مجھ سے روایت کی ہشام بن عمارہ نے عثمان بن ابی سلیمان سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ میں حضرت رسول خدا صلعم کے نزدیک واسطے سربہا لیجانے اسیروں کے مدینہ میں گیا پس مین بعد نماز عصر کے مسجد میں لیٹ گیا کیونکہ مجھکو ماندگی بہت ہو رہی تھی یہانتک کہ میں سو گیا تب نماز مغرب نے مجھے بیدار کیا کہ رسول خدا صلعم جسوقت نماز مغرب میں سورۂ والطور وکتاب مسطور پڑھنے لگے تو میں گھبرا کے اُٹھ کھڑا ہوا اور حضرت کی قرأت خوب سنتا تھا یہانتک کہ مسجد سے باہر نکلا پس یہ اول روز تھا کہ اسلام میرے قلب میں داخل ہوا اور راوی نے کہا کہ خبر دی مجھے فلاں فلاں رواۃ کثیرہ نے کہ چودہ آدمی قریش میں سے بیچ مدینے اصحاب کے آئے تھے یعنی واسطے سربہا دینے عوض رہائی اپنے اصحاب کے اور کہا راوی نے بعد نقل اسناد رواۃ کثیر و کے کہ مقدمہ سربہائے اسیران سپردہ آدمی مکے سے آئے اُنمیں سے پہلے مطلب بن ابی وداعہ آیا پھر بعد اُسکے س

تین شعبون مین آئے اور کہا راوی نے باسنا د کثیرہ کہ رسول خدا صلعم نے سر بہا بدر کا چار ہزار واسطے ہر شخص کے
مقرر فرمایا اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان وفلان رواۃ نے اسحاق بن یحیی سے اُسنے کہا مین نے پوچھا
نافع بن جبیر سے کہ کسقدر سر بہا مقرر تھا اُسنے کہا سر بہا اُنکے اعلی درجہ کا چار ہزار تین ہزار تک دو ہزار تک ایکہزار تک
یہانتک کہ جس قوم کے پاس کچھ مال نہ تھا اُنپر رسول خدا صلعم نے احسان کیا اور حضرت صلعم نے بمقدمہ
ابی وداعہ کے فرمایا کہ مکہ مین اسکا بیٹا بڑا دانشمند ہے اُسکے پاس مال ہے اور وہ تاگزیر فدیہ اپنے باپ کا دینے والا ہے پس
اس سے چار ہزار فدیہ لو اور اسیرون مین سے جس سے اول فدا لیا گیا ابو وداعہ تھا اور یہ اسواسطے کہ جب بیٹا اُسکا
مطلب مکے سے اپنے باپ کے واسطے مدینہ کو تیاری جانے کی کرنے لگا تو قریش نے دیکھکر اسکو کہا کہ تو سب سے
پہلے جلدی نکر ہم ڈرتے ہین کہ ہمارے اسیرون کے باب مین تو ہمپر فساد ڈالیگا کیونکہ محمد کو ہماری ہلاکت منظور ہے
تو وہ سر بہا ہمارے اسیران مین ہمپر غادو گرانی کرینگے پس اگر تجکو وسعت ومقدرت ہے تو تیری قوم کو وہ مقدرت نہین ہے
جو تجکو ہے مطلب نے کہا مین نہ چلونگا جبتک اور لوگ جاوینگے چنانچہ اُسنے اُنسے فریب کیا کہ جب وہ غافل ہوئے
تو رات کو اپنے ناقہ پر سوار ہو کر نکلا اور چار شب مین مدینہ کو پہونچا اور چار ہزار سر بہا اپنے باپ کا دیکر چھڑا لایا پس
قریش نے اُسکو اس بات پر ملامت کی اُسنے کہا مین ایسا نہ تھا کہ اپنے باپ کو اُس قوم کے ہاتھ مین اسیر چھوڑون
اور تم لوگ سو رہنے والے اور باز رہنے والے کام سے یعنی غافل و کاہل ہو ابو سفیان نے کہا یہ لڑکا نوجوان خود رائے
ہمپر فساد ڈالنے والا ہے واللہ مین سر بہا نہین دینے والا ہون عمرو بن ابی سفیان یعنی اپنے بیٹے کا اگرچہ وہ سال بھر
وہان پڑا رہے یا چھوڑ دیوین اُسکو محمد واللہ مین تمسے زیادہ نادار نہین ہون ولیکن مین مکروہ جانتا ہون اس بات کو
کہ واقع کرون تمپر وہ امر جو شاق ہو تمپر حالانکہ عمرو بھی مثل اور اسیرون کے تھا یہ کہے ہے

نام اُن لوگون کے جو بمقدمہ اسیرون کے آگے سے گئے

بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط و عمرو بن الربیع برادر ابی العاص تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے
جبیر بن مطعم اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن ابی ربیعہ
وخالد بن الولید و ہشام بن ولید بن المغیرہ و فروہ بن السائب و عکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے ابی بن خلف و
عمیر بن وہب اور بنی سہم سے المطلب بن ابی وداعہ و عمرو بن قیس اور بنی ملک بن حسل سے مکرز بن حفص
بن الاخیف راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ
جب اہل مکہ نے بمقدمہ فدا سے دینے اسیرون کے لوگون کو روانہ کیا تو زینبؑ بنت رسول خدا صلعم نے بھی بمقدمہ
سر بہائے ابی العاص بن الربیع اپنے شوہر کے ایک شخص کو بھیجا اور اسی مقدمہ مین ایک اپنا قلادہ یعنی حمیل جو حضرت
رضی اللہ عنہا کی تھی بطریق سر بہا بھیجا اور راوی کہتے ہین کہ وہ قلادہ مہرہ یمانی کا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے

یعنے وہ لوگ جو بدر مین مارے گئے لیحق الحق یعنی تا غالب کرے حق کو اور خوار کرے باطل کو جو کفار
لائے تھے سامان جنگ وغیرہ ولو کرہ المجرمون یعنی قریش اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم
بالف من الملائکۃ مردفین یعنی بعض ملائکہ بعض کے یعنی پے در پے وما جعلہ اللہ الا بشری ای
بشارت ان فرشتون کی جنگی خبر مسلمین کو دی گئی تھی اور تاکہ وہ لوگ یقین کرین کہ ہر آئینہ خدائے تعالی
مدد کرتا ہی اذ یغشیکم النعاس امنۃ منہ یعنی آویگی تمکو نیند جب امن پاؤگے دشمن سے آخر اسی کو
خدا نے تمھارے دل مین ڈال دیا وینزل علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ جبکہ بعض اصحاب کو جنب
ہوا تھا ویذہب عنکم رجز الشیطان یعنی وسوسہ شیطان کہ نماز پڑھتے تھے اور غسل جنابت نکرتے تھے
ولیربط علی قلوبکم یعنی ساتھ طمانیت کے ویثبت بہ الاقدام کیونکہ مقام ودشت کا تھا پس محکم کیا
قدم کو لغزش سے اذ یوحی ربک الی الملائکۃ انی معکم فثبتوا الذین آمنوا پس ہلاک بصورت انسان
متشکل ہوکر کہتے تھے ہم ثابت قدم ہین یعنی تم بھی ثابت رہو قریش کوئی چیز نہین ہین سالقی
فی قلوب الذین کفروا الرعب یعنی ہاتھ اونکے کانپتے تھے اس واقعہ سے اور ترسان ولرزان تھے
حالت اضطراب مین مثل سنگریزون کے طشت مین فاضربوا فوق الاعناق یعنے اعناق
جمع عنق گردن واضربوا منہم کل بنان یعنی دست وپا ذلک بانہم شاقوا اللہ ورسولہ یعنی جن
لوگون نے ساتھ خدا کے کفر کیا اور رسول خدا کا انکار کیا وقولہ تعالی فذوقوہ یعنے بدر مین
قتل اور آخرت مین عذاب نار اذا لقیتم الذین کفروا زحفا الی قولہ وبئس المصیر یعنی روز بدر
فلم تقتلوہم ولکن اللہ قتلہم یعنی بنا بر قول ایک شخص کے اصحاب نبی صلعم مین سے کہ مین نے فلان
کو قتل کیا وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنی جسوقت نبی صلعم نے مشت خاک طرف کفار
کے پھینکی تھی یہانتک کہ انھون نے حضرت کو سامنے سے جاتے نہین دیکھا ولیبلی المومنین منہ
بلاء حسنا یعنی نصرت خدا کی واسطے مومنین کے بروز بدر ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح قول ابوجہل
اللہم اقطعنا للرحم واتانا بالا یعرف فاحنہ یعنی اے خدا جو ہم مین سے قطع رحم کرتا ہے اور وہ باتین
ہمارے پاس لایا ہے جو پہچانی نہین جاتی پس ہلاک کر اسکو تئین وان تنتہوا یہ خطاب ہے ان
لوگون سے جو باقی رہ گئے تھے قریش مین سے فہو خیر لکم یعنی اسلام قبول کرو وان تعودوا یعنی
واسطے قتال کے نعد یعنی واسطے قتل تمھارے ولن تغنی عنکم فئتکم شیئا یعنی قریش نے کہا تھا
کہ ہمارے لیے مکہ مین جماعت ہے کہ خوب جنگ کرینگے محمد سے پس ہم فائز ہونگے اس سے یا ایہا الذین
آمنوا اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون یعنی بلا نا حضرت کا یہ آیہ نازل ہوا اور ہر

یعنی وہ قافلے والے آگے قافلہ کے آئے یعنی قافلہ شتر سواران کے از دیگرے آگے پیچھے نکل جانے لیہلک من ہلک عن بینۃ یعنی قتل کیا گیا وہ شخص جو قتل کیا گیا ہے بعد روحجت سے یعنی جو کشتہ حجت ہو ویحییٰ یعنی جو زندہ رہا ہمیں سے بعد حجت پر اذ یریکہم اللہ فی منامک قلیلاً یعنی اس روز جب خواب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو وہ لوگ قلیل النظر آپکے حضرت کی نگاہ میں ولو اراکہم کثیراً لفشلتم یعنے عسا ہی آجاتے تم ولتنازعتم یعنی تم باہم اختلاف کرتے ولکن اللہ سلم یعنے اختلاف فیما بین سے انہ علیم بذات الصدور یعنی تمھارے ضعف قلوب کو یا ایہا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیراً یعنے جمع ہوکر تم سبکے سب پس فرار نکرو بلکہ تکبیر خدا کہو ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم وصبروا یعنے سبب پر حق تعالی فرماتا ہے کہ تکبیر کہو خدا کی اپنی دلوں میں اور اظہار تکبیر کا کیونکہ اظہار تکبیر کا حرب میں جبن و بودے پن ہے ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارہم بطراً اورئاء الناس ویصدون عن سبیل اللہ یعنی مخرج قریش سے طرف بدر کے واذ زین لہم الشیطان اعمالہم وقال لا غالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم یہ سارا کلام سراقہ بن جعشم کا تھا فرماتا ہے حق تعالی کہ جس امر میں کہ لوگ مشورہ کرتے تھے اس روز ابلیس بصورت سراقہ ظاہر ہوا فلما تراءت الفئتان یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قریش نکص یعنی ابلیس کیونکہ وہ دیکھتا تھا ملائکہ کو کہ قتل کرتے ہیں اور اسیر کرتے ہیں وقال انی بریء منکم انی اری ما لا ترون کہ اسنے دیکھا ملائکہ کو اذ یقول المنافقون والذین فی قلوبہم مرض غر ہؤلاء دینہم یعنی کچھ لوگ تھے کہ اقرار کیا تھا اسلام کا بسبب قلیل النظر آنے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی نگاہ میں تو ذلیل و حقیر سمجھا انھوں نے اور یہ کلام کیا پس مارے گئے اسی حالت کفر پر یضربون وجوہہم وادبارہم یعنے انکے سر کو کہ ادبار کنایہ ہے سرین سے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان روات کثیر کے مجاہد اسامہ بن زید سے اور اسامہ نے اپنے باپ سے روایت کی کداب آل فرعون یعنی مثل کردار آل فرعون و در بارہ قولہ تعالی ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا الی قولہ و ہم لا یتقون یعنے بنی قینقاع و بنی نضیر و قریظہ یہ تینوں نام قبیلہ کا ہے فاما تثقفنہم فی الحرب فشرد بہم یعنی قتل کروانکو در اما تخافن من قوم خیانۃ آخر آیہ تک نازل ہوا در بارہ بنی قینقاع کے تب رسول خدا صلعم اس آیہ کو انکے پاس لیگئے واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ یعنی تیر اندازی وغیرہ من رباط الخیل یعنی باندھوں گھوڑونکو کہ وہ سہیل کرتے ہیں اور نمایش کیے جاتے ہیں وآخرین من دونہم لا تعلمونہم اللہ یعلمہم یعنی خیبر والے وان جنحوا للسلم فاجنح لہا تا آخر آیہ یعنی قریظہ ان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ ہو الذی ایدک بنصرہ یعنی قریظہ و نضیر جبکہ انھوں نے کہا تھا کہ ہم اسلام لاوینگے اور آپکی اتباع کرینگے یا ایہا النبی حسبک اللہ

اسنے فرار کیا اور جو کوئی فرار کرے تین آدمی سے تو یہ فرار نہیں ہے در بارہ قولہ تعالیٰ الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرا واحلوا قومہم دار البوار مراد اس آیت سے قوم قریش ہیں روز بدر و قولہ تعالیٰ حتی اذا اخذنا مترفیہم بالعذاب یعنی بسیف روز بدر و قولہ تعالیٰ ولنذیقنہم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر عذاب ادنیٰ یعنی سیف روز بدر راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو ہریرہ سے در بارہ قولہ تعالیٰ اخذنا مترفیہم بالعذاب اسنے کہا یعنی یوم بدر اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے بطرق اسناد دیگر رواۃ کے مجاہد سے اسنے کہا مراد ہے سیف سے روز بدر اور کہا راوی نے خبر دی مجھے محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ بسیار کے عمر بن عثمان مخزومی سے اسنے عبد الملک بن ابی سعید سے اسنے مجاہد سے اسنے ابی بن کعب سے در باب قولہ تعالیٰ یاتیہم عذاب یوم عقیم اسنے کہا مراد ہے روز بدر

ذکر ان لوگون کا جو اسیر ہوے تھے مشرکین میں سے

واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اسنے محمود بن لبید سے کہ اسیر کیے گئے بنی ہاشم میں سے عقیل بن ابی طالب محمود نے کہا انکو اسیر کیا تھا عبید بن اوس الظفری نے اور اسیر کیے گئے نوفل بن الحارث و حبار بن صخر اور عتبہ جو حلیف بنی ہاشم کا تھا یعنی ہم عہد و ہم قسم تھا اس بات پر کہ دونون میں جسپر کوئی قتال واقع ہو دوسرا اسکی کمک و مدد کرے اور وہ بنی فہر سے اور بنی المطلب بن عبد مناف سے تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو الحویرث سے اسنے کہا اسیر ہوے بنی المطلب بن عبد مناف سے دو آدمی ایک سائب بن عبید و عبید بن عمرو بن علقمہ کہ ان دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا خبر دی مجھکو محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اسکو محمد نے اسکو واقدی نے اسنے کہا مجھ سے بیان کیا اس بات کو ابن ابی حبیبہ نے عبد الرحمان الانصاری سے کہ کوئی ان دونون یعنے سائب و عبید سے قیدیون میں مقدم نہ تھا اور یہ دونون نادار تھے کچھ مال نہ رکھتے تھے پس نبی صلعم نے ان دونون کو بغیر فدیہ رہا کر دیا اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط قیدیون میں بمقام صفرا قتل کیا گیا اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے بحکم نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسکو قتل کیا اور اسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے دیگر منجملہ اسیرون کے حارث بن ابی وجرہ تھا کہ اسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور در بارہ فدیہ دینے اسکے ولید بن عقبہ بن ابی معیط آیا تھا اور فدیہ اسکا چار ہزار درہم لے گیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے ابو عفیر سے کہ جب حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے واسطے چھوڑنے قیدیون کے تو جس شخص کو اسیر کیا تھا سعد بن ابی وقاص نے اول مرتبہ بعد ازان جب باہم قرعہ کیا لوگون نے قیدیون پر تب وہ سعد کے حصہ میں آیا

اور عمرو بن ابو سفیان جسکو علی نے اسیر کیا تھا بہ تقسیم حصہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اسکو حضرت نے عوض
سعد بن النعمان بن اکال کے جب وہ عمرہ کرنے چلا تھا بھیجا تھا پس وہ مکہ میں محبوس ہوگیا اور ابو العاص
بن الربیع کو اسیر کیا تھا خراش بن الصمہ نے راوی نے کہا مجھ سے اس بات کو بیان کیا اسحاق بن حارجہ نے
عبداللہ نے اپنے باپ سے اُسنے کہا واسطے فدیہ ابی العاص کے اسکا بھائی عمرو بن الربیع آیا تھا اور لیے بھائی ابی العاص
کو اور ابو رشیہ نے حلیف کو بندہ دیکر چھڑا لیگیا اور عمرو بن الارزق کو بھی عمرو بن الربیع چھڑا لیگیا اور وہ حصہ میں تمیم
مولی خراش بن الصمہ کے تھا اور عقبہ بن الحارث الحضرمی کو عمارہ بن حزم نے قید کیا تھا اور وہ ازروئے قرعہ کے
حصہ میں ابی بن کعب کے آیا تھا اسکو عمرو بن سفیان بن امیہ نے فدیہ میں لیا اور ابو العاص بن نوفل بن عبد شمس کو
اسیر کیا تھا عمار بن یاسر نے اُسکے فدا کے لیے اسکا برادر عم زاد آیا تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عدی بن
الخیار تھا کہ اُسکو خراش بن الصمہ نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبدالوہاب نے
اس سے حدیث بیان کی محمد نے اُس سے واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے بیان کیا اس بات کو ایوب بن النعمان نے
کہ منجملہ قیدیون کے عثمان بن عبد شمس بن اخی عتبہ بن غزوان حلیف قریش کا تھا اسکو حارثہ بن النعمان نے
اسیر کیا تھا اور ایک ابو ثور تھا کہ ان لوگوں کو جبیر بن مطعم نے فدیہ میں لیا تھا اور ابو ثور کو مرثد الغنوی نے تین
آدمیوں مین قید کیا تھا اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابو عزیز بن عمیر تھا جسکو اسیر کیا تھا ابو الیسر نے بعد اسکے
کہا گیا اسیر پس وہ حصہ میں محرز بن نضلہ کے آگیا اور برادر ابو عزیز کے برادر مادری و پدری یعنی حقیقی مصعب بن عمیر
اصحول نے محرز سے کہا کہ دونوں ہاتھ ابو عزیز کے مضبوط باندھ لے یعنی اسکو قابو میں رکھ کہ اسکی مادر مکہ میں
بڑی مالدار ہے تب ابو عزیز نے کہا اے میرے بھائی تو میرے حق مین اُسکو ایسی وصیت کرتا ہے مصعب نے کہا
وہ ہی میرا بھائی ہے قریب تر تجھ سے پس اُسکی مادر نے اُسکے لیے چار ہزار درم فدیہ بھیجا اور یہ بعد اسکے کہ اُسے دریافت
کیا تھا کہ کسقدر زیادہ تر فدیہ دیا جاتا ہے قریش کا لوگوں نے کہا چار ہزار اور منجملہ قیدیوں کے اسود بن عامر بن الحارث
بن السباق تھا جسکو حمزہ بن عبد المطلب نے اسیر کیا تھا اور وہ تھا مین در بارہ فدیہ اُسکے طلحہ بن ابی طلحہ دو ہزار دینار
لایا تھا اور بنی اسد بن عبد العزی مین سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد تھا اسکو عبدالرحمن بن عوف
نے اسیر کیا تھا اور منجملہ اُنکے حارث بن عائذ بن اسد تھا جسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اسیر کیا تھا اور سالم بن شماخ تھا اسکو
سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا پس ان تینوں اسیروں کے فدیہ میں عثمان بن حبیش نے آکر تینوں کے فدیہ میں چار ہزار درم ادا کیا
اور بنی تیم سے مالک بن عبداللہ بن عثمان تھا اسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے اسیر کیا تھا مگر وہ بحالت قید مدینہ میں مرگیا
بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن المغیرہ تھا اسکو سواد بن غزیہ نے اسیر کیا تھا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ تھا وہ بلال کا
تھا اور عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ تھا جو چھڑا لیگیا تھا روز جنگ نخلہ کے جو درمیان مکہ و طائف کے واقع ہے

اور اُسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ تیمی نے روز جنگ بدر پس عبد اللہ نے کہا احمد ہو واکہ آپنے طلب کیا مجکو مجھ پر کہ ہر آئینہ
پنجیر ابھا اُسکا تھا اول مرتبہ بین روز نخلہ پس ان سب کے فدا بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے اقدم کیا اور ہر ایک
کے لیے چار ہزار فدیہ دیا اور منجملہ قیدیون کے ولید بن الولید بن المغیرہ تھا کہ اُسکو عبد اللہ بن جحش نے اسیر
کیا تھا پس اسکے فدیہ کے واسطے اُسکے دونون بھائی خالد بن الولید و ہشام بن الولید آئے پس باز رہا و بجائے خود
رہا عبد اللہ بن جحش یہان تک کہ ان دونون نے چار ہزار اسکا فدیہ دیکر لے لیا ولیکن ارادہ ہشام کا اس مقدار
تک نہ تھا بلکہ تین ہزار تک ارادہ رکھتا تھا تب خالد نے اپنے بھائی ہشام سے کہا کہ آیا وہ تیری مان کا بیٹا نہین ہی
یعنی کیا برادر حقیقی نہین ہی واللہ اگر انکار کیا جاتا اسقدر سے اس اس مقدار تک تو بھی مین ایسا کرتا بعد ازان وہ
دونون اسکو لیکر چلے جب پہونچے ذوالحلیفہ مین جو میقات احرام ہی اہل مدینہ کا پس یکایک ولید بن الولید اپنے
بھائیون سے چھڑ بھاگا اور حاضر ہوا خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قبول اسلام کیا لوگون نے کہا
تو نے قبل فدیہ کے قبول اسلام نہ کیا تھا آپنے کہا مجکو ناگوار ہوا اسلام لانا اپنا تاوقتیکہ فدیہ دون جسطرح دیگئی میری
قوم تب اسلام لائی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے کہ اس حدیث کو نقل
کیا یحیی بن المغیرہ نے اپنے باپ سے اُسنے خبر دی بمثل اسکے جو مذکور ہوا سوائے اس بات کے کہ اُسکو اسیر کیا تھا
سلیط ابن قیس المازنی نے اور منجملہ قیدیون کے قیس بن سائب تھا جسکو اُسکے غلام ابن حسحاس نے اسیر کیا تھا
چند روز تک اپنے پاس اُسکو محبوس رکھا اس مظنہ سے کہ اُسکے پاس مال ہی چنانچہ فروہ بن السائب برادر قیس کا
واسطے فدیہ قیس کے آیا اور وہ بھی چند روز مقیم رہا بعد ازان چار ہزار درہم کو مع نقد و جنس تھا فدا و بکر اسکو لیگیا اور قیدیون
مین قبیلہ بنی ابی رفاعہ سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور اسکا کچھ مال نہ تھا اسکو
کسی نے مسلمین مین سے اسیر کیا تھا چنانچہ وہ چند روز پاس مسلمین کے منتظر رہا پھر رہا ہو اور قیدیون مین سے ابو المنذر بن
ابی رفاعہ بن عائذ تھا کہ دو ہزار درہم سر بہا اُسکا لیا گیا اور اسیرون مین عبد اللہ تھا جسکی کنیت ابو عطا ابن سائب بن عائد
بن عبد اللہ تھی کہ اسکا ایک ہزار درہم فدیہ لیا گیا اور اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور قیدیون مین
مطلب بن حنطب بن الحارث بن عبید بن عمر بن مخزوم تھا یہ وہ شخص ہی جسکو ابو ایوب انصاری نے اسیر کیا تھا
اُسکا کچھ مال نہ تھا کہ بعد چند روز کے رہا کیا گیا اور اسیرون مین خالد بن الاعلم حلیف قریش کا تھا قبیلہ عقیلی سے
کہ وہ یہ شعر پڑھا کرتا تھا۔ لسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا + ولکن علی قدامنا تقطر الدما + ہم وہ نہین ہین کہ ہماری
پس پشت پر ہمارے زخمون سے خون جاری ہو ولیکن ہم وہ ہین کہ ہمارے قدمون پر لوگون کے قطرات
خون ٹپکین چنانچہ اسکے فدیہ کے لیے عکرمہ بن ابی جہل آیا اور اُسکو حباب بن المنذر بن الجموح نے اسیر کیا تھا اور یہ سب
اٹھ سیر تھے اور قیدیون مین بنی جمح سے عبد اللہ بن ابی بن خلف تھا اور اُسکو فروہ بن عمرو البیاضی نے

اسیر کیا تھا اور اس کا فدیہ اسکے باپ اُسکا ابی بن خلف لایا تھا کیونکہ اُسنے ایک مدت تک اُسکو اپنے ہاں
قیدیوں میں ابو عزہ عمرو بن عبداللہ بن وہب تھا جسپر احسان کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور
اس سے حلف لیا تھا کہ اب کسی کے لیے لوگوں کو جمع نہ کرے پس حضرت صلعم نے اُسکو بغیر فدیہ چھوڑ دیا چنانچہ پھر وہ
روز جنگ احد گروہ مشرکین میں سے قید ہو کر قتل کیا گیا اور قیدیوں میں وہب بن عمیر بن وہب بن خلف تھا کہ
اسکے فدیہ کے واسطے اُسکا باپ عمیر بن وہب بن خلف آیا تھا جب کہ اسکو صفوان نے طرف رسول خدا صلعم کے
بھیجا تھا پس عمیر اسلام لایا تو اُسکے بیٹے کو حضرت نے بغیر فدیہ چھوڑ دیا اور اُسکو رفاعہ بن رافع الزرقی نے اسیر
کیا تھا منجملہ قیدیوں کے ربیعہ بن دراج بن العنبس بن وہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا وہ نادار تھا اوسکو
کچھ لیکر چھوڑ دیا اور اسیروں میں فاکہ مولی امیہ بن خلف تھا اُسکو سعد ابی وقاص نے اسیر کیا تھا یہ سب چار آدمی
تھے اور اسیروں میں اولاد سہم بن عمرو سے ابو وداعہ بن ضبیرہ تھا اور اول جس اسیر کا فدیہ لیا گیا وہ یہی تھا اسکے
فدیہ کے واسطے اسکا بیٹا مطلب آیا تھا اور چار ہزار درم فدیہ اسکا دیا تھا اور اسیروں میں فروہ بن خنیس بن حذافہ
بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ ثابت بن اقرم نے اُسکو اسیر کیا تھا اُسکے فدیہ کے باب میں عمرو بن قیس آیا تھا کہ چار
ہزار درم اُسکے فدا میں دیا تھا اور اسیروں میں حنظلہ بن قبیصہ بن حذافہ بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ
اُسکو عثمان بن مظعون نے اسیر کیا تھا اور اسیروں میں حجاج بن الحارث بن سعد تھا اُسکو عبد الرحمان بن عوف نے
اسیر کیا تھا وہ بھاگا اُسکو پکڑ لیا تھا ابو داود المازنی نے یہ سب چار آدمی تھے اور اسیروں میں اولاد مالک بن
حسل سے سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک تھا اُسکے فدیہ کے باب میں مکرز بن حفص بن
الاخیف آیا تھا اور سہیل کو مالک ابن دخشم نے اسیر کیا تھا اور اشعار پڑھے جسکا مضمون یہ ہے کہ میں نے اسیر کیا
سہیل کو کہ تمامی مردم میں سے مجکو سوائے سہیل کے اور کسی کی تلاش نہ تھی اور قبیلہ خندف جانتے ہیں کہ
ہر آئینہ جوان مرد سہیل جوانمرد ہے انکا جبکہ اُن سے ظلم اور اہانت کرتے ہیں درحال آنکہ میں نے یہ تلوار اُسکو ماری
کہ وہ خم ہو گیا یعنی عجز سے جھک گیا پس ایسے صاحب شہرت کو قتل کرنا میں نے اپنے دل پر جبر کیا پس جب کہ
مکرز آیا تو درباب سہیل کے تمام رضامندی اعلی درجہ کا فدیہ چار ہزار درم قرار پایا تب مسلمین نے کہا
حاضر کر اُسے کہا بہت اچھا مگر ایک شخص کو اس شخص کی جگہ محبوس رکھو اور اُسکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے فدیہ
جا کر بھیج دیگا تب عبداللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزناد نے کہا کہ اسی کو اُسکے بدلے رکھو
پس مکرز کو محبوس رکھا اور سہیل کو رہا کیا چنانچہ سہیل نے جا کر مکہ سے زر فدیہ بھیج دیا اور اسیروں میں
ابن زمعہ بن قیس بن نصر بن مالک تھا کہ اُسکو عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو نے اسیر کیا اور اسیروں میں عبد الرحمن
تھا اسکا نام پہلے عبد العزی تھا بعد رسول اللہ صلعم نے بعد اسلام کے اُسکا نام عبد الرحمان رکھا اور وہ عبد الرحمان

لو اشعار
اسرت سہیلا فلم
اتبع بہ غیرہ
من جمیع الامم وخندف
تعلم ان الفتی فتاہا سہیل
اذا یظلم
ضربت بذی الشفر حتی انثنی
واکرہت نفسی علی
ذی العلم

بن شنوبن وقدان بن قیس ہو اسکو نعمان بن مالک نے اسیر کیا تھا یہ سب تین آدمی تھے اور اسیرون مین بنی نمر سے طفیل بن ابی قیع وابن مجارم تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان روادکثیرہ کے تذ بن یحیی بن حبان سے اُسنے کہا وہ سب اسیر جو شمار کیے گئے اونچاس تھے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے ابن المسیب سے آسنے کہا کہ ستر آدمی قید تھے اور ستر آدمی مقتول تھے اور ابن عباس سے بھی مثل اسی کے منقول ہو اور راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کے زہری سے اُسنے کہا کہ شمار قیدیون کا ستر سے زیادہ تھا اور تعداد مقتولون کی بھی ستر سے زائد تھی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے عبد الرحمان بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اُسنے کہا روز جنگ بدر چوہتر آدمی اسیر ہوے تھے

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو طعام داری کرتے تھے اپنے ہمراہیون کی اثنار راہ بدر مین

واقدی نے روایت کی عبد اللہ بن جعفر سے اُسنے محمد بن عثمان الیربوعی سے اُسنے عبد الرحمان بن سعید بن یربوع سے اُسنے کہا طعام داری کرنے والے بدر مین نو آدمی تھے از انجملہ بنی عبد مناف مین سے تین شخص تھے حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد مین سے دو شخص تھے زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن العدویہ اور بنی المخزوم سے ایک ابوجہل بن ہشام تھا اور بنی جمح سے ایک امیہ بن خلف تھا اور اولاد سہم سے دو شخص تھے نبیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج کے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اُس سے حدیث بیان کی محمد نے واقدی نے کہا مجھ سے روایت اسمعیل بن ابراہیم نے موسی بن عقبہ سے اُسنے کہا اول جسنے نحر کیا دس شتر واسطے قافلہ کے بیچ راہ طہران کے وہ ابوجہل تھا بعد ازان امیہ بن خلف نے عسفان مین نو شتر ذبح کیے اور سہیل بن عمرو نے بمقام قدید دس شتر ذبح کیے پھر متوجہ ہوے وہ لوگ پانی کی طرف جانب دریا تو راستہ بھول گئے پس وہان ایک روز مقام کیا چنانچہ نحر کیا اُن لوگون کے لیے شیبہ بن ربیعہ نے نو شتر بعد ازان صبح کو جحفہ مین داخل ہوے وہان عتبہ بن ربیعہ نے لوگون کے لیے دس شتر ذبح کیے بعد اتران بمقام ابوا پہونچے تو قیس الجمحی نے اُن لوگون کے واسطے نو شتر ذبح کیے بعد ازان فلان نے دس شتر نحر کیے اور نحر کیا اُنکے لیے حارث بن عامر نے نو شتر بعد ازان ابو البختری نے آب بدر پر یعنے چاہ پر پہونچکر دس شتر ذبح کیے اور اُسی مقام پر قیس نے بھی نو شتر ذبح کیے بعد ازان مشتغل بحرب ہوے پس کھاتے رہے اپنے پاس کے زاد و توشہ سے اور کہا ابن ابی الزناد نے کہ واللہ میرے ظنہ مین قیس ایک شتر پر بھی قدرت نہین رکھتا تھا عدد واقدی قیس جمحی کو نہین پہچانتا ہو اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی عبد الوہاب نے باسناد فلان و فلان:

روات کثیر کے ام کرمت السورے ت اے اے ات اسے کہاطعام داری میں بہت سے لوگ
شریک ہوتے تھے مگر ست ایک شخص کی طرف دکھاتی تھی اور ماقی بدر شہید تھے واقدی نے
روایت کی عبداللہ بن جعفر سے آپ کہا میں نے سوال کیا زہری سے کہ کسقدر لوگ مسلمین سے شہید
مدینہ کے باجود سمارا ان سے مجھے شمار کرادیا ہیں وہ دو لوگ ہیں جنکا میں نے نام لیا راوی نے
کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے باسناد ہاں روات کے عاصم بن عمرو بن سو وہاں سے قتل ہم
مذکور کے اور کہا چہ مرد مہاجرین میں سے تھے اور آٹھ انصار میں سے چنانچہ بنی المطلب بن عبد مناف میں سے
تو عبیدہ بن الحارث تھے انکو شیبہ بن ربیعہ نے قتل کیا اور انکو رسول خدا صلعم نے صفرا میں دفن کیا اور
بنی زہرہ میں سے عمیر بن ابی وقاص تھے انکو قتل کیا تھا عمرو بن عبدود نے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے
باسناد روات کثیرہ اسمعیل بن محمد سے اسنے کہا اور شہدا مدینہ عمیر بن عبد عمرو ذو الشمالین تھے بیٹے
انکے دست چپ میں بھی زور برابر دست راست کے تھا کہ دونوں ہاتھ کی قوت سے برابر کام کرتے تھے
اسلیے حضرت نے انکو خطاب ذو الشمالین کا دیا اور بعضے کہتے ہیں انکے بائیں ہاتھ میں ایک دوسرا ہاتھ
بطریق عدد کے لگا تھا اسواسطے وہ ذو الشمالین مشہور تھے لیکن صحیح یہ ہے اول ہوا انکو اسامہ جشمی نے قتل
اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر حلیف بنی سعد میں بکر تھے انکو قتل کیا مالک بن زہیر جشمی نے
اور شہید ہوئے مہجع مولی عمر انکو عامر بن الحضرمی نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد روات
کثیرہ کے زہری سے اسنے کہا کہتے ہیں کہ اول قتیل جو شہید ہوا مہاجرین میں سے وہ مہجع مولی عمر تھے اور
بنی الحارث میں سے صفوان بن بیضا تھے انکو قتل کیا طعیمہ بن عدی نے راوی نے کہا مجھے اس حدیث
کو سوال کیا خبر دی جعفر بن عمرو نے جعفر بن عمرو سے کہ انصار میں بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر تھے
جنکو شہید کیا ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ تھے جنکو شہید کیا عمرو بن عبدود نے اور بعضے کہتے ہیں کہ طعیمہ بن
عدی نے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ تھے جنکو تیر مارا تھا حبان بن العرقہ نے کہ انکے
گلے میں لگا تو شہید ہوئے واقدی نے کہا میں نے ایک شخص اہل مکہ سے سنا کہ وہ ابن العرقہ کہتے تھے
بیٹے الفتح اور بنی مالک بن النجار سے عوف و معوذ دونوں بیٹے عفرا کے تھے کہ ان دونوں کو ابو جہل نے
شہید کیا اور بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن الحمام بن الجموح تھے انکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے کہا راوی نے
مجھے خبر دی محمد نے باسناد روات کثیرہ کے کہ اول قتیل جو شہید ہوئے انصار میں سے بیچ اسلام کے وہ عمیر
بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم نے شہید کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ اول قتیل حارثہ بن سراقہ ہیں جنکو تیر مارا
حبان بن العرقہ نے اور بنی زریق میں سے رافع بن المعلی ہیں انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور

بنی الحارث بن الخزرج مین سے یزید بن الحارث بن نحیم ہین جنکو شہید کیا نوفل بن معویہ الدیلی نے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد روات کثیرہ کے ابن عباس سے انھون نے کہا کہ انسہ مولی النبی صلعم بدر مین شہید ہوے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زبیر بن عدی سے اسنے عطا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شہداء بدر پر نماز جنازہ پڑھی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباس سے مثل اس حدیث کے اور واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی یونس بن محمد الظفری نے اسنے کہا میرے باپ نے مجکو چار قبرین دکھلائین بمقام سیر سعب کے تنگناے صفرا سے اور کہا یہ لوگ مسلمین سے شہداء بدر ہین اور تین قبرین بمقام دبہ قیس جو زیر عین المستعجلہ واقع ہو اور قبر عبیدہ بن الحارث کی مجھے دکھائی بمقام ذات اجدال ایک گوشہ تنگ مین جو نیچے سین الجدول کے واقع ہو اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو عبدالوہاب نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ انھون نے کہا کہ معاض بن ماعض زخمی ہوے تھے بدر مین اور اسی زخم سے وفات کی مدینہ مین اور عبید بن السکن جسوقت چلے تھے یعنے بدر سے تو بیمار ہوے اور وفات پائی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ سعید بن عمرو سے انھون نے کہا کہ اول انصاری جو شہید ہوے مسلمین مین سے وہ عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے کہ انکو عامر بن الحضرمی نے بدر مین شہید کیا اور مسلمانون مین اول جو شخص شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع تھے انکو شہید کیا عامر بن الحضرمی نے و نیز انصار مین سے عمیر بن الحمام تھے انکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے اور بعضے کہتے ہین کہ انصار مین شہید اول حارثہ بن سراقہ ہین جنکو حبان بن العرقہ نے تیر سے شہید کیا

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو قتل کیے گئے بدر مین

بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب تھا اُسکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے داؤد بن الحصین سے اُسنے کہا کہ منجملہ مقتولین مشرکین کے حارث بن الحضرمی تھا اُسکو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور عامر بن الحضرمی تھا اُسکو قتل کیا عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور مقتولین مین عمیر بن ابی عمیر اور پسر اُسکا اور دو غلام اُنکے تھے کہ سالم مولی ابی حذیفہ نے عمیر بن ابی عمیر کو قتل کیا اور عبیدہ بن سعید بن العاص کو زبیر بن العوام نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہ عاص بن سعید کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقبہ بن ابی معیط کو جب کہ وہ صفرا مین قید تھا تو عاصم بن ثابت نے بحکم نبی صلعم بسیف قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کو حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور شیبہ بن ربیعہ کو عبیدہ بن الحارث نے قتل کیا چونکہ ضربت عبیدہ سے وہ زخمی ہو گیا تھا تو اُسپر حمزہ اور علی نے تیزدستی سے حملہ کر کے کام اُسکا تمام کیا اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا

وہ عامر بن عبداللہ کو جو حلیف تھا قریش کا اور قبیلہ انمار سے تھا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری
روایت میں جو داؤد بن الحصین سے منقول ہے عامر بن عبداللہ کو سعد بن معاذ نے قتل کیا یہ سب بارہ آدمی قتل
ہوئے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل کو خبیب بن اساف نے قتل کیا اور طعیمہ
بن عدی کو حمزہ بن عبد مناف نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی اسد سے زمعہ بن اسد کو ابو دجانہ
نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے اس نے کہا زمعہ بن اسد کو
حارث المخدج نے قتل کیا اور زمعہ بن حارث بن زمعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقیل
بن الاسود بن المطلب کو حمزہ و علی نے شریک ہو کر قتل کیا واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی ابو معشر
نے کہا کہ عقیل بن الاسود کو تنہا علی نے قتل کیا اور ابو البختری عاص بن ہشام کو مجذر بن زیاد نے قتل کیا
اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ کثیرہ عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ ابو البختری عاص بن ہشام کو ابو داؤد
المازنی نے قتل کیا اور ایک روایت میں ابو اوس بن النعمان نے اپنے باپ سے نقل حدیث کی ہے کہ ابو البختری کو ابن الیسر نے
قتل کیا اور نوفل بن خویلد بن اسد جسکو ابن العدویہ کہتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قتل
ہوا اور واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن زیاد سے اس سے ابن ابی حبیبہ نے
داؤد بن الحصین سے اس سے حدیث بیان کی عمرو بن حاکم ابی الاسود نے ان پانچ مقتولوں کو اور بنی عبد الدار بن قصی
سے نضر بن الحارث بن کلدہ کو جب وہ اثیل میں قید تھا تو علی بن ابی طالب نے بحکم نبی صلعم تلوار سے قتل کیا اور زید
بن ملیص کو بھی جو مولی عمیر بن ہشام بن عبد مناف ابن عبد الدار کا تھا علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور دوسری
روایت میں باسناد رواۃ بسیار یعقوب بن عتبہ سے منقول ہے کہ زید بن ملیص کو بلال کو قتل کیا یہ دو آدمی قتل
ہوئے اور بنی تیم کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت میں رواۃ کثیرہ سے منقول ہے
کہ عثمان بن مالک کو صہیب نے قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھ سے اس حدیث کو بیان کیا موسیٰ بن محمد نے
اپنے باپ سے کہ یہ دو آدمی قتل ہوئے اور ابو جہل جو بنی مخزوم بن یقظہ سے ہے و بعد ازاں بنی المغیرہ
بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے ہے اسکو معاذ بن عمرو بن الجموح اور معوذ و عوف دونوں بیٹے عفرہ کے
ان تینوں نے ملکر زخمی کیا اور عبداللہ بن مسعود نے اسکا کام کیا اور عاص بن ہشام بن المغیرہ کو عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اسکو رواۃ کثیرہ سے
نافع بن جبیر سے اور محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن زیاد سے مثل روایت مذکورہ کے اور
کہا یزید بن تمیم التیمی کو جو حلیف قریش کا تھا قتل کیا عمار یاسر نے اور دوسری روایت میں باسناد
رواۃ کثیرہ عبداللہ بن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے نقل کی اس سے کہا کہ جسے کہتے ہیں یزید بن تمیم کو علی

علیہ السلام نے قتل کیا اور ابو سانح الاشعری حلیف قریش کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور حرملہ بن عمرو
بن ابی عتبہ کو علی نے قتل کیا ابو عبیدہ راوی نے کہا اس بات پر ہمارے جمیع اصحاب کا اتفاق ہی
اور بنی الولید بن المغیرہ سے ابو قیس بن الولید کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے خبر دی
مجکو محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے کہ بنی الفاکہ بن المغیرہ سے ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو
حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا جعفر بن عمرو نے کہ اسحاق بن خارجہ نے مجھ سے بیان کیا کہ
ابو قیس بن الفاکہ کو حباب بن عمرو بن المنذر نے قتل کیا اور بنی امیہ بن المغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ کو
علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ اور مقتولین مشرکین بدر مین
رفاعہ بن ابی رفاعہ تھا بنی عایذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے جو منجملہ بنی رفاعہ ہی کہ اسکو امیہ بن
عایذ بھی کہتے ہین اسکو سعد بن الربیع نے قتل کیا اور ابو المنذر بن ابی رفاعہ کو معن بن عدی العجلانی نے
قتل کیا اور عبد اللہ بن ابی رفاعہ کو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور زہیر بن ابی رفاعہ کو
اسید الساعدی نے قتل کیا اور واقدی نے کہا اس حدیث کو بیان کیا ابی بن عباس بن سہل نے
اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ سائب بن ابی رفاعہ کو عبد الرحمان بن عوف نے قتل کیا اور بنی
ابی السائب سے کہ وہ صیفی بن عایذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہی سائب بن ابی السائب تھا اسکو
زبیر بن العوام نے قتل کیا اور اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کو حمزہ
بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی اس بات کی ہمارے سب اصحاب نے
بالاتفاق کہ واسطے قریش کے دو شخص حلیف تھے قبیلہ طی سے ایک عمرو بن سفیان تھا اسکو یزید بن
رقیش نے قتل کیا اور دوسرا اسی کا بھائی جبار بن سفیان تھا اسکو ابو بردہ بن نیاز نے قتل کیا اور
بنی عمران بن مخزوم سے حاجز ابن سائب بن عویمر بن عایذ تھا اسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے
قتل کیا اور عویمر بن عایذ بن عمران بن مخزوم کو نعمان بن ابی مالک نے قتل کیا یہ سب انیس آدمی قتل
ہوے اور بنی جمح بن عمرو بن ہصیص سے امیہ بن خلف تھا اسکو خبیب بن یساف اور بلال نے شریک ہوکر
قتل کیا اور راوی نے کہا ہمکو خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے اسنے
کہا امیہ بن خلف کو ابو رفاعہ بن رافع بن مالک نے قتل کیا اور علی بن امیہ بن خلف کو عمار بن یاسر نے
قتل کیا اور اوس بن المعیر بن لوذان کو عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب نے شریک ہو کر قتل کیا
اور دوسری روایت مین عائشہ بنت قدامہ سے مذکور ہی اسنے کہا کہ اوس بن المعیرہ کو عثمان بن
مظعون نے قتل کیا اور منبہ بن الحجاج کو ابو الیسر نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علی نے اور بعضے کہتے ہین

ابو اُسید الساعدی نے اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمد نے اُسکو واقدی نے اُس سے حدیث بیان کی ابی عباس نے اپنے باپ سے اُسنے ابو اُسید سے اُسنے نبامہ بن الحجاج کو میں نے قتل کیا اور منبہ بن الحجاج کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عاص بن منبہ کو بھی علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ کثیرہ کے وارد ہے کہ واقدی نے کہا محمد سے حدیث بیان کی ابو معشر نے اپنے اصحاب سے کہ اُنھوں نے کہا کہ ابو العاص بن قیس کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عاصم بن ابی عوف بن ضُبیرہ بن سعد بن سعد مقتول ابو دجانہ کا تھا یہ سب سات آدمی تھے اور معویہ بن قیس حلیف قریش کا جو عامر بن لوی سے جو شاخ ہی مالک بن مالک بن حسل کے تھا اُسکو عکاشہ بن محصن نے قتل کیا اور معبد بن وہب حلیف قریش کا جو قبیلہ کلب سے تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت میں بھی عاصم سے مقتول ہو کر اسکو ابو دجانہ نے قتل کیا یس جملہ مقتولین اور دوسرے کفار کے اُنچاس آدمی تھے اُنمیں سے کتنوں کو امیر المومنین علی علیہ السلام نے قتل کیا اور بائیس مرد اور تھے جو قتل کرنے میں شریک تھے

نام اُن لوگوں کے قریش اور انصار میں سے جو حاضر بدر ہوئے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا صلعم نے اُنکا حصہ غنائم سے عطا کیا تھا یہ سب تین سو تیرہ مرد تھے

واقدی نے کہا محمد سے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُنھوں نے کہا کہ میں مرد موالی و غلاموں سے حاضر بدر ہوئے تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمد نے اُسکو واقدی نے اُس سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اُس نے کہا میں نے عبد اللہ بن حسن سے سنا وہ کہتے تھے کہ بدر میں جو لوگ حاضر ہوئے تھے وہ قریشی تھے یا انصار یا حلیف قریشی یا حلیف انصار یا موالی ان لوگوں کے یعنے بندگان آزاد و غیر آزاد پس بنی ہاشم سے تو محمد رسول خدا صلعم بذات طیب و مبارک اور حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن ابی طالب اور زید بن حارثہ و ابو مرثد کناز بن حصین الغنوی و مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دونوں حلیف حمزہ تھے و انسہ مولی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ابو کبشہ مولی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حاضر بدر تھے شقران مملوک رسول خدا صلعم ان کو کچھ حصہ سہام سے حضرت صلعم نے نہیں دیا اور یہ اسیروں پر متعین تھے

پس ہر ایک شخص نے ایک ایک اسیر اپنا حوالہ کیا چنانچہ انکو ساحل تک سوار کیا اور آگے راستے میں پہنچ کر بھی کو قدیم جیسے حاصل ہوا
چنانچہ یہ سب غیر حاضران بدر جنکو بدر میں سے حصہ دیا سوائے شتران کے کہ آٹھ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھ سے
حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اسنے اپنے باپ سے اسنے کہا کہ ہر اسنے رسول صلعم نے
جعفر بن ابی طالب کو سہم اور اجر انکا عطا کیا اور ہمارے اصحاب نے ذکر انکا نہیں کیا ہے اور سہروں کا بیان
تمام انکا اول میں ہے کتاب میں ہے اور بنی المطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف
اور حصین بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف وطفیل بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف ومسطح بن اثاثہ بن
عباد بن المطلب بن عبد مناف یہ چاروں حاضر بدر تھے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عثمان بن عفان
بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس حاضر بدر نہ تھے بلکہ تیمارداری انکی واسطے تکلیف رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو رہا
سہم اور اجر انکو حضرت صلعم نے عطا فرمائی تھی اس خبر کو بالاتفاق سبنے ذکر کیا ہے اور حاضران بدر میں ابو حذیفہ بن عتبہ
بن ربیعہ وسالم مولی ابی حذیفہ تھے اور حلفاء قریش میں بنی غنم بن دودان سے عبد اللہ بن جحش بن رئاب تھے اور عکاشہ
بن محصن وابو سنان بن محصن وسنان بن ابی سنان بن محصن وشجاع بن وہب وعقبہ بن وہب وربیعہ بن اکثم ویزید بن رقیش
ومحرز بن نضلہ بن عبد اللہ تھے اور حلفاء قریش میں بنی سلیم سے مالک بن عمرو ومدلاج بن عمرو وثقاف بن عمرو اور ثقیف سے
سوید بن مخشی حلیف قریش تھے واقدی نے کہا اس حدیث کو مجھ سے ابو معشر وابن حبیبہ نے داؤد بن الحصین
سے بیان کیا اسنے کہا بعض نے مجھ سے نقل کی کہ عبد اللہ بن جعفر الزہری وہی ارشد بن حمیرہ ہے اور ابو مخشی
اسکی کنیت ہے اور وہ بنی اسد بن خزیمہ میں انکے اقربا سے ہے اور کہا داؤد بن الحصین نے کہ ہمکو ہمارے بعض اصحاب نے
خبر دی کہ صبیح مولی ابو العاص جب تیاری بدر جانے کی کر چکا تو بیمار ہو گیا پس اسنے اپنے شتر پر بجائے خود ابا سلمہ بن
عبد الاسد کو سوار کر کے ساتھ کر دیا کہ وہ ہمراہ حضرت صلعم کے جملہ مشاہد میں حاضر رہا یہ سب سولہ آدمی ہیں سوائے
صبیح کے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن اہیب بن نسیب بن مالک بن الحارث
بن مازن بن منصور بن عکرمہ تھے برادر سلیم کے اور بنی مازن سے خباب مولی عتبہ بن غزوان تھے یہ دونوں
شخص حاضر بدر تھے اور بنی اسد بن عبد العزی سے تین شخص حاضر تھے ایک زبیر بن العوام دوسرے حاطب بن ابی بلتعہ
حلیف قریش تیسرے سعد مولی حاطب اور بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب تھے راوی مصنف
کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو فلان وفلان رواۃ نے اسمعیل بن محمد سے وفلان وفلان رواۃ نے
عائشہ بنت وائلہ سے اسنے کہا کہ بنی عبد الدار بن قصی سے دو شخص حاضر تھے مصعب بن عمیر وسوید بن حرملہ بن
مالک بن عمیلہ بن السباق بن عبد الدار اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبد الرحمان بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث
بن زہرہ تھے اور سعد بن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھے اور عمیر بن ابی وقاص تھے اور حلیفان انکے

میں سے عبداللہ بن مسعود الہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن زہیر بن ثعلبہ
بن مالک بن الشرید بن ھاس بن دریم بن القین بن اہود بن بہرا تھے اور یہی وہ ہیں کہ بعضے انکو مقداد بن
الاسود بن عبد یغوث بن وہب بن الحارث بن زہرہ کہتے تھے اور خباب بن الارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب
بن سعد تھے مولی ام سباع بنت انمار کے اور دوسری روایت میں عود بن المبیح بن القارہ وذوالیدین بن عبد عمرو
بن عمرو بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن افصی قبیلہ خزاعہ میں سے یہ آٹھوں آدمی حاضر تھے اور بنی تیم سے ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ تھے کہ نام انکا عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہے اور طلحہ بن عبیداللہ تھے
کہ رسول اللہ صلعم نے سہم انکا بھی لگایا تھا اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر اور صہیب بن سنان یہ
پانچوں تیمی حاضر تھے اور بنی مخزوم بن یقظہ سے ابو سلمہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم اور شماس
بن عثمان بن الشرید اور ارقم بن ابی الارقم وعمار بن یاسر ومعتب بن عوف بن الحمراء حلیف قریش قبیلہ خزاعہ سے
سو یہ پانچوں آدمی بھی حاضر تھے اور بنی عدی بن کعب سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عبدالعزی
بن ریاح اور زید بن الخطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ انکو اور طلحہ کو رسول خدا صلعم نے واسطے دریافت خبر
قافلہ کے واسطے طرح رسانی کے بھیجا تھا اسوجہ سے طلحہ کو باوجود غیر حاضری بدر کے سہم دیا جو رد دیا گیا اور عمرو بن سراقہ بن
المعتمر بن انس بن اذاہ بن ریاح وایاس حلفائے قریش قبیلہ بنی سعد بن لیث سے بن ابی البکیر تھے جو شہید ہوئے
بدر میں اور خالد بن ابی البکیر تھے کہ وہ بھی روز واقعہ رجیع شہید ہوئے واماس بن ابی البکیر وعامر بن ابی البکیر ومہجع
مولی عمر جو اہل یمن سے تھا اور جو اول اول شہید ہوا اسکا کہ یہ دونوں حلیف قریش تھے اور عامر بن ربیعۃ العنزی جو بطن
سے گروہ کثیر قبیلہ ربیعہ سے اور وہ حلیف قریش تھے اور واقد بن عبداللہ التمیمی حلیف قریش کہ یہ سب تیرہ آدمی
حساب بدر سے تھے اور بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون وقدامہ بن مظعون وعبداللہ بن مظعون وسائب
بن عثمان بن مظعون ومعمر بن الحارث یہ پانچوں آدمی حاضر بدر تھے اور بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ بن
قیس اور بنی مالک بن حسل سے عبداللہ بن مخرمہ بن عبد العزی وعبداللہ بن سہیل بن عمرو کہ یہ مشرکین کے
ساتھ آئے تھے اور طرف مسلمین کے آگئے اور وہب بن سعد بن ابی سرح تھے واقدی نے کہا روایت کی محمد نے
فلاں فلاں راوی نے زہری سے اس سے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے انہوں نے
عکرمہ سے انہوں نے کہا محمد سے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے اسمعیل بن محمد سے کہ بعض حساب بدر کے ابو سبرہ
بن ابی رہم تھے اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو وسعد بن خولہ اہل یمن سے حلیف قریش اور حاطب بن عمرو
بن عبد شمس بن عبدود تھے کہا راوی نے باسناد روایت کثیرہ کے کہ یہ لوگ چھ آدمی تھے سوائے حاطب کو
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد روایت کثیرہ کے کہ عبداللہ بن سہیل اپنے باپ کے ہمراہ نکلے اور

چہ رو تر مرو کا باپ کے ساتھ تھا اور باپ اسکا اپنے دین پر تھا جب لشکر اسلام قریب ہوا تو عبداللہ مسلمین میں آملا
اور قبل قتال خدمت میں رسول خدا صلعم کے حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوا اس بات سے باپ اسکا غیظ و طیش میں
باپ سہیل نے کہا کہ حق تعالےٰ اس امر میں اسکے لیئے اور میرے لیئے خیر کرے اور بنی الحارث بن فہر سے ابو عبیدہ
تھے اور نام انکا عامر بن عبداللہ بن الجراح تھا و صفوان بن بیضا و سہیل بن بیضا و عیاض بن زہیر و عمر بن ابی
بن و عمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھوںکہ بنی ضبہ سے تھے حاضر بدر تھے **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث**
بیان کی نافع بن ابی نافع ابو المعیب و ابن ابی سبرہ ہشام بن عروہ سے آسنے اپنے باپ سے اسنے کہا کہ روز
بدر جتنے قریش کے سو مشکش تھے اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی موسیٰ بن محمد نے اپنے
باپ سے اسنے کہا قریش چھیاسی آدمی تھے اور انصار دو سو تائیس تھے کہ مجموعاً تین سو تیرہ آدمی ہوئے
اور دوسری روایت میں قریشی تہتر آدمی تھے اور انصار دو سو چالیس تھے چنانچہ انصار میں بنی
عبد الاشہل سے سعد بن معاذ بن النعمان بن امری القیس بن زید بن عبد الاشہل تھے و عمرو بن معاذ بن النعمان
تھے و حارث بن اوس بن معاذ بن نعمان و حارث بن انس بن رافع بن امری القیس تھے اور بنی عبد
بن کعب بن عبد الاشہل بن زعورا سے سعد بن مالک بن عبد بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن
بشر بن وقش و سلمہ بن ثابت بن وقش و رافع بن یزید کرز بن سکن بن زعور ابن عبد الاشہل اور حارث بن خزمہ
بن عدی بن ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف جو حلیف قوم و بنی حارثہ سے تھے اور راہل قوافلہ سے بھی
انکا ملاقہ تھا اور اشلین میں انکا گھر تھا اور محمد بن سلمہ خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث قبیلہ بنی حارثہ سے
تھے اور سلمہ بن اسلم بن حریس بن عدی بن مجدعہ تھے جو شہید ہوئے روز جنگ جسر ابی عبید کہ سنہ چودہ میں اور
ابو الہیثم بن التیہان تھے اور عبید بن التیہان یہ دونوں حلیف انصار تھے اور قبیلہ بلی سے تھے اور عبداللہ
سہل تھے یہ سب پندرہ آدمی تھے اور بنی حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے مسعود
بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ تھے اور ابو عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم
بن حارثہ اور انکے قوم میں سے ابو بردہ بن نیار قبیلہ بلی سے تھے یہ تینوں شخص حاضر بدر تھے کہا راوی نے
مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیر کہ ابو عبس سے و دیگر رواۃ نے عاصم بن عمر سے آسنے محمود بن لبید سے
مثل روایت مذکور کے اور کہا کہ بقول انصار کے عبد المجید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس بن جبر تھے اور بنی ظفر بنی
سواد بن کعب سے قتادہ بن النعمان بن زید و عبید بن اوس بن مالک بن سواد تھے اور بنی زراح بن کعب سے
نضر بن الحارث بن عبد زراح بن ظفر بن کعب تھے اور حلفائے قریش میں سے دو شخص قبیلہ بلی سے تھے ایک
عبداللہ بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جو شہید ہوئے

ف جب [illegible] قریش نے [illegible] حاضر [illegible]

بنی انیف سے ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن بیجان تھے اور نام ابوعقیل کا عبدالعزی تھا۔ سید رسول خدا صلعم نے عبدالرحمن عدو الاوثان نام رکھا تھا اور وہ روز جنگ یمامہ شہید ہوئے اور نسب انکا یہ ہے ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن بیجان بن عامر بن انیف بن جشم بن عائذ اللہ بن تیم بن اراش بن عامر بن عقیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ پس یہ دو شخص تھے اور بنی غنم بن السلام بن امرئ القیس بن مالک بن الاوس بن حارثہ سے سعد بن خیثمہ تھے جو شہید بدر ہوئے و منذر بن قدامہ و مالک بن قدامہ و ابن عرفجہ و تمیم مولی بنی غنم بن السلام یہ سب پانچ شخص تھے پس یہ سب اوس اور بنی معویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جابر بن عتیک بن الحارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن معویہ و مالک بن ثابت بن نمیلہ حلیف قوم قبیلہ مزینہ سے اور نعمان بن عصر حلیف قوم قبیلہ بلی سے اور حارث بن قیس بن الحارث بن امیہ کہ یہ ثابتین بلی میں سے نہ تھا یعنی ہوتا اسکا بنی ثابت نہیں اور بنی مالک بن النجار بن عمرو بن الخزرج سے جو منجملہ بنی غنم ابن مالک کے اور منجملہ بنی ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم کے ہیں ابوایوب تھے کہ نام انکا خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ تھا جو زمین روم میں مر گئے تھے زمانہ معویہ میں اور بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن النعمان بن خنساء بن عسیرہ تھے اور بنی عمرو بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید تھے اور سراقہ بن کعب بن عبدالعزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد عوف تھے اور بنی عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک سے حارثہ بن النعمان تھے اور سلیم بن قیس بن قہد اور نام قہد کا خالد بن قیس بالقاف ۱۲ بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم تھا اور بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ و ابن ثعلب بن غنم تھے اور عدی بن ابی الزغبا تھے اور نام ابی الزغبا کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن بدیل بن سعد بن عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ تھا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی زید بن ثعلبہ بن غنم سے سعود بن اوس بن زید تھے اور ابوخزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ تھے اور رافع بن الحارث بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ سب تین آدمی تھے اور بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف سے عوف و معوذ و معاذ پسران حارث بن رفاعہ بن سواد اولاد عفرا کہ یہ دختر عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کے تھے اور نعیمان بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد تھے اور عامر بن مخلد بن سواد تھے اور عبداللہ بن قیس بن خالد بن خالدہ بن الحارث بن سواد تھے و عمرو بن قیس بن سواد و قیس بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد و ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد اور عصیمہ حلیف قوم اور ایک شخص قبیلہ جہینہ سے جسکو ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عمرو بن غنم بن الربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ کہتے تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے سنا ربیع دختر معوذ بن عفرا سے وہ کہتی تھی کہ ابوالحمرا مولی حارث بن رفاعہ کا حاضر بدر تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبدالوہاب نے اسکو محمد نے اسکو واقدی نے انہوں نے کہا مجھسے

حلیف القوم تھے بنی اسامہ سے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی خنسا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے عمیر تھے
جنکی کنیت ابو داؤد بن عامر بن مالک بن خنسا تھی اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول تھے یہ دو آدمی تھے
اور بنی ثعلبہ بن مازن سے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن تھے اور بنی دینار
بن النجار سے بعد ازان بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار سے نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل
تھے اور ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے و سلیم بن الحارث بن ثعلبہ تھے کہ وہ برادر مادری تھے
نعمان و ضحاک پسران عبد عمرو کے اور کعب بن زید تھے جو جنگ خندق مین شہید ہوے تھے اور ہر کہ روز بیر
معونہ مین درمیان مقتولان سے زخمی اٹھوائے گئے تھے اور جابر بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ تھے اور سعید بن
سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھے اور بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعب بن
زید بن مالک تھے و بجیر بن ابی بجیر حلیف القوم تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحارث بن الخزرج سے بعد ازان
بنی امرء القیس بن ثعلبہ سے سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرء القیس تھے جو شہید ہوے
احد مین اور عبد اللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرء القیس تھے جو روز موتہ شہید ہوے و خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن
عمرو بن حارثہ بن امرء القیس تھے جو روز جنگ بنی قریظہ شہید ہوے اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر بن مالک تھے
جو یوم احد شہید ہوے اور یہ خسر تھے ابی بکر کے کہ دختر خارجہ کی زوجہ ابی بکر تھی چنانچہ یہ سب چار آدمی تھے
اور بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج سے بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن
جلاس تھے جو روز عین التمر ہمراہ خالد بن الولید شہید ہوے و سبیع بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن عامر بن عدی
بن کعب بن الخزرج تھے اور عبادہ بن قیس بن مالک تھے اور سماک بن سعد تھے اور عبد اللہ بن
عبس بن عمیر اور یزید بن الحارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج تھے
اور آخیین یزید کو بعضے نسخم بھی کہتے تھے چنانچہ یہ سب چھ آدمی ہوے اور بنی جشم بن الحارث بن الخزرج سے
اور اسکے بنی اخی سے کہ اخی اسکا زید بن الحارث و بن الخزرج تھا اور یہ دونون توامان تھے یعنی بنی جشم اور
بنی زید برادران توامان سے خبیب بن اساف بن اساف اور عتبہ بن عمر بن حدیج بن عامر بن جشم و عبد اللہ
بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن الخزرج بن الحارث تھے اور یہ عبد اللہ وہ ہین جنھون نے خواب مین اذان
دیکھی تھی اور برادر انکے حریث بن زید تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی شعیب بن عبادہ نے
بشیر بن محمد سے انھون نے اپنے باپ سے کہ حریث بے شک حاضر بدر تھے اور ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہی
اور سفیان بن بشر بھی حاضر بدر تھے یہ سب پانچ آدمی ہوے اور بنی جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج سے
تمیم بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارہ تھے اور عبد اللہ بن عمیر بنی جدارہ سے اور یزید بن المزین

اور عتبان بن عبداللہ بن ربیعہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی الابجر بن عوف بن الخزرج سے عبداللہ بن الربیع بن قیس بن عامر
بن الابجر تنِ واحد تھے اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک تھے بنی
عوف بن الخزرج سے بعد ازاں عبید بن مالک بن سالم بنی غنم بن الخزرج سے اور یہ لوگ بنو الحبلیٰ کہلاتے تھے
اسلیے کہ سالم بزرگ شکم تھا اسوجہ سے وہ حبلی مشہور تھا اور مادر آں کی سلول ایک عورت تھی اور اولاد بن حبلی
بن عبداللہ بن الحارث بن عبید بن مالک تھے یہ دونوں شخص حاضر تھے اور بنی جزء بن عدی بن مالک
سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی تھے اور رفاعہ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک
بن سالم بن غنم تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبداللہ حلیف القوم اور وہ اہل یمن سے تھے اور عقبہ بن
وہب بن کلدہ حلیف انکے بنی عبداللہ بن غطفان سے تھے اور سعد بن عبادہ بن قیس بن القدم بن
سالم بن غنم تھے اور انکی کنیت ابوحیصہ تھی اور عاصم بن العکیر انکے حلیف تھے یہ سب چھ آدمی تھے
اور بنی سالم بن عمرو بن عوف بن الخزرج سے بعد ازاں بنی العجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبداللہ
بن نضلہ بن مالک بن العجلان تھے و عباس بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن العجلان تھے و ملیل بن وبرہ
بن خالد بن العجلان و عصمہ بن الحصین بن وبرہ بن خالد بن العجلان یہ چار آدمی تھے اور بنی اصرم بن فہر
بن غنم بن سالم سے عبادہ بن الصامت بن اصرم تھے اور برادر حقیقی انکے اوس بن الصامت تھے اور
بنی دعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد تھے اور یہ نعمان باسم قوقل بھی مشہور تھے واقدی
کہا اسلیے نام انکا قوقل رکھا گیا تھا کہ جب کوئی شخص انکی ہمسائگی کرتا تھا تو اس سے کہتے تھے کہ قوقل ما علا
یثرب و اسفلہا یعنی یثرب کی بلندی و پستی میں اس سے رہو اسواسطے انکا لقب قوقل مشہور ہوا اور بنی
قریوش بن غنم بن سالم سے امیہ یعنی لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم تھے اور بنی
دعد سے دو شخص تھے اور بنی مرضحہ بن غنم بن مالک سے مالک بن الدخشم ایک شخص تھا اور بنی لوذان بن سالم
غنم سے ربیع بن ایاس تھے اور برادر انکے ودقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم تھے اور عمرو بن ایاس حلیف انکے
اہل یمن سے تھے اور انکے حلفا میں قبیلہ بلیؓ سے و بعد ازاں غصینہ سے المجذر بن زیاد بن عمرو بن زمزمہ
ابن عمرو بن مرة تھے اور عبدہ بن الحسحاس بن عمرو بن زمزمہ تھے و بحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو
بن عمارہ تھے اور انکے برادر عبداللہ بن ثعلبہ بن اصرم اور حلیف انکے بنی بہرا جنکو عتبہ بن ربیعہ بن
خالد بن معویہ کہتے ہیں چنانچہ یہ سب آٹھ شخص تھے اور بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج سے
اور بقیر بن یزید بن ثعلبہ بن الخزرج سے ابودجانہ تھے جنکا نام سماک بن خرشہ بن لوذان بن عبدود بن
ثعلبہ تھا یہ در جنگ یمامہ شہید ہوے اور منذر بن عمرو کہ وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے قوم پر امیر تھے

اور روز جنگ بیر معونہ شہید ہوئے پس یہ دونوں آدمی حاضر بدر تھے اور بنی ساعدہ سے بعد ازان بنی البدی بن
عامر بن عوف سے ابو اُسَیدُ الساعدی تھے جنکا نام مالک بن ربیعہ بن البدی تھا اور مالک بن مسعود کہ یہ بھی منسوب
بطرف بنی البدی تھے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمدؔ نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمدؔ نے اُسکو **واقدی** نے
اُنے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی اُبَی بن عباس بن سہل نے اپنے باپ سے اُسنے اُسکے جد سے اُسنے کہا کہ جب سعد
بن مالک نے طرف بدر کے خروج کی تیاری کی تو بیمار ہوکر مرگئے کہ اُنکی قبر نزدیک دار ابن قارظہ کے واقع ہی
پس حصہ و اجر اُنکا رسول خدا صلعم نے عطا کیا تھا اور **واقدی** نے کہا کہ مجھ سے **روایت** بیان کی عبد المہیمن نے
اپنے باپ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ سعد بمقام روحا مین مرے اور اُنکا حصہ حضرت صلعم نے عطا کیا تھا
اور وہ بنی البدی سے تھے اور بنی طریف بن الخزرج بن ساعدہ سے عبدؓ ربّ بن حق بن اوس بن قیس
بن ثعلبہ بن طریف تھے و کعب بن حمان بن مالک بن ثعلبہ حلیف القوم قبیلہ غسان سے تھے و حمزہؓ بن عمرو
بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن فروعہ بن عدی بن غنم بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن
جہنیہ تھے اور زیادؓ بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن فروعہ بن عدی بن عمرو بن الربیعہ
بن رشدان بن قیس بن جہنیہ تھے اور بسبسؓ بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن سعید بن ذبیان بن رشدان
بن قیس بن جہنیہ یہ پانچ آدمی تھے اور بنی جُشم بن الخزرج سے جو منجملہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن
یزید بن جشم ہین و بعد ازان منجملہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن خراشؓ بن صمّہ بن عمرو بن الجموح بن
حرام تھے اور عمیر بن حرام تھے اور تمیم مولی خراش بن صمہ تھے و عمیر بن الحمام بن الجموح تھے جو روز بدر شہید ہوئے
اور معاذ بن الجموح و معوذؓ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام تھے اور عبد اللہؓ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام تھے
اور اُنکی کنیت ابو جابر تھی وہ جنگ احد مین شہید ہوئے و حبابؓ بن المنذر بن الجموح بن زید بن حرام کعب تھے
اور خلادؓ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام اور عقبہؓ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام تھے اور حبیبؓ بن الاسود مولی
اُن لوگون کے اور ثابتؓ بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ تھے جنکو جذع بھی کہتے ہین اور عمیرؓ بن الحارث بن ثعلبہ بن حرام
یہ سب گیارہ آدمی تھے **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن اسامہ سے
اُسنے دونون پسران جابر سے اُنھون نے اپنے باپ سے کہ حاضر ہونا معاذ بن صمہ بن عمرو بن الجموح کا بدر مین
متفق علیہ نہین ہی اور بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے بعد ازان منجملہ بنی خنساء بن سنان بن
عبید سے بشر بن البراء بن معرور بن صخر بن سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے اور عبد اللہ بن الجد بن قیس
بن صخر بن خنساء تھے اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے و عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنساء تھے
اور عمرو بن الحمیر تھے اور کہا **راوی** نے مین نے سنا کہ وہ ہی خارجہ بن الحمیر ہی اور کہا عبد اللہ بن الحمیر یہ دونون

سلہ اصل کتاب مین احد عشر ہی ١٢

حلیف القوم تھے قبیلہ اشجع بن دہمان سے اور بنی لوذان بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج سے عبداللہ بن عبد مناف بن النعمان بن سنان تھے اور نعمان بن سنان مولی انصار تھے اور جابر بن عبداللہ بن رئاب بن النعمان تھے اور خلیدہ بن قیس بن النعمان بن سنان تھے جنکو لیدہ بن قیس بھی کہتے ہیں اور یہ چار آدمی تھے اور بنی خناس بن سنان بن عبید بن عدی سے یزید بن المنذر بن سرح بن خناس اور برادر انکا معقل بن المنذر بن سرح بن خناس تھے اور عبداللہ بن النعمان بن بلدمہ بن خناس یہ تین شخص تھے اور بنی خنساء بن عبید سے حبان بن صخر ان کے حلیف عبیدہ بن واحد تھے اور بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاک بن حارثہ بن ثعلبہ بن عبید تھے اور سواد بن رزین بن ثعلبہ بن عبید تھے اور بنی عدی بن نابی بن عمرو بن کعب بن سلمہ سے عبداللہ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور برادر انکے معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے ولد انکا بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ تھے اور کنیت یزید کی ابوالمنذر بھی اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ تھے اور عنترہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور بنی عدی بن نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عامر بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ بن عدی و ثعلبہ بن عنمہ والو الیسر اور بنام انکا کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد تھا و سہل بن قیس بن ابی کعب بن القین تھے جو شہید ہوئے احد میں اور معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب تھے اور ثعلبہ و عبداللہ دونوں پسران انیس تھے اور ان دونوں نے بنی سلمہ کے بتوں کو توڑا تھا اور بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے ولد ان کا بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد اور حارث بن قیس بن خالد بن مخلد تھے اور جبیر بن ایاس بن خالد بن مخلد تھے اور سعد بن عثمان بن خالد بن مخلد تھے اور انکی کنیت ابو عبادہ تھی اور عقبہ بن عثمان بن خالد تھے اور ذکوان بن عبد قیس بن خالد بن مخلد تھے اور مسعود بن خلدہ بن عامر بن مخلد یہ سات آدمی تھے اور بنی خالد بن عامر بن زریق سے عباد بن قیس بن عامر بن خالد بن زریق تنہا تھے اور بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے اسعد بن یزید بن الفاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر تھے اور فاکہ بن بشر بن الفاکہ بن یزید بن خلدہ تھے اور معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ تھے اور برادر انکے عائذ بن ماعص تھے اور مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ تھے جو شہید ہوئے بیر معونہ میں یہ سب پانچ آدمی حاضر بدر تھے اور بنی العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور خلاد بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور عبید بن یزید بن عامر بن العجلان یہ سب تین آدمی تھے اور بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے رافع بن المعلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن حارثہ بن ثعلبہ بن عدی بن مالک تھے اور برادر انکے ہلال بن المعلی جو بدر میں شہید ہوئے اور یہ دونوں عامر تھے

اور بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھے و فروہ بن عمرو بن ودفہ بن عبید بن عامر و خالد بن قیس بن مالک بن العجلان بن علی بن عامر بن بیاضہ تھے و رخیلہ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی تھے اور بنی امیہ بن بیاضہ سے حلیف بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ تھے و غنام بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ تھے

ذکر مارے جانے عصما بنت مروان کا

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ عصما بنت مروان بنی امیہ بن زید کی جو زوجہ یزید بن حصن الخطمی کی تھی رسول خدا صلعم کو بدزبانی سے ایذا دیتی تھی اور توہین اسلام کرتی تھی اور لوگوں کو رسول خدا صلعم پر آمادۂ شر کرتی تھی اور اشعار پڑھتی تھی جسکا مضمون یہ ہے قباست بنو مالک تا آخر اشعار یعنے برے ہوگئے بنو مالک و نبات مالک اور قبیلہ عوف اور بنو خزرج (یعنے یہ سب بودے و بیدل ہوگئے) کہ تم لوگ مطیع ہوگئے اُن مسافروں کے جو تم سے مغائرت رکھتے ہیں پس نہ وہ مرادی ہیں نہ مذحج ہیں تم اُسکو یعنے محمدؐ کو بعد قتل اپنے رئیسوں سرداروں کے باقی چھوڑتے ہو جسطرح شوربائے پختہ باقی چھوڑا جاتا ہے (یعنے جسطرح بوٹیاں کھاکر شوربا چھوٹ رہتا ہے یہ کنایہ ہے توہین و تحقیر شئے سے چنانچہ اصحاب میں سے جو عمیر بن عدی بن حارثہ بن امیہ الخطمی تھے اُنکو جسوقت یہ خبر پہونچی کہ عصما شان میں نبی صلعم کے ایسے کلمات کہتی ہے اور لوگوں کو ابھارتی ہے تو انھوں نے دعا کی اور یہ نذر مانی کہ خداوندا تیرے لیے میں نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہے کہ اگر رسول خدا صلعم مدینے میں تشریف لائیں تو میں عصما کو قتل کرونگا اور اُسوقت رسول خدا صلعم بدر میں تھے پس جب حضرت صلعم نے بدر سے مدینے میں مراجعت فرمائی تو عمیر بن عدی نصف شب کو عصما کے پاس اُسی کے گھر میں پہونچے اور وہ عورت سوتی تھی اور اُسکے گرد چند نفر پسران اُسکے سوتے تھے اور اُسکے لڑکوں میں سے ایک لڑکا شیرخوار تھا جسکو وہ دودھ پلاتی تھی وہ بھی ماں کے سینے پر تھا تب عمیر نے اُس عورت کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا کیونکہ عمیر اعمی تھے پس اُس شیرخوار کو اُس عورت سے جدا کرکے تلوار اپنی اُس عورت کے سینے پر رکھی کہ پشت تک اُتر گئی تب عمیر نے وہاں سے نکل کر نماز صبح کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینے میں جاکر پڑھی جب حضرت علیہ السلام سلام سے پھرے تو عمیر کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کیا تو نے بنت مروان کو قتل کیا اُسنے عرض کی ہاں یا رسول اللہ میرے باپ ماں فدا ہوں آپ پر اور عمیر خائف تھے اس بات سے کہ قتل عصما مبادا خلاف مرضی حضرت کے واقع ہوا ہو بعد ازاں عمیر نے عرض کی یا رسول اللہ اس قتل سے مجھ پر کچھ لازم آویگا یعنے گناہ یا قصاص فرمایا حضرت نے لاتنتطح فیہا عنزان

لیے اس مقدمہ میں دو بکریاں بھی آپس میں سینگوں سے نہ ٹکریں گی ذکر کیا ہے اس قتل سے یہ ہے کہ یہ واقعہ دو بکریوں کے
باہم لڑنے سے بھی سبک تر ہے پس نہ کلمہ لیے یہ قتل اول حضرت ہی سے تھے میں آئی پیشتر کبھی کسی نے اسکو
سنا نہ تھا عمیر نے کہا کہ بعد اس آنحضرت صلعم اُن لوگوں کی طرف جو گرد تھے متوجہ ہوئے اور فرمایا جسے چاہیے
کہ دیکھے ایسے شخص کو جو غائبانہ نصرت خدا اور رسول کی کرتا ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھے تب عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا دیکھو اس اندھے کو جسنے اپنے تئیں طاعت خدا میں بیچا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے عمر اسکو اندھا نہ کہو
بلکہ وہ بینا ہے پھر جب عمیر رسول خدا صلعم کے حضور سے پھرے تو آتے راہ میں معلوم کیا کہ پسران عصماء ایک
جماعت کے ساتھ عصماء کو دفن کر رہے ہیں پس اُن لوگوں نے جب عمیر کو مدینے کی طرف سے آتے دیکھا تو
سب اسکے پاس آئے اور کہنے لگے اے عمیر آیا تو نے عصماء کو قتل کیا ہے عمیر نے کہا ہاں میں نے قتل کیا ہے اور یہ
آیت پڑھی فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ یعنے جو شر و فساد تم سے میرے حق میں ہو سکے وہ تم کرو اور مجھے مہلت
نہ دو یعنے سب ساتھ کچھ نہیں کر سکتے ہو پس قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ
بھی وہی کلمہ کہتے جو کہ عصماء کہتی تھی تو ہر آئینہ تمکو بھی اسی تلوار سے مارتا یہاں تک کہ میں مر جاتا یا تمکو قتل کرتا پس
اسی روز سے بنی خطمہ میں اسلام ظاہر ہوا اور آپس میں سے بعض اشخاص ایسے بھی تھے کہ اس قوم کے
خوف سے بظاہر استخفاف اسلام کرتے تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ حسان بن ثابت نے
جو اشعار مدح میں عمیر کے کہے تھے وہ ہمارے سامنے عبداللہ بن حارث نے پڑھے اشعار بنی وائل و بنی
واقف + وخطمة دون بني الخزرج + متى ما دعت اختكم ويحها + بعولتها والمنايا تجي + فهزت فتى ماجدا عرقه +
كريم المداخل والمخرج + فضرجها من نجيع الدماء + قبيل الصباح ولم يحرج + فأوردك الله برد الجنان + جذلان
في نعمة المولج + یعنے اے بنی وائل اور اے بنی واقف اور اے بنی خطمہ ہمسایہ بنی الخزرج کے جس وقت تمہاری
خواہر عصماء نے وائے ہو اسپر اپنے شوہروں کو بلایا درحال آنکہ مرگ خود اسکی طرف متوجہ تھی پس وہ عورت
ایک ایسے جوان کی رگ حمیت کو جنبش میں لائی جو بزرگ جوہر رگ ہے اور وہ نیک مداخل و نیک
مخارج یعنے اسکا آغاز و انجام کار دونوں بخیر ہے چنانچہ اُس جوان نے آخر اُس عورت کو رنگ خون میں رنگین
کیا اور یہ امر کچھ پہلے صبح سے تھا اور اس کام میں اسکو کچھ باک نہ تھا پس اے عمیر حق تعالیٰ تجھکو جنت میں
وارد کرے اسطرح تو خوشدل رہے نعمہائے وافرہ متوالیہ سے اور واقدی نے کہا کہ ہم سے
روایت کی عبداللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ تاریخ قتل عصماء پچیسویں رمضان اٹھارہ ماہ
میں ہجرت سے تھا اور وہی روز مراجعت حضرت کا تھا بدر سے مدینے میں

ذکر مارے جانے ابو عفک کا

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی سعید بن محمد نے عمارہ بن غزیہ سے انھون نے ابو مصعب
اسمعیل بن مصعب بن اسمعیل بن زید بن ثابت سے انھون نے اپنے شیوخ سے کہ ابو عفک ایک شخص تھا بنی عمرو
بن عوف سے اور وہ کبرسن تھا چنانچہ جس زمانہ مین رسول خدا صلعم مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین تشریف لائے
ہین اسوقت عمر اس شخص کی ایکسو بیس برس کی تھی اور وہ اسلام مین داخل نہوا تھا اور وہ لوگون کو حضرت کی عداوت پر
آمادہ کرتا تھا پس جب کہ حضرت علیہ السلام نے جنگ بدر کے واسطے خروج کیا اور وہان سے مظفر و منصور مدینے مین
مراجعت فرمائی تو وہ شیخ حسد و بغاوت مین اشعار پڑھتا تھا اشعار قد عشت حیناً وما ان اری + من الناس دارا
والا مجمعا + اجم عقولا واتی الی + منیبت سراعا اذا ما دعا + فسلبہم امرہم راکب + حراما حلالا لشتی معا + فلو کان
بالملک صدقتم + وبالنصر تابعتم تبعا + یعنے مین اسوقت تک زندہ رہا اور مین نے کسی مکان و کسی مجمع مین ایسے
آدمی نہین دیکھے جو عقلون سے خالی ہین اور دوڑکر آنے والے ہین طرف پریشان کرنے والے کے جسوقت وہ
بلاتا ہے یعنے محمد صلعم پس اسنے ان لوگون کے امر کو سلب کرلیا یعنے انکا دین بدل ڈالا کہ وہ مرکب حرام وحلال
مختلف کا باہم پس اگر یہ بات ہے کہ تم لوگون نے باعث اسکے بادشاہی کے اسکی تصدیق کی ہے اور باعث نصرت کے
اسکی تبعیت کی ہے تو تصدیق وتبعیت تبع کی کی ہوئی کہ وہ اولی تر ہے راوی کہتا ہے کہ سالم بن عمیر بنی النجار سے
جو بڑے باکی تھے انھون نے کہا مجھے نذر واجب ہے کہ ابو عفک کو قتل کرونگا یا اس سے پہلے مین خود مرجاؤن
پس سالم نے چندے تامل کیا اور حیلہ ڈھونڈھتا تھا یعنے گھات مین رہا یہانتک کہ ایکشب گرمی کے موسم مین ابو عفک
بیرون مکان درمیان بنی عمرو بن عوف یعنے انکے محلے مین سوتا تھا کہ سالم بن عمیر جا پہونچے اور تلوار اسکے پیٹ مین
بھونکدی کہ فرش تک در آئی تب دشمن خدا نے شور کیا اسوقت اتباع اسکے طرف اسکے دوڑے اور اسکے گھر مین
اسکے اٹھالے گئے اور دفن کردیا اور کہنے لگے کسنے اسکو قتل کیا اگر قاتل کو ہم جانتے تو اسکو بھی اسکے بدلے قتل کرتے
واقدی نے بواسطہ معن کے رقیس سے روایت کی ہے کہ ابو عفک ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے
قتل ہوا اور نہدیہ عورت جو مسلمان تھی اسنے حال مین ابو عفک کے یہ اشعار پڑھے اشعار تکذب دین اللہ
والمرء احمد + لعمر الذی امناک اذا بئس ما یمنی + حباک حنیف اخر اللیل طعنۃ + ابا عفک خذہا علی کبر السن +
فانی وان اعلم بقاتلک الذی + اباتک حلس اللیل من انس او جنی + یعنے اے ابو عفک تو تکذیب کرتا تھا
دین خدا کی اور اس شخص کی جسکا نام احمد ہے قسم ہے اسکی جسنے تجھے ہلاک کیا پس اس صورت مین کہ تو تکذیب
کرتا تھا بری موت نے تجھکو مارا اس مرد حنیف یعنے سالم نے آخر شب ایک ضربت ماری اور کہا لے اس
ضربت کو اپنے بڑھاپے مین شاعر نے کہا البتہ مین جانتا ہون تیرے قاتل کو جسنے تجھے فرش شب پر سلا یا یا یہ کہ
قاتل ملازم شب تھا یعنے ہنگام شب تجھے سلا یا یعنے قتل کیا کہ وہ انسان ہے یا جن ہے یہ جملہ متعلق ہے اعلم سے اے تیرے قاتل کو

ـــسے ایسا کام کیا میں جانتا ہوں کہ وہ اسلام سے پھر گیا ہے

غزوہ قینقاع

اور یہ غزوہ شوال میں بیسواں مہینا ہجرت سے کہ محاصرا اُسکا تا ہلال ذیقعدہ رہا محمد بن عمر الواقدی نے کہا ہے
حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر حارث بن فضیل نے اُسنے ابن کعب قرظی سے آپنے کہا جب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو بنی قوم یہود نے حضرت صلعم سے درخواست کی کہ درمیان آپکے اور حضرت کے
ایک نوشتہ بطریق عہد نامہ لکھا جاوے چنانچہ لکھا گیا اور حضرت صلعم نے کل قوم کو جو باہم حلیف ملکر رہتے تھے ملحق و جمع کرکے
درمیان اُسکے اور اُنکے عہد امان مقرر کرایا اور چند شرطیں سرانجام کی گئیں اور منجملہ ان شرائط کے ایک یہ ہے کہ حضرت پر کسی
سابقہ اور چڑھائی نہ کریں پس جب کہ رسول خدا صلعم اعراب بدر پر فتحیاب ہو کر مدینے میں تشریف لائے تو یہود نے
عداوت کی اور عہود و امن کو قطع کیا چنانچہ بعد عہد شکنی انکے حضرت صلعم نے سفیر ایک انکے پاس بھیجا اُسنے قوم کو جمع کر
کے حضرت نے پہلے آپسے کلام بدعوت اسلام کیا چنانچہ فرمایا اے گروہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ تحقیق میں رسول خدا
ہوں پس تم سب اسلام قبول کرو قبل اس سے کہ مثل ہلاکت قریش کے واقع ہو تب اُن لوگوں نے جواب دیا اے محمد
تو مغرور ہو ظفریابی سے اہل بدر پر کہ تو نے اُس قوم کو جو کثیر پر غلبہ پایا واللہ کہ بے شک ہم لوگ اہل حرب ہیں اگر تو
ہمسے مقابلہ کریگا تو تجھکو خوب معلوم ہو جائیگا کہ تو نے کبھی ہم ایسوں سے قتال نہ کیا ہوگا چنانچہ اس عرصہ میں کہ وہ
لوگ بعد اظہار دشمنی و عہد شکنی کے درپے فساد تھے اتفاقاً ایک زن اعرابیہ عربیہ جسکے دونوں جانب سر سے بال کھلے تھے اور ردا ان
میں سے کسی شخص کی زوجہ تھی بازار قینقاع میں آئی اور اسباب اپنا بیچنے کے لیے پاس ایک زرگر کے بیٹھی تھی کہ ناگاہ ایک شخص یہود
قینقاع میں سے آیا اور اُس عورت کے پس پشت بیٹھا اور اُس عورت کو خبر نہ تھی پس اُسنے دامن پیراہن اُس عورت کا
پیچھے سے الٹ کر ایک کانٹے سے پشت پر کیلنے میں اٹکا دیا پس وہ عورت جب وہاں سے اُٹھی تمام بدن سارا اُسکا کھل گیا
پس لوگوں نے اُسکی اس بے پردگی سے مسخرہ کیا تب ایک مرد مسلمین میں سے اُٹھکر اس یہودی کے پیچھے جسنے عورت کو
برہنہ کیا تھا دوڑا اور اُسکو قتل کیا بعد ازاں بنو قینقاع جمع ہوئے اور اپنی جمعیت جمع کرکے اُس مرد مسلم کو قتل کیا اور
اُس عہد کو جو بیچ میں انکے اور رسول خدا صلعم کے تھا پس پشت ڈالا اور آمادہ حرب ہوئے اور اپنے گڑھی کی
پناہ میں جا بیٹھے پس رسول خدا صلعم نے طرف اُنکے لشکر بھیجا اُس لشکر نے اُنکا محاصرہ کیا پس اول جسنے اُن یہود پر
لشکر کشی کی اور اُنکو آوارہ و نالاں کیا وہ رسول خدا صلعم تھے اور یہود میں سے جسنے اول محاربہ کیا ہے رسول خدا صلعم سے
وہ یہود قینقاع تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے آپنے کہا
کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاۗءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ترجمہ آیہ اگر اندیشہ
کرے تو آپکے تئیں خوف ترقی یا عہد شکنی کا تو ڈال تو بھی طرف انکے تئیں عہد کہ یہ طریق مساوات ہو تاکہ انکو

عذر باقی نہ رہے تحقیق کہ حق تعالے خائن عہد شکن کو دوست نہین رکھتا فقط پس رسول خدا صلعم نے بعد نزول
اس آیہ کے طرف اہل قینقاع کے لشکر کشی کی کہا زہری وغیرہ نے کہ لشکر نے انکو انکے قلعہ مین پندرہ شبانہ روز
سخت محاصرہ مین رکھا یہان تک کہ حق تعالے نے انکے دلون مین ہیبت ڈالی تب محصورین نے درخواست کی کہ
آیا ہم لوگ اپنے حصن سے اتر آوین اور چلے جاوین حضرت نے فرمایا یون نہین کہ تم نکل کر چلے جاؤ مگر یہ کہ ہمارے حکم پر اطاعت
حاضر ہو پس وہ لوگ بحکم و اطاعت رسول خدا صلعم قلعہ سے باہر آئے حکم ہوا کہ انکو باندھ لو پس باندھے گئے جسطرح باندھے
باندھے جاتے ہین اور رسول خدا صلعم نے ان بندیون پر منذر بن قدامہ السامی کو مقرر کیا تھا اس عرصہ مین ابن ابی قیدیون کے
پاس آیا اور کہا انکو کھول دو منذر نے کہا جس قوم کو رسول خدا نے بند کیا ہو اسے تم کھلواتے ہو واللہ جو کوئی انکو کھولیگا مین
اسکو قتل کرونگا تب ابن ابی برہم ہو کر پاس رسول خدا صلعم کے اور حضرت کے دامن پیراہن پر پیچھے سے ہاتھ ڈالا اور کہا اے
محمد میرے موالی اور اقارب سے حسن سلوک کیجیے پس حضرت اسپر غضبناک ہوے کہ چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا خدا تجھے
ہلاک کرے میرا دامن چھوڑ دے اسنے کہا نہ چھوڑونگا جب تک میرے موالی سے احسان کیجیے کہ آئین چار سو آدمی پیراہن
پوش ہین اور تین سو برہنہ ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنھون نے روز جنگ حدائق و روز جنگ بعاث رومیون اور حبشیون سے
ہماری حمایت کی تھی (ان دونون مقام مین محاربہ فیمابین اقوام واقع ہوا) پس تیرا ارادہ کیا یہ ہے کہ ان لوگون کو ایک ہی
روز قتل کر ڈالے اے محمد مین وہ شخص ہون کہ اندیشہ کرتا ہون گردش انقلاب اور ہزیمت سے اور یہ قول اسکا کہ انی اخشی الدوائر
بطریق تخویف ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ان لوگون کو کھول دو خدا انپر اور اسپر لعنت کرے چنانچہ جب ان
بندیون کے بارہ مین ابن ابی نے کلام کیا تو رسول خدا صلعم نے ان سب کو قتل کرنے سے چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ یہ سب
مدینے سے نکالے جاوین پس جب وہ لوگ نکالے جاتے تھے تو پھر ابن ابی اپنے حلیفون کو ہمراہ لیکر اس ارادہ پر
آیا کہ انکے مقدمہ مین حضرت صلعم سے کلام کرے تا وہ لوگ اپنے گھرون مین بدستور آباد رہین اسوقت دروازہ پر
عویم بن ساعدہ بطریق دربانی حاضر تھے پس ابن ابی جب دروازہ پر پہونچا اور چاہا کہ اندر داخل ہو تو عویم نے
اسکو روکا کہ جب تک تیرے بارہ مین اذن رسول خدا نہوگا تو اندر جانے نہ پاویگا مگر ابن ابی نے نہ مانا اور اندر چلا
تب عویم نے اسپر حملہ کر کے سر اسکا دیوار سے ٹکرایا کہ خون بہنے لگا پس یہود نے جو اسکے حلیف تھے باہم غوغا کرنے لگے
اور کہا اے ابو الحباب اب اس شہر اس گھر مین جہان تمکو یہ صدمہ پہونچا وہان ہم ہرگز نہ رہینگے اور نہ اس بات پر تیار
ہین کہ اپنے اس ارادے سے باز رہین تب ابن ابی انپر شور کرنے لگا اور اپنے چہرے کا خون پوچھتا جاتا تھا اور کہتا تھا
والے ہو تم پر قرار پکڑو اور مستقل رہو پھر وہ لوگ آپسمین غوغا کرنے لگے کہ ہم ہرگز نہ رہینگے اس مقام پر جہان سے
تجکو گزند پہونچا ہے اور نہ ہمکو قدرت ہے کہ اپنے ارادے کو ترک کرین اور یہ لوگ یہود مین بڑے شجاع تھے بعد
ازان ابن ابی نے انکو حکم کیا کہ پھر قلعہ مین چلے جاوین اور جھوٹا وعدہ کیا کہ مین بھی تمھارے ساتھ قلعہ مین

داخل ہو گئے ایسے رعب کہ انکے ساتھ بس کیا پس وہ لوگ اپنے قلعہ میں جا کر بیٹھ رہے اسطور محاصرہ کر کے سیر چلا پایا
سے معاملہ کیا یہاں تک کہ حکم رسول خدا صلعم میں اس صلح پر بغیر قلعہ سے اتر آئے کہ مال انکا مال رسول خدا کا ہو جب
انہوں نے دروازہ قلعہ کھول دیا اور قلعہ سے اتر آئے تو محمد بن مسلمہ انکو شہر بدر کر آیا اور مال انکا ضبط کر لیا گیا
انکے اسباب حرب میں سے رسول خدا صلعم نے تین کمانیں پسند کر لیں ایک کمان جسکو کتوم کہتے تھے کہ بعد ازان
وہ بھی جنگ احد میں ٹوٹ گئی اور ایک کمان جسکو روحا کہتے تھے اور ایک کمان جو بیضا کہلاتی تھی اور انکے سلاح
میں سے دو زرہیں لیں ایک کا نام صغدیہ تھا اور دوسرے کو فضہ کہتے تھے اور تین تلواریں لیں ایک کو سیف قلعی
کہتے تھے اور ایک کو بتار اور ایک اور تھی اور تین برچھیاں لیں اور انکے قلعہ میں ہتھیار بہت تھے اور اسباب
زرگری کا بھی بہت تھا کہ اکثر ان میں زرگر تھے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے انکی زرہوں میں سے ایک زرہ
مجھکو عنایت فرمائی اور سعد بن معاذ کو بھی ایک زرہ جسکو سحل کہتے تھے عنایت فرمائی اور انکے پاس زرہیں اور اسباب بہت تھی
اور انکے کل اسباب سے جو دستیاب ہوا تھا خمس رسول خدا صلعم نکال کر باقی صحابہ پر تقسیم کیا گیا اور جسکو رسول خدا صلعم نے
حکم کیا تھا عبادہ بن صامت کو یہ ان لوگوں کو جلاوطن کرے تو اہل قینقاع کہتے تھے کہ اے ابو الولید تو تو بنی اوس
اور بنی الخزرج میں سے ہے اور ہم لوگ تیرے موالی دوستدار ہیں تو ہم سے اسطور پیش آتا ہے تب عبادہ نے انکو
جواب دیا کہ جسوقت تم لوگ محاربہ کرتے تھے تو میں نے خدمت میں رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر عرض کی تھی کہ یا
رسول اللہ میں ان لوگوں سے اور انکے حلیف ہونے سے بری و بیزار ہو کر آپ کی طرف آیا ہوں اور اس آیہ
[illegible] شان انہیں میں سے تھے اور حلیف ہونے میں دونوں بمنزلہ شخص واحد کے تھے اسوجہ سے عبد اللہ بن
ابی نے اس سے کہا کہ تو بیزار و جدا ہو گیا اپنے موالی کے حلیف سے یہ تو نے کیا کام کیا بیشک تو نے برا کام کیا پس انکو
[illegible] اکثر مقامات میں وہ مبتلا ہوئے تھے اور ایک دیگر [illegible] ملاکی تھی تب عبادہ نے کہا کہ اے ابو الحباب بیشک دل
بدل گئے اور اسلام نے عہود سابقہ کو مٹا دیا اور اللہ تو مار رہے والا ہے ایسے امر سے کہ قریب ہے انجام اسکا تو دیکھ
لیگا اور جب عبادہ ان لوگوں پر بتاکید کوچ کر جانے اور نکل جانے کی کرتا تھا تو اہل قینقاع نے طلب
مہلت و درخواست دم لینے کی کی عبادہ نے کہا آج کے روز تمہارے لیے موجب حکم رسول خدا صلعم کے تین ساعت
ما سب یوم کی مہلت ہے میں اس پر ایک ساعت زیادہ نہیں کر سکتا اور اگر ایسا حکم ہوتا کہ میں خود مختار ہوتا تو تمکو
دم بھر دم لینے دیتا پس جبکہ وہ تین ساعتیں یا ثلث یوم گذر گئے تو انکو نکالا اور آپ بھی انکے پیچھے چلا یہاں تک کہ
وہ لوگ روانہ سمت ملک شام ہوئے تو عبادہ کہتے جاتے تھے کہ دور سے دور تر اور بعید سے بعید تر چلے جاؤ چنانچہ عبادہ
انکے پیچھے پیچھے اذرعات تک جا کر لوٹ آئے اور وہ لوگ اذرعات میں بیٹھے اور وہ ایک موضع ہے ملک شام میں
اور قریب ہے شام سے اور مروی ہے کہ وقت نکالے جانے کے اہل قینقاع حضور رسول خدا صلعم یہ عذر کرتے تھے

کہ اے محمد لوگون پر ہمارا دین ہی حضرت نے فرمایا جاؤ نکل جاؤ اور چھوڑو جو کچھ ہو اور راویان اثبات نقل کرتے ہین کہ در بارہ نکالے جانے اہل قینقاع بابت عہد شکنی کے ہمنے سوا ے حدیث ابن کعب کے دوسری روایت بھی سنی ہی کہا واقدی نے مجھ سے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے آسنے عروہ سے آسنے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلعم نے جب بعد فتح بدر سے مراجعت فرمائی تو لوگون کو حسد عظیم واقع ہوا اور کینہ دروئی ظاہر کرنے لگے پس جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوے واما تخافن من قوم خیانة فانبذ الیہم علی سواء ان اللہ لا یحب الخائنین جب جبرئیل تبلیغ اس آیہ سے فارغ ہوے تو حضرت صلعم نے آنسے کہا کہ البتہ مین ان لوگون سے خوف و اندیشہ رکھتا ہون پس حضرت نے بعد تبلیغ اس آیہ کے انپر لشکر کشی کی یہان تک کہ وہ لوگ حکم رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے اور اس بات پر صلح ٹھہری کہ مال آنکا مال رسول خدا ہو اور آنکے زنان و فرزندان آنکے ہین واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن القاسم نے اپنے باپ ربیع بن سبرہ سے آسنے اپنے باپ سے کہ مین پھرا ہوا شام سے آتا تھا جب مقام فلحتین مین پہونچا کہ ناگاہ بنی قینقاع سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے فرزندان و زنان کو اونٹون پر سوار کیے ہوے چلے جاتے تھے مین نے انسے حال پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ ہمکو ہمارے وطن و مسکن سے نکال دیا اور مال ومنال ہمارا چھین لیا مین نے کہا تم لوگ کہان کے ارادے سے جاتے ہو کہا شام کو جاتے ہین سبرہ نے کہا جب یہ لوگ وادی قرے مین پہونچے تو وہان ایک مہینا قیام کیا بعد ازان یہود وادی قرے نے پیدلون کو سوار اور زاد راہ سے تقویت کرکے اذرعات مین جو ایک موضع ہو شام مین پہونچا دیا اور انھون نے وہین بود و باش کی مگر بقا انکی بہت تھوڑے دنون رہی کہ تباہ و ہلاک ہوگئے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی یحیی بن عبد اللہ بن ابی قتادہ نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے آسنے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابو لبابہ بن عبد المنذر کو تین بار مدینے پر خلیفہ کیا ایک وقت بدر القتال دوسرے بنی قینقاع تیسرے غزوہ سویق مین اور غزوہ سویق ماہ ذیحجہ مین ہجرت سے بائیسون مہینے واقع ہوا کہ خروج کیا تھا رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ پانچوین تاریخ ذیحجہ کو اور پانچ روز مدینے سے حضرت غائب یعنے باہر رہے تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اور اسحاق بن حازم نے محمد بن کعب سے آسنے کہا جب مشرک بدر سے شکست پاکے مکے کو پھرے تو ابو سفیان نے تیل ڈالنا سر مین یعنے زینت کرنا اپنے اوپر حرام کیا یہانتک کہ محمد واصحاب محمد سے اپنی قوم کا بدلا لیوے چنانچہ بنا بر حدیث زہری کے دوسو سوار ہمراہ لیکر مکے سے نکلا و بنا بر حدیث ابن کعب کے چالیس سوار ہمراہ تھے یہان تک کہ وہ سب چلے نجد کی راہ سے اور وقت شب پاس بنی النضیر کے پہونچے پھر شبا شب پاس حیی بن اخطب کے گئے اور آسکا دروازہ کھٹکھٹایا تا کہ اخبار نبی و اصحاب کی

اس سے روایت کریں اسنے انکار کیا کہ دروازہ کھولے پہ وہ لوٹا اور اسنے ملاقات کی اور اسی سے کو پاس سلام
بن مشکم گئے اور اسکا دروازہ کھٹکھٹایا اسنے انکے لیے دروازہ کھولا اور آنکی مہمانداری کی اور ابو سفیان کو طعام
کھلایا شراب پلائی اور اخبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب سے اسکو خبر دی جب صبح ہوئی تو ابو سفیان وہاں
سے لشکر میں آیا اور جب عریض میں پہنچا تو وہاں ایک شخص انصاری کو پایا کہ مع اپنے مزدور کے اپنے کھیت میں مشغول
تھا پس ابو سفیان نے اس انصاری اور اسکے مزدور کو قتل کیا اور عریض میں دو گھر انصاریوں کے اور کئی کھیت
جلا دیئے پھر جب اسنے یہ دیکھا کہ قسم اسکی پوری ہوئی اور اب ترک رسم و بدلا لینے کی اتر گئی تو وہاں سے بخوف پاداش گریزاں
اور بھاگ گیا پس یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہنچی حضرت نے اپنے اصحاب کو مامور کیا کہ وہ واسطے تعاقب ابو سفیان
کے نکلے اور حال یہ تھا کہ ابو سفیان اور اصحاب اسکے سکار رہتے تھے کہ بطور استعجال آمد لشکر اسلام سبکدوشی
سے سفر میں ہو جاتے تھے یہاں تک کہ ستک اور تھیلے ستو کے جو اکثر زاد تھی انکی اور زاد ادروہ رہ تھی وہ بھی ڈال
جاتے تھے کہ مسلم جب اس مقام پر گذر کرتے تھے تو اٹھا لیجاتے تھے اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام غزوہ سویق
ہوا اور جب رسول خدا صلعم نے مع لشکر مدینے کو مراجعت فرمائی تو ابو سفیان اشعار پڑھتا تھا جو سیرت زہری
میں مسطور ہیں جسکا مضمون یہ ہے کہ سلم بن مشکم نے حالت تنہائی میں مجکو مدام کمیت یعنے شراب سرخ پلائی اور سیراب
کیا اور وہ ابن مشکم ابو عمرو تو خوب صاحب تھا اور گھر اسکا تیرہ میں ہے کہ وہ امیدگاہ و پناہ تمام بہترین عطا کا ہے

ذکر غزوہ قرارۃ الکدر

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے اسنے کہا کہ غزوہ قرارۃ الکدر جسکو قرقرۃ الکدر بھی
کہتے ہیں ساتھ بنی سلیم و غطفان کے ماہ ذی الحجہ میں بائیسویں مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ ماہ محرم
تیسویں مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور آنحضرت پندرہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے واقدی
نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اسنے یعقوب بن عتبہ سے اسنے کہا
کہ باعث خروج رسول خدا صلعم کا مدینے سے طرف قرارۃ الکدر کے یہ تھا کہ حضرت برانگیختہ و برہم اس بات سے
ہوئے تھے کہ انکو خبر مجمع غطفان و سلیم کی پہونچی کہ وہ لوگ بطریق تعاقب قرارۃ الکدر میں جمع ہیں پس حضرت
نے اپنے لشکر کشی کی اور انکی راہوں کو مسدود کیا اور جب وہاں پہونچے تو آثار انکے چار پایوں کے اور نشان
آمد و رفت ان مواشیوں کا وہاں دیکھا مگر کسی کو اس میدان میں نہ پایا حضرت نے چند آدمی کو لیکے
اصحاب میں سے بلندی وادی پر روانہ کیا اور خود مع چند اصحاب تلاش میں انکے نشیب وادی میں متوجہ ہوئے
چنانچہ اس وادی میں چرواہوں کو دیکھا کہ انمیں ایک لڑکا تھا اسکا نام یسار تھا اسسے جماعتوں کی دریافت کی
تو یسار نے کہا کہ مجھے ان لوگوں کی خبر معلوم نہیں ساتویں پانچویں روز پانی پلانے والے وارد ہوتے ہیں

اور آج باری چوتھے روز پانی پلانے والون کی ہی اسواسطے وہ لوگ طرف پانی کے باندی اور وادی پر چڑھ گئے ہین
اور ہم لوگ عزاب مین بیٹھے ہیں خاندان ہین انھین اونٹون مین رہنے والے ہین اور ہانک لانے والے چوپایون کے
جب وہ چراگاہ مین اودر چلے جاتے ہین پس رسول خدا صلعم نے ان چوپاون کو ہمراہ ہنکوا لیا اور مدینے کو
پھرے جب وہان ہونچکر نماز صبح پڑھی تو دیکھا کہ وہ ہی ایسا لڑکا چروا ہے کا نماز پڑھ رہا ہی پھر حضرت نے مسلمین
لوگون کو حکم تقسیم غنائم کا کیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہر آئینہ ہمارے قومی لوگ تو سارے چوپائی ہانک لائے
ہین اور ہم ہین وہ لوگ ہین جو اپنے حصہ سے غنیمت مین لینے مدینہ الجنۃ ہین فرمایا حضرت نے آپس مین تقسیم کر لیجیے
لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ کے لیے وہ غلام ہی جسکو آپنے نماز پڑھتے دیکھا وہ پس اسے ہم آپ کو دیتے
ہین کہ وہ آپ کے حصہ مین ہی حضرت نے فرمایا تم سب اس بات مین خوش ہو انھون نے کہا ہم سب کی
خوشی ہی پس حضرت نے اس غلام کو اپنے حصہ مین قبول کیا اور اسکو آزاد کیا اور یہ ہوا کہ جب
لوگون نے مقام غزوہ سویق سے کوچ کیا اور رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور غنیمت تقسیم
کی گئی تو ہر شخص کو اصحاب مین سے سات سات شتر حصہ مین ملے اور اہل حصہ دو سو آدمی تھے اور دوسری
روایت مین واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد الصمد بن محمد السعدی نے حفص بن عمر بن ابی طلحہ
سے اسنے اس سے جسنے اسکو خبر دی اسنے ابی اروی الدوسی سے اسنے کہا مین ہمراہ لشکر ان لوگون
مین تھا جو اونٹون کو ہانک لائے تھے پس جب ہم لوگ صرار مین پہونچے اور صرار ایک مقام ہی مدینہ سے
تین میل کے فاصلہ پر تو وہان جملہ شتر پانچ حصہ کیے گئے اور شتر پانسو تھے پس اسمین سے سو شتر خمس نکالکر
باقی چار سو تقسیم کیے گئے مسلمین پر کہ ہر ایک کے حصہ مین دو دو شتر آئے اور واقدی نے کہا مجھ سے
حدیث بیان کی عبد اللہ بن نوح نے اسنے ابی عفیر نے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم ابن مکتوم کو
مدینے مین خلیفہ مقرر کر گئے تھے یعنے بروقت خروج جانب غزوہ سویق کے چنانچہ ابن مکتوم اہل مدینہ کو
جمع کیے ہوئے پہلوے منبر مین کھڑے ہو کر خطبہ بیان کیا کرتے تھے اور منبر کو اپنے بائین جانب کرتے تھے

ذکر قتل ابن الاشرف کہ قتل اسکا ماہ ربیع الاول مین پچیسون مہینے ہجرت سے ہوا ہی

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد الحمید بن جعفر نے انھون نے یزید بن رومان وغیرہ سے ان دونون نے
زہری سے اسنے ابن کعب بن مالک اور ابراہیم بن جعفر سے اسنے اپنے باپ سے اسنے جابر بن عبد اللہ سے
پس ہر ایکنے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جابر سے بطرق روات اپنے اپنے کے پس جس امر پر لوگون کا اجماع
و اتفاق ہوا وہ یہ ہی کہ ہر آئینہ ابن الاشرف شاعر تھا اور شان مین پیغمبر خدا صلعم اور انکے اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا
اور کفار قریش کو مسلمین پر آمادہ شر کرتا تھا اپنے شعرون مین پھر جب رسول خدا صلعم سے

جب مدینہ میں تشریف لائے اور اہل مدینہ اقسام مختلف تھے بعض انمیں سے مسلم تھے جو دعوت اسلام پر جمع ہوئے
تھے مگر انمیں سے اہل بیعت و اہل حصون تھے اور انمیں حلیف بھی تھے واسطے دو قبیلہ اوس و خزرج کے پس رسول خدا
صلعم جب مدینے میں تشریف لائے تو ان سب کی یکجہتی چاہی اور انکو مصالحہ باہمی پر طلب کیا اور اسوقت
حال یہ تھا کہ اگر کوئی مسلم تھا تو اسکا باپ مشرک تھا اور سارے مشرک اور یہود اہل مدینہ رسول خدا
صلعم اور اصحاب کو ایذائے شدید ستاتے تھے پس حق تعالے نے ایسے ہی اور تمام مسلمین کو اس
بات پر امر صبر فرمایا اور فرمایا کہ ایسے عفو کرو اور انہیں لوگوں کے باب میں یہ آیہ نازل ہوئی ولتسمعن
من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم
الامور ترجمہ ہرآئنہ تم لوگ سنوگے - و انکے اہل کتاب یعنے یہود سے اور مشرکین سے ایذائے کثیر یعنے برائیاں
انکی و حال آنکہ صبر کرنا تمہارا اور تقوی کرنا لازم ہے کیونکہ یہ امر غالب امور ہے فقط اور بعض لوگوں
کے باب میں خدا نے نازل کی یہ آیت ودّ کثیر من اہل الکتاب الایہ ترجمہ یعنے آرزو کرتے ہیں اکثر لوگ
اہل کتاب میں سے کہ بعد ایمان کے تمکو کفر کی طرف پھیریں بابت حسد دلی کے پس جب کہ ابن الاشرف
ایذارسانی نبی اور اصحاب نبی سے باز نہ آیا اور غلبہ مسلمین کی خبر اسکو پہونچی تھی جب زید بن حارثہ مدینے
خوشخبری فتح لائے کہ مشرکین قتل ہوئے اور اکثر اسیر ہوئے فالآخر ابن الاشرف نے بچشم خود دیکھا اور بندی
بندھے ہوئے آئے ہیں تو سرنگوں اور ذلیل ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ واللہ پس اب آج کے روز شکم
زمین تمہارے لیے بہتر ہے پشت زمین سے یعنے زمین پر چلنے سے زمین میں جانا بہتر ہے کہ ایسے لوگ سردار اور
مردم قتل کیے گئے اور اسیر ہوئے پس تمہارے نزدیک کیا ہے اور کیا تمہاری رائے ہے لوگوں نے کہا ہم
جب تک زندہ ہیں ہمکو محمد سے عداوت ہے اسنے کہا تم کیا ہوئے کہ ہرآئنہ قوم اسکی غالب آئی اور ظفریاب ہوئی
ولیکن میں قریش کے پاس جاتا ہوں اور انکو برانگیختہ و آمادہ جنگ کرتا ہوں اور انکو انکے مقتولوں کی
یاد دلاکر رلاتا ہوں کیا عجب ہے کہ وہ لوگ نادم ہوکر خروج کریں تو میں بھی انکے ہمراہ خروج کروں پس ابن الاشرف
یہ کہکر مدینے سے چلا اور مکے میں پہونچ کر پاس الوداعہ بن ضبیرۃ السہمی کے جسکی زوجہ عاتکہ بنت اسید بن ابی
العیص تھی مقیم ہوا اور قریش کے مرثیے میں اشعار کہتا تھا شعر طحنت رحا بدر لمهلک اهله * ولمثل بدر تستهل و
تدمع * قتلت سراة الناس حول حیاضه * لا تبعدوا ان الملوک تصرع * ویقول اقوام اذل بسخطهم
ان ابن اشرف ظل کعبا یجزع * صدقوا فلیت الارض ساعة قتلوا * ظلت تسیخ باهلها و
تصدع * ثم قد اخبرت نهار من اقیس ماجد * فی حماة یا فری آیة الیتیم * طلق الیدین
اذا الکواکب اخلفت * حمال اثقال یسود و یربع * نبئت ان بنی امیة کلهم

خضعوا لقتل ابی الحکیم وجدع + وابنا ربیعۃ عندہ ومنبہ + حل ما ال بقتل المسکین تیغ اپنے
چلی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی + اور لازم ہو واسطے ایسے اہل بدر کے کہ شور وفغان
اور اشک رواں کریں + کیونکہ قتل کیے گئے سرداران مردم گرد چشمہ سار بدر کے + اور یہ بعید نہیں
ہو اسلیے کہ اکثر ملوک ہی مارے جاتے ہیں + اور اکثر اقوام ارذال اپنے غصہ اور غیظ میں کہتے ہیں
کہ ہر آئینہ کعب ابن اشرف بے صبر ہو گیا + سچ کہتے ہیں کہ حال یہ ہو کہ جسوقت وہ لوگ قتل ہوے کاش
زمین اسوقت پھٹ جاتی اور خسف کر لیتی اپنے اہل کو + اور البتہ قتل ہوے بدر میں وہ لوگ جو بہتر ہیں از
برترین مردم تھے + اور وہ ایسے خوبیوں والے تھے کہ مردم حاجتمند انکی طرف پناہ پاتے تھے +
اور وہ لوگ کشادہ دست تھے جب ستارے غائب ہو گئے ہیں یعنے ہر صبح سخاوت کرنے والے
تھے - پھر جو لوگ بھاری بوجھ اٹھانے والے ہیں وہ ہی سرداری کرتے ہیں اور آزمائے جاتے ہیں
مجھے خبر پہونچی ہو کہ بنی المغیرہ سب کے سب بسبب مارے جانے ابو الحکیم کے ڈرگئے ہیں اور ناک کاٹی گئی
یعنے نکٹے و خوار ہو گئے - چنانچہ در جواب اسکے حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہکر سنائے میں تیکو سیلے

شعر بکت عین کعب ثم علٰی بعبرۃ + منہ وعاش مجدعا لا یسمع + ولقد رایت ببطن بدر منہم +
قتلی تسح لہا العیون وتدمع + فابکی فقد ابکیت عبدا راضعا + شبہ الکلیب للکلیبۃ یتبع +
ولقد شفی الرحمان منہم سیدا + واہان قوما قاتلوہ وصرعوا + ونجا وافلت منہم من قلبہ
شغف یظل لخوفہ یتصدع + ونجا وافلت منہم متسرعا + فل قلیل ہارب یتہزع + یعنے

کعب کی آنکھیں روئیں اور بہائے گئے اشک + اسکی آنکھ سے یعنے رویا اور آنسو بہایا اور زندہ رہا
نکٹا پھرا یہ کنایہ ہو کہ وہ ذلیل و خوار جیا + اور میں نے بدر کے میدان میں مشرکین کے ایسے مقتولوں کو
دیکھا کہ انکے لیے بہت سی آنکھیں روتی ہیں + اور رو تو اے کعب کہ تو نے شیر خواروں کو رولایا ہو
مانند پلوں کتے کے کہ وہ پیچھے کتیا کے ہوتے ہیں یعنے ہر گاہ تو نے زنان مشرکین کو انکے مقتولوں کا مرثیہ
بیان کر کے رولایا تو اسکے بچے بھی بمثل سگ بچوں کے کتیا کے ساتھ روئے + اور البتہ خدا نے ہمارے
سردار یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی طرف سے تشفی خاطر عطا کی + اور سزا وار ہلاکت کیا
اس قوم کو جنہوں نے اس سید سردار سے مقابلہ کیا و حال آنکہ وہ مارے گئے + اور انمیں سے
وہ شخص بچگیا اور نکل بھاگا جسکا دل پژمردہ اور خوف سے پارہ پارہ تھا + اور اسیطرح بچ گیا
اور نکل بھاگا وہ شخص جو بڑا دوڑنے والا + اور شکست پاکر فرار کرنیوالا اور تیز بھاگنے
والا تھا جب وہ گریز کرتا تھا - بعد ازاں رسول خدا صلعم نے حسان کو بلوایا اور فرمایا کہ کعب فلانی

مکے میں اترا ہے تب حسان نے اشعار ہجو کہکر وہاں بھی بھیجنا شروع کیا شعر اَلَا اَبْلِغَا عَنِّی اُسَیْدَ
رِسَالَۃً * فَخَالُکَ عَبْدٌ بِالسَّرَابِ مُجَرَّبُ * لَعَمْرُکَ مَا اَوْفٰی اُسَیْدُ بِجَارِہٖ * وَلَا خَالِدٌ وَلَا الْمُفَاضَۃُ
زَیْنَبُ * وَعَتَّابُ عَبْدٌ غَیْرُ مُوْفٍ بِذِمَّۃٍ * کَذُوْبُ شُؤُوْنِ الرَّأْسِ قِرْدٌ مُدَرَّبُ * الا المطالع
(ترجمہ کہا ہو الملفاتیہ ہے کہ عرب اپنے اشعار میں اکثر خطابات میں استعمال صیغہ تثنیہ کا کرتے ہیں اور
کبھی وزن کی شعر کی رعایت سے الف زائد لاتے ہیں) یعنی آگاہ ہو کہ اُسید کو میری طرف سے یہ
پیام پہنچا دو کہ خال تیرا اسلام اور مکر و فریب میں آزمودہ تھا * قسم ہے میری زندگانی کی کہ اُسید اپنے ہمسائے
اور اپنے دوستوں کے ساتھ وفا کرنے والا نہ تھا * اور نہ خالد ایسا تھا اور نہ مفاضہ زینب ایسی تھی *
(مفاضہ یعنی عورت بڑے پیٹ والی) اور عتّاب بھی غلام بے وفا تھا اپنے دوستوں سے * اور وہ بڑا
کاذب اور مدھی کھوپڑی والا اور سکھلایا ہوا بندر تھا * تو جس وقت کہ اشعار حسان بن ثابت میں مذمت
کعب اور اُسید پیدا ہوگئی تھی مالکہ کو پہونچی تو اُسنے اسباب کعب کا اپنے گھر سے باہر نکال دیا اور کہا
مجکو اس یہودی سے کیا کام ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ حسان نے کیسی تفضیح ہماری کی ہے جبکہ وہاں
سے اپنا اسباب اُٹھا لیگیا اور دوسری قوم کے پاس اُٹھ گیا تب حضرت علیہ السلام نے حسان کو
بلوا کر فرمایا کہ کعب فلاں فلاں جگہ اُترا ہے پس حسانؓ ہمیشہ اُن لوگوں کی ہجو کہتے تھے یہاں تک
کہ انھوں نے بھی اسکا رخت اسباب اپنے یہاں سے پھینک دیا پھر جب کہ کعب نے کہیں ٹھکانا نہ پایا
تو مدینے میں چلا آیا جب رسول خدا صلعم کو اسکے آنے کی خبر ہوئی تو حضرت نے دعا کی
اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ ابْنَ الْاَشْرَفِ بِمَا شِئْتَ فِیْ اِعْلَانِہِ الشَّرَّ وَقَوْلِہِ الْاَشْعَارَ کہ اے پروردگار میری
تو کفایت و مکافات کر میری جانب سے ابن اشرف کو جسطرح تیری مشیت ہو اس بارہ میں کہ اُسنے
اعلان شر اور اشتہار اپنے اشعار کا کیا ہے بعد ازاں رسول خدا صلعم نے فرمایا کون میری جانب سے
اسکو کفایت کریگا اسواسطے کہ اُسنے مجکو بہت ایذا دی ہے تب محمد بن مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ
میں اُس سے انتقام کرونگا کہ اسکو قتل کر دونگا فرمایا اچھا تو ہی اس کام کو کر پس محمد بن مسلمہ نے تا ملاحظہ
موقع وقت چند روز درنگ کی اور کھانا پینا چھوڑ دیا تب حضرت نے انکو بلایا اور فرمایا اے محمد کیا تو نے
ترک آب و طعام کیا ہے انھوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ اسواسطے کہ میں نے آپ سے قول کیا میں نہیں
جانتا ہوں کہ میں اسکو وفا کر سکونگا یا نہیں حضرت نے فرمایا ذمہ تیرا صرف کوشش کرنے
میں ہے یعنی تجکو فقط جہد لازم ہے ولیکن انجام کار بدست خدا ہے اور فرمایا سعد بن معاذ سے اس باب
میں مشورہ کر پس مجتمع ہوئے محمد بن مسلمہ اور چند اشخاص قبیلہ اوس سے انمیں عباد بن بشر اور ابو نائلہ

سلکان بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابوعبس بن جبیر تھے اور ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم
اسکو قتل تو کرینگے مگر ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اس سے کچھ باتین کرینگے کیونکہ ہمارے تئین اس سے کرنی ضرور ہونگی
(یعنے خدع و حیلہ) حضرت نے فرمایا اچھا باتین کرو پس ابونائلہ پاس کعب کے گئے جب اُسنے انکو دیکھا تو شان
انکی اسکو دگرگون نظر آئی اور ترسان و ہراسان ہوا اس بات سے کہ ایسا نہو اُسکے پیچھے لوگ کمینگاہ
مین ہون پس ابونائلہ نے کہا کہ تیری طرف میرے تئین ایک حاجت پیش آئی ہی اور اُسوقت کعب کی
مجلس مین اُسکے قوم کی جماعت بیٹھی تھی تب کعب نے کہا میرے نزدیک آ اور اپنی حاجت سے مجھے خبر دے
مگر اُسوقت رعب سے رنگ اُسکا متغیر تھا اور ابونائلہ محمد بن مسلمہ اُسکے برادر رضاعی تھے پس دونون نے
اُس سے باتین کین اور دونون نے اشعار پڑھے اور کعب خوش ہوتا تھا اور درمیان مین کہتا جاتا تھا کہ اے
وہ حاجت کیا ہی مگر ابونائلہ اسکے سامنے اشعار پڑھ رہے تھے یہانتک کہ پھر کعب نے کہا آخر حاجت
تیری کیا ہی شاید تو یہ چاہتا ہی کہ جو لوگ میرے پاس ہین وہ اُٹھ جاوین پس جب قوم نے یہ بات سنی تو
وہ اُٹھ گئے تب ابونائلہ نے کہا مجکو ناگوار تھا کہ قوم ہمارے سر کلام کو سنین اور منظنہ بد کرین
اے کعب آنا اس شخص یعنے محمد کا گویا ہمپر منجملہ بلایا کے ہی کہ ہمسے عرب نے حرب کیا اور ہمپر تیر اندازی کی
ایک کمان سے یعنے ہم اور سب عرب گویا کہ ہم کمان ہمجنس ہین اور ہماری راہون کو ہمسے قطع کیا
اور ہمارے نفوس نے تعب و رنج اُٹھائے اور عیال ہمارے ضائع ہوے اور ہمنے صدقہ لینا اختیار کیا
تو باوجود اسکے پھر ہمکو اسقدر میسر نہین ہوتا کہ ہم سیر ہو کر کھاوین تب کعب نے کہا واللہ تحقیق کہ مین بھی
یہی باتین تجھسے کیا چاہتا تھا اے ابن سلامہ اب قریب ہی کہ امر ولایت و ریاست اسکی طرف یعنے رسول خدا
صلعم کے ہوا چاہتی ہی ابونائلہ نے کہا کہ میرے ساتھ چند شخص ہین میرے اصحاب مین سے وہ بھی میری رائے مین ہین
میرا ارادہ ہی کہ انکو بھی تیرے پاس بُلاون کہ ہم تجھسے باہم خرید و فروخت گندم و تمر کا کرین اور اس باب مین تو
ہمارے ساتھ احسان کرے اور رہن کرینگے ہم تیرے پاس جو چیز تیرے نزدیک موافق ہو تب کہا کعب نے
آگاہ ہو کہ بردار خانہا ہمارے پُر ہین تمر قسم عمدہ سے عجوہ قسم عمدہ ہی پر مغز اور دلدار کہ اسمین دانت غائب
ہو جاتے ہین یعنے سما جاتے ہین آگاہ ہو اے ابونائلہ مین نہین چاہتا تھا کہ تجکو ایسی زحمت مین دیکھون کیونکہ
تو میرے نزدیک مکرم ترین مردم سے ہی تو میرا برادر ہمشیر ہی کہ مین نے اور تو نے ایک پستان سے دودھ پینے
مین چھینا چھینی کی ہی تب ابونائلہ سلکان نے کہا جو باتین محمد کی مین نے تجھسے کی ہین اُسکو پوشیدہ رکھنا کہ
اسکا کسی سے ذکر نہ کیجیو کعب نے کہا مین اُسمین سے ایک حرف ذکر نہ کرونگا پھر کعب نے کہا اے ابا نائلہ تو اپنے دل کی بات
مجھسے سچ بتا کہ محمد کے بارہ مین تیرا کیا ارادہ ہی سلکان نے کہا اُسکی خواری اور اُس سے باز رہنا اور کنارہ کشی

آیا چاہتا ہوں کعب نے کہا اگر ابا نائلہ تم لوگ جو یہ رہن کیا چاہتے ہو تو کیا اپنی زنان و فرزندان کو میرے پاس
رہن کروگے اسنے کہا کیا تو ہماری تفضیح چاہتا ہے اور کیا تو ہمارے اسرار امر کو ظاہر کریگا لیکن ہم تیرے پاس سلاح
رہن کرینگے یہاں تک کہ تو راضی ہو کعب نے کہا حلقہ میں البتہ صورت وفا ہے اور یہی حلقہ لفظ المشتری بالعش
سے یا تم و مرد اور احتمال ہے کہ وہ لفظ حلقہ لفظ ہی سے جلب لطیف ہو جیسا کہ معمول عرب تھا) پس ابو نائلہ
وعدہ ٹھہرا کر کے اسکے پاس سے نکلے اور اپنے احباب کے پاس آئے اور آپس میں مشورہ کیا کہ شام کو سب
وعدہ پاس کعب کے جمع ہو کر آنا چاہیے بعد ازاں یہ لوگ وقت ساعت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئے اور ماجرا اپنا سب حضرت کو مطلع کیا اور ابو نائلہ اپنے ہمراہیوں کے ہمراہ بقیع میں گئے بعد ازاں
لوگوں کو روانہ کیا اور کہا جاؤ اسکے توکل پر کہ وہ تمکو برکت عطا کرے اور تمہاری اعانت کرے اور لکھتے
کہتے ہیں کہ انکو بعد نماز عشا کے بھیجا اور وہ چاندنی رات تھی سل دن کے رئیس کو بلکہ شب چہاردہم ربیع الاول
کی تھی اور وہ پچیسواں مہینا سال ہجرت سے تھا پس وہ لوگ اسوقت چلے اور ابن اشرف کے یہاں آئے جب
اسکے محل کے نیچے پہونچے تو ابو نائلہ نے اسکو آواز دی اسوقت ابن اشرف اپنی زوجہ کے پاس تھا اور اسکی عروس
اسکی نئی شادی ہوئی تھی کہ وہ اپنی دلہن کے پاس سے یکایک اٹھا تو اسکی زوجہ نے گوشہ لحاف کا پکڑ لیا
اور کہا تو اسوقت کہاں جاتا ہے تو مرد مبارز ہے ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہیں پس کیسا آدمی چاہئے
کہ اسوقت گھر سے نکلے اسنے کہا مجھسے وعدہ کیا ہے اور وہ میرا بھائی ابو نائلہ ہے واللہ وہ تو ایسا مہربان ہے کہ اگر
مجکو سوتے ہوے پاتا تو بلا اطلاع میری تکلیف کے مجکو جگاتا بعد ازاں لحاف کو جو تیل ولائتی کے ہوتا ہی ہاتھ کے جھٹکے
سے چھوڑا کر یہ کہتا ہوا باہر آیا کہ اگر جوانمرد برچھیوں کے سامنے بلایا جاوے تو چاہیے کہ بلا تامل حاضر ہو بعد
ازاں انکے پاس آیا اور انسے ملاقات ہوئی بعد ہوئے تحیۃ کی کہ احیاکم اللہ یعنی تمکو خدا جیتا رکھے یہ کلمہ بجائے سلام قبل اسلام
مستعمل تھا بعد ازاں سب باہم بیٹھے اور ایک ساعت باتیں کیں تا آنکہ کعب انسے مائل بانبساط ہوا تب
ان لوگوں نے کہا کہ ابن اشرف آیا ہو سکتا ہے کہ ہم شرج العجوز تک تو چلیں کہ وہاں ہم تم باہم باتیں کریں اور
بقیہ رات اسی میں بسر کریں پس وہ سب وہاں سے نکلے اور چلے جب قریب مقام شرج کے پہونچے تو ابو
نائلہ نے اپنا ہاتھ کعب کے سر میں لگایا اور روی محبت سے کہا اے ابن اشرف تیرے عطر کی کیا خوب خوشبو ہے کہ
ہم کو اسکی مہک جیسی آتی ہے اور تھا یہ کہ کعب سر میں تیل جو لگاتا تھا اسمیں مشک و عنبر پانی سے گھسکر
ملاتا تھا بلکہ اسکو بطور افشاں [illegible] ضماد و صندل کے دونوں کنپٹی پر رکھتا تھا اور اسکی زلفیں بہت خوشبو تھیں
اور انمیں تھوڑی دور اور آگے بڑھے کہ ابو نائلہ نے پھر ایسا ہی کیا کہ ہاتھ زلفوں میں لگایا اور خوشبو کی
تعریف کی اور کعب کو اس سے خوشی تھی یہاں تک کہ ابو نائلہ نے دونوں ہاتھوں کی گھاٹیوں میں اسکی زلفوں

کی لپیٹین لین اورسلسلہ بندی کی اور اسکے سر کے دونون قرن کو محکم کرکے اپنے اصحاب کو پکارا ہان جلد قتل
کرو اس دشمن خدا کو پس ان سب نے اسپر تلوارین مارین کہ تلوارین اسپر ایک ساتھ پڑین مگر کوئی کارگر نہوئی
بلکہ ایک دوسرے پر پڑی اور کعب ابو نائلہ کو لپٹ گیا محمدؐ بن مسلمہ نے کہا اسوقت مجھے یاد آیا کہ ایک قرولی
میرے تلوار کے میان مین ہی مین نے اسکو جلدی سے کھینچکر اسکے ناف پر رکھکر زور کیا اور بھونک دیا کہ وہ
چھری اسکے پیڑو تک اتر گئی تب اس دشمن خدا نے ایسی چیخ ماری کہ یہودی جو جابجا ٹیلون پر رہتے تھے اسکے
شور سے متحیر ہوکر ان ٹیلون پر آگ روشن کی اور کوئی ٹیلہ ایسا باقی نتھا جسپر روشنی آگ کی نہوئی چنانچہ یہود مین
ابن سنینہ ایک یہودی تھا قبیلہ بنی حارثہ سے وہ موقع واردات سے تین میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اسنے
اپنے مقام پر کہا کہ یثرب سے بوے خون ریختہ کی آتی ہی اور ایسا ہوا کہ جب وہ لوگ کعب کو تلوارین مار رہے
تھے تو انہین سے حارث بن اوس کی پنڈلی پر تلوار کعب کی پڑگئی کہ اسکو مجروح کیا پھر جب قتل کعب سے فارغ
ہوچکے تو سر اسکا کاٹ لیا اور ہمراہ لیچلے اور چلنے مین بہت جلدی کرتے تھے اس خوف سے کہ شاید یہود جو
بلندی ارصاد نگران ہونگے تو مزاحمت و مضائقہ کرینگے یہان تک ان جماعت مسلمین نے بنی امیہ بن
زید کی راہ لی یعنے ان تک پہونچ گئے کہ وہ سب ہموار تھے پھر پہونچے قریضہ پاس اور روشنی انکے
آگ کی جو ٹیلون پر یہود نے جلائی تھی بلند تھی بعد ازان سریہ مسلمین بعاث مین پہونچا اور جب وہ سب
حرۃ العریض مین پہونچے کہ وہان کی زمین سنگ لاخ ہی پس وہان حارث بن اوس کو خون کی قے آئی تو وہ
ٹھہر گیا اور اصحاب کو آواز دی کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام عرض کرنا تب سب اسکے پاس لوٹ آئے
اور اسکو سوار کر لیا یہان تک کہ حضرت کی خدمت مین پہونچے اور جسوقت سریہ مسلمین بقیع غرقد مین پہونچا
تو سب نے صداے تکبیر بلند کی اور اسوقت شب کو رسول خدا صلعم نماز پڑھ رہے تھے جب آواز انکے تکبیر کی
سنی تو خود بھی تکبیر کی اور پہچانا کہ بیشک لوگون نے کعب کو قتل کیا بعد ازان وہ لوگ جلد قدم
اٹھاتے ہوے آپہونچے اور رسول خدا صلعم کو باب مسجد پر کھڑے ہوے پایا پس حضرت نے دعا دی کہ
افلحت الوجوہ یعنے تم سب کے منھ کو فیروزی اور بقا ہو یعنے تمہارا منھ اجالا رہے ان سب نے جواب دیا و جھک
یارسول اللہ یعنے آپکے منھ کو بھی بقا ہو پس ان لوگون نے سر کعب کا حضرت کے روبرو ڈالدیا حضرت نے
اسکے قتل پر حمد خدا کی بعد ازان لوگ اپنے صاحب حارث کو سامنے لائے حضرت نے اسکے زخم مین تھوک
ڈالدیا پھر اسکو اس زخم سے ایذا نہوئی اور اس معرکہ مین جو اشعار کہ عباد بن بشر نے موزون
کیے ہین اور پڑھے ہین انکا مضمون یہ ہی اشعار صرخت بہ فلم یحفل بصوتی ۔ و اوفی طالعا من فوق قصر
فعدت فقال من ہذا المنادی ۔ فقلت اخوک عباد بن بشر + فقال محمد اسرع الینا ++

لقد جئنا لتشکرنا وترفدنا فقد جئنا سغابا بانصاف الوسوق من حب وتمر + وهذی درعنا رهنا فخذها
لشہر ان وفی او نصف شہر + فقال معاشر سغبوا وجاعوا + لقد عدموا الغنی من غیر فقر + واقبل نحونا یہوی
سریعا + وقال لنا لقد جئتم لامر + وفی ایماننا بیض حداد + مجربة بہا الکفار نفری + فعانقہ ابن مسلمة
المرادی + بہ الکفار کاللیث الہزبر + وشد بسیفہ صلتا علیہ + فقطرہ ابو عبس بن جبر + وصلت
وصاحبای فکان لما + قتلناہ الخبیث کذبح عتر + ومر براسہ نفر کرام + ہم ناہوک من صدق وبر
وکان اللہ سادسنا فابنا + بانعم نعمة واعز نصر + یعنے میں نے کعب کو زور سے پکارا مگر اسنے میری
آواز کی کچھ پروا نکی اور جھک گیا واسطے اترنے کے جو اسکے لیے لائے قصر سے پھر مکرر میں نے پکارا تو
اسنے کہا یہ پکارنے والا کون ہے تو میں نے کہا میں تیرا بھائی عباد بن بشر ہوں پھر محمد بن مسلمہ نے کہا تو ہمارے
پاس جلد آ کہ ہم تیرے یہاں آئے تاکہ تو ہماری قدر و منزلت کرے اور مہمانداری کرے + اور تو ہمارے
ساتھ احسان و مدارات کر کیونکہ نصف وسق کے واسطے غلہ یا تمر کے + کہ ہم تیرے یہاں گرسنہ آئے ہیں اور
یہ ہماری زرہ ہے کہ ہم رہن کرتے ہیں تو اسکو لے + اگر وفا کرے وہ زرہ واسطے ایک ماہ یا نیم ماہ کے تب
لوگ بولے کہ یہ لوگ جو گرسنہ ہیں اور بھوکے آئے ہیں تو البتہ معدوم الغنی ہیں بدوں فقر کے یعنے اسوقت
عدم غنا و ناداری انکی محتاجگی سے نہیں ہے کہ ہمیشہ کے محتاج ہوں بلکہ شدید ستی اتفاقیہ ہے + پس اسکے
کعب ہماری طرف بہت جلد متوجہ ہوا اور ہم سے بولا البتہ تم کسی کام کے لیے آئے ہو + پھر شاعر
کہتا ہے کہ اور ہمارے ہاتھوں میں سیف درخشاں تھی اور وہ آزمودہ تھی کہ اس سے کفار کو ہم قطع و قتل
کرینگے + ناگاہ ابن مسلمہ مرادی نے اسکو اپنی آغوش میں لپٹا لیا کہ دونوں ہاتھ ابن مسلمہ کے مثل شیر
زبردست کے تھے + آخر ابن مسلمہ نے اپنی سیف مسلول سے اسپر حملہ کیا اور ابو عبس بن جبیر نے اسکا
خون بہایا + اور میں نے اور میرے دونوں یاروں نے بھی تلوار کھینچی پھر جب ایسا ہوا کہ ہم نے اس خبیث
کو مثل گوسفند کے ذبح کیا تو سر اسکا اصحاب کرام کاٹ لیگئے کہ وہ مانع و کامل ہیں صدق و نیکوکاری
میں اور چھٹا ہمارا اللہ تعالیٰ تھا یعنے ہم اور محمد بن مسلمہ وغیرہ پانچ آدمی تھے اور چھٹا ہمارے ساتھ اللہ
جل شانہ تھا پھر ہم نے پھیرے بہتر نعمت اور زبردست نصرت کو اور جب کہ شب قتل ابن الاشرف تمام
ہوئی تو اسکی صبح کو رسول خدا صلعم نے حکم عام دیا کہ جب تم لوگ کسیکو یہود میں سے قابو میں پاؤ تو
اسکو قتل کرو تو یہود پر خوف طاری ہوا کہ کوئی رئیس انکے رؤسا میں سے گھر سے نکلا اور نہ کچھ
کلام کیا اور نہ کمربندی کی اور اندیشہ کرنے لگے اس بات سے کہ مثل ابن اشرف کے کہیں تب ناحق
اسکی گرفتاری کریں اور ایسا ہوا کہ ابن سنینہ یہودی جو بنی حارثہ سے تھا اور وہ حویصہ بن مسعود کا

خلیف تھا کہ آخر کو حویصہ ایمان لایا چنانچہ محیصہ نے سنینہ پر حملہ کرکے اسکو قتل کیا پس حویصہ جو سنینہ کا حلیف تھا محیصہ کو مارنے لگا اور وہ محیصہ سن دار زیادہ تھا اور کہتا تھا اے دشمن خدا تو نے سنینہ کو کیون قتل کیا واللہ تیرے پیٹ مین چربی بہت ہی اسکے مال سے یعنے تو اس سے بڑا المدار ہی محیصہ نے کہا واللہ جس شخص نے مجھے اسکے قتل پر مامور کیا اگر وہ تیرے قتل کو مجھے امر کرتا تو مین تجھے بھی قتل کرتا حویصہ نے کہا بھلا اگر محمد صلعم تجکو میرے قتل کیلئے امر کرتے تو آیا تو مجھے قتل کرتا یعنے تو میرے قتل کرنے مین بھی انکا حکم بجالاتا اسنے کہا ہان مین انکا بھی امتثال امر کرتا تب حویصہ نے کہا واللہ جو دین کہ اس مرتبہ اخلاص کو پہونچا دے خوشگوار ہی بس اسی روز حویصہ نے اسلام قبول کیا محیصہ نے یہ اشعار کہے راوی نے کہا یہ بات ثابت ہی مین نے کسی کو نہین دیکھا کہ اس روایت کو دفع کرے شعر یلوم ابن امی لو امرت بقتلہ + لطبقت ذفراہ بابیض قاضب + حسام کلون الملح اخلص صقلہ + متی ما تصوبہ فلیس بکاذب + وما سرنی انی قتلتک طائعا + ولو ان لی ما بین بصری ومارب + یعنے میرا مان جایا حویصہ مجھے ملامت کرتا ہی قتل سنینہ پر وحال آنکہ اگر مین خود اسیکے قتل پر نبی کی طرف سے مامور ہوتا تو جدا کر دیتا مین اسکے دونون طرفون سر کو تلوار کاٹنے والی سے اور وہ تلوار ایسی ہی کہ رنگ اسکا مثل سفید نمک کے ہی کہ نہایت صاف ہی صیقل اسکا اور جب تو اسکو راست یعنے علم کرے تو وار اسکا جھوٹا نہین ہی یعنے خالی نہین جاتا اور نہین خوش آتا ہی مجکو قتل کرنا تیرا بطیب خاطر اگرچہ اسکی عوض مین میرے لیے حاصل ہو مابین شہر بصری و مارب کا یعنے باوجود اسقدر حاصلات کے قتل تیرا مجھے خوش نہین آتا لیکن اگر رسول خدا صلعم مجکو حکم تیرے قتل کا کرتے تو لامحالہ مین تجکو قتل کرتا الغرض یہود اور مشرکین جو انکے شریک تھے بہت گھبراتے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کے صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ صاحب ہمارا ابن الاشرف جو ہمارے سردارون مین ایک سردار تھا وہ رات کو اپنے گھر سے نکلا فریب و ناگہانی سے مارا گیا کوئی جرم و خطا اسکی ہمکو معلوم نہین ہوئی فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر وہ بچاتے خود قائم رہتا جیسا کہ اور لوگ غیر اسکے جو اسکی راے پر ہین تو ناگہانی سے مارا نہ جاتا ولیکن اسنے ہمکو اذیت پہونچائی اور ہماری ہجو مین اشعار موزون کیے وحال آنکہ تم مین سے کسی نے ایسا کام نہین کیا والا اسکے لیے بھی تلوار ہی و بعد ازان حضرت نے انکو بلوایا کہ انکے درمیان مین ایک نوشتہ لکھا جاوے تاکہ جو کچھ اسمین لکھا جاوے اسیکی طرف منتہی رہین پس وہ لوگ گھر مین رملہ بنت حارث کے جمع ہوے اور زیر درخت خرما بیٹھکر سب نے ملکر ایک نوشتہ درمیان اپنے اور رسول خدا صلعم کے لکھدیا الغرض جملہ یہود روز قتل ابن اشرف سے ترسناک و خوف زدہ اور ذلیل و خوار رہے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے کہ مروان بن حکم

ترجمہ اشعار محیصہ
رسید بن شمینہ
و حارثہ

جب مدینہ پر حاکم تھا اگر دو رائے اس مجلس میں کہا کہ ابن اشرف کیونکر قتل ہوا تھا اسوقت اس مجلس میں
ابن یامین حاضر تھا اسنے کہا گمان اور فریب سے مارا گیا اور محمد بن مسلمہ شیخ بزرگ تھے وہ بھی بیٹھے تھے انہوں نے
مروان کی طرف خطاب کرکے کہا کہ اے مروان کیا رسول خدا صلعم تیرے زعم میں غادر تھے واللہ ہم نے ابن اشرف کو نہیں
قتل کیا مگر بحکم رسول اللہ صلعم واللہ سوائے مسجد کے کسی گھر کی چھت تجھکو اور تجھکو جگہ نہ دیگی یعنے خدا ہمارے
تجھکو اور تجھکو ایک گھر میں جمع نہ کرے سوائے مسجد کے واماتو او اس یامین پس خدا کی جانب سے ضرور واجب ہے کہ
اگر تو مجھسے اپنے تئیں چھوڑا کر بھاگے اور میں تجھے پکڑنے کی قدرت رکھتا ہوں اور میرے ہاتھ میں تلوار بھی ہو
تو میں تجھکو قتل کروں پس اس روز سے ابن یامین ایسا خوف زدہ ہوا کہ کبھی قبیلہ بنی قریظہ سے باہر نہیں نکلتا
تھا اور جب کہیں جانا اسکو منظور ہوتا تھا تو کسی آدمی کو آگے بھیجتا تھا کہ محمد بن مسلمہ کو دیکھتا رہے اور جب وہ
اپنے کسی کھیت یا باغ پر ہوتے تھے تب ابن یامین اپنی کسی قضائے حاجت کو نکلتا تھا وبعد ازاں پھر چلا جاتا
تھا اور گاؤں میں نکلتا تھا اسی عرصہ میں ایک روز محمد بن مسلمہ ایک جنازہ کے ساتھ تھے اور ابن یامین بھی
بقیع میں موجود تھا پس محمد نے اس نعش کو دیکھا کہ اسپر جریدہ و سبز ہے یعنے چھڑیاں ہری ہری دیکھیں جسکو جریدہ سدر
کہتے ہیں اور وہ نعش عورت کی تھی تو محمد بن مسلمہ اسکے پاس آکر جریدہ کو کھولنے لگے پس لوگ اسکے سامنے
آگئے اور کہنے لگے اے ابا عبد الرحمان یہ تو کیا کرتا ہے ہم لوگ تیری طرف سے کفایت کرتے ہیں مگر محمد نے اس
پاس کے اس جا کر اسکو چھڑیاں چھڑیاں مارنی شروع کیں یہاں تک کہ سارے جریدے اسکے سر و منہ پر ٹوٹ
گئے اور یہاں تک مارا کہ اسکے بدن میں کوئی عضو صحیح و سالم باقی نہ رہا بعد ازاں چھوڑ دیا کہ اسمیں کچھ طاقت
و قوت باقی نہ رہی تھی اور کہا واللہ اگر اسوقت مجھے تلوار ملتی تو میں تجھکو قتل کرتا ++

غزوۂ عطفان ذا امر یعنے بمقام ذا امر

چنانچہ یہ غزوہ ماہ ربیع الاول میں پچیسویں مہینے ہجرت سے واقع ہوا کہ رسول خدا صلعم نے روز پنجشنبہ
تاریخ بارھویں ربیع الاول کے خروج فرمایا اور مدینے سے گیارہ روز غائب یعنے باہر رہے واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن زیاد بن ابی ہیندہ نے اسکو خبر دی زید بن ابی عتاب سے
اسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عثمان بن الضحاک بن عثمان نے اس سے حدیث بیان کی عبد الرحمان
بن محمد بن ابی بکر نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور سمعان روات کے بعضوں نے بعض پر اس حدیث
میں کچھ کچھ زیادہ بیان کیا ہے اور سوائے اسکے اور رواۃ نے طرق دیگر سے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے
چنانچہ کہا راویوں نے کہ جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر ہوئی کہ ایک جماعت نے قبیلہ بنی ثعلبہ محارب سے
بمقام ذی امر جمعیت کی ہے اور ارادہ رکھتے ہیں کہ ہر طرف سے رسول خدا صلعم پر بطریق تاخت تسخون ماریں

اور انمین سے جس شخص نے سب کو جمع کیا ہے وہ دعثور بن الحارث بن محارب ہے پس رسول خدا صلعم نے بھی
مسلمین کو طلب کیا کہ وہ چارسو پیادے تھے اور پچاس آدمی اور تھے کہ انکے پاس گھوڑے تھے پس حضرت صلعم
ان سب کو ہمراہ لیکر نکلے اور مقام مقا کو جا لیا پھر وہان سے جنت کی گھاٹی کو چلے پھر وہان سے ذو القصہ کو
جا پہونچے وہان ایک شخص کو جماعت باغیون مین سے پایا اسکا نام حبار تھا بنی ثعلبہ مین سے مسلمین نے اُس سے
پوچھا تو کہا نکا ارادہ رکھتا ہے اُسنے کہا یثرب کو جاتا ہون لوگون نے کہا یثرب مین تیری کیا حاجت ہے اُسنے کہا
میرا ارادہ ہے کہ مین وہان جاکر اپنی بود وباش کی جگہ دیکھ آؤن یعنے جسطرح قافلہ اعراب کی طرف سے زاد بقدر
ہوتا ہے کہ وہ کسی وادی مین جاکر جابے در رہ وہ تجویز کرآتا ہے پس مسلمین نے کہا کسی جماعت پر تیرا گذر ہوا ہے یا تجکو کچھ
خبر تیرے قوم کی پہونچی ہے اُسنے کہا مین نے کسی جماعت کو تو نہین دیکھا مگر مجکو اسقدر خبر معلوم ہوئی ہے کہ دعثور بن
الحارث اپنی قوم کے چند آدمیون کے ساتھ کہین گوشہ گیر ہے پس لوگ اُسکو حضرت صلعم کی خدمت مین لے گئے تو
حضرت نے پہلے اسکو طرف اسلام کے دعوت کی اُسنے اسلام قبول کیا اور کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ہرگز آپکا سامنا
نہ کرینگے اگر وہ لوگ اسطرف گذر کرنا آپکا سنین گے تو پہاڑون کی چوٹی پر بھاگ جاوینگے اور مین ہمراہ آپ کے
چلتا ہون اور آپ کو لے چلتا ہون اور بتلاتا ہون شقوق جبال کو جہان وہ لوگ چھپے ہین پس حضرت صلعم اُسکو
ہمراہ لیچلے اور اسکے ساتھ بلال کو لگا دیا تو وہ لیچلا اسکو ایسی راہ پر کہ ایک ٹیلے سے اُنکے سرون پر قریب تر آتا ر
لایا اور اعراب وہان سے بھاگ کر بالاے کوہ ہو رہے اور آگے اس سے تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ وہ اپنے چرائی کے
جانورون کو غائب کر چکے تھے اور پہاڑ کی چوٹی پر چراگاہون مین بھیجو چکے تھے پس وہان حضرت سے کسی کی ملاقات
نہوئی مگر یہ کہ وہ لوگ قلہ کوہ نظر آتے تھے آخرکار حضرت وہان سے وادی امر مین پھر آے اور لشکر لشکرگاہ مین اترا
اور اُنکو وہان مینھ نے لیا کہ خوب پانی برسا اور اُسیوقت رسول خدا صلعم واسطے قضاے حاجت کے تشریف لیگئے
تھے کہ پانی برسنے لگا سارے کپڑے تر بتر ہوگئے تب حضرت نے وادی ذا امر کو اپنے اور اصحاب اپنے کے بیچ مین کر
لیئے اس وادی کے حجاب مین کپڑے اپنے اُتارے اور پھیلا دیئے تا خشک ہو جاوین اور کپڑون کو ایک درخت پر
ڈال دیا تھا اور اسی درخت کے ایک جانب زمین پر آپ لیٹ گئے اور آرام فرمایا اور وہ اعراب وہان سے
جو کچھ بیان حضرت کرتے تھے سب دیکھتے تھے ان اعراب نے دعثور سے کہ وہ اُنکا سردار اور انمین بڑا شجاع تھا
کہنے لگے کہ اب محمد تیرے امکان اور قابو مین آگیا اور اپنے اصحاب سے جدا اور تنہا ہے وہان سے اگر اپنے
اصحاب کو پکارے گا اور استغفا کریگا تو وہ لوگ اپنی فریاد و مدد کو نہین پہونچ سکتے ہین اُسوقت تک کہ ہم اُسکو
قتل کر ڈالین یعنے اتنے عرصہ تک کہ قتل کرینگے وہ لوگ کمک کو نہ پہونچین گے چنانچہ دعثور نے اپنی تلوارون مین سے ایک
سیف جو تیز و بران تھی اُٹھائی گئی اور آگے بڑھا اور تیغ علم کیے ہوے حضرت کے بالین پر جا پہونچا اور میان سے تلوار

کیسا ہر بانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے محمد اب آج تمکو مجھسے کون بچا سکتا ہے حضرت نے فرمایا حق سبحانہ تعالی بچا ہے
اسوقت جبرئیل علیہ السلام نے اسکے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار اسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑی اس تلوار کو حضرت نے
اٹھا لیا اور اسکے سر پر اٹھائی اور فرمایا اب آج تمکو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے اسنے کہا فی الواقع
نہیں کوئی بچا سکتا یہ کہکے اسنے کلمہ شہادتین پڑھا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ یعنے میں
گواہی دیتا ہوں کہ سوائے حق تعالے کے کوئی دوسرا لائق پرستش نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بیشک
رسول اسی خدا کا ہے اور کہا واللہ اب کبھی میں لوگوں کو آپ پر جمع نکرونگا تب حضرت نے اسکی تلوار اسی کو دیدی
اور وہاں سے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور دعثور حضرت کے سامنے آکر کہنے لگا کہ آپ امور میں مجھسے بہتر ہیں
حضرت نے فرمایا ہاں البتہ میں تجھسے اس بات میں بہتر ہوں پھر دعثور اپنی قوم میں آیا سب نے کہا وہ باتیں جو تو
کہتا تھا کیا ہوئیں درحالیکہ تو اسپر قادر ہو چکا تھا اور تیرے ہاتھ میں تلوار بھی موجود تھی اسنے کہا واقعہ ایسا ہی
تھا ولیکن میں نے ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا بدن طویل قامت کو دیکھا کہ اسنے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ میں
چت گر پڑا تو میں نے خوب پہچانا کہ وہ فرشتہ ہی تھا میں نے شہادت پڑھی کہ لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ اور
میں نے عہد کیا کہ نہ ان لوگوں کو اسپر جمع کرونگا پھر تو اسنے اپنی قوم کو بھی طرف اسلام کے دعوت کرنی شروع
کی اسوقت یہ آیت اسیکے بارہ میں نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یبسطوا
الیکم ایدیہم فکف ایدیہم عنکم ترجمہ یعنے اے اہل ایمان یاد کرو نعمت خدا کو اپنے اوپر جب کہ قصد کیا اس
قوم نے کہ تمہاری طرف دست درازی کریں پس انکے ہاتھوں کو تمسے روک لیا یعنے انکو تمسے باز رکھا اور
اس واقعہ میں حضرت صلعم گیارہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور اس عرصہ تک حضرت نے مدینہ
میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا

ذکر غزوہ بنی سلیم بمقام بحران

جو کہ اس فرع کے واقع ہے اور چھ تئیس ماہ جمادی الاول سے جو ستائیسواں مہینا ہجرت کا تھا گذری
تھیں چنانچہ اس واقعہ میں آنحضرت صلعم دس دن تک مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معن بن رافع نے زہری سے انکے قول ملے کہا جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر
پہونچی کہ مقام بحران میں جماعت کثیر قبیلہ بنی سلیم سے جمع ہے تو حضرت نے اس طرف تیاری کی اور سامان
مہیا کیا مگر حضرت نے یہ کچھ ظاہر نہ کیا کہ کدھر جاوینگے پس تین سو آدمی اپنے اصحاب میں سے ہمراہ لیکر نکلے اور
آمادہ سفر ہوئے جب پہونچے اس منزل پر کہ وہاں سے بحران تک ایک شب کی راہ باقی رہ گئی تھی تو قبیلہ
بنی سلیم کا ایک آدمی ملا اس سے خبر قوم کی دریافت کی کہ وہ لوگ کہاں جمع ہیں اسنے بیان کیا کہ وہ لوگ تو

کل کے روز متفرق ہو کر اپنے اپنے مقام پر لوٹ گئے تب حضرت نے اسکے محبوس رکھنے کا حکم کیا اور آپکے
قوم سے ایک شخص کی حوالات مین سپرد ہوا بعد ازان وہان سے کوچ کیا تا آنکہ بحران مین پہونچے دیکھا کہ
فی الواقع وہان کوئی نہ تھا لیس کئی روز مقام کرکے وہان سے پھرے اور جب کہ کوئی کید و مکر اس قوم کا پاس نہین
پایا گیا تو اسکو قید سے رہا کیا اور اس واقعہ مین غیبت حضرت کی مدینے سے دس روز کی تھی اور اس عرصہ مین
ابن مکتوم حسب استخلاف رسول خدا صلعم کے مدینے مین خلیفہ مقرر رہے تھے ۔

ذکر سریۃ القردہ

سریہ اس لشکر کو چاک کو کہتے ہین جسکے ہمراہ رسول خدا صلعم نہو تے تھے بلکہ اس مین کوئی اور امیر
و سرگروہ مقرر کیا جاتا تھا چنانچہ اس سریہ مین زید بن حارثہ تھے اور یہ اول سریہ ہے جسمین امیر و سرگروہ
زید تھے اور روانگی لشکر کی سرروز ہلال ماہ جمادی الآخر کے ہوئی کہ یہ ستائیسوان مہینا ہجرت سے تھا
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن الحسن بن اسامہ بن زید نے اپنے اہل سے کہ وہ لوگ
بیان کرتے تھے اس ذکر کو کہ قریش لوگ شام کے رستے سے حذر کرتے تھے اور ادھر کی آمد و شد سے ڈرتے
تھے اسلیے کہ وہ لوگ قوم تاجر تھے انکو رسول خدا صلعم اور انکے اصحاب کی جانب سے بڑا اندیشہ تھا چنانچہ
صفوان بن امیہ نے آپکے مشورہ مین کہا کہ ہر آئنہ محمد اور اسکے اصحاب نے ہماری تجارات اور تجارت کے
مقامات کو ناقص کر دیا ہے پس ہم نہین جانتے ہین کہ اسکے اصحاب سے کیا چارہ کرین کہ وہ ہمیشہ ساحل مین یعنے دریا کے
کنارے کنارے کچھار ون اور ترائی مین آیا کرتے ہین اور اہل ساحل انسے مصالحہ رکھتے ہین اور انکی رعایا بھی انکے
شریک ہین تو ہم نہین جانتے کہ کدھر سے آمد و شد کرین اور اگر ہم قیام رکھین تو اصل مال کھا جاوینگے اور ہم
جو اپنے ان گھرون مین پڑے رہین گے تو یہان ہمارے لیے کوئی صورت بقا نہین ہے اور نہین ہے بود و باش ہماری ان
گھرون مین مگر از روے تجارت کے کہ شام سے ارض حبشہ تک ایام گرما و سرما مین بطریق تجارت آمد و رفت
رکھتے ہین تب اسود بن المطلب نے اس سے کہا کہ پھر راہ ساحل سے کنارہ کر اور راستہ عراق کا اختیار کر
صفوان نے کہا مین اس راستے سے واقف نہین ہون ابو زمعہ نے کہا کہ انشاء اللہ مین تیرے لیے ایک ایسا
دانشمند ڈھونڈ نکالوں کہ وہ اس طرف کا رہبر ہے اور اس راہ سے آتا جاتا ہے اسکی آنکھ باریک تا دور بین ہے صفوان نے
کہا وہ کون ہے اسنے کہا فرات بن حیان العجلی کہ وہ راستہ اسکا سمجھا ہوا ہے اور اکثر ادھر آیا گیا ہے صفوان نے
کہا بخدا یہ تدبیر بہت خوب ہے پس فرات کو میرے پاس بھیجدے چنانچہ وہ آیا تو صفوان نے کہا کہ مین شام کے جانیکا
ارادہ رکھتا ہون اور حال یہ ہے کہ محمد نے ہماری تجارات اور مقامات تجارت کو فاسد و ناقص کر دیا کہ ہمارے
قافلہ شتران کا راستہ ادھر سے نہین ہے پس مین نے راہ عراق کا ارادہ کیا ہے فرات نے کہا مین تجھے لے چلونگا

راہ عراق سے کہ اصحاب محمدؐ میں سے ادھر کیسیکا گذر نہیں ہوتا کہ وہ راہ ملسداد رمیدان ہے اور ریگستانوں کا حال یہ ہے
کہ ہم لوگ ایام سرما میں چلتے ہیں اور ان دنوں ہمارے تئیں حاجت پانی کی کمتر ہے پس صفوان بن اُمیہ نے سامان
سفر کا مہیا کیا تو ابوزمعہ نے تین سو مثقال طلا و نقرہ صفوان کو سپرد کیا اور اکثر مردم قریش نے اسی اسی
بضاعت سرمایہ اسکے ہمراہ کردی اور عبداللہ بن ابی ربیعہ و خویطب بن عبدالعزی با دیگر مردم قریش اسکے
ہمراہ چلے ہیں صفوان مع مال کثیر نقرہ و ظروف نقرہ کہ اُن سب کا وزن تیس ہزار درہم تھا روانہ ہوا اور رستہ
سب ذات عرق کی راہ پر چلے اتفاقاً نعیم بن مسعود الاشجعی کہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھا مدینہ کو گیا اور کنانہ
بن ابی الحقیق کے یہاں جو بنی النضیر میں مقیم ہوا اور اسکے بطریق مہمانی کے شراب پینے میں مشغول ہوا
اور اُسکے ساتھ سلیط بن النعمان بن اسلم بھی شریک تھے اور اُس روز تک شراب حرام نہ ہوئی تھی اور
سلیط اکثر بنی النضیر کے یہاں آتے جاتے تھے اور اُسکے ساتھ شراب پیا کرتے تھے پس ایک روز نعیم نے
اس مجمع میں بحالت نشہ شراب حال روانگی صفوان کا ہمراہی قافلہ مع مال کثیر جو اُسکے ہمراہ تھا ذکر کیا پس
سلیط اسیوقت حضور میں رسول خدا صلعم کے حاضر ہوئے اور اس خبر سے مطلع کیا چنانچہ حضرت نے زید بن
حارثہ کو سو سوار کے ساتھ روانہ کیا پس اُنھوں نے جاکر اُسکا مقابلہ کیا اور قافلہ کو گھیر لیا جو لوگ سردار قافلہ کے
نکل بھاگے ایک یا دو آدمی اُنمیں سے اسیر ہو گئے اور قافلہ شتران محمولہ مال کو خدمت نبی صلعم میں حاضر لائے
اُسکے پانچ حصے ہوئے کہ اس روز پانچواں حصہ یعنے خمس بیس ہزار درہم تھے اور باقی اہل سریہ پر تقسیم کیا گیا
اور اسیروں میں وہ بن فرات بن حیان تھا پس حضرت کے سامنے اُسکو حاضر کیا اُس سے کہا گیا اسلام قبول کر
اُسنے قبول کیا پس قتل سے اُسنے امن پائی

غزوۂ اُحد

غزوہ اُحد روز شنبہ ساتویں شوال بائیسویں مہینے ہجرت کو واقع ہوا اور رسول خدا صلعم نے ایام اُحد میں ابن ام
مکتوم کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کردیا تھا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ بن مسلم نے اور موسی
بن محمد بن ابراہیم بن الحارث نے اور عبداللہ بن جعفر اور ابن ابی سبرہ اور محمد بن صالح بن دینار اور معاذ بن
محمد اور ابن حبیبہ اور محمد بن یحیی بن سہل بن ابی حثمہ اور عبدالرحمان بن عبدالعزیز اور یحیی بن عبداللہ بن ابی قتادہ
اور یوسف بن محمد الظفری اور معمر بن راشد اور عبدالرحمان بن ابی الزناد اور ابو معشر نے درمیان مجمع اُن اصحاب
کے جنکا نام مجکو معلوم نہیں پس ہر ایک نے مجھسے حدیث بیان کی باتفاق جماعت اس حدیث کے اور بعض قوم
اُس سے زیادہ حافظ حدیث تھے بعض سے چنانچہ جو کچھ ان لوگوں نے مجھسے حدیث بیان کی بن نے تمام جمع
کیا پس روات موصوفہ نے کہا کہ جب وہ لوگ مشرکین میں سے جو حاضر بدر ہوئے تھے مکہ کو پھرے اور روہ قافلہ

شتران جنکو ابو سفیان شام سے لایا تھا سب دار الندوہ مین متوقف تھے اور دار الندوہ مکے مین ایک بنا
ہر جسمین قوم مشاورۃ کے لیے جمع ہوتے تھے پس وہ سب وہان اسیطرح ٹھہرے ہوے تھے کہ ابو سفیان نے
وہان سے انکو حرکت کرنے نہ دی تھی اور وہان سے جدا نہونے دیا تھا تاکہ اہل عیر غائب نہو جاوین اُنمین جمعہ
مین اشراف قریش مثل اسود بن المطلب بن اسد و جبیر بن مطعم و صفوان بن امیہ و عکرمہ بن ابی جہل و حارث بن
ہشام و عبداللہ بن ابی ربیعہ و خویطب بن عبد العزی و حجیر بن ابی اہاب یہ سب پاس ابی سفیان بن حرب کے
جمع ہوے اور کہنے لگے اے ابو سفیان دیکھ ان کاروان شتر کو جنکو تو لایا تھا اور اُنکو روک رکھا ہو پس تو
جانتا ہو کہ یہ مال اہل مکہ اور مال تیمان قریش ہو اور وہ سب بطیب خاطر اس کاروان شتران کا ایک لشکر بھاری
تیار کر دیتے ہین کہ طرف محمد کے قصد کرین اور تو نے دیکھا کہ کیسے کیسے لوگ قتل ہوے ہمارے پدران و
فرزندان اور ہمارے اقربا سے ابو سفیان نے کہا آیا اس بات مین خوشی خاطر قریش کی پائی جاتی ہو سب نے کہا
ہان اُنکی یہی مرضی ہو ابو سفیان نے کہا تو پھر اس امر کے قبول کرنے والون مین اول مین ہی ہون اور بنی عبد مناف
میرے ساتھ ہونگے واللہ مین قصاص و بدلا اپنے مقتولون کا لینے والا ہون کہ حنظلہ میرا بیٹا اور اشراف میری
قوم کے مارے گئے ہین چنانچہ بدستور وہ گلہ شتران متوقف تھا تا آنکہ طرف اُحد کے تیاری چلنے کی پس ان
لوگون نے اپنے عیرات کو بطریق بیع خیار بیع کر ڈالا ابو سفیان نے اسکو وعدہ پر خرید لیا پس وہ اُسکے پاس وعدہ پر
رہن رہے کہ اُنکو بیچ کر روپیہ دیا جائیگا یا یہ کہ عیرات کو بیچ ڈالا کہ وہ زر نقد ہو گیا پس وہ عیرات خواہ زر نقد اُسکا
ابو سفیان پاس رہے اور بعضون سے یون روایت ہو کہ لوگون نے کہا اے ابو سفیان اونٹون کو بیچ ڈال اور
منافع اُسکا علیحدہ رکھ اور گلہ شتر کا شمار مین ہزار شتر کا تھا اور وہ مالیت پچاس ہزار دینار کی تھی و یا کہ مال
پچاس ہزار دینار نقد بھی تھا اور اُنکا معمول یہ تھا کہ اپنی تجارت مین منافع بدل ایک دینار کے ایک دینار لیتے
تھے اور تمیرہ یعنے جاے خرید و فروخت اُنکا صرف سرزمین شام تھی تمام اوسکے نواح و اطراف مین خرید و فروخت
کرتے پھرتے تھے دوسری سرحد مین تجارت نہین کرتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ ابو سفیان نے کاروان شتران بنی
زہرہ کا ضبط و قید کر رکھا تھا اسلیے کہ وہ لوگ بدر کے راستے ہی سے پھر گئے تھے یعنے حاضر بدر نہوسے تھے
اور باقی کاروان شتران جو کچھ مخرمہ بن نوفل کا تھا یا جو کچھ اُسکے باپ کی اولاد کا تھا یا جو کچھ بنی عبد مناف بن
زہرہ کا تھا وہ سب الغین لوگون کو سپرد کر دیا اسوقت مخرمہ نے اپنے عیر کے لینے سے عذر و انکار کیا تا وقتیکہ عیر
بنی زہرہ کا تمام الغین کو سپرد کیا جاے اور اس باب مین اخنس نے بھی کلام کیا کہ کیا وجہ ہو کہ عیر بنی زہرہ کا
انکو نہین ملتا اور جمیع قریش کو انکے عیرات دیے جاتے ہین ابو سفیان نے کہا اسلیے کہ بنی زہرہ قریش سے پھر گئے
تھے یعنے بدر کے جانے مین راہ سے لوٹ گئے تھے اخنس نے کہا تو ہی نے قریش سے کہلا بھیجا تھا کہ تم لوگ پھر جاؤ

چنونا ہمنال نہین ہر اور بعد اس سال کے پھر ایسا ہوگا تو میرے لیے اپنی نصرت کا اعادہ نہ کیجیو اور اگر تیرے دل
وعدہ سے لیا جاوے تو یہ معنے ہین کہ تم مجکو وعدہ نصرت سال آیندہ کا ندو اور کہا راوی نے ابو عزہ کے
ہمراہ اور چند آدمی بھی تھے پس عرب کے پاس آئے اور سب کو جمع کیا اور ثقیف مین پہونچے تو انکو بھی فراہم کیا
جب کہ گشت تمام کر چکے اور مردم عرب جو انکے ساتھ تھے ہر جانب سے مجتمع ہو چکے اور حاضر آسکے اسوقت
قریش نے دربارہ ہمراہ لیجلے سواریان زنانی کے اختلاف کیا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان
کی بکیر بن مسمار نے زیاد مولی سعد سے اسنے نسطاس سے اسنے کہا کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ زنانی سواریان
لیجاو اور سب سے پہلے مین خود ایسا کرتا ہون اسلیے کہ عورتین برپا کرینگی اس بات کو کہ تمکو یاد دلاوینگی
مقتولان بدر کے تئین اور اس عہد کو تازہ کرینگی اور ہم لوگ طالب سوت ہین ارادہ نہین رکھتے ہین کہ اپنے گھرون
کو زندہ پھر آوینگے یہان تک یا بدلا لیوینگے یا بغیر اسکے مر جاوینگے تب عکرمہ بن ابی جہل نے کہا جو تیرا مدعا ہو اسکا
قبول کرنیوالون مین اول مین ہون اور عمرو بن العاص نے بھی اسیطرح سے کہا مگر نوفل بن معویہ الدیلی اس
امر مین مضائقہ پیش آیا کہ اے گروہ قریش یہ میری راے نہین ہو کہ اپنے حرم کو دشمن کے حوالہ کرو کیونکہ مجکو
یقین نہین کہ خواہ مخواہ انکی شکست ہوگی پس تم لوگ اپنی عورتون کے باب مین فضیحت ہوگے صفوان بن
امیہ نے کہا جو بات قرار پائی ہو اسکے خلاف کبھی نہوگا پس نوفل ابوسفیان کے پاس آیا اور جو کچھ لوگون
سے دربارہ عورتون کے کہا تھا بیان کیا پس ہند بنت عتبہ نے شور کیا کہ روز بدر تو سلامت رہا اور اپنی
عورتون کے پاس پھر آیا ہان ہم تو ضرور چلین گے اور معرکہ قتال مین ساتھ رہینگے کیونکہ سفر بدر مین تمام جحفہ
سے جو ورسیان مکہ و مدینہ کے ہے کنیزین مغنیہ یعنے گانیین جنکا گانا باعث تحریک حرب ہوتا ہے پھیری گئین تھین آخر
اسی روز بہترین مردم مارے گئے ابوسفیان نے کہا مین مخالفت قریش کی نہ کرونگا کیونکہ مین بھی توانھین مین
سے ہون جو کچھ کیا وہ کیا بالآخر زنانی سواریان ہمراہ لیچلے چنانچہ ابوسفیان بن حرب نے اپنے دونون عورتون کو
ہمراہ لیا کہ ایک ہند بنت عتبہ تھی اور دوسری امیمہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلہ کنانہ سے اور صفوان
بن امیہ نے بھی اپنی دونون عورتین ہمراہ لین ایک برزہ بنت مسعود الثقفی تھی جو مادر عبداللہ اکبر کی تھی اور
دوسری جورو اسکی بغوم بنت المعذل تھی قبیلہ کنانہ سے جو مادر عبداللہ اصغر تھی اور طلحہ بن ابی طلحہ نے
اپنی زوجہ سلامہ بنت سعد بن شہید کو ساتھ لیا اور وہ قبیلہ اوس سے تھی اور کنیت اسکی ام بنی طلحہ تھی اسلیے
کہ وہ مادر مسافع و حارث و کلاب و جلاس کی تھی اور یہ چارون پسران طلحہ بن ابی طلحہ تھے اور عکرمہ بن ابی جہل
نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث بن ہشام کو ساتھ لیا اور حارث بن ہشام نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت الولید
بن المغیرہ کو ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے ساتھ اسکی عورت ہند بنت منبہ بن الحجاج تھی اور وہ مادر عبداللہ بن عمرو

بن الحارث بھی اور خناس بنت مالک بن المضرب اپنے بیٹے ابو عزیز بن عمیر عبدری کے ہمراہ ہولی اور حارث بن سفیان
بن عبد الاسد کے ہمراہ اسکی عورت رملہ بنت طارق بن علقمہ نکلی اور کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبد العزی اپنی عورت
ام حکیم بنت طارق کو ہمراہ لیکر چلا اور سفیان بن عویف کی جورو قتیلہ بنت عمرو بن ہلال ساتھ چلی اور نعمان دینار دونوں
عورتیں مسک اور لیث نے دعیبہ اپنی مادر کو ہمراہ لیا اور عزہ بنت سفیان بن عوائف نے اپنی زوجہ عمرہ بنت
الحارث بن علقمہ کو ساتھ لیا اور یہ عمرہ وہ عورت ہے جسنے نشان قریش کا جب وقت ہزیمت زمین پر گرا تھا
تو اٹھا لیا تھا اور لیے رہی تھی جب تک کہ قریش اسے نشان کے پاس پھر آئے اور سفیان بن عویف نے اپنی
دسوں بیٹیوں کو بھی ہمراہ لیا اور یہ سب جمع ہوئے اور روبرو روانگی مکہ سے تین نشان تھے جو دار الندوہ میں
آراستہ و تیار کئے گئے تھے ایک نشان تو وہ تھا جسکا حامل سفیان بن عوف تھا اور ایک نشان قبیلہ احابیش
کا تھا کہ انہیں میں سے ایک شخص اسکا حامل تھا اور ایک نشان کو طلحہ بن ابی طلحہ نے اٹھایا تھا اور بعضے
یوں روایت کرتے ہیں کہ جب قریش مکہ سے نکلے ہیں تو ان تینوں نشانوں کو ایک ساتھ لپیٹ لیا تھا اور اسکو
طلحہ بن ابی طلحہ اٹھائے تھا ابن واقدی نے کہا یہ امر ہمارے نزدیک ثابت تر ہے اور قریش جب مکہ سے چلے
ہیں تو تین ہزار آدمی تھے جن لوگوں کے جو ملنے آملے تھے کہ اس میں ثقیف سے سو آدمی تھے اور
سامان و رخت بسیار اور سلاح کثیر ساتھ لیلئے تھے اور دو سو گھوڑے کوتل ہمراہ تھے اور اس لشکر میں سات سو
زرہ پوش تھے اور لشکر میں تین ہزار شتر تھے اور جب چلنے پر آمادہ ہوچکے تو اس وقت عباس بن
عبد المطلب نے ایک خط مہری لکھکر ایک آدمی کو بنی غفار میں سے قاصد اور مزدور مقرر کرکے مدینہ کو بھیجا اور
اس سے یہ شرط کرلی کہ تین شبانہ روز میں پاس رسول خدا صلعم کے پہونچے اس خط میں یہ خبر لکھی تھی کہ آج
قریش جمعیت کثیر فراہم کرکے آپ کی طرف بقصد حرب چلے ہیں پس جب یہ لوگ وہاں پہونچیں تو جو کچھ
آپکو مکر و تدبیر کرنی ہو اسکا بندوبست کیجیے اور یہ لوگ جو جمع ہوکر چلے ہیں وہ سب تین ہزار آدمی ہیں اور
انکے ہمراہ دو سو گھوڑے ہیں اور انمیں سات سو زرہ پوش ہیں اور تین سو شتر ہمراہ ہیں اور بہت سے
سلاح فراہم کرلیے ہیں جب غفاری مدینہ میں آیا تو وہاں رسول خدا صلعم کو نہ پایا تب باہر نکلا اور باب مسجد قبا پر
حضرت کو دیکھا کہ اسوقت اپنے حمار پر سوار ہوتے تھے اسنے خط پیش کیا حضرت نے ابی بن کعب کو جو منشی تھا
بلا فرمایا تو اسنے خط لیکر حضور میں پڑھا حضرت نے ابی کو کتمان مضمون راز ارشاد کیا اور خود بنفس اقدس
اسیوقت منزل سعد بن ربیع پر تشریف لائے اور فرمایا اس گھر میں اور کوئی بھی ہے سعد نے کہا یہاں کوئی نہیں
تو آپ اسکا ارشاد فرمائیے چنانچہ آپ نے اخبار مندرجہ خط عباس بن عبد المطلب سے سعد کو مطلع فرمایا اتنے میں
عورت سعد کی یا رسول اللہ مجھکو اس امر میں امید خیر ہے اور دل یہ ہی کہ یہود مدینہ اور مردم منافق خبر لیے رہتے تھے

اور کہا کرتے تھے کہ محمد کے پاس ابھی کوئی ایسا فرد نہیں آیا ہے جو انکو خوش کرے الغرض حضرت صلعم سعد کو امر
باخفاے راز کرکے مدینے کو پھرے اور ایسا ہوا کہ جب آن حضرت صلعم سعد کے گھر سے باہر نکلے تو زوجہ سعد بن
ربیع ایک گوشہ سے نکلکر سعد کے پاس آئی اور کہنے لگی تجھسے رسول خدا نے کیا کہا ہے اُسنے کہا لا ام لک یعنی تیری
مان مرے تجکو ان باتون سے کیا کام اُسنے کہا مین تمھاری طرف سے کان لگائے سنتی تھی چنانچہ اُسنے اس خبر کو سعد
سے بیان کیا تو سعد نے استرجاع کیا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا مین نے تو تجکو نہین دیکھا تھا کہ تو ہماری
باتین سنتی ہے حال آنکہ مین نے رسول خدا صلعم سے عرض کی تھی کہ گھر مین کوئی نہین ہے آپ بے تامل ارشاد رہا کیجے
بعد ازان سعد نے اس عورت کے سر کی لٹون کو ملاکر پکڑا یعنے اسکی چوٹی پکڑ کے کھینچتا ہوا باہر نکلا تا آنکہ رسول خدا
صلعم کو پل پر پایا اور وہ عورت بہت خستہ ہو گئی تھی تب سعد نے کہا یا رسول اللہ جو باتین آپ نے مجھسے در پردہ
فرمائی تھین اسکو اس عورت میری زوجہ نے مجھسے پوچھا مین نے اس سے چھپایا اُسنے کہا مین نے کلام رسول خدا خود سنا
ہے تب اُسنے وہ ساری باتین بیان کین پس مین ڈر گیا یا رسول اللہ ایسا نہو یہ خبر ظاہر ہو جاوے تو آپ ظننہ میری
جانب کرین کہ مین نے آپ کے راز کو ظاہر کر دیا حضرت نے فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے دبالآخر خبر روانگی قریش کی
مکے سے لوگون مین مشہور ہوگئی اور اسی عرصہ مین عمرو بن سالم الخزاعی پہونچے کہ انکے ساتھ اور بھی چند آدمی بنی خزاعہ
سے تھے اور ان لوگون کو مکے سے چلے ہوے چوتھا روز تھا اور پہونچے تھے قریش کے پاس جبکہ لشکر انکا مقام
ذی طوی مین پڑا تھا چنانچہ ان لوگون نے آنکر یہ خبر رسول خدا صلعم سے بیان کی پھر یہ لوگ لوٹ گئے اور بطن رابغ
مین قریش سے جا ملے مگر انسے علحدہ ہی کنارہ کیے رہے اور رابغ کی رات کی راہ پر ہو رہنے سے باقی احوال
آیندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن عمرو
بن زہیر نے عبداللہ بن عمرو بن ابی حکیمۃ الاسلمی سے انھون نے کہا جب دوسرا دن ہوا تو ابوسفیان نے کہا قسم ہے
خدا کی کہ یہ لوگ یعنے عمرو بن سالم وغیرہ خزاعی محمد کے پاس گئے تھے اور ہمارے آنے کی اُسکو خبر کر آئے ہین اور اسکو
ڈراکر ہوشیار کر دیا ہے اور ہمارے لشکر کی مردم شماری سے انکو خبر دی ہے بس وہ ہی لوگ اب آنکر اپنے گھرون
مین بیٹھے ہین تو کیا عجب ہے کہ ہمکو انسے کچھ ضرر پہونچے تب صفوان نے کہا کہ اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے
شریک نہون تو ہم لوگ نخلستان اوس اور خزرج مین جاکر اسکو قطع کر ڈالین اور انکو نادار و مفلس کر دیوین تاکہ پھر
کبھی ہے نقصان انکا نہو سکے اور اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک ہون تو ہمکو کچھ انسے اندیشہ نہین ہے
کیونکہ جمعیت ہمارے لشکر کی انکی تعداد مردم سے زیادہ ہے اور ہتھیار ہمارے پاس انکے ہتھیار سے زیادہ ہین
اور ہمارے پاس گھوڑے ہین انکے ساتھ کوئی گھوڑا نہین اور ہم جو کہ مقابلہ کرتے ہین تو اسلیے کہ ہمکو اپنے دعوی خون کا
ہے اور انکا کچھ دعوی خون ہمارے ذمہ نہین اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ کو تشریف لے گئے تھے تو اسی عرصہ

میں ایک شخص ابو عامر فاسق پچاس آدمی ہمراہ اپنے لیکر نکلا اور یہ سب قبیلۂ اوس سے تھے اور مکے کو گئے اور قریش کے
ساتھ قیام پذیر ہوئے اور ابو عامر اپنی قوم کو بلا کر کہا کرتا تھا کہ محمد نے ہمپر غلبہ کیا پس ہمکو لیجاؤ اس قوم کے پاس
تاکہ ہم انسے درخواست پناہ کی کریں چنانچہ ابو عامر قریش کی طرف نکلا اور انکو ابھارنے لگا اور انکو معلوم
کراتا تھا کہ تم لوگ حق پر ہو اور جو کچھ محمد کہتے ہیں باطل ہے پس انکے ابھارنے سے قریش نے قصد بدر کیا تھا اور
ابو عامر انکے ساتھ گیا تھا لیکن جب قریش نے بقصد احد خروج کیا تو ابو عامر بھی انکے ساتھ نکلا اور قریش سے
یہ کہتا تھا کہ اگر میں اپنی قوم میں معدوم الحس اور انکا میسر نہ ہوتا لیکے مدد میں تو انمیں سے دو آدمی بھی تمپر باہم اختلاف
نہ کرتے اور اب یہ پچاس آدمی میری قوم سے کہ ہیں وہ پچاس آدمی ہیں جیسے باہم متفق و مجموع رہینگے پس ان لوگوں نے
اسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور ان لوگوں کو اسکی نصرت کی طمع ہوئی اور ایسا ہوا کہ
عورتیں اس لشکر کی ہاتھوں میں دف لیے ہوئے لشکر میں نکلیں کہ گا گا کر مردوں کو ابھارتی تھیں اور انکو
طیش میں لا کر آمادہ جنگ کرتی تھیں اور انکو انکے مقتولان بدر کو ہر منزل میں یاد دلا کر غیظ و غضب میں لاتی تھیں
اور جب قریش کے لوگ منزل رہائی کی جگہ اترتے تھے تو ہر ایک سرداران کے جو شتر نحر کرتے اور کھانے کے واسطے لاتے
تھے انکو ذبح کر کھانا کھلاتے تھے اور اس سے تقویت و توانائی راہ نوردی کی پاتے تھے اور جو کچھ انکے ساتھ زاد تھا
اس مال سے جو انکے پاس جمع تھا اسی سے باہم کھاتے تھے اور جب گذر قریش کا مقام ابوا پر ہوا تو وہ لوگ باہم
کہنے لگے کہ ہم لوگ اپنی سواریاں ہمراہ لائے ہیں ہم اپنی عورتوں کے بارہ میں خوف کرتے ہیں پس آؤ ہم لوگ قرار
باہم کوشش کریں اور کھود کر نکالیں اسلئے کہ عورتیں ننگ و ناموس ہیں انظار اغیار سے بھی بچانی ہیں پس اگر وہ
تمہاری عورتوں میں سے کسیکو لیجاویگا اور ستاویگا تو تم کہوگے کہ یہ استخوان بوسیدہ تیری ماں کی ہمارے پاس
ہیں پس اگر وہ شاہ مرگان اپنے اپنی ماں کے ساتھ نیکوکار ہوگا تو قسم ہے مجھکو اپنی زندگانی کی یہ استخوان کہنہ
اسکی مادر کی البتہ تمکو فائدہ دینگی کہ اسکی شرم سے تمہاری عورتوں سے وہ باز رہیگا اور اگر وہ تمہاری عورتوں
میں سے کسی طرح اسیر ہو تو میں قسم کھاتا ہوں اپنی زندگانی کی کہ تو بھی اسکی ماں کی ہڈیاں تمکو منع کرینگی
کہ وہ اگر نہ وہ اپنی ماں کے ساتھ نیکوکار ہے تو بار خواست ان استخوان بوسیدہ کی بحالی کیا کریگا چنانچہ ابو سفیان بن
حرب نے اس بات میں اہل عقل و رائے مردم قریش سے مشورہ طلب کیا انھوں نے کہا اس بات کا کھود کر ذکر
نہ کر کیونکہ اگر ہم ایسا عمل کرینگے تو بنو بکر و بنو خزاعہ ہمارے تمام مردوں کی قبریں کھود ڈالیں گے اور ایسا ہوا کہ
قریش اپنے نکلنے کے مکے سے دسویں روز صبح کو مقام ذوالحلیفہ میں تھے اور وہ یوم پنجشنبہ تھا اور پانچ شب
ماہ شوال کی گذر گئیں تھیں یعنے تاریخ پانچویں ماہ شوال کی تھی تیسویں مہینے ہجرت سے اور ان لوگوں کے
ساتھ تین ہزار شتر اور دو سو اسپ مہیا تھے چنانچہ جب قریش ذوالحلیفہ میں داخل ہوئے تھے تو ثقلہ فرماں نے

آثر انکا آمارا اور اسی شب پنجشنبہ کو رسول خدا صلعم نے دو شخص دیدبان وجاسوس اپنے انس و مونس و دونون پسران فضالہ کو مشتر کرکے بھیجا تھا کہ وہ دونون شام عقیق مین شامل قریش ہوے تھے اور انکے ساتھ رہے یہان تک کہ وہ سب بالوط پر آکر اترے تب وہ دونون حاضر خدمت رسول خدا صلعم ہوے اور دونون نے حضرت کو انکے حالات سے خبر دی اور حال یہ ہو کہ مسلمانون نے قریب مدینہ موضع عرض[۱] زراعت کی تھی اور عرض مابین دطا اور احد کے ہو متصل باحار طرف جوف کے اور جرف یعنے نالہ واقع ہو اُس میدان مین جسکو اندلون عرصۃ البقل کہتے ہین اور مالک اُس عرض اور اُس عرصہ کے بنو سلمہ و بنو حارثہ و بنو ظفر و بنو عبد الاشہل تھے اور ان دلون پانی جرف مین بطور آبکشی کے چاہ سے تھا کہ آپ پاشی اُس سے نہین ہوتی تھی تو شتران آبکش سالقت کرتے تھے (یعنے کھینچنے مین دلو کلان) مجلس[۲] اور احد تک اور پھر آتے تھے ایک ساعت مین (یعنے اتنی دیر مین) یہان تک کہ پانی اسکا نہر غابہ لیگیا یعنے چشمہ غابہ مین جسکو معاویہ بن ابی سفیان نے کھدوایا تھا مل گیا غرض کہ اُس روز اکثر مسلمان اپنے آلات زراعت شب پنجشنبہ کو مدینہ مین پہونچا گئے تھے کہ ناگہان لشکر مشرکین وہان آپہونچا اور انھون نے اپنے اونٹون اور گھوڑون کو اُن کھیتون مین چھوڑ دیا کہ وہ کھیت اونٹون کے لوٹنے بیٹھنے چلنے پھرنے سے پامال اور روندگیا اور اُس نواح عرض مین ملک اسید بن حضیر کے بیس شتر آبکش تھے کہ وہ سب کھیت جو کا سینچتے تھے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کو نسبت اپنے شتران اور شبان و مزارعان کے اور نسبت آلات زراعت مثل تلبہ وغیرہ کے اندیشہ تھا اور حال مشرکین کا یہ تھا کہ روز پنجشنبہ انھون نے اونٹ چرائی پر چھوڑے تھے تا آنکہ جب شام ہوئی تو اونٹون کو جمع کرکے اور شب جمعہ کو رات بھر کھلانے کے لیے کھیت کاٹ کاٹ کر اونٹون اور گھوڑون پر لادے لگئے پھر روز جمعہ جب صبح ہولی تو انھون نے اپنے اونٹون بیلون گھوڑون کو کھیتون مین چھوڑ دیا اور چرائے یہان تک کہ اس سرزمین مین کچھ سبزی باقی نرہی پھر جب وہ لوگ اپنے خیمون مین آترے اور اسباب کھولے اور اطمینان سے مقیم ہوگئے تو اسی حالت مین رسول خدا صلعم نے حباب بن المنذر بن الجموح کو اُس قوم کی طرف بھیجا پس وہ اُنکے درمیان گیا اور اندازہ جمعیت مردم اور عیر اور اسلحہ وغیرہ کا کرنے لگا اور جو ارادہ تھا بخوبی اسکا نگران ہوا اور چونکہ حضرت نے حباب کو خفیہ بھیجا تھا تو اس سے تاکید کر دی تھی کہ جماعت مسلمین مین کسی سے کچھ خبر بیان نکیجیو لیکن جب کہ نوان لوگون کی جمعیت قلیل دیکھے تو اظہار اسکا مضائقہ نہین پس حباب لوٹ کر آئے اور حضرت کو تنہائی مین خبر دی حضرت نے پوچھا تو نے کیا کیا دیکھا انھون نے کہا یا رسول اللہ مین نے انکی جمعیت کا جو اندازہ کیا تو تین ہزار کچھ کم و بیش ہونگے اور دوسو گھوڑے ہونگے اور مین نے زرہین رکھی ہوئی دیکھین اور انکا اندازہ شاید سات سو ہونگی فرمایا تو نے عورتون کو بھی دیکھا انھون نے کہا ہان مین نے عورتون کو بھی دیکھا کہ اُنکے پاس

[۱] عرض بالکسر نشیمان ... تمام ... میان تمام وادی ... دریا ... بزرودی ... آنرا ... نبات ... میان ... کشتزار ...

[۲] مجلس نام ... مقام ... قریب مدینہ

سامنے دف و دھول تھے حضرت نے فرمایا ان عورتوں کا ارادہ ہے کہ قوم کو اعانت میں اور مقتولان بدر کی یاد دلا کر انکا غیظ
وغضب میں لاویں اور اسطرح کی جب انکی خبر ہمارے پاس آئی تو چاہیے کہ آپکے حالات سے ایک حرف بھی
ذکر کریں ارشاد فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنی حق تعالے ہمکو کفایت کرتا ہے اور وہ بہتر کفیل ہے اللہم بک
حول وبک اصول یعنی اے پروردگار تیری امانت سے میری توانائی ہے اور تیری مدد سے میں مقصد کو پہونچونگا
اسی روز جمعہ کو سلمہ بن سلامہ بن وقش باہر نکلے جب قریب تر عریض کے پہونچے تو یکایک ایک طلایہ
دس سواروں کا لشکر مشرکین سے پیش آیا تو ان لوگوں نے سلمہ کے پیچھے گھوڑے ڈالے تو سلمہ ایک ٹیلہ سنگ لاخ
پر کھڑے ہوگئے اور آسر گہی تیر لگاتے تھے کبھی پتھر مارتے تھے یہاں تک کہ وہ سب ہٹ گئے پھر جب وہ
لوگ چلے گئے تو سلمہ دوڑتے ہوئے عریض سے اپنے کھیت پر آئے اور ایک تلوار اور زرہ آہنی کہ یہ دونوں
گوشہ مزرعہ میں دفن تھیں کھود کر نکالی اور تیغ بدست در زرہ در بر وہاں سے پھرے اور بنی عبد الاشہل کے یہاں
پہونچکر اپنی قوم کو طلب کیا اور ماجرائے ملاقات طلیعہ سواران لشکر سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ ورود لشکر مشرکین کا
روز پنجشنبہ تاریخ پانچویں شوال کو ہوا تھا اور روز جمعہ ساتویں شوال کو کارزار جیسا واقع ہوا چنانچہ اشراف جیسے
حضرت سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن عبادہ اور جیسے کئی دیگر شب جمعہ کو مسلح ہوکر مسجد میں دروازہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اندیشہ شب خون مشرکین سے شب باش رہے اور تمام شب حراست مدینہ کی کی تا آنکہ
صبح ہوئی اور اسی شب جمعہ کو رسول خدا صلعم نے خواب دیکھا جب صبح ہوئی اور مسلمین مجتمع ہوئے تو حضرت نے ایک
خطبہ ارشاد کیا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے
محمود بن لبید سے انہوں نے کہا پیغمبر خدا صلعم منبر پر چڑھے اور بعد حمد و ثنا کے فرمایا اے گروہ مسلمین میں نے ایک
خواب دیکھا ہے کہ گویا میں ایک زرہ محکم پہنے ہوں اور میں نے دیکھا گویا کہ یہ میری تلوار ذوالفقار ٹوٹ گئی ہے
نزدیک پیپلے یعنی نوک سے اور میں نے ایک گائے کو دیکھا کہ ذبح کیجاتی ہے اور میں نے دیکھا کہ میں ردیف ایک
کبش کے رواں ہوں لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اسکی کیا تاویل کی ہے فرمایا کہ وہ زرہ محکم تو مدینہ ہے
پس تم لوگ اسمیں قیام رکھو اور شکستگی میری سیف کے نزدیک نوک سے وہ مصیبت ہے میری ذات پر اور گاؤ
مذبوح وہ مقتول ہیں میرے اصحاب میں سے اور ردیف ہونا میرا کبش کے تئیں پس سردار لشکر مشرکین کو ہم قتل
کرینگے انشاء اللہ تعالے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے انہوں نے
عروہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا
میری تلوار شکستہ ہے پس مجھکو ناگوار ہوا اور یہ وہ ہے جو روئے مبارک پر گزند پہونچا یعنی صدمہ دندان اور فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ تم لوگ مجھکو مشورہ دو اور رائے آں حضرت صلعم کی یہ ہوئی کہ باہر اس جماعت کے مدینہ سے

باہر نکلین اور رسول خدا صلعم چاہتے تھے کہ موافق اس خواب کے اور مثل تعبیر کے اس خواب کے عمل کرین اپنے اس
خواب اور اسکی تعبیر کی موافقت کرین اسوقت عبداللہ بن اُبَی سامنے کھڑے ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ ایام جاہلیہ
مین جو مدینہ مین سے مقابلہ کرتے تھے تو عورتون کو اور لڑکون کو اسی قلعہ مدینہ مین متمکن کر دیتے تھے اور انکے پاس بہت سی
پتھر سنگریزی رکھدیتے تھے واللہ مدینہ مدینہ بھر وہ لڑکے ٹھہرے رہتے تھے اور ہمارے دشمنون کو بیشمار پتھر مارتے
تھے اور ہم لوگ شہر مدینہ کو کل تو وہ سے گھیر لیتے تھے پس یہ ہر جانب سے مثل قلعہ کے ہو جاتا تھا کہ بالائے بنیان اور ٹیلاون سے
صبیان اور نسوان تو وہی سنگریزے مارتے تھے اور ہم لوگ کوچون اور راہون مین تلوارون سے قتل کرتے تھے یا رسول اللہ
ہمارا یہ شہر مدینہ عذرا یعنے باکرہ ہے یعنے کسیکو اسپر دسترس نہین ہوا اور راہین ہمپر کبھی کوئی آفت و شکستگی نہین
پہونچی اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ مدینہ سے ہم دشمن کی طرف نکلے ہون اور اُسنے ہمسے ہزیمت نپائی ہو اور جب
کبھی ایسا ہوا کہ اہمین دشمن ہمپر داخل ہوا تو ہمین نے اُسپر ظفر پائی یا رسول اللہ چھوڑیے انکو کہ اگر یہ لوگ مقام رہینگے
تو مقام انکا بدترین محبس ہوگا اور اگر نا امید و محروم لوٹ جاوینگے تو پھر کبھی خیر و فلاح کو نہ پہونچینگے یا رسول اللہ
اس باب مین میری غرض پذیرا کیجیے اور یقین جانیے کہ مین اس رائے و تدبیر کا وارث ہون کہ مجکو میرے اکابر قوم سے
میراث پہونچی ہے کہ انکین اہل رائے تھے واہل حرب اور اہل تجربہ بھی تھے چنانچہ رائے رسول خدا صلعم کی موافق رائے
ابن ابی کے تھی اور یہی رائے جملہ صحابہ کبار مہاجرین و انصار کی تھی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینہ مین قیام کرتے
رہو اور نسوان و صبیان کو ٹیلون پر کردو اگر وہ ہمپر چڑھ آوینگے تو ہم انسے مقابلہ کرینگے مورچون اور کوچون مین کیونکہ
گلیون سے ہم بہ نسبت انکے زیادہ واقف ہین اور کوٹھون اور ٹیلون پر سے نسوان و صبیان انکو پتھر مارینگے اور
حال یہ تھا کہ مسلمین نے شہر کو ہر طرف تو وہاے گل اور دیوارون سے گھیر دیا تھا کہ وہ مانند قلعہ کے تھا اور حال بہادری
و دلیری مسلمین کا یہ تھا کہ نوجوانان مدینہ جو جنگ بدر مین حاضر نتھے تو وہ اذن خروج طرف دشمن کے رسول خدا صلعم
سے چاہتے تھے اور رغبت شہادت و درخواست مقابلہ دشمن کی کرتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ یا رسول اللہ ہمکو
اجازت دیجیے کہ ہم اپنے دشمنون کی طرف خروج و پیش قدمی کرین اور مردم سردار و اولو العزم مثل حمزہ بن عبد المطلب
و سعد بن عبادہ و نعمان بن مالک بن ثعلبہ وغیرہم قبیلہ اوس و خزرج سے یہ سب کہتے تھے یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ
اس بات کا ہے کہ ہمارے خروج و پیش قدمی نہ کرنے سے انکو مظنہ ہوگا کہ گویا ہمکو انکی طرف خروج و پیش قدمی اور
اُنسے بڑھکے مقابلہ کرنا جبن و نامردی سے ناگوار و انکار ہے پس یہ اُنکی جانب سے ہمپر یادداشت ہو جاویگی اور
اُنکی جرأت و جسارت ہمپر بڑھ جاویگی اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ روز جنگ بدر ہم تین سو مرد تھے کہ حقتعالی نے
ہمکو اُسپر فتحمند کیا تھا اور آج تو ہم جماعت کثیر ہین و تحقیق کہ ہم لوگ اسی دن کی تمنا کرتے تھے اور حق تعالے سے
اسی روز کے لیے دعا مانگتے تھے سو خدا نے ہمکو وہ دن دکھایا اور ہمارے دشمنون کو ہمارے میدان مین اور

ہماری رائے پر جنگ لایا حالانکہ جس امر میں لوگ الحاح و مبالغہ کرتے تھے رسول خدا صلعم کو ناپسند تھا اور جو
لوگ پیچھا رنگائے ہوئے اپنی تلواروں کو ہلاتے ہوئے نیزہ و خنجر آگے بڑھے جاتے تھے اور اپنے اسلحہ پر زینت
لگائے ہوئے جوانوں کی طرح جوانمردی و دلاوری کرتے تھے اور مالک بن سنان اور ابی سعید الخدری پدر
کہا یا رسول اللہ جو لوگ دو خوبیوں کے درمیان ہیں کہ دونوں میں سے ایک ہمارے لیے ناگزیر ہے یعنی یا
یا شہادت کہ اگر حق تعالے ہمکو میسر کرے یہ تو ہماری مراد ہی ہے پس حق تعالے انکو جیسے خوار کریگا یعنی
اہل جنگ مدینے کے بیرو رسد ہو جاویگی تو انہیں سے کسکو باقی نہ چھوڑینگے سوائے ان لوگوں کے جو
سامنے سے بھاگ جاوینگے آور دوسرے نے کہ یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالے ہمکو شہادت نصیب کرے اور
یا رسول اللہ ہم کچھ پروا نہیں کرتے ہیں کہ دونوں میں سے کون سو کیونکہ ہر آئنہ اس ہر ایک میں خیر و خوبی ہے
راوی نے کہا پس ہمکو یہ خبر نہیں ہوئی کہ رسول خدا صلعم نے کسی قائل کے قول کو پھیر یا رد کیا ہو بلکہ ہر ایک کے کلام میں
سکوت کیا تب حمزہ بن عبد المطلب نے کہا یا رسول اللہ میں قسم کھاتا ہوں اس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا
میں آج کھانا نہ کھاؤنگا جب تک مدینے کے باہر نکلکر اپنی اس تلوار سے انکے ساتھ جنگ کروں اور ایسے ہی ذکر
کرتے ہیں کہ اس روز جمعہ کو حمزہ صائم تھے اور روز شنبہ کو بھی صائم تھے یعنی بیت عہد تا روز جنگ خدا اللہ
کرے لیکن اسی روز شنبہ کو صائم تھے مشرکین سے جاکر مقابلہ کیا اور مردی ہے کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ برادر
بنی سالم نے کہا یا رسول اللہ میں شہادت دیتا ہوں کہ ہر آئنہ گاواں مذبحہ جسکی تعبیر آپ نے فرمائی ان امثال ہے
کی ذبح میں بھی ایک میں سے ہوں پھر آپ مجھکو کیوں محروم رکھتے ہیں جنت سے پس قسم ہے اس خدا کی جسکے سوائے
کوئی معبود نہیں ہے البتہ وہ مجھکو داخل جنت کریگا حضرت نے فرمایا کیونکر میں تمکو جنت سے محروم رکھتا ہوں
انہوں نے کہا میں خدا و رسول سے محبت رکھتا ہوں اور زمین صف جنگ سے گریز نہ کرونگا حضرت نے فرمایا تو سچا ہے چنانچہ
وہ اسی روز شہید ہوئے رضی اللہ عنہ اور اسیطرح انس بن اوس بن عتیک نے کہا یا رسول اللہ ہم ایک اولاد جاہلیت
بھی انس گاواں مذبحہ میں سے ہیں ملکو تماشا ہے یا رسول اللہ کہ ہم اس قوم میں ذبح کیے جاویں اور وہ لوگ ہمارے
درمیان مارے جاویں پس اہل جنت ہوں اور وہ جہنم میں جاویں علاوہ یا رسول اللہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ
وہ لوگ اسی قوم کی طرف پھر کر جاویں اور بیاں کریں کہ محمد کو یثرب کے کوٹھوں اور ٹیلوں پر گھیر لیا
تھا یس ۔ اب باعث انکی جرأت و دلیری کی ہوگی وتحقیق کہ انہوں نے ہمارے مزرعات کو پامال کیا
اور ساجھائے گلستاں کو قطع کر ڈالا اگر ہم انکو اپنے موضع عزت سے دفع نہ کرینگے تو ہماری زراعت
سرسبز ہوگی یا رسول اللہ اور یہی دستور ہمارا ایام جاہلیت میں رہتا تھا کہ عرب لوگ جیسے اسی قسم کی طمع
کرکے ہمارے یہاں آتے تھے تو ہم لوگ تلوار پکڑ کر انکی طرف نکلتے تھے اور انکو اپنے یہاں سے دفع کر دیتے تھے پس ہم آج بدرجہ

حقدار اور پہلے سے اب اعلیٰ حق پر ہین اسوجہ سے کہ بطفیل آپ کے حق تعالے نے ہماری تائید کی ہی اور بھیجا آیا ہمکو
ہماری جائے بازگشت یعنے جنت کو تو ہم لوگ اپنے گھرون مین محاصرہ نکیے جاوینگے آور اسیطرح خیثمہ ابو سعید
بن خیثمہ ہمارے سامنے حضرت کے کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ قریش نے ایک سال توقف کیا یعنے ابدبدر
کہ جمعیت جمع کرتے رہے اور عرب کو اور اُنکے رعایا کو ہر قسم کی قوم سے اپنے رازری مین کھینچا بلوایا بعد ازان
آئے ہمارے یہان گھوڑون کی باگین لیے ہوے اور اونٹون کی باربرداری کھینچتے ہوے تا آنکہ ہمارے
نواح میدانون مین آکر اُترے ہین اور ہمکو ہمارے گھرون اور کوٹھون مین محاصرہ کیا ہی بعد ازان جب وہ
یہان سے مال وافر لیکر بلاجرح و گزند پھرینگے تو یہ بات انکو جرأت دلاویگی پھر یہان تک کہ وہ بتفاریق ہمہ
ناخت لاوینگے اور تاراج کرینگے اور ہماری متاع کو لیجاوینگے اور خراب کرینگے ہمارے چشمون اور رصدون
کو باوجود اسکے کہ کیا کچھ کر چکے ہین ہمارے کھیتون مین و بعد ازان ان عربون کو جو ہمارے گرد نواح مین ہین پھر
دلیری ہوگی یہان تک کہ جب یہ لوگ دیکھین گے کہ ہم لوگ طرف اعدا کے خروج نہین کرتے تو انکو بھی ہم مین طمع
ہوگی پس لازم ہی کہ ہم لوگ دشمنون کو اپنے گرد سے دور کرین قریب ہی کہ حق تعالے ہمکو اُنپر ظفریاب کریگا تو ہمارے
نزدیک یہ عادت اللہ ہی کہ گویا اعادہ پیروزی بدر کا کیا یا یہ کہ ہمارے لیے دوسرا امر ہو کہ وہ شہادت ہی اور حال
یہ ہی کہ جنگ بدر نے مجکو خطا اور غلطی مین ڈالا تھا یعنے مجکو دھوکھا دیا و حال آنکہ مجکو اس معرکہ کی بڑی حرص تھی
اور میرے حرص کی یہ نوبت پہونچی تھی کہ مین نے اپنے فرزند کے ساتھ دربارہ خروج طرف بدر کے مساہمہ کیا
یعنے باہم قرعہ ڈالا مگر اوسکے نام قرعہ نکلا پس اُسکو شہادت روزی ہوئی و حال آنکہ شہادت پر مین اُس سے
زیادہ حریص تھا اب مین نے شب کو اپنے فرزند کے تئین بنہایت صورت پاکیزہ خواب مین دیکھا کہ انمار جنت
اور اُسکی نہرون مین بلاقید چھوٹا ہوا پھرتا ہی اور وہ مجھسے کہتا ہی کہ جنت مین آکر مجھسے مل اور جنت میں ہماری
رفاقت کر کیونکہ میرے پروردگار نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا تھا اُسکو مین نے برحق پایا و بہر آئینہ واللہ یا رسول اللہ
مین آج صبح سے اُسکی مرافقت کا جنت مین بنہایت مشتاق ہون اور میرا سن بھی دراز ہوگیا اور ہڈیان گل گئین
ہین اور ملاقات اپنے پروردگار کی مجکو محبوب و مطلوب ہی پس آپ دعا کیجیے خدا سے یا رسول اللہ کہ
وہ مجھے شہادت روزی کرے اور جنت مین مرافقت سعد کی نصیب کرے چنانچہ رسول خدا صلعم نے اُنکے لیے
اس بات کی دعا کی کہ آخر وہ اُحد مین شہید ہوے اور اسیطرح انس بن قتادہ نے کہا یا رسول اللہ یہ معرکہ اُحد
احدالحسنیین ہی یعنے ہمارے لیے دو خواہون مین ایک ضرور ہی یا شہادت یا غنیمت و فیروزی بقتل کفار
تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مجکو تمپر خوف ہزیمت کا ہی راوی کہتے ہین کہ جب لوگون نے غیر از خروج
کے مدینے مین رہ کر لڑنے کو انکار کیا تب رسول خدا صلعم نے لوگون کو نماز جمعہ پڑھائی بعد ازان لوگون کو وعظ

وصدمہ ہوا اور امر کو دو جا کیا اور انکو خبر دی کہ اگر تم لوگ صبر و استقامت رکھوگے تو تمہارے لیے نصرت
وظفر ہے پس لوگ اس مژدہ سے خوش ہوئے حکم رسول خدا صلعم نے انکو خبر دی واسطے مقابلے دشمن کے
لیے تب کہ اذن جہاد دیا۔ حال آنکہ اکثر انہیں اصحاب میں سے اس حرکت کو ناگوار سمجھتے تھے چنانچہ رسول خدا
صلعم نے انکو حکم کیا کہ اسے رسول کے لیے تیاری و کر مدد کرو بعدازاں حضرت نے لوگوں کو نماز عصر پڑھائی
اور لوگ جمع و مستعد ہوئے اور اہل عوالی بھی حاضر ہوئے اور عورتوں کو اونچے ٹیلوں پر چڑھایا بعدازاں
بنو عمرو بن عوف اور جو لوگ آگے تھے یک تھے اور قبیلہ بیت اور شریک ان کے سب حاضر آئے اور ہتھیار لگا
اسوقت رسول خدا اپنی دولتسرا میں تشریف فرما ہوئے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی حضرت کے ساتھ
تھے کہ ان دونوں نے حضرت صلعم کو عمامہ و لباس پہنایا اور باہر درمیان حجرہ و منبر کے لیے حجرہ سے باہر
لوگ صف بستہ بانتظار برآمد ہونے حضرت کے کھڑے تھے کہ دفعتہ ان لوگوں کے پاس سعد بن معاذ
اسید بن حضیر آ موجود ہوئے اور ایسے کلام کرنے لگے کہ تم لوگوں نے رسول خدا صلعم سے کہا جو کچھ کہا اور سامنے
حضرت کے تم نے خروج سے انکار کیا اور حال یہ ہے کہ امر آپ پر نازل ہوتا ہے آسمان سے پس چاہیے کہ
اس امر کو انہیں کی طرف رد کرو اور انہیں کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ انہوں نے تمکو امر کیا ہے اسکو
بجا لاؤ اور جس بات میں تم انکی خواہش دیکھتے ہو اور جو کچھ انکی رائے ہو انہیں انکی اطاعت کرو پس اسی
درمیان میں کہ قوم گفتگو اس امر کی کر رہی تھی اور بعضے کہتے تھے کہ بات وہی ہے جو سعد نے کہی اور بعضے
اور دوسرے بہ یقین واسطے مقابلہ و مدد کے اپنی زرہ کو پسند کیا اور بعضے خروج سے کارہ و مکرہ تھے
کہ ناگاہ رسول خدا صلعم برآمد ہوئے اور اسوقت زرہ اپنی پہنے ہوئے تھے وقد لبس الدرع فاظہرہا
زرہ اپنی پہنے تھے مگر اسکے اوپر سے بیچ تھے یعنی زرہ پر زرہ یا پیراہن پر زرہ اور لیا زرہ کو منطقہ دوال
سے کہ وہ حمائل یعنی پرتلہ ہیئت پر کسے تھے یعنی تسمہ پرتلے سے مسولط باندھے تھے چنانچہ منطقہ بالاخرامی
آل ابی رافع ہوئے رسول خدا صلعم کے پاس تھا اور آں حضرت صلعم عمامہ پہنے ہوئے اور سیف حمائل کیے پشت پر
پس جب آنحضرت اس تیاری سے برآمد ہوئے تو لوگ اپنے کردار و گفتار پر پشیمان ہوئے اور جو لوگ ان
حضرت سے سوال خروج بالحاح و اصرار کرتے تھے کہنے لگے ہمکو کیا ہوا تھا کہ ہم حضرت سے اصرار کرتے تھے
اس امر میں جو خلاف مرضی مبارک تھا (یعنی پہلے رائے حضرت کی قیام پر تھی) چنانچہ اہل رائے جو مشورہ عدم
خروج کا کرتے تھے اہل اصرار کو ملامت کرنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم آپ کی مخالفت کریں کہ
آپکا ارادہ ہو اور ہمکو کیا لائق ہے جو آپکے امر کو ہم ناپسند کریں اور اس سے انکار کریں و حال آنکہ یہ امر منجانب خدا
و رسول ہے تب فرمایا حضرت صلعم نے کہ میں نے تم لوگوں کو اس امر کی طرف بلایا یعنی جنگ بقیام مدینہ کہ تم لوگوں نے

انکار کیا حالانکہ نبی کے تئین لازم و سزاوار نہین ہی کہ جب آسنے اپنی زرہ کو پہن لیا تو پھر اسکو اتار ڈالے یعنے
نبی کو فسخ عزیمت جہاد لازم نہین ہی جب تک حق تعالے درمیان اسکے اور اسکے اعدا کے حکم مناسب کرے
اور یہی طریقہ تھا ابنیاے سابقین علیہم السلام کا کہ جب کوئی زرہ اپنے تن پر آراستہ کر لیتا تھا تو پھر اسکو
نہین اتارتا تھا جب تک کہ حق تعالے درمیان اسکے اور اسکے اعدا کے حکم مناسب کرتا تھا بعد ازان رسول خدا صلعم
نے فرمایا دیکھو جسبات کا مین نے تمکو امر کیا ہی اسکی اطاعت کرو اور بسم اللہ کر کے چل نکلو کہ جس قدر تم صبر و استقامت
رکھوگے تمھارے لیے نصرت ہی اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے اپنے
باپ سے کہ مالک بن عمرو النجاری اسی جمعہ کو مر گئے جب رسول خدا صلعم زرہ پہنکر بقصد حرب روانہ ہوے تو جنازہ
انکا جہان جنازے رکھے جاتے تھے رکھا ہوا دیکھا اسپر نماز جنازہ پڑھی اور گھوڑا اپنی سواری کا طلب کیا پھر سوار ہو کر
احد کو تشریف لیگئے **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے انھون نے بیان کیا جعال
بن سراقہ نے احد کو جاتے ہوے رسول خدا صلعم سے عرض کی یا رسول اللہ لوگ مجھسے کہتے ہین کل تو قتل ہوگا
اور حال یہ تھا کہ اس کرب سے دم اس شخص کا گھٹا تھا تب حضرت نے اپنا ہاتھ اسکے سینے پر مارا یعنے اسکا
شرح صدر کیا اور تسلی دی اس کلمۂ لاجواب سے کہ الیس الدہر کلہ غدا یعنے کیا کل زمانہ کل نہین کہلاتا ہی بعد
ازان رسول خدا صلعم نے تین برچھیان طلب فرمائین انکے تین نشان علم تیار کرائے چنانچہ ایک لوا قبیلہ
اوس کا قرار دیکر اسکو اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیا اور ایک لوا الخزرج حباب بن المنذر بن الجموح کو عطا کیا
اور بعضے کہتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو دیا اور علم مہاجرین کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عنایت ہوا اور بعض کا
قول ہی کہ مصعب بن عمیر کو ملا بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنا گھوڑا طلب کیا اور اسپر سوار ہوے اور دوش
مبارک پر کمان لگائی اور قتادہ یعنے نیزہ کو چپک ہاتھ مین لیا کہ اس روز بن نیزہ کا برنجی تھا یعنے بونڈی نیچے کا
پھل برنجی تھی اور سارے مسلمین ہتھیار بند تھے چنانچہ زرہ پوشون کی قطار ردیف دار جاتے تھے کہ انمین سو زرہ
پوش تھے پھر جب سوار ہوے رسول خدا صلعم تو دونون سعد حضرت کے آگے آگے دوڑتے چلے ایک سعد بن عبادہ
تھے اور ایک سعد بن معاذ اور یہ ہر ایک زرہ پوش تھے اور سب آدمی حضرت کے داہنے بائین چلے جاتے تھے
تا آنکہ بدائع مین پہونچے اور وہان سے زقاق حسی مین گئے یہان تک کہ شیخین مین پہونچے اور شیخین نام دو ٹیلون کا ہی
کہ ایام جاہلیت مین ان دونون ٹیلون پر ایک بوڈھا اندھا اور ایک بوڑھیا اندھی رہتے تھے اور وہ
دونون آپسمین باتین کیا کرتے تھے اسیواسطے ان دونون ٹیلون کا نام شیخین ہوا اور جب ثنیہ مین پہونچے
اور دیکھا تو ایک لشکر ہتھیار بند نظر آیا اسکا شور اسکے پیچھے سے سنائی دیتا تھا حضرت نے فرمایا یہ کیا ہی اور کیسا شور
ہی لوگون نے خبر دی یا رسول اللہ یہ لوگ حلیف ہین ابن ابی کے ہین قوم یہود سے حضرت نے فرمایا طلب نصرت

اہل شرک اور اہل شرک کے بیچ کہاں تھی پھر وہاں سے رسول خدا صلعم آگے بڑھے تا آنکہ شیخین پہونچے وہاں لشکر کو
دیکھا وہاں گروہ نوجوانان حضرت کے ساتھ آئے مثل عبداللہ بن عمر و زید بن ثابت و اسامہ بن زید و نعمان بن بشیر
و زید بن ارقم و براء بن عازب و اسید بن ظہیر و براء بن اوس و ابو سعید الخدری و سمرہ بن جندب و رافع بن خدیج مگر حضرت
نے سب کو پھیر دیا رافع بن خدیج نے کہا اسوقت ظہیر بن رافع نے جو میرے چچا تھے میری سفارش کی کہ یا رسول اللہ و بیٹے
رافع بن خدیج تیرانداز و جنگ آزما ہے اور میں نے اپنی گردن بلند کرنی شروع کی تاکہ اونچا معلوم ہوں اور میں
موزے پہنے ہوئے تھا کہ اس سے بھی اونچا تھا چنانچہ حضرت نے مجھکو اجازت میدان دی پھر جب مجھکو اجازت
مل گئی تو سمرہ بن جندب نے اپنے ربیب مری بن سنان سے جسنے اسکو پالا تھا اور اسکی ماں کا شوہر تھا کہا
اے ابا رسول خدا صلعم نے رافع بن خدیج کو تو رخصت حرب کی دی اور مجھکو پھیر دیا حالانکہ میں رافع کو کشتی میں
گرا دیتا ہوں تب مری بن سنان الحارثی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے میرے بیٹے کو لوٹا دیا اور رافع بن
خدیج کو لے لیا حالانکہ میرا بیٹا اسکو کشتی میں گرا دیتا ہے حضرت نے فرمایا اچھا دونوں کشتی کریں پس دونوں نے
باہم کشتی کی تو سمرہ نے رافع کو گرا دیا تب حضرت نے سمرہ کو بھی اجازت دی اور بادر حمزہ کی بنی اسد سے بھی اور آگے بڑھے
ابن ابی اور لشکر اسلام سے ایک کنارہ اتر آیا اسکے حلیف یہودی اور منافقین جو اسکے ساتھ تھے ابن ابی سے
کہنے لگے کہ تو نے اپنی رائے محمد سے ظاہر کر دی اور اسکی خیر خواہی کی اور اسکو خبر دی تو نے کہی رائے ان لوگوں کی
تھی جو گذر گئے تمھارے باپ دادا اور پہلی رائے اسکی بھی موافق میری رائے سے ہوئی تھی مگر محمد نے اسکے قبول
کرنے سے انکار کیا اور کہنا مانا ان چھوکروں کا جو اسکے ساتھ ہیں پھر رفیقوں نے ابن ابی سے ازراہ نفاق کینہ
کے روگردانی کی غرض رسول خدا صلعم نے اسے لشکر کے ہمراہ مقام شیخین میں شب باشی کی اور ابن ابی اپنے اصحاب کے
درمیان شب باش ہوا اور یوں ہوا کہ جب رسول خدا صلعم جائزہ سے ان لوگوں کے جو مقرر کیے گئے تھے فارغ
ہوئے اور آفتاب نے غروب کیا تب بلال نے مغرب کی اذان دی اور حضرت نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی بعد ازاں
بلال نے اذان عشا کی کہی پس حضرت نے مع اصحاب نماز عشا ادا کی اور رسول خدا صلعم درمیان بنی النجار کے اترے
تھے اور شب کی نگہبانی پر محمد بن مسلمہ کو پچاس جوان کے ساتھ مقرر فرمایا کہ گرداگرد لشکر کے گشت کریں تا آنکہ شب شروع
ہوئی اور مشرکین نے دیکھا کہ رسول خدا صلعم اول شب سے آکر شیخین میں شب باش ہوئے تو مشرکین نے سو
اسپ سواروں اور شتر سواروں کو جمع کیا اور رات کی نگہبانی و نگرانی پر اپنے یہاں عکرمہ بن ابی جہل کو سر گروہ
اسپاں سوار کے مقرر کیا چنانچہ تمام شب گھوڑے انکے صہیل کرتے رہے لیکن نہایت بے آرام کرتے تھے اور نزدیک
آتے تھے طلایہ اسکے دیکھے ہوئے مقام حرہ جو سمع سنگلاخ ہے اور وہاں بلندی پر نہیں چڑھ سکتے تھے تا
آنکہ وہاں سے سوار پھر جاتے تھے اور مقام حرہ سے خوف کرتے تھے کہ وہاں محمد بن مسلمہ بھی پچاس سوار سے

گشت کر رہے تھے اور ایسا ہوا کہ رسول خدا صلعم نے بعد فراغ نماز عشا کے فرمایا کہ کون شخص امشب ہماری نگہبانی و نگرانی کریگا تو ایک شخص نے اُٹھ کر کہا مین پاسبانی کرونگا یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو کون ہی تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا بیٹھ جا پھر فرمایا کون شخص امشب ہماری نگہبانی و پاسداری کریگا تو ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا مین یہ کام کرونگا فرمایا تو کون ہی اُسنے کہا مین ابو سبع ہون فرمایا بیٹھ جا پھر حضرت نے پوچھا کہ آج رات کون آدمی ہماری چوکیداری کریگا تو ایک مرد اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا مین ایسا کر سکتا ہون کہا تو کون ہی اُسنے عرض کی مین ابن عبد قیس ہون فرمایا بیٹھ جا پس رسول خدا صلعم نے تھوڑی دیر توقف کر کے فرمایا تم تینون آدمی جو اُٹھے تھے کھڑے ہو جاؤ پس ذکوان بن عبد قیس کھڑے ہوے حضرت نے فرمایا تیرے دونون ساتھی کیا ہوے اُنھون نے عرض کی مین نے ہی آپ سے اقرار شب نگرانی کا کیا تھا فرمایا اچھا تو ہی جا حق تعالے تیری نگرانی کریگا پس اُنھون نے اپنی زرہ پہنی اور سپر لگائی اور رات کو لشکر مین گشت کرنے لگے اور بعضے کہتے ہین کہ صرف حضرت صلعم کے گرد پھرتے تھے اور ایکدم جدا نہوتے تھے اور رسول خدا صلعم نے خواب فرمایا آخر شب تک پھر جب وقت سحر ہوا تو حضرت نے فرمایا پھر لوگ کہان ہین کون شخص ہمکو راہ بتا دیگا اور راہ مطلوب پر لگا دیگا کہ ہمکو قریب کی راہ سے اِس قوم پر لیچلے تب ابو حثمۃ الحارثی اُٹھ کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسُول اللہ مین اُس رستے پر لیچلونگا اور بعضون نے کہا وہ اوس بن قیظی تھے اور بعضون نے کہا ہی وہ محیصہ تھے اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ہونا ابو حثمہ کا ثابت و متحقق ہی چنانچہ جب رسول خدا صلعم خوابگاہ سے برآمد ہوے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوے تو ابو حثمہ حضرت کو بنی حارثہ مین لیگئے پھر بمقام اموال جا پہونچے تا آنکہ احاطے مین مربع بن قیظی کے گذر ہوا اور مربع اندھا منافق تھا پس جب رسول خدا صلعم مع اصحاب داخل احاطہ ہوے تو مربع کھڑا ہوا اور سب کے سامنے خاک اُڑانے لگا اور کہنے لگا کہ اگر تو رسول خدا کا ہی تو میرے احاطے کے اندر قدم نرکھ تب سعد بن زید الاشہلی گوشہ کمان سے جو اُنکے ہاتھ مین تھی اوس اندھے منافق کو مارنے لگے اُسکے سر کو ایسا زخمی کیا کہ خون بہنے لگا پس بعضے بنی حارثہ اُن لوگون مین سے جو مربع کی راے پر تھے سعد پر غضبناک ہوے اور کہنے لگے ای بنی عبد الاشہل یہ تم لوگون کے عداوت کی باتین ہین کہ تم اسکو ہمارے حق مین کبھی نچھوڑو گے تب اُسید بن حضیر نے کہا لا واللہ یہ بات نہین بلکہ باعث تمھارے نفاق کا ہی واللہ اگر نہوتی یہ بات کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس امر مین کیا موافق مرضی رسول خدا صلعم کے ہی تو مین بیشک مربع کو اور جو کوئی مثل اُسکے اُسکی راے پر ہی اسکو بھی قتل کرتا پس اُن سب نے یہ بات سنکر سکوت کیا اور رسول خدا صلعم وہان سے آگے چلے اور اس درمیان مین کہ حضرت چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ابو بردہ بن نیار کے گھوڑے نے دُم اُچھالی اور ابو بردہ کے نیام شمشیر پر دُم گھوڑے کی جا پڑی میان گر پڑا تلوار ننگی ہوگئی حضرت نے فرمایا ای صاحب سیف اپنی سیف کو اونچی رکھ مین گمان کرتا ہون کہ عنقریب تلوارین کھینچنگی پھر اسکا اثنا ہوگا

اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم فال کو پسند کرتے تھے اور طیرہ سے کراہت کرتے تھے لیکن نیک شگون لیتے تھے اور بدشگونی سے
رسول خدا صلعم نے مقام شیخین سے قطع کر دو احد میں تھی جب احد میں ہوگئے تو دوسری زرہ بھی پہنی اور سر پر خود رکھا
اسپر خود رکھا غرض کہ جب حضرت نے منزل شیخین سے کوچ کیا اسیوقت مشرکین نے بھی لشکر اسی سبب کو روانہ کیا پھر
وہاں سے وہ ایک مقام پر رہے اس رات میں اسی روز رہ کے پھر جب رسول خدا صلعم احد میں گئے اور اسی اثنا میں
لشکر میں آئے اور وقت نماز کا آگیا تھا اور اسوقت اس جگہ سے مشرکین بھی نظر آتے تھے تب حضرت نے بلال کو
اذان اذان دیا اور وہاں ٹھہر کر صحابہ کی صفیں بندھیں حضرت نے نماز صبح پڑھائی اور اسی مقام سے
ابن ابی اپنے لشکر کو لیکر جدا ہوا اور مدینہ کو پھر چلا اور آگے آگے اسکے لشکر کے شتر مرغ کیطرح سر اٹھائے جاتا
تھا اور عبداللہ بن عمرو بن حرام ان لوگوں کے پیچھے ہوئے اور فہمایش کرتے چلتے تھے کہ میں تمکو نصیحت
کرتا ہوں اور یاد دلاتا ہوں دربارہ خدا اور رسول و دین تمہارے و بسبب عہد تمہارے جو تم لوگوں نے رسول خدا
صلعم سے شرط کی ہے کہ تم انکی حمایت کروگے اور انکو یار رکھوگے اس صورت سے جس سے تم اپنی جانوں کو اور اپنی
اولاد و فرزندان کو یار رکھتے ہو ابن ابی نے جواب دیا کہ میری رائے نہیں کہ قتال میں انکے اور انکے قتال ہو اگر البتہ
اگر تو میرا کہا مانے تو تو بھی ہمارے ساتھ مدینہ کو پھر چل کیونکہ جو لوگ اہل عقل و رائے ہیں وہ سب مدینے کو پھر گئے
اور ہم لوگ محمد کی نصرت کرنے والے ہیں گرد مدینے میں و حال آنکہ انھوں نے ہماری مخالفت کی اور جس بات پہ اپنے
اپنی رائے بیان کی مگر انھوں نے ہمارا کہا نہ مانا اگر کہا مانا جھوٹ کردوں کا جس پر جہاد واجب ہی نہیں پھر جب ابن ابی
نے عبداللہ کے ساتھ لوٹنے سے انکار کیا اور مدینے کی گلیوں میں داخل ہو گئے تو ابو جابر نے ان لوگوں سے
کہا خدا انکو دور رکھے اور لعنت کرے قریب ہے کہ حق تعالی اپنے نبی اور سارے مومنین کو تمہاری امداد سے
بے نیاز و بے پروا کریگا مگر ابن ابی پیچھا پھیر کے چلا ہی گیا اور یہی کہتا رہا کیا ہو سکتا ہے کہ محمد میرا کہا مانیں اور لڑکوں
کا کہا کریں پس عبداللہ بھی وہاں سے پھر کر دوڑتے ہوئے رسول خدا صلعم سے آملے اور اسوقت حضرت صف کو صفوف
صحابہ سے آراستہ کر رہے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جب اصحاب رسول خدا صلعم کو گرما عظیم ہوتا تھا تو اسکو کوئی کم
سخت جوش ہوا اور اظہار شماتت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد نے ہمارے خلاف کیا اور بے عقلوں کی رائے پر
چلے الغرض جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کی صفیں باندھتے تھے تو پچاس مردان تیر انداز کو عینین کی طرف
قائم کیا اور انپر عبداللہ بن جبیر کو افسر کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ انپر سعد بن ابی وقاص کو افسر کیا اور واقدی راوی نے
کہا ہمارے نزدیک انپر افسر ہونا عبداللہ بن جبیر کا صحیح و ثابت تر ہے اور رسول خدا صلعم نے صفوف اصحاب کو یوں
سے ترتیب کی کہ احد کو اپنی پشت پر کیا اور مدینے کو سامنے کے رخ کیا اور عینین کو اپنے بائیں پر رکھا اور مشرکین نے
ترتیب اپنے لشکر کی وادی میں اسطرح شروع کی کہ مدینے کو پس پشت رکھا اور احد کو رخ کے سامنے کیا اور جیسوں نے

روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے عینین کو پس پشت کیا تو آفتاب بھی پشت پر تھا اور مشرکین نے آفتاب کو سامنے مین لیا تھا ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک قول اول صحیح تر ہی کہ اُحد حضرت کے پس پشت تھا اور مدینہ کی طرف رخ تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے حصین بن عبدالرحمان بن عمرو سے اُنھون نے محمود بن عمرو بن یزید بن السکن سے انھون نے کہا جب پہونچے رسول خدا صلعم احد مین اور کفار قریب عینین اُترے تھے تب حضرت نے اُحد کو پس پشت کیا اور حضرت نے منع کیا کہ جب تک مین کسی کو حکم کرون کوئی قتال نہ کرے جب اس بات کو عمارہ بن یزید بن السکن نے سنا تو کہنے لگا کیا مین کھیت چروادون اپنے بیٹے کا جسکو اُن لوگون نے قتل کیا اور ہنوز ہمنے اُنکو نہین مارا اور متوجہ ہوے مشرکین کہ اُنھون نے بھی اپنی صفون کو آراستہ کیا اسطرح کہ میمنہ پر خالد بن الولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو مقرر کیا اور اُنھون نے اپنے یہان دو سو سوار کے دو مجنبی بنائے یعنے دو غول داہنے بائین اور سوارون پر صفوان بن اُمیہ کو افسر کیا تھا اور بعضے کہتے ہین عمرو بن العاص کو افسر کیا تھا اور تیر اندازون پر عبداللہ بن ربیعہ کو افسر کیا تھا اور تیر انداز سو آدمی تھے اور نشان لشکر کا طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا تھا اور نام ابی طلحہ کا عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار بن قصی تھا اور اُس روز ابو سفیان نے پکار کر کہا کہ ای بنی عبدالدار ہم خوب جانتے ہین کہ تم لوگ نشان برداری مین ہمسے زیادہ حقدار ہو اور ہمکو چند روز کے لیے صرف بدر مین نشان برداری ملی تھی اور تمھاری قوم سابق سے حامل لواء رہے ہین پس تم اپنے اس لواء کو مضبوط پکڑے اور اُسکی حفاظت کرو یا ہمارے اور اُسکے درمیان چھوڑ دو یعنے اسکو ہمارے درمیان چھوڑ دو اسواسطے کہ ہم لوگ طالب موت اور طالب خون ہین کہ عوض چاہتے ہین جو ابھی تازہ عہد ہی اور ابو سفیان کہتا تھا کہ جب نشانون پر زوال آویگا تو لعد اُسکے پھر لوگون کو نہ قیام ہوگا اور نہ بقا ہوگی پس یہ سنکر بنی عبدالدار غضب مین آئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے لواء کو تمھارے سپرد کرین یہ کبھی نہوگا و لیکن اُسکی محافظت کرینگے بس قریب ہی کہ تو دیکھیگا تب اُسوقت اعیان لشکر نے اُس نیزہ نشان کے تئین طلحہ کو سپرد کیا اور بنو عبدالدار نے نشان کو قبضے مین لاکر ابو سفیان کو سخت و ناسزا کہا اسوقت ابو سفیان نے کہا ہم دوسرا نشان تیار کرینگے اُن لوگون نے کہا ہان مگر اُسکو بھی سوائے کسی بنی عبدالدار کے کوئی غیر نہ اُٹھانے پاویگا اور سوائے اس امر کے دوسری بات کبھی نہ ہوگی اور حال رسول خدا صلعم کا یہ تھا کہ پا پیادہ ہوکر صفوف اصحاب کو برابر کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو واسطے قتال کے آمادہ کرتے تھے اور فرماتے تھے تو آگے بڑھ ای فلانے اور ای فلانے تو پیچھے ہو جا اور یہ اسلیے تاکہ اگر شانہ کسی شخص کا باہر نکلا ہوا دیکھین تو اُسکو آگے پیچھے کر دیتے تھے پس آنحضرت اُن لوگون کو ایسا راست کرتے تھے گویا کہ اُس صف سے تیرون کو راست کر لیوین راوی نے کہا جب صفین برابر ہو چکین تو حضرت صلعم نے پوچھا کہ نشان

مشرکین کا کون شخص اٹھاتا ہے لوگوں نے کہا اُنکے لواء کے حامل بنی عبد الدار ہیں فرمایا ہمارے لوگ وہ داری
میں اُنسے زیادہ سزاوار ہیں پھر فرمایا مصعب بن عمیر کہاں ہے مصعب نے عرض کی میں یہ حاضر ہوں فرمایا
تو ہمارا علم لے پس مصعب بن عمیر وہ علم لیکر روبروے رسول خدا صلعم کے کھڑے ہوئے بعد ازاں حضرت
کھڑے ہوئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ شروع کیا جسکا ترجمہ یہ ہے فرمایا اے گروہ مردم میں تمہارے تئیں پند
انذار کرتا ہوں اُس بات کی جسکی بات حق تعالے نے اپنی کتاب میں مجکو نصیحت کی ہے کہ وہ عمل بطاعت اور
پرہیزگاری حرام چیزوں سے ہے اور ہم لوگ آجکے روز مقام ذخیرہ خیر و اجر عظیم کے ہو کیونکہ یہ سب اُس شخص
کے لیے ہے کہ جو کچھ اُسپر واجب ہے یاد کرے اور اُس امر کے واسطے اپنے نفس کو استقامت اور یقین پر قائم
رکھے دلکو شدلی کی کوشش کرے اسواسطے کہ جہاد بادشمن سخت دشوار ہے اِس امر پر قائم رہنے والے بہت قلیل
ہیں اور وہ وہی ہیں جنکے رشد و قوت کو خدا نے استوار کیا ہے پس جو کوئی فرمانبردار خدا کا ہے اُسکا مددگار
خدا ہے اور جو کوئی نافرمان شیطان کا ہے اُسکا یار شیطان ہے پس چاہیے کہ جہاد پر استقامت کرکے
سے اپنے اعمالوں کو کشادہ کرو اور بدیوسیلہ جو کچھ خدا نے تمہارے حق میں وعدہ کیا ہے خدا سے طلب
کرو اور طریق طلب یہ ہے کہ جو کچھ میں تمکو حکم کرتا ہوں اُسکو اپنے نفس پر لازم کرو اور بجا لاؤ کہ ہر آئینہ میں تمہاری
رستگاری کا حریص ہوں اور آپسمیں اختلاف ڈالنا و تنازع و ناپروائی کرنا موجب پستی ہمت و ضعف ایمان
کا ہے اور ایسی باتیں خدا پسند نہیں کرتا اور نہ ایسی باتوں پر خدا نصرت و پیروزی دیتا ہے اے گروہ مردمان اسوقت
ایک اندازہ میری خاطر میں گذرا ہے کہ جو شخص حرام سے ہے حق تعالے اُسکو اپنے ہی سے دور رکھیگا اور جو کوئی مجھپر
ایک مرتبہ صلوٰۃ و درود بھیجیگا اُسپر خدا اور ملائکہ دس بار رحمت بھیجیں گے اور جو کوئی نیک کام کریگا مسلم ہو یا کافر
اجر اسکا خدا کے نزدیک ثابت ہے جزا اُسکو بلا مدت اسی دنیا میں ملے جزا و مدت آخرت میں حاصل ہو اور جو کوئی ایمان و
یقین رکھتا ہے خدا پر اور روز حق جانتا ہے روز حشر کو اُسپر نماز جمعہ روز جمعہ واجب ہے مگر اطفال نابالغ اور نسوان
اور مریضوں پر واجب نہیں ہے اور نہ اُس غلام پر جو مالک کے قبضے میں ہے اور جو کوئی ان امور سے باز رہا ہے
اُس سے خدا بیزار ہوا ہے اور خدا بے نیاز و صاحب حمد و ثنا ہے اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہیں ہے جس سے تمکو
تقرب خدا حاصل ہو سوائے اُس امر کے جسکا میں تمکو حکم کرتا ہوں اور مجکو کوئی ایسا عمل معلوم نہیں ہے
جس سے تمکو قربت جہنم کی حاصل ہو سوائے ان کاموں کے جس سے میں تمکو منع کرتا ہوں اور امر واقعی یہ ہے کہ روح الامین جبرئیل نے
میرے دل میں القا کیا ہے یعنے مجھسے وحی کی ہے کہ کوئی جاندار اُسوقت تک ہرگز نہ مریگا کہ جبتک پورا اور تمام رزق اپنا پالیوے
اور اُس سے کم ہوگا اگرچہ اُسکی طلب حاصل کرنے میں سستی و تاخیر کرے پس خوف خدا رکھو اور طلب رزق میں
خوبی و شائستگی عمل میں لاؤ یعنے بوجہ حلال طلب کرو اور اُسکی دیریابی تمکو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ اُسکو خدا کی نافرمانی

اور گناہ مین طلب کر یعنے اسکو حرام سے طلب نہ کرو کیونکہ جو چیز خدا کے پاس ہی کوئی شخص اسپر معصیت کرکے قدرت
نہین پاسکتا اگر پاسکتا ہی تو خدا کی طاعت سے دبہ تحقیق کہ خدا نے تمھارے لیے حلال وحرام کو بیان واضح کردیا ہی
سواے اُن امور کے جو درمیان حلال وحرام کے مشتبہ الحکم ہین یعنے حکم اُسکی حلت وحرمت کا معلوم نہین کہ
وہ متشابہات مین سے ہین مگر مردمان کثیر اسکو نہین جان سکتے سواے بعض کے جو معصوم یعنے گناہ سے دور ہین
پس جو کوئی اُن مشتبہات کا ارتکاب نہ کریگا تو وہ محفوظ رکھیگا اپنی آبرو اور اپنے دین کو اور جو کوئی اُن مشتبہات
کے اندر پڑیگا تو وہ مثل اُس چرواہے کے ہی جو کنارے ایک حد یا حدیقہ کے ہو عنقریب ہی کہ اسمین در دائی
یعنے کیا عجب کہ اسکا گلہ غنم وغیرہ اوس حدیقہ مین گھس جاوین اور حال یہ ہی کہ ایسا کوئی بادشاہ نہین جسکا کوئی
حد محدودہ یا حدیقہ مخصوصہ نہو پس آگاہ ہو کہ حدود خداے عزوجل اور حدیقہ اسکا اسکے محارم ہین یعنے وہ
چیزین اور وہ باتین جنکو خدا نے حرام کیا پس اجتناب اُس سے موجب حفاظت دین ہی اور مومن مومنون مین جیسے
سر ہوتا ہی دھڑ پر جب درد سر ہوتا ہی تو تمام بدن اُسکی طرف متوجہ بصرف ہوجاتا ہی والسلام علیکم راوی
مصنف کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے مطلب بن عبداللہ سے اُنھون نے
کہا کہ مشرکین مین سے اول جس شخص نے بنا حرب کی ڈالی وہ ابو عامر تھا کہ اپنی قوم سے پچاس آدمی ہمراہ لیکر
میدان مین آیا اور اسکے ساتھ اکثر عبید یعنے غلامان قریش تھے اور ابو عامر خود بھی غلام عمرو کا تھا قبیلہ اوس مین
پس اُسنے ندادی اے قوم مین ابو عامر ہون مسلمین نے جواب دیا اے فاسق لامرحبا بک ولا اہلا یعنے تجکو فراخی دوست
نصیب نہو اور تیرا کوئی مونس نہو اُسنے کہا میری قوم کو میرے بعد مصیبت پہونچی (یعنے میری غیبت مین روز
بدر کہ وہ حاضر نہ تھا اور اسکے ساتھ اکثر غلامان اہل مکہ تھے پس وہ سب پتھر پھینکنے لگے اور مسلمین بھی اُنکو پتھر
مارنے لگے اور ایک ساعت تک پتھر چلے تا آنکہ ابو عامر اور اُسکے ساتھی بھاگے اور طلحہ لوگون کو پکارتا تھا کہ
میدان مین لڑنے کو آو اور لوگ کہتے تھے کہ عبیدہ یعنے غلامون نے کبھی قتال نہین کیا ہی اور نہین کرسکتے
اسلیے اُنکو حکم کیا کہ وے لوگ پاسبانی لشکر کی کیا کرین اور قبل اس سے کہ دونون لشکر باہم مقابلہ مین آوین نا
مشرکین سامنے صفوف مشرکین کے دُہل دوف ودائرہ بجاتی تھین تا آنکہ پھرتی ہوئین پیچھے صفون کے
ہوجاتی تھین اور مطلب بن عبداللہ نے کہا کہ جب صف مشرکین کی ہمارے قریب آجاتی تھی تو وہ عورتین اُن
صفون کے پیچھے ہو رہتی تھین اور صفون کے عقب کھڑی رہتی تھین جب کوئی شخص اُنمین سے پیچھے ہٹتا اور
منھ پھیرتا تھا تو وہ عورتین ابھارنا اور غیرت دلانا شروع کرتی تھین اور اُسکو مقتولان بدر کی یاد دلاتی تھین
اور ایسا ہوا کہ قزمان ایک شخص تھا منافقین مین سے کہ وہ سفر کہ احد سے پیچھے رہ گیا تھا جب لشکر اسلام
مدینے سے چلا گیا تو صبح کو زنان بنی ظفر غیرت دلانے لگین اور کہنے لگین اے قزمان مردون نے

ب آخر مسخ کیا اور تو باقی رہ گیا ای قزمان جو تو نے ایسا کیا ہے تو تجکو شرم نہیں آتی ہے تو مرد نہیں مگر
رن ہے تیرا قوم تو چلی گئی تو گھر میں بیٹھا رہ گیا بس وہ عورتیں اسکو یہ سب باتیں یاد دلاتی تھیں تا آنکہ قزمان
اپنے گھر کے اندر گھسکر کمان اور ترکش اور اپنی تلوار باہر لیکر نکلا اور وہ مشہور بشجاعت تھا پس
دوڑتا ہوا لشکر کو چلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کے پاس پہونچا اور اسوقت حضرت صلعم صفوف مسلمین کی درست کر رہے
تھے پس دو صفوں کے پیچھے سے آیا تا آنکہ صف اول تک جا پہونچا اور اسی صف میں شامل رہا پس مسلمین میں سے
پہلے پہلے جسنے تیر چلایا وہ وہی قزمان تھا پس اسنے تیر چلانا شروع کیا اور تیر اسکے گویا رماح جیسے پرچھے تھے
اور وہ عجب مین آکر مثل شتر کے بلبلاتا تھا بعد ازاں اسنے تلوار پکڑی پھر بڑے کام کیے مگر آخر کو اسنے
خودکشی کی کہ آپ اپنے تئیں قتل کیا اور حال یہ تھا کہ اسکے جین حیات جب ذکر اسکی شجاعت و قتال کا پیش
رسول خدا صلعم کے آتا تھا تو فرماتے تھے وہ اہل جہنم میں سے ہے اور ایسا ہوا کہ جب مسلمین اس معرکہ میں منتشر
ہونے لگے تھے تو قزمان نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور کہتا تھا کہ فرار سے موت بہتر ہے اے آل اوس
مقابلہ کرو اپنے حسب ونسب کی غیرت پر اور ایسا کرو جیسا میں کرتا ہوں مطلب بن عبداللہ راوی نے کہا کہ
قزمان تلوار پکڑ کر درمیان مشرکین کے گھس جاتا تھا یہاں تک کہ لوگ کہتے تھے کہ ضرور وہ مارا گیا اور پھر وہ
انہیں سے نکلا چلا آتا تھا اور کہتا تھا میں ظفری کا لڑکا ہوں یعنے قبیلہ ظفر سے ہوں غرض اسکے اس کلمہ سے
کمال یہ شجاعت ہی ظفر پر حاصل اسنے مشرکین میں سے سات آدمی قتل کیے اور آپ بھی زخمی ہو گیا اور زخم
کثرت سے لگے تھے کہ گر پڑا پس قتادہ بن النعمان اسکے پاس آئے اور اسکو آواز دی کہ ای ابوالغیداق تیرا کیا
حال ہے قزمان بولا بالتیاک یعنے کاش تو میری جگہ ہوتا تو حال تجکو معلوم ہوتا پس قتادہ نے کہا تجکو شہادت
مبارک ہو قزمان نے کہا ای ابو عمرو واللہ میں نے دین کے واسطے قتال نہیں کیا بلکہ اس خطرے مین نے
مقابلہ کیا کہ قریش مکہ اگر ہمارے یہاں آویگے تو ہمارے نخلستان وغیرہ کو برباد کر دالینگے یا آنکہ جب قریش
مسلمین پر چڑھکر مدینہ میں آویگے تو ہماری املاک کو خراب کرینگے اور جب کہ حال اسکے مجروح ہونیکا پیش رسول
خدا صلعم مذکور ہوا تو فرمایا وہ اہل جہنم میں سے ہے چنانچہ جب اسکے زخموں نے بہت شدت کی تو اسنے اپنے تئیں
آپ ہلاک کیا پس رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالے تائید دین کی کبھی مرد فاسق سے بھی کرا دیتا ہے اور بیان
کیا راوی نے کہ رسول خدا صلعم نے تیر اندازوں کو آگے مقدم کیا اور ان لوگوں سے فرمایا ہمارے
پیچھے والوں کی خبرداری کرو کیونکہ میں اندیشہ کرتا ہوں کہ دشمن ہمارے عقب سے نہ آئیں اور اسی جگہ کو پکڑے
رہو اس سے نہ ہٹو نہ تم اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم انکو بھگا کر انکے لشکر میں گھس گئے ہیں تب بھی تم اپنی اسی جگہ کو
چھوڑیو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوئے تب بھی تم ہماری کمک کو اور انکو ہٹانے دفع کرنے کو اپنے مقام سے

جدا نہو جیو پھر حضرت نے دعا کی اللّٰھم انی اشھدک علیھم یعنے اے خداوند مین تجکو اُنپر حاضر و ناظر کرتا ہون اور فرمایا کہ تم انکے گھوڑون کو جو پرے بھال کے تیرون سے مار یو کیونکہ گھوڑے تیرون کے مقابل رخ نہین کرتے ہین اور حال یہ ہی کہ مشرکین کے یہان دو غول سوارون کے تھے میمنہ والے رسالے پر تو خالد بن الولید افسر تھا اور میسرہ والے پر عکرمہ بن ابی جہل تھا اور راویون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلعم نے لشکر راست و چپ جسکو میمنہ میسرہ کہتے ہین مرتب کر چکے تو لواء الاکبر مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا اور لواء اوس اور سید بن حضیر کو عنایت ہوا اور لواء خزرج کو سعد یا حباب نے پایا اور گروہ تیر اندازان اپنے پیچھے والون کی حفاظت کرتے ہوے سوارون مشرکین پر تیر مارتے جاتے تھے پس بھگوڑے سامنے سے منہ پھیر کر بھاگے چنانچہ بعض تیر اندازون نے بیان کیا کہ ہم اپنے تیرون کو نگاہ کرتے تھے تو جو تیر ہم اُنکے خیل پر چلاتے تھے تو ہمنے کسی تیر کو نہین دیکھا کہ وہ زمین پر گرا ہو یعنے خالی گیا ہو بلکہ وہ گھوڑے پر پڑا یا سوار کو لگا اور راویون نے کہ وہ قوم باہمدیگر قریب ہوگئے اور اُنھون نے اپنے صاحب لوا یعنے نشان بردار طلحے کو آگے کیا اور صفون کو آراستہ کیا اور اپنی عورتون کو پس پشت مردون کے قریب اُنکے شانون کے کیا کہ ہند اور اُسکے ساتھ والیان طبل و دف بجا بجا کے اور گا گا کر لوگون کو جوش مین لاتی تھین اور اپنے مردون کو آمادہ جنگ کرتی تھین اور واقعات بدر کو یاد دلاتی تھین اور اشعار گاتی تھین جنکا مضمون یہ ہی کہ ہم لوگ دختران طارق ہین کہ فرشہاے نرم پر سوتے بیٹھتے تھے اگر تم لوگ اس جنگ مین آگے بڑھکر لڑوگے تو ہم تم باہم پھر ملین گے اور اگر منھ پھیروگے تو ہم تمسے مفارقت کرینگے اور ہمارے تمھارے درمیان مین ایسا فراق ہوگا کہ پھر ملاقات نہو گی تب اُدھر سے طلحہ بن طلحہ نشان بردار نے پکار کے کہا کہ کون شخص لڑنے کو نکلتا ہی پس علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ آیا تو لڑنے کو نکلیگا اُسنے کہا ہان مین نکلونگا تب وہ دونون اپنی اپنی طرف سے درمیان دونون صفون کے باہر نکلے اور رسول خدا صلعم دو ہری زرہ اور خود قبہ بالاے خود پہنے ہوے زیر علم بیٹھے تھے ناگاہ وہ دونون باہم ہوے پس علی نے جا بکدستی و چالاکی سے بڑھکر ایک ایسی ضربت اُسکے سر پر لگائی کہ تلوار اُسکے سر مین تیر گئی یہان تک کہ سر اُسکا اُسکے ریش و ذقن تک دو پارا ہوگیا پس طلحہ تو زمین پر گرا اور علی علیہ السلام اپنی صف مین پھر گئے لوگون نے علی سے کہا کہ آپ نے اُس بسمل کا سر کیون نہ کاٹ لیا اور اُسکو جان سے کیون مار نہ ڈالا اُنھون نے کہا اسواسطے کہ جب وہ گرا تو میرے سامنے اُسکی شرمگاہ کھل گئی تو مجکو اُسپر رحم و ترس آیا کہ مین اُسپر وار ڈالکر پھر آیا کہ وہ سردار لشکر ہی اور مجکو یقین ہوا کہ عنقریب خدا اُسکو قتل کریگا یعنے وہ ایسا زخمی ہی کہ خود مر جائیگا اور بعض روایت مین یون ہی کہ طلحہ نے علی پر حملہ کیا پس اُسکے وار کو علی نے سپر پر روکا پس اُسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا تو پھر علی نے اُسپر حملہ کیا اور اُسکے زرہ شمشیرہ یعنے ران تک اونچی تھی یا دامن گردانے ہوے پہنے تھا پس علی نے اُسکے دونون رانون کو تاک کے تلوار ماری کہ دونون پانون اُسکے کٹ کے جدا ہوگئے پھر جب

ارادہ کیا کہ اُسکو قتل کریں تو اُسنے کہا میں تمکو رحم و ترس کی قسم دیتا ہوں علی نے اُسکو چھوڑ دیا تا آنکہ کوئی مسلمین میں سے
اُسکے پاس گیا اور اُس نیم جان کا سر کاٹ لایا اور بعض روایت میں ہے کہ خود علی نے اُسکو قتل بھی کیا پس جسوقت
طلحہ قتل ہو گیا تو رسول خدا صلعم کو سرور ہوا اور اظہار تکبیر کا فرمایا پھر سارے مسلمین نے تکبیر کی و بعد ازاں اصحاب
نبی نے لشکر مشرکین پر سخت حملہ کیا اور اُنکو ایسا مارنا شروع کیا کہ صفیں انکی پراگندہ ہو گئیں اور اسوقت تک کہ
سوائے طلحہ کے کوئی قتل نہ ہوا تھا تو بعد طلحہ کے لواء مشرکین کو ابو شیبہ عثمان بن ابی طلحہ نے اٹھایا تھا اور وہ آگے
آگے عورتوں کے شعر رجز پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہے کہ اہل لواء پیش لشکر پر واجب حق ہے کہ نیزہ اسکا دیں
رنگیں ہو یا ٹوٹ جاوے آخرکار ابو شیبہ لشکر لیے ہوئے آگے بڑھا اور عورتیں دف بجا بجا کر گاتی تھیں کہ
لوگوں کو اُبھارتی اور جوش میں لاتی تھیں چنانچہ ابو شیبہ عثمان حامل لشکر پر حضرت حمزہ بن عبد المطلب
رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اُسکے دونوں شانوں کے درمیان میں ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ہاتھ و شانہ جدا ہو گیا
یہانتک کہ تلوار اُسکی کمر و ناف تک اُتر گئی کہ اسکا پھیپھڑا نکل گیا بعد ازاں حضرت حمزہ یہ کہتے ہوئے پھرے
کہ میں اُس شخص کا بیٹا ہوں جو حاجیوں کا پانی پلانے والا تھا اُسوقت اُس لشکر کو ابو سعید بن ابی طلحہ نے اٹھایا
تو سعد بن ابی وقاص نے اُسکو تیر مارا کہ اُسکے حلق میں جا لگا اور وہ زرہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود منڈھا تھا
اور اُسمیں دامن لٹکتا تھا جو شانہ پر لٹکتی ہے اسوجہ سے حلق اُسکا کھلا ہوا تھا کہ تیر سے چھد گیا پس زبان
اُسکی باہر نکل آئی جیسے کتے زبان نکالتے ہیں اور بعض روایت میں ہے کہ جب ابو سعید نے لشکر اٹھایا تھا
تو عورتیں اُسکے پیچھے کھڑی ہوئیں یہ شعر پڑھتی تھیں جسکا مضمون یہ ہے اے بنی عبد الدار تم اپنے دشمنوں کی
پشتوں پر ایسی تلواریں مارو جیسے اہل حمیت و حمایت تلوار مارتے ہیں چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب
میں اسکو یعنی ابو سعید بن طلحہ کو تلوار مارتا تھا اور اسکا دست راست قطع کرتا تھا تب اُسنے لشکر کو دست چپ
میں لیا تب میں نے اُسکے دست چپ پر حملہ کیا اور ایک ہاتھ میں اُس ہاتھ کو بھی جدا کیا تب اُسنے لشکر کو دونوں
بازو ملا کر تھام لیا اور اپنے سینہ سے لپٹا لیا کہ اُس سے پشت اُسکی خمیدہ ہو گئی یعنی جھک گیا سعد نے کہا تب
میں نے گوشہ کمان کا درمیان زرہ اور خود اُسکے ڈال کر کھینچا تو خود اُسکا اُتر آیا میں نے اُس خود کو اُسکی
پشت پر ایسا مارا پھر میں نے اُسکو تلوار ماری کہ وہ قتل ہو گیا بعد ازاں میں اُسکی زرہ اُتارنے لگا کہ دفعۃً سبیع بن
عبد مناف بن جید نسر ہمراہی میری طرف آیا اور اتارنے زرہ سے مجھے باز رکھا اور سبب زرہ حملہ مشرکین سے
اسباب زرہ وغیرہ ابی سعد مقتول کا بہت عمدہ تھا کہ زرہ اسکی بہت فراخ سیم کوفتہ تھی اور اسکا خود اور اسکی
تلوار بھی بہت خوب تھی ولیکن سبیع درمیان میرے اور مقتول کے آکر حائل ہو گیا راوی نے کہا دونوں قول میں
قول اصح روایت ہے (یعنی لشکر دو دفعہ کا یہ یا امانت نائل ہوئے شمع کے) اور اسیطرح اتفاق ہے اس بات پر

کہ سعد نے اُسکو قتل کیا تب سافع بن طلحہ ابن طلحہ نے وہ نشان اُٹھا لیا اُسوقت عاصم بن ثابت ابن ابی الافلح
نے سافع کو تیر مارا اور کہا کہ اُسکو لے یہ تیر کو مین ابن ابی الافلح ہون پھر اسکو قتل کیا پس جب کہ سافع زرکہ ابھی
اُسمین جان باقی تھی اُسکی مان سلافہ بنت سعد بن الشہید کے پاس اُٹھا لیگئے اور وہ اُسوقت سب عورتون کے
ساتھ تھی تو سلافہ نے کہا تجکو کسنے مارا وہ بولا مین نہین جانتا ہون مگر مین نے اسقدر کہنا اُسکا سنا کہ لے اُسکو یعنی تیر کو
کہ مین ابن ابی الافلح ہون سلافہ نے کہا واللہ وہ میرے ہی گروہ سے ہی اور بعض روایت مین یون ہی کہ سعد نے
کہا کہ اُس وار کو اور مین بعد ابن کسرہ ہون اور لوگ ایام جاہلیت مین بنی کسر الذہب کہتے تھے چنانچہ جب
سلافہ نے سافع اپنے پسر سے پوچھا کہ تجکو کسنے مارا اُسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے اُس سے اسیقدر
کہتے سنا کہ لے اسکو اور مین ابن کسرہ ہون سلافہ نے کہا احدی والہ کسرے یعنے وہ کسرا ایک شخص ہی ہم مین سے
پس اُسی روز سلافہ نے نذر کی اس بات کی کہ مین عاصم کے کاسہ سر مین قوم کو شراب پلاؤن گی اور پیون گی اور
جو کوئی اُسکا سر لاوے مین اُسکو سو شتر دونگی بعد ازان جب اُس نشان کو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اُٹھا لیا
تو اُسکو زبیر ابن العوام نے مار لیا تب نشان کو جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اُٹھا لیا تو اُسکو طلحہ بن عبید اللہ
نے قتل کیا بعد ازان ارطاۃ بن عبد شرحبیل نے وہ نشان اُٹھایا اُسکو علی علیہ السلام نے قتل کیا بعد
ازان شریح بن قارظہ حامل نشان ہوا راوی کہتا ہی ہم نہین جانتے اُسکو کسنے قتل کیا بعد ازان صواب غلام
بنی عبد الدار نے نشان اُٹھایا اُسکے قاتل مین اختلاف ہی بعضے قائل ہین کہ سعد بن ابی وقاص نے اُسکو قتل کیا
اور بعضے کہتے ہین علی نے قتل کیا اور بعض کا قول ہی کہ قزمان اسکا قاتل ہی راوی نے کہا ہمارے نزدیک
صحیح تر قزمان ہی کہ جب قزمان صواب کے نزدیک پہونچا تو اُسپر حملہ کیا اور اُسکا دست راست تن سے جدا کیا
تو اُسنے نشان کو دونون بازو سے جب وہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو اُسنے نشان کو دونون بازو سے آغوش مین
چمٹا لیا اور اُسپر جھک گیا پھر اُسنے صدا دی کہ ای بنی عبد الدار آیا میرا عذر پذیرا ہی تب قزمان نے اُسپر حملہ کیا
اور قتل کیا **راوی** یعنے صحابہ نبی کہتے ہین کہ حق تعالے نے اپنے نبی کو کسی جگہ کبھی ایسا فیروز مند نہین کیا جیسا
اُنکو اور اُنکے اصحاب کو روز احد ظفر یاب کیا مگر باوجود اس بات کے اصحاب نے نافرمانی رسول خدا صلعم کی کی
تھی اور حکم مین باخود ہا تنازع ڈالی تھی چنانچہ جب نشان برداران لشکر مشرکین قتل ہوے اور مشرکین
شکست پاکر بھاگ چلے اور رُخ نہ کرتے تھے اور اُنکی عورتین دہل دف بجا بجاکے اور کوس کوس کے اُنکو سجا
بلاتی تھین جہان ہم لوگ جمع تھے واللہ مین ہند کو اور اُسکے ساتھ والیون کو دیکھتا تھا کہ وہ سب بدحواس ہوا گی
جاتی تھین اور کوئی چیز اپنی خواہش اور حاجت کی اُٹھا نہ سکتی تھین اور جب خالد بائین طرف سے رسول خدا صلعم
آتا تھا تاکہ نکل جاوے اور بجانب سفح کے چلا جاوے اور سفح یعنے سر کوہ اور ایک موضع کا نام بھی ہی تو اُسپر تیر اندازون

کسی مملوک نے مقابلہ نکیا تھا اور ابو سفیان نے کہا تھا یعنے وقت معرکۂ جنگ کے کہ ای گروہ قریش اپنے اپنے غلامون
کو اپنی اپنی متاع پر چھوڑ چلو کہ یہ لوگ تمہارے اسباب اور جورجیون پر نگہبان رہین گے چنانچہ ہمنے اسباب متفرق
کو ایک جا جمع کر دیا اور راونٹون کو عقال کر دیا یعنے چھانڈ دیا اور قوم لڑنے کو میمنہ و میسرہ پڑ گئی تب ہمنے اسباب
پر پوشش ڈال دی اور جورجیون کو چھپا دیا اور اسوقت قوم مین سے ایک دوسرے کی مدد و کمک کو لڑنے جاتا تھا
اسی طرح تھوڑے عرصہ تک وہ لوگ قتال کرتے رہے ناگاہ ہمارے لوگ شکست پا کر بھاگے اور اصحاب محمد
ہمارے لشکرگاہ مین داخل ہوگئے اور ہم درمیان اسباب کے موجود تھے یعنے ہم بھاگے نہ تھے تب انھون نے
ہمین گھیر لیا اور جن غلامون کو انھون نے اسیر کر لیا انہین مین بھی تھا تھا پھر انھون نے لشکر کو خاطر خواہ لوٹا ایک شخص
نے مجھسے پوچھا کہ مال صفوان بن امیہ کا کہان ہی مین نے کہا وہ مال تو لا نہین لایا ہی مگر جو کچھ زاد لایا ہی وہ انھین
جورجیون مین ہی تب وہ نکلکر میرے تئین کھینچے لگا تا آنکہ جو کچھ مال تھا مین نے گٹھری سے نکال دیا اور وہ مال ہمارا
سو مثقال کے تھا اور بعض روایت مین ایک سو پچاس مثقال تھا و ہر گاہ ہمارے لوگ بھاگ گئے تھے اور ہم انسے
مایوس ہوگئے تھے اور عورتین بھاگ بھاگ گوشون مین چھپ رہی تھین اور جو لوگ مسلمین مین سے ان عورتون کا
ارادہ رکھتے تھے انسے محفوظ رہین اور مال قبضہ مین مسلمین کے تھا اور ہم اسی حالت اسیری مین تھے کہ ناگاہ
مین نے سوارون کو دیکھا کہ وہ چلے آتے ہین اور لشکر مین داخل ہوگئے اور مسلمین مین سے کوئی انکو رد
کرنے والا نتھا کیونکہ انھون نے اپنے مورچال جاے حرب کو جہان تیرانداز مامور ہوے تھے خالی دیے پر دہ چھوڑ کر لوٹنے
چلے آئے تھے اور لوٹ رہے تھے اور مین دیکھتا تھا کہ وہ اپنی کمانین اور ترکش بغلون مین ڈالے تھے اور انمین سے ہر ایک
نے جو کچھ پایا تھا اسکے ہاتھ یا اسکی گود مین تھا پس اسی حالت مین کہ یہ لوگ بے خوف و خطر غارت و تاراج مال مین مصروف
تھے سوار ہمارے آپہنچے اور تلوارین مارنے لگے تا آنکہ قدم بڑھا بڑھا کے اور چابکدستی سے بہتون کو قتل کیا کہ
مسلمین ہر طرف متفرق و پریشان ہوگئے اور جو کچھ مال لوٹا تھا سب چھوڑ بھاگے اور ہمارے لشکر سے نکل گئے پھر ہم
لوگ اپنی متاع کے پاس پھر آگئے اور ہمارا کچھ اسمین سے نہین گیا تھا اور جو ہم مین سے اسیر ہوے تھے وہ بھی چھوٹ
رہے اور وہ زرطلا ہمنے مقتل مین پایا (یعنے وہ یکصد و پنجاہ مثقال مال صفوان) اور مسلمین مین سے ایک شخص
کو مین نے دیکھا کہ وہ صفوان بن امیہ کو لپٹ گیا اور دبا بیٹھا مجکو یقین ہوا کہ وہ مرا چاہتا ہی تا آنکہ مین جا پہونچا
تو اسمین کچھ جان باقی تھی اسوقت میرے پاس خنجر تھا مین نے اسپر جبینہ چلائی کہ وہ گر پڑا اور مین نے کہا یہ کون
شخص ہی کسی نے کہا یہ شخص بنی ساعدہ مین سے ہی بعد ازان حق تعالے نے مجکو ہدایت کی کہ مین نے قبول اسلام کیا اور
واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ سے انھون نے عمر بن الحکم سے انھون
نے کہا کہ اسباب بنی جو غارت و تاراج مین پڑ گئے تھے اور قسم ذہب وغیرہ سے جو کچھ انکے ہاتھ لگا تھا پس جسوقت مشرکین

اسیر آئے اور تکبیر کہا اور حماد و قتلا ہوگئے تو ہم نے دیکھا کہ ان اصحاب میں سے کسی کے پاس اس
مال غنیمت سے کچھ باقی رہ گیا ہو کہ وہ لے بھرا ہو سوائے دو شخص کے ایک عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کہ انکے پاس
ایک طشتہ کر سدھو لشکر میں پایا تھا لے آئے تھے انہیں پاس دینار تھے کہ انہوں نے زیر جامہ اپنے اسکو ازار بند کی
گرہ میں باندھ رکھا تھا اور عبد بن سنان بن بشر کو کہ وہ ایک تھیلی لائے تھے اسمیں تیرہ مثقال زر طلا تھا اسکو اپنی
قمیص کی آستین میں ڈال لیا تھا اور ان اسیر ایک ایک قمیص اور اسکے اوپر ایک زرد دیئے تھے اور اسکو درمیان
میں کر کے کمربند سے مضبوط کر لیا تھا پس یہ دونوں شخص اس مال کو بحسبہ مثل رسول خدا صلعم لائے بن حاضر لائے
حضرت نے اسکا خمس لیا یہ ان دونوں کے مال یا انمیں سے کم کر دیا اپنے کسی اور کو اسمیں سے نہیں دلایا
اور تفصیل احوال آیندہ بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے **واقدی** نے کہا مجھسے بیان کیا رافع بن خدیج نے کہ جس گروہ
تیرانداز اس مقام سے جہاں مامور تھے چلے گئے اور راہ بند ہوگیا تو خالد بن الولید نے نظر کی کہ سب جبل خالی ہے
اور لوگ وہاں قلیل ہیں تو سواروں کو ہمراہ لیکر دوڑ ماری اور عکرمہ بھی سواروں میں اسکے ساتھ ہولیا تب
یہ دونوں مع سواران ہمراہی اس مقام میں ہوئے جہاں تیرانداز تھے اور چلے آئے تھے اور کچھ باقی رہ گئے تھے
پس ان لوگوں نے اپر حملہ کیا اور بقیہ تیراندازوں نے بھی اس قوم کو تیر مارے تا آنکہ اسیر غالب رہے اور عبداللہ
بن جبیر جو تیرانداز تھے جب انکا ترکش تیروں سے خالی ہوگیا تو انہوں نے نیزہ مارنا شروع کیا تا آنکہ نیزہ
ٹوٹ گیا تو انھوں نے اپنی تلوار کا میان توڑ پھینکا اور ان سے مقابلہ کرنے لگے یہاں تک کہ قتل ہوگئے سب حال
ان سراقہ والو بردہ بن نیار کے تھے اور یہ دونوں وقت قتل عبداللہ بن جبیر حاضر تھے اور جو لوگ اس
سب جبل سے چلے آئے تھے یہ دونوں انھیں میں سے تھے مگر یہ کہ بعد ان کے اخیر میں چلے آئے تھے اور قوم
میں مل گئے اور اسوقت جبل لشکر کفار کی استواری کے ساتھ تھا پھر جب ہماری صفیں ٹوٹ گئیں اسوقت
ابلیس صورت جعال بن سراقہ میں پکارنے لگا کہ تحقیق محمد قتل کیا گیا اسیطرح تین بار چیخ ماری پس اس روز
جعال بن سراقہ علیہم میں مبتلا ہوگئے اسلیے کہ ابلیس انھیں کی صورت میں پکارا تھا جعال آنکہ وہ ہمراہ
مسلمین کے قتال میں مقابلہ مانند کفار کر رہے تھے بلکہ وہ پہلو میں ابی بردہ بن نیار و خوات بن جبیر کے
موجود تھے راوی رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ ہمنے ایسی بربری جلد ترپلٹتے ہوئے نہیں دیکھی جیسی بربری بکریاں
کہ جلدی سے پھیر پھیری جاتی ہیں گرد مسلمین ساتھ جعال بن سراقہ کے یون پیش آئے کہ ارادہ اسکے قتل کا کیا اور
کہنے لگے یہ وہی ہے جو پکارتا تھا کہ محمد قتل ہوئے تھے تب خوات بن جبیر اور ابو بردہ نے اسکے لیے گواہی دی
کہ جب پکارنے والا پکارتا تھا تو جعال ہم دونوں کے پہلو میں موجود تھا وہ پکارنے والا کوئی اور تھا اور رافع نے
کہا کہ بعد اسکے ہم نے بھی اسکی گواہی دی بعد ازاں رافع بن خدیج نے کہا کہ ہر گاہ ہم بخواہش نفسی و معصیت اپنے

بن کے اپنے ہمنسان کے آگے چلے آتے تھے اور سلمین ساتھ مشرکین کے مختلط ہوگئے تو باہم مشتبہ ہو گیا مقاتلہ
کرنے لگے اور باخود با ایک دوسرے کو مارتے تھے مگر عجلت مین اور حالت اضطراب مین جسکو مارتے تھے اسکو پہچانتے
تھے کہ وہ کون ہو چنانچہ اسی روز اسید بن حضیر کو دو زخم لگے ایک زخم تو ابو بردہ کی ضرب سے لگا مگر وہ
نہین جانتا تھا جب یہ کہکر اسنے ضرب لگائی کہ لے اس ضرب کو مین پسر انصاری ہون یعنے دستور
حرب عرب یہ تھا کہ جب وہ ضرب لگاتے تھے تو کہتے تھے کہ خذ ہا انا فلان بن فلان اس ضرب کو لے کہ مین فلان
بن فلان ہون اسوقت ابو زعنہ اس معرکہ عظیم مین آگے بڑھے اور ابو بردہ کو دشمن سمجھکر انکو دو ضربتین مارین اور
بولے لے اس ضرب کو مین ابو زعنہ ہون مگر ابو بردہ نے اسوقت یہ نجانا تھا کہ کسنے مارا جب یہ آواز سنی
کہ مین ابو زعنہ ہون تو پہچانا اور جب ملاقات کی تو شکایت کی کہ دیکھ تونے میرے ساتھ کیا کیا تب ابو زعنہ نے
کہا کہ تو نے بھی الاعلمی مین اسید بن حضیر کو ضرب لگائی تھی ولیکن مضائقہ نہین کہ یہ جراحت فی سبیل اللہ ہو
پس اس بات کا ذکر پیش رسول خدا صلعم کے ہوا فرمایا یہ فی سبیل اللہ ہو اے ابو بردہ اس جراحت کا تیرے
لیے اجر ہو گویا تجھے کوئی مشرکین مین سے مارتا اور فرمایا جو کوئی قتل ہوگا وہ شہید ہو اور ایسا ہوا تھا کہ
یمان جنکو حسیل بن جابر کہتے ہین اور رفاعہ بن وقس یہ دونون بزرگ جو کبیر السن تھے مدینے کے ٹیلون
اور کوٹھون پر عورتون کے ساتھ چڑھا دیے گئے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا لا ابا لک یہ کلمہ
بددعا ہو یعنے تیرا باپ مرے یا کلمہ غیرت ہو کہ تیرے لیے باپ نہین ہو کیا وجہ ہو کہ ہم اپنے ہمنفسون سے
چھوٹ رہین ہمکو شرم ہو جو ہمنے انکو چھوڑ دیا اللہ سوائے اسکے کیا ہو کہ ہم آج یا کل کے مہمان ہین اور ہماری
عمر مین کوئی دم بقدر ظمی واہ باقی ہو یعنے اسقدر کہ جانور پیاسا در میان دو پانی پینے کے سانس لیتا ہو
کاش ہم اپنی تلوارین پکڑکر رسول خدا صلعم کے ساتھ چلکر احد مین کچھ دن رہے تک بھی ملجاوین (راوی
نے کہا چنانچہ ایسا ہی ہوا) کہ جب وہ دونون بزرگ آنکر لاحق ہوے تو رفاعہ کو مشرکین نے قتل کیا وامّا حسیل
ابن جابر جب مسلمین و مشرکین باہم مختلط ہوگئے تھے اور تلوار چل رہی تھی تو اسوقت آپپر تلوار مسلمین کی نادانستہ
پڑگئی اور حذیفہ شور کرتے ہی رہے کہ میرا باپ ہو میرا باپ ہو تا آنکہ حسیل قتل ہوگئے تب حذیفہ نے کہا اے
مسلمانون خدا تمکو بخشے کہ وہ ارحم الراحمین جو کچھ تمنے کیا اسنے میرے باپ کے درجات وخیر کو پیش رسول خدا
صلعم زیادہ کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ حذیفہ کو خون بہا دیا جاوے اور بعض روایت مین ہو کہ
یمان کو زخم عتبہ بن مسعود کے ہاتھ سے لگا وبہرکیف حذیفہ بن یمان نے خون یمان کا سارے مسلمین پر بحل کیا
اور اسی روز حباب بن المنذر بن الجموح نے صیحہ کیا کہ اے آل سلمہ لبیک اجل کہتے ہوے یکبارگی اپنی
گردنون کو پیش کردیے یعنے آگے بڑھو اور اسی روز جبار بن صخر نے ضربت سخت نادانستہ سر پر حباب بن المنذر کے

لگائی تھی تا آنکہ مسلمین نے باخود یا یہ لتیانی قرار دی کہ امت امت کمکر تیغ کرنا شروع کیا (یعنی تا لوگ ایسے لوگوں کو پہچانیں) تا آنکہ لوگوں نے ہاتھ اپنے روک لیے اور آپس میں ایک دوسرے کے قتل و مرمت سے باز رہا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ربیر بن سعد نے عبد اللہ بن الفضل سے انھوں نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے مصعب بن عمیر کو علم لشکر عطا کیا اور مصعب شہید ہوئے اسوقت ایک فرشتے نے بصورت مصعب شکل ہو کر علم کو اٹھا لیا تو آخر روز رسول خدا صلعم نے فرمایا اے مصعب آگے بڑھ اسوقت وہ فرشتہ حضرت کی طرف متوجہ ہو کر بولا کہ میں مصعب نہیں ہوں تب حضرت نے پہچانا کہ یہ فرشتہ ہے تایید کو آیا ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبید ہ بنت نائل نے عائشہ بنت سعد سے انھوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے انھوں نے کہا اُس روز میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں کہ تیر چلاتا ہوں اور ایک شخص سپید رنگ یعنی گورا رنگ جو بصورت میرے تیر کو میری طرف پھیر دیتا ہے (یعنی اسوقت جب مسلمین پستر کیں مختلط ہو گئے تھے کہ اس تہلکہ میں اکثر مسلین مسلمین کے ہاتھ سے دھوکے میں مقتول و مار الا شل ہوتے تھے) اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے انھوں نے کہا میں نے دو شخص کو سپید کپڑے پہنے ہوئے دیکھا کہ انمیں سے ایک واہنے رسول خدا صلعم کے اور دوسرا بائیں سے یہ دونوں قتال شدید کر رہے تھے اور ان دونوں کو میں نے کبھی پہلے نہ دیکھا تھا نہ بعد اُسکے دیکھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الملک بن سلیم نے قطن بن وہب سے انھوں نے سعید بن عمیر سے انھوں نے کہا جب قریش (احد سے پھرے ہیں تو اپنی مجلسوں میں اپنی ظفر یابی کی باتیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ابلق گھوڑوں کو اور وہ مردم گورے رنگ سپید پوشوں کو جو معرکہ بدر میں دکھائی دیتے تھے اس معرکہ میں ہمنے انکو نہیں دیکھا سعید بن عمیر نے کہا کہ یوم اُحد ملائکہ نے قتال نہیں کیا اور دوسری روایت میں عمیر بن الحکم سے منقول ہے کہ معرکہ اُحد میں ایک ملک سے بھی تائید رسول خدا کی نہیں کی بلکہ خود ملک روز بدر ہوئے تھے اور دوسری روایت میں مجاہد سے منقول ہے کہ روز احد ملائکہ حاضر ہوئے مگر قتال نہیں کیا لیکن لشکر مسلمین کا ان تھا احتیاج تائید ملائکہ تھی اور دوسری روایت میں مجاہد سے ہے کہ سوائے بدر کے کسی غزوہ میں ملائکہ نے قتال نہیں کی اور ایک روایت میں ابی ہریرہ سے مروی ہے انھوں نے کہا حق تعالے نے مسلمین سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ جنگ میں صبر و استقامت رکھیگے تو ہم ملائکہ سے تمھاری امداد کرینگے اور جب کہ وہ معارف سے ہٹ گئے تو پھر ملائکہ نے معاملہ نہیں کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ نے موسی بن عمرو بن سعید سے انھوں نے

اپنے باپ سے انھون نے ابی البشیر المازنی سے انھون نے بیان کیا کہ جسوقت سیان عقبہ سے شیطان نے پکارا
کہ محمد قتل ہوے اس بات سے ارادہ عزوجل مین یون تھا تا مسلمین اپنی نافرمانی پر پشیمان نادم ہون اور ہر طرف
متفرق ہو کر جبل پر جاوین تو پہلے جسنے انکو سلامتی رسول خدا صلعم کی خوشخبری دی وہ کعب بن مالک تھے کسنے
کہا مین نے شور کرنا شروع کیا کہ رسول خدا صلعم سلامت ہین اسوقت حضرت صلعم اپنا ہاتھ منھ پر رکھکر میری طرف
اشارہ کرتے تھے کہ چپ رہو اور دوسری روایت مین عبید اللہ بن کعب بن مالک سے منقول ہی کہ کعب نے کہا جب
مسلمین نے روگردانی کی تھی تو پہلے مین نے ہی رسول خدا صلعم کو پہچانکر مومنین کو خوشخبری دی کہ آنحضرت صلعم زندہ
و سالم ہین اور کعب نے کہا اسوقت مین ایک گھاٹی مین تھا اور راوی حدیث نے کہا کہ اسوقت رسول خدا صلعم نے
کعب کو اپنے پاس بلایا اور انکی زرہ لیکر آپ پہن لی اور وہ زرہ زرد رنگینہ تھی یا کچھ رنگینہ تھی اور غیر رنگینہ اور حضرت
نے اپنی زرہ اتار دی اسکو کعب نے پہن لیا پس اس روز کعب نے قتال شدید کی تا آنکہ وہ مجروح ہوے کعب کے سترہ
زخم لگے تھے اور ایک روایت مین یون ہی کہ کعب نے کہا مین نے اس روز حضرت کی آنکھون کو نیچے خود جبلم کے
دیکھکر پہچانا اور پکارا کہ ای گروہ انصار باہم خوشی کرو یہ رسول خدا صلعم موجود ہین تب حضرت نے میری طرف
اشارہ کیا کہ چپ رہ اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے
انھون نے اعرج سے انھون نے کہا جب شیطان نے صیحہ کیا کہ ہر آئنہ محمد قتل کیا گیا تو ابو سفیان بن حرب نے
کہا ای گروہ قریش تم مین سے کسنے قتل کیا محمد کو ابن قمیہ نے کہا اسکو مین نے قتل کیا ابو سفیان نے کہا
مین تیرے ہاتھ مین کڑے ڈلوا دونگا جیسا کہ صنادید عجم دلاورون اور بہادرون کے ساتھ یہ معاملہ کیا کرتے
ہین چنانچہ ابو سفیان ابو عامر فاسق کو اپنے ہمراہ لیکر مقتل مین پھرنے لگا تا کہ رسول خدا صلعم کو تلاش کرے
اس حال مین گذر اسکا نعش پر خارجہ بن ابی زہیر کے ہوا ابو عامر نے کہا ای ابو سفیان تو جانتا ہی یہ قتیل کون ہی
اسنے کہا مجھکو معلوم نہین اسنے بتایا یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہی اور یہ سردار بلحرث بن الخزرج کا ہی
بعد ازان گذر اسکا اوپر نعش عباس بن عبادہ بن نضلہ کے ہوا جو برابر نعش خارجہ کے تھی ابو عامر نے کہا
یہ ابن قوقل ہی جو بیت الشرف یعنے کعبہ کا شریف تھا بعد ازان گذر اسکا ذکوان بن عبد قیس کی نعش پر ہوا
ابو عامر نے کہا یہ شخص اس قوم کے سادات سرداران مین ہی بعد ازان گذر اسکا نعش پر حنظلہ پسر ذکوان کے ہوا
ابو سفیان نے کہا ای ابو عامر یہ کون ہی اسنے کہا یہان جتنے ہین یہ سب سے زیادہ مجھپر عزیز ہی یہ حنظلہ بن ابی عامر
ہی یعنے ابو عامر کی پشت ذکوان کی بیٹی تھی پھر ابو سفیان نے کہا مین مقتل محمد نہین دیکھتا ہون یعنے انکی نعش کہین
نظر نہین آتی ہی اگر انکو قتل کیا ہوتا تو ضرور ہم انکو دیکھتے ابن قمیہ جھوٹھ کہتا ہی بعد ازان خالد بن الولید سے
ملاقات ہوئی تو اسنے اس سے پوچھا کہ حال قتل محمد تجھکو کچھ معلوم ہی اسنے کہا کہ قبل ازین مین نے انکو دیکھا آپ

کہ دو ایسے چند نفر اصحاب کے ہمراہ جبل پر چڑھے جاتے تھے ابو سفیان نے کہا یہ بات الفتح میں ہوا اور اس
میں جھوٹا کہتا ہوں کہ انکو قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد
بن ریاح سے انہوں نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے انہوں نے کہا میں نے سنا محمد بن مسلمہ سے وہ کہتے تھے کہ
میں نے اپنے کانوں سے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا کہ جب مسلمین طرف جبل کے گریزاں ہوئے اور رسول خدا
صلعم کی طرف مڑ کر نہیں دیکھتے تھے تو اس روز حضرت فرماتے تھے کہ اے فلاں میرے پاس آ اے فلاں میری
طرف آ میں رسول خدا ہوں مگر ان دونوں میں سے ایک بھی حضرت کی طرف نہ مڑا اور وہ دونوں ایسے جسکو
ملاتے تھے چلے ہی گئے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے ابو بکر بن عبداللہ
بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبید تھا انہوں نے کہا کہ خالد بن الولید شام میں حدیث بیان کرتا تھا
کہتا تھا حمد ہو اس خدا کا جسنے مجھے اسلام کی ہدایت کی کہ روز احد جس وقت مسلمین روگرداں ہوکر پریشان ہوئے
تھے تو میں نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے اور انکے ساتھ کوئی نہ تھا اور میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ
میں ایک جماعت مسلح کے ہمراہ ہوں مگر ایسی سے کسی نے میرے سوائے انکو نہیں پہچانا تو میں نے دیدہ دانستہ
انکو طرح دی اور میں نے کنارہ کیا کسیکو نہ بتایا اس خوف سے کہ گویا میں انکو اغوا اغرا کرونگا
اس بات میں کہ لوگ انکو سردار سمجھکر انکے ہمراہ چلے جانیکا قصد کرینگے آخر میں نے عمر کو دیکھا کہ وہ جبل
کی جانب متوجہ تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ
بن ابی فروہ سے انہوں نے ابی الحویرث سے انہوں نے نافع بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے مہاجرین میں
سے ایک شخص سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ جس میں حاضر احد تھا تو میں نے دیکھا کہ ہر طرف سے تیر چل رہے ہیں
اور رسول خدا صلعم بیچ میں کھڑے ہیں مگر جو تیر آتا ہے وہ حضرت سے کترا کر نکل جاتا ہے اور میں نے عبداللہ
بن شہاب کو دیکھا کہ اس روز کہہ رہا تھا یارو مجھے بتادو محمد کدھر ہیں اگر وہ بچ رہے تو ہم لوگ نہ بچیں گے
حالانکہ رسول خدا اسکے برابر پہلو میں تھے اور حضرت کے ساتھ کوئی نہ تھا تا آنکہ وہ اس جگہ سے چلا گیا
اور اس سے صفوان بن ابی امیہ نے ملاقات کرکے کہا اتو تو محمد سے فاصلہ چلا آیا کیا تیرے امکان میں تھا
کہ تو انکو قتل کرتا اور اس جسم تاقہ کو قطع کردیا ہوتا درحالانکہ خدا نے اسکو تیرے قابو میں کردیا تھا اسنے کہا
کیا تو نے انکو نہیں دیکھا تھا اسنے کہا ہاں تو انہیں کے پہلو میں تو تھا اسنے کہا بخدا میں نے انکو نہیں دیکھا
اب میں بخدا حلف کرتا ہوں کہ وہ ہم سے ہم لوگوں سے محفوظ و مستور رہیگا کیونکہ ہم چار آدمی انکے قتل پر
قول و قسم کرکے تلاش کرنے نکلے تھے پر وہ کسیکو نہ ملا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن
ابی سبرہ نے خالد بن ریاح سے انہوں نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے انہوں علا سے یعنی علا بن ابی علاء

اور نام ابی نملہ کا عبد اللہ بن معاذ تھا یعنے معاذ باپ تھے ابی نملہ عبد اللہ کے اور معاذ برادر مادری براء بن معرور
کے تھے چنانچہ ابو نملہ بیان کرتے تھے کہ جب اُس روز مسلمین نے گریز کیا اور حضرت صلعم تنہا رہ گئے اوسوقت
مہاجرین و انصار مین سے چند اشخاص نے جو حضرت کو تنہا دیکھا تو ہر طرف سے حلقہ باندھکر شعب جبل کی طرف
چلے اور اُس روز مسلمین کا نہ علم قائم تھا نہ انکی جمعیت و جماعت تھی اور لشکر مشرکین سے تمن تمن واسطے گھیرنے
مسلمین کے یا واسطے دور بھگانے انکے آگے پیچھے اُس وادی مین پھرتے تھے کبھی وہ غول غول باہم یکجا ہوتے
تھے کبھی پھر جدا ہو جاتے تھے مگر مسلمین سے کسی کو نہ دیکھتے تھے کہ جو انکا مانع و دافع ہو اور اُسوقت مین بھی
رسول خدا صلعم کے پیچھے تھا اور دیکھا جاتا تھا کہ حضرت آن چند اصحاب ہمراہیون کے آگے ہین بعد ازان مشرکین
اپنے لشکر اور لشکرگاہ کی طرف پھر آئے اور باخود باہم مشورہ کرنے لگے کہ مدینہ پر چلین یا کہ تلاش و طلب مسلمین مین
نکلین پس اس باب مین درمیان قوم کے اختلاف پڑا اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم ایک جماعت اصحاب کو
نظر آئے تو جسوقت اُنھون نے حضرت کو صحیح و سالم پایا ایسا خوش ہوئے گویا انکو کچھ بھی صدمہ نہ پہونچا تھا اور
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن محمد بن شرحبیل العبدری نے اپنے باپ سے انھون نے بیان کیا
کہ ہر گاہ لشکر اسلام مین حامل لواء مصعب تھے پس جب مسلمین نے روگردانی کی تو مصعب اُس علم کو لیے ہوئے
ثابت قدم رہے اوسوقت ابن قمیہ اسپ سوار آگے بڑھا اور اُنکے دست راست پر تلوار ماری کہ ہاتھ جدا ہو گیا
اُسوقت مصعب یہ آیہ پڑھنے لگے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے فرمایا حق سبحانہ تعالےٰ
نے کہ نہین ہیست محمد رسول ہے اسکے پیشتر بھی اکثر رسول آئے ہین اور آخر آیۃ تک یہ مضمون ہے
کہ اگر وہ محمد مر جاوے یا قتل کیا جاوے تو تم اے کافہ مومنین کیا دین سے پھر جاؤگے غرض کہ مصعب نے
علم کو دست چپ مین لیا اور اُسپر جھک گئے تب اُسنے اُنکا دست چپ بھی قطع کیا تو پھر اُس علم پر جھکے اور
اُس کو اپنے دونون بازو سے سینے مین لپٹا لیا اور وہی آیت تلاوت کرنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
قد خلت من قبلہ الرسل الآیہ بعد ازان ابن قمیہ نے تیسری مرتبہ اُنپر تیزی سے حملہ کیا اور خوب زور سے
نیزہ مارا کہ وہ کاری لگا اور مصعب زمین پر گر پڑے اور علم بھی گر پڑا تب بنی عبد الدار مین سے دو آدمی نے
شتابی و چالاکی سے اس علم کو اُٹھا لیا ایک سویبط بن حملہ اور دوسرے ابو الروم پس ابو الروم نے اُس علم کو
لے لیا اور بدستور ہمیشہ اُسیکے پاس وہ علم رہا یہان تک کہ جب مسلمین مدینہ کو لوٹ آئے ہین تو ابو الروم ہمراہ آنحضرت
مع علم داخل مدینہ ہوئے اور واقدی نے کہا مجھسے خبر دی موسی بن یعقوب نے اپنی عمہ خواہر پدر سے
ان بی بی نے اپنی مادر سے اُس بی بی نے مقداد سے اُنھون نے بیان کیا کہ جب ہم لوگون نے اپنی صفون کو
واسطے قتال کے آراستہ کیا اُسوقت رسول خدا صلعم زیر علم مصعب بن عمیر تشریف رکھتے تھے پھر جب نشان برداران

لشکر اسلام داخل ہو گئے تو مشرکین پہلی مرتبہ شکست پا کر بھاگ گئے اور مسلمین بطریق عادت اموال اُن کے لشکرگاہ میں آ پڑے اور لوٹنے لگے بعد ازاں مشرکین ناگاہ مسلمین پر عقب سے دوڑ پڑے اور لوگ بھاگنے لگے اُسوقت رسول خدا صلعم نے اپنے یہاں کے علمداروں کو ندا دی تو مصعب بن عمیر نے علم اُٹھایا کہ بعد اُن کے وہ شہید ہوئے اور علم کتیبہ ہی الخزرج کا سعد بن عبادہ نے اُٹھایا اُسوقت رسول خدا صلعم زیر اُس علم کے تشریف فرما تھے اور سب اصحاب حضرت کے گرد تھے اور علم مہاجرین کا آخر روز ابی الروم العبدری کو ملا یعنی بعد شہادت مصعب بن عمیر کے اور علم قبیلہ بنی اوس کا بنی نے اسید بن حضیر کے ہاتھ میں دیکھا اُسوقت پہلے تو ایک ساعت مسلمین نے مشرکین پر جوش یورش کی بعد حب صفوف طرفین مختلط ہو گئیں تو آپس ہی میں مقاتلہ ہونے لگا کہ اُس روز دوست اور دشمن میں امتیاز نہ رہا یگانہ و بیگانہ ایک تھا اُسوقت مشرکوں نے ان کے شعار اپنے نام ہو سکے ندا دی کہ اے آل ہبل پھر آؤ کہ یہ قتال عظیم ہو راوی نے کہا مشرکین نے رسول خدا صلعم سے پایا جو کچھ پایا یعنی آں حضرت صلعم صحت سالم ہوئے پر اُن کے ہاتھ نہ آئے وحال آنکہ قسم اُس خدا کی جسنے اُنکو حق مبعوث کیا کہ میں نے حضرت کو ایک بالشت جگہ سے ہٹتے یا بھٹے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ اُسیطرح روبرو دشمنے اعدا قائم رہے اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ کبھی تو کوئی جماعت اصحاب کی حضرت کے پاس جمع ہو جاتی تھی اور کبھی پھر متفرق ہو جاتی تھی اور جب میں حضرت کو قائم دیکھتا تھا تو کبھی اپنی کمان سے تیر چلاتے تھے اور کبھی پتھر مارتے تھے یہاں تک کہ مشرکین ٹھہر گئے اور مارے اور رسول خدا صلعم اپنی اسی جماعت قلیل میں بدستور ثابت و قائم رہے اور وہ جماعت جو حضرت کے ساتھ بصیرت ثابت قدم رہے وہ چودہ مرد تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین میں سے ابوبکر و عبد الرحمان بن عوف و علی بن ابی طالب و سعد بن ابی وقاص و طلحہ بن عبید اللہ و ابو عبیدہ بن الجراح و زبیر بن العوام اور انصار میں سے حباب بن المنذر و ابو دجانہ و عاصم بن ثابت و حارث بن الصمہ و سہل بن حنیف و اسید بن حضیر و سعد بن معاذ اور بعض روایت میں بجائے اسید بن حضیر و سعد بن معاذ کے سعد بن عبادہ و محمد بن مسلمہ ثابت و قائم رہے تھے اور اُس روز آٹھ آدمیوں نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت مرگ کی تھی تین مہاجرین میں سے علی و زبیر و طلحہ اور پانچ نے انصار میں سے ابو دجانہ و حارث بن الصمہ و حباب ابن المنذر و عاصم بن ثابت و سہل بن حنیف مگر ان آٹھوں میں سے ایک بھی قتل ہوا یعنی سب قتل سے محفوظ رہے اور رسول خدا صلعم عقب میں مسلمین بھرمیں کے پکارتے تھے تا آنکہ انہیں سے بعض اشخاص قریب تیس کے حضرت کے پاس لوٹ آئے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عتبہ بن جبیرہ یعقوب بن عمر بن قتادہ سے انھوں نے بیان کیا کہ اُس روز رسول خدا صلعم کے حضور میں تیس آدمی ثابت قدم رہے اور وہ سب یہی کہتے تھے کہ سر ہمارا آپ کے سر پر فدا اور جان ہماری آپ کی جان پر

تھا اور آپ پر ہمارا اسلام غیر مودع یعنے خدانخواستہ یہ سلام وداعی ورخصتی نہین ہی اور جب رسول خدا صلعم کو قتال
شدید پیش آئے اور حضرت پر مشرکین ٹوٹ پڑے تو مصعب بن عمیر اور ابو دجانہ حضرت کی مدد کو حاضر ہوے
اور اعدا کو قریب سے دور کیا یہان تک کہ وہ بہت زخمی ہوے اسوقت حضرت نے فرمایا کون شخص اپنی جان
بیچتا ہی یعنے جان فروشون وجانبازون مین کون حاضر ہی تب ایک جماعت انصار مین سے یہ سنکر اچھل پڑی اور
سامنے آئی وہ پانچ مرد تھے کہ ایک انمین عمارہ بن زیاد بن السکن تھے پھر ان سب نے قتال کیا یہانتک کہ ثابت
قدم رہے اور پھر ایک جماعت مسلمین مین سے پلٹکر آمادہ ہو گئی اور قتال کرنے لگی تا آنکہ اعدا کو دفع کیا اور
حضرت نے عمارہ بن زیاد سے فرمایا میرے قریب آ جب وہ نزدیک آئے تو انکو اپنے قدم مبارک کا تکیہ لگا دیا کہ انکے
چودہ زخم لگے تھے یہان تک کہ وہ مر گئے اور اس روز رسول خدا صلعم لوگون کو آمادہ حرب اور انکو قتال پر برانگیختہ
کرتے تھے اور مشرکین مین سے کچھ لوگ تھے کہ تیر مار مار کر مسلمین کو پریشان وازجارفتہ کرتے تھے ان لوگون مین یہ دو
آدمی تھے ایک حبان بن العرقہ اور ابو اسامۃ الجشمی پس رسول خدا صلعم سعد بن ابی وقاص سے فرمانے لگے میرے باپ
مان تیرے فدا ہون مار تیر اور اسی عرصہ مین حبان بن العرقہ نے ایک تیر مارا کہ وہ ام ایمن کے دامن مین لگا اسکے
دامن کو لے اڑا یعنے دامن الٹ گیا اسکو برہنہ کر دیا اس بات سے حبان کو ضحک واستہزا نے لیا رسول خدا صلعم کو
یہ امر بہت شاق گذرا پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہ ہی تیر یا دوسرا ایک جسمین پیکان نہ تھا حوالہ کیا
اور فرمایا مار اس تیر کو چنانچہ وہ تیر حبان کے حلقہ ہنسلی مین جا لگا کہ وہ چت گرا کہ اسکا عضو پوشیدہ کھل گیا سعد نے
کہا مین نے رسول خدا صلعم کو اس روز ایسا ہنستے ہوے دیکھا کہ دندان پیشین نظر آئے اور فرمایا کہ سعد نے خوب
بدلا لیا ام ایمن کا حق تعالی نے تیری دعا قبول فرمائی اور تیرے تیر کو نشانے پر پہونچا دیا اور ایضاً اس روز مالک بن زہیر
برادر ابو اسامہ الجشمی کا بھی تیر اندازی کر رہا تھا اور حال یہ تھا کہ یہی مالک بن زہیر اور حبان بن العرقہ یہ دونون
بہت درپے اصحاب نبی تھے اور بہت جلد بازی کرتے تھے اور ان لوگون کو ان دونون نے اکثر تیرون ہی سے قتل کیا
تھا کہ یہ دونون پتھرون کی آڑ مین چھپکر مسلمین کو تیر مارتے تھے چنانچہ وہ دونون جسوقت اسی گھات وتاک مین تھے کہ
ناگاہ سعد ابن ابی وقاص نے پتھرون کے پیچھے مالک بن زہیر کو دیکھ لیا کہ وہ تیر لگا رہا ہی اور اسکا سر نظر آتا ہی تب
سعد نے اسکا سر تاک کے تیر چھوڑا کہ اسکی آنکھ مین جا لگا اور اسکی گدی سے پار نکل گیا اور نظر آیا کہ وہ تڑپا ایک قد
بلند ہو کر گرا اور خدا نے اسے قتل کیا یعنے مر گیا اور اس روز رسول خدا صلعم نے اتنے تیر چلائے کہ کمان پرچے
پرچے ہو گئی اور اسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور وہ ہمیشہ انھین کے پاس رہی اور ایسا ہوا کہ اسی روز جنگ
احد مین قتادہ بن النعمان کی آنکھ مین ایک ایسا پیکان لگا تھا کہ آنکھ انکی نکلکر رخسارہ پر لٹک پڑی قتادہ بیان
کرتے ہین کہ مین اسی حالت مین رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری زوجیت مین

ایک عورت ہے کہ وہ نوجوان اور صاحب حسن و جمال ہے میں اسکو دوست رکھتا ہوں اور وہ مجھے دوست رکھتی ہے مجھکو
اندیشہ ہے کہ میری آنکھ اسکو کریہ و ناگوار نظر آوے گی جیسے میں اسکی نگاہ میں معیوب و بدنما دکھائی دوں گا
پس حضرت نے اسکی آنکھ کو ہاتھ سے اٹھا کر حدقہ میں پھر رکھ دی کہ وہ بینا ہوگئے اور جیسی تھی ویسی ہوگئی بلکہ کبھی اس
آنکھ نے ایک ساعت بھی جب درد میں آنکھوں ایذا دی چنانچہ بعد ازاں جب سن انکا زیادہ ہوا تو وہ کہتے تھے
کہ یہ آنکھ میری قوت بصر میں بہتر ہے اور وہ آنکھ بہ نسبت دوسری آنکھ کے خوش نما و خوش منظر زیادہ تھی یعنے
بھی وغیرہ عیوب سے صاف تھی غرض کہ رسول خدا صلعم بدستور مشغول و مصروف قتال رہے اور تیر چلایا کیے یہاں
تک کہ تیر چک گئے اور گوشہ کمان کا ٹوٹ گیا اور اس سے متصل اسکا چلہ بھی ٹوٹ گیا تھا اور حضرت کے ہاتھ میں
ایک ٹکڑا باقی رہ گیا تھا کہ وہ گوشہ کمان میں بقدر بالشت کے لگا تب اس کمان کو عکاشہ بن محصن لیکر اسکا
زہ دہ کھینچکر چڑھانے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ زہ وہ نہیں ہوسکتا یعنے پورا نہیں ہوتا فرمایا کھینچو ہوجاوے گا
عکاشہ نے کہا قسم ہے اس خدا کی جسنے آپ پر رسالت بھیجی جب میں نے اس زہ کو کھینچا تو وہ اسقدر
بڑھا کہ دو وا ہو کر دو تین لپیٹ سے زیادہ ہوگئے کہ میں نے گوشہ میں لپیٹ دیے تب حضرت نے اس کمان کو لیا
اور بدستور اسی قوم پر تیر چلاتے رہے اور ابو طلحہ آگئے اصحاب کے حضرت کو آڑ میں لیے ہوئے سامنے
سپر روکے ہوئے تھے راوی نے کہا میں نے دیکھا کہ جب کمان حضرت کی بہت شکستہ ہوگئی تو
اسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور کہا روایت ہے کہ زید ابو طلحہ نے اپنے ترکش سے تیروں کو نکالکر سامنے
رسول خدا صلعم کے پھیلا دیے یعنے اسقدر کہ میرے پاس تیر ہیں ان سب کو صرف کرتا ہوں اور یہ بڑے تیر انداز تھے
اور ذات ذیبٹ انکی نہیں زور و شور کی تھی چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ لشکر میں للکار ابو طلحہ کی بہتر ہے چالیس
آدمیوں سے یعنے اتنے لوگوں کے زور و شور سے یا انکے حرب و ضرب سے اور ابو طلحہ کے تیروں میں کا س
بہر تھے انہوں نے ان سب تیروں کو دو دو کر کے حضرت بکھیر دیے و آواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ میری
جان آپ پر نثار ہے پھر پیہم ایک ایک تیر چلاتے رہے اور حضرت پیچھے ابی طلحہ کے باہم سر دوش انکے اقدس
نکالے ہوئے مواقع پیکاں ملاحظہ کرتے تھے کہ تیر کہاں جاتا ہے اور کس نشانے پر واقع ہوتا ہے اور یہی صورت رہی
جب تک کہ تیر انکے تمام ہوگئے تھے اور ابو طلحہ یہی کہتے تھے کہ اب آپ ہٹ جائیے (جیسے تیر چک گئے) مجکو خدا
آپ پر فدا کرے اور آں حضرت صلعم چوب خشک زمیں سے اٹھا دیتے تھے اور فرماتے تھے مار اس تیر کو اے
ابا طلحہ تا آنکہ وہ اسی تیر کو مارتے تھے کہ وہ بہترین تیر ہو جاتا تھا اور اصحاب نبی صلعم میں جو تیر انداز کہ مذکور و مشہور تھے
از انجملہ سعد بن ابی وقاص تھے۔ صائب بن عثمان بن مظعون و مقداد بن عمرو و زید بن حارثہ و حاطب بن ابی بلتعہ
و عتبہ بن غزوان و خراش بن صمہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و بشر بن البراء بن معرور و ابو نائلہ سلکان بن سلامہ

و ابو سادہ عاصم بن ثابت بن الافلح و قتادہ بن النعمان اور ایسا ہوا کہ اس روز ابو رہم الغفاری کے سینہ پر
ایک تیر لگا وہ خدمت میں رسول خدا صلعم کے آئے تو حضرت نے لعاب دہن مل دیا وہ اچھے ہو گئے چنانچہ ابو رہم
بنام منحور مشہور تھے اور ایسا ہوا کہ قریش میں سے چار آدمی حضرت کے قتل پر باہم ہمقسم وہم عہد ہوئے تھے اور
مشرکین اس بات میں ان چاروں کو پہچانتے تھے کہ تھے وہ چاروں عبد اللہ بن شہاب وعتبہ بن ابی وقاص
وابن قمیہ وابی بن خلف اور اسی روز عتبہ نے رسول خدا صلعم کو چار پتھر مارے کہ ایک دانت رباعیہ حضرت کا
ٹوٹ گیا یعنے جو دو دو دانت اوپر نیچے کے بعد دو دو اوپر نیچے کے ہوتے ہیں انکو رباعیہ کہتے ہیں پس داہنی طرف
نیچے کا دانت رباعیہ شکست ہو گیا تھا اور حضرت کے دونوں رخساروں پر سخت صدمہ پہونچا یہاں تک کہ
کڑیاں مغفر کی رخساروں میں گھس گئیں اور زانوں پر بھی گزند سخت پہونچا کہ دونوں زانوں کا چمڑا پھٹ گیا
اور ابو عامر نے کچھ گڑھے مثل خندقوں کے مسلمین کے لیے کھودے تھے اور رسول خدا صلعم بعض غار کے کنارے آکر
تھے یعنے غار نے اس سے بچا لیا اور واقدی نے کہا ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہی کہ حضرت کے رخساروں پر جسنے
پتھر مارا وہ ابن قمیہ تھا اور جسکا پتھر لبوں پر لگا اور دانت رباعیہ ٹوٹ گیا وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور اس
روز ابن قمیہ آگے بڑھا اور کہنے لگا مجھکو کون بتا دے کہ محمد کدھر ہیں تو قسم ہے میں انکی جسکے لیے سزا وار ہی اگر میں
محمد کو دیکھ پاؤں تو بیشک انکو قتل کر دوں تا آنکہ جب اسنے حضرت کو دیکھا تو تلوار بلند کیے ہوئے دوڑا اور عتبہ
بن ابی وقاص نے بھی تلوار کی وار کے ساتھ پتھر مارا اس وقت حضرت سامنے وار کے تھے ان زرہ رہے دونوں لٹکین
جھل گئیں اور ابن قمیہ کی تلوار نے کچھ کام نکیا مگر چونکہ اسنے بھرزور ضرب لگائی تھی تو ثقل وصدمہ سیف سے حضرت
صلعم غار میں گر گئے بعد ازاں حضرت اس غار سے نکلے اسطرح کہ عقب سے طلحہ نے اٹھایا اور علی نے ہاتھ پکڑ کر
کھینچ لیا تا آنکہ حضرت سیدھے کھڑے ہوئے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ
بن سعید ابی بشیر المازنی سے انھوں نے کہا میں روز احد حاضر تھا اس وقت لڑکا تھا میں نے دیکھا ابن قمیہ کو کہ
اسنے رسول خدا صلعم پر تلوار اٹھائی اور وار کی پھر میں نے دیکھا کہ حضرت اپنی زانوں کے بھل آگے کے غار میں جا رہے
اور انکی آڑ میں ہو رہے وچونکہ میں لڑکا تھا تو شور کرنے لگا تا آنکہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اس غار میں کود پڑے
اور میں نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا کہ انھوں نے حضرت کو گود میں اٹھایا کہ حضرت اٹھ کھڑے ہوئے اور بعضوں نے
یوں بیان کیا ہی کہ پیشانی رسول خدا صلعم کو جسنے سخت شکستگی پہونچائی یعنے پتھر سے وہ ابن شہاب تھا اور جسنے
حضرت کی رباعیہ توڑی اور خون بہایا لبوں سے وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور جسنے حضرت کے رخساروں پر
ایسا پتھر مارا کہ مغفر کی کڑیاں رخساروں میں بیٹھ گئیں وہ ابن قمیہ تھا اور جبین منور جو شق ہو گئی تھی اور اس سے خون
بہتا تھا تو ریش مبارک تر ہو گئی تھی چنانچہ سالم مولے ابی حذیفہ چہرۂ اقدس سے خون دھوتے تھے اور حضرت فرماتے تھے

کردہ قوم کیونکر فلاح پاویگی جو ایسے نبی کے ساتھ اسطرح پیش آئے وحال آنکہ نبی انکو خدا کی طرف بلاتا ہے پس حق
تعالی نے اسوقت یہ آیہ نازل کی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ یعنے تجھکو اس امر میں کچھ دخل نہیں چاہیں ہم انپر متوجہ ہوں
خواہ انپر عذاب کریں اور سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ غضب خدا
کا اس قوم پر سخت ہے جسنے ایسے نبی کے چہرہ سے خون بہایا دیگر غضب خدا انپر بہت سخت ہے جسکو نبی نے
قتل کیا سعد نے کہا بخدا مانند رسول خدا صلعم نے حق میں عتبہ میرے بھائی کے مجھکو تسلی بخشی کہ ہر آئنہ مجھکو انکے
قتل پر وہ حرص تھی کہ کسی چیز پر مجھکو کبھی حرص نہوئی تھی اور اسقدر مجھکو معلوم ہے کہ بے شک وہ والدین کا عاق
و مادرپدر آزار تھا اور انکے ساتھ بدخلق تھا چنانچہ میں نے مشرکین کی صفوں کو دو مرتبہ چیرا ہے اور دونوں بار
میں تلاش کرتا تھا اپنے بھائی عتبہ کو تاکہ اسکو قتل کردوں لیکن وہ مجھسے ہر بار کترا کر نکل گیا جس طرح لومڑی
کترائی کتا جاتی ہے جب میں نے تیسری بار ارادہ کیا تو حضرت نے مجھسے فرمایا ای بندہ خدا تو کیا ارادہ کرتا ہے کیا
تیرا ارادہ اپنی جان دینے کا ہے یعنی اس ارادہ سے یعنے انکے لشکر میں گھس جانے سے مار رہیگا پھر حضرت
نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ لَا یَحُوْلَنَّ الْحَوْلُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ یعنے اے پروردگار انمیں سے کسی پر سال پورا
نہ گذرنے پاوے کہا داؤد انمیں سے جنھوں نے حضرت کو پتھر مارا اور مجروح کیا تھا کسی پر سال تمام
نہیں گذرا چنانچہ عتبہ تو مر گیا مگر ابن قمیئہ کے بارہ میں اختلاف ہے بعضے قائل ہیں کہ وہ اسی سال میں
قتل ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ روز احد جب اسنے تیر چلایا اور تیر اسکا مصعب بن عمیر کے لگا اور اسنے کہا کہ
اس تیر کو میں ابن قمیئہ ہوں لے پس اسکے اس تیر نے مصعب کو قتل کیا اسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
سوائے اسکے کیا ہے کہ خدا تعالی اسکو ذلیل و ہلاک کریگا چنانچہ اسنے قصد ایک بکری کا کیا کہ اسے دوہنے لگا
اسنے اسکی کوکھ میں سینگ مارا اور اس قصہ نے اسکی ٹانگ چیر ڈالی اور مار ڈالا اور وہ خود بھی موجب
بد دعائے رسول خدا صلعم کے اسی زخم سے اور جبل کے برابر پڑا ہوا دکھائی دیا اور تھا ایک دشمن خدا کا جب وہ اپنے
یاروں کی طرف پھرا تو انکو خبر دی کہ رسول خدا صلعم قتل ہو گئے اور وہ شخص اولاد آدم میں سے تھا اور لیکن
کہ عبداللہ بن سعد بن زہیر جسوقت رسول خدا صلعم کو اس حالت میں جسمیں تھے دیکھتا تھا تا آنکہ گھوڑا دوڑاتا کر آیا
اور لوہے میں تمام لپٹا ہوا تھا یعنے زرہ وغیرہ سارا اسباب حرب پہنے تھا اور کہتا تھا میں ابن زہیر ہوں مجھے
محمد کے تئیں بتاؤ تاکہ میں اسکو قتل کردوں یا پہلے اسکے میں ہی مروں تب ابو دجانہ نے اسے روکا اور کہا
اس شخص کی طرف قصد کر جو بدلے محمد کے اپنی جان فدا کرتا ہے یعنے میری طرف آ تب ابو دجانہ نے حملہ کرکے
اس زہیر کے گھوڑے کو پیٹ کیا اگر گھوڑے نے قدم دونوں لاتوں کے اندر ڈالی پھر ابو دجانہ نے اسپر تیغ علم کرکے
للکارا کہ لے اس ضرب کو میں ابن خرشہ ہوں پس اسکو قتل کیا اور رسول خدا صلعم انکی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے

اللّٰہم ارض عن ابن خرشہ کما انا عنہ راضٍ یعنے اے خداوند ابن خرشہ سے تو راضی ہو جیسا کہ مین اُس سے راضی ہون
اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسحاق بن طلحہ نے عیسے بن طلحہ سے انھون نے عائشہ رضی اللہ
عنہا سے انھون نے کہا مین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے جب روز اُحد ہوا اور رسول خدا صلعم
کے روی مبارک پر پتھر لگا کہ دو کڑیان مغفر کی حضرت کے روی مبارک پر چبھ گئین تب مین حضرت کی طرف
دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اور لوگ بھی جانب مشرق سے حضرت کے سامنے تیز روی سے گویا اُڑتے ہوے آئے
مین نے کہا خداوندا ان لوگون مین کہین طلحہ بن عبید اللہ آیا ہو پھر جب ہم لوگ حضرت کی خدمت مین جمع ہو گئے
تو یکایک ابو عبیدہ بن الجراح میرے پاس دوڑتے پہونچے اور کہا مین تجھسے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون
کہ تو مجھے کیون نہین چھوڑتا یعنے مجھے حضرت کے پاس جانے دے کہ حضرت کے رخسار و سے جو کچھ آہنین چبھا ہی
مین اُسکو نکال ڈالون اُبو بکر نے کہا تب مین نے اُسکو چھوڑ دیا یعنے آگے کر دیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے
فرمایا تم لوگ اپنے صاحب یعنے طلحہ بن عبید اللہ میرے پاس آنے دو تب ابو عبیدہ نے حلقہ مغفر کو اپنے دندان
پیشین سے بھر زور پکڑ کر کھینچ لیا کہ پیٹھ کے بھل گر پڑے اور ابو عبیدہ کا سامنے کا دانت بھی گر پڑا ابعد
ازان دوسری کڑی کو دوسرے سامنے کے دانت سے کھینچا پس اسیوجہ سے ابو عبیدہ لوگون کے درمیان
مین کھوندے تھے اور بعضون نے یون بیان کیا ہی کہ جس شخص نے دونون کڑیون کو رخسارہ حضرت سے کھینچ لیا
تھا وہ عقبہ بن دہب بن کلدہ تھے اور بعض نے کہا ابوالیسر تھے اور ہمارے نزدیک اثبت یہ ہی کہ عقبہ بن وہب
بن کلدہ تھے اور ابوالخدری بیان کرتے تھے کہ روز اُحد جب رسول خدا صلعم کے روے مبارک پر صدمہ پہونچا کہ
مغفر کی دو کڑیان پتھر سے ٹوٹ کر رخسارون مین سما گئین پھر جب وہ دونون کڑیان نکالی گئین تو خون ایسا
بہتا تھا جیسے رخنہ مشک دریدہ سے پانی بہتا ہی اور ابو مالک بن سنان کا یہ تھا کہ اُس خون کو اپنے منھ مین
چوس کر گھونٹ جاتے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا جو کوئی خواہش کرے دیکھنے کی ایسے شخص کو جسکا
خون میرے خون مین مخلوط ہو گیا تو مالک بن سنان کو دیکھے چنانچہ جب لوگون نے مالک سے کہا کہ تو خون کو
پی لیتا ہی انھون نے کہا ہان مین رسول خدا صلعم کے خون کو پی جاتا ہون یعنے پی گیا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہی
کہ جسکا خون میرے خون سے مس یعنے مخلوط ہو جاوے گا اُسکو آتش دوزخ نہ پہونچے گی اور ابو سعید نے کہا مین
اُن لوگون مین تھا جو مقام شعبین سے پھیر دیے گئے تھے کہ مقابلے کے ساتھ حاضر ہوے تھے جب دوسرا دن ہوا
تو ہم حربگاہ مین بمقام رسول خدا صلعم پہونچے اور لوگ وہان سے متفرق ہوتے جاتے تھے چنانچہ مین دو رستے
بنی خدرہ سے ہمراہ لیے ہوے حاضر ہوا پس ہم دشمنون کو روکتے تھے کہ کوئی حضرت کی طرف آنے نپاوے
اور ہم حضرت کو بسلامت دیکھکر اپنے اہل اور قوم کو خبر سلامتی پہونچاتے تھے تا آنکہ ہمسے ملاقات ہوئی اُن لوگون

جو پھیرے جاتے تھے یہ تمام تباہ کیے دیتے ہیں اور ہماری امت سوائے نبی صلعم کے اور کسی طرف نظر نہ ہو مشتاق
ہم انکو دیکھتے رہیں اور گمراہی کریں پس حضرت نے میری طرف نگاہ کی تو فرمایا سعد بن مالک ہو میں نے
عرض کی ہاں میں حاضر ہوں میرے باپ ماں آپ پر تصدق ہوں پھر میں قریب گیا اور حضرت کے پاؤں کو
بوسہ دیا اور حضرت اسوقت گھوڑے پر سوار تھے فرمایا حق تعالے تیرے باپ کے بارہ میں تجھے اجر خیر
عطا کرے بعد ازاں میں نے روئے اقدس کی طرف جو نگاہ کی تو دیکھا کہ حضرت کے دونوں رخساروں پر سیل خون
کے جاری ہیں اور پیشانی انور پر حربہ ماروں کے نشان ہیں اور کیا دیکھتا ہوں کہ نیچے کے لب مبارک سے خون جاری
ہے اور داہنی رباعیہ شکستہ ہوگئی ہے اور یہ دیکھا کہ زخموں پر کچھ سیاہ سا لگا ہوا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا کہ
زخموں پر یہ سیاہ سیاہ کیا چیز لگی ہے ان لوگوں نے کہا بوریا جلا کر خاکستر اسکی لگائی گئی ہے پھر میں نے
پوچھا کہ حضرت کے رخساروں پر کسنے پتھر مارا ہے انھوں نے کہا ابن قمیہ نے پھر میں نے کہا یہ پیشانی پر کسکے
ہاتھ سے چوٹ آئی ہے انھوں نے کہا ابن شہاب کے پتھر سے پھر میں نے کہا کہ لب پر کسنے پتھر مارا
انھوں نے کہا عتبہ نے پس میں حضرت کی سواری کے آگے آگے دوڑتا آیا تا آنکہ حضرت اپنے دولتسرا
پر پہونچے پس گھوڑے سے اتر نہ سکے مگر لوگوں نے اٹھا کر اتارا اور میں حضرت کی دونوں رانوں کو
دیکھتا تھا تو دونوں کا پوست شگافتہ و ترنجیدہ جیسے پھٹا ہوا تھا اور حضرت دونوں سعد پر تکیہ دیئے ہوئے
تھے سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ تا آنکہ داخل دولتسرا ہوئے جب غروب آفتاب ہوا اور بلال نے اذان مغرب
کی دی تو رسول خدا صلعم اسی حالت سے تکیہ دیئے ہوئے دونوں سعد پر برآمد ہوئے بعد ازاں دولتسرا میں
تشریف لیگئے اور لوگ مسجد میں آگ جلائے ہوئے اپنے زخموں کو سینک رہے تھے پھر جسوقت شفق غائب
ہوئی تو بلال نے اذان عشا کی اسوقت تک حضرت برآمد ہوئے اور بلال حضرت کے دروازہ پر بیٹھے رہے
جب ایک تہائی رات کی گذری تو بلال نے ندا دی کہ الصلوٰۃ یا رسول اللہ پس جماعت تیار ہے نماز کو تشریف لائیے
تب حضرت سوتے سے اٹھکر برآمد ہوئے پھر جسوقت داخل دولتسرا ہوئے تھے تو میں نے دیکھا کہ بہت آہستہ
آہستہ قدم اٹھاتے تھے اور جسوقت میں نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی اور حضرت اپنے دولتسرا کی طرف
تشریف لیچلے اور لوگ حضرت کے سامنے مصلے تک صف بستہ کھڑے تھے تو میں نے دیکھا کہ اسوقت حضرت
تنہا چلے جاتے تھے جیسے بلا اعانت غیرے تا آنکہ داخل منزل تشریف ہوئے ادھر میں اپنے اہل و قوم کی طرف
پھرا اور انکو سلامتی حضرت کی خبر دی ان لوگوں نے اس خوشخبری پر حمد خدا کیا اور باطمینان سو رہے اور
اس شب کو گروہ جراح اور اس مسجد میں باب نبی صلعم پر حاضر تھے اور حراست حضرت کی فرقہ قریش
سے کرتے رہے تا ایسا ہو کہ وہ دوڑ ماریں اور روات کہتے ہیں کہ فاطمہ علیہا السلام مع چند عورتیں

ہمراہی کے اپنے گھر سے برآمد ہوکر رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور زخمہاے روبروے مبارک دیکھا تو
حضرت کے گلے سے لپٹ گئین اور چہرہ انور سے خون پونچھنے لگین اور حضرت فرماتے تھے اشتد غضب اللہ علی قوم
دموا وجہ رسولہ یعنے غضب خدا اُس قوم پر بہت سخت ہی جنھون نے اُسکے نبی کے منھ سے خون بہایا اور
علی علیہ السلام مقام مہراس سے پانی لائے اور فاطمہ سے کہا کہ یہ میری سیف لیے رہو اور اُس
پانی کو اپنے سپر مین بھرا اور چاہا کہ رسول خدا صلعم کچھ اُسمین سے پئین اور حضرت پیاسے بھی تھے مگر
پی نسکے اور اُس پانی مین بو بھی پائی اُس سے کراہت آئی اور فرمایا یہ پانی بد مزہ ہی پر اُس پانی سے صرف
کلی کی تا دہن مبارک سے خون صاف ہو جاوے اور فاطمہ علیہا السلام نے اپنے باپ کا خون دھوکر
صاف کیا اور جب کہ رسول خدا صلعم نے تیغ علی کو خون آلودہ دیکھا تو فرمایا تو نے بہت خوب قتال کی دیگر
عاصم بن ثابت اور حارث بن الصمہ اور سہل بن حنیف نے بھی اچھی قتال کی اور ابو دجانہ کی سیف بھی غیر مذموم تھی
الغرض جب حضرت نے اُس پانی کے پینے کی طاقت نپائی تو محمد بن مسلمہ باہر نکلے اور عورتون کے پاس پانی
تلاش کرنے لگے اور اُسوقت وہان چودہ بیبیان آئی تھین اُنمین چودہ مین فاطمہ بنت رسول خدا بھی تھین
اور وہ سب کھانا اور پانی اپنے ساتھ لاتی تھین اور مجروحون کو کھلاتی پلاتی تھین اور اُنکی دوا کرتی تھین
کعب بن مالک کہتے ہین کہ مین نے ام سلیم بنت ملحان اور عائشہ (یعنے بنت سعد) کو دیکھا کہ روز احد یہ
دونون اپنے دوش پر مشک اٹھائے ہوئے تھین اور حمنہ بنت جحش پیاسون کو پانی پلاتی تھین اور مجروحونکا علاج
کرتی تھین اور ام ایمن بھی مجروحون کو پانی پلاتی تھین الغرض جب محمد بن مسلمہ نے عورتون کے پاس پانی
نپایا اور اُس روز خدا صلعم کو شدت کی پیاس تھی تب محمد بن مسلمہ ایک قناۃ یعنے کاریز کی طرف مشک
لیکر گئے اور مالک کا ریز سے طلب کیا اور وہ مقام آج اسرف بقصور تیمین ہی پس محمد بن مسلمہ آب شیرین
بھر لائے رسول خدا صلعم نے وہ پانی پیا اور محمد بن مسلمہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی اور حال خون کا یہ تھا کہ
بند نہوتا تھا اور اُس حالت مین حضرت فرماتے تھے کہ وہ لوگ اب ہرگز مثل ایسی فیروزی کے جو انکو ملی ہی
نہ پہونچین گے یہان تک کہ بس کرینگے رکن کو یعنے پہونچین گے مکہ مین اور جب فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون
زخم بند نہین ہوتا وحال آنکہ وہ آپ خون دھوتی جاتی تھین اور علی علیہا السلام مجن سے اُسپر پانی ڈالتے تھے بعد
ازان فاطمہ نے ایک ٹکڑا حصیر کا لیکر جلایا جب وہ خاکستر ہوا تو اُس کو زخمون پر چپکا دیا تا آنکہ خون بند ہو گیا اور
بعضے کہتے ہین کہ پشمینہ جلا کر بھر اتھا اور بعد ازان رسول خدا صلعم زخمہاے روے مبارک کی دوا ہڈی کہنہ
بوسیدہ سے کرتے تھے تاکہ نشان زخم کا جاتا رہے اور اسقدر عرصہ گذرا کہ صدمہ ضرب ابن قمیہ حضرت کے
شانے پر ایک مہینے تک یا زیادہ ایک مہینے سے رہا اور جو نشان کہ چہرہ مبارک پر رہ گیا تھا اُسکی دوا حضرت نے

آٹھواں کتبہ سے کی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری کی بات سے
انھوں نے سعید بن المسیب سے انھوں نے کہا جب روز احد ہوا تو ابی بن خلف آگے بڑھا اور ممیز کر کے گھوڑا
دوڑا کر رسول خدا صلعم کے قریب آیا لوگوں نے اسکو روکا اور ارادہ اسکے قتل کا کیا حضرت نے فرمایا امل دو
تاخیر کرو بس حضرت کھڑے ہوے اور اسوقت ہاتھ میں آپ کے حربہ تھا یعنے نیزہ کوتاہ جواہ خود بستی
انسان اس سے اسکو مارا کہ درمیان خود و زرہ کے جو اس جوڑ کا گردن پر آ دیراں رہتا ہے وہاں اسکے
لگا بس لوگ حیران ہوگئے بس ابی اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا کہ ہڈی پسلی کی ٹوٹ گئی تب اسکے
ہمراہی اسکے تئیں زندہ مع زحمت تن لے بھاگے اور وہاں سے پلٹ گئے تا آنکہ وہ اثناے راہ میں مر گیا اور
اسی کے بارے میں یہ آیہ نازل ہوئی وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ رَمَىٰ یعنے جب تو نے اسکو مارا تو
تو نے نہیں مارا لیکن خدا نے اسکو مارا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری
نے عاصم بن عمر سے انھوں نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے بیان کیا
کہ بعد سفر بدر کے جب ابی بن خلف بمقدار فدیہ دیکے اور چھوڑا لیجانے اپنے پسر کے جو روز بدر اسیر ہوا تھا
مدینے میں آیا تو کہنے لگا یا رسول اللہ میرے پاس میرا ایک گھوڑا ہے کہ میں اسپر ہر روز سوار ہوا کرتا ہوں کوس
تبری اسکے (یعنے براے عادت و مہارت) تا میں اسپر سوار ہو کر آپ کو قتل کردوں فرمایا رسول خدا صلعم نے
بلکہ میں تجکو قتل کرونگا اسی پر انشاء اللہ یعنے درانحالیکہ تو اسپر سوار ہوگا اور دوسری روایت میں یوں
منقول ہے کہ یہ کلمہ ابی بن خلف نے مکہ میں کہا تھا جب اس بات کی حضرت کو مدینہ میں پہنچی اسوقت فرمایا
کہ انشاء اللہ میں اسکو قتل کرونگا درانحالیکہ وہ اسی گھوڑے پر سوار ہوگا اور راویوں نے بیان کیا کہ عادت
رسول خدا صلعم کی یہ تھی کہ قتال میں پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے تھے اسوجہ سے فرماتے تھے مجکو اندیشہ ہے کہ ابی
بن خلف کہیں میرے عقب سے نہ آجاوے لہذا تم لوگ جب اسکو آتے دیکھو تو میرے تئیں مطلع کیجیو
وہ یہ فرما رہے ہی تھے کہ یکبارگی ابی اپنے گھوڑے کو ممیز کرتا ہوا دوڑاتا ہوا آپہونچا اور دور سے حضرت کو دیکھکر
چلا کر ناسزا کہنے لگا ای محمد اگر تم بچ گئے تو پھر میں نہ بچونگا تب مسلمین نے عرض کی یا رسول اللہ اگر وہ آکر
آپ کو دبوچ لیگا یعنے اگر وہ پہلے آپ پر سبقت کریگا تو اسوقت آپ کیا کرینگے حال آنکہ وہ خود آگیا ہے اگر
اجازت ہو تو ہم میں سے کوئی اسپر حملہ سبقت کرے حضرت نے انکار کیا پھر ابی جب نزدیک
آگیا تو حضرت نے حارث بن صمہ سے حربہ لے لیا اور اصحاب سے نکلکر میدان لیا ہم لوگ
سامنے سے تتر بتر ہو کر کنارہ کر گئے اور حال مشقت و مشتاقی حضرت کا یہ تھا کہ جب وہ کسی امر میں کوشش
کرتے تھے تو کوئی انکا اس کام میں ثانی نہیں ہو سکتا تھا یعنے مثل اسکے کوئی کوشش نہیں کر سکتا تھا

یا اُنکی سی کوشش کوئی نہین کر سکتا تھا الغرض حضرت نے اُسی حربہ سے ابی کی گردن مین انی ماری کہ وہ
اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور نبکارتا تھا جسطرح بیل نبکارتا ہو اور اُسکے ہمراہی اُس سے کہنے لگے اے ابوعامر
واللہ تجھکو کچھ ضرر نہوگا یہ شخص جسنے تجھکو صدمہ پہونچایا اگر ہم مین سے کسیکے سامنے پڑ جائیگا تو کسقدر ضرر
اُٹھاویگا ابی نے کہا قسم ہے لات و عزا کی یہ شخص جسنے مجھکو گزند پہونچایا اگر اسیطرح ساتھ کل اہل ذی المجاز کے
پیش آیا تو سب مارے جاوینگے کیا اُسنے پہلے ہی نہین کہا تھا کہ مین تجھکو قتل کرونگا (ذوالمجاز ایک مقام ہے
منا مین کہ ابی وہین کا باشندہ تھا) بالآخر ابی کو آپکے اصحاب اُٹھا لیگئے اور اُس شغل کے باعث وہ لوگ
طلب رسول خدا صلعم سے باز رہے بعد ازان رسول خدا صلعم جماعت اصحاب کے ساتھ جو گھاٹیون مین تھی
جا ملے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے حربہ زبیر بن العوام سے لیا تھا اور ابن عمر کہتے تھے کہ ابی بن خلف درمیان
وادی رابغ کے مرگیا اور مین وادی رابغ مین بعد گذرنے تھوڑی رات کے جاتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ
میرے سامنے ایک شعلہ چمکا تو مین اُس سے ڈر گیا پھر یکایک اُسی شعلہ مین سے ایک شخص زنجیرون مین جکڑا ہوا
نکلا کہ زنجیرین بھی آگ کی طرح سرخ تھین اور العطش کہکے غل و شور کرتا تھا و ناگاہ ایک شخص کہتا ہے کہ اسکو
نہ پلانا یہ قتل کیا ہوا رسول خدا کا ہے یہی ابی بن خلف ہے مین نے کہا دور ہو دور ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ
بمقام سرف مرگیا تھا اور ایک روایت مین یون وارد ہے کہ جب حضرت نے حربہ زبیر سے لیا تھا اُسوقت
ابی نے حضرت پر حملہ کیا تا کہ آپپر تلوار کا وار کرے دفعۃً مصعب بن عمیر اسکے آگے آگئے اور اپنے کو درمیان
اُسکے اور حضرت پر حملہ کیا تا کہ اُنپر تلوار سنہ پر تلوار ماری اور رسول خدا نے درمیان دامن خود اور زرہ
اُسکے ایک رخنہ شگاف یعنے جاے خالی اُسکی گردن مین تاک کر وہین برچھی کی انی ماری کہ وہ زمین پر گر پڑا اور بیل
کی طرح بھبکارنے لگا اور راوی نے کہا کہ اُسی عرصہ مین عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ المخزومی اپنا گھوڑا ابلق
دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ اپنی پوری زرہ پہنے تھا یعنے تا بپا اور رسول خدا صلعم اُسوقت شعب کی طرف جاتے
تھے تب عثمان بن عبد اللہ بقصد رسول خدا صلعم آگے بڑھا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر اُسوقت تو مجھسے بچیگا تو پھر
مین تجھسے نہ بچونگا یہ سنکر حضرت ٹھہر گئے کہ یکبارگی اُسکے گھوڑے کا پانون پھسلکر درمیان کسی غار کے اُن غارون
مین سے جاتا رہا جسکو ابوعامر نے حضرت کے لیے کھودا تھا پس اُسمین گھوڑا منہ کے بھل گرا پھر گھوڑا اُسمین سے
اُچھل کر نکل آیا اُسکو اصحاب نبی نے پکڑ لیا اور حارث بن صمہ عثمان کے اوپر جھپٹے اور ایک ساعت دونون
مین تلوار چلی بالآخر حارث نے اُسکے پانون مین تلوار ماری کیونکہ اُسوقت اُسکی زرہ کا دامن لٹکتا تھا پس حارث
جا بلد سمی کرکے اُس زخمی پر تلوار مار کر قتل کیا اور حارث نے اُس روز اُسکی زرہ جید نفیس اور خود سیت کہ
بہت عمدہ تھے لے لی اور اُس روز اُنکے سواے کسیکو نہین سُنا کہ کسیکا سلب رخت کیا ہو اور رسول خدا صلعم

ان دونوں کی قتال ملاحظہ کر رہے تھے اور حضرت نے دعا کی کہ یہ کون شخص ہے ناگاہ معلوم ہوا کہ عثمان بن
عبداللہ بن المغیرہ ہے فرمایا الحمد للہ الذی اماتہ یعنی شکر ہے اسکا جسنے اسکو ہلاک کیا اور ایسا ہوا تھا کہ یہی
عثمان بن عبداللہ کو عبداللہ بن جحش نے مقام بطن نخلہ یعنی وادی نخلہ میں اسیر کیا تھا تا آنکہ اسکو رسول خدا صلعم
کے پاس حاضر کیا کہ فدیہ لیکر اسکو چھوڑ دیا تھا تب وہ وہاں سے پھر کر قریش کے پاس گیا یہاں تک
کہ احد میں آکر لڑا اور مارا گیا اور اسوقت اسکا مارا جانا عبید بن حاجز العامری بن عامر بن لوی نے دیکھا تو
آگے بڑھا اور مانند شیر ببر کے دوڑتا ہوا آیا اور حارث بن صمہ کے شانے پر تلوار مار کر مجروح کیا پس
حارث زخمی ہوکر زمین پر گر پڑے تا آنکہ انکو اُنکے اصحاب اٹھا لائے تب ابودجانہ عبید کے مقابلہ پر آئے
پھر ان دونوں نے تھوڑی دیر باہم پالیس وکاوش کی اور ہر ایک دوسرے کی ضرب سیف کو سپر پر روکتا تھا
تا آنکہ ابودجانہ نے اسپر حملہ کیا اور اسکو گود میں اٹھا کر زمین پر دے مارا پھر اسکو ذبح کر ڈالا جسطرح کوئی
بکری کو ذبح کرتا ہے بعد اسکے مقتل سے پھرے اور حضرت کی خدمت میں آملے اور کہا راویوں نے کہ سہل بن حنیف
دفع کرتے تھے اعدا کو رسول خدا صلعم سے ساتھ تیر زنی کے تب حضرت نے فرمایا اور دو تیر دو سہل کو کہ فی الحقیقت
وہ سہل ہے یعنی سہل الحق اور رسول خدا علیہ السلام نے التفات کی طرف ابی الدرداء کے اور حال یہ تھا کہ
تمام ہر طرف شکست پا کر بھاگے جاتے تھے تب حضرت نے فرمایا عویمر کیا اچھا سوار ہے بخلاف اس بات کے کہ لوگ
کہتے ہیں وہ حاضر احد نہوے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے محمد
بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے انھوں نے حارث بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے انھوں نے کہا مجھسے
بیان کیا اس شخص نے جسنے ابواسیرہ بن الحارث بن علقمہ کو دیکھا جبکہ وہ مقابل میں تھے ایک شخص کے
بنی عوف سے چنانچہ ان دونوں نے باہم دیگر تیغ زنی کی اور ہر مرتبہ ایک دوسرے پر بلقلمہ حملہ کرتا تھا پس
اس دیکھنے والے نے دیکھا ایسا ان لوگوں کے تئیں بیان کیا کہ دونوں گویا دو شیر تھے باہم لڑنے والے
کہ کبھی ٹھہر جاتے تھے اور کبھی قتال کرتے تھے بعد ازاں دونوں باہم لپٹ گئے اور ایک نے دوسرے کو
مضبوط اور زور سے پکڑا پھر دونوں لپٹے ہوئے زمین پر گرے تب ابواسیرہ اسپر چڑھ بیٹھے اور اسی تلوار سے
اسکو ذبح کیا جسطرح بکری کو ذبح کرتے ہیں اور اسکو اسیطرح چھوڑ کر چلے کہ ناگاہ خالد بن الولید نے
چکلیاں گھوڑے پر سوار اور زرہ وطویل ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ابواسیرہ کی پشت پر آکر نیزہ لگایا راوی کہتا ہے کہ میں نے
دیکھا نوک سنان سینے سے باہر نکل آئی کہ ابواسیرہ زمین پر گر پڑے اور مر گئے اور خالد بن الولید یہ کہتا ہوا پھرا کہ میں
ابوسلیمان ہوں اور کہا راویوں نے کہ طلحہ بن عبیداللہ نے اس روز قتال شدید کیا چنانچہ کہتے ہیں
کہ جسوقت صحابہ نے شکست پائی تو میں نے دیکھا رسول خدا صلعم کو کہ مشرکین نے آکر انکو ہر طرف سے

گھیر لیا اسوقت میری خاطر مین کچھ نہ آتا تھا کہ مین حضرت کے آگے رہون یا پیچھے یا داہنے رہون یا بائین آخر کو
مین کبھی سامنے حضرت کے کبھی عقب پر اعدا کو بحملہ شمشیر دفع کرنے لگا یہان تک کہ وہ لوگ گریزان ہوے
چنانچہ اُس روز حضرت فرماتے تھے کہ طلحہ نے بڑی کوشش کی ہی اور سعد بن ابی وقاص ذکر مین احوال
طلحہ کے کہتے تھے کہ خدا طلحہ پر رحم کرے وہ ہم مین روز اُحد بزرگتر تھا از روے حمایت نبی صلعم کے لوگون نے
پوچھا ای ابو اسحاق یہ بات کیونکر ہی انھون نے کہا کہ طلحہ حضرت کے ساتھ لپٹے رہتے یعنے ساتھی ساتھ رہے
اور ہم لوگ آنًا فانًا متفرق ہو گئے تھے اور کبھی جمع بھی ہو جاتے تھے مگر انھون نے ایکدم ساتھ چھوڑا مین نے
انکو دیکھا کہ وہ حضرت کے گرد چارون طرف پھرتے تھے اور اپنے تئین سپر کر دیا تھا یعنے سینہ سپر تھے
اور جب لوگون نے طلحہ سے پوچھا کہ تمھاری اُنگلی مین کیا ہوا تھا انھون نے کہا جسوقت مالک بن زہیر
الجشمی نے رسول خدا صلعم کو تاک کر تیر چھوڑا اور حال یہ تھا کہ اسکا تیر کبھی خطا نکرتا تھا تو مین نے اپنا ہاتھ
روے مبارک کے سامنے کر دیا کہ وہ تیر میری اُنگشت خنصر مین آلگا اور پھاڑ دیا کہ اُنگلی بیکار ہو گئی اور
جب طلحہ نے تیر چلایا تو کہا حس (اور حس ایک آواز ہی کہ وقت تیر زنی منھ سے عرب کے نکلتی ہی) تب
حضرت نے فرمایا اگر طلحہ بسم اللہ کہتا تو داخل جنت ہوتا اور لوگ اُسکو دیکھتے اور پھر بتصریح فرمایا کہ جو کوئی
چاہتا ہو دیکھنا ایسے شخص کو جو دنیا مین چلتا پھرتا ہی یعنے زندہ ہی درحال آنکہ وہ اہل جنت سے ہی تو چاہیے کہ
دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو پس طلحہ نے اُن لوگون مین سے ہی جنھون نے اپنی مدت عمر کو یا اپنے عہد کو پورا کیا
یعنے شہیدون مین ہی اور طلحہ نے کہا جب اس تفرقہ مین مسلمین متفرق ہو گئے وہ بعد ازان پھر جمع آئے
تو ایک شخص بنی عامر بن لوی بن مالک بن المضرب مین سے اپنا نیزہ ہلاتا ہوا کمیت ستارہ پیشانی گھوڑے
پر سوار مغرق باہن آگے بڑھا اور بآواز بلند کہتا تھا کہ مین ابو ذات الودع ہون مجھے بتادو کہ محمد کدھر
ہین پس طلحہ نے کہا کہ دفعۃً مین نے اُسکے گھوڑے کو پئے کیا کہ وہ اپنی دم رانون مین دبا کے رہ گیا یعنے گر پڑا
تب مین نے اُسکا نیزہ لے لیا اور واللہ مین نے خطا نکی کہ عین اُسکی آنکھ کی پتلی مین انی ماری وہ بیل
کیطرح بکارنے لگا اور مین برابر اُسکے رخسار پہ پاؤن اپنا رکھے رہا یہان تک کہ مین نے اسکے تئین موت
سے ملاقات کرائی اور ایسا ہوا کہ طلحہ کے سر مین اُستخوان پر کسی نے مشرکین مین سے دو ضربت ماری تھی
ایک ضربت تو جب وہ مقابل تھے اور ایک جب وہ پھر گئے تھے پس اُس زخم سے خون بہت سا بہا تھا
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روز اُحد نزدیک مین رسول خدا صلعم کی مین گیا تو فرمایا کہ تو اپنے
ابن عم کی ملاقات و عیادت کو جا پس مین طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور حال انکا یہ تھا کہ خون اُنکا
سارا بہ گیا تھا وہ بہت ناتوان و بیہوش تھے مین نے اُنکے منھ پہ پانی چھڑکنا شروع کیا تا آنکہ وہ ہوش مین آگئے

اور کیسے تھے رسول خدا کے ساتھ اور کیا کرتے ہیں میں نے کہا خیریت ہیں انھوں ہی نے مجھکو تیرے پاس بھیجا ہے تب وہ بولے الحمد للہ کہ ہر مصیبت کے بعد آسانی ہوتی ہے اور ضرار بن الخطاب الفہری نے کہا کہ میں نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا جب انھوں نے اپنے تئیں عمرو بن قمام مردود ایسا سر سے ڈالا تھا تو انکے سر میں استخوان کا ایک زخم نظر آیا تو میں بولا واللہ یہ ضرب میں نے ہی انکو لگائی تھی چنانچہ جب طلحہ میرے سامنے آئے تھے تو ایک ضرب اسوقت ماری تھی اور جب یہ پھر کر بیٹھے ہیں تو میں نے مکرر حملہ کر کے دوسری ضرب لگائی تھی اور بیان کیا راویوں نے کہ جب معرکہ روز جمل ہوا تھا اور علی نے ان لوگوں میں سے قتل کیا جسکو کیا اور بصرہ میں داخل ہوئے تو ایک شخص عرب کا حضرت کے پاس آیا اور روبرو اُسکے کلام کرنے لگا اور کہا طلحہ کو ہرچند اُس سے گھر کر بولے کیا تو روز احد حاضر نہ تھا عظیم بہادری سے رزم کیا اور کفایت کیا طلحہ کا اسلام سے یعنی حمایت کیا اور بچانے کو قائم و ثابت قدم رہا انکا میں رسول خدا صلعم کے پس وہ شخص منفعل ہوا اور چپ رہا تب ایک اور شخص قوم میں سے بولا یا علی عبار و بلا طلحہ رحمہ اللہ نے کفایت کیا اسکا اور نہیں اٹھا مارو روز احد کیونکر تھا فرمایا علی علیہ السلام نے ہاں یوں تھا کہ خدا رحم کرے طلحہ پر تحقیق کہ میں نے اسکو دیکھا کہ اپنے تئیں اسنے سامنے رسول خدا صلعم کے سپر کر دیا تھا یعنی سینہ سپر ہوگیا تھا اور تلواروں میں وہ چھپ گیا اور گھر گیا تھا اور ہر طرف سے تیروں کی بوچھار آتی تھی اور وہ اس حالت میں واسطے رسول خدا صلعم کے سپر تھا تب اس کہنے والے نے کہا کہ ہر آئینہ وہ دن وہ تھا جسدن اصحاب رسول خدا صلعم ہوئے اور حضرت بھی اسی روز زخمی ہوئے پس علی علیہ السلام نے کہا میں حاضر تھا شاید سوں کہ میں نے رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے میں بھی اصحاب کے ساتھ در عار ہوتا اسعل حل من عدا اراں علی نے کہا اُس روز میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ اعدا کو ایک طرف میں نے کرتا تھا اور ایک طرف ابو دجانہ ایک گروہ کو اُنمیں سے ہنکاتا تھا اور ایک طائفہ کو انمیں سے ایک طرف سعد بن ابی وقاص ہنکاتا تھا یہاں تک کہ حق تعالی نے ان سب کو دور کیا اور اُس تہلکہ سے نجات تمام حاصل ہوئی اور اُسی روز میں نے دیکھا کہ انمیں سے ایک غول سلاح بند جدا ہوئے ہیں اور انمیں عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا پس میں تیغ بکف انکے درمیان ہنستا ہوا گھس گیا اور انھوں نے مجھپر ہجوم کیا تا آنکہ میں عبیر جیر تا ہوا آخر جماعت تک سوچا اور دو بار ایسیں مارتا ہوا پھر پڑا یہاں تک کہ ابھی جا پر لوٹ آیا ولیکن اجل نے مہلت دی تھی کیونکہ جاری کرتا ہے حق تعالے اس امر کو جو مقدر ہو گیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی حارث بن سلیم نے عثمان بن صفوان سے انھوں نے عمارہ بن حزیمہ سے انھوں نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اُس شخص نے جسنے حباب بن المنذر المجموح کو دیکھا تھا کہ وہ اُس روز تمہوکو مثل بھیڑ دل کے

بانٹتے تھے بعد ازان وہ لوگ اُنپر ٹوٹ پڑے یہان تک کہ لوگون نے کہا وہ قتل ہو گئے پھر وہ تیغ بکف میدان
مین نکلے اور وہ لوگ اُنسے متفرق ہو گئے اور جب جناب نے اُنکے ایک فرقہ پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر اپنے
لشکر مین جا ملے اور جناب خدمت مین نبی صلعم کی واپس آئے اور جناب اُس روز سربند سبز واسطے نشان
اپنے لشکر کے اپنے مغفر مین باندھے ہوے تھے اور اُس روز عبد الرحمان بن ابی بکر گھوڑے پر سوار غرق
آہن کہ سواے آنکھون کے کوئی عضو نہین دکھائی دیتا تھا پرے سے باہر نکلا اور ندا دی کہ ابا عبد الرحمان
بن عتیق سے کون لڑنے کو نکلتا ہے ہر آدمی نے کہا یہ سنکر ابو بکر اُسکی طرف چلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ
مین اُس سے لڑنے کو نکلتا ہون اور تلوار میان سے لی اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تلوار میان مین کر
اور اپنی جگہ پھر جا اور اپنی ذات سے ہمکو منفعت پہونچا اور رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن
عثمان کا مثل کسیکو نپایا سواے سپر کے کیونکہ وہ اُس روز خاص حضرت کی طرف متقابلہ کرتے تھے چنانچہ
رسول خدا صلعم جب داہنے بائین مڑ کے تیر چلاتے تھے تو اسیطرف شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ تلوار کے وار
سے دشمنون کو دفع کر رہے ہین یہان تک کہ حضرت گھر گئے تو شماس اُ حضرت پر سینہ سپر ہو گئے تاآنکہ
وہ قتل ہو گئے پس اسیوجہ سے حضرت فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن عثمان سا کسیکو نپایا مگر یہ کہ وہ سپر تھا
اور بعد تولیہ ورو گردانی کے مسلمین سے جس شخص نے حاضر ہونے سبقت کی وہ قیس بن محرث تھے
کہ مسکن بنی حارثہ تک جا کر مع ایک جماعت انصار کے بہت جلد پھر آ گئے اور مشرکین مین سے ایک
جماعت کا پھیر دیا اور انکے ہجوم مین گھس گئے پس اُس جماعت مین سے کوئی بھاگ نہ بچا تاآنکہ قتل ہو
اور قیس بن محرث انکو مار رہے تھے اور دفع کرتے تھے اپنی تلوار سے تاآنکہ انھون نے تنہا انھین سے چند
آدمیون کو قتل کیا پس اُن لوگون نے قیس کو نیزہ سے چھید لیا چنانچہ اُنکے بدن مین چودہ زخم سنان
پائے گئے کہ وہ سب اندر جسم کے کارگر ہو گئے تھے یعنے کاری لگے تھے اور دس زخم تلوار کے انکے بدن پر
لگے تھے اور ایسا ہوا کہ عباس بن عبادہ بن نضلہ و خارجہ بن زید بن ابی زہیرہ اوس بن ارقم بن زید پیش
وخصوصًا عباس باواز بلند کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمین اللہ و نبیکم یعنے بچاؤ اللہ و نبی تمھارا کہ یہ جو کچھ مصیبت تم پر
نازل ہوئی اسوجہ سے کہ تم لوگون نے اپنے نبی کا عصیان کیا یعنے نافرمانی و روگردانی کی حال آنکہ وہ تمسے
وعدہ فتح کا کرتے تھے مگر تمنے صبر نکیا بعد ازان عباس نے اپنے سر سے خود اُتار ڈالا اور اپنے تن سے زرہ
اُتار رکھی اور خارجہ سے کہا کہ تجکو میری زرہ و خود کی حاجت ہے انھون نے کہا مجھکو حاجت نہین
بلکہ جو تمھارا ارادہ ہے وہ ہی میرا بھی ارادہ ہے پس یہ سب کے سب قوم مشرکین مین گھس گئے اور عباس
یہ کہتے تھے کہ ہرگاہ رسول خدا صلعم مبتلاے مصیبت ہو گئے یعنے اگر شہید ہو سے اور ہم گوشہ چشم سے دیکھتے ہون

تو پھر کیا مدد ہماری اس پروردگار باقی رہا اور یہی کلمہ وہ رحمۃ بھی کہتے تھے کہ ہمارے لیے مثیل پروردگار ہمارا رب
نہ کچھ مدد کی حاجت ہے کوئی غنیمت ابی بن وا عباس کو تو سفیان بن حرب بن الیاس نے شہید کیا مگر ہاتھ بھی
اسکو دو ضربتیں ایسی ماری تھیں کہ اسکے دونوں زخم کاری لگے تھے تب لوگ اسکو رزمگاہ سے ستر دقت
اٹھا لیگئے اور وہ اسی حالت جراحت میں سال بھر رہا بعد اس کے زخم اسکا اچھا ہو گیا اور خارجہ بن زید بیوت
مجروح ہوئے کہ دس پندرہ زخم انکے بدن پر لگے تھے اسوقت صفوان بن امیہ انکے پاس گیا اور انکو پہچان کر
کہا کہ یہ شخص جو کہ اکابر اصحاب میں سے ہے اس وقت رمق جان باقی تھی میں اس نے انکو اسی حالت
میں شہید کیا اور اسی معرکہ میں اوس بن ارقم بھی شہید ہوئے اور صفوان بن امیہ کہتا تھا کہ حبیب بن
اساف کو کیسے دیکھا ہر کوئی کہ وہ انکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور اسی روز خارجہ کو مثلہ کیا تھا یعنے انکا گوش اور بینی
انکی کاٹ لی تھی اور صفوان کہتا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جسنے روز بدر میرے باپ کی زبان نکال لی تھی یعنے امیہ بن
خلف پدر صفوان پس اب میں نے اپنے دل کو تشفی و تسلی دی جب کہ میں نے اماثل و اکابر اصحاب محمد کو قتل کیا
چنانچہ ابن نوفل کو میں نے قتل کیا اور ابن ابی زہیر کو میں نے قتل کیا اور ابن اوس کو میں نے ہی قتل کیا
محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ روز احد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص اس تلوار کو لیتا ہے
جیسا کہ حق تلوار پکڑنے کا ہے لوگوں نے عرض کی و ما حقہ یعنے حق تلوار پکڑنے کا کیا ہے فرمایا دشمنوں کو
قتل کرنا عمر نے کہا یا رسول اللہ اس تلوار کو میں لونگا حضرت نے انکی طرف سے منہ پھیر لیا اور اس تلوار کو
اسی شرط پر پھر پیش کیا تب زبیر کھڑے ہوئے اور عرض کی یہ تلوار مجھکو عنایت ہو پس حضرت نے ان سے بھی
اعراض کیا تب عمر اور زبیر نے اپنے دلوں میں برا مانا بعد اس کے حضرت نے تیسری بار پھر اس تلوار کو پیش کیا
اسوقت ابو دجانہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں اس تلوار کو لونگا جیسا کہ حق اسکے لینے کا ہے پس حضرت نے
وہ تلوار انکو مرحمت کی چنانچہ جب انھوں نے مقابلہ دشمنوں کا کیا تو جو شرط اس تلوار کے لینے کی تھی وہ
وفا کی کہ اس نے داد تلوار کی خوب دی اسوقت ایک نے ان دونوں سے یا تو عمر نے یا زبیر نے کہا کہ واللہ
میں چاہتا ہوں کہ دیکھوں حال اس شخص کا کہ کیونکر اس طور پر کہ رسول خدا صلعم نے اسکو تلوار عطا کی اور
مجھکو اس سے باز رکھا تھا راوی نے کہا پس عمر انکے پیچھے پیچھے رہے اور بیان کرتے تھے کہ واللہ میں نے کسیکو نہیں دیکھا کہ
ابو دجانہ کے قتال سے بہتر قتال کی ہو والعتمیں نے انکو ایسا دیکھا کہ وہ ہی تلوار مارتے تھے یہاں تک کہ جب
وہ تلوار کند ہو جاتی تھی اور اندیشہ اس بات کا ہوتا تھا کہ یہ تلوار اب کچھ کام نہ کرے گی تو اسکو پتھر پر لگا کر تیز
کر لیتے تھے تب دشمنوں کو اس سے قتل کرتے تھے یہاں تک کہ وہ تلوار بامداد اس کے سدرش ترسود ہو گئی اور
ایسا ہوا تھا کہ جب رسول خدا صلعم نے ابو دجانہ کو تلوار دی تھی تو وہ درمیان دونوں صف یعنی سپاہ صفوف ظفر کے اکڑ کر چلے

ڈھال سے قدم اٹھاتے تھے کہ انکی رفتار مین ناز وتبختر تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم نے انکو اس روش کی رفتار سے
دیکھا تو فرمایا کہ ایسی رفتار کو یعنے اترا کر چلنے کو خدا ناپسند کرتا ہو مگر اس مقام کے پسند ہو اور اصحاب نبی مین
چار آدمی ایسے تھے جنہون نے درمیان لشکر کے شناخت کے واسطے اپنے سرون پر سرپیچ نشانی باندھے
تھے کہ ایک ان چارون مین ابودجانہ تھے انھون نے اپنے سر پر سربند سرخ باندھا تھا اسواسطے کہ جب ایسا
سربند باندھین تو قوم انکو پہچانین کہ اسنے خوب قتال کیا ہو اور علی رضی عنہ کا سربند پشمینہ سفید تھا اور
زبیر کا سرپیچ عمامہ زرد تھا اور حمزہ کا تمغہ پر شتر مرغ تھا اور ابودجانہ نے بیان کیا کہ اس روز مین نے ایک
عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے لوگون کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور بےشرمی کی شرم دلاتی تھی تب مین نے
اسپر تلوار اٹھائی اور پہلے مین اسکو مرد جانتا تھا پھر جب مین نے معلوم کیا کہ وہ عورت ہو تو مجکو ناگوار ہوا کہ
رسول خدا صلعم کی دی ہوئی تلوار سے عورت کو کیا مارون اور نام اس عورت کا عمرہ بنت الحارث تھا اور
کعب بن مالک کہتے تھے کہ روز احد مجکو بہت زخم لگے پھر مین نے جب دیکھا مثلہ کرنا قریش ہی کا ساتھ مشرکین کے
مقتولان مسلمین کو کراہت واقبح طور پر مثلہ کر رہے ہین تو مین وہان سے اٹھا اور قتلے سے علیحدہ جاکر ایک گوشہ مین
بیٹھا اور مین اپنے اس مقام سے کیا دیکھتا ہون کہ خالد بن الاعلم العقیلی زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے ہوئے
آہن مین سراپا غرق آگے بڑھا اور مسلمین کو گھیرتا تھا اور اپنے اصحاب سے کہتا تھا کہ گھیر لو مسلمانون کو جسطرح
چرواہے گلہ بھیڑون کا فراہم کر لیتے ہین وبآواز بلند کہتا تھا کہ اے گروہ قریش محمد کو قتل نکرو بلکہ اسیرون
کی طرح اسکو اسیر کر لو تاکہ ہم اسکو آگاہ کرین جو کچھ اسنے ہم لوگون کے ساتھ کیا اور اسکو زخمی کر کے مارین چنانچہ
وہ یہ کہہ رہا تھا کہ قزمان نے اسکی طرف قصد کیا اور اسکے شانے پر تلوار ماری کہ اسکے سینے تک مین نے کھلا دیکھا
بعد ازان قزمان نے اسکی تلوار لے لی اور پھر اکہ ایک شخص اور مشرکین مین سے سامنے قزمان کے آپڑا مین نے
اسکی دونون آنکھون کے سوا سے اور کچھ اسکے بدن سے نہین دیکھا یعنے اسباب حرب سے اسکا سارا جسم بجز
آنکھون کے ڈھکا ہوا تھا چنانچہ قزمان نے اسکو بھی ایک ضربت تلوار ایسی ماری کہ اسکو دو ٹکڑے کر دیا تب
ہم لوگون نے کہا یہ کون شخص تھا لوگون نے کہا ولید بن العاص بن ہشام تھا بعد ازان کعب نے کہا کہ مین اس روز
دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے مثل اس شخص کے کوئی اشجع بسیف ایسا تیغ بہادر نہین دیکھا بعد ازان اسکے لیے
جس بات سے مہر کر دی گئی پس اسی کی مہر ہو گئی یعنے جو کچھ اسکے حق مین ہونا تھا وہی ہوا راوی نے کہا کس بات
اسکے واسطے مہر کر دی گئی کعب نے کہا وہ یعنے قزمان اہل نار سے ہو چنانچہ اسی روز خودکشی کی یعنے اپنے تئین
آپ ہلاک کیا اور کعب نے بیان کیا اس روز مین نے یہ دیکھا کہ مشرکین مین سے ایک شخص زرہ وغیرہ اسباب
حرب پہنے ہوئے باآواز بلند کہتا ہو کہ گھیر لو گھیر لو جسطرح چرواہے بھیڑون کو اکٹھا کر لیتے ہین اور اسکا ترجمہ یون بھی ہو

کہ انکو باندھ کر حسنطح مشکیزہ یا تھیلہ پوست غنم وغیرہ کا باندھا جاتا ہے وہ یہ کہہ رہا تھا کہ ماکاد ایک مرد میں نے
سے ایسی زرہ پہنے ہوئے اسکے مقابل ہوا میں اسوقت ایک جگہ تھا کہ اس مسلم کے عقب ہو گیا اور اس
اس نے کھڑے ہو کر ایک نگاہ ہوں میں اندازہ کیا سامان اور آثار ہیبت دونوں کا شروع کیا تو دونوں میں نسبت
ہر چیز کے وہ کافر بہت زیادہ معلوم ہوا الغرض میں ان دونوں کو جو ایک مشرک اور ایک مسلم دو یار ہوئے تھے
دیکھ رہا تھا یہاں تک کہ جب وہ دونوں باہم مقابل ہوئے تو مسلم نے اس کافر کے شانے پر تلوار ماری کہ
اسکے سرین تک تلوار اتر گئی کہ مشرک دو ٹکڑے ہو گیا تب وہ مسلم اس سے جدا ہوا اور مجھسے کہنے لگا اے
کعب تونے یہ کیفیت دیکھی اور مجھے پہچانا میں ابو دجانہ ہوں اور ایسا ہوا کہ ایک صحابی تھے رشید الفارسی مولی
بنی معاویہ انہوں نے طرف ایک شخص کے مشرکین میں سے قصد کیا اور وہ بنی کنانہ سے تھا اور وہ لپیٹے
سراپا ڈھکا تھا یعنی اسباب حرب بہت سا پہنے تھا اور وہ رجز یہ کہتا تھا کہ میں ابن عویف ہوں اور اسوقت
سعد مولی حاطب اس سے قتال کر چکے تھے کہ اسنے انکو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دیا تھا تب رشید نے اس پر
حملہ کرکے اسکے شانے پر ایسی ضرب تلوار کی لگائی تھی کہ زرہ کاٹ کر اسکو دو ٹکڑے کیا اور وہ کہتے تھے لے
اس ضرب کو کہ میں غلام الفارسی ہوں یعنی یہ فارسی ہوں اور رسول خدا صلعم اسکی جرأت ضرب کو دیکھ رہے تھے ارشاد
اسکا کلام سنتے تھے تب فرمایا تو نے یہ کیوں نہ کہا کہ خذہا وانا الغلام الانصاری یعنی لے اس ضرب کو کہ میں غلام
الانصاری ہوں اور اسیوقت برادر ابن عویف پیش آیا اور کتوں کی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور کہنے لگا میں
ابن عویف ہوں تب رشید نے اس کے سر پر بھی تلوار ماری کہ خود سر اسکا کاٹ کر سر دو پارہ کیا اور حسب
تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے لگے لے اس ضرب کو میں غلام الانصاری ہوں پس رسول خدا صلعم نے
تبسم کیا اور فرمایا احسنت یا آفرین ہو ابا عبد اللہ پس اس روز یہ خطاب کنیت کا حضرت نے انکو عطا کیا حالانکہ
وہ لاولد تھے یعنی عبد اللہ کوئی انکا پسر تھا جسکے نام سے انکی کنیت ہوئی ہو اور ابو النمر الکنانی نے کہا روز احد
جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو میں مشرکین کے ہمراہ آگے بڑھا اور میں اپنے دس بھائیوں کے ساتھ آیا تھا
کہ چار انمیں سے قتل ہو گئے تھے چنانچہ اول جسوقت ہم طرفین سے باہم مقابل ہوئے تھے تو قوت و غلبہ واسطے
مسلمین کے تھا پس میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ میں مشرکین کے ساتھ بھاگنے والوں میں ہوں اور اصحاب نبی آگے
لشکر کے لیے آگے بڑھتے تا آنکہ میں بیابادہ مقام جماء تک پہونچا تھا کہ میں نے دیکھا کہ ہمارے خیل نے پھر عود کیا
میں نے خیال کیا کہ ہمارے خیل نے تو عود نہیں کیا مگر کوئی امر انکی رائے میں بہتر آیا ہوگا پس ہم بھی انھیں
قدموں پھر پڑے گویا کہ ہم شریک خیل تھے تا آنکہ ہمنے قوم کو دیکھا کہ بعض نے بعض کو آگے دھر لیا کہ بغیر نشان
معلوم مقاتلہ کر رہے ہیں یعنی باہمدیگر مخلوط ہو گئے ہیں ایک دوسرے کو نہیں پہچانتا کہ کسکو کون مارتا ہے

اور سلین کا علم تو برپا نہین ہر مگر ہمارے یہان کا نشان بنی عبد الدار مین سے ایک شخص کے ہاتھ مین ہر اور مین صداے شنا رہا تھا ہن اصحاب محمدؐ کی سنا تھا کہ وہ آپس مین پہچان کے واسطے کہتے تھے اَمِتْ اَمِتْ (یعنے اس لفظ کی تکرار سے آپس کے لوگ پہچانے جاتے تھے) تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ امت کیا چیز ہر اور مین دیکھتا تھا رسول خدا صلعم کو کہ اپنے اصحاب کے حلقہ مین ہین اور تیر انکے داہنے بائین سے نکل جاتے ہین اور سامنے انکے گر پڑتے ہین اور پیچھے کو گذر جاتے ہین اور اُس روز مین نے پچاس تیر چلائے اُنمین سے بعض تیر میرا اصحاب نبی کو لگا بعد ازان مجکو حق تعالےٰ نے اسلام کی ہدایت کی اور عمرو بن ثابت ابن وقش کو بھی اسلام مین بڑا شک تھا کہ قوم اُسکی درباب اسلام اُس سے کلام کرتی تھی اور جواب مین کہتا تھا کہ جو کچھ لوگ دربارۂ اسلام گفتگو کرتے ہین اگر مین اُسکو حق جانتا تو مین اُس سے تاخیر وانکار نکرتا چنانچہ جب روز اُحد ہوا تو اُسکا اسلام ظاہر ہوا کہ رسول خدا صلعم جسوقت اُحد مین تھے اُسنے اسلام قبول کیا اور اپنی تلوار پکڑ کر لڑنے کو نکلا جب قوم مشرکین مین پہونچا تو خوب قتال کرتا رہا اور ثابت قدم رہا جب بہت زخمی ہوا تو مقتولون مین نعش اُسکی پائی گئی اور جسوقت اُسمین کچھ جان باقی تھی تو مین اُسکے قریب گیا اُسوقت لوگ اُس سے کہرہے تھے کہ ای عمرو تجکو اس معرکہ مین کون لایا اُسنے کہا مجکو یہان اسلام لایا کہ مین ساتھ خدا اور اُسکے رسول کے ایمان لایا اور مین اپنی تلوار پکڑ کر حاضر رزمگاہ ہوا پس حق تعالےٰ نے مجکو شہادت نصیب کی یہ کہکے انھین لوگون کے ہاتھ مین دم نکل گیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا بے شک وہ اہل جنت سے ہر اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی خارجہ بن عبد اللہ بن سلیمان نے داؤد بن الحصین سے انھون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے انھون نے کہا مین نے ابوہریرہ سے سنا کہ وہ لوگون سے جو اُنکے گرد تھے کہتے تھے مجھے بتاؤ ایسا شخص جسنے کبھی نماز کا ایک سجدہ بھی خدا کے واسطے نکیا ہو اور وہ داخل جنت ہو گیا اور لوگ جواب سے ساکت تھے تب ابوہریرہ نے کہا وہ عمرو بن ثابت بن وقش ہر اور برادر بنی عبد الاشہل کا ہر اور **راویون** نے کہا کہ اسی طرح مخیریق ایک یہودی تھا علماء یہود سے اُسنے روز سبت جب رسول خدا صلعم اُحد مین تھے اپنی قوم سے کہا ای فرقہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ محمدؐ بے شبہہ نبی ہر اور نصرت اُسکی تمپر حق وواجب ہر اُن لوگون نے جواب دیا کہ آج تو یوم السبت ہر یعنے اسلیے کہ شریعت یہود مین روز سبت کوئی کام نہین کرتے تب مخیریق نے کہا لاسبت یعنے اسلام مین حکم سبت باقی نہین رہا یہ کہکے اُسنے اپنا ہتھیار لگایا اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ ہو لیا تا آنکہ شہید ہوا تب حضرت نے فرمایا مخیریق بہترین یہود تھا اور ایسا ہوا تھا کہ جب مخیریق نے اُحد کا قصد کیا تھا تو کہا تھا بطور وصیت کے کہ اگر مین قتل ہون تو میرا سارا مال مال محمدؐ کا ہر اُسکو صرف کرین جیسا اُنکو خدا حکم کرے پس وہ رسول خدا صلعم کا

عامہ صدقات تھا یعنے اُنکا صدقہ عام تھا اور حاطب بن امیہ جو منافق تھا اسکا بیٹا یزید بن حاطب مرد راستباز تھا
ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر ہوا اور جب وہ مجروح ہوا تو قوم اُسکو زخمی در مدینہ اٹھا لے گئے اور اُسکے گرد
بہو بیٹے اور ماں باپ بچے گھر والے اُسکے نزدیک بیٹھے ہوئے روتے تھے تب اُسکا باپ حاطب یہ حال دیکھکر کہنے لگا
واللہ تمہیں لوگوں نے اُسکے ساتھ ایسا کچھ کیا لوگوں نے کہا کیونکر ہمنے کیا اور ہمنے کیا کیا اُسنے کہا تمنے اُسکو
دھوکا دیا یہانتک کہ وہ لڑکے کو نکال کر مارا گیا بعد ازاں وہ تم میں سے اور ہی حالت میں ہو گیا یعنے
وہ تمہارا مسلمان ہو گیا کہ آخر کار تم اُس سے وعدہ جنت کا کرتے ہو کہ وہ اُس حالت میں داخل
جنت ہوگا وہاں آگے جنت ایک باغ ہے ماتا سے (یعنے گھاس پھوس ہے) تب اُن لوگوں نے
کہا قاتلک اللہ یعنے تجکو خدا ہلاک کرے اُسنے کہا ایسا ہی سہی اور اقرار اسلام نہ کیا اور کہا بداہ نے
کہ قزمان بنی ظفر میں شمار کیا جاتا تھا لیکن معلوم نہ تھا کہ کسکی اولاد میں ہے اور قزمان اس قبیلہ کے واسطے
دیوار محکم و مسلم تھا یعنے اُنکے لیے پناہ تھا اور وہ منقل محرد تھا کہ مرہم ہمراہ رکھتا تھا۔ رن اور لڑائیوں میں اُس
قوم و قبائل کے جو لڑائیاں واقع ہوئی تھیں تو اُنمیں شجاعت قزمان کی مشہور تھی چنانچہ جب وہ حاضر
اُحد ہوا تو اُسنے قتال شدید کیے کہ چند ناساب سواروں کو قتل کیا اور وہ خود بہت زخمی ہوا لوگوں نے
حضور میں رسول خدا صلعم کے ذکر کیا کہ قزمان بہت مجروح ہو گیا پس وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا
اہل جہنم میں سے ہے اور جب لوگوں نے قزمان سے کہا کہ اے ابو الغیداق تیرے تئیں شہادت مبارک ہو
اُسنے کہا تم لوگ مجکو کس بات کی بشارت دیتے ہو واللہ ہمنے قتال جو کیا ہے تو محض اپنی شرافت
آبائی پر لوگوں نے کہا ہم تجکو بشارت جنت کی دیتے ہیں اُسنے کہا جنت تو خردل یعنے ساگ کو ہی ہے واللہ ہمنے
قتال جنت پر کیا نہ نار پر بلکہ ہمنے اپنے حسب یعنے شرافت آبائی پر مقاتلہ کیا بعد ازاں قزمان نے
اپنی ترکش سے ایک تیر نکالکر اپنی گردن پر رگڑے دینے لگا باوجودیکہ پیکان تیر و پیکان تھا مگر گردن میں
درنگ ہوئی تب اُسنے تلوار کی نوک سینے میں اڑا کر اور قبضہ زمین پر رکھکر ایسا زور کیا کہ میلالیت کے پار ہو گیا
جب یہ رسول خدا صلعم اس بات کا ذکر کیا گیا تو فرمایا وہ اہل نار میں سے ہے اور راوی کہتے ہیں کہ عمرو
بن الجموح جو مرد اعرج یعنے لنگڑے تھے اُنکے چار بیٹے تھے جب روز اُحد ہوا تو وہ چاروں ہمراہ رسول خدا
صلعم کے جانثاروں میں مثل شیروں کے حاضر ہاتھ رہے جب روز اُحد ہوا اور عمرو آمادہ جنگ ہوئے تو
اُنکے بیٹوں نے ارادہ کیا تا اُنکو اس قصد سے باز رکھیں اور محبوس کریں اور لوگ کہنے لگے کہ تم لنگڑے ہو
تکلیف جنگ تمسے ساقط ہے اور ہم آپکے بیٹے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے ہیں ہم تمکو کافی ہیں
انہوں نے کہا خوب حال وہ تو جنت کو جاتے ہیں اور میں تمہارے پاس بیٹھا رہ جاؤں تب اُنکی مدد سے

۵۷ صدقہ عام سے اس مال کو صدقات عام میں صرف کیا کریں

بنت عمرو بن حرام نے کہا کہ مین اُنکو اسی طرف متوجہ و عازم دیکھتی تھی کہ اُنھون نے اپنی سپر اُٹھائی اور یہ دعا پڑھتے چلے اَللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ خِزْیًا یعنے اے پروردگار میرے مجکو میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار نہ پھیر یوین پس جب وہ گھر سے نکلے تو اُنکے بیٹے بھی ساتھ چلے و دربارہ خانہ نشینی کے فہمایش کرتے جاتے تھے پر اُنھون نے نمانا تا آنکہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے بیٹے ارادہ کرتے ہین کہ مجھے اس سعادت سے محروم رکھین اور آپ کے ساتھ چلنے سے روکتے ہین واللہ مین تمنا رکھتا ہون کہ اپنی اسی لنگڑی ٹانگ سے جنت مین مشی کرون حضرت نے فرمایا مگر تجکو حق تعالیٰ نے معذور کیا ہی تجپر جہاد واجب نہین ہی اور اُنکے بیٹون سے فرمایا تمپر لازم نہین ہی کہ اُسکو باز رکھو کیا عجب ہی کہ حق تعالیٰ اُسکو شہادت روزی کرے پس اُسکی راہ اور اُسکا پیچھا چھوڑ دو چنانچہ وہ اسی روز شہید ہوے اور ابوطلحہ نے بیان کیا کہ جب مسلمین بعد ہزیمت کے جمع ہوکر پھر آئے تھے تو مین نے عمرو بن الجموح کو دیکھا کہ وہ گروہ اول مین موجود تھے (یعنے جو لوگ متفرق نہوے تھے یا جو لوگ سب سے پہلے پھر آئے) گویا کہ اسوقت اُنکی کجی اور خمیدگی پاؤن کی طرف راہ ہون اور وہ یہ کہ رہے ہین کہ واللہ مین کمال مشتاق جنت ہون بعد ازان مین نے اُنکے پسر کو دیکھا کہ وہ بھی اُنکے پیچھے پیچھے جھپٹا چلا جاتا ہی یہان تک کہ وہ دونون باپ بیٹے ایک ساتھ شہید ہوے اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتونکے ساتھ گھر سے نکلین اور آخر روز تفحص خبر کرتی تھین اور اُس روز تک حکم حجاب نازل نہین ہوا تھا تا آنکہ جب منتہاے مقام حرہ پر پہونچین کہ وہ جگہ طرف وادی کے جاے ورود بنی حارثہ کی ہی وہان ہند بنت عمرو بن حرام خواہر عبداللہ بن عمرو سے ملاقات ہوئی اور وہ اپنے ناقہ کو ہانکتی تھی اور اُس ناقہ پر شوہر اُسکا عمرو بن الجموح اور بیٹا اُسکا خلاد بن عمرو اور بھائی ہند کا عبداللہ بن عمرو بن حرام جسکی کنیت ابوجابر تھی ان سب کی نعشین تھین تب عائشہ نے پوچھا تجھے کچھ خبر معلوم ہی تو پیچھے اپنے وہان لوگون کو کس طرح چھوڑ آئی ہی ہند نے کہا خیریت ہی رسول خدا صلعم بخیر و عافیت ہین اور ہر ایک مصیبت بعد اُسکے آسان ہی پھر ہند نے یہ پڑھا وَاتَّخَذَ اللّٰہُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ شُھَدَآءَ وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِھِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا یعنے خدا نے مومنین سے شاہد و شہید لیا ہی اور کافرون کو باعث غیظ اُنکے رد کیا کہ نہ پہونچے وہ خیر کو اور حق تعالیٰ واسطے مومنین کے قتال سے تئین کفایت کرتا ہی اور حق سبحانہ تعالیٰ بڑی قوت والا اور بڑا غالب ہی چنانچہ حضرت عائشہ نے کہا یہ سب جو ناقہ پر بار ہین تیرے کون مین ہند نے کہا میرا بھائی اور میرا بیٹا خلاد اور شوہر میرا عمرو بن الجموح ہی انھون نے پوچھا پھر تو اُنکو کہان لیے جاتی ہی اُسنے کہا مدینے مین اُنکو

دفن کرنے کے لیے جاتی دل پھر وہ اسے اونٹ کو ہانکتی لئی آخر جاتی اسکا زمین پر بیٹھ گیا میں نے کہا اسپر بہت
اسے کیا مار ہو اگر اس اونٹ پر دو دو بار بوجھ اٹھاتا ہے ولیکن اسوقت اسکو میں برخلاف اسکے دیکھتی ہوں خیر محمد
پھر اسے اسکو زجر کیا تب وہ کھڑا ہوا جب اسکو نے چلے مدینے کی طرف تو وہ ناقہ بیٹھ گیا اور
جب اسے اسکا رخ پھیرا احد جانے کو احد کی طرف تو وہ بہت جلد رواں ہوا آخر کو ہند رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئی اور حضرت کو اس بات سے خبر کی تو فرمایا یہ ناقہ مامور بامر خدا ہے بھلا
تیرے شوہر نے کبھی کچھ کہا تھا اسنے کہا ہاں یا رسول اللہ جب عمرو جانب احد عازم و متوجہ ہوا تھا تو اسنے
رو بقبلہ ہو کر یہ کہا تھا اللّٰھم لا تردنی الی اھلی خزیا وارزقنی شہادۃ یعنے اے پروردگار میرے مجکو
میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار پھیر لیو اور مجھے شہادت نصیب کیجیو فرمایا بس اسی وجہ سے ناقہ نہیں چلتا ہے
امعاشر العباد ہر آئینہ تم میں سے وہ لوگ ہیں کہ اگر خدا کو انہیں سے کسی بڑے نیکو کار کی قسم دیں تو وہ
عمرو بن الجموح ہے اے ہند جسوقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہے اس دم تک ہمیشہ ملائکہ اسپر سایہ کیے ہوئے
ہیں اور انتظار دفن میں بعد ازاں رسول خدا صلعم نے تا دفن ہونے ان شہیدوں کے وہیں توقف کیا و
بعد ازاں فرمایا اے ہند عمرو بن الجموح اور تیرا بیٹا خلاد اور تیرا بھائی عبد اللہ یہ سب جنت میں باہم یکدگر
رفیق ہیں ہند نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حق میں بھی خدا سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی انکی رفاقت
میں ہو جاوے جابر بن عبد اللہ نے کہا روز احد لوگوں نے فعل صبوح کا کیا یعنے صبح کی صبوحی کی انمیں
میرے باپ بھی تھے کہ بعد ازاں وہ سب شہید ہوئے اور کہا جابر نے کہ روز احد مسلمین میں سے جو لوگ
شہید ہوئے انمیں اول قتیل میرے باپ تھے کہ انکو سفیان بن عبد شمس ابو الاعور السلمی نے قتل کیا تھا اور
نماز جنازہ میرے باپ پر رسول خدا صلعم نے پڑھی تھی اور یہ امر قبل ہزیمت مسلمین کے ہوا تھا اور
جابر نے کہا جسوقت میرے باپ شہید ہوئے تو میری پھوپھی روتی تھیں تب حضرت نے فرمایا یہ کیوں
روتی ہو درحال آنکہ اسکو یہ مرتبہ ملا ہے کہ ہمیشہ دم تک فرشتے اپنے پروں کا اسپر سایہ کیے ہوئے رہے
اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے تھے کہ چند روز قبل از واقعہ احد کے میں نے مبشر بن عبد المنذر کو
خواب میں دیکھا تھا کہ انھوں نے مجھسے کہا تو تھوڑے دنوں میں ہمارے پاس آنے والا ہے میں نے
اس خواب ہی میں اس سے پوچھا تو کہاں ہے اسنے جواب دیا کہ میں جنت میں ہوں اور ہم سیر
کرتے پھرتے ہیں اسمیں جہاں چاہتے ہیں میں نے کہا کیا تو روز بدر قتل نہیں ہوا تھا اسنے کہا ہاں میں
قتل ہوا پھر زندہ کیا گیا چنانچہ اس خواب کا ذکر جب پیش رسول خدا صلعم کے ہوا تو فرمایا اے جابر یہ شہادت
تھی یعنے جو کہ خواب میں دیکھی تھی اور آنحضرت صلعم نے روز احد فرمایا کہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام کو

اور عمرو بن الجموح کو ایک قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ نعش ان دونون کی جب ملی ہی تو دونون کے
عضو عضو بدن ایسے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے تھے کہ دونون کے جسم از یکدیگر پہچانے نجاتے تھے اسلیے رسول خدا
صلعم نے حکم کیا کہ دونون کو ایک ساتھ ایک ہی قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے جو حکم کیا
کہ ان دونون کو ایک قبر مین دفن کرو تو اس لیے کہ ان دونون مین دوستی خالص تھی پس فرمایا کہ یہ دونو
جو دنیا مین باہم دوستدار تھے تو دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرو اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام
مرد سرخ رنگ فربہ اندام تھے و دراز قد تھے اور عمرو بن الجموح کشیدہ قامت تھے اسو جہ سے وہ دونون
پہچانے جاتے تھے و چونکہ قبر انکی نشیب مین سیل روان سے متصل تھی کہ جب اسپر پانی جاری ہوا تو ٹوٹی گئی
قبر کھل گئی نعشین دکھلائی دیتی تھین اور ان دونون پر دو کمل تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جسوقت عبد اللہ کے رخسار پر
زخم لگا تھا اسوقت ہاتھ انکا زخم پر تھا جب زخم سے ہاتھ انکا ہٹایا گیا تھا تو خون جاری ہوا پس ہاتھ انکا
پھر اسی زخم پر رکھدیا گیا تھا کہ خون تھم گیا چنانچہ اسی طرح چہرے پر ہاتھ رکھا نظر آیا جابر نے کہا مین نے
اپنے باپ کو قبر مین دیکھا گویا کہ وہ سوتے ہین اور کچھ تغیر انکے حال مین نہ آیا تھا لوگون نے پوچھا تو نے
انکے کفن کو کیسا دیکھا انھون نے کہا نمرہ یعنے جامہ صوفی کملی مین وہ کفنائے گئے تھے کہ اسمین انکا چہرہ
بطور خمار لپٹا ہوا تھا اور پانون انکے حرمل گھاس سے چھپے تھے پس مین نے اس نمرہ و حرمل کو
بدستور اسی حال و ہیئت پر پایا و حال آنکہ زمانہ چھیالیس برس کا گذر گیا تھا تب جابر نے لوگون سے
مشورہ کیا کہ اس نعش پر مشک سے استعمال خوشبو کا کیا جاوے مگر اصحاب نبی صلعم نے اس بات سے منع کیا
اور کہا اس قبر و نعش مین کچھ احداث یعنے کوئی نئی بات کرو اور بعضے کہتے ہین کہ معویہ نے جب ارادہ جاری کرنے
کظامہ یعنے نہر یا کاریز کا کیا اسوقت اسکے منادی نے مدینہ مین ندا دی کہ جسکے کوئی قتیل احد کا ہو وہ حاضر ہو
یعنے اگر کنکر کھودنے مین کوئی نعش نکل آوے تو وارث اسکا اسکو کسی جگہ دفن کرے تب لوگ اپنے مقتولون کے
لیے نکلے چنانچہ انکی نعشین تر و تازہ دو دو ایک ایک قبر مین پائی گئین ناگاہ ان شہدا مین سے ایک شخص پر
بیل آہنی پہونچا اس سے خون جاری ہوا ابو سعید خدری نے کہا اب کوئی منکر بعد مشاہدہ اس کرامت کے کبھی
انکار کریگا اور ایسا ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو و عمرو بن الجموح ایک ہی قبر مین پائے گئے اور اسی طرح خارجہ بن
زید بن ابی زہیر و سعد بن ربیع یہ دونون بھی ایک ہی قبر مین پائے گئے ولیکن قبر عبد اللہ بن عمرو و عمرو
بن الجموح کھل گئی تھی اسلیے کہ اس قبر پر سیل کاریز بہتا تھا اور قبر خارجہ و سعد بن ربیع کی چھوٹ رہی اسلیے کہ
وہ قبر گوشہ مین تھی چنانچہ ان دونون قبرون پر مٹی برابر کردی تھی اور جب مٹی کھودتے تھے اور کھودنے مین گرد اڑتی
تھی تو ان لوگون کو خوشبو مشک کی آنے لگی اور راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے جابر سے فرمایا اے جابر

میں مجکو جو تمہارے دل چاہے عرض کر بہت اچھا ہے اے باپ ماں آپ پر فدا ہوں فرمایا ہر آئینہ حق تعالے نے
تیرے باپ کو زندہ کیا اور اُس سے کلام کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے اپنے رب سے درخواست کر
اُسنے عرض کی میری آرزو یہ ہے کہ مجھ دنیا میں پھر رجوع کر دیں اور تیرے نبی کے ساتھ پھر قتل کیا جاؤں
بعد ازاں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر تیرے نبی کے ہمراہ مارا جاؤں تب حق تعالے نے فرمایا کہ ہمارا حکم
جاری ہو چکا ہے کہ لوگ بعد قتل و مرگ پھر رجوع طرف دنیا کے نہ کرینگے اور کہا راویوں نے کہ نسیبہ بنت کعب
مازنیہ جو کنیت سے راوی ہیں وہ روز جنگ احد میں شریک تھی کہ احد میں مع شوہر اور دو پسر اپنے حاضر ہوئی تھی
اور گھر سے صبح کو نکلی تھی اور اُسکے ہمراہ مشک بھی اور ارادہ رکھتی تھی کہ مجروحوں کو پانی پلادے پس اُسنے بھی
اُس روز قتال کی اور بارہ حصہ میں مبتلا ہوئی کہ اُسکو بارہ زخم برچھی اور تلوار کے لگے تھے چنانچہ ام سعد بنت سعد بن
ربیع نے کہا کہ میں اُس بی بی کے پاس گئی اور میں نے کہا اے خالہ تو اپنی کیفیت مجھسے بیان کر اُنھوں نے بیان کیا کہ
میں اپنے گھر سے صبح کو طرف احد کے نکلی اور میں دیکھتی تھی جو کچھ کہ لوگ کر رہے تھے اور میرے پاس ایک
مشک تھی اُسمیں پانی تھا تا آنکہ میں رسولِ خدا صلعم کی خدمت میں پہونچے اور حضرت اُسوقت اپنے اصحاب میں
تھے اور اُسوقت تک ظفر و غلبہ مسلمین کے لیے تھا پس جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو میں حضرت کے گرد ہوکر
قتال کرنے لگی اور اعدا کو حضرت کے پاس سے بضرب شمشیر دفع کرتی تھیں اور تیر مارتی تھی تا آنکہ میں زخمی ہو گئی
ام سعد نے کہا کہ پھر میں نے اُس بی بی کے شانے پر ایک زخم دیکھا کہ جسمیں غار و جوف تھا میں نے پوچھا اے
ام عمارہ یہ زخم تجکو کسکے ہاتھ لگا اُسنے کہا جب لوگوں نے حضرت کے پاس سے گریز کی تو ابن قمیہ
آگے بڑھا اور بآواز بلند کہنے لگا کہ مجھے بتاؤ کہ محمد کہاں ہیں اگر وہ بچ گئے تو پھر میں نہ بچونگا اسوقت مصعب
بن عمیر آگے آئے اور کچھ اور لوگ بھی اُنکے ساتھ تھے کہ اُنمیں میں بھی تھی تب ابن قمیہ نے مجھپر یہ ضربت
لگائی میرا سر بھی پیٹے باوجود زخمی ہونے کے میں نے بھی اُسکو کئی ضربتیں ماریں مگر اُس دشمن خدا پر دو زرہیں
تھیں پس اس صورت میں کوئی ضربت کارگر نہ ہوئی ام سعد نے کہا کہ پھر میں نے پوچھا تیرے ہاتھ میں کیونکر
یہ صدمہ پہونچا اُسنے کہا یہ صدمہ مجکو روز جنگ یمامہ کے پہونچا کہ وہاں جب اعراب نے لوگوں کو شکست دی
کہ سب بھاگے جاتے تھے اُسوقت انصار نے ندا دی کہ آؤ ہمارے ساتھ ہو لیوے ہم تم باہم ہو جاویں پس انصار
آملے اور مجتمع ہو گئے اور میں بھی اُنکے ساتھ تھی یہانتک کہ جب ہم لوگ حدیقۃ الموت میں پہونچے تب وہاں
ہم لوگوں نے ایک ساعت قتال کی تا آنکہ ابو دجانہ باب حدیقہ پر شہید ہوئے اُسوقت اندر حدیقہ کے میں گھس گئی
اور اُس دشمن خدا مسیلمہ کو میں تلاش کرتی تھی اور ارادہ قتل اُسکا رکھتی تھی چنانچہ اُنمیں سے ایک شخص
میرے سامنے آیا اور میرے ہاتھ پر وار کر کے قطع کیا اور واللہ حدیقہ میرے تئیں باہر آنے سے مانع نہ تھا مگر

بیان اس حدیث پر واسطے جو میری ناکرانکے قتل سے مطلع ہوں یہان تک کہ مین اس خبیث مردہ مقتول پر پہنچی اور میرا بیٹا عبداللہ بن زید المازنی کپڑے سے اپنی تلوار صاف کر رہا تھا مین نے کہا تو نے اسکو قتل کیا اسنے کہا ہان مین نے قتل کیا تب مین نے سجدۂ شکر کیا اور ضمرہ بن سعید اپنی جدہ سے سنکر ذکر کرتے تھے کہ میری جدہ احد مین حاضر ہوتین لوگون کو پانی پلاتی تھین انھون نے کہا مین نے سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے مقام نسیبہ بنت کعب کا آج کے روز مقام فلان وفلان سے بہتر ہی اور حال یہ ہو کہ حضرت اُسکو اس روز قتال شدید کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور وہ اپنے کپڑے سے کمر مضبوط باندھے تھی تاآنکہ زخمی ہوئی تیرہ زخم لگے تھے پھر جب اس بی بی نے وفات پائی تو مین غسل دینے والیون مین تھی اسوقت مین نے اُسکے زخمون کو ایک ایک شمار کیا تو وہ سب تیرہ تھے اور کہا مین دیکھتی تھی ابن قمیہ کو جسوقت اُسنے اس بی بی کے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکا زخم بہت گہرا تھا کہ سال بھر اُسکی دوا کی بعد ازان رسول خدا صلعم کے منادی نے براے جنگ حمراء الاسد کے ندا دی تب اس بی بی نے اس زخم کو اپنے کپڑے سے خوب کس کے باندھا مگر خون بہنے سے اسمین کچھ قوت باقی نرہی تھی یہانتک کہ ہم لوگ ساری رات اُٹھ بیٹھ رہے اور زخم کی تکمید تاصبح کرتے رہے اور جب کہ رسول خدا صلعم نے حمراء سے مراجعت فرمائی اور ہنوز اپنے دولت منزل مین داخل نہین ہوئے ہین کہ عبداللہ بن کعب بن المازنی کو پاس اس بی بی کو واسطے عیادت کے بھیجا پس عبداللہ پھرے اور حضرت کو اُسکی سلامتی سے خبر دی پس آنحضرت صلعم اس بات سے خوش ہوے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالجبار بن عمارہ نے عمارہ بن غزیہ سے اُنھون نے کہا کہ جبکہ ام عمارہ نے بیان کیا کہ مین اپنے تئین دیکھتی تھی کہ جسوقت لوگ رسول خدا صلعم کے پاس گریزان ہوے اور حضرت کے پاس سواے چند آدمیون کے کہ دس بھی پورے نہون گے باقی رہ گئے تھے اور مین اور دونون بیٹے میرے اور شوہر میرا ہم چارون پیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور دشمنون کو دفع کرتے تھے اور لوگ حضرت کے پاس سے بھاگے جاتے تھے اور حضرت نے جب دیکھا کہ میرے پاس سپر نہین ہی تو حضرت نے ایک شخص بھاگنے والے کو دیکھا کہ اسکے پاس سپر تھی فرمایا ای صاحب سپر اپنی سپر کو اس شخص کے تئین حوالہ کر جو قتال کر رہا ہو تب اُسنے اپنی سپر ڈال دی مین نے اسکو اٹھالی اور اُسکو حضرت کے سامنے روکے تھی اور سواران مشرکین ہمپر اپنا وار کر رہے تھے اگر وہ لوگ بھی مثل ہمارے پیادہ ہوتے تو انشاءاللہ ہم اُنکو مار لیتے چنانچہ ایک سوار اُنمین آگے بڑھا اور مجھپر تلوار چلائی مین نے اسکو سپر پر لی پس اُسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور وہ پھر کر چلا کہ مین نے اُسکے گھوڑے کو لی کیا تا آنکہ وہ پشت پر پیٹھ چت گرا اُسوقت نبی صلعم نے باواز بلند فرمایا ای پسر ام عمارہ آگے اُٹھ جلد جا اپنی ماں کی خبر لے اُسکی اعانت کر ام عمارہ نے کہا کہ پس میرے بیٹے نے اُسپر میری اعانت کی یہان تک کہ میں نے اُسکو شعوب میں وارد کیا یعنے مار ڈالا

جوادا ترک کیا اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ عمرو بن یحییٰ سے اُنہوں نے
اپنے باپ سے اُنہوں نے عبداللہ ابن زید سے اُنہوں نے کہا میں اُس روز مجروح ہوا کہ ایک شخص نے گویا کہ وہ
دقل تھا میرے بائیں بازو پر تلوار ماری اور پھر اُسنے مجھپر حملہ کیا اور میرے پاس سے چلا گیا اور خون میرے زخم کا
تھمتا نہ تھا تب حضرت نے فرمایا اپنے زخم پر پٹی باندھ لے اُسوقت میری والدہ میرے پاس آئیں اور انکے پاس پٹی
چند کپڑے کی موجود تھیں کیونکہ اُنہوں نے اسی خیال سے چند پٹیاں زخموں کے لیے تیار کر رکھی تھیں تب میں نے
اپنے زخم کو باندھ لیا اور حضرت صلعم کھڑے ہوئے دیکھتے تھے بعد ازاں میری والدہ نے کہا بیٹا جلد جا اور قوم کو مار
اور حضرت فرماتے تھے یَا اُمَّ عُمَارَةَ مَنْ یُطِیْقُ مَا تُطِیْقِیْنَ کہ کون ایسی طاقت رکھتا ہے جیسی تو طاقت رکھتی ہے
یعنی جو کچھ تجھسے ہو سکتا ہے دوسرا کون کر سکتا ہے ام عمارہ نے کہا پھر وہ شخص جسنے مجھے تلوار ماری تھی آگے بڑھا
تب حضرت نے فرمایا یہی شخص تیرے بیٹے کا بھی تلوار مارنے والا ہے ام عمارہ نے کہا پھر میں اس سے مقابل
آئی میں نے اسکی ران پر تلوار ماری کہ وہ گر پڑا اسوقت میں نے رسول خدا صلعم کو ہنستے دیکھا یہانتک
کہ مجھے دندان مبارک دکھائی دئے بعد ازاں حضرت نے فرمایا اے ام عمارہ آخر تو نے بدلہ لیا بعد ازاں
ہم اُسپر جا پہنچے اور ہتھیار سے حملہ و غلبہ کرنے لگے یہانتک کہ اسکو قتل کیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
شکر ہے اس خدا کو جسنے تجکو ظفر یاب کیا اور تیرے دشمن سے تیری آنکھوں کو ٹھنڈا کیا اور بدلا تیرا تجکو آنکھوں سے
دکھا دیا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھے خبر دی یعقوب بن محمد نے موسیٰ بن ضمرہ بن سعید سے انہوں نے
اپنے باپ سے اُنہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یعنی اُنکے عہد دولت میں چند مرطین کہ
صوف وغیرہ سے بنے ہوئے کہیں سے آئے تھے اُنمیں ایک کلیم بڑا چوڑا لانبا اور بہت خوب بنا ہوا تھا مردم
حضار میں سے بعض نے کہا کہ یہ چادر اس قیمت کا ہے کاش آپ اس چادر کو صفیہ بنت ابی عبید کے
تئیں جو زوجہ عبداللہ ابن عمر کی ہے بھیجدیتے (یعنی اپنی بہو کو بھیجدیجیے) اسلیے کہ وہ ابھی کم سن ہے اور
عبداللہ بن عمر کے پاس داخل ہوئی ہے (یعنی تازہ دلہن ہوئی ہے اُنکے لیے زیبا ہے) عمر نے کہا میں اس
کلیم کو اس شخص کے تئیں بھیجوں گا جو صفیہ سے زیادہ تر حقدار ہے وہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب ہے کیونکہ میں نے
احد رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ جب جب میں نے داہنے بائیں اپنے مڑکے دیکھا تو ام عمارہ ہی کو دیکھا
کہ وہ میرے قریب قتال کر رہی ہے اور واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سعید ابن ابی زید نے
مروان بن ابی سعید بن المعلی سے اُنہوں نے بیان کیا کہ کسی نے ام عمارہ سے پوچھا کہ ام عمارہ روز احد
کیا قریش کی بھی عورتیں اپنے شوہروں کے ہمراہ ہو کر قتال کرتی تھیں ام عمارہ نے کہا اعوذ باللہ واللہ
یعنی خدا کی پناہ ہرگز ایسا نہیں ہوا میں نے اُنکی عورتوں میں سے کسی عورت کو نہیں دیکھا کہ اُسنے تیر چلایا ہو

یا پچھاڑا ہو مگر مین نے یہ دیکھا کہ اُن عورتون کے پاس دف و دہل باجے تھے کہ بجابجا کے اپنی قوم کو اُنکے فرد سے مقتولان بدر یاد دلاتی تھین اور اُنکے ساتھ سرمہ دانیان اور سلائیان تھین کہ جب کوئی اُنکے مردون مین سے بھاگتا تھا یا نامردی سے ٹھہر جاتا تھا تو وہ عورتین سرمہ دانی اور سلائی پیش کرتی تھین اور کہتی تھین کہ وہ عورت ہی (یعنے عورتون کا سنگار کرے) اور مین نے اُن عورتون کو دیکھا کہ منہ پھرائے بھاگی جاتی تھین اور دامن کمر مین لپیٹے ہوے تھین اور اُنکے مرد گھوڑون پر سوار اُنکے ساتھ سے جان بچاکے منہ چورائے بھاگے جاتے تھے تاآنکہ اور عورتین بھی اُن مردون کے پیچھے پیچھے بھاگی جاتی تھین اور راہ مین گر گر پڑتی تھین اسوقت مین نے ہند بنت عتبہ کو دیکھا کہ وہ قوی ہیکل اور بھاری ڈیل کی عورت ہی اور وہ خوشخو تھی چنانچہ سوارون سے خوف زدہ ہو کر ایسا جا بیٹھی ہی اور چل نہین سکتی ہی اور اُسکے ساتھ ایک دوسری عورت بھی ہی یہان تک کہ اُسکی قوم کے لوگ ہم پر پھر پڑے پس وہ لوگ ہمسے اپنی فیروزی کو پہونچے جسقدر پہونچے اور ہمکو اُس روز جو کچھ صدمہ منجانب تیراندازون کے پہونچا اسلیے کہ اُنھون نے نافرمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی تھی پس اجر و ثواب اُس مصیبت کا ہم خدا سے طلب کرتے ہین اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے اُنھون نے حارث بن عبداللہ سے اُنھون نے کہا مین نے سُنا عبداللہ بن زید بن عاصم سے وہ کہتے تھے کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر احد ہوا جب حضرت کی خدمت سے لوگ متفرق ہو گئے تو مین حضرت کے قریب گیا اسوقت میری والدہ دشمنون کو اُنسے دفع کر رہی تھین تب مجھسے حضرت نے فرمایا ای پسر ام عمارہ مین نے کہا حاضر ہون فرمایا رمی کر مین نے اُنکے حضور مین ایک سوار کو مشرکین مین سے پتھر مارا وہ پتھر اُسکے گھوڑے کی آنکھ پر پڑا گھوڑا ایسا تڑپا کہ وہ آپ بھی گرا اور اُسکا سوار بھی گرا تب مین نے اُسکے اوپر اسقدر پیہم پتھر پر پتھر مارے کہ اوسپر انبار ہو گیا اور آن حضرت صلعم ملاحظہ کرکے تبسم فرماتے تھے اسوقت حضرت نے میری والدہ کے شانے پر زخم دیکھکر فرمایا اُمَّکَ اُمَّکَ یعنے خبر لے اپنی مان کی اُسکے زخم پر پٹی باندھ حق تعالے برکت نازل کرے تم لوگون پر اہل بیت سے (یعنے تم اہلبیت پر کہ تم لوگ ایک گھر والون مین سے ہو) اور فرمایا مقام تیری مان کا (یعنے رتبہ و درجہ اُسکا) بہتر ہی مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرے ربیب کا (رابک یعنے تیری مان کے شوہر کا) بہتر ہی مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرا بہتر ہی مقام فلان و فلان سے حق تعالے تم لوگ اہل بیت پر رحم کرے تب میری والدہ نے عرض کی یارسول اللہ آپ حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ ہمکو جنت مین آپ کا رفیق کرے چنانچہ حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ رُفَقَائِی فِی الْجَنَّۃِ یعنے ای پروردگار اِن لوگون کو جنت مین میرا رفیق کر اسوقت میری والدہ نے کہا اب کیا پروا ہی اُس مصیبت سے جو مجکو دنیا مین پہونچی

اور راوی کہتے ہیں کہ حنظلہ بن ابی عامر نے عقد نکاح کیا جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی بن سلول سے ناگاہ
اس دلہن کو اپنے گھر میں اس شب کو لائے جسکی صبح کو قتال احد کا تھا اور حنظلہ نے رسول خدا صلعم سے
اجازت لے لی تھی کہ شب باشی عروس کے پاس کریں جب صبح ہوئی تو نماز صبح کی پڑھکر ارادہ روانگی کا طرف
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا اسوقت جمیلہ اُنسے لپٹ گئیں تو وہ اس بی بی کے پاس ٹھہر گئے بعد اس کے
جدا ہوکر عزم روانگی کا کیا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل از خروج حنظلہ کے اس بی بی نے کسیکو بھیجکر اپنی قوم کے
چار آدمی کو بلا لیا تھا لیکن انکو شاہد کیا اس بات پر کہ حنظلہ اس سے ہم بستر ہوئے ہیں چنانچہ لوگوں نے بعد اس
واقعہ کے جب اس بی بی سے پوچھا کہ تو نے حنظلہ پر اُن لوگوں کو کیوں شاہد کیا تھا اسنے جواب دیا میں نے دیکھا
تھا کہ گویا آسمان کھل گیا ہے اور حنظلہ اسمیں داخل ہوئے ہیں اور آسمان پھر بدستور ملگیا ہے تب میں نے
جانا کہ یہ انکے لیے شہادت ہے اسلیے لوگوں کو میں نے اُن پر شاہد کیا اس امر میں کہ وہ ہمبستر ہوئے چنانچہ
اسی شب سے اس بی بی کو حمل عبد اللہ بن حنظلہ کا ہوا تھا اور بعد شہادت حنظلہ کے ثابت بن قیس نے
اس بی بی سے نکاح کیا تھا کہ وہ محمد بن ثابت بن قیس کو جنی تھی القصہ حنظلہ نے اپنا ہتھیار لیا اور گھوڑے پر
سوار ہوکر رسول خدا صلعم سے لاحق ہوئے اور اسوقت آں حضرت صلعم صفوں کو آراستہ و مرتب کر رہے تھے جب
مشرکین بھاگنے لگے تھے تو حنظلہ بن ابی عامر ابو سفیان بن حرب کے سامنے آئے اور اسکے گھوڑے کو پے کیا
وہ گھوڑا تڑپکر گر پڑا تب ابو سفیان بن حرب زمین پر لوٹنے لگا اور شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش میں ابو سفیان
بن حرب ہوں اور حنظلہ اسکو ذبح کیا چاہتا ہے ہر چند وہ اپنی صدا لوگوں کو سناتا تھا مگر بھاگنے میں کسی نے
اسکی طرف التفات کی مگر اسود بن شعوب اسکی مدد کو آیا اور حنظلہ پر حملہ کیا اور بھالا مارا کہ پار ہو گیا اور
اسی سے اُنکو زخم لگے ہوئے تھا لیکن حنظلہ برچھی میں چھدے ہوئے اس سے قریب ہوئے تب اسنے دوسرا ضرب لگاکر
انکو شہید کیا اور ابو سفیان وہاں سے پاپیادہ بھاگا اور دوڑتا ہوا قریش سے جا ملا اور اسود بن شعوب بھی
گھوڑے سے اُتر کر ابو سفیان کے پیچھے پیچھے آیا چنانچہ قول ابو سفیان کا ہے کہ جب حنظلہ شہید ہوئے تو اُسکے
والد انکی نعش پر سے گذرے اور نعش انکی پہلو میں حمزہ بن عبد المطلب اور عبد اللہ بن جحش کے پڑی تھی تب انکے
والد نے اپنے دل سے خطاب کر کے کہا کہ اس واقعہ سے پہلے میں تجکو اس شخص یعنے حنظلہ سے ڈراتا تھا اے
قوم حنظلہ اپنے والد کے ساتھ نیکوکار تھا اور تو بزرگ شخص تھا اپنی حیات میں و ہر آئینہ ممات تیری ساتھ
امور اصحاب اور ہمراہ اشراف قوم کے ہوئی اگر حق تعالی جزائے خیر اس شہادت کی حمزہ کو جو اور کسیکو اصحاب
محمد میں سے عطا کیے تو تجکو بھی جزائے خیر مرحمت کرے بعد ازاں اسنے پکار کر کہا اے گروہ قریش حنظلہ کو مثلہ کرنے
لیے اسکی نعش سے ناک کان نہ کاٹو اگرچہ وہ ہمارے اور تمھارے خلاف تھا پر اسلیے کہ وہ حسن امر کو

خبر جانتا تھا اسمین اُسنے اپنی جان کو دریغ نکیا اور نہ بچایا چنانچہ اور لوگون لاش مثلہ کی گئی یعنے گوش و
بینی بریدہ ہوئی اور لاش حنظلہ محفوظ و مسلم رہی اور اول جسنے اصحاب نبی صلعم کو مثلہ کیا تھا وہ ہند تھی اور
اُسی نے اپنی ساتھ والیون عورتون کو حکم کیا کہ نعش شہدا کے کان و ناک کاٹ لیوین پس کوئی عورت ایسی
نتھی کہ جو چوریان بازوبند اور کڑے اور پازیب پہنے ہو یہان تک کہ سواے حنظلہ کے سات شہدا کی لاشون کو
انھون نے مثلہ کیا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے مین نے ملائکہ کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو مابین آسمان
و زمین کے ایک چاندی کے بڑے طشت مین مار مزن سے دیتے آب باران ابر سپید سے) غسل میت
دیتے تھے ابو اُسید الساعدی نے کہا ہم نے یہ سنکر حنظلہ کی نعش پر جاکر دیکھا تو واقع مین اُسکے سر سے پانی ٹپک
رہا ہی ابو اسید کہتے ہین کہ مین یہ حال دیکھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس واقعہ سے خبر دی تب
حضرت نے کسیکو پاس زوجہ حنظلہ کے بھیجکر پچھوایا تو اُس بی بی نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس سے حنظلہ حالت
جنب مین نکلے تھے اور مروی ہی کہ وہب بن قابوس المزنی مع اپنے برادرزادہ حارث بن عقبہ بن قابوس نے
اپنی اپنی بھیرین ساتھ لیے ہوے جبل مزینہ سے مدینہ مین آئے تو مدینے کو خالی پایا مگر باقی تھے اطفال
و زنان تب اُن دونون نے پوچھا کہ مردمان شہر کیا ہوے لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم مشرکین قریش
سے قتال کرنے احد کو گئے ہین تب اُن دونون نے کہا کہ بعد معاینہ ایسے حال کے اب ہم بھی اُنکے
پیچھے جاتے ہین بعد ازان وہ دونون مدینے سے نکلکر احد مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے اور
لوگون کو مصروف بقتال دیکھا اور اُسوقت تک ظفر و غلبہ واسطے رسول خدا صلعم اور واسطے اصحاب کے تھا
پس وہب و حارث بھی ساتھ مسلمین کے لوٹ مین مشغول ہوے اور مشرکین بطریق تاخت آپہونچے چنانچہ آنکے
عقب سے پر اسوارون کا آپڑا یعنی خالد بن الولید و عکرمہ بن ابی جہل دونون تھے پس وہ لوگ آکر
باہم مختلط ہوگئے تا آنکہ اُن دونون یعنے وہب و حارث نے اشد قتل کی اور جب ایک گروہ مشرکین کا جدا
ہوکر مقابلہ پر آیا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین سے اس فرقہ کے لیے کون روکنے والا ہی وہب
بن قابوس نے عرض کی مین یا رسول اللہ پس وہب کھڑے ہوے اور اُنکو تیر مارنے لگے یہان تک کہ وہ
لوگ پلٹ گئے بعد ازان ایک اور گروہ اُنکا سامنے آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اس گروہ کے لیے
کون ہی پھر مزنی نے عرض کی مین حاضر ہون یا رسول اللہ پس وہب مزنی پر کھڑے ہوے اور اُن
لوگون کو تلوار سے دفع کیا یہان تک کہ وہ لوگ لوٹ گئے اور وہب بھی اپنی جگہ پر پھر آئے بعد ازان ایک اور
کتیبہ نظر آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا ان لوگون کے لیے کون کھڑا ہوتا ہی مزنی نے عرض کی یا رسول اللہ
مین موجود ہون حضرت نے فرمایا اُٹھو کھڑا ہو اور شاد باش ہو جنت سے تب وہب مزنی شادان و فرحان

کھڑے ہوئے اور کہنے لگے واللہ میں کسی کو آرام لینے نہ دونگا اور نہ خود آرام کرونگا چنانچہ وہ سب کھڑے ہوئے
اور ان لوگوں کے درمیان گھس گئے اور تلوار کرنے لگے اور آں حضرت صلعم اور سائر مسلمین دیکھ رہے تھے
یہاں تک کہ انکے لشکر کے منتہا پر نکل گئے اور حضرت دعا کرتے تھے کہ اللہم ارحمہ یعنی اے پروردگار انپر
رحم کر پھر یاران وہب پھر کر بیچ انکے در آئے اور برابر یہی حال رہا آخر اعدا نے انکو گھیر لیا اور انکی تلواریں
اور برچھیاں انپر پڑنے لگیں پس انکو انھوں نے قتل کیا اور اس روز انکے بدن میں بیس زخم
نشان پائے گئے کہ تمام وہ زخم مقتل میں لگے تھے (اور مقتل جسم انسان میں اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں زخم
و ضرب لگنے سے آدمی مرجاتا ہے) اور اس روز لاش انکی بہت بری طرح سے مثلہ کی گئی
یعنی ناک کان کاٹ لیا تھا اسکے بعد ان کا برادر زادہ حارث بن عقبہ بن قابوس بھی کھڑے ہوئے
اور قتل کیا اور بزرگ ایسے خوب قتال کی یہاں تک کہ شہید ہوئے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے
تھے جو بہتر موت جسپر میں ایسا مرنا چاہتا ہوں وہ موت ہے جسپر مزنی مرے اور بلال بن الحارث المزنی بیان کرتے
تھے کہ ہم لوگ ساتھ سعد ابن ابی وقاص کے جنگ قادسیہ میں حاضر تھے جب ہماری فتح ہوئی اور غنائم
درمیان ہمارے تقسیم ہوئی پس ایک جوان اہل قابوس کا مزنیہ میں سے اپنے حصہ سے محروم رہ گیا تھا
میں سعد کے پاس گیا اسوقت وہ سوکر اٹھے تھے انھوں نے کہا بلال میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا مرحبا
تم خوب آئے اور یہ شخص کون تمہارے ساتھ ہے میں نے کہا یہ شخص میری قوم میں آل قابوس سے ہے
تب سعد نے کہا اے جوان تو اس مزنی کا کون ہے جو روز احد شہید ہوا اس جوان نے کہا میں اس مزنی
کے بھائی کا بیٹا ہوں سعد نے کہا مرحبا و اہلا یعنی تیرے آنے سے دل شاد ہوا اور آرام جان ملا حق تعالے
تیرے دیکھنے سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرے یہ وہ شخص تھا یعنی وہب مزنی کہ روز احد میں نے اس سے ایسا
مشہد و مقتل دیکھا کہ کسی اور سے نہیں دیکھا چنانچہ میں نے اس روز دیکھا کہ مشرکین نے ہمکو چاروں
طرف سے گھیر لیا اور رسول خدا صلعم ہمارے بیچ میں تھے اور گروہ گروہ غول غول ہر طرف نظر آتے تھے
اور آں حضرت صلعم لوگوں پر نگاہ ڈالتے تھے اور انکے کثرے سے انکی قیا دتمناسی کرتے تھے اور
فرماتے تھے کہ اس غول سے کون مقابلہ کرتا ہے تو مزنی کہتا تھا یا رسول اللہ میں قتال کرونگا اور پھر
جب حضرت اعادہ اس ارشاد کا کرتے تھے تو مزنی بھی ہر مرتبہ اپنے اسی جواب کو عرض کرتا تھا پس مجھے
نہیں بھولتا ہے آخر مرتبہ کہ آخر کو وہ کھڑا ہوا تھا جب آنحضرت صلعم نے فرمایا اٹھ کھڑا ہو اور شادمانی
جنت کی حاصل کریں وہ اٹھ کھڑا ہوا سعد نے کہا تب میں بھی کھڑا ہوا اور انکے پیچھے پیچھے چلا خدا
خوب جانتا ہے کہ اس روز جسطرح وہ طالب شہادت تھا میں بھی مثل انکے طلب کرتا تھا چنانچہ میں

درمیان لشکر مشرکین کے گھس گیا یہان تک کہ دوبارہ انہین پر چہر گیا اور اعدا اسکو قتل کرچکے تھے اور سب مجہے آرزو تھی کہ واللہ اس روز اسکے ساتھ مجکو بھی شہادت نصیب ہو ولیکن میری ماں سے تاخیر کی بعد ازان سعد نے اس جوان کا سہم اسی وقت طلب کیا اور اسکو وہ دیا اور کچھ زیادہ بھی دیا اور کہا تجھے اختیار ہے کہ ہمارے پاس قیام کرخواہ اپنے اہل کی طرف بازگشت کر بلال نے کہا نہین یہ جوان رجوع بطرف اہل چاہتا ہے پس ہم دونون پھر سے ورس نے کہا میں حاضر تھا تو مین نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مزنی کی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے خدا تجھسے راضی ہو پس مین شبہہ تجھسے راضی ہون بعد ازان مین نے دیکھا کہ آن حضرت اپنے دونون پانون سے اسکی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے کہ کسقدر اسکو زخم لگے ہین اور میرے تئین خوب معلوم تھا کہ اسوقت اسکی قبر پر کھڑے رہنا حضرت کو بہت شاق و دشوار تھا یہان تک کہ وہ لحد مین گئے تو انکی نعش پر ایک چادر تھی اسپر نقش سیاہ و سرخ (یعنے بیل بوٹہ و نشان وغیرہ کے) بنے تھے کہ حضرت نے اس چادر کو کفن بنا کر انکے سر مین بطور خا بینے سیرح کے لپیٹا اور اسکو طول مین دراز کیا تو وہ نصف رانون تک پہنچی پس حکم کیا تو ہمنے گہاس جہوس جمع کیا اور اس مین انکے دونون پانون پر پہیلا دیا بعد ازان حضرت وہان سے اپنی جا کی طرف پہرے پس نہ تھی کوئی ایسی صورت میرے مزنی کی جو مجھے محبوب زیادہ ہو اس بات سے کہ مین ملاقات کرون خدا کی شکل حالت موت مزنی کے اور راویون نے بیان کیا کہ جب ابلیس نے باواز بلند پکار کر کہا کہ محمد قتل ہوے تو لوگ متفرق ہو گئے چنانچہ بعضے انہین سے وارد مدینہ ہوے اور پہلے جو شخص داخل مدینہ ہو کر خبر دیتا تھا کہ رسول خدا صلعم قتل ہوے وہ سعد بن عثمان ابو عبادہ تھا پہر بعد اسکے بہت سے لوگ وارد مدینہ ہوے یہانتک کہ اپنی عورتون کے پاس پہونچے تب ان عورتون نے کہنا شروع کیا کہ تم لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے بہاگ آئے ہو اور ابن ام مکتوم بھی کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت کے پاس سے بہاگ آئے ہو پہر ابن ام مکتوم ان لوگون کے ساتھ رفق و نرمی کرنے لگے اور انکو اپنی رفاقت مین رکہا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ابن ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ اپنا مقرر کر گئے تھے کہ وہ لوگون کی پیش نمازی کرتے تھے بعد ازان انھون نے کہا مجھے احد کے سیدھے راستہ پر لگا دو تب لوگون نے انکو سیدھا راستہ بتا دیا چنانچہ جو کوئی احد کی راہ پر آتے ہوے انکو ملتا تھا اس سے خبر پوچھتے تھے تا آنکہ وہ ایک ایسی قوم سے لاحق ہوے جنھون نے سلامتی و خیریت نبی صلعم سے آگاہ کیا تب ابن ام مکتوم اس جگہ سے مدینہ مین پہر آئے اور جو لوگ بہاگ گئے تھے انہین سے ایک تو فلان تھے اور حارث بن حاطب و ثعلبہ بن حاطب و سود بن عزیہ و سعد بن عثمان و عقبہ بن عثمان و خارجہ بن عامر کہ پہونچا بمقام ملل اور اوس بن قیظی تھا مع چند نفر بنی حارثہ سے یہ سب قبیلہ شقرہ کے یہان پہونچے انسے ام ایمن کی ملاقات ہوئی وہ انکے منھون پر خاک اڑاتی تھین اور انہین سے بعض کے تئین کہا کہ یہان چرخہ ہے چرخہ کات

خود تھا اور میں کہ او قامت تھا تو تلوار سپر پر اُسکے ضرب لگا اور زرہ پڑی تھی اور کارگر نہوئی اور ران سے جو نیچے تلوار چلائی تو وہ نیچے
سپر کے پس تلوار اُسکی سپر میں لگ گئی پھر میں نے اُسکو تلوار ماری چونکہ دامن زرہ اُسکی کمر سے بندھا تھا یعنے پاؤن
تک تھے تو میں نے اُسکے دونون پاؤن کاٹ ڈالے اور وہ زمین پر گر پڑا اور اپنی تلوار سپر سے کھینچ
کر نکال لی تو وہ گھٹنے ٹیک کر پھر وار کرنے لگا تا آنکہ میں نے اُسکے زیر بغل خالی و کشادہ دیکھکر میں تلوار لگائی
بعد ایک دم کے وہ مرگیا میں وہاں سے اپنی جا پر پھر آیا اور مروی ہی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اُسی روز بطریق رجز فرمایا کہ انا ابن العواتک یعنے میں فرزند عواتک کا ہون (عواتک جمع عاتکہ یعنے حضرت کے جدات
میں نو بیبیون کا نام عاتکہ ہوا ہی) وایضاً حضرت نے اس روز فرمایا کہ میں نبی ہون تیر کذب نہیں کہتا میں ابن عبد المطلب
ہون اور صحابہ راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے آئے یعنے روز اسار اور وہ اُسوقت
ایک مجلس چند مسلمین کے بیٹھے تھے اسی عرصہ میں انس بن النضر رضی اللہ عنہ عم انس بن مالک بھی اس مجلس کی طرف
گذرے اور پوچھا کس وجہ سے تمنے تعوذ وتقاعد اختیار کیا (یعنے جنگ سے کیون بیٹھ رہے) اُنھون نے جواب دیا کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے تب انس بن النضر نے کہا کہ پھر بعد اُنکے تم لوگ زندہ رہکر کیا کرو گے اٹھ کھڑے ہو اور اگر
مرو جس امر پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے بعد ازان انس بن النضر تیز دستی و چابکی سے تلوار پکڑ کر قتال کرنے
لگے یہانتک کہ شہید ہوئے اُسوقت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمنا رکھتا ہون کہ روز حشر خدا اُسکو
امت واحدہ یعنے بے مثل و مانند و پیشوا اُٹھاویگا کہ اُنکے چہرے پر ستر زخم لگے تھے کہ وہ پہچانے نجاتے تھے تا آنکہ
اُنکی خواہر نے اُنکے حسن سر انگشتان یا حسن دندان سے اُنکو پہچانا تھا اور کہا راویون نے کہ گذر مالک بن
دخشم کا پاس خارجہ بن زید ابن ابی زہیر کے ہوا کہ اُسوقت وہ درمیان اپنے حشوہ یعنے زمرۂ مردم خدام
میں بیٹھے تھے اور اُنکے بدن میں تیرہ زخم تھے اور وہ سارے زخم مقتل میں لگے تھے (مقتل جسم انسان
میں وہ مقام ہی جہان زخم لگنے سے ہلاک ہوجاتا ہی) پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہیں ہوا کہ محمد صلعم
قتل ہوئے خارجہ نے کہا اگر محمد قتل ہوئے تو خدا تو زندہ ہی جسکو موت نہیں ہی اور حال یہ ہی کہ محمد
تبلیغ حکم کر چکے اب تو اپنے دین کے لیے قتال وجہاد کرو ایضاً گذر مالک بن دخشم کا طرف سعد بن ربیع کے ہوا اور
اُنکے بدن میں بارہ زخم لگے تھے اور تمام وہ زخم مقتل میں تھے پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہیں ہی کہ محمد صلعم
شہید ہوئے سعد بن ربیع نے جواب دیا میں گواہی دیتا ہون کہ ہر آئینہ محمد نے رسالت اپنے پروردگار کی پہونچا
دی اب تو اپنے دین کے لیے جہاد کر کیونکہ حق تعالے حی و قائم ہی وہ تو نمریگا اور ایک منافق کہتا تھا کہ رسول اللہ
قتل ہوئے تم لوگ اپنی قوم میں پھر چلو کہ وہ لوگ اپنے گھرون میں داخل ہوگئے اور واقدی نے کہا کہ مجھے
حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمار نے حارث بن الفضیل الخطمی سے اُنھون نے بیان کیا کہ اُس روز

مسلمین غول غول متفرق ہو گئے اور ماجود پریشاں تھے اسوقت ثابت ابن وحداحہ آگے بڑھتے و نعرہ مارتے
کہتے گئے ای گروہ انصار میری طرف متوجہ ہو میں ثابت ابن الدحداحہ ہوں اگر محمد شہید ہوئے تو حق تعالیٰ
تو زندہ و باقی ہے جو کبھی نہ مریگا پس تم لوگ سب اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو کہ حق تعالیٰ تمکو مدد دینے
والا ہے اور تمہاری نصرت کرنے والا ہے پس چند اشخاص انصار سے اُنکے شریک ہو گئے تب ثابت بمع
اُن مسلمین کے جو اُنکے ساتھ تھے آمادہ جنگ ہوئے اور اُنکے مقابلے کے واسطے ایک فرقہ مشرکین کا
مسلح ہو مقرر ہوا اُن میں چند رئیس اُنکے تھے مثل خالد بن الولید اور عمرو بن العاص و عکرمہ بن ابی جہل
او ضرار بن الخطاب کے پس یہ سب مسلمین پر دست درازی کرنے لگے اور خالد بن الولید نے ثابت
بن وحداحہ پر ساتھ نیزے کے حملہ کیا پس ایسا نیزہ مارا کہ پار ہو گیا اور وہ بیجان ہو کر زمین پر گرے اور جو
مردم انصاری اُنکے ہمراہ تھے وہ سب شہید ہوئے چنانچہ کہتے ہیں کہ جو لوگ مسلمین میں سے شہید ہوئے
یہ لوگ یعنے ثابت بن وحداحہ وغیرہ آخر تھے اور رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ طرف شعب
کے ہو گئے پس وہاں یعنے احد میں کوئی قتال کسی سے نہ تھا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل معرکہ احد کے ایک یتیم
انصاری نے ابو لبابہ پر مقدمہ عذق یعنے نخل خرمائے باردار کے جو درمیان انکے مشترک تھا دعویٰ
کیا اور رسول خدا صلعم نے فیصلہ بحق ابو لبابہ کے کیا تھا اور اُس یتیم نے اُس عذق پر بہت جزع کی تھی تب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عذاق کو ابو لبابہ سے واسطے اُس یتیم کے طلب فرمایا مگر ابو لبابہ نے دینے سے
انکار کیا اور آنحضرت ابو لبابہ سے فرماتے تھے کہ بدلے اُس عذق کے تیرے لیے جنت میں عذق ہے اس پر بھی
ابو لبابہ نے انکار کیا اُسوقت ابن الدحداحہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ارشاد کیجیے اگر میں اُس یتیم کو اُسکا عذق
دلوا دوں تو میرے لیے کیا جائزہ ہوگا حضرت نے فرمایا اُسکی عوض تجھکو جنت میں عذق ملیگا تب ثابت ابن الدحداحہ
یہ مژدہ سنکر پاس ابی لبابہ بن المنذر کے گئے اور اُس عذق کو بعوض ایک باغچہ نخل کے ابو لبابہ سے خرید کر لیا
اور اُس لڑکے مدعی کو حوالہ کر دیا تھا اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ رُبَّ عَذْقٍ مُذَلَّلٍ لِابْنِ الدَّحْدَاحَۃِ فِی الْجَنَّۃِ
یعنے بہت سے عذق جنت میں ابو دحداحہ کے لیے تیار رکھے گئے ہیں یعنے اُسکے لیے مہیا ہیں پس بنا بر اس بشارت
کے شہادت ابن وحداحہ کی امیدگاہ تھی یہاں تک کہ وہ احد میں شہید ہوئے اور ضرار بن الخطاب گھوڑے
پر سوار نیزہ دراز ہلاتا ہوا آیا اور عمرو بن معاذ کو ایسی انی ماری کہ پار ہو گئی اور حال عمرو کا یہ تھا کہ اُسکے سامنے
چلے ہی جاتے تھے یہاں تک کہ اُسکو زیر کیا کہ وہ منہ کے بل گر پڑا اور کہنے لگا کہ ایسے شخص کو تو گم کر جسے تیری تزویج
حوریں سے کرا دی اور ضرار کہا کرتا تھا کہ اصحاب محمد میں سے میں نے دس صحابہ کا عقد تزویج کر دیا ہے اور ابن
ابن جعفر سے سوال کیا کہ کیا ضرار نے دس مردوں کو قتل کیا تھا ابن جعفر نے کہا مجھے یہ خبر نہیں پہونچی مگر یہ کہ اُسنے

قریب دو کو قتل کیا اور اسی روز ضرار نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھی نیزہ مارا تھا اور یہ اسوقت جب اس معرکہ مین لوگ
متفرق ہو گئے تھے اور ضرار نے وقت ضرب سنان کے کہا اے ابن خطاب یہ ضربت نعمت مشکور ہے واللہ ایسا
نہین کہ مین تجکو قتل کرون اور ضرار بن الخطاب اکثر باتین کیا کرتا تھا اور ذکر واقعہ یعنے جنگ احد کا ذکر کرتا تھا اور
انصار کے اوپر رحمت بھیجتا تھا اور انکا غنی ہونا اسلام مین اور شجاعت انکی معرکہ مین اور پیش قدم ہونا انکا واسطے
موت کے یاد کیا کرتا تھا بعد ازان کہتا تھا کہ جب اشراف میری قوم کے بدر مین مارے گئے تھے تو مین دریافت کرنے
لگا تھا کہ ابو الحکم کو کسنے مارا کہتے تھے ابن عفراء نے اور امیہ بن خلف کو کسنے قتل کیا کہتے تھے حبیب بن یساف نے اور
عقبہ بن ابی معیط کو کسنے قتل کیا کہتے تھے عاصم بن ثابت بن ابی الافلح نے اور فلان کو کسنے مارا اُسکا نام بھی مجھے بتایا
پھر مین نے کہا سہیل بن عمرو کو کسنے اسیر کیا لوگون نے کہا مالک دخشم نے پھر جب ہمنے احد کی طرف خروج کیا
تو مین کہتا تھا کہ اگر وہ لوگ (یعنے مسلمین) اپنے حصارون مین اقامت رکھین گے تو وہ بلند بہت ہین ہمکو انکی طرف
کوئی سبیل رسائی کی ہوگی سوای اسکے کہ ہم چند روز مقیم رہکر پھر جاوینگے اور اگر وہ لوگ اپنے حصار سے نکلکر ہماری طرف
خروج کرینگے تو ہم انپر ظفر یاب ہونگے کیونکہ ہمارے ساتھ جمعیت کثیر ہے جو انکی جمعیت سے بہت زیادہ ہے اور ہماری
قوم سو تو رہے یعنے عوض خون سے ہنوز محروم ہین اور ہم اپنے ساتھ زنانی سواریان لیکر نکلے ہین کہ وہ ہمکو
ہمارے مقتولان بدر کو یاد دلاوینگی (یعنے یہ کہ موجب مزید غیرت شجاعت و تہور کا ہوگا) اور ہمارے ساتھ
کراع ہین یعنے ہمارے یہان گھوڑے ہین اور انکے یہان کراع نہین ہے اور ہمارے ساتھ سلاح انکے سلاح
سے بہت زیادہ ہین بالآخر انکی یہی امر قرار پایا کہ انھون نے خود خروج کیا چنانچہ ہمارے انکے مقابلہ ہوا اور بس
ہم انکے سامنے نہ ٹھہر سکے یہانتک کہ شکست پاکر پسپا ہوے اور گریزان و سرگردان ہوے اسوقت مین نے اپنے
دل مین کہا کہ یہ جنگ تو جنگ بدر سے بھی سخت تر ہے اور مین نے خالد بن الولید سے کہنا شروع کیا کہ قوم پر حملہ کر تو وہ
کہنے لگا تو کسی سمت موقع دیکھتا ہے کہ اس طرف ہم حملہ کرین تب مین نے اُس جبل کی طرف نگاہ کی جسپر گروہ تیرانداز تھے
کہ وہ خالی ہے تب مین نے کہا اے ابو سلیمان اپنے پیچھے دیکھ پس خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی پھیری اور
رجوع کی اور ہمنے بھی اُسکے ساتھ رجوع کی تب ہم اُس جبل پر پہونچے تو اسپر ہمنے کسیکو ذی قوت نپایا جسکا کچھ خطرہ ہو
مگر وہان ہمنے چند نفر پائے کہ انکو گرفتار کر لیا بعد ازان ہم جب اپنے لشکر مین پہونچے تو دیکھا کہ قوم تاراج
کر رہی ہے اور لشکر کو لوٹ رہے ہین تب ہمنے انپر بڑی شدومد سے زور ڈالا کہ وہ ہر طرف کنارے ہو گئے
اور جسطرح ہمنے چاہا انکو تلوارون پر دھر لیا اور ہم سرداران قبیلہ اوس اور خزرج کو ڈھونڈھنے لگے جو ہمارے
اپنے بزرگون کے قاتل تھے مگر ہمنے انمین سے کسیکو نہ دیکھا کہ وہ لوگ بھاگ گئے تھے اور جسقدر عرصہ بقدر
دودھ دوہنے ناقہ کے ہوا تھا کہ اسی مابین مین انصار آپڑے اور بڑھکر ہم مین خلط ہو گئے اور ہمارے گھوڑ سوار تھے

لیکن وہ ہاتھ ساتھ نہ آیا اور تمام رات اور بڑی کوشش اور جانفشانی کی یہاں تک کہ آنکھوں سے میرے گھوڑے
کو زخمی کیا تب میں پیدل ہو گیا اس پر بھی اس نے میرے دو مردوں کو قتل کیا اور ان میں سے ایک مرد کے ہاتھ سے میں بہت
مالیخ سے زخمی ہو گیا تھا اور اسی دم مجھے جان کی بو آئی اور وہ شخص لپٹا تھا چھوڑتا تھا یہاں تک کہ ہر طرف
سے لوگوں نے اسکو سنان نیزہ سے چھید لیا تب وہ زمین پر گر پڑا بس حمد ہے اُس خدا کی جسنے انکو ایسے تھاما
کو مکرم کیا میرے ہاتھ سے یعنے انکو شہادت ملی اور انکے ہاتھوں سے میرا امر سہل آسان ہوا اور صحابہ
راویوں نے کہا کہ روز اُحد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسیکو حال ذکوان بن عبد قیس کا معلوم
ہے علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے ایک سوار کو گھوڑا دوڑاتے ہوئے
طرف ذکوان کے دیکھا یہاں تک کہ جب وہ اُسسے لاحق ہوا تو کہتا تھا اگر تو بچ گیا تو پھر میں نہ بچونگا بس گھوڑے
سے اسپر حملہ کیا اور ذکوان پیدل تھے کہ انکو یہ کہکے تلوار مارنے لگے اس حرکت کہ میں ابن علاج ہوں تب میں نے اُسپر کہ وہ
سوار تھا حملہ کیا بس اُسکے پاؤں پر تلوار ماری کہ نصف ران سے اُسکا پاؤں جدا ہو گیا بعد ازاں میں نے اُسکو
گھوڑے سے کھینچ کر اُسکے سینہ پر بیٹھا اور چونکہ وہ زخمی تھا جلد اسکا کام تمام کیا آخر معلوم ہوا کہ وہ ابو الحکم
بن الاخنس بن شریق بن علاج بن عمرو بن وہب الثقفی ہے اور واقدی رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ
مجھسے حدیث بیان کی صالح بن خوات نے یزید بن رومان سے انھوں نے کہا کہ خوات بن جبیر بیان
کرتے تھے کہ جب مشرکین دوبارہ پھر آئے اور جبل کی طرف متوجہ ہوے تو اُسکو قوم سے خالی دیکھا مگر عبد اللہ
بن جبیر ساتھ آدمیوں سے وہاں باقی تھے اور مقام عینین کی ناکہ بندی پر قائم تھے پھر جب خالد بن الولید و عکرمہ
مع سواران ہمراہی دکھلائی دیئے تو عبد اللہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ جدا جدا نہ ہو جاؤ تاکہ قوم اپنی جا سے حرکت
نکریں بعد ازاں مواجہ اعدا کے صف باندھی اور آفتاب کو سامنے کر کے ایک ساعت سرگرم قتال رہے تا آنکہ
اصحاب انکے عبد اللہ بن جبیر شہید ہوے اور ہمراہی اُنکے زخمی ہوے بس جب عبد اللہ زمین پر گرے تو انکا رخت
بن اُس قوم نے اُتار لیا اور انکو بری طرح مُثلہ کیا یعنے گوش بینی وغیرہ اعضا کو بریدہ کیا اور نیزہ اُنکے
شکم سے پار ہو گیا تھا کہ ناف سے تا پہلو و مثانہ پھٹ گیا تھا اور انتڑیاں نکل پڑی تھیں بحضرت وسلیں
اسقدر جولانگاہ سے بسرعت تو خوات ابن جبیر کہتے ہیں کہ میں اُسی حالت میں انکے پاس گیا تو یہاں
مجھکو ایک تحمل ہنسی آئی کہ مجھ پر ایسی ہنسی کبھی نہیں آئی تھی اور ایک مقام میں مجھ کو نیند آئی کہ ایسے مقام میں کسیکو
نیند نہیں آتی اور میں نے کشمکش کی یعنے مثل نعش کیا ایسی جگہ جہاں کوئی نہیں کرتا لوگوں نے پوچھا یہ کیا بات تھی
تو کہا تب میں نے عبد اللہ کو اُٹھایا اس پر سے اُسکے دونوں پاؤں پکڑے اور ابو حثمہ نے دونوں ہاتھوں
پکڑے اور میں نے اپنے عمامہ سے اُنکے زخم کو باندھ لیا تھا چنانچہ اُسی عرصہ میں کہ ہم انکو اُٹھائے لیے جاتے تھے

اور گروہ مشرکین ایک کنارے تھے تا آنکہ عمامہ میرا زخم سے کھل پڑا پھر آنتین باہر نکل آئین تب ابو دجانہ گھبرایا اور پیچھے
پھر پھر کے دیکھنے لگا اُسکو گمان ہوا کہ کوئی دشمن آپہونچا اُسوقت مجھے ہنسی آئی پھر ایک شخص نے میرے سینے کے
مقابل نیزہ لگایا تو اُسی حالت مین دفعتہً مجھپر نیند غالب ہوگئی اور وہ نیزہ دور ہوگیا پھر مین نے اپنے تئین
دیکھا تو اُس جگہ جا پہونچا تھا جہان عبداللہ کی قبر کھودنی منظور تھی اور میرے پاس میری کمان بھی تو کھودنا
جبل مین ہمکو سخت و دشوار ہوا تب ہم وادی مین اُتر آئے اور نوک کمان سے کھودنے لگے چونکہ اُسمین زہ چڑھی
تھی تو مین نے کہا یہ زہ خراب ہونا کام ہوجاویگی پس مین نے اُسکو اُتار لیا بعد ازان گوشہ کمان سے قبر
کھودنے لگا تا آنکہ کام ہمارا درست ہوا تب ہمنے نعش کو دفن کیا اور وہان سے پھرے اور اُسوقت گروہ
مشرکین ہمسے دور ایک کنارے تھے اور ہم اُنکو روکے ہوے تھے پس انھون نے جنگ درمیان
ڈالی مگر یہ کہ پھر گئے اور کہا راویون نے کہ وحشی نام ایک غلام تھا دختر حارث بن عامر بن نوفل کا
اور بعضے کہتے ہین کہ جبیر بن مطعم کا غلام تھا چنانچہ دختر حارث نے اُس غلام سے کہا کہ میرا باپ روز جنگ
بدر مارا گیا پس اگر تو تین شخص مین سے کسی ایک کو قتل کرے تو مین تجکو آزاد کرون اگرچہ تو قتل کرے محمدؐ
کو یا حمزہؓ بن عبدالمطلب کو یا علیؓ بن ابی طالب کو اسلیئے کہ سوائے ان تینون کے بڑا اون قوم مین کسیکو
نہین دیکھتی کہ وہ میرے باپ کے ہمسر ہو تب وحشی نے جواب دیا کہ رسول اللہ کے بارہ مین تو مجکو یقین ہی
کہ مین اُنپر قادر نہو سکونگا کیونکہ اصحاب اُنکے تنہا نہین چھوڑتے ہین پھر وحشی ذکر کرتا ہی کہ مین نے کہا اور
حمزہ پس بخدا کہ اگر اُنکو مین سوتا ہوا دیکھون تو ہیبت سے جگا بھی نہین سکتا و اما علی پس اُنکو مین طلب
کرتا تھا اور اسی اثنا مین کہ مین لوگون کے درمیان سے علی کو طلب کرتا تھا تا آنکہ میرے سامنے ایک شخص
نظر آیا مین نے جانا علی ہی مگر وہ شخص جو نظر آیا تو ڈرا ہوا وحشت زدہ ادھر اُدھر دیکھتا ہوا مین نے
کہا یہ وہ میرا حریف نہین ہی جسکو مین طلب کرتا ہون (یعنے علی) ناگاہ مین نے دیکھا کہ حمزہ لوگون کی بھیڑ چیرتے
ہوے آپہونچے تب مین اُنکو دیکھکر ایک پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اور وہ بزرگ سر اور پر ریش تھے پس اُنسے
سباع بن ام انمار نے سامنا کیا اور ام انمار مکہ مین ختانہ تھی یعنے پیشہ ختنہ گری عورتو نکا رکھتی تھی اور کنیز
تھی شریق علاج ابن عمرو بن وہب الثقفی کی اور کنیت سباع کی ابو نیار تھی چنانچہ حمزہ نے کہا ای پسر مقطعۃ البظر
کے تو بھی انمین ہی جو ہمپر ہجوم کر سکتے ہون (مقطعہ یعنے ختنہ کاٹنے والی لطور جو چیز کہ درمیان دو لب فرج کے ہوتی ہی اور
اُسکا ختنہ کیا جاتا ہی) پس حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا ای ختنہ کرنے والی کے بیٹے تو بھی ہمپر حملہ کرنے آیا ہی میرے قریب
تو آ پس اُسکو اُٹھا لیا جب اُسکے دونون پانون زمین سے اُٹھ گئے تو اُسکو زمین پر دے مارا اور اُسکو پیرون تلے
دبا لیا تو وہ تڑپنے لگا جسطرح بکری وقت ذبح تڑپتی ہی پھر جب اُنھون نے سر بلند کرکے مجکو دیکھا تو میری طرف

آگے بڑھے اور ایک نالی کے کنارے جا کر آئے تھے کہ پاؤں انکا پھسلگیا تب میں نے برچھا اپنا اٹھایا اور
نکلکر اُسے ہوا میں جو ابھر کے پیٹ پر میں نے برچھا مارا کہ مثانے سے پار ہوگیا اُسوقت ایک گروہ
نے اُنکے اصحاب میں سے اُنکی طرف رجوع کی میں سنتا تھا کہ وہ پکارتے تھے ای ابوعمارہ مگر وہ جواب دیتے
تھے تب میں نے کہا واللہ یہ شخص مرگیا اور میں نے جاکر ہندہ بنت عتبہ سے ذکر کیا اور جو کچھ اُسنے اب مجھکو
ٹھانی کا سب حمزہ کے ہاتھ سے اٹھایا تھا یاد دلایا اور اُسوقت صحابہ حمزہ کو جب اُنکے مرجانے کا یقین ہوا تو
وہ لوگ انکی نعش سے ہٹ گئے تھے اور مجھکو وہ نہیں دیکھتے تھے کہ میں پھر اُس نعش کے قریب گیا اور پیٹ
پھاڑ کر کلیجہ نکال لیا اور اُسکو پاس ہندہ کے لایا اور میں نے اُس سے کہا کہ اگر میں تیرے باپ کے قاتل کو قتل
کروں تو میرے لیے کیا جائزہ ہے اُسنے کہا میرا سلب یعنی رخت بدن سب حاضر ہے تب میں نے کہا یہ کلیجہ
حمزہ کا حاضر ہے اُسنے اُسکو چبا لیا اور پھر منہ سے ڈال دیا مگر مجھکو معلوم نہیں کہ کیوں اُسکو پھینک دیا آیا نگل
سکی یا نہیں کھا کر اُسکو اُگل دیا بعد اسکے اُسنے اپنا لباس اور زیور مجھکو اتار دیا اور وعدہ کیا کہ جب تو مکے
جائیگا تو تجھکو دس دینار دونگی بعد اسکے اُسنے کہا مجھے اُنکی نعش دکھا دے تب میں نے لاش اُنکی اُسکو دکھا دی
اُسنے اُنکے ، انگلیاں یعنی ذکر اور انٹیاں کاٹ لیے اور ناک اور دونوں کان کاٹ لیے بعد اسکے اُسنے کنگن
اُنکے دونوں کڑے اور بازوبند اور پازیب اُتار دی میں مکے میں لیگیا اور وہ کلیجہ وغیرہ اپنے ہمراہ لی
اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے
اُنھوں نے شہاب زہری سے اُنھوں نے شاعروہ سے اُنھوں نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبید اللہ بن
عدی بن خیار نے اُنھوں نے کہا جب ہمنے غزوہ کیا شام میں زمان عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے
تو گذر ہمارا بار عصر کے مقام حمص میں ہوا تب ہم لوگوں نے پوچھا یہاں وحشی کہاں ہے لوگوں نے کہا تم
لوگ اسوقت اُسکے پاس نہیں جا سکتے ہو کہ وہ اس گھڑی شراب پی رہا ہے اور نشے میں ہے اور پھر صبح
تک یوں ہی رہیگا تب ہم لوگ اُسکے لیے یہاں تب تک رہے اور ہم سب اسی آدمی تھے بعد
جب ہم نماز صبح پڑھ چکے تو اُسکے گھر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ایک بہت بوڑھا آدمی ہے اور بقدر اُسی کے بیٹھنے کے
ایک دریچہ یعنی پوستین یا قالین ادنیٰ بچھا ہے اُس پر وہ بیٹھا ہے ہم لوگوں نے اُس سے کہا کہ کچھ حال قتل حمزہ
و قتل مسیلمہ کا ہم سے بیان کر اُسکو یہ بات ناگوار ہوئی اور اس بات سے اُسنے منہ پھیرا بعد کہا
کہ آج کی رات ہم لوگ میرے ہی لیے یہاں تب تک رہتے ہیں تب اُسنے بیان کرنا شروع کیا
کہ میں غلام جبیر بن مطعم بن عدی کا تھا جب لوگوں نے اُحد کی طرف خروج کیا تو جبیر نے مجھے بلایا اور کہا
کہ میرے چچا طعیمہ بن عدی کا دیکھا ہے کہ اُسکو روز بدر حمزہ بن عبدالمطلب نے قتل کیا تھا چنانچہ آیت

سے آج تک ہمیشہ ہماری عورتین حزن شدید مین ہین اگر تو حمزہ کو قتل کرے تو تیرے لیے آزادی ہی تب مین لوگون
کے ساتھ نکلا اور میرے پاس کئی نیزے تھے اور جب مین پاس ہند بنت عتبہ کے جاتا تھا تو وہ مجھسے کہتی تھی
ایہ ابا دسمہ (یعنے خاموش اے ابو دسمہ) میری خاطر حزین کو تسلی دے اور تندہی کر آخر جب ہم دار د اُحد ہوئے تو
مین نے حمزہ کو دیکھا کہ لوگون کے آگے آگے چلے جاتے ہین اور ہماری جماعت کو بھگاتے ہین اور میری طرف
دیکھا اور مین نے ایک درخت کے نیچے اُنکے لیے ایک کمین بنا رکھی تھی تو جب وہ میری طرف آگے بڑھے
اسی وقت سباع الخزاعی انکی طرف بڑھا تب حمزہ نے کہا تو بھی اے پسر زن ختنہ کاٹنے والی کے اُن لوگون مین ہی
جو ہمپر ہجوم و زیادتی کرسکتے ہون میرے پاس تو آ یہ کہکے حمزہ نے آگے بڑھکر اسکو اُٹھا لیا تا آنکہ مین نے دیکھا
کہ اُسکے دونون پاؤن زمین سے اونچے ہوئے اور سفیدی پاؤن تلے کی نظر آئی تب اُسکو زمین پر پٹک مارا پھر
اُسکو قتل کیا پھر بسرعت تمام میری طرف کو بڑھے کہ ناگاہ ایک مغاک اُنکے سامنے پڑا کہ وہ اُسمین گر پڑے
اسوقت مین نے اُنکو برچھی ماری کہ انی اُسکی اُنکے زیر ناف جا لگی کہ اُنکے دونون رانون کے پار نکل گئی
اسوقت مین نے اُنکو قتل کیا اور مین ہند بنت عتبہ کے ہمراہ رہتا تھا پس اُسنے مجکو اپنا لباس و زیور صلہ مین دیا
اور مجھکو خوش کیا محمد بن الواقدی علیہ الرحمۃ نے بیان کیا بقیہ قول وحشی کا کہ آما مسیلمہ پس
ہم جب حدیقۃ الموت[1] مین داخل ہوئے اور مسیلمہ کو دیکھا تو مین نے اُسکو نیزہ مارا اور انصار مین سے بھی ایک
شخص نے اسکو تلوار ماری پس خدا بہتر جانتا ہی کہ ہم دونون مین سے کسنے اسکو قتل کیا (یعنے کسکی ضرب سے
وہ مرگیا) مگر مین نے ایک عورت کو بالاے کلیسا سے یہ کہتے ہوئے سُنا کہ مسیلمہ کو غلام حبشی نے مارا تب عبید اللہ
نے کہا کہ مین نے وحشی سے پوچھا کہ تو مجھے پہچانتا ہی اُسنے مجھپر نگاہ کرکے کہا تو ابن عدی و ابن عاتکہ بنت
ابی العیص ہی مین نے کہا ہان اُسنے کہا کیا مجکو تیرا زمانہ یاد نہین ہی یعنے درمیان ہمارے تمہارے بہت زمانہ
نہین گذرا بعد ازانکہ مین تجکو گود مین اُٹھا کر تیری مان پاس محفہ مین جسمین وہ تجکو دودھ پلایا کرتی تھی پہونچایا کرتا تھا
(محفہ مودج سے قبہ مثل کجاوہ) اور پھر مین نے دیکھا اُٹھنا تیرے دونون قدمون کا (یعنے چلنا تیرا) یہان تک کہ
تو اسوقت موجود ہی اور یون ہوا کہ ہند کے دونون پاؤن مین دو پارے برجن یعنے خلخال تھے جڑاؤ نگینہ یمانی
سے بنے ہوئے اور دو دستانے چاندی کے تھے (یعنے کڑے) اور انگشتریان چاندی کی (یعنے چھلے) اُسکے پاؤن
کی انگلیون مین تھے پس اُسنے یہ سب مجکو اُتار دیا اور راویون نے کہا کہ صفیہ بنت عبد المطلب کہتی تھین
کہ جب ہم ٹیلون پر چڑھائے گئے تھے اور ہمارے ساتھ حسان ابن ثابت مقرر کیے گئے تھے اور ہم لوگ فارع مین تھے
(فارع ایک کوہ و نام حصن ہی) کہ ناگاہ چند نفر یہودی آئے اور اُس ٹیلے پر تیر چلانے لگے تب مین نے کہا اے پسر فریعہ[2]
کچھ تیرے پاس اسباب حرب سے ہی اُنھون نے کہا واللہ مجکو استطاعت و اختیار اُس امر کا

[1] حدیقۃ الموت ایک باغ تھا یمامہ میں [illegible] مسیلمہ [illegible] ۱۲

[2] ابن فریعہ کنیت حسان کی ہے [illegible] حسان ہر گاہ بلندی پر چڑھتے [illegible] توصفیہ نے اس کنیت سے خطاب کیا ۱۲

مردانہ میں ہو۔ مجھکو ہمراہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانع ہوا ہے یعنے اگر ایسی استطاعت ہوتی تو میں ہمراہ حضرت
کے احد کو جاتا پھر کہا صفیہ نے کہ آخر وہ یہودی قلعے کے منارہ پر چڑھا جاتا تھا میں نے کہا اے حسان میرے ہاتھ
میں تلوار کو خوب مضبوط باندھ دے پھر تو ہٹ جا تب انہوں نے ایسا ہی کیا کہ تلوار میرے ہاتھ میں باندھ دی کہا
صفیہ نے کہ تب میں نے اسکی گردن پر تلوار ماری یعنے جو یہودی کہ حصن پر چڑھ آیا تھا اور اسکے سر کو اسکے لوگوں
کی طرف پھینکا جب انہوں نے اسکے سر کو دیکھا تو بھاگ گئے اور میں فارغ میں کچھ دن چڑھے تلک اسے حصن سے دیکھ
رہی تھی تو میں نے تیروں کی دھار دیکھ کر کہا یہ تیرے انکے اسلحہ میں سے ہیں پھر میں کیوں نہیں دیکھتی تھی اور
نہیں جانتی تھی کہ دھاراں تیروں کی میرے بھائی حمزہ پر چل رہے ہیں اور کہا صفیہ نے کہ بعد اسکے میں آخر روز
وہاں سے نکلی یہاں تک کہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچی و ایضاً صفیہ بیان کرتی تھیں کہ میں قلعہ
حصن سے دیکھتی بھی اور بیتابی تھی ہزیمت اصحاب نبی کو اور حسان نے اقتضائے حصن پر رجوع کی تھی جب انہوں
نے وہاں سے جملہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھا تو سامنے آئے اور حصن پر کھڑے ہوئے ایسا
صفیہ نے کہا کہ میں حصن سے نکلی اور تلوار میرے ہاتھ میں تھی تا آنکہ بنی حارثہ میں ہو کے قوم نے انصار کی چند
عورتوں کو پایا کہ ام ایمن بھی انکے ساتھ تھیں پھر ہم اول چلنا انکا ہمسے یعنے ہم سب باہم ملکر اپنی جانب روانہ ہوئے
تا آنکہ میں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچی اور اسوقت اصحاب حضرت کے مجتمع تھے پس پہلے مجکو علی میرے
بھتیجے ملے انہوں نے مجھسے کہا اے پھوپھی تم یہاں سے پھر جاؤ اسلیے کہ لوگوں میں تفرقہ ہے تب میں نے پوچھا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے انہوں نے کہا الحمد للہ خیر ہے میں نے کہا مجھے بتا دو وہ کہاں ہیں تا میں انکو دیکھوں
انہوں نے دست گیری سے خفیہ مجکو طرف حضرت کے اشارہ کیا میں آپکے پاس گئی انکو زخمی دیکھا اور راوی کہتا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے کہ کیا حال ہے میرے عم کا کیا حال ہے میرے عم حمزہ کا اسوقت حارث بن صمہ
دریافت حال کے لیے گئے جب انکو دیر لگی تو علی بن ابی طالب گئے اور وہ رجز میں یہ اشعار پڑھتے تھے یا رب ان
الحارث بن الصمہ ۔ کان رفیقاً بنا و ذا ذمۃ ۔ قد ضل فی مهامہ مهمۃ ۔ یلتمس الجنۃ فما ثمہ ۔ یعنے اے پروردگار حارث
بن صمہ جو ہمارا رفیق اور ہمارے ساتھ ہیں وہ صاحب عہد و ہمت ہیں وہ گم ہو گیا ہے وادی پر آشوب وحشت میں وہ طالب
بہشت کا حسن جائیں کہ نہیں واقدی نے کہا ابن نے اس حدیث کو اصبغ بن عبد العزیز سے بھی سنا اور میں
اسوقت لڑکا تھا اور وہ ہم سن ابن الزبیر کا تھا) چنانچہ علی حارث تک پہونچے اور حمزہ کو مقتول پایا پس نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر خبر بیان کی تب حضرت تشریف لیگئے اور لاش حمزہ پر رو برو کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کبھی کسی
ایسی جگہ نہیں کھڑا ہوا ہوں کہ اس سے زیادہ مجھے غیظ و غصہ میں لایا ہو راوی نے کہا اسوقت صفیہ
نظر پڑیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے زبیر میری طرف سے اپنی ماں کو روک اور انکو

بیجاؤ اور اسوقت حمزہ کی قبر کھودی جاتی تھی تب زبیر نے کہا ای مادر اسوقت لوگوں مین تفرقہ ہے تم پھر جاؤ صفیہ نے جواب دیا مین یہ نہین مانتی جب تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچشم خود دیکھ لون پھر جب صفیہ نے حضرت کو دیکھا تو کہنے لگین یا رسول اللہ میرا مان جایا حمزہ کہان ہے حضرت نے فرمایا وہ لوگون مین ہے تب صفیہ نے کہا جب تک مین انکو نہ دیکھون گی یہان سے نجاؤن گی زبیر نے کہا تب مین والدہ کو ایسا اونچی زمین کی آڑ مین ٹھہرائے رہا یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ دفن ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر باعث حزن و اندوہ ہماری عورتون کا نہوتا تو ہم نعش حمزہ کو درندون اور طائرون کے لیے بلا دفن چھوڑ دیتے تاکہ وہ روز قیامت درندون اور طائرون کے حواصل سے محشور ہوتے اور راویون نے کہا کہ اس روز صفوان بن امیہ نے حمزہ کو جہان وہ تھے دیکھا کہ وہ لوگون کو سرگرم جہاد کر رہے ہین تو کہنے لگا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے کہا یہ حمزہ بن عبد المطلب ہین اُسنے کہا مین نے مثل آج کے کسی شخص کو ایسا جلد باز و جلد دست قوم مین سوای حمزہ کے نہین دیکھا اور اس روز حمزہ رضی اللہ عنہ سر مبدپر نسر طائر کا واسطے نشان وشناخت کے باندھے تھے اور بعضی روایت مین یون وارد ہوا ہے کہ جب حمزہ شہید ہوے تو صفیہ بن عبد المطلب انکو انکو تلاش کرنے لگین سوقت درمیان انکے اور نعش حمزہؓ کے انصار حائل ہوگئے تب حضرت رسول خدا نے فرمایا صفیہ کو چھوڑ دو اور اسکو نہ روکو پس وہ آئین اور قریب نعش بیٹھین پھر جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور جب وہ فریاد وشور سے روتی تھین تو حضرت بھی شور سے روتے تھے اور فاطمہ بنت نبی بھی علیہا السلام روتی تھین اور جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ جیسا تیرے اس ماتم مین مبتلاے مصیبت ہوا ہون ایسا کبھی مصیبت مین نہ پڑونگا بعد ازان حضرت نے فرمایا تم دونون خوش ہو کہ اسوقت میرے پاس جبرئیل آتے ہین اور خبر دیتے ہین کہ نام حمزہ کا ساتوان آسمان کے مکتوب ہوا ہے اور حمزہ بن عبد المطلب شیر ہے خدا کا اور شیر ہے اسکے رسول کا اور کہا راوی نے کہ جب حضرت نے حمزہ کی لاش پر سختی مثلہ یعنے بُرید گوش وبینی کی دیکھی تو حضرت کو بہت حزن وملال ہوا اور فرمایا کہ اگر ہم قریش پر فتحیاب ہونگے تو اُنمین سے تیس آدمیون کو مثلہ کرینگے) تب یہ آیۃ نازل ہوا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ یعنے اگر تم عقاب کرو تو عقاب کرو مثل و مقدار اسکے کہ جسقدر تم عقاب کیے گئے ہو اور اگر صبر کروگے تو بے شبہہ یہ بات صابرون کے لیے بہتر ہے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے قطعًا درگذر کیا کہ کسیکو مثلہ نہین کیا یعنے کسی کی لاش سے ناک وکان کو نہین کاٹا اور جب ابو قتادہ نے ارادہ بدلا لینے کا قریش سے کیا بعوض اسکے کہ جو کچھ مثلہ مین حمزہ عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم والم حضرت کا اور جو صدمہ انکے مثلہ ہونے مین دیکھا تھا اور ان سب باتون کی بابت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی طرف اشارہ کرتے تھے

کر میتا ادنی بار بھی انتظار کیا ہو ابو قتادہ دستہ بستہ کھڑے تھے سید رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای
قتادہ میں تیرے لیے بہشت خدا سے اجر و ثواب طلب کرتا ہوں اور فرمایا ای ابو قتادہ قریش اہل امانت ہیں جو کوئی
اُنسے باعث بغض اقدام آنکے بغاوت کریگا تو خدا اُسکو سرنگوں ڈالیگا اور قریب ہے کہ مدت عمر میری طول ہوگی
تو معاملہ اعمال انکے تیرا اپنی حقیر معلوم ہوگا اور کردار تیرے آنکے کردار کے سامنے ناچیز نظر آوینگے اگر قریش
کو دسرکشی نکرتے تو جو کچھ اُنکے لیے نزدیک خدا مہیا تھا اُس سے میں اُنکو آگاہ کرتا تب ابو قتادہ نے عرض
کی یارسول اللہ میں غصہ میں نہیں آیا مگر واسطے خدا و رسول کے حب کہ کیا اُنھوں نے جو کچھ کیا
حضرتؐ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے وہ قوم اپنے نبی کے لیے بہت بد ہیں اور عبداللہ بن جحش نے کہا یا رسول اللہ
ہر آئنہ یہ قوم بہت بری طرح پیش آئی جیسا آپ نے ملاحظہ کیا اور میں نے خدا اور رسول سے سوال کیا ہے اور
یہ کہا کہ ای پروردگار میں تجکو تیری ہی قسم دیتا ہوں اس بات کی کہ کل میں ملاقات اعدا کی کروں اسطرح سے
کہ وہ مجھے قتل کریں اور مجھے ٹکڑے کریں اور مجکو مثلہ کریں کہ ناک و کان کاٹیں اور میں مقتول ہو کر تیری ملاقات
کروں اور یہ سب سختیاں میرے لیے کہا وہ اُسوقت تو مجھسے پوچھے کہ یہ سب کچھ تیرے لیے کسکے واسطے
ہوا تو میں عرض کروں محض تیرے واسطے اور یا رسول اللہ میں آخر سوال آپ سے یہ کرتا ہوں کہ بعد
میرے میرے ترکہ کے والی آپ ہوں فرمایا حضرتؐ نے اچھا پس عبداللہ میدان کارزار میں نکلے
تا آنکہ شہید ہوے اور نعش اُنکی بہت سختی سے مثلہ کی گئی اور عبداللہ اور حمزہ دونوں ایک ہی قبر میں دفن
کیے گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترکہ عبداللہ کے والی ہوے چنانچہ حضرتؐ نے مادر عبداللہ کے
لیے خیبر سے کچھ مال مول لیا اور جب حمنہ بنت جحش خواہر عبداللہ کی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے آئی تھی تو حضرت نے فرمایا ای حمنہ احتسبی اجر و ثواب کی خدا سے رکھو اُسنے کہا کسکے لیے فرمایا
خال اپنے حمزہ کے (خال یعنے برادر مادر) تب حمنہ نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَرَحِمَہٗ
ہَنِیْئًا لَہُ الشَّہَادَۃُ (یعنے ہم خدا کے ہیں اور اُسیکی طرف ہماری بازگشت ہے اور خدا تعالے حمزہ کی آمرزش کرے
اور اُسپر رحم نازل کرے اور شہادت اُنکے لیے سزاوار کرے بعد ازاں پھر حضرت نے فرمایا ای حمنہ احتسبی
اجر و ثواب کی خدا سے رکھو اُسنے کہا کسکے لیے یا رسول اللہ فرمایا واسطے بھائی اپنے عبداللہ کے تب
حمنہ نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَرَحِمَہٗ ہَنِیْئًا لَہُ الشَّہَادَۃُ بعد ازاں پھر حضرت نے فرمایا کہ
خدا سے التماس اجر و ثواب کی کر اُسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے مصعب کے عمیر کے اُسنے کہا واحزناہ یعنے ہاے
افسوس اور بعضوں نے کہا کہ اُسنے کہا واعقراہ (یعنے ہاے تباہی اُسکی) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئینہ
شوہر کے لیے زوجہ پر وہ مرتبہ ہے کہ کسیکے لیے نہیں ہے بعد ازاں حضرتؐ نے فرمایا تو نے یہ کلمہ کیوں کہا یعنے واعقراہ

اُسنے کہا یا رسول اللہ مین اُسکے اولاد کی یتیمی کو یاد کرکے پریشان ہوگئی تب حضرت نے اُسکی اولاد کے لیے دعا کی اسکے
اشارات پر لوگ احسان و نیکوئی کرین بعد ازان حمنہ زوجیت مین طلحہ بن عبید اللہ کے آئی اور محمد بن طلحہ کو جنی چنانچہ
طلحہ اولاد مصعب سے زیادہ تر التفات رکھتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ حمنہ اُس روز طرف اُحد کے اُن عورتون
کے ساتھ نکلی جو لوگون کو پانی پلاتی تھین اور سمیرا بنت قیس بھی جو منجملہ زنان بنی دینار تھی اُس روز اُحد کی طرف
نکلی اور اُسکے دونون بیٹے نعمان بن عبد عمرو و سلیم بن الحارث ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُحد مین شہید ہوے
پس جب اُن دونون کی ماتم پرسی کی گئی تو اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے لوگون نے کہا
بحمد اللہ وہ بخیر و صلاح ہین جیسا تو چاہتی ہے اُسنے کہا مجھے بتا دو کہ مین اُنکو اپنی نظر سے دیکھون تب لوگون
نے اُسکو حضرت کی طرف اشارہ کیا تب اُسنے حضرت کو دیکھکر کہا کُلُّ مُصِیبَۃٍ بَعْدَکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ جَلَلٌ یعنے
ساری مصیبتین بعد دیکھنے آپ کے آسان ہین یا ہر مصیبت بعد آپ کے بہت بڑی مصیبت ہوگی کیونکہ جلل
بمعنے اہم و ہم بمعنے آسان لغات اضداد سے ہے) اور وہ اُس روز اپنے دونون بیٹون کی لاشین ناقہ پر بار کیے
ہوے مدینے کو ہانکتی چلی جاتی تھی کہ ناگاہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راہ مین ملاقات ہوئی اُس
سے پوچھا کہ تیرے پیچھے والون کی کیا خبر ہے اُسنے جواب دیا کہ بحمد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تو بخیر و عافیت زندہ ہین مگر حال مسلمین کا یہ ہے جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا وَاتَّخَذَ اللّٰہُ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ شُھَدَآءَ
وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِینَ کَفَرُوا بِغَیْظِھِمْ لَمْ یَنَالُوا خَیْرًا وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِینَ الْقِتَالَ ترجمہ خدا نے مومنین مین
سے شہیدون کو اختیار کیا یا شہیدون کو مومنین مین سے لیا اور مردود کر دیا کافرون کو باعث
غیظ و غصہ اُنکے کہ وہ خیر و برکت کو نہ پہونچے اور حق تعالے مومنون کو جہاد مین کفایت کرتا ہے یعنے تائید
و توفیق کے لیے تب عائشہ رض نے اُس سے پوچھا یہ لوگ تیرے ساتھ تیرے کون ہین اُسنے کہا یہ دونون
بیٹے ہین یہ کہکے چلی اپنے اونٹ کو ہانکا اور راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون شخص
ہے جو سعد بن ربیع کی میرے پاس خبر لادے کہ مین نے اُسکو وہان دیکھا ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف
ایک گوشہ وادی کے اور اُسکو بارہ زخم سنان لگے تھے پس محمد بن مسلمہ خبر کو نکلے اور بعضون نے کہا کہ ابی
بن کعب نکلے تھے پس جب وہ اُس ناحیۂ وادی کی طرف نکلے تو کہتے ہین وہ کہ مین درمیان مقتولون کے تھا
اور اُنکو پہچان رہا تھا کہ اُنمین سعد کون ہے ناگاہ مین سعد کے پاس پہونچا کہ وہ وادی مین پڑے ہوے تھے
تب مین نے اُنکو آواز دی مگر اُنھون نے کچھ جواب مجھے نہ دیا تب مین نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلعم نے تمھارے
لیے بھیجا ہے تب وہ تنفس کرنے لگے یعنے سانس لینے لگے جسطرح کورۂ آہنگر یعنے دھونکنی سے سانس نکلتی ہے
اس حال مین اُنھون نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سلامت ہین مین نے کہا ہان مع سلامتی ہین

اور مجھے حیرانی ہے کہ مجکو بارہ زخم کاری لگے ہیں انھوں نے کہا ہاں مجھے بارہ زخم سنان ایسے لگے ہیں کہ سنان
سنان میرے دل میں پار ہو گئے ہیں میری جانب سے قوم انصار کو سلام پہونچانا اور اُن سے کہنا کہ اللہ اللہ یعنے
خدا سے خوف رکھیو اُس امر میں جسکا تمنے لیلۃ العقبہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد کیا ہے واللہ
تمہارے دیکھتے ہوئے یعنے جیتے جی اگر تمہارے نبی کو کوئی ایذا پہونچائی گئی تو تمہارے لیے پیش خدا کچھ عذر نہیگا
پھر ابا محمد بن مسلمہ نے کہ ابھی میں سعد کے پاس سے ہٹنا نہ تھا کہ وہ مر گئے تب میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا
اور میں نے اُنکی خبر دی پھر میں نے حضرت کو دیکھا کہ رو بقبلہ ہوکر دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی کہ اے پروردگار
ملاقات کر سعد بن ربیع سے جیسا کہ تو اس بات سے راضی ہو اور راویون نے کہا ہے ابلیس نے پھر کہا
تھا کہ محمد قتل ہوئے تا کہ لوگوں کو اس بات سے غمگین کرے اور تا کہ لوگ ہر طرف متفرق ہو جاویں چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ لوگ حضرت کے پاس سے چلے جاتے تھے اور کوئی انمیں سے رجوع نہیں کرتا تھا اور حضرت انکے
پیچھے سے انکو پکارتے تھے یعنے میں یہاں ہوں تم کہاں جاتے ہو تا آنکہ انمیں سے جو پھر آیا وہ پھر آیا تا مہراس اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا راد اصحاب اپنے طرف سب کے متوجہ ہوئے واقدی نے کہا محمد بن یحیی
بن ضحاک بن عثمان نے ضمرہ بن سعید سے انھوں نے کہا جب رسول خدا صلعم اُن اصحاب تک پہونچے کہ وہ سب
ایک گروہ قلیل تھے (یعنے مہراس والے) تب حضرت شعب کو تشریف لیگئے اور اصحاب اُس جبل میں مجمع
تھے اور جو اُس سے اُترے گئے تھے اُنکا مقتل یاد کر رہے تھے اور جو خبر انھوں نے دربارۂ حضرت کے سنی تھی
اُسکا ذکر کرتے تھے کعب نے کہا سب سے پہلے ہاں حضرت کو پہچانا وہ میں تھا اور اُسوقت حضرت مغفر پہنے ہوئے
تھے تب میں پکار کر کہنے لگا کہ یہ دیکھو رسول خدا صلعم زندہ و سالم ہیں اور میں اُسوقت شعب میں تھا چنانچہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے انگلی اپنے لب پر رکھکر میری طرف اشارہ کیا کہ ساکت رہو اور ان کی
زرہ مجھسے طلب کی اور وہ زرہ تمام زرد تھی یا کچھ اُسمیں سے زرد تھا تب حضرت نے مجکو پہنا دیا
اور اپنی زرہ اُتار ڈالی اور کہا راوی نے کہ پھر رسول خدا صلعم شعب سے اصحاب پر درمیان دونوں سعد
یعنے سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ کے طالع و ظاہر ہوئے اور آنحضرت صلعم اپنی زرہ پہنے ہوئے بوجھ تمام جاتے
تھے اور انکی یہی عادت تھی کہ جب وہ چلتے تھے تو حلم و وقار سے رفتار کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت صلعم طلحہ
بن عبید اللہ پر تکیہ دیے ہوئے تھے کیونکہ حضرت ایسے مجروح تھے کہ اُس روز بیٹھکر نماز ظہر پڑھائی اور طلحہ نے
عرض کی تھی یا رسول اللہ مجھ میں قوت ہے پس انھوں نے حضرت کو اپنی آغوش میں لے اور دوش پر اُٹھا کر منحرہ تک ہو گیا
جو ما بین راہ احد میں جاتے ہوئے شعب الحراریں کو ملتا ہے پھر وہاں سے حضرت کسی اور طرف تشریف لیگئے
تھے و بعد ازاں طلحہ پھر وہاں سے حضرت کو اُٹھا کر بلندی مقام صخرہ پر چڑھا لے گئے بعد ازاں حضرت

اپنے اصحاب کی طرف تشریف لیچلے اور حضرت کے ہمراہ وہ چند اصحاب جانباز تھے جو ساتھ مین ثابت قدم
رہ گئے تھے پھر جب مسلمین نے حضرت کے ہمراہیون کو دیکھا تو اندر شعب کے گریزان ہونے لگے انکو گمان ہوا کہ
یہ گروہ مشرکین کا ہو تب ابو دجانہ اپنا عمامہ سرخ اپنے سر سے ظاہر کرنے لگے چنانچہ ان لوگون نے انکو پہچانا کر رجوع
کی یا بعضے پھرے اور بعضے کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم اُن چند اشخاص کے ساتھ جو ہمراہ حضرت کے ثابت قدم
رہے طالع ہوے اور وہ سب چودہ شخص تھے سات آدمی مہاجرین مین سے اور سات انصار مین سے تو وہ مسلمین
اندر جبل کے بھاگنے لگے تو حضرت اُسوقت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھکر تبسم کرنے لگے کہ وہ پہلو مین تھے اور فرمایا
تو اپنے تئین اُنکی طرف ظاہر کر چنانچہ ابو بکرؓ ہر چند آپکو اُنپر نمایان کرتے تھے پر وہ توقف کرتے تھے یہان تک کہ ابو دجانہ
سربند سرخ اپنے سر سے اتار کر جبل کی طرف ایما کرکے دکھلاتے تھے اور شور کرتے تھے تا آنکہ وہ لوگ ٹھہرے
اور آملے اور ایسا ہوا تھا کہ مسلمین جب بتعاقب مشرکین کا گمان کرکے شعب جبل مین بھاگے جاتے تھے
اُسوقت انہین سے ابو بردہ بن نیاز نے بتر کو چلہ سے ملا کر ارادہ کیا تھا کہ قوم پر چلاوے پھر جب لوگون کے
درمیان مین باتین ہونے لگین اور حضرت نے اُنکو آواز دی تب اُن لوگون نے پہچانا اور جب انھون نے اچھی طرح
حضرت کو دیکھا اور پہچانا تو گویا کہ اُنکی ذات پر کوئی مصیبت نہ پہونچی تھی اور ایسا ہوا کہ اُس وقت شیطان نے
اپنا مکر اور اپنا گروہ پیش کیا کہ جب مسلمین نے اعدا کو دیکھا کہ اُنسے کنارہ کر گئے رافع بن خدیج کہتے ہین کہ اُسوقت مین
پہلو مین ابو مسعود انصاری کے تھا وہ اپنی قوم کے مقتولون کا ذکر کرتے تھے اور جب لوگ اُنسے اُن مقتولون کو پوچھتے
تھے تو وہ اُن شہیدون کی خبر بیان کرتے تھے کہ انہین سے سعد بن ربیع و خارجہ بن زہیر تھے اور وہ استرجاع
کرتے تھے یعنے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کہتے تھے اور اُن شہدا پر رحمت خدا بھیجتے تھے پھر بعضے اُن مین سے اپنے بعض
دوستون کو پوچھتے تھے تو بعضے اُنکے بعضون کو خبر دیتے تھے بس اسی اثنا مین کہ وہ لوگ اس فکر و فکر مین تھے حق تعالے نے
مشرکین کو اُنکی طرف پھیرا تا کہ اُنکا ہم و غم اُنکے دل سے غلط کر دیوے (یعنے جب وہ اعدا کو دیکھینگے تو اپنے مقتولون کا
غم بھول جاوینگے) پس جب گروہ اعدا بالاے سر اُنکے بلندی پر آپہونچے تو ناگاہ غول غول لشکر مشرکین سے اُنکو
نظر آئے تو یہ لوگ جس فکر و فکر مین تھے وہ سب بھول گئے (یعنے اپنی اپنی فکر پڑگئی) اور کہا رافع بن خدیج راوی
نے کہ پھر اُسوقت رسول خدا صلعم نے ہم لوگون کو طلب کیا اور قتال و جہاد پر آمادہ کرنے لگے اور مین دیکھتا
تھا کہ فلان و فلان یعنے لوگون کو کہ قلہ کوہ پر چڑھے جاتے ہین تب اسوقت شیطان نے صیحہ کیا کہ محمد قتل ہوے
(یعنے اسلئے کہ مسلمین مغرور ہو جاوین) چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اُسوقت آگے بڑھا اور جبل پر مثل
بزکوہی کے چڑھ گیا پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی خدمت مین پہونچا اُسوقت وہ فرما رہے
تھے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے محمد رسول ہی خدا کا اُسکے پہلے بھی بہت رسول گذرے

تب عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وریہ ہین ابو بکر اور یہ ہون مین عمر
کہا ابو سفیان نے آج بدلا ہی یوم بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہی اور جنگ سد ولا ہی جواب دیا عمر رضی اللہ
تعالے عنہ نے کہ مساوات نہین ہی کہ قتلا ہمارے جنت مین ہین اور تمھارے قتلا جہنم مین ہین ابو سفیان نے
نے کہا کہ یہ تم لوگون کی باتین ہین کیونکہ اگر ایسا ہو تو درین صورت ہم ناامیدی و ہلاکی مین ہین پھر کہا
ابو سفیان نے کہ ہمارے لیے عزی ہی (یعنے جو عزیز و غالب ہی) اور تمھارے لیے عزی نہین ہی عمر رضی
اللہ عنہ نے کہا اللہ ہمارا مولا ہی تمھارے لیے کوئی مولا و ناصر نہین ہی ابو سفیان نے کہا ای پسر خطاب ہم نے
عزی نے ہمکو لعنت و عزت بخشی اسوجہ سے وہ بلند ہی بعد ازان ابو سفیان نے کہا ای ابن الخطاب اٹھو
میرے پاس آؤ کہ مین تجھسے کلام کرون تب عمر رضی اللہ عنہ اٹھکر اسکے قریب آئے ابو سفیان نے کہا مین تجکو
تیرے دین کی قسم دیتا ہون (سچ بتاؤ) آیا ہمنے محمدؐ کو قتل کیا ہی (یعنے وہ قتل ہو گئے ہین یا نہین) عمرؓ نے کہا
یا اللہ ایسا نہین بلکہ وہ اسوقت تیرا کلام سنتے ہین ابو سفیان نے کہا میرے نزدیک تو ابن قمیہ سے
بہت سچا ہی اور حال یہ ہی کہ ابن قمیہ ان لوگون کو خبر دیتا تھا کہ نبی علیہ السلام قتل ہو گئے بعد ازان
ابو سفیان نے پکار کر کہا کہ تم لوگ جو کہ اپنے مقتولون مین خواری و مثل یعنے گوش و بینی بریدہ پاتے ہو تو
یہ بات ہمارے بیان کے سردارون کی رائے سے نہین ہوئی بعد ازان اُسکو حمیت جاہلیت نے لیا
تو کہنے لگا کہ آگاہ ہو جبکہ ایسا ہو گیا تو اس امر کو ہم بُرا نہین جانتے ہین بعد ازان ابو سفیان نے ندا دی
کہ آگاہ ہو کہ اب ہمارا تمھارا وعدہ گاہ بدر الصفر ہی شروع سال پر (صفرا نام مقام ہی بدر مین)
تب عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے جواب دینے سے توقف کیا اور انتظار رہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کیا ارشاد کرتے ہین پس حضرت صلعم نے فرمایا تو جواب دے کہ ہان اچھا تب عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا ہان اچھا تب ابو سفیان اپنے لوگون کی طرف پھرا اور سامان اپنے کوچ کا کرنے لگا اُسوقت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمین کو اندیشہ ہوا اور پھر شدت سے خوف ہوا اس بات کا کہ ایسا نہو یہ لوگ
مدینے پر تاراج و غارت کو جاتے ہون تو عورتون اور بچون کو ہلاک کرین پس حضرت صلعم نے سعد بن ابی
وقاص سے فرمایا کہ اس قوم کی خبر ہمارے پاس لا کہ اگر وہ لوگ سوار ہون ناقون پر اور کوتل کرین گھوڑون
کو تو کوچ ہی اور اگر سوار ہون گھوڑون پر اور کوتل رکھین ناقون کو تو قصد غارت ہی مدینے پر اور قسم اُس خدا
کی جسکے قبضے مین میری جان ہی اگر وہ لوگ مدینے کی طرف روانہ ہونگے تو مین بھی اُنکی طرف جاؤنگا
اور ہاتھون ہاتھ اُنکو بدلہ دونگا سعدؓ نے کہا مین یہ سُنکر اُس طرف دوڑتا ہوا چلا اور اپنے دل مین
قصد کرتا تھا کہ اگر کوئی بات مجھے خوف و اندیشہ کی معلوم ہوگی تو مین حضرتؐ کے پاس دوڑتا ہوا پھر آؤنگا

پس جس وقت سے میں روانہ ہوا تو دوڑنا شروع کیا اور آپکے پیچھے روانہ ہوا تا آنکہ وہ عقیق میں پہونچے اور
میں جب اُنکو دیکھتا تھا تو اُنکے امر میں تامل کرتا تھا یعنی اُنکی طرف کان لگاتا تھا اور آپکے کاموں پر نظر رکھتا تھا
پس ناگاہ وہ لوگ سوار ہوئے اونٹوں پر اور کوتل کر لیا گھوڑوں کو تب میں نے جانا کہ یہ کوچ ہے اُنکے شہر کی
طرف اور اُس لشکر نے عقیق میں اُنکے توقف کرکے درباب اصل ہونے درمیان مدینہ کے احد پہ
مشورہ کیا تھا تو صفوان بن امیہ نے اُنسے کہا کہ تم تو ظفر پا چکے ہو اب پھر چلو اور اسیر قصد مکرو کیونکہ یہ لوگ
شکستہ ہو گئے اور تھک گئے ہیں اور تم ظفریاب بھی ہو کیونکہ تم نہیں جانتے ہو کیا چیز تمپر طاری ہوئی تھی کہ
ہم ... رسوا ہوئے تھے واللہ کہ انھوں نے تمہارا پیچھا نہیں کیا تھا وہ حال آنکہ اُنکے لیے بھی پہچانتا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابے حضور فرمایا کہ صفوان نے اُنکو اُنکے ارادے سے منع کیا ہے پھر جسوقت
سعد نے اُنکو اس حال پر دیکھا کہ وہ سب چلے جاتے ہیں اور مقام نکیں وہ لوگ واصل ہوئے تب سعد وہاں سے
پھرے اور خدمت میں حضرت کی حاضر ہوئے مگر مسکین اور شکستہ خاطر تھے پس عرض کی یا رسول اللہ وہ قوم کے لوگ
اسی طرح سے کہ آپ اونٹوں پر سوار کیا تھا اور گھوڑوں کو حال لیگئے فرمایا وہ کیا کہتے تھے میں نے کہا یہ کہتے
تھے سعد اس میرے ساتھ جلوس کی اور فرمایا تو جو کہتا ہے سچ ہے میں نے عرض کی ہاں سچ ہے یا رسول اللہ تب فرمایا
کہ پھر میں تجھکو مسکین کیوں دیکھتا ہوں کہا مجھکو ناگوار ہوا جو تیرے مسلمین کا اُنکے چلے جانے سے ایسے سہل
کو یعنی مشرکین کو بلا تعاقب تیرا ہونا چاہیے) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سعد بڑا آرمودہ کار ہے اور دوسری روایت
میں یوں ہے کہ جب سعد وہاں سے پھر کر آئے تو تاور علم کہنے لگے کہ قوم نے گھوڑوں کو کوتل لیا اور اونٹوں
پر سوار کیا پس رسول خدا صلعم سعد کی طرف اشارہ کرنے لگے کہ اپنی آواز کو پست کر لیعنی آہستہ بیان کر کہ بیشک
جنگ میں خدع یعنی دھوکا ہوتا ہے پس چاہیے کہ آنکے پھر جانے سے لوگ خوش ہوں کیونکہ خدا نے اُنکو پھیرا
اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے یحییٰ بن شبل سے اُنھوں نے
سنا ابن عمر سے اُنھوں نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے سعد سے کہ اگر تو دیکھے کہ قوم نے ارادہ مدینہ
کا کیا ہے تو مجھے خبر دے درمیان میرے اور اپنے لیعنی جسوقت میں ہوں [illegible] اور مسلمین کی قوت کو ...
تکر پس سعد روانہ ہوے اور اُنکو دیکھا کہ انھوں نے اونٹوں پر ... کیا ہے تو وہاں سے جلد پھر آئے
تاب ضبط نہ رہی کہ آپکے لوٹ جانے کی خوشی سے شور کرکے بیان کرنے لگے چنانچہ جب ابو سفیان نے کیا
قریش کے پاس ... نے ایسا مکرہ کیا تا آنکہ ہبل بت کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ ... لعنت ... شریت کی
اور میرے دل کو تشفی و تسکین دی تھی اور ایسا سمجھ کی طرف سے اور ... یا مر ... اور عمرو بن عاص سے لوگوں
نے پوچھا کہ ... راحد ... مسلمین کیونکہ اس جگہ متفرق ہوئے تھے اسنے کہا اس بات سے تمہاری کیا مراد ہے ...

تو یہ ہو کہ خدا نے اسلام عطا کیا اور کفر اور اہل کفر کو دور کیا بعد ازان عمرو نے بیان کیا کہ جب ہمنے انپر غلبہ کیا اور ہمنے انکو
جسکو پایا اور لوگ ہر طرف متفرق ہو گئے و بعد ازان کہ انکے گروہ پھر جمع ہو گئے (اور انکو غلبہ ہوا) تب قریش نے باہم
مشورت کی اور کہنے لگے کہ ہمارے لیے غلبہ و ظفر ہی کاش ہم لوگ پھر چلین کیونکہ ہمکو خبر پہونچی ہو کہ ابن ابی سوم
حصہ لوگون کو ساتھ لیکر جاچکا ہی اور قبیلہ اوس و خزرج سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہین اور ہم امن نہین ہین کہ مسلمین
پھر عود کرین اور ہم مین اکثر زخمی ہین اور اکثر گھوڑے ہمارے تیرون سے زخمی ہین چنانچہ وہ سب چلے گئے
پس ہم لوگ روحا تک پہونچے تھے کہ کچھ لوگ آمادہ جنگ ہمارے سامنے آئے مگر وہانسے روانہ ہو گئے

ذکر شہداء احد

اور کہا **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی سلیمان بن ہلال نے یحیے بن سعید سے
انھون نے سُنا سعید بن المسیب سے کہ احد مین انصار مین سے ستر مرد شہید ہوئے اور دوسری
روایت مین واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبیدہ سے
انھون نے سُنا مجاہد سے مثل حدیث مذکور کے اور یہ کہ اُن شہدا مین چار شخص قریش سے تھے اور
باقی انصار مین سے تھے کہ مزنی اور اُنکا برادر زادہ اور دونون پسر ہیب کے ملا کے سب چوہتر آدمی
تھے اور یہ تعداد مجتمع علیہ ہی چنانچہ بنی ہاشم مین سے حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ اُنکو وحشی غلام نے شہید
کیا تھا اس بات مین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین اور بنی امیہ مین سے عبد اللہ بن جحش بن رباب
تھے کہ انکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین کہ قریش مین سے پانچ شخص تھے
پس بنی اسد سے سعد مولی حاطب تھے اور بنی مخزوم سے شماس بن عثمان بن الشرید تھے کہ انکو ابی
بن خلف نے شہید کیا تھا اور کہتے ہین کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد زخمی ہوے تھے اور وہ تا زیست مجروح
رہے تا آنکہ انھون نے وفات کی اور وہ غسل دیے گئے درمیان بنی امیہ کے بمقام عالیہ مابین دو مناخے یعنے دو
منا منارہ اُس چاہ کے جو آج بیر عبد الصمد بن علی مشہور ہی اور بنی عبد الدار مین سے مصعب بن عمیر کہ انکو ابن قمیہ
نے شہید کیا اور بنی سعد بن لیث مین سے عبد اللہ و عبد الرحمن پسران ہبیب شہید ہوے اور قبیلہ مزینہ سے
دو شخص شہید ہوے ایک وہب بن قابوس دوسرے انکے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس اور انصار مین پس قبیلہ
بنی عبد الاشہل سے بارہ مرد شہید ہوے عمرو بن معاذ بن النعمان انکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حارث
بن انس بن رافع اور عمارہ بن زیاد بن السکن اور سلمہ بن ثابت بن وقش انکو ابو سفیان بن حرب نے شہید کیا
اور عمرو بن ثابت بن وقش انکو بھی ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور رفاعہ بن وقش کو خالد بن الولید نے شہید کیا
اور یمان ابو حذیفہ کو مسلمین نے عند الاختلاط میان فریقین کے خطا سے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ انکو عتبہ بن مسعود نے

علا نے شہید کیا اور صیفی بن قیظی کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حباب بن قیظی شہید ہوئے اور عباد بن سہل کو
صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور اہل راتج میں سے کہ وہ ہم طرف تھا عبد الاشہل کے ہمراہ ایاس بن اوس بن عتیک
بن سمرہ بن عبد الاشہل بن زعوراء ان کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور عبید بن التیہان کو عکرمہ بن ابی جہل
نے شہید کیا اور حبیب بن تیم شہید ہوئے اور بنی عمرو بن عوف سے پھر بعد منسوب بنی ضبیعہ بن زید ابو سفیان
بن الحارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ شہید ہوئے جن کی کنیت ابو البنات تھی اور وہ وہ تھے جو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ میں قتال کرتا ہوں بعد اس کے رجوع کرتا ہوں طرف دختران اپنے تب فرمایا
حضرت علیہ السلام نے کہ جنت اللہ عزوجل لیے تیرے فرمایا حق تعالےٰ نے اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے
حنظلہ بن ابی عامر تھے ان کو اسود بن شعوب نے شہید کیا اور بنی عبید بن زید سے انیس بن قتادہ تھے جن کو ابو الحکم
بن الاخنس بن شریق نے شہید کیا اور عبد اللہ بن جبیر بن النعمان جو حضرت علیہ السلام کی طرف سے تیر اندازوں
کے افسر تھے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی غنم بن السلم بن مالک بن اوس سے خیثمہ ابو سعد تھے
ان کو ہبیرہ بن ابی وہب نے شہید کیا اور بنی العجلان سے عبد اللہ بن سلمہ تھے ان کو ابن الزبعری نے شہید کیا
اور بنی معاویہ سے سبیع بن حاطب بن الحارث بن ہیشہ تھے ان کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا یہ سب
آٹھ آدمی تھے اور بنی النجار بنی الخزرج سے خارجہ بن زید ابی زہیر تھے ان کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور سعد
بن ربیع شہید ہوئے اور یہ دونوں ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے اور اوس بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان
بن ثعلبہ بن کعب شہید ہوئے یہ چار آدمی تھے اور بنی الابجر سے جو موجد ارہ کہلاتے تھے مالک بن سنان بن عبید ابی
الابجر تھے جن کی کنیت ابو ابی سعید الخدری تھی ان کو غراب بن سفیان نے شہید کیا اور سعد بن سوید بن قیس بن عامر
بن عمارہ بن الابجر شہید ہوئے اور عتبہ بن ربیع بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ شہید ہوئے یہ سب تین آدمی
تھے اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ حارثہ بن عمرو و ثقف بن فروۃ البدی یہ دونوں
شہید ہوئے اور بنی طریف سے عبد اللہ بن ثعلبہ و قیس بن ثعلبہ بن طریف و ضمرہ جو ان کے حلیف تھے اور جہینہ
سے تھے بعد اس کے بنی عوف بن الخزرج سے جو بنی سالم تھے و بعد ازاں محلہ بنی مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم سے
یہ سب شہید ہوئے اور نوفل بن عبد اللہ تھے ان کو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور عباس بن عبادہ بن نضلہ کو
سفیان عبد شمس السلمی نے شہید کیا اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم کو صفوان امیہ نے شہید کیا اور عبد ذی الحسحاس
شہید ہوئے کہ یہ دونوں ایک قبر میں دفن کیے گئے اور مجذر بن زیاد کہ حارث بن سوید نے اس کو ناگہانی اور دغا سے مار دیا
اور کہا واقدی نے مجھ سے حدیث بیان کی ہمارے بعض نے ابی وجزہ سے انہوں نے کہا کہ ہر دو اور تین آدمی
ایک قبر میں دفن ہوئے نعمان بن مالک و مجذر بن زیاد و عبدہ بن الحسحاس آئے و قصہ مجذر بن زیاد کا یہ ہے کہ حصیر الکتائب

بنی عمرو بن عوف کے پاس آیا اور کلام کرنے لگا سوید بن الصامت اور خوات بن جبیر اور ابولبابہ بن عبد المنذر سے اور بعض کہتے ہین سہل بن حنیف سے بھی اور کہنے لگا کہ تم سب میرے یہان آؤ تو مین تمکو پینے کی چیزین پلاؤن اور تمھارے لئے شتر ذبح کرکے کھلاؤن اور چند روز ہمارے یہان قیام کرو انھون نے کہا اچھا ہم فلان روز آوینگے پس جب وہ روز آیا تو یہ سب اُسکے یہان آئے تو اُسنے اُنکے لیے ایک شتر بچہ نحر کیا اور اُنکو شراب پلائی اور وہ لوگ اُسکے پاس تین روز مقیم رہے یہانتک کہ وہ گوشت متغیر ہو گیا اور سوید اُس زمانے مین کبر سن تھا پھر جب تین دن گذر گئے تو اُن لوگون نے کہا اب ہم اپنے گھر کی طرف رجوع کرنے والے ہین تب حضیر نے کہا جو تمھاری خوشی ہو چاہو رہو چاہو جاو چنانچہ وہ دونون جوان نکلے اور سوید کو اپنے اوپر لادے ہوئے تھے اسلیے کہ اُسکو نشہ باقی تھا پس یہ لوگ حرہ کے متصل ہوکر چلے جاتے تھے یہان تک کہ وقت طلوع آفتاب قریب بنی غصینہ کے پہونچے کہ یہ مقابل بنی سالم کے ہے پس سوید پیشاب کرنے بیٹھا اور نشے مین چور تھا تب کوئی آدمی قبیلہ خزرج سے اُسکو مارنے لگا پھر وہی شخص پاس مجذر بن زیاد کے آکر کہنے لگا کہ آیا تیرے لیے غنیمت باردہ یعنے مفت و آسان ہے جو گوارا ہو حاجت ہو مجذر نے کہا یہ کیا بات ہے اُس شخص نے کہا سوید خالی ہاتھ ہے اُسکے پاس ہتھیار نہین باقی ہے تب مجذر بن زیاد تلوار لٹکائے ہوئے نکلا جب دونون جوان ہمراہی نے اُسکو آتے دیکھا تو منھ پھر اگئے اسلیے کہ وہ دونون نہتے تھے اُن دونون کے پاس ہتھیار نہ تھا اور درمیان اوس اور خزرج کے عداوت تھی پس وہ دونون بھی جلدی جلدی چلے گئے اور بڈھا باقی رہ گیا اور وہان سے حرکت نہ کی پس مجذر اُسکے سر پر جا پہونچا اور کہنے لگا کہ اسوقت خدا نے مجکو تجھپر قدرت دی ہے شیخ نے کہا تو مجھسے کیا ارادہ رکھتا ہے اُسنے کہا تیرے قتل کا ارادہ ہے تب شیخ نے کہا فارفع عن العظام واخفض عن الدماغ یعنے استخوان چھوڑکر اور دماغ سے نیچا مارکے یعنے دماغ بچاکر تلوار مار پھر جب تو اپنی مادر کے پاس پھر کر جائیو تو کہیو مین نے سوید بن الصامت کو قتل کیا (یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ بڑھے شخص کو مارنا جوانمردی نہین ہے مگر عورتون کے سامنے بیان کرنے کو کافی ہے) اور قتل اُسکا باعث ہیجان جنگ بعاث کا ہوا تھا (یعنے جنگ بعاث فیمابین اوس و خزرج کے باعث قتل سوید واقع ہوئی تھی) بعدازان جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہین (یعنے مدینہ مین) تو حارث بن سوید بن الصامت و مجذر بن زیاد یہ دونون مسلمان لائے اور جنگ بدر مین دونون ہمراہ حضرت کے حاضر تھے مگر حارث بدلے اپنے باپ کے فکر مین قتل مجذر کے تھا مگر بدر مین اس بات پر قادر نہوا پس جب روز احد آیا اور جسوقت کہ مسلمین اُس معرکہ مین اِدھر اُدھر ہوگئے ہوئے تب حارث نے پیچھے سے آکر مجذر کو قتل کیا پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کی طرف پھرے اور طرف حمراء الاسد کے خروج کیا اور وہان سے بھی جب پھر آئے تو جبرئیل علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نازل ہوئے اور آنکو خبر دی کہ حارث بن سوید نے مجذر بن زیاد کو

مانند اونٹ قتل کیا تو آنحضرت سے حکم اُسکے قتل کا ظاہر کیا گیا یعنی جس روز جبرئیل نے خبر دی اُسی روز رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا کی طرف سوار ہوئے اور اُس دن بہت گرم تھا اور یہ وہ دن تھا جسدن کو حضرت علیہ
السلام قبا کو سوار نہیں ہوا کرتے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس جس روز کو قبا میں تشریف
لاتے تھے وہ روز دو شنبہ و پنجشنبہ ہوتا تھا پس جب حضرت علیہ السلام اُس روز داخل مسجد قبا ہوئے اور اُسمیں نماز
پڑھی جسقدر خدا نے چاہا اور انصار حضرت کا آنا دیکھکر حاضر ہوئے اور سلام کیا اور اُس روز ایسے وقت
میں وہاں حضرت علیہ السلام کے تشریف لانے سے حیرت کرنے لگے اور حضرت علیہ السلام وہاں بیٹھکر اُنمیں باتیں
اور لوگوں میں تفحص کرتے تھے کہ یکایک حارث بن سوید سامنے سے نظر آیا اور وہ چادر زرد رنگ ہوئے لپیٹے ہوئے تھا
جب حضرت نے اُسکو دیکھا تو عویم بن ساعدہ کو بلاکر فرمایا کہ حارث ابن سوید کو باب مسجد پر لیجاکر قصاص میں مجذر بن
زیاد کے اُسکو قتل کر اسلئے کہ اُسنے روز اُحد مجذر کو قتل کیا ہے پس عویم نے اُسکو پکڑا حارث نے کہا مجھے چھوڑ دے
کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ کلام کروں عویم نے انکار کیا مگر اُسنے عویم کو کھینچا اس ارادے سے کہ حضرت
علیہ السلام سے کلام کرے اور حضرت تشریف لیجانے کا ارادہ سوار ہونیکا کیا اور حمار اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اُسوقت حارث
نے کہا سروع کیا کہ یا رسول اللہ واللہ میں نے اُسکو قتل تو کیا مگر قتل کرنا میرا اُسکے تئیں اس راہ سے نہ تھا کہ
میں اسلام سے برگشتہ ہوا ہوں اور نہ یہ بات تھی کہ اسلام میں کچھ میرا شک ہو لیکن یہ بات حمیت شیطانی تھی
اور یہ ایک امر تھا کہ جسمیں میں اپنے نفس کا مغلوب ہوا یعنے اس امر میں میرے نفس نے مجھکو عاجز کیا تھا اور
اب میں اپنے عمل سے طرف خدا اور رسول کے توبہ کرتا ہوں اور میں خون بہا دونگا اور صوم شہرین متتابعین سے کفارہ
کرونگا اور غلام آزاد کرونگا اور ساٹھ مسکین کھلاؤنگا اور بتحقیق میں توبہ کرتا ہوں طرف خدا اور رسول اُسکے اور وہ کلام
حضرت علیہ السلام کی قبا سے لٹکا اور اولاد مجذر بھی حاضر تھے حضرت اُنسے کچھ نہ فرماتے تھے یعنے درباره دیت
قصاص تا آنکہ اُسکا کلام تمام ہوا حضرت علیہ السلام نے عویم کو حکم کیا کہ اُسکے سامنے آ اور قتل کر اور حضرت سوار
ہوگئے اور عویم اُسکو باب مسجد پر لائے اور قتل کیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب حارث نے مجذر کو قتل کیا تھا تو
بنی بیاض دیکھتے تھے کہ اُنھوں نے حضرت کے پاس آکر خبر دی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوکر اُن لوگوں کی طرف
آئے اور اُسمیں فکر کرتے تھے پس اُسی عرصہ میں کہ حضرت علیہ السلام ہنوز اپنے فرس پر سوار نہیں ناگاہ جبرئیل
حضرت پاس نازل ہوئے اور اثنائے راہ میں اس امر سے خبر دی پس حضرت نے عویم کو حکم قتل دیا اور حسان بن
ثابت نے اُسوقت یہ شعر پڑھا تھا ؎ یا حار فی سنة من نوم اولکم ام کنت ویلک مغترا بجبریل اُسکا مضمون یہ ہے
کہ اے حارث کیا تو ابتدائے اول نیند میں اونگھتا تھا یا کہ اے ہیں تو غافل تھا آنے جبرئیل علیہ السلام
سے اور کہا راوی نے کہ میرے سامنے مجمع بن یعقوب اور اُسکے شیوخ نے جو اُسکے استاد تھے یہ

شوہر تھا کر سوید بن صامت نے وقت قتل اپنے کہا تھا اشعار اَبلغ جُلاساً وعبد اللہ بالکہ فان کبرت فلاتخذ
لہا حارثًا اقتل جبارۃ اما کنت لافیہا فدا لجی عوفا علی عرث دان کار اسکا مضمون یہ ہی کہ اے حارث تو اس واقعہ
کی خبر جلاس کو اور عبد اللہ اسکے آقا کو پہونچا دیجیو اور اگر تو تکبر کرے تو آن دونون کو رسوا نکر اور کہا تو بنی جبارۃ
و قبیلہ عوف کی ملاقات نکریگا تو انکو بھی قتل کر خواہ تو انکو پہچانتا ہو اور بنی سلمہ سے عنترہ مولی سلمہ کو نوفل بن معویہ الدئلی
نے شہید کیا اور قبیلہ المجبل سے رفاعہ بن عمرو شہید ہوے اور بنی حرام سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام تھے انکو
سفیان بن عبد شمس نے شہید کیا اور عمرو بن الجموح شہید ہوے اور خلاد بن عمرو بن الجموح کو اسود بن جعونہ نے
قتل کیا یہ سب تین آدمی شہید ہوے اور بنی حبیب بن عبد سے حارثۃ المعلی بن لوذان ابن حارثہ بن رستم بن ثعلبہ
تھے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی زریق سے ذکوان بن عبد قیس تھے انکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق
نے شہید کیا اور بنی النجار سے بعد ازان منجملہ بنی سواد عمرو بن قیس تھے انکو نوفل بن معویہ الدئلی نے شہید کیا اور
بیٹا انکا قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو عامر بن مخلد یہ سب شہید ہوے اور بنی عمرو مبذول سے ابو اسیرہ بن الحارث
بن علقمہ بن عمرو بن مالک تھے انکو خالد بن الولیدؓ نے شہید کیا اور عمرو بن مطرف بن علقمہ بن عمرو شہید ہوے اور
بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو مغالہ ہین اوس بن حرام شہید ہوے اور بنی عدی بن النجار سے انس بن النضر
بن ضمضم تھے انکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور بنی مازن بن النجار سے قیس بن مخلد و کیسان ہوے
انکے اور بعضے کہتے ہین کہ کیسان انکے غلام غیر آزاد تھے شہید ہوے اور بنی دینار سے سلیم بن الحارث
اور نعمان بن عمرو شہید ہوے اور یہ دونون پسران سمیرا بنت قیس کے تھے چنانچہ بنی النجار سے بارہ آدمی شہید ہوے

اسماے مقتولان مشرکین

بنی اسد سے عبد اللہ بن حمید بن زہیر بن الحارث بن اسد تھا اسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور بنی عبد الدار
سے طلحہ بن ابی طلحہ انکے لشکر کا نشان بردار تھا اسکو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور عثمانؓ بن ابی طلحہ کو
حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور ابو سعید بن ابی طلحہ کو سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا اور مسافع بن طلحہ
بن ابی طلحہ کو عاصم بن ثابت بن ابی الافلح نے قتل کیا اور حارث بن طلحہ کو بھی عاصم بن ثابت نے قتل کیا اور کلاب
بن طلحہ کو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور جلاس بن طلحہ کو طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا اور ارطاۃ بن عبد شرحبیل
کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور فارط بن شریح بن عثمانؓ قتل کیا گیا اور جب کہ صواب غلام نے
علی علیہ السلام پر حملہ کیا تو اسکو قزمان نے قتل کیا اور ابو عزیز بن عمیر کو بھی قزمان نے قتل کیا اور بنی
زہرہ سے ابو الحکم بن الاخنس ابن شریق کو علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ نے قتل کیا اور سباع بن عبد العزی الخزاعی کو حمزہ

بن عبد المطلب نے قتل کیا اور حبیب الطبری کا نام مرد پاسبان رصاص بن ہاشم تھا اور وہ دوسرا امیر لشکر تھا اور
ابوجہل بن ہشام بن ابی امیہ بن المغیرہ تھا اُسکو قزمان نے قتل کیا اور ولید بن العاص بن ہشام کو بھی قزمان نے
قتل کیا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ کو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور خالد بن الاعلم العقیلی کو قزمان نے قتل
کیا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی قیس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے کہ
کہا کہ قزمان اور جب آگے بڑھا اور مشرکین پر سختی و تیزی کرتا تھا اسوقت خالد بن الاعلم اسکے سامنے آیا اور دونوں
مقابل تھے پس دونوں باہم جنگ کرتے تھے یا ایک دوسرے پر تلوار کا وار کرتے تھے چنانچہ وہ دونوں کہ
اسی حال میں تھے کہ ناگاہ خالد بن ولید کا گذر ہوا اُسنے تیر دستی کر کے قزمان پر تیر سے حملہ کیا مگر تیرہ
غیر مسلم میں اتنا دستمل جسم انسان میں ہوگیا جو جہاں کے ضرب سے بیشتر مرجاتا ہے) پس تیرہ بھاک کر بند
لیا تب خالد وہاں سے چلا اور وہ یہ جانتا تھا کہ میں نے قزمان کو قتل کیا ہے پس عمرو بن عامر اور قزمان آگے
آیا اور یہ دونوں بھی قزمان خالد بن الاعلم سے لڑ رہے تھے کہ جو دوسرے پھر دوسری بار قزمان کو تیرہ مارا مگر اسی
کارگر نہ ہوا پس یہ دونوں برابر جنگ کرتے رہے تا آنکہ قزمان نے خالد کو قتل کیا اور قزمان بھی اُسی وقت
اسی شدت جراحات میں مر گیا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ کو حارث بن صمہ نے قتل کیا یہ سب پانچ آدمی
قتل ہوئے اور بنی عامر بن لوی سعید بن عامر تھا اُسکو ابودجانہ نے قتل کیا اور شیبہ بن مالک بن المضرب کو
طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا اور بنی جمح سے ابی بن خلف تھا اُسکو رسول خدا صلعم نے اپنے ہاتھ سے قتل
کیا اور عمرو بن عبد اللہ بن عمیر بن وہب بن حذافہ بن جمح کہ وہ ہی ابو عزہ تھا اور وہ روز احد رسول خدا صلعم
کے پاس اسیر ہوا تھا اور سوائے اُسکے اور کوئی روز احد اسیر نہ تھا تب ابو عزہ نے کہا ای محمد مجھپر احسان
کیجیے (یعنی مجکو چھوڑ دیجیے) فرمایا حضرت نے کہ ہر آئینہ مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ گزیدہ نہیں ہوتا (
یعنی کسی جگہ سے ایک بار دغا کھایا تو دوبارہ اُس سے دھوکا نہیں کھاتا اور یہ اسلیے کہ وہ روز بدر بھی اسیر ہو کر بست کرکے
ملا اب یہ رہا ہو گیا تھا) چنانچہ فرمایا کہ تو مکے میں جا کر اپنے مُنھ پر ہاتھ پھیرے گا اور کہیگا میں نے محمد کو دو بار فریب دیا
بعد ازاں عاصم بن ثابت کو حکم کیا کہ اُنھوں نے اُسکو قتل کیا اور ابو عبد اللہ الواقدی نے کہا کہ سوائے اسکے ہے
اسیری ابو عزہ کے باب میں اور طرح سے بھی سنا ہے چنانچہ واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھے خبر دی کسی نے
اُنھوں نے کہا جب مشرکین اُحد سے پھرے ہیں اور حمراء الاسد میں اول تب تھوڑی دیر ٹھہر کر کوچ کر گیا ہے تو ابو عزہ
نہیں سوتا چھوڑ کے دیئے قافلہ چلا گیا اور ابو عزہ سوتا رہ گیا) یہانتک کہ کچھ دن چڑھا اور مسلمین وہاں آ پہنچے
ہوئے تو وہ بیدار و حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا اور پہلے جسنے اسکو پکڑا تھا وہ عاصم بن ثابت تھے پس
اُنھوں نے موجب حکم رسول خدا صلعم کے اُسکو قتل کیا اور بنی عبد شمس میں کیا معاویہ بن مغیرہ بن ابی العاص

اور ابو اشعثا بن سفیان بن عویف اور ابو احمر بن سفیان عویف اور عزاب بن سفیان بن عویف یہ سب قتل ہوئے
اور کہا واقدی نے کہ جب گروہ مشرکین احد سے لوٹ گئے تو مسلمین اپنے اموات کے پاس آئے چنانچہ شہدا مین
سے وہ پہلی لاش کو پہلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ حضرت نے
اُنپر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا مین نے ملائک کو دیکھا کہ حمزہ کو غسل دیتے تھے کیونکہ حمزہ اُس وقت حالت جنب مین
تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہیدون کو غسل نہین دلایا اور فرمایا انکو مع خون و زخمون انکے لپیٹ
دو کیونکہ ایسا کوئی نہوگا کہ وہ راہ خدا مین مجروح و مقتول ہو مگر یہ کہ قیامت کو وہ اُسی حالت جراحت سے
محشور ہوگا کہ رنگ اُسکا رنگ خون ہوگا اور بو اُسکی بوے مشک ہوگی پھر فرمایا رکھو انکو یعنی قبرون مین کہ
مین اُن لوگون پر گواہ ہونگا قیامت مین پس اول جسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر کی چار بار (یعنی
چار تکبیرین نماز جنازہ کی) وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے بعد ازان حضرت کے پاس شہدا جمع کیے گئے چنانچہ جب
کسی شہید کو لوگ اُٹھالاتے تھے تو اُسکو حمزہ بن عبد المطلب کے پہلو مین رکھتے جاتے تھے تو حضرت علیہ السلام
حمزہ پر اور اُس شہید پر نماز جنازہ پڑھتے تھے یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر بار نماز جنازہ ہوئی کیونکہ
کیونکہ شہید بھی ستر تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ نو نو شہید کو لاتے تھے اور دسوین حمزہ ہوتے تھے تب
اُنپر نماز جنازہ ہوتی تھی بعد ازان کہ وہ نو وہان سے اُٹھائے جاتے تھے اور لعش حمزہ بدستور اُسی جگہ رہتی تھی تو نو نو
لاشین اور لاتے تھے کہ وہ بھی پہلوے حمزہ مین رکھی جاتی تھین اور اُنپر نماز ہوتی تھی تا آنکہ اُسی طرح سات مرتبہ کیا
اور بعضون نے کہا ہے کہ اُنپر نو نو و سات سات و پانچ بار تکبیر ہوئی ہے اور طلحہ بن عبید اللہ و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ
یہ لوگ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلعم نے شہدا احد پر نماز جنازہ پڑھی تو فرمایا مین اُن لوگون پر شاہد ہون تب ابو بکر رض
نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ ہمارے برادر نہ تھے کہ اسلام لائے تھے یہ لوگ جیسا ہم اسلام لائے اور جہاد کی
اُنھون نے جیسے ہمنے جہاد کی فرمایا ہان یہ سچ ہے ولیکن ان لوگون نے اپنے اجور کمائے
مین سے کچھ نہین کھایا اور مین نہین جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا احداث و بدعت کرو گے پس ابو بکر رضی اللہ عنہ
روئے اور کہا کیا ہم بعد آپکے زندہ رہین گے (یا کیا ہم بعد آپ کے ایسے ہونے والے ہین اور واقدی
علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے زہری سے اُنھون نے انس بن مالک
سے سُنا اُنھون نے کہا کہ اُن شہدا پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ نہین پڑھی اور کہا واقدی
نے مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبید سے اُنھون نے سعید بن المسیب
سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا اور کہا کہ اُس روز فرمایا حضرت نے مسلمین سے
کہ قبر کھودو اور اُسکو وسیع کرو اور خوب صاف کرو اور اُس قبر مین دو دو اور تین تین کو دفن کرو اور تین سے

و قرآن زیادہ جانتا تھا اسکو آگے قبلہ مقدم کرو چنانچہ مسلمانوں میں جو زیادہ ماہر قرآن تھا اسکو مقدم رکھتے
تھے اور ان لوگوں میں سے جو جانے گئے کہ دو دو ایک قبر میں کیے گئے عبداللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن الجموح
و خارجہ بن زید و سعد بن ربیع و نعمان بن مالک و عبدہ بن الحسحاس تھے یہ سب ایک قبر میں دفن ہوئے اور جبکہ
حمزہ بن عبدالمطلب کو قبر میں اتارا تو حضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ قبر میں انکے اوپر چادر اڑھائی جائے
مگر چادر جب سر سے کھینچ کر (یعنی سر سے) اڑھائی جاتی تھی تو دونوں کھل جاتے تھے اور جب پانوں سے تانی
جاتی تھی تو سر کھلا رہتا تھا تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ سر انکا ڈھانک دو اور انکے پانوں کو اذخر کی
پتی یعنی بات کوہی سے چھپا دو پس مسلمان روئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ چچا رسول اللہ کے انکے
لیے کوئی کپڑا نہیں پاتے ہیں تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ عنقریب فتحیابی ہوگی صحرائے سبزہ زار اور شہروں
میں اور لوگ اس طرف نکلیں گے اور اپنے اہل کو بلا بھیجیں گے باعث فراخی کے اور کہلا بھیجیں گے
کہ تم لوگ رہیں مدینہ میں ہو (حالانکہ مدینہ بہتر ہے واسطے انکے جسمیں رحمت نہیں) حالانکہ مدینہ انکے لیے بہتر ہوگا
کاش کہ یہ بات انکو معلوم ہوتی قسم ہے اس خدا کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کوئی مدینہ کی سختی و شدت
پر صبر کریگا میں روز قیامت اسکا شفیع ہونگا اور شک راوی ہے کہ فرمایا میں اسکا شاہد ہونگا اور راوی
نے کہا کہ عبدالرحمن بن عوف کے پاس کھانا آیا انہوں نے جو وقت کھانا کھانا کا ارادہ کیا کہا کہ حمزہ ایک ایسے
شخص کا نام لیا کہ اسکے لیے ابھی کفن میسر نہیں آیا اور مصعب بن عمیر شہید ہوئے انکے لیے بھی سوائے ایک چادر
کے کفن میسر نہیں آیا حالانکہ وہ مجھسے بہتر ہیں اور کہا ہوا رسول خدا صلعم کا اور بر نعش مصعب بن عمیر کے
اور ایک چادر میں لپیٹے ہوئے تھے تو فرمایا ہر آئینہ میں نے تمکو مکہ میں دیکھا ہے کہ نہ تھا کوئی مکہ میں نرم تر لباس میں تجھ سے
[illegible] یہاں تک کہ تجھ سے اب ان آشفتہ سر پریشان سر ہو ایک چادر میں بعد ازاں حضرت علیہ السلام نے انکو قبر
میں رکھنے کا حکم کیا اور انکی قبر میں اترے انکے بھائی ابو الروم اور عامر بن ربیعہ اور سویبط بن عمرو بن حرملہ
اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر میں علی اترے اور زبیر اور ابوبکر رضی اللہ عنہم اور رسول خدا اس قبر کے کنارہ پر بیٹھے
تھے اور اکثر مردم یا معابر شک راوی عامہ مردم اپنے مقتولوں کو مدینے میں اٹھا لیگئے اور بقیع الغرقد میں دفن
کیا انمیں سے چند آدمی مانا رہیں جو سوق الظہر مشہور ہے نزدیک عمارت زید بن ثابت کے جو آج کے زمانہ میں وہاں
واقع ہے دفن کیے گئے اور دفن کیے گئے وہیں بعض بنی سلمہ میں سے اور دفن کیے گئے مالک بن سنان [illegible]
اصحاب العبا کے جو نزدیک [illegible] کے واقع ہیں بعد ازاں منادی رسول خدا صلعم نے ندا دی کہ پھیر لاؤ اپنے
قتلا کو طرف مضاجع مراق انکے اور حال یہ تھا کہ لوگ اپنے قتلا کو دفن کر چکے تھے پس پھیر لگیا کوئی مگر ایک
شخص کہ اسکو منادی نے پا لیا کہ ہنوز وہ دفن ہوا تھا یعنی تا اسے منادی تک [illegible] ہوا تھا اور وہ

شماس بن عثمان المخزومی تھے کہ لوگ انکو مدینہ میں اٹھا لائے تھے اس حالت میں کہ انمین رمق جان باقی تھی چنانچہ
لوگون نے انکو داخل کیا پاس عائشہ زوج النبی رضی اللہ عنہا کے اسوقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ یہ میرا عم میرا ہے سواے اور کے گھر مین داخل کیا گیا تب فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ انکو ام سلمہ
کے پاس اٹھا لیجاؤ پس انکو اٹھا لائے ام سلمہ کے پاس اور وہ انھین کے پاس مر گئے چنانچہ ہمکو حکم کیا رسول خدا صلعم
نے کہ ہم انکی نعش پھیر لیجاوین احد مین اور وہ اسی لباس مین جسمین وہ مر گئے تھے وہین دفن کیے جاوین اور وہ ایک روز
و ایک شب جیتے رہے تھے ولیکن کچھ تغیر انکو نہوا تھا اور رسول خدا صلعم نے اُسپر نماز جنازہ نہین پڑھی اور نہ
اور نہ انکو غسل دیا تھا اور جو لوگ مسلمین مین سے وہان دفن ہوے تھے تو وادی مین دفن کیے گئے تھے اور طلحہ
بن عبید اللہ سے جب لوگون نے سوال اُن قبرون کا کیا جو احد مین مجتمع تھین تو وہ کہتے تھے کہ زمان الرمادہ نے
سال ہلاکی مین بعہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایک قوم اعراب یہان رہتے تھے پس وہ لوگ جو مرے تو یہ
قبرین انھین کی ہین اور عباد بن تمیم المازنی بھی اس بات سے انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ایک قوم
تھے کہ یہان رہتے تھے زمانہ قحط مین مر گئے یہ انھین کی قبرین ہین اور ابن ابی ذیب اور عبد العزیز بن محمد یہ
دونون بھی کہتے تھے کہ اُن قبرون مجتمعہ کو ہم نہین پہچانتے ہین جزین نیست کہ یہ قبرین ہین باشندگان بیابان
اور بادیہ نشینون کی اور کچھ قبرین متفرق قبور شہدا سے جو غائب و پنہان ہو گئین ہم انکو نہ وادی مین
پہچانتے ہین نہ مدینے مین اور نہ اسکی نواح مین مگر قبر حمزہ بن عبد المطلب و قبر سہل بن قیس و قبر عبد اللہ بن عمرو
بن حرام اور قبر و بن الجموح کہ ان سب کو البتہ پہچانتے ہین اور سال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ہمیشہ زیارت کیا کرتے تھے
ان شہدا کی قبرون پر ہر سال اور جب وہان داخل ہوتے تھے تو شعب کی طرف رخ کر کے باواز بلند فرماتے تھے السلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار یعنے سلام تم لوگون پر عوض تمھارے صبر و استقامت کے پس کیا خوب ہی تمھارے
لیے دار آخرت اور بعد از وفات حضرت علیہ السلام کے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال اسی طرح زیارت کیا
کرتے تھے اُنکے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال یون ہی کیا کرتے اُنکے بعد عثمان رضی اللہ عنہ بھی اُنکے بعد معویہ
بھی جب وہ حج یا عمرہ کرنے جایا کرتے تھے اور رسول خدا صلعم فرمایا کرتے تھے کاش مین سختی مین پڑتا ساتھ
اصحاب بن کوہ کے یعنے کاش مین بھی اس شعب مین ان اصحاب کے ساتھ ہوتا اور اکثر فاطمہ بنت نبی صلعم درمیان
دو تین دن کے یعنے تیسرے روز قبور شہدا پر جاتی تھین اور وہان بکا و دعاے مغفرت کرتی تھین اور سعد بن
ابی وقاص اکثر جاتے تھے اپنے مال کے واسطے مقام غابہ مین تو آیا کرتے تھے عقب سے قبور شہدا پر اور کہا
کرتے تھے السلام علیکم تین بار بعد ازان متوجہ ہوتے تھے اپنے اصحاب کی طرف اور کہتے تھے کہ کیون تم لوگ
سلام نہین بھیجتے ہو اُس قوم پر جو جواب دیتے ہین تمکو سلام کا کیونکہ نہین اُنپر کوئی سلام کرتا ہے مگر یہ کہ وہ جواب

سلام دیا کرینگے یہاں تک کہ قیامت تک یونہی رہیگا اور رسول خدا صلعم قبر مصعب بن عمیر پر گئے اور
انکے قریب وقف کیا اور خاص صفحرت کی اور یہ آیت پڑھی رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم
من ینتظر وما بدلوا تبدیلا یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ جس امر پر خدا سے عہد کیا تھا اُسکو سچ کہا پس انہیں سے بعضوں نے
اپنی مدت پوری کی یعنی شہید ہوئے اور بعض منتظر ہیں اور انھوں نے اپنے عہد کو تبدیل نہیں کیا اور فرمایا حضرت
علیہ السلام نے کہ میں شاہد ہوں اس بات کا کہ یہ لوگ بیشک خدا کے حضور میں ہیں قیامت تک پس تم لوگ
انکے پاس دیکھنے انکی قبروں پر آیا کرو اور انکی زیارت کیا کرو اور ان پر سلام بھیجا کرو قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضے
میں میری جان ہے ایسا کوئی نہیں ہے کہ سلام کرے ان پر قیامت تک مگر یہ کہ وہ جواب سلام اُسپر ادا کرتے
ہیں اور ابو سعید خدری قبر حمزہ پر جا کر توقف کیا کرتے تھے بس خاص صفحرت کرتے تھے اور جو کوئی اُنکے
انکے ساتھ ہوتا تھا اُس سے کہتے تھے کہ جو کوئی اُن پر سلام بھیجتا ہے تو وہ بھی اُسپر جواب سلام دیکر تے ہیں پس
تم لوگ اُن پر سلام کرنے کو اور اُنکی زیارت کو ترک مکرو اور ابو سفیان مولی ابن ابی احمد بیان کرتے تھے کہ وہ
کئی مہینے ساتھ محمد بن مسلمہ و سلمہ بن سلامہ بن وقیش کے اُحد میں رہے پس یہ سب آدمی سب قبروں سے
پہلے مزار حمزہ پر سلام بھیجتے تھے اور نزدیک قبر انکے اور نزدیک قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور نزدیک اُن
قبروں کے جو وہاں تھیں توقف کیا کرتے تھے اور وہیں ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر مہینے
جایا کرتی تھیں اور اُن پر سلام بھیجتی تھیں اور اُس روز تک طویل تک وہاں رہتی تھیں چنانچہ ایک روز جو
وہاں آئیں اور اُنکے ساتھ نبہان اُنکا غلام تھا مگر اُسنے شہدا پر سلام نہ بھیجا تب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے
کہا ای لکع وجواہر تو اُن پر سلام کیوں نہیں بھیجتا واللہ نہیں اُن پر کوئی سلام بھیجتا ہے مگر یہ کہ وہ بھی جواب
اُسکے اُسپر سلام بھیجتے ہیں قیامت تک اور ابو ہریرہ اکثر اُنکی طرف آمد و شد رکھتے تھے اور عبد اللہ بن عمر
جب غابہ کی طرف سوار ہوتے تھے تو وہاں میں پہونچکر قبور شہدا کی طرف پھر پڑتے تھے اور اُن پر سلام
کرکے پھر دباب کو پھر جاتے تھے تا آنکہ متوجہ راہ غابہ ہوتے تھے اور وہ ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ
ہرگاہ اُن شہدا کی طرف کا راستہ لیا ہوا اور کوئی دوسری راہ عارض ہوئی تا کا و دھر سے جا دین مگر یہ کہ
وہ اپنی اُسی پہلی راہ پر پھر جاتے تھے اور فاطمہ الخزاعیہ کہ وہ اُحد میں ہو چکی تھیں تو وہ کہتی ہیں کہ میں نے
اپنے میں قبور شہدا پر دیکھا اور اسوقت آفتاب غروب ہو چکا تھا اور میرے ہمراہ میری جواہر تھی میں نے
اُس سے کہا آؤ قبر حمزہ پر چلکر زیارت کریں اُن پر سلام بھیجیں پھر پھر آوینگے اُسنے کہا بہت اچھا پس ہم
دونوں نے قبر حمزہ پر وقوف کیا اور ہمنے کہا السّلام علیک یا عم رسول اللہ اُسوقت ہمنے ایک کلام سنا
کہ جواب سلام ہمپر پھر آیا کہ وعلیکما السّلام ورحمة اللہ اور وہ دونوں کہتی تھیں کہ اُسوقت کوئی آدمی ہمارے

قریب نہ تھا اور کہا راویون نے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے دفن سے فارغ ہوئے
تو اپنا گھوڑا طلب کیا اور سوار ہوئے اور مسلمان حضرت صلعم کے گرد چلے اور انمین سے اکثر زخمی تھے اور کوئی قبیل
بنی سلمہ و بنی عبد الاشہل کے زخمی نہ تھا اور حضرت علیہ السلام کے ہمراہ چودہ عورتین بھی تھین جب پہنچے مقام حرہ
کے پیچھے تو فرمایا لوگون سے کہ صف بستہ ہو تا کہ ہم بیان حمد و ثنائے خدا کرینگے تب لوگون نے دو صفین کرلین پیچھے
انکے عورتین تھین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے دعا کی اور یہ کلمات فرمائے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ اَللّٰھُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا
بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا ہَادِیَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ ہَدَیْتَ
وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ بَرَکَاتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَفَضْلِکَ وَعَافِیَتِکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ النَّعِیْمَ الْمُقِیْمَ الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ وَلَا یَزُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْخَوْفِ وَالْغِنَاءَ یَوْمَ الْفَاقَۃِ عَائِذًا بِکَ اَللّٰھُمَّ مِنْ
شَرِّ مَا اَعْطَیْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ
وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ عَذِّبْ کَفَرَۃَ اَہْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُوْلَکَ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ
اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْہِمْ رِجْسَکَ وَعَذَابَکَ اِلٰہَ الْحَقِّ اٰمِیْن یعنے ای پروردگار تمام حمد و ثنا تیرے لیے ہین ای پروردگار کوئی بند
کرنے والا نہین ہو اُس چیز کا جسکا تو ہو اور کوئی کھولنے والا نہین ہو اُس چیز
کا جسکو تونے بند کرد کوئی روکنے والا ہو اُس چیز کا جو تونے دیا ہو اور
کوئی دینے والا نہین ہو اُس کوئی ہدایت کرنے والا نہین ہو اُسکا جسپر تونے
مسلط کیا ضلالت کو اور کوئی گم جسکو تونے ہدایت کی اور کوئی قریب لانے
والا نہین ہو اُس چیز کا یا اُس شخص کو ہوئی دور کرنے والا نہین ہو جسکو تونے نزدیکی
بخشی ہو ای پروردگار میرے مین تجھسے تیری برکت اور تیری رحمت اور تیری عافیت لیئے
تیرے عفو کو اور تیرے فضل کو ای خداوند مین تجھسے ایسی نعمتین پائدار مانگتا ہون جسکو نہ تغیر ہو
نہ زوال ای خداوند مین تجھسے سوال کرتا ہون امن کا روز خوف اور روز غم و الم سے کہ وہ روز قیامت
ہو اور ای پروردگار جو شر تونے ہمکو عطا کی ہو اُسکے شر سے ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہون (یعنے
وہ میرے حق مین ضرر نکرے) اور جو چیز تونے ہمسے روک رکھی ہو اُسکے شر سے بھی پناہ مانگتا
ہون ای خداوند ہمکو مسلمان مار (یعنے ہم مرتے مرتے مسلمان رہین) اور ای خداوند ہمارے
لیے ایمان کو پسند کر اور ایمان سے ہمارے دلون کو زینت دے اور باز رکھ ہمسے کفر و نافرمانی کو اور
ہمکو رشد و فلاح پانے والون مین کر ای خداوند عذاب کر ان کافرون پر جو اہل کتاب مین سے ہین
وہ تیرے رسول کی تکذیب کرتے ہین اور باز رکھتے ہین لوگون کو تیری راہ راست سے ای خداوند

تو ماں کو اسرار کے حضیض د عا لے کو ادا کر الحق آ ئیں بعد ازاں حضرت علیہ السلام آگے بڑھے اور حق جارہ
کی واحدی پاس کو اترے تا آنکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی الاشہل برابر ہوئے اور اسوقت وہ لوگ اپنے
مقتولوں کو گریہ و زاری کر رہے تھے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مگر کوئی حمزہ پر رونے والا نہیں
پس عورتیں دیکھنے لگیں کہ حضرت سلامت ہیں چنانچہ ام عامر الاشہلیہ کہتی ہیں کہ اسوقت ہم لوگ اپنے مکانا کے
باہر ہی تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سامنے آئے تو ہم لوگ باہر نکلے پس میں نے حضرت کو دیکھا
کہ اُنکے اوپر زرہ ہی کہ جسمیں پیوستہ رہ بیٹھے تھے اسی طرح جیسے پہنے تھے پس میں حضرت کو دیکھ کر بولی کہ کل مصیبت بعد
دیکھنے آپکے آسان ہو محمد بن عمر الواقدی نے بواسطہ رواۃ ثقہ روایت کی ہے کہ جب ام سعد بن
معاذ کہ وہ کبشہ بنت رافع بن معاویہ بن الحارث بن الخزرج تھیں گھر سے نکلکر دوڑتی ہوئی طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گئیں اور اُسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھوڑے پر سوار اور
ٹھہرے ہوئے تھے اور سعد بن معاذ باگ گھوڑے کی تھامے ہوئے تھے تب سعد نے عرض کی
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ میری ماں حاضر ہے حضرت نے اُن بی بی کی نسبت مرحبا فرمایا پھر
وہ نزدیک آئیں تا آنکہ اُنھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تامل سے دیکھکر بولیں یا رسول اللہ
اسوقت جو میں نے آپکو صحیح وسالم دیکھا تو ساری مصیبتیں مٹ گئیں تب حضرت نے اُنکو اُنکے
پسر عمرو بن معاذ کا پرسا دیا اور فرمایا ای ام سعد تو خوش ہو اور اپنے اہل قبیلہ خزرج کو خوشخبری دے
کہ اُنکے مقتولوں کے سب کے حق میں باہمدیگر رفیق ہیں اور وہ سب بارہ مرد ہیں اور وہ سب
اپنے اہل کے لیے شفیع ہیں یہ سنکر ام سعد نے کہا یا رسول اللہ سب راضی ہیں اور بعد اسکے
ہم میں سے کوئی اب اُن مقتولوں پر نہ روئیگا پھر عرض کی یا رسول اللہ اُن شہیدوں کے اخلاف اولاد
کے حق میں دعا کیجیے چنانچہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حُزْنَ قُلُوْبِھِمْ
وَاجْبُرْ مُصِیْبَتَھُمْ وَاَحْسِنِ الْخَلَفَ عَلٰی مَنْ خَلَفُوْا یعنے ای پروردگار اُنکے دلوں سے غم کو دور کر اور اُنکی
مصیبتوں کا تدارک کر اور اُنکے جانشین کو اُنکے اخلاف اولاد پر نیکو کار کر بعد ازاں حضرت علیہ السلام نے
فرمایا ای ابو عمرو میرے مرکب کو چھوڑ دے اُنھوں نے باگ گھوڑے کی چھوڑ دی اور لوگ حضرت کے
پیچھے چلے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ای ابو عمرو تیرے گھر والوں میں مردم مجروح
بہت سے ہیں اور انمیں کوئی ایسا مجروح نہیں مگر قیامت میں زخمی آئیگا یعنے زخمی محشور ہوگا اُس
طرح کہ ہوگا رنگ اُسکا رنگ خون اور بو اسکی بوے مشک پس جو کوئی زخمی ہو چاہیے کہ وہ
اپنے گھر میں قیام کرے اور اپنے زخموں کی دوا کرے ولیکن میرے ہمراہ اسکے میرے گھر تک پھرے

ساتھ نہ جاوین یہ امر میری جانب سے تاکیداً واجب ہی چنانچہ سعد نے درمیان اُنکے بتاکید ندا دی کہ کوئی
زخمی بنی عبدالاشہل کا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعزم ہمراہی اُنکے نجاوے پس سارے
مجروح ٹھہر گئے اور آگ روشن کرکے مجروحون کا علاج کرتے تھے اور وہ سب تیس زخمی تھے پھر سعد بن
معاذ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ گھر تک گئے پھر اپنے قبیلہ کی عورتین پاس جاکر اُن سب کو گھرون سے
نکالا کوئی عورت باقی نرہی مگر یہ کہ اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مین پہونچایا پس وہ سب درمیان
مغرب وعشا کے بکا کرتی تھین (یعنے بطریق مناحہ وماتم کے) تاآنکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شب گذری
تھی خواب سے بیدار ہوے تو اُسوقت صداے بکا سنکر فرمایا یہ کیسی صدا ہی لوگون نے بیان کیا کہ انصار کی عورتین
حمزہ پر بکا کرتی ہین فرمایا حضرت علیہ السلام نے رضی اللہ عنکن وعن اولادکن یعنے حق تعالے تم عورتون اور تمہاری
اولاد سے رضامند ہو چنانچہ ام سعد کہتی ہین کہ پھر حضرت نے ہملوگون کو حکم کیا کہ ہم اپنے مکانون کو پھر جاوین
پس ہم بعد چند شب اپنے اپنے گھرون کو گئے اور [illegible] اُس روز سے آجتک [illegible]
کوئی بی بی بکا کرتی ہی تو ابتدا حمزہ رضی اللہ عنہ کرتی ہی اور بعض رواۃ نے کہا ہی کہ معاذ بن جبل زنان بنی سلمہ
کو بلالائے اور عبداللہ بن رواحہ زنان بلحرث بن الخزرج کو لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
مین نے تو اُنکے جمع کرنے کا ارادہ نہین کیا تھا پھر صبح کو اُنکے تئین نوحہ کرنے سے بتاکید منع کیا اور حضرت
علیہ السلام نے نماز مغرب مدینے مین آکر پڑھی اور حضرت مدینے کی طرف جو آئے تھے تو رنج مین تھے اُس
صدمہ سے جو اصحاب کو اور حضرت کو بنفسہ پہونچا تھا چنانچہ ابن ابی و منافقین ہمراہی اُسکے شماتت کرتے تھے
اور اُنکی مصیبت واندوہ پر خوش ہوتے تھے اور کلمات زشت زبان پر لاتے تھے اور اصحاب مین سے ہمراہ حضرت
کے پھرے جو پھرے اور اُنمین اکثر زخمی تھے اور عبداللہ بن ابی بھی ہمراہی مین پھرے اور وہ زخمی تھے کہ وہ
اپنے گھر مین شب باش ہوکر زخمون کو آگ سے داغ دیتے تھے کہ اسی مین ساری رات گذر گئی اور باپ اُنکا عبداللہ
ابن ابی کہتا تھا کہ خروج تیرا محمد کے ساتھ اس جنگ مین موافق راے میرے نہ تھا محمد نے میری راے کے
خلاف کیا اور چھوکرون کا کہنا مانا واللہ گویا کہ مین اس واقعہ کو واقعا دیکھ رہا تب عبداللہ نے جواب دیا کہ جو
اور خدا نے اپنے رسول اور مسلمین کے حق مین کیا وہ محض خیر ہی اور یہود بد باتین زبان سے نکالنے لگے تھے
سواے اسکے نہین ہی کہ محمد طالب ملک ہی نبی کو کبھی ایسی مصیبت نہین پہنچی جیساکہ وہ اپنی ذات خاص اور
اپنے اصحاب کے بارہ مین مبتلاے مصیبت ہوے اور منافقون نے اصحاب کو حضرت سے باز رہنے پر ورغلانا
شروع کیا اور اُنکو ترک رفاقت ومفارقت پر مشورہ دیتے تھے اور کہتے تھے جو لوگ تم مین سے مارے گئے اگر وہ
ہمارے پاس ہوتے تو کیون قتل ہوتے یہان تک کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ان باتون کو چند جا سے سُنا اور

پس رسول خدا علیہ السلام کے حاضر ہوکر طلب اذن کرتے تھے اس امر میں کہ سعد و منافقین میں سے جس جس نے
ایسی باتیں کہی ہیں اُسکو قتل کریں تب رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا ای عمر حق تعالی اپنے دین کو غلبہ دینے
والا ہے نبی کو غالب کرنے والا ہی اور واسطے یہود کے دستہ ہو جیسے یہ لوگ ذمی ہیں اپس انکو قتل کر عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ منافق ہیں فرمایا حضرت نے کیا لوگ شہادت الوہیت حق اور شہادت میری رسالت
کی ظاہر نہیں کرتے ہیں عمر نے کہا ہاں یا رسول اللہ یہ لوگ اظہار شہادتین کا اسلیے کرتے ہیں تا تلوار سے بچ
جاویں پس حال انکا پھر ظاہر ہو گیا کہ وقت وقوع اس مصیبت و رنج کے جو لائے اُنکے کینہ درونی کو ظاہر کر دیا
تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالے نے مجکو اُس شخص کے قتل سے منع کیا ہی جو لا الہ الا اللہ و ان محمدا
رسول اللہ کہتا ہو اور فرزند خطاب مثل آج کے اب کبھی قریش ہمسے پیروز مند ہو گئے یہانتک کہ ہم استلام رکن
کریں گے یعنے یہانتک کہ ہم مکے میں داخل ہو گئے) اور کہا راویوں نے کہ عبد اللہ بن ابی کے لیے ایک مقام
تھا کہ وہ ہر جمعہ کو اپنی بزرگی سمجھکر کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے کچھ بطریق خطبہ بیان کیا کرتا تھا) اور اس معمول کو
کبھی ترک نکرتا تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم اُحد سے مدینہ کو پھرے اور روز جمعہ منبر پر تشریف رکھتے تھے
اُسوقت عبد اللہ کھڑا ہوکر بیان کرنے لگا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو تمہارے درمیان تمہارے
سامنے ہیں حق تعالے نے اُسکے طفیل سے تمکو مکرم کیا چاہیے کہ تم لوگ اُسکی نصرت کرو اور اُسکی اطاعت کرو اور
ہر گاہ اُسنے اُحد میں کیا تھا جو کچھ کیا تھا یعنے ہمراہی سے پھر آیا تھا تو جب وہ حسب دستور کھڑا ہوکر یہ بات کہنے
لگا پس مسلمین اُسکے پاس گئے اور کہنے لگے ای دشمن خدا بیٹھ جا اور اُن لوگوں میں جو اسپر ہجوم کرکے آئے
تھے ابو ایوب و عبادہ بن الصامت یہ دونوں سخت تر تھے چنانچہ یہ دونوں اُسکے قریب آئے اور اُنکے سوا جو انہیں
میں سے کوئی اُسپر اُٹھا ابو ایوب نے اُسکی ڈاڑھی پکڑی اور عبادہ بن الصامت نے اُسکی گردن میں ہاتھ دیکر
کہنے لگے تو لائق اسمقام کے نہیں ہی پس ان دونوں نے جب اُسکو نکال دیا تو وہ وہاں سے نکلا اور لوگوں
پر سے اُچکتا ہوا چلا اور کہتا جاتا تھا کہ گویا میں نے بات بیہودہ و ناشایستہ کہی تھی حالانکہ میں کھڑا ہوا
تھا تاکہ تمہارے نبی کے امور کو استوار کروں اُسوقت معوذ بن عفرا نے اُسکی ملاقات کی اور کہا تیرا کیا حال
ہی اُسنے کہا میں اُس مقام پر کھڑا ہوا تھا جہاں پہلے ہمیشہ کھڑا ہوا کرتا تھا یعنے وہاں وعظ کیا کرتا تھا اسمیں
لوگ میری قوم کے میری طرف آئے اور اُنمیں سخت تر مجھپر عبادہ اور خالد بن زید تھے یعنے ان دونوں نے مجھپر سختی
کی) تب معوذ نے اُس سے کہا تو پھر چل اور اپنے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استغفار طلب کر تب اُسنے
جواب دیا کہ مجکو پروا نہیں ہی کہ وہ میرے لیے استغفار کریں پس اس باب میں یہ آیہ نازل ہوئی وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ الایہ یعنے جب اُن لوگوں سے کہا جاتا ہی کہ آؤ تمہارے حق میں رسول خدا

رسول خدا استغفار کریگا تو وہ لوگ اپنا سر ہلاتے ہین یعنے انکار کرتے ہین راوی کہتا ہی کہ گویا مین دیکھتا تھا
اُسکے پسر کی طرف یعنے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کو کہ وہ لوگون مین بیٹھا تھا اور اپنے باپ کی طرف نگاہ چشمین
کرتا تھا اور اُسکا باپ یعنے ابن ابی کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مربد سہل و سہیل سے
نکال یاد مربد نام موضع قریب مدینہ اور سہل و سہیل دو شخص تھے جنکا وہ موضع تھا

ذکر ما نزل من القرآن باحد

یعنے ذکر ہی اُن آیات قرآن کا جو بمقدمہ اُحد نازل ہوئین

مصنف کتاب نے کہا کہ مجھے خبر دی محمد نے انکو عبد الوہاب نے انکو محمد نے انکو واقدی نے انھون نے
کہا مجھے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ام بکر بنت المسور بن مخرمہ سے انھون نے کہا میرے باپ
مسور بن مخرمہ نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا کہ ہمسے اُحد کا حال بیان کر انھون نے کہا ای پسر برادر ما
سورۂ آل عمران مین بعد ایک سو بیس آیۃ کے شمار کر تو مطلع ہوجائیگا تو گویا کہ تو ہمارے ساتھ حاضر تھا
وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ اسکے آخر الآیہ کہا عبد الرحمن نے کہ جب صبح کو رسول خدا صلعم طرف
اُحد کے روانہ ہوئے پس صف اپنے اصحاب کی واسطے قتال کے اس طرح درست کرتے تھے گویا کہ انکے
صف سے تیر درست کئے جاوین اگر سینہ کسی کا نکلا نظر آتا تھا تو فرماتے تھے پیچھے ہٹ جا اور دربارہ قولہ تعالے
اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا اسکے آخر الآیۃ کہا عبد الرحمن نے کہ وہ دونون جماعت بنو سلمہ و بنو حارثہ تھی
جنھون نے قصد کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُحد کو نجاوین بعد ازان خدا نے انکو
عزیمت و ہمت دی کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نکلے تھے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ یعنے
قلیل تھے کیونکہ تین سو اور دس سے کچھ زیادہ آدمی تھے فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ یعنے شکر کرو اُس بات کا
کہ بدر مین تمکو ظفر و فتح عطا کی اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (یعنے روز اُحد) اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا الآیہ حال یہ ہو کہ قبل از خروج طرف اُحد کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر یہ آیہ نازل ہوا تھا کہ اسکے یُمِدَّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ
فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ
عبد الرحمن نے کہا کہ پھر اُن لوگون نے صبر و استقامت نہ کی بلکہ روگردانی کی تو روز اُحد در رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ ایک ملک کے بھی مدد نہین کی گئی قولہ مسوّمین راوی نے کہا معلمین یعنے
سربند شناخت کا سر پہ باندھے ہوے (یعنے وردی) قولہ تعالے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى یعنے تاکہ مژدہ
حاصل کرو تم ان تم اُن فرشتون کی امداد سے اور تاکہ تم مطمئن ہوجاؤ اُنکی طرف لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ

کفروا و لکنتم ببیقلبوا خاسرین یعنی حضرت سو پھر جاویں گے تم ایسے احد میں بس اُلٹے پھر جاؤ گے وہ ہزیمت وخسارت کو
لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون راوی نے کہا مراد ہے اُن لوگوں سے جو شہید
ہوئے روز احد اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیہ نازل ہوا مقدمہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے کہ جس وقت انھوں
نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کچھ اثر گذرا جراحات سے تو انھوں نے کہا ہم بھی اُنکو ایسے کمال
کو قتل کریں گے یعنی اُنکے عضو عضو کاٹیں گے اُس وقت یہ آیہ نازل ہوا اور بعضوں نے کہا یہ آیہ نازل ہوا تھا
میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جس وقت حضرت علیہ السلام کو روز احد تیر لگا تو فرمایا کیونکر فلاح پاویں گے یہ
قوم جنھوں نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کچھ کیا یا ایہا الذین آمنوا لا تاکلوا الربوا اضعافا مضاعفۃ راوی
نے کہا اہل جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جب مدت کسی کے دین کی نسبت کسی دین دار کے تمام ہو جاتی تھی
اور اُسکے پاس زر قرضہ موجود ہوتا تھا تو صاحب دین اُسکو مہلت دیتا تھا مگر دوگنا زر قرضہ اُس پر بڑھا
لیتا تھا وسارعوا الیٰ مغفرۃ من ربکم راوی نے کہا مراد ہے تکبیر اولیٰ سے امام کے ساتھ وجنۃ عرضہا
السمٰوات والارض کہتے ہیں ایک جنت ہے جو بیچ آسمان میں الذین ینفقون فی السراء والضراء راوی نے
کہا مراد سراء سے یسر ہے اور ضراء سے عسر ہے والکاظمین الغیظ مراد ہے اُن لوگوں سے جو اپنا غصہ پی جاویں والعافین عن
الناس یعنی جو کچھ اُنکی طرف عائد ہوا والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم
یعنی وہ لوگ دعا کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ اُنکے گناہوں کی آمرزش کرے ولم یصروا علیٰ ما فعلوا راوی
نے کہا یہ مسئلہ مشہور ہے لا کبیرۃ مع توبۃ ولا صغیرۃ مع اصرار یعنی توبہ کرنے سے کبیرہ باقی نہیں رہتا اور
اصرار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا بلکہ کبیرہ ہو جاتا ہے ہذا بیان للناس یعنی عمی دوری سے ذرہ لیلا
و گمراہی سے ولا تہنوا یعنی قتال وجہاد میں ساتھ عدو کے ولا تحزنوا یعنی اُس مصیبت پر جو تم میں کسیکو
قتل اور زخمی ہونے سے وانتم الاعلون یعنی ہر آئینہ تم غیروز مند ہوئے ہو روز بدر اسقدر کہ وہ دو چند
ہے اُس بیروری کا جو اُنکو تمسے روز احد حاصل ہوئی ہے ان یمسسکم قرح یعنی جراحات روز احد فقد مس
القوم قرح مثلہ یعنی جیسے روز بدر وتلک الایام نداولہا بین الناس یعنی اُنکے لیے غلبہ وظفر ہے تو تمہارے
لیے بھی ہے اور نیکوئی عاقبت خاص تمہارے لیے مقرر ہے ولیعلم اللہ الذین آمنوا یعنی قتال کرنے
والوں کو ہمراہ اپنے نبی کے ویتخذ منکم شہداء یعنی جو کوئی قتل ہوا روز احد ولیمحص اللہ الذین آمنوا
یعنی پاک کرے اُن لوگوں کو جنھوں نے قتال وجہاد کیا اور ثابت قدم رہے ویمحق الکافرین یعنی تسخیر
ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین جاہدوا منکم یعنی کہ کون شہید ہوا احد میں اسلام
لا ہوا اسمیں ویعلم الصابرین یعنی کسی نے صبر کیا ہے اُس روز ولقد کنتم تمنون الموت من قبل

اُن تلقوہ فقد رأیتموہ وانتم تنظرون راوی نے کہا کہ نازل ہوئی اُن لوگون کے باتون مین سنقین یعنے کچھ لوگ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین وہ تھے جنھون نے تخلف کیا تھا بدر سے یعنے روز بدر پیچھے رہ گئے تھے پس وہ ہی لوگ وہ ہین جنھون نے اب بھی دربارہ خروج طرف اُحد کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الحاح واصرار کیا تاکہ جائزہ وغنیمت کو پہونچین پس جبکہ روز اُحد آیا تو بھاگے اُنین سے جو بھاگے اور بعضون نے کہا کہ نزول اس آیہ کا دربارہ اُن چند نفر کے ہے جو قبل خروج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف اُحد کے آپسمین کلام کرتے تھے کہ کاش ہم گروہ مشرکین سے ملاقات کرتے پس یا تو ہم اُنپر ظفریاب ہوتے یا ہم فائز بشہادت ہوتے پھر جبکہ روز اُحد اُنکو موت کا سامنا ہوا تو وہ بھاگ گئے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ الآیہ راوی نے کہا کہ روز اُحد ابلیس صورت جعال بن سراقة الثعلبی کی بنکر پکارنے لگا کہ محمدؐ قتل ہوئے پس اصحاب رضی اللہ تعالے عنہم ہر طرف متفرق ہو گئے پس کہا عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ گویا مین مثل بزکوہی کوہ پر چڑھا جاتا تھا یہان تک کہ مین خدمت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہونچا اور اُسی وقت حضرت علیہ السلام پر یہ آیتین نازل ہوئی تھین وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ الآیہ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ یعنے جو کوئی منحرف ہو جائیگا وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ کِتٰبًا مُّؤَجَّلًا یعنے کسی نفس کو اختیار نہین ہے کہ وہ بدون اجل اپنے مرجاوے اور یہ حسب منشا قول ابن ابی ہے جب اُسنے اپنے یارون کو پھیرا اور روز اُحد جو شہید ہو گئے تھے وہ ہو گئے لَوْ کَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا پس حق تعالے نے خبر دی اور اُسکو آگاہ کیا کہ وقت معین کا نوشتہ ہے اور فرمایا ہے حق تعالے جل جلالہ نے کہ وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا نُؤْتِہٖ مِنْھَا یعنے جو کوئی عمل کرتا ہے واسطے دنیا کے ہم اُسکو اُسی دنیا سے جسقدر چاہتے ہین دیتے ہین وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَۃِ یعنے جو کوئی ارادہ آخرت کا رکھتا ہے نُؤْتِہٖ مِنْھَا ہم اُسکو اُسی آخرت سے ثواب دیتے ہین وَکَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَہٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ راوی نے کہا کہ ربیون یعنے جماعت کثیر فَمَا وَھَنُوْا لِمَآ اَصَابَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا ضَعُفُوْا یعنے اُن لوگون نے اپنی گردنین نہین ڈالین اور ارادے اُنکے ضعیف نہین ہوے وَمَا اسْتَکَانُوْا یعنے ذلیل نہین ہوے سامنے دشمنون کے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ خبر دیتا ہے اُنکو اس بات کی کہ وہ صابر ہین وَمَا کَانَ قَوْلَھُمْ اِلَّا اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اُسکے قولہ وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَۃِ یعنے اُنکو ظفر ونصرت عطا کی اور آخرت مین اُنکے لیے جنت کو واجب کیا یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَرُدُّوْکُمْ عَلٰۤی اَعْقَابِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ یعنے اگر تم لوگ اطاعت یہود ومنافقین کروگے جس بات مین کہ وہ تمکو مخذول کرتے ہین تو پھر وہ تمکو پچھلے پانو

چھیر لیگا اور تم پھر جاؤ گے نقصان اٹھاتے ہوئے بل اللہ مولاکم مراد یہ ہو سیں سے کہ حق تعالے تمکو دوست رکھتا ہو سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب یعنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فتح ہوئی ہمارے رعب سے ایک مہینے کی راہ سامنے اور ایک مہینے کی راہ پیچھے ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونہم باذنہ جس وقت قتل کر رہے تھے وہ ایسا خدا ہے جسنے تمکو خبر دی کہ اگر تم صبر و ثبات کرو گے تو پروردگار تمہارا مدد کریگا تمہاری پانچہزار فرشتوں سے حتی اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر یعنے سستی و بزدلی کی تمنے دشمن سے اور باہم تنازع کی تمنے مراد اس سے اختلاف کرنا تیراندازوں کا ہے اس مقام میں جہاں انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹھہرایا تھا اور نافرمانی کرنا انکا قیام سے کیونکہ حضرت علیہ السلام انکو پہلے سے مامور کر چکے تھے کہ اس مقام سے تجاوز نکرنا اور اپنے موضع قیام سے جدا ہونا اگرچہ تم دیکھنا کہ ہم قتل ہوتے ہیں تب بھی تم ہماری مدد کو نہ آنا اور اگر تم دیکھنا کہ ہم تاراج اموال غنیمت کرتے ہیں تب بھی تم ہمارے شریک ہونا من بعد ما اراکم ما تحبون یعنے ہزیمت مشرکین و حال آنکہ تم خود لئے پھرے بھاگتے ہوئے منکم من یرید الدنیا یعنے لشکر مشرکین ہیں جو کچھ مال غنیمت سے تھا ومنکم من یرید الآخرۃ یعنے وہ لوگ جو سوا تیر اندازوں کے ثابت قدم رہے اور نہیں جدا ہوے وہ لوگ عبد اللہ بن جبیر اپنے امیر سے اور نہ ان لوگوں سے جو عبد اللہ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور کہا ابن مسعود نے کہ جب سے میں نے اس آیہ کو سنا تب سے نہیں لے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسیکو ایسا نہیں دیکھا کہ وہ ارادہ دنیا کا رکھتا ہو ثم صرفکم عنہم یعنے اسوقت کہ تمکو ان پر غالب تھا لیبتلیکم تاکہ رجوع کریں مشرکین یعنے دوسری بار پس قتل کریں انکو جو قتل ہوے تم میں سے اور مجروح کریں جو زخمی ہوے تم میں سے ولقد عفا عنکم یعنے عفو کیا خدا نے انسے جو اس روز تم میں سے فرار ہو گئے تھے اور عفو کیا اس شخص سے بھی ارادہ کیا تھا جو کچھ کیا تھا تاراج غنیمت سے پس خدا نے ان سب باتوں کو عفو کیا اذ تصعدون یعنے جب جبل پر بھاگے جاتے تھے ولا تلوون علی احد والرسول یدعوکم فی اخراکم یعنے وہ لوگ چلے جاتے تھے بھاگے ہوے اور چڑھے جاتے تھے کوہ پر اور رسول انکو پکارتا تھا کہ اے گروہ اسمیں ہیں رسول خدا ہوں میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ پر کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مائل ہوتا تھا پس اس بات کو بھی خدا نے تمسے عفو کیا فاثابکم غما بغم پس غم اول تو غم ہوا تھا اور دوسرا غم وہ تھا جب سنا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوگئے جبکہ اس غم آخر نے اس غم اول زخمی ہونے اور قتل ہونے کو بھلا دیا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ غم اول

غزوۂ احد میں اصحاب بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ گئے تھے اور غم دوسرا
جس وقت مشرکین نے برخلاف اسکے ہجوم کیا اور انکے سروں پر پہنچ گئے بلندی جبل سے پس اس وقت
غم اول بھول گئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ غماً بغم بمعنی بلا پر بلا آزمایش پر آزمایش ہے لکیلا تحزنوا علے
ما فاتکم یعنی تاکہ یاد نکرو جو کچھ فوت ہوا تمھارا انکے مال کے تاراج کرنے سے اور زیادہ کر دیر یہ کہ پہونچا
تمکو قتل و مجروح ہونے سے تم میں ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا الی قولہ ما قتلنا ہہنا
زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے اس قول کو معتب بن قشیر سے بواسطہ سنا کیونکہ مجھپر اسوقت
نیند کا غلبہ تھا اور میں کالی یعنی سخت نیند میں تھا میں نے خود اسکی زبانی نہیں سنا کہ وہ یہ کلام
کہتا ہو حال آنکہ اس بات پر لوگ متفق ہیں کہ معتب صاحب اس قول کا ہے یعنی لو کان لنا من الامر
شیء ما قتلنا ہہنا قال اللہ عز وجل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل الی مضاجعہم
یعنی انکو کچھ چارہ تھا اس بات سے کہ وہ خود چلے جاتے طرف اپنے مصارع و مقاتل کے ولیبتلی
اللہ ما فی صدورکم ولیمحص ما فی قلوبکم یعنی تاکہ خدا تمھارے کینوں کو اور تمھاری کھوٹی باتوں
کو تمھارے دلوں سے نکالے واللہ علیم بذات الصدور یعنی جو لوگ دل میں پوشیدہ رکھتے ہیں
نصح یا غش یعنی کھری یا کھوٹی باتوں کو ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان
ببعض ما کسبوا مراد ان لوگوں سے جو روز احد مفرور ہوے تھے یعنی جو کچھ انکو مصیبت پہونچی
تو انکے بعض گناہوں کے سبب تھی ولقد عفا اللہ عنہم یعنی انکے فرار سے یا ایہا الذین آمنوا
لا تکونوا کالذین کفروا وقالوا لاخوانہم الی قولہ ما ماتوا وما قتلوا راوی نے کہا یہ آیت نازل
ہوئی متعلق ابن ابی کے پس حق تعالے فرماتا ہے مومنین سے کہ تم لوگ ایسا کلام مت کہو اور نہ
تم کہو جو ابن ابی نے کہا اور یہی وہ ہے جو حق تعالے نے فرمایا کالذین کفروا یعنی نہ ہو جاؤ مثل
کفر کرنے والوں کے لیجعل اللہ ذلک حسرۃ فی قلوبہم ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم
الی آخر الآیہ یعنی جو کوئی قتل ہو یا مر جاوے دشمن کے مقابلے میں یا مرابطہ مورچال
میں تو یہ بہتر ہے جو کچھ جمع کیا جاوے مال دنیا سے لالی اللہ تحشرون یعنی روز قیامت تم
سب خدا کی طرف پھیرے جاؤ گے فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم یعنی رحمت خدا سے تو انکے لیے نرم
ہے لانفضوا من حولک یعنی وہ اصحاب جو بھاگ گئے تھے احد میں فاعف عنہم واستغفر لہم وشاورہم
فی الامر حق تعالے نے حکم کیا اپنے نبی کو کہ اصحاب سے مشورہ کریں مگر خاص دربارہ امور
فقط چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے امر کسی امر میں مشاورہ نہیں کرتے

تھے تو مقدمہ حضرت پیدا فرمائے اور جب لوگوں کو جمع کرے تقدم علی اللہ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ
يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی تھی روز بدر جبکہ لوگ غنیمت میں ایک
چادر سرخ لائے تھے (کہ وہ گم ہو گئی تھی) جماعت منافقین نے کہا کہ ہم نہیں دیکھتے ہیں رسول
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتے ایسا کہہ نہیں سکتے) مگر حضرت نے اسکو لیا ہوگا تب یہ آیت نازل ہوئی
أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ یعنی جو شخص خدا پر ایمان لاوے کیا وہ مثل اس شخص
کے ہے جو خدا کے ساتھ کفر کرتا ہو هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ یعنی منزلتیں ہیں درمیان اُنکے
نزدیک حق تعالے کے لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ یعنی محمد صلی
اللہ علیہ وسلم يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ یعنی القرآن وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ یعنی القرآن وَالْحِكْمَةَ قول راست
وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ قوله عز وجل أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا
الی آخر الآیۃ ۔ وہ مصیبت ہے جو ہوئی تھی انکو روز احد کہ قتل ہوئے مسلمین میں سے ستر آدمی
مع ان لوگوں کے جو زخمی ہوئے تھے قوله الی ۔ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ یعنی بسبب کرنے تمہارے
نافرمانی رسول کی مراد نافرمانوں سے روماۃ ہیں ای تیر انداز و قولہ تعالے قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا
یعنی قتل کیا مسلمین نے روز بدر ستر آدمی اور اسیر کیا ستر کو وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ
یعنی روز احد فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا یعنی تاکہ معلوم کرے خدا العلم ظاہری
ان لوگوں کو جنکو ارادہ تھا کہ انھوں نے قتل کیا اور قتل ہوئے اور معلوم کرے منافقوں کو وَقِيلَ
لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَاتَّبَعْنَاكُمْ ۔ قول ابن ابی ہے و قوله او ادفعوا
یعنی زیادہ کرو جمعیت کو اور بعضوں نے کہا ہے یعنی دعا مانگو اسی لئے روز احد کہا اگر ہم جانتے
اتفاق ہوگی تو ہم تمہاری متابعت کرتے یعنی وہ کہتا تھا کہ جو بات قتال کی نہ آویگی لہذا حق تعالے
نے فرمایا هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ نازل ہوئی یہ آیت مقدمہ الی بقوله تعالے الَّذِينَ
قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا یہ مقولہ ابن ابی کا ہے قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ نازل ہوئی یہ آیت مقدمہ الی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَمْوَاتًا الی قوله إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بھائی تمہارے شہید ہوئے احد میں تو ارواح انکی
شکمہائے طیور سبز میں داخل کی گئیں کہ وہ جنت کی نہروں پر وارد ہوتی ہیں اور اُسکے میوے
کو کھاتی ہیں اور سونے کی قندیلوں میں زیر سایہ عرش سیر کرتی ہیں اور جس وقت ایسے

کھانے اور پینے کی چیزون سے خوشبو پاتی ہین اور خوبیان اپنی جائگاہ و سیرگاہ کی دیکھتی ہین تو کہتی ہین
کاش بھائی ہمارے اُن چیزون کو جانتے جنسے خدا نے ہمکو مکرم کیا ہی اور جن نعمتون مین کہ ہم ہین تاکہ جہاد
سے کنارہ نکرتے اور وقت حرب کے باز نرہتے تب فرمایا حق تعالی نے کہ پیغام تمھارا انکو پہونچاتا ہون پس
نازل کیا حق تعالے نے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الآیہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے ہمکو حدیث پہونچی ہی کہ شہیدون کا مقام لب نہر جنت پر سبز گنبدون مین ہی صبح و شام انکا
رزق مہیا ہوتا ہی اور اس آیہ کی تفسیر مین ابن مسعود کہتے تھے کہ ارواح شہدا کی پیش خدا مانند طیور سبز کے
ہی انکے بسیرون کے لیے قندیلین عرش مین لٹکتی ہین اور عیش و سیر کرتے پھرتے ہین جس جنت مین چاہتے
ہین اور پروردگار تمھارا انپر نگاہ کرتا ہی اور انکو اطلاع دیتا ہی کہ انسے کہتا ہی آیا کسی چیز کی تم خواہش رکھتے
ہوتا ہین تمھارے لیے اسکو زیادہ کرون تو وہ کہتے ہین ای پروردگار ہمارے کیا ہم جنت مین عیش و آرام
نہین کرتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر دوبارہ انپر اطلاع کرتا ہی اور کہتا ہی کہ کس چیز کی تم خواہش
کرتے ہو تا اسکو مین تمھارے لیے مہیا کرون تب وہ کہتے ہین ای رب ہمارے اعادہ کر ہماری روحون کو
ہمارے بدنون مین کہ ہم پھر قتل کیے جاوین تیری راہ مین اور کہا ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے
در بیان قول تعالے اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ اِلے آخر الآیہ کہ وہ
لوگ ہین جنھون نے غزوہ کیا مثل سختی شیرون کے او کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھے خبر دی عبدالحمید
بن جعفر نے انھون نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ ماہ محرم مین شب یکشنبہ کو ناگاہ عبداللہ بن عمرو بن
عوف المزنی دروازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوے اور بلال بھی اسی در دولت پر بیٹھے
تھے اور اذان دے چکے تھے منتظر برآمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے یہانتک کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لاے تب مزنی حضرت کی طرف دوڑے اور عرض کی یا رسول
اللہ مین اپنے اہل سے چلا جب ملل مین آیا تو ناگاہ وہان قریش اترے ہوے تھے مین نے اپنے
دل مین کہا کہ مین اُن لوگون مین داخل ہون اور انکے اخبار سنون چنانچہ مین انکے پاس جا بیٹھا
پس مین نے ابوسفیان اور اسکے اصحاب سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہمنے کچھ نہین کیا کہ تم لوگ اس
قوم کی سختیون کو پہونچے اور انکے لوہے کی تیزی اٹھائی پس چاہیے کہ پھر چلو تاکہ جو لوگ باقی رہ
گئے ہین ہم انکا استیصال کرین اور صفوان اس بات سے انکو منع کرتا تھا پس حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور ان دونون سے جو کچھ مزنی تھا ذکر کیا تب اُن
دونون نے کہا طلب و تلاش کیجیے دشمنون کو والا وہ لوگ اطفال پر آپڑین گے پس حضرت نے اُس

مشورہ کو مسلم کیا تو لوگ کٹے ہوئے مجروح ہو رہے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو حکم کیا
کہ وہ لوگوں میں منادی کرے اور لوگوں کو حکم کرے کہ دشمن کو طلب و تلاش کریں اور اول نے کہا کہ ہم
یکشنبہ صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں امر طلب دشمن کیا پس لوگ نکلے وحال آنکہ
وہ زخمی تھے تو بیان ہوا قولہ تعالیٰ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ اِلیٰ قولہ وَاتَّبَعُوْا
رِضْوَانَ اللّٰہِ روایت ہے کہ ابوسفیان نے روز احد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے وعدے کو کہ یوں
دیا تھا کہ سال آئندہ بدر میں ہونگا پس نعیم بن مسعود الاشجعی کو مدینہ کی طرف روانہ کیا تاکہ مسلمانوں کو اس وعدے سے خوف کرے
موعود پر آنے سے اور شرط کی کہ اگر ان لوگوں کو حرم سے خروج سے طرف موعود بدر کے باز رکھے
تو اسکے لیے دس اونٹ جائزہ دیں دیوے اور راستے اس طرح بیان کرے کہ قریش نے جماعت کثیر
جمع کی ہے اور تمہارے گھروں پر آتے ہیں اگر تم انکی طرف خروج کروگے تو وہ تمکو قتل کریں پس قریب
تھی بات کہ وہ مسلمین کو پاؤں سے بیٹھا دیوے آدمیوں کو مشغول و مصروف کرے یہانتک کہ یہ خبر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا قسم ہے اس خدا کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی
میرے ہمراہ نہ نکلیگا تو میں تن تنہا خروج کرونگا پس یہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لشکر مسلمانوں
کی آنکھیں کھل گئیں یعنے انکو بصیرت حاصل ہوئی تب وہ بطریق تجارت کے نکلے اور بازار بدر میں موسم
تھا فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَضْلٍ یعنے تجارت میں بہت سا نفع اٹھایا لَمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْءٌ کہ کوئی قتال
کی یہ نوبت پہونچی اور وہاں آٹھ روز مقام کیا پھر وہاں سے پھر آئے اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَہٗ
فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ یعنے شیطان خوف میں ڈالتا ہے تمکو اپنا دوست دار بناکر اور اسکو ڈراتا ہے جو کوئی
اسکو ڈراتا ہے جو کوئی اسکی اطاعت کرتا ہے وَلَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ اِنَّھُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ
شَیْئًا اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ یعنے محبوب رکھتے ہیں کفر کو ایمان پر وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا
اَنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ یعنے جسقدر کہ انکے بدنوں کو صحت و تندرستی دیجاتی ہے اور انکو زر ملتا ہے اور انکی
عاقبت و ظفر دکھایا جاتا ہے انکے اعدا پر تو یہ سب انکے لیے سامان مہلت ہے تاکہ موجب مزید انکے کفر کا ہو مَا کَانَ
اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ اس
سے مراد ہے مطلع کرنے منافق ہونا اہل احد کا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ یعنے مقرب کرتا ہے
جسکو چاہتا ہے اپنے رسولوں میں سے دور بیان قولہ تعالیٰ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ
مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ اِلیٰ قولہ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ راوی نے کہا جس مال کا حق ادا نہیں کیا گیا یعنے زکوۃ
وغیرہ نہیں دی گئی وہ قیامت میں اژدہا بنکر آویگا اور صاحب مال کی گردن میں لپٹا ہوا اسکے

دونون تماسلیوں مین ڈ سنا ہوگا اور کئے گئے مین تیرا مال ہوئین لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر و نحن
اغنیاء راوی نے کہا جب نازل ہوئی یہ آیت من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فنحاص یہودی نے کہا
خدا فقیر ہے اور ہم غنی ہین کہ وہ ہم سے قرضہ مانگتا ہے و قتلہم الانبیاء بغیر حق و قولہ تعالے ذوقوا عذاب الحریق
ذلک بما قدمت ایدیکم تمہارے کفر سے اور باعث تمہارے قتل کرنے کے انبیا کو الذین قالوا ان اللہ
عہد الینا الا نؤمن لرسول حتی یاتینا بقربان تاکلہ النار یہ وہ آیت ہے جسکو یہود نے پڑھی ولتسمعن
من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم یعنے یہود سے و من الذین اشرکوا یعنے عرب والے اذی کثیرا
الے آخر الآیہ راوی نے کہا نازل ہوئی یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قبل مامور ہونے ساتھ
جہاد کے و اذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ الے قولہ و لہم عذاب الیم لیا گیا علماے یہود
عہد اس بات کا کہ کتمان صفت حضرت علیہ السلام کا نکرین پس اس عہد کو انھون نے اپنے پس پشت ڈالا اور
اسکو انھون نے وسیلہ اپنی روزی کا کیا اور صفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدل ڈالا و قولہ تعالی لا تحسبن الذین
یفرحون بما اتوا و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی دربارہ مردم منافقین
چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بارادۂ جہاد نکلتے تھے تو وہ منافق کہتے تھے کہ جب آپ جہاد کرینگے تو ہم
بھی آپ کے ہمراہ چلین گے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزہ کرتے تھے تو وہ لوگ ساتھ نہین دیتے
تھے اور بعضون نے کہا وہ لوگ یہود تھے الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم کہا راوی نے کہ نماز
پڑھتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھکر اور اپنے پہلوون پر یعنے کروٹ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان
آمنوا بربکم فآمنا راوی نے کہا وہ منادی قرآن ہے کیونکہ نہین ہے ایسا کہ کل مردم نے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو و قولہ تعالے فالذین ہاجروا و اخرجوا من دیارہم و اوذوا فی سبیلی و
قاتلوا و قتلوا یعنے مہاجرین جو مکے سے نکل آئے تھے انکا و ان من اہل الکتاب لمن یؤمن باللہ
و ما انزل الیکم و ما انزل الیہم یعنے عبد اللہ بن سلام یا ایہا الذین آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا راوی
نے کہا عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رباط سواے نماز بعد نماز کے نہ تھا یعنے بدل
جہاد مردم سواے ربط دینے کے ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ تھا اور بیان کیا جابر بن عبد اللہ
نے کہ جب سعد بن ربیع احد مین شہید ہوے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کی طرف
پھرے بعد ازان حمراء الاسد کی جانب تشریف فرما ہوے اور برادر سعد بن ربیع نے آنکر میراث سعد
لی اور سعد کی دو بیٹیان اور بی بی انکی حاملہ تھی اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ میراث لیتے تھے اسی
دستور پر جو جاہلیت مین مقرر تھا یہان تک کہ شہید ہوے سعد بن ربیع پھر جب ان لڑکیون کا

تھا وہ سارا مال لے گیا اور اُس وقت تک فرائض نازل ہوئی تھی اور زوجہ سعد کی رنجیدہ ہوتی تھیں
سے طعام ضیافت گوشت اور روٹی تیار کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طلب کیا
اور وہ اُن دنوں اسواف میں تھی پس ہم لوگ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں صبح سے
حاضر ہوئے اور اُسی جلسہ میں کہ ہم لوگ حضرت کے پاس بیٹھے اور ذکر معرکہ اُحد کا کر رہے تھے کہ
کون کون شہید ہوا مسلمین میں سے اور ذکر سعد بن ربیع کا بھی ہوتا تھا تا آنکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا اُٹھو ہمارے ساتھ چلو پس ہم ساتھ چلے اور ہم لوگ بیس آدمی تھے پھر جس گھڑی ہم
اسواف میں پہنچے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم لوگ بھی اُنکے ہمراہ باغ زوجہ
سعد کے داخل ہوئے تو ہمنے دیکھا کہ آپ نے باغ میں درخت خرما کے پانی کا چھڑکاؤ کیا ہوا اور چٹائی
خرمے کی وہاں ڈال دی تھی جابر بن عبد اللہ نے کہا واللہ مسند و فرش پورا نہ تھا کہ ہم لوگ بیٹھے اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن ربیع کی باتیں کرتے تھے اور اُس پر رحمت بھیجتے تھے میں نے
اُس روز دیکھا کہ تیروں کی انی اُسکے بدن سے پار ہو گئیں یہاں تک کہ وہ شہید ہوا پھر اس
حال کو عورتوں نے سنا تو سب رونے لگیں اور حضرت کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے اور اُن عورتوں
کو رونے سے کچھ منع نہیں کیا جابرؓ نے کہا کہ اُس عالم میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ اسوقت ایک شخص اہل جنت سے تمکو سامنے نظر آوے گا جابرؓ نے کہا ہم لوگ دیکھنے لگے کہ کون
شخص ہمارے سامنے سے آتا ہے کہ ناگاہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے سے نظر آئے تب ہم لوگوں نے
بڑھ کر اُنکو خوشخبری دی کہ تمہارے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے بعد
ازاں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قوم پر سلام کیا لوگوں نے جواب سلام دیا پھر وہ بیٹھ گئے
بعد ازاں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت میں سے تمہارے سامنے
سے آویگا پھر ہمنے لوگوں کے درمیان شگاف سے دیکھنا شروع کیا کہ اب کون آتا ہے کہ ناگاہ عمر
بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامنے سے دکھائی دیے تب ہم لوگ اُٹھے اور جو کچھ اُنکے حق میں حضرت
نے فرمایا تھا اُس سے اُنکو مژدہ دیا پھر وہ آئے اور بعد سلام کے بیٹھ گئے بعد ازاں حضرت نے پھر
فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت میں سے تمہارے سامنے سے نمودار ہوگا پھر ہم لوگ آگے بڑھے اور بڑھ کے
اُنکو بشارت جنت کی دی پس وہ بھی آئے اور بعد سلام بیٹھ گئے بعد ازاں کھانا آیا جابرؓ نے کہا
اُس قدر کھانا آیا کہ بقدر کھانے ایک آدمی یا دو آدمی کے تھا چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اُس طعام میں اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کھاؤ بسم اللہ تب ہم اُسمیں کھانے لگے یہاں تک

کہ ہم لوگ سیر وآسودہ ہو گئے اور جیسے تہین دیکھا کہ اُس طعام مین سے کچھ نکلا ہو بعد ازان حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس طعام کو اُٹھا لیجاؤ تب اُسکو اُٹھا لیگئے بعد ازان ایک طبق رطب
تازہ وتیار ہوا یا کچھ دیر کا ہمارے سامنے آیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ نوش
کرو جابرؓ نے کہا پھر ہم کہانے لگے یہان تک کہ سیر آسودہ ہو گئے اور بیشک مین نے دیکھا
کہ جسطرح وہ طبق آیا تھا پُر ہو اور وقت نماز ظہر آیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو
نماز پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہین لگایا بعد ازان اپنی مجلس یعنے اپنے مقام نشست پر پھر آ بیٹھے
اور باتین کرنے لگے بعد ازان وقت نماز عصر آیا اسوقت بقیہ طعام حاضر کیا گیا کہ اُس سے سب سیر
وآسودہ ہوئے تب حضرت اُٹھے اور نماز عصر ہمکو پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہ لگایا یعنے اسوقت
تک آیہ وضو نازل نہوئی تھی بعد ازان زوجہ سعد بن ربیع اُٹھکر سامنے آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ
سعد بن ربیع اُحد مین شہید ہوا اور جو کچھ اُسکا متروکہ تھا اُسکا بھائی آکر وہ سب لے گیا اور حال یہ ہو
کہ سعد اپنی دو بیٹیان چھوڑ گیا ہو اُن دونون کے پاس کچھ پاس کچھ مال نہین ہو اور رسول اللہ
عورتین بیاہی نہین جاتی ہین مگر مال پر تب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای پروردگار
پیچھے سعد کے اُسکے ترکہ مین احسان اور نیک معاملہ کر اور فرمایا کہ اس مقدمہ مین مجھپر ابھی کچھ حکم
نازل نہین ہوا جب مین یہان سے مدینہ کو پھرون تو وہان میرے پاس تو پھر آئیو پھر جب حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دولت سرا کو تشریف لائے اور دروازہ پر جلوس فرمایا اور ہم لوگ بھی
انکے پاس بیٹھے چنانچہ ایک بیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سختی وجد مثل شدت غلیان
طاری ہوئی ہم لوگون نے جانا کہ حضرت پر ہنگام نزول وحی کا ہو بعد ازان حضرت اُس سے فارغ
ہوئے اور عرق جبین انور سے مثل موتیون کے ٹپکتے تھے پس فرمایا زوجہ سعد کو میرے
پاس حاضر کرو جابرؓ نے کہا کہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو گئے اور زوجہ سعد کو بلا لائے جابرؓ نے کہا کہ وہ
عورت ہوشیار و تیز طبع تھی پس حضرت نے فرمایا تیرے لڑکون کا چچا کہان ہو اُسنے کہا یا رسول اللہ
وہ اپنے گھر مین ہوگا فرمایا اُسکو میرے پاس بُلا لا بعد ازان فرمایا تو بیٹھ اور ایک شخص کو بھیجا کہ دوڑتا
ہوا جاوے اور اُسکو لاوے اور وہ درمیان قبیلہ بلحرث بن الخزرج کے تھا پس وہ آیا اور خستہ وماندہ
تھا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مال متروکہ مین سے دو ثلث
اپنے بھائی کی بیٹیون یعنے اپنی بھتیجیون کے حوالہ کر یہ سُنکر زن سعد نے پکار کر تکبیر کی کہ سب
اہل مسجد نے صدائے تکبیر سُنی پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ثمن اُس متروکہ کا

اپنے بھائی کی روح کو دے اور باقی جو تیرے پاس رہ جاوے اُسکو تو لے اور ایک روز تک کہ وارث نہیں ہوتا
تھا اور جب کہ عمر رضی اللہ عنہ متولی خلافت ہوئے اور اُس ام سعد بنت سعد کو جو حمل میں تھی پیدا ہوئی عمر نے
پس اُسوقت لائیکے تھے تب بلائے اپنی رحمت کہا اگر تجھکو حاجت ہو تو اپنے باپ کے میراث میں کلام کر
کیونکہ امیر المومنین نے تیرا حصہ کو اب وارث کیا ہو اور تو روز شہادت اپنے باپ سعد کے حمل میں تھی پیٹ
اپنی ماں کے اپنے بھائی سے اب کچھ مطالبہ نہیں ہو اور جب احد میں مشرکین شکست پاکر بھاگے تھے تو اول
جو شخص بعد سے خبر فرار مشرکین کی لیگیا تھا وہ عبداللہ بن امیہ بن المغیرہ تھا کہ اُسنے مکے میں جانا نہ چاہا
کیا اور طائف میں گیا اور خبر دی کہ اصحاب محمد ظفریاب ہوئے اور ہم لوگوں نے شکست پائی اور آنے
والوں میں اول میں تمہارے پاس آیا ہوں راوی نے کہا کہ اور یہ ذکر ہوا اُسوقت کا جب ہزیمت ہوئی تھی
میں مشرکین کو ہزیمت ہوئی تھی و بعد اس کے مشرکین جب بطریق تراجع کے پھر پڑے اور پیچھے جس
امر کو ہوئے پس اُسوقت اول جس شخص نے حال قتل اصحاب محمد اور ظفر قریش سے قریش مکہ و اہل مکہ
کو خبر دی وہ وحشی غلام تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی موسی بن شیبہ نے عمر بن
وہب الجمحی سے انھوں نے کہا جب وحشی پاس اہل مکہ کے خبر مصائب اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جیسے قتل و جرح و ہزیمت اُنکی لایا اور وہ اپنے ناقہ پر چار روز کے اندر آ جب مکے میں پہونچا تو وہ
ایک ایسے ثنیہ یعنی ٹیلے پر چڑھ گیا جو کہ حجون پر مشرف تھا اور وہ قریب مکہ واقع ہے تب اُسنے آواز
بلند بداد کی یا معشر قریش یا معشر قریش چند بار یہاں تک کہ لوگ اُسکے پاس جمع ہوگئے مگر وہ سب
خائف تھے کہ کوئی بد خبری نہ لایا ہو پس جب وحشی اُنکے اجتماع پر راضی ہوا تو کہنے لگا تم سب باہم
خوش ہو کہ ہمنے اصحاب محمد کو قتل کیا اور ایسے طور کا قتل کہ مثل اُسکے کسی لشکر میں کبھی قتل
نہیں کیا گیا اور محمد کو ہمنے مجروح کیا اور انکو مجروح چھوڑ آئے ہیں اور بڑے سردار لشکر
حمزہ کو قتل کیا ہے بعد اس لوگ ہر طرف متفرق ہوئے اور قتل اصحاب محمد پر شماتت اور بالکل
اظہار سرور کرتے چلے جاتے تھے اُسوقت جبیر بن مطعم نے وحشی سے خلوت کی اور پوچھا کہ دیکھ تو کیا کہتا ہے
وحشی نے کہا واللہ میں نے سچ کہا ہے جبیر نے کہا تو نے حمزہ کو سچ قتل کیا ہے اُسنے کہا واللہ میں نے
اُسکے پیٹ میں برچھیاں ماریں کہ اُسکی دونوں رانوں سے نکل آئیں جب لوگوں نے اُسکو آواز دی اُسنے
اُنکو کچھ جواب نہ دیا تب میں نے اُسکا کلیجہ نکالا اور میں اُسکے تئیں تیرے پاس لایا ہوں تاکہ تو اُس کلیجہ
کو دیکھے اس جبیر نے کہا تو نے ہماری لڑکیوں اور عورتوں کے حزن اور غم کو دور کیا اور ان لوگوں کے آ
جانے سے ہمنے اپنی جانوں کو تقویت دی پس اُس روز ابن جبیر نے اپنی عورتوں کو حکم کیا کہ خوشبودار

ہونی سر کو چھوڑ دیا تھا تو اب پھر استعمال مین لاوین اور معویہ بن المغیرہ بن ابی العاص جو اُس روز شکست اُٹھا کر بھاگا تھا تو اپنے سامنے سر اُٹھائے چلا گیا اور قریب مدینہ رات کو سو رہا جب صبح ہوئی تو مدینہ مین داخل ہوا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مکان پر آیا اور دق الباب کیا تب زوجۂ عثمان رضی اللہ تعالے عنہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ یہان نہین ہین وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہین اُسنے کہا اُنکے پاس کسیکو بھیجکر طلب کروا سلیے کہ میرے پاس اُسکی امانت زر قیمت ایک اونٹ کی ہو کہ مین نے اُسکی جانب سے اول سال مین بیچا تھا اب مین اُسکی قیمت لایا ہون اور نہین تو مین چلا جاتا راوی نے کہا پس اُم کلثوم رضی اللہ عنہا نے آدمی بھیجا عثمانؓ کو بلوایا جب وہ آئے تو اُسکو دیکھکر بولے وائے تجھپر تو نے مجھے بھی ہلاک کیا اور اپنی جان کو بھی ہلاکت مین ڈالا تو یہان کیون آیا اُسنے کہا ای فرزند عم ای بھائی میرے تجھسے زیادہ تر کوئی میرا قریب نہین ہی اور نہ زیادہ تر تجھسے کوئی حق و لائق ہو پس عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسکو اپنے گھر کے اندر ایک گوشہ مین داخل کیا بعد ازان وہ خود خدمت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوے اور ارادہ کیا کہ اُسکے لیے امان حاصل کرین فی حال آنکہ قبل آنے عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے تھے کہ تحقیق معویہ مدینہ کو چلا گیا ہی اُسکو تلاش و گرفتار کرو چنانچہ لوگ اُسکو تلاش کر چکے تھے وہ ہاتھ نہ آیا تھا اور بعضون نے کہا تھا کہ اُسکو عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے گھر مین تلاش کرو جب وہ لوگ اُنکے مکان مین آئے اور اُم کلثوم رضی اللہ عنہا سے استفسار کیا تو اُنھون نے اُسکی طرف اشارہ کیا تب اُن لوگون نے اُسکو زیر حصیر سے باہر نکالا اور پکڑ لیگئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر کیا اُسوقت عثمان رضی اللہ عنہ بھی پاس بیٹھے تھے جب عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسکو دیکھا کہ وہ گرفتار ہو آیا تو کہا قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا مین اسوقت نہین آیا تھا مگر اسلیے کہ آپ سے سوال کرون اُسبات کا کہ اگر آپ اُسکو امان دیوین تو اُسکو میرے لیے ہبہ کیجیے اور بخش دیجیے یا رسول اللہ پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ہبہ کر دیا اور اُسکو امان دی اور اُسکو تین دن کی مہلت دی (یعنے تا اس مدت مین دور چلا جاوے) اور فرمایا اگر بعد اس مدت سہ روزہ کے پھر ہاتھ آوے تو قتل کیا جاوے راوی نے کہا کہ عثمان رضی اللہ تعالے عنہ وہان سے نکلے اور اُسکے لیے ایک شتر خرید کیا اور اُسکا سامان مہیا کر دیا بعد ازان اُس سے کہا کہ اب تو چلا جا پس وہ کوچ کر گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمراء الاسد کے طرف روانہ

بوجہ ... اس کی ... ہمراہ ... حمراء الاسد کو گئے اور معویہ بھی انہیں میں تھا جب تیسرا
روز ہوا تو وہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر چلا گیا یہاں تک کہ جب وہ شہر مدینہ و عقیق کے بیچ درمیان مقام عقیق کے
جا رہا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا تحقیق کہ معویہ یہاں سے قریب ٹھہرا ہے اسکو تلاش کرو چنانچہ لوگ اسکی
تلاش میں نکلے اتفاقاً معویہ راہ بھول گیا تھا لوگ اسکے نشان پاکر پیچھے لگے آخر یہ تھے زید اسکو جالیا اور
ایسا ہوا کہ زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر یہ دونوں اسکی تلاش میں تعجیل تمام آگے بڑھ گئے تھے تو انہوں
نے اسکو مقام جماء میں پکڑ لیا پس زید بن حارثہ نے اسکو تلوار ماری تب عمار نے کہا اسکے قتل میں میرا بھی
حق ہے آخر عمار نے اسکو تیر مارا پس دونوں نے قتل کیا بعد ازاں وہ دونوں وہاں سے پھر کر حضرت رسول خدا میں
حاضر ہوئے اور اسکے قتل کی خبر دی اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ شبیہ التردید میں، مدینے سے آٹھ میل پر گرفتار
ہوا اس لئے کہ وہ راستہ بھول گیا تھا پس ان دونوں یعنی زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے اسکو گرفتار کیا اور
وہ دونوں جوڑ سے ... کے تیر سے اسکو مارنے لگے جب وہ بہت زخمی ہوا تو اسکو زندہ اور راستے پر ... کر دیا
اور جس وقت یہ لوگ غزوہ حمراء الاسد میں مشغول تھے تو معویہ مجروح مرگیا اور غزوہ حمراء الاسد کا روز یکشنبہ کو تھا
تاریخ آٹھویں شوال کی تینتیسویں برس ہجرت سے تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز جمعہ مدینے میں داخل
ہوئے اور ہجری پانچ روز باہر رہے تھے راویوں نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ نماز صبح کی پڑھی
اور ہمراہ حضرت کے اعیان قبیلۂ اوس خزرج کے تھے اور یہ سب مسجد میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات ان
رہے تھے مثل سعد بن عبادہ و حباب بن المنذر و سعد بن معاذ و اوس بن خولی و قتادہ بن النعمان کی مانند
اوس میں اور چند آدمی کے کہ انہیں میں سے تھے پھر جب حضرت علیہ السلام نماز صبح سے فارغ ہوئے تو بلال
کو حکم کیا منادی دیوے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم تم لوگوں کو امر طلب دشمن کرتا ہے (یعنی حکم جہاد و قتال کرتا ہے
تم سے) اور نہ نکلیں ہمارے ساتھ مگر وہ لوگ جو کل یعنی روز احد واسطے قتال کے حاضر ہوئے تھے راوی نے
کہا کہ پھر سعد بن معاذ نکلا اپنے گھر کی طرف چلے اسلئے کہ اپنی قوم کو حکم خروج کا کرتے تھے اور راوی نے کہا لوگوں
کے زخم ہوئے تھے خصوص اکثری بنی عبد الاشہل زیادہ تر زخمی تھے مانکہ وہ سب کے سب مجروح تھے چنانچہ سعد بن معاذ
اُنکے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ رسول اللہ تم کو حکم کرتا ہے کہ لیے دشمنوں کی طلب کرو لیے اُن سے جہاد و قتال
کرو اور اسی نے کہا یہ سنکر اسید بن حضیر نے جنکے بدن میں سات زخم تھے اور وہ علاج کے ارادہ میں تھے جواب میں
بطاعۃ اللہ ولرسولہ یعنی ہم نے سنا قول سنا اور اطاعت خدا اور رسول کی دل سے بجا لائے یہ کہکر اپنا ہتھیار
لیا اور اپنے زخموں کے علاج کی کچھ پرواہ نہ کی اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ جاکر شریک ہوئے اور اسی طرح سعد بن عبادہ
اپنی قوم بنی ساعدہ کے پاس گئے اور انکو حکم کیا خروج کوچ کا انہوں نے لیے لباس جنگی پہنے ہتھیار لگائے اور جاکر شریک ہوئے

اور اسی طرح ابو قتادہ اہل خربا کے پاس گئے اور اُسوقت وہ لوگ اپنے زخمون کی دوا کر رہے تھے تب ابو قتادہ نے کہا
منادی رسول اللہ کا آیا ہی تمکو امر بطلب دشمن کرتا ہی وہ لوگ بھی یہ سنکر جستہ اپنے ہتھیارون کو اُٹھائے اور
اپنے زخمون کی دوا کے واسطے مائل ہتوقف ہوئے چنانچہ بنی سلمہ مین سے چالیس مجروحون نے خروج کیا از انجملہ
طفیل بن النعمان کے بدن پر تیرہ[۱۳] زخم تھے اور خراش بن صمہ کے جسم پر دس زخم تھے اور کعب بن مالک کے تن پر
کچھاو پر دس زخم تھے اور قطبہ بن عامر بن حدید کے بدن مین نو[۹] زخم تھے یہان تک کہ یہ سب لاحق ہوئے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے قریب بیر ابی عقبہ کے سر راہ ثنیہ پر جو اُن روزون وہی پہلی راہ تھی اور یہ سب مردان راہ
خدا مسلح تھے اور صف بستہ پیش رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے پھر جب حضرت نے اُن لوگون کیطرف
نگاہ کی اور ان لوگون کے زخم کاری اور بڑے بڑے تھے تو حضرت نے فرمایا اَللّٰھُمَّ ارحم بنی سلمۃ ای پروردگار
بنی سلمہ پر رحم کر اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے اپنی قوم کے بہت لوگون
سے سُنکر ان سب نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل و رافع بن سہل بن عبد الاشہل جب یہ دونون احد سے پھرے
ہین اور ان دونون کو زخم بہت لگے تھے خصوص عبد اللہ زیادہ تر زخمی تھے پس جب صبح ہوئی تو انکی قوم کے پاس
سعد بن معاذ آئے اور اُنکو خبر دی کہ ہر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم بطلب دشمن کرتا ہی تب ایک نے اُن دونون مین سے
اپنے صاحب سے کہا اگر ہم ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ترک غزوہ کرین یعنے جہاد نکرین تو نقصان عظیم ہی
واللہ ہمارے پاس کوئی جانور سواری کا نہین ہی کہ سوار ہوکر چلے جاوین پس ہم نہین جانتے کہ کیا کرین تب عبد اللہ
نے کہا تو ہمارے ساتھ چل رافع نے کہا لا واللہ مجھمین طاقت رفتار نہین ہی پھر اُنکے بھائی نے کہا تو ہمارے ہمراہ
چل ہم تیری مجاورت کرینگے یعنے تجکو مدد دینگے اور میانہ روی کرینگے راہ چلنے مین جلدی نکرینگے آخر وہ دونون
چل نکلے پر دونون لغزش کرتے جاتے تھے یعنے لڑکھڑاتے تھے پس رافع بہت خستہ و ناتوان ہوگئے تب عبد اللہ
نے اُنکو اپنی پیٹھ پر اُٹھا لیا باری باری سے کہ دوسرا شخص اُسکے پیچھے رہتا تھا (یعنے برادر رافع) اور یہ بھی
مراد ہی کہ رافع تھوڑی دور اپنی پیٹھ پر چڑھا لیتے تھے اور تھوڑی دور عبد اللہ پیادہ چلتے تھے یہان تک کہ یہ
لوگ حضور مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچے اور وقت عشا تھا لوگ آگ جلا رہے تھے اسوقت
وہ دونون حضرت کے پاس حاضر لائے گئے اور اُس شب کو حضرت کی حراست پر عباد بن بشیر مقرر تھے اُنھون نے کہا تم
دونون کو اب تک کس چیز نے روک رکھا تھا اُن دونون نے اپنی علت معذوری سے اُنکو مطلع کیا تب عباد نے
اُن دونون کے حق مین دعائے خیر کی اور کہا اگر تمکو دیر ہوتی اُس حالت مین کہ سواریان گھوڑون اور شترون اور
ناقون کی موجود ہوتین تو یہ تمھارے حق مین بہتر ہوتا اور کہا **واقدی** نے کہ مجھسے **حدیث** بیان
کی عبد العزیز بن محمد نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے سُنکر اُنھون نے کہا کہ یہ دونون انس و مونس تھے اور

یہ قصہ انہیں دونوں کا ہے اور جابر بن عبداللہ نے کہا یا رسول اللہ تحقیق کہ منادی نے ندا دی ہے کہ جو لوگ
ساتھ ہمارے نکلیں مگر وہ لوگ جو روز گذشتہ بیچ احد کے قتال کے لیے حاضر ہوئے تھے اور حال میرا یہ تھا کہ میں حاضر ہونے پر آمادہ
حریص و مشتاق تھا لیکن میرے باپ نے مجھے میری بہنوں کے پاس چھوڑا تھا اور کہا تھا اے فرزند میرا اور تمہیں یہ
حکم نہ تھا کہ ہم ان لڑکیوں کو تنہا چھوڑ جاویں کہ انکے ساتھ کوئی مرد ہو اور مجکو ایسا خوف آتا ہے کہ وہ لڑکیاں
ناتوان و بے بس ہیں اور میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جانے والا ہوں کیا عجب ہے کہ حق سبحانہ
تعالی مجکو شہادت روزی کرے پس میں ان لڑکیوں کی نگہبانی پر پیچھے چھوڑا گیا تھا اور والد نے مجھ پر اپنے
لیے اختیار شہادت کیا و حال آنکہ اسکا امیدوار میں تھا پس اگر آپ مجکو اجازت دیویں تو میں ہمراہ چلوں
چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اجازت ہمراہی کی دی پس جابر نے کہا جو لوگ روز گذشتہ بیچ
احد واسطے قتال کے حاضر ہوئے تھے انمیں سے سوائے میرے کوئی ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں
نکلا اور سوائے میرے اور لوگوں نے جو روز احد حاضر قتال نہیں ہوئے تھے اجازت ہمراہی کی طلب کی مگر
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا بعد ازاں رسول خدا صلعم نے علم اپنا طلب کیا اور پھریرہ اُسکا لپٹا
تھا روز احد سے نہیں کھلا تھا پس وہ علم علی علیہ السلام کو دیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو
عطا کیا اور حضرت صلعم برآمد ہوئے اس حالت میں کہ مجروح تھے اور رخسار پر انوار پر نشان دو حلقہ
کا تھا یعنے زرہ کی کڑیوں کا نشان تھا اور پیشانی مبارک مجروح تھی قریب بال ہوئے سر اور رباعیہ یعنے آگے
کے دندان پیشین کے اندر وار شکستہ تھا اور لب مبارک اندر وار شق تھے اور شانہ راست زخم
سے جو ابن قمیہ کو مارا تھا ورم کیا اور جھکا تھا اور زانویں دونوں چھلی تھیں اور پوست شگافتہ تھا پس آنحضرت
علیہ السلام داخل مسجد ہوئے اور دو رکعت نماز تحیہ پڑھی اور لوگ گرد پیش جمع تھے اور اہل عوالی سر آتے
انکو منادی نے ندا دی تھی وہ بھی آ اترے تھے بعد ازاں حضرت علیہ السلام نے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور گھوڑا
دم باب مسجد پر طلب فرمایا اور طلحہ بھی ندائے منادی سنکر حاضر ہوئے تھے اور منتظر تھے کہ کب رسول خدا صلعم
سوار ہوتے ہیں اور حضرت اسوقت زرہ و خود پہنے تھے کہ سوائے آنکھوں کے سارا جسم مطہر ڈھکا تھا فرمایا اے طلحہ
تیرا ہتھیار کہاں ہے طلحہ نے کہا میں نے عرض کیا یہیں قریب ہے پھر میں نے جھپٹ کے اپنی زرہ پہن لی اور
تلوار لی اور سپر اپنی سینے سے لگائی اور میرے بدن میں نو زخم تھے اور میں بہ نسبت اپنے زخموں کے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخموں پر زیادہ تر اندوہگین تھا بعد ازاں حضرت علیہ السلام طلحہ کے سامنے آئے اور
فرمایا اسوقت قوم مدد کو تمکو کدھر کہاں نظر آتے ہیں طلحہ نے عرض کی سیالہ میں معلوم ہوتے ہیں فرمایا ایسا
مجھے بھی گمان ہے اور فرمایا اے طلحہ آگاہ ہو کہ وہ لوگ مثل روز احد کے اب ہرگز ہمسے ظفر یاب اور بہرہ مند ہونگے

بیان ایک کہ جو تمامی لشکر کے پر دشمن گر گیا اور بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین یا دس مردون کو جو اسلام لائے
تھے زیادہ مدینہ کی طرف واسطے جاسوسی کو روانہ کیا اور ان مین سے دو تو سلیط و نعمان دونون پسران سفیان بن مالک بن
عبد اشہل تھے دونون ہی قوم سے تھے اور ان دونون کے ساتھ تیسرا وہ شخص تھا جسکا نام ہمکو معلوم نہین اور وہ بھی اوسی قوم سے تھا
کہ اسلام لایا تھا چنانچہ اس تیسرے نے اُن دونون سے تاخیر اور دیر کی یکروز دونون بشتاب روی روان تھے اُن
مین سے ایک کی جوتی کا تسمہ یعنے اسکی تتمی ٹوٹ گئی اُسنے دوسرے سے کہا تو اپنی جوتی مجھے دے اُسنے کہا مین
تو نہ دونگا تب اُسنے اسکی چھاتی پر ایک لات ماری کہ وہ چت گرا اور اُسکی پھینککر روانہ ہوا اور حمراء الاسد مین قوم
سے لاحق ہوا اور اُنمین ایک جماعت تھی کہ وہ مشہور وعود کا کرتی تھی یعنے مسلمین پر پھر آوین اور صفوان انکو اس
ارادہ سے منع کرتا تھا ناگاہ اس قوم نے جب ان دونون مردون کو دیکھا تو دونون پر ٹوٹ پڑے اور قتل
کر ڈالا آخر جب مسلمین بمقام حمراء الاسد اُن دونون کی لاش پر پہونچے تو انکو اپنے لشکر مین اٹھا لیگئے تب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرادیا پس ابن عباس نے کہا یہ قبر اُن دونون
کی ہو کہ وہ دونون باہم یار تھے پھر وہان سے رسول خدا صلعم مع اصحاب اپنے روانہ ہوئے اور حمراء الاسد
مین آکر لشکر کیا اور جابر نے کہا کہ اس سفر مین اکثر زاد ہمارا تمر تھا اور سعد بن عبادہ نے تیس اونٹ تمر سے لدے ہوئے
بھیجے کہ ہر ادنے کا کافی ہون اور جزر یعنے کھانے کے اونٹ ہانک لائے تھے تو ایک روز دو اونٹ نحر یعنے ذبح کرتے تھے
اور ایک روز تین اونٹ نحر کرتے تھے اور اس روز رسول خدا صلعم نے دن کو حکم کیا کہ لکڑیان جمع کرو جب
شام ہوئی تو ہمکو حکم کیا کہ ہملوگ آگ روشن کرین تب ہر شخص نے آگ سلگائی چنانچہ اس رات کو ہملوگون پانسو جگہ
آگ جلائی کہ فاصلہ بعید سے روشنی نظر آتی تھی اور ہماری جمعیت لشکر کا تذکرہ اور ہمارے یہان کی روشنی
آگ کی ہر طرف پھیل گئی یہان تک کہ یہ سبب ہوا اُسکا کہ حق تعالے نے دشمنون کی ہمت کو پست اور انکو دھیلا
کیا تب معبد بن ابی معبد الخزاعی ایک کنارے آیا اور وہ اُسدن تک مشرک تھا اور حال یہ ہو کہ قبیلہ
خزاعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح رکھتے تھے پس معبد نے کہا یا محمد جو کچھ آپ کی ذات خاص کو صدمہ پہونچا
اور آپکے اصحاب کو مصیبت پہونچی یہ ہمپر بہت شاق ہوا اور ہم چاہتے تھے کہ حق تعالے آپکے سنان نیزہ کو بلند
رکھے یعنے فیروزمند رکھے یا یہ معنے کہ آپکا قدم اونچا رہے یعنے دشمن پامال ہون اور مصیبت آپکے غیار پر پڑے
یہ کہکے وہ وہان سے بشتاب تمام چلا اور ابوسفیان اور قریش کے پاس روحا مین پہونچا اور وہ سب آپسمین
کہتے تھے کہ تم لوگون نے محمد کو قتل نکیا اور زنان نوجوان سینہ نوخیز ان سے ہم آغوش نہوئے پس تمنے ناکارہ
کام کیا اور اب اُن لوگون نے عزم رجوع پر اجماع کیا ہی تب انکے درمیان مین سے ایک کہنے والے نے کہا
تمنے کیا ہی نہین کیا کہ انکے اشراف عمائد کو قتل کیا اور کیا بلا استیصال انکے پھر آئے ہین اور کیا انکے لئے جمعیت

کو بین تمہارے دشمنون کو زبیب سے پر بار کرو ان کا انھون نے قبول کیا تب ابو سفیان نے کہا جس وقت تم لوگ
شد اور انکے اصحاب سے ملاقات کرو تو انکو خبر دو اس بات کی کہ ہم سب نے اتفاق و اجماع انپر پھر آنے کا کیا ہے
اور کہتے تھے کہ تم جاؤ ہم بھی تمہارے پیچھے آتے ہیں پس ابو سفیان وہان سے اپنے لشکر کو گیا اور وہ قافلہ
سقا حمرا مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیا اور جو کچھ ابو سفیان نے ان سے پیغام دیا تھا
انھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب سے بیان کیا تو ان لوگون نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل
یعنی حق تعالے ہمکو کافی ہے اور وہ بہترین مددگار ہے اور اسی باب مین خدائے عزوجل نے یہ آیۃ نازل کیا الذین
قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم الایہ یعنے وہ لوگ جنسے لوگون نے کہا کہ تمہارے لیے سرومان کثیر
جمع ہین تو انکا ایمان زیادہ ہوا و قول تعالے الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرح الایہ جن
لوگون نے امتثال امر خدا اور رسول کیا بعد ازان کہ (وہ باوجودیکہ) وہ زخمی ہو چکے تھے اور ایسا ہوا کہ معبد
نے ایک شخص کو خزاعہ مین سے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روانہ کیا تا انکو خبر دیوے
کہ ابو سفیان اور اسکے اصحاب تھکے اور کانپتے پھر گئے بعد ازان سوا خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے روز کے مدینہ مین پھر آئے

ذکر سریہ لشکر ابی سلمہ بن عبد الاسد

جو شہر محرم پینتیسوین مہینے ہجرت سے بمقام قطن طرف بنی اسد کے بھیجا تھا محمد بن عمر الواقدی نے کہا
مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان بن عبد الرحمان بن سعید بن یربوع نے سلمہ بن عبد اللہ بن عمر بن ابی
سلمہ بن عبد الاسد سے اور سوائے انکے اور سے بھی اور انھون نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی اس شخص نے
جسنے ذکر اس سریہ کا کیا اور وہ عمدہ حدیث ہے اور روایت کی عمر بن عثمان سے انھون نے سلمہ سے پس ان
سبھون نے کہا کہ جب ابو سلمہ بن عبد الاسد احد مین حاضر ہوئے اور درمیان بنی امیہ بن زید کے بمقام عالیہ
اترے تھے اور اسوقت قبا سے آئے تھے اور انکے ساتھ انکی بی بی ام سلمہ بنت ابی امیہ بھی تھین چنانچہ
ابو سلمہ احد مین زخمی ہوئے اور زخم انکے بازو مین لگا تھا پھر جب وہ اپنے مکان پر آئے ہین تو انکو یہ خبر پہونچا
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف حمراء الاسد کے روانہ ہوئے ہین تب ابو سلمہ اپنے حمار پر سوار ہوکر
روانہ ہوئے اور سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر ملاقات کی اور اسوقت حضرت بلندی مقام
عصبہ سے اترکر عقیق مین پہونچے تھے تو وہ وہان سے ہمراہ حضرت صلعم کے جانب حمراء الاسد کے چلے پھر جب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کو پھرے تو ابو سلمہ بھی مسلمین کے ساتھ آئے اور عصبہ کی راہ سے
پھر آئے تھے اور ایک مہینا قیام کرکے دوا اپنے زخمون کی کرتے تھے یہان تک کہ زخم اچھے ہونے لگے

اور انھوں نے حضرت کے گھر کی ایک پوست بریاں تھا جبکہ چاند محرم کا چھتیسویں مہینے ہجرت سے دیکھا گیا تو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوسلمہ کو طلب کیا اور فرمایا اس لشکر کو ہمراہ لیکر خروج کر کہ میں نے تمکو اس لشکر کا
امیر مقرر کیا ہے اور انکے لیے ایک علم تیار کرایا اور فرمایا روانہ ہو تا آنکہ جب تو ارض بنی اسد پر پہونچے تو ان پر
چھاپہ مار ڈال یعنے سختی تمام سبقت کر قبل اس سے کہ گروہ انکا تجھسے بسلسلہ ملاقات کریں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے انکو اور انکے ہمراہی مسلمین کو تقوے وخیر وصیت فرمائی چنانچہ انکے ہمراہ اس لشکر میں ایکسو پچاس مرد
روانہ ہوئے ازانجملہ ابو سبرہ بن ابی رہم تھے جو برادر مادری ابی سلمہ کے تھے اور مادر انکی برہ بنت عبد المطلب
تھیں اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو تھے اور عبد اللہ بن مخرمۃ العامری تھے اور بنی مخزوم سے معتب بن الفضل
بن حمرا الخزاعی تھے کہ یہ سب آپسمیں حلیف تھے اور ارقم بن ابی الارقم بھی انھیں لوگوں میں سے تھے اور
بنی فہر سے ابو عبیدہ بن الجراح و سہیل بن بیضا تھے اور انصار میں سے اسید بن الحضیر و عباد بن بشر و ابو نائلہ
و ابو عبس و قتادہ بن النعمان و نصر بن الحارث الظفری و ابو قتادہ و ابو عیاش الزرقی و عبد اللہ بن زید و
خبیب بن یساف تھے اور سوائے انکے اور لوگ بھی جنکا نام ہمکو معلوم نہیں اور ایک وہ شخص تھا جسنے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آمادہ و برانگیختہ کیا تھا چنانچہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ طے سے کہ مدینہ میں بارادہ ملاقات
کسی عورت قبیلہ طے کے آیا تھا جو اس شخص کی قرابتدار تھی اور کسی صحابی کی زوجہ تھی پس اس صحابی کے
قرابتداروں میں آکر اترا اور صحابی سے خبر دی اس بات سے کہ میں طلیحہ اور سلمہ دونوں پسران خویلد کو چھوڑ آیا
ہوں اس حال پر کہ وہ دونوں اپنی قوم میں ساتھ ان لوگوں کے ہیں جو ان دونوں کی اطاعت میں حاضر
اور دونوں کو واسطے حرب رسول خدا صلی اللہ علیہ کے طلب کرتے ہیں اور ارادہ داخلہ مدینہ کا رکھتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ خاص خانہ محمد میں درآوینگے اور اسکے اطراف وجوانب میں جو انکے توابع ولواحق بستے ہیں
انکے مال ومتاع لوٹینگے اور انکے ستوران چرائی کے جو حوالی مدینہ میں چرائے جاتے ہیں وہ ہانک لاوینگے
اور ہم اپنے گھوڑوں پر سوار ہوکر نکلیں گے کہ ہم نے آہستہ آہستہ اپنے گھوڑوں کو شائستہ و تیز رو تیار کیا ہے
اور ہم اپنے ناقوں آزمودہ پر سوار ہونگے کہ اگر ہم لوٹ کو پہونچیں گے تو وہ ہمکو نہیں پاسکتے ہیں اور ہمارے آگے
مقابلہ ہو جاویگا اور ہمنے سارو سامان حرب مہیا کر لیا ہے کہ ہمارے پاس گھوڑے ہیں انکے یہاں گھوڑے نہیں
اور ہمارے ساتھ ناقے ہیں تیز رو مثل گھوڑوں کے اور وہ قوم بھی خوار و خستہ خاطر ہیں کیونکہ ابھی حال
میں قریش انپر غالب آچکے ہیں (یعنے جنگ احد میں) کہ تا مدت دراز زخم سے انکو مہلت ہوگی کہ آمادہ جنگ ہوں
اب انکی جمعیت جمع ہوگی چنانچہ انھیں میں سے ایک شخص جسکا نام قیس بن حارث بن عمیر ہے اسکے
درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم واللہ یہ بات جو تم تجویز کرتے ہو میری رائے کے موافق

نہین تو قتل کرنا ہمارا انکے قتلین کچھ عوض خون نہین ہی اور لوٹنا انکو بدلہ لوٹ کا نہین ہو ہمارا وطن یثرب سے جیسے
اور ہمارے یہان مثل نسبت قریش کے نہین ہو کیونکہ قریش ایک مدت متوقف رہے اور عرب مین آمدورفت کرتے
ہوے عرب سے طالب نصرت کرتے رہے اور انکے لیے مسلمین پر بدلہ خون کا تھا کیونکہ وہ طالب خون تھے بعدازان
جب وہ عازم ہوے تو انہون نے اپنے اونٹون کو بار کیا اور گھوڑون کو کوتل لیا اور بستارے ہتھیارون کے
لادے اور انکے ہمراہ جمعیت کثیر تھی کہ تین ہزار تو صرف مقاتل و مبارز تھے سواے اور ہمراہیان و توابع کے اور
تمہارے کوشش تمہاری یہہ ہو کہ تم خروج کرتے ہو تین سو آدمیون مین بشرطیکہ اسقدر بھی پورے ہو جاوین
پس تم اپنی اپنی جان کو فریب مین ڈالتے ہو کہ تم اپنے شہر سے نکلتے ہو اور مین امین نہین ہون اس بات سے کہ تم
پر شکست پڑے پس یہہ باتین انکی بین شک ڈالتی تھین و بعدازان وہ لوگ اسی حیص و بیص مین تھے یعنی
میری روانگی تک غرض کہ وہ صحابی اُس شخص کو اپنے ہمراہ حضور مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیگئے اور
جو کچھ اُس شخص نے بیان کیا حضرت سے بیان کیا حضرت صلعم نے ابوسلمہ کو بھیجا تو وہ ہمراہ اپنے اصحاب کے
روانہ ہوے اور وہ مرد طائی بھی رہبری کے لیے ساتھ ہوا اور مسلمین راہ چلنے مین شتاب روی کرتے تھے
چنانچہ اُس مرد رہبر نے مسلمانون کو راہ روشن یعنے شارع عام سے باندیشہ خطر پھیر کر دوسری راہ پیش کی
اور شبانہ روز لیے چلا گیا پس اخبار سے گذر کر قریب قطن پہونچے کہ بنی اسد کے چشمہاے آب مین سے قطن
بھی اُسکا ایک چشمہ سار ہی اور اُسی جگہ انکا لشکر بھی جمع تھا چنانچہ مسلمین نے انکے مویشی کو وہان چرائی پر
دیکھکر اُن چرائی کے جانورون کو لوٹ لیا اور گلہ مویشی کو اپنے قابو مین کیا اور تین نفر غلامون کو جو چرواہے
تھے پکڑ لیا اور باقی چرواہے چھوڑ کر بھاگے اور اپنے لشکر مین آکر اس خبر کو بیان کیا اور جمعیت لشکر ابوسلمہ
کی کثرت ظاہر کرکے انکو ڈرایا پس جماعت بنی اسد کی ہر طرف متفرق ہو گئی تب ابوسلمہ اُس چشمہ سار پر
وارد ہوے وہان دیکھا تو درحقیقت جماعت باغیون کی منتشر ہو گئی تب وہان لشکر گیا اور اپنے صحابہ
کو ہر طرف بتلاش شتران و ستوران و گوسپندان وغیرہ کے متفرق کر دیا چنانچہ ان اصحاب کے تین گروہ
کیے ایک گروہ اپنے ہمراہ رکھا اور دو گروہ کو تاراج کے لیے دو طرف مختلف مقرر کیا اور اُن دونون
جماعت سے تاکید کر دی کہ تلاش کرتے ہوے دور نکل نجانا اور بشرط سلامتی شب باشی سواے میرے پاس کے
اور کہین نکرنا اور انکو حکم کر دیا کہ ازہم یکدیگر جدا نہونا اور ہر ایک جماعت پر انھین مین سے ایک ایک افسر مقرر کر دیا
تا آنکہ وہ سب گروہ گروہ سالماً و غانماً ابوسلمہ کے پاس لوٹ آئے اور اونٹ و بکریان لوٹ لائے اور کسی سے
نوبت مقابلہ کی نہ پہونچی تھی پس ابوسلمہ یہہ سب کچھ لیکر مدینہ کو پھر آئے اور وہ مرد طائی بھی ہمراہ پھر آیا اور ایسا
ہوا کہ جس شب کو وہان سے روانہ ہوتے تھے تو ابوسلمہ نے کہا کہ اپنے غنائم کو تقسیم کر لو اور ابوسلمہ نے ان غنیمتون

سے وہ چیزیں اس مال سے خرید کر لیں پہلے اسکو دیں بعد اس مال غنیمت سے حق خمس لیکے مرکز ... ولید
واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غلام نیک ایک شیعہ کرے کو نکالا بعد ازاں اس مال سے خمس علیحدہ کر کے باقی
مال کو درمیان اصحاب کے تقسیم کیا پھر سب لوگوں نے ساتھ اسکے جو اس لیے تو سب اونٹوں اور بکریوں کو ایک
ساتھ ہانکتے ہوئے آگے بڑھے یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہوئے اور کہا عمر بن عثمان نے کہ مجھسے حدیث بیان کی
ابی عبدالملک بن عبید نے عبدالرحمان بن سعد بن یربوع سے انھوں نے عمر بن ابی سلمہ سے سنا انھوں نے کہا
جسنے ابوسلمہ کو زخمی کیا تھا وہ ابو اسامہ الجشمی تھا کہ اسنے روز احد تیر چلا کر اسکے بازو میں مارا تھا
ایک مہینے کے عرصہ تک اسکا علاج کرتے رہے پھر یکبارگی وہ اچھا ہوگیا تھا چنانچہ ماہ محرم میں ۳۵ مہینے
پہلے ہجرت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ساتھ لشکر طرف قطن کے بھیجا کہ وہ دس دن سے کچھ زیادہ باہر
رہے پھر جب وہ مدینے میں داخل ہوئے تو اس زخم کا منہ پھر کھل گیا یہاں تک کہ ستائیسویں جمادی الثانی کو
انھوں نے وفات پائی اور غسل انکی میت کا یسیرہ چاہ بنی امیہ سے درمیان دونوں مناروں چاہ کے دیا گیا
اور اس چاہ کا نام جاہلیت میں عبیر تھا سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا نام یسیرہ رکھا بعد ازاں
جنازہ انکا بنی امیہ کے یہاں سے اٹھوا کر مدینے میں دفن کیا گیا اور بیان کیا عمر بن ابی سلمہ نے کہ بعد
وفات ابوسلمہ کے میری مادر ام سلمہ عدت میں رہیں جب مدت عدت کے چار مہینے دس دن گذر گئے تو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے عقد نکاح کیا اور حضرت نے ان سے انھیں تاریخوں میں صحبت کی جو بیان
شعبان یا شوال سے باقی رہی تھیں چنانچہ والدہ میری ام سلمہ کہتی تھیں کہ ماہ شوال میں عقد نکاح کرنا اور اسی ماہ
میں ہمبستر ہونا کچھ باک اور کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ رسول خدا صلعم نے میرے ساتھ ماہ شوال میں عقد تزویج کیا
اور اسی سال میں مجھسے ہم صحبت ہوئے اور تاریخ وفات ام سلمہ کی ماہ ذیقعدہ ۵۹ھ ہجری ہے اور ابو عبداللہ
نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو عمر بن عثمان الجحشی کے روبرو بیان کیا انھوں نے کیفیت مرض اور عقد ام سلمہ
ابی سلمہ کی تصدیق کی اور اس روایت کی صحت کا اعتراف کیا اور مجھسے کہنے لگے کہ تمکو اس مرد طائی کا نام بھی
معلوم ہوا تھا میں نے کہا مجھے نہیں معلوم ہوا تب انھوں نے کہا کہ وہ ولید بن زہیر بن طریف تھا اور بیٹی اسکی
کا شوہر طلیب بن عمیر کی تھی چنانچہ وہ مرد طائی انکے یہاں اترا تھا اور ان سے یہ خبر بیان کی تھی پس طلیب
اس خبر کو پاس رسول خدا صلعم کے لیگئے تب اپنے حضرت سے یہ خبر بیان کی اور جو کچھ کہ ارادے مدینہ کی طرف
آنے کے تھے وہ سب ظاہر کیا پھر وہ مرد طائی ہمراہ مسلمانوں کے راہ بتاتا چلا اور وہی مقدمۃ الجیش پر تھا
پس وہ ان مسلمین کو بعرصہ چار روز قطن میں لیگیا اور غیر راستہ سے لایا تاکہ اس قوم پر حملہ کریں آخرکار
مسلمین انکے پاس اس حال میں پہونچے جب وہ سب لوگ گلہ شتر وغیرہ کی چرائی میں مصروف تھے

مسلمانون نے اس جماعت کو جا لیا تو وہ اُن سے ڈر گئے پھر آمادۂ جنگ ہوئے اور لڑنے لگے اور زخمی ہوکر
متفرق ہو گئے پھر انہون نے بنی اسد پر شبخون مارا اور زخمی بھی ہوئے اور انکے اونٹ اور بھیڑ کو پکڑ لائے بعد
ازان بنی اسد کو پھر کچھ مسلمانون سے چارہ نرہا تو وہ اسلام لائے اور واقدی نے کہا کہ ہمارے اصحاب
جو راوی حدیث ہین وہ بیان کرتے ہین کہ ابو سلمہ شہدائے احد مین سے ہین کیونکہ وہ روز اُحد ایسے زخمی شدید ہوئے
تھے کہ بعد اچھے ہونے کے پھر وہ زخم تازہ کھولکر فائز وفات ہوئے اور یہی حال بعینہ ابو ثال الزرقی کا ہوا جو اہل
عقبہ سے تھے کہ انکو بھی جنگ یمامہ مین بہت سے زخم لگے تھے چنانچہ بعد اچھے ہونے کے عہد خلافت عمر رض مین پھر
ان زخمون نے جوش کیا اور باعث انکی موت کا ہوا اور انپر حضرت عمر رض نے نماز جنازہ پڑھی اور کہا کہ یہ شہدائے
یمامہ سے ہے اسلیے کہ جنگ یمامہ مین زخمی ہوا اور واقدی نے کہا کہ مین نے تمام حدیث ابی سلمہ کی سامنے
یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ کے پڑھی تو انھون نے کہا مجھے بھی خبر دی ہے ایوب بن عبد الرحمان بن ابی صعصعہ
نے کہ رسول خدا نے ابو سلمہ کو ماہ محرم مین جو چونتیسوین ۳۴ مہینے ہجرت سے ہے ہمراہ ایکسو پچیس مرد کے روانہ کیا
اور انھین مین سعد بن ابی وقاص رض اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور سالم مولی ابی حذیفہ تھے چنانچہ یہ لوگ راتون کو
چلتے تھے اور دنون مین کہین چھپے رہتے تا آنکہ چشمہ ساز قطن پر وارد ہوئے اور جا لیا اُن لوگون کو جنھون
نے وہان لشکر جمع کیا تھا پھر ابو سلمہ نے تاریکی صبح مین اُنکا محاصرہ کیا اور اُسوقت مسلمین کو وعظ
کرنے لگے چنانچہ اولا اُن کو امر بتقوے کیا یعنے خائف رہنا خدا سے اور بچے رہنا منکرات سے پھر انکو جہاد
کی رغبت دلائی اور اُن کو قتال پر آمادہ و مستعد کیا اور در باب طلب دشمن کمال تاکید کی اور موالفت کروائی
دو دو آدمیون کے بیچ دو دو مین مواخات کرا دی غرضکہ وہ سب مسلمین جو حاضر تھے پیش از آنکہ دشمن انپر حملہ
کرین خود ہوشیار و آمادۂ کارزار ہو گئے اور سامان حرب درست کر لیے اور سب نے اپنے اپنے ہتھیار لگا لیے
با ایشان اور بعض نے انمین سے ایسا کیا و بعد ازان سب نے صف جنگ مرتب کی تا آنکہ سعد بن ابی وقاص رض نے
دشمنون مین سے ایک شخص پر حملہ کر کے تلوار ماری کہ اُسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اُسکو قتل کر ڈالا پھر ایک اعرابی
نے مسعود بن عروہ پر حملہ کیا اور اُنپر نیزے کا وار کیا تا آنکہ اُسنے اُنکو قتل کیا اُسوقت مسلمین کو اندیشہ ہوا کہ
مسعود کا وہ اعرابی اتار لیجاویگا تب اُسکو اُسکی جماعت کے طرف ہانکا بعد ازان سعد نے مسلمین پر شور کیا کہ
کیا انتظار کرتے ہو تب ابو سلمہ نے انپر حملہ کیا بالآخر مشرکین چپ و راست گریزان ہوئے اور مسلمین نے انکا تعاقب
کیا بعد ازان کہ مشرکین ہر طرف منتشر ہو گئے تب ابو سلمہ نے اُنکی طلب و تلاش سے مسلمانون کو باز رکھا اور
سب مسلمین اپنے محل لشکر پر پھر آئے اور مسعود کو دفن کیا اور جو جو اسباب انکا متاع ہر قسم سے ہلکا لائق لیجانے
اور بار کرنے کے تھا لے لیا اور اُس مقام مین عیال و اطفال مشرکین کے نہ تھے بعد ازان مسلمین وہان سے مدینے

کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب حضرت رسالتمآب سے مسافت ایک شب کی راہ طے کی تو راستہ بھول گئے پس بنی سُلیم
مشرکین کے گلہ شتران کہ جو چرائی پر تھے جا پہونچے اور وہاں اُنکے چرواہے بھی تھے جو اپنے مالکوں کی طرف سے چرارہے تھے
پس مسلمانوں نے وہ شتران ہانک لیے اور اُن چرواہوں کو بھی پکڑلائے چنانچہ اُس غنیمت سے انکو سات سات
اونٹ حصہ ملا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابی سبرہ نے حارث بن الفضیل سے انھوں نے
بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص کہتے تھے جب ہم راستہ بھول گئے تو ہمنے ایک آدمی کو عرب میں سے اجرت پر مقرر کیا
کہ وہ ہمکو راہ بتادے اُسنے کہا اگر میں تمکو گلہ شتران مشرکین کی چرائی پر لیچلوں تو مجھکو اُس میں سے کیا حصہ دوگے ساتھیوں نے
کہا ہم تجھکو پانچواں حصہ دیدینگے سعد نے کہا کہ جبتک وہ ہمکو ان اونٹوں کی چرائی پر لیگیا کہ آخر کو اُنسے بھی پانچواں حصہ لیا

ذکر غزوہ بئر معونہ کہ ماہ صفر میں چھتیسویں مہینے ہجرت سے واقع ہوا

کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ و عبد الرحمن بن عبد العزیز و معمر بن راشد و افلح
بن سعید و ابن ابی سبرہ و ابو معشر و عبد اللہ بن جعفر نے اور ہر ایک نے اس حدیث کو مع طائفہ رواۃ کے نقل
کی اور بعضے اُنمیں سے بابت اس حدیث کے بڑے حافظ تھے اور سوائے ان لوگوں کے جنکے نام مذکور ہوئے
اور اور بھی راوی اس حدیث کے ہیں اور میں نے ہر ایک کی روایت کو جمع کیا اور طریق جمع حدیث کا لازم دیا
اختلافات کا ہی چنانچہ راویوں نے کہا کہ عامر بن مالک بن جعفر ابو البراء جو ملاعب الاسنہ لیسے رئیس تھا
خدمت میں رسول خدا صلعم کے حاضر ہوا اور دو گھوڑے دو ناقے اُسنے حضور میں پیشکش کیے حضرت صلعم نے فرمایا
کہ میں ہدیہ مشرک کا قبول نہیں کرتا پھر حضرت نے اُسکو دعوت طرف اسلام کے کی یعنے تکلیف قبول اسلام کی دی
اُسنے قبول تو نہیں کیا مگر گریز بھی نہیں کیا بلکہ یہ کہا کہ ای محمد میں آپ کے امر کو بہتر و برگزیدہ دیکھتا ہوں لیکن میرے پیچھے
میری قوم ہے اگر آپ اپنے اصحاب میں سے چند اشخاص میرے ساتھ روانہ کیجیے تو مجھکو امید ہے کہ وہ لوگ آپکی دعوت
اسلام قبول کریں اور آپ کے امر کی پیروی کریں پس اگر وہ لوگ آپ کے دین کی اتباع کرینگے تو کیا خوب معاملہ آپ
کے امر کا ہوگا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا مجھے اپنے اصحاب کے لیے اہل نجد سے اندیشہ ہے عامر نے عرض کی
آپ اصحاب پر اہل نجد سے کچھ اندیشہ نہ کیجیے اگر کوئی اُنمیں سے پیش آویگا تو میں آپکے اصحاب کا شریک مددگار ہونگا
ایسا ہوا کہ انصار میں سے ستر مرد نوجوان وہ تھے جو قراء قرآن کہلاتے تھے انکا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تھی تو
نواحی مدینہ میں جاکر تلاوت اور تعلیم و تعلم قرآن کرتے تھے اور نمازیں پڑھتے تھے اور جب صبح پیش آتی تھی تو آب
شیریں پر گذر کرتے تھے اور وہاں سے پھرتے ہوئے لکڑیاں جمع کر حضرت صلعم کے محلات میں ہو پہنچاتے تھے اور انکے
اہل جانتے تھے کہ یہ سب شب کو مسجد میں رہتے ہیں اور اہل مسجد جانتے تھے کہ یہ سب اپنے مکانوں میں شب باش ہیں
ہاں چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سب کو طرف بیر معونہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ لوگ گئے اور جاکر

بیر معونہ مین شہید ہوے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ہر روز تا ماہ انکے قاتلون پر بددعا کی یعنے
لعنت کی اور ابو سعید خدری نے کہا کہ یہ سب ستر مرد تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ سب چہل تن تھے اور میرے
نزدیک بھی ثابت ہو کہ سب چالیس آدمی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوشتہ یعنے نامہ اپنا ان لوگون کے ہمراہ کر دیا
تھا اور اپنے اصحاب مین سے منذر بن عمرو الساعدی کو اُن جوانون پر امیر و افسر کر دیا تھا چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوے
یہان تک کہ بیر معونہ پر پہونچے اور بیر معونہ ایک چشمہ ہو چشمہاے بنی سلیم سے اور وہ درمیان مین ارض بنی عامر و بنی سلیم
کے واقع ہو اور یہ دونون یعنے ارض بنی عامر و ارض بنی سلیم دو شہر شمار کیجاتے ہین بیر معونہ سے اور کہا واقدی رح
نے کہ مجھسے حدیث بیان کی مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے انھون نے عروہ سے سنکر انھون نے کہا
کہ منذر ہمراہ اُس رہبر کے جو بنی سلیم سے تھا اور نام اُسکا مطالب تھا بیر معونہ کو روانہ ہوے جب وہان پہونچے
تو اُسمین لشکر گاہ کیا اور اپنی سواری و بار برداری کے جانورون کو چرنے چھوڑ دیا اور اُنکی چرائی پر حارث بن صمہ
اور عمرو بن امیہ کو تعینات کیا اور حرام بن ملحان کے ہاتھ نامہ رسول خدا صلعم کا روانہ کیا تا وہ درمیان مردمان
بنی عامر کے جاکر وہ نامہ پاس عامر بن طفیل کے پہونچاوے چنانچہ جب حرام اُن لوگون کے درمیان پہونچا اور نامہ
پہونچایا تو اُن لوگون نے نامہ پڑھا اور عامر بن طفیل نے جھپٹ کر حرام کو قتل کیا اور بنی عامر کو پکارنے لگا
کہ قتال مسلمین پر سب جمع ہون مگر اُن لوگون نے انکار کیا اسلیے کہ پہلے سے عامر بن مالک ابو براء اہالی
نجد مین پاس قوم کے گیا تھا اور پکار آیا تھا کہ مین نے اصحاب محمد کی شرکت و مددگاری کی ہو تم لوگ
اُن سے تعرض نکرنا لہذا ان لوگون نے کہا کہ ہم ابو براء کے عہد مددگاری و پناہ وہی کو نگاہ رکھینگے اور
عہد شکنی نکرینگے پس عامر اور بنو عامر نے ہمراہ ہونے سے عامر بن طفیل کے انکار کیا پھر جب بنو عامر نے انکار کیا
تو عامر نے دیگر قبائل سے مسلمانون پر مدد مانگی مثل قبیلہ سلیم و قبیلہ عقیبہ و قبیلہ رعل سے سو یہ سب قبیلے اُسکے
ساتھ چلے اور اُن سب نے عامر بن طفیل کو اپنا سردار کیا اور عامر بن طفیل نے کہا کہ مین قسم دیتا ہون
خدا کی کہ کوئی شخص تنہا اسطرف نجاوے پس اُن لوگون نے اُسکی پیروی کی تا آنکہ اُن لوگون نے مسلمانون نے
مسلمانون کو اسحالت مین پایا کہ وہ سب اپنے صاحب و امیر کے پاس ٹھہرے ہوے تھے تب وہ لوگ اُسکے پیچھے
پیچھے آگے بڑھے پھر اُن لوگون سے مسلمانون کی ملاقات ہوئی اور منذر افسر بھی اُنکے ہمراہ تھے پس بنو عامر
نے مسلمانون کو گھیر لیا اور اُنپر ہجوم و غلبہ کیا اُسوقت اہل اسلام قتال کرنے لگے تا آنکہ سارے اصحاب
نبی صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور صرف منذر بن عمرو باقی رہے تب بنو عامر نے منذر سے کہا کہ اگر تو چاہتا
ہو تو ہم تجکو امان دیوین منذر نے کہا مین اپنا ہاتھ تمھارے اختیار مین نہین دیتا ہون اور نہ تمھاری امان منظور
کرتا ہون مگر ہان آتنی دیر امن چاہتا ہون کہ مقتل حرام بن ملحان تک پہونچون بعد ازان امن تمھاری

مجھ سے عمل جاوے گی پس اُن لوگوں نے منذر کو اماں دی بیان کیا کہ منذر متصل حرام بن ملحان پر آئے مائل
لوگوں نے اپنی اماں اُن سے نکال لی بعد ازاں منذر نے اُن سے قتال کی تا آنکہ شہید ہوئے جیسا کہ یہی اشارہ
ہو قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حق میں منذر بن عمرو کے ارشاد ہوا تھا اعنق لیموت یعنی شتاب چلا
کہ مر رہے موت کے لیے حارث بن الصمہ و عمرو بن امیہ جانوروں کو چرائی پر لے گئے تھے تو اُن دونوں نے
بلندی پر لشکرگاہ کی اُڑتا اور متوجہ ہوا طائروں کا طرف اپنے منزل و لشکرگاہ کے دیکھا تب یہ دونوں
کہنے لگے واللہ اصحاب ہمارے قتل ہو گئے واللہ ہمارے اصحاب کو سوا اہل نجد کے اور کسی نے قتل نہیں
کیا پس ایک ساعت دیکھی رہیں یعنی ایک ٹیلے پر وہ دونوں چڑھ گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اصحاب اُنکے مقتول پڑے ہیں
اور سوار اُنکے کھڑے ہیں تب حارث بن الصمہ نے عمرو بن امیہ سے کہا اب تیری کیا رائے ہے اُنھوں نے کہا
میری رائے یہ ہے کہ میں جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملوں اور یہ ماجرا بیان کروں حارث نے کہا
میں وہ نہیں ہوں کہ جس جگہ منذر قتل ہوئے وہاں سے میں پیچھے ہٹ جاؤں آخر یہ دونوں آگے بڑھے
اور قوم بنی عامر سے ملاقات کی اور حارث اُن سے قتال کرنے لگے اور اُن میں سے دو نفر کو قتل کیا بعد
ازاں اُن لوگوں نے حارث کو پکڑ لیا اور اسیر کیا اور عمرو بن امیہ کو بھی اسیر کیا تب اُنھوں نے حارث سے
کہا جو کچھ تو چاہتا ہو وہ ہم تیرے ساتھ کریں اور ہم تیرا قتل کرنا نہیں چاہتے حارث نے کہا تم مجھے
مقتل منذر اور حرام پر پہنچا دو پھر امن و اماں تمھاری مجھ سے ساقط ہو جاوے اُنھوں نے کہا اچھا
ہم یوں ہی کرتے ہیں پھر اُنھوں نے حارث کو وہاں پہونچا دیا اور قید سے چھوڑ دیا پس حارث نے اُن سے
قتال کی اور اُن میں سے دو آدمی کو قتل کیا بعد ازاں خود بھی قتل ہوئے اور اُنکو یوں قتل نہیں کیا بلکہ اُنکا مکھا مارا
پھر بھالے میں چھید لیا اور عمرو بن امیہ جو کہ اُنکی قید میں تھے اور زندہ رہے تھے تو اُن سے عامر بن الطفیل نے کہا
کہ ہر آئینہ میری ماں پر نذر یا منت ہے بردہ آزاد کرنا ایک بندہ و بندی کا پس تو اُسکی طرف سے آزاد ہوا اور
اُس امیہ کی پیشانی کے بال اکھیڑ لیے یعنی چوٹی اُنکی کاٹ لی بعد ازاں عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے
پوچھا کہ اپنے اصحاب کو پہچانتا ہے اُنھوں نے کہا ہاں میں جانتا ہوں تب وہ اُن شہیدوں میں پھرنے لگا اور ابن امیہ سے
اُنکے نسب دریافت کرنے لگا بعد ازاں ابن طفیل نے کہا آیا اُن میں سے کوئی شخص گم بھی ہے اُنھوں نے کہا کہ ہاں آزاد عامر
بن فہیرہ مولی ابی بکر کو میں نہیں پاتا ہوں اُس نے کہا وہ تم میں کیسا شخص تھا عمرو بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا وہ ہم میں
افضل اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اول تھا آگے کہا میں تجھے اُسکی خبر بیان کروں اور ایک آدمی کی طرف
اشارہ کیا کہ اس شخص نے اُسکو بھالا مارا اور جب اُسنے اپنا بھالا اُس سے کھینچ لیا تو اُسکو ایک شخص طرف بلندی آسمان
کے لے گیا یہاں تک کہ پھر وہ مجھ کو نظر نہیں آتا تھا عمرو نے کہا میں بولا کہ نام اُس کا عامر بن فہیرہ کہ عامر بن فہیرہ کا یہ ملک

اور جسنے انکو قتل کیا وہ شخص بنی کلاب سے تھا اُسکا نام جبار بن سلمی تھا وہ ذکر کرتا تھا کہ جب مین نے اُسکو بھالا مارا تو مین نے اُس سے یہ کہتے ہوے سُنا فزت واللہ یعنے واللہ مین فیروزمند و رستگار ہوا جبار کہتا ہے مین نے اپنے دل مین کہا کہ فزت اُسکے قول سے کیا اُسکا مقصد ہے پھر مین پاس ضحاک بن سفیان الکلابی کے آیا اور مین نے اُسکو اس واقعہ سے خبر دی اور اُسکے قول فزت سے سوال کیا کہ اس سے اُسکی کیا مراد تھی اُنھون نے جواب دیا کہ قصد اُسکا جنت ہے اور کہا جبار نے کہ پھر ضحاک نے مجھپر عرض اسلام کیا تو مین نے قبول اسلام کیا اور باعث قبول اسلام میرے تئین وہ امر تھا جو وقت قتل عامر بن فہیرہ کے واقع ہوا اُنکے اٹھائے جانے سے طرف بلندی آسمان کے اور جبار نے بیان کیا کہ ضحاک نے خدمت مین رسول اللہ صلعم کے ایک عرضی لکھی اُسمین خبر میرے اسلام لانے کی اور کیفیت اُس واقعہ کی جو مقتل عامر بن فہیرہ سے مین نے دیکھی تھی مندرج کی حضرت نے فرمایا کہ ملائکہ نے جثہ عامر بن فہیرہ کا انظار مردم سے نہان کردیا اور وہ علیین مین داخل کیا گیا الغرض جب خبر واقعہ بیر معونہ کی رسول خدا صلعم کو پہونچی تو اُس خبر کے ساتھ اُسی ایک شب مین اور چند مصیبتین جمع ہوئین ایک تو مصیبت شہداے بیر معونہ اور خبر مصیبت مرثد بن ابی مرثد اور روانگی محمد بن مسلمہ کی چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ نتیجہ عمل ابو براء کا ہے کیونکہ مین اس بات سے کارہ تھا یہ امر مجھے پسند نہ تھا چنانچہ جس شب کو خبر واقعہ بیر معونہ کی آئی اُسکے صبح کو نماز صبح مین بعد رکوع کے قاتلان شہداے بیر معونہ پر بددعا و لعن کی آپ صلعم جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ چکے تو یہ دعا اُن قاتلون پر پڑھی اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَرِعْبٍ وَرِعْلٍ وَذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ فَاِنَّھُمْ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَعَضَلٍ وَالْقَارَۃِ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ یعنے اے پروردگار سخت پامالی و ہلاکی ڈال قبیلہ مضر پر اے پروردگار تجھپر لازم ہے انتقام ساتھ بنی لحیان و بنی رعب و بنی رعل و بنی ذکوان و بنی عصیہ کے کہ ان سب قبیلون نے نافرمانی خدا اور رسول کی کی ہے اے پروردگار تجھپر لازم ہے انتقام ساتھ بنی لحیان اور قبیلہ عضل اور قبیلہ قارہ کے اے پروردگار نجات دے ولید بن الولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش ابن ابی ربیعہ کو اور ناتوان مسلمانون کو اور قبیلہ غفار کی خدا مغفرت کرے اور قبیلہ اسلم کو حق تعالے سلامتی عطا کرے بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے سجدہ کیا اور اسی طرح حضرت علیہ السلام نے پندرہ روز تک یہی دعا پڑھی اور بعضون نے کہا چالیس روز تک تا آنکہ یہ آیہ نازل ہوئی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظٰلِمُوْنَ یعنے اس امر مین تیرے لیے کچھ اختیار یا کوئی محل تردد نہین ہے کیونکہ شاید حق تعالے انپر متوجہ ہو کہ وہ اسلام لاوین یا انپر عذاب کرے جبکہ وہ اپنے کردار پر اصرار کرین اسلیے کہ وہ ظالم و فاجر ہین اور انس بن مالک کہتے تھے اللھم یارب یہ کلمہ حیرت و حسرت

میں کہا جاتا ہے یعنی انصار و پرورندگار کہ وہ بئر معونہ میں شہید ہوئے ستر مرد انصار میں سے تھے اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہا کرتے کہ انصار
میں سے کئی جگہ ستر ستر آدمی شہید ہوئے ہیں چنانچہ ستر مرد روز احد اور ستر آدمی واقعہ بئر معونہ میں اور ستر قتل کر دیا
کے دن اور ستر جنگ یمامہ میں خلافت حضرت ابی بکر صدیق اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقتولین واقعہ شہدائے
بئر معونہ پر جیسا اشتیاق رہا کسی کے شہیدوں پر غمگین نہیں ہوئے اور انس کہتے تھے کہ حق تعالیٰ نے حق میں
شہدائے بئر معونہ کے قرآن نازل کیا تھا یعنی کچھ آئتیں نازل کی تھیں کہ انکو پڑھتے تھے یہاں تک کہ وہ منسوخ
ہو گئیں یعنی ترک ادب تلاوت کے یہ دو آیتیں ہیں بَلِّغُوا قَوْمَنَا اَنَّا لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَرَضِیْنَا عَنْہُ یعنی
وہ کہتے تھے کہ ہماری قوم کو پہونچے اور ہمیں ملاقات کی اپنے پروردگار سے یعنی شہید ہوئے پس راضی ہوا
پروردگار ہمارا ہم سے اور راضی ہوئے ہم اس سے یعنی اسکی عطیہ رحمت و کرامت سے آمد کہا روات نے کہ ابو برا
پھرتا ہوا مقام عیص میں آیا اور ابو برا اپنے قبیلہ میں بہت بڈھا اور بزرگ تھا پس اس نے اپنے برادرزادہ
لبید بن ربیعہ کو وہاں سے مع ہدیہ ایک فرس کے روانہ خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا سو حضرت نے اس
ہدیہ کو واپس کر دیا اور فرمایا میں ہدیہ مشرک کا قبول نہیں کرتا ہوں تب لبید نے کہا میرے ذہن میں نہیں آتا
کہ اہل مصر میں سے کسی نے کبھی ہدیہ ابو برا کا پھیر دیا ہو پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا اگر میں نے ہدیہ کسی مشرک
کا کبھی قبول کیا ہوتا تو یہ ابو برا کو قبول کر لیتا تب لبید نے کہا اسنے مجھے آپ کی خدمت میں اسلیے بھیجا ہے کہ آپ
سے شفا مانگتا ہے یعنے دعائے شفا چاہتا ہے اپنے درد و بیماری سے اور اسکے تئیں دبیلہ تھا یعنے
اسکے پیٹ میں آزار قرحہ تھا پس حضرت نے زمین سے ایک ڈھیلا مٹی کا اٹھا لیا اور اس پر
آب دہن ڈالا اور لبید کو حوالہ کیا اور فرمایا اسکو پانی میں گھول کر اسکو پلا دینا
چنانچہ لبید نے جاکر ایسا ہی کیا تو ابو برا اس مرض سے بری ہو گیا اور بعضوں نے کہا کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے لیے ایک قطعہ شہد کی لبید کے ہاتھ بھیجی تھی کہ ابو برا
اسکو چاٹتا تھا یہاں تک کہ اچھا ہو گیا پس اسی روز ابو برا اپنی قوم میں پھرتا ہوا
ارادہ سرزمین ملک کا رکھتا تھا راہ میں ایک قبیلہ بنی جعفر گذر اسکا عکس
پر ہوا تب اسنے وہاں سے ربیعہ اپنے بیٹے کو لبید کو علم طعام دیکر بھیجا اور
اور وہ دونوں عازم لشکر خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم میں پہونچے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ربیعہ سے فرمایا کہ دربارہ
ذمہ و امان تیرے باپ کے کیا معاملہ کیا گیا ربیعہ رضی اللہ عنہ نے کہا قبیلہ نے جب کہ دیکھا کہ
بلا کا دربیرہ مارا تو اس عہد کو توڑ ڈالا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاں سچ ہے تب ربیعہ اپنی تلوار لیکر روانہ ہو کر چلا اور

جاکر اپنے باپ کو اس کیفیت سے مطلع کیا چنانچہ جو کچھ عامر بن الطفیل نے کیا تھا اور جو کچھ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واقع ہوا وہ ابو برا پر شاق و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ باعث پیرانہ سالی و ناتوان حالی کے اوسمین تاب و طاقت نہ تھی تو اوسنے کہا کہ بنی عامر کے درمیان سے میرے بھتیجے یعنے عامر بن الطفیل نے میرے عہد امان کو توڑ دیا یہ کہکر ابو برا وہان سے روانہ ہوا یہان تک کہ اوس مقام پر پہونچا جہان بنو عامر ایک چشمہ پر بیٹھا کر قبیلہ بلی سی موجود تھے اور اوس چشمہ کو ہدم کہتے ہین تب وہان سے ربیعہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر عامر سے جا ملا اور وہ اونٹ اپنے ناقہ پر سوار تھا پھر ربیعہ نے اوسکو بھالا مارا گیا بھالا اُسکے مقتل سے خطا کر گیا (مقتل انسان مین وہ جگہ ہو جہان زخم لگنے سے مرجاتا ہی) اور بنو عامر شور و فغان کرنے لگے تب عامر بن الطفیل کہنے لگا کہ مجھے ضرر نہین ہونچا مجھے ضرر نہین پہونچا یعنے زخم نیزہ نہین لگا پھر ربیعہ نے کہا کہ عہد ذمہ ابو برا کا مین نے پورا کیا عامر نے کہا مین نے اپنے عم سے عفو کیا کیونکہ یہ فعل اُسکا ہی اور اوسکی جانب سے ہوا اور رسول خدا صلعم نے دعا کی تھی کہ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بَنِيْ عَامِرٍ وَاطْلُبْ خَفْرَتِيْ مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ یعنے ای پروردگار ہدایت کر بنی عامر کو اور طلب کر بدلا میرے عہد شکنی کا عامر بن الطفیل سے اور جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کی آتے تھے اور چار دن تک پیادہ پا چلے آئے پھر جب وہ درمیان مقام قناۃ کے پہونچے تو ملاقات ہوئی دو آدمی سے جو دونون بنی کلاب مین کے تھے اور وہ دونون خدمت مین جناب رسالت مآب صلعم کے گئے تھے اور حضرت نے اُن دونون کو لباس پہنا دیا تھا اور اپنی جانب سے دونون کو امان دی تھی اور عمرو اس بات سے مطلع نہ تھے چنانچہ انھون نے دونون کو قیلولہ کرایا جب وہ دونون سو گئے تو عمرو نے برجستہ اُن دونون کو قتل کر ڈالا اور یہ اسلیے کہ بنو عامر نے اصحاب بیر معونہ کو قتل کیا تھا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو بھی اُنکے درمیان سے ہی (یعنے اصحاب بیر معونہ سے) اور بعض روایت مین ہی کہ سعد بن ابی وقاص بھی عمرو بن ابی امیہ کے ساتھ پھرے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جب کبھی تجکو مین نے کہین بھیجا تو درمیان اصحاب اپنے سے تو میرے پاس پھر آیا اور بعض نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص ہمراہ اصحاب بیر معونہ کے نہ تھے اور اُس لشکر مین سوائے انصاریون کے اور کوئی نہ تھا اور یہی ہمارے نزدیک ثابت ہی اور جب عمرو بن امیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن دو عامریون کے قتل کرنے کی خبر دی تو حضرت نے فرمایا تو نے بد کام کیا ایسے دو آدمیون کو تو نے قتل کیا جنکے لیے میری جانب سے امان و پناہ دی گئی تھی تاکہ مین اون دونون کو خونبہا دون چنانچہ عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی خدمت مین نامہ لکھا اور چند آدمیون کو اپنے اصحاب مین سے مع نامہ روانہ کیا تا وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کرین کہ آپ کے اصحاب مین سے ایک شخص نے دو آدمیونکو ہمارے قبیلہ سے قتل کیا در حال آنکہ اُن دونون کے لیے آپکی جانب سے امان و پناہ تھی تب آنحضرت صلعم نے دیت اُن دونونکی اُس قسم سے نکالی جسطرح کی

قولہ تو بھی اُنکے درمیان سے ہی یہ قول اسکا اشارہ بطرف بنو عامر کے کیا ہو واللہ اعلم ۱۲

دیت دو آزاد مسلمانوں کی ہوتی ہے پس وہ خوں بہا دونوں کا اُس قوم کے پاس بھیجا اور واقدی نے کہا کہ
جیسے حدیث بیان کی مصعب نے ابی الاسود سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے کہا منذر کو خواہش ہوئی
نسبت عروہ بن الصلت کے کہ انکو امان دیویں اور یہ دو بڑے دوستدار عامر بن الطفیل کے تھے باوجودیکہ اُنکی قوم بنی سلیم
میں اُنکے امان دینے کی خواہش کی مگر اُنہوں نے انکار ہی کیا اور کہتے تھے کہ میں تمہارا امان قبول نہیں کرتا اور نہ اپنی
جان کو اپنے اصحاب کے مقتل سے باز رکھونگا اور راوی کہتے ہیں کہ جسوقت اصحاب بیر معونہ کے گھر گئے تو وہ لوگ
کہنے لگے کہ اے پروردگار اسوقت ہم سوائے تیرے کسی ایسے شخص کو نہیں پاتے ہیں جو ہمارا سلام پہونچائے
تیرے نبی کو پہونچا دے سو تو سلام ہمارا اُن حضرت پر پہونچا دے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نے اُنکی خبر ساری
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی

اسمائے شہدائے بیر معونہ

قریش میں بنی تیم سے عامر بن فہیرہ شہید ہوئے اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان جو اُنکے حلیف تھے شہید ہوئے
اور بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقا جو تھے وہ شہید ہوئے اور انصار میں سے منذر بن عمرو امیر قوم شہید ہوئے
اور بنی زریق سے معاذ بن ماعص تھے اور بنی النجار سے حرام و سلیمان دونوں پسر ملحان کے تھے اور بنی عمرو
بن مبذول سے حارث بن الصمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد تھے سو یہ دونوں شہید ہوئے
و بنی عمرو بن مالک سے انس بن معاویہ و ابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دینار بن النجار سے عطیہ بن عبد عمرو
شہید ہوئے اور کعب بن زید بن قیس زخمی اوٹھا لائے گئے درمیان مقتولوں سے وہ بالآخر روز جنگ خندق میں
شہید ہوئے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت تھے جو حلیف اس قبیلہ کے تھے بنی سلیم سے اور قبیلہ
نبیت سے مالک بن ثابت و سفیان بن ثابت سے تھے پس یہ سب شہید ہوئے جنکے نام محفوظ و یاد ہیں دوسوا
مردوں اور عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ مرثیہ پڑھا جاتا تھا نافع بن بدیل کا میں نے اپنے اصحاب سے سنا کہ
وہ یہ اشعار پڑھتے تھے رَحِمَ اللّٰہُ نَافِعَ بْنَ بُدَیْلٍ بِرَحْمَةِ الْمُبْتَغِی ثَوَابَ الْجِہَادِ صَارِمٌ صَادِقُ اللِّقَاءِ إِذَا مَا
أَکْثَرَ النَّاسُ قَالَ قَوْلَ السَّدَادِ یعنے خدا رحمت کرے نافع بن بدیل پر مثل رحمت اُن لوگوں کے جو
طالب ثواب جہاد ہیں وہ تیغ زن تھا اور مقابلے کا سچا تھا اور جسوقت لوگ بہت باتیں کرتے ہیں تو بولا
اسکے تو کچھ نافع کہتا تھا قول اوسکا راست و استوار تھا یعنے اوسکا کلام سدید تھا اور انس بن عباس کہتے تھے
کہ طعیمہ بن عدی ماموں انس کا جسکی کنیت ابو الریان ہے وہ روز بیر معونہ نکلکر اپنی قوم کو للکارتا تھا اور اسی کو
ڈر ملاتا اور اُبھارتا تھا یہاں تک کہ اُسی نے نافع بن بدیل بن ورقا کو شہید کیا اور اسوقت اشعار پڑھتا تھا
تَرَکْتُ ابْنَ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيَّ ثَاوِیًا بِمُعْتَرَکٍ تَسْفِي عَلَیْهِ الْأَعَاصِرُ ذَکَرْتُ أَبَا الرَّیَّانِ لَمَّا عَرَفْتُهُ + وَأَیْقَنْتُ

الی یوم ذلک ثائر‌ا یعنے مین نے ابن ورقا خزاعی کو مصر کرمین مقیم چھوڑا یعنی پڑا ہوا کہ اُڑتی ہو اُسپر گرد باد اوسوقت مین نے ابوالزیان کو یعنے انس کے تئین یاد کیا (ابوریان کنیت انس کی تھی) جبکہ مین نے اوسکو یعنے ابن ورقا کو پہچانا اور مین نے یقین کیا کہ بے شبہہ آجکے روز مین طالب عوض خون ہون اور کہا راوی نے مین نے (اپنے اصحاب سے سنا کہ وہ ان اشعار کو صحیح النقل کہتے تھے اور کہا راوی نے کہ حسان بن ثابت نے منذر بن عمرو کے مرثیے مین یہ اشعار کہے جنکا مضمون یہ ہو کہ حق تعالے ابن عمرو پر رحمت نازل کرے کہ وہ ملاقات مقابلہ کا سچا تھا اور صداقت اس بات کی فائق تر ہو لوگون نے اُس سے نسبت دو امرون کے کہا کہ ان دونون مین کوئی اختیار کریں اوسنے اوسی راے کو اختیار کیا جو بہتر تھی واقدی نے کہا کہ ابن جعفر نے قصیدہ حسان کا میرے سامنے پڑھا (یعنے جسکے یہ اشعار تھے) اور سر مطلع اسکا مسجّا عینہ مذر ہو

ذکر غزوہ رجیع واقع ماہ صفر چھتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی موسیٰ بن یعقوب نے ابی الاسود سے اونھون نے عروہ سے اُنھون نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اصحاب رجیع کو واسطے جاسوسی و سُراغ رسانی کے طرف مکہ روانہ کیا تاکہ وہ لوگ اخبار قریش حضور مین پہونچاوین سو وہ لوگ نجدیہ کی راہ سے چلے یہان تک کہ رجیع مین آئے تو وہان اُنسے بنولحیان متعرض و مزاحم ہوے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ و معمر بن راشد و عبدالرحمن بن عبدالعزیز و عبداللہ بن جعفر و محمد بن صالح و محمد بن یحیی بن سہل بن ابی حثمہ و معاذ بن محمد نے منجملہ اُن لوگون کے جنکے نام معلوم نہین اور اُن ہر ایک نے پارہ پارہ حدیث بیان کی اور بعضے اونمین کے بڑے ضابطہ حدیث تھے بہ نسبت بعض کے و تحقیق کہ جو کچھ اُنھون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے اُن سب کو جمع کیا چنانچہ اُن راویون نے کہا کہ جب سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی قتل کیا گیا تو بنولحیان پاس قبیلہ عضل اور قارہ کے گئے اور اونکے لیے حصہ اور عطیہ شتران دستوران سے مقرر کیا اس بات پر کہ وہ لوگ رسول خدا صلعم کے پاس جاوین اور اُنسے کلام کرین اس نہج سے کہ وہ چند اشخاص اپنے اصحاب مین سے اُنکے یہان بھیجین تاوہ اونکو دعوت اسلام کرین (پھر جب وہ اس حیلے سے آوین) تو ہم قتل کرین اُس شخص کو جسنے ہمارے صاحب یعنی سفیان کو قتل کیا ہو اور باقیون کو اسیر کرکے پاس قریش کے مکہ مین لیجاوین اور اُن سے اُن لوگون کی قیمت لیوین اسلیے کہ اُن لوگون کے نزدیک کوئی چیز زیادہ تر اس سے محبوب نہین ہو کہ اصحاب محمد مین سے کوئی بھی اُنکے پاس پکڑا آوے تو اُسکو مُثلہ کرکے یعنے اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے قتل کرین در یہ بعوض اُن لوگون کے جو اُنمین سے روز بدر مارے گئے غرض کہ سات آدمی عضل و قارہ سے

کہ یہ دونوں دو قبیلہ ہیں پاس جزیہ کے اقرار یا سلام کرتے ہوئے داخل ہوئے اور رسول خدا صلعم
عرض کی کہ ہمارے یہاں اسلام کا ظہور ہوا ہے آپ اپنے اصحاب اپنے ہمارے ساتھ بھیجدیجیے تاکہ وہ لوگ ہمکو قرآن
سکھلاویں اور مسائل اسلام کے بتادیں چنانچہ حضرت علیہ السلام نے سات آدمی بتمل مرثد بن ابی مرثد
اور خالد بن ابی البکیر اور عبد اللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر کو اور اوسکے برادر مادری معتب بن عبید حلیف
بنی ظفر کو اور خبیب بن عدی کو جو بنی حارث بن الحارث سے تھے اور زید بن دثنہ کو جو بنی بیاضہ سے تھے اور عاصم بن
ثابت بن ابی الاقلح کو ان لوگوں کے ساتھ روانہ کیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ سب دس اصحاب تھے اور امیر اون
اوکے مرثد بن ابی مرثد تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ اوکے افسر عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے پس یہ سب روانہ ہوئے
تا آنکہ جب یہ سارے ہذیل پر جسکو رجیع کہتے ہیں وارد ہوئے اور وہ قریب ہدہ کے واقع ہے تب وہاں جو آدمی
لیے اور اپنے اون اصحاب کو جنکو لحیانوں نے بھیجا تھا الغرض حملہ آوری اور بستیوں کے پکارنے لگے اور اصحاب
محمد صلعم نے اس بات کا کچھ باک نہ کیا مگر یہ کہ اوس قوم میں سو تیر انداز تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں تلواریں
تھیں چنانچہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میان سے تلواریں کھینچکر کھڑے ہو رہے تب اون دشمنوں نے کہا
کہ ہم تمسے لڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے ہیں بلکہ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ تمہارے عوض میں اہل مکہ سے ہم قیمت حاصل کریں
(یعنے ہم لوگوں کو اونکے ہاتھ بیچ لیویں) اور تمہارے لیے عہد و میثاق خدا کا ہے یعنے ہم تمسے عہد کرتے ہیں
اور تمکو امان دیتے ہیں کہ تمکو ہم قتل نکریں پس خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ و عبد اللہ بن طارق نے
اسیری قبول کی کہ خبیب نے کہا میرے لیے نزدیک قوم کے دست بیعت ہے سنئے مجھکو ذمہ و امان قوم منظور ہے
ولیکن عاصم بن ثابت و مرثد و خالد بن ابی البکیر و معتب بن عبید نے انکار کیا اس بات سے کہ اونکا
ذمہ اور اونکی امان کے تئیں قبول کریں چنانچہ عاصم نے کہا میں نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہے اس بات کی کہ
میں پناہ مشرکین کی قبول نکروں تب عاصم اون سے قتال کرنے لگے اور رجز میں یہ اشعار پڑھتے تھے
مَا عِلَّتِي وَأَنَا جَلْدٌ نَابِلُ ۞ النَّبْلُ وَالْقَوْسُ لَنَا بَلَابِلُ ۞ تَزِلُّ عَنْ صَفْحَتِهَا الْمَعَابِلُ ۞ الْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَيَاةُ بَاطِلُ
وَكُلُّ مَا حَمَّ الْإِلَهُ نَازِلُ ۞ إِنْ لَمْ أُقَاتِلْكُمْ فَأُمِّي هَابِلُ ۞ یعنے کیا خوف ہے مجھے حالت استواری کی ہے تیر دستہ میرے کمان
اور تیر دار ہوں میرے ہر ایک تیر و کمان کے لیے صدا ہے سن وکرکے ہے تھراتے ہیں یعنے چلتے ہیں تیر زہ کمان سے اور حق
موت ہے اور باطل کیا ہے زندگانی دنیا ہے اور ہر چیز جو تعداد قدر الٰہی میں گذری ہے انسان پر آنے والی ہے اور الٰہی
اسکی طرف آنے والا ہے اگر میں تمسے قتال نکروں تو ماں میری ماتم اولاد میں رونے والی ہے اور واقدی نے
کہا میں نے اپنے اصحاب میں سے کسیکو نہ پایا جو روایت عاصم اور اونکے اشعار سے انکار کرتا ہو الغرض راوی نے
کہا کہ عاصم نے اس قوم پر تیر چلائے جب تیر اوسکے تمام ہو چکے تو ان لوگوں کو بھالا مارنے لگے یہاں تک کہ

بھالا بھی ٹوٹ گیا صرف تلوار باقی رہی تب عاصم نے کہا اللّٰھم انی حمیت دینک اول النھار فاحم لی لحمی آخرہ یعنے اے پروردگار میرے مین نے شروع دن مین تیرے دین کی حمایت کی پس تو حمایت کر میرے بیسے میرے گوشت پوست کی آخر روز اور حال یہ تھا کہ کفار جس کسیکو اصحاب نبی صلے اللہ علیہ و سلم میں سے قتل کرتے تھے اوسکا لباس اوتار لیتے تھے اور ننگا کر دیتے تھے راوی نے کہا کہ پھر عاصم نے میان تلوار کا توڑ ڈالا اور قتال کرنے لگے یہان تک کہ شہید ہو گئے اور انھون نے دو آدمیون کو زخمی کیا تھا اور ایک کو جان سے مار ڈالا تھا اور عاصم یہ شعر پڑھتے تھے اور قتال کرتے تھے انا ابو سلیمان و مثلی راما + ورثت مجد اً معشرا کراما + اصیب مرثد و خالد قیاما مین ابو سلیمان ہون اور مجھسا اولو العزم کہ وارث ہوئین بزرگواری گروہ بزرگ کا قتل ہوے مرثد و خالد کھڑے کھڑے (یعنے مجھسا شخص موجود ہو اور مرثد خالد قتل ہو جاوین) بعد ازان مشرکین نے اونکو برچھیان مارین تا آنکہ وہ شہید ہوے اور ایک عورت تھی سلافہ دختر سعد بن الشہید اوسکا شوہر اور چار پسر اوسکے مارے گئے تھے اور ان چارون مین سے حارث و مسافع دو کو عاصم نے قتل کیا تھا چنانچہ اوس عورت نے منت مانی تھی اس بات کی کہ اگر خدا اوسکو قدرت دیوے عاصم پر تو اوسکے کاسہ سر مین شراب پیے اور جو کوئی عاصم کا سر لادے اوسکے لیے سو شتر مقرر رکھے اور وہ جنکی اس نذر سے عرب آگاہ تھے اور بنو لحیان کو بھی اطلاع تھی سو بعد شہادت عاصم کے ان سب نے ارادہ کیا کہ سر عاصم کا کاٹ لیوین اور اوسکو سلافہ بنت سعد پاس لیجاوین تاکہ اوس سے سو ناقہ جائزہ لیوین تب حق تعالی نے عاصم پر سارن مکھیون کو جو مثل زنبور ہوتی ہین مقرر کیا کہ ان زنبورہ مکھیون نے عاصم کی حفاظت کی پس جو کوئی عاصم کے پاس چلا اوسکا منہ نیشون سے چھید دیا اور بہت کچھ ان زنبورون سے ظہور مین آیا کہ کسیکو عاصم پاس جانے کی مجال نرہی تب ان کافرون نے کہا کہ رات تک عاصم کو یون ہی چھوڑ دو جب رات ہوگی تو یہ مکھیان عاصم کے پاس سے چلی جاوینگی پھر جب کہ رات آئی تو حق تعالے نے عاصم پر ایک سیلاب جاری کیا وحالانکہ ہم لوگ اوسوقت اطراف آسمان مین کسی طرف کوئی ٹکڑہ ابر کا نہین دیکھتے تھے آخر وہ سیلاب نعش عاصم کو بجنسہ بہا لیگیا کہ کفار نہ ان تک پہونچ سکے نہ انکو گزند پہونچا سکے و چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ذکر عاصم کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بتحقیق عاصم نے اپنی حیات مین نذر اس بات کی کی تھی کہ وہ کسی مشرک کو مس نکرین اور نہ کوئی مشرک اونکو مس کرے بخوف نجس ہو جانے کے مشرک سے یعنے مشرک کو عاصم نجس جانتے تھے پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بیشبہ حق تعالے حفاظت کرتا ہے مومنین کی پس خدا نے عاصم کو محفوظ رکھا مس کفار سے بعد وفات اونکے جسطرح وہ باز رہتے تھے اور پرہیز رکھتے تھے اپنی حیات مین اور کہا راوی نے کہ معتب بن عبید قتال کرتے ہوے درمیان مشرکین کے در آئے تب وہ سب اونپر ٹوٹ پڑے اور اونکو شہید کیا بعد ازان

کفار وہاں سے خبیب اور عبداللہ بن طارق اور زید بن الدثنہ کو لیکے اور رسی کمانوں کے ر ... دونوں میں مضبوط
جب اس حال سے یہ لوگ مقام مر الظہران میں آئے تو عبداللہ بن طارق نے اپنے اصحاب سے کہا یہ ہماری تم
ال ماہ پیشگی ان لوگوں کی ہے واللہ میں تمہارے ساتھ نہ جاؤنگا کہ ہر آئینہ میرے تئیں ناسی و پیروی
انھیں لوگوں یعنی شہیدوں کی منظور ہے تب انھوں نے عبداللہ کو روکا مگر عبداللہ نے نہ مانا اور اپنا ہاتھ
رودہ کمان سے چھوڑا لیا اور اپنی تلوار پکڑی تو کفار اس سے الگ ہوگئے بعد عبداللہ درمیان کفار کے دوڑ دوڑ کر
سخت مارنے لگے اور وہ لوگ ان سے ہٹ ہٹ کر پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ انکو شہید کیا چنانچہ قبر ان کی
مر الظہران میں ہے پھر وہاں سے کفار لیکے خبیب بن عدی اور زید بن تابت کو تا آنکہ ان دونوں کو لیکے ہوئے
مکے میں جا سوکے اور خبیب کو حجیر بن ابی اہاب نے ہشتاد مثقال طلا یعنی ہشتاد دینار پر خرید لیا اور
بعضوں نے کہا کہ انکو عوض پچاس شتر سواد ستور کے خرید کیا اور بعضوں نے کہا کہ انکو [illegible]
بن عامر بن نوفل نے سو اونٹ پر خرید کیا اور حجیر نے جو انکو خریدا تو واسطے اپنے بھتیجے عقبہ بن الحارث کے
لیا تھا تاکہ وہ اپنے باپ کے بدلے جو بدر میں مارا گیا تھا انکو قتل کرے اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے
عوض پچاس شتر کے مول لیا اور اپنے باپ کے بدلے انکو شہید کیا اور بعضوں نے کہا کہ اس خریدنے
پایہ کہ زید کی خرید میں چند قریش شریک تھے اور جب خبیب اور زید کو مکے میں داخل کیا تو شہر حرام تھا
ذیقعدہ تھا تو حجیر نے خبیب بن عدی کو ایک عورت کے گھر میں قید کیا تھا اور اس عورت کا نام ماویہ تھا
وہ مولاۃ تھی عبد مناف کی اور صفوان بن امیہ نے زید بن دثنہ کو پاس چند آدمیوں کے جو انکے تھے
قید کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ صفوان نے نسطاس اپنے غلام کے پاس قید رکھا اور وہ ماویہ عورت جو بعد اس واقعہ
کے اسلام لائی تھی اور اسلام اسکا اچھا اور سچا تھا وہ کہتی تھی کہ واللہ میں نے کسی کو بہتر خبیب سے نہیں دیکھا
واللہ میں خبیب کو شگاف دروازے سے جھانکتی تھی کہ وہ زنجیروں میں ہیں اور میں نہیں جانتی کہ روئے زمین
میں کوئی دانہ انگور کا کھانے کے میں آتا ہو (یعنے موسم نہ تھا) وحالانکہ خبیب کے ہاتھ میں خوشہ انگور کا ہوتا تھا
اور وہ اتنا بڑا خوشہ ہوتا تھا جیسے آدمی کا سر چنانچہ وہ اس خوشہ میں سے کھاتے تھے اور وہ ہی انکا رزق تھا
کہ خدا انکو پہنچاتا تھا اور خبیب راتوں کو تہجد میں قرآن پڑھا کرتے تھے اور عورتیں ان سے قرآن سنکر رویا کرتی تھیں
اور آہ سردی اور رحم دلی کرتی تھیں پھر وہ عورت ماویہ کہتی تھی کہ میں نے خبیب سے کہا اے خبیب کچھ تیری
حاجت ہے انھوں نے کہا میری کوئی حاجت نہیں مگر یہ کہ تو مجھکو آب شیریں پلا اور جو جانور کہ بعض
بتوں کے استھانوں پر ذبح کیا جاتا ہے اسکا گوشت مجھکو مت کھلا اور جس وقت لوگ ارادہ میرے
قتل کا کریں تو میرے پاس اسکی خبر لا پھر وہ کہتی تھی کہ جب شہر ہائے حرام یعنے حرمت کے مہینوں میں قتل و قتال

حرام ہوگذر گئے تو کفار اُنکے قتل پر جمع ہوے تب مین نے آنکو اونکی خبر دی مگر واللہ مین نے دیکھا کہ اونکو اونکی کچھ پروا بھی نہوئی اور مجھسے کہا کہ مجھے ایک استرہ دے تا مین اصلاح بنالون یعنے بال مونڈلون پھر مین نے ایک استرہ اُنکے پاس اپنے بیٹے ابی حسین کے ہاتھ بھیجدیا اور جب لڑکا میرا استرہ لیکر میرے پاس سے چلا گیا تو مین نے کہا واللہ یہ شخص اس لڑکے کو اپنے بدلے مین مارلیگا مین نے یہ کام کیا کہ اس لڑکے کے ہاتھ استرہ بھیجا کہ وہ اُسکو قتل کریگا اور دیہ کہیگا رجل برجل یعنے ایک کا بدلا ایک ہے اور جب میرا بیٹا اونکے پاس استرہ لیگیا تو اُنھون نے اُس سے استرہ لے لیا اور مزاح سے کہنے لگے قسم تیرے باپ کی بے شبہہ تو بڑا جری ہو گیا تیری مان نڈری میری عہد شکنی سے کہ تیرے ہاتھ استرہ بھیجا حالانکہ تم لوگ میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہو ماویہ نے کہا مین یہ بات سنتی تھی تب مین نے کہا اے خبیب مین نے تیری اس امین دیا تھا ساتھ امان خدا کے اور مین نے تجکو یہ چیز تیرے خدا کے واسطے دی اور اسواسطے مین نے تجکو یہ استرہ نہین دیا کہ تو میرے بیٹے کو قتل کرے خبیب نے کہا مین وہ نہین ہون کہ اوسکو قتل کرون اور ہمارے دین مین عہد شکنی حلال نہین ہی بعد ازان مین نے اونکو خبر دی کہ کل صبح کو وہ لوگ تجکو نکالنے والے ہین اور قتل کرنے والے ہین راوی نے کہا آخر اُنکو زنجیرون مین باہر نکالا اور لے گئے اُنکو مقام تنعیم تک اور اونکے ساتھ عورتین بھی نکلین اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے نکلی یہان تک کہ کوئی پیچھے نہ رہگیا اور نکلنے والے یا موتور تھے یا غیر موتور موتور وہ جسکا کوئی بدر مین مارا گیا تھا اور اُسکو اُسکا بدلا نہین ملا تھا پس وہ چاہتا تھا کہ خبیب کا قتل ہونا دیکھکر اور اسکو اپنا خون بہا سمجھ کر خوشدلی حاصل کرے اور غیر موتور اسلیے نکلے کہ وہ مخالف اسلام اور دشمن اہل اسلام تھے (یعنے یہ لوگ تماشائی تھے پھر جب کفار اُنکو تنعیم تک لے گئے اور اونکے ساتھ زید بن الدثنہ تھے اُسوقت اُن کافرون نے حکم کیا کہ ایک لمبی لکڑی گاڑی جاوے دینے واسطے سولی دینے خبیب کے) تب اُس لکڑی کے لیے گڑھا کھودا گیا یعنے وہ لکڑی گاڑی گئی پھر جب کہ خبیب کو اوس سولی کے پاس لیگئے تو خبیب نے کہا اگر تم مجکو چھوڑدو تو مین دو رکعت نماز پڑھ لون اُنھون نے کہا اچھا پس خبیب نے دو رکعت نماز پڑھی اور تمام کیا اوھون نے دونون رکعت کو بدون اسکے کہ دونون کو طول دیا ہو اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی معمر نے زہری سے اُنھون نے عمرو بن سفیان بن ابی سفیان بن اُسید بن العلا سے اُنھون نے ابی ہریرہ سے اُنھون نے کہا اول جسنے طریقہ نکالا ہے دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت قتل کے وہ خبیب تھے راوی کہتے ہین کہ پھر خبیب نے کہا واللہ اگر یہ گمان تمکو نہوتا کہ مین نے موت سے ڈر کر نماز کو طول کیا تو مین اوسوقت نماز مین اکثار کرتا بعد ازان خبیب نے دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُغَادِرْ مِنْھُمْ اَحَدًا یعنے اے پروردگار اونکے عدد کو تو شمار کر

دیئے اپنے تیرین اُنکے ایک ایک کو گھیر لے) اور ہلاک کر اُنکو پراگندہ و پریشان اور باقی نہ چھوڑ اون میں سے
کسیکو معویہ بن ابی سفیان نے کہا کہ مین اونکی دعا کے وقت موجود تھا تو مین نے اپنے تئین دیکھا کہ
میرا باپ ابو سفیان دعاے خبیب کے خوف سے مجکو زمین پر لٹاتا تھا اور ابو سفیان نے مجکو اس درین
ایسی کشاکش سے گھسیٹا کہ میں سُرین کے بل گر پڑا اور اوس گرنے کی چوٹ سے مین ایک مدت تک دکھ میں
رہا اور حویطب بن عبد العزیٰ کہتا تھا کہ میں نے اپنے تئین ایسا پایا کہ اپنے کانوں مین اونگلیاں دیکر دوڑتا ہوا
جاتا تھا اس خوف سے تا دعاے خبیب کو مین نہ سنوں اور اسی طرح حکیم بن حزام نے کہا کہ خوف دعاے خبیب سے
مین اپنے تئین درختوں کی آڑ مین چھپاتا تھا اور راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ
بن یزید نے اون سے سعید بن عمرو نے اُنھوں نے کہا میں نے جبیر بن مطعم سے سنا وہ کہتا تھا کہ اوس دن
مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین چھپا تھا لوگوں کے درمیان اس خوف سے تا سامنا ہو میرا دعاے خبیب سے
اور حارث بن برصا نے کہا واللہ مجکو گمان نہ تھا کہ دعاے خبیب اُنمیں سے کسی کو چھوڑے گی اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے عثمان بن محمد الاخنسی سے اونھون نے کہا کہ عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن حذیم الجمحی کو عامل مقرر کیا تھا اوپر حمص کے اور حال اُنکا
یہ تھا کہ اوپر غش طاری ہوا کرتا تھا باوجودیکہ وہ درمیان اپنے اصحاب کے ہوتے تھے چنانچہ ذکر اسکا
آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوا اور سعید اکثر حمص سے خدمت میں عمر رضی اللہ عنہ کے آیا کرتے تھے تو ایک مرتبہ
اُنکے آنے میں اُنھوں نے پوچھا کہ اے سعید تیرے تئین کیا ہو جایا کرتا ہے کیا تجھ پر جن ہے اونھوں نے کہا
نہیں یا امیر المومنین ولیکن تھا مین اُن لوگوں مین جو وقت قتل خبیب حاضر تھے اور میں نے دعا اُنکی
سنی تھی سو واللہ جسوقت میرے قلب پر اُنکی دعا کا خطور و خیال آجاتا ہے تو میں کسی مجلس و مجمع میں ہوں
مگر مجھپر غش طاری ہو جاتا ہے عثمان راوی نے کہا کہ پس یہ غشی سعید کے تئین نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے
موجب مزید خیر کی ہوئی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی قدامہ بن موسیٰ نے عبد العزیز
بن رمانہ سے اُنھوں نے عروہ بن الزبیر سے اُنھوں نے نوفل بن معویہ الدیلی سے اونھون نے کہا کہ
مین اوس روز بوقت دعاے خبیب حاضر تھا پس میں نے اُن لوگون میں سے جو وہاں اُسوقت حاضر تھے
کسیکو نہیں دیکھا کہ وہ اُنکی دعا کے ضرر سے بچ رہا ہو اور مین جو کھڑا تھا تو اُس دعا کے خوف سے زمین کی طرف
جھک پڑا اور قریش ایک مہینے بلکہ زائد ایک ماہ تک ایسی حالت میں رہے کہ اُنکی مجلسوں میں سواے ذکر دعا کے خبیب کے
اور کسی بات کا مذکور نہوتا تھا راوی کہتے ہین جب خبیب دو رکعت نماز پڑھ چکے تو کفار اُنکو سولی پاس لے گئے
اور اونکا رخ طرف مدینے کے کرکے دو دوسے یا رسی سے اونکو خوب کس دیا بعد ازاں اُن سے کہنے لگے کہ اگر تو

اسلام سے پھر جاے تو ہم تجکو چھوڑ دیوین انھون نے کہا واللہ مین نہین چاہتا کہ مین اسلام سے دست بردار ہون
اور عوض اسکے دولت تمام روے زمین کی میرے ہاتھ آوے پھر ان کافرون نے کہا بھلا یہ تو چاہتا ہی کہ بجاے
تیرے محمد ہون (یعنے جس حال مین کہ تو) اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو انھون نے کہا واللہ مین ہرگز نہین
چاہتا کہ جسم محمد مین ایک کانٹا بھی چبھے یعنے انکو ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین اپنے گھر مین آرام
سے بیٹھون پھر انھون نے بار بار کہنا شروع کیا ای خبیب لے پھر جا اسلام سے خبیب کہتے تھے مین کبھی
پھرونگا وہ کہنے لگے آگاہ ہو قسم ہے لات و عزی کی اگر تو ایسا نکریگا کہ اسلام سے باز نہ آویگا تو البتہ ہم تجکو
ضرور قتل کرینگے انھون نے کہا میرا قتل ہونا راہ خدا مین امر خفیف اور ایذاے قلیل ہی (یعنے قتل ایسا
آسان اور تھوڑی دیر کی اذیت ہی بخلاف انحراف اسلام سے کہ کار دشوار و موجب خلود ناری) پھر جب
خبیب نے انکے کہنے سے انکار کیا تو ان کافرون نے انکا منھ اس طرف کر دیا جسطرف سے آئے تھے یعنے
مدینے کی جانب منھ انکا پھیر دیا خبیب نے کہا ولیکن پھیر دینا تمھارا میرے منھ کو جہت قبلہ سے (یعنے یہ مجکو
ضرر نہین کرنا) پس تحقیق کہ حق تعالے فرمایا ہی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے جس طرف تم رخ کرو اسی طرف
وجہ خدا موجود ہی اور دلیل و حجت خدا البعد ازان خبیب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَرٰی اِلَّا وَجْهَ عَدُوٍّ اَللّٰهُمَّ
اِنَّهٗ لَیْسَ هٰهُنَا اَحَدٌ یُبَلِّغُ رَسُوْلَكَ عَنِّی السَّلَامَ فَبَلِّغْهُ اَنْتَ عَنِّی السَّلَامَ یعنے ای پروردگار مین یہان سواے
شکل دشمنون کے اور کسیکو نہین دیکھتا ہون ای پروردگار اس جگہ کوئی ایسا نہین ہی جو تیرے
نبی کو میرا سلام پہونچاوے پس تو ہی انکو میری جانب سے سلام پہونچا اور **واقدی** نے کہا
مجھسے **حدیث** بیان کی اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اصحاب
کے ساتھ مدینے مین بیٹھے تھے کہ دفعتہ حضرت پر ایک حالت بیہوشی کی طاری ہوئی جسطرح وقت نزول
وحی کے وہ کیفیت غشیان کی ہوا کرتی تھی بعد ازان ہمنے حضرت سے کہتے ہوے سنا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ
بعد ازان فرمایا کہ یہ جبرئیل آئے ہین اور خبیب کے طرف سے سلام پہونچاتے ہین و بعد ازان کافرون
نے طلب کیا لڑکون کو ان لوگون کے لڑکون مین سے جو بدر مین مارے گئے تھے یعنے ان لڑکون کو
بلایا جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے چنانچہ ایسے چالیس لڑکے پائے گئے تب ان کافرون نے ہر ایک
ہر ایک لڑکے کو ایک ایک نیزہ دیا اور کہا دیکھو یہ وہ شخص ہی جسنے تمھارے آبا کو مارا ہی تب ان لڑکون نے
خبیب کو نیزے مارے مگر ہلکے لگے اور خبیب اس لکڑی پر تڑپے کہ انکا منھ قبلہ کیجانب ہو گیا سو تب خبیب نے
کہا حمد ہی اس خدا کی جسنے میرے منھ کو سمت اس قبلہ کے پھیر دیا جسکو اپنے لیے اور اپنے نبی اور جمیع مومنین
کے لیے پسند و اختیار کیا ہی) اور جو لوگ قتل خبیب پر جمع ہوے اور لوگون کو جمع کیا وہ عکرمۃ بن ابی جہل تھا

سعید بن عبداللہ بن قیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن امیہ بن الاوقص السلمی پیوست تھے اور ان کا بیٹا
بن عتبہ بن الحارث بن عامر بھی تھا جو کہتا ہے واللہ میں نے خبیب کو قتل نہیں کیا کیونکہ اس روز میں لڑکا
کم سن تھا ولیکن ایک شخص نے بنی عبدالدار میں سے جسکا نام ابو میسرہ بن عوف بن السباق تھا میرا ہاتھ
پکڑ کر برچھی پر رکھا اور ہاتھ میرا اپنے ہاتھ سے تھامے رہا اور اپنے ہاتھ کے زور سے برچھی مارتا تھا یہاں تک
کہ خبیب قتل ہوئے اور جبکہ وہ برچھی مار چکا تو اپنا ہاتھ اُسنے تھوڑا الگ لیا تو کافروں نے چلا کر کہا اے ابو سروعہ
ابو میسرہ نے بُری برچھی ماری تب ابو سروعہ نے (یعنے یہ کوئی اور شخص تھا) خبیب کو نیزہ مارا کہ انکے پشت
سے پار کر دیا اور اُس نیزہ کو اُسی طرح اُس دم تک چھیدا رکھا کہ خبیب توحید خدا کرتے تھے اور شہادت دیتے
تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں خدا کا چنانچہ اخنس بن شریق کہتا تھا کہ اگر خبیب کسی حال میں ذکر
محمد سے باز رہتا ہوتا تو ایسی حالت میں (یعنے جب برچھیوں میں چھیدا تھا) بالضرور ترک ذکر محمد کر جاتا یعنے
بھول جاتا ہمنے کبھی کسی والد کو نہیں دیکھا کہ وہ اپنی اولاد سے ایسی محبت دلی رکھتا ہو جیسی محبت کہ اصحاب
محمد محمد کے ساتھ رکھتے ہیں اور کہا راویوں نے کہ زید بن دثنہ جو صفوان بن امیہ کے یہاں زنجیروں میں
مقید تھے تو راتوں کو نماز تہجد پڑھا کرتے تھے اور دنوں کو روزے رکھتے تھے اور جو چیزیں کھانے کو انکے سامنے
آتی تھیں اُسمیں سے گوشت ذبائح نہ کھاتے تھے یہ بات صفوان پر بہت دشوار تھی اسلیئے کہ قریش نے اپنے
قیدیوں کو اچھی طرح رکھا تھا تب صفوان نے زید سے کہلا بھیجا کہ کھانوں میں سے تو کیا چیز کھاتا ہے انھوں نے
جواب دیا کہ جو جانور سوائے نام خدا کے کسی غیر کے نام سے ذبح کیا جاتا ہے میں اُسکا گوشت نہیں کھاتا ہوں
ولیکن میں دودھ سے رغبت رکھتا ہوں (یعنے دودھ لیتا ہوں اور کھانوں سے کفایت کرتا ہوں کیونکہ
وہ صائم رہتے تھے تب صفوان نے اُنکے لیئے حکم دیا اور مقرر کیا کہ دودھ ایک بڑا کاسہ بھر کے وقت
افطار کے زید کو ملا کرے یہانتک کہ مثل اُسی کاسہ کے اگلے روز بھی ہوتا تھا یعنے ملتا تھا
پھر جب کہ زید بن دثنہ اور خبیب کو ایک ہی روز مقتل میں لائے اور اُن دونوں کی باہم ملاقات
ہوئی اور اُن ہر ایک کے ساتھ لوگوں کے غول تھے پس ہر ایک دونوں اپنے صاحب سے لپٹ گیا
اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے صاحب کو وصیت کی کہ وہ اپنی اُس مصیبت پر صبر کرے
بعد ازاں وہ دونوں از یکدیگر جدا ہوئے اور جو شخص قتل زید پر متولی مقرر ہوا تھا وہ نسطاس غلام
صفوان کا تھا چنانچہ اُنکو تنعیم تک لائے اور لکڑی سولی کی زمین پر گاڑی زید نے کہا میں دو رکعت نماز پڑھلوں
پس اُنھوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازاں اُنکو اُس لکڑی پر اُٹھایا اور زید سے کہنے لگے کہ تو اے اس دین
جدید سے دست بردار ہو اور پیروی ہمارے دین کی کر تو ہم تجھکو چھوڑ دیویں اُنھوں نے کہا لا واللہ یعنے

واللہ ایسا نہوگا میں اپنے دین سے کبھی پھر جاؤں اور کفار کہتے تھے کیا تجھکو خوش آتا ہے اور تیرا دل گوارا کرتا ہے کہ بجائے
تیرے ہمارے ہاتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتار ہوں اور تو اپنے گھر میں بیٹھا ہو زید نے کہا مجھے بہت ناگوار ہے اور
مجھپر دشوار ہے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک کانٹا چبھے یعنے ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور میں اپنے گھر میں
آرام سے بیٹھوں راوی نے کہا ابو سفیان بن حرب کہتا تھا کہ میں نے کبھی کسیلئے اصحاب میں اُسکے لیے ایسی اشد
محبت نہیں دیکھی جیسی محبت شدید اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھی کے لئے اور حسان بن ثابت یہ اشعار
شان میں خبیب کے پڑھتے تھے جنکا مضمون یہ ہے لَیتَ خُبَیباً لَم تَخُنہُ اَمَانَۃٌ وَلَیتَ خُبَیباً کَانَ بِالقَومِ عَالِماً شَرَاہُ زُہَیرُ بنُ
الاَغَرِّ وَجَامِعٌ وَکَانَا قَدِیماً یَرکَبَانِ المَحَارِمَا اَجَرتُم فَلَمَّا اَن اَجَرتُم غَدَرتُم وَکُنتُم بِاَکنَافِ الرَّجِیعِ اللَّہَاذِمَا ای
کاشکے خبیب کی خیانت اُس قوم سے از روے امانت یعنے از راہ امان کے نہ ہوتی اور کاشکے خبیب حال اُس قوم کا یعنے غدر
انکا جانتا ہوتا یعنے کاش خبیب انکی خیانت اور اُنکے غدر کو جانتا تو اس نوبت کو نہ پہونچتا اور یہ اشارہ ہے اس
بات پر کہ ہر گاہ اصحاب رجیع جو لڑکر شہید ہو گئے تھے اُنہیں سے خبیب و زید نے اُنکی امان کو قبول کیا تھا اور
اُنکے ذمہ پر اعتماد کرکے قتال سے باز رہے تھے) خرید لیا خبیب کو زہیر بن الاغر اور جامع نے اور یہ دونوں ہمیشہ
کے حرام کار تھے پھر تمنے امان پیش کی پھر جب ہم امان دیچکے تو تمنے پھر غدر و فریب کیا کہ تم لوگ اطراف رجیع
مین نیزہ بازی کرنے والے ہو اور حسان نے جو یہ اشعار کہے تھے اُنکے دیوان قدیم میں پائے گئے لَو کَانَ فِی الدَّارِ
قَومٌ ذُو مُحَافَظَۃٍ حَامِی الحَقِیقَۃِ مَاضٍ خَالُہُ اَنَسٌ اِذاً اَحَلَّت خُبَیبٌ مَنزِلاً فُسُحاً وَلَم یُشَدَّ عَلَیکَ الکَبلُ الحَرَسُ وَلَم تَقُدکَ
اِلَی التَّنعِیمِ زِعنِفَۃٌ مِنَ المَعَاشِرِ مِمَّن قَد نَفَت عُدَسُ فَاصبِر خُبَیبُ فَاِنَّ القَتلَ مَکرُمَۃٌ اِلَی جِنَانِ نَعِیمٍ تَرجِعُ النَّفَسُ
دَلَّوکَ غَدراً وَہُم فِیہَا اُولُو خُلُفٍ وَاَنتَ ضَیفٌ لَہُم فِی الدَّارِ مُحتَبَسٌ یعنے اگران گھروں میں حفاظت کرنے والے
ہوتے یعنے مکے میں اور وہ حامی حقیقی ہوتے اور اقدام کرنے والے ہوتے امور حق میں اور نہوتی اُنکے لیے انس
کسی سے یعنے عیال و مال سے تو اسوقت ای خبیب تو نزول کرتا منزل وسیع میں اور تجھپر سختی قید اور رو شنی ہا نو
کی نہوتی اور وہ کوتاہ دست لئیم یعنے ناشناس تجکو کھینچکر تنعیم کو نہ لیجاتا اور اُن گروہ میں اُن لوگوں میں سے جو
جو جُنتے وے عدس کے ہیں یعنے رذیل و کمینہ ہمیشہ بہرحال صبر کر ای خبیب کہ ہر آئینہ قتل راہ خدا میں بزرگی
ہے کیونکہ طرف جنات نعیم کے کل نفوس رجوع کرنے والے ہیں تسلط کیا اُنھوں نے تجھپر کہ یہ لوگ قریش
مین خلف وعدہ ہیں اور تو انکا مہمان تھا اور اُنکے گھر میں مقید تھا

ذکر غزوہ بنی النضیر ماہ ربیع الاول میں سینتیسویں مہینے ہجرت سے

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور

محمد بن یحییٰ بن سہل اور ابن ابی حبیبہ اور محمد بن زیاد سے اور یہ لوگ منجملہ اُن راویوں کے ہیں جنکا نام میں سب بیان
جانتا اور ہر ایک نے بار بار اس حدیث کا مجھ سے بیان کیا اور اُنمیں سے بعضے بڑے عالم حدیث تھے بعض نہ تھے
پس ان سبنے جو مجھے حدیث بیان کی میں نے سب کو جمع کیا کہا راوی نے کہ جب عمرو بن امیہ بئر معونہ سے چلے
اور قناۃ میں آگئے تو وہاں دو آدمی بنی عامر سے ملے تب اُن دونوں کا نسب پوچھا ایسے تعارف کیا اُن دونوں نے
ایسا نسب بتایا پھر اُن دونوں کو قیلولہ کرنے کی ترغیب دی جب وہ سو گئے تو اُنپر حملہ کر کے دونوں کو قتل
کیا بعد ازاں وہاں سے چل نکلے اور اُسی ساعت بہت جلد جتنی دیر میں بکری دوہتے ہیں آکر خدمت میں
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوئے اور اُن دونوں کی خبر بیان کی حضرت نے فرمایا تو نے بہت
بُرا کام کیا اُن دونوں کے لیے تو ہماری جانب سے امان تھی اور اُنسے ہمنے عہد ذمہ کیا تھا عمرو نے کہا مجھکو
معلوم نہ تھا میں اُن دونوں کو مشرک جانتا تھا علاوہ اسکی قوم نے ہمارے ساتھ کیا جو کچھ کیا کہ ہمسے عہد
شکنی کی اور عمرو جو کچھ سلاح و رخت اُن دونوں کا لائے تھے اُسکی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم
کیا کہ علحدہ رکھا جاوے بعد ازاں حضرت صلعم نے وہ سب اسباب مع خون بہا دونوں کا اُنکی قوم کے پاس
بھجوا دیا اور یہ اسطرح ہوا کہ عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی جناب میں کہلا بھیجا تھا کہ آپ کے اصحاب میں
سے ایک شخص نے ہماری قوم میں سے دو آدمیوں کو مار ڈالا ہے حالانکہ اُن دونوں کے لیے آپ کی جانب سے
امان تھی اور آپنے اُنسے عہد ذمہ کیا تھا پس چاہیے کہ اُن دونوں کی دیت ہمارے پاس بھیجدیجیے چنانچہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی النضیر کے پاس تشریف لیگئے اسلیے کہ وہ لوگ بھی دیت میں مدد کریں اور حال یہ تھا کہ بنو النضیر
حلیف بنی عامر کے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم روز شنبہ تشریف لیچلے اور مسجد قبا میں آکر نماز پڑھی اور حضرت کے ہمراہ
کچھ لوگ تھے مہاجرین و انصار سے بعد ازاں کہ بنی النضیر کے یہاں تشریف لائے تو انکو دیکھا کہ سب اپنی مجلس
میں جمع ہیں تب اُن حضرت صلعم مع اصحاب کے وہاں بیٹھے اور اُن لوگوں سے کلام کرنے لگے تا وہ لوگ اُن
دونوں کلابیوں کے لیے جنکو عمرو بن امیہ نے قتل کیا تھا مبلغ دیت میں مدد کریں تب بنو النضیر نے کہا اے
ابو القاسم جو آپ چاہتے ہیں ہم وہی کرینگے ہم فدا ہوں آپ پر کہ آپ نے ہماری ملاقات کی اور ہمارے یہاں
تشریف لائے بیٹھ جائیے تا ہم آپ کے لیے طعام حاضر کریں اور رسول خدا صلعم اُنکے مکانوں میں سے ایک مکان کی دیوار
سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے چنانچہ وہ لوگ جدا ہوئے اور بعضوں نے بعض سے خلوت کر کے باہم مشورہ کیا اُس
سے حیی بن اخطب بولا اے گروہ یہود اسوقت محمد اپنے چند اصحاب کے ہمراہ آگئے ہیں کہ وہ سب پورے دس
بھی نہوں گے اور وہ جو اُنکے ساتھ میں ابو بکر و عمر اور علی اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن
عبادہ ہیں پس جس گھر کے نیچے محمد بیٹھے ہیں اُسکے اوپر سے ایک پتھر اُنپر ڈالدو اور اُنکو مار ڈالو کیونکہ پھر کبھی ایسا

موقع نہ پاؤگے کہ وہ تنہا ہوں اور اسوقت انکے دوست اور مددگار ان میں کوئی انکے ساتھ نہیں ہے اور جب وہ قتل ہوجائینگے
تو اصحاب انکے متفرق ہوجاینگے پھر کوئی انکے ہمراہ قریش سے ہوگا وہ اپنی قوم میں ملجائیگا اور باقی رہجاوینگے وہ یعنی
ہوازن و خزرج سے ہیں سو وہ تمہارے حلیف ہیں یہ جو کچھ تمہارا ارادہ ہو کہ تم کسی روز کسی زمانہ میں کروگے تو وہ
اسوقت کر دیجیئے اسیوقت موقع ہے تب عمرو بن جحاش نے کہا کہ میں ابھی اس مکان کی چھت پر چڑھتا ہوں اور
انپر ایک بھاری پتھر گراتا ہوں اسوقت سلام بن مشکم نے کہا اے قوم اس مرتبہ تم میری اطاعت کرو اور ہمیشہ
تم میری مخالفت کیجیو یعنے ابکی بار تم میری بات مان لو پھر چاہیے تو اسکے بعد کبھی میرا کہنا نہ مانیو واللہ اگر تم ایسا
کرتے ہو تو ضرور محمدؐ کو خبر ہوجائیگی کہ ہم لوگوں نے انکے ساتھ غدر کی اور یہ دغابازی نقض اس عہد کا ہے جو درمیان
ہمارے اور انکے واقع ہوا ہے پس ایسا کام مکرو آگاہ ہو واللہ کہ جس بات کا تم ارادہ رکھتے ہو اگر وہ کر و گے تو یہ
جان لو کہ انمیں سے کوئی نہ کوئی قائم رہیگا اور اس دین کو تا قیامت برپا رکھیگا پھر وہ یہود کی جڑ اور بنیاد کھود
ڈالیگا اور اپنا دین ظاہر و غالب کریگا اور حال یہ ہے کہ ابن جحاش پتھر گران سنگ مہیا کر چکا تھا تاکہ ان حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گرادے اور چاہتا تھا کہ اسکو انپر لڑکا دے پھر جب اسکو لیے ہوے چھت پر
چڑھگیا اسیوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کچھ ان لوگوں نے قصد کیا تھا اسکی خبر آئی (یعنے بواسطے
جبرئیلؑ) تب حضرت وہاں سے بہت جلد اٹھ کھڑے گویا کہ وہ ارادہ قضاے حاجت کا رکھتے تھے یعنے
جیسے کوئی ارادہ جانے پاخانے کا رکھتا ہو اور اس جگہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کے متوجہ ہوے
اور اصحاب حضرت کے ابھی وہیں بیٹھے باتیں کرتے تھے اور انکو گمان ہوا کہ حضرت براے قضاے حاجت
تشریف لیگئے ہونگے پھر جب عرصہ ہوا اور وہ لوگ اس گمان سے مایوس ہوے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ اب یہاں ٹھہرنا ہمارا کچھ نہیں بالضرور حضرت کسی امر کے لیے تشریف لے گئے ہیں تب یہ سب اصحاب
اٹھ کھڑے ہوے اور حیی بن اخطب بولا کہ ابو القاسم نے بہت جلدی کی ہم تو اس ارادے اور فکر میں تھے کہ
انکی حاجت روا کریں یعنے انکی فرمائش بجا لاویں اور چاشت کھلا دیں یعنے ناشتہ کرا دیں الغرض یہود اپنے
کردار پر پشیمان ہوے بعد ازان کنانہ بن صویریا نے ان یہود سے کہا کچھ تم جانتے ہو کہ محمدؐ کیونکر اٹھ گئے انہوں
نے کہا نہیں واللہ ہم نہیں جانتے اگر تو کچھ جانتا ہے اسنے کہا ہاں توریت کی قسم البتہ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ
تمنے محمدؐ کے ساتھ قصد غدر کیا تحقیق کہ وہ اس سے مطلع ہوے پس تم لوگ اپنے نفس کو فریب نہ دیں
خدا کی واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہیں اور وہ نہ اٹھ جاتے مگر اسلیے کہ جو کچھ تم قصد رکھتے تھے اس سے وہ آگاہ
کیے گئے اور وہ بیشک آخر الانبیا خاتم المرسلین ہیں اور تم یہود ہمیشہ سے اس تمنا میں ہو کہ آخر الانبیا اولاد ہارون
سے ہو پس حق تعالے نے انکو جہاں چاہا ظاہر کیا اور بے شبہہ ہماری کتابوں یعنے صحف انبیا میں اور وہ جو ہمنے توریت میں

جانا ہے وہ توریت جسمیں کچھ تغیر و تبدل واقع نہیں ہوا ہے یہ خبر کہ ہر آئینہ مولد اسکا مکہ ہوگا اور دارالہجرۃ اسکا
یثرب ہوگا پس صفت اسکی جیسا کہ تیا دیکھی ہے کہ جو کچھ ہماری کتابوں میں ہے اسکا ایک حرف بھی مخالف اُس
صفت کے نہیں ہے اور اُسکے خلاف کچھ نہیں ہے کہ سوا اُن دو صفتوں کے جو کچھ تمہارے تئیں پیش
ہوگا وہ اول یہ کہ تمہارے بیچ سے یعنی پہلے وہی تمسے لڑنے کو آویگا اور گویا کہ سامنے میں تمکو دیکھ رہا ہوں
تم کو تیغ کیسی چلاتے ہو یعنی بھاگے جاتے ہو اور محمدؐ سے شکستوں کے مارے چلاتے ہیں اور تم اپنی اولاد
کو اور مال کو اپنے گھروں میں چھوڑ کر بھاگے ہوگے وہ مال آنکہ یہی اولاد و مال موجب تمہارے عز و شرف کے
ہیں پس چاہتا ہوں کہ تم دو خصلتوں یعنی دو امروں میں میری اطاعت کرو یعنی میری بات مانو کہ سوا اُن
دو امر کے کسی تیسری بات میں خیر نہیں ہے اُن لوگوں نے پوچھا وہ کون سے دونوں امر ہیں اُسنے کہا کہ تم
اسلام قبول کرلو اور محمدؐ کے ساتھ شامل ہو جاؤ تو امان پاؤگے اپنے مال اور اپنی اولاد پر اور تم اُنکے اصحاب
کبار میں محسوب ہو جاؤگے اور تمہارے مال و منال تمہارے ہاتھوں میں باقی رہینگے اور تم اپنے وطن سے
نکالے نجاؤگے تب ابو النصیر نے جواب دیا کہ ہم توریت اور عہد موسیٰ سے باہر ہو نگے تب کنانہ نے اُس سے
کہا کہ اور وہ دوسری صورت یہ ہے کہ ہر آئینہ محمدؐ کیتکو تمہاری طرف ضرور بھیجنے والے ہیں تم لوگ ہمارے
ملک و شہر سے نکل جاؤ تو تم کہنا کہ اچھا یعنی بلا قتال و جدال اس امر کو قبول کرلیا تو اس صورت میں محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارا خون اور مال حلال نجانینگے اور سارا مال تمہارا باقی رہ جاویگا پھر اگر تم چاہو
بیچ ڈالیو یعنی گھر بار وغیرہ) خواہ رہنے دیجیو ابو النصیر نے کہا جو یہی رائے تیری ہے تو بہت خوب ہے پھر
کنانہ نے کہا کہ ہر آئینہ دوسری صورت سب صورتوں سے میرے لیے بہتر ہے یعنی اسلام پھر اُسنے
کہا آگاہ ہو واللہ اگر یہ خیال ہوتا کہ میں تفضیح تمہاری کرونگا یعنی تم کہوگے کہ ہمکو رسوا کیا) تو البتہ میں اسلام
قبول کرتا لیکن واللہ کہ شتابہ میرے اسلام کے سبب سے ایک عیب لگایا جاویگی یہاں تک کہ ہوئے مجکو
وہ گردن جو تمکو پہونچے یعنی جو تمہارا حال ہوگا وہ میرا بھی حال ہوگا تو اسصورت میں البتہ شتابہ عیب لگائی جاویگی یعنی
لوگ کہینگے تیرا باپ مسلمان ہوگا) اور کہا راوی نے کہ شتابہ دختر کنانہ کی وہ عورت ہے کہ مدح اُسکے حسن و جمال
کی حسان نے اپنے اشعار میں کی ہے بعد اُسکے سلام بن مشکم نے ابو النصیر سے کہا کہ جو کچھ تمنے کہا میں اُس سے
پہلے ہی کارہ و ناخوش تھا اور اب محمدؐ ضرور ہماری طرف حقیر بھیجتے ہیں کہ تم لوگ ہمارے دار یعنی ملک و شہر
کہ وہ ہمارا گھر ہے نکل جاؤ پس تو ای حُیَیّ اُس حکم کے بعد کچھ کلام مکیجو اور اُسکے جواب میں دربارہ خروج کے نعم
کہیو یعنی قبول خروج کیجو پھر نکل جائیو تو اُنکے دو بارہ تب حیی نے کہا میں ایسا کرتا ہوں کہ نکالا جاتا ہوں
واقدی علیہ الرحمہ نے ابو اسلمہ ... سے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مدینے کے طرف

تشریف لائے اور بیٹھے بنو نضیر کے یہان سے اٹھکر پیچھے سے حضرت کے اصحاب بھی وہان سے چلے اور راہ مین ایک
شخص سے ملاقات ہوئی کہ وہ مدینے سے نکلا تھا تب اصحاب نے اُس سے پوچھا کہ آیا تو نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی یعنے تو نے انکو دیکھا تو اُسنے کہا ہان مجکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر کے باہر مدینے
کی طرف ملے تھے پھر جب اصحاب پاس حضرت کے پہونچے تو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام نے محمد بن مسلمہ کو طلب
کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ بنو النضیر کے یہان سے اٹھ آئے اور ہمکو
کو خبر نہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہود نے میرے ساتھ قصد غدر کیا تھا سو حق تعالے نے
مجکو اُس بات کی خبر دی اسلیے مین وہان سے اٹھ آیا بعد ازان محمد بن مسلمہ حاضر ہوئے تب اُنسے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے کہ یہود بنی النضیر کے پاس تو جا اور اُنسے کہدے کہ رسول اللہ نے مجھے تمھارے
پاس بھیجا ہے اسلیے کہ تم لوگ میرے ملک و شہر سے نکل جاؤ چنانچہ جب ابو مسلمہ اُنکے پاس گئے تو اُنھون نے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو تمھارے پاس پیغام دیکر بھیجا ہے اور مین ذکر اُس پیغام کا نکرونگا
جب تک تمکو معلوم کراؤن وہ بات جسکو تم بھی خوب پہچانتے اور جانتے ہو پھر کہا تمکو مین اُس توریت
کی قسم دیتا ہون جسکو خدا نے موسی علیہ السلام پر نازل کیا ہے آیا تم جانتے ہو تمکو یاد ہے کہ قبل مبعوث
ہونے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین تمھارے پاس آیا تھا اور اسوقت تمھارے درمیان مین توریت
تھی تب تمنے اپنی مجلس مین اسی جگہ مجھسے کہا تھا کہ اے ابن مسلمہ اگر تو چاہے تو ہم تجکو صبح کا کھانا کھلائین یعنے
ناشت کا ناشتا کرائین) تو کھلائین ہم اور اگر تو چاہے کہ ہم تجکو یہودی بنا دین تب مین نے تمسے کہا تھا
کہ مجھے ناشتا کراو پر مجھے یہودی نہ بناؤ کہ واللہ مین کبھی یہودی نہ ہونگا پھر تمنے مجھے اپنی ایک قاب
مین کھانا دیا واللہ مین اُسکی طرف دیکھنے لگا گویا وہ یشب یانی تھا برنگ سیاہ و سفید اُسوقت
تمنے کہا تجکو ہمارے دین سے کون چیز مانع ہے آگاہ ہو کہ ہر آئینہ دین تو دین یہود ہے ولیکن گویا کہ تو ارادہ دین
حنیفیہ کا رکھتا ہے وہ حنیفیہ کہ تو نے آئے اس عرصہ مین سنا ہے (یعنے اسلام) آگاہ ہو یعنے سُن اے ابن مسلمہ کہ اعلام
نہیں ہے دین حنیفیہ سے اور وہ اُس دین پر نہیں ہے چنانچہ صاحب اُسکا تمھارے پاس آویگا شان اُسکی یہ
ہوگی کہ وہ خندہ رو ہوگا اُسکی دونون آنکھون مین سرخی ہوگی جانب یمن سے آویگا ناقہ پر سوار ہوگا گلیم
گلیم پوش ہوگا یکپارہ نان پر قناعت کریگا اُسکے دوش پر تلوار ہوگی اُسکے پاس کلمہ ابیہ کو دخل نہو ہوگا
اسکلت یعنے وہ کسیکا کو نکیگا کہ خاموش ہو بلکہ وہ سب کی سُنے گا اور کلام اُسکا بحکمت ہوگا وکانہ و سنجتکم
ہذہ سبخہ زمین شور زار اور حرف واو بمعنی مع اور سنجۃ مفعول معہ و بمنزل فعل مقدر یعنے گو کہ وہ تمھاری زمین
پر آتریگا اور واللہ تمھارے اس قریہ مین واقع ہوگا کہ ہتھیار و اسباب چھینے جاوینگے اور لوگ قتل ہونگے اور مثلہ کیجاوینگے

یعنی لشکروں سے کوشش رہیں تنبیع کھا دیکھے بہت سے ہوا لمسیر لوسے الاہم یعنی محمد ان سے جنگ کرے یہ بات
تمنے ضرور کہی تھی ولیکن یہ شخص ہمارے ملت حنفیہ کا ہے ابن محمد بن مسلمہ نے کہا کہ میں اس کلام
سے تو واقف ہوا اب آگاہ ہو کہ ہر آئینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہے اور تم سے کہا ہے
تحقیق کہ تمنے اُس عہد کو جو تمنے ہمارے لیے مقرر کیا تھا توڑ ڈالا اسلئے کہ تمنے مجھ سے قصد غدر کیا تھا اور میں تمکو خبر
دیتا ہوں اُس بات کی جسکی تمنے فکر کی تھی اپنی راے سے اور وہ چیز تھا عمرو بن الجحاش کا چڑھانا اس
کی چھت پر کہ اوپر سے پتھر گرادے پس وہ سب یہ دیکھ ہو رہے اور ایک حرف نہ بولے اور یہ فرمایا ہے کہ
تم لوگ ہمارے شہر سے نکل جاؤ اور ہمنے تمکو دس دن کی مہلت دی یعنی واسطے درستی سامان واسباب سفر
پس جو شخص بعد اس مدت کے نظر آویگا تو میں اُسکی گردن ماروں گا تب ان لوگوں نے کہا اے محمد ہمکو یہ
گمان نہ تھا کہ کوئی شخص قبیلہ اوس میں سے یہ خبر یعنی یہ حکم ہمارے پاس لاویگا محمد یعنی ابن مسلمہ نے
کہا ات قلوب لوگوں کے متغیر ہو گئے (یعنی بعد اسلام کے) ہمارے پاس لاویگا محمد یعنی ابن مسلمہ نے کہا
قلوب لوگوں کے متغیر ہو گئے (یعنی بعد اسلام کے) چنانچہ اسیر وہ لوگ چند روز ٹھہرے رہے کہ سامان تیاری
کوچ کی کرتے تھے اور جانوران سواری وباربرداری انکے جو ذی الجدر میں چرائی پر تھے اُنکے بلانے
کے واسطے آدمیوں کو روانہ کیا اور قبیلہ اشجع سے لوگوں کو کرایہ اور اجرت پر مقرر کیا اور تیاری و تہیہ سفر
بہت جلدی کر رہے تھے چنانچہ وہ لوگ کہ اپنے سامان میں مصروف تھے اسی عرصہ میں ناگاہ اُنکے پاس ابن
ابی کے آئے اور وہ فرستادے جو اُنکے پاس آئے تھے سوید و داعس دو آدمی تھے اُن دونوں نے کہا کہ عبد اللہ بن
ابی نے پیغام دیا ہے کہ تم لوگ اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلو اور تم اپنے حصاروں میں مقیم ہو تحقیق
کہ میرے ساتھ میری قوم ہے دو ہزار آدمی ہیں اور سواے اُنکے عرب کے لوگ ہیں کہ وہ سب تمھارے
حصاروں میں تمھارے ساتھ داخل ہونگے اور وہ جاوینگے اپنے آخر تک یعنی وہ سب کے سب قتل ہو جاوینگے قبل
اس سے کہ وہ لوگ یعنی مسلمان تمکو کچھ ضرر پہنچا سکیں اور قبیلہ قریظہ بھی تمھاری مدد کرینگے اور وہ تمسے
کوتاہی و خلاف نہ کرینگے اور تمھارے حلیف بھی جو قبیلہ غطفان سے ہیں تمکو مدد دیوینگے اور ابن ابی نے کعب
بن اسد کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ اُس سے گفتگو کرتا تھا اس امر میں کہ وہ مددگاری کرے اپنے اصحاب
یعنی لیکن کعب نے جواب دیا کہ بنی قریظہ میں سے ایک مرد بھی عہد شکنی نہ کریگا تب ابن ابی بنی قریظہ
کی طرف سے تو مایوس ہوا پھر ارادہ کیا کہ درمیان بنی نضیر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑائی ڈال
دیوے چنانچہ ابن ابی اکثر پاس حیی بن اخطب کے قاصد بھیجکر تحریک کرتا تھا یہاں تک کہ حیی نے کہا
کہ میں اپنا قاصد پاس محمد کے بھیجکر اُنکو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلیں گے

کہا تھا میں تمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ لڑے اور غم ساتھ کر بیٹھے اور رات تک اپنی گڑھیوں میں
آپ نے محاصرہ کر لیا اور ابن ابی کی نصرت کے منتظر رہے اور ابن ابی اپنے گھر میں بیٹھا رہ گیا اور محمد ابر گئے اور جا کر انکو
گھیر لیا یہاں تک کہ گڑھی والے انکے حکم پر حاضر ہوئے غرضکہ ابن ابی نہ اپنے حلیفوں کی مدد کرتا ہے اُس شخص
کی جو داُسکو بچاتا ہے آدمیوں سے پس نہ انکی نہ انکی کسی مدد نہیں کرتا اور ہم لوگ ہمیشہ قبیلہ اوس کے ساتھ
تمام انکی لڑائیوں میں اُنکو تلواریں مارا کیے یعنی وہ ہمیشہ ہماری مار کھاتا رہا ہے یہاں تک کہ انکی لڑائیاں
منقطع ہو گئیں اسطرح پر کہ اُنکے درمیان میں محمدؐ در آئے اور مانع و حائل ہوئے اور حال یہ ہے کہ ابن ابی نہ
یہودی ہے کہ دین یہود پر ہو اور نہ وہ دین محمدؐ پر ہے اور نہ وہ اپنی قوم کے دین پر ہے پس کیونکر قبول اُسکا جو
کچھ اُسنے کہا ہے تو قبول کرتا ہے تب حیی نے کہا میرا نفس ہر بات سے انکار کر سکتا ہے سواے عداوت محمدؐ
اور سواے اُسسے لڑنے کے یعنی سواے عداوت اور جنگ محمدؐ سے باقی سب باتوں سے اپنے دل کو پھیر
سکتا ہوں) پھر سلام نے کہا واللہ یہ باتیں ہمارے آوارہ وطن ہونے کی ہیں کہ ہم اپنی زادبوم سے
نکل جاوینگے اور مال ہمارا تلف ہو جاویگا اور ہماری بزرگی ضائع ہو جاویگی اور ہمارے زن و فرزند
اسیر ہو جاوینگے و ما ہمہ ہمارے سارے لڑنے والے لوگ قتل ہو جاوینگے غرضکہ حیی نے کسیطرح نہ مانا
اسکے کہ مستعد قتال رہا تا آخر حق تعالے نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ بنی النضیر پر جاویں اور اُنکو سرحد مدینہ
سے نکال دیویں اور ایسا ہوا کہ منافقوں نے بنی النضیر سے خفیہ کہلا بھیجا کہ تم لوگ نکل جانا نہ ماننا بلکہ
مدد اور کوچہ بندی کریں اور اپنے حصاروں کو استوار رکھیں پس اگر محمدؐ تم سے لڑائی کرینگے
تو ہم تمہاری اعانت کرینگے آخر یہود نے ایسا ہی کیا اور یہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقیب نے
حکم پکار دیا اسیدم اہل اسلام ہتھیار لگا کر بنو نضیر کی طرف روانہ ہوئے پھر جب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اُس قوم کے پاس پہنچے تو ناگاہ اُن لوگوں کو روتے ہوئے کعب پر پایا اور وہ لوگ
بولے ای محمدؐ کیا ایسا ہے کہ ہمارے لیے مصیبت پر مصیبت اور رونے پر رونا ہوا کریگا حضرت نے فرمایا
ہاں ایسا ہی ہوتا رہیگا تب اُنھوں نے کہا ہمکو چھوڑ دیجئے یعنی مہلت دیجیے کہ ہم اپنی مصیبت میں رو لیویں
پھر ہم تعمیل آپکے حکم کی کرینگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ مدینے سے نکل جاؤ اُنھوں نے
اس بات سے انکار کیا اور کہا جو آپ حکم کرتے ہیں اُسکے قبول کرنے سے ہمکو موت بہت آسان ہے پس
لوگوں نے دونوں طرف سے لڑائی شروع کر دی اور لوگ طرفین سے قریب بیس رات تک لڑتے رہے
اور اس عرصہ میں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی موقع پر یا کسی گڑھی میں اُترے ہوتے تھے اور
قتال کرتے تھے تو وہ پیچھے ہٹ جاتے تھے اسطرح کہ اُس دار کے پچھلے وار میں ٹھیکوا اُس سے لقب دیگر گھس جاتے تھے

[illegible]

پھر انکی تشویش کرکے گراتے تھے اور حال اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ جس جس گھر کو ہی امکان خالی
پاتے جاتے تھے اسکو منہدم کر برابر کرتے جاتے تھے اور یہی مراد ہے قول اللہ عزوجل سے یُخْرِبُونَ بُیُوتَهُم بِأَیْدِیهِمْ وَأَیْدِی الْمُؤْمِنِینَ
فَاعْتَبِرُوا یَا أُولِی الْأَبْصَارِ یعنے وہ کفار اپنے گھرون کو اپنے ہاتھون اور مومنین کے ہاتھون سے آپ خراب
و برباد کرتے تھے آپ صاحبان بصیرت عبرت کرنی چاہی اور ان حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے حکم کیا
کہ بعض درخت خرمے کے کاٹ ڈالے جاوین تاکہ یہ امر انکے تئین شدت خبط و غصے مین لاوے جسکے باعث
حق تعالے انکو خوار و ذلیل کرے اور وہ نخل جو کاٹے گئے انکے نخلستان مین دو قسم تھے جسکو وہ لوگ
لونا معرکتے تھے وہ نہایت زرد رنگ اور اسکے پوست و مغز کی لطافت کا یہ عالم تھا کہ اندر سے خستہ
اسکا صاف نظر آتا تھا یعنے گودے سے گٹھلی دکھائی دیتی تھی اور وہ درخت انکو گلہ عبید و جواری سے بہت
محبوب تر و مرغوب تر تھے پس ان دشمنان خدا نے جب یہ دیکھا کہ انکے نخلستان مین سے اس قسم
کے نخل کاٹے جاتے ہین تو وہ کہنے لگے ای محمد جو کتاب تمھارے پاس نازل ہوئی ہو کیا تمنے اسمین کوئی
حکم زمین پر فساد کرنیکا بھی پایا ہی یا اصلاح کا حکم ہی چنانچہ اس بارہ مین انھون نے اپنے کلام مین بہت
مبالغہ کیا پھر جب وہ ایسے حالات مین منافقین کی نصرت سے بھی مایوس ہوے اور حق تعالی نے انکے
دلون مین رعب و ہیبت ڈالی آخر انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسے اس شرط پر مصالحہ
کیا کہ وہ مدینے سے نکل جاوین اسطرح سے کہ انکے تین تین آدمی مین ایک ایک اونٹ ہو یعنے تین آدمی کے پیچھے
ایک اونٹ ہو کہ اسی پر جو کچھ چاہین مال و خوراک اور پہننے کی چیزین لاد لیجاوین اور سوا اسکے باقی جو کچھ رہ
رہ جاوے (یعنے لادنے سے بچ رہ جاوے) وہ مال انکا نہین ہی بالآخر وہ لوگ اسی قرارداد پر شہر بدر ہوگئے
اور حق تعالے نے ان درختون کی نسبت جو کاٹے گئے تھے یہ آیہ نازل فرمایا مَا قَطَعْتُم مِّن لِّینَةٍ أَوْ تَرَکْتُمُوهَا
قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِیُخْزِیَ الْفَاسِقِینَ یعنے جو کاٹ ڈالے تمنے درخت خرمون کے یا انکو انکے
جڑون پر قائم رہنے دیا تو یہ سب کچھ حکم خدا سے ہی اور تاکہ وہ رسوا و فضیحت کرے فاسقون کو اور انکے حق
مین بمقدمہ اخراج جلا یہ آیت نازل فرمائی وَلَوْلَا أَن کَتَبَ اللَّهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی
الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ یعنے اگر یہ امر نہوتا کہ حق تعالے نے انکے حق مین وطن بدر ہونا مقرر کیا تو البتہ دنیا ہی مین عذاب
کرتا اور انکے لیے آخرت مین عذاب آتش دوزخ ہی غرض وہ لوگ چلے یہان تک کہ سرحد مدینہ سے نکلکر طرف اذر
عات اور اریحا کے گئے جو مواضع شام سے ہین مگر سواے حیی بن اخطب کے کہ وہ ان لوگون کے ساتھ نہ تھا
بلکہ وہ اپنے اہل و عیال اور اپنے بھائی کی اولاد کو ہمراہ لیکر خیبر کو چلا گیا پھر وہان ان سب کو چھوڑ کر خود مکے
مین آیا تو اہل مکہ کو دیکھا کہ مکے سے نکلے تھے اور ارادہ جنگ کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رکھتے مین اور

اور اس سال میں قحط تھا حاصل یہ ہے کہ مکے سے باہر نکلے تھے اور وہ لوگ ابھی کہتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم
سال ہی موافقت میں کرے ہیں یا یہ کہ ہم تمہارے لیے مصلحت و مناسب میں دیکھتے ہیں جو ہم کریں
پس سولے سال فراخ کے لیے تا آنے فراخ سالی کے کہ اسمیں سروحت جرا اُسکا اور دودھ بہت
اور حال یہ ہے کہ ان لوگوں نے زادراہ کے لیے ستو بس لیا تھا اسواسطے اس لشکر کا نام جیش السویق ہوا تھا
لیے لشکر ستہ الا حاجہ جسوقت وہ لوگ باہم مشورہ کر رہے تھے اور اُنکے مشورہ میں یہ بات ٹھہری تھی کہ
مکے میں پھر جاویں ناگاہ اسی حال میں حیی بن اخطب انکے پاس پہونچا تب ان لوگوں نے حیی سے اسکی قوم
کا حال پوچھا اُسنے کہا میں اُنکو درمیان جہر و مدینے کے مستعد چھوڑ آیا ہوں لیے ادھر سے آتے ادھر سے
ادھر آتے جاتے چھوڑ آیا ہوں یہانتک کہ جب تم اُن تک پہونچو تو تم اُنکے ساتھ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کی طرف
حادث اُنھوں نے حال بنی قریظہ کا دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ بنی قریظہ محمدؐ سے مکر و حیلہ کرکے مدینے ہی میں مقیم ہیں جسوقت تم
اُن تک پہونچو گے تو وہ تمہارے شامل ہو جاوینگے آخر اہل مکہ اور ایک سال متوقف رہے بس حکایت بنی نضیر کی ہو چکی

ذکر غزوہ خندق

بعد انقضائے مدت سال تمام کے قریش نے جماعتیں کثیر جمع کیں اور اکثر قبائل عرب سے آنحضرت پر مقرر کیا لینے کو
اور قبائل غطفان و اسد و سلیم و قریش اور جو اُنکی رعایا تھے چنانچہ اُنمیں سے جم غفیر مجتمع ہوئے اور ایک لشکر بنام ہوا
اسوقت یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کو پہونچی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرد مدینے کے خندق کھدوالی اور
جب اصحاب نے دیکھا کہ حضرت کو امر خندق میں کمال اہتمام ہے تو اُنکو معلوم ہوا کہ مشرکین گھیرا چاہتے ہیں اور
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تجویز کیا کہ لوگ جس جس قبیلے سے ایک باپ کی اولاد ہوں گروہ گروہ ہو جاویں
اور ہر ایک گروہ کے لیے خندق سے حد مقرر کر دی کہ ہر گروہ اپنا اپنا حصہ کھودیں چنانچہ سلمان فارسی کہ مرد قوی
ہیکل تھے اُنکے بارہ میں ہر ایک گروہ مہاجرین و انصار نے آپسمیں جھگڑا کیا کہ وہ ہمارے شریک ہوں تب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان میرے اہل بیت میں سے ہیں لیکے حضرت نے نزاع باہم کا فیصلہ کر دیا
پھر جب قوم خندق کھودنے لگے تو ایک پتھر سخت زمین میں عارض و حائل ہوا اور اُن لوگوں پر اُسکے قریب تھے
نکالنا اُسکا سخت دشوار گذرا اس درمیان میں سلمانؓ اُسمیں ہر چند ضرب تبر لگاتے تھے اُسمیں کچھ اثر نکرتا
تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمانؓ کے ہاتھ سے کلند اپنے دست اقدس میں لیکر تین مرتبہ ضرب لگائی کہ وہ
پاش پاش ہو گیا اور اُس پتھر سے سلمان نے ایک ایسا امر مشاہدہ کیا کہ اُنکے سوائے اور سوائے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نے نہیں دیکھا تھا جب اُس پتھر کو لوگوں نے زمین سے باہر نکالا اسوقت
حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب ہم اس پتھر پر چوٹ لگاتے تھے اسوقت اُس سے ہمنے ایک امر عجیب مشاہدہ کیا کہ

بھی دیکھا ہوگا پھر فرمایا ای سلمان کیا تو نے بھی کس امر کو دیکھا ہی سلمان نے کہا ہان قسم ہی اس خدا
کی جسنے آپ پر کتاب کو یعنے قرآن نازل کیا مین نے بھی وہ امر دیکھا ہی فرمایا حضرت نے کہ پہلی ضربت مین
مجکو قریات یمن نظر آئے (یعنے اس پتھر کے اندر) بعد ازان دوسری ضربت مین قصرہاے ابیض مدائن کسرے
کے دکھائی دے اور تیسری ضربت مین شہرہاے روم یعنے شام وغیرہ کو دیکھا اور اسوقت میرے پاس
وحی آئی کہ یہ سب مجھپر مفتوح ہونگے یعنے ان سب پر میری فتح ہوگی پس تم سب خوش ہوا ور آپسمین خوشی کرو
چنانچہ حضرت کی بشارت سے تمام مسلمین خوش ہوے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خندق کی کھودائی
سے فراغت ہوئی اسی عرصہ مین مشرکین آپہونچے اور مدینے کے گرد آ اُترے اور قتال شدید کرنے لگے کہ اصحاب
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گزند پہونچا یعنے بہت سے اصحاب کام آئے پھر مشرکین نے مسلمین کا سخت محاصرہ
کیا کہ جس سے منافقین بدگمان ہوے اور نبی کی شان مین انکو شک ہوا کہ الفاظ بد وکلمات ناشایستہ
سے بے ادبی کرنے لگے چنانچہ انصار مین سے ایک شخص جسکا نام معتب بن قشیر تھا اُٹھکر کہنے لگا کہ محمد نے ہمسے
وعدہ فتح قصرہاے فارس اور فتح شہرہاے روم وچین کا کیا تھا وحال آنکہ ہم مین سے ایک آدمی اپنے مقام سے
پاخانے کو بھی باہر نہین نکل سکتا ہی واللہ یہ سب فریب کی باتین ہین اور اسکی ایسی باتون مین ایک گروہ منافقین
اُسکے شریک وپیرو تھے پس حق تعالے نے انھین کے باب مین یہ آیت نازل فرمائی وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ
فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا یعنے منافق لوگ اور وہ لوگ جنکے دلون مین آزار یعنے جنکے جی مین
بدگمانی ہی کہتے ہین کہ خدا اور رسول نے ہمسے وعدہ نہین کیا مگر فریب کا یا یہ کہ فریب کیا (یعنے خدا اور رسول نے جو کچھ
ہمسے وعدہ کیا وہ سب فریب تھا) اور زعم وگمان کیا ہی مورخین نے کہتے ہین کہ انصار مین سے بنی حارثہ
بن حارث اور بنی سلمہ ان دونون قبیلون نے قصد کیا کہ اپنے مقامون کو خالی کرکے چلے جاوین (یعنے
مورچون کے مقام سے نکل جاوین) پس کہنے لگے یا نبی اللہ ہمارے گھر خالی پڑے ہین یعنے چھت سے
کھلے ہین ہم اندیشہ رکھتے ہین کہ اسمین چور درآئینگے چنانچہ اُنکے باب مین حق تعالی فرماتا ہی کہ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا
عَوْرَةٌ وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا یعنے وہ لوگ کہتے ہین کہ ہمارے مکانات کھلی چھت پڑے ہین وحال آنکہ
وہ کھلی نہین ہین اس بات سے ارادہ انکا سواے فرار کے اور کچھ نہین اور اسیکا ذکر دوسری سورۃ مین اس نہج
سے فرمایا اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِیُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنے جب دو جماعت نے
تم مین سے قصد کیا کہ بودے ہوجاوین نامردی کرین وحال آنکہ خدا انکا مددگار تھا پس چاہیے کہ مومن
خدا ہی پر تکیہ وتوکل کرین پھر وہی لوگ بعد نزول اس آیہ کے یون کہنے لگے کہ ہرگاہ حق تعالے ہمارا والی و
مددگار ہی تو اس صورت مین پہلے ہمنے جس امر کا قصد کیا تھا اب ہم نہین چاہتے ہین کہ وہ قصد کرین یعنے

ات مقام حرگاہ سے چلے جانا) القصہ قریش نے حیی بن اخطب سے کہا کہ تو نے اپنی قوم کی نصرت کا جسے
وعدہ کیا تھا اُسنے اُنسے کہا میں دستور اُسی قول پر قائم ہوں اور قوم میرے کہنے میں ہیں تاکہ میرے کہنے کے منتظر
ہیں جیسا چاہیے اور وہ ہمہ قریب سفر کے طرف قوم بنی قریظہ روانہ ہوا جب پہونچا تو بنی قریظہ کو اس حال میں پایا کہ
وہ چاہتے تھے کہ شہر و شامت رد و حاجت تھے اور وہ آپس میں کہتے تھے کہ اگر حیی تمہارے پاس آوے تو اسکے لیے
یہاں آنے مدد کہ اُسکی شامت اور نحوست ہم تک بھی پہنچے گی جسطرح اُسکی نحوست اُسکے قبیلہ کو پہونچی تھی غرض
کہ جب وہ اُنکے پاس آیا تو انہوں نے اُسکے سامنے سے اپنے دروازے بند کر لیے اور کہنے لگے تو اے حیی
چلا جا یہیں سے جدھر سے آیا اور ہمسے دور ہو جا کہ تو بڑا منحوس ہی تو نے اپنے قبیلہ کو ہلاک کیا ہمکو تجھسے کچھ امید نہیں
ہی اور نہ ہمکو اُس بات کی حاجت ہی جو تو خبر لایا ہی اور حیی انکا واقف کار تھا کہ اُنہوں نے لیے سبت کا کھانا
پکایا ہی تو اس حیلہ سے کہنے لگا کہ تمنے جو مجھپر دروازہ بند کر لیا ہی تو سواے اسکے اور کوئی وجہ نہیں ہی کہ تمکو خوف
ہے کھانے کا ہی میرے تئیں کھانا کھلانے سے تو خدا تمہارا کھانا برباد کرے پھر جب اپنے لئے کھانا پکا
ذکر کرکے غیرت دلائی تو اُس سے وہ شرمندہ ہوے اور دروازہ کھول دیا جب وہ اُنکے گھر میں داخل ہوا
تو شیطان نے اُنکو بہکانے کی قدرت پائی تب حیی نے اُنسے کہا وا اے گروہ بنی قریظہ میں اکیلا ہوکر
لے تک سحرا اُس شخص سے اور اُسکے اصحاب سے بیزار ہوا اب اُنکی ہلاکت کے ایام قریب آگئے ہیں
ہمکو چاہیے کہ آپ خروج کرو اور ساتھ ان قوموں کے قریش کے شریک شامل ہوکر مسلمانوں سے
انتقام لو کہ میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ اگر تم ایسا نکروگے تو قریش بعد فراغ جنگ محمد و اصحاب
محمد سے تمپر جھک پڑینگے اور حال یہ ہی کہ میں تمہاری مدد کے لیے اور قریب دس ہزار مرد جنگ
لایا ہوں کہ انمیں بڑے بڑے اُنکے سردار و مرد ہیں تب بنی قریظہ نے اُسکو جواب دیا وائے تجھپر اے حیی ہم
ستر کس کی بابت سے ڈرتے ہیں کہ وہ بھاگ جاوینگے اور محمد کو ہمپر رکھید چھوڑ جاوینگے اور اُسوقت ہم نقض
کر چکے ہونگے اُس عہد کو جو درمیان ہمارے اور آپکے ہو چکا ہی اور حال یہ ہی کہ نہ ہمارا کوئی مددگار ہی اور نہ ہمارے
پاس کسی قوم میں سے ضعف ہیں اور مالک ہو کر جا کر در صورت اے حیی جو کچھ قوم مسلمین سے ہم پر آفت
آوے گی تمکو کیا ضرر کریگی بلکہ تو اُسوقت اپنے تئیں بچا لیجاویگا ہمکو تو مشورہ دیتا ہی کہ جو حلف و عہد میان
ہمارے اور محمد کے واقع ہوا ہی ہم اُسکو توڑ ڈالیں اس صورت میں اگر انجام اسکا بہتر ہوا تو تیرے لیے ہوگا
اور اگر بُرا ہوا تو ہمپر پڑیگا جسطرح وہ تباہی جو تیری قوم نے تیری شامت اور تیرے گھر والوں کی شامت
سے اٹھائی تھی اُسنے کہا اسیر میں قسم کرتا ہوں توریت کی جسکو خدا نے موسی پر نازل کی ہی اگر لشکر کفر مقابل
محمد و اصحاب محمد سے بھاگ نکلینگے و حال آنکہ میں نہیں دیکھتا ہوں کہ وہ ایسا کریں تو میں تمہارے

پاس اگر تمہارے حصار مین تمہارے ساتھ شریک رہونگا پس جو آفت تم کو پہونچے گی وہی مجھپر بھی پڑے گی
آخر بنی قریظہ نے اس بات پر اُس سے عہد و مواثیق لیا اور کہا خبردار اگر کرتا ہو تو جلد کرتا ہو تو مشرکین کے
پاس جا پھر درمیان ہمارے اور اُنکے سر نو سے حلف مقرر کر اور ستر مرد اُنکے سوارون اور سردارون مین
سے ہمارے پاس حاضر کر کہ وہ ہمارے ساتھ ہمارے حصار مین موجود رہین تا آنکہ جب مشرکین طرف محمدؐ کے
قصد کرین تو ہم بھی اُن سوارون کے پیچھے اُنکی طرف روانہ ہون چنانچہ حیی وہان سے پاس مشرکین کے
گیا اور اُنسے بنی قریظہ کے طرف سے حلف لیا اور اُسکے ہمراہ ابولبابہ القرظی بھی گیا تھا اور حلف اس
شرط پر لیا کہ وہ اپنے سردارون شہسوارون مین سے ستر مرد بنی قریظہ کے پاس روانہ کرین تا کہ اُنکے
حصن حصار مین حاضر رہین اور بنی قریظہ کو مدت دس دن کی فرصت دیوین اسلیے کہ وہ اپنے امور سے فراغت
کرین اور اپنے ہتھیار جمع کرین اور اس مدت مین تم لوگ محمدؐ اور اصحابؓ سے لڑتے رہو اور بنی قریظہ کی طرف
ایک بار رسد بھی بھیجدیوین چنانچہ مشرکین نے یہ سب کچھ قبول کیا تا آنکہ مشرکین اس روز کی مدت تک ایسے گرم
قتال رہے کہ قبل اسکے ایسا نہ لڑے تھے اور ایسا ہوا کہ جسوقت مشرکین زیر و بالائے وادی سے مسلمین
پر وارد ہوے تو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنیکے لیے اپنے لشکر سے تین حصے کیے چنانچہ ابن
اعور السلمی جماعت بنی سعد اور بنی ونیال ہمراہ لیکر بالائے وادی سے رسول خدا صلعم پر آیا اور اُسکے ہمراہ
حارث بن عوف المزنی بھی تھا اور عتبہ بن حصن جماعت بنی فزارہ اور اسد کو لیکر آیا اور سردار بنی اسد
کا اس روز طلحہ بن خویلد الفقعسی تھا کہ اُنکے لیے ابوسفیان نے خندق کے سامنے خیمے استادہ کیے تھے چنانچہ
اس روز مشرکین نے جو ساتھ آنحضرت صلعم کے لڑائی کی تو بالائے وادی اور زیر وادی اور سامنے سے
اور تا غروب آفتاب لڑتے رہے اور اُس روز درمیان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی نماز عصر کے حائل و حارج ہوتے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگون کو نماز عصر سے باز رکھا حق تعالی اُنکے پیٹ اور اُنکے گھر آگ
سے بھرے اور یہ وہ گروہ ہین جنکا ذکر حق تعالی نے قرآن مین کیا ہی اِذْ جَاءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ
الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا یعنے جب گروہ مشرکین تمہارے اوپر سے اور نیچے سے یعنے
بالائے وادی و زیر وادی سے تم پر آئے تھے اور جسوقت آنکھین تمہاری ڈگڈگانے لگی تھین اور تمہارے
جانین حلقوم تک پہونچی تھین اور تم خدا کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرتے تھے اور نوفل بن عبد اللہ
بن المغیرہ اپنے گھوڑے پر سوار بعد غروب آفتاب کے آگے بڑھا تا کہ گھوڑے کو خندق پھند لیجاوے تا گاہ وہ
اور اُسکا گھوڑا دونون خندق مین گر پڑے تو دونون کے عضو عضو بند بند جدا ہو گئے تب ابوسفیان نے حضرت صلعم
کے پاس کہلا بھیجا کہ لاش نوفل کی دیت مین لیئے اُسکے عوض مین سو اونٹ ہم آپکے پاس پیش کرتے ہین اور دیجئے

کہا اے لوگو ہم میں سے کوئی اُٹھا لائے کیونکہ مرد اُنکا سر بریدہ محترم جانتے تھے حضرت علیہ السلام نے جواب
بھیجا کہ تم دیت اسکی ہمارے یہاں بھیجو تم جو اسکو رکھو کیونکہ وہ خبیث و پلید ہے اُسکی دیت بھی نجس ہے ایک ہزار
شام کی لڑائی میں اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین سے زلزلہ شدید و تعب سخت اُٹھایا بعد ازاں
گروہ مشرکین لیے لشکرگاہ کی طرف پھرے اور بہت سی آگ جلائی اور بیٹھے یعنی آگ تاپتے تھے اور آنحضرت صلعم
نے اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کے نام لیکر آواز دی چنانچہ حذیفہ بن یمان کا بھی نام لیا مگر اُن اصحاب میں سے
جنکا جنکا نام پکارا تھا کسی نے جواب نہ دیا تب رسول خدا صلعم اُٹھکر درمیان مسلمانوں کے پھرنے لگے جب حذیفہ
پاس گزرے اور اُنکو پاؤں سے ٹھوکر مار کر فرمایا یہ کون ہے حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ صلعم میں حذیفہ ہوں فرمایا
تو اول شب سے میری آواز سنتا تھا اُنھوں نے کہا ہاں قسم ہے اُس خدا کی جسنے آپ پر کتاب نازل کی ہے میں
آواز آپکی سنتا تھا فرمایا کیا چیز تجھکو جواب دینے سے مانع تھی اُنھوں نے کہا شدت سردی و دہشت تھی جسمیں مبتلا تھا
دیکھیے اِس وجہ سے میری آواز منھ سے نہیں نکلی فرمایا اُٹھو بسم اللہ حذیفہ کھڑے ہوگئے پھر حضرت صلعم نے فرمایا اے
حذیفہ تو لشکر مشرکین کی طرف جا اور اُنکی خبر لا کہ صبح کو اُنکے کیا ارادے ہیں اسلیے کہ مجھکو کچھ خبر اُنکی معلوم ہوئی
اور جب تک تو میرے پاس پھر آوے کوئی خبر وہاں کی یہاں کسی سے ہرگز بیان نہ کرنا تب حذیفہ [illegible] روانہ
ہوئے جب اُنھوں نے پیٹھ پھیری تو حضرت صلعم نے دعا فرمائی اَللّٰہُمَّ احْفَظْ حُذَیْفَۃَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ
یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ یعنی اے پروردگار حذیفہ کی حفاظت کر اُسکے سامنے سے اور اُسکے پیچھے اور اُسکے داہنے اور بائیں
سے پھر حذیفہ جب چلے تو اُنکو نہ سردی کی خبر تھی نہ خوف کا خیال یہاں تک کہ اُنکے ایک غول میں پہنچے کہ وہ ای
آگ کے پاس بیٹھے تاپتے تھے اور باتیں کرتے تھے تب حذیفہ بھی اُنکے پاس بیٹھ گئے اور وہ سمجھتے تھے کہ کوئی غیر اُنکے
اپنوں میں سے جانتے تھے اُسوقت کوئی آنے والا ابوسفیان سے اُنکے پاس آیا اُن لوگوں نے پوچھا پیچھے
پیچھے کیا خبر ہے اُسنے کہا تم میں سے ہر شخص اپنے اپنے ہمنشین و ہم پہلو کا ہاتھ پکڑ لیوے اور پہچان لیوے کہ کوئی
ہر لیوے کوئی غیر آدمی تو نہیں ہے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ تمسے وہ خبر بیان کروں تا تم خوش ہو جاؤ تب ہر شخص
اُنمیں سے ہاتھ اپنے ہم جلیس کا لیوے جو جس سے ملا بیٹھا تھا اُسکا ہاتھ پکڑ لیا تو حذیفہ نے بھی ہاتھ اپنے پاس والے
کا پکڑ لیا پھر اُن لوگوں نے اُس سے مکرر کہا کہ ہم میں سواے ہمارے کوئی غیر نہیں ہے تو اپنی بات بیان کر تب
کہا ابو لبابہ سفیر بنی قریظہ کا اور حیی بن اخطب ہمارے یہاں آئے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ ستر مرد ہم اپنے
یہاں سے اُنکے یہاں بھیج دیویں کہ جب وہ ہمارے لوگ محمدؐ کے طرف چلیں تو بنی قریظہ بھی اُنکے پیچھے مسلمین پر
ہجوم کریں پھر اُنھوں نے پوچھا کیا امر کب ہوگا اُسنے کہا تیسرے روز تب حذیفہ اُس قوم کے پاس سے لوٹے اور ابوسفیا
پر وارد ہوئے اور اُسوقت اُنکے یہاں آگ جل رہی تھی اُس سے ابوسفیان اپنی پیٹھ سینکتا تھا حذیفہ نے قصد کیا کہ

اُسپر اپنا تیر ڈالین مگر وصیت و فہمایش رسول خدا صلعم یاد آگئی تب وہان سے چل کھڑے ہوے تا آنکہ حضور مین نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوے اور اُسوقت حضرت مشغول نماز تھے تو حذیفہ پھر گئے اور حضرت صلعم بعد فراغ
اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور حذیفہ کو بلوایا اور فرمایا حذیفہ ہمسے خبر بیان کر تب حذیفہ نے عرض کی کہ یہود نے
عہدشکنی کی پھر ساری باتین اس قوم کی جسطرح اُنھون نے کہین تھین حذیفہ نے سب بیان کین بعد ازان حذیفہ
نے کہا یا نبی اللہ اس عرصہ مین کہ مین آپ کی طرف متوجہ چلا آتا تھا ناگاہ مین نے دیکھا ایک شخص ایسا
ایسا یعنے اُسکی ہیئت کذائی ایسی تھی وہ اپنی بیٹھ آگ سے سینکتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
وہ ابوسفیان تھا حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کی وصیت نہوتی تو ضرور مین اُسکی پشت مین تیر پار کر دیتا
بعد ازان رسول خدا صلعم نے عبداللہ بن رواحہ اور سعد بن معاذ و خوات بن جبیر کو طرف بنی قریظہ کے روانہ
کیا اور کہا تم انکے پاس جاؤ اور اُنسے کہو تمھاری خبر ہمکو پہونچی ہی کہ تمنے نقض حلف عہدشکنی کی ہی اور اُنسے سوال
مصالحہ کرو اور خدا سے ڈراؤ اور اُنکو اُنکا عہد یاد دلاؤ اور اُنسے کہو جو کچھ تمھارا حال ہمکو معلوم ہوا وہ ہماری
تئین کافی ہی (یعنے زیادہ برین اپنے قصد سے باز رہو) چنانچہ یہ لوگ اُسی رات کو گئے اور اُنکو دیکھا
کہ وہ سطح باب پر یا کہ اندر ڈیوڑھی کے بیٹھے ہین تب اُنسے کہا دروازہ کھولو اُنھون نے دروازہ کھولدیا
یہ لوگ اُنکے پاس داخل ہوے اور جس بات کے لیے یہ لوگ بھیجے گئے تھے وہ پیغام اُنکو پہونچایا تب اُن لوگون
نے جواب دیا کہ تمنے ہمارے بازو توڑ ڈالے پھر اگر تم ہمسے مصالحہ چاہتے ہو تو اُس امر کو ہمارے پھیر دو نہین
تو ہم تمسے بری اور علیحدہ ہین اور تم لوگ کاذب ہو (یعنے از روے دین کے) اور مراد اُنکی توڑے گئے
بازو سے اخوان اُن کے بنو النضیر ہین تب سعد بن معاذ نے کہ اُس قوم کے حلیف تھے (یعنے جاہلیت مین)
کہنے لگے اے گروہ بنی قریظہ مین ڈرتا ہون تمھارے لیے اُس آفت سے جو بنی النضیر نے اُٹھائی بلکہ اُس سے
زیادہ پھر اُنھون نے سعد سے کہا اگر تو کھانا کھایا چاہتا ہی تو اپنے بیٹے کے یہان سے شروع کر سعد نے
کہا اِنَّ مِنَ الْغِذَاءِ مَا ھُوَ خَیْرٌ مِنْ ذٰلِکَ کہ نہین ہی ایسی کوئی غذا جو بہتر ہو اس امر سے یعنے جس امر کے لیے مین آیا ہون
اُس سے کوئی غذا بہتر نہین ہی یا یہ مراد ہی کہ یہ غذا کچھ چیز نہین مگر وہ غذا جو بہتر ہی اس غذا سے یعنے اطاعت نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر سعد نے یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تَشْفِیَ صَدْرِیْ مِنْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ یعنے اے پروردگار
مجھے موت نہ دے یہان تک کہ میرے دل کو بنی قریظہ کی طرف سے تشفی ہو پھر اُسوقت یہود شان مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے ادبی کرنے لگے کہ بد کہتے تھے اور کذب و دروغ گوئی سے نسبت دیتے تھے
اور کہتے تھے کہ محمد نے ہمارے پاس لوگون کو بدرخواست مصالحہ بھیجا ہی اور صلح کا پیام اُسوقت آیا کہ
جب مصیبتین ہماری انتہا کو پہونچین اور یہ مثل کہی اِلْتَقَتْ حَلْقَتَا الْبِطَانِ یعنے دونون کڑیان تنگ گھوڑے

کی مل گئیں (اور یہ کیا یہ بہت بڑا امر ہے) سو ایسا ہرگز نہ ہوگا قسم ہے اُسکی جسکے نام سے قسم کھاتی ہو کہ ہم اپنے عہد
لیواسطے اپنی عداوت کے محمد پر ظاہر کیئے اور القصہ ہم اپنے بھائیوں بنی النضیر کا بدلا لینگے جیسا کہ سعد اور عبداللہ اور
اُنکے ہمراہیوں نے جب یہ دیکھے ایسے کلمات ناشایستہ سُنکے بہت رنج و اذیت پائی تو وہاں سے روانہ ہوئے اور
خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے حضرت آگے بڑھکر خود اُنکے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے
پیچھے کی کیا خبر ہے اُنھوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ اشرار عرب بدترین آدمیوں کے پاس سے آئے
ہوئے ہیں کہ جب سے ہم لوگ آپ کی خدمت سے رخصت ہو کر گئے ایسے سوا سے مکروہات کے اور جیسے کچھ ہم نے
سُنا اور سوا اے قباحات کے ہم نے کچھ نہیں دیکھا بعد ازاں جسطرح جو کچھ اُسے سُنا تھا حضرت سے تمام بیان کیا آپ نے
یہی اس خبر کو مخفی رکھو اور اچھی بات ظاہر کرو اسلیئے کہ لڑائی دھوکھے کا کام ہے بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
عبداللہ وغیرہ کے پاس سے چلے اپنے اصحاب کے قریب آئے تو تکبیر کہی کہا اللہ اکبر تو اصحاب نے بھی تکبیر کہی
پھر حضرت نے تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کی اور اصحاب نے بھی (یعنے تین مرتبہ
صدائے تکبیر بلند ہوئی) تب مشرکین گھبرائے اور کہنے لگے کہ محمد اور اصحاب محمد کو کسی ایسے امر کی خبر آئی
ہے کہ اُس بات نے انکو خوش کر دیا ہے اور اصحاب نے عرض کی یا نبی اللہ کیا آپ کو خوشخبری آئی تب حضرت نے
اُن تینوں صحابیوں یعنے عبداللہ و سعد و خوات کو بلوایا اور فرمایا اپنے بھائیوں سے احوال بیان کر دو پس
عبداللہ بن رواحہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ یہود تمہارے حلیف ارادہ رکھتے ہیں اور مشرکین سے
کہلا بھیجا کہ وہ ستر مرد اپنے سرداروں اور شہسواروں میں سے آل یہود بنی قریظہ کے پاس بھیجیں اور جب
وہ ستر آدمی اُنکے حصار میں داخل ہوں تو انکی گردنیں ماریں بعد ازاں ہماری طرف آویں پھر
مشرکین پر ہماری مدد کریں پس صبح ہوتے ہی ہم مشرکین کو مار لینگے انشاء اللہ تعالے اور ایسا ہوا کہ
ایک شخص قبیلہ اشجع سے جسکا نام نعیم بن مسعود تھا حضرت کی صف جماعت میں وہ مشرکوں کا جاسوس تھا
پس اُسنے یہ بات سُنی اور کفار اُس جاسوس کے منتظر تھے تب جاسوس اُنکے پاس گیا اُنھوں نے پوچھا
ای نعیم تیرے پیچھے کیا خبر ہے اور لشکر محمد میں یہ صدا کیسی بلند تھی اُسنے کہا میں تمہارے پاس یقینی خبر لایا
ہوں تم اس بات کے قریب ہو کہ اپنے اشراف میں سے ستر آدمیوں کو ہلاک کر دو گے یہ سنکر وہ گھبرائے
اور پوچھا وہ کونسی خبر ہے لا ابا لک یہ کلمہ مدح و ذم دونوں کو شامل ہوتا ہے یعنے تیرا کوئی باپ نہیں یا
کہ تیرا باپ مرے اُسنے کہا محمد نے تین آدمیوں کو ایک ساتھ ہی قریظہ کے پاس بھیجا تھا تا وہ دیکھیں دریافت
کریں کہ بنی قریظہ اُنکے ساتھی ہیں یا تمہارے ساتھی ہیں تب وہ تینوں فرستادے یہود کے پاس سے پھر کر
محمد کے پاس آئے اور اُنکی خبریاں کر کے تھے میں خود سنتا تھا کہ بنی قریظہ نے خوب تیسے اس بات پر مصالحہ کیا ہے کہ

تم اپنے یہان کے سردارون اور سوارون مین سے ستر آدمی انکی طرف بھیجو پس جب وہ سوار آئینگے حصار مین داخل
ہون تو انکو قتل کرین بعد ازان وہ سب محمد کے پاس آوین اور تمھارے اوپر انکی مدد کرین تب ابو سفیان یہ بات سنکر
بولا قسم ہے لات وعزی کی یہ نعیم یعنے یہ صدا یہ بات سچ ہے ابو سفیان نے کہا کہ اس بات مین یہود نے عہد شکنی کی خدا انپر لعنت
کرے اور ان سردارون نے (یعنے جو بنی قریظہ کی ہمراہی کو تعینات ہوئے تھے) انکار کیا اور کہا کہ ہم انکے حصن حصار
مین ہرگز نجاوینگے تب ابو سفیان نے ابو لبابہ سے جو سردار بنی قریظہ کا تھا کہلا بھیجا کہ ای ابو لبابہ یہان ہماری اقامت
کو طول ہوا کہ ہم اس شخص یعنے محمد کا محاصرہ کیے ہوے ہین اور اب میری راے مین مناسب یہ ہے کہ تم کل صبح کو محمد پر
قصد کرو اور وہ لوگ بھی جاوین جو تمسے قریب ہون کیونکہ مین نچھوڑون گا کہ بعد میرے تم میرے پیچھے رہو ابو لبابہ
نے جواب کہلا بھیجا کہ کل روز سبت ہے ہم قتال نہین کر سکتے ہین اور ہم کوئی کام روز سبت نہین کرتے ہین یہ
سنکر وہ فرستادہ ابو سفیان کا واپس آیا اور خبر لایا کہ ابو لبابہ اور اسکے ہمراہی گمان اس بات کا رکھتے ہین کہ وہ
لوگ یوم السبت قتال نہین کر سکتے یہ سنکر ابو سفیان غضب مین آیا اور نعیم مخبر کی بات کو سچ جانا پھر ابو سفیان
نے دوبارہ آدمی بھیجا اور پکار کہلا بھیجا کہ اس سبت کی عوض کسی اور دن سبت کر لینا یعنے اسکے بدلے اور دن سبت
منا لینا کیونکہ کل قتال لابد ہوگا اگر نہ ہو قسم ہے لات وعزی کی اگر ہم کل لڑنے کو جاوین اور تم ہمارے ساتھ نکلو گے تو ہم
تمھاری حمایت سے علیحدہ ہو جاوینگے اور قبل محمد کے پہلے ہم تمھین سے لڑائی شروع کرینگے پس فرستادہ ابو سفیان
کا ابی لبابہ کے پاس یہ پیام لایا یہ سنکے ابو لبابہ غضب مین آیا اور قاصد سے بولا جسنے تجھے بھیجا ہے بے عقل ہے کیا
ابو سفیان کی یہ راے ہے کہ ہم اسکی پاس خاطر سے اپنے سبت کے روز سے تجاوز کرینگے کہ ہر آئینہ ہم مین سے ایک قوم نے
سبت مین تجاوز کی تھی تو اسپر حق تعالی نے غضب نازل کیا کہ وہ سب بہیئت بوزنہ وخوک ہو گئے لہذا ہم ڈرتے ہین
کہ اگر کل کے روز ہم اطاعت ابو سفیان کی کرین تو ہم بھی اسی طرح مسوخات مین سے ہو جاوین یہ سنکر فرستادہ
ابو سفیان کا واپس آیا اور جواب لایا کہ ابو لبابہ اور اسکے ہمراہیون کا یہ گمان ہے کہ آگے یہود مین سے جن لوگون نے
اپنے سبت مین تجاوز وتعدی کی تھی وہ لوگ بندر اور سور ہو گئے تھے اس خوف سے ہم اطاعت ابو سفیان کی نکرینگے
اور اپنے سبت مین تجاوز نکرینگے اگر ابو سفیان کو منظور ہو تو تا انقضاے یوم سبت تاخیر کرے تب ابو سفیان کھڑا ہوا اور اپنے لشکر مین ندا کی
ای معشر قریش اور جو لوگ یہان حاضر ہون آگاہ ہو مین تمکو خبر دیتا ہون سواے اسکے نہین ہے کہ ہم بندر اور
سور کی نصرت کا انتظار کرتے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِنْ حِلْفِ بَنِی قُرَیْظَۃَ یعنے ای پروردگار مین تیری طرف ہون
اور حلف بنی قریظہ سے علیحدہ وبیزار ہوتا ہون ای قریش صبح کو محمد کی طرف عزم کرو اور خندق سے نہ ہٹو یہان تک
کہ تمھارے تئین اول صبح فرصت ہو جاوے چنانچہ خبر اس بات کی جو ابو سفیان نے کہی تھی اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو مسلمین کے دلون مین اندیشہ ہوا اور منافقون نے یقین کیا (یعنے مشرکین ضرور غلبہ کرینگے

پھر جب حق تعالے نے ضعف و ناتوانی مومنین اور زور کوشش اُنکی اُس کام میں جسمیں وہ تھے ملاحظہ فرمائی اُسوقت
اُنکے دلوں پر تسکین و تسلی نازل کی کہ اُنکے مدد کے لیے لشکر ملائکہ کا بھیجا اور لشکر کفار پر آسمان سے ایک ایسی شدت کی
ایسی آندھی چلائی کہ اُنکا کوئی ڈیرہ خیمہ چھوڑا مگر یہ کہ اُسکو زمین پر بچھا دیا اور اُنکے یہاں کچھ آگ باقی نہ رہی مگر یہ کہ بجھا
دیئے اُس آندھی نے خیمے گرا دیئے اور آگ تمام لشکر کی اُڑا لیگئی جس سے ایذا سردی کی بہت ہوئی پھر کفار کے
ایسے لشکر میں صدائے تکبیر ملائکہ کی سنی اور گھوڑے وغیرہ جانور لشکر کے سب تُڑا کر چھوٹ گئے اور حق تعالے نے
اُنکے دلوں میں رعب و ہیبت ڈال دی اُس وقت طلیحہ بن خویلد برادر ہی تقعس کھڑا ہوا اور لشکر میں پکار دیا
کہ اے قوم بیشک محمد نے ابتدا شر کو ظاہر کیا یعنے شروع کیا فَالنَّجَا النَّجَا یعنے بس بچو اور بچاؤ اپنے تئیں اور ہر قوم کے
سالار نے اپنے اپنے قافلے میں کوچ پکار دیا پھر لوگوں نے کوچ کر دی اور اپنے بار اسباب کو ہلکا کر دیا کہ بقیہ
اسباب کو چھوڑ دیا اور وہ لوگ صدائے تکبیر بدستور سنتے تھے اور آندھی برابر چل رہی تھی اور اُس آندھی
کی شدت میں کوئی خیر اُنکو نظر میں آتی تھی یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلے وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ
اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا یعنے کافی ہوا حق تعالے مومنین کے تئیں لڑائی میں اور حق تعالے قوی اور غالب ہے القصہ
آندھی برابر جاتی رہی اور کفار کے پیچھے پیچھے ملائکہ علی الاتصال تکبیر کرتے رہے یہاں تک کہ وہ [illegible]
کے دوراہے یعنے موڑ پر ہو پہنچے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے مومنین کو تحمل مشقت سے اپنے مقام پر آرام

ذکر غزوۂ بنی قریظہ

جس عرصے میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر دھوتے تھے ناگاہ جبرئیل علیہ السلام نزدیک مسجد کے
ہی تلوار میان سے کھینچے ہوئے آکھڑے ہوئے اُنکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلعم نے دیکھا اور
بولیں یا رسول اللہ یہ دیکھیے کہ دحیہ کلبی شمشیر برہنہ قریب مسجد کھڑے ہیں یہ سُنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے حال معلوم کیا یعنے کہ یہ حلیہ جبرئیل کا ہے اسیوقت حضرت صلعم اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے جبرئیل
کیا خبر ہے جبرئیل نے کہا یا محمد حق تعالے آپ سے سلام کہتا ہے اور تحقیق حق سبحانہ تعالے آپکو حکم کرتا ہے کہ آج ہی آپ بنی
قریظہ پر جائیے کہ حق تعالے اُنکو کچلکر مارنے والا ہے جسطرح ٹیک مارنا انڈے کا زمین سخت اور پتھر پر تب حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمین میں حکم پکار دیا کہ اپنے ہتھیاروں کو مشقت سخت اور امتحان صعوبت پر
اُٹھالو پس یہ حکم سنکر سب نے اپنے ہتھیار اُٹھا لیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُپر ایک شخص کو امیر مقرر
کر دیا کہ وہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہاں تک کہ حصن بنی قریظہ تک پہونچے اور حال یہ ہے کہ حیی
بن اخطب نابر اُس قول قرار کے جو بنی قریظہ سے استحکام کیا تھا اُنکے پاس ہوکر اُنکے ساتھ حصار میں جا بیٹھا
چنانچہ مسلمین قتال کرنے لگے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص انصاری شہید ہوا اور ایسا ہوا

کہ بعد روانگی لشکر طرف بنی قریظہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دولتسرا مین تشریف لے گئے اور سر دھویا اور اپنی
حاجات سے فارغ ہوکر روانہ بطرف لشکر ہوے اور حال یہود کا یہ تھا کہ مسلمانون کو عیب لگاتے تھے اور عار دلاتے
تھے بکذب وسحر یعنے انکو کاذب و ساحر کہتے تھے اور شان مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حق مین ازواج نبی کے ہجو
کرتے تھے پھر جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے اصحابؓ کے پہونچے تو ایک شخص مہاجرین مین سے حضرت
کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ حق تعالے مجکو آپ پر فدا کرے آپ ذرا کنارے رہیے فرمایا کسلیے پھر فرمایا
مین گمان کرتا ہون کہ میرے حق مین تو نے یہود سے اذیت کی باتین بہت سنین پس تو ناگوار رکھتا ہے اس بات
کو کہ مین اسکو سنون تب اُس مہاجر نے عرض کی البتہ بعضی باتین اسی طرح کی تھین پھر حضرتؐ نے فرمایا البتہ اگر
مجھے وہ دیکھینگے تو جو کچھ تو نے سنا ہے اُسمین سے کچھ نہ کہین گے بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اہل حصن سے چند آدمیون کو انکے نام لیکر آواز دی کہ یا ابا لبابہ و یا حیے اور ای شعبہ کہ یہ لوگ اشراف اہل
حصن مین سے تھے تب یہ لوگ حضرت کو جھانکنے لگے اور نظر آے اور کہنے لگے ای ابو القاسم کیا چاہتے ہو کیا
کہتے ہو فرمایا ای بندرون کے بھائیو اور رسوا کرے خدا انکو اپنی رحمت سے دور اور خراب کرے اُن لوگون نے جواب دیا
ای ابو القاسم آپ تو واللہ فحش گو نتھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمات اسلیے کہے تا وہ لوگ حضرت
سے دور ہوجاوین اور انکو باتین ایذا دہی کی سنا وین سو یہ ایسا ہی ہوا یعنے پھر انکی طرف سے کوئی بات ایذا
دینے والی کسی نے نہین سنی بعد ازان اکیس شب یعنے اکیس روز لڑائی ہوتی رہی اور اس مدت مین
منافقین اُن یہود سے کہلا بھیجتے تھے کہ حاضر نہونا محمدؐ کے پاس اور اگر وہ ارادہ کرین تمھین نکال دینے کا
تو ہرگز تم نہ نکلنا مدینے سے قسم ہے اُس ذات کی جسکے نام سے حلف کیا جاتا ہے اگر محمدؐ سواے لڑائی کے
مانینگے تو ہم تمھاری اعانت کرینگے اپنی جان سے اور بمدد سلاح سے اور ہم تمھارے ساتھ اپنی جانین صرف
کرینگے اور تمھارے بارہ مین ہم کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم نکال دیے گئے تو ہم بھی تمھارے بعد
مدینے مین نہ ٹھہرینگے مگر تھوڑی دیر یا تھوڑے دن یہانتک کہ ہم تمسے آملینگے پس یہی معنی ہین قول
خداے عز وجل کے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِہِمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَہْلِ الْکِتَابِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ
لَنَخْرُجَنَّ مَعَکُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْکُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّکُمْ وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّہُمْ لَکَاذِبُوْنَ ۝ لَئِنْ اُخْرِجُوْا
لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَہُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَہُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْہُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ یعنے کیا تو نے نہین
دیکھا اُن لوگون کو جو منافق ہین کہ وہ اپنے اُن بھائیون سے کہتے ہین جو کافر ہین اہل کتاب مین سے
کہ اگر تم نکالے جاؤگے تو ہم بھی تمھارے ساتھ ضرور نکل جاوینگے اور ہم تمھارے بارہ مین کبھی کسیکی
اطاعت نکرینگے اور اگر تم لڑوگے تو ہم تمھاری نصرت کرینگے وحال آنکہ خدا شاہد ہے کہ ہر آئینہ وہ

کی دعا ہیں اگر وہ گروہ اہل کتاب نکالے جاویں تو یہ ساتھ اُن کے ساتھ نکلیں اور اگر وہ اقتال کریں تو یہ انکی مدد کرینگے اور اگر مدد کرینگے بھی تو بیٹھ پھیر کر بھاگیں گے بعد اس پھر کوئی اُن کی مدد نکریگا اور جس وقت بنی نضیر منافقین سے مایوس ہوئے تو حق تعالے نے یہود کے دلوں میں رعب و ہیبت ڈالی تب اُن لوگوں نے سوال کیا کہ ہم لیے بھائیون بنی النضیر کے پاس اذرعات اور اریحا کو چلے جاویں مگر اُسی سترہ آدمی بنی النضیر نے نکلنے کے روز مصالحہ کیا تھا پس اس بات کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کیا مگر یہ کہ حکم پر حاضر ہوں اس صورت میں اگر چاہو نگا قبول کرونگا چاہونگا نکال دونگا تب اُنھوں نے کہا کہ قبیلہ اوس سے فلان شخص کو ہمارے پاس بھیجیے اسلیے کہ وہ انکا خیرخواہ تھا پس وہ اُنکے پاس آیا تو وہ لوگ کہنے لگے ای فلاں ہم حکم محمد پر قلعہ سے اُتریں اُسنے کہا ہاں مگر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا اس سے مراد اُسکی یہ تھی کہ ذبح ہوجاؤ گے چنانچہ اُن لوگوں نے حکم پر حاضر ہونے سے انکار کیا اسوقت حق سبحانہ تعالے نے ایسے نبی پر وحی نازل کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس شخص کے حال سے خبر دی فرمایا لَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ یعنے رنج میں نڈالیں تجکو وہ لوگ جو کفر میں بڑی دوڑ کرتے ہین کہ وہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو زبانی کہتے ہین ہم ایمان لائے و حال آنکہ اُنکے دل ایمان نہین لائے یعنے ایسے لوگوں کی باتوں پر تو غم نکھا تعداد اس یہود نے بنی الاوس اپنے حلیف کے پاس کسیکو بھیجا اور اُنسے کہلا بھیجا کہ تم کیوں نہیں نفع لیتے ہو اپنے بھائیوں کے لیے یعنے ہمارے لیے جیسا کہ قبیلہ خزرج نے اپنے بھائیوں کے لیے لیا تھا تب بنوالاوس پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گئے پاس الذ آپ ہمارے حلیفوں سے کیوں قبول نہیں کرتے جیسا آپ نے خزرجیوں کے حلیفوں سے قبول کیا ہے فرمایا ای گروہ اوس کیا تم اپنے حلیفوں کے حق میں اس بات سے راضی نہین ہو کہ میں درمیان لنے اور اُنکے کسی شخص کو حکم مقرر کروں اُنھوں نے کہا بہت اچھا فرمایا اُسے کہو کہ اوس میں سے جسکو چاہیں اختیار و پسند کرلیں تب اُنھوں نے سعد بن معاذ کو قبول کیا اور اختیار کرنا اُنکا سعد کو موجب ارادہ الٰہی کے ہوا جیسا جانتے مقدر کیا تھا یعنے عوض اُنکی سرتابی کے) اور سعد اُپر از راہ عصب و عقہ کے شدید ترین مردم تھے اور یہ باعث اُنکے اُس قول کا تھا کہ جب وہ اُنکے پاس پیغام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائے تو اُنھوں نے رات کو اُسکو وہ باتیں کہی تھیں تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد سے فرمایا کہ اس قوم نے تجکو حکم اختیار کیا ہے پس تو درمیان میرے اور اُنکے حکم یعنے فیصلہ کر چنانچہ سعد نے دونوں جانب سے عہد و میثاق اس امر کا لیا کہ میرے فیصلہ کو قبول کریں گے جو میں فیصلہ کروں الیٰ آخرہ

ہوں تب فریقین نے بات پر عہد کیا اُسوقت سعد نے بنی قریظہ کو حکم کیا کہ حصار سے اُترآؤ اور ہتھیار رکھدو
پس اُن لوگوں نے ایسا ہی کیا پھر سعد نے اُنکے حق میں یہ حکم کیا کہ اُنمیں جو مقاتل ہیں یعنے جو لڑنے والے
ہیں وہ قتل کیجاویں اور اطفال و زنان بندی میں لیے جاویں تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے تحقیق کہ تیرے اس حکم سے حق تعالے اور ملائکہ اور سارے
مؤمن راضی ہوے اور اسی امر کا میں بھی مامور ہوا ہوں آخر اُنکی مشکیں باندھی گئیں اور قتل کیے گئے
اور راوی نے کہا جسوقت حیی بن اخطب حاضر کیا گیا تو اُس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ای حیی کیا تجکو خدا نے خوار نہیں کیا اُسنے کہا ہر ذی روح ذائقہ موت کا پانے والا ہے اور میرے
لیے بھی ایک وقت معین تھا کہ میں اُس سے تجاوز نہیں کرسکتا اور تمھاری ضد و عداوت پر میں اپنے نفس کو
ملامت نہیں کرتا ہوں اور میں آج وقت فراق دنیا کے گواہی دیتا ہوں اُس بات کی کہ تم کاذب ہو اور بیشبہ
میں تمھارا دشمن ہوں پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم اُسکے قتل کا کیا تاآنکہ وہ قریب احجار الزیت
کے جو مدینے میں بازار کی جگہ ہے مارا گیا پھر حق تعالے نے یہ آیہ اپنے نبی پر نازل کیا وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ
مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَیَاصِیْهِمْ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِیْقًا وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ
وَدِیَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا یعنے جو لوگ مددگار کفار تھے اہل کتاب میں سے اُنکو حق تعالے نے
اُنکی گڑھیوں سے نیچے اُتار دیا اور اُنکے دلوں میں ہیبت ڈالی کہ تم اُنمیں سے ایک فریق کو قتل کرتے تھے
اور ایک فریق کو تمنے بندی بنایا اور تمکو وارث کیا اُنکی زمین اور ملک اور اُنکے اموال کا اور اُس زمین کا
جسپر تمھارا پانوں نہیں پڑا تھا اور وہ زمین کہ جسکو تمنے نہیں روندا تھا خیبر ہے جسکا وعدہ حق تعالے
نے دو مرتبہ قرآن میں کیا تھا اور اُس روز بنی قریظہ کی بندی سات سو پچاس آدمی کی تھی اُسوقت عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ان بندیوں کا پانچ حصہ آپ کیوں نہیں کر ڈالتے جیساکہ روز
بدر وہاں کی غنیمت کا آپ نے پانچ حصہ کیا تھا یعنے پانچواں حصہ خمس نبی کا اور چار حصہ تقسیم برائے مسلمین
فرمایا میں اسکا پانچ حصہ نکرونگا بلکہ یہ وہ چیز ہے جسکو حق تعالے نے خاص میرے لیے بلا شرکت غیرے مقرر
فرمایا ہے اُسمیں مومنین کی شرکت نہیں ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی
فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی یعنے جو غنیمت کہ حق تعالے اپنے نبی کو اہل قُریٰ سے دلاوی وہ مخصوص
ہے واسطے خدا کے اور مخصوص ہے واسطے رسول خدا اور واسطے اقربا کے پس مراد اہل قریٰ سے قریظہ
والنضیر و فدک و خیبر ہے اور قریے عربیہ ہیں جسکا وعدہ حق تعالے نے قبل از فتح فرمایا تھا چنانچہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسباب بنی قریظہ میں سے توشہ گھوڑے لے لیے اور اُنکو لیجے اہل میں تقسیم

کر دیے اور باقی مال اور بندیوں سے دو نصف کیے ایک نصف تو سعد بن عبادہ کر کے تمام اطراف
روانہ کیا اور ایک نصف انس بن قبطی کو تفویض کر کے طرف زمین سلطان کے بھیجا اور حکم کیا کہ بدلے
میں مدینہ گھوڑے لاویں آخر انھوں نے ایسا ہی کیا کہ اچھے اچھے ترت ترت گھوڑے بہم پہونچائے
پس ان گھوڑوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان مومنین کے واسطے جہاد کے مقرر رکھا اور ریحانہ
کے ایک خمس سے جو میراحصہ تھا میں نے مومنین کی طرف لگا دیا اور خمس ڈیڑھ سو کا مال تھا لیس تھا کرمکہ اعرابی تھی تر…

ذکر غزوہ بنی لحیان

بعد ازاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں مقیم رہے جب تک جا ڑے گیا اور پسینے کی ماہ رجب کا اتفاق
پھر حضرت نے خروج کیا اور ارادہ کیا طرف بنی لحیان کے تا آنکہ ان سے مقابلہ کیا اور خدا نے انکو شکست دی
اور انکو قتل کیا اور پراگندہ کر دیا انکو مسلمانوں کے گروہ سے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے
پیچھے سوار بھیجے کہ وہ انکو مارتے بھگاتے ہوئے موضع تنعیم تک پہونچا دیا کہ جسکے سبب خدا نے اہل کفر کو
ذلیل و خوار کیا اور چند شب حضرت علیہ السلام نے بنی لحیان کے مقاموں میں مقام کیا بعد ازاں مدینے
کو پھر آئے اور کعب بن مالک انصاری نے اس باب میں اشعار کہے تھے جسکا مضمون یہ ہے کہ جب قیام
کیے مقام مریسیع میں چند شب یعنی تھے اسمقام میں چند شب قیام کیا ہمراہ لشکر جرار جو کہ لشکر وسیلہ
ہاتھ پانوں کے پیش آنے والے ہیں اور تھے تمام گردش و تلاش میں ہر چند کوشش کی ہر طرف بنی لحیان کو نہ پایا
کہ وہ بھی شامل ہلاک ہونے والوں کے ہوتا - اور فرات بن حیان ایک شخص تھا بنی عجل سے اور اسکے پاس
ایک عورت تھی یعنی اسکی زوجہ تھی قبائل قریش سے اور وہ شخص شدید العداوت تھا واسطے رسول خدا صلعم
کے یعنی حضرت سے سخت عداوت رکھتا تھا پھر بعد اسکے اُسنے توبہ کی اور صالح ہوا اور رسول خدا صلعم سالماً
و غانماً یعنی سلامت با غنیمت مدینے کے طرف پھرے یہاں تک کہ حضرت جب اثنائے راہ میں تھے تو خدا نے ایک
(یعنی بنو لحیان پر جو متفرق ہو گئے تھے) ایک سخت آندھی بھیجی کہ وہ اُس سے اپنی ہلاکت کو ڈرے اور وہ اس
شدت کی آندھی تھی کہ لوگ خاک گرد میں چھپ گئے تھے اور اُسی آندھی میں اُسی رات کو ناقہ حضرت کا گم گیا
تھا اور وہ دستیاب نہوا تھا یہاں تک کہ جب صبح ہوئی اور آندھی تھمی اُسوقت لوگوں نے عرض کی یا
رسول اللہ یہ کیسی آندھی تھی فرمایا یہ آندھی بسبب موت ایک شخص کے تھی یعنی اُسکے مرنے کی آندھی تھی
اور وہ شخص منافقین میں سرداران اہل نفاق سے تھا وہ مدینے میں مر گیا ہے اصحاب نے عرض کی یا
رسول اللہ وہ کون تھا فرمایا وہ رفاعہ بن تابوت تھا بنی قینقاع سے حالانکہ یہ خبریں ہی تھی اور ایک شخص تھا انصار…

مین سے اور وہ جماعت اصحاب مین تھا اُسنے کہا محمد گمان رکھتے ہین کہ وہ حال غیب جانتے ہین اور جو بات کل
ہونے والی ہو اُسکی خبر ہمکو دیتے ہین وحال آنکہ وہ نہین جانتے ہین کہ اُنکا ناقہ کہان ہو بھلا جو شخص اُنکے پاس آسمان سے غیب
کی خبر لاتا ہو وہ کیون نہین اُس ناقہ کی بھی خبر دیتا ہو پس ایک وہ شخص اُسکے یارون مین بولا خاموش ہو واللہ اگر
محمد اس بات کو جانین گے تو وہ کہین گے کہ اس باب مین مجھپر وحی آئی ہو تب وہ شخص اپنے یارون کے پاس سے
اٹھکر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا تو دیکھا کہ حضرت اپنے اصحاب سے وہی باتین بیان
کر رہے تھے جو کچھ کہ وہ شخص اپنے یارون مین کہتا تھا اور ناگاہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسوقت
فرماتے تھے کہ ایک شخص منافقین مین سے مجھپر شماتت کرتا ہو اور گم ہونے سے میرے ناقہ کے خوش ہوتا ہو اور
کہتا ہو کیا محمد کو گمان ہو کہ وہ غیب جانتے ہین بھلا وہ شخص جو اُنکے پاس نبی لاتا ہو وہ ہی کیون نہین خبر ناقہ
کی دیتا ہو اور کیون نہین بتاتا ہو کہ وہ ناقہ کس جگہ ہو اور قسم ہو مجکو اپنی زندگانی کی وہ جھوٹا گمان کرتا ہو اس
بات کا کہ مین غیب جانتا ہون وحال آنکہ مین غیب نہین جانتا البتہ مجھے خبر دی ہو حق تعالے نے اُس جگہ سے
جہان میرا ناقہ ہو پس وہ ناقہ اس شعب مین نکیل اُسکی ایک درخت مین اٹک گئی ہو یہ سنکے لوگ دوڑتے
ہوے شعب کی طرف نکلے ناگاہ دیکھا کہ مہار اُس ناقہ کی جسطرح حضرت نے کہا تھا ایک درخت مین لٹکی ہو
تا آنکہ لوگ اُس ناقہ کو لے آئے اور وہ منافق دیکھ رہا تھا آخر وہ اُسیوقت اُسجگہ ایمان لایا اور حضرت کی
تصدیق کی اور اپنے یارون پاس پھر آیا اُنکو اُسی جگہ جہان چھوڑ گیا تھا بیٹھا پایا اور اُنسے کہا مین تمھین خدا
کی یاد دلاتا ہون یعنے اُسکی قسم دیتا ہون کہ آیا کوئی تم مین سے اپنی جگہ سے اُٹھا تھا یا میری اُس بات
کا میرے پیچھے کسی سے ذکر کیا ہو (یعنے کوئی اپنی جگہ سے اُٹھا نہین اور میری بات کسی سے
کہی تو نہین) اُنھون نے کہا اللہم ایسا نہین ہوا تب اُسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہ محمد رسول
خدا ہین لیکن مین ہرگز اسلام نہین لایا تھا الا آجکے روز اُن لوگون نے پوچھا اسکا باعث کیا ہوا اُسنے
کہا مین نے محمد کو جا کر دیکھا تو وہ اپنے اصحاب سے وہی ذکر کر رہے تھے جو باتین مین نے تمسے کی
تھین پس مین گواہی دیتا ہون کہ البتہ حق تعالے نے اُسکو آگاہ و مطلع کر دیا اور وہ صادق ہی
ہین بعد ازان حضرت نے اُس منزل سے کوچ کیا یہانتک کہ جب مدینے کے قریب پہونچے تو دو آدمیون
نے آپسمین مجادلہ کیا اور ایک اُن دونون مین بنی عامر سے تھا اور دوسرا جہینہ سے پس عبد اللہ بن ابی
نے مدد کی اپنے حلیف کی جو جہینہ سے تھا اور نصرت کی عامری کی ایک شخص نے مہاجرین مین سے کہ اُسکا نام جعال تھا کہ
وہ فقرائے مومنین سے تھے پس عبد اللہ بن ابی نے اس بات سے تعجب کیا اور کہنے لگا کہ جعال اب تو اس
مرتبہ کو پہونچا یعنے تو میرے مقابلے مین عامری کی مدد کرتا ہو جعال نے کہا اس کام کے کرنے مین کون

مجکو وہ چیز پہنچی ہے زبان جمال کی عبد اللہ بن ابی نے جمال سے کہا کہ مثل میری اور
مثل تیری ویسی ہی ہے جیسی اگلے لوگوں نے کہی ہے کہ سمن کلبک یاکلک یعنے اپنے کتے کو فربہ کر کہ وہی تیرا
گوشت کھاوے گا۔ ہے قسم ہے اسکی جسکی عبد اللہ قسم کرتا ہے کہ میں تجھکو چھوڑ دونگا کہ تو میرے ہم
میں بیٹے اور مال کے لیے۔ تو اس جمال سے تب اُس سے جہجال نے کہا کوئی ایسا نہیں ہے اور جہجال نے
معلوم کر لیا جو کچھ عبد اللہ نے اس بات سے اشارہ اور طعنہ کیا پھر جہجال نے کہا کہ میں جا کے انکے پاس ہو
تب عبد اللہ اپنے یاروں پاس گیا اور غصہ و غضب میں تھا اور قوم سے کہنے لگا اگر تم اپنے کھانے کو ان
لوگوں سے روک رکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ یہ لوگ وہ ہیں کہ جب تمنے انکو اپنا کھانا کھلایا آخر وہ تمہاری
ہی گردنوں پر سوار ہو بیٹھے اور یہ لوگ قریب ہیں اس بات کے لیے الّا نہیں کہ محمد کو چھوڑ کر اپنے اقربا اور
ساتھ بھاگیں گے اور جب یہ لوگ اُنکے گرد سے الگ ہو جاوینگے تو پھر کچھ نفع نہ دینگے یعنے کام نہ آوینگے
اور اسیطرح عبد اللہ اپنے یاروں پر بہت غصہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر جہجال محمد کے پاس جا کر میرا
شکوہ کریگا و شکایت کریگا۔ گمان کرے کہ میں ظالم ہوں اور واللہ قسم مجکو اسی رنج کا کہ میں ظالم ہوں
جب کہ ہم محمد کو مکہ سے لائے وہاں کہ انکو انکی قوم نے وہاں سے نکال دیا تھا اور ہمنے انکو برابر اپنی
جانوں کے آرام دیا اور ہمنے انکو اپنی گردنوں پر مالک و حاکم بنایا واللہ اگر ہم مدینہ میں پھر کر جاوینگے
تو وہاں سے محمد کو نکال دینگے اور ہم اسے اور کسی کو اپنوں میں سے رئیس مقرر کرینگے اور اس قول سے وہ عدو
خدا اپنے تئیں مراد لیتا تھا یعنے میں حاکم مقرر ہونگا اور وہ گمان رکھتا تھا کہ وہ [illegible]
اپنی قوم کے محمد سے اور آپکے اصحاب سے زیادہ تر عزت دار اور انکے عالم تر ہے چنانچہ اُسکی ان باتوں
کو زید بن ارقم انصاری نے سنا اور وہ ان دنوں جوان تھے تو انھوں نے کہا واللہ تو ہی ذلیل و حقیر اور
مبغض ہے اپنی قوم میں یعنے تیری قوم خود تجھسے عداوت رکھتی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جناب
سے یعنے فضل خدا سے مرتبہ عزت و کرامت پر ہیں اور مسلمین کیطرف سے مقام مودت و محبت میں ہیں یعنے
محبوب ہیں پھر اس سے کہا واللہ اسکے بعد تیرے ساتھ دوستی نہ رکھونگا اور تجھکو اپنا دوست نہ جانونگا
تب عبد اللہ بن ابی نے زید سے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے میں تو کھیل کی باتیں کرتا تھا یعنے بازیچہ
اور دل لگی باری کرتا تھا پس زید اسکی مجلس سے اُٹھکر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور باتیں
عبد اللہ کی حضرت سے بیان کیں حضرت اس بات سے اپنے دل میں سخت ملول ہوئے اور یہ خبر مشہور ہوئی
کہ زید بن ارقم نے جو کسی بات کی خبر حضرت کو سنائی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عبد اللہ پر غضبناک ہیں
حضرت علیہ السلام نے عبد اللہ کو بلوا بھیجا تب عبد اللہ چلا اور اسکے ساتھ بہت سے انصاری آئے تاکہ اُسکی

شریک ہون اور اُسکی مدد کرین اور زید کو جھوٹا کرین اور اُنکو ملامت کرنے لگے اُسکے بعد جب عبد اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچا تو حضرت نے اُس سے فرمایا جس بات کی خبر مجکو پہونچی اُسکا کہنے والا تو ہی ہے اُسنے کہا نہین قسم ہے اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا مین نے ان باتون مین سے کچھ کبھی نہین کہا اور زید بے شبہ جھوٹا ہے اور مین نے کوئی عمل ایسا جسکے سبب خدا مجھے داخل جنت کرے کبھی نہین کیا جو میرے نزدیک قریب تر و بہتر ہو میرے اُس جہاد سے جو مین نے آپکے ہمراہ کیا ہے اور انصار نے اُسکی تصدیق کی اور کہا یا رسول اللہ یہ شخص ہمارا بزرگ اور رئیس ہے آپ اُس لڑکے کی بات سچ نہ سمجھئے کہ انصار کے لڑکون مین سے وہ ایک لڑکا ہے جو آپکے پاس کذب و تہمت لایا ہے تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے درگذر اور اسکا عذر قبول کیا اور ملامتی واسطے زید کے انصار مین ناشی ہوئی کہ زید نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جھوٹ کہا تھا سو حضرت نے اُسکو جھوٹا کیا بعد ازان وہان سے حضرت صلعم نے مدینے کی طرف کوچ کیا اور معمول زید بن ارقم کا یہ تھا کہ جب حضرت کوچ کرتے تھے اور سوار ہوتے تھے تو وہ ہمراہ رہتے تھے اور راہ مین حضرت باتین کرتے چلتے تھے مگر بعد اس مقدمہ کے زید کو ایسی شرمندگی ہوئی کہ وہ قریب حضرتؐ کے نہ راہ مین چلتے تھے اور نہ مقام مین سامنے جاتے تھے تب حق تعالےٰ نے بابت عذر زید اور تکذیب عبد اللہ کے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنے کہتے ہین اگر ہم پھر پہنچے طرف مدینے کے تو عزت دار لوگ نکال دینگے مدینے سے ذلیلون کو حالانکہ عزت مخصوص ہے واسطے خدا کے اور واسطے اُسکے رسول کے اور مومنون کے لیے ولیکن منافق نہین جانتے ہین اُسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ناقہ پر سوار ہوکر درمیان لوگون کے پھرنے لگے یہان تک کہ زید کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے پس حضرت نے زید کا کان پکڑا اور ملا یعنے گوشمالی کی یہان تک کہ زید کا چہرہ سرخ ہوگیا (یعنے تعجب و خوف سے یا یہ کہ خوشی سے) بعد ازان حضرتؐ نے اُنسے ارشاد کیا کہ اے زید خوش ہو خوشی کر کیونکہ حق تعالےٰ نے عذر تیرا پذیرا کیا اور تجکو سچا کیا اور اسی آیت کو آپنے پڑھا اور بعد ازان حضرتؐ مدینہ مین تشریف لائے اور مقیم رہے جبتک قیام انکا خدا نے چاہا یہ ماجرا غزوہ بنی لحیان کا تھا

ذکر غزوہ بیر معونہ

بعد ازان کہ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تب اپنے اصحاب سے ایک لشکر مختصر جانب بیر معونہ کے روانہ کیا اور اُس لشکر کے ہمراہ ایک شخص کو بنی سلیم مین سے جنکا نام عروہ بن اسماء بن الصلت تھا کر دیا یعنے اُنکو سالار لشکر کیا پس وہ لوگ روانہ ہوئے یہانتک کہ جب پہونچے

اس مقام پر کہ اُس پانی یعنی بیر معونہ سے بصرہ کی راہ جاتی تھی تو وہاں اترے اور شب باشی کی اوراُن اصحاب میں سے چار آدمیوں نے اونٹ اپنا گم کیا اور وہ اُسے ڈھونڈھنے لگے اور اصحاب کوچ کر گئے اور صبح کو اُس پانی پر پہونچے ناگاہ وہاں ایک بڑا قبیلہ اُترا ہوا تھا کہ اُنھوں نے اصحاب کو گھیر لیا اور سوال سخت کرنے لگے اور سردار سے بولے کہ تو ہماری اس میں ہے تو چاہیے ہماری طرف آجانا ہے ہمارے غیر کے پاس جانا حرز ۔ نے کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد کیا ہی کہ میں ہاتھ اپنا مشرک کے ہاتھ میں کبھی نہ دونگا اور نہ اسکو اپنا دوست و مددگار کرونگا تا آنکہ دست صحابہ میاں کھا کے گھر گئے اور جب اُنکو یقین ہوا کہ ضرور ہم قتل ہوں گے تب اُنھوں نے دعا مانگی اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَنْ يُّبَلِّغُ رَسُوْلَكَ عَنَّا غَيْرَكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنَّا السَّلَامَ فَاِنَّكَ رَحِيْمٌ یعنی اے پروردگار اُس وقت ہم تیرے سوا اور کسیکو نہیں پاتے ہیں جو ہماری جانب سے تیرے رسول کو خبر پہونچاوے پس تو ہی اُسکو ہمارا سلام و پیام پہونچا دے کہ البتہ ہم سب اُسی پر رضا ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ سے مطلع کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی خبر مرگ رسالت مدینے والوں کو سنائی اور فرمایا کہ اصحاب تمھارے بیر معونہ پر مارے جاتے ہیں یعنی مارے گئے تم لوگ اُنکے لیے استغفار طلب کرو حدیث میں ہے اور اُنھوں نے مجھے سلام بھیجا ہے اور ایسا ہوا کہ اُن چاروں آدمیوں نے جب بعد صبح کے اپنا اونٹ جو گم گیا تھا پایا اور اپنے اصحاب کیطرف آگے بڑھے یہاں تک کہ جب قریب اُس پانی یعنی بیر معونہ کے پہونچے تو اُنکو ایک چھوکری قبیلہ بنی عامر کی مل گئی اُنھوں نے پوچھا کیا تم لوگ اصحاب محمد سے ہو مگر اُن لوگوں نے اُس لڑکی کو کچھ جواب نہ دیا تب اُسنے مکرر پوچھا آیا تم لوگ محمد کے اصحاب ہو سو اُن لوگوں نے بامید اس بات کے کہ وہ اسلام قبول کرے گی تو جواب دیا کہ ہاں ہم اصحاب محمد ہیں تب اُس لڑکی نے کہا تمھارے بھائی سب مارے گئے اور وہ لوگ بنو عامر بیر معونہ پر ٹھہرے ہیں پس اُنسے بچو اپنی جانوں کو بچاؤ پھر اُن چاروں میں سے ایک نے اپنے یاروں سے کہا کہ میرا انتظار کرو یہاں تک کہ میں تمھارے پاس خبر لاؤں تب وہ ایک بلندی پر چڑھ گیا ناگاہ وہاں سے دیکھا کہ سب اصحاب بیر معونہ پر مقتول پڑے ہیں پس وہ اپنے یاروں کیطرف پھر آیا اور اُنکو خبر دی اور اُنسے مشورہ پوچھا کہ اب تم لوگونکی کیا رائے ہے اُنھوں نے کہا مناسب ہے کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر چلیں اور خبر کو بیان کریں مگر اُس ایک نے کہا ولیکن میں واللہ نہ پھرونگا اُنکے اور یہاں تک کہ میں بھی اپنے یاروں کے کھانے کھاؤں یعنی اُنکی طرح میں بھی خدا کی راہ میں موت چکھوں اور تم لوگ جاکر میری طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیجیو یہ کہکر آگے بڑھا یہاں تک کہ بیر معونہ پر پہونچکر اُنپر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے جوہر دکھلائے اور اُنمیں سے چند آدمی مارکر خود بھی شہید ہوا

اور یہان یہ تینون اصحاب بخیر بست ابلدر روانہ ہوے بیان تک کہ جب یہ تینون تھوڑی رات گئے مدینے کی بلندی پر پہونچے تو ناگاہ انکو دو آدمی بنی سلیم کے ملے اور درمیان ان دونون اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلف وعہد تھا پھران تینون نے ان دونون سے پوچھا کہ تم دونون کون ہو انھون نے کہا ہم دونون بنی عامر سے ہین اور وہ دونون نہین جانتے تھے کہ بنو عامر نے کیا کیا ہی (یعنے بیر معونہ مین) تب ان تینون نے کہا کہ یقیناً یہ دونون ان لوگون مین سے ہین جنھون نے ہمارے بھائیون کو قتل کیا ہی چاہیے کہ اپنے بھائیون کا بدلا لو تب ان تینون نے ان دونون کو قتل کر ڈالا اور ان دونون کا رخت وسلاح لے لیا اور خدمت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوکر جو کچھ انکے بھائیون پر گذری تھی حضرت سے بیان کیا اور انکو معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیشتر اطلاع اس واقعہ کی ہو چکی تھی پھر ان لوگون نے عرض کی یارسول اللہ بعد شام کے ہم لوگ تاریکی شب مین مدینہ کے قریب آئے تو دو آدمی بنی عامر سے ہمکو ملے ہمنے ان دونون کو قتل کیا اور یہ ان دونون کے رخت وسلاح ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ وہ دونون بنی سلیم سے میرے حلیف تھے تم لوگون نے بہت برا کام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اسوقت حق تعالے نے اس باب مین اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیہ نازل کیا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یعنے اے ایمان لانے والو خدا اور رسول کے سامنے جلد بازی نکیا کرو اس سے مراد یہ ہی کہ تم لوگ بدون سبقت نبی اور بلا حکم کسی کے قتل مین جلدی نکیا کرو یہان تک کہ نبی سے مشورہ کر لیا کرو پس حق تعالے نے اس بارہ مین سب کو نصیحت فرمائی وبعد ازان ان دونون مقتولون کی قوم حضرت کے پاس آئی اور عرض کی کہ ہمارے اصحاب مین سے دو شخص آپ کے پاس آئے تھے اور آپ ہی کے یہان مارے گئے فرمایا تمھارے دونون صاحب نے اپنے تئین ہمارے دشمنونکے ساتھ منسوب و مشتبہ کیا تھا ولیکن قریب ہی کہ ہم دونون کا خون بہا لیے دیتے ہین آخر حضرت علیہ السلام نے ایسا ہی کیا پس یہ انکا ماجرا تھا

ذکر غزوہ بنی المصطلق

بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمین کو حکم کیا مستعد و تیار ہو پس لوگ آمادہ ہوگئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو اپنے ارادے سے مطلع کیا کہ ہم قصد بنی المصطلق کا رکھتے ہین جو ایک قبیلہ ہی بنی خزاعہ سے اور فرمایا کہ اہل تہامہ نہین جانتے ہین کہ مین اسی سال انکی طرف جانے والا ہون ولیکن مشتہر کرنے والا ہون ارادہ خروج اپنا طرف ملک شام کے تاکہ اہل تہامہ کو انکے جاسوس اسبات کی خبر پہونچاوین چنانچہ لوگ اپنی تیاری سامان سے فارغ ہوے تب رسول خدا صلعم روانہ ہوے اور بنی سلیم

انصار کے گھروں کی راہ لی یعنی انکی بستی کی طرف سے چلے گویا کہ شام کیطرف جاتے ہیں چنانچہ تمام امروز
اُسی طرح چلے گئے جب شام ہوئی تو مقام کیا بعد ازاں پھرے سامنے تہامہ کے یہانتک کہ نزدیک
میرات کے راستے مڑ گئے پھر وہاں سے تیر روی کر کے بنی المصطلق پر دوڑ ماری پس قتل کیا اور بہت
کچھ لوٹ میں لیا اور اُسی روز جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار ہاتھ آئیں بعد ازاں بہت جلد مدینے کی طرف
پھر پڑے اس خوف سے کہ مدینے پر کوئی چھاپہ مارے پس تمام روز راہ روی میں بہت جلدی کی تا آنکہ
صبح ہوئی تو ٹھہرے واسطے مقابلہ حارث بن ابی ضرار کے جو پیچھے آتا تھا اور اُسنے قسم کھائی تھی کہ پھر دنگا
جب تک بعض اصحاب کو قتل کرونگا چنانچہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں پر قیام کیا اور لوگوں
کو حکم کیا کہ اپنے سروں کو زمین لینے تکیوں پر کہ گویا یہ خواب وآرام سے ہی اور فرمایا کہ رات بھر بھولیا
غرض لوگوں نے ایسا ہی کیا اور جن لوگوں نے آرام کیا اُنکی نگہبانی کے واسطے کچھ لوگوں کو پاسبان
مقرر کیا اور پاسبانوں پر حارثہ بن النعمان کو افسر کیا تب حارثہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ تم لوگ
سو رہو اور میں بجائے تمھارے حراست کو کفایت کرتا ہوں اگر کچھ دیکھونگا تو تمکو خبردار کر دونگا اسی
درمیان میں کہ وہ جاگتے ہوئے قرآن پڑھتے تھے اور اُنکے یار نیچے گرد و پاسبان سوتے تھے کہ یکایک
حارث بن ابی ضرار نے حارثہ کے قریب ہو کر اُسکو تیر مارا ہر تیر اُسکو نہیں لگا اُسکے قریب آپڑا اور اُدہر
لوگ یعنی نگہبان جاگ پڑے اور حارث کو تلاش کیا مگر اُسکو نہ پایا اور کہنے لگے ای حارثہ تو حارس سے غافل
ہوگیا یہانتک کہ اُسنے آکر تیر مارا حارثہ نے کہا میں نہیں غافل ہوا ولیکن میں نے چاہا تھا کہ وہ مجکو
آگاہ کرے تیر سے یعنے مجھے تیر مارے تب میں تمکو خبردار کروں اور ایسا ہوا کہ جب قریب آئے حارث کا اور عامل ہوئے
نگہبانوں کا اور اُسکی تلاش میں جانا اصحاب کا آگئے کعب بن مالک کے ذکر ہوا تو یہ سنکے نیند اُنکی جاتی رہی
اُسیوقت وہ خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آکر حاضر ہوئے اور پائیں حضرت تلوار لیے صبح
تک کھڑے رہے جب آپ بیدار ہوئے ناگاہ دیکھا کہ کعب تلوار لیے ہوئے سرہانے کھڑا ہی فرمایا ای کعب تو نے
تئیں کیا امر پیش آیا کعب نے عرض کی مجھسے لوگوں نے بیان کیا قریب آنا حارث کا پہرے اور غافل ہونا
اصحاب کا اور تلاش کرنا اُسکا تو نیند میری جاتی رہی تب میں آپ کی جناب میں نگہبانی کے لیے حاضر ہوا
چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی تحسین کی پھر لوگوں نے وہاں نماز صبح پڑھی اور سوار ہوئے اور مدینے
میں پہونچے اور رسول خدا صلعم نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کیا اور مہر اسکا یہ مقرر کیا کہ یعنے جو قوم
جویریہ سے اسیر تھے اُنکو رہا کر دیا اور یہ امر بعد آنے حارث کے ہوا کہ وہ واسطے فدیہ دینے اپنی بیٹی کے
لیئے اسلئے چھوڑ الجمال جویریہ کے آیا تھا اور نکاح کرنا حضرت کا جویریہ سے ناگوار ہوا مگر اسکے قرابت اور عزت

یک مدت تزویج جویریہ کا ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردیا تھا تب حارث نے اس بات پر اس شخص
کو سخت ملامت و سرزنش کی اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت خروج مدینے سے ارادہ بنی المصطلق
رکھتے تھے اسوقت حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا تھا یَا اَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ یَوْمَ
تَرَوْنَہَا تَذْہَلُ کُلُّ مُرْضِعَۃٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَہَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ہُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ
عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ یعنے ای آدمیو خدا سے ڈرو کہ البتہ زلزلہ قیامت کا امر عظیم ہی اس روز اسکو دیکھو گے کہ ہر
دودھ پلانے والی بلانا دودھ کا بلا و دودھ پلائے کو بھول جاویگی اور ہر حاملہ حمل اپنا ڈال دیگی اور تو لوگون کو دیکھیگا
کہ متوالے سے نظر آوینگے درحالیکہ وہ متوالے نہونگے ولیکن عذاب خدا سخت ہو یعنے یہ حالت لوگون کی
خوف عذاب سے ہوگی) اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہر گئے اور لوگ بھی سب رک رہے
پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دون آیتون کے ساتھ اپنی آواز بلند فرمائی یعنے دو آیتون کو
باواز بلند پڑھا اور پھر اعادہ کیا یعنے چند بار پڑھا جتنے بار خدا نے چاہا بعد ازان فرمایا ای گروہ مردم
تم جانتے ہو کہ وہ روز کونسا روز ہی لوگون نے عرض کی خدا اور رسول خوب جانتے ہین پھر حضرت
نے کئی مرتبہ اسی سوال کا اعادہ کیا اور لوگون نے ہر بار یہی جواب دیا کہ اللہ بہتر جانتا ہی اور رسول اسکا تب فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ دن وہ ہوگا جس دن حق تعالے آدم علیہ السلام سے فرمادے گا
کہ اے آدم بھیجدے لشکر جہنم کا (یعنے جہنم کی طرف) تو وہ عرض کرین گے ای پروردگار میرے سب مین سے
کسقدر تب حق سبحانہ تعالے فرماویگا کہ ہر ایک ہزار مین سے نوسو ننانوے طرف آتش دوزخ کے اور
ایک شخص طرف جنت کے یہ سنکے جو سندار ہون گے وہ صدمہ حزن واندوہ سے بیہوش ہوجاوینگے
اور جو کم عمر ہونگے وہ خوف سے بوڑھے ہوجاوینگے اور وہ دن وہ ہی کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہی یَوْمًا یَّجْعَلُ
الْوِلْدَانَ شِیْبًا یعنے وہ دن لڑکون کو بوڑھا کردے گا غرض یہ ارشاد حضرت کا لوگ سنکر زار زار رونے
لگے یہان تک کہ اول منزل مین پہونچکر مقام کیا تو لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین جمع
اور عرض کی یا نبی اللہ ہمنے کبھی کوئی ایسی بات نہین سنی جو دل ٹکڑے کرنیوالی اور بہت دشوار تر ہو
زیادہ اس بات سے جو آج ہمنے سنی ہی یعنے جو بات ہمنے آج سنی ہی اس سے زیادہ کوئی بات
دشوار تر ہم نے کبھی نہین سنی تھی یہ سنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے اور
انکو بشارت دی اور فرمایا کہ خوش ہو کہ قسم ہی اس خدا کی جسکے قبضہ مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی جان ہی مین البتہ امید رکھتا ہون کہ تم لوگ اہل جنت کے تہائی ہو بعد ازان فرمایا بلکہ مجکو امید ہی
کہ تم اہل جنت کے آدھے ہو بعد ازان فرمایا بلکہ امید ہی کہ اہل جنت مین کثرت تمہاری نصف سے زیادہ

موسیٰ کیونکہ جب حق تعالیٰ نے میرے سامنے ساری امتوں کو پیش کیا تو میں نے نبیوں کو آتے دیکھا
ہمراہ تین آدمی یا چار یا دو کے اور بعضوں کو دیکھا کہ اُنکے ساتھ ایک آدمی ہے اور بعض نبی کو دیکھا کہ تنہا
آیا ہے کہ کوئی اُسکی امت سے اُسکے ساتھ نہیں ہے بالآخر میں نے ایک امت کو آتے دیکھا کہ اُنکی کثرت سے
میں متعجب ہوا اُسوقت مجھے آرزو ہوئی کہ یہ میری امت ہو تب میں نے کہا ای میرے پروردگار
کیا یہ میری امت ہے فرمایا نہیں بلکہ یہ موسیٰ ہے اور آپکے ساتھ والے ہیں جنہے اُسکی امت میں سے پھر میں نے
دوسری امت دیکھی کہ اُسکی کثرت سے بھی مجھے حیرت ہوئی پھر میں نے کہا ای میرے پروردگار یہ میری امت ہے فرمایا
نہیں یہ یونس ہے اور اُسکی امت ہے بعد ازاں میں نے ایک اور ایک امت دیکھی پھر میں نے کہا ای
میرے پروردگار کیا یہ امت میری ہے فرمایا نہیں بلکہ یہ عیسیٰ بن مریم اور اُسکی امت ہے دیکھا کہ عیسیٰ
علیہ السلام کے ہمراہ بہت سے لوگ دیکھے تب میں نے عرض کی ای میرے پروردگار آخر میری امت کہاں ہے فرمایا
ای محمد دیکھ تب میں نے مکے کی جانب دیکھا تو ناگاہ میں نے لوگوں کو کثرت سے دیکھا بعد ازاں فرمایا
دیکھ پھر میں نے شام کیطرف دیکھا تو اسیقدر لوگ دیکھے بعد ازاں فرمایا نظر کر پھر میں نے عراق کی جانب
عراق کے تو ایسیکے مثل دیکھا پھر فرمایا نگاہ کر تو میں نے اپنے نیچے نگاہ کی ناگہاں ہر چیز کو دیکھا کہ وہ جل
پھر رہی ہے (یعنی ہر ذی روح امت محمدیہ ہے) تب فرمایا حق تعالیٰ نے ای محمد اب تو راضی ہوا میں نے عرض
کی ہاں ای میرے پروردگار الحمد للہ میں راضی ہوا پھر فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے کہ ان لوگوں کے ساتھ ستر
ہزار ہیں جو بغیر حساب داخل جنت ہوں گے (یعنی منجملہ امت محمدیہ) یہ سنکے عکاشہ بن محصن الاسدی
جو منجملہ انہیں میں سے وہاں تھے کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول حق سبحانہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے
کہ مجھے انہیں لوگوں ہزار میں شمار کرے فرمایا حق تعالیٰ نے تجھکو انہیں میں شمار کیا یہ سنکے ایک اور شخص
انصار میں سے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے میرے حق میں بھی
حق تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میرے تئیں بھی انہیں لوگوں میں محسوب کرے فرمایا اس بات میں عکاشہ
تجھسے سبقت کی (یعنی جو ایسی ہونے والا تھا وہ تجھسے سبقت کر گیا) بس یہ تھی حکایت ماجرای المعلی

ذکر غزوۃ الحدیبیہ

بعد ازاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے واسطے ندا کرادی جیساکہ اس باب میں حق
سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو لوگوں میں حج کے لیے ندا کرادے کہ وہ تیرے پاس حاضر ہوں پیادہ پا
اور اونٹوں پر سوار کر تو وہ سب آوینگے راہ دور دراز سے یہ سنکے عبد اللہ بن مجحش برادر حمنہ

میں دو دن ان کے گھر سست ہوئے اور وہ بیٹھے تھے نبی کے جو بھی سے جو میں تھین حضرت کی والدہ صاحب کی بہن
محصن نے کہا یا رسول اللہ کیا ہر سال یعنی حج ہر سال ہوگا چنانچہ رسول خدا صلعم اس بات سے
نہایت شدید غصہ ہوئے اور فرمایا قسم ہے مجکو اس خدا کی جسکے قبضے میں میری جان ہے اگر میں تیرے
سوال پر کہدیتا تو پھر آئندہ ہر سال واجب ہو جاتا ہے اور جب واجب ہو جاتا تو تم ہرگز ادا نکر سکتے پس
چھوڑ دو تم مجکو جو کچھ چھوڑ دیا میں نے یعنی جو کچھ میں نے تمسے واگذاشت کر دیا ہے اسکا سوال
تم مجھے کیوں کرتے ہو تب حق تعالی الٰہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس باب میں یہ آیہ نازل فرمایا
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ
عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِیْنَ یعنی اے اہل ایمان بہت ایسی
چیزوں کا سوال نکیا کرو کہ وہ اگر تمپر ظاہر ہوے تو تمکو ناگوار اور دشوار معلوم ہو اور اگر سوال کرو گے ویسی
چیزوں سے تو وقت نزول قرآن تمپر ظاہر ہو جاویگی عفو کیا حق تعالی نے اُنسے اس بات کو
یعنی درگذر کیا اور حق تعالی آمرزگار و بردبار ہے البتہ وہ لوگ جو تمسے پہلے ہوئے ایسے سوالات
کر چکے ہیں پھر وہ منکر بھی ہو گئے ہیں الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ لوگ تیاری سامان
حج کی کریں اور اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ اہل مکہ درمیان انکے اور حج کے حائل و حارج ہونگے پھر
ہدی ساتھ لیچلے اور مال کو ندہ لیے ہوئے میقات ذی الحلیفہ سے لبیک کہتے ہوے چلے اور خبر اہل مکہ کو پہونچی
کہ محمد اور انکے اصحاب نے تمہاری طرف تیاری کی ہے حج کرنے کی لیے آتے ہیں تب انھوں نے باہم مشورہ
کیا کہ انکو کعبہ سے روکو اور خالد بن الولید بن المغیرہ کو تین سو سواروں کے ساتھ روانہ کیا تا وہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبے کے آنے سے روک دیوے اور حضرت علیہ السلام کو خالد کے کوچ کی خبر
پہونچی اور حال یہ ہے کہ حضرت کو قتال کرنا ناگوار و نامنظور تھا اسلیے کہ وہ زمانہ ماہ محرم کا تھا یعنی کہ محرم
ماہہاے حرام میں سے ہے جنمیں قتال حرام ہے) تب فرمایا رسول خدا صلعم نے آیا کوئی شخص جاننے والا راہ کا
نہیں ہے کہ اس قوم کی راہ خطر سے ہمکو پھیر لیچلے ایک شخص حاضرین میں بولا یا رسول اللہ میں رستہ خوب
جانتا ہوں پس اسکو حکم ہوا کہ لوگوں کے آگے آگے چل تب وہ اپنی اونٹنی سے اتر پڑا پھر حضرت علیہ السلام
نے جب اسکو اونٹنی سے اترے دیکھا تو اُسکے راہ بتانے پر اعتماد نہوا پھر حضرت نے فرمایا آیا کوئی شخص ہے
کہ وہ اس راہ سے خوب واقف ہو تب ایک شخص قبیلہ جہینہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں اس
راہ کو خوب جانتا ہوں اُسکو حکم دیا کہ لوگوں کے آگے ہولے آخر وہ چلا اور راستہ ترائی کا لیا اور اس قوم کی
راہ پر خطر کو طے کر گیا اور حدیبیہ میں لا اُتارا پس یہ خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں

اُترے ہیں یہ بات اُن پر بہت شاق و دشوار گذری بعد ازاں رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب کو
حکم کیا کہ اہل مکہ پاس جا کر اُن سے اذن و اجازت حاصل کریں کہ وہ لوگ حضرتؐ کے لیے تین دن کے واسطے
مکے کو خالی کر دیویں تاکہ آنحضرت صلعم مناسک و ارکان حج ادا کریں بعد ازاں واپس چلے
جاوینگے تب عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں مکہ میں کمتر قبیلہ والا ہوں یعنی وہاں میرے عزیز و اقربا
بہت کم ہیں میں اس قوم سے ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کرینگے ولیکن آپ عثمان بن عفان کو بھیجیے کہ اُنکا چار
کنبہ اُنکی جمعیت ہے کوئی اُنسے بگڑ کر تعرض نکریگا تب حضرتؐ نے عثمان بن عفان کو بھیجا تا وہ حضرتؐ کے لیے اہل
مکہ سے درخواست کریں چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور موضع بلدح میں جا کر سواران قریش
سے ملے اور ابان بن سعید بن العاص جو ان سواروں کے ساتھ تھا اُس سے ملاقات کی اور کرنی اُس سے امان چاہی
اُسنے امان دی پھر ابان نے عثمانؓ کو اپنے آگے گھوڑے پر بٹھا کر مکے کو لیگیا اور ابوسفیان بن حرب کے
پاس لا کر اُتارا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلعم کا پیام پہونچایا اُسوقت ابوسفیان مکہ سے باہر
نکلا لوگوں نے پوچھا اے ابوسفیان تیرا ابن عم یعنی تیرے چچا کا بیٹا تیرے پاس کیا خبر لایا ہے اُسنے کہا میرے
شر کی بات لایا ہے مجھسے سوال کرتا ہے کہ میں مکے کو خالی کر دوں واسطے ایک جماعت اہل یثرب کے تاکہ اسمیں
تین روز نحر کریں پس تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو اُن لوگوں نے کہا واللہ بعد اسکے کہ خدا نے محمد کو مکے سے
باہر نکالا تو اب وہ مکے میں کبھی پھر نہ آوے یا دیکھا العرض حق تعالیٰ نے یہاں اپنے نبی کو حکم بیعت
لینے کا کیا پس حضرت علیہ السلام نے بیعت لینی اصحاب سے نیچے ایک درخت کے جو حدیبیہ میں تھا
مقرر کیا بعد ازاں حضرت کے نقیب نے مسلمین میں ندا دی کہ رسول خدا صلعم نے حکم اخذ بیعت کا کیا ہے پس
لوگ اُسکے منادی کے ساتھ مجتمع ہو کر حضور میں حضرت علیہ السلام کے حاضر ہوئے اور سب نے بیعت کی اس بات پر کہ
اگر قتال واقع ہو تو فرار نکریں پھر جب بیعت سے فارغ ہوئے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ غائب تھے
یعنی وقت بیعت موجود نہ تھے تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ عثمان میرے کام کے لیے بھیجا گیا ہے پس میرا
ہاتھ اُسکے لیے بیعت کیا جاتا ہے پھر آپنے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر رکھا چنانچہ بعض آدمیوں کو بیعت
کرنی ناگوار ہوئی کہ انہیں سے جد بن قیس الانصاری اور عمر بن عفوس تھے کہ یہ دونوں اونٹوں کے
پیچھے چھپ رہے یہاں تک کہ لوگ بیعت سے فارغ ہوئے اور عبداللہ بن ابی نے بھی بیعت کرنے سے انکار کیا
اور بہانہ درد کا کیا اور اہل مکہ نے سنا کہ محمد نے اپنے اصحاب سے بیعت لی ہے کہ جنگ سے فرار نکریں گویا کہ وہ ارادہ
لڑائی کا رکھتے ہیں تب اُن لوگوں نے دو آدمیوں کو بھیجا تا کیفیت اصحاب محمدؐ دریافت کریں کہ یہ لوگ
کس لیے یہاں آئے ہیں اور وہ دونوں جو اس کام کو بھیجے گئے ایک عروہ بن مسعود الثقفی اور دوسرا

مکرز بن حفص تھا پھر یہ دونوں وہان سے روانہ ہوے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تک پہونچے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو حکم کیا کہ یہ اپنی شتران قربانی کو ان لوگون کے مقابل آگے بڑھاؤ اور لبیک پکارتے ہوے حج کیواسطے چل نکلو چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا تب دیکھکر وہ دونون آدمی مکہ کو پھر گئے اور مکے والون سے بیان کیا کہ ہمنے مثل ان لوگون کے کسی قوم کو نہین دیکھا کہ وہ کعبے سے منع کیے جاوین یعنی جسطرح تم ان لوگون کو روکتے ہو اسطرح کسی قوم کو کبھی کعبے کے آنے سے نہین روکا یہ لوگ تو قوم حاجی ہین قتال کے لیے نہین آئے ہین بلکہ اُنکے سر گوندھے اور حج کے واسطے لبیک کہتے ہوے آئے ہین ہماری راے نہین ہے کہ تم انکو کعبے سے منع کر دیتے اہل مکہ نے ان دونون کو برا کہا اور گالیان دین اور اتہام کیا یعنی تم دونون نے سازگاری کی ہی بعد ازان اُنھین دونون کو اہل مکہ نے پھر بھیجا کہ صلح پیش کرین اسوقت حضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہمکو سب باتون سے صلح بہت زیادہ پسند ہے تب دونون فرقون مہاجرین وانصار سے ہر ایک فرقہ والے فرقہ ثانی سے صلح کرنے لگے یعنی اب صلح ہو گئی اسوقت کچھ لوگ مہاجرین مین سے اپنے عزیزون قریبون کی ملاقات کے لیے مکے مین چلے گئے پس یہ سب اپنے قرابتدارون کے گھر مین مردم قریش کے ہاتھ سے گرفتار ہو گئے اور یہ خبر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تب یہ لوگ دوڑ پڑے اور مکے مین داخل ہوے اور بہت آدمیون کو قریش سے گرد کعبے کے جمع پایا چنانچہ اُنکو رسیون مین باندھکر لشکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پکڑ لائے پھر جب شام ہوئی تو اہل مکہ مین سے چھہ آدمی سفہا حمقا آنکر لشکر اسلام پر پردہ شب مین تیر مارنے لگے اسوقت تو مسلمین پریشان ہوئے پھر صبح کو مکے کو روانہ ہوئے اور اہل مکہ کو قریب جبل کے اسطرف دیکھکر تیر و پتھر کی مار سے لڑنے لگے آخر حق تعالی نے مشرکین کو شکست دی اور بھگا دیا اور مومنون نے اُنکا تعاقب کیا تا آنکہ اُنکو تیر مارتے ہوے اُنکے گھرون کے اندر پہونچا دیا بعد ازان حق تعالی نے مومنین کے ہاتھون کو اُنسے روک دیا اور اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنی وہ خدا وہ ہے جسنے روک دیے اُنکے ہاتھ تمسے اور تمھارے ہاتھ اُنسے درمیان مکے کے بعد ازان کہ تمکو اُنپر ظفر حاصل ہو چکی تھی چنانچہ حق تعالی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وہ وہی لوگ ہین جنھون نے کفر کیا اور تمکو روکتے ہین مسجد حرام یعنی مسجد کعبہ سے اور شتران قربانی رکے ہین اس بات سے

کہ قربانی تا دیکھ۔ سو یوں اگر ہوتی یہ بات کہ آگے درمیاں میں اکثر مرد مومن اور اکثر عورتیں مومنہ پوشیدہ
میں ایسے کہ تم انکو نہیں پہچانتے ہو تاکہ مار ہو گے روندنے یعنی قتل کرنے سے پھر اس بیخبری سے تم پر ایسے
مکروہات اور خرابیاں پڑتیں ف یہاں سے جواب لولا محذوف ہے یعنی اگر یہ باتیں درمیاں میں ہوتیں البتہ ہم
تمہارا قتل کیا سے روکتے) اور یہ اسلیے کہ داخل کرے حق تعالیٰ اپنی رحمت میں جسکو چاہے (یعنی لوک بچایا تمہارا
مومنوں کے قتل سے اسلیے کہ جو تم بیخبری سے انکا قتل کرنے والا تھا گویا اسکو داخل رحمت کیا) اور اگر تم تمیز رکھتے
ہوتے اور ان مومنین و مومنات سے الگ رہ سکتے تو ہم ان کافروں کو تمہارے ہاتھ سے عذاب
دردناک میں مبتلا کرتے الغرض جب اہل مکہ نے دیکھا اور جانا کہ خدا نے انکو خرابی و خواری میں
ڈالا اور انکے دلوں میں خدا نے رعب ڈالا تب ناچار کیس نے سہیل بن عمرو القرشی کو جو برادری عامر بن لوی
کا تھا واسطے صلح و موافقت کے روانہ کیا پھر جب وہ لشکر اسلام میں پہنچا تو واسطے صلح و معاہدے کے
منادی اور بولا آگاہ ہو اے قوم یہ امر جو میں لایا ہوں میں اعیان مکہ سے ہوں یہ میں اپنی دوستی و مرضی سے
کہتا ہوں کہ البتہ میں تمہارے صلح کے لیے آیا ہوں تب حضرت علیہ السلام نے اس بات کو قبول کیا اور فرمایا
اے سہیل کس بات پر صلح ہو گی اُسنے کہا آپ اپنے پیچھے جدھر سے آئے ہیں اُدھری پھر جائے اور بدی
جس جگہ روکے گئے ہیں ذبح انکو کر کیجیے اور آپکو یہ اختیار نہیں ہے کہ قربانگاہ کی طرف گذر کیجیے
اور درمیان ہمارے اور آپکے مدت صلح دو برس کی ہے کہ اس مدت میں بعض ہمارا بعض تمہارے سے
امن میں رہے یعنی نہ کوئی ہمارا تمہارے کسیکو ایذا پہنچاوے اور نہ کوئی تمہارا کسی ہمارے کو علاوہ
اس بات کے کہ جو کوئی ہم میں سے آپکے یہاں بھاگ جاوے تو آپ اس مدت دو برس میں اُسکو قبول کریں
یہ سنکے حضرت نے فرمایا اگر یہ شرطیں میں قبول کروں تو مجھے کیا فائدہ ہوگا سہیل نے کہا سال آئندہ ہم آپکی
خاطر مکے کو تین دن کے لیے خالی کر دینگے تب حضرت عمر رضی اللہ بولے یا رسول اللہ کیا مجھے آپ پر فدا کرے آیا
آپ انکے لیے یہ بات مقرر کرینگے کہ جو کوئی انہیں سے اسلام لانے والا آپکے پاس آوے تو آپ اسکو قبول نکرینگے
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے عمر سکوت کر بعد ازاں سہیل نے پھر یہ شرط بیان کی کہ جو کوئی آپکے اصحاب
میں سے ہمارے پاس آویگا تو وہ ہمارے لیے ہے یعنی ہم اسکو پھیر نہ دینگے اور جو ہم میں سے آپکی طرف
جاویگا اُسکو آپ ہمارے یہاں پھیر بھیجیے تب پھر عمر بولے یا رسول اللہ آپ ایسا کیجیے آنحضرت علیہ السلام
عمر کی بات پر ہنسے اور فرمایا اے عمر آگاہ ہو جو کوئی ہم میں سے نکلکر ارادہ ہمسے لاحق ہونے کا کریگا تو حق تعالیٰ
اُسکی نکاسی خود کر دیگا اور جو ہم میں سے انکے یہاں چلا جائیگا تو اسکو خدا نے دور کر دیا کیونکہ جو کوئی مرتد ہو جائے
تو اسکے حقدار وہی کفار ہیں (یعنی اسکی طلب میں ہمکو کد کرنی کیا ضرور) پس اسوقت عمر جان گئے جو لیے

جو راے آنحضرت علیہ السلام کی ہی وہ ہی افضل و بہتر ہی آخر حضرت نے یہ سب شرطین قبول کین
تب سہیل نے کہا کہ درمیان ہمارے اور اپنے ایک نوشتہ لکھدیجیے اور میرے حوالہ کیجیے تب
حضرت علیہ السلام نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسوقت سہل نے
کاتب کا ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ ہم رحمان و رحیم کو نہین جانتے ہین ولیکن ہمارے معاملات مین آپ وہ
بات لکھیے جسکو ہم جانتے ہین جو شروع مین لکھا جاتا ہی باسمک اللھم آنحضرت علیہ السلام نے
کاتب سے فرمایا اسکو اسی طرح لکھ پس کاتب نے وہ ہی لکھا بعد ازان حضرت نے اس سے لکھوانا
کیا ہذا ما تقاضا علیہ محمد رسول اللہ و اہل مکۃ یعنے یہ وہ نوشتہ ہی جسپر تصفیہ اور فیصلہ محمد رسول اللہ کا
اور اہل مکہ کا قرار پایا ہی پھر اسوقت سہیل نے کاتب کا ہاتھ روک دیا اور اور کہا ہم اقرار
نہین کرتے ہین اور نہین جانتے ہین کہ آپ رسول ہین خدا کے اگر آپ خدا کے رسول ہون
تو ہمنے آپ پر ظلم کیا کہ آپ کو طواف بیت اللہ سے باز رکھا بلکہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن
عبد اللہ ہین تو چاہیے ہمارے معاملہ مین آپ نام اپنا اور اپنے باپ کا لکھوائیے یہ کلام سنکے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا البتہ مین محمد بن عبد اللہ ہون اور ارشاد کیا
کاتب سے کہ لکھ یہ نوشتہ ہی جسپر محمد بن عبد اللہ اور اہل مکہ نے باہم فیصلہ کیا ہی جسوقت کہ اہل مکہ
نے محمد کو خانہ کعبہ مین آنے سے باز رکھا تھا پس انھون نے مصالحہ اور معاہدہ دو برس تک کا
اس بات پر کیا ہی کہ محمد کو اہل مکہ نے جس جگہ روک دیا ہی وہ وہین اونٹون کو قربانی کرین
اور مکے مین داخل نہون اور طواف خانہ کعبہ نکرین اور اہل مکہ مین سے جو اسکے پاس مسلمان
ہوکر آوے اسکو انکی طرف پھیر دیوین اور جو کوئی اسکے اصحاب مین سے طرف اہل مکہ کے
جاوے تو وہ انھین کا ہی اور محمد بن عبد اللہ کے لیے اہل مکہ پر لازم ہی کہ وہ لوگ سال آئندہ اسکے
واسطے مکہ کو تین دن تک خالی کر دیوین اور اہل مکہ کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ پر
یہ لازم ہی کہ کوئی مسلمین مین سے ہتھیارون کے ساتھ مکے مین داخل نہو سوا ے ان ہتھیار کے
جو غلاف و میان مین رکھے جاتے ہین کہ وہ تلوار ہی بعد ازان وہ نوشتہ مہر کیا گیا و بعد ازان ہدی
واسطے قربانی کے بھیجے گئے اور اسی اثنا مین ابو جندل بن سہیل مسلسل بزنجیر آگیا اور حال
یہ ہی کہ وہ اسلام لایا تھا تو باپ اسکا ڈرتا تھا اس بات سے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ملجاویگا اسلیے اسکو مقید بزنجیر کیا تھا چنانچہ آگے بڑھکر اسنے اپنے تئین آگے مردم مومنین کے
ڈالدیا اور کہنے لگا تمکو مین قسم خدا کی اور واسطہ اسلام کا دیتا ہون اس بات سے کہ تم مجھے

خیبر کی طرف لگا مگر چنانچہ اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے اسکو روک رکھا تب سہیل نے کہا کہ خدا کی قسم
میں آپکو خدا سے ڈراتا ہوں اور جو کچھ آپکے اس نوشتہ میں ہے یاد دلاتا ہوں کہ اسمیں وہ باتیں ہیں
جو آپنے اپنی طرف سے قلب خاطر بلا اکراہ کے عہد کیا ہے اور یہ سب یاد دلانا اسلیے ہے کہ
میرا بیٹا مجھے حوالہ کردیں پس رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اسکا بیٹا اسکو حوالہ کر دیا جاوے تب سہیل نے زنجیر
گردن کی پکڑ کے لے گیا اور اسکو مکے میں داخل کیا و بعد ازاں مری بھی شتران قربانی علیحدہ قربان کا دستے
نحر کیے گئے اور رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سر منڈا ڈالیں اسوقت اصحاب میں سے کچھ
لوگوں نے اپنے سر منڈانے کو ناپسند کیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپ کو خدا نے خواب دکھلایا تھا اسوقت
حکم کیا تھا آپکو یہ کہ وہ آپکو مع اصحاب آپکے مکے میں داخل کرنے والا ہے اسطرح سے کہ نازل کیا قرآن میں
اسمیں مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ یعنی کہ اس حالت میں کہ امن پانے والے ہونگے اور اپنے سروں کے
منڈانے والے اور بال کترانے والے ہونگے اور کچھ خوف نکروگے پس چاہیے کہ ہم پھر چلیں کیونکہ یہ
کام پورا ہوا اور حال یہ ہے کہ یہ خواب حضرت صلعم کا واسطے سال آئندہ کے تھا جیسا کہ اس باب میں حق تعالی
نے نازل کیا ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ
رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا یعنی حق تعالی نے اپنے رسول کو
سچا خواب ساتھ حق کے دکھلایا ہے کہ البتہ تم لوگ انشاء اللہ مسجد کعبہ میں داخل ہوگے امن پائے ہوئے اور
اپنے سروں کو منڈانے والے اور بال کترانے والے بے خوف و خطر پس جانتا ہے حق تعالی جو تم نہیں جانتے ہو
کہ مقرر کردی ہے اس سے پہلے اور ایک فتح قریب اور مراد اس فتح قریب سے فتح خیبر ہے کہ حق تعالی نے
اپنے نبی سے وعدہ خیبر کیا تھا کہ جب مکے سے پھر آوینگے تو فتح خیبر ہوگی اور حضرت کو حق تعالی نے خبر دی تھی
کہ ای محمد خواب تیرا اسوقت پورا ہوگا جب سال آئندہ ہم تجھکو مکہ میں داخل کرینگے الغرض رسول خدا صلعم
نے سر مبارک اپنا حلق کیا پھر جب سر اقدس خیمے سے باہر نکالا تو منڈا ہوا تھا اور فرمایا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ
یعنے ای میرے پروردگار سر منڈانے والوں کی مغفرت کر پھر جن لوگوں نے بال کترائے تھے انھوں نے
عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین یعنے بال کترانے والوں کے لیے کیا ہے پھر حضرت نے تین مرتبہ اسی کلمہ کو
اعادہ کیا کہ ہر مرتبہ یہی فرماتے تھے کہ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ پھر لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین کے
لیے تب تیسرے کے آخر میں یعنے چوتھے بار فرمایا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ یعنے یا اللہ آمرزش کر سر منڈانے والوں اور بال
کترانے والوں کی بعد ازاں حضرت علیہ السلام نے مکے سے کوچ کیا اور مدینے کی طرف مراجعت فرمائی از
منورہ آنحضرت علیہ السلام اثنائے راہ میں تھے کہ خدا نے حضرت پر یہ خبر نازل فرمائی کہ عنقریب تیرے لیے

فتح خیبر ہولی پہ غنیمت مالی ان ل سواے ان لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوئے تھے مذکور ہو چکا ہے اور
حق تعالی نے پیغمبر کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ بعض آدمی اعراب میں سے اور وہ لوگ جو پیچھے ہین
پیچھے رہنے تھے شرکت سفر سے تجھے درخواست کرینگے کہ تیرے ساتھ جاکر غزوہ میں مال غنیمت
حاصل کرین لہذا حق تعالی نے اپنے نبی کو حاکم کیا کہ انکو غزوہ خیبر میں اپنے ہمراہ نہ لیجیو چنانچہ فرمایا سیقول
المخلفون اذا انطلقتم الی مغانم لتاخذوها ذرونا نتبعکم یریدون ان یبدلوا کلام اللہ قل لن تتبعونا کذلکم
قال اللہ من قبل فسیقولون بل تحسدوننا بل کانوا لا یفقہون الا قلیلا قریب ہے کہ پیچھے رہجانے والے کہیں
جسوقت تم جاؤگے واسطے حاصل کرنے غنیمت کے تو کہینگے چھوڑو ہمکو یعنی ہمکو مانع نہ ہو کہ ہم تمہارے ساتھ
چلیں وہ چاہتے ہین کہ کلام خدا بدل ڈالیں یعنی وعدہ خدا کہ اسنے غنیمت خیبر کا اہل حدیبیہ سے کیا ہے اسلیے کہ وہ
جو غنیمت مکہ سے محروم رہے تھے تو اُنسے کہدے کہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ آؤ یون ہی تمہارے بارہ میں
حقتعالی نے پہلے سے کہدیا ہے پس قریب ہے وہ کہینگے کہ تم ہمسے حسد رکھتے ہو بلکہ وہ کچھ نہین سمجھتے ہین
مگر اندک (یعنی فہم معاش) اور جب حق تعالی نے انکو ساتھ لیجانے سے منع کیا تھا تو آگاہ کردیا تھا کہ بالفرض
یہ بات انپر دشوار ہوگی تو قریب ہے کہ وہ یہ بات کہینگے کہ غرض ہماری غنیمت سے نہین ہے حالانکہ وہ کاذب
ہونگے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہے قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید تقاتلونہم
او یسلمون فان تطیعوا یؤتکم اللہ اجرا حسنا وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما یعنی تو کہدے
ان پیچھے رہجانے والون سے جو گنوارون میں سے ہین کہ تم لوگ آئندہ ایک قوم سخت لڑنے
والی کیطرف بلائے جاؤگے (یعنی اہل فارس و روم) کہ تم انسے قتال کرو یا یہ کہ وہ اسلام لاوین پس
اسوقت اگر تم حکم مانوگے تو حق تعالی تمکو اجر نیک دیگا اور اگر تم روگردانی کروگے جیسی کہ تم پہلے
سے سرتابی کی ہے تو حق تعالی تمکو عذاب دردناک مین مبتلا کریگا پس یہ حکایت حدیبیہ کی تھی

ذکر غزوہ خیبر

بعد ازان کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مراجعت فرما کر مدینے مین تشریف
لائے اور پندرہ روز اسمین قیام کیا پھر واسطے تیاری جنگ خیبر کے مسلمین کو حکم فرمایا اور
نداد لوائی کہ سوائے ان لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوئے اور لوگ حضرت کے ساتھ جہاد کرنے
نہ جاوین مگر جو لوگ محض بقصد ثواب بلا طمع غنیمت جہاد کیا چاہتے ہون تو جاہین شریک
غزوہ ہون پر انکے لیے مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین ہے یہ حکم سنکے مسلمین خداپرست واتباع اس
امر کی کرکے کہ انکے لیے فتح خیبر ہوگی تیاری سامان سفر جہاد کرنے لگے اور یقین کرلیا کہ خدا کے

وعدہ میں کچھ خلاف نہیں ہے اور اہل خیبر کو یہ خبر ہوئی کہ رسول خدا آ رہے ہیں اور رسول نے مختاری کی طرف تیاری کا
ذکر سنا ہی کی ہے تب خیبریوں نے اپنے حلیفوں بنی اسد و بنی غطفان کو بلوا بھیجا پس وے سب اسکے
پاس آ موجود ہوئے اور ان میں عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الفزاری سردار قبیلہ غطفان کا تھا اور
طلیحہ بن خویلد الاسدی افسر بنی اسد کا تھا چنانچہ یہ لوگ انکے قلعوں میں سے ایک قلعہ میں داخل ہوئے
بعد ازاں رسول خدا صلعم خیبر کو تشریف لیگئے اور بنی اسد و بنی غطفان سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ درمیان سے
اور اہل خیبر کے نکل جاؤ کیونکہ حق تعالی نے میرے لیے فتح خیبر کا مجھسے وعدہ کیا ہے پس اگر تم ایسا کرو گے
اور اسلام لاؤ گے تو یہ خیبر تمھارے لیے ہے مگر ان لوگوں نے انکار کیا کہ حکم مانا اور ہمراہ اہل خیبر کے رسول خدا
صلعم سے لڑنے میں بڑی کوشش کی چنانچہ خیبریوں کے ساتھ ہوکر حضرت علیہ السلام سے ایک مہینے تک
لڑتے رہے وبعد ازاں حق تعالی نے انکے دلوں میں ایسا رعب ڈالا اور انپر ایسی ہیبت مسلمانوں کی غالب ہوئی کہ
بنی اسد اور بنی غطفان اہل خیبر سے الگ ہو گئے پھر صرف خیبریوں سے ایک مہینا اور لڑائی رہی پس
محاصرہ حضرت علیہ السلام کا خیبر والوں پر دو مہینے تک رہا اور اس عرصہ مدت میں جو کچھ سامان زاد پاس
اصحاب کے تھا وہ سب چک گیا تب مسلمانوں نے کچھ گورخر اہل خیبر کے جو قلعہ سے باہر تھے پکڑ لیے
اور انکو ذبح کیے اور اصحابؓ کے پاس سوائے حرموں کے اور کچھ قسم طعام باقی نہ تھا چنانچہ مسلمانوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفتا کیا یعنی مسئلہ پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سوائے حرموں کے
اور کچھ کھانا باقی نہیں رہا اور جتنے اہل خیبر کے گدھے پکڑ لیے اور ذبح کیے ہیں پس انکے کھانے میں
کیا حکم فرماتے ہیں تب حضرت علیہ السلام نے انکے کھانے سے انکو منع کیا آخر مسلمانوں نے پکتی ہوئی
ہانڈیاں اپنی الٹ دیں اور ایسا ہوا کہ یہود جو ہر روز مسلمانوں سے لڑا کرتے تھے تو ایک روز
یہودیوں میں سے ایک شخص کہ اسکا نام مرحب بن ابی مرحب تھا لڑنے کو نکلا اور وہ بڑا شجاع اور تیر انداز
اور سخت گیر و سپاہی اور صاحب گروہ یہود کا یعنی افسر انکا تھا اور اسوقت سردار انصار کے سعد بن معاذ
اور سالار مہاجرین کے عمر بن الخطابؓ تھے پس مرحب اپنی جماعت لیکر مسلمانوں پر نکلا اور وہ یہ
رجز کہتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّی مَرْحَبُ شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ اَطْعَنُ اَحْیَانًا وَحِیْنًا اَضْرِبُ یعنی اہل خیبر
البتہ جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں اور صاحب سلاحوں کا یعنی ہتھیاروں کا باندھنے والا ہوں اور دلاور
آزمودہ کار ہوں کہ کبھی نیزہ و تیر لگاتا ہوں اور کبھی تلوار مارتا ہوں اور حال مسلمانوں کا یہ تھا کہ جب
مرحب لڑنے کو نکلتا تھا تو وہ اسکے مقابلہ میں کمی کرتے تھے پھر جسوقت مسلمین قریب دروازہ خیبر پہونچے
اسوقت مرحب اپنا غول لیے ہوئے مسلمانوں پر نکل پڑا اور انکو بھگا دیا یہانتک کہ انکو شکست

بزرگ تک یعنی لشکرگاہ تک ہٹالایا اسوقت آنحضرت صلعم مع اصحاب مقابلے مین یہود کے آگے بڑھے چنانچہ کچھ لوگ اصحاب
مین سے شہید ہوئے اور برادرزادہ سعد بن عبادہ کا زخمی ہوا کہ اُنکو زخمی اُٹھالائے اور محمود بن سلمہ انصاری جو شہسواران
انصار میں سے تھے شہید ہوئے تب اُنکے بھائی محمد بن مسلمہ آشفتہ و اندوہگین پاس رسول خدا صلعم کے آئے اور کہنے لگے
یا رسول اللہ محمود بن مسلمہ شہید ہوا مین نے آج کا سا روز مصیبت کبھی نہ دیکھا تھا حضرت نے اُنسے فرمایا تو جان لے
اس بات کو کہ یہود مثل آج کے اب آئندہ تمسے ایسی بہروزی نپا دینگے یہانتک کہ حق تعالیٰ نے تمکو اُنپر فتحیاب کریگا اور
امید ہے کہ خدا تمکو کل کے روز مرحب پر غالب کردیوے پس تو اُسکو بدلے اپنے بھائی کے قتل کیجیو اور جبکہ مرحب محمود بن سلمہ کو
اور ہیج بن الکثم الاسدی برادر بنی غنم بن وودان کو قتل کرچکا تو اُس روز کہ مسلمانوں کو یہود سے سخت مصیبت پہونچی شام کو
بعد نماز مغرب جناب رسالتمآب نے ارشاد کیا کہ ہر آینہ مین علم اپنا دینے والا ہوں ایسے مرد کو جو نہ پھریگا جبتک کہ خدا فتح کردیوے
خیبر کو یہ سنکر اصحاب حضرت کے اپنے اپنے بستروں پر آئے اور بموجب بشارت رسول خدا صلعم کے آپسمین بشارتیں دیتے تھے اور
اُسی خوشدلی مین ہرگاہ وہ یقین کرتے تھے کہ کل صبح کو خدا اسکو فتح دیگا تمام شب بسر کی اور اکثر حضرت کی خدمت مین حاضر رہے
تا آنکہ سب نے نماز صبح ادا کی بعد ازان اپنی اپنی جایگاہ و پایگاہ مین بیٹھے سے اور نشان بردار اپنے اپنے نشان لیے ہوے حاضر تھے
اور اصحاب نبی مین جو پیش نبی صاحب قدر و منزلت تھے اُنمین سے کوئی ایسا نہ تھا جو وہ امیدوار اس امر کا نہو
کہ مین ہی صاحب اس فتح کا ہونگا جسکا ذکر رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے یعنی جو لوگ نبی سے خصوصیت و منزلت
رکھتے تھے اُنمین سے ہر شخص منتظر حصول اس امر کا تھا کہ بموجب عطاے علم فتح کے سیر اسی نام فتح ہو پھر جب ہر قوم نے
اپنا اپنا علم ہاتھہ مین لیا اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا علم لیکر ہلانے لگے اور حق تعالیٰ سے دعا مانگنے لگے
بعد ازان حضرت نے اُس علم کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ مین دیا علی آگے بڑھے اور لوگ بھی اُنکے
ساتھ چلے پس مرحب اپنے غول کے ساتھ مقابلے کو نکلا چنانچہ حق تعالیٰ نے محمد بن مسلمہ کو توفیق دی یعنی
مرحب کا سامنا کرادیا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا اور سارے دشمنان ہزا بھاگ گئے اور مسلمانوں نے قتل و زخمی
کرنے مین بڑی وسعت پائی کہ کشتون کے پشتے اور زخمیون کے ڈھیر کردیے بعد ازان اُنکے قلعون مین گھس پڑے
اور حق تعالیٰ نے اُن دشمنون کے دلون مین رعب ڈال دیا کہ وہ ہیبت زدہ ہوکر سوال صلح کا کرنے لگے تب
رسول خدا صلعم نے اُنسے صلح کو اس بات پر قبول فرمایا کہ امان دیتا ہون تمکو تمھارے خون پر اور تمھارے
اہل و عیال پر یعنی تمھارے خون کرنے اور تمھارے اہل و عیال کو بندی لینے سے تمکو امان دیتا ہون اور
املاک تمھارے اور کل مال تمھارا یہ سب ہمارا ہے بشرطیکہ تم اپنے مال مین سے کچھ چھپا نہ رکھو اگر ایسا کروگے
تو پھر مین تمھارے عہد ذمہ سے بری ہون (یعنی اس صورت مین امان باقی نہ رہیگی) تب اُن لوگون نے دروازہ
قلعہ کا کھول دیا اور سارا مال نکال لائے اور اُس قلعہ مین اُس روز دو لونڈے ابی الحقیق کے

قبیلہ کسیرے موجود تھے پھر وہ دونوں خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ستر بن مال یعنی اکمی حیز کو
لیکر حاضر ہوئے اور سامنے حضرت کے رکھدیا تب اُن دونوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
مثیرا بی الحقیق کے وہ ظروف کاسہ وغیرہ اور مال کہاں ہیں اُن دونوں نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم نے
اُسکو خرچ کیا اور چکا ڈالا اور حال یہ ہے کہ جب اُن دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے سے
نکال دیا تھا تو جسوقت وہ دونوں مدینے سے نکلے ہیں اُنکے پاس ظروف چاندی کے نقش دار جو تھا کہ اہل
مدینہ پھر اُسکے نام لیکر ذکر کیا کرتے تھے پس اُنھیں ظروف کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں سے پوچھا
اور اُن دونوں نے اُن ظروف کو زمین میں کہیں دفن کر دیا تھا مگر اُن دونوں نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمارے
پاس اُسمیں سے کچھ نہیں ہے تب رسول خدا صلعم نے اُن سے عہد لیا اس بات پر کہ جس چیز کو میں لے تم دونوں کا
فیصلہ کیا اُسکو میں نے تم سے بیان کیا ہے اگر اُسمیں سے کچھ تم نے مجھ سے چھپایا ہو تو ذمہ خدا اور ذمہ رسول کا
نہیں کا دونوں مثیوں ابی الحقیق سے بری اور باہر ہے اور خون و مال و اہل و عیال دونوں کے حلال ہیں وہ
دونوں بولے ہاں ہمکو قبول ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای جماعت مسلمین اور ای گروہ یہود تم لوگ
شاہد رہو سب نے کہا ہم گواہ ہیں اُسوقت جبرئیل علیہ السلام پاس حضرت صلعم کے نازل ہوئے اور جابجا مال جہاں
جہاں وہ گڑا تھا آپکو خبر دی اور حکم کیا اُن دونوں کے قتل کا اور بندی کرلینے کا اُنکے اہل عیال کا چنانچہ
رسول خدا صلعم نے حسب نشان دہی جبرئیل کے لوگوں کو اُس جگہ جہاں وہ مال گڑا تھا روانہ کیا آخر وہ مال آیا
تب حضرت علیہ السلام نے اُن دونوں کے قتل کیا حکم کیا کہ وہ قتل کیے گئے اور اُنکے اہل بندی میں لیے گئے
اور اُس روز تک اُن دونوں میں سے ایک کے پاس یعنی اُسکی زوجیت میں صفیہ بنت حیی بن اخطب تھیں
پس اُسی روز اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بندی میں لیا اور بلال موذن کو حکم کیا کہ اُنکو حضرت کے
خیمے میں پہونچا دیویں پھر بلال اُنکو لے گئے اور بلال نے یہ کیا کہ حضرت صفیہ کو مقتولوں پر سے لے گذرے یعنی
لاشوں کی طرف سے لیچلے تب حضرت علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا کہ بلال کو نہیں دیکھتے ہو کہ اُسنے
کیا کام کیا آخر جب بلال صفیہ کو خیمے میں پہونچا کر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پھر آئے تو آپنے فرمایا
ای بلال کیا تو نے اپنے دل سے رحم کو دور کر دیا تجھکو کون امر باعث ہوا اس بات پر کہ تو اس کمسن لڑکی کو
مقتولوں کی طرف سے لیگیا بلال نے عرض کی میں نے چاہا تھا کہ جو امر صفیہ پر شاق تھا وہ ہی میں اُنکو دکھاؤں
یا رسول اللہ آپ مجھ سے اس بات کو معاف کیجیے حق تعالی آپ سے عفو کرے پس رسول خدا صلعم نے بلال سے
درگذر کیا کیونکہ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ بہت مہربان اور نہایت رحیم تھے و بعد اس حضرت
علیہ السلام نے تمام مال و متاع خیبر جمع کرواکے مومنین کے درمیان تقسیم کرا دیا و بعد اسکے آنجناب اپنے خیمے میں

تشریف لیگئے اور صفیہ سے تنہائی مین فرمایا ای صفیہ تیرا باپ یہودیون مین سے مجھسے سخت تر عداوت
رکھتا تھا یہانتک کہ خدانے اُسکو خوار وخراب کیا اور حضرت نے اُنسے ذکر کیا پسر ابی الحقیق کا جسکا نام کنانہ
تھا وہ حضرت کی ہجو مین اشعار کہا کرتا تھا اور وہ لوگون مین بڑا شاعر مشہور تھا چنانچہ حضرت نے اُسپر چند
شخص کو مقرر کیا اور بھیجا تھا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا تھا اور حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے اُنکے شوہر اور
اُنکے بھائی کا ذکر کیا جو مارے گئے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے فرمایا کہ مین تجھکو درمیان اسلام
اور یہودیت کے اختیار دیتا ہون (یعنی تجھکو اختیار ہے کہ چاہے اسلام قبول کر چاہے یہودیہ رہ) پس اگر تو
اسلام اختیار کریگی تو قریب ہے کہ مین تجھکو اپنے لیے اپنے پاس رکھونگا اور اگر تو یہودیہ کو اختیار رکھے گی تو
عنقریب ہے مین تجھکو چھوڑ دونگا اور تجھکو تیرے اہل مین بھیجدونگا چنانچہ حق تعالی نے صفیہ کے دل پر رُشد
وہدایت القا کیا تب اُنھون نے عرضکی یارسول اللہ واللہ جب مین مدینے ہی مین تھی تو خواہش اسلام رکھتی تھی
اور اسلام مجھکو خوش آتا تھا بعد ازان مجھکو اسلام مین رغبت زیادہ ہوتی رہی اور یہودیون مین میرا کون ہے
نہ اُنمین میرا باپ ہے نہ بھائی ہے کہ آپنے میرے باپ اور میرے چچا کے بیٹے اور میرے بھائی کو سب کو قتل کیا
پس اب تو اللہ اور رسول اور اسلام مجھکو محبوب تر ہین اس بات سے کہ مجھے آپ چھوڑ دیجیے اور بھیجدیجیے
یہودیون مین یہ سُنکے آنجناب نے اُنکو اپنے واسطے رکھ لیا پھر آپنے وہ شب بسر کی یہانتک کہ صبح ہوئی اور
ایسا ہوا تھا کہ ابو ایوب الانصاری حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے تھے تو اُنسے حال صفیہ کا اور
اُنکے اہل کا جنکو قتل کیا تھا آپنے ذکر کیا پس ابو ایوب کو صفیہ سے حضرت کی نسبت اندیشہ ہوا کہ وہ سوتے ہین
اُنکو قتل کریگی تب ابو ایوب حضرت کی نگہبانی کے لیے ساری رات در خیمہ پر شب باش رہے تھے یہانتک کہ جب
موذن نے صبح کی اذان دی اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم خیمے سے برآمد ہوے یکبیک ابو ایوب کو دروازہ خیمہ پر
دیکھکر فرمایا ای ابو ایوب تجھے کیا امر پیش آیا اُنھون نے عرضکی یارسول اللہ واللہ مجھکو آپ پر صفیہ کی جانب
سے خوف آیا کہ مبادا وہ آپکو اپنے باپ کے عوض سوتے مین قتل کرین اسلیے مین نے نگہبانی مین یہین شب
بسر کی آنجناب علیہ السلام نے اُنکی تعریف وتحسین فرمائی پھر حضرت نے لوگون کو نماز صبح پڑھائی بعد ازان
اپنی جاے نماز پر بیٹھے ہوے قوم سے باتین کرتے تھے اور اُنکو نعمتین حق تعالی کی جو اُنپر نازل ہوئین تھین
یاد دلاتے تھے اور اُنکو حکم کرتے تھے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کا شکر وحمد کرو اسی درمیان مین کہ جناب
اُن لوگون سے باتین کرتے تھے کہ ناگاہ ایک زن یہودیہ ایک بکری بریان یعنی بکری کا کباب اور
روٹیان مع اصباغ یعنی نان خورش سالن وغیرہ حاضر لائی اور سامنے آپکے اور اصحاب کے رکھا یا
حضرت نے فرمایا یہ کیسی بکری ہے اُس عورت نے کہا یا محمدؐ مین آپکے لیے ہدیہ لائی ہون ہے لیے اُن بکریون کے

جو اپنے ہمارے ساتھ کہیں ہیں تب حضرت نے اصحاب سے فرمایا کھاؤ بسم اللہ جب تو تم نے اس کباب بکری کی
کے طرف ہاتھ بڑھائے اسوقت آپنے فرمایا جو لقمہ جسکے ہاتھ میں ہو پھینکدے کہ یہ بکری زہر آلود ہے تب
اس یہودیہ کو بلوا بھیجا اور فرمایا تو ہلاک ہو کیا باعث ہوا تجھکو کہ بعد اسلام کہ تو نے اچھا کیا پھر اسکو کیوں
خراب کر ڈالا اسنے کہا کیا آپکو معلوم ہو گیا فرمایا ہاں معلوم ہوا کہ زہر آمیختہ ہے اسنے کہا قسم ہے مجھکو اسی
زندگانی کی قسم بخدا میں نے چاہا تھا مجھے یقین ہو اس بات کا کہ تو نبی ہے یا کاذب کیونکہ تو اگر نبی ہو گا تو
خدا تجھکو اس بات سے مطلع کر دیگا اور اگر تو کاذب ہو گا تو تیرے حال سے یعنی مرگ سے میں لوگوں کو بہت
ہو بچاؤنگی چنانچہ آج اللہ مجھ پر واضح ہوا کہ تو صادق ہے اور میں تجھکو اور جو لوگ صادق وقت ہیں شاہد
کرتی ہوں اس بات پر کہ ہر آئینہ میں تیرے دین پر ہوں اور شاہد کرتی ہوں اس بات پر کہ أن اللہ لا الٰہ
غیرہ وأن محمدا عبدہ ورسولہ یعنی بے شبہ اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود سوائے اسکے نہیں اور اللہ محمد بندہ
خدا اور رسول خدا کا ہے پس ہر گاہ وہ اسلام لائی تو حضرت نے اس سے درگذر کی و بعد ازاں یہود اہل خیبر
جناب علیہ السلام کے سامنے آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا محمد آپ کی کیا رائے ہے ہمارے نکل جائیں یہانتک آپکی
طرف اریحا اور اذرعات کے نکال دیجئے جیسا کہ آپنے ہمارے اور بھائیوں کے ساتھ کیا ہے جو اور آباد رکھئے ہمکو ان
نخلوں یعنی نخلستان میں کہ ہم اسکی درستی کریں گے اور جو کچھ آپ درمیان ہمارے اور اسکے مقرر کر دیں گے ہم اسی پر قائم
رہینگے چنانچہ آنجناب علیہ السلام نے انکی صلح و اصلاح قبول کرکے نصف پر معاملہ کیا اور انکو انکے دیار میں آباد رکھا
پس اس لشکر میں حکم پکارا گیا مدینے کو کوچ ہے پس آنحضرت صلعم نے حکم کیا صفیہ کو کہ حضرت کی سواری پر پیچھے بیٹھیں
پھر جب وہ سوار ہونے لگیں تو آپنے انکے لیے اپنے زانو کو ٹیک دیا تاکہ وہ آپکے زانو پر پاؤں رکھکر
سوار ہو جاویں مگر انھوں نے عظیم دشوار سمجھا اس بات کو کہ اپنا قدم حضرت کے زانو پر رکھیں آخر حضرت کے
گھٹنے پر پاؤں رکھکر سوار ہوئیں اور آنجناب علیہ السلام چادر صفیہ کی انکے سر پر درست کرتے تھے یعنی اچھی
طرح ڈھانکتے تھے اور اصحاب اس حال کو دیکھکر آپس میں ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ دیکھتے ہو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اگر صفیہ کو حکم فرماویں کہ وہ اپنا منہ ڈھانپ لیویں تو جانلو کہ وہ امہات مومنین میں
ہیں یعنی مسلمانوں کی ماں ہیں اس صورت میں آپکے ساتھ ساتھ چلیو کیونکہ رسول خدا صلعم بڑے غیور ہیں اور
اگر حکم کیا کہ وہ اپنا منہ کھولے رہیں تو جانلو کہ وہ مثل کنیزوں کے ہیں دریں صورت آپکے ساتھ ساتھ
چلیو کیونکہ وہ لوگ آپسے باتیں کرتے ہوئے ہمراہ چلنے کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ آنحضرت صلعم نے
بعد سوار ہونے صفیہ کے انکو حکم پردہ پوشی کا کیا یعنی منہ پر پردہ ڈال لیں بعد ازاں آپ روانہ ہوئے اور
لوگ بھی وہاں سے چلے اسی اثنا میں ایک شخص بنی سلیم کا کہ اسکا نام حجاج بن علاط تھا اور وہ جب تک

خیبر مین ہمراہ حاضر تھا حضرت کے سامنے آیا اور مکے جانے کی درخواست کی اور عرض کی یا رسول اللہ مکے مین میری
زوجہ پاس میرا اچھا اچھا مال ہی اگر اسکو میرے اسلام لانے سے آگاہی ہو جاویگی تو وہ سارا مال لیجا ویگی
اور حال یہ ہی کہ ان دنون اسکی زوجہ ام حجر بنت شیبہ تھی جو صاحب دربان کعبہ تھا اور وہ مرد مالدار تھا اور اسکا
نجران کے زمین بنی سلیم مین اوس بان کا معدن تھا یعنی ذخیرہ مال خواہ معدنیات تب حضرت علیہ السلام نے اسکو
اجازت دی پھر وہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مجھے خدا آپ پر فدا کرے آپ مجکو یہ بھی اجازت دیجیے کہ مین اہل مکہ
آپکی منقصت بیان کرون اور اسنے آپکی موت کی خبر کرون تا بشیر اذا نکہ انکو میرے اسلام سے علم ہو شاید کہ مین انکو
اس بات سے غفلت مین لاکر اپنا کام نکال لون آخر آپنے اسکی بھی اجازت دی تب حجاج اپنے ناقہ تیز رو پر سوار
ہو کر چلا اور اسکو بہت جلد چلایا کہ راہ مین کسی خیبر کیطرف داخل ہوتا تھا یہانتک کہ مکے پہونچا اور اہل مکہ قبل
پہونچنے حجاج کے آپسمین خرید و فروخت بڑے بڑے مال گران بہا کی کر چکے تھے اور مدت دادوستد فیما بین کی
اس میعاد تک رکھی تھی کہ حق تعالی درمیان محمد اور اہل خیبر کے فیصلہ کرے (یعنی مدت ادائے فیما بین کی قرضہ
پر مقرر ہوئی کہ انشاء اللہ تعالی اہل خیبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فتحیاب ہون) اور وہ لوگ باخود کہا کرتے
تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب چاہتے ہین کہ عنقریب درمیان باغات یعنی نخلستان ہین اہل خیبر
اور انکے دونون حلیف بنی اسد و بنی غطفان پر وارد ہون بعد ازان قلعہ قموص مین داخل ہون و
حال آنکہ وہ ایک قلعہ ہی بلند و استوار اور مثل اس جگہ کے نہین ہی کہ محمد تھکا دیتے ہین قبائل عرب سے
اور وہ لوگ ایسا نہین دیکھتے کہ جو قضیہ و مقدمہ درمیان محمد و اہل خیبر کے واقع ہو تو تھوڑے سے زمانے مین
منقضی ہو جاوے پھر جبکہ حجاج انکے پاس پہونچا تو اہل مکہ بکثرت تمام اسکے پاس دوڑتے ہوے گئے
یہانتک کہ مکان ہجوم مردم سے بھر گیا تب ان لوگون نے پوچھا ای حجاج تیرے پیچھے کی کیا خبر ہی اسنے
کہا میرے پاس ایسی خبر ہی کہ تمکو بہت مسرور کریگی مین لڑائی مین محمد اور اہل خیبر کے موجود تھا کہ درمیان
انکے سخت لڑائی واقع ہوئی چنانچہ اصحاب محمد اہل خیبر کے مقابلے سے ہٹ گئے اور اہل خیبر نے محمد کو بطور
بندیون کے پکڑ لیا اور کہتے تھے کہ ہم اسکو قتل نکرینگے جبتک کہ اہل مکہ پاس اسکو زندہ بھیجدین تا وہ اسکے
تئین دیکھ لین پھر ہم اسکو بدلے اپنے سردار حیی بن اخطب کے قتل کرینگے یہ سنکے اہل مکہ نہایت شادان
و فرحان ہوے کہ ایسے کبھی مسرور نہوے تھے اور انکی عورتین اور انکے مرد اور دختران ناکتخدا مسجد مین
جمع ہوئین اور اپنے معبودون خبیثہ یعنی بتون نجس کو نہلانے لگین اور خوشی منانے والیان اس
بات کی تھین جو یہود کے ہاتھ سے محمد و اصحاب محمد کو پہونچی اور کچھ ان لوگون کو اس خبر مین
شک نتھا بلکہ حق جانتے تھے اور یہ حال سنکے مومنین و مومنات مکہ کو سخت شکستگی و خواری پہونچی کہ

حجاج آ پہونچا تب اُس سے حضرت عباس نے کہا واسطے تجھ پر اے حجاج یہ کیسی خبر تھی جو تو لے آیا سرکی ہی اُس نے
کہا میرے پاس وہ خبر ہی جو آپکو خوش کریگی لیکن شرط یہ کہ آپ میرے نام سے مخفی رکھیے اُنھون نے کہا تیرے لیے
کتمان اُس خبر کا مجھپر واجب ہی تب حجاج نے اس بات پر عہد و میثاق لیا تا کہ مخفی رکھین اُس خبر کو آج تمام
روز صبح تک پس عباس نے اپنے قول و قرار کو مضبوط کیا اُسوقت حجاج نے اُنسے کہا اول اس خبر کا جو مین
بیان کرتا ہون یہ ہی کہ اِنّی اَشھد اَن لا اِلٰہ اِلّا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اَنّ محمداً عبدہ و رسولہ یعنی البتہ
مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود برحق نہین ہی کہ وہ یکتا ہی کوئی اسکا ہمسر نہین اور شک نہین
کہ محمد اُسی خدا کا بندہ برگزیدہ اور اُسیکا فرستادہ ہی ولیکن ازان مین آپکو خبر دیتا ہون کہ ہر آینہ مین ہمراہ رسول
خدا صلعم کے فتح خیبر مین موجود تھا اور مین حضرت علیہ السلام کو حالت عروسی مین چھوڑ آیا ہون کہ اُنھون نے
صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہی اور آنحضرت صلعم نے دونون بیٹون ابی الحقیق کو جو اسیر ہوئے تھے قتل کیا
اور کل مال و اموال اہل خیبر درمیان مسلمین کے تقسیم کردیا اور مین نے آنحضرت صلعم سے اس خبر کے بیان کرنے کی
اجازت طلب کی تھی چنانچہ مجھے اجازت بخشی اور اُس خبر سے میرا مقصد یہ تھا کہ مین مال اپنا جو میری زوجہ
پاس ہی اپنے قبضہ مین لاؤن اس خوف سے کہ اگر وہ میرے اسلام سے مطلع ہوگی تو مال میرا ضبط کر لیگی اب
مین ارادہ رکھتا ہون کہ اگر مین نے اپنا مال پایا تو انشاء اللہ تعالی آجکی شب تاریکی مین نکل جاؤنگا یہ کہکے
حجاج اپنے مکان پر چلا آیا اور حضرت عباس اپنے مکان مین ٹھہرے رہے جب شام ہوئی اور قریش گرد کعبہ اپنے
بتون کی پرستش کرتے تھے اور اُنسے دعائین مانگتے تھے اور خوشوقت تھے اس بات پر کہ محمد و اصحاب محمد پر مصیبت
واقع ہوئی ہی اور حضرت عباس اپنے گھر کے اندر ٹہلتے تھے اور سوتے تھے یا کروٹین بدلتے تھے نیند نہ آتی تھی اُس
بات سے جو قریش مین مشاہدہ کرتے تھے اُنکی شماتت و خوشی خاطر مصیبت نبی و اصحاب پر کہ اُنکی آنکھین
ٹھنڈی تھین اور اُنکے دلون مین ٹھنڈھک تھی یہانتک کہ صبح ہوئی اور آفتاب طلوع ہوا اور اُدھر
حال حجاج کا یہ ہوا کہ جب شام ہوئی تھی تو وہ اپنی زوجہ پاس جا کر کہنے لگا کہ مین اسوقت جو تجھسے ایک بات
کہتا ہون تو کسی سے نکہیو کہ مین مال محمد و اصحاب محمد کا جو اہل خیبر نے اُنسے لوٹا ہی مثل میوہ رسیدہ کے
ارزان چھوڑ آیا ہون مین چاہتا ہون کہ شتاب اُسکے خرید کو وہان جا پہونچون اس خوف سے کہ تجار مجھسے
پہلے نہ پہونچین سستا خرید لیوین یہ سنکے اس عورت نے اُسکو وہ مال دیدیا پھر جب وقت نماز عشا ہوا
یعنی جسوقت شفق مغربی جاتی رہی اور شب شروع ہوئی تو حجاج تاریکی شب مین نکل گیا اور صبح ہوئی اُسکو
ایسی جگہ کہ زمین مکہ بہت دور پیچھے چھوڑ چکا تھا اور جسوقت حضرت عباس رضی کو صبح ہوئی تو اُنھون نے اپنا لباس
پہنا اور چادر اوڑھی پھر قصد کیا پاس زوجہ حجاج کے اور اُسکو آواز دی تو وہ نکل آئی اُس سے حال حجاج کا

پوچھا تب   حال بیان کرنے لگی کہ باعث غمگینی عباسؓ کے وہ تھی ایسے تمہیں تمام حجاز میں سے عزیز تر تھا جو
تھے جیسا کچھ کہنے لگی کہ وہ شتاب چلا گیا آخر مال اہل خیبر نے محمد و اصحاب محمد کا لوٹا ہے اسکو تو بیکس ہے حضرت
عباسؓ نے اس سے کہا اے عورت غفلت نہ کر وہ احمق اگر تجھکو اپنے شوہر کی خواہش ہو تو اس سے جا کر ملجا کہ وہ مسلمان
ہو اسلام لا چکا ہے اور یہاں سے ہجرت کر گیا ہے یعنی وطن چھوڑ دیا ہے اور محمدؐ سے جا ملا ہے لیکن اُسنے جو تم
یہاں کی تھی تو اسلئے کہ وہ مال یہاں کا تھا اپنے قبضے میں لاوے اور وہ تجھسے اور تیری اہل سے جو تعلق
رکھتا تھا وہ بولی اے ابو الفضل اے میرے چچیرے بھائی میں تمکو صادق جانتی ہوں پر تمنے یہ بات کسسے کہی ہے
اُنھوں نے کہا خود حجاج نے مجھسے خبر کی ہے تب وہ عورت اسی حال میں گئی اور اپنا سر پیٹنے لگی اور واویلا کرتی
تھی اور لوٹ جاتی تھی زمین پر کبھی اور کبھی اُٹھ کھڑی ہوتی تھی اور عباس رضی اللہ عنہ لباس پہنے اور مسجد
کعبہ میں داخل ہوئے اُسوقت مشرکین گرد کعبہ جمع تھے اُنھوں نے عباسؓ کو جو دیکھا تو آپس میں عباس کی طرف
اشارے کرنے لگے اور اُسوقت ذکر آں حضرت صلعم اور ذکر اُنکے اصحاب کا کرتے تھے اور سرگوشیاں کرتے تھے
کلمات سحر و کذب کے یعنی وہ سب ساحر و کاذب ہیں پھر جب عباسؓ اُنسے قریب ہوئے تو اُنسے کہنے لگے کہ تمکو کچھ
یہاں کوئی خبر آئی ہے اُنھوں نے کہا ہاں جو خبر تمہارے پاس آئی ہے وہی تمہارے پاس بھی تو آئی ہے کہ تم میں کا
کوئی آدمی اس بات میں کچھ شک نہیں رکھتا ہے اُنھوں نے کہا قسم خدا کی خبر میں تو کچھ شک نہیں یعنی جو خبر
تمکو ہے پس تمکو چاہیے کہ اپنے قول میں سیاہ روئی رکھو یعنی حد سے تجاوز نہ کرو جیسا کچھ میں گواہی دیتا ہوں کہ
اہل خیبر کے مال و املاک بیچ حصے خدا و رسول و مومنین کے جاری ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے دونوں
بیٹوں ابی الحقیق کی مشکیں باندھکر گردنیں ماریں اور پھر اس خبر کا رسول خدا صلعم کو عالم عروسی ہے جیسے جو آیا ہے
کر اُنھوں نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہے اُن لوگوں نے کہا کہ ہم گواہ ہوتے ہیں کہ تم کا دشمن ہے وہ کون
شخص ہے جسنے تمکو یہ خبر دی ہے بلکہ تو نے حجاج کی خبر سے یہ خبر بطور خود بنائی ہے تب عباسؓ نے کہا کہ یہ خبر جو میں
کہتا ہوں مجھسے خود حجاج نے بیان کی ہے تحقیق کہ وہ مسلمان ہوا ہے اور مکے سے ہجرت کی ہے اور رسول خدا صلعم سے جا ملا
ہے اور یہی خبر اپنی زوجہ سے بھی کہہ گیا ہے پس اُسکے چند آدمی مشرکین میں سے زوجہ حجاج پاس گئے تا اس کو
خبر اُس سے دریافت کریں جیسا کچھ جب وہ لوگ گئے تو زوجہ حجاج کو غمزدہ اور دردمند پایا اُنھوں نے
اس سے اُسکے شوہر کا حال پوچھا تب اسنے اُنسے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گیا اور وطن چھوڑ گیا اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملا پس وہ لوگ اپنے اصحاب پاس پھر گئے اور جو کچھ وہ حجاج نے کہا تھا
اور جو کچھ اُنھوں نے حال اندوہ و ملال اُس عورت کا دیکھا تھا اُسکے بیان کیا جیسا کچھ جو کہ سب
اندوہ مومنین پر تھا اُسکو حق تعالیٰ نے مشرکین پر ڈالا اور اُنکو خوار و ذلیل کیا پس یہ قصہ خیبر کا تمام

ذکر عمرۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے مدینہ کو پھر آئے تو سریہ چھوٹے چھوٹے لشکر ہر طرف روانہ کیے
اور خود مدینے مین مقیم رہے یہانتک کہ جب چاند ذیقعدہ کا دیکھا گیا تو نقیب نبی نے مسلمین مین ندا
دی کہ واسطے عمرہ کے سامان سفر کی تیاری کرو چنانچہ مسلمین ہمراہ رسول خدا صلعم آمادہ ہو گئے اور
مکے کو روانہ ہوے جب آنحضرت صلعم مکے مین تشریف لائے تو میمونہ بنت الحارث بن الحزن العامری سے
جو بنی ہلال بن عامر سے تھین نکاح کیا پھر جب آنحضرت صلعم مناسک عمرہ ادا کر چکے اور فارغ ہوے اور
اسوقت اہل مکہ مکے سے پیچھے پڑے ہوے تھے کہ مکے سے بسبب حالت پشیمانی و خجالت کے نکل گئے تھے
اور کہتے تھے کہ محمدؐ مع اصحاب تو داخل مکہ ہوے اور ہم لوگ مکے کے پیچھے پڑے ہین پھر جسوقت رسول خدا صلعم
مکے سے کوچ کر کے مدینے کو مراجعت فرما ہوے یکایک دختر حمزہ بن عبدالمطلب سے ملاقات ہوئی کہ وہ
صاحبزادی اپنے لوگون کے ہمراہ آئی تھین حضرت عمر نے پوچھا تو ہمارے ساتھ کیونکر آئی اسنے کہا آپکے
اہل مین سے ایک شخص کے ہمراہ آئی ہون و حال آنکہ رسول خدا صلعم نے کسیکو حکم اسکے لانے کا مکہ سے نہین دیا
تھا (یا جبرا اگر تو بغیر سختی و زبردستی کسیکے نکلی ہی تو مجکو کچھ پروا و اندیشہ نہین ہی اسلیے کہ جو شرط
اہل مکہ سے کی گئی ہی انکے فیصل نامہ مین یہ امر داخل نہین ہی اسلیئے کہ وہ اہل بیت نبی مین سے ہی (یعنی نامہ مین
یہ شرط مندرج تھی کہ جو کوئی اہل مکہ مین سے طرف آنحضرت صلعم کے جاوے تم اسکو پھیر دوین) الغرض جناب
رسالت مآب صلعم مدینے مین داخل ہوے اور حال یہ ہی کہ حق تعالی نے البتہ اپنے وعدہ کو پورا کر دیا کہ آنحضرت
صلعم کو مع اصحاب ایسے حال مین داخل ہوے اور حال یہ ہی کہ حق تعالی نے البتہ اپنے وعدے کو پورا کر دیا کہ آنحضرت
پانے والے تھے اور سر منڈانے والے اور بال کترانے والے تھے اور حق تعالی نے آنحضرت صلعم کو مشرکین سے
بدلا اس امر کا دلا دیا کہ انھون نے سال گذشتہ مین روکا تھا اور ایسے ہی امر مین حق تعالی نے آمین فرمایا ہی والحرمات
قصاص یعنی جمیع امور محترمہ مین بدلا ہی ای حرمت بدلا ہی حرمت کا فرماتا ہی حق تعالی کہ اگلے ذیقعدہ
شہر حرام مین مشرکین نے تجکو اور تیرے اصحاب کو پھیر دیا تھا تھا اگلے ذیقعدہ شہر حرام مین حق تعالی نے
تجکو انسے بدلا دلایا پھر جب اہل مکہ پاس اس بات کی خبر پہونچی کہ آنحضرت صلعم مع اصحاب مدینے کو
پھر گئے تب وہ لوگ مکے مین در آئے اس عرصہ مین حق تعالی نے خالد بن الولید کے دل مین رغبت اسلام ڈالی کہ
اسنے امر محمد صلعم مین فکر کی اور جمیع قریش مین اسطرح بیان کرنے لگا کہ البتہ واسطے ہر ایک ذوالعقل صاحب
شعور کے یہ امر واضح تر ہی کہ محمد نہ ساحر ہی نہ شاعر ہی بلکہ ہر آئینہ کلام اسکا کلام رب العالمین ہی پس ہر ایک اہل خرد
پر حق و واجب ہی کہ اسکی پیروی اختیار کرے تب عکرمہ بن ابی جہل یہ باتین خالد کی سنکر گھبرایا اور کہنے لگا

ردم بھی تھے پس قتال شدید واقع ہوئی اور زید بن حارثہ شہید ہوئے بعد ازان اصحاب اپنے لشکرگاہ مین پھر کر
اور پانی سے سیراب ہوئے بعد ازان علم لشکر جعفر بن ابی طالب کو حوالہ کیا تب جعفر نے گھوڑے کے منھ پر مارا
یعنی گھوڑے کو چھیڑ کر یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام پہونچانا تحقیق کہ مین نے
اپنی جان کو بشوق شہادت پیش کیا آخر جعفر اور انکے اصحاب اس قوم سے قتال کرنے لگے ناگاہ اس قوم سے
ایک شخص نے جعفر کو ایسی تلوار ماری کہ کمر سے دو ٹکڑے ہو گئے بعد ازان عبد اللہ بن رواحہ نے علم لشکر اٹھا لیا
اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اس قوم پر بھالے مارے اور بعد تھوڑی دیر کے لشکر کی جانب پھرے اور پھر اپنے
نفس کو ملامت کی اور گھوڑے سے اتر پڑے اور اپنے نفس سے مخاطب ہوئے کہ مین نے خدا کی قسم کھائی تھی
کہ البتہ تو گھوڑے سے اتریگا اور اب مین تجکو جنت سے ناخوش دیکھتا ہون یعنی تو شہادت مین حیلہ و درنگ کرتا ہے
چنانچہ گھوڑے سے اتر کر قوم کو نیزے مارنے لگے یہانتک کہ حق تعالی نے انھین بہ فتح کر دی اور واقدی
علیہ الرحمۃ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی گئی اور اسکو خدا بہتر جانتا ہے کہ ہر آئینہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین لوگون کو لشکر موتہ سے ایک ایک کی خبر دیتے یہان فرماتے تھے یعنی فلان
شہید ہوا اور اب فلان شہید ہوا بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل مدینہ کو یہ خوشخبری سنائی کہ
حق سبحانہ تعالی نے تمھارے یارون کو فتحمند کیا اور فتح ہاتھ پر خالد بن الولید کے ہوئی اور اسی روز
حضرت نے خالد کا نام سیف اللہ رکھا جیسا کہ خالد کو لوگ سیف اللہ کہتے ہین پس یہ قصہ ختم ہوا

حکایت مقاتلہ حلفائے بنی امیہ با حلفائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

و بعد ازان کہ جناب رسالت مآب غزوۂ موتہ سے فارغ ہوئے اس عرصہ مین قبیلہ کنانہ نے جو بنی امیہ کے حلیف
و ہم عہد تھے بنی خزاعہ حلیف و ہم عہد رسول خدا صلعم سے منازعت کی اور آمادۂ قتال ہوئے تب بنو امیہ نے
کنانہ اپنے حلیفون کی حمایت و اعانت کر کے رسول خدا کے حلیفون کو رنج و آزار پہونچایا آخر حلفاے
بنی خزاعہ عاجز ہو کر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نصرت و مدد مانگنے کو آئے اور انکے ساتھ بدیل
بن ورقہ بھی تھا اس نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ اَبِیْنَا وَ اَبِیْہِ الْاَتْلَدَا ثُمَّ اَسْلَمْنَا وَلَمْ
نَنْزِعْ یَدًا یعنی ای پروردگار مین قسم کرتا ہون محمد سے مثل قسم کرنے ہمارے آبا محمد کے قسم
اس بات کی کہ تو کسی سے پیدا نہین ہوا اور قسم ہے اس بات پر کہ ہمنے اسلام قبول کیا درحالیکہ
ہمنے کچھ عوض نہین لیا یعنی جس طرح ہمارے بابون نے محمد کے باپ سے قسم کی تھی اور
باہم ہم سوگند ہوئے تھے مین اسی طرح محمد سے قسم کرتا ہون اور قسم تیری ذات کی ہے جو
تو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا اور قسم اس بات پر کرتا ہون کہ ہمنے

اسماء رسول کرد بجا و حال مکہ جسے کچھ اُنکا مدعا نہیں لیا الغرض حضرت رسالت مآب صلعم نے زید و حضرت کا ہر ثت
یہ کہا کہ حضرت سیر الشام ہل کہا کہ جسم کھوں لے ابوسفیان اپنے اور آنحضرت کے ترطیبی کی تحسین جب نقضی کو وعادین دیا کہ
پھر ابوسفیان کو سوجھی اور ان دنوں ابوسفیان بتقریب اپنی تجارت کے ہرقل سلطان روم کے پاس تھا

ذکر مکالمہ فیما بین ابوسفیان و ہرقل سلطان روم درباب نبوت رسول خدا صلعم

ہرقل نے ابوسفیان سے کہا کہ مجھے خوشی ہے اس بات کی سبب مجھے منظور ہے کہ تیرے شہر کے کسی آدمی سے
ملاقات کروں کہ وہ مجھے خبر پورے حال اُس شخص سے جسے درمیان تمہارے خروج کیا ہے ابوسفیان نے
کہا علی الخبیر سقطت یعنی تو نے تو مجھ ایسے خبردار سے ملاقات کی ہے پوچھ مجھ سے کیا پوچھتا ہے اور اُسکے
کس امر کو دریافت کیا چاہتا ہے ہرقل نے کہا تو مجھ سے بیان کر کہ وہ نبی ہے یا کذاب ہے ابوسفیان نے کہا وہ
کذاب ہے ہرقل نے کہا پھر تیرہ وہ لڑائی میں کیونکر غالب آتا ہے ابوسفیان نے کہا واللہ وہ ہم سے سوائے
ایک بار جنگ بدر کے اور کبھی ہم پر غالب نہیں ہوا اور ہم آج غالب ہیں اور بعد جنگ بدر کے ہم اُس سے دو بار
لڑے سو ایکبار جو ہم نے محمد سے قتال کی تو البتہ ہم نے اُسکا سر توڑا اور چہرہ لگار دیا اور دوسری بار وہ
ہم سے بچ رہا باعث حائل ہونے اُس خندق کے جو اُسنے واسطے حفاظت اپنے اور اپنے اصحاب کے کھودی تھی
ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ شان کذاب کی تو نہیں ہے بلکہ کذاب وہ ہوتا ہے کہ جب وہ خروج کرتا ہے تو وہ مثل
شعلہ کے مشتعل ہوتا ہے اُسپر کوئی سال نہیں آتا ہے یہانتک کہ حق تعالی یکبارگی اُسکو ہلاک کر دیتا ہے اور
میں یوں سنتا ہوں کہ کبھی وہ تمپر غالب آتا ہے اور کبھی تم اُسپر غالب ہوتے ہو اور اے ابوسفیان آخر وہ
تمکو کس بات کا حکم کرتا ہے اور کس چیز سے تمکو منع کرتا ہے اُسنے کہا ہمکو حکم کرتا ہے کہ تحتنی نظر فی النہار کما
تحتنی النساء یعنی ہم جھکیں صبح و شام جسطرح عورتوں کی شان سے جھکنا ہوتا ہے ہرقل نے کہا کہ یہ سبب
نماز و سجدہ کی خدا کی ہے اور وہ قوم اچھی نہیں ہے جو سجدہ نہیں کرتی ہے اور کہا وہ ہمکو حکم کرتا ہے کہ
ہم ہر سال اپنے مال کا خراج دیا کریں ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ زکوۃ ہے کہ البتہ ہم بھی مامور
ہیں کہ لوگوں سے خراج لیویں اور لوگوں کو وہ ہی خراج دیویں اور کہا وہ ہمکو منع کرتا ہے مردہ
مردار اور خون کھانے سے ہرقل نے کہا کہ مردار و خون اچھی چیز نہیں ہے کیا تمہارا یہ قول نہیں اگر
کہ تم ان دونوں چیزوں کو گندہ کہتے ہو اگر چہ وہ ان چیزوں سے منع نکرتا ہو پھر ہرقل نے کہا اے
ابوسفیان یہ مرد صالح ہے چاہیے کہ اُسکی پیروی کرو اور اُس سے لڑائی نکرو اور طریقہ یہود کا اختیار
نکرو وہ لوگ انعل مع الانبیاء ہیں یعنی وہ بدکار لوگوں میں ہیں کہ اپنے انبیا سے لڑائی کرتے ہیں
ولیکن تو مجھ سے یہ بات بیان کر کہ جب وہ عہد و پیمان کرتا ہے تو عہد شکنی بھی کرتا ہے ابوسفیان نے

نہین واللہ اُسنے کبھی زمان گذشتہ مین تو عہد شکنی نہین کی مگر اس مرتبہ مجہکو خوف ہی کہ وہ عہد شکنی
کرے ہرقل نے کہا ای ابو سفیان یہ اندیشہ تجکو کیونکر ہوا ابو سفیان نے کہا کہ جسنے اُس سے دو برس کا
عہد لیا ہی کہ بعض ہمارا بعض سے اُس مین رہے یعنی بہ نسبت ہر ایک ہمارے اور اُنکے عہد امان لیا گیا ہی اور
اب یہان مجھے خبر پہونچی ہی کہ ہمارے حلیفون نے اُسکے حلیفون سے لڑائی کی ہی اور ہماری قوم نے اپنے
حلیفون کی اعانت کی ہی پس مجھے خبر معلوم ہوئی ہی کہ اُسکے حلیفون نے اُس سے نصرت و مدد مانگی ہی لہذا
وہ چاہتا ہی کہ ہماری قوم پر اپنے حلیفون کی اعانت کرے ہرقل نے کہا ای ابو سفیان اگر یہی بات
ہی جیسے تو نے مجھ سے بیان کی ہی تو اُس سے تمھین عہد شکنی مین اولیٰ تر ہو کہ تمنے اُسکے حلیفون سے قتال کر لینا
کر حلال سمجھا پھر ہرقل نے کہا ای ابو سفیان تو مجھ سے یہ بیان کر کہ تم مین اُسکا رتبہ کیسا ہی اور کیا اُسکی
منزلت ہی اُسنے کہا واللہ ہم مین بلندی پر ہی یعنی عالی رتبہ ہی یہ سنکے ہرقل ہنسا اور کہا مین گمان اس بات کا
تجھ سے نہین رکھتا ہون کہ حقیقت امر اور امر واقعہ اُسکا تو مجھ سے بیان کرے و حال آنکہ البتہ مین سنے
دریافت کر لیا تیری باتون سے کہ ہر آئینہ حق تعالیٰ نے بعد لوط کے کسی نبی کو نہین بھیجا مگر اُسکی قوم کی
توانگری و برتری مین یعنی جو اُس قوم کے توانگر دون اور برترون مین ہو تب ابو سفیان نے یہ بات
سنکر ہرقل سے کہا مین اپنے تئین یہان سے پھر جانے والا دیکھتا ہون یعنی عزم مراجعت رکھتا ہون چنانچہ
وہ اپنی قوم کی خبر پانے سے وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ مکہ مین پھر آیا اُسوقت اہل مکہ نے اُسکو مامور کیا
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر پھر تجدید حلف کی کرے یعنی تازہ حلف لیوے تب ابو سفیان
مدینے مین آیا اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے گھر پر اُترا اور صبح کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا
پھر جسوقت حضرت کے قریب پہونچا تو گردن پکڑ کے ہٹایا گیا اور درمیان اُسکے اور رسول خدا صلعم کے لوگ حائل
و حاجب ہوگئے تب ابو سفیان نے کہا تم لوگ درمیان میرے اور محمد کے کیون حائل ہوتے ہو و حال آنکہ وہ میرا
بھتیجا ہی چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا چھوڑ دو اُسکو یعنی اُسکو آنے دو تب وہ آیا اور حضرت کے پاس بیٹھا
اور عرض کرنے لگا یا محمد مین آپ پاس اسلیے آیا ہون تا جو عہد کہ درمیان ہمارے اور آپکے تھا اُسکی تجدید حلف
کرون یعنی تازہ کرون آپنے فرمایا آیا کوئی نئی بات تمھارے تئین پیش آئی یعنے کیا تمنے کوئی نئی بات کی
ہی اُسنے کہا نہین قسم ہی لات و عزیٰ کی کوئی نئی بات تو نہین ہوئی ہی فرمایا تو پھر ہم اپنے اول حلف پر قائم ہین
ابو سفیان نے کہا مین نہین جانتا ہون کہ بعد نئی بات کرنے ہمارے جسکو ہماری قوم اور آپکے حلیفون نے کیا ہی
شاید آپ کچھ بدلا کرین یہ کلام اُسکا سنکر حضرت علیہ السلام ہنسے اور اس ہنسنے سے ابو سفیان جان گیا کہ آنحضرت
صلعم ضرور اپنے حلیفون کی نصرت کرنے والے ہین تب ابو سفیان مخاطب ہوا حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے

[illegible] الا رجال ... بعض نسخہ ... الا ... یعنی ... نہین ... دار الاسلام

۱۲

اور بولا ای پسر ابی قحافہ تو اپنی اس قوم سے ان لوگوں یعنی قریش کے لیے حلف عہد کیوں نہیں لیتا ہے
ابوبکر نے جواب دیا کہ اللہ و رسول اس امر میں اور اس امر کو خوب جانتے ہیں تب ابوسفیان عثمان سے
مخاطب ہوکر بولا ای پسر عفان تو اپنی اس قوم سے قریش کے لیے عہد امان کیوں نہیں لیتا انھوں نے کہا
میں ایسا نہیں کرتا اس نے کہا کیا وجہ ہے عثمان رض نے کہا اسلیے کہ علم اسکا خدا و رسول کو بہتر ہے تب ابوسفیان
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا ای عمر بن الخطاب تو اپنی اس قوم سے ان لوگوں کے لیے حلف امان
کیوں نہیں لیتا تا صلہ قرابت کی تو بجا لاوے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جو کچھ قرابت تھی اسکو خدا نے
باقی رکھا اور جو صلہ رحم تھا اسکو بھی خدا نے قطع کر دیا پس قسم ہے اس خدا کی جسکے ہاتھ میں عمر کی جان ہے
اگر تو حضور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا ہوتا تو میں تجھکو قتل کرتا ابوسفیان نے کہا قسم مجھکو اپنی زندگانی کی
البتہ میں نے تجھکو ہمیشہ سے دیکھا کہ تو سب سے باتیں کرتا تھا مگر تو مجھسے محض کلام نکرتا تھا اور مجھپر کبھی ایسی دلیری
و جرات کرتا تھا ایسی ای عمر میں نہیں جانتا ہوں کہ کس بات نے تجھکو اس بات پر آمادہ کیا عمر رض نے کہا بسبب کفر کرنے
ساتھ خدا اور رسول کے اور بوجہ تیری عداوت رکھنے کے خدا اور رسول سے بعد ازاں جو دن نکلے اذان دی اور
آنحضرت صلعم کے لیے ایک کاسہ کلاں میں پانی آیا حضرت نے وضو کیا جب حضرت علیہ السلام وضو سے فارغ ہوئے
تو اصحاب نے بھی بچے پانی سے وضو کیا اور استنشاق یعنی ناک میں پانی ڈالا یا یہ معنی کہ خوشبو سونگھا اسوقت
ابوسفیان نے کہا مثل آج کے کبھی میں نے کسی بادشاہ کو بالاتر محمد سے نہیں دیکھا البتہ میں فارس کے
بہت پھرا ہوں اور انکے بادشاہ کو بھی دیکھا اور میں نے ملک روم کو دیکھا جو ذات القرون یعنی قدیمی ہے اور انکے
بادشاہ کو بھی دیکھا ہے میں نے کبھی کسی بادشاہ کو بالاتر محمد بادشاہ سے نہیں دیکھا کہ ہر آئینہ اصحاب اسکے کہ آب
دھوئی ہوئی اسکے ہاتھوں کی البتہ لی جاتی ہیں اور اسکو اپنی ناک کے اندر ڈالتے ہیں اور اس سے اپنا منہ دھوتے
ہیں پس ابوسفیان مشاہدہ اس سے بحال حیرت و مبہوت و حیران ہو رہا یہانتک کہ اقامت کہی گئی اور حضرت
علیہ السلام مقدم یعنی پیش نماز ہوئے اور نماز پڑھی جبکہ رکوع حضرت کے ساتھ رکوع اور انکے سجدہ کے
ساتھ سب نے سجدہ کرنے لگے تو ابوسفیان یہ دیکھکر اور بھی متعجب ہوا اور بولا وابیکم یعنی کہنے لگا میں تمسے اپنے باپ
کی قسم کھاتا ہوں یعنی باپ کی قسم طاعت و تابعداری یہ ہے پھر جب آنحضرت صلعم نماز سے فارغ ہوئے تب ابوسفیان
نے عرض کی کہ میں واللہ نہیں جانتا ہوں کہ لڑائی لیکر جاتا ہوں یا صلح کا پیام لیے جاتا ہوں آپ نے فرمایا
اس عرصہ تو چلا جا یہانتک کہ تو اپنے امر کو دیکھ لیگا انشاء اللہ تعالی بعد ازاں ابوسفیان جناب فاطمہ رض
بنت رسول صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا فاطمہ رض آیا ہو سکتا ہے کہ تو سردار عرب کے اپنی قوم میں تمام
دختران و دوشیزگان سے مستور رہو یعنی انمیں تو سب بیٹیوں سے پیاری بیٹی ہو حضرت فاطمہ نے فرمایا

تو ابو سفیان دوسری بات یہ کہ اسنے کہا تو درمیان لوگون کے امان و پناہ دیدے اور دلادے یہ سنکے حضرت
فاطمہؓ نے جواب دیا کہ قسم ہے تجکو لقا سے خدا کی اگر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے انپر جرأت
کرکے کسیکو امان دون یا دلاؤن تو اس صورت مین البتہ منسوب اسبات ہونگی پھر ابو سفیان نے کہا ہل
لا احد کہ مین تجکو کم نکر دیگا یعنی مین تجکو نہ تھپیڑ دونگا اس بات سے کہ تو امان نہین دسکیتی ہے کیونکہ خواہر
تیری زینب بنت محمد نے اپنے شوہر ابی العاص سے عقد امان یعنی عہد پناہ درست کیا تھا درحالیکہ تیرا باپ
اوسکے قتل کا حکم کر چکا تھا پس اسکا عقد امان جاری ہوگیا کہ ترک اوسکے شوہر کو چھوڑ دیا گیا باوجود پیش کرنے
ابو سفیان کے اس تقریر کو مگر حضرت فاطمہؓ نے انکار کیا پھر جب ابو سفیان نے انکار فاطمہؓ سنا متوجہ ہوا طرف حسن
اور حسینؓ کے درحالیکہ یہ دونون صاحبزادے تھے تب ابو سفیان نے وہی اپنی باتین ان دونون سے بیان کین
مگر ان دونون صاحبزادون نے جواب دیا کہ اگر ہم لوگون کے درمیان مین پڑین اور پناہ دیوین تو در صورت
البتہ ہم محمد اپنے جد پر حجت یعنی الزام قائم کرنے والے ہونگے پھر کہا دونون صاحبون نے جیسا انکی والدہ نے
جواب مین کہا تھا بعد ازان ابو سفیان نے کہا قسم ہے لقا سے پروردگار کی مین نے تمھارے رئیسون اور اشرافون
اور عورتون سے کلام کیا یہانتک کہ تمھارے بچون سے کلام کیا پر دلون کو تمھارے نہین پاتا ہون مگر موافق دل
ایک آدمی کے یعنی تم سب ایک دل ہو ولیکن ہر گاہ تم سبنے پناہ دہی یعنی بیچ مین پڑنے سے انکار کیا تو اب مین
اس خون کا متحمل ہون اور مین پناہ دیتا ہون اور لوگون کے بیچ مین پڑتا ہون پس جو شخص مجھسے تعرض و مزاحمت
کیا چاہتا ہو تو کرے بعد ازان یہ کہکر اپنے ناقہ پر سوار ہوا و بقصد مراجعت طرف مکے کے روانہ ہوا چنانچہ رسول
خدا صلعم نے لوگون سے حال ابو سفیان کا پوچھا کہ آخر اسنے کیا کیا ہے لوگون نے عرض کی کہ وہ بے مقصود
و نامراد چلا گیا اور جیسا وہ کہتا تھا بیان کیا کہ خود اسنے پناہ دہی لوگون کو اپنے ذمے تحمل کیا ہے

ذکر غزوہ فتح مکہ

بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنے نقیب کو حکم دیا تب اُسنے لوگونکو واسطے خروج طرف مکہ کے ندا دی تب مسلمین
مدینے سے نکلکر لشکر مین جمع ہوئے اور سامان اپنا درست کرنے لگے ناگاہ ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ایک شخص تھا مہاجرین مین کہ وہ حلیف تھا آل عوام بن خویلد کا اُسکا نام حاطب بن ابی بلتعہ تھا اُسنے
ایک نامہ لکھا کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بقصد خروج لشکر جمع کیا ہے اور مین نہین دیکھتا ہون مگر یہ کہ
ارادہ اُنکا تمپر ہے پس تمکو بھی حذر لازم ہے یعنی تم بھی اپنی حفاظت رکھو اور ہتھیار وغیرہ سامان درست
رکھو پھر حاطب نے اُس نامہ کو ہاتھ ایک کنیز کے جو آزاد کی ہوئی بنی ہاشم کی تھی اور اُسکا نام سارہ تھا طرف
مکہ روانہ کیا اور حال یہ ہے کہ وہ کنیز پاس حاطب کے سوال کرنے آئی تھی سو اسکو کچھ دینار بھی اُسکے ہاتھ بھیجا

اس اثنا میں جبرئیل علیہ السلام پاس رسول خدا صلعم کے نازل ہوئے اور خبر اسکی بیان کی آنحضرت
علیہ السلام نے اپنے اصحاب میں سے دو مردوں کو روانہ کیا کہ وہ دونوں علی بن ابی طالبؑ و زبیر
تھے اور فرمایا تم دونوں جاکر اس عدو اللہ یعنی دشمن خدا کو گرفتار کر لاؤ اسلیے کہ ایک شخص نے میرے
اصحاب میں سے ایک نامہ لکھکر اس عورت کے ہاتھ مکے کو بھیجا ہے تاکہ انکو ڈراوے اور ہوشیار کر دیوے
پس یہ دونوں شخص سوار ہوکر اس عورت کے عقب پر چلے یہانتک کہ اس سے ملاقات ہو گئی اور اس سے
حال مکتوب کا پوچھا اُسنے خدا کے نام پر حلف کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے اور میں ایسی نہیں ہوں
کہ میں اپنے ساتھ کسیکا نوشتہ رکھوں اور نہ تمھاری خبر سے کچھ احتیاج رکھتی ہوں تب دونوں نے اسکی
جامہ تلاشی لی مگر اُسکے پاس کچھ نہ پایا تب ارادہ اُسکے چھوڑ دینے کا کیا بعد ازاں پھر دونوں نے کہا ہم گواہی
دیتے ہیں اس بات کی کہ ہرگز نہ رسول خدا صلعم نے کبھی جھوٹھ کہتے ہیں اور نہ کسیکو کبھی جھوٹھ لگاتے ہیں
یہ سوچکر پھر دونوں پھر پڑے اور اس عورت کو قتل سے ڈرایا و دھمکایا اور تلواریں اسپر کھینچ لیں پھر جب اس
عورت کو اپنے قتل ہونے کا یقین ہوا تو اُسنے یہ بات سنا کر کہا کہ تم دونوں مجھکو عہد و امان دو کہ اگر میں تمکو نامہ
حوالہ کروں تو نہ تم مجھکو قتل کرو اور نہ مدینے کو پھر لیجاؤ بلکہ میری راہ خالی کر دو تب ان دونوں نے اس سے
قول و قرار کیا آخر اُسنے اپنے بالوں کے اندر سے وہ نامہ نکال دیا ناگاہ دیکھا تو وہ نامہ حاطب بن ابی بلتعہ کا
ہے اسپر اسکی مہر لگی ہے تب دونوں نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور خط لیکر چلے آئے پھر اسکو رسول خدا صلعم کے
سامنے رکھا چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے حاطب کو بلا بھیجا اور پوچھا اے حاطب کس بات نے تجھکو اس امر
ور غلایا تھا کہ تو ہمارے دشمنوں کو ہمسے ڈرا کر خبردار کر دیوے حاطب نے عرض کی یا رسول اللہ معاف کیجیے مجھ سے
حق تعالی عفو کرے آپسے قسم ہے مجھکو اس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا کہ جسدن سے میں نے آپکو محبوب کیا
کبھی میں نے آپسے بغض نہیں کیا اور جب سے آپکی تصدیق کی کبھی تکذیب نہیں کی اور جب سے خدا کا ایمان لایا
کبھی اُسکا کفر نہیں کیا اور جب سے مشرکین سے جدا ہوا کبھی اُنسے نہیں ملا وَلٰکِنِّی مُخبِرُکَ یا رسول اللہ بیسیر
فَاعْذِرْنِی؟ ولیکن یا رسول اللہ میں نے آپکی بات کی مخبری کی اور یہ معنی کہ ولیکن یا رسول اللہ میں آپکو ایک
بات کی خبر دینے والا ہوں عذر میرا پذیرا کیجیے خدا مجھکو آپ پر فدا کرے حال یہ ہے کہ آپکے اصحاب میں سے
کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکا کچھ مال مکے میں ہو اور اُسکے عزیز و اقارب میں سے وہاں کوئی اُسکے مال کی حفاظت
کرنے والا ہو ایک سوائے میرے کہ میں اُس قوم سے نہ تھا یعنی اُس قوم میں میری کچھ قرابت نہ تھی بلکہ
اُنمیں میں حلیف تھا اور جن لوگوں کا میں حلیف تھا وہ لوگ بھی میرے ساتھ وہاں سے ہجرت کر آئے اور
میں مکہ میں کثیر المال اور وسیع الحال تھا سو میں اپنے مال کے لیے مشرکوں سے ڈرتا تھا اسلیے میں نے اُنکو لکھا

جو کچھ لکھا ہی تاکہ اس وجہ سے مین انکے نزدیک اپنی مودت و دوستی ظاہر کرون اور یہ بات ہی تحقیق محلوم ہین
ہی کہ ضرور حق تعالیٰ انپر خواری اور عذاب نازل کرنے والا ہی اور یہ میرا نامہ جو انکی طرف بھیجا گیا تو انکے
کچھ کام نہ آویگا کہ انکو اس عذاب سے بچا دے یہ سنکے جناب رسالتمآب نے معلوم کیا کہ وہ سچا ہی اور
حق تعالیٰ نے اسی باب مین اپنے نبی پر آیہ نازل کیا تا وہ مومنین کو وعظ و نصائح کر دیوے اس امر
کہ مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا کام کرے یعنی تا مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا نکرے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ
و تعالیٰ نے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْ کَفَرُوْا
بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِہَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ
مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ
یعنی ای اہل ایمان میرے اور اپنے دشمنون کو اپنا دوست نہ سمجھو کہ انکی طرف دوستی کا پیغام یا دوستی سے پیغام
بھیجو حال آنکہ وہ وہ ہین کہ جو کچھ تمھارے پاس امر حق کا آیا اسکا انھون نے کفر کیا کہ رسول کو اور تمکو وطن سے
نکالتے ہین اس بات پر کہ تم اپنے خداوند پروردگار پر ایمان لاتے ہو اگر تم میری راہ مین جہاد کرنے نکلے ہو اور میری
رضامندی کے طالب ہو تو تم دوستی سے انکو خفیہ پیغام بھیجتے ہو وحال آنکہ مین خوب جانتا ہون جو کچھ
تمنے دل مین مخفی رکھا تھا اور جو کچھ ظاہر کیا اور جو کوئی تم مین سے اس کام کو کریگا تو وہ راہ راست سے گمراہ
ہو جاویگا الغرض جب رسول خدا صلعم اور سارے مومنین درستی سامان سفر سے فارغ ہوئے تو عازم ہوئے
طرف مکہ کے جب جحفہ مین پہونچے جو میقات احرام ہی اہل مدینہ کا تو وہان عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اپنے
اہل سے کچھ لوگون کو ساتھ لیے ہوے حضرت علیہ السلام سے آملے اور یہ خبر قریش کو پہونچی کہ ہرآئنہ رسول خدا صلعم قریب
آ پہونچے واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ ابوسفیان آیا تھا تا دریافت کرے خبر لشکر مسلمین کی کہ کس طرف
جانے والا ہی مگر دریافت کرنا اسکو ممکن نہوا پس وہ مکے کو پھر گیا تب لوگون نے ابوسفیان سے پوچھا کہ
وائے تجھپر تو کس کام کو گیا تھا ابوسفیان نے کہا بخدا مین نہین جانتا کہ وہ سامان جنگ ہی یا سامان صلح
اسوقت ابوسفیان کی زوجہ نے کہا خدا تیرا برا کرے جس شخص کو قوم بطریق رسولی کے بھیجتے ہین تو اس سے امید
خبر رکھتے ہین تو پھر جا کہ ہرگز کوئی تجھسے یہ بات قبول نکریگا کہ تونے محمد کی ملاقات کی (یعنی تیرا پہونچنا
اس تک کوئی یقین نکریگا) اور کیا عجب ہی کہ قوم کی طرف سے تو ہی محمد کو قتل کرے یہ سنکے ابوسفیان نکلا
وتحقیق کہ جناب رسالتمآب نے اپنے آگے سے کچھ مردم تیرانداز کو قبیلہ مزینہ سے روانہ کیا تھا اور انسے کہدیا
تھا کہ شاید تم کسیکو مشرکین مین سے بیرون مکہ پاؤگے کہ وہ مکے سے نکلا ہوگا پس یہ لوگ بعضی نالون مین
جو قریب مکہ ہین ابوسفیان سے ملے کہ وہ بے ہتھیار و بے سامان تھا پس تیراندازون نے انکو انسے طرف

ابوسفیان کے اشارہ اور قصد مارنے کو کیا دوڑ عباس بن المطلب ابوسفیان کو مل گئے تب حضرت عباس نے
ان مارنوں سے کہا کہ تم اپنے ہاتھوں کو اسکے مارنے سے روک لو کہ یہ متولی اسکے حصہ کا ہوا ہوں تب عمر نے اپنا
اُس سے اپنا ہاتھ روک لیا اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا کہ تو تم تجھکو قتل کرینگے پس تو کہہ
لا الٰہ الا اللہ چنانچہ ابوسفیان نے اس کلمہ کو کہا مگر زبان اُسکی اس کلمہ کے کہنے سے ترولیدگی کرتی تھی اور
اس سبب سے کہ ہواسے دل میں مودت و دوستی اپنے بتوں سے رکھتا تھا تو کلمہ لا الہ کو درست و صاف نہیں
کہتا تھا آخر جب اس کلمہ کو ابوسفیان نے کہا تو حضرت عباس نے ابوسفیان کو قوم سے الگ کر لیا پر راوی
نے کہا کہ ہمکو یہ حدیث پہونچی ہو اور حق تعالی اُسکو بہتر جاننے والا ہو کہ ہر گاہ جب جناب رسالتمآب
صلعم نے ابوسفیان کو ہمراہ عباس رضی اللہ عنہ کے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص مستسلم ہو یعنی بتکلف ظاہر کرنے
والا اسلام کا ہو بہ طیب خاطر نہیں جب عباس قریب آنحضرت صلعم کے پہونچے تو عرض کی یا رسول اللہ ابوسفیان کو
کہ آپ کے پاس مسلمان ہوکر آیا ہو پس آپ اسکو پناہ دیجئے اور اُسکے حق کو پہچانیے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے عباس کو جواب دیا کہ اُنکو اپنے سرا گاہ پر پھیر لیجا تو آخر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسکو لیچلے اور اُسکو
حضرت علیہ السلام کے خچر سپید یعنی سفید پر سوار کر لیا اور لشکر میں پھراتے ہوئے اپنے مقام فرودگاہ میں
لائے اور اُس روز لشکر اسلام میں تو برابر ایک سو مرد تھے پس ابوسفیان نے رو بات دیکھی یعنی کثرت و جمعیت
لشکر کا اسکے نفس نفاق دو ناگوار معلوم ہوئی بہرکیف اُسے عباس رضی اللہ عنہ کے پاس شب بسر کی جب
صبح ہوئی موذن نے اذان کہی مسلمین لشکر والوں سے بہ تہیہ وضو و نماز اٹھنے لگے پھر جب ابوسفیان نے
صدائے اذان سنی اور لوگوں کی ملن بھیڑ دیکھی تو گھبرایا اور خوف زدہ ہوا اس بات سے کہ یہ آمد و شد لوگوں کی
گویا اُسکے لیے ہو اسواسطے کہ حق تعالے نے اُسکے دل میں رعب ڈال دیا تھا اُسوقت ابوسفیان نے پوچھا کہ ای
عباس لوگوں کی آمد و شد کس وجہ سے ہو اور یہ صدا جو میں نے سنی کیسی ہو اُنھوں نے کہا یہ موذن ہو کہ نماز کیلئے
پکارا دیتا ہو پس لوگ واسطے وضو کے چل پھر رہے ہیں ابوسفیان نے کہا ہر گاہ جو میں چلتے پھرتے دیکھتا ہوں
کیا یہ حرکت لوگوں کی بسبب ندائے منادی رسول خدا کے ہے عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں یوں ہی ہو پھر
ابوسفیان نے عباس سے کہا مجھے رسول خدا کے پاس لیچلو کیا عجب ہو کہ میں اسلام شائستگی کا حاصل کروں
چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ بارے کہ یہ میلے اُسکو لیچلے اور پاس آنحضرت صلعم کے اُسکو داخل کیا اور اُسوقت
جماعت اصحاب گرد خیمہ حاضر تھے اور سر اُٹھائے ہوئے حضرت علیہ السلام کے منتظر کھڑے تھے چنانچہ عباس نے
کہا یا رسول اللہ ابوسفیان یہ عرض کرتا ہو سن لیجئے تب حضرت نے ابوسفیان سے فرمایا تو کیا چاہتا ہو
اُسنے کہا ای محمد کیا ال دخود کو یعنی ان مردم کو جنکو میں عوام الناس سے دیکھتا ہوں تمنے اپنی قوم قریش پر

اختیار کیا اور روا رکھا ہی اور ارادہ رکھتے ہو اس بات کا کہ کل کے دن اپنی عورتوں کو انکے لیے مباح کر دو فرمایا ہان مین راضی ہون ان مردم سے جنھون نے میری تصدیق کی اور مجھے اپنے یہان جگہ دی اور میری نصرت کی بجاے مردمان میری قوم کے جنھون نے میری تکذیب کی اور مجھکو نکال دیا اور میرے شہر سے مجھکو خارج کر دیا اور میرے نکال دینے پر سب نے باہم اتفاق کیا اور حال ان عورتون کا جنکا تونے ذکر کیا ہی کہ خود تونے اور تیری قوم نے باعث کفر اپنے اور تکذیب کرنے خدا اور رسول کے انکو مباح و حلال کر دیا تب عباس رضی اللہ عنہ نے ابی سفیان سے کہا ای ابوسفیان اسلام قبول کر ابوسفیان نے کہا پھر عزّیٰ کے ساتھ کیا معاملہ کرون ناگاہ عمر رضی اللہ عنہ کہ پس خیمہ کھڑے تھے کہنے لگے ای دشمن خدا ہم لوگ تیرے اُس عزّیٰ سے برتر ہین قسم ہی اُسکی جسکی عمر قسم کھاتا ہی کہ اگر تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر نہوتا تو مین تجکو قتل کرتا ابوسفیان بولا مین تجھسے اپنے باپ کی قسم کھاتا ہون ای ابن خطاب تو ہمپر بڑی جفا و جسارت کرتا ہی و حال آنکہ واللہ مین تیرے پاس نہین آیا ہون اور نہ تیری طرف مجکو کچھ رغبت و حاجت ہی ولیکن مین پاس اپنے ابن عم رسول اللہ کے آیا ہون یا محمد اَشْهَدُ اَن لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ وَ اَنَّکَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنِّی قَدْ کَفَرْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی یعنی مین گواہی دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود لائق پرستش نہین ہی اور تو بے شبہہ اُسکا بندہ برگزیدہ اور اُسیکا رسول فرستادہ ہی اور بتحقیق مین نے کفر و انکار کیا لات و عزیٰ سے یہ سُنکے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (فرط خوشی سے) تکبیر کہی کہ اللہ اکبر اسلیے کہ عباس رضی اللہ عنہ اُسکے قرابت دار تھے اور اُس سے خویشی و یگانگی تھی اور ایام جاہلیت مین اُسکے ساتھ صحبت و ہمنشینی رکھتے تھے الغرض جب اقامت کہی گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا کہ جسوقت ہم نماز پڑھین تو ابوسفیان کو اپنے پہلو مین کھڑا کرو اور اُسکو الحمد للہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھاؤ پس عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر جب ابوسفیان نے دیکھا کہ مردم جماعت حضرت کے رکوع کے ساتھ رکوع کرتے ہین اور اُنکے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہین اور اُنکے فارغ ہونے کے ساتھ فارغ ہوئے یعنی سلام کے ساتھ سلام پھیرا تب ابوسفیان نے کہا ای عباس کیا وجہ ہی کہ جو کچھ کام محمد نے کیا وہ ہی ان لوگون نے بھی کیا حضرت عباس نے جواب دیا واللہ اگر رسول خدا صلعم ان لوگون کو کھانے پینے سے بھی منع کرین تو بعضے انہین سے تا مرگ ترک کر دیوین پھر ابوسفیان نے کہا ای عباس البتہ مین جو ان لوگون کو دیکھتا ہون تو خوف اس بات کا کرتا ہون کہ یہ لوگ میری قوم کو ہلاک کرینگے اُنھون نے کہا مین اس بات کا حکم نہین کرتا لیکن مین یہ بات نہین جانتا تا اُسوقتیکہ اُسنے کہا کیا تو حضرت کا تجاوز کرنا چاہیے نہین دیکھتا ہی انھون نے کہا امید ہی کہ ایسا نہو پھر ایسا ہوا کہ جناب رسالت مآب صلعم نے لشکر مین ندا کر دی تب لوگون نے

ایسے سنہ تم آنحضرت اپنی صفوں میں جاتے تھے اسوقت ابوسفیان اور حضرت عباس پاس رسول صلعم کے
گئے اور عباس نے کہا یا رسول اللہ ابوسفیان سردیرے ہے اور اپنی قوم کا مرد بزرگ سردار ہے پس آپ اسکے مرتبہ اور
شان اور اسکے اسلام کا پاس کیجیے فرمایا تم اور ابوسفیان ابھی مکہ کو سوار ہو جاؤ اور مکے میں پکار دو کہ جو کوئی
ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا وہ امن پانے والا اور امین ہوگا ابوسفیان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا
گھر تنگ ہے و احمہ یعنی یہ حکم اسکو جو تم نے کیا تھا یا بالمعنی کہ اس حکم نے اسکو نفع میں الا اھلا اسلیے کہ اسکے
گھر میں کیا گنجائش کثرت و ہجوم کی کیونکر ہوگی) حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور جو کوئی اپنا دروازہ بند کریگا وہ بھی
امان پاویگا اور جو کوئی کعبہ کی طرف توجہ کریگا اور ہتھیار اپنے ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوائے ان چھ کے
نسل دشمن خدا ابن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لوی سے ہے اور مقیس الکنانی برادر بنی لیث وعکرمہ بن ابی
جہل و ابن خطل اور سارہ مولاۃ یعنی کنیز آزادہ بنی ہاشم کہ ان لوگوں کے لیے عہد و ذمہ نہیں ہے اگرچہ یہ لوگ
پردہ کعبہ سے بھی لٹکے ہوں (یعنی اس صورت میں بھی پناہ پاوینگے) پس تم دونوں اس حکم پر چلے جاؤ
اور جا کے نام اور شوکت پر روانہ ہو گیا تھا حضرت عباس اور رسول خدا صلعم کے خچر شہبا یعنی خچری سفید پر
سوار ہوے اور ابوسفیان کو اپنا ردیف کیا یعنے اسکو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر جب وہ دونوں بہت علیحدہ
چلے گئے اسوقت رسول خدا صلعم کو عباس پر خوف آیا تب پیچھے ایک شخص کو بھیجا کہ ان دونوں کو
پھیر لاؤ اور وہ دونوں بہت آگے جا چکے تھے راوی کہتا ہے جیسا کہ ہمکو یہ حدیث پہنچی ہے واللہ اعلم
کہ آنحضرت علیہ السلام اپنے پاس والوں سے فرماتے تھے کیا عجب ہے کہ اہل مکہ عباس کے ساتھ وہ عمل کریں
جیسا بنی ثقیف نے ساتھ عروہ بن مسعود الثقفی کے کیا تھا کہ جب اسنے اپنی قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی
اور بلایا تو اسکو اسکی قوم نے قتل کر ڈالا دیکھو قسم ہے خدا کی جسکے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان
ہے اگر اہل مکہ نے بھی ایسا کیا تو انمیں سے کسیکو باقی نہ چھوڑونگا پھر آنحضرت علیہ السلام نے لشکر کو کتیبہ
کیا یعنی جماعت جماعت کرکے تفریق کر دیا اور اسکے سالار جدے جدے کر دیے اور دو مجنبہ یعنی
داہنے بائیں کے غول بنائے اور ایک مقدمہ یعنی ہیتی کا لشکر مقرر کیا پس مجنبہ میمنہ پر خالد بن الولید کو
کو امیر کیا اور مجنبہ میسرہ پر زبیر بن العوام کو افسر کیا اور ان دونوں کو حکم کیا کہ ایک دستہ تو مکے کی جانب
بلندی کو لیوے اور دوسرا دستہ طرف پستی کو لیوے اور لشکر مقدمہ کا مقدمۃ الجیش ابو عبادہ کو مقرر کیا اور
خود آنحضرت صلعم درمیان لشکر مہاجرین و انصار کے جو مثل شکر سیاہ کے سخت تھے روانہ ہوے اور
حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لیکر مضیق یعنی پہاڑ کی ایک بلند راہ پر کھڑے تھے تاکہ ابوسفیان کو
کثرت و جمعیت فوج اصحاب کی مشاہدہ کرا دیں پھر جسوقت ابوسفیان نے دونوں مجنبوں اور مقدمہ کو دیکھا تو عباس

وعباس سے اُن لوگون کو پوچھا تب اُنھون نے اُنکے نام بتائے بعد ازان جب کہ ابوسفیان نے اُس لشکر کو دیکھا جسمین جناب رسول خدا صلعم تھے تو کہنے لگا یا عباس یہ کونسا لشکر ہی جو گویا سنگ سیاہ اور مانند سنگلاخ سیاہ کے ہے تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یہ لشکر ہی جسکے ساتھ موت احمر ہی یعنی یاس شارید و شہادت ہی یہ لشکر خاص رسول خدا صلعم کا مہاجرین و انصار سے تب ابوسفیان نے عباسؓ سے کہا اذکرک اللہ و الرحم یعنی مین تجکو قسم دیتا ہون خدا اور صلہ رحم کی تا مجھسے تو بیان کرے کہ اس کھڑے ہونے پر تجکو کونسا امر باعث ہوا عباس نے جواب دیا کہ بخدا مین تجھ سے راست راست کہتا ہون کہ جب تو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا تھا تو اسوقت لوگ درمیان درختان اراک کے متفرق تھے اسوقت مین نے اندیشہ کیا ان ترغب فی قلۃ الاسلام یعنی پسند کرنا تیرا قلت و ضعف اسلام کو موجب تیرے کفر کا ہوگا بعد اسلام کے پس درین صورت سوائے قتل کے کچھ تجھسے قبول نکیا جاویگا یعنی عذر یا فدیہ تیرا قبول نہوگا پھر مین بھی کہتا ہون اے ابوسفیان قسم دیتا ہون خدا کی اور صلہ رحم کی کہ تو بھی مجھ سے سچ سچ بیان کر کہ جو باتین تیرے دل مین تھین آیا تھین یہ کہ مطابق میری بات واقع ہوئی ابوسفیان نے کہا اللھم میرے دل مین یہی بات تھی کہ جو کچھ تو نے بیان کیا بعض امین سے مین تجھسے ظاہر کردون مگر جبکہ مین نے دیکھا جو کچھ دیکھا تو تحقیق مین نے اب یقین کیا کہ البتہ یہ امر خدا ہی کی جانب سے ہی کوئی اسکا رد کرنے والا پھیر دینے والا نہین ہی واللہ ہمیشہ لشکر گذرتا جاتے تھے یہانتک کہ مین نے اندیشہ کیا کہ یہ بھی محمدؐ کے ساتھ مکے کے پہاڑ پر چلے جاوینگے سو یا عباسؓ یعنے چلو اے عباسؓ کہ مین نے مثل انکے کبھی ایسی کوئی صباح قوم کی اُنکے گھرون مین نہین دیکھی چنانچہ وہ دونون یعنی عباسؓ و ابوسفیان مکہ مین گئے پس ابوسفیان نے آواز بلند ندا دی کہ جو کوئی میرے گھر مین داخل ہوگا پس وہ امان پاویگا پھر اسکی جورو اسکے عکرمہ و مقیس لکنانی ابوسفیان کے پاس آئے اور دونون نے کہا ملا کی ہو تجکو اے ابوسفیان کیا اسیواسطے ہمنے تجکو بھیجا تھا تب ابوسفیان نے کہا چلے جاؤ اپنے کامون پر یعنے جاؤ اپنا کام کرو تحقیق کہ تمھارے پاس ایسا لشکر عظیم آگیا ہی کہ تم دونون اور تو تمھاری تاب تحمل نہین رکھتے ہو وہ لشکر آیا ہی کہ مانند شب تیرہ تاریک کے شیا ہی یہ سنکے اُن دونون نے ابوسفیان کو زجر کیا اور انتقام بد سے اور اپنے شر سے اسکو ڈرایا پھر ابوسفیان نے کہا کہ اور دوسری خبر مین تمسے بیان کرتا ہون کہ جو کوئی اپنا دروازہ بند رکھیگا یعنی در وقت داخلہ لشکر وہ بھی امان پاویگا اور جو کوئی رجوع طرف کعبے کے کریگا اور ہتھیار اپنا ڈالدیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوائے مقیس اور عکرمہ بن ابی جہل و عبداللہ بن سعد و ابن خطل و سارہ کنیز آزاد بنی ہاشم کی کہ ان لوگون کے لیے امان مقرر نہین کی گئی ہی اگرچہ یہ سب کعبے کے پردہ سے لٹکے رہین یعنی انکو کعبے مین بھی امان نملیگی ناگاہ ہند بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان کی آگئی اور داڑھی ابوسفیان کی پکڑ کے لٹک گئی اور اسکو لپٹ گئی اور طمانچے مارنے لگی اور شور کرنے لگی کہ اس بڈھے

احمق کو قتل کرو کہ یہ دین سے باہر ہو گیا اور ابوسفیان اس بات میں مصروف تھا کہ پکارتا تھا کہ اے آل غالب اسلام لاؤ
تو سلامت رہو گے اور حال بنی خزاعہ یہ تھا کہ اُنکے ساتھ قریش اور حلفائے قریش نے جو کچھ کیا تھا وہ اُسکے بدلا
لینے کی فکر میں ہمراہ رسول خدا صلعم کے ہو کر آمادہ قتال تھے یعنی چاہتے تھے کہ لڑائی ہووے اور آنحضرت علیہ السلام
اُنکو منع کرتے تھے اس خوف سے تا کوئی آدمی ہمارا قتل ہو جائے اُسوقت عباسؓ پاس حضرت علیہ السلام کے
آئے اور اُنکے ہمراہ حکیم بن حزام بھی اور بدیل بن ورقا بھی تھا آپ نے عباسؓ سے فرمایا کہ تمہارے پیچھے والوں نے
کیا خبر دی اُنھوں نے کہا اہل مکہ سب اسلام لائے ہیں مگر وہ لوگ جنسے ملاقات اور اُنکی پروا نہیں کہ وہ لا ابالی ہیں
پس یا رسول اللہ تھوڑی دیر لڑائی روک رکھیے اور اسی عرصہ میں ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب حاضر ہوا
اور اُسکے ساتھ اُسکا بیٹا جعفر اور عبداللہ بن امیہ بن المغیرہ برادر حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت
ابی امیہ بن مغیرہ کا تھا اور یہ بی بی ام سلمہ زوجیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھیں پس وہ
دونوں یعنی ابوسفیان مع پسر و عبداللہ سامنے حضرت علیہ السلام کے آئے اور اسلام کیا آپنے اُنسے منھ
پھیر لیا اور اُنکے لیے عہد امان قبول کرنے سے انکار کیا تب ابوسفیان نے عرض کی کیا آپ مجھے اسلام کو قبول کرنے میں
سو واللہ میں منہ کس کی طرف کبھی پھر جاؤنگا لیکن میں مع اپنے بیٹے کے اسی صحرا میں پڑا ہونگا یہانتک کہ
ہم دونوں مر جاویں اور عبداللہ بن ابی امیہ یا بن ابی امیہ یعنی اپنے باپ کے اولاد یعنی بھائیوں پاس کہا و شکر
کے جایا گیا بعد ازاں اُسکو پاس ام سلمہ کی جواہر کے بھیجا تا وہ اُسکے لیے درخواست امان کریں تب حضرت ام سلمہ
جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئیں اور کہا یا رسول اللہ ما جعل اخی وابن عمک اشقی من خرج الیک من اہل
مکہ یعنی اہل مکہ میں سے جو لوگ آپکے پاس آئے ہیں سو اُنسے زیادہ تر میرے بھائی اور آپکے ابن عم کو خدا نے
شقی نہیں کیا ہو آپنے فرمایا اگر میرے چچا کا بیٹا تو میری ہجو کی اور بات دیکھی بھائی تیرا سو اُسنے قسم کھائی تھی اس بات کی
کہ وہ میرے ساتھ ایمان نہ لاویگا یہانتک کہ میں آسمان پر چڑھوں اور اُسکے لیے خدا کے پاس سے
کوئی ایسی کتاب لاؤں جو اُسکی طرف نازل بھی ہو کہ وہ اُسکے تئیں پڑھے پس اسلیے میں اُن دونوں کو امان
قبول نہیں کرتا تھا آخر بعد اسکے آن حضرت علیہ السلام نے اُن دونوں کو بلوا بھیجا اور اُنکے لیے امان قبول
فرمائی اور اُن دونوں نے بیعت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ اہل مکہ البتہ سب اسلام
لائے مگر تھوڑے جو ساتھ صفتیں کے ہیں تب آپنے بنی خزاعہ کو حکم کیا کہ اُن لوگوں کی طرف دوڑ ماریں اور جو
اُنسے لڑیں اُنکے سوائے اور دن کو قتل نہ کریں اور نہ اُن چند آدمیوں کو ماریں جنکا نام اُنکو بتا دیا جاتا تھا مگر اُ
نے دوڑ ماری اور خزاعہ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوئے تھے آخر حق تعالی نے مقیس الکنانی کو اور اسکے
ہمراہیوں کو جو قریش سے تھے کہ انمیں بن حویرث بن نفیل بھی تھا اسی معرکہ میں ہلاک کیا مگر ابن خطل کہ

پردۂ کعبہ سے لپٹ رہا تب ابو بردہ الاسلمی وسعید بن حریث المخزومی اسکے پاس جا پہونچے پھر اسکو تلوار سے یہان تک کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا یعنی مرگیا اور عبد اللہ بن ابی سرح بھاگ کر پاس ایک صحابی کے چھپ رہا اور عبد اللہ اُس صحابی کا برادر رضاعی وہمانہ اسکی کنیز آزادہ کا بیٹا تھا چنانچہ وہ صحابی عبد اللہ کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہمراہ لیگیا اور کہا سلام علی رسول اللہ پھر عبد اللہ نے بھی سلام کیا مگر آپنے اُس سے منھ پھیر لیا بعد ازان وہ طرف نرخ حضرت کے آکر پھر سلام بجالایا پھر آپنے اُس سے منھ پھیر لیا اسی طرح تین بار ہوا اور اس بات سے غرض آپ کی یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اُٹھکر اسکو قتل کرے تب آن حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین نے جو اُس سے سکوت کیا کہ جواب اُسکے سلام کا نہین دیا اور اسکی طرف سے منھ اپنا پھیر لیا تو غرض میری یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اُٹھکر اسکو قتل کرے یہ سنکے انصار مین سے ایک مرد بولا یا رسول اللہ مین نے یہی ارادہ کیا تھا ولیکن مین دیکھتا تھا کہ آپ میری طرف آنکھون مین اشارہ کرین فرمایا کہ نبی آنکھ نہین مارتا ہے گویا آپ اس بات کو دغا اور عہد شکنی جانتے تھے واما عکرمہ بن ابی جہل سو وہ دریا کی طرف بھاگ گیا تاکہ حبشیون مین جاکر ملجائے جب ملاحون کے پاس آیا اور اُنکو کرایہ دیا تب اُنھون نے اسکو کشتی پر سوار کر لیا پھر جب عکرمہ کشتی مین بیٹھا تو لات وعزی کا نام لیا یہ سنکے اہل کشتی نے کہا کہ ہرآئنہ سفینہ ہمارا دریا مین جاری نہین ہوتا مگر بنام خدائے وحدہ لاشریک کہ پس اسی نام سے تو پکار نہین تو ہماری ناؤ سے اُتر جا تب عکرمہ بولا اگر وہ اللہ ایسا ہے کہ یکتا ہے کوئی شریک اُسکا نہین ہے دریا مین تو وہ ہی ایسا ہی خشکی مین بھی ہے ما اسمعنی اذن یعنی کیا ہی بری بات سنائی ہے مجکو اُسوقت نہ تھا گریز کرنا میرا مگر حق سے یعنی اگر مین نے حق سے گریز کیا تھا پھر عکرمہ وہانسے پھرا اور خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر ہاتھ اپنا حضرت کے ہاتھ مین دیا اور کہنے لگا کہ یہ جگہ ہے امن پانے ولے اور پناہ لینے والے کی اگر آپ قتل کرین تو قتل کرینگے گناہگار خطاکار کو اور اگر عفو کیجیے تو عفو کیجیگا ذی قرابت سے یہ کہکے پھر اُسنے شہادت حق کی گواہی دی یعنی اسنے خلوص سے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تب حضرت نے ہاتھ اپنا بڑھایا اُسنے بیعت کی بعد ازان خالد بن الولید طرف ایک قبیلہ کے بنی کنانہ کے مقام ابرق کو روانہ ہوا اور وہ لوگ بنو جذیمہ کہلاتے تھے تبقدیم جیم قبل ذال معجمہ تو خالد نے اُنکو صبح کی نماز پڑھتے مین پالیا پھر جب ان لوگون نے نماز سے فراغ پائی اور خالد کو دیکھا تو وہ سب پناہ لینےکو پہاڑ پر چڑھگئے اور اُسوقت خالد کے ہمراہ سات سو تھے بنی سلیم سب تھے اور انصار مین سے اُسکے ساتھ سوائے ابو قتادہ بن انس کے اور کوئی نہ تھا تب لشکر خالد سے ایک شخص نے درمیان بنی جذیمہ کے آواز دی کہ دیکھو یہ خالد ہے بعد ازان خالد نے اُن لوگون کو گھیر لیا اور کہنے لگا تم کون قوم ہو اُسنے کہا ہم مسلمان ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ سوائے خدا یکتا کے جسکا کوئی شریک و ہمسر

یعنے جسوقت طریق تکبر مین پیروی و ہمراہی شیطان کی کرتا تھا باتین میری سمع خراشی مردم کرتی تھین
اور وہ باعث میری ہلاکی کی تھین یعنی اشعار ہجو سوا ب زبان میری اسکی درستی کرنے والی ہے
یعنی عذر خواہی کرتی ہی اور حال اور یہ ہی کہ جبکہ شخص مائل ہوا اپنی میل خاطر کا یا کسی مسلمان کا
تو ہلاک ہونے والا ہی اور میرا گوشت و استخوان ایمان لاتا ہی اسپر جو مین نے کہی یعنے جو مین اقرار کرتا ہون
یہ سنکے آنحضرت عہ نے فرمایا کما بلغنا حسبک یعنی جیسے کہ مجھے خبر پہونچی ہی تیرے لیے کافی ہی یعنی قبول اسلام کرنا
کفایت کرتا ہی عذر کو اور آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا اُسنے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور جب آنحضرت صلعم مردونکی
بیعت لینے سے فارغ ہوے تب عورتون کو بلوایا اور آنحضرت صلعم اسوقت بلندی صفا پر بیٹھا و عمرؓ حضرت سے
بائین مین کھڑے ہوے عورتون کی بیعت حضرت کے لیے لیتے تھے تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ مین
تم سب عورتون سے بیعت لیتا ہون اس بات پر کہ تم کسی شی کو خدا سے شریک و ہمسر نکرو اور ہندہ اپنا سر
چادر مین چھپائے ہوے درمیان عورتون کے تھی وہ سر اونچا کر کے کہنے لگی بخدا کہ آپ ہمسے اس امر کا عہد لیتے
جو مردون سے لیتے ہوے مین نے آپکو نہین دیکھا و تحقیق کہ ہمنے یہ عہد آپکو دیا پھر آنحضرت عہ نے فرمایا اور
اس بات کی بیعت تم عورتون سے لیتا ہون کہ تم چوری نکرو ہندہ نے کہا بخدا کہ مین ابوسفیان کے گھر مین ان باتون مین
مبتلا ہوئی ہون سو مین نہین جانتی کہ یہ باتین میری جہالت و نادانستگی مین محسوب کی جائینگی یا نہین ابوسفیان
نے کہا جو کچھ ایام گذشتہ مین گذر گیا اور جس چیز مین تغیر پا گیا وہ سب تیرے لیے حلال ہی تب آنحضرت علیہ السلام
نے فرمایا کہ تو ہی البتہ ہندہ بنت عتبہ ہی اُسنے کہا ہان مین ہی ہندہ ہون سو آپ گذشتہ کو عفو کیجیے حق تعالے
آپ سے عفو کرے پھر آپنے فرمایا کہ اور تم اپنی اولاد کو قتل نکرو ہندہ بولی تحقیقکہ ہمنے تو اُن اولاد کو بچپن
مین پالا اور جب وہ سن دار ہوے تو بدر مین تمنے اُنکو قتل کیا پس تم جانو اور وہ یعنی تم اُنکا حال خوب جانتے ہو
یہ سنکے عمرؓ ہنسے یہانتک کہ استغراب کیا یعنی قہقہہ مارا پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم بہتان نہ باندھو
بین ایدیکن وارجلکن یعنے اپنے سامنے سے اور ایدیکن سے کنایہ حمل حرام اور ارجلکن سے کنایہ وضع حمل حرام
ایسی سکو طرف شوہرون کے نسبت ہونا بہتان ہی ہندہ بولی بخدا کہ بہتان البتہ بد چیز ہی اور البتہ بعض سے
درگذر و عفو کرنا بہتر ہی اور جو کچھ آپنے ہمکو امر کیا ہدایت اور بزرگ اخلاق ہی پھر آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا کہ اور تم امر معروف یعنی خیر اور اچھے کامون مین میری نافرمانی نکرو ہندہ بولی ہم اس مجلس مین اسلیے
نہین بیٹھے ہین کہ چاہتے ہون کسی بات مین آپکی نافرمانی کرین پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم زنا نکرو
ہندہ بولی کیا عورت آزاد بھی زنا کرتی ہی یعنی کیا بیبیان بھی زنا کرتی ہین الغرض جن باتون پر اُن عورتون سے
حضرت نے عہد لیا اُن سب نے اقرار کیا اور آپنے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ان عورتون سے بیعت لے پھر

آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان عورتوں کے لیے خدائے تعالیٰ سے استغفار و طلب مغفرت کی

ذکر غزوۂ حنین

بعد ورود فتح مکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چند شب وہاں مقام کیا بعد ازاں طرف حنین
کے خروج کیا اور یہ خروج ماہ رمضان میں ہوا چنانچہ کہتے ہیں جبکہ مدینہ میں آئے تب وہاں رسول خدا صلعم
نے افطار کے لیے کوئی چیز پینے کی طلب فرمائی تو ایک کاسہ کے سامنے آیا کہ اسمیں کوئی پینے کی چیز تھی
یا پانی ہو خواہ دودھ پھر کاسہ کو حضرت نے بلند کیا یہانتک کہ لوگوں نے اسکو دیکھا بعد ازاں آپ نے
اسکو پی لیا جسقدر خدا نے چاہا بعد ازاں حضرت کے صحابی نے ادی کہ من صام فلا اثم علیہ ومن افطر
فلا اثم علیہ یعنی جو کوئی روزہ رکھے اسپر گناہ نہیں اور جو کوئی روزہ نہ رکھے اسپر بھی گناہ نہیں القصہ
اس سفر میں جماعت قبیلہ ہوازن کو یہ خبر ہوئی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی طرف عازم
ہیں تب انھوں نے اپنے گرد نواح میں ہرکاروں کو بھیجکر کہلا بھیجا سو لوگ حنین میں مجتمع ہوئے اور
بنی ثقیف بھی رہنے انکے پاس آ پہونچے اور سالاری ثقیف کا کنانہ بن عبد یالیل بن عمرو تھا اور رسول
خدا صلعم بھی وہاں پہونچے اور لوگ ہمراہی میں بکثرت تھے تب ایک صحابی بول اٹھا کہ آج بسبب کثرت
اپنے لوگوں کے ہم مغلوب نہ ہونگے یہ سنکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصہ و غضب میں آئے اور بہت
رنجیدہ ہوئے اور اسی مقدمہ میں یہ آیت نازل ہوئی جس جگہ حق تعالیٰ نے ذکر یوم حنین فرمایا ہے اذ اعجبتکم کثرتکم
فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین یعنی جسوقت تمکو عجب میں ڈالا تمھاری
کثرت نے کہ تم اپنی کثرت جمعیت پر نازاں ہوئے سو وہ کثرت تمھاری کچھ کام نہ آئی کچھ بھی باوجود
اس وسعت و فراخی کے زمین تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے آخر جب لشکر اسلام مشرکوں پر
جا پڑا تو وہ لوگ بھاگ نکلے اور اپنے اہل و عیال سے دور جا پڑے اسیوقت بعض اصحاب انکی [illegible]
قصے میں لگے پھر مشرکوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ ای ہوازن کے مددگارو تم اپنے بھتیجوں کو یاد کرو
تا آنکہ گروہ مشرکین دفعتہ پھر پڑے اور اصحاب بھی بھاگ نکلے یہانتک کہ بعضے انمیں سے سوائے مکے کے
کہیں نہ ٹھہرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے یہانتک کہ تھوڑے سے ہمراہ باقی تھے کہ انمیں ایک
میں ہی ام ایمن مولیٰ حضرت کے تھے کہ وہ آپ کے سامنے تلوار مار رہے تھے اسوقت ایک شخص مع جماعت بنی ثقیف
اس ارادے سے آگے بڑھا تا آں حضرت کو قتل کرے راوی گمان کرتا ہے کہ انہیں نے حضرت کی حمایت
اپنی جان سے کی پس ہر ایک وہ دونوں باہم لڑ بھڑ کر درپیش آئے آخر ہر ایک نے اپنے صاحب
کو قتل کیا یعنی ایمن نے اس شخص کو قتل کیا اور اسنے ایمن کو شہید کیا اسطرح کہ ایک دوسرے کی ضرب سے مقتول ہوا اور اسوقت

ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب لگام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لگام پکڑے تھے اور عباس

بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رکاب تھامے تھے اور ان تھوڑے لوگوں میں سے چند آدمی بھی دلیر بر

قتال کے رہے تھے اس حال میں عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مرد بلند آواز تھے پکار کر آواز دی یا معشر الانصار

انصار الذین اووا ونصروا اے وہ گروہ انصار جنہوں نے اپنے نبی کو اپنے یہاں جگہ دی اور نصرت کی واپنے

یا معشر المہاجرین الذین بایعوا تحت الشجرۃ یعنی اور اے وہ جماعت مہاجرین کی جنہوں نے زیر شجرہ

اپنی بیعت کی خبردار آگاہ رہو کہ یہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ و سلامت ہیں سو تم سب آؤ اکٹھے

ہو جاؤ اور آواز دی تھی عباس نے ایسی آواز کہ دونوں فریق کو سنائی یعنے دونوں فریق نے وہ آواز

سنی تب لوگ مومنین میں سے اور گروہ مشرکین طرف اس آواز کے دوڑتے ہوئے آگے بڑھے اور

قریب رسول خدا صلعم مجتمع ہو گئے پھر دونوں فریق مسلمانوں اور مشرکوں نے باہم بشدت تمام تلواریں

ماریں یعنی دونوں فریق سے باہم بڑی سخت تلوار چلی چنانچہ مسلمین اور مشرکین میں قتل کی کثرت و شدت

ہوئی ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین وانزل جنودا لم تروہا وعذب الذین کفروا وذلک

جزاء الکافرین یعنی بعد ازاں حق تعالی نے اپنے نبی اور مومنین پر تسکین اور تسلی اپنی نازل کی اور حق تعالی

نے ایسا لشکر بھیجا کہ انھوں نے اس لشکر کو نہ دیکھا یعنی وہ اسکو نہ دیکھتے تھے اور عذاب کیا کافروں

پر یعنی قتل و نہب مال و بندی اہل و عیال اور یہ جزا سزا ہے کافروں کی وازاں حق تعالی نے کافروں

کے دلوں میں رعب ڈالا کہ اس ہیبت میں وہ دشمنان خدا اور ان کے مددگار بھاگ نکلے اور رئیس

فرمان روا انکا اس عرصہ میں مالک بن عوف النضری تھا جو اس روز اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اقدم

محاج انہ یوم نکیر مثلی علی مثلک یحمی ویکر ویطعن النجلا العوی وتہتر یعنی آگے بڑھ اے فرس واسطے حاصل

کرنے حاجت کے یا آنکہ محاج مصدر بمعنی ناجح خطاب لفرس یعنی اے ناجح آگے بڑھ کہ یہ آنحضرت آج وہ روز ہے کہ جنگ

کرے مجھ سا شخص اور حمایت کرے اور حملہ پہ حملہ کرے اور نیزہ مارے باز و کھولکر سوار ہو کر تجھ ایسے فرس پر کہ

بولتا ہوا اور شور کرتا ہو پس یہی عوف بن مالک اپنے اصحاب کے پیچھے بھاگ نکلا اور مسلمانوں نے ان لوگوں کا

تعاقب کیا اور انھیں مسلمین میں سے بنو سلیم کو آواز دی کہ اے بنی بکمہ اپنے بھائیوں یعنے ہم سے باز رہو کیا

تھا چنانچہ مشرکین نے انھیں بنی سلیم کو آواز دی کہ اے بنی بکمہ اپنے بھائیوں یعنے ہم سے باز رہو

یہ سنکے ان لوگوں نے طلب اور تعاقب مشرکین میں تاخیر کی اور اپنے نیزوں کو روک لیا تب اس بات کو رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اللہم علیک ببنی بکمہ اما فی قومی فوضعوا وضعا اما فی قومہم فاطعوا دفعا

یعنی اے پروردگار تجھ پر لازم کرتا ہوں حکم و انتقام کرنا ساتھ بنی بکمہ کے کہ وہ لوگ در بارہ میری قوم کے

[illegible]

تو مسلمانوں پر حملہ کرتے ہیں یا اپنی قوم کے بارہ میں آگہ بچانے اور بار بر رکھنے کے لیے طلب و تعاقب میں تاخیر کرتے
ہیں آخر جب اس بات کو بنی سلیم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تو بمطلب بستر کیں اس کوشش کرنے
لگے سو ایک شخص بنی سلیم کا لاحق ہوا اسکا نام ربیعہ تھا جیسا درید بن الصمہ تک پہنچ گیا اور اس وقت درید ہودج میں تھا
کیونکہ جب اسکو تھیٹا دستر کالے سیکھے تھے پس اس مرد سلمی نے اسکے ناقہ کی مہار پکڑ لی اور ناقہ کو بٹھایا تو دیکھا
کہ ہودج میں ایک شیخ کبیر السن ہے کہ جسکو نہیں پہچانتا تھا تب اس مرد سلمی نے کہا اے شیخ میں تجھکو قتل
کرونگا درید نے کہا یہ وہ دن ہے کہ میں اس سے غائب ہوں نہ اسمیں حاضر ہوں یعنی نہ اس قوم سے باہر
ہوں نہ انکے کام میں حاضر و شریک جل عرض کہ کالعدم ہوں پس اگر تو مجھے قتل کرنے والا ہے تو میری
تلوار کو میان سے نکال لے اور میری پسلی کے نیچے ہڈیاں چھوڑ کر اس تلوار سے مار کہ میں بھی لوگوں کو یوں
ہی قتل کیا کرتا تھا بعد ازاں اپنے اہل کے پاس جا اور اپنے قتل کرنے کی میرے تئیں انکو خبر کر کہ میں نے
درید بن صمہ کو قتل کیا ہے آخر اس شخص نے جیسا اس سے درید نے بیان کیا تھا ویسا ہی کیا پھر جب جوان
اپنے اہل کے پاس آیا تو حال درید سے انکو خبر کی کہ میں نے اسکو قتل کیا ہے سو اس جوان کی ماں نے
اس سے کہا خدا تیرے ہاتھوں کو جلا دے کہ تجھے یہ بات نہ کہی تھی اور خبر کرنے کو کہا تھا مگر اسلیے
تا احسان یا جو تجھ پر ہیں یاد دلا دے پھر اسکی ماں خدا کو اپنا محلوف کر کے یعنی خدا کی قسم کھا کر کہنے لگی کہ
کہ ہر آئینہ درید نے ایک صبح میں تیری تین مائیں آزاد کیں مکہ اور میری ماں اور تیرے باپ کی ماں تیری دادی کو
تب اس جوان نے جواب دیا کہ مادر جس کسی نے خدا و رسول کی تکذیب اور اسے روگردانی کی اب اسلام نے
اسکے احسانات کو قطع کر دیا بعد ازاں آنحضرت صلعم نے ابو عامر اشعری کو کچھ لوگ انکے ساتھ کر کے پیچھے
مفروروں ہوازن کے روانہ کیا سو یہ لوگ جماعت ہوازن سے مقام اوطاس میں جا کر ملے پھر باہم لڑائی ہوئی
اور مشرکین نے ابو عامر کو مار لیا تب حق تعالی نے مشرکین کو شکست دی کہ وہ سب بھاگ گئے اور مسلمین
انکی عورتوں اور انکے لڑکوں کو تمام جو کچھ تھے قید کر لائے چنانچہ آنحضرت صلعم نے ان سب کو درمیان
مہاجرین و انصار کے تقسیم کر دیا اور خمس چھوڑ دیا و چونکہ حضرت صلعم کو فتح حنین میں اونٹ و بکریاں بکثرت
ہاتھ آئیں یقین ہو آپنے چاہا کہ رؤسا عرب میں سے کچھ لوگوں کی تالیف قلوب کریں مثل ابو سفیان بن
حرب اور سہل بن عمرو اور اقرع بن حابس الحنظلی اور عیینہ بن حصین الفزاری کے چنانچہ ان لوگوں کو آپ نے سو
اونٹ عطا کیے (یعنی ہر ایک کو سو سو اونٹ دیے) اور حکیم بن حزام بن خویلد القرشی کو ستر اونٹ
دیے مگر حکیم کو اس مقدار سے ناخوشی ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ہر آئینہ میں کسیکو لوگوں میں سے
بڑا مقدار آپکے عطیہ بزرگ کا اپنے سے زیادہ نہیں دیکھتا ہوں تب آپ نے دس اونٹ اور زیادہ کیے

حضرت نے قبول سے بھی انکار کیا پھر آپنے اور دس اونٹ اضافہ کیے حکیم نے اسکو بھی قبول کیا تب آپ نے
پورے سو کر دیئے اسوقت حکیم نے پھر عرض کی یارسول اللہ یہ عطیہ آپکا جس سے مین راضی ہوا یہ بہتر
میرے حق مین یا وہ دوسرا یعنی پہلا جس سے مین نے انکار کیا تھا فرمایا نہین بلکہ وہ دوسرا جس سے
تو ناخوش ہوا تھا اُسنے کہا خدا کی قسم اسکے سوا اور نہ لونگا کہ پھر بعد آپکے آدمیون مین سے کسی سے کسی شی کی التجا
مین کرون (یعنی اس قناعت سے سبب آپکے استغنا چاہتا ہون) فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ حق تعالیٰ
تیرے لیے اسمین برکت دیوے راوی کہتا ہی کہ حکیم مرتے دم تک روے زمین پر قریش سے بہت زیادہ
مالدار تھا بعد ازان ہوازن سفر میں بھی خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر آئے باسید جہیر پانے
اپنے زنان و فرزندان کے اور اسلام لائے چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے اُنسے فرمایا اِذَا خَرَجْتُ اِلَی
النَّاسِ فَتَقَلَّوا بِي عَلَى النَّاسِ وَتَقَلَّوا النَّاسَ عَلَيَّ یعنی جب مین لوگون کے سامنے باہر نکلون تو تم مجھسے لوگون
کے سامنے اپنی ناداری بیان کرو اور لوگون سے میرے برو ناداری ظاہر کرو (مترجم کہتا ہی میرے نزدیک بجاے
تقلوکے تقلوا ہی یعنی تم لوگون کے سامنے مجھپر بوجھ ڈالو اور میرے برو لوگون پر بوجھ ڈالو آخر ہوازن
نے ایسا ہی کیا کہ جب رسول خدا صلعم سے اُنھون نے کلام کیا تو حضرت نے اُنپر خمس پھیر دیا اور خود حضرت
اُنکے لیے لوگون سے کلام کیا تو سب نے واپس کر دیا سواے ایک صفوان بن امیہ بن خلف الجمحی کے کہ رسول خدا صلعم
اسکو خمس سے ایک عورت عطا کی تھی اور وہ اسیر واقع ہو چکا تھا تو گمان رکھتا تھا کہ وہ عورت حاملہ ہے اور
جبکہ قریش نے دیکھا کہ عطایا و بخشایش رسول خدا صلعم کی حق مین قریش اور مہاجرین کے بوسعت کثرت
تمام ہی تو انکو خوف ہوا کہ آنحضرت صلعم ارادہ رجوع و بازگشت طرف اپنی قوم کے رکھتے ہین (یعنی گویا آپ
چاہتے ہین کہ انصار اور مدینہ چھوڑ کر درمیان اپنی قوم کے مکے اپنے وطن مین آباد ہون) اس بات سے وہ بندہ
شدید غمگین ہوے یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی کہ آپکی توسع بخشش سے انصار دلگرفتہ ہین تب آنحضرت صلعم طرف سعد
بن عبادہ کے گذرے اور اُسنے فرمایا کہ تو اپنی قوم کو میرے پاس جمع کر اور سعد نہین جانتے تھے کہ اس سے حضرت کی
کیا مراد ہی آخر سعد نے درمیان انصار کے منادی بھیجا کہ تم سب حضرت کے پاس سعد کے فرودگاہ مین جمع ہو چنانچہ
سب انصار آپکے پاس جمع ہوے اور حضرت نے اُٹھکر اُنکے سامنے خطبہ بیان کیا اور فرمایا اے گروہ انصار
مجھے خبر پہونچی ہی کہ تم لوگ میری اس عطایا سے جو قریش مین کچھ لوگون کو دیا ہی اپنے دلون مین افسردہ
رنجیدہ ہو سو حال یہ ہی کہ مین نے اس عطا و سخا سے اُنکا دین مول لیا ہی (یعنی اُنکا اُنکا دین مول لیا اور یہ
دین حنیف اُنکے لیے خرید دیا) اے گروہ انصار کیا تمکو یاد نہین اور تم کیون نہین یاد کرتے ہو کہ جب مین
تمھارے یہان آیا تھا تو اُسوقت تک تم گھوڑون پر سوار نہوے تھے یعنی تمکو گھوڑا سواری کو میسر نہ تھا اور

تم میرے بدن کسی گھاٹیاں اور میدان میں نہیں نکل سکتے تھے سوائے تم انصار اور ستر ہزار ان لوگوں سے
جو لشکر میں تمہارے سامنے حاضر ہیں یہ سنکر لوگ چپ رہے حضرت کو کچھ جواب نہ دیا آپ نے فرمایا تم کیوں جواب
کیوں نہیں دیتے وقت انصار نے کہا ہم خدا اور رسول سے راضی ہیں پھر فرمایا واللہ تم لوگ میری نسبت بات کہو کہ
تو ہمارے یہاں نکالا ہوا آیا تھا ہمنے تجھکو جگہ دی اور تو خوف زدہ تھا ہمنے تیری نصرت کی اور تو محتاج تھا ہمنے
مال زر سے تیری غمخواری کی پس اگر یہ بات تم کہوگے تو تم سچے ہو یعنی بات جھوٹھ نہیں انھوں نے جواب دیا
کہ ہم خدا اور رسول سے راضی ہیں بعد ازاں حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار کیا تم اس بات پر راضی و خوش
نہیں ہو کہ اور لوگ تو اپنے گھروں کو اونٹ و بکریاں لیجاویں اور تم اپنے یہاں رسول اللہ کو لیجاؤ سب بولے بلے
یا رسول اللہ ہاں ہم رسول خدا کے ساتھ راضی و خوش ہیں اور البتہ جسوقت آپکی عطائیں آپکی قوم میں بانٹی
ہوئیں یعنی آپ جب سرداران مثل سحاب کے عطا بانٹ ہوئے تو ہمکو یہ گمان ہوا کہ آپ بقصد رجوع دیار گشت
انکی طرف رکھتے ہیں اسلیے ہم لوگ اندوہگیں ہوئے اور ہمپر یہ بات بہت شاق و دشوار گذری اور اب سب خوب
جان لیا کہ بلا شبہ ہمارے ساتھ آپ مدینے کو مراجعت فرماوینگے تو اب ہم کچھ پروا نہیں کرتے کہ مال کے
مقدمہ میں آپ کسطرح کرینگے پھر آنحضرت صلعم نے انسے فرمایا قسم ہے مجھکو اس خدا کی جسکے قبضے میں میری جان
ہے کہ اگر لوگ کسی وادی یا کسی گھاٹی میں جاتے ہوں اور تم لوگ کسی اور وادی یا گھاٹی میں جاتے ہو تو میں تمہاری
ہی وادی یا گھاٹی میں چلوں یعنی تمہارے ہی ہمراہ جاؤں پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے
خطبہ سے فارغ ہوئے تو کچھ انصارین سے اٹھ کھڑے ہوئے اور دست مبارک پر بوسے دینے لگے اور
کہنے لگے یا نبی اللہ آپنے ہمکو وہ نعمتیں اپنی یاد دلائیں اور ان احسانوں کا ذکر فرمایا جو متصل و ہمہ
ہمپر مبذول ہیں اور جن نعمتوں کا آپنے ذکر نہیں کیا کہ وہ اتصل و واصل تر ہیں سو بہر کیف مال سے بمراتب
زیادہ تر آپ ہمکو محبوب ہیں بعد ازاں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منزل مبارک میں تشریف لائے اور
اسوقت تک قبیلہ ہوازن اسلام لا چکے تھے اور بنی ثقیف جو حنین میں شریک ہوازن ہوئے تھے سو طائف میں
جمع تھے سو لشکر جات سالکات نے واسطے تیاری طرف طائف کے حکم کیا اسلیے کہ گروہ مشرکین طائف میں جا گھسے تھے

ذکر غزوۂ طائف

بعد از فراغ جنگ حنین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بقصد غزو طائف کا کیا کہ انکے قلعہ میں بنی ثقیف
گھسے تھے اور ان لوگوں نے مسلمین سے قتال شدید کی تھی چنانچہ کچھ لوگ جری و دلیر اس قوم کے مسلمانوں
کی طرف قلعہ سے نکلے اور انمیں سے ابو بکرہ مسلمانوں کے مقابلہ پر آیا تو اصحاب کے ہاتھ سے وہ مارا گیا
وہ لوگ اپنے حصن یعنی قلعہ میں بند ہوگئے بعد ازاں آں حضرت صلعم نے واسطے قطع کرنے درختوں انگور طائف کے

حکم کیا اور اپنے اصحاب میں سے ہر ایک شخص پر لازم کیا کہ پانچ پانچ حبلات یعنی درخت پھیلے ہوئے یا لائق
پھیلنے کے ہوں کاٹ ڈالیں اور بنی ثقیف سے ایک شخص حضرت کے ہمراہ تھا اسکا نام ابو مردام تھا سو وہ
اپنا ایک تبر لیے ہوئے عیینہ بن حصین کی طرف سے گذرا اُسنے کہا اے ابو مردام تو کہاں چلا اُسنے کہا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے کہ ہر شخص مسلمین میں سے پانچ پانچ درخت میوہ دار کاٹ ڈالے عیینہ نے
کہا میں بھی تیرے ساتھ اپنے حصے کے پانچ حبلات کاٹ ڈالوں اُسنے کہا اچھا تیرے لیے اسکی مزدوری ہے
چنانچہ جب عیینہ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا تا آنکو خوش کرے
پھر آکر دیکھا تو حضرت کے پیچھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھیں اُسنے کہا یا رسول اللہ یہ بی بی آپکے
پیچھے کون ہے فرمایا یہ ام سلمہ ہے اور یہ قبل اس سے کہ بیبیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مامور بپردہ کرنیکے ہوں
یعنی ہنوز حکم پردہ کا نازل نہیں ہوا تھا تب عیینہ نے کہا مجھے گمان ہے کہ یہ عورت ستسنہ غزوہ میں
داخل خدمت ہوئی ہے پس آپکی خوشی ہو تو زنان قبیلہ مضر سے کوئی نوجوان عورت اور بہت حسین
اور بہترین از روے حسب و نسب کے آپکے لیے وہاں سے اُتار لاؤں تو آپ اُس عورت کو اس عورت
کی جگہ بدل لیجیے آخر اُسکی اس بات سے رسول خدا صلعم ہنس پڑے پھر وہ اُٹھکر چلا گیا تب حضرت ام سلمہ
رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کون شخص تھا فرمایا یہ مرد احمق اپنی قوم کا مطاع و رئیس ہے کہ وہ سب اُسکا
کہنا مانتے ہیں الغرض حضرت علیہ السلام نے ایک مہینے تک طائف کا محاصرہ رکھا یہانتک کہ ہلال ذیقعدہ
دیکھا گیا تب حضرت علیہ السلام عمرہ کرنے کے لیے مکے کو گئے اور وہاں چند شب مقیم رہے اور معاذ بن
جبل الانصاری برادر بنی سلمہ کو اہل مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور انکو حکم کیا کہ لوگونکو قرآن تعلیم کرے اور جو چیزیں
اسلام میں مسلمین کے حق میں خیر و بہتر ہیں اور جو چیزیں اسلام میں اُنکے لیے شر و مضر ہیں اُنکو بتا وے بعد ازاں
آنحضرت صلعم مدینے کی طرف روانہ ہوے اور مدینے میں پہونچکر لوگوں سے آپنے ذکر کیا کہ جب ماہہاے حرام
یعنی ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم گذر جاینگے تو میں تیاری کرنے والا طرف طائف کے ہونگا اور ایسا ہوا کہ کعب بن
مالک الانصاری اپنے اشعار میں بنی ثقیف کو تخویف کرتے تھے اور دھمکاتے ڈراتے تھے قَضَيْنَا مِنْ تِهَامَةَ كُلَّ رَيْبٍ +
وَخَيْبَرَ ثُمَّ اَجْمَمْنَا السُّيُوفَا ۞ نُخَيِّرُهَا وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ ۞ قَوَاطِعُهُنَّ دَوْسًا اَوْ ثَقِيفَا ۞ فَلَسْتُ بِحَاضِرٍ اِنْ لَمْ تَحُلُّوا +
لِسَاحَةِ دَارِكُمْ مِنَّا اُلُوفَا ۞ وَنَنْتَزِعُ الْعُرُوشَ بِبَطْنِ وَجٍّ ۞ وَنَتْرُكُ دَارَكُمْ مِنْكُمْ خُلُوفَا ۞ وَنَاتِيكُمْ لَنَا سَرَعَانُ خَيْلٍ +
تُغَادِرُ خَلْفَهَا جَمْعًا كَثِيفَا یعنی ہمنے دفع کیا تمام شک و شبہات کو یعنی دشمنوں کو تہامہ و خیبر سے بعد ازاں
ہمنے اپنی تلواروں کو پھر آب دیا اور سرگرم کیا اور پھر ہمنے اسکو اختیار کیا یعنے پھر ہم دست بقبضہ ہوئے
اگر وہ تلواریں بولتیں تو نسبت اپنے قواطع کے جولائق قطع ہیں یعنی قبیلہ دوس و ثقیف کے کہتیں کہ لاؤ انکو

یا یہ کہ تلوار اپنے مع دلوں سے تولیں کہ مارلو دس لسیف کو اور اگر ہم لوگ اسے طرف ول کے
میدان میں آ کر آؤ تو ہیں حاصر یا حاصر ہیں مقابلہ کرنے والا اور گھیرنے والا الوف ہر اول نہیں ہو سکتا اور
ہم تمہارے درختوں کو اکھیڑ اور کاٹ ڈالینگے تمام درخ میں اور تمہارے گھروں کو خالی اور ویرانہ چھوڑ دینگے
اور ہمارے گھوڑے تمہارے یہاں دوڑتے آ دینگے اور وہ تمہاری جماعت کو پیچھے چھوڑ دینگے یعنی آگے نکل جاوینگے
جب اہل طائف کو خبر ہو چکی کہ محمد ہماری طرف پھر ارادہ عود کا یعنی دوبارہ پھر آنے کا رکھتے ہیں اور اسلام کو
بڑھا تو وہ لوگ خائف ہوئے اور اپنے ایلچیوں کو بہ خواست صلح خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں روانہ کیا
جب وہ لوگ مدینے میں حضرتؐ پاس پہونچے اور پیام صلح ذکر کیا آپ نے قبول کیا اور فرمایا کس بات پر صلح کرتے ہو
اُنھوں نے کہا اس بات پر ہم صلح چاہتے ہیں کہ ہم لوگ واسطے جہاد کے جمع نکیے جائیں یعنی بلائے نجاویں اور
ہم سے عشر نلیا جاوے اور ہم مقید بہ نماز نکیے جاویں اور دوسری شرط یہ بیان کی اور ہم لوگ سال بھر تک
لات سے منع رہیں یعنی اسکی پرستش میں مشغول رہیں یہ سنکے حضرتؐ نے جواب دیا وہ دین لائق صلح نہیں جس میں
رکوع و سجود ہو پھر ایلچیوں نے اعادہ اپنے سوالات کا کیا مگر حضرت نے انکار کیا کہ بدون قبول نماز کے صلح قبول
ہوگی اُنھوں نے کہا ہر کیف ہم اُس نماز کو بھی آپکے تئیں دینگے یعنی ہم وہ بھی بجا لاوینگے اگرچہ اسمیں برائی ہے
فرمایا کہ اب البتہ جو تمہ سوال دونوں خصلتوں کا کیا تمہارے لیے منظور ہیں کہ تم قتال کے واسطے بلائے نجاوگے
اور نہ تمسے عشر لیا جائیگا سوائے اس بات کے کہ تمسے نماز ساقط ہو پھر اُنھوں نے کہا اور متمتع ہونا ہمارا ساتھ لات کے
سال بھر لیں ہم اسلام نہ لاوینگے مگر اسی شرط پر کیونکہ جو لوگ آپسے اسلام لانے میں فریب کرتے ہیں یعنی اسلام لانا
اظہار روئے خدع و مکر کے ہو تو ہم اُنسے بہتر ہیں جو صاف صاف کہتے ہیں اور ہم اُن لوگوں سے زیادہ تر آپ پر مہربان ہیں
چنانچہ آنحضرتؐ نے اس بات کو نہ مانا پھر اُنھوں اعادہ سوال کرکے کہا آپ لات میں کیا عیب دیکھتے ہیں آنحضرتؐ
نے پھر اعراض و انکار کیا یہاں تک کہ اُنکو گمان ہوا اس بات کا کہ آنحضرت صلعم اِس امر میں اُنکے لیے ارادہ رخصت دینے کا نہیں
رکھتے ہیں اسوقت ایک شخص انصار میں سے گمان ہے کہ وہ حارثہ بن النعمان ہوں اُٹھ کھڑے ہوئے اور ان ایلچیوں سے
مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ تم لوگوں نے ذکر لات سے ہمارے دلوں کو ہیجان و التہاب میں ڈالا خدا تمہارے گھروں
کو آگ میں جلاوے رسول خدا صلعم ہرگز اقرار نہ کرینگے کہ دین اسلام میں بتوں کی پرستش کیجاوے
اور وہ مسلم نہیں ہیں جو درمیان اپنے قائم رکھنے پر لات کے راضی ہوں بس خدا سے ڈرو اور لینے اسلام کو خالص کرو
آخر وہ لوگ بولے کہ ہم لات کو اپنے ہاتھوں سے نہ توڑینگے اور جو شخص چاہے اُسکو توڑ ڈالے چنانچہ مورخین
گمان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لات کے توڑنے کے لیے مغیرہ بن شعبہ کو متولی و مامور کیا تھا اور
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ ان لوگوں کے لیے یہ بات مقرر کرتے ہیں کہ یہ نماز نہ پڑھیں

شاہ ولی اللہ ... لکھتے ہیں
... کی پرستش میں
کی طرف لوٹ آئے
... اسلام سے
... کا معاملہ ...
... ہونا
... اس ... پر ...
الاسلام ... الزکوٰۃ
واما ... الصلوٰۃ
... الصوم ...
... کی ...
... وہاں ... کے
اسلام ... کی
... کے ...
... کی ...
... سے

اور نہ انسے عشر لیا جاوے تب آنحضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ انکے صلحنامہ کے آخر میں لکھ چکا ہون کہ جو امر مسلم کے لیے روا ہو وہ ہی انکے لیے بھی ہو اور جو اُسپر ممنوع وہی مسلم پر بھی ممنوع ہو اور انھون نے لکھوا لیا ہو کہ شہر انکا انکی دامن میں رہے اور انکے شہر میں شکار کرنا اور عشاہ و ظلحہ یعنی درختان بزرگ وخار و درختان بلند سایہ دار قطع کرنا حرام ہو مثل حرمت بیت اللہ کے کیونکہ شرف بیت اسمین اور یہ بھی شرط لکھی ہو کہ جو کوئی ایسا ہو کہ ان کامون سے کچھ انکے آن شہر میں کرے تو اسکے کپڑے اُتار کر کوڑے مارا جاوے اور یہ سب باتین اُن شرطون میں ہین کہ انھون نے لکھوا لی ہین اور نبی السلام نے شرطین کامل کرلی ہین اور درمیان انکے اس شرط کو خالد بن سعد بن العاص بن امیہ نے لکھا ہے

ذکر غزوۂ تبوک آخر غزوات

بعد از فراغ غزوۂ طائف کے جس عرصہ تک ٹھہرنا آنحضرت صلعم کا مشیت الٰہی تھی آپ وہان قیام پذیر رہے بعد ازان آن مسلمین کو حکم کیا کہ سمت شام کی تیاری کرین اور موسم گرما کا تھا اور مسلمین سے اکثر اشخاص عسرت تنگدستی مین تھے پس یہ خروج اُنپر شاق ودشوار گذرا چنانچہ مسلمین کے بعضون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذن طلب کیا اور اُنمین شاق ودشوار تو منافق تھے اور مومن نادار تھے چنانچہ وقت تیاری اُن لوگون کے آنحضرت صلعم نے حکم کیا کہ لوگ اپنے مال کے صدقات یعنی زکوۃ وغیرہ جمع کرین تاکہ اُس سے سامان ناداروں کا کیا جائے تب لوگون نے نفقہ وخرچ کثیر حاضر کیا کہ اُس سے تیاری سامان ناداروں کی کردی اور مردم ذی المقدور مین سے ہر شخص نے اپنی قوم کے نادارون مین سے چند چند آدمیون کا بار اُٹھا لیا اور عبداللہ بن مغفل المزنی چند آدمیون کو لیکر آیا اُن سب نے رسول خدا صلعم سے سوال سواری کا کیا آپنے فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہین ہو جسپر تمکو سوار کر لیجاؤن تب وہ لوگ پھرے اور چلا چلا کے روتے جاتے تھے پس حق تعالیٰ نے جن اہل عذرون کا عذر پذیرا کیا تھا اُنکو بھی انھین کے ساتھ معذور رکھا اور جناب رسول خدا صلعم نے بنابر آمادہ کرنے لوگون کے اور واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور اُنکے خوش کرنے کے لیے فرمایا کہ میرے ساتھ شام کی طرف جلد چلو کیا عجب ہو کہ وہان تمکو بنات الاصفر دستیاب ہون یعنی اصفر کی لڑکیان اور اصفر بنا برزعم مورخین کے ایک شخص تھا انھین کالے آدمیون مین سے یعنی حبشیون مین سے اور بقول صواب وہ ایک بادشاہ تھا جو روم مین مرگیا کہ اسنے کسی رومی عورتون مین سے نکاح کیا تھا تو اُسکے بہت سے لڑکے لڑکیان پیدا ہوئین اور وہ سب ایسے حسین تھے کہ مثل اُنکے کبھی کسی نے نہین دیکھا اور وہ لڑکیان حسن وجمال مین ضرب المثل تھین غرضکہ جب آنحضرت صلعم نے اُنسے ذکر دختران اصفر کا کیا تو ایک شخص انصار مین سے جد بن قیس اُٹھکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ سارے انصار اس بات کو خوب جانتے ہین

کیونکہ جو تیں بہت بھاتی ہیں میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں آپکے ہمراہ جہاد کو جاؤں اور اصفر کی بیٹیوں کو دیکھوں
تو ایسا ہو کہ اُنکے فتنے اور اُنکے پھندے میں پڑجاؤں اسلیے مجھے رخصت دیجیے اور مجھے فتنے میں
نہ ڈالیے کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَہَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌۢ بِالْکٰفِرِیْنَ یعنی آگاہ
ہو کہ وہ لوگ گمراہی میں پڑگئے اور حال یہ ہے کہ جہنم کافروں کے گھیرنے والی ہے الغرض جب لوگ
تیاری ساماں اور درستی اسباب سفر سے فارغ ہوے تو روانہ ہوے اور طرف شام کے رخ کیا پھر جب
تبوک میں پہونچے تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ جن لوگوں نے ارادہ قتال کیا تھا
وہ پاس سرداران روم کے دمشق اور اُسکے مضافات میں گئے ہیں (یعنی بالفعل وہ لوگ تبوک میں جمع
نہیں ہیں) تب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے تبوک میں قیام فرمایا وہاں حضرت پر آیتیں
نازل ہوتی رہیں اور اُنمیں مذمت اُن لوگوں کی ہوتی تھیں جو پیچھے رہگئے تھے اور خدا نے نام اُنکا
منافق رکھا تھا اور اُنکو نجس کہا تھا پھر جسوقت آں حضرت علیہ السلام نے بابر نزول آیات کے
اُن منافقین کے باب میں کلام کیا تو بہ سُکے اُنکے برادر جو حضرت کے ہمراہ تھے اُنکے لیے غصہ میں
آئے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ ہمارے بھائیوں کے حق میں جو ہم سے پیچھے رہ گئے
ہیں کہتے ہیں واللہ اگر وہ حق ہے تو ہرگاہ وہ ہمارا اشراف و اخیار ہیں پس ہم لوگ بطریق اولے
گدھوں سے بدتر ہیں یہ سُکے عامر بن قیس برادری عامر بن عوف نے حلاس بن سوید بن صامت
بن عمرو بن عوف سے کہا ہاں سچ ہے واللہ نے تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہیں یعنی سچے اور مصدق
ہیں یعنی اُنکی تصدیق کی گئی کہ وہ سچے کئے گئے ہیں اور البتہ تو بدترین خرہے پھر یہ عامر بن قیس باتیں
عاصم بن عدی سے کہے گئے اور کہا سے باتیں حلاس اور اُسکے یاروں کی بیان کیں پھر عاصم بن عدی
خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوے اور حکایت حلاس کی جو کچھ عامر بن قیس نے بیان
کی تھی حضرت سے عرض کی تب آپنے حلاس اور اُسکے جتھا کو بلوایا اور جو کچھ لوگوں نے کہا تھا
اُس سے ذکر کیا انھوں نے قسم کی کہ ہمنے ان باتوں میں سے کچھ نہیں کہا ہے اور جسنے کہا ہے
اُسکو ہمارے سامنے بلوائیے چنانچہ عامر بن قیس کو بلوایا اُنھوں نے بقسم کہدیا کہ انھوں نے وہ
باتیں ضرور کہیں بلکہ اُس سے بھی بڑی بات کہی فرمایا وہ بڑی بات کیا کہی عامر نے کہا وہ کہتے تھے
کہ ہم ارادہ قتل محمد کا رکھتے ہیں پس حلاس اور اُسکے یاروں نے انکار کیا اور کہا تو جھوٹا ہے ہمنے
کبھی کچھ ایسا کلام نہیں کیا حضرت نے فرمایا تم حلف کرو (یعنی جس طریقے سے حلف کیا جاتا ہے)
چنانچہ حلاس اور اُسکے جلسا نے حلف کیا کہ عامر کاذب ہے تعد ازاں اُٹھا اور اسنے باسم خدا حلف کیا

کہین صادق ہون کہ ان لوگون نے وہ بات کہی ہو بعد اذان عامر نے اپنے دونون ہاتھ بطرف آسمان اُٹھائے اور کہا اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰى نَبِيِّكَ الصَّادِقِ مِنَّا الصِّدْقَ یعنی ای پروردگار اپنے نبی صادق صدق طلب پر ہماری جانب سے صدق نازل کر یعنے ظاہر کر حضرت نے فرمایا اَللّٰهُمَّ آمین یعنی ای پروردگار یون ہی کر چنانچہ حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا وَمَا نَقَمُوا اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ فَاِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ وَاِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ یعنی وہ لوگ قسم خدا کی کھاتے ہین کہ وہ باتین نہین کہی وحال آنکہ البتہ انھون نے وہ کلمہ کفر کہا ہو اور بعد اسلام اپنے کفر کیا ہو اُنھون نے ایسے امر کا قصد کیا تھا جو انکے امکان مین نہ تھا یعنی قتل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ بدلا ہو اُس احسان کا کہ خدا اور رسول نے اپنے مزید عطایا سے اُنکو مالدار و توانگر کر دیا ہو پس اگر توبہ کرین اور ان باتون سے باز رہین تو اُنکے حق مین بہتر ہو اور اگر سرتابی و روگردانی کرینگے تو خدا اُنپر عذاب سخت کریگا دنیا و آخرت مین اور اُنکا کوئی روے زمین پر حامی و مددگار نہو گا بالاخر وہ نادم ہوے اور اقرار اپنے گناہون کا کیا اور متوجہ و مصروف توبہ ہوے اور آنحضرت علیہ السلام وہان سے جانب مدینہ روانہ ہوے اور اسی اثنا مین کہ آپ راہ چلے جاتے تھے اور کچھ لوگ پانچ یا چھ آپ کے آگے آگے چلے جاتے تھے ناگاہ وہ لوگ آیات خدا مین خوض و دخل اور تمسخر و دل لگی بازی کرتے جاتے تھے اُسوقت حق تعالی نے بابت اُنکی باتون کے اپنے نبی کی طرف وحی کی پھر آپنے اپنے اصحاب سے اُسکا ذکر کیا چنانچہ حق تعالی نے یہ وحی نازل کی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ یعنی اگر تو اُنسے بازپرس کرے تو وہ البتہ یہ کہینگے کہ ہم تو ایسی مین ہنسی کھیل کی باتین کرتے تھے تو اُنسے تو پوچھ کہ کیا تم لوگ خدا سے اور اُسکی آیات اور اُسکے رسول سے دل لگی کرتے ہو تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب مین سے ایک شخص کو بھیجا کہ اُنکے پاس جاکر پوچھ کہ جسوقت وہ مضحکہ کرتے تھے تو کیا کہتے تھے پھر اُس شخص صحابی نے جاکر اُنسے ملاقات کی چنانچہ ایک اور شخص بھی اُنکے ساتھ چلا جاتا تھا مگر نہین جانتا تھا کہ وہ کیا باتین ہین تب اُس فرستادہ نبی نے اُنسے پوچھا کہ تم کس بات پر مضحکہ کرتے ہو اور کیا کہتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ کچھ باتین ایسی ہین کہ جب راہ چلتے ہین تو اُسمین لوگ خوض کرتے ہین پس شخص نے کہا خدا نے سچ فرمایا ہو اور اپنے رسول کو سچی خبر پہونچائی ہو تمپر غضب ہو اللہ کا تم ہلاک ہوے خدا تمکو ہلاک کرے پھر وہ صحابی پھر آیا اور حضرت سے عرض کی کہ خدا نے سچ فرمایا ہو اور اپنے رسول کو

یہی خبر پہونچائی ہے بعد ازاں وہ لوگ عذر کرنے کو حاضر ہوئے اسوقت حق تعالیٰ نے یہ آیہ نازل فرمائی
لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ إِنْ نَّعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ یعنی تم ایمان
لاتے تم بعد ایمان لانے کے کافر ہوگئے اگر ہم تم میں سے بعض آدمیوں سے عفو کرینگے تو ایک گروہ پر عذاب
بھی کرینگے اسلیے کہ وہ لوگ مجرم و منکر ہیں بعد ازاں وہ شخص جو اُن لوگوں کے ساتھ چلا جاتا تھا آیا
اور کہنے لگا قسم ہے خدا اور اسکے رسول کی کہ میں نے ان لوگوں کا کلام نہیں سنا اور نہیں جانتا تھا
کہ یہ کیا کہتے تھے الغرض جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ثنیہ یعنی ٹیل پر پہونچے تو نقیب نے
منادی کی کہ تم لوگ درمیان وادی کے اُترپڑو کہ تمھارے لیے اسمیں وسعت ہے اور خود آنحضرت علیہ السلام
نے اُس ثنیہ کو اختیار کیا اسلیے کہ آپ کو اُس جگہ زحمت کرنا لوگوں کا ناگوار ہوا جب منافقین نے
اس بات کو سُنا (یعنی تنہا اُترنا حضرت کا) تو وہ منافق پیچھے رہ گئے یہانتک کہ جب لوگ نیچے
گذر گئے تو حضرت علیہ السلام اُس ثنیہ پر ٹھہرے اور اصحاب میں سے دو شخص آپکے ہمراہ تھے تب
وہ گروہ منافقوں کا حضرت کے پیچھے لگا اور حضرت نے ایک آہٹ اپنے پیچھے سنی تو ایک صحابی سے فرمایا
میرے پیچھے یہ کیسی آہٹ ہے تب وہ صحابی اُنکی طرف بڑھا اور اُنکے ناقوں کے منہ پر مارنے لگا آخر وہ
اونٹ وادی میں اُترگئے بعد ازاں وہ صحابی حضرت کے پاس آئے اُس سے فرمایا تو نے اُس
قوم کو پہچانا تھا اُسنے کہا اُن لوگوں میں سے مجھسے کسی نے کچھ کلام نہیں کیا اور میں نے اُنکو دیکھا کہ
وہ سب منہ لپیٹے ہوئے تھے ولیکن میں نے البتہ اکثر اونٹوں کو پہچانا ہے تب آنحضرت علیہ السلام ثنیہ کے
ٹیلے سے نیچے اُترے اور اُن دونوں صحابیوں سے فرمایا تم جانتے ہو کہ اُس قوم نے میرے ساتھ کیا ارادہ
کیا تھا کہ مجھے زحمت پہونچاویں اور مجھے ہجوم کرکے ٹیلے سے گرادیں اور اپنے مکروں سے متکاور دیں تب
اُن دونوں نے کہا کہ جسوقت لوگ آپکے پاس مجتمع ہو جاویں تو کیوں ان منافقوں کی گردنیں اڑا دیں
فرمایا میں مکروہ جانتا ہوں کہ اہل عرب باہم چرچا کرینگے اس بات کا کہ ہر آئنہ محمد نے اپنا مطلب لینے کے پیچھے
میں کھولا ہے کہ اُنکو قتل کرتے ہیں اور ایسا ہوا کہ چند آدمی ایسے میں رسول خدا صلعم سے پیچھے رہ گئے تھے مگر وہ
لوگ منافق نہ تھے اور سوا اُنکے لیے اول ہمراہی کا ہوا ایسا ہیں سے تین آدمی کے تو اپنے نفسوں پر بہت
ملامت و غرامت کی کہ ہم اپنے گھروں میں ٹھہرے اور اپنے کھانوں میں مشغول رہے سے کیا کیا حالانکہ
ہمارے پاس عورتیں ہیں اور رسول خدا صلعم دامن کوہ کے ہواے گرم میں ہیں قسم ہے رب کعبہ کی کہ ہم
ہلاک ہوئے مگر یہ کہ حق تعالیٰ ہمارے لیے قبول عذر نازل کرے آخر انھوں نے اپنے تئیں مسجد کے ستونوں سے
باندھ لیا اور اُنھوں نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم اپنے تئیں اس بند سے نہ کھولینگے جبتک کہ رسول خدا صلعم

خود ہون تو کھولین کہ اُنھون تینون مین ایک ابو لبابہ بن مروان تھا جو بنی عمرو بن عوف اور انصار مین سے تھا غرض کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور دولتسرا کو مسجد مین سے تھا تو حضرت نے اُن تینون کو ستون سے بندھے دیکھکر پوچھا کہ یہ کون بندھے ہین لوگون نے اُنکے حال سے خبر دی کہ یا نبی اللہ ان لوگون نے خدا کی قسم کھائی ہے کہ وہ اپنے تئین نہ کھولین گے تا وقتیکہ آپ ہی اُنکو کھولین فرمایا مین بھی قسم کھاتا ہون خدا کی کہ مین بھی اُنکو نہ کھولونگا جبتک کہ خدا اُنکو کھول دینے کا حکم کرے آخر حق تعالی نے اپنے نبی پر عذر اُنکا نازل کیا اور فرمایا وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنی بعضے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنے گناہون کا اقرار کیا اس بات کا کہ اُنھون نے اعمال صالحہ اور سیات کو مخلوط کر دیا ہے قریب ہے کہ حق تعالی اُنکی توبہ قبول کرے کہ بے شبہہ وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور لفظ عسی افعال مقاربہ سے ہے یعنی قریب ہے کہ ایسا ہو اور عسی جو خدا کی جانب سے ہو وہ بمعنی واجب ہے یعنی لازم ہے کہ یون ہی ہو الغرض بر وقت نازل ہونے آیہ کے رسول خدا صلعم نے اُنکو کھول دیا تب وہ اپنے گھرون کو گئے اور سارا مال اپنا لے آئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ اس مال کو ہماری طرف سے تصدق کر دیجیے اور ہمارے لیے خدا سے استغفار طلب مغفرت کیجیے فرمایا مین اسمین سے کچھ نہ لونگا تا وقتیکہ مجکو حکم صادر ہو تب حق تعالی نے نازل کیا خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ یعنی زکوۃ اُنکے مالون سے تو لیلے کہ اُنکو پاک کرے اور اُنکے دلون کو اُس صدقہ سے صاف کرے اور اُنکے حق مین دعا کر کہ تیری دعا اُنکے لیے تسلی ہے اور حق تعالی بڑا سننے والا اور بڑا خبر رکھنے والا ہے اور اُن دوسرے تینون کے حق مین کچھ نازل نہوا تھا چنانچہ لوگ کہنے لگے جبکہ اُنکے حق مین کوئی عذر نازل نہوا تو یہ لوگ ہلاک ہوئے آخر وہ تینون ایسے مرض مین مبتلا ہوئے یعنی رسوائی دردسا ہی کہ اس سے قریب ہلاکت پہونچے و باینہمہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اُنسے کلام کرتے تھے نہ اُنکو پاس بٹھاتے تھے اور نہ اُنکو کسی بات مین شریک کرتے تھے آخر اُن تینون نے اپنے پروردگار سے دعائین کین تا حق تعالی اپنے نبی پر اُنکا عذر نازل کرے پس خدا نے قبول فرمایا کہ پہلے قبول توبہ مومنین کے اُنکا ذکر کیا پھر خاصۃً اُنکی طرف حق تعالی ملتفت ہوا چنانچہ فرمایا وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ یعنی اور اُن تینون آدمیون پر جو پیچھے رہ گئے تھے یہان تک کہ زمین باوجود اس وسعت کے اُنپر تنگ ہوگئی اور اپنی جانون سے وہ تنگ آگئے اور اُنکو گمان اس بات کا ہوا کہ اللہ کے

ٹھہرے گوکوئی پناہ نہیں ہی مگر یہ کہ اسکی طرف پناہ ہی بعد اسکے حق تعالی اُنپر مہربان ہوا اور توفیق
دی کہ وہ توبہ وانابت کریں بے شبہہ حق سبحانہ تعالی وہی ہی بڑا قبول کرنے والا توبہ کا
اور بڑا رحم کرنے والا مومنین پر اور اُتھیں تینوں میں کعب بن مالک و مرارہ بن الربیع سے

++++++++++++++++++++

++++++++++++++++++++

++++++++++++++++++++

ولیکن تو ای ابن الخطاب پس حق تعالی نے مثل تیری ملائکہ میں بیان کی ہی مثل جبرئیل علیہ
السلام کے کہ جب حق تعالی ہلاکت کسی قوم کی چاہتا ہی تو اُنکی طرف جبرئیل کو بھیجتا ہی اور
مثل تیری انبیاء میں ساتھ نوح علیہ السلام کے بیان کی کہ فرمایا رب لا تذر علی الارض
من الکافرین دیارا یعنی ای پروردگار میرے نچھوڑ روے زمین پر کافروں میں سے کسی رہنے والے کو
اور بکر تو ای ابن ابی قحافہ پس حق تعالی نے مجھسے مثل تیری ملائکہ میں بیان کی ہی مثل میکائیل
علیہ السلام کے کہ وہ استغفار طلب مغفرت کرتے ہیں واسطے اہل زمین کے اور سوال کرتے ہیں
اُنکے لیے رزق اور مثل تیری انبیاء میں مجھسے بیان فرمائی ہی مانند ابراہیم علیہ السلام کے جنکہ اُنھوں
نے کہا فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم یعنی جسنے میری پیروی کی سو وہ مجھ میں
سے ہی یعنی وہ میرا ہی اور جسنے میری نافرمانی کی پس بے شبہہ تو آمرزگار اور رحیم مہربان ہے بعد
اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس فدیہ دینا کو نہیں لیا اور اُس روز کے سوا کبھی کسی کو نہیں
بعد اسکے حضرت نے حکم تیاری حج کیا اور آپنے اُس سال حج نہیں کیا اسلیے کہ مشرکوں کے
ساتھ حج کرنا منظور نہ تھا اور اُنکا کچھ عہد بھی باقی رہا تھا آپنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ

++++++++++++++++++++

++++++++++++++++++++

++++++++++++++++++++

++++++++++++++++++++

اور مشرکوں نے کہا کہ محمد ہمارے یہاں چار مہینے کیوں نہیں آتے یعنی اشہر حرام میں اور اُنکے
اصحاب بخوف ضرب سیف و طعن سناں کے ہم سے دور ہوگئے اور حق سبحانہ تعالی نے اُسی کو حکم کیا اور حضرت صلعم
نے بھی ابوبکر کو وصیت کی اس بات کی کہ بعد اس سال کے مشرک لوگ مسجد میں یعنی مکے میں نجاویں پھر آنحضرت صلعم نے

یہاں سے اصل میں کتاب مطبوعہ میں تیسری سطر ناقص کر متن نقل میں اور اکثر عبارت ساقط ہی اور کل سطروں میں یہی حال ہے ۱۲

یہاں سے متن کتاب مطبوعہ میں چاروں سطر ناقص ہیں کہ حوالہ اوراق میں اور اکثر عبارت ساقط ہی ۱۲

اُنکے سفا بہ مین حکم کیا کہ گلے اُنکے اونٹون کے اور غلے لادنے والے پکڑے جاوین اور جہان کہین مشرک
ملجاوین تو قتل کیے جاوین اور اُنکے سر ایک ناکے اور درے پر مسلمان تعینات کیے جاوین یہ خبر سنکے مشرکون نے
اہل مکہ سے کہلا بھیجا کہ ہم لوگ کعبے کے آنے سے روکے گئے ہین اور حکم ہوا ہے کہ ہمارے قافلے اونٹون کے پکڑ لیے جاوین
اور جو لوگ اونٹون کے ساتھ ہون وہ مارے جاوین اور جن اونٹون پر تمھارے یہان غلہ لاد کر بھیجا جاتا
ہے جسوقت اُنکو تم نپاؤگے تو تمکو معلوم ہوگا کہ سختی گرسنگی اور شدائد مشقت سے کیا کچھ دیکھوگے یہ سنکے
اہل مکہ فقر و محتاجی کو ڈرے پھر حق تعالی نے اُن مشرکین کے بارے مین یہ آیت نازل کی لا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم
ہذا وان خفتم عیلۃ فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ یعنی مشرکین اس برس کے بعد پھر قریب مسجد حرام کے نجاوین
اور اگر تم لوگ فقر و محتاجی کو ڈرتے ہو تو عنقریب حق تعالی تمکو اپنے فضل سے غنی کر دیگا اور ایسا ہوا کہ اہل یمن یہان آگے
تھے تو وہ اپنے قریب مکے مین غلہ لاد کر لانے لگے پس حق تعالی نے مکے والون کو اسوجہ سے غنی کر دیا یعنی مشرکین
سے بے پروا کر دیا کیونکہ ویسا ہی ہو گیا جیسا مشرکین اونٹ لاد کر لاتے تھے پس جو کچھ حق تعالی نے اہل مکہ سے وعدہ
کیا تھا سو اُنے اُسکی تصدیق کرائی کہ خدا نے اُنکو غنی و توانگر کر دیا جیسا کہ فرمایا تھا چنانچہ اہل تہامہ ٹھہرے تھے
مگر تھوڑی مدت یہانتک کہ وہ سب ایمان لائے یعنی تھوڑی ہی سی مدت ٹھہر کر وہ سب ایمان لائے پس اول
حج تھا کہ مسلمانون نے حج کیا پھر جب وہ مومن حاجی حج سے فارغ ہوئے تو مکے مین مقیم ہوئے بعد ازان رسول خدا
صلعم نے ایک لشکر ہمراہ خالد بن الولید کے طرف بنی اسد بن خزیمہ کے روانہ کیا اور بنی اسد کو خبر پہونچی کہ رسول خدا
صلعم نے ہماری طرف لشکر بھیجا ہے چنانچہ درمیان بنی اسد کے ایک شخص کاہن تھا کہانت کیا کرتا تھا یعنی غیب کی باتین
اور شگون بیان کیا کرتا تھا اُسکا نام طلیحہ بن خویلد الفقعسی تھا سو بنی اسد اُسکے پاس آئے اور اُس سے ذکر کیا کہ
ایک فوج ہمپر بھیجی گئی ہے تو ہمسے اُسکی خبر غیب بیان کر تب اُسنے ایک کپڑا سفید اوڑھ لیا اور بیان کیا کہ بنی اسد
تمھارے درمیان مین دو شخص ہین اور دونون دو گھوڑون پر سوار ہین سو اُنکو محمد نے واسطے جاسوسی اور
نگرانی کے بھیجا ہے اور وہ ایک ساعت تک وہ کپڑا اپنے اوپر اوڑھے رہا بعد ازان اُتار ڈالا تب بنی اسد نے پوچھا
تو نے کیا دیکھا اُسنے کہا مین نے اُن دونون مردون کو جو تمھارے قوم سے ہین دیکھا ہے کہ وہ تمپر فوج لاتے ہین
اور عنقریب تمھارے پاس آ پہونچتے ہین اور تم شکست پانے والے ہو یہ سنکے بنی اسد نے بیابان کی طرف نکلجانے مین
جلدی کی آخر وہان جا کر لشکر سے مقابل ہو گئے تب اُس قوم کے مبارزون نے طلیحہ کے ساتھ صفت باندھی
یہانتک کہ مسلمان اُنکے پاس پہونچ گئے اور اُنکے قریب اُتر پڑے یا یہ کہ اُنپر آ پڑے پھر لڑائی سخت شدید
واقع ہوئی آخر وہ دشمنان خدا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا اسی عرصہ مین عکاشہ بن محصن الاسدی
پاس طلیحہ بن خویلد کے پہونچکر کہنے لگا ای طلیحہ اخرج بھاگتا کہان ہے طلیحہ نے کہا قُم یحک و نا فہات تہ ہذا الایس ہین کون ہون

یعنی تو نہیں جانتا کہ میں کون ہوں پس لا کونی امر کردہ اور مترجم کہتا ہے کہ بجائے لفظ ہر الک سال لعلہ ہو نہ ہم
یعنی کوئی واقعہ) پھر طلیحہ طرف عکاشہ کے بڑھا اور دونوں باہم جا لپٹے اور پیر مارنے لگے آخر طلیحہ نے
عکاشہ کو پیر و مار کر قتل کیا اور عکاشہ کے ساتھ ثابت بن ارقم بھی قتل ہوا اسوقت طلیحہ یہ ابیات پڑھنے لگا شعر
عشیت لهم صدر الحمالة انها * معودة قبل الکماة نزال * فیوما تراها فی الجلال مصونة * ویوما تراها
تحت ظل عوال * عشیة غادرت ابن اقرم ثاویا * وعکاشة الغنمی عند مجال * فما ظنکم بالقوم اذ تقتلونهم
الیسوا وان لم یسلموا برجال * فان تک اذواد اصبن ونسوة * فلن تذهبوا فرغا بقتل حبال
صدر الحمالة کنایہ ہے شمشیر سے یعنی میں نے تیغ علم کی اسلیے کہ وہ وعدہ دی گئی ہے یعنے اُس سے وعدہ
لیا گیا ہے قتل سر آوروں کا جنگاہ میں پس تو کبھی تو اُس صدر حمالہ کو غلاف میں پوشیدہ دیکھتا
ہے اور کبھی تو اُسکو نیزوں کے زیر سایہ دیکھتا ہے چنانچہ آخر روز اُس صدر حمالہ نے بن ارقم کو ڈال دیا
پڑا ہوا اور عکاشہ غنمی کو بھی وقت جنگ کے پس اے مسلمانو کیا تمہارا گمان ہے اُس قوم کے ساتھ کہ تم
اُنکو قتل کرتے ہو کیا وہ مرد نہیں ہیں اگرچہ اسلام نہیں لائے ہیں اور اگرچہ یہ بات ہوئی کہ انکے ہاتھوں سے
زہیر عورتوں کو چھپایا یعنی پکڑے گئے مگر یہ لیجائینگے عقل حبال کو گھبرایا ہوا اور ایسا ہوا کہ حبال برادرزادہ
طلیحہ کا تھا اُسکو مسلمانوں نے گرفتار کر کے اُسپر اسلام پیش کیا اور وہ نوجوان تھا تو اُسنے اسلام لانے سے
انکار کیا اور کہا مجھے قتل کرو اور مجھے اپنے محمد کو دکھاؤ کیونکہ میرے تئیں اُنکی طرف کچھ حاجت نہیں یعنی مجکو
اُنسے کچھ کام نہیں آخر مسلمانوں نے اُسکو قتل کیا چنانچہ اصحاب رسول خدا صلعم ولہ نے علیحدہ طلیحہ خواہ لے پھر جب
رسول خدا صلعم کو خبر قتل عکاشہ کی پہونچی تو فرمایا خدا عکاشہ پر لعن کرے کہ اُن لوگوں میں سے کوئی راہ خدا میں شہید ہوا

ذکر حجۃ الوداع کا ہے

بعد اسکے جب موسم حج آیا تو لقیب رسول خدا نے درمیان مسلمین کے واسطے حج کے منادی اور فرمایا میں بھی حج
کے لیے چلنے والا ہوں چنانچہ مسلمین ہجرت کے ساتھ حج کو روانہ ہوئے اور آنحضرت صلعم نے سو اونٹ ہدی یعنی قربانی
کے لیے ساتھ لیے پھر حضرت مکے میں پہونچے راوی لکھتا ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا
کہ جو کوئی ہدی نہ لایا ہو وہ حج سے باہر ہو کر اُسکو عمرہ کر ڈالے اور جو شخص ہدی لایا ہو وہ حج کو تمام کرے اور حضرت نے
حکم کیا اُس شخص کو جسنے احرام باندھا یہ کہ احرام حج کا باندھیں اور ہدی یعنی شتران قربانی سے جو کچھ میسر ممکن ہو
قربانی کریں اور اہل حدیث گمان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے بعد اس حکم کے پھر یہ فرمایا کہ لوگوں کو ساتھ
اس امر کے حکم کرتا ہوں یعنی اپنے سامنے ایسا حکم کرتا ہوں اور میرے بعد والے کے لیے یہ حکم نہیں ہے
غرضکہ آنحضرت صلعم اور اصحاب نے حج کیا اور ہدی کو قربانی کیا اور راوی کہتا ہے کہ اہل حدیث سے

زعم مین آن حضرت صلعم جو ساتھ مدینہ ساتھ لائے تھے اُنکو اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور ہر بدنہ سے ایک ایک ٹکڑا گوشت
منگا وان دیگون مین چڑھوا دیا پھر آپنے اُسمین سے نوش فرمایا باقی لوگون کو حکم کیا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور مسلمین نے
یہ ایسا حج کیا کہ انمین کوئی مشرک نہ تھا اُسوقت حق تعالی نے اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنی آج مین نے تمھارے دین کو کامل کیا اور نعمت اپنی
تپر تمام کی اور مین تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہی راضی ہوا اور یہ آیت اور دیگر چند آیتین قرآن سے
اخیر آیات ہین جنکو خدا نے نازل فرمایا ہی جو کچھ خدا نے نازل اسکے آخر مین وہ آیت مع دیگر چند آیتوں کے
نازل ہوئی اور یہی حج حجۃ الوداع ہی یعنی آخری حج نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تھا بعد ازان آنحضرت علیہ السلام
نے منی مین بحضر مسلمین خطبہ فرمایا اور بعد اس سال کے پھر جناب رسالتمآب صلعم حج کے واسطے تشریف
نہین لائے یہانتک کہ حق تعالی نے اُنکو وفات بخشی وچنانچہ اُس خطبہ مین جو کچھ ارشاد فرمایا وہ یہ ہین یا ایھا الناس
اسمعوا قولی الخ یعنی ای مسلمانو میری بات سنو کہ ہر آئینہ مین نہین جانتا ہون کہ بعد اس سال کے اس موقف
مین شاید مین تمسے ملون ای مسلمانون تحقیق کہ خون تمھارے اور مال تمھارے ہمیشہ تمپر حرام ہین یعنی ہر ایک
دوسرے کے خون اور مال کو اپنے اوپر ہمیشہ حرام جانے جسطرح سے حرمت تمھارے اُس دن کی تمھارے اس شہر
مین اور جسطرح حرمت تمھاری اس مہینے کی یعنی جسطرح سے خون اور مال تمھارا ایک دوسرے پر آجکے روز اور اس مہینے اور
اس شہر مین حرام ہی اُسیطرح ہمیشہ اور ہر جگہ حرام رہیگا و تحقیق کہ مین تمسے تبلیغ کر چکا پس جس شخص کے پاس کسیکی
امانت ہو تو وہ اُس امانت کو جسنے اُسکے پاس رکھا ہی جا سکے تئین ادا کردیوے اور اگر کسی پر سود ہو تو وہ تمام ترک کیا
اگرچہ سود عباس بن عبد المطلب کا ہو اور جو خون کسیکا ایام جاہلیت مین کسی پر تھا وہ بھی کل باطل ہو گیا و پہر سنہ
اول خون جو تمسے اُتارا جاتا ہی وہ خون ہمارا یعنی خون ربیعہ بن الحارث بن المطلب کا ہی اور وہ دودھ پلایا ہوا
بنی لیث کا تھا سو اُسکو ہذیل نے قتل کیا چنانچہ خونہائے ایام جاہلیت مین سے اول اسی خون بہیہ سے ابتدائے
سقوط کی جاتی ہی اور تحقیق کہ زمانہ گردش کر کے اپنی اُس ہیئت نخستین پر آیا ہی کہ جسروز حق تعالی نے زمین و
آسمانون کو پیدا کیا تھا یعنی جس روز جس مرکز سے زمانے نے دور شروع کیا آج میرے زمانے مین پھر وہین آیا ہی اور
شمار مہینون کا پیش خدا روز خلقت آسمان و زمین سے بنا بر لوح تقدیر کے بارہ مہینے ہین اُنمین سے چار مہینے حرام ہین یعنی
اُنمین قتال حرام ہی اور اُن چار مہینون مین تین مہینے پیہم یعنے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب جو کہ درمیان
جمادی الثانی و شعبان کے ای مسلمانون تمھارے واسطے عورتون پر حق ہی اور تمھارے عورتون کے لیے تمپر حق ہی اور
تمھارے لیے عورتون پر واجب ہی کہ وہ فحش ظاہری یعنی بدکاری و زناکاری نکرین پھر اگر وہ ایسا کرین تو البتہ
حق تعالی نے حکم کیا ہی اس بات کا کہ اُنکی صحبت ترک کرو اور اُنکو مارو پر نہ وہ مار جو آزار سخت ہی دمثل

اعضا اُسکی اُسکا آنکھ ناک وغیرہ بس اگر وہ مار ڈالیں تو اُسکے لیے کھانا کپڑا موافق دستور کے دیا جائے اور چاہیے
کہ اُنکے حق میں نیک نصیحت قبول کرو واسطے کہ وہ لوگ تمہارے پاس جوان یعنی گھر کے مددگار ہیں کہ وہ اپنی ذات
خاص پر کچھ اختیار نہیں رکھتے ہیں اور تم نے اُنکو امانت خدا کر کے لیا ہے اور اُنکی شرمگاہوں کو تم نے کلمۂ خدا سے
حلال کر لیا ہے پس میری باتوں کو سمجھو میں نہیں جانتا کہ شاید بعد اس سال کے پھر کبھی تم سے اس موسم میں ملاقات
نہ کروں اور جان رکھو کہ ہر مسلم برادر ہر مسلم کا اور سارے مسلمین آپس میں بھائی ہیں اسکے لیے مال اُسکے برادر مسلم کا
حلال نہیں ہے مگر جو کچھ وہ خوشی خاطر سے اُسکو عطا کرے اور فرمایا اللھم قد بلغت اے میرے پروردگار البتہ میں نے
لوگوں کو رسالت تیری پہونچا دی سب نے کہا کہ ہاں البتہ آپ نے حکم پہونچا دیا اور فرمایا کہ اگر تم بعد میرے کفر کی طرف
پھر جاؤ گے کہ بعض تمہارے بعضوں کی گردنیں مارینگے تو پھر میں تمکو دیکھونگا یعنی آخرت میں بھی کیونکہ البتہ میں نے تم میں
وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اُسکو لیے رہو گے تو گمراہ نہو گے اور وہ کتاب اللہ قرآن ہے اللھم بلغت اے میرے
پروردگار میں نے تیری رسالت لوگوں کو پہونچا دی ۔ غرض جو کچھ بیان ہوا حدیث حجۃ الوداع ہے

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد ادائے حج جناب رسالت مآب صلعم مدینے میں تشریف لائے اور باقی ایام ذی الحجہ اور تمام ماہ محرم اور ماہ صفر کی انیسویں
تک بخیریت رہے بعد اسکے آنحضرت صلعم علیل ہوئے اُس بیماری سے جسمیں وفات پائی اور وقت وفات باری [illegible]
کے تھے جسکا نام ریحانہ تھا اور وہ یہودیہ کی لونڈیوں میں سے تھی اور اول جس روز علیل ہوئے تھے وہ
یوم شنبہ اور آپکو درد سر تھا اور نہایت شدت درد کی رہی جب صبح ہوئی تو مؤذن نے اذان دی اور تثویب
کہی یعنی الصلوۃ خیر من النوم کہا جب مسلمین نے دیکھا کہ آپ برآمد نہیں ہوئے تو مؤذن کو بھیجا پس مؤذن
جب آپ پاس آیا تو دیکھا کہ آنحضرت صلعم سخت رنجور ہیں تب اُسنے کہا الصلوۃ یا رسول اللہ یعنی نماز یاد دلائی
فرمایا نماز کے لیے باہر نکلنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں پھر مؤذن سے پوچھا دروازے پر کون کون ہیں پس جو لوگ وہاں حاضر
تھے اُنکی خبر دی فرمایا ابن الخطاب سے تو کہدے کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے تب بلال روتے ہوئے نکلے مسلمین نے پوچھا
بلال کیا خبر ہے بلال نے کہا رسول خدا صلعم نماز کی بھی طاقت نہیں رکھتے ہیں یہ سنکے لوگ زار زار روئے پھر بلال نے
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم تمکو حکم دیتے ہیں کہ تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تب عمر نے کہا
کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے میں نماز میں کبھی مقدم نہیں ہو سکتا یعنے اُنکے ہوتے ہوئے میں ہرگز پیش نمازی
نہیں کر سکتا تم حضور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاکر عرض کرو کہ ابوبکر دروازہ پر حاضر ہیں تب بلال گئے اور
موجودگی ابوبکر کی اور جو کچھ عمر نے کہا تھا عرض کی فرمایا اچھا پھر تو کیا دیکھتا ہے جا ابوبکر سے کہدے کہ وہ
لوگوں کو نماز پڑھا دیں تب پھر بلال پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آئے اور اُنکو حکم دیا آخر ابوبکر نے اندر [illegible]

لوگون کو نماز پڑھائی اور اسی عرصہ مت مین حضرت پر درد نے شدت کی تب عباس رض حضرت کے پاس داخل ہوے اور اُسوقت حضرت غش مین تھے اُسوقت عباس رض نے حضرت کی بیبیون سے کہا کہ اگر تم لوگ حضرت کے منھ مین دوا ڈالتین تو بہتر ہوتا بیبیون نے کہا ہم لوگ اس بات پر جرات و دلیری نہین کرسکتے تب عباس رض حضرت کو آغوش مین لیکر منھ مین دوا ٹپکانے لگے اُسوقت آپ ہوش مین آگئے فرمایا یہ کسنے میرے منھ مین دوا ٹپکائی ہر چاہیے کہ بیبیان دوا میرے منھ مین ٹپکاتے جاوین مگر یہ کہ عباس رض بھی ہون پھر فرمایا کہ تم لوگون نے میرے منھ مین دوا ڈالی ہر حالانکہ مین صائم تھا بیبیون نے عرض کی کہ عباس رض نے آپکے منھ مین دوا ڈالی ہر فرمایا ای عباس رض کس چیز نے تمکو دوا ٹپکانے پر آمادہ کیا اور ہیلیو کس جہت سے مجھپر خوف کیا بیبیون نے کہا ہمنے آپ پر خوف ذات الجنب کا کیا فرمایا ہرگز منہ حق تعالی مجھپر ذات الجنب کو مسلط نکریگا اور حال یہ تھا کہ اس روز حضرت کے درد شدید سے لوگون کو بڑا خوف تھا مگر اُسکی صبح دسوین روز کہ جس دن وفات ہوئی آن حضرت علیہ الصلوۃ والسلام باہر برآمد ہوے اور لوگون کو نماز صبح پڑھائی اور مومنون کو گمان ہوا اس بات کا کہ حضرت نے شفا پائی پس وہ سب نہایت شادان و فرحان ہوے بعد ازان آنحضرت صلعم اپنے مصلے پر بیٹھکر لوگون سے باتین کرنے لگے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ ہُمْ مَسَاجِدًا خدا لعنت کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد ٹھہرالی ہر یعنی اُن قبرون پر نمازین پڑھتے ہین خواہ اُن قبرون کو سجدہ کرتے ہین اور مراد حضرت صلعم کی اُس قوم سے یہود و نصاری تھی اور حضرت لوگون سے باتین کرتے رہے یہانتک کہ دن چڑھ گیا بعد ازان آپ دولتسرا مین تشریف لیگئے مگر صحابہ اُس مجلس سے متفرق نہوے یہانتک کہ لوگون نے شور عورتون کا سُنا کہ وہ کہتی تھین پانی لاؤ پانی لاؤ صحابہ کو گمان ہوا کہ حضرت صلعم پر غش طاری ہوگیا ہوگا پھر سارے سلم دروازہ پر دوڑے اور عباس رض سب سے پہلے دوڑ کر اندر داخل ہوگئے اور باہر والون پر دروازہ بند کر لیا پھر تھوڑی دیر بعد لوگون کے پاس نکل آئے اور انسے حضرت صلعم کی خبر مرگ سُنائی صحابہ نے پوچھا اے عباس رض تمنے حضرت مین کیا بات پائی اور انسے کونسی علامت دیکھی اُنھون نے کہا مین نے حضرت کو یہ کہتے ہوے پایا جَلَالَ رَبِّیَ الرَّفِیْعِ فَقَدْ بَلَّغْتُ یعنی مین اپنے پروردگار کی عظمت بلند اور قدس برتر سے فائز ہوا اور یہ کلمہ آخر کلام حضرت کا تھا اور روز وفات حضرت علیہ السلام کا روز دوشنبہ تھا کہ دو شبین ماہ ربیع الاول سے گذری تھین اور اختتام سال دہم تھا اُس روز سے کہ آن حضرت علیہ السلام مدینے مین تشریف لائے تھے اور اسوقت اصحاب رض مین سے کچھ لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم کیونکر مرجائینگے وحال آنکہ دین پر ابھی غالب نہین ہوے بلکہ سوا اسکے نہین ہر کہ آنحضرت پر غشی طاری ہوئی ہوگی پھر سب دروازے پر جمع ہوے اور کہنے لگے

کہ دفن کرو تجہیز کیا حضرت کا مردہ ہیں اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے اور کہا کہ اے مسلمانو حضرت نے
کچھ سامان وفات کے لیے کیا تمہارے پاس حضرت سے کوئی عہد ہے یعنی کیا ایسے مرنے کا تمسے عہد کیا ہے کہ
الیاس ہے تب عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَنَا اَشْہَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَدْ ذَاقَ الْمَوْتَ یعنی محمد رسول
خدا کے لیے میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک رسول خدا صلعم نے ذائقہ موت کا چکھا ہے اور یہ آیہ جو حضرت کی
حق تعالی نے انکو دی ہے جو تمہارے پاس موجود ہے کہ فرمایا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّہُمْ مَیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ
رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ یعنی اے محمد ضرور تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی یعنی کل موجودات مرنے والے ہیں بعد
اسکے تم لوگ روز قیامت روبرو اپنے پروردگار کے باہم جھگڑنے والے ہو بالآخر لوگوں کو یقین ہوا
کہ حضور آنحضرت صلعم نے وفات فرمائی تب صحابہ نے درمیان حضرت اور انکے اہل بیت کے تخلیہ کر دیا
کہ اہل بیت نے انکو غسل دیا اور کفن پہنایا بعد اسکے سب باہم ذکر کرنے لگے کہ کہاں دفن کریں بعضوں نے
کہا اُدْفُنُوْہُ فِیْ مُصَلَّاہُ عِنْدَ الْمَقَامِ یعنی حضرت کی نماز کی جگہ جسوقت جہاں کھڑے ہوتے تھے دفن کرو
یعنی نماز میں جس جگہ کھڑے ہوتے تھے (اور مترجم کہتا ہے کہ مقام سے احتمال منبر ہے یعنی محراب میں یا منبر)
تب عائشہ نے کہا ایسا نہیں ہوا ہے کہ رسول خدا صلعم نے اسی تعمل کی ساعت وفات کے تمسے عہد لیا ہے کہ
فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَہُمْ مَسَاجِدَ یعنی خدا لعنت کرے اس قوم پر جنہوں نے اپنی قبروں کو مسجد مقرر
کر لیا ہے پس حضرت نے تمسے اس بات کا ذکر اسلیے کیا ہے تاکہ تم انکو انکی نماز کی جگہ میں دفن کرو یعنی اسلیے کہ تم مثل
یہود کے اُسپر یا اُسکو مسجد کر دوگے تب لوگوں نے کہا کہ پھر ہم بقیع میں دفن کریں عباس نے کہا نہیں واللہ ہم
بقیع میں دفن نہ کرینگے سب نے کہا کیا وجہ ہے عباس نے کہا کہ وہاں لونڈیاں اور غلام قبر پر حضرت کے آیا کرینگے
یعنی بھاگ بھاگ کر چھپا کرینگے اور انکے مالک وہاں سے انکو پکڑ لیجایا کرینگے تب لوگوں نے کہا آخر پھر
کہاں دفن کریں حضرت عباس نے کہا جس جگہ انکی قبض روح ہوئی ہے آخر ایسا ہی کیا پھر جب غسل و کفن سے
فارغ ہوئے تو جس جگہ حضرت نے وفات پائی تھی وہیں نعش رکھی گئی تب لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی
بروز دوشنبہ اور روز سہ شنبہ کو اور چہارشنبہ کو دفن کیا اور نماز حضرت پر بے امام کے تھی چنانچہ پہلے مہاجرین
نے شروع کی کہ جتنے سے جسقدر لوگ اندر مکان کے سماتے تھے حضرت پر نماز بے امام پڑھتے تھے اور انکے لیے دعا
کرتے تھے اور جب وہ باہر آتے تھے تو اور لوگ داخل ہوتے تھے اور اسیطرح کرتے تھے پھر جب مہاجرین فارغ ہوئے
تو انصار داخل ہونے لگے اور انھوں نے بھی مثل مہاجرین کے عمل کیا بعد ان زنان مہاجرین و بعد ان زنان
انصار نے بھی اُسیطرح کیا پھر جسوقت حضرت کو دفن کرنے لگے انصار چلائے اور کہنے لگے کہ رسول خدا صلعم کی
موت میں ہمارے لیے بھی حصہ رکھو یعنی ہم بھی دفن کریں اسلیے کہ ہم انھیں سے ہیں یعنی ہم بھی تو انھیں کے ہیں

چنانچہ اوس بن خولی انصاری جو بنی حبلی سے تھا وہ بھی دفن کرنے والوں میں شریک تھا پس یہ
جو کچھ بیان ہوا حدیث وفات حضرت سرور کائنات سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین

آخر کتاب المغازی

مصنف کہتا ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی ابو الحسین النوزی اور ابو طلحہ بن العوام نے انھوں نے
کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابو یزید محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نے انھوں نے کہا میں نے معتمر
بن سلیمان سے اسقدر حدیثیں سنی ہیں کہ نہ شمار کر سکتا ہوں نہ یاد رکھ سکتا ہوں سو وہ کہتے
تھے کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ میں بعد قرآن کے کسی کتاب کو صحیح تر اور حافظ تر اس سیرت
سے نہیں جانتا ہوں یعنے تواریخ میں اس کتاب سے زیادہ تر معتبر کسی کتاب کو نہیں پاتا ہوں
وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین والحمد
للہ رب العالمین آمین +

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ فتوح المغازی تصنیف حضرت واقدی رحمہ اللہ تعالی کی کتب تواریخ قدیم
زمانہ کی نہایت معتبر و مشہور ہے سب سے پہلے اس مطبع میں ترجمہ فتوح الشام جو ترجمہ کیا ہوا
سید عنایت حسین صاحب سیدن پوری کا ہے چھاپا گیا اور کثرت خواہش خریداران
سے وہ ترجمہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا بعد ازاں فتوح المصر کو بھی سید مہدی حسین
صاحب سیدن پوری نے ترجمہ فرمایا اور ترجمہ فتوح الشام و ترجمہ فتوح المصر یکجا ہو کر
شایع ہوا اور ایسی قدردانی شائقان ہوئی کہ کئی مرتبہ وہ ترجمہ چھپکر اشاعت پذیر ہوا اکثر
شائقان والاہمت و قدردانان بلند مرتبت نے صلاح دی کہ حصۂ اول مغازی الرسول یعنے
غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آخری حصہ یعنی فتوحات عجم کے ترجمے بھی پورے
ہو کر یکجا مجموعہ طبع ہوں چنانچہ مطبع کی طرف سے جناب افضل العلما حضرت مولانا محمد
بشارت علی خان صاحب جو سابق میں نائب میر منشی محکمہ چیف کمشنری ملک اودھ
کے تھے اس خدمت جلیلہ ترجمہ کو بذوق تمام انجام فرمانے پر مستعد ہوئے اور ایسی زبان پاکیزہ میں

ترجمہ فرمایا کہ اسقدر ترجمہ عربی زبان سے زبان ہندی میں نظر آئے اُسکے ساتھ غیر
مناسبت ہو یا نہ ہو ایسا عمدہ ترجمہ روزمرہ کی زبان و محاورہ کے ساتھ ہے کہ ہرگز ترجمہ معلوم نہیں
ہوتا بلکہ بعینہٖ وہ خود ایک نہایت عمدہ کتاب معلوم ہوتی ہے جسکے شائقان خود اسکے مثال
غیر مسموع اور ترجمہ معانی الفاظ و صدق خیالات انگیز و لطف کو دیکھکر قدردانی فرمادینگے
چونکہ اکثر خریداران کے پاس مطبوعہ فتوح الشام و آخر کا حصہ موجود ہے اسلیئے کارخانہ کی طرف سے
علاوہ بقیہ اُس مجموعہ کے کسی قدر جلدیں زائد بھی طبع ہوئی ہیں اور یہ تجویز ہے کہ جن اصحاب قدردان
نے مجموعہ کو مطبوعہ سابق کو خرید فرمایا ہے صرف حصۂ اول مغازی الرسول جسکا نام تاریخی ترجمہ
کے لیے مغازی الصادقہ مترجم صاحب نے تجویز کیا ہے علیحدہ اشاعت پائے تاکہ اُنکے اپنے مجموعہ
مرتب ہوں اور اسی سلسلہ میں بعد اسکے کل مجموعہ کامل حضرت واقدی کا یعنی مغازی الرسول
و فتوح الشام والمصر و فتوح العجم ہر ایک مرتب ہو کر ایک جلد میں شائع کیا جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا
للہ الحمد والمنۃ کہ حصۂ اول ترجمہ مغازی الرسول عرف مغازی الصادقہ بخیر و خوبی تمام ہوا

فہرست کتاب فتوح الشام والمصر

فہرست فتوح المصر

بعون خلاق کون و مکان و فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

کتاب شوکت الاسلام مسمی بہ

فتوح الشام

مترجمہ مولوی سید عنایت حسین صاحب سہنیوری رحمۃ اللہ تعالیٰ

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع کانپور میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد والصلوۃ والسلام علی رسولہ ونبیہ محمد الذی لیس لہ
فی الخلق شبہ ولا ند وعلی آلہ واصحابہ الذین مناقبہم لا تحصے وفضائلہم لا تعد اما بعد بیان مدعا یہ ہے کہ اس
مرور دو سال میں کہ سن ایکہزار دوسو بیاسی ہجری میں کتاب مستطاب فتوح الشام بعبارت عربی از مرویات
واقدی علیہ الرحمہ مطبوعہ کلکتہ اس ذرہ بیمقدار سید عنایت حسین ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی
عبد الجامع سید پوری مضافات لکھنو کی نظر سے گذری اور بتقریب باقتضائے شوق طبیعت کے ابتدا سے
انتہا تک مکرر اوسکے مطالعے سے حظ وافر اوٹھایا آخر کار یہ خیال دل میں آیا کہ ہرچند کہ اس دیار میں علوم دینیہ و ما یتعلق
کی رفتار کثیر سے بہ رو بہ ہے لیکن فی زمانہ اکثر شغل تعلیم تعلم زبان عربی و فارسی کا کمتر و بالخصوص طلبا اور رؤسا اولاد میں
تدریس زبان اردو کی ترقی پذیر ہے اگر یہ عمدہ حالات کتاب موصوف کے زبان عربی سے عبارت اردو رائج الوقت
میں ترجمہ ہو کر بقید کتابت در آویں تو یہ اشاعت نفع کثیر متصور ہے اسواسطے کہ حالات مذکورہ کے پڑھنے اور سننے میں
جسکو کچھ بھی مادہ فہم صحیح ہوگا وہ بالیقین جانیگا کہ دین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق اور اللہ کے نزدیک ایسا محبوب
اور پسندیدہ ہے کہ اسنے عرصہ قلیل میں تھوڑی جماعت سے اہل دین متین کو سب دینوں پر غالب اور آخر کار
شرقا غربا تنگ ماں اس دین پاک کی بنیاد مستحکم کر دی اور اللہ جل شانہ نے ہمارے نبی کی امت کو امم سابقہ سے
بہتر ارشاد فرمایا اور ہرگز نہ ہوگی اس امت پر قطع نظر بگزلاہیل اور نیز اسوجہ سے کہ یہ ایک معلومات وقوع بلاد شام اور

فاہیں وحنیر کو کبھی جو شہ خلفاے راشدین میں واقع ہوا انہی دلیل ہے کہ ایسے بایمان راسخ العقیدہ لوگ اس
امت مرحومہ میں ہوے جنہوں نے اپنا گھر بار چھوڑکر با وصف قلت جماعت اور بے سامانی کے گروہ کثیر بالادار
کے ساتھ اللہ کی راہ میں ایسی جانبازی کی کہ وقایع اونکے اس شرح سے حیرت افزاے عقول سامعین اور ناظرین
ہیں مگر اہل ایمان اور یقین کے نزدیک محل حیرت اور استعجاب کا نہیں ہے کہ عالم اسباب میں تو اون لوگوں نے
واسطے رضامندی اللہ اور اللہ کے رسول کے جانبازی کی واقع میں اللہ نے اپنے وعدہ صادقہ کو جو درباب
خلافت و تمکین فی الارض بنسبت مسلمانان اس امت مرحومہ کے اپنے حبیب سے کیا تھا اون لوگوں کے ہاتھوں پر پورا کیا
اور تائید اپنے دین کی کما ینبغی فرمائی اور اگر بعقل سلیم سے غور کیا جاے تو یہی معاملات کافی ہیں ثبوت خلافت حقہ
خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین میں کہ اگر وہ لوگ اللہ پاک کی مشیت اور اسکے نبی کے حکم اور وصیت کے
موردکامل دین کو کہ عبارت جہاد فی اعداء اللہ سے ہے انجام نہ دیتے تو ظہور وعدہ الہی کا انکے ہاتھوں پر ہوتا اور انکو شرف
قرب اور خصوصیت ابدی حالت حیات اور ممات میں ساتھ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس عالم فانی و نیز
بہشت جاودانی میں بمضمون حدیث شریف ما بین قبری و منبری روضة من ریاض الجنة کہ مقر خاص ذات قدسی صفات
کا ہے حاصل ہوتا پس نظر بوجوہ مصرحہ صدر کے حقیر نے اس ارادے کو مصمم اور چند مہینے کی مدت میں باوصف ضیق فرصت
اور مشاغل کثیرہ دنیاوی کے ترجمہ کتاب موصوف کا بعبارت اردو بانداز فہم ناقص اپنے کے تمام کیا اور اس حقیر نے
اس ترجمے میں چند امور کا التزام کیا ہے اولاً یہ کہ لفظی ترجمہ عبارت عربی کا بلا تقدیم و تاخیر مطلب کے لکھا ہے شاید اگر
کسی مقام میں کوئی تعقید واقع ہوئی ہو تو سبب اوسکا وہی ترجمہ لفظی ہوگا ثانیاً یہ کہ جس جگہ میں آیات قرآنی اور
احادیث نبوی اصل کتاب میں مذکور تھیں انکو حقیر نے تیمناً و تبرکاً بلفظہ متن اس کتاب میں لکھکر ترجمہ اسکا
حاشیہ پر لکھا ثالثاً یہ کہ جو خط و کتابت معاملات شام میں باہدیگر خلفاے راشدین اور انکے عمال کے ہوئی ان
خطوط کو بھی مع اکثر ادعیہ اور مقولات معتبرہ صحابہ کرام کے متن کتاب میں اور ترجمہ اسکا حاشیہ پر لکھدیا رابعاً
یہ کہ جو اشعار بقاعدہ عرب کے مواقع لڑائی میں بطور رجز کے درج اصل کتاب میں اسوجہ سے کہ انکو اصل کتاب سے
کچھ تعلق نہ تھا حقیر نے وہ تمام اشعار اپنے موقع میں مع ترجمہ اسکے حاشیہ پر ثبت کیے خامساً یہ کہ حقیر نے برعایت اختصار
کے نام رواۃ کے ترجمے میں نہیں لکھے اور صرف واقدی رحمہ اللہ کی روایت پر حوالہ کیا اب ناظرین تمکین
کی خدمت میں التماس یہ ہے کہ ہرچند حال علم اور فضل خاندانی آبای کرام حقیر کا اکثر لوگوں کو معلوم اور اس دیار میں
مشہور بین الجمہور ہے لیکن یہ وصف اضافی حقیر کے مطلب کو کافی نہیں ہو سکتا ہے کہ بیمایگی حقیر کی علوم میں
بفحواے بل الانسان علی نفسہ بصیرة حقیر کو خود یقین اور معلوم ہی ہے اگر کسی مقام میں کوئی سہو اور غلطی واقع ہو تو
امید عفو ہے و العفو عند کرام الناس مامول و الآن اشرع فی المقصود بعون الملک المعبود و منہ المبدا و الیہ العود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسالت مآب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اس عالم فانی سے انتقال فرمایا اور امر خلافت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ پر قرار پایا اور اتمام امر خلافت صدیق میں مسیلمہ کذاب اور سجاح وغیرہ مدعیان نبوت مقتول اور مظفر و
ہوئے اور فتح یمامہ کی حاصل ہوئی اور بنو حنیفہ مارڈالے گئے اور اہل عرب نے اطاعت حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کی قبول کی تب حضرت صدیق نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا کہ لشکر مومنین کو بجانب ملک شام
کے اور واسطے لڑائی اہل روم کے بھیجیں پس اکثر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کر کے اون سے کہا کہ اے لوگو تم
لوگ اس بات کو کہ اللہ تعالی نے تمکو فضیلت اسلام کی عطا فرمائی اور تمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گردانا
اور تمہارے ایمان اور یقین کو زیادہ کیا ہے اور تمکو کتنی ہوئی مددیں بھیجی ہیں چنانچہ جناب احدیت جل شانہ قرآن مجید میں
ارشاد فرماتا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اور اس بات کو بھی جانو کہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ میل اور ارادہ فرمایا تھا کہ اپنی ہمت عالی کو طرف ملک شام مصروف
فرماویں لیکن خداوند تعالی شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا اور اختیار کی اونکے
واسطے وہ چیز جو اوسکے نزدیک ہے آگاہ ہو کہ تحقیق میں مقرر رکھتا ہوں اس امر کا کہ لشکر مسلمانوں کا مع اہل و مال
اونکے طرف ملک شام بھیجوں اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشتر از وفات خود ہمکو اس
بات کی خبر دی فرمایا تھا زویت لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منہا پس تم سب کی
اس بات میں کیا مشورہ ہے رحمت کرے اللہ تم پر پس صحابہ اور مومنین نے بالاتفاق یہ جواب دیا کہ ہم آپکے
حکم کے تابع ہیں جہاں مشورہ ہو ہمکو بھیجے کیونکہ خداوند تعالی شانہ قرآن مجید میں فرماتا ہے واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس جواب کے سننے سے بہت خوش ہوئے اور خطوط بنام ملک

یمن اور امراے عرب و اہل مکہ معظمہ کے ایک ہی لفظ و عبارت سے روانہ کیے وہ ہذا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافہ الے سائر المسلمین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو و اصلی علی

نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد عولت ان اوجہکم الی الشام لتاخذوہا من ایدی الکفار الطغام اللئام فمن عجل

منکم علی الجہاد فلیبادر ولیطع طاعۃ الملک الوہاب لیبدا ذلک کما قال انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم

وانفسکم فی سبیل اللہ اور ان خطوط کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے ہاتھ روانہ فرمایا جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ ہنوز گذرے تھے مگر تھوڑے دن کہ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے واپس آکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو خوشخبری آنے اہل یمن

کی سنائی اور کہا کہ میں نے پڑھکر سنایا میں نے آپ کا خط کسیکو مگر یہ کہ دوڑا وہ بجانب اطاعت خدا کے

اور آپ کا حکم منظور و قبول کیا اور سب اپنے اپنے گروہ اور ہتیار اور زرہ و بکتر وغیرہ سامان جنگ سے

ساتھ آمادہ روانگی و حضوری خدمت آپکے ہوے ہیں اور میں پیشتر یہ خوشخبری لوگوں کے آنیکی لیکر آیا ہوں

اور منجون نے فرمایا خبردار کہ آپکی بحالت ژولیدہ موئی اور غبار آلودگی کے منظور کیا وہ لوگ دلیران یمن اور شہسوار

اور بہادر اور رئیس وہان کے ہیں اور مع اہل و عیال کے روانہ ہو چکے ہیں اور قریب تر پہونچے ہیں آپ اونکی

ملاقات کو آمادہ رہیں پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ حال سنکر بہت خوش ہوے اور وہ دن تو گذر گیا

اسکے دوسرے دن ارباب مدینہ کو آثار آمد فوج مجاہدین معلوم ہوئی آئے ارباب مدینہ طیبہ حضرت صدیق کے

پاس اور آگاہ کیا انکو اس حال سے پس حضرت صدیق مسلمانوں کو ہمراہ لیکر واسطے استقبال لشکر مجاہدین کے سوار ہوا اور

ظاہر کیا انھوں نے اپنی آراستگی اور جماعت کو اور بلند اور ظاہر کیا نشانہ کو پس نہیں عرصہ گذرا تھا مگر اندک تا اینکہ ظاہر

ہوا لشکر اور گروہ سواروں کا اس حیثیت سے کہ ایک قوم کے پیچھے دوسری قوم اور ایک قبیلہ کے بعد دوسرا قبیلہ

تھا اور سب کے آگے قبیلہ یمن سے قوم حمیر تھی زرہیں اور خود پہنے اور کمانیں عربی لٹکائے ہوئے اور آگے اُنکے

ذو الکلاع الحمیری تھے عمامہ باندھے ہوے جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے سلام کیا

حضرت صدیقؓ کو اور ظاہر کیا ہتیار اور نشان اپنے مسکن اور اپنی قوم کا اور اشعار عربی متضمن بہادری اور لڑائی

اپنی کے پڑھے پس حضرت صدیقؓ کلام اونکا سنکر ہنسے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ یا علی آیا نہیں سنا تھا

تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اذا اقبلت حمیر ومعہا نساؤہا تحمل اولادہن فابشروا

نصر اللہ المسلمین علی اہل الشرک اجمعین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا سچ ہے میں نے بھی رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سنی ہے جیسا کہ تمنے سنا تھا انس بن مالک سے راوی سے روایت

کی ہے کہ جب قوم حمیر مع لشکر اور لڑکے بالے مال و متاع اور جانوروں کی آگے بڑھی انکے پیچھے فوج مذحج اصیل گھوڑونپر

سوا لڈیرے مارتے ہوے آئے اور آگے اُس جماعت کے قیس بن ہبیرۃ المرادی سردار لشکر تھے
جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے پتا اور نشان اپنی قوم اور لشکر کا دیا اور اشعار بڑی شجاعت
و دلاوری اپنی قوم کے پڑھے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دعائے خیر انکو دی اور وہ آگے بڑھے مع اپنے لشکر کے
پیچھے اوسکے قبائل مذحج کے آئے اور آگے اُس جماعت کے حابس بن سعید الطائی سردار لشکر تھے پس جب وہ
قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے حابس نے واسطے تعظیم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ارادہ اُترنے کا
پشت گھوڑے سے کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم دیکر اونکو اُترنے سے منع فرمایا اور مصافحہ اور سلام کرکے
شکریہ اُنکے آنے کا بیان فرمایا پھر اُس قبیلے کے پیچھے قوم ازد کی تھی بڑی بھاری جماعت سے اور آگے اُنکے جندب
بن عمرو الدوسی تھے اور اس گروہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کمان ترکش باندھے ہوئے شامل تھے
جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو اس حیثیت سے دیکھا ہنسے اور فرمایا کہ تمہارے آنے کا کیا سبب تم تو
لڑائی کے طریقے سے کمتر واقف ہو ابی ہریرہ نے کہا کہ میرے آنیکے دو سبب ہیں ایک یہ کہ جہاد کے ثواب میں اہل
ہوں دوسرے یہ کہ ملک شام کے میوہ جات کھاؤں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ جواب اُنکا سنکر ہنسے اور بعد
اسکے قوم بنو عبس آگے آئی اور سردار اُنکے میسرہ بن مسروق عبسی تھے اور اُنکے پیچھے قوم کنانہ اور سردار
اوسکے قثم بن اشیم الکنانی تھے اور ان سب قبائل کے لڑکے بالے عورتیں گھوڑے اونٹ وغیرہ اُنکے ساتھ تھے
پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سب کیفیت ہر قوم کی دیکھی بہت خوش ہوئے اور شکر خدا کا ادا کیا پھر یہ
سب قوم گرد مدینہ طیبہ کے ہر گروہ جدا جدا اُترے بعدہ جب لوگ کثرت سے جمع ہوگئے اور بسبب کم ملنے ضروریات
کی آب و دانے اور چارے کے لوگوں کو تکلیف ہونے لگی سردار ہر قبیلے نے یکجا ہوکر مشورہ کیا کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چلکر درخواست کرو کہ ہمکو جانب ملک شام کے روانہ کریں کسواسطے کہ اس مقام میں بسبب
کثرت جماعت کے تکلیف اور سختی ہوتی ہے پس وہ سب سردار بعد اس مشورے کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
پاس آئے اور سلام کرکے اُنکے سامنے بیٹھ گئے اور ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اس خیال سے کہ کون شخص اونمیں
بموجب قرارداد مشورے کے عرض حال کرتا ہے پس اُن میں سے جسنے پہلے عرض حال کیا وہ قیس بن ہبیرۃ المرادی
تھے اونھوں نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے ہمکو ایک کام کا حکم دیا اور ہمنے بموجب اطاعت
خدا اور رسول کے اور بخواہش ہماری اُسکے قبول کرنے میں جلدی کی اور اب ہمارا لشکر پورا ہوگیا اور سب
سامان درست ہے اور اس شہر میں بوجہ کم ملنے ضروریات کے ہمکو تکلیف اور تنگی ہوتی ہے اسواسطے
کہ شہر تمہارا ایسا ہے جسمیں نہ قدر ہم تمر اور اسپ کی جگہ ہو اور زمین مزاحی ہے اگر ہووے لشکر کو پس
اگر ظاہر ہوا تمکو کوئی سمت امر میں جسکا تمنے قصد کیا تھا پس ہمکو حکم دیجئے کہ اونپر یہ شہر و ملک پلٹ جاویں اور

اسی طرح ہر گروہ کے سردار نے عرض کیا پس جب سب آچکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ای اہل یمن اور ای آنے والے اور ملکوں کے تم ہر خدا کی رحمت تمہاری محنت اور ایذا نہیں چاہتا ہون اور یہ توقف میرا روانگی مین صرف بانتظار یکجا اور پورے ہونے سب گروہون کے تھا جواب اسکے سب سرداروں نے کہا کہ اب ہم لوگون مین سے کوئی پیچھے باقی نہیں رہگیا ہے آپ خدا کی برکت اور مدد پر نظر کرکے ہمکو روانہ مقام مقصود کیجئے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اوسی وقت پا پیادہ اوٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم و سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور مثل اونکے اور صحابہ قوم اوس اور خزرج سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہوکر جس مقام مین لشکر مجاہدین کا تھا وہانکو روانہ ہوئے مسلمانان لشکر یہ خبر سنکر خوش ہوئے اور تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اونکو پہاڑون نے بسبب گونجنے اونکی آوازون اور اونکی کثرت کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ وہان پہونچکر ایک اونچی جگہ مین کھڑے ہوئے اور مسلمانون کے لشکر کو ملاحظہ فرمایا اور دیکھا لوگون کو کہ بھر لیا ہے انھون نے زمین کو پس چمکنے لگا چہرہ انکا خوشی سے اور دعا مانگی کہ ای اللہ میرے صبر دے ان لوگون کو اور مدد کر انکی اور نہ حوالہ کر انکو انکے دشمنون کے ہاتھ مین پھر جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یزید بن ابی سفیان کو اپنے پاس بلایا اور انکو ایک ہزار سوارون پر لشکر مسلمانون سے سردار مقرر کیا اور ایک نشان فوج بنا کر اونکو دیا پھر حضرت صدیق نے انکے بعد بلایا ایک شخص کو قوم بنی عامر سے جنکا نام ربیعہ بن عامر تھا اور وہ بڑے شہسوار اور بہادر ملک حجاز مین مشہور تھے پس انکو بھی ایک ہزار سوارون پر اسی قسم کے لوگون سے سردار کیا اور ایک نشان فوج کا بنا کر انکے سپرد کیا لیکن یزید بن ابی سفیان سے فرمایا کہ ربیعہ بن عامر مرد اشراف اور آبرو دار ہین اور انکی بہادری و عقل و بزرگی تمکو معلوم ہو چکی ہے انکو تمہارے ساتھ اور تمکو انپر امیر مقرر کیا تمکو چاہیے کہ اپنے لشکر کے آگے انکو رکھو اور اونکے مشورہ سے کام کرو اور اونکی رائے کے خلاف نکرو یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ آپکا فرمانا مجکو بخوشی خاطر منظور ہے پھر وہ دونون ہزار سوار مسلح اور تیار ہوا اور یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر سوار ہوکر مع اپنی فوج ہمراہی کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور رخصت ہوے حضرت صدیق پا پیادہ اونکے ساتھ چلے تب یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمکو خدا کے غضب سے شرم معلوم ہوتی ہے کہ ہم سوار ہوکر چلین اور آپ پا پیادہ ہون یا آپ بھی سوار ہو لین یا ہم سواری سے اوتر پڑین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ مین سوار ہونگا اور نہ تمکو اوترنے دونگا اور مین اپنی اس خطا کا اجر اللہ تعالے سے امید رکھتا ہون چنانچہ اسی حال سے انکے ساتھ ثنیۃ الوداع تک چلکر وہان ٹھہر گئے اور یزید بن ابی سفیان حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے اور کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ ہمکو کچھ وصیت فرما دیں پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مضمون کے کلمات وصیت ارشاد فرمائے کہ جسوقت کوچ کرو تم مقام سے

ساتھیوں کو تیز روی کی سختی نکرو اور جدا ہو تم اپنے لشکر سے اور اپنے کام میں ساتھیوں سے مشورہ لیا کرو اور
طریقہ عدالت اختیار کرو ظلم و جور سے دور رہو کیواسطے کہ ظالم کو رستگاری نہیں ہوتی ہے ظالم دشمن پر فتحیاب نہیں
ہوتا ہے اور اس آیت پر عمل کرو واذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوہم الادبار ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا
لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ اور جب دشمن پر فتح پاؤ تو نہ مارو لڑکوں اور بوڑھے اور
اور شخص ضعیف کو اور نہ عورت کو اور نہ جانور۔ یک درخت مت کاٹو اور نہ جلاؤ کھیتوں کو اور نہ کاٹو پھلے
ہوے درخت کو اور نہ کاٹو کوئی جانور کی کونچیں مگر وہ جانور جنکا کھانا حلال ہے اور جو عہد و پیمان کفار سے کرو اسمیں
بیوفائی نکرو اور صلح کو نہ توڑو اور قریب ہے کہ تمھارا گذر ایسی قوم پر ہوگا جو اپنے عبادت خانون میں بیٹھے
رہتے ہیں اور گوشہ نشینی کو خدا کی راہ میں بیٹھنا جانتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ بات صرف انکی خواہش
اور پسندیدگی نفس سے ہے پس انکے عبادت خانون کو نہ کھودو اور ان لوگوں کو قتل نکرو اور ایک قوم اور تمکو
ملیگی کہ وہ گروہ شیاطین اور بندہ صلیبان ہیں اور منڈاتے ہیں وہ درمیان اپنے سر کے تمکو دکھائی دینگے
ہوے سر انکے مثل آشیانہ قطا جانور کے ہیں پس ماند کرو تم انکے سروں پر تلواریں ایسی یہاں تک کہ اختیار کریں وہ
لوگ دین اسلام یا ادا جزیہ کو در انحالیکہ وہ ذلیل اور خوار رہیں یہ وصیت فرماکر حضرت صدیقؓ نے کہا کہ
میں تمکو اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور یزید بن ابی سفیان سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور ربیعہ بن عامر سے بھی مصافحہ
کیا اور فرمایا کہ اے ربیعہ ظاہر کرو تم شجاعت اور بزرگی اور دانش اپنی مقابلہ قوم بنی اصفر کے خدا تمکو تمھاری مراد پر
پہونچاوے اور ہمکو تمکو بخشے راوی نے کہا ہے کہ بعد اس گفتگو کے یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر منزل
مقصود کو روانہ ہوے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ہمراہیاں بجانب مدینہ طیبہ کے معاودت فرمائی
اور جب یزید بن ابی سفیان کچھ دور مدینہ منورہ سے بڑھ گئے چلنے میں جلدی کی ربیعہ بن عامر نے کہا کہ اے یزید یہ
شتابی جلدی خلاف حکم اور وصیت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے یزید بن ابی سفیان نے جواب دیا کہ
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ ہمکو تمکو روانہ فرمایا ہے اسیطرح عنقریب لشکر مسلمانوں کو بھی پیچھے ہمارے روانہ
فرماوینگے سو میری تیز روی کا سبب یہ ہے کہ ہم پہلے سب کے ملک شام میں پہونچیں پس شاید قتل یہ ہووے اور لشکر کے ہمکو فتح
حاصل ہو اور اسوجہ سے ہم تین فضیلتیں حاصل کریں ایک خوشنودی خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دوسرے رضامندی ہمارے خلیفہ کی تیسرے لوٹنا اموال کفار کا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ربیعہ بن عامر نے کہا کہ چلو
جسطرح سے چاہو سب رونا اور قوت اللہ برتر کے اختیار میں ہے پس روانہ ہوے وہ ساتھ وادی قرا کی
اس قصد سے کہ مراد تبوک اور جابیہ جانب دمشق ہو کیں واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے
کہ جب یہ خبر ہوا عظیم بعض قوم عرب نصرانی کے جو مدینہ منورہ میں تھے ہرقل بادشاہ روم کو پہونچی ہرقل نے

سب بیٹھے ارکان دولت کو جمع کیے کہا کہ اے قوم بنی اصفر جان لو تم اس بات کو کہ جب تک تم بموجب حکم اپنے دین کے
پابند اُنکے مرضیات کے تھے اور عہد و عدہ پر مضبوط رہے یعنی جب تک انجیل پر قایم تھے تب تک جس بادشاہ نے ملک شام کا قصد کیا تم
اوسپر غالب ہوئے چنانچہ کسریٰ بن ہرمز نے لشکر فارس کے ساتھ تم پر چڑھائی کی تھی اُسکو ہزیمت ہوئی اور ترک نے
تم پر چڑھائی کا قصد کیا تھا اُنھون نے شکست پائی اسی طرح قوم جراجمہ کو تم نے بھگا دیا مگر جب سے تم نے تغیر اور تبدیل
دین مذہب مین کیا اور ظلم کو شعار اپنا گردانا اور مجرم و خطا ہوئے تب سے بپاداش ان باتون کے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی
قوم کو تم پر بھیجا کہ زیادہ اونکے بسنیت نہ تھی اور کبھی ہمارے دلونمین یہ خیال نہین گزرتا تھا کہ وہ لوگ ہمسے بالکہ اسکے
مقابلہ کرینگے لیکن اُنکے ملک سے قحط اور اُنکی بھوک نے اُنکو ہمارے ملک مین پہونچایا اور اُنکے پیغمبر کے خلیفہ نے اونکو ہماری
طرف بھیجا کہ ہمارا ملک چھینکر ہمکو نکالدین پھر ہرقل نے سب مفصل حال روانگی لشکر اسلام کا بیان کیا جواب اُسکے
سب ارکان دولت نے کہا کہ اے بادشاہ تو ہمکو اونکے مقابلے مین روانہ کر کہ ہم اونکو اوس سے باز رکھینگے اور
اونکے شہر مین جاکر اُنکے کعبے کو کھود ڈالینگے اور کسیکو اُنمین سے نہ چھوڑینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی
کہ جب ہرقل نے یہ کلام خوشی اور مستعدی اپنے ارباب دولت کا سنا آٹھ ہزار سوار بہادر اپنی افواج سے منتخب کیا اور
چار شخصون کو اپنے مردان بہادر سے اُس فوج پر سردار مقرر کیا **ایک** کا نام باطلیق **دوسرا** بھائی اُسکا کہ نام اوسکا
جرجیس تھا تیسرا حاکم شہر لُد کا لوقا بن سمعان چوتھا صلیبا حاکم غزہ اور عسقلان اور یہ چارون شخص شجاعت اور عقل
مین ضرب المثل تھے پھر ان لوگون نے زرہین پہنین اور اپنے ساز و سامان سے درست اور تیار ہوئے اور اُنکے متبر
ترسایان نے اُنکے واسطے نماز نصرت کی پڑھی اور دعای فتح مانگی کہ اے اللہ مدد دے اس شخص کو جو ہم مین سے حق پر ہو
اور جو خوشبو کی چیز اُنکے عبادت خانون مین جلائی جاتی تھی اُسکی دھونی اُن چار شخصون پر دی اور معمودیہ کا پانی اُنپر
چھڑکا پھر وہ سردار مع اپنی فوج کے روانہ ہوئے اور اُنکے آگے قوم عرب نصرانی تھی راہ بتلانیکے واسطے **واقدی** رحمہ اللہ
نے **روایت** کی کہ یزید بن ابی سفیان مع اپنی فوج کے تین دن قبل پہونچنے لشکر روم کے مقابلہ تبوک داخل ہو سکے تھے
سبب یہ تھا کہ روز حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے ارادہ کوچ کا کیا تھا کہ اسیوقت لشکر روم کا وہان پہونچا جب
اوڑتی ہوئی گرد اُنکے لشکر کی مسلمانون نے دیکھی تب مسلمان ہوشیار ہوگئے اپنی جانون پر اور یزید بن ابی سفیان نے ایکہزار
مسلمانون کو اپنے لشکر کو پوشیدہ بطور گارڈ کے بٹھا دیا اور ربیعہ بن عامر کو اونپر سردار مقرر کیا اور ایکہزار سوار
سے آمادہ جنگ لشکر روم ہوئے اور لڑنے کے واسطے صفین ترتیب دین اور مسلمانون سے نصایح اور ذکر نعمتہائے خدا کا
کیا اور کہا کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مدد کا وعدہ فرمایا ہے اور بہت لڑائیون مین فرشتون کو
بھیجکر تمہاری کمک کی ہے اور قرآن شریف مین کہا ہے کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الجنة تحت ظلال السيوف اور یہ لشکر تمہارا پہلا ہے جو ملک

شام میں واسطے جہاد کے مقابلہ قوم بنی اصفر کے داخل ہوا ہے اور تم یقین جانو کہ گویا اور لشکر مسلمانوں کا پہنچ
تم میں ملگیا ہے پس تم مسلمانوں کے گمان کو اپنے نزدیک جانو اور اعتبار رکھو اس بات کا کہ تم تمہاری قتل اور اسیر
کریں اور یاد کرو تم اللہ کو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کریگا پس یزید بن ابی سفیان مسلمانوں کو یہ نصائح کر رہے تھے کہ ناگہ
لشکر روم کا سامنے نمودار ہوا پس جب رومیوں نے قلت لشکر مسلمانوں کی دیکھی تو سمجھے کہ سوا اس جماعت کے اور کوئی
انکے پیچھے نہیں ہے ایک نے دوسرے سے اپنی زبان میں آواز دیکر کہا کہ تم جانتے ہو ان لوگوں کو جو تمہارا ملک
لینے کو آئے ہیں اور یہ وہی ہیں جو تمہاری حرمت کی اور قتل تمہارے بادشاہوں کا چاہتے ہیں اور طلب نصرت کی کرو تم
مسیح سے کہ وہ مدد دیگا تمکو پھر یہ کہکر رومیوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمت
درست اور قلب استوار سے بارادہ لڑائی کے انکے لشکر میں گئے اور لڑائی شروع ہوگئی اور رومیوں نے ہجوم کیا اور رومیوں نے
اسیر اور بوجہ اپنی کثرت کے یہ جانا کہ یہ لوگ ہمارے قبضہ میں آگئے کہ اسی حالت میں ربیعہ بن عامر ہزار سوار لشکر مسلمانوں کے
کمینگاہ سے نکلکر اور آواز بلند تکبیر کہتے ہوئے اور درود پڑھتے ہوئے گھوڑے عربی دوڑا کر رومیوں پر حملہ کیا جب
رومیوں نے یہ حال دیکھا ہمتیں انکی ٹوٹ گئیں اور اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں میں خوف مسلمانوں کا ڈال دیا پس وہ
فوراً پیچھے پھرے اور ربیعہ بن عامر نے بطلیق سردار لشکر رومیوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں پر لڑنے کی تاکید اور ترغیب
کرتا ہے یہ کیفیت دیکھکر ربیعہ بن عامر نے جانا کہ وہ رومیوں کا سردار ہے پس حملہ کیا اسپر اور ایسے زور سے اسکے
نیزہ مارا کہ اسکے سینے توڑ کر دوسری جانب نکلا اور وہ گر پڑا اور بیہوش ہوکر زمین پر پس جب رومیوں نے یہ حال
دیکھا بھاگ نکلے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے فتح اور نصرت نازل فرمائی واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اس لڑائی میں دو ہزار دو سو سوار رومی مارے گئے اور ایک سو بیس مسلمان
شہید ہوئے کہ اکثر ان میں کے قوم سکاسک سے تھے اور جب رومیوں کو ہزیمت ہوئی حریص نے کہا اب کہ اس ہزیمت
کے پیچھے میں کون منہ لیکر ہرقل بادشاہ کے سامنے جاؤنگا یہ شکست ہمکو ایک تھوڑے لشکر مسلمانوں سے ہوئی کہ انہوں نے
دلیری کرکے زمین کو ہماری لاشوں سے بھر دیا اور ہمارے سردار کو قتل کیا پس میں دیکھونگا جبتک کہ بدلا نہ لوں
بطلیق کا نہ لونگا یا میں بھی اسی سے جا ملونگا پس جب رومیوں نے یہ کلام سنا بعضوں نے بعض کی تعریف اور اظہار
رضامندی اور بعض کو ملامت کی اور بارادہ لڑائی کے پھرے اور قصد لڑائی اور حملے کا کیا پس جب ٹھہرے وہ اپنی
جگہ پس جمعی کھڑے کئے علم انہوں نے اور بواسطہ ایک شخص عرب نصرانی کے جسکا نام قداح بن واثلہ تھا مسلمانوں کے
پاس کہلا بھیجا کہ ایک شخص عاقل اور بزرگ مرتبہ کو اپنے لشکر سے ہمارے پاس بھیجیں تاکہ ہم دریافت کریں کہ وہ لوگ جنہے
کیا چاہتے ہیں واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب قداح بن واثلہ نے مسلمانوں کے لشکر میں آکر
معلوم کیا تب ربیعہ بن عامر نے چاہا کہ رومیوں کے لشکر میں جاویں یزید بن ابی سفیان نے انسے کہا کہ تمہارے

جانتا ہون مجھکو تمھارے واسطے اندیشہ ہے کیونکہ کل تمنے ایک بڑے شخص کو اس قوم سے قتل کیا ہے ربیعہ بن عامر نے یہ آیت
پڑھی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولنا اور کہا کہ مین تجسے اور سب مسلمانون سے یہ وصیت کیے جاتا ہون
کہ تمھاری نگاہ اور ہمت میری طرف مصروف رہے کہ اگر رومی میرے ساتھ بیوفائی اور فریب کرین اور اسوجہ سے
مین اونپر حملہ کرون پس تم بھی اونپر حملہ کرو یہ کہکر ربیعہ بن عامر گھوڑے پر سوار ہوے اور مسلمانون سے سلام علیکم
کہکے بجانب لشکر دشمن کے روانہ ہوے جب قریب لشکر اور خیمے بادشاہ کے پہونچے قداح بن واثلہ نے اُنسے کہا
کہ بادشاہ کی لشکر کی تعظیم کرو گھوڑے سے اوترو ربیعہ بن عامر نے کہا کہ مجھسے تو یہ ممکن نہین ہے کہ عزت سے ذلت
اختیار کرون اور مین گھوڑا اپنا دوسرے کو نہ دونگا اور سواے دروازہ خیمے کے بیچ مین کہین نہ اترونگا اور اگر
خلاف اسکے مجھسے چاہتے ہو تو مین ابھی پھرا جاتا ہون کسواسطے کہ ہمنے تمھارے پاس پیغام نہین بھیجا تھا بلکہ تمھارا
پیغام ہمارے پاس آیا تھا پس قداح نے یہ حال رومیون سے بیان کیا اُنھون نے کہا کہ یہ مرد عربی اپنے کلام مین
راست گو ہین آنے دو انکو جسطرح سے وہ چاہین پس ربیعہ بن عامر خیمے کے قریب پہونچکر گھوڑے سے اُترے اور گھوڑے کی
باگ اپنے ہاتھ مین لیے ہوے زمین پر بیٹھ گئے پس جرجیس نے اُنسے کہا کہ اے برادر عربی باوجود اس بات کے کہ تم ضعیف
اقوام کی ہمارے نزدیک ہو اور یہ خیال ہرگز ہمارے دلون مین نہ تھا کہ تم ہمسے لڑو گے تم کس امر کے ہمسے خواہان ہو ربیعہ
بن عامر نے جواب دیا کہ ہم صرف تمسے یہ چاہتے ہین کہ تم دین اسلام مین داخل ہو اور جو ہم کہتے ہین اور کرتے ہین وہی
تم بھی کہو کرو اور اگر یہ امر تمکو منظور نہو جزیہ دو اور اگر جزیہ دینے مین بھی انکار ہو پس تلوار حکم ہے ہمارے تمھارے بیچ
مین جرجیس نے کہا کہ کیا قباحت اور کون چیز تمکو اس امر سے مانع ہے کہ تم ملک فارس پر چڑھائی کرو اور ہم سے راہ ورسم
اور دوستی رکھو ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ بہ نسبت اہل فارس کے تم ہمارے ملک سے قریب ہو اور اللہ تعالی نے اپنی کتاب
عزیز مین فرمایا ہے قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ جرجیس نے پوچھا کہ کوئی کتاب بھی تمپر اوتری ہے ربیعہ
بن عامر نے کہا ہان جیسے انجیل تمھارے نبی پر اوتری ہے جرجیس نے کہا آیا ممکن ہے کہ صلح کر لو تم اپنی اور ہماری قوم
ساتھ اس شرط پر کہ دیوین ہم ہر مرد کو تمھارے لشکر سے ایک دینار اور ایک وسق غلہ اور تمھارے لشکر کے سردار کو ایک سو
دینار اور دس وسق غلہ اور تمھارے خلیفہ کو ایک ہزار دینار اور ایک سو وسق غلّہ اور ہمارے تمھارے اس بات کی لکھا پڑھی
ہو جاوے کہ نہ تم ہمسے لڑو اور نہ ہم تمسے ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہوسکتی ہے ہمارا تمھارا معاملہ وہی ہے جو پہلے ہم
کہہ چکے ہین کہ دین اسلام اختیار کرو یا جزیہ دو یا تلوار کا سامنا ہے جرجیس نے کہا کہ دین اسلام تو ہم کسی طرح قبول نہین
کرسکتے ہین گو ہم سب کے سب مارڈالے جاوین کسواسطے کہ اپنے دین کا بدل ہمکو کسی طرح دکھائی نہین دیتا ہے اور مرجانا ہمکو ہم ادای جزیہ
سے آسان و سبک جانتے ہین اور لڑائی مین تو ہمسے زیادہ تم لوگ خواہشمند نہین ہو کہ ہمارے لشکر مین اولاد بطارقہ اور عمالقہ
اور لڑائی اور نیزہ اور تلوار کے لوگ ہین پھر جرجیس نے ایک ترجمان سے کہا کہ سقیفہ معتبر ترسایان کو اشتو میرے سامنے حاضر کرو

ایسا مرد دین کی گفتگو کرے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ہرقل بادشاہ ایک پرانے دانا اور معتبر کے پاس گیا جو اونکے دین اور شرع کے مسائل جانتا تھا اس لشکر کے ساتھ میں تھا سو وہ شخص جرجیس کے سامنے آکر کھڑا ہوا جرجیس نے اس سے کہا اے میرے باپ ہماری درخواست کر تو ہمارے بیچ اس مرد سے بات اونکے دین اور شرع کی پس جا کر اس نے پوچھا اس عامر سے کہا کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی عربی ہاشمی قریشی پیدا کریگا اور علامت اونکی یہ ہے کہ وہ مکے کا ہوگا اللہ تعالیٰ اونکو آسمان پر بلاوینگا سو یہ بات واقع ہوئی یا نہیں ربیعہ بن عامر نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی چنانچہ خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اسکی خبر دیتا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ پھر اس شخص نے کہا کہ ہماری کتابوں میں مذکور ہے کہ وہ نبی اور اونکی امت ایک مہینہ روزے رکھینگے ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہے اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض کیا ہے اور اپنی کتاب میں یہ فرمایا ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور دوسری جگہ فرمایا ہے کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم پھر اس نے کہا کہ ہماری کتب میں یہ بات لکھی ہے کہ اونکی امت سے جو کوئی ایک نیکی کریگا اسکے لیے دس نیکیاں لکھی جاینگی اور جو کوئی ایک برائی کریگا اسکے واسطے ایک ہی برائی لکھی جاینگی ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا پھر اس نے کہا کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اونکی امت کو حکم کریگا کہ اوس پر درود بھیجا کریں ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما پس شخص مذکور یہ سب جوابات ربیعہ بن عامر کے سنکر متعجب ہوا اور سردار ان روم سے اوسنے کہا کہ حق انہیں قوم کے ساتھ ہے پھر بعد اس گفتگو کے ایک سردار نے جرجیس سے کہا کہ یہ وہی عرب مرد ہے جسنے تیری بھائی بالطلیق کو مار ڈالا ہے پس جب جرجیس نے یہ کلام سنا لال ہوگئیں آنکھیں اسکی غصے سے اور ارادہ کیا کہ ربیعہ بن عامر پر حملہ کرے مگر ربیعہ بن عامر اس حالت کو دیکھکر مثل بجلی کے دوڑا اپنی جگہ سے اوٹھکر کھڑا ہوکر اور دست بقبضہ شمشیر ہوگئے اور جلدی کی جرجیس پر اپنی تلوار کے وار سے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسکو زمین میں بیہوش اور مردود ہی بطور رکھا اور اوپر حملہ کیا تب ربیعہ بن عامر پھر گھوڑی پر سوار ہوکر آمادہ مقابلہ ہوکے اور حملہ کیا رومیوں پر اور ان کا یزید بن ابی سفیان امیر لشکر مسلمانوں کا سامنے سے اس حال کو پس کہا انہوں نے مسلمانوں کو دشمنان خدا نے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ربیعہ بن عامر کے ساتھ بیوفائی اور فریب کیا پس چلو اور لوتم انکو واسطے بنا دین پس حملہ کیا مسلمانوں نے اور دونوں لشکر ایک میدان میں رومی اس طرح پر رومی لڑ رہے تھے کہ اسی حالت میں ایک جماعت مسلمانوں کا بہ سرداری شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دکھائی دیا اور جب اس لشکر کے مسلمانوں نے اپنے بھائیوں مسلمانوں کو رومیوں سے لڑتے دیکھا حملہ کیا انہوں نے رومیوں پر اور گھیر لیا انکو اور خوب تیغ زنی کی اونکے سروں پر ۶ واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اس دن آٹھ ہزار جماعت رومیوں

ست ایک شخص زندہ نہ بچا کہ اہل عرب نے لے لیا تھا اونکو گھوڑے دوڑا کر بسبب دور ہونے ملک شام کے
تبوک ست اور سب مال و اسباب انکا مسلمانون کے قبضہ مین آگیا پھر ہمراہیان یزید بن ابی سفیان نے
شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھیون سے ملاقات کی اور سب ایک جگہ اوترے اور شرجبیل
بن حسنہ نے سب مال لوٹ کا یکجا کرکے یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ عامر سے مشورہ کیا سواُن دونون
سرداروں نے یہ کہا کہ مناسب ہے کہ سب مال جو رومیون سے ہاتھ لگا ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کے حضور مین بھیجا جاوے تاکہ مسلمان اوسکو دیکھکر قصد جہاد رومیون کا کرین پس اس رائے کو سبھون نے
پسند کیا اور سب مال و اسباب سوائے ہتھیارون اور سامان جنگ کے واسطے تقویت مسلمانون کے
ہمراہی شداد بن اوس اور پانچون سوار کے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور مسلمانون نے بانتظار آنے اور
لشکر کے بمقام تبوک قیام کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب شداد بن اوس وہ سب
مال و اسباب لیکر مدینہ منورہ مین پہونچے اور وہان کے مسلمانون نے اوسکو دیکھا بڑی خوشی سے
آوازین لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کی بلند کین کہ شور اونکی آوازونکا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے کانون
تک پہونچا پس اونھون نے سبب اوسکا استفسار فرمایا لوگون نے عرض کیا کہ شداد بن اوس اس مال
و اسباب کو جو رومیون سے جہاد مین ملا ہے لیکر آئے ہین پس یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُسیوقت شداد بن اوس
مع ہمراہیان اپنے کے آپہونچے اور سواریون سے اوترکر مسجد شریف نبوی مین علی ساکنہا الف التحیۃ والثنا
داخل ہوے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی پڑھین پھر قبر رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام کیا
بعدہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور سلام کرکے مبارکباد فتح کی دی اور تمام سرگذشت
لڑائی رومیون کی بیان کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سجدہ اللہ تعالی جل شانہ کا ادا کیا اور اس
معاملے کو شگون نیک فتح اسلام کا تصور فرمایا اور اس مال و اسباب سے دوسرا لشکر مسلمان کا آراستہ
کیا اور ایک خط بطلب اہل مکہ معظمہ کے واسطے جہاد کے لکھا وہو ہذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر عبد اللہ
عتیق ابن قحافۃ الی المسلمین من اہل مکۃ وحولہا سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اما بعد فانی قد استنفرت من قبل المسلمین لیسیر جہاد عدوہم و فتوح بلاد الشام وقد کتبت
الیکم لتسرعوا الی ما امر ربکم سبحانہ و تعالی حیث یقول انفروا خفافا و ثقالا و جاہدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ
ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون وہذہ الآیۃ نزلت فیکم وانتم احق بہا واولی من صدق بہا وقام بحکمہا فمن
نصر دین اللہ فاللہ ینصرہ ومن بخل بنفسہ عن ذالک استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید سارعوا الی جنۃ عالیۃ
قطوفہا دانیۃ اعدہا اللہ للمجاہدین والمہاجرین والانصار ومن اتبع سبیلہم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل اور اس کے بعد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر کرکے عبداللہ بن حذافہ کے حوالہ کیا پس عبداللہ وہ نامہ لیکر روانہ ہوئے
اور مکہ معظمہ میں پہونچکر اہل مکہ کو آواز دی جب اہل مکہ یکجا ہوئے عبداللہ بن حذافہ نے وہ خط پڑھکر انکو سنایا
سنا یہ سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ قتال کی ہمنے دعوت اللہ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سچا پایا ہمنے قول انکا اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا قسم ہے اللہ کی
کہ ہمارے ... ہم ... دین میں مدات ... کب تک راہ دیکھیں اور باز رکھیں گے ہم اپنی جانوں کو ان لوگوں
سے جنہوں نے سبقت کی ہمپر لڑائیوں میں اور یہ تحقیق ہوچکا مطلب کو وہ شخص جسنے سبقت کی کہ اگر پیچھے رہے
ہم سبقت کرنیوالوں سے ہیں شاید کہ ہم بھی پیچھے ملنے والوں میں لکھے جاویں پس روانہ ہوئے عکرمہ بن ابی جہل
ساتھ دو آدمی اپنی قوم کے بنی مخزوم سے اور روانہ ہوئے سہیل بن عمرو ساتھ چالیس آدمیوں کے قوم عمرو
اور حارث بن ہشام بھی انکے ساتھ ہوئے اور دیگر اہل مکہ معظمہ نے بھی ساتھ دیا کہ تعداد کل اس جماعت کی پانسو
تھی اسیطرح حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط قوم ہوازن اور ثقیف کو بھی لکھا تھا سو اس قوم کے بھی
چار سو آدمی بجانب مدینہ منورہ روانہ ہوئے واقدی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سعید اور انہوں نے ابی عامر
ہوازنی سے روایت کی ہے کہ ابی عامر نے کہا کہ ہم طائف میں تھے جسوقت یہ خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہمارے
پاس پہونچا پس اس خط کے پڑھتے ہی چار سو آدمی قوم ہوازن و ثقیف کے چلکر راستے میں اہل مکہ سے ملاقی ہوئے کہ
ہم وہ سب ملکر نو سو آدمی سوار تھے اور ہر شخص ہم میں کا یہی کہتا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک شخص سو سوار رومی کا مقابلہ
کرسکتا ہے پس ہم سب بالاتفاق مدینہ منورہ میں پہونچکر بمقام بقیع اترے جب یہ حال حضرت صدیق کو معلوم ہوا
حضرت صدیق نے ہمارے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے بھائیوں کے پاس روانہ ہو تم یعنی جس مقام میں شرحبیل بن حسنہ اور
یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر ہیں پس روانہ ہوئے ہم لوگ جرف کو اور وہاں تین روز قیام کیا اور مسلمان لشکر
ہم میں ملتے جاتے تھے تا ابن اوس نے جو اس جماعت میں تھے روایت کی ہے کہ آئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
مع جماعت مہاجرین اور انصار کے ہمارے پاس اور کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا پس حمد و تعریف بیان کی اللہ تعالی کی پھر
کہا کہ اے لوگو اللہ تعالی نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے جہاد کو اور ثواب اسکا بڑا ہے اللہ تعالی کے نزدیک پس چاہیے کہ تم
ارادہ کرو اور جلدی کرو تاکہ لکھی جاویں نیکیاں تمہاری اور جلدی چلو اے بندگان خدا بجانب عمل کے پس تحقیق اپنے پروردگار
اور سنت اپنے نبی کے اور نہیں ہے یہ کام مگر ایک دو نیکیوں کا یا فتح یا شہادت پس جو شخص تم میں سے زندہ ہوگا تم میں سے پاویگا غنیمت
ہو کر لوگوں میں اور جو مر جاویگا تم میں سے پس جزا اسکی بہشت ہے ذمہ اللہ تعالی کے ہے اور چار سو مسلمان قوم حضر موت
کے بھی آئے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط حمیر بن سلمہ کلاعی اور قوم بنی کلاب کو بھی لکھا اور واسطے مدد
انکو بلایا تھا پس ضحاک بن سفیان بن عوف کلابی نے بطور خطبہ پڑھتے کی قوم کلاب کو کہا کہ اے قوم بنی کلاب

نیو پرہیزگاری اختیار کرو اور روانہ ہو تم جانب خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مدد دین محمدی کی
کرو لیس ایک شخص بیرے قوم ہی کا ایک جو بار ہا ملک شام مین گیا تھا کہا کہ ای ضحاک تم ہمکو ایسی قوم کی لڑائیکو کہتے ہو جنکے
واسطے عزت اور رونق اور لشکر اور گھوڑے بیشمار ہین اور اہل عرب طاقت انکے مقابلہ کی نہین رکھتے ہین کہ یہ لوگ جو ہوئے
ضعیف جماعت کے تھوڑے ہین ضحاک نے کہا کہ جو فتح اور نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوئی تھی وہ بسبب
کثرت لوگوں اور ہتھیار کے نتھی بلکہ وہ نصرت اظہار دین خدا کے واسطے تھی جس دین پر اللہ نے انکو بھیجا تھا چنانچہ ہنگام
غزوۂ بدر کے کل تین سو تیرہ آدمی ہمراہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور قریش کے پاس لشکر اور ہتھیار
بہت کچھ سامان تھا اور ہمیشہ فتح و نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی اُسوقت تک کہ اس عالم سے انتقال
فرمایا اور جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوئے اُسوقت تمنے دیکھا ہی اُن لوگونکو
جو بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام سے پھر گئے تھے کہ کیونکر تلوار سے اُنکو مغلوب کیا اور کوئی تعریف
تمھارے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مسلمانونکی نزدیک ہنوگی جبتک تم مسلمانونکی کمک کروگے جیسا
کہ قوم حمیر اور قوم مذحج نے کیا ہی پس مین اللہ تعالیٰ کی قسم تمکو دیتا ہون کہ برا نکہلاؤ تم اپنی قوم کو درمیان اہل عرب کے حالانکہ
اہل عرب مین اونٹ گھوڑے جماعت ہتھیار مین تم سب سے زیادہ ہو پس اللہ سے ڈرو اور حکم خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا مانو راوی نے کہا ہے کہ جب قوم نے کلام یہ گفتگو ضحاک کی سنی کھلگئین آنکھین اونکی اور جوانمردی کی اُنھون نے واسطے
چلنے کی پس سوار ہوئے اونٹون پر اور کوتل کر لیا عربی گھوڑونکو اور آئے مدینہ منورہ زادہا اللہ تعظیما و تشریفا مین پس وہان سلح اور
گھوڑون پر سوار ہوئے اور مدینہ طیبہ مین پہونچکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور حضرت صدیق انکے آنے
سے خوش ہوئے اور ایک نشان فوج اُس جماعت کے واسطے بنا کر سپرد ضحاک بن سفیان کیا اور انکو حکم دیا کہ لشکر مسلمانون
مین جا ملو اور ضحاک نے بہت گھوڑے اور اونٹ اپنے ساتھ لاکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی حضور مین اس خواہش سے نذر کیے تھی کہ
جہاد روم مین وہ کام آوین راوی نے کہا ہے کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ وہ گھوڑے بر رنگ سرخ و سفید دیکھے بہت
خوش ہوئے اور کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے خیل الیمن مجلّلۃ راوی نے بیان کیا ہے کہ
اس لشکر کے جمع ہونیکا شور ہوگیا اور اولاد مہاجرین اور انصار کے بھی لوگ آکر اس لشکر مین شریک ہوئے اور بمقام جرف پورا ہوا
لشکر اور حضرت صدیق نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اس تمام لشکر پر امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کو سردار مقرر فرماوین اور کسی اور شخص کو
اس لشکر کے طلیعہ پر امیر مقرر کرین سو یہ امر سعید بن خالد سعید بن العاص کے واسطے جو جوان بزرگ تھے تجویز کیا اسوجہ سے کہ
سعید نے حضرت صدیق سے کہا تھا کہ ای خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپنے ارادہ اس امر کا کیا تھا کہ لشکر کا ایک امیر طلیعہ پر اور
امیرون کے میرے باپ کو مقرر فرماوین تب مسلمانون نے اس معاملے مین آپسمین گفتگو کی تھی پس آپنے انکو معزول فرمایا اور
حال یہ ہے کہ میرے باپ نے اپنی نفس کو راہ خدا مین قید کیا تھا اور مین نے بھی اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین

قید کیا ہو اور ہیبت آپکی موت اور حیات کا قتل کرنے والا ہوں پس اگر آپ مجکو امیر جلیلہ اس لشکر کا مقرر فرماویں تو
اللہ تعالی لڑائی میں مجکو حاضر دیکھیگا راوی نے کہا ہے کہ سعید نے اپنے ساتھ زیادہ بزرگ مسلمان اور سوار کو رکھتے ہیں حضرت
صدیق نے آپکی درخواست کو منظور فرمایا اور نشان فوج انکے واسطے باندھکر انکو دیا اور دو ہزار سوار ہمراہ انکو امیر
کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب حال گفتگو سعید بن خالد کا اور
خواہش انکی در باب امارت لشکر اور مقرر ہونا انکا اس کام پر سنا تو یہ امر انکو اچھا نہ معلوم ہوا اور حضرت صدیق
کے پاس آئے اور کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشان تمنے سعید بن خالد کے واسطے عنایت
فرمایا انکو اس شخص پر جو اُنسے بہتر ہے ترجیح دی ہے اور جو گفتگو سعید بن خالد نے بوقت باندھنے نشان کے
تمنے کی ہے وہ سب میں نے سُنی ہے سو میں قسم بخدا کہتا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ سعید نے اُس قول سے یعنی جو کہ مسلمانوں
نے اُنکے باپ کے مقدمے میں گفتگو کی سوائے میرے اور کسیکو مراد نہیں لیا ہے حالانکہ قسم ہے خدا کی کہ میں نے اُنکے
باپ کے مقدمے میں کوئی کلام نہیں کیا اور نہ مجکو اُنسے دشمنی ہے پس جب حضرت صدیق نے یہ کلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کا سُنا بہت گراں گذرا اور یہ دو وجہوں سے ایک معزول کرنا سعید بن خالد کا دوسرے عمل کرنا خلاف رائے
حضرت عمر کے کسو واسطے کہ وہ حضرت عمر کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور حضرت عمر ہوا خواہ مسلمانوں کے تھے اور انکو
ایک قرب و منزلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل تھی پس اوٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق اور
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر یہ حال بیان کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ کو
معلوم ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اصلاح اور بھلائی دین کی منظور رہتی ہے اور انکو کسی مسلمان کے ساتھ دل میں دشمنی
نہیں ہے پس حضرت صدیق نے قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبول کر کے ابی اروی الدوسی کو سعید بن
خالد کے پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میرے نشان کو میرے پاس بھیج دیجیے جب یہ پیغام بمقام جرف سعید بن خالد کو پہونچا
نشان کھولکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو بھیجدیا اور کہا قسم ہے خدا کی ہم کافروں کے ساتھ لڑینگے تحت نشان
ابی بکر صدیق کے جس جگہ ہو اور جسکے ہاتھ میں ہو کیونکہ میں نے اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ میں قید کر دیا ہے واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس فکر میں تھے کہ کس شخص کو امیر جلیلہ لشکر ابی عبیدہ
بن الجراح کا کرنا چاہیئے کہ اس اثنا میں سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور حارث بن ہشام آئے اور یہ لوگ
ہتھیار باندھے اور خواہشمند اس امر کے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ انکے واسطے نشان سرداری فوج کا باندھیں
پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو دیکھکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس امر کا مشورہ
کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر تو کرنے کا نہیں ہے پس حارث بن ہشام نے حضرت عمر سے کہا کہ تم قبل
اسلام کے ہمارے واسطے تمسخر کرتے تھے اب کہ اللہ تعالی نے ہمکو تمکو ہدایت اسلام کی کی ہے ہم کچھ پاس قرابت تم میں نہیں پاتے

حال آنکہ اللہ تعالیٰ اپنے یاسداری قرابت سے منع کیا ہو پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس امر مین اُنکو مقدم کرو انتا ہون جو پہلے ایمان لائے ہین سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر تمھاری رائے ہے کہ سابقین کو مقدم کرو تو قسم ہے خدا کی کہ ہم نافرمانی نکرینگے اور جو تقصیر یا یا مرجاہلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی مین کیا ہے اوسکا دوچند ہم راہ خدا مین خرچ کرینگے اور جسقدر مدت کہ ہم بمقابلہ لڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹھہرے ہین اُسکے دوچند آپ بمقابلہ دشمنان خدا رہینگے اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ اے لوگو مین خدا کو اسبات پر گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنا نفس اور اپنے ساتھیون کے نفوس اور اپنے مال کو راہ خدا مین قید کیا ہے اور ہم کبھی جہاد سے نہ پھرینگے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کلام اُنکا سنکر یہ دعا مانگی اللّٰھم بلغھم افضل ما یومّلون و اجر ھم احسن ما کانوا یعملون پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص بن وایل السہمی کو اپنے سامنے بلایا اور ایک نشان فوج اونکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین نے تمکو اس لشکر یعنی اہل مکہ معظمہ اور ثقیف و طایف و ہوازن و بنی کلاب کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین فلسطین کے اور ابی عبیدہ بن الجراح کی کمک کرو تم اگر وہ اُسکے خواہان ہون تمسے اور کوئی کام بدون اونکی صلاح اور مشورے کے نکرنا پس روانہ ہو تم برکت دے خدا تم مین اور تمھارے ساتھیون مین پس عمرو بن العاص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ تمکو میری شدت اور سختی دشمنان دین پر اور صبر میرا جہاد مین معلوم ہے سو تم خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے واسطے سفارش اس امر کی کرو کہ مجکو ابو عبیدہ بن الجراح پر سردار مقرر کرین اور میرا قرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمنے دیکھا ہے اور مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ میرے ہاتھون بلاد شام فتح اور دشمنان دین ہلاک ہون حضرت عمرؓ نے کہا جو تمنے یہ اپنے حالات کا مذکور کیا مین اُسمین کچھ تکذیب اور کلام نہین کرتا ہون لیکن مین اس امر مین خوش نہونگا کہ تم ابو عبیدہ بن الجراح پر امیر مقرر ہو کہ میرے نزدیک ابو عبیدہ کا مرتبہ تمھارے مرتبہ سے بڑھکر ہے اور وہ سابق الایمان ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے حق مین ارشاد فرمایا ہے ابو عبیدہ امین ہذہ الامۃ عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر مین ابو عبیدہؓ کر امیر مقرر کیا جاؤن تو یہ امر باعث کمی اُنکے مرتبے کا نہین ہوسکتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا افسوس ہے تیرا اسے عمرو اس بات کا کہ بیان تمھارا تو دلیل ہے اس امر کی کہ اس درخواست سے غرض تمھاری صرف حصول مرتبہ اور بزرگی دنیا ہی سو ڈرو اے عمرو خدا سے اور نہ طلب کرو تم کچھ سوا بزرگی آخرت کے عمرو بن العاص نے کہا کہ درحقیقت بات تو یہی ہے جو تمنے کہا پھر بعد اس گفتگو کے عمرو بن العاص آمادہ بروانگی ہوے اور اہل مکہ اور بنو کلاب و ہوازن و ثقیف وغیرہ سے اُنکے ساتھ ہوے اور مہاجرین اور انصار واسطے ہمراہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ٹھہر گئے اور عمرو بن العاص نے اپنے ہمراہی لشکر کا سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش کیا ابو الہد روا نے بیان کیا ہی کہ مین عمرو بن العاص کے لشکر مین تھا پس سنا تھا مین نے

کرنا کہ خیانت نکرین اور بحالت ثبوت خیانت سکے سزا دینا اور وقت نصیحت کے کلام مختصر کہنا اور اصلاح رکھنا اپنے
نفس کی تاکہ اصلاح پر رہے رعیت تمہاری اور امام پیشوا نہین ہوتا ہی مگر وہ شخص جو اپنے فعل اور عمل مین بنسبت
رعیت کے نزدیک خدا کی ملحوظ رکھے اور مین نے سردار کیا ہی تمکو تمہاری ساتھیون اہل عرب پر پس ہر گروہ کی منزلت اور
مرتبے کو پہچانتے رہنا اور بہ نسبت انکی مثل ان باپ کے مہربان رہنا اور کوچ کی وقت اپنی لشکر کی خبرگیری کرنا اور کچھ لشکر
بطور طلیعہ کے اپنی فوج سے آگے مقرر کرنا اور جس شخص سے راضی ہو اسکو نگرانی کی واسطے پیچھے لشکر کے رکھنا اور دشمن کے
مقابلہ مین صبر کرنا اور پیچھے نہ پھرنا کہ اسمین ضعف اور عاجزی تمہاری ثابت ہو اور بالاقدام رکھنا اپنی ساتھیون کو قرآن پڑھنے پر اور
مذاکرہ امور زمانہ جاہلیت اور کفر سے اپنی ساتھیون کو باز رکھنا کہ ایسی باتون سے آپس کی دشمنی پیدا ہوتی ہے اور تازگی اور
خوبی دنیا سے اجتناب رکھنا اسوقت تک کہ جا ملو تم گذشتگان گروہ سے شکر سے اور ایسی تھے ان لوگون مین بلا ناجنکی مدح
قرآن شریف مین مذکور ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وجعلناہم ائمۃ یہدون بامرنا واوحینا الیہم فعل الخیرات واقام الصلوۃ
وایتاء الزکوۃ وکانوا لنا عابدین ابو دردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جسوقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے
وصیت عمرو بن العاص کو کرتے تھے اسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی اس جگہ موجود تھے پھر حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روانہ ہو ساتھ برکت اور مدد خدا کے وصیت کرتا ہون مین تمکو اسبات کی کہ خدا سے ڈرتے
رہو اور اسکی راہ مین جہاد اور کفار و نکو قتل کرو کہ اللہ مدد کرتا ہی اوس شخص کی جو مدد کرتا ہو اللہ کی پس روانہ
ہوا لشکر مسلمانون کا جسکی تعداد نو ہزار تھی سردار ہی عمرو بن العاص کے بارادہ فلسطین چلا اور جب یہ لشکر ایک دن
کے راستے پر پہنچا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فتنہ انکا فوج واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے بنایا
اور انکو تمام لشکر مسلمانون پر سردار مقرر کیا اور حکم دیا کہ مع اپنے ہمراہیان کے بجانب مین جابیہ روانہ ہو اور کہا کہ ای
امین الامۃ جو وصیتین مینے عمرو بن العاص کو کی ہین وہ تم سب سن چکے ہو اب مین تمکو رخصت کرتا ہون پس روانہ ہوے
مسلمان بجانب منزل مقصود کے پھر بعد رخصت کرنے ابو عبیدہ بن الجراح کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید
المخزومی کو اپنے پاس بلایا اور سردار کیا انکو قوم بنی لخم اور جذام پر اور ساتھ کیا انکے لشکر رخصت کہ جنکی تعداد نو سو سوار
کی تھی اور دیا خالد بن الولید کو نشان حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو سیاہ رنگ تھا اور یہ نو سو سوار
وہ لوگ تھے جو اکثر لڑائیون میں ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑے تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد
بن الولید سے کہا کہ ای ابا سلیمان مینے اس سب لشکر پر تمکو سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب مین ایلیا اور فارس کے اور
مین اللہ تعالیٰ سے امید اسبات کی رکھتا ہون کہ فتح کرے اللہ تعالیٰ اس ملک کو تمہارے ہاتھ سے اور مدد دیوے تمکو پس روانہ ہوے خالد
بن الولید بجانب ملک عراق روکم بن عامر نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اس لشکر مین جسکو حضرت صدیق نے عمرو بن العاص کے
ساتھ بجانب ایلیا اور فلسطین کے بھیجا تھا اور صاحب نشان عمرو بن العاص کے سعید بن خالد تھے پس دیکھا مینے انکو کہ نشان کو جنبش

بیتے تھے اپنے ہاتھ میں اور اشعار پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ لشکر مسلمانوں کو بجانب ملک شام و عراق روانہ کر کے مدینہ طیبہ میں واپس تشریف لائے اور خود اللہ تعالیٰ سے
فتح و نصرت کی مسلمانوں کے واسطے مانگتے تھے اور اسوقت حضرت صدیق کے دل میں مسلمانوں کے واسطے ایک قلق اور غم پیدا ہوا کہ
آثار اسکے انکے چہرے سے نمایاں تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ قلق کس امر کا ہے تمکو حضرت صدیق رضی
اللہ عنہ نے کہا کہ مجھکو مسلمانوں کے واسطے قلق ہے اور میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو انکے دشمنوں پر غالب
کرے اور ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں سے کسی معاملہ لڑائی اور جہاد میں مجھکو غم لاحق ہو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ قسم ہے خدا کی مجھکو کبھی کسی لشکر مسلمانوں کی روانگی کا ایسا سرور نہیں ہوا جیسا کہ اس لشکر کی روانگی میں بجانب ملک شام
کے میں خوش ہوا اور یہ سرور میرا اسوجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ فتح ملک شام کا
فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ خلاف نہیں ہوتا ہے حضرت صدیق رضی نے کہا سچ ہے اور میں جانتا ہوں کہ قول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا در باب فتح ملک شام کے راست ہے اس میں کچھ خلاف نہیں ہے اور بیشک ہم روم اور فارس پر غالب ہونگے لیکن
ہم نہیں جانتے ہیں کہ یہ امر کس وقت میں واقع ہوگا آیا اسی لشکر کے ہاتھ سے ہوگا یا دوسرے لشکر کے ہاتھ سے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے کہا سچ ہے و لیکن خدا سے گمان نیک رکھنا چاہیے راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی شب کو حضرت صدیق
نے یہ خواب دیکھا کہ عمرو بن العاص اور انکے ساتھی مسلمان ایک راستہ دشوار گذار میں ہو رہے ہیں اور کام ان پر سخت ہو گیا ہے
پھر عمرو بن العاص نے چاہا کہ اس راستہ دشوار گذار اور تنگ سے نجات پاویں پس حملہ کیا اور گھوڑے کو اسی راہ میں ڈالا اور
ساتھیوں نے بھی تبعیت انکی کی پس ناگہاں پہونچ گئے وہ ایک میدان سبز اور سیراب میں اور اترے وہاں اور راحت
حاصل کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اس خواب کے دیکھنے سے سرور حاصل ہوا اور اس خواب کو لوگوں سے بیان کیا حضرت
عثمان رضی اللہ نے کہا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ عمرو بن العاص اور انکے
ساتھی لوگوں کو جنگ سے ترکیس میں مشقت شدید اٹھانی پڑیگی پھر اس مشقت سے نجات حاصل ہوگی واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام میں ہمیشہ معمول تھا کہ عوام الناس ملک شام کے گیہوں جو روغن زیت منقی
انجیر وغیرہ عمدہ چیزیں مدینہ منورہ میں لاکر بیچتے تھے پس جس زمانہ میں کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سامان روانگی کا
کر رہے تھے اور عمرو بن العاص کو مامور روانگی جانب ارض ایلیا اور فلسطین کے کیا تھا اسوقت بھی یہ لوگ برسم تجارت آئے
تھے اور سب معاملہ دیکھا سنا تھا سو ان لوگوں نے یہ خبر و یہ حال لاکر ملک ترکیس کا مقام تک کہ ہرقل بادشاہ روم کو پہنچا
پس ہرقل نے اپنے ارکان دولت و سرداران جنگجو اور بطریقان ترسایان کو اکٹھا کر کے اس حال سے مطلع کیا اور کہا کہ تم سنو
اور آگاہ ہو تم کہ یہ معاملہ وہی ہے جسکی خبر پہلے میں تمکو دیتا ہوں اور بیشک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس
سریر تختگاہ تک کے مالک ہو جائینگے سو وقت اسکا قریب پہونچا ہے اور ساتھی تمہارے بمقام تبوک مارے گئے اور

اور خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر مسلمانوں کا تمہاری طرف روانہ کیا ہے کہ اسکو تم اپنے پاس پہونچا ہی
سمجھو پس مناسب ہے کہ خود داری کرو تم اور اپنے دین اور شرع اور لڑکے بالوں اور مال کے واسطے لڑو اور اگر اس باب میں
سستی اور کاہلی کروگے تو ملک اور مال تمہارا سب انکی ملکیت میں آجائیگا پس وے سب یہ کلام ہرقل کا سنکر دہشت زدہ جیسے
جو مقام ہو کا ری گئے تھے رونے لگے ہرقل نے کہا کہ رونا چھوڑو کہ یہ کام عورتوں کا ہے اور جا کر تم سب مقام اجنادین میں جمع ہو
ہرقل کے وزیر نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس خبر کو جنہوں نے بیان کیا ہے ہم انکی زبانی سنیں پس ہرقل نے ان میں سے ایک
شخص عرب نصرانی کو قوم لخم سے اپنے سامنے بلایا اور اس سے پوچھا کہ تجکو مدینہ منورہ چھوڑے ہوئے کتنے دن گذرے ہیں
اسنے کہا کہ پچیس روز گذرے ہیں پھر ہرقل نے پوچھا کہ مسلمانوں کا سردار کون ہے اسنے کہا ایک شخص ہیں جنکا نام ابوبکر ہے
اور انھوں نے اپنا لشکر تمہارے ملک کو روانہ کیا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ وہ لوگ بڑے مستعد اور شائق ہیں پھر ہرقل نے پوچھا
کہ تو نے ابوبکر کو دیکھا ہے اسنے کہا کہ ہاں میں نے دیکھا ہے اور ابوبکر نے مجھ سے ایک چادر چار درم کو مول لیکر اپنے شانوں پر
ڈال لی تھی اور دیکھا میں نے انکو مثل اور سب مسلمانوں کے بدون فرق کے کہ صرف دو کپڑے پہنے ہوئے بازاروں میں پھرتے ہیں اور نگرانی
خلایق کی کرتے ہیں اور حق کمزور کا زور آور سے دلاتے ہیں اور معاملہ حق میں انکے نزدیک کمزور اور زور آور برابر ہیں پھر ہرقل
نے کہا کہ انکا حلیہ بیان کر تو اسنے کہا کہ قد انکا لانبا ہے رنگ گندم گون ہے دونوں رخسارے پتلے اور ہلکے ہیں اور خوش زبان
اور بیان ہیں دانت بہت اچھے ہیں پس ہرقل یہ سنکر ہنسا اور کہا کہ وہی خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اور ہم نے
اپنی کتب میں یہ لکھا دیکھا ہے کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی کام دین کا کرینگے اور ہمکو یہ بھی اپنی کتابوں سے
معلوم ہوا ہے کہ انکے بعد ایک اور شخص سیاہ چشم دراز قد گندم رنگ احمر اور مثل شیر کے جنکے ہاتھوں سے ہلاکی اور جلا وطنی دشمنان
دین ہوگی اس کام کو کرینگے پس اس عرب نصرانی نے کہا کہ اس شخص کو بھی جسکی صفت تمنے بیان کی ہیں میں نے دیکھا ہے
ابوبکر کے ساتھ کہ انسے کبھی جدا نہیں ہوتے ہیں ہرقل نے کہا کہ ٹھیک ہوا معاملہ اور میں نے تو رومیوں کے واسطے بہتری اور فلاح
چاہا تھا مگر انھوں نے میری اطاعت سے انکار کیا اور قریب ہے کہ نکال دیے جاوینگے رومی زمین سوریہ سے پھر بعد اس گفتگو کے
تیار کیا ہرقل نے ایک صلیب سونے کی اور سپرد کیا روبیس کو جو سردار اسکے لشکر کا تھا اور کہا اس سے کہ میں نے حاکم کیا
تجکو اپنے لشکر پر پس روانہ ہو تو اور باز رکھ اہل عرب کو فلسطین میں آنے سے کہ یہ شہر بہت اچھا فراخ اور میوہ دار ہے
اور اسی سے ہماری عزت ہے پس روبیس مذکور صلیب کو لیکر اسی دن مع لشکر بجانب اجنادین کے روانہ ہوا اور واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب عمرو بن العاص مع اپنے ساتھیوں کے ارض فلسطین میں پہونچے اور جانور انکے
کمزور اور لاغر ہوگئے تھے پس وہ ایک مقام بہتر اور سرسبز میں پہونچکر اترے اور گھوڑے اور اونٹوں کو چرنے کے واسطے
چھوڑ دیا پس جاتی رہی لاغری انکی پھر مہاجرین اور انصار یکجا ہوے اور اپنے کام میں انھوں نے مشورہ کیا پس وہ
مشورہ کر رہے تھے کہ اسی حالت میں عامر بن عدی جو بہترین مسلمانوں سے تھے اس مقام میں آئے اور انکے عزیز اقارب

ذکر واقعۂ اجنادین

ملک شام میں بہت تھے کہ ان کے آنے جانے کے تھوڑا اور راستوں سے واقف ہو گئے اور وہ اسوقت اپنے گاؤں سے
پاس سے جو ملک شام میں تھے آئے تھے پس مسلمانوں نے انکو اپنے ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے پاس لے گئے پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے
کہ یہ لوگ عرب ہیں عدی کی بہت گھبرایا ہوا ہے پس کہا کہ اے جابر تمہارے اضطرار کا کیا سبب ہے جابر نے کہا کہ میرے پیچھے ایک بڑا لشکر
رومیوں کا آیا ہوا ہے وہ ان جابیہ کے پیچھے ہیں اور پہاڑ سے ہیں وہ لوگ درختوں کو لیے ہوئے ہیں پس عمرو بن العاص نے
یہ سنکر کہا کہ اے جابر تم نے تو مسلمانوں کے دلوں کو خوف سے بھر دیا پس ہم اللہ تعالیٰ سے دشمنوں پر مدد چاہتے
ہیں تم یہ بتلاؤ کہ کسقدر جماعت کا تمنے اندازہ کیا ہے جابر نے کہا کہ میں نے ایک بلند پہاڑ پر چڑھکر دیکھا ہے کہ [illegible]
اور شیروان اور صلیبوں سے تمام وادی الاحمر جو ایک بڑا مقام زمین فلسطین میں ہے بھرا ہوا ہے اور تعداد ایک لاکھ
آدمی کی جماعت میرے اندازے میں معلوم ہوتی ہے اور مجھکو تو اسی قدر حال معلوم ہے اور تحقیق [illegible]
شخص نے کہ ڈرایا تھا پس جب عمرو بن العاص نے یہ کیفیت سنی کہا انہوں نے کہ اعانت طلب کرتے ہیں ہم اللہ [illegible]
اور نہیں ہے طاقت اور قوت مگر ساتھ اللہ برتر اور بزرگ کے پھر متوجہ ہوئے آپ لوگوں کی طرف [illegible]
صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا کہ اے لوگو تم اس معاملہ میں [illegible]
ہمسکے تم ان پر اور لڑو واسطے اپنے دین کے واسطے پس تم میں سے جو مارا جائیگا وہ رتبہ شہادت کا پاویگا اور جو زندہ
رہیگا وہ سعید و نیکبخت رہیگا پس تم لوگ اس معاملے میں کیا رائے دیتے ہو جو بات اس کام کے [illegible]
جو رائے مناسب معلوم ہوئی اسے بیان کی اور ایک گروہ نے اعراب سے عمرو بن العاص سے کہا کہ اے سردار [illegible]
رائے یہ ہے کہ تم ہم سب کو لیکر بیچ جنگل میں چلو کہ وہ لوگ وہاں حملہ کرنے پر قادر نہ ہو سکے اور نہ خیمات اور [illegible]
چھوڑینگے اور جماعت انکی متفرق ہو جاویگی اسوقت ہم ان پر بسبیل غفلت کے حملہ کریں گے اگر [illegible]
سہیل بن عامر نے کہا کہ یہ مشورہ تو مرد تاجر کا ہے اور ایک جماعت مہاجرین اور انصار نے کہا کہ ہمنے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تھوڑی جماعت سے بہت جماعت کو بھگا دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ مدد کا ہم سے
اور حکم صبر کا فرمایا ہے اور نہیں ہے وعدہ اللہ کا ساتھ صابرین کے مگر اچھا اور بیشک اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید
میں فرمایا ہے قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ دشمن کے دیار میں
ہیں اور وہ درپے ہمارے قتل کے آئے ہیں پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہے خدا کی
کہ پھیرینگے ہم ان لوگوں کے مقابلے اور لڑائی کے عار سے اور نہ پھیرینگے ہم اپنی تلواروں کو [illegible] پس جس کا
جی چاہے انکے مقابلہ کو آگے بڑھے اور جسکا جی چاہے پلٹ جاوے اور جو شخص پیچھے پھریگا پس اللہ تعالیٰ اسکی
راہ میں سے پس عمرو بن العاص نے قول مسلمانان مکہ معظمہ اور کلام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا سنا خوش ہو
اور کہا کہ اے بیٹے فاروق کے کیا اچھی بات تمنے کہی گویا تمکو میرے دل کا بھید معلوم ہو گیا کہ میرے دل میں

بھی بیں تھا جو تُنے کہا اور میری تجویز یہ ہے کہ میں تمکو کسی قدر مسلمانوں پر سردار کرون کہ وہ میرے لشکر کے واسطے
بطور طلیعہ کے اور مخبر لشکر کفار کی بابت بیان کرین اور دیکھیں اور معلوم کرین اس امر کو کہ آیا پاوینگے ہم کوئی راہ
لڑائی کی انکے ساتھ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو ارادہ تمنے کیا ہو وہ کرو کسواسطے کہ میں اپنی جان کے ساتھ
بخیل نہیں ہوں اس امر میں کہ اسکو خدا کی راہ میں صرف کرون پس عمرو بن العاص نے ایک نشان لشکر بناکر عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیا اور اکہتر سوار مسلمانون سے انکے ساتھ کیے جسمیں قوم بنی کلاب اور اہل طایف اور
ثقیف سے تھے اور حکم روانگی کا دیا پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مع ہمراہیان کے روانہ ہوئے اور وہ باقی
دن اور تمام رات صبح تک چلنے میں گذرا ناگہ دفعتہً صبح کے وقت ایک غبار انکو دکھائی دیا عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنے
ساتھیوں سے کہا کہ یہ گرد تو لشکر کی معلوم ہوتی ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ یہ لشکر طلیعہ فوج روم کا ہے پس توقف کیا عبد اللہ
بن عمرؓ مع اپنے ہمراہیان کے اور ایک قوم نے بادیہ اعراب سے کہا اگر اجازت دو تو ہم جا کر دیکھیں کہ یہ گرد کیسی ہے عبد اللہ
بن عمرؓ نے کہا کہ ایک کا دوسرے سے جدا ہونا مناسب نہیں ہے جب تک معلوم ہو کہ یہ کیا ہے اور اسی گفتگو میں غبار قریب لشکر
مسلمانون کے آگیا اور دس ہزار سوار رومی دکھلائی دیے جنکو وہیں سردار رومیون نے بطور طلیعہ لشکر کے بھیجا گیا
اسپر ایک بطریق اپنے ہمراہی کے جسکا نام راوی کو نہیں معلوم ہوا تاکہ مسلمانون کے لشکر کے اخبار دریافت کرکے
اُسکو اطلاع دیوین پس جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس لشکر کو دیکھا اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مہلت نہ دو انکو
کہ آخر تمھارے ہی مقابلے کو آئے ہیں اللہ تعالیٰ تمکو اوپر غالب کریگا اور مدد دیگا اور یقین جانو اس بات کو کہ بہشت
تلوارون کے سایے میں ہے پس مسلمانون نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ باَوازِ بلند کہا اور حملہ کیا اور سب سے
پہلے عکرمہ بن ابی جہل پھر سہیل بن عمرو نے حملہ کیا اور حملہ کیا ضحاک بن ابی سفیان نے اور للکارا اپنے ساتھیون
کو پھر اسکے پیچھے مہاجرین اور انصار حملہ آور ہوے اور ملگئیں دونوں جماعتیں اور کام کیا تلوارون اور نیزون نے
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ ہم اُسی واقعہ جنگ میں تھے کہ دیکھا میں نے ایک سوار
رومی بڑے ڈیل ڈول کا کہ وہ دائین بائین لشکر کے گھوڑا دوڑاتا تھا پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ لشکر کا
مالک اور کھنیہ یہی شخص معلوم ہوتا ہے حالانکہ لڑائی کی گھبراہٹ اور نامردی اوسپر چھاگئی تھی اور وہ بسبب
بڑائی اور بھاری ہونے ڈیل کے مثل اونٹ مست کے معلوم ہوتا تھا پس حملہ کیا میں نے اُسپر اور بڑھایا میں نے اپنے
نیزے کو اسکی طرف اور پیچھے ہٹا اوسکا گھوڑا میرے نیزے سے پس روک لیا میں نے نیزے کو ضرب سے اور گمان کیا
اُسنے یہ نسبت میرے فرار کا اور حملہ کیا مجھپر پس ڈالدیا میں نے نیزے کو ہاتھ سے اور تلوار لگوا اسکے نیزے پر
مار اکہ پیل اوسکا کاٹ کر نیزے کو مثل ایک چوب کے کر دیا پھر دوسرا وار میں نے تلوار سے کیا پس
قسم ہے خدا کی کہ معلوم ہوا مجھکو کہ گویا میں نے تلوار کو پتھر مارا اور سنا میں نے آواز تلوار کی مثل آواز مکھی کے

یہاں تک نوبت آ پہنچی کہ تلوار ٹوٹ گئی لیکن تلوار دستور باقی تھی اور دشمن خدا کا کام شدت ضرب سے تمام ہو گیا تھا
جیسے ہی ایک اور ضرب تلوار کی اسکی گردن پر پڑی اور وہ مر گیا اور میں نے لیا سر اور وہ نیزہ اسکا اور جب کہ لشکر
نے اسکے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا ہار گئے اور بھاگ گئے وہ لوگ اور مسلمان لوگ انکے قتل میں مشغول ہو گئے
اور سعد کہتے ہیں میاں ابو حبرت بن ہشام کی نیکوکاری واسطے اللہ کے تھی کہ وہ اس واقعے میں سب سے بہت تھے
تھے مگر تھوڑے عرصے میں جلد دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرکین کے اوپر فتح اور وہ ہر کے حالت ہو گئے اسیر اور بہت کہا مارے
گئے اور بہت رسد وغیرہ لیے گئے پس یکجا ہوئے مسلمان اور جمع کیا اسباب کفار مقتولین اور اسباب لوٹ کا اور مسلمانوں نے
آپس میں کہا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن عمر کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ انکا پتا نہیں معلوم ہوتا ہے پس بعضوں نے
کہا کہ وہ مارے گئے اور بعضوں نے کہا کہ وہ گرفتار ہو گئے اور بعضوں نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ہرگز اسے عبداللہ بن عمر
کے ساتھ سوا بہتری کے اور کچھ کیا ہو گا کہ وہ اچھے زاہد اور عابد ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اگر عبداللہ بن عمر مارے گئے تو یہ
تو یہ فتح انکے ایک بال کے برابر بھی ہمارے نزدیک نہیں ہے اور یہ میں سب گفتگو مسلمانوں کی سنتا تھا یہ لشکر کے بیچ
پس بلند کیا میں نے آواز کو بقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور بلند کیا اور جھنڈا دیکھی میں نے نشان کو پس مسلمانوں
نے نشان کو دیکھا پھر میں اور میل کیا انھوں نے میری طرف اور پوچھا کہ کہاں تھے تم اے سردار میں نے کہا کہ میں ہمراہ
لشکر مشرکین کے ساتھ لڑائی میں مشغول تھا پس مسلمان بہت خوش ہوئے اور دعا دیکر کہا کہ یہ فتح اللہ تعالیٰ نے تمہاری برکت سے
دی ہیں میں نے کہا کہ یہ فتح تم سب لوگوں کے سبب سے ہوئی پھر جمع کیا مسلمانوں نے مال اور گھوڑے اور کپڑے اور ہتھیار
وغیرہ مقتولین مشرکین کے اور بھی سو قیدی انکو اسیر ہوئے اور شہید ہوئے اس لڑائی میں مسلمانوں کے لشکر سے سات آدمی
جنکے نام یہ ہیں سراقہ بن عدی نوفل بن عامر سعید بن قیس سالم مولی عامر بن یزید الیربوعی حبیب اللہ بن
خولید المازنی جابر بن راشد الحضرمی اوس بن سلمۃ الھوازنی پس چھپا دیا مسلمانوں نے ان شہیدوں کو مٹی میں
اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اور پیر نماز جنازے کی پڑھی اور کوچ کیا جانب عمرو بن العاص کے اور یہ ہو کر سب سرگذشت
انسے بیان کی پس خوش ہوئے عمرو بن العاص اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اسکی نعمت رسانی اور مددگاری پر پھر طلب کیا
عمرو بن العاص نے قیدیوں کو اور جانا سمجھا کہ اس شخص کو جو عربی زبان جانتا ہو پس تین شخص شامی کے سوا اور کوئی اسمیں
واقف زبان عرب نہ تھا پس عمرو بن العاص نے ان تینوں سے سردار کے لشکر کی پوچھی انھوں نے بیان کیا کہ روبیس سردار ایک ہزار
فوج لیکر آیا ہے اور ہرقل بادشاہ نے اسکو حکم دیا ہے کہ کیسکو زمیں ایلیا تک سے نزدیک اور روبیس نے اس سردار کو جو مارا گیا
بطریق طلیعہ یعنی فوج کے بھیجا تھا اور تم اس فوج کو اید ترسب سو کی ہی جانو اور تحقیق روانہ ہو ہے ارادہ اور ہلاک
کریگا تم سب کو اسواسطے کہ ہرقل کے ملازمین میں روبیس سے زیادہ کوئی شخص ماہر اور آزمودہ کار لڑائی کا ساتھ انکا
عرب کے نہیں ہے پس عمرو بن العاص نے یہ سنکر کہا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو بھی قتل کریگا جس طرح اسکا

ساتھی یاد آگیا پھر عمرو بن العاص نے اور بہتیرا اسلام پیش کیا پس کوئی نہیں کہ مسلمان ہوا پس عمرو بن العاص نے
مسلمانوں سے کہا کہ دیکھو یا تم ہو نزدیک اسکے مرا ہے جو بدلہ لینے آیا ہے اور ان قیدیوں کو قید سے چھوڑنا ہمارے واسطے
ایک بلا ہے پھر حکم دیا انکی گردنیں ماری جائیں اور مسلمانوں سے کہا کہ تیار ہو جاؤ کیونکہ میرا گمان ہے کہ کفار کا
لشکر جلد ہم تک آپہنچا چاہتا ہے کوئی اگر وہ ہماری طرف آئے تو ہم لڑینگے اور تمکو شدت اور سختی بہت پہنچیگی لڑائی کی
اور اگر نہ آئے تو قوت انکی کم ہوگی اور اگر ہم خود جاکر لڑینگے تو اللہ سے امید فتحیابی کی نہیں رکھتے ہیں جیسا کہ پہلے
فتح ہوئی دوسروں پر اور اللہ تعالی سے اچھے کام کی ہم امید رکھتے ہیں ابو دردا رحو مسلمانوں کے لشکر میں تھے
روایت کرتے ہیں کہ شب کو ہم اس جگہ میں رہے جب صبح ہوئی کوچ کیا ہمنے پس کچھ پڑاؤ طے کی تھی ہمنے کہ دیکھا ہمنے تو صلیبان
کو کہ تحت ہر صلیب کے دس ہزار سوار رہتے ہیں جب سامنے اور قریب ہوئے دونوں لشکر دیکھا ہمنے رومیوں کو شل نر
زور آور بستہ کی کہ اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیا تھا اور اس طرف عمرو بن العاص نے بھی اپنے لشکر کو
لڑائی کے واسطے ترتیب دیا پس بجانب میمنہ کے ضحاک بن سفیان کو اور بجانب میسرہ سعید بن خالد کو مقرر کیا اور ساقہ
میں ابو الدردا رضی اللہ عنہم ٹھہرے اور قلب میں خود عمرو بن العاص نے اور ساتھی انکے اہل مکہ منظمہ مہاجرین انصار نے
قرار پکڑا اور عمرو بن العاص نے مسلمانوں کو قرآن مجید کے پڑھنے کا حکم کیا اور کہا کہ جان لو تم کہ اللہ تعالی کا ارادہ ہے کہ
تمکو مبتلاے بلا کرکے امتحان کرے پس چاہیے کہ صبر کرو تم اللہ تعالی کی بلا پر اور خواہش کرو اللہ تعالی سے حصول ثواب
اور بہشت کی پھر بعد اس کلام کے عمرو بن العاص نے بطریقہ جنگ صف بندی کی اور دیکھا رومیوں نے صفوف لشکر مسلمانوں کو
اس طرز سے کہ باگ سے باگ اور رکاب سے رکاب ملی ہوئی ہیں گویا کہ وہ مشابہ ایک بنا مضبوط کے ہیں اور مسلمان قرآن شریف
پڑھتے ہیں اور انکے گھوڑوں کی پیشانی سے نور چمکتا ہے پس معلوم ہوئی خوشخبری فتح مسلمانوں کی رومیوں کو اور اپنے
نفس کو عاجز دیکھا اور جانا کہ سب میرے ہمراہیوں کا یہی حال ہوگا پس توقف کیا اس لئے اس انتظار میں کہ دیکھیے مسلمان
کیا کام کرتے ہیں اور ٹوٹ گئی غیرت اور ہمت اسکی واقدی رحمہ اللہ نے ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ پہلے جو شخص ہمارے لشکر سے واسطے مقابلہ کفار کے نکلا سعید بن خالد بن سعید بھتیجے عمرو بن العاص کے تھے پس
جب نکلے وہ مقابلے کو پکارا آواز بلند کہ نکلو واسطے مقابلہ کے اے اہل شرک اور شک کے پھر یہ کہکر بجانب میمنہ و
میسرہ لشکر دشمنان کے حملہ کیا اور بہت لوگوں اور دلیروں کو مار ڈالا پھر دو بارہ حملہ کیا انمیں پس پریشان کر دیا انکی
صفوں کو اور ہٹا دیا انکے لشکر کو پس دشمنوں نے گھیر کر انکو شہید کیا پس مسلمان اس سانحے سے بہت ملول ہوئے
اور سب سے زیادہ عمرو بن العاص کو رنج ہوا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ گذر گئے سعید قسم ہے خدا کی کہ بیچا اپنی جان کو
ساتھ اللہ کے پھر عمرو بن العاص نے مسلمانوں سے کہا کہ اے جوانمردان کون شخص تم میں سے اس حملے میں جو میں کیا
چاہتا ہوں شریک ہوا چاہتا ہے تاکہ دیکھوں میں کہ انجام کار ہمارا کیا ہے اور دیکھوں جا کر سعید بن خالد کو

ف ذکر شہادت سعید بن خالد بن عاص ابن عم عمرو بن العاص ۱۲

اہل عرب کو کہ پھرتے تے ہمیں پس عمرو بن العاص نے آنکا استقبال کیا اور وہ بیعت کرتے تھے کہ اشتیاق ...
نے جنہوں نے مشقت اوٹھائی اللہ تعالی کی طلب رضا مین آیا نہین کافی تھی اس قدر فتح کہ جو اللہ تعالی نے
دی تھی یہان تک کہ تنے کافرون کا پیچھا کیا مسلمانون نے کہا کہ اس تعاقب سے غنیمت مقصود نہ تھی بلکہ صرف
بارادہ جہاد تھا پس جب پھر آئے مسلمان تو نہ تھا انکو کوئی رنج مگر یہ کہ کچھ لوگ انمین سے مفقود الخبر ہوگئے تھے
کہ تعداد اونکی اکیسو بتیس تھی اور سیف بن عباد الحضرمی و نوفل بن دارم و سالم بن رویم و اشہب بن بشر اور
منجملہ انکے تھے اور سواے انکے یمن کے لوگ اور بادیہ مدینہ کے لوگ تھے پس عمرو بن العاص کو انکے مفقود الخبر ہونے
سے بڑا رنج ہوا بعدہ مراجعت کی اپنے نفس کی طرف اور کہا کہ اللہ تعالی انکے ساتھ نیکی چاہتا ہے اور
تواسے عمرو انکار کرتا ہے اوسکی اور نماز پڑھائین مسلمانون کو وہ نمازین جو لڑائی کے سبب سے فوت
ہوگئی تھین ساتھ اذان اور اقامت کے جیسے کہ حکم کیا تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ کچھ تھوڑے لوگون نے نماز انکے ساتھ پڑھی باقی سبہون نے
بسبب تعب راہ اور مشقت کے اپنے اپنے قیامگاہون مین نمازین پڑھین اور اسباب لوٹ کا جو اسوقت
تھوڑا ہی یکجا ہوا اور رات کاٹی لوگون نے پھر جب صبح ہوئی اذان کہی عمرو بن العاص نے اور نماز صبح کی
پڑھائی اور حکم کیا کہ اسباب غنیمت کا اکٹھا کرو اور لاشین شہیدونکی میدان جنگ سے اوٹھاؤ پس دوڑے
اور اوٹھانے لگے مسلمان لاشون کو اور ایک سو تیس لاشین نکالین مگر انمین سعید بن خالد کی لاش نہ تھی
پس عمرو بن العاص درپے تلاش اونکی لاش کے ہوئے پس انکی لاش کو اس حیثیت سے پایا کہ گھوڑون کے
سمون سے ایسا روندا تھا کہ ہڈی وغیرہ چور چور ہوگئین تھین پس عمرو بن العاص یہ حال دیکھکر روئے
اور انکے واسطے دعای رحمت کی پھر سب لاشون کو دفن کردیا اور نماز جنازے کی انپر پڑھی اور یہ معاملہ پیشتر
جمع اور تقسیم مال لوٹ کے واقع ہوا پھر یکجا کیا گیا اسباب لوٹ کا اور لکھا عمرو بن العاص نے خط اطلاعی
اس لڑائی کا بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص الی امین الامۃ
ابو عبیدۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانی وصلت
الی ارض فلسطین ولقینا عسکر الروم مع بطریق یقال لہ روبیس مائۃ الف ومن اللہ علینا بالنصر وقتل
من الروم احد عشر الفا وفتح اللہ فلسطین علی یدی بعد ان قتل من المسلمین مائۃ وثلاثون رجلا اکرمہم اللہ بالشہادۃ وانا
مقیم بارض فلسطین فان احتجت الی سرت الیک والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اس خط کو ابی
عامر الدوسی کے ہاتھ روانہ کیا پس ابی عامر وہ خط لیکر روانہ ہوا اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اول ملک شام مین پایا کہ انہین قدرت باقی
تھی انھون نے داخل ہونیکی ملک شام مین مگر انھون نے بموجب حکم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے اپنے لشکر ہمراہی کو جابجا متفرق کردیا تھا

پس جب پہنچے ابو عامر دوسی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گمان کیا انہوں نے نسبت ابو عامر کے کہ حضرت عمر بن
رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے ہیں پس کہا اور پوچھا انسے کیا خبر ہے تمہارے پیچھے سے جبکہ تم آئے پس کہا انہوں نے کہ سب
ٹھیک رہی اور خوشخبری ہے اور یہ خط ہے عمرو بن العاص کا تمہارے نام لکھا ہے اسمیں ہے فتح کی جو اللہ تعالی نے انکے اوپر
کی پھر دیدیا خط اونکو پس جب پڑھا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دل گزری وہ مصیبت جو پہنچی تھی بہنسا
کے مسلمانوں کو پھر ابو عامر نے انسے بیان کیا کہ قسم ہے خدا کی کہ بہترین لوگ اسمیں مارے گئے مسلمانوں سے ہیں
سعید بن خالد بن سعید تھے اور باپ سعید کے اسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے پس جب
انہوں نے اپنی بیٹے کی شہادت کا حال سنا سخت بیتاب ہوکر بیٹے کو یاد کرکے رونے لگے انکے رونے سے مسلمان بھی
روئے پھر طلب کیے گھوڑے پر سوار ہوکر بقصد زیارت قبر بیٹے کے ارادہ جانے ارض فلسطین کا کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح
نے انسے کہا کہ کہاں جاؤگے اس حالت میں چالا کہ تم ایک کن سوار کان مسلمانوں سے خالد نے کہا کہ میں صرف ارادہ زیارت قبر
اپنے بیٹے کے رکھتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ میں بھی اپنے بیٹے سے جا ملوں پس ابو عبیدہ بن الجراح نے سکوت کیا اور
عمرو بن العاص کو خط کا جواب لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم انما انت مامور فان کان ابو بکر امرک ان
تکون بمصافہ البلاد فان امرک بالثبات فی موضعک فاثبت والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اور اوس خط کو لیکر جو ابو خالد بن سعید کیا اور خالد بن سعید ابی عامر کے ساتھ روانہ ہوکر عمرو بن العاص
کے لشکر میں پہونچے اور خط انکو دیا اور خود روتے تھے پس عمرو بن العاص نے اوٹھکر انسے مصافحہ کیا اور
اونکی تعظیم کی اور اونکے بیٹے کی عزاداری کی پس خالد نے مسلمانوں سے پوچھا کہ آیا دیکھا تھا تمنے سعید کو پیر کا اور دشمن
سے کہاں کے ساتھ لڑتے ہوئے مسلمانوں نے کہا کہ ہاں خوب لڑے کسی طرح کی کمی اور کوتاہی لڑائی میں نہین کی
اور دین کو مدد دی پھر خالد مسلمانوں سے نشان پوچھکر اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور کہا کہ اے میرے بیٹے روزی کرے اللہ
تعالی مجھکو صبر تمہارے اوپر اور ملادے مجھکو تمہارے ساتھ انا للہ وانا الیہ راجعون پھر کہا کہ اگر اللہ تعالی نے مجھکو
قدرت اور مہلت دی تو میں تمہارا بدلا لونگا اور نزدیک اللہ کے امیدوار ثواب کی رکھتا ہوں میں تمہارے
لیے پھر خالد نے عمرو بن العاص سے یہ درخواست کی کہ میں چاہتا ہوں کہ تھوڑا سا لشکر تھوڑے سے ہمراہ لیکر کفار کی
تلاش میں جاؤں کہ شاید کچھ مال اونکا ہاتھ لگے یا کچھ لوگ انمیں سے ملیں کہ میں انکو مار ڈالوں کہ اس صورت میں میرا
ملال بھی جاوے عمرو بن العاص نے کہا کہ اے بھائی لڑائی تو تمہارے آگے اور سامنے ہے جب ایسا اتفاق ہو کہ دشمن تمہارا
سامنا ہو جائیں تب تم کو تم سے باقی رکھنا چاہیے کہا قسم خدا کی کہ میں ضرور جاؤنگا اگرچہ سو میرے ساتھ کوئی یار کریگا
اور قوت دینیوالا یہ کہکر خالد بن سعید نے سامان سفر و سلاح جنگ پھر درست کیے اور چاہا کہ تنہا روانہ ہوں پس ساتھ دیا انکا
اور سوار ہوئے انکے ساتھ میں سو سوار مسلمان دلیران قوم حمیر سے اور اجازت چاہی انہوں نے عمرو بن العاص سے جانیکی اور کہا

اسکے بعد سے پہر تیار ہونے کی غرض سے نکلے اور بارہ سو سوار تھے پس ارادہ کیا انھون نے ٹھہرنے کا بعض میدان مین
اور کردانے چاہا دیوین بیابان اور ونکو کیپ ... کے وقت کہ دفعتاً خالد بن سعید نے چند آدمی بوزنے کے ایک ادمی پہاڑ پر
دیکھا اور مسلمانون سے کہا کہ میرا گمان ہے کہ یہ لوگ جاسوس مشرکین کے ہین اور مین خوف اسبات کا رکھتا ہون کہ بادا
مشرکین پیر دوڑتے ہین مسلمانون نے کہا کہ ہم اون تک کیونکر پہونچ سکتے ہین کہ وہ پہاڑ کے اوپر ہین اور ہم میدان مین خالد
بن سعید نے کہا کہ مین اون تک جانیکا ارادہ رکھتا ہون تم سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جب تک کہ مین پہر کر آؤن
پس اترے خالد گھوڑے سے اور سپر لیا اور رومال باندھا تہبند باندھا اور گردن مین لٹکایا تلوار کو اور ریمانی سپر کو ڈال کر
کاندھے پر ڈال لیا اور مسلمانون سے کہا کہ ابہی ان لوگون نے ہمکو نہین دیکھا ہے وہ اپنی جگہ پر ٹھہرے ہین پس اگر تم مین سے
کوئی شخص اپنی جان خدا کی راہ مین صرف کرنا چاہتا ہے تو جو مین کرون وہ بھی وہی کرے پس دس آدمی مسلمانون سے مثل خالد کے تیار
ہوکر انکے ساتھ ہوے اور ہمراہ خالد کے پہاڑ پر چڑہ گئے اور اس قوم تک پہونچ گئے اور وہ اپنی اپنی جگہ پر تھے پس خالد نے مسلمانونکو للکارا
کہ لو تم انکو اللہ تعالی برکت دیوے تم مین پس جلدی کی دوڑے مسلمان انکی طرف اور دو شخص کو انمین سے مار ڈالا اور چار کو پکڑ لیا
پس طلب بولنے اور بات کہنے کی کی انسے خالد بن سعید نے پس معلوم ہوا کہ وہ لوگ گروہ شام ہین پس خالد نے انکا حال پوچھا انھون
نے کہا کہ ہم اہل دیار التبع اور دیار ... العزیز کے ہین اور ہمپر سخت مصیبت پڑی ہے جب سے کہ اہل عرب ہمارے ملک مین آئے ہین
اور ہم بڑی گھبراہٹ مین مبتلا ہین اور اکثر ہم مین سے بھاگ کر قلعون مین ہی ہین اور ہمنے اس پہاڑ پر پناہ لی ہے کہ اس پہاڑ سے
زیادہ کوئی جگہ اور موضع پناہ کی جگہ نہین ہے اور ہم خبر کے تجسس مین اس پہاڑ پر چڑہے تھے کہ تم لوگون نے ہمکو پکڑ لیا پہر خالد نے
پوچھا کہ لشکر روم کا کہان ہے انھون نے کہا کہ بمقام اجنادین ہے اور بادشاہ نے ارادہ کوچ کا بجانب فلسطین کے کیا ہے تاکہ
باز رکھے بیت المقدس سے اور دیکھا ہوا ہے لشکر اوسکا مع مغرورین کے بمقام اجنادین کے اور اوسکے سردارون سے ایک سردار
لینے ہمارے یہان آیا ہے اور دیکھا کیا ہے انھون نے بار برداری اسواسطے لیجاوے رسد کی اور انکو ڈر اس امر کا ہے کہ وہ عربیان تک نہ
پہونچ جاوین سو ہمکو تو یہی خبر انکی معلوم ہے اور بیشک انھون نے آج ہی کوچ کیا ہے پس جب خالد بن سعید نے یہ حال سنا کہا قسم ہے
پروردگار کعبہ کی کہ یہ مال غنیمت ہے پہر دعا مانگی کہ اے میرے اللہ مدد دے ہمکو پہر ان لوگونسے پوچھا کہ وہ کس راہ سے جاوینگے انھون
نے کہا یہی راہ ہے جسمین تم ہو پڑاو رہا ہے اور اسکا حال یہ ہے کہ گرد ایک بڑے ٹیلے کے جسکا نام تل نبی سیت ہے یکجا ہے
پہر خالد نے انسے کہا کہ تم ہمارے دین کے باب مین کیا کہتے ہو اور کیا اعتقاد رکھتے ہو انھون نے کہا کہ ہم تو سوائے
دین صلیب کے اور کچھ نہین جانتے ہین اور ہم زراعت پیشہ ہین ہمارے مار ڈالنے مین تمکو کوئی فایدہ نہین ہے
پس خالد نے چاہا کہ انکو چھوڑ دین مگر ہمراہیان خالد نے کہا کہ انکو اس شرط سے چھوڑو کہ وہ جگہ جہان رسد
رکہا ہے ہمکو بتا دیوین پس انھون نے اس امر کو قبول کیا اور خالد کے آگے چلے یہان تک کہ بیچ درے مین پہونچے
پس خالد نے کسی کو بھیجکر اپنے ساتھیون کو جو میدان مین تھے طلب کیا سو وہ آکر خالد کے ساتھ ملگئے اور سب کے سب

ٹیلے میں بہت کوشش کرتے تھے اور دو یاران ہم راستہ ٹیلے کا تلاش کرتے تھے پس جب پہونچے وہاں دیکھا کہ رومی بہت
جاہ رو پیادہ رہتے تھے اور گرد اس ٹیلے کے چھ سو سوار رومی ہیں پس جب خالد بن سعید نے یہ حال دیکھا مسلمانوں سے
کہا جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ تمہاری مدد دینے کا اور غلبے کا دشمنوں پر فرمایا ہے اور جہاد کو تم پر فرض
کیا ہے اور یہ دشمنوں کا لشکر تمہارے سامنے ہے پس خواہش کرو تم اللہ تعالیٰ کے ثواب میں اور سو اللہ
تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص پس
میں دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں تم بھی حملہ کرو اور نہ ٹھہر جاوے تم میں کا کوئی اپنے ساتھی سے پس حملہ کیا خالد
بن سعید اور ان کے ساتھیوں نے عبداللہ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ جب دیکھا ہے گروہ رومیوں کو اپنی
طرف آتے ہوئے اور بھاگ گئے وہ لوگ جو جانوروں کے ساتھ تھے از قبیل کاشتکار اور غلاموں کے اور نہ ٹھہر سکیا
رومیوں نے ہمارے مقابلے میں ایک ساعت پس اوس حالت میں کہ ذوالکلاع الحمیری اپنے ساتھیوں اور
قوم سے نصیحت کر رہے تھے کہ اے آل حمیر جان لو تم اس امر کو کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہیں اور بہشت
تمہارے واسطے آراستہ ہوئی ہے اور حوریں قریب ہو رہی ہیں کہ اسی وقت خالد بن سعید قریب سردار
رومیوں کے پہونچے اور پہچانا اسکو اسکے ساز و سامان اور زرہ اور ہیئت اور سواری سے اور وہ اپنی قوم کو
ترغیب لڑائی کی دے رہا تھا پس متوجہ ہوئے خالد اوسکی طرف اور اس طرح سے اسکو ڈانٹا کہ وہ رعب میں آگیا اور گرا
خالد نے دبا لیا سینے کا پھر مارا اس ستمگار رومی کو ایک تیر دلیں گر پڑا وہ مثل برج لوہے کے اور خالد کے ہر ایک ساتھی نے
ایک ایک سوار رومی کو مار ڈالا عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ انمیں سے تین سو میں سوار مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور
چھوڑ دئے انھوں شکست کھا کر اور رسد و میر دیں تھے اسیر بحکم اللہ تعالیٰ کے ایسا قصد کیا اور خالد بن سعید نے ایسا
وعدہ کیا اون کاشتکاروں سے اور چھوڑ دی راہ اونکی بعد خالد بن سعید مع اپنے ہمراہیاں اور مال لوٹ کے
عمرو بن العاص کے پاس واپس آئے پس خوش ہوئے عمرو بن العاص بوجہ صحیح اور سالم آنے مسلمانوں کے مع اسباب
لوٹ کے اور ایک خط اطلاعی اس امر کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور دوسرا خط بنام ابوبکر رضی اللہ
متضمن حال لڑائی رومیوں کے لکھکر عامر دوسی کے ہاتھ حضور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ روانہ کیا اور وہ
خط لیکر پہونچے حضرت صدیق کے پاس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط پڑھکر مسلمانوں کو سنایا مسلمان
بہت خوش ہوئے اور نہایت سرور سے کلمہ تکبیر آوازیں بلند کیں پھر حضرت صدیق رضی اللہ نے عامر سے حال ابو عبیدہ
بن الجراح کا پوچھا عامر نے کہا کہ وہ اوائل ملک شام میں مقیم ہیں اور نہیں قادر ہوسکے وہ ملک میں داخل ہونے پر
اس واسطے کہ انھوں نے سنا ہے کہ ہرقل کی فوج بکثرت مقام اجنادین جمع ہے اور مسلمانوں کے واسطے انکو یہ
خیال ہے کہ دشمن اون پر غالب ہو جاویں پس حضرت صدیق رضی اللہ نے یہ حال سنا معلوم کیا

کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ایام جاہلیت مین کہ صلاحیت لڑائی کی رومیون کے ساتھ نہین رکھتے اور قصد

اس مرکا کیا کہ خالد بن الولید مخزومی رضی اللہ عنہ کو واسطے قتل دشمنون کے سردار مقرر فرماوین پس اس امر مین مسلمانون سے

مشورہ کیا مسلمانون نے کہا کہ رائے وہی ہے جو آپ کو بہتر معلوم ہو پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط

بنام خالد بن الولید کے لکھا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافۃ الی

خالد بن الولید سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

وانی قد ولیتک علی جیوش المسلمین وامرتک بقتال الروم فسارع الی مرضات اللہ عز وجل وقتال اعداء اللہ و

کن ممن جاہد فی اللہ حق جہادہ وبعد اسکے لکھا یا ایہا الذین آمنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم +

وقد جعلتک الامیر علی ابو عبیدۃ ومن معہ من المسلمین والسلام اور یہ خط نجم بن مفرج الکنانی کو دیا سو وہ اپنی

اونٹنی پر سوار ہو کر بجانب عراق روانہ ہوے اور وہان پہونچکر خالد بن الولید کو اس حال سے پایا کہ قریب تھا

کہ قادسیہ کو فتح کرین اور دیا خط اونکو پس خالد بن الولید نے خط پڑھکر کہا کہ اطاعت خدا و خلیفہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منظور ہے پھر قادسیہ سے رات کو کوچ کر کے عین التمر کی راہ سے

روانہ ہوے اور ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشعر اطلاع دہی اپنی معزولی اور

اپنی روانگی بجانب ملک شام کے لکھا ان الفاظ سے قد ولانی ابو بکر علی جیوش المسلمین فلا تبرح

من مکانک حتی اقدم علیک والسلام علیک اور یہ خط عامر بن طفیل دوسی کے ہاتھ روانہ کیا اور

وہ ایک منجملہ دلیران مسلمانون کے تھے پس عامر اوسکو لیکر بجانب ملک شام کے روانہ ہوے

اور خالد بن الولید جب ارض سماوہ تک پہونچے ساتھیون سے کہا کہ اس سرزمین کا سفر بدون

اشیائے سیراب کنندہ اور بہت پانی کے نہین ہوسکتا ہے اسواسطے کہ پانی اسمین کم اور ہمارے

ساتھ لشکر ہے پس کیا کرنا چاہیے رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ جیسا مین مشورہ دون ویسا کرنا

چاہیے خالد بن الولید نے کہا جو مناسب جانو کرو پس رافع نے بیس اونٹ لشکر سے لیے اور پیاسا رکھا

اونکو سات دن پھر اونکو پانی پلایا پس جب وہ پانی پی چکے باندھ دیے منھ اونکے پھر سوار ہوے

اونٹون پر اور کوتل رکھا گھوڑون کو اور روانہ ہوے پس جس منزل مین پہونچکر اُترتے تھے

دس اونٹ کو اونمین سے ذبح کرتے تھے اور اونکے پیٹون کو چاک کر کے جسقدر پانی پیتے تھے کھالون

مین بھر لیتے تھے اور جب وہ ٹھنڈا ہو جاتا تھا گھوڑونکو پلاتے تھے اور گوشت اونٹون کا خود

کھا لیتے تھے اسیطرح ہر منزل مین کرتے تھے یہان تک کہ تیس اونٹ ذبح ہوگئے اور وہ

منزلین بدون پانی کے قطع کین اور خالد بن الولید اور ساتھی اونکے پانی نہ ملنے سے قریب ہلاکت

پہونچے پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ پانی سے ہم سب قریب ہلاکت مین آ پہونچے تم ہمارے
واسطے کوئی جگہ پانی کی کہ پاویں تجویز کرو اور رافع بیمار درد آشوب چشم میں تھے پس کہا کہ اسوقت تم سب
قرار اور سوی کے پہونچو مجھکو وہان لیکے پہونچو سے آگاہ کروں پس کوشش کی مسلمانوں نے چلنے میں تا اینکہ اوس مقام قرار او
سوی آکر پہونچے اور اکثر مسلمان پیچھے چھوٹ گئے پس رافع کو اس مقام کے پہونچنے سے اطلاع دی وہ رو رو کر
کہا رداے عمامہ کا اپنی آنکہ پر سے اٹھا کر بحالت سواری داہنے بائیں کو چلے اور لوگ اوسکے گرد تھے
تا اینکہ قصد کیا رافع نے ایک درخت اراک کے اور رافع اور مسلمانوں نے تکبیر کہی پھر کہا رافع نے کہ
کھودو تم اس جگہ کو پس کھودا اہل عرب نے کہ دفعتہً پانی دکھائی دیا اور ظاہر ہوا آب مثل دریا کے پس اوترے
مسلمان وہاں اور ادا کیا شکر اللہ تعالیٰ کا اور رافع کی تعریف کثیر کی اور پانی پیا اور اونٹوں کو پلایا اور
توشہ دان اور مشک پانی کی اونٹ پر لادکر ان لوگوں کی تلاش میں پہونچے جو پیچھے چھوٹ گئے تھے پس انکو
پانی پلایا اور ان مین قوت آگئی اور آکر لشکر مین ملگئے اور آرام لیا بعد کوشش اور تیزی کی چلنے مین
یہانتک کہ اونکے اور شام اور لشکر کے بیچ مین ایک منزل باقی رہی کہ دفعتہً ایک جگہ آباد کے قریب پہونچے جو اراکہ کی
اور اوسمیں بکریاں تھیں اور اونٹ تھے پس جلدی روانہ ہوئے کچھ مسلمان بحالت تیاری کے عرب دیہات کی
قوم کو اور دیکھا کہ وہ گھیرا ہوا اوسوقت شراب پیتا تھا اور ایک جماعت تھی ایک مرد اہل عرب سے شکیل میں بیٹھا ہوا تھا
اور وہ عامر بن الطفیل تھے پس مسلمانوں نے تعلقات خالد بن الولید کے پاس جاکر اس حال سے انکو آگاہ کیا پس خالد
بن الولید گھوڑا دوڑا کر اوس مقام میں آئے اور عامر بن الطفیل کو دیکھکر بیٹھے اور سب لوگ نیند کا پوچھا عامر نے کہا کہ
جب میں اس قوم میں پہونچا مجکو پیاس اور گرمی معلوم ہوئی پس میں اس چرواہے کے پاس آیا اس غرض سے کہ مجکو دودھ
پلادے سو میں نے اسکو شراب پیتے دیکھا اور اس سے کہا کہ اے دشمن خدا شراب پیتا ہی تو حالانکہ شراب حرام ہے اوسنے
کہا کہ یہ شراب نہیں ہے بلکہ پانی ہے تم سواری سے اوترکر دیکھ لو اور اوسکی سونگھ لو اگر شراب نکلے تو جو چاہو
سو کرو پس یہ کلام اوسکا سنکر میں پالان اونٹنی سے اوترا اور بیٹھ گیا اور اوسکی بیل تا کہ سونگھوں پس اس نے کر اٹھا
بڑی کاسے مین تھی کہ اس حالت میں اس شخص نے ایک لاٹھی جو اسکے پاس تھی مجکو اس شدت سے ماری کہ میرے سرکی
ہڈی ٹوٹ گئی اور اوسکے صدمے سے میں اپنی جان کو پھر اسنے جلدی کر کے میرا اسباب دیکر رسی سے باندھا
اور کہا کہ میں تمکو اصحاب محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گمان کرتا ہوں اور نہ چھوڑونگا میں تمکو جب تک
کہ میرا مالک بادشاہ کے پاس سے نہ آویگا میں نے پوچھا کہ تیرا مالک اہل عرب سے کون ہے اسنے کہا کہ اوسکا نام قداح
بن وائلہ ہے اور اسی حالت مین مجکو تین دن گذرے ہین کہ جب یہ شخص شراب پیتا ہے تو مجکو اپنے سامنے لاتا ہے
اور باقیماندہ شراب مع ظرف مجھپر ڈال دیتا ہے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ حال سنکر بہت غصہ آیا اور کہا

اُس چرواہے کی طرف جھک کر ایک ضرب تلوار کی اسکے سر پر ماری کہ وہ بیہوش ہوکر مر گیا اور مسلمانون ذاونٹ
بکری سب لوٹ لیے اور اُس جگہ کو کھود ڈالا اور عامر بن الطفیل رضی اللہ عنہ کو قید سے چھڑایا اور خالد بن الولید نے عامر سے
پوچھا کہ میرا خط کہاں ہے عامر نے کہا کہ میرے عمامے کے پیچ مین ہے کہ اُسکو کسی نے نہین جانا ہے پس خالد بن الولید نے
کہا کہ تم وہ خط لیکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس روانہ ہو اور احتیاط کو چادر اپنی گردانو پس عامر بن الطفیل خالد
بن الولید سے رخصت ہوکر بجانب ملک شام روانہ ہوے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ
خالد بن الولید اُس مقام سے روانہ ہوکر ارکہ مین پہونچے اور یہ مقام جنگل خطرناک تھا اُس شخص کے واسطے جو عراق
سے چلے اور روم کے قافلے وہان ٹھہرنے مین تشویش کرتے تھے اور بادشاہ کی طرف سے وہان ایک حاکم جنگ آزمودہ
رہتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اُسکے اطراف مین پایا لوٹ لیا اور وہان کے لوگ قلعہ مین محصور
ہوگئے اور رہتا وہان ایک حکیم حکماے روم سے جسنے کتابین اور ملاحم پڑھا تھا پس جب اُسنے مسلمانون کے
لشکر کو دیکھا خوف سے رنگ اوسکا بدل گیا تھا اور کہا کہ نزدیک آگیا وقت قسم ہے اپنے دین کی اہل ارکہ نے
اُس سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے اور کیونکر ہے اوسنے کہا کہ میرے پاس ملحمہ ہے جسمین اس قوم کا ذکر ہے
اور یہ بھی اُسمین مذکور ہے کہ پہلا نشان جو اس طرف عراق سے آویگا وہ نشان فتحمندی کا ہوگا اور قریب ہے
ہلاکت روم کی پس تم لوگ اسبات کو دیکھو کہ اگر نشان اُنکا سیاہ ہے اور سردار اُنکا لانبا چوڑا موٹا دونون
مونڈھون مین اُسکے بہت فرق ہے اور اُنکے چہرے مین نشان چیچک کے ہونگے پس وہی شخص ملک شام مین
سردار اُنکے لشکر کا ہے اور اُسی کے ہاتھ فتح ہوگی پس دیکھا اُن لوگون نے لشکر مسلمانون کو اور نشان فوج خالد
بن الولید کے سر پر تھا اور پایا اُنکو اسی طرح جیسا کہ حکیم شمعان نے کہا تھا پس یکجا ہوے وہ سب اپنے حاکم کے
پاس اور کہا کہ تجکو معلوم ہے کہ حکیم شمعان کوئی بات خلاف حکمت کے نہین کہتا ہے اور اُسنے ایسا کچھ بیان
کیا ہے اور جو اوسنے کہا وہ ہمنے آنکھون سے دیکھا ہے اور ہماری راے یہ ہے کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کر لیوین
اور جان و مال اولاد کی طرف سے ایمن رہین حاکم نے کہا کل صبح تک مجکو مہلت دو تاکہ مین اس امر مین کوئی راے
تجویز کرون پس وہ لوگ حاکم کے پاس سے چلے گئے اور حاکم رات پھر اس معاملے مین اپنے نفس سے گفتگو اور اپنے
کام کی تدبیر کرتا رہا اور تھا وہ عالم اور عاقل اور یہ سوچا کہ اگر قوم کے مشورے کے خلاف کرون تو خوف
اسبات کا ہے کہ گردن پکڑ کر اہل عرب کے مجکو حوالہ کرین اور یہ امر مجکو تحقیق ہو چکا ہے کہ سردار رومیین نے
ایک چھوٹے گروہ اُنھین اہل عرب سے فلسطین مین مقابلہ کرکے شکست پائی اور رعب عرب کا رومیون کے دلونمین
چھا گیا ہے اور کبھی اہل عرب سے اونکو فلاح نہوگی چنانچہ حاکم مذکور صبح تک اپنے نفس سے یہ مشورہ کرتا رہا پھر قوم کو بلا کر پوچھا
کہ تمھارا کیا ارادہ ہے اونہون نے کہا کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرینگے اور اپنے شہر مین مقیم رہینگے

ف ذکر مصالحہ اہل ارکہ سے خالد بن الولید سے
[illegible]
۱۲

پس حاکم نے کہا کہ مجھکو بھی تم مثل ایک شخص کے سمجھو اور جو تم کروگے میں اسکے خلاف نکرونگا پس اوس وقت
لوگ اوٹھ کے خالد بن الولید کے پاس گئے اور صلح کی گفتگو کی خالد بن الولید نے مصالحہ منظور کیا اور اس نے
گفتگو سے نرم اور اونکی خاطرداری کی تاکہ سواے اونکے اور لوگ باشندہ حمص اور حوران اور تدمر اور قرقیسیا
یہ حال سنکر اسلام قبول کریں پس خالد بن الولید نے کہا کہ میں مصالحہ اس اقرار پر کرتا ہوں کہ ہم یہاں سے
چلے جائینگے اور مار رہینگے تمسے اور جو شخص تم میں سے ہمارے دین میں داخل ہوگا قبول کرینگے
ہم اسکو اور جو شخص اپنے دین میں رہیگا اس سے جزیہ پر اکتفا کرینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ اہل ارکہ نے دو ہزار درم چاندی اور ایکہزار اشرفی پر مصالحہ کیا اور خالد بن الولید نے دستاویز
صلح کی اونکو لکھدی اور ہنوز خالد بن الولید نے وہاں سے کوچ نہیں کیا تھا کہ اہل سخنہ اور تدمر نے بھی
ایسے مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ تدمر کی یہ ہوئی کہ جب تدمر میں یہ خبر پہونچی تو اونکے حاکم نے سب اکابر اور
رعیت کو یکجا کرکے کہا کہ اہل عرب نے ارکہ اور سخنہ کو بطور مصالحہ کے فتح کیا اور ہمنے سنا ہے کہ اہل عرب صالح اور
عادل اور نیک سیرت ہیں اور طالب فساد نہیں ہیں اور ہر چند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہے کہ کوئی
اوسمیں آ نہیں سکتا ہے لیکن ہمکو یہ خوف ہے کہ ہماری کھیتی اور درخت برباد ہو جاویں اور اگر ہم اہل عرب سے
مصالحہ کرلیویں تو اسمیں ہمارا کچھ ضرر نہیں ہے کسواسطے کہ اگر ہماری قوم کو اہل عرب پر فتح حاصل ہوویگی
تو ہم صلح اہل عرب کا توڑ دینگے اور اگر اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اونکی طرف سے امن میں رہینگے یہ کلام
سنکر قوم اسکی خوش ہوئی اور سامان ضیافت کا کیا گیا تا اینکہ خالد بن الولید وہاں پہونچے اور اہل تدمر نے
حاضر ہو کر اونکی خدمتگزاری کی اور خالد بن الولید نے اسکو قبول کیا اور اونسے تین اوقیہ سونے اور چاندی پر
مصالحہ کرکے صلحنامہ لکھدیا اور اونسے اسباب خورد و نوش واسطے زادراہ کے مول لیکر جانب حوران
کوچ کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب عامر بن طفیل نے خط خالد بن الولید کا ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچایا ابوعبیدہ بن الجراح خط کو پڑھکر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمیع والثناء للہ
وخلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالد کے مقرر ہونے سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور
ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قبل پہونچنے اس خط کے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمعیت چار ہزار سوار کے بجانب بصری روانہ کیا تھا اور شرحبیل بن حسنہ وہاں پہونچکر اسکے
حوالی میں اوتر پڑے تھے اور وہاں کا حاکم روماس تھا جو بادشاہ اور روم کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور
پچھلی کتابیں اور گذرے ہوئے حالات پڑھے تھا اور ستارہ بھاری ڈیل ڈول کا اور روم کے تمام بادشاہ
اوسکے پاس آتے تھے اور اوسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے اور اوس سے حکمت کی باتیں سنتے تھے اور شہر بصرہ

بہت آباد اور آدمیون سے بھرا ہوا تھا اوسمین بارہ ہزار رومی رہتے تھے اور اہل عرب حجاز اور یمن سے
مع اپنے اسباب تجارت کے اسکے پاس آتے تھے اور دستور یہ تھا کہ بایام موسم ایک لوہے کی کرسی اسکے واسطے
بچھائی جاتی تھی اور روماس اوسپر بیٹھکر کلمات علم و حکمت کے بیان کرتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے تھے
اور اسکی باتین سُنتے تھے پس ایسے ہی وقت اور حالت مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مع لشکر وہان پہونچے پس
حاکم مذکور ہنگامہ آمد لشکر مسلمانان سنکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی قوم کو بلایا سو وہ سب اوسکے پاس اکٹھا ہوے
اور اُسنے اپنی قوم سے کہا کہ کچھ بات چیت نکرو جب تک کہ ہم دیکھین مسلمانون کو اور سنین اور دریافت کرین
اُنکی باتونکو اور اونکے مطلب کو پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آیا اور پکار کر کہا کہ اے گروہ عرب میرا نام
روماس ہے اور مین حاکم بصرہ ہون اور مین چاہتا ہون کہ تمھارے لشکر کے سردار سے ملاقات کرون
پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اسکے قریب آئے تب اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو شرحبیل بن حسنہ
نے کہا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی اُمی تھے اور جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہے
روماس نے پوچھا کہ اُنھون نے کیا کام کیا شرحبیل نے کہا کہ اللہ تعالی نے اُنکی روح کو قبض کرکے اپنے پاس بلایا
اور اختیار کی اُنکے واسطے وہ چیز کہ اللہ تعالی کے نزدیک ہے روماس نے پوچھا کہ اُنکے بعد کون شخص اُنکی جگہ پر ہوا
شرحبیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعد اُنکے عبد اللہ عتیق بن ابی قحافہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے روماس
نے کہا قسم ہے اپنے دین کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تم لوگ حق پر ہو اور ضرور تم مالک شام و عراق کے
ہوگے اور مین براہ مہربانی تمسے کہتا ہون کہ تمھاری جماعت تھوڑی اور ہمارے ساتھ جماعت کثیر ہے
پس تم اپنے ملک کو پلٹ جاؤ کہ ہم تمسے تعرض نکرینگے اور جان لو تم اس بات کو کہ ابوبکر میرے دوست ہین اگر
وہ یہان موجود ہوتے تو مجھسے نہ لڑتے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اُنکے بیٹے بھتیجے خلاف
دین اور ملت ہون تو وہ اونکو بھی عفو نہین کرینگے کیونکہ وہ مکلف اور مامور بتعمیل حکم خدا ہین اور یہ معاملہ
اونکا ذاتی نہین ہے بلکہ اللہ تعالے نے حکم تمھارے جہاد کا فرمایا ہے اور ہم تمسے جدا نہونگے جب تک کہ تم
تین باتون سے ایک کو اختیار نکروگے یا دین ہمارا اختیار کرو یا جزیہ دو یا ہمسے لڑو پس روماس نے کہا
قسم ہے اُسکی جسکا مین اعتقاد رکھتا ہون کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تمسے نہ لڑتا لیکن واسطے کہ مین جانتا ہون
کہ تم حق پر ہو اور یہ قوم کیا چاہتی ہین پس مین چاہتا ہون کہ اُنکے پاس پلٹ جاؤن اور اونکو نصیحت کرون
اور دیکھون کہ اونکو کیا منظور ہے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس باب مین جلدی کرو
کیونکہ ہم جو کہہ چکے ہین وہ ہمکو ضرور کرنا ہے یعنی لڑائی یا جزیہ یا دین اسلام پس روماس اپنی قوم کے پاس پلٹ گیا
اور اونکو یکجا کرکے کہا کہ اے اہل دین نصرانیہ و بنی ماء معمودیہ جان لو تم اس امر کو کہ جو تمھاری کتابون مین ذکر آنے

اہل عرب کو تمہارے شہر میں ورود ہوا اونکا تمہارے ملک پر اور مال اور اولاد اونکا تمہارے عیال داروں پر لگا ہے
اسکا وقت یہی ہے اور تم لوگ جماعت اور لشکر میں روم سے زیادہ بہت ہو موجود ہو اور اسکے ساتھی اور
ارض فلسطین میں ایک چھوٹی سی جماعت مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور ہم میں سے سب
کو معلوم ہے ایک شخص ہے جسکا نام خالد بن الولید ہے عراق کی طرف سے خروج کیا ہے اور آتش ارکا اور تدمر
اور حوران کو فتح کر لیا ہے اور بستر یہ تمہاری طرف آویگا پس بہتر ہے کہ ہم اہل عرب کے واسطے
اداے جزیہ قبول کریں اور جانوں سے محفوظ رہیں اور یہ لوگ یہاں سے چلے جاویں پس جب اس
کی قوم نے یہ تقریر سنی اسکے قتل پر آمادہ ہوگئے روماس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ میں نے اس قسم کی
یہ بات کہی تھی کہ تمہاری غیرت اور حمیت بہ نسبت تمہارے دین کے دیکھوں ورنہ میں تمہارے ساتھ ہوں
اور تمہارے آگے ہونگا **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ بعد اس گفتگو کے رومی مستعد جنگ
اور سب کے سب زرہیں سارے پہنکر آمادۂ حملہ ہوئے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر
اپنے ساتھیوں کو نصیحت کی اور کہا کہ جانو تم اصحاب کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

الجنة تحت ظلال السیوف واحب ما الی اللہ قطرة دم فی سبیل اللہ ودمعة جرت من خشیة اللہ جاہدوا العدو

وارموا السہام ولتکن حملة فانہا لن تخیب یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم
مسلمون پھر حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانوں نے لشکر بصری پر حامد بن رویم العبسی
نے **روایت** کی ہے کہ بصری کی لڑائی میں شرحبیل بن حسنہ کے لشکر میں میں بھی تھا اور دشمنوں نے ہم میں طمع کرکے
بارہ ہزار رومیوں سے حملہ کیا اور ہم لوگ انکے بیچ میں اس طرح پر تھے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی سیاہ
اونٹ کے پہلو میں ہوتی ہے پس ہم لوگوں نے انکی لڑائی میں ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادہ موت اور عالم
آخرت کے واسطے صبر کرتا ہے اور ہمارے انکے بیچ میں لڑائی تا دوپہر رہی تھی اور دشمنوں نے
ہم میں طمع کی اور دیکھا میں نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو کہ آسمان کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر
یہ دعا پڑھتے تھے یا حی یا قیوم یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام اللہم انک قد وعدتنا علی لسان
نبیک فتح الشام وفارس اللہم انصر من یوحدک علی من یکفر بک اللہم انصرنا علی القوم الکافرین پس قسم ہے مولا کی
کہ تمام نہین کیا تھا شرحبیل رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال یہ گذرا کہ رومیوں نے ہمکو
گھیر لیا تھا اور دلوں میں عالم جان بلب تھے ایسے کہ ہم پر دفعتہ دیکھا ہم نے ایک غبار کہ قریب ہوا ہم سے
حوران کی طرف سے گویا وہ غبار ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہم نے دیکھا
چمکتے تیر اور برچھی بیچ میں چلنے والے گھوڑوں کو اور دکھائی دیئے جھکولتے نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھکر آئے

ہماری طرف آسمین سے دو سوار کہ ایک انمین کا یہ کہتا تھا ای شرحبیل بشارت اور خوشی ہو تمکو ساتھ مدد اللہ تعالی
کے مین شہسوار صفیبولہ ہون مین خالد بن الولید ہون اور دوسرے نے کہا کہ مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہون
پھر قوم لخم اور جذام وغیرہ سب لشکر قریب ہوپنچے اور بلند دکھائی دیا نشان لشکر کا جسکا نام رایت العقاب تھا
اور رافع بن عمیرۃ الطائی اُسکو اٹھائے ہوئے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ ٹھنڈھی اور سیت
ہو گئین آوازین رومیونکی جسوقت سُنی اُنھون نے آواز بلند خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور مسلمانون نے
آکر ایک دوسرے کو سلام کیا پس خالد بن الولید نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نہین جانا تھا تمنے کہ
یہ ایام یکجا ہونے اہل شام اور حجاز اور عراق کے ہین اور اسمین لشکر رومی اور سردار اونکے یکجا ہوتے ہین اور کیونکر
قصور کیا تمنے اپنے نفس پر اور اپنے ساتھیون پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے یہ بات بموجب حکم ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے کی ہے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ مرد مسلمان ہین لڑائی کا ڈھنگ نہین جانتے ہین پھر خالد
بن الولید نے لوگون کو آرام حاصل کرنیکا حکم دیا پس اُترے وہ لوگ اور آرام دی بعضون نے بعض کو اپنے توشے
سے پس جب دوسرا دن آیا لشکر بصرے کا آمادہ بجنگ ہوا پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ ہمکو اور ہمارے جانور ونکو
تھکا ماندہ سمجھکر ہماری طرف آتے ہین پس سوار ہو تم لوگ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے پس سوار ہوئے مسلمان
مسلح ہوکر اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو بجانب میمنہ اور ضرار بن الازور کو بجانب میسرہ کے
مقرر کیا اور ضرار بن الازور کمسن اور لڑائی مین دلیر تھے اور اُنکی بہادری اور دانشمندی ہر جگہ مشہور تھی اور
پیدل فوج پر عبد الرحمنؓ بن حمید الجمحی کو مقرر کیا پھر تقسیم کیا لشکر زحف کو اور تھوڑے پر مسیب بن علقمہ اور تھوڑی
جماعت پر مدعور بن غانم الاشعری کو مقرر کیا اور سب کو حکم دیا کہ جب مین حملہ کرون تم سب بھی برابر حملہ کرو
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ بعد اس تقسیم اور ترتیب فوج کے خالد بن الولید لوگونکو نصیحت اور وصیت
کرتے تھے اور عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا اور عزم کیا سبھون نے حملہ کرنیکا کہ دفعتًہ رومیونکی صفین
پھٹ گئین اور انمین سے ایک سوار بھاری ڈیل ڈول کا اور بہت خوش پوشاک جسکے جسم پر سونا اور چاندی اور حریر اور
یاقوت چمکتے تھے نکلا اور دونون لشکرونکے بیچ مین آیا اور بزبان عربی کہنے لگا کہ ای گروہ عرب کے تم مین سے جو سردار ہو میرے
مقابلے مین آوے کہ مین سردار اور حاکم بصرے کا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے نزدیک
گئے اوسنے پوچھا کہ تمھین سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مسلمان لوگ ایسا ہی جانتے ہین اور مین
اونکا سردار جبھی تک ہون کہ اللہ تعالی کی اطاعت پر قایم رہون اور جب مجھسے نافرمانی اللہ تعالی کی ہووے
تو میری حکومت انپر نہین ہے روماس نے کہا کہ مین ایک شخص دانا یان اور بادشاہان روم سے ہون اور حق بات دانشمند
چھپی نہین رہتی اور مین نے پچھلی کتابون اور گذرے ہوے ملاحم اور اخبار مین پڑھا ہے کہ اللہ تعالی نبی ہاشمی

ف ترتیب [illegible] خالد بن الولید کا [illegible]

ف ذکر گفتگو خالد بن الولید کا روماس حاکم بصری سے

ورشتی عربی مبعوث کریگا اسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ہمارے پیغمبر ہیں ! اسنے
پوچھا کہ آیا اللہ تعالیٰ نے کوئی کتاب بھی نازل کی ہے خالد بن الولید نے کہا ہاں اور نام اسکا قرآن ہے پھر رومانس نے کہا
کہ آیا شراب تم پر حرام کیگئی ہے خالد بن الولید نے کہا ہاں جو شخص شراب پیتا ہے ہم اسپر حد جاری کرتے ہیں اور جو
زنا کرتا ہے ہم اسپر کوڑے لگاتے ہیں اور اگر مرد زن دار یا عورت شوہردار زنا کرتے ہیں تو اسکو ہم موجب حکم خدا کے
سنگسار کرتے ہیں پھر رومانس نے پوچھا کہ آیا نماز تم پر فرض ہوئی ہے خالد بن الولید نے کہا ہاں پانچ وقت کی نماز ہم پر فرض
ہوئی ہے رومانس نے کہا تم حج کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا ہاں رومانس نے کہا تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے خالد
بن الولید نے کہا ہاں اگر ہم پر جہاد فرض نہ ہوتا تو ہم تم لوگوں سے لڑنے کو نہ آتے پھر رومانس نے کہا کہ میں [illegible] اور
تحقیق جانتا ہوں کہ تم لوگ حق پر ہو اور میں تمکو دوست رکھتا ہوں اور اپنی قوم کو تمہاری طرف آنے سے ڈرایا
اور دھمکایا لیکن انھوں نے نہ مانا اور میں آپ سے ڈرتا ہوں پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا رومانس سے کہ
کہہ تو اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ تاکہ اسکے کہنے سے ہمارا تیرا حال برابر
ہو جاوے پس رومانس نے کہا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو مجھکو اس امر کا ڈر ہے کہ میری قوم مجھکو مار ڈالینگے
اور میرے لڑکے بالوں کو قید کر لینگے لیکن میں جاتا ہوں اپنی قوم کے پاس کہ دھمکاؤں اور ترغیب دوں مسلمان
ہونیکی انکو شاید اللہ تعالیٰ انکو راہ راست پر لا دے اور مجکو پس خالد بن الولید نے رومانس سے کہا کہ اگر تو مرد ہے
لڑا سے مجھسے اپنی قوم کے پاس پھر جائیگا تو مجکو تیری واسطے انکی طرف سے ڈر ہے پس میں تجھپر حملہ کرتا ہوں اور
تو مجھپر حملہ کر تاکہ قوم تیری تہمت ساز کر لینے کی تجھپر نہ کریں پھر اسکے بعد اپنی قوم کے پاس جا راوی ذکر بیان
کیا ہے کہ اس گفتگو کے بعد آپس میں ایک دوسرے پر حملہ آور ہو کر دونوں لشکر دونوں کو لڑائی کے ڈھنگ دکھانے
یہاں تک کہ جب یار رومانس نے اپنے تئیں اور کہا کہ تم مجھپر شدت کرو حملے میں تاکہ پیٹھ پھیر کر میں بھاگ جاؤں
اور میں ڈرتا ہوں تمہارے واسطے ایک سردار سے جسکو بادشاہ نے میری کمک کے واسطے بھیجا اور نام اسکا
وردیان ہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمکو اسپر غالب کریگا اور مدد دیگا پھر خالد بن الولید نے
رومانس پر حملہ میں شدت کی یہاں تک کہ رومانس بھاگ کر اپنی قوم میں پہونچا لوگوں نے اس سے حال پوچھا اسنے کہا کہ
اہل عرب بڑے مضبوط و بہادر ہیں تم انکی لڑائی میں طاقت ٹھہرنے کی نہیں رکھتے ہو اور بالضرور وہ لوگ مالک تمام
تا تختگاہ بادشاہ کی ہو جاوینگے پس ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے اور اہل عرب کی اطاعت قبول کرو اور جو مات اہل اور کا دوم
اور حوران کی ہے تم بھی وہی کرو اور میں تمہاری بہتری کا خواہاں ہوں پس [illegible] نے اسکو دھمکا کر
اسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور اگر خوف بادشاہ کا مانع نہ ہوتا تو مار ڈالتے پھر اس سے کہا کہ تو شہر میں جا کر اپنے مکان میں
بیٹھ رہ ہم اہل عرب سے لڑینگے پس رومانس اپنے گھر کے پاس چلا گیا اور یہ اسکی یہی خواہش اور آرزو تھی اور اسنے اپنے دل میں تصور کیا تھا

اللہ تعالیٰ خالد بن الولید کو فتح دیوے تو مین لشکر کے بدلے لیکر جہان وہ جاوین وہان چلا جاؤن پھر
اہل بصریٰ نے وریحان کو اپنا حاکم مقرر کیا اور اس سے کہا کہ جب ہم مسلمانونکی لڑائی سے فراغت پاوینگے
اس وقت تیرے ساتھ بادشاہ کے پاس جاکر رومانس کی معزولی اور تیرے منصوب کی درخواست کرینگے کیونکہ تو بہ نسبت
رومانس کے بڑا اصیل اور دانشمند ہے وریحان نے اُنسے پوچھا کہ تمھارا قصد کیا ہے انھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ ہم
ان مسلمانون کے لشکر پر اور انکے سردار سے مقابلہ کرین اگر غالب ہو جائیگا تو انکی سردار نہ ہوگی باقی لوگ انکے بھاگ جائینگے
راوی نے بیان کیا ہے کہ بعد اس گفتگو کے وریحان زرہ وغیرہ ہتھیار اور لباس پہن کر نکلا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
اپنے مقابلہ مین طلب کیا پس عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما نے خالد بن الولید سے کہا کہ تم سردار
لشکر کے ہو اور تمھاری ثبات ہمارا سب کا تمھارے سبب سے ہے اور مین اس دشمن کا مقابلہ کرونگا پھر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے
لشکر سے نکلکر وریحان پر حملہ کیا اور طرفین سے معرکہ آرائی ہوئی اور دونون لشکرون کے لوگ گردنین اٹھا کر
انکی لڑائی دیکھتے تھے پس تھوڑے سے عرصے مین وریحان تھک کر بھاگ نکلا اور گھوڑا دوڑا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے
گھوڑے سے زیادہ دوڑنے والا تھا سو وہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بچکر اپنی قوم مین پہونچ گیا پس اسکی
قوم نے پوچھا کہ کیا سبب ہے تیرے پھیر آنے کا دشمن کی لڑائی سے اسنے کہا کہ دشمن نے مجھپر شدت کی پس مین نہ ٹھہر سکا اور
بھاگا مگر تم سب دشمن پر حملہ کرو پس اللہ تعالیٰ نے رومیونکے دلونمین رعب اور اضطرار ڈالدیا اور خالد بن الولید رضی
اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہو گئی پس حملہ کیا خالد بن الولید اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور
قیس بن ہبیرہ اور شرحبیل بن حسنہ اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور عبد الرحمن بن حمید الجمحی
رضی اللہ عنہم اور سب مسلمانون نے پس جب اہل بصریٰ نے مسلمانون کو حملہ کرتے دیکھا اور سمجھے کہ ضرور لڑنا ہوگا
پس آگے بڑھے اور ظاہر ہوا قتل بیچ رومیون کے اور بجنے لگے ناقوس دیوار قلعے کے اوپر اور شور کیا راہبون نے
ساتھ کلمۂ کفر کے پس دعا کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے ان کلمات سے اللھم ان ھولاء الارجاس یتوسلون الیک
بکلمۃ کفرھم ویدعون معک الھا آخر لا الہ الا انت ونحن نتوسل الیک بلا الہ الا انت وبحق محمد صلی اللہ علیہ والہ
وسلم الا انصرت ھذا الدین علی اعدائک الکافرین اور مسلمانون نے اس دعا پر آمین کہی پھر سبھون نے
یکبارگی حملہ سخت کیا اور اہل بصرے کو اس حملے سے یہ معلوم ہوا کہ گویا دیوار شہر پناہ کی گر گئی پس نہ ٹھہر سکے
وہ لوگ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور باقی رہگئی زمین مردون کی لاشون سے بھری ہوئی اور بعضون نے آنکے
دروازون شہر پناہ پر بعضون کو مار ڈالا پس جب وہ لوگ شہر مین پہونچ گئے اور برجون پر قرار پکڑا اور
بیرق اور صلیبان کو بلند کیا اور اپنے جاسوسون کو بھیجا تب ارادہ اس بات کا کیا کہ بادشاہ کو اس حال سے اطلاع دیوین
تاکہ وہ لوگ بھیجکر انکی کمک کرے عبد اللہ بن رافع نے روایت کی ہے کہ جب اہل بصریٰ شہر مین جاکر شہر پناہ کی دیوار وغیرہ

پھر جلد ہم لوگ اُنکے تعاقب سے ملے اور اپنے بعض ساتھیوں کو مفقود دیکھا ایس پایا ہے دس سو قیس آدمیوں کو ہم نے مقتول کر اکثر آدمیوں کے توم بہیلا اور رہبان سے تھے اور منجلہ رؤسا ہمارے لشکر کے مدبر بن حرملہ اور ربعی بن عامر اور مازن بن عوف اور سہل بن ناشط اور جابر بن مرارہ اور ربیع بن حامد اور عباد بن یاسر شہید ہوئے اور لوٹا مسلمانوں نے مال اسباب اہل بصری کا اور بار برداری خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے شہیدوں کو دفن کرا دیا انکو پھر جب ایک ربع حصہ رات کا گذرا تب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور معمر بن مسیار اور یاسر بن اشتر نخعی اور ایک سو سوار لیکر واسطے نگہبانی لشکر کے واسطے گشت کرنا شروع کیا اور یہ لوگ لشکر کے گرد گھوم رہے تھے کہ دفعتاً گھوڑے سوار دکھلے پھرتے ہوئے اور لوٹنے لگے پس ہوشیار اور خبردار ہوگئے مسلمان ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ ناگاہ ایک شخص آدمی کو دیکھا کہ وہ موٹا کپڑا اونٹ کا مثل کملی کے پہنے تھا پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اسکی طرف پیشقدمی کر کے چاہا کہ اسکو پکڑ لیویں پس اس شخص نے کہا کہ ٹھہرو اور توقف کرو کہ میں روماس حاکم بصری کا ہوں پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اسکو ساتھ لیکر خالد بن الولید کے پاس گئے پس خالد بن الولید نے اسکو پہچانا اور پہچانے روماس نے کہا کہ اے امیر لشکر مسلمانوں کے میری قوم نے مجھکو نکال دیا اور کہا کہ تو اپنے مکان میں ٹھہر ورنہ ہم تجھکو مار ڈالینگے پس میں اپنے مکان میں جا بیٹھا اور میرا مکان دیوار شہر پناہ سے ملا ہوا ہے پس جب تاریکی رات کی ہوئی میں نے غلاموں اور اولاد نے مدد سے میرے حکم کے شہر پناہ کو کھود کر ایک دروازہ اسمیں کھول دیا سو میں اسی راہ سے تمھارے پاس آیا ہوں پس میرے ساتھ بھیجو تم ان لوگوں کو اپنے ساتھیوں میں سے جنپر تمکو اعتماد ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہیگا تو وہ شہر پر قابض ہو جاوینگے پس خالد بن الولید نے یہ کلام سنکر سجدہ شکر اللہ تعالیٰ کا ادا کیا اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ جسپر تمکو اعتماد ہو انمیں سے ایک سو سوار لیکر روماس کے ساتھ جاویں اور ان سواروں پر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کیا مسرار بن الازور نے روایت کی ہے کہ میں بھی اس جماعت میں تھا جو شہر میں داخل ہوئی پس جب ہم روماس کے مکان پر پہنچے کھول دیا اسنے ہمارے واسطے اپنا خزانہ اور جدا کیا ہمارے واسطے ہتھیار اور کہا کہ لباس رومیوں کا پس لو پھر ہم نے لیا اور پہنے لباس انکا پھر بانٹ دیے گئے ہم چاروں کنارے شہر میں ہر کنارے پر پچیس سوار تھے اور حکم کیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اس امر کا کہ جسوقت تم ہماری تکبیر کی آواز سنو تم بھی تکبیر کہو پس ہم لوگ سب جا کے روانہ ہوئے ہوشیار ہوگئے ہم اپنی حالت پر واسطے حملہ کرنے کے توم پر واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بعد روانہ کرنے اپنے ساتھیوں کے شہر کے کناروں پر خود در رہ گئے منتظر ہو کر رہے اور روماس بھی مسلح اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو ایک تلوار اور ایک کلاہ دی جسکو عبد الرحمن نے اپنے لباس کے اوپر اور روماس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اس برج کی طرف چلا جمیں لرینا سح اپنے سر اہیان کے تھا پس جب دیکھا اسنے انکو پوچھا کہ تم کون ہو روماس نے کہا کہ میں طریق ہوں در بہان نے کہا کہ شاید تم اسلامی ہو تجکو کیا سبب ہے جو آیا

اور یہ ساتھی تیرا کون ہے رُوماس نے کہا کہ یہ میرے دوست ہیں تیری ملاقات کے مشتاق ہو کر آئے ہیں وریحان نے کہا کہ تجھی ہو
تجھے وہ کون ہیں رُوماس نے کہا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اور تیرے
پاس اسواسطے آئے ہیں کہ تیری روح کو دوزخ میں بھیجیں پس جب وریحان نے یہ کلام سُنا چاہا اُس نے کہ حملہ کرے مگر اُسکے
دل نے نامردی سے نہ مانا اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جلدی سے تلوار کا وار کیا اُسکے شانے پر مارا ایسی کہ گر پڑا وہ بیہوش
اور مُردہ ہو کر زمین پر راوی نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے آواز تکبیر بلند کی وقت مار ڈالنے وریحان کے
اور رُوماس نے بھی تکبیر کہی اور اصحاب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیر انکی سُنکر شہر کے کناروں سے تکبیرین
کہنے لگے اور جواب دیا انکی تکبیروں کا پتھروں اور پہاڑوں اور درختوں اور چڑیوں نے اور نیک لوگوں نے آبادیوں
سے اور کہا انھوں نے کہ اے معبود اور اے مالک ہمارے کیا خوش اور پاک ہے سُننا تیرے نام اور ذکر کا اور
شخص ہم میں سے تیری حقیقت شکر میں قیام کر سکتا ہے اور تحقیق سُنا ہمنے کلمۂ توحید کو اور دیکھا ہمنے تیرے
شکر کرنے والوں اور درگذاشت کرنے والوں کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب تکبیر کہی مسلمانوں نے اطراف بصری
سے رکھا انھوں نے تلوار کو رومیوں میں اور قتل کرنا شروع کیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیر سنکر
مع اپنے ساتھیوں کے شہر میں پہونچے پس جب دیکھا اہل بصری نے اپنے شہر کو کہ وہ فتح کر لیا گیا از روے غلبے کے تلوار
سے شور و غل مچایا سب مردوں اور عورتوں اور لڑکوں نے پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں رُوماس نے
کہا کہ امان طلب کرتے ہیں پس کہا خالد بن الولید نے کہ اُٹھا لو انکے اوپر سے تلوار کو پس اُٹھا لیگئی تلوار اور خالد بن الولید نے
انکو امان دی پس صبح کو اہل بصری یکجا ہوے اور خالد بن الولید سے کہا کہ اگر ہم تمسے مصالحہ کر لیتے تو نوبت اس حال کی
نہ آتی خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ٹلتا نہیں ہے پھر اہل بصری نے خالد بن الولید سے پوچھا کہ کس شخص نے راہ
بتلانے سے تمنے ہمارا شہر فتح کیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حیا سے نام رُوماس کا نہیں بتلایا پس رُوماس اُٹھ
کھڑا ہوا اور کہا کہ اے دشمنان خدا میں نے بلحاظ خوشنودی خدا اور بغرض جہاد کی راہ بتلائی اہل بصری نے کہا کہ کیا تو ہمارے
طریق پر نہیں ہے رُوماس نے کہا کہ امی میرے اللہ نہ کرے تو مجھکو ان لوگوں سے میں منکر صلیب اور اسکی پرستش کرنیوالوں کا ہوں میں نے
یہ کام واسطے رضامندی اللہ اور بنیت و غرض جہاد کرنے کے اختیار کیا ہے راضی ہوا میں اور کیا میں نے اللہ تعالیٰ کو پروردگار
اپنا اور اسلام کو دین اپنا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اپنا اور کعبہ کو قبلہ اپنا اور قرآن کو پیشوا اپنا اور مسلمانوں کو
بھائی اپنا یہ سنکر وہ لوگ رُوماس سے ناراض ہوے اور ارادہ بُرائی کا اسکے ساتھ کیا پس رُوماس نے خالد بن الولید سے کہا کہ
میں اس شہر میں ان لوگوں کے ساتھ نہ رہونگا اور جہاں کہیں تم جاؤگے میں بھی تمھارے ساتھ چلونگا اور جب کل ملک شام میں
تمھارا دخل ہو جائیگا پھر اپنے وطن کو آؤنگا کہ گھر کی الفت اور چاہ دل سب کو ہوتی ہے واقدی رحمہ اللہ نے معمر بن سالم بن نجبہ
مفرج سے روایت کی ہے کہ رُوماس کل لڑائیوں میں شام کی شریک ہو کر جہاد کرتا رہا جب تمام ملک شام فتح ہو گیا تب بموجب خواست

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں روماس کو بصریٰ کا
مقرر کیا اور روماس تھوڑے دن وہاں کی حکومت کرکے ایک مینا میں ذکر کر گیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان**
کیا ہے کہ پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جب استی ہوئے ہمراہی کو واسطے امانت روماس کے لشکر ورت کا لئے اور اسکا
مال اسباب خانگی روماس کے شہر سے مقرر کیا پس ان لوگوں نے امانت روماس کی کی کہ اسی حالت میں
لوگوں نے روماس کی زوجہ کو روماس سے لڑتے جھگڑتے دیکھا مسلمانوں نے کہا کہ تو کیا چاہتی ہے اس
کہا کہ میرا وسیلہ تمہارے لشکر کے سردار کے پاس ہوگا پس مسلمان اسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس لائے
اور اسنے نالش کی اور ایک شخص رومی واقف زبان عربی نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے اسکے مطلب کو
بیان کیا کہ یہ عورت اپنے شوہر روماس پر نالش ہے خالد بن الولید نے بواسطہ اس رومی کے عورت سے مطلب کا
پوچھا اسنے بواسطہ ترجمان کے بیان کیا کہ حال میرا یہ ہے کہ رات کو میں نے بحالت خواب ایک شخص نہایت خوبصورت
کو مثل ماہ شب چہاردہ کے دیکھا کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ شہر بصریٰ اور تمام ملک شام اور عراق اسی گروہ عرب کے
ہاتھ سے فتح ہوگا میں نے اس شخص سے پوچھا کہ آپ کون ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں پھر مجھکو انہوں نے اسلام کی دعوت فرمائی اور میں نے اسلام قبول کیا پھر مجھکو آپ نے
دو سورتیں قرآن مجید کی سکھائیں پس خالد بن الولید نے یہ کلام اسکا سنکر تعجب کیا اور بواسطہ ترجمان اس سے
کہا کہ وہ دو سورتیں پڑھے پس اسنے **سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد** پڑھکر سنائیں اور خالد بن الولید کے
ہاتھ پر اسنے اسلام کو تازہ کیا اور اپنے شوہر روماس سے کہا کہ یا تو میرا دین قبول کر یا مجھکو چھوڑ دے پس خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام اسکا سنکر ہنسے اور کہا سبحان من وفقہا پھر بواسطہ ترجمان کے اس عورت سے کہا کہ
تیرا شوہر تجھسے پہلے مسلمان ہو چکا ہے پس وہ عورت بہت خوش ہوئی پس خالد بن الولید نے اہل بصریٰ سے
جس مقدار پر چاہا مصالحہ کر لیا اور انکی خاطرداری کی اور ارادہ اس امر کا کیا کہ ایک شخص کو ایسا حاکم مقرر کریں
تاکہ وہ قوم اپنے مسلک پر سے کہتے رہیں پس باتفاق رائے انکے ایک شخص کو امیر حاکم کیا پھر ایک خط مسرعہ
بصریٰ بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لکھا اور اسمیں یہ بھی لکھا کہ میں بجانب دمشق کوچ کرتا ہوں
تم وہاں مجھسے آملو اور ایک خط شام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے اور عبارت سے لکھا

قد سرت الى الشام كما امرتني وقد فتح الله على يدي تدمر وارك وحوران وثنية وبصرى ويوم كتبت اليك هذا الكتاب

ارتحلت الى دمشق واسأل الله النصر والسلام عليك وعلى من معك من المسلمين ورحمة الله وبركاته اور یہ خط دو
ساتھی روانہ کرکے بجانب دمشق کی کوچ کیا اور ایک گاؤں میں جسکو ثنیہ کہتے ہیں پہونچکر توقف کیا اور اپنے لشکر کو جھنڈا
رایت العقاب بچھا کر دیا پس اس جگہ کا نام ثنیۃ العقاب رکھا گیا پھر وہاں سے بجانب غوطہ کوچ کیا اور ایک دن

پھر جاہیں کلوس نے اُنسے کہا کہ میں تمھاری حرمت سے زیادہ کرونگا اور تمھارے دشمنوں کو تمھارے شہر سے ہٹا دونگا لیکن یہ کام اس پر موقوف ہے کہ تم عزرائیل کو اپنے شہر سے نکال دو کہ میں اکیلا اس کام کو کیسے کر سکوں انھوں نے کہا کہ دشمن ہمارے سر پر چڑھے آتے ہیں پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم عزرائیل کو نکال دیں مگر ایسے وقت میں اگر دس سردار تم میں سے ہیں ہم لوگ انکی خواہش رکھتے ہیں اور ہم لشکرت آنکے اہل عرب سے مقابلہ کریں پس جب عزرائیل نے یہ حال سنا کہا کہ اسوقت اہل اس شہر کو محاصرہ کریں تب میں اور کلوس دونوں جدا جدا ایک دن آئیں لڑا دن لیں ہم دونوں میں سے جو شخص کہ لڑکا وے وہی حاکم اس شہر کا قرار پاوے اہل دمشق نے اس کے کو پسند کیا اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے اور اس گفتگو سے عداوت قلبی باہم کلوس و عزرائیل کے ہو گئی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ رومی ہر روز باب جابیہ دمشق سے نکلکر واسطے دریافت آنے ابو عبیدہ بن الجراح کے ایک فرسخ تک جایا کرتے تھے یہاں تک کہ لشکر امیر خالد بن الولید جانب ثنیہ سے جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہے رافع بن مسلم نے **روایت** کی ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مقام دیر غوطہ آکر اُتر سکے تھے کہ دفعتہ اُنھوں نے فوج دمشق کو اپنی جانب شتل ٹڈیوں کے آتے دیکھا پس اُسکو دیکھکر خالد بن الولید نے میں لی زرہ مسیلمہ کذاب کی اور باندھا اپنی کمر کو اپنے عمامے سے اور گلے میں لٹکا لیا اسکے کنارے کو اور مسلمانوں کو آواز دی اور کہا کہ یہ لشکر دشمن کا سوار دن اور پیدلوں سے آپہونچا ہے تو تم انکو جانے پاؤ ایک مرد و تم خدا کے دین کو مدد دیگا اللہ تعالی تمکو اور ہو تم مصداق کس آیت کے ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ الی آخر الآیۃ اور جان لو تم اس بات کو کہ مسلمان بھائی تمھارے جانی ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ ہیں وہ تمھارے پاس بھیج گئے ہیں پس مسلمان یہ کلام نصیحت انجام خالد بن الولید کا سنکر جلدی سے مسلح اور سوار ہوکر سامنے دشمن کے متوجہ ہوئے یہ حال دیکھکر ٹھہر گیا لشکر رومیوں کا سامنے لشکر مسلمانوں کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کی ترتیب واسطے لڑائی کے اسطرح کی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی کو میمنہ اور مسیب بن نجبۃ الفزاری کو میسرہ اور درمیان اور دمین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو اور بائیں بازو میں عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساقہ پر سالم بن نوفل کو مقرر کیا اور خود مع اپنے ساتھیوں کے بیچ میں ٹھہرے اور جب یہ امر کر چکے ضرار بن الازور سے کہا کہ اختیار کرو تم راہ اپنے باپ اور قوم کی اس معاملے میں اور مدد دو تم اللہ کے دین کو کہ مدد دیگا اللہ تعالی تمکو ڈال دو تم اپنا سینہ لیکے حملے سے اور معرکے میں لاؤ ان کے لشکر کو اپنی شجاعت سے پس نکلے ضرار بن الازور مسلمانوں کے لشکر سے اس حیثیت سے کہ کھینچے ہوئے اسکے سیلے اور تھا انکے سر پر پڑا نا عمامہ اور انکی سواری میں ایک گھوڑا دو اسپہ عربی تھی مگر دوڑ ہوا لیکے آگے چلتی تھی اور حملہ کیا رومیوں کے لشکر اور بیچ میں ڈالا انکی صفوں کو اور اس حملے میں چار سو سوار رومی کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا پیدلوں اور انمیں سے بہتیروں کو مار ڈالا اور اگر رومی تیر اور پتھر چلاتے تو ضرار انکے مقابلے سے نہ پھرتے پس جب واپس آئے ضرار بن الازور اپنے لشکر میں خالد بن الولید اور مسلمانوں نے انکا شکریہ ادا کیا پھر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ بار رومیوں کے لشکر پر سے نکلے

پس خالد بن الولید نے اسنے کہا کہ اے بیٹے صدیق کی رب ذوالجلال تمہ دشمنوں پر تیرے حملے سے اور پریشان کرو مسلمین اور تمکی
اللہ تعالی تم مین برکت عطا فرماوے پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے بھی مثل ضرار کے حملہ اور قتل کفار کرکے معاودت کی پھر
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خود حملہ کیا اور طریقہ اپنی نیزہ بازی اور شجاعت رومیونکو دکھلایا اور انکو تعجب مین ڈالا
پس جب کلوص سردار رومیون نے خالد بن الولید کو اس طرح پر دیکھا قرینے سی اسنے جانا کہ مسلمانون کے لشکر کے سردار یہی ہین اور
سمجھا کہ خالد بن الولید میرا ساز وسامان سرداری کا دیکھکر میرے ہی اوپر قصد حملے کا رکھتے ہین پس یہ سوچکر پیچھے کو ہٹا
اور خالد بن الولید نے اسپر حملہ کیا اور سرداران رومی نے خالد بن الولید کو ڈراٹا اور اوپر تیر اندازی شروع کی مگر خالد
بن الولید نے کچھ التفات نکیا اور گھوڑا انکا صف دشمنون مین بجلی کیطرح چمکتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حملہ
مین دس آدمیونکو رومیون سے مار ڈالا پھر پلٹکر میدان جنگ مین آئے اور پہلی دفعہ سے زیادہ ڈھنگ لڑائی کے رومیون کو
دکھلائے اور لشکر رومیون سے اپنے مقابلے کے لیے لڑنے والے کو طلب کیا لیکن کوئی انمین کا لشکر سے نکلا پس خالد بن الولید
نے کہا کہ مجھ اکیلے کے مقابلے مین تم دو سوار یا چار سوار بلکہ دس تک آکر لڑو مگر کسی نے جواب اسکا نہ دیا پس خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خرابی ہو تمکو مین تو اس جگہ اکیلا ہون اور حال یہ ہی کہ لڑائی مین میرے لشکر کا ہر ایک آدمی میرے برابر ہے
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید کی اس گفتگو کو بعض رومی سمجھے اور بعض نہین سمجھے کہ اسی
حالت مین عزرائیل نے کلوص سے کہا کہ بادشاہ نے تجکو لشکر کا سردار مقرر کرکے اہل عرب سے لڑنے کو بھیجا ہے پس بچانا
شہر اور رعیت کا تیرے ذمے ہی کلوص نے جواب دیا کہ تو مجھ سے زیادہ اس کام کا مستحق ہے کس واسطے کہ تو پہلے سی اس شہر مین
ہی اور تو نے جانا اور گمان کیا ہی اس امر کا کہ تو بدون حکم ہرقل کے اس شہر سے نہین نکل سکتا ہی پس کیا سبب ہے
کہ نہین نکلتا ہی تو عرب کے مقابلے کو عزرائیل نے کہا کہ میری اور تیری یہ شرط ہو چکی ہی کہ ایکدن مین لڑون اور ایکدن تو
پس آج تو مقابلہ کر کل مین لڑونگا پس کلوص نے کہا کہ تو مجھ سے پہلے اس شہر مین ہے اور مین تجھسے یہ درخواست کرتا ہون
کہ آج تو ہی لڑ کل مین لڑونگا پس گفتگو انکی طول کو پہونچی تا اینکہ لوگون نے یہ تجویز کیا کہ دونونکے نام قرعہ ڈالا جاے جس شخص کے
نام قرعہ نکلے وہ آج مسلمانون سے مقابلہ کرے کلوص نے کہا ایسا نہ چاہیے بلکہ مناسب ہے کہ ہم سب ملکر حملہ کرین کہ اسمین ہیبت
کی صورت بنی رہیگی عزرائیل نے کہا کہ مجکو اس بات سے کچھ مطلب نہین **راوی** نے کہا ہی کہ کلوص کو اس بات کا خوف
پیدا ہوا کہ اگر بادشاہ کو اس قیل وقال سے اطلاع ہوگی تو اسکو اپنی مصاحبت سے نکال دیگا اور مار ڈالیگا یہ سوچ کر
قرعہ اندازی پر راضی ہوا سو قرعہ کلوص کے نام نکلا پس عزرائیل نے اس سے کہا کہ نکل تو واسطے مقابلے کے اور ظاہر کر اپنی
شجاعت کو جیسا امیر لشکر مسلمانون نے کیا اور مین کل واسطے مقابلے کے نکلونگا اور دونون فریق دیکھینگے کہ ہم دونون مین
سے کون زیادہ شہسوار اور بہادر ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اس قرارداد کے کلوص مسلح
ہو کر گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ہمت تمھاری میرے ساتھ متعلق رہے

ف کلوص کا واسطے مقابلہ خالد بن الولید کے نکلنا

پس اگر تم مقابلے میں میری جانب سے کچھ کمی اور عجز دیکھو تو حملہ کرنے کا بھیا اُوساقیوس نے کہا کہ یہ بات تو ہماری اور
اُن کی ہے اسکو ملاح سمجھ ہے پھر کلوص نے کہا کہ یہ شخص جسکے مقابلے کو میں جاتا ہوں عربی ہے اور اسکی زبان میری
زبان کے خلاف ہے اور میں اُس شخص سے بات چیت کیا چاہتا ہوں اور اپنا مطلب کرنا آدمی کے واسطے ایک ترجمان
عربی میں ایک شخص کو چاہتا ہوں کہ میرے اور اُسکے بیچ میں واسطۂ گفتگو ہو پس ایک شخص نصرانی جسکا نام جرجیس
اور دوست دار مسیح تھا کلوص کے ساتھ ہوا اور کہا کہ میں مترجم گفتگو کا ہونگا کلوص نے اس سے کہا کہ یقین
جان تو اس بات کو کہ یہ شخص بڑا جابر ہے اہل عرب سے اور اسکے مقابلے میں اگر تو مجھکو شکست دیکھتا تو میری امداد
کرنا کہ اُسکے عوض میں میں تجھکو انعام بسیار روز دیر کرونگا اور راس میری گفتگو کو پوشیدہ رکھنا پس جب جاتا
ہوں مقابلہ کرنے کو اور قریب دیکر پھیر آتا ہوں اور قریب ہے کہ کل کے دن بھر رائیل نکلنے کو نکلیگا پس مارا گیا
عار و مجھکو جانت اور دوست لیگی اسکی تیری ہے جرجیس نے کہا کہ میں تیرے کو سمجھاتا ہوں بات چیت میں تیری
امانت اور دشمن کے ساتھ فریب کر دونگا جہانتک ممکن ہوگا پس اگر یہ امر تجھکو منظور نہیں ہے تو اپنے دل سے مشورہ کر
کلوص نے کہا افسوس ہے تو یہ چاہتا ہے کہ مجھکو دشمن کے حوالے کر دے جرجیس نے کہا کہ تیرا دل یہ چاہتا ہے کہ تیرے
ساتھ دین اور تیری رضامندی میں میں مار ڈالا جاؤں پس جب میں مارا گیا تو تیرا انعام اور احسان میرے کس
کام آویگا پھر کلوص چلکر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے قریب آیا اور مسلمانوں نے دونوں کی طرف دیکھا اور ارادہ
بنی تمیم والسلامی نے کیا کہ بڑھکر کلوص پر حملہ کریں پس خالد بن الولید نے اُنکو روکا اور کہا کہ تم اپنی جگہ پر موجود
رہو اور دیکھو یہ میرا کام ہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب کلوص اور جرجیس خالد بن الولید کے
نزدیک آئے کلوص نے جرجیس سے کہا کہ تو اُن سے استفسار کر کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو اور ہمارے دبدبے اور
کثرت فوج سے اُنکو ڈرا اور دریافت کر کہ اُنکا ارادہ کیا ہے پس جرجیس قریب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے آیا
اور کہا کہ اے اعرابی میں تجھسے ایک مثال بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری تمہاری مثال ایک شخص کی مثل ہے
کہ اسکے پاس کچھ بکریاں تھیں اور اُسے چرانے کے واسطے چرواہے کو سپرد کیا اور چرواہا بڑا ڈرنے والا تھا اور جانور
درندے کے مقابلے کی جرأت بہت کم رکھتا تھا پس ایک درندہ جانور ہر روز آکر ایک بکری کو اٹھا لیجاتا یہانتک
کہ بکریاں کم ہوگئیں اور وہ درندہ جانور اس امر کا عادی ہوگیا تھا اس وجہ سے کہ کوئی روکنے والا نہ پاتا تھا پس
جب بکریوں کے مالک نے یہ حال دیکھا معلوم کیا اُسنے اس بات کو یہ امر چرواہے کی سستی اور غفلت سے ہے
پس مالک نے ایک شخص مضبوط کو بکری چرانے پر مقرر کیا پس وہ شخص رات بھر بکریوں کے گرد پھرتا تھا
کہ اسی حالت میں وہ جانور درندہ اپنی عادت کے موافق آیا اُس نگہبان نے حملہ کرکے برچھی سے جو اُسکے
ہاتھ میں تھی اُس جانور کو مار ڈالا پھر بعد اُسکے کوئی درندہ جانور بکریوں کے قریب نہیں آتا تھا پس ایسا ہی

حال ہمارا ہے کہ ہمنے تمھارے معاملے مین سستی کی اس وجہ سے کہ تم لوگ ہمارے نزدیک ایک گروہ ضعیف بھوکے ننگے محتاج تھے اور غذا تمھاری پینا اور جو اور روغن زیت وغیرہ تھی پس جب تم ہمارے شہرون مین آئے اور ہماری غذائین کھائین تب شیر ہوگئے پھر پس پہونچے تم جہانتک پہونچے اور کیا تمنے جو کیا اور اب بادشاہ نے تمھارے مقابلے کے واسطے ایسے شخص کو بھیجا ہے کہ وہ آدمیون مین نہین شمار کیا جاتا ہے اور نہین پروا رکھتا ہے بہادرون کی اور وہ یہی شخص ہے جو میری جانب مین موجود ہے پس ڈرو تم اس سے اسبات کو نہ پہونچے تمکو اس سے وہ چیز کہ پہونچی اس مضبوط نگہبان بکر یون کے شیر کو اور اس شخص نے مجھسے یہ کہا ہے کہ مین ملاطفت و مہربانی تمسے بات چیت کرون پس بیان کرو تم کہ ہمسے کیا چاہتے ہو اور کیا مانگتے ہو کسواسطے کہ ایسے دریا مین تم لوگ در آئے ہو کہ جو شخص اسمین در آتا ہے اسکی لہرون مین ڈوب جاتا ہے اور جو پانی اسکا پیتا ہے اسکے حلق مین وہ پانی پھنس جاتا ہے پس اگر تم مسلمانونکے لشکر کے سردار ہو تو اپنے دل اور مسلمانون سے اس امر مین گفتگو اور مشورہ کرو پیشتر اس سے کہ حملہ کرے یہ شیر تمپر اور پھاڑ ڈالے تمکو اپنے چنگل سے پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ کلام جرجیس کا اور فصاحت بیانی اسکی سنی کہا کہ اے دشمن خدا ہمارے واسطے تو تشلیس بیان کرتا ہے قسم ہے خدا کی کہ نہین سمجھتے ہین ہم تمکو اپنے نزدیک لڑائی مین مگر مثل شکاری اور ان چڑیون کے جو اسکے جال مین پھنسی ہون اور وہ شکاری پکڑ لیتا ہے دائین اور بائین سب کو اور نہین گھبراتا ہے انکی کثرت سے پکڑ لینے مین اور جو تونے ہمارے شہر اور وہان کی قحط سالی کا ذکر کیا سو ایسا ہی ہے جیسا کہ تونے بیان کیا لیکن اللہ تعالے نے ہمکو اس سے بہتر عنایت کیا ہے اور جو کے عوض مین گیہون اور فواکہ اور روغن اور شہد ہمکو عطا فرمایا ہے اور یہ ملک ہماری زمین ہے کہ ہمارے پروردگار نے اسکو ہمارے واسطے پسند کیا ہے اور اسکا وعدہ بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کیا تھا اور جو تو ہمارے قصد اور ارادے کا حال پوچھتا ہے سو ہم تین باتین چاہتے ہین یا اسلام قبول کرو یا جزیہ دو یا لڑو حتی یحکم اللہ بحکمہ و ہو خیر الحاکمین اور جو تونے عظمت اور بڑائی اس شخص بد کی بیان کی سو وہ ہماری نگاہ مین سب تھوڑون کا تھوڑا ہے پس اگر وہ بادشاہ کا کارندہ ہے تو ہم دین اسلام کے کارندے ہین اور ہم حاکم تدمر اور ارکہ اور حوران اور سخنہ اور بصری کے ہین اور نام میرا خالد بن الولید ہے پس جرجیس یہ کلام خالد بن الولید کا سنکر پیچھے کو ہٹا اور خوف سے رنگ اسکا بدل گیا کلوس نے یہ حال اسکا دیکھکر کہا کہ پہلے تو مین نے تجکو اس معاملے مین ایسا دیکھا تھا جیسا شیر حملہ کرتا ہے اب کیا سبب ہے کہ تجکو گھبرایا اور پیچھے پھرتا دیکھتا ہون جرجیس نے کہا قسم ہے اپنے دین کی مجکو کہ مین اس شخص کو دیاتی آدمیون سے سمجھتا تھا اور مین نہین جانتا تھا کہ یہ شخص مثل مینڈھے سینگ مارنے والے کے ہیگا اور یہ شہسوار اور رسوا کنندہ لوگونکا ہے یہ سردار اس قوم کا ہے

جیسے زمین کو حرکت ہو گیا ہے پس تو اُسکی طرف متوجہ ہو اور اپنی شجاعت ظاہر کر پس جب کلوص نے یہ کہکر خالد
بن الولید کو شناخت کیا اور کہنے لگا کہ اے امیر یہ شخص شامل اُس رحمت کے ہے جو آسمان سے ملتی ہے اور کہا کہ اے
امیر میں درخواست کرتا ہوں کہ لڑائی کو کل صبح پر ملتوی رکھیں جرجیس نے کہا کہ میں درخواست تو کرونگا لیکن میں
گمان نہیں کرتا ہوں کہ وہ اس درخواست کو منظور کریں پھر جرجیس نے خالد بن الولید کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ
اے سردار اپنی قوم کے میرا ساتھی تجھ سے یہ درخواست رکھتا اور کہتا ہے کہ وہ پلٹ جاوے اپنی قوم کے پاس
اور جرجیس امیر کہ تم چاہو ہو اُس بارہ میں اپنی قوم سے مشورہ کرے خالد بن الولید نے کہا کہ تو مجھ سے فریب
کرتا ہے حالانکہ میں جرجیس کی حول اور تمہارا حیلہ بہت دور ہے پھر تانا خالد بن الولید نے اپنے نیزہ کو
جرجیس کی طرف پس جرجیس نے جب نیزے کو دیکھا خوف سے رنگ اسکی زرد ہو گیا اور پیچھے کو بھاگا پھر خالد
بن الولید نے کلوص کو مقابلے کے واسطے طلب کیا اور حملہ کیا اُس پر تا قریب لشکر روم کے یہاں تک کہ بھگا
دیا اُسکو پس جب کلوص نے یہ حال دیکھا آمادہ بجنگ ہو کر خالد بن الولید پر حملہ آور ہوا اور انکی لڑائی میں مصروف ہوا اور
دونوں نے آپس میں ایسی نیزہ بازی کی کہ گرمی اُسکی چنگاری آگ سے زیادہ تھی پھر کلوص نے حملات خالد
بن الولید سے کنارہ کشی چاہی پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر اپنے گھوڑے کو اُسکے گھوڑے سے نزدیک
کیا اور بسبب قرب کے اُسکے نیزے کو بیکار کر دیا اور اپنے چھوٹے نیزہ کو دائیں جانب سے بائیں طرف پھیر کر
اُسکے حلق میں مارا اور پڑھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کھینچ لیا اسکو اپنے ہاتھ سے اور جدا کر لیا
اُسکو زین سے پس مسلمانوں نے یہ کام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا دیکھکر آواز تکبیر کی بلند کی اور سردار
اور دلیر لوگ مسلمانوں کے خالد بن الولید کے پاس پہونچے پس حوالہ کیا خالد بن الولید نے کلوص کو مسلمانوں
کے اور کہا کہ مضبوط باندھو تم مشکیں اسکی اور وہ اُسی حالت میں بڑبڑاتا تھا پس بلایا مسلمانوں نے
روماس حاکم بصریٰ کو اور پوچھا روماس سے کہ یہ شخص کیا کہتا ہے روماس نے کہا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ تم
میری مشکیں نہ باندھو میں تو اس بات کو قبول کرتا ہوں جو تمہارے سردار نے کہا تھا آیا تم جزیہ اور مال مجھ
سے نہیں مانگتے ہو سو میں اقرار کرتا ہوں کہ جسقدر مال مجھ سے طلب کروگے میں دونگا پس مسلمانوں نے خالد بن الولید کو
اس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مضبوط باندھو اسکو کہ میں اسکو سردار قوم کا گمان کرتا ہوں پھر
خالد بن الولید نے گھوڑے سے اُتر کر ایک شہری پر سوار ہو کر جو حاکم تدمر نے اُنکو بطور تحفے کے بھیجا تھا اور ارادہ
حملے کا رومیوں پر کیا پس ضرار بن الازور نے اُنسے کہا کہ تم اس روز سرداری کی لڑائی میں محنت اُٹھا چکے ہو
اسلئے مجھکو اجازت دو کہ میں تمہاری طرف سے حملہ کروں تا وقتیکہ تم آرام حاصل کرو خالد بن الولید نے کہا کہ راحت و آرام
نہیں ہے مگر عالم آخرت میں اور جو آج محنت اور مشقت کریگا وہ کل راحت حاصل کریگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمھا

اور غیبت کیا اور یہ کہکر تو چپ ہو رہا پس بیٹی کو روم نے جو کہا کہ خالد بن الولید سے کہا کہ شرف تھا پیغمبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کہ بات آؤ کہ مین تمسے کچھ باتین کرون پس مسلمانون نے آواز بلند خالد بن الولید سے کہا کہ یہ بطریق بلاتا ہے
تمکو پھر تو اسکے پاس خالد بن الولید آئے اور رومی سے پوچھا کہ یہ شخص کیا کہتا ہے پس رومی نے اس سے
ایک ساعت باتین کین اور خالد بن الولید سے کہا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ مین مصاحب بادشاہ ہون اور بادشاہ
نے پانچہزار سوار میرے ساتھ کرکے تمہارے مقابلہ کو بھیجا تھا اور میرے اور عزرائیل حاکم دمشق کے
بیچ مین جھگڑا ہوا اور ایسی ایسی باتین واقع ہوئین اور تمنے مجھکو پکڑ لیا پس مین تمکو تمہارے دین کی قسم دلاتا ہون
کہ اگر عزرائیل تمہارے مقابلے مین آوے تو اسکو باقی نہ چھوڑنا اور اگر مقابلے کو نہ نکلے تم خود استدعا کرکے اسکو
مقابلہ کو بلانا اور اسکو مار ڈالنا کہ وہ سردار قوم کا ہے پس جب اسکو تم مار ڈالوگے تو دمشق کے مالک ہو جاؤ
پس آیا تم یہ امر کروگے پس خالد بن الولید نے رومی سے کہا کہ اس سے کہدو کہ مین تو کسی مشرک اور اس شخص کو
جو اللہ تعالی کے واسطے بیٹا قرار دیتا ہے باقی نہ چھوڑونگا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اشعار رجز کو پڑھتے
ہوے حملہ کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے جب جرجیس لنغراق خالد بن الولید کے خوف سے بھاگ کر
کانپتا ہوا اپنی قوم مین پہونچا اسکی قوم نے کہا کہ تیرے پیچھے کیا معاملہ ہے جرجیس نے کہا کہ میرے پیچھے
موت ہے جس سے لڑائی ممکن نہین ہے اور وہ شیر ہے جسکا مقابلہ نہین ہو سکتا ہے اور سردار مسلمانون کا کہ
اور وہ بذات خود ہمارے مارنے کو آیا ہے وہ طلب کریگا ہمکو جہان تک اور جہان کہین ہم جاوینگے اور قتل کریگا ہمارے
قتل مین اور مین بڑی محنت سے اپنی جان بچا کر بھاگ آیا ہون پس مناسب ہے کہ جبتک نہ آوینگے وہ سب ملکر ہمپر حملہ کرین
تم آپس مین صلاح کرلو پس رومیون نے کہا خرابی اور سختی ہو تجھکو کیا بھاگ آنا تیرے واسطے کافی نہوا جو اسکے سوا
تو ہمارے دلون مین رعب اور دہشت ڈالتا ہے اور چاہتا ہے کہ جرجیس کو مار ڈالین پھر رومیون نے اسی حالت مین کہ کلوص کو
خالد بن الولید نے پکڑ لیا تھا عزرائیل سے متفق ہو کر کہا کہ کلوص مصاحب بادشاہ کا تو قید ہو گیا اور اسنے لڑنے مین
کمی نہین کی اور تیرے اور اسکے بیچ مین یہ شرط ہو چکی تھی کہ ایکدن وہ مسلمانون سے لڑے اور ایکدن تو پس اب تو مقابلے
کیلئے ورسے نکل اور اس بزدلی کو قتل کر عزرائیل نے کہا کہ جان لو تم اس بات کو کہ اگر خالد بن الولید مارے جاوینگے تو
انکی جگہ پر اور کوئی شخص اہل عرب سے قائم مقام ہو جاویگا اور جو مین مارا جاؤنگا تو تم لوگ مثل بکریون کے بدون چرواہے
کے رہ جاؤگے پس میری رائے یہ ہے کہ ہم تم سب کے سب بالاتفاق حملہ کرین رومیون نے کہا کہ ایسا کبھی نہ کرنا چاہیے کہ
اس صورت مین بہت لوگ مارے جاوینگے اور بہت عورتین رانڈین ہو جاوینگی پس یہ گفتگو آپس مین ہو رہی تھی کہ کلوص کے
ساتھی لوگ اسی مقام پر آئے اور چلا کر عزرائیل سے کہا کہ تو ہمارے مالک سے بڑھکر بادشاہ کے نزدیک عزیز نہین ہے
اور تیرے اور کلوص کے درمیان مین شرط ہو گئی تھی سو کلوص نے تو اسپر عمل کیا اور گرفتار ہو گیا پس تو بھی حملہ کر ورنہ ہم تجھسے لڑینگے

تو عزرائیل نے کہا کہ تو یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہاری اس مردی سے ڈر گیا ہوں سو ایسا نہیں ہے اسمیں اور لڑے کو جاتا ہوں
اور دو ... لوگ دیکھ رہے تھے کہ ہم دونوں کون شخص بڑا شہسوار اور شجاعت قدم اور بہادر ہے پھر عزرائیل
... پیار ... پر تامل کر ... اور سوار ہو وقت لڑائی کے تماشا ... ہوا اور خالد بن الولید
مقابلے کو نکلا پس قریب آنکے آکر کہا کہ اے مرد عربی میرے نزدیک آؤ کہ میں تجھ سے کچھ سوال کروں اور عزرائیل زبان
عربی جانتا تھا پس خالد بن الولید یہ کلام اسکا سنکر غصے میں آئے اور کہا کہ اے دشمن خدا تو ہی میرے نزدیک آ کہ
قدموں میں تیرے سر کو ... یہ کہکر خالد بن الولید نے ارادہ حملے کا اسپر کیا اسنے کہا کہ میں تمہارے نزدیک آتا ہوں
پس خالد بن الولید نے جانا کہ یہ شخص ڈر گیا ہے پس توقف کیا حملہ کرنے سے تا ایکہ عزرائیل نزدیک آیا اور کہا کہ
اے مرد عربی کس چیز نے تمکو اس بات کا آمادہ کیا ہے کہ اپنی قوم کے ہوتے ہوئے تم یہ بات جو حملہ کرو پس اگر تم لڑو گے
تو تمہارے ساتھی قتل کریں گے ... اور پروا ہے کے رہ جاؤ گے خالد بن الولید نے کہا کہ اے دشمن خدا تو نے دیکھا
حال ... میرے ساتھیوں کا کہ انہوں نے تیری قوم کے ساتھ کیا جو کچھ کیا اور اگر میں ان دونوں کو ...
حال پر چھوڑ دیتا تو خدا کی مدد سے تیرے ساتھیوں کو چیر پھاڑ ڈالتے اور میرے ساتھی ایسے لوگ ہیں کہ موت کو
غنیمت جانتے ہیں اور زندگی کو عذاب سمجھتے ہیں پھر خالد بن الولید نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے عزرائیل نے کہا کہ میں
شہسوار روم کا ہوں اور میں ہٹانے والا لشکر ترک ... کا ہوں خالد بن الولید نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اسنے کہا
میں ملک الموت کا ہمنام ہوں اور میرا نام عزرائیل ہے پس خالد بن الولید یہ کلام اسکا سنکر ہنسے اور کہا کہ اے دشمن خدا جسکے
نام پر تیرا نام رکھا گیا ہے وہ تیرا مشتاق ہے اس کو حق ہے کہ تجکو دوزخ کو پہونچا دیوے پھر عزرائیل نے پوچھا کہ کلوس کے ساتھ تم نے
کیا معاملہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ سامنے مشکیں بندھا ہوا بیٹھا ہے عزرائیل نے کہا کہ اسکو مار کیوں نہ ڈالا کہ وہ
اس قوم سے ہے خالد بن الولید نے کہا کہ میں نے اسوجہ سے اسکو قتل نہیں کیا کہ میں تم دونوں کو ساتھ مار ڈالوں گا عزرائیل
نے کہا کیا یہ بات تم کر سکتے ہو کہ ... ہزار مثقال سونا اور دس کپڑے ریشمی اور ... گھوڑے مجھ سے لو اور کلوس کو چھوڑ دو
اور اسکا سر مجکو دو خالد بن الولید نے کہا کہ یہ مال تو کلوس کا عوض جان ہوگا تو اپنے مارے جانیکا عوض کیا دیگا پس
عزرائیل غصے میں آکر کہنے لگا کہ مجھے تم کیا کر سکتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ میں سر تیرا اڑا لیونگا ... مالک
تو خوار اور ذلیل ہوگا عزرائیل نے کہا کہ اے مرد عربی جبتک کہ ہم تمہاری تعظیم اور بزرگی کرتے ہیں تم ہماری
اہانت اور تذلیل ... ہمارے ساتھ ... درازی کرتے ہو پس بچاؤ تم اپنے تئیں کہ میں تمہارا قاتل ہوں لیکن جب
خالد بن الولید نے یہ کلام سنا مثل شعلہ آگ کے عزرائیل پر حملہ کیا پس عزرائیل بھی اپنے کو بچاتا ہوا اسکے مقابلے میں
اور دیر تک دونوں ایک دوسرے کے گرد گھومے اور عزرائیل کی ... اور شجاعت ملک شام میں ...
اسنے خالد بن الولید نے کہا کہ میں تسلیم ... یہ بات کہتا ہوں کہ اگر میں چاہوں تو تجھ پر غالب ہو سکتا ہوں مگر ...

تجھ سے دیتا ہون اسواسطے کہ تنبلہ شفقت اور مہربانی کے تمھارے اور تمھارے ساتھیون کے حال پر مین ارادہ صلح کا
رکھتا ہون سو تم میری قید مین آجاؤ تاکہ لوگ معلوم کرین کہ تم میرے قیدی ہو پھر بعد اسکے اس شرط پر رہا کر دونگا
کہ تم یہان سے کوچ کر جاؤ اور جن شہرون پر تمنے قبضہ کیا ہے وہ ہمکو سپرد کرو پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام عزرائیل کا
سنا کہا کہ ای دشمن خدا تو ہم لوگون کے ساتھ ایسی امید اور طمع رکھتا ہے حالانکہ یہ گروہ مسلمانون کا جنھون نے تدمر اور ارکہ اور
حوران اور بصری فتح کیا ہے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی جانون کو عوض بہشت کے اللہ تعالی کے ہاتھ بیچا ہے اور عالم آخرت کو
اس عالم پر اختیار کیا ہے اور قریب ہے تجھکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم مین کون اپنے نزدیک والے پر غالب اور مالک ہو جاتا ہے پھر خالد
بن الولید نے اپنی شجاعت اور بہادری اور بہت ہوشیاری سے گھاتین لڑائی کی اسکو دکھائین پس عزرائیل اپنی گفتگو سے شرمندہ
ہوا اور کہا کہ ای برادر عربی تم تو یہ باتین مزاح کی کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مزاح میرا تلوار مارنا ہے بغرض حصول
خوشنودی خدا کے پس بچا تو اپنے تئین پھر خالد بن الولید نے بڑھکر اسپر تلوار کا وار کیا مگر تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور کچھ
بھی نہ کاٹا اور پڑ رہ گیا اور دشمن خدا کا دبدبہ خالد بن الولید سے اور اندوہگین ہوا دل اسکا اور جانا اسنے کہ مین انکے مقابلے
اور ان تک پہنچنے کی قدرت نہین رکھتا ہون پس پیٹھ پھیر کر بھاگا اور خالد بن الولید نے انکا پیچھا کیا عامر سے
بیان کیا ہے کہ مین فوج قلب مین تھا اور مین خالد بن الولید اور عزرائیل کے معاملے کو دیکھتا تھا پس جب بھاگا
دشمن خدا کا پیچھا کیا اسکا خالد بن الولید نے لیکن اس سبب سے کہ عزرائیل کا گھوڑا خالد بن الولید کے گھوڑے سے
تیز رو تھا خالد بن الولید اس تک نہ پہونچ سکے پس جب عزرائیل نے دیکھا کہ وہ پیچھا کرنے سے رک رہے ہین براہ طمع
اپنے دل مین سوچا کہ یہ مجھسے ڈر گئے ہین پس کیا وجہ ہے کہ مین انکو گرفتار نہ کرون اور ٹھہر جاؤن یہان تک کہ وہ
مجھسے آملین پیش باندھ کہ مسیح مجکو انپر غالب اور میری اعانت کرین پس یہ منصوبہ کرکے وہ ٹھہر گیا تا اینکہ خالد بن الولید
قریب اسکے پہونچے اور گھوڑا انکا تھک گیا اور پسینے مین تر ہو گیا تھا پس عزرائیل نے چلا کر کہا کہ تمھارا گمان یہ ہے
کہ مین خوف سے بھاگتا ہون سو ایسا نہین ہے بلکہ مین نے یہ چاہا کہ تمکو تمھارے لشکر سے دور لا کر پکڑ لون خالد بن الولید نے کہا
کہ اسکا تو علم اللہ کو ہے اسنے کہا کہ اے برادر عربی اپنی جان پر رحم کرو اور خصوصیت بڑھاپے سے اپنی جان کو نہ کھوؤ
اور اپنے تئین میرے سپرد کرو اور اگر اپنی موت کی خواہان ہو تو مین اسکو تمھارے پاس پہونچا ہی دیتا ہون مین نکالنے والا
جانون کا ہون اور مین عزرائیل ملک الموت ہون پس خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے اسوجہ سے طمع کی کہ میرا گھوڑا
تھک گیا پس اگر تو بھاگ نجائیگا تو مین پیدل ہو کر تجھکو مار ڈالونگا پھر اتر ہی خالد بن الولید گھوڑے سے اور تلوار نکالکر مثل
حملہ آور شیر کے اسکی طرف قدم بڑھایا پس جب عزرائیل نے خالد بن الولید کو پا پیادہ دیکھا زیادہ ہوئی طمع اسکی اور مثل گرد حصر کے
انکے گرد منڈل باندھا اور بڑھکر چاہا کہ انپر تلوار کا وار کرے پس خالد بن الولید اسکی طرف پھرے اور غافل کیا اور للکارا اسکو اور
ایک ضرب تو ہی مار کر اسکے گھوڑے کی کونچین کاٹ ڈالین اور وہ گھوڑے سے گر پڑا اور اپنے لشکر کی طرف بھاگا اور خالد بن الولید

اسکا پیچھا کیا اور کہا کہ اے دشمن خدا تیرے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہے دو تحمیر ... میں تیری جان لینے کے واسطے
آیا ہوں پہر آمادہ ہوا تو پھر خالد بن الولید نے اسپر شدت کرکے زمین سے ہاتھ سے اوٹھا لیا اور چاہا کہ مار ڈالیں اسکو پھر
رہنے دیا اسکو خالد بن الولید کے ہاتھ میں دیکھا اسکی رہائی کے واسطے قصد ملنے کا کیا کہ اسی حالت میں لشکر اسلام کا
ہمراہی امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آپہونچا اور انکے آنے کی یہ صورت ہوئی کہ خالد بن الولید نے مقام
تدمر سے قاصد کو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا تھا پس قاصد نے انکو راستے میں آتے ہوئے پایا اور وہ اسکے
ساتھ خالد بن الولید کے پاس آئے اور خالد بن الولید عزرائیل کی لڑائی میں مصروف تھے پس جب تک ... دیکھا
کہ مسلمانوں کا لشکر آگیا انکے دلوں میں ترس سما گیا اور حملہ کرکے اور خالد بن الولید نے عزرائیل کو گرفتار کر لیا
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ خالد بن الولید کے نزدیک پہونچے
چاہا کہ سواری سے اتریں پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم دلاکر انکو اترنے سے منع فرمایا اور سبب اسکا یہ تھا کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بہت دوست رکھتے تھے پھر ایک نے دوسرے کی
طرف متوجہ ہوکر سلام علیک کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہے خدا کی
اے میرے بیٹے میں بہت خوش ہوا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط سے جو متضمن تمہاری سرداری کے آیا تھا اور میرے
دل میں تمہاری نسبت اس معاملہ میں کچھ خیال نہیں کیا سوا اسکے کہ میں تمہاری لڑائیوں کو اہل فارس اور عرب کے ساتھ
جانتا ہوں خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ میں کوئی کام بدوں تمہارے مشورے کے نکرونگا اور کسی بات
میں کسیطرح تمہارے خلاف کرونگا قسم ہے خدا کی کہ اگر امام اور خلیفہ کا حکم ہوتا تو میں یہ امر نکرتا کیونکہ تم مجھ سے پہلے مسلمان ہوئے
اور تم امین درگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو پھر دونوں صحابیوں نے آپس میں معانقہ کیا اور خالد بن الولید کا گھوڑا
سامنے لایا گیا اور وہ اسپر سوار ہوکر ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ باتیں کرتا رہا اور دونوں سرداران رومی ...
شامل ہوتے نصرت الہی کی اس معاملہ میں کرتے ہوئے مقام دیر کے پہونچے اور وہاں اترے اور سب مسلمانوں نے آپس میں ...
لیکن پھر جب اسرا دن آیا لشکر مسلمانوں کا آراستہ اور لوگ سوار اور اہل دمشق لڑنے کو آمادہ ہوئے اور حاکم مقرر کیا اہل دمشق نے
تو ماد ... باد شاہ کا جو معتمد علیہ تھا انہیں جب متوجہ ہوئے وہ لوگ خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ ...
اور رعب اسلام کا انکے دلوں میں سما گیا اور دونوں سرداروں کے گرفتار ہوجانے سے انکی توہین ہوئی پس مناسب ہے کہ ہم تم اسوقت
ان پر حملہ کریں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتری میں تمہارا تابع حکم ہوں پس سب مسلمانوں نے تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا
اور انکی تکبیر سے گرد نواح اس مقام کا کانپ اٹھا اور واقع ہوا قتل رومیوں میں اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ایسا جہاد کیا کہ کفار ذلیل ہوئے اور اللہ تعالی راضی ہوا عامر بن الطفیل نے روایت کی ہے کہ اس دن ایک
ایک نے ہم میں سے دس دس رومیوں کو قتل کیا اور وہ لوگ سوا ایک ساعت کے ٹھہر نسکے اور بھاگ نکلے اور ہم مقام دیر سے

شرقی دروازۂ دمشق تک انکو ہٹا کر لیجا کر بند کردیا کیونکہ اہل دمشق نے ہزیمت اپنے لشکر کی دیکھی انھون نے شہر کے دروازونکو
اور ان لوگونپر جو باقی رہ گئے تھے قیس بن ہبیرہ نے حملہ کیا ہے کہ بعضون کو انھنے مار ڈالا اور بعضون کو پکڑ لیا اور پھر
اپنی جگہ پر پلٹ آئے پس خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ مین دروازۂ شرقی پر اترون اور
تم دروازۂ جابیہ پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ صلاح اچھی ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جو مسلمان حجاز
اور یمن اور حضرموت اور ساحل عمان اور طائف اور حوالی مکہ کے ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے دو سیا
سینتیس ہزار تھے اور عمرو بن العاص کے ساتھ بمقام فلسطین نو ہزار مسلمان تھے اور جو خالد بن الولید کے ساتھ عراق سے
آئے تھے وہ پندرہ سو تھے پس کل تعداد مسلمانون کی سینتالیس ہزار پانسو تھی سوا انکے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اپنے زمانۂ خلافت مین اور لشکر مسلمانونکا بھیجا کیا کہ اسکا ذکر اپنی جگہ پر بیان ہوگا پس خالد بن الولید نصف لشکر لیکر
دروازۂ شرقی پر اترے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نصف لشکر لیکر باب جابیہ دمشق پر اترے اور اہل دمشق
یہ معاملہ دیکھکر گھبرا گئے پھر خالد بن الولید نے کلوص اور عزرائیل کو اپنے سامنے بلاکر انپر سلام عرض کیا مگر انھون نے
انکار کیا پس بموجب حکم خالد بن الولید کے ضرار بن الازور نے عزرائیل کو اور رافع بن عمیرۃ الطائی نے کلوص کو قتل کیا
اور جب اہل دمشق نے اپنے دونون سردارونکا یہ حال دیکھا ہرقل بادشاہ کو سب حال انکے مارے جانے دونون سردارون
اور محصور ہونے دمشق کا اور فتح ہونے اکثر شہرون کا لکھکر درخواست کمک کی اور خط ایک قاصد کو دیکر اسکے
وقت اسکی کمر مین ایک رسی باندھکر دیوار شہر پناہ سے اسکو اتار دیا اور وہ قاصد بمقام انطاکیہ ہرقل کے پاس پہونچا
پس جب ہرقل نے خط پڑھا ہاتھ سے پھینکدیا اور رونے لگا پھر سب سردارونکو بلاکر کے کہا کہ اے بنی الاصفر مین تمکو
پیشتر ان اہل عرب سے ڈراچکا ہون اور اس امر سے مین نے تمکو آگاہ کیا ہے کہ یہ لوگ میرے اس تختگاہ تک مالک ہوجاوینگے
پس تم میری بات کو ہنسی اور ٹھٹھول سمجھے تھے اور ارادہ کیا تھا تمنے میرے مار ڈالنے کا اور یہ لوگ اہل عرب قحط کے ملک
اور غذا انکی جینا اور جو اور خرمے سے نکلکر شہر سرسبز اور میوہ دار مین آئے اور یہان کی چیزین اور یہ شہر ہمارے
انکو اچھے معلوم ہوے اور کوئی چیز انکو ہم سے باز نہ رکھیگی مگر ارادہ قوی اور لڑائی سخت اسلئے اور اگر شرم کی بات
سنو تو مین ملک شام کو چھوڑکر قسطنطنیہ مین چلا جاتا یا اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے واسطے آپنے لڑتا پس ان سردارون
نے یہ کلام ہرقل کا سنکر کہا کہ اے بادشاہ ہرگاہ شدت اہل عرب کی یہانتک پہونچی ہے کہ تو بذات خود انکے مقابلے کا
ارادہ رکھتا ہے پس تجکو چاہیے کہ اس کام کے واسطے دروان حاکم حمص کو اختیار کر کہ مثل دروان کے ہم مین سے
کوئی شخص طریقہ لڑائی کا جاننے والا نہین ہے اور اسکی بہادری بمقابلہ لشکر فارس کے جب اس لشکر نے ہمارا قصد کیا
تھا تیرے سامنے ظاہر ہوئی تھی پس ہرقل نے دروان کو طلب کیا اور کہا کہ واسطے مقابلہ دشمن کے آمادہ ہو دروان نے
کہا کہ اے بادشاہ روم کے اگر مجکو خیال تیری خفگی اور غضب کا نہوتا تو مین اہل عرب سے لڑنے نہ جاتا کیونکہ تو نے مجلس معاملہ مین

ف — بیان اترنے خالد بن الولید کا دمشق پر ۱۲

ف — ذکر بھیجنے ہرقل بادشاہ کا دروان حاکم حمص کو بجانب دمشق ۱۲

بھیجا مردار اور سرداران میں تعینہ کیا ہرقل نے کہا کہ یہ کام بہت بہتر ہے تجھکو اس کام کے واسطے تجویز کیا کہ تو بچا
میں تلوار کے ہو اور لیتے پیادہ میری یہیں اسیوقت تو اس کام پر روانہ ہو کہ میں نے بارہ ہزار رومیوں پر تجھکو سردار مقرر کیا
اور جب تو مقام سلمیہ پہونچے تو اس لشکر رومیوں کو جو تمام اجنادین ہے حکم کر کہ وہ لوگ ادھر میں پھیلتا اور بیابان
میں متفرق ہو کر ٹھہرے رہیں اور کسی عرب کو اس ارادے سے آنے دیں کہ وہ اپنے ساتھیوں میں جیسے عمرو بن العاص کے
ساتھ جو اسی نواح میں ہیں آملیں دروان نے کہا کہ اے ملک تیرا حکم مجھکو سر آنکھوں پر ہے اور میں سر بھیجونگا کہ خالد
بن الولید اور اُسکے ساتھیوں کا سر لیکر بعد و تجار میں جاونگا اور وہاں سے پھرونگا مگر بعد پکھوڑا لتے کہے اور
بیتے کے ہرقل نے کہا قسم ہے انجیل کی اگر تو اپنا قول پورا کریگا تو وہ شہر مسلمانوں نے فتح کیا ہے میں تجھکو
دیدونگا اور تجھکو اسبات کی سند یہ لکھدونگا کہ میرے بعد تو ہی بادشاہ ہو پھر ہرقل نے اُسکو خلعت اور ایک صلیب
سونے کی دی جسکے چاروں کناروں میں یاقوت بیش قیمت لگے تھے اور کہا کہ جسوقت دشمن سے مقابلہ ہو تو اس صلیب کو
اپنے آگے رکھنا کہ یہ تجھکو مدد دیگی **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب دروان سلمیہ گیا کنیسہ میں
آکر معبود کے پاس میں در آیا اور رہبون نے اوسکے واسطے نماز فتح کی پڑھی اور کنائس کی جو شمعوں کی دھوئیں اس پر
دی بعدہ اُسیوقت دروان نے شہر سے نکلکر باب فارس پر خیمہ کھڑا کیا اور رومی لوگ ہمراہی اُسکے آملکر جمع ہو
پس جب لشکر اُسکے ساتھ کا پورا اور یکجا ہوگیا ہرقل مع اپنے ارباب دولت اُسکے رخصت کرنے کو سوار ہو کر لوہے کے باب
آیا اور وہاں ٹھہر کر دروان کو رخصت کیا اور دروان براہ سرات روانہ ہو کر حماۃ میں پہونچا اور وہاں پہونچ
فوراً ایک قاصد اجنادین کو بھیجا اور وہاں کی فوج کو یہ حکم دیا کہ وہ سب راستوں پر متفرق ہو کر ٹھہر رہیں اور عمرو بن العاص کے
لشکر کو خالد بن الولید کے لشکر میں ملجانے سے مانع اور مزاحم رہیں پھر اُسنے اپنے رؤسا اور سرداران ہمراہی کو جمع
کر کے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ میں اہل عرب کی غفلت اور بیعلمی میں ان تک پہونچکر کسیکو اُنمیں سے باقی نچھوڑوں سرداروں
نے اُسکی اس تجویز کو پسند کیا پس جب رات ہوئی دروان براہ سلمیہ اور وادی الحیاۃ کے روانہ ہوا راوی
نے بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کلوص اور عزرائیل کو مارڈالا تب اپنے لشکر کو حکم دیا کہ دمشق پر
حملہ کریں پس مسلمانوں نے اس حیثیت سے حملہ کیا کہ اکثروں کے ہاتھوں میں واسطے بچانے کے تیر اور پتھر سے چمڑے کی
ڈھالیں تھیں پس اہل دمشق نے یہ دیکھکر تیر اور پتھر چلانا شروع کیا اور مسلمانان بھی ایسا تیر مارتے تھے اور دشمن
دھمکا مہ برپا ہوا اور اہل دمشق سخت محاصرہ میں مبتلا ہوئے اور یقین ہوگیا رومیوں اپنے ہلاک کا شداد بن
اوس نے روایت کی ہے کہ میرا تین ہم اہل دمشق کو محاصرہ کیے رہے پھر ہمکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ بڑا بھاری لشکر
رومیوں کا مقام اجنادین میں اکٹھا ہوا ہے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے مقام سے سوار ہو کر بجناب ابا عبیدہ
بن الجراح کے پاس گئے اور اُنسے مشورہ کیا اور کہا کہ اے امین الامۃ میری رائے یہ ہے کہ ہم سب یہاں سے اجنادین کو

کوچ کریں اور وہاں رومیوں سے لڑیں پس اگر اللہ تعالی ہمکو انپر غالب کریگا تو پھر یہاں پلٹ آوینگے ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ یہ بات میری راے کے خلاف ہے اسواسطے کہ ہمنے ذائقہ برائی کا اہل دمشق کو چکھا دیا اور محاصرہ کرکے انکو تنگی
میں ڈالا ہے اور ہمارا رعب انکے دلوں میں سما گیا ہے پس اگر ہم یہاں سے کوچ کر جاینگے تو ان لوگوں کو قوت حاصل ہو جاویگی اور
کھانے پینے کی چیزیں یکجا کر لینگے پھر ہم لوگ ان مقامات پر نہ آسکینگے سو ہم تو یہاں سے دور نہ جاینگے خالد بن الولید نے کہا قسم ہے
خدا کی کہ میں کسی بات میں تمھاری نافرمانی نکرونگا پھر خالد بن الولید سوار ہوئے اور سرداران لشکر کے پاس جو دمشق کے
دروازوں پر تعینات تھے حکم بھیجا کہ اپنی اپنی طرف اہل دمشق پر حملے کی شدت کرو پھر خالد بن الولید نے باب شرقی کی طرف سے
بذات خود حملہ کیا اور مسلمانوں کو لڑنے کی ترغیب دی اور اشعار رجز پڑھتے تھے پس خوشی سے مستعد ہوکے لوگ لڑنے کو
اور آگے بڑھے واسطے شمشیر زنی کے اور اسیطرح اکیس راتیں محاصرے اور لڑائی میں گذریں پس خراب ہوا حال اہل دمشق کا
اور شکستہ حال ہو گئے وہ اور بادشاہ کی طرف سے کوئی لشکر بطور کمک کے انکو نہ دکھائی دیا پس انھوں نے ارادہ صلح کا کیا
اور خالد بن الولید کے پاس زبانی جاثلیقوں کے کہلا بھیجا کہ ہم ایکہزار اوقیہ چاندی اور پانسو اوقیہ سونا اور ایکسو
کپڑے ریشمی دینا قبول کرتے ہیں بشرطیکہ تم یہاں سے کوچ کر جاؤ خالد بن الولید نے اس امر کو نمانا اور کہا جب تک تین
باتوں سے ایک نہوگی میں یہاں سے کوچ نکرونگا یا وہ مسلمان ہو جاویں یا جزیہ دیویں یا لڑیں اہل دمشق نے جب یہ جواب
سنا انپر سخت معلوم ہوا عروہ بن شداد نے روایت کی ہے کہ میلان اہل دمشق کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کی طرف بہت تھا بہ نسبت انکے میلان کی طرف خالد بن الولید کے اس وجہ سے کہ خالد بن الولید لڑائی اور تلوار کے
آدمی تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح مرد بوڑھے پارسا تھے اور اہل دمشق سے آمادہ صلح اور خالد بن الولید آمادہ جنگ تھے غرض اسی
حالت میں کہ خالد بن الولید نے مسلمانوں کو لڑنے کا حکم دیا تھا اہل دمشق کو اسطرح سے دیکھا کہ وہ لوگ تالیاں بجاتے اور کودتے ناچتے اور مثل
جوانوں کی آوازیں کھیل کود کی کرتے ہیں پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ دفعۃً وہ لوگ جو دیوار قلعہ پر کھڑے تھے
اشارہ کرتے تھے بجانب پہاڑ اور بیت لہیا کی پس دیکھا انھوں نے ایک بڑی غبار کو جس سے کنارہ اور درمیان آسمان کا بند
ہو گیا ہے پس خالد بن الولید سمجھ گئے کہ یہ لشکر ہے کہ اہل دمشق کی کمک کو آتا ہے پس آواز دی خالد بن الولید نے مسلمانوں کو
اور حکم کیا کہ سوار ہوں پس مسلح اور سوار ہوئے وہ اور ہر گروہ اپنے اپنے سردار کے پاس یکجا ہوا اور غلہ فروشوں نے خالد بن الولید کو یہ
خبر دی کہ ثنیہ [illegible] گھاٹی پہاڑ کے ایک لشکر جرار دیکھا ہے اور وہ بیشک لشکر رومیوں کا ہے پس خالد بن الولید نے شکر اللہ تعالی کی
عنایت پر نظر کرکے کہا لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر لوگوں کو دروازہ شرقی پر چھوڑکر خود گھوڑا دوڑا کر باب الجابیہ
آئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ اے امین الامۃ اس امر میں تمھاری کیا راے ہے میں تو سب جماعت کو
لیکر اس لشکر سے لڑنے جاتا ہوں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری راے تو یہ نہیں ہے اسواسطے کہ جب ہم اس جگہ سے چلے
جاوینگے اہل دمشق یہاں اپنا قبضہ کر لینگے خالد بن الولید نے کہا پھر کیا صلاح ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری یہ تجویز ہے

کہ تم اپنے لشکر سے ایک بہادر مرد بہت آزمودہ کو بھیجو کہ اس لشکر کے مقابلہ کو جیسے وہیں انکو بڑھا دے ورنہ آمیں ہمکو امید تو یہ ہے
اُمید ہے ورنہ ہمارے پاس پلٹ آوے پس جب خالد بن الولید نے کلام ابو عبیدہ بن الجراح کا سنا کہا انھون نے کہ ای امیر الامرا
میں درمیان لشکر مسلمانوں سے ایک شخص کو جانتا ہوں کہ وہ موت سے نہیں ڈرتا ہے اور دلیر اور بہادر اور روم کی لڑائی
آگاہ اور دانا ہے اور اُس شخص کے باپ اور چچا جہاد میں شہید ہوئے ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے پوچھا کہ وہ کون شخص ہے خالد
بن الولید نے کہا کہ وہ ضرار بن الازور بن سنان بن طارق ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے خدا کی تمنے اپنے مدد کی
تعریف کی جسکی بہتری مشہور ہیں پس تم اُنھیں کو اس کام پر بھیجو پس خالد بن الولید اپنی جگہ پر آئے اور ضرار بن الازور کو طلب کیا
پس آئے ضرار بن الازور اور سلام کیا خالد بن الولید نے انکو اور کہا کہ اے بیٹے ازور کے میں ارادہ رکھتا ہوں کہ تمکو پانچ
سو سواروں کا سردار مقرر کروں جنھوں نے اپنی جانیں بعوض بہشت کے اللہ تعالی کے ہاتھ بیچی ہیں اور اس دار فانی پر
عالم باقی کو اختیار کیا ہے اور پچھلے گھر کو پہلے گھر پر اور جاؤ تم مقابلے اس لشکر کے جو کمک اہل دمشق کے آتا ہے
پس اگر دیکھو تم کہ اُسپر کچھ قابو چل سکتا ہے تو اُس سے لڑو اور اگر طاقت مقابلے کی نہو تو پلٹ آؤ ضرار بن الازور یہ کلام
سنکر بہت خوش ہوے اور کہا کہ تمنے میرے دل کو اس معاملے سے بڑھکر کبھی خوش نہیں کیا ہے اور اگر تم اجازت دو
تو میں اکیلا جاتا ہوں اور اس کام پر جا سکتا ہوں خالد بن الولید نے کہا میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بیشک مرد
اور بہادر ہو لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہیں کیا ہے کہ دیدہ و دانستہ اپنے کو ہلاکت میں ڈالو و لیکن جن لوگوں کو
میں نے چنکر تمہارے ساتھ کے واسطے مقرر کیا ہے انکو لیکر روانہ ہو راوی نے بیان کیا ہے کہ ضرار بن الازور نے اپنے یاروں
تمام مسلح ہو اور چاہا کہ فوراً روانہ ہو جاویں خالد بن الولید نے کہا کہ اپنے نفس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرو تا ایک جماعت
لشکر تمہارے ساتھ کے واسطے ضرار بن الازور نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ میں نہ پھرونگا اور جو شخص اس معاملے کو چاہے
وہ مجھ سے آملیگا پھر جلدی کر کے ضرار بن الازور روانہ ہوے اور بیت لہیا تک پہونچے اور یہ وہ مقام ہے جہاں
آذر بت تراش بت بناتا تھا اور وہاں پہونچکر ٹھیرے تا ایکہ اُنکے ساتھی بھی وہاں پہونچکر انسے جا ملے پس جب جماعت
پوری اور یکجا ہو گئی ضرار بن الازور نے جانب لشکر دشمن کے دیکھا کہ لوگ اس لشکر کے مثل ٹڈی پھیلی ہوئی پہاڑی کے جانب
گھاٹی سے اُترتے ہیں اور وہ لوگ لپٹے ہوئے ہیں زرہوں اور لباس میں اور آفتاب اُنکی زرہوں اور خودوں پر چمک
رہا ہے پس صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب یہ حال دیکھا ضرار بن الازور سے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ پلٹ کر
جانا بڑا ہی بہتر ہے کہ ہم لوگ پلٹ چلیں ضرار بن الازور نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ میں خدا کی راہ میں شمشیر زنی کرونگا اور بیشک
راہ اس شخص کی کرونگا جسے اللہ تعالی کیطرف رجوع کیا ہے اور اللہ تعالی کبھی ہمکو پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہ دیکھیگا اور خود اللہ تعالی
فرماتا ہے فلا تولوہم الادبار پس اگر میں بھاگونگا تو اللہ تعالی کا گنہگار و نافرمان دار ہونگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ
ای مسلمانو یہ کیا ڈر ہے ان گروہ سے آیا اللہ تعالی نے تمکو اکثر لڑائیوں میں مدد نہیں دی ہے اور ہر دفعہ اللہ

نزدیک ہوتی ہو اور ہمیشہ ہمارا گروہ قلیل جماعت کثیر سے لڑا کیا ہے پس مناسب ہے کہ اگلے لوگونکی راہ پر چلو اور زاری برجوع
کرو بجانب پروردگار عالم کے اور مثل اصحاب طالوت کے بمقابلہ جالوت کے یہ دعا مانگو ربنا افرغ علینا صبرا اور پڑھو اس
آیت کو کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة الی الآیة پس رافع بن عمیرة الطائی کے اس کلام نصیحت انجام سے مسلمانونکے
دل جنبش مین آئے اور انھون نے کہا کہ اللہ تعالی ہمکو بھلا کرے دیکھے البتہ ہم دشمنان خدا سے لڑینگے پس جب ضرار
بن الازور نے یہ کلام مسلمانون کا سنا اور یہ کہ انھون نے اختیار کیا عالم آخرت کو دنیا پر سب کو ساتھ لیکر [illegible] کے
نزدیک [illegible] کے جیسب ہے اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ وہ ننگے بدن عربی گھوڑی پر سوار تھے اور انکے
ہاتھ مین ایک بڑا لانبا نیزہ تھا اور دیکھ رہے تھے وہ قوم رومی کو اور وردان اس حیثیت سے بخواہش جہاد تھے پس لشکر رومیونکا
نزدیک پہونچا پہلے ضرار بن الازور تکبیر کہتے ہوئے نکلے اور انکے ساتھ مسلمانون نے بھی تکبیر کی آواز بلند کی اور مشرکین کے
دلونمین رعب سما گیا اور دفعتہ مشرکین پر حملہ کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا رومیون نے ضرار بن الازور کی طرف
اور وہ پھرتے تھے اول لشکر مین اسی حالت اور حیثیت مذکور الصدر سے اور وردان مقدمة الجیش تھا اور صلیب اور نشان انکا
لشکر ایک دوسرے کے ملے ہوئے اسکے اوپر چھائے ہوئے تھی اور قربانی والے لوگ گرد اسکے تھے پس ضرار بن الازور نے سمجھکر کہ
سردار لشکر کا انھین مین ہے سوائے اس جماعت کے اور کسی کو طلب نہین کیا اور تلوار کھینچکر تیز رہوکے انپر حملہ کیا قلب لشکر مین
اور نیزہ مارا ایک سوار کے جو نشان فوج کا اٹھائے تھا پس نیزہ اسکے سینے مین لگا اور وہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور نشان
اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا پھر ضرار بن الازور دوسرے شخص پر پھرے میمنہ مین پس اسکو بھی مار ڈالا اور دوبارہ حملہ کیا بارادہ
قلب لشکر کے اور وردان کو دیکھا کہ صلیب اسکے سر پر ہے اور جواہر اسکے چمکتے ہین اور اس صلیب کو ایک سوار جو تاتاری
گھوڑے پر سوار تھا اٹھائے ہوئے ہی پس مقابلہ کیا ضرار بن الازور نے اس سوار سے اور ایک ضرب نیزے کی اسکو ماری پس
پھاڑ ڈالا نیزے نے اسکے جوڑ کو انتیون تک پس گر پڑا وہ سوار بیہوش ہوکر اور گر پڑی صلیب اسکے ہاتھ سے زمین پر پس جب
وردان نے صلیب کیطرف دیکھا یقین ہوا اسکو اپنی ہلاکت کا اور چاہا کہ گھوڑے سے اترکر یا رکاب مین جھک کر صلیب کو
اٹھا لیوے مگر اٹھا نہ سکا اس وجہ سے کہ ایک گروہ مسلمانون نے گھوڑون سے اترکر صلیب کو لینے کے واسطے گھیر لیا تھا
پس ضرار بن الازور نے کہ حالت مشقت لڑائی مین تھے مسلمانون سے کہا کہ یہ صلیب میرا حق ہے تم لوگ اسمین
طمع مکرو جسوقت مین اس رومی اور اسکے ساتھیون سے فراغت پاؤنگا پلٹ کر اسکو لے لونگا پس جب وردان نے یہ کلام سنا
اور وہ زبان عربی سمجھتا تھا پھرا قلب لشکر سے بارادہ فرار کے پس اسکے ساتھیون نے اس سے کہا کہ کہان جاؤگے اے سردار
اسنے اشارہ بجانب ضرار بن الازور کیا کہا کہ مین اس شخص شریر سے بھاگتا ہون آیا تمنے اس شخص سے زیادہ بدصورت
کوئی کبھی دیکھا ہے یا بڑا لڑانے والا زیادہ اسکی ہیبت سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ضرار بن الازور نے وردان
کو پھرتے ہوئے دیکھا سمجھ گئے کہ وہ ارادہ بھاگنے کا رکھتا ہے پس پکارا ضرار بن الازور نے اپنی قوم کو اور باگ پھیری انھون نے بجانب انکے

اور جب ضرار اسکا پیچھا کیا اور نیزہ بڑھا کر گھوڑے کو پھیر کیا اور رستور کرکے رومیوں کی طرف بائیں پھیرین اور ضرار
بن الازور بیستو ہوتے تھے پھر ضرار بن الازور نے جماعت رومیوں کو بھاگتے ہوئے آپ پر حملہ کیا اور ضرار بن الازور کے
حملہ وروان تھے اور سرہنگان روم نے ضرار بن الازور کو گھیر لیا تھا اور وہ داہنیں بائیں سب کو مارتے تھے رہ گئے تھے
اور جس شخص کو نیزہ مارتے وہ ہلاک ہو جاتا اور جو سوار انکے روبرو آتا تھا اس سے مقابلہ کرتے تھے یہانتک کہ ایک جماعت
کثیر کو رومیوں کی مار ڈالا اور آواز بلند مسلمانوں سے کہا کہ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان
مرصوص پھر آیا لشکر رومیوں کا مسلمانوں پر اور رستور کیا اور بڑا ہنگامہ اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا اور حمران بن
وردان نے ضرار بن الازور کے پاس پہونچکر ایک نیزہ انکے مارا کہ انکی بائیں جانب بازو میں لگا پس سست کر دیا انکو
اور رواں کیا اسکی اذیت کو ضرار نے پس انھوں نے براہ غیرت کے وردان کے بیٹے پر حملہ کرکے نیزہ اسکے مارا کہ
دل میں لگا اور وہ مر گیا اور جب ضرار نے نیزے کو اپنی طرف کھینچا تو نیزہ بدون پھل کے نکلا اور اس نیزے
نے حمران کا کام اس طرح سے تمام کیا تھا کہ پیٹھ کی کڑیوں تک پار ہو گیا تھا پس جب رومیوں نے دیکھا کہ نیزہ
نے پھل کو نکال دیا تو قتل ضرار بن الازور ہو کر انکو گرفتار کر لیا اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جب ضرار کو دست دشمن کے اسیر دیکھا یہ امر ان پر بہت شاق گذرا اور وہ بہت سخت لڑائی لڑے اس ہوس میں
کہ ضرار بن الازور کو چھڑاویں لیکن کوئی راہ انکے چھڑانے کی انکو نہ ملی اور رافع بن عمیرہ الطائی
نے مسلمانوں سے خطاب کرکے کہا کہ اے لوگ حافظ اور حامل قرآن شریف کے کہاں جاؤگے تم کیا نہیں جانتے ہو
کہ جو شخص جہاد سے پیٹھ پھیر لیگا وہ اللہ تعالی کے غضب میں مبتلا ہوگا اور حال یہ ہے کہ بہشت میں دروازہ
ہے کہ وہ سوائے مجاہدین صابرین کے اور کسی کے واسطے نہیں کھولے جاتے ہیں صبر کرو صبر کرو ای حامیان دین
اور حملہ کرو تم بندگان صلیبان پر آگاہ ہو کہ میں تمہارے ساتھ اور تمہارے آگے ہونگا اور اگر تمہارے سردار ضرار بن الازور
گرفتار ہو گئے یا مار ڈالے گئے پس اللہ تعالی تو زندہ ہے اور نہیں مرا ہے اور تمکو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے راوی نے
بیان کیا ہے کہ مسلمانوں نے اس کلام کے سنتے ہی پھر اور رافع بن عمیرہ الطائی کے رومیوں پر حملہ کیا اور بہتوں کو مار ڈالا
اور بہت بہادر دن کی لڑائی پھر جب یہ خبر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو پہونچی کہ ضرار بن الازور گرفتار ہو گئے اور بہت
مسلمان مارے گئے پس یہ ماجرا ان پر سخت گذرا اور پوچھا انھوں نے کہ رومیوں کی تعداد کس قدر ہے مخبروں نے کہا کہ
بارہ ہزار ہیں خالد بن الولید نے یہ سنکر کہا قسم ہے خدا کی کہ میں نے یہ گمان کیا تھا کہ دشمن کی جماعت تھوڑی ہے اور یہ کہا
مرات کھیلے اسی قوم کی کی تھی پھر پوچھا کہ سردار انکا کون ہے مخبر نے کہا کہ وردان حمص کا حاکم انکا سردار ہے اور
ضرار بن الازور نے اسکے بیٹے کو قتل کیا ہے پس یہ سنکر خالد بن الولید نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کسی ایک کو
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجکر اس معاملے میں مشورہ طلب کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کہا کہ

کہ میں یہ رائے دیتا ہون کہ جو لوگ تمھارے متعین ہون انکو دروازہ شرقی پر چھوڑ کر تم خود مقابلے دشمن کے جاؤ کہ بیشک تم بیہوش ڈالو گے انکو جیسا کہ پچھلے لوگون کو بیہوش ڈالا ہے اور مار کر بیہوش ڈالدو گے تم انکو مٹی پر پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ سنکر کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ مین ان لوگون مین نہین ہون جو اللہ تعالی کی راہ مین اپنی جان کا بخل کرتے ہین پھر میسرہ بن مسروق العبسی کو بجماعت ایک ہزار سوار کے اپنی جگہ پر مقرر کیا اور انسے کہا کہ اس جگہ سے نہ ٹلنا اور اللہ تعالی سے مدد چاہنا اور اسی پر بھروسا کرنا میسرہ بن المسروق نے کہا کہ تمھارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہے پھر ٹھہرے میسرہ انکی جگہ پر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون کی طرف متوجہ ہو کر انسے کہا کہ باگین گھوڑون کی چھوڑ دو اور نیزے سیدھے کر لو اور جب دشمن کے قریب پہونچو یکبارگی سب کے سب حملہ کرو کہ شاید اس تدبیر سے ہم ضرار بن الازور کو چھڑا لیوین اگر باقی رکھا ہو رومیون نے انکو اور قسم ہے خدا کی کہ اگر رومیون نے جلدی کر کے انکو مار ڈالا تو انشاء اللہ تعالی ہم ضرور ضرار کا بدلا رومیون سے لیوینگے اور اللہ تعالی سے مجھکو یہی امید ہے کہ ضرار بن الازور کے معاملے مین اللہ تعالی ہمکو نہ رلاوے یعنی وہ زندہ رہائی پاوین پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے ہوئے آگے آگے اپنی لشکر کے روانہ ہوئے کہ ناگاہ دیکھا اونھون نے ایک سوار کو کمیت گھوڑے بلند قامت کوتاہ گردن پر اور اسکے ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا اور نہین ظاہر ہوتی تھین اس سے سوا کنارہ آنکھون کے اور سوار کاری اور ہوشیاری اور دانائی اسکی شکل اور وضع سے اور شجاعت اسکی باگین گھوڑے کی پھیرنے سے ظاہر ہوتی تھی اور ڈھیلا کر دیا تھا اسنے گھوڑے کی باگ کو اور جما ہوا تھا وہ گھوڑے کی زین پر گویا اسمین چسپان تھا اور لباس سیاہ پہنے تھا اپنی زرہ کے اوپر اور مضبوط باندھے تھا اپنی کمر کو ایک چادر سے اور ڈالے ہوئے تھا اسکو سینے کی طرف سے پشت تک اور سب کے آگے مثل شعلہ آگ کے جاتا تھا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حال سے اسکو دیکھا کہا کہ کاش مین جانتا اس امر کو کہ یہ سوار کون شخص ہے اور قسم ہے خدا کی کہ یہ سوار بہادر ہے پھر پیچھے اسکے روانہ ہوئے اور وہ سوار مشرکین کی طرف سب کے آگے جاتا تھا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ رافع بن عمیرۃ الطائی اور انکے ہمراہی سب استقلال سے رومیون کے ساتھ لڑ رہے تھے کہ دفعتا دیکھا انھون نے خالد بن الولید کو کہ مع لشکر ہمراہی کمک کو پہونچ گئے اور دیکھا اسی سوار کو جسکا ذکر اوپر ہوا ہے کہ حملہ کیا اسنے روم کے لشکر میں اس طرح سے جیسے باز چڑیا پر حملہ کرتا ہے پس ہلا دیا اس سوار نے رومیون کے لشکر کو اور توڑ دیا انکے گروہ کو پھر غائب ہو گیا وہ ایک ساعت وسط لشکر مین پس نہ تھا وہ غائب ہوتا مگر مثل ایک گرداب کے تا انکہ وہ باہر نکلا اور نیزہ اسکا خون سے بھرا تھا اور بہتون کو اسنے مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑ کر پھرا اور افسوس اور قلق اسکی صورت سے ظاہر ہوتا تھا اور اپنی جان کو اسنے معرض ہلاکت مین ڈالدیا تھا پھر دوبارہ حملہ کیا اور بیدار ہو کر لشکر کے لوگون کو پھاڑتی ہوئی ایک گروہ کیطرف پھرا اور اپنے لشکر کے لوگون سے پوشیدہ ہو گیا اور قلق اسکا بڑھتا جاتا تھا پس رافع بن عمیرۃ الطائی تو یہ سمجھے کہ یہ سوار خالد بن الولید ہین اور انسے کہا کہ ایسے حملے سوائے خالد بن الولید کے اور کوئی نہین کر سکتا ہے

پس مسلمان اسی سوچ مین تھے کہ دیکھا خالد بن الولید نے اپنے لشکر کے قریب اُنکے پیچھے مین سے ایک سوار آیا اور حملہ کیا خالد بن الولید
نے دیکھا کہ یہ سوار جو اپنی جان کو راہ خدا مین خرچ کر رہا ہے اور دلیری کر رہا ہے ساتھ دشمنان خدا کے کون ہے
خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی کہ مین خود نہین جانتا ہون اور اسکے حالات اور صفات نے مجکو تعجب مین ڈالا ہے
راوی نے کہا کہ خالد کا سکا پیچھا کرو وہ در آتا ہے رومیون کے لشکر مین اور دائین بائین نیزہ مارتا ہے پس خالد بن الولید
رضی اللہ نے کہا اے گروہ مسلمانون سب کے سب بالاتفاق حملہ کرو اور واسطے حمایت دین خدا کے مستعد ہو جاؤ
راوی نے بیان کیا ہے کہ حملہ کیا ہے مسلمانون نے گھوڑون کی باگون کو اور راست کر لیا نیزون کو اور بعض مسلمان
اُنکے بعضون سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے آگے اور مستعد حملے کے تھے کہ دفعۃً دیکھا اُسی سوار کو کہ قلعہ سے
مثل شعلہ آگ کے نکلا اور روعون سے بھرا ہوا تھا اور گھوڑے سے پسینا ٹپکتا تھا اور جو رومی اُس سوار کے روبرو
آجاتا تھا اسکے حرب سے پلٹ کر اپنی قوم مین جا ملتا تھا پس لڑتا تھا وہ سوار رومیون کے جیدا تھا اُس کے ساتھ پس حالت
مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون نے رومیون پر حملہ کیا اور پہنچایا اُس سوار کو رومیون کے تیری مار کی
اور آیا وہ سوار مسلمانون کے لشکر مین پس مسلمانون نے بغور اسکو دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ گویا وہ ایک ٹکڑا
ارغوان پھول کا ہے جو سرخ رنگ ہوتا ہے اور خون مین آلودہ تھا پس خالد بن الولید نے اُسکو پکارا اور کہا کہ
خدا تمکو جزائے خیر دیوے کون شخص ہے تو کہ صرف کیا تو نے اپنی جان کو اللہ کی راہ مین اور ظاہر کیا تو نے لیت
شے کو دشمنان خدا پر پس تو ہماری آگہی کے واسطے بتلائے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ اعراض کیا اُس سوار نے
خالد بن الولید سے اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے اور چھپایا اپنے تئیں لوگون کے بیچ مین پس پکارا اور کہا اُس سے
اہل عرب نے ہر طرف سے کہ اے شخص سردار تیرا تجکو پکارتا ہے اور تجھسے کلام کرتا ہے اور تو اُسنے اعراض کرتا ہے چل
اپنے سردار کے پاس اور بیان کر اپنا نام اور حال اپنے سردار سے تاکہ زیادہ کرین وہ بزرگداشت تیری سو اس سوار نے اُنکی
بات کا کچھ جواب دیا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حال اسکا نہ کھلا خود اسکے پاس گئے اور کہا کہ افسوس ہے تجھپر
کو میرے اور مسلمانون کے دل تیری تحقیق حال مین متعلق ہین سو تو کون شخص ہے پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اُس سے اصرار کیا تب جواب دیا اُس سوار نے اپنے ڈھاٹے کے پیچھے سے اُنکو عورت کی زبان مین اور کہا اُسے کہ اے امیر اعراض جو کی
ہیں تجسے براہ نافرمانی کے ولیکن بسبب حیا و شرم کے کہ واسطے کرین ہیں پردہ کی بیٹھنے والیون سے ہون اور نہین کیا مینے اس
کام کو مگر بسبب سوزش دل کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو انھون نے کہا کہ میرا نام خولہ بنت
ازور کی بیٹی ہون اور ضرار جو قیدی ہے میرے بھائی ہین اور مین عورات عرب قوم مذحج مین بیٹھی تھی کہ دفعۃً مجکو
خبر قید ضرار کی پہونچی پس سوار ہوئی مین اور کیا جو کچھ کیا راوی نے کہا ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع
لشکر بنظر مہربانی اور شفقت کے خولہ کے حال پر رونے لگے اور کہا کہ ہم سب ملکر یکبارگی حملہ کرین اور

میرے بھائی کی بابت کچھ نہ پوچھیں اور انکو قید سے چھڑا دین خولہ نے کہا اس مجمع مین سب سے آگے جو تھی عامر بن الطفیل
نے روایت کی ہے کہ مین خالد بن الولید کے داہنے جانب مین تھا اور حملہ کیا خولہ بنت الازور نے آگے خالد بن الولید کے
اور حملہ کیا مسلمانون نے پس نہ معلوم ہوا رومیونکو وہ معاملہ جو خولہ بنت الازور کے ہاتھ سے اونپر گذرا اور
اون سب نے آپس مین کہا کہ اگر سب اہل عرب مثل اس سوار کے بہادر ہین تو ہمکو طاقت انکے مقابلے کی نہین ہے پس خالد
بن الولید نے مع اپنے ساتھیون کے حملہ کیا اسوقت رومیون کے لشکر مین گھبراہٹ پڑ گئی اور وردان نے یہ حال دیکھ کر لشکر کو
پکار کر اونسے کہا کہ ثابت قدمی کرو انکے مقابلے مین کہ یہ لوگ جسوقت تمکو ثابت قدم دیکھین گے پیٹھ پھیر جائینگے اور دمشق
کیطرف ہماری اعانت اور کمک کرینگے اور اونکی نا آسانی کمک مین کوئی اونمین سے بچ نہ رہیگا راوی نے کہا ہے کہ
وردان کے سمجھانے سے اہل روم نے ثابت قدمی کی اور خالد بن الولید نے مع ہمراہیان اپنے حملہ سخت کیا اور رومیون کی
جماعت کو دائین بائین متفرق اور پریشان کر دیا اور چاہا کہ جس مقام پر وردان سردار لشکر کا ہے وہان پہونچین
لیکن اسوجہ سے کہ بڑے سردار مضبوط اور مسلح اوسکے گرد تھے اس تک نہ پہونچ سکے اور مسلمان متفرق ہوکر لڑنے
لگے اس طرح پر کہ جو جسکے نزدیک پہونچا اوسی سے لڑائی مین مشغول ہوا اور رافع بن عمیرہ نے لڑائی بہت سخت لڑائی
لڑے اور خولہ بنت الازور کا یہ حال تھا کہ رومیون کا لشکر پھاڑ کر دائین اور بائین لڑتی تھین اور اپنے بھائی کو ڈھونڈھتی
اور بار بار بلند اشعار درد انگیز پڑھکر انکو پکارتی تھین راوی نے کہا ہے کہ مسلمان لوگ خولہ کا کلام سنکر رونے لگے
مگر ضرار بن الازور کا کچھ پتا نہ معلوم ہوا اور یہ لڑائی تا زوال دوپہر رہی پھر جدا ہوگئے لوگ ایک دوسرے سے اور غالب کیا
اللہ تعالی نے مسلمانون کو رومیون پر اور بہت رومیونکو مسلمانون نے مار ڈالا پھر رجوع کیا ہر فرد نے اپنی جگہ اور قیامگاہ پر
اور اندوہناک ہوے دل رومیون کے مسلمانون کے معاملہ جنگ سے اور ارادہ فرار کا کیا اور نہین روکا انکو بھاگنے سے مگر
خوف وردان نے پس جب مسلمان اپنی جگہ پر آئے خولہ بنت الازور نے ہر شخص سے بھائی کا حال پوچھا لیکن کسی مسلمان نے
یہ نہین کہا کہ ہمنے ضرار کو قیدی یا مقتول دیکھا پس جب خولہ کو بھائی کی طرف سے نا امیدی ہوئی بھائی کو یاد کرکے بطور
بین میت کے بہت روئین اور کہا یا ابن امی لیت فی البیدا اطرحوک ام بدنا تک متحرک یالیت اختک لک الفدا
اتری الی ان یک بعیدها ابدا ترکت والدی قلب اختک جمرۃ لا یطفی لهیبها ولا یخمد لحقت بابیک المجدل بین یدی المصطفی
علیه الصلوة والسلام علیک منی السلام الی یوم اللقاء پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور مسلمان لوگ خولہ کا
نوحہ سنکر رونے لگے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ پھر حملہ کرین کہ اسی حالت مین انھون
نے دیکھا ایک گروہ سوارون کو کہ نکلا میمنہ فوج روم سے اور وہ باگین گھوڑون کی چھوڑے ہوے تھے
گویا وہ تعاقب کنندہ معلوم ہوتے تھے پس مسلمان آمادہ ہوگئے اونسے لڑنے کو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی مستعد
اور آمادہ ہوئے اور گرد انکے بہادر مسلمان لوگ تھے پس جب نزدیک مسلمانون کے آئے وہ سوار پھینک دیا انھون نے ہتھیار انکو ہاتھون سے اور اتر پڑے

اونٹوں سے اور چلائے انہوں نے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے کہا کہ قبول کرو تم آگے ان کے تو اور
دونوں کو میرے سامنے لاؤ پس سامنے لائے گئے وہ لوگ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو انہوں نے کہا کہ ہم
سردار اس کی قوم کے لوگوں میں اور یہ تمام ہمارا گھوڑا ہے اور تمکو معلوم ہو گیا ہے کہ ہم لوگوں کو امانت تھا اور ہماری
تم لوگوں سے صلح ہے پس ہم ایسا سمجھتے ہیں کہ تم ہمکو اور ہمارے اہل و عیال کو امان دو اور ہمکو ان لوگوں میں سمجھو جنسے تم نے صلح
کیا ہے کہ مقاتل ملک کرو گے تم تمکو دینگے اور جو لوگ ہمارے شہر میں ہیں وہ بھی ہمارے اس قرار داد پر راضی ہو جاوینگے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے انسے کہا کہ جب ہم تمہارے شہر میں پہنچینگے تب صلح کرینگے اس جگہ ہم صلح نہ کرینگے لیکن تم لوگ ہمارے ساتھ
رہو اسوقت تک کہ حکم کرے اللہ تعالی ہمارے اور تمہارے بیچ میں جو حکم اسکو منظور ہو پھر حکم کیا خالد بن الولید نے
انکے حوالات میں رکھنے کا اور پوچھا انسے کہ آیا تمکو حال ہمارے اس ساتھی کا معلوم ہے جسکو تمہارے سردار کے بیٹے نے
قتل کیا ہے انہوں نے کہا کہ شاید وہ بیٹے دن میں جنہوں نے مارا ہم میں سے کسیکو مارا اور برچھے میں ڈالا ہمارے
سردار کو سبب قتل کرنے اسکے بیٹے کے خالد بن الولید نے کہا کہ ہاں میں انہیں کو پوچھتا ہوں ان لوگوں نے کہا کہ
انکا حال یہ گذرا کہ جب ور ان ڈاکو ہی قابو میں پایا تو ایک اشتر پر سوار کرکے ہمراہی سو سوار کے ساتھ بعلبک
اس امر کے روانہ کیا ہے کہ وہاں سے ہرقل بادشاہ کی پاس بھیجے بعوض اظہار اپنی شجاعت کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا
لشکر جوش سے پھر بلا لایا انہوں نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور کہا کہ تم اس ملک کی راہوں سے خوب واقف ہو اور تمہاری تدبیر
اور تدبیر سے جیسے ارض سماوہ وغیرہ آسانی سے طے کی تھی جسکہ تم نے اونٹوں کو پیاسا کرکے پانی پلایا تھا اور باندھ دیئے تھے
منہ انکے اور ذبح کرتے تھے ہم انمیں سے ہر روز دس اونٹ اور کھاتے تھے گوشت انکا اور پیا تھا گھوڑوں نے وہ پانی جو
اونٹوں کے پیٹوں میں تھا یہاں تک کہ نکل آئے ہم ارکہ میں اور تدبیر اور حیلے میں تم لوگوں میں یکتا ہو اور ضرار بن الازور
معیت ایک سو سوار کے حمص کو بھیجے گئے ہیں پس تمکو چاہیے کہ لشکر مسلمانوں سے جسکو دوست رکھتے ہو اپنے ساتھ لو
اور اس قوم کے پیچھے جاؤ اور قریب ہے کہ تم ان میں ملوگے اور ضرار کو انسے چھڑا لوگے پس اگر تمنے ایسا کیا تو
قسم ہے خدا کی کہ یہ بات بڑی کشود کار ہوگی رافع نے کہا کہ میں یہ امر بخوشی خاطر قبول کرتا ہوں پھر رافع نے ایک سو
سوار مسلمانوں کے لشکر سے چن لیے اور ارادہ روانگی کا کیا اور یہ خبر خولہ بنت الازور کو پہنچی پس وہ مستعد
ملبوس ہوئیں اور مسلح ہوکر گھوڑی پر سوار ہولیں اور خالد بن الولید کے پاس آکر کہا کہ اے ہمارے سردار میں تمکو واسطہ اس
پاک اور بہتر بین خلائق یعنی رسول مقبول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلاتی ہوں کہ ہمکو بھی اس جماعت کے ساتھ روانہ
کرو کہ میں بھی انکی مدد ہی میں شریک ہوں پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ تمکو خولہ کی شجاعت اور بہادری
معلوم ہے سو انکو بھی اپنے ساتھ لے لو پس رافع نے خولہ کو بھی ساتھ لیا اور روانہ ہوئے اور خولہ بھی مسلمانوں کے پیچھے پیچھے
دور دور چلی جاتی تھیں اور جب مسلمان بر اد سلمیہ میں پہونچے تب رافع نے ادھر اودھر دیکھا مگر کوئی آثار

نشانات قدم گھوڑے رومیون کے انکو دکھائی نہ دئے پس رافع نے مسلمانون سے کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ رومی یہان تک
نہین پہونچے ہین پھر مسلمانون کو لیکر گھوڑے کے وادی الحیات مین چھپایا اور وہ لوگ پوشیدہ ٹھہرے تھے کہ اسی حالت مین
ایک غبار ظاہر ہوا پس رافع نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ ہوشیار رہو بس مسلمان لوگ ہوشیار ہوگئے اور انتظار
کرنے لگے کہ ناگہان رومی ضرار بن الازور کو اپنے بیچ مین گھیرا ہوئے ہوئے وہان پہونچے اور ضرار بن الازور اسوقت
اشعار درد ناک پڑھتے تھے پس جواب دیا خولہ نے کمینگاہ سے اور کہا کہ اللہ تعالی نے تمہاری دعا اور زاری قبول کی اور تمکو
نجات دیا آگاہ ہو کہ مین تمہاری بہن ہون پھر خولہ نے تکبیر کہکر حملہ کیا اور رافع اور مسلمانون نے بھی تکبیر کہتے ہوے حملہ کیا
حمید بن سالم نے روایت کی ہے کہ مین مسلمانون کی جماعت مین تھا جسوقت تکبیر کہی ہم لوگون نے گھوڑے ہمارے ہنہنانے
لگے بسبب پہنچنے الہام کے اللہ تعالی کی طرف سے اور قصد کیا ہر سوار نے ہم مین سے ایک ایک سوار رومی کا سوا ایک گھڑی بھی نہین
گذری کہ ہر ایک مسلمان نے اپنے خصم مقابل کو مار ڈالا اور نجات دی اللہ تعالی نے ضرار بن الازور کو اور لے لیے
ہم سبھون نے گھوڑے اور ہتھیار رومیون کے [illegible] نے روایت کی ہے کہ مین انھین مسلمانون مین تھا
اور خولہ نے چھڑایا اپنے بھائی کو اور سلام کیا انکو اور ضرار نے مرحبا کہا خولہ کو اور سوار ہوے ایک گھوڑے پر جو ہر طرف دوڑتا
پھرتا تھا اور ہاتھ مین لے لیا ایک نیزہ کو جو اس مقام مین پڑا تھا اور وہ اشعار شکریہ خدا کے پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ
نے روایت کی ہے کہ اس حالت مین کہ مسلمان لوگ بعد چھڑا لینے ضرار بن الازور کے اسباب اور گھوڑے یکجا کرتے تھے کہ رومی
بھاگے ہوے وہان پہونچے اس گھبراہٹ سے کہ اگلا پچھلے کی طرف متوجہ نہین ہوتا تھا پس رافع نے انکو دیکھکر معلوم کیا کہ رومی
خالد بن الولید سے بھاگ نکلے پس اپنے ساتھیون کو لیکر آگے بڑھے اور جو رومیون سے ملتا تھا اسکو پکڑ لیتے تھے راوی نے
بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو ضرار کے چھڑا لینے کو بھیجا تھا ایسی سختی سے انھون نے وردان اور اسکی قوم کو
صدمہ پہونچایا جیسے کوئی طالب شہادت اور خواہش حصول سعادت کی سختی اٹھاتا ہے اور مسلمانون سے صدمہ سخت پہونچایا
رومیون پر پس بلا توقف رومیون نے پیٹھ پھیری اور وردان انکے آگے تھا اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا اور مال اور گھوڑے
لے لیے اور تعاقب کنان تا بمقام وادی الحیاۃ کے پہونچے اور خالد بن الولید اور لوگ ہمراہی انکے رافع اور ضرار کے پاس
پہونچکر یکجا ہوے اور ضرار کی سلامتی پر مبارکباد دی اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کی تعریف کی پھر سب کے سب
بجانب دمشق کے پلٹے اور مسلمان اس فتح سے خوش ہوے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خوشخبری فتح کی دی اور وہ بہت
خوش ہوے اور فتح دمشق کے یقین حاصل کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب خبر ہزیمت وردان اور مارے جانے اسکے بیٹے کی
ہرقل کو پہونچی اور اسکو اپنے زوال ملک کا یقین ہوگیا پس وردان کو اس نے خط اس مضمون کا لکھا کہ تحقیق خبر پہونچی مجکو کہ
اہل عرب بھوکھے ننگون نے تجکو ہزیمت دی اور تیرے بیٹے کو مار ڈالا اور نہین رحم کیا مسیح نے تجپر اور تیرے بیٹے پر اور اگر مین نہ
جانتا ہوتا کہ تو لڑائی مین دانا اور ہوشیار اور بڑا نیزہ باز اور شمشیر زن ہے تو تجکو گرفتار عذاب کرتا مگر جو ہو سو ہوا

اس سے پہلے روانہ کیا تھا پس لشکر اسلام میں یک لوث ہزار فوج اور حکم اس فوج کا سردار مقرر کیا لیس روانہ ہو تو اس مقام کو دو
محب کو لیکر امیں دمشق کی کمک کا اور مدد دو تا اور جبکہ تو بعض اپنے ساتھیوں کو واسطے مقابلے اہل عرب کے جو تمام مسلمین
کو یہاں تک تیر داں اہل عرب کے فلسطین میں ہیں اور انکے ساتھیوں کے بیچ میں جو دمشق میں ہیں حائل ہو داہیں اور
مدد تو اپنے سردار کو۔ روانہ کیا آنے سے ایک دن پہلے خط ہرقل کا وردان کے پاس پہونچا اور پڑھا اور سکو
دور ہوا اس سے کہ ہیچ وغم اسکو اپنی ہزیمت اور بیٹے کے مارے جانے کا تھا اور روانہ ہوا اور طرف اجنادین کے
میں وہاں یہ پکار پڑی۔ میمون کو لباس ارغوانی اور صلیبوں سے آراستہ پایا اور رومی اسکے استقبال کو آئے اور
اسکے بیٹے کے مارے جانے کی تعزیت کی پس جب وردان خیمے میں آیا بادشاہ کا خط انکو پڑھ کر سنایا ان لوگوں نے
حکم بادشاہ کا بخوشی منظور کیا اور مستعد ہو گئے واپس باتوں پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب خالد بن ولید
رضی اللہ عنہ تعاقب رومیوں سے پھر کر اپنے مقام پر آئے اسیوقت عباد بن سعید الحضرمی کہ جنکو شرحبیل بن حسنہ کاتب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام بصریٰ سے خالد بن الولید کے پاس آئے اور بیان کیا کہ نوے ہزار رومی
اجنادین کو آگے ہیں پس خالد بن الولید یہ حال سنکر سوار ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور کہا کہ اے
امین الامۃ یہ عباد بن سعید الحضرمی شرحبیل بن حسنہ کے بھیجے ہوئے میرے پاس آئے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ ہرقل نے
ان رومیوں پر جو مقام اجنادین یکجا ہوئے ہیں سردار مقرر کیا ہے اور تعداد انکی نوے ہزار ہے پس اس معاملے میں
تمہاری کیا رائے ہے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان اشراف اور رئیس ہمارے ساتھیوں کے
دو مقاموں میں ہیں جیسے شرحبیل بن حسنہ بصریٰ میں ہیں اور معاذ بن جبل رض حوران میں ہیں اور یزید بن ابی سفیان
بلقا میں اور نعمان بن مقرن تدمر میں اور عمرو بن العاص فلسطین میں ہیں پس بہتر یہ ہے کہ ہم ان سب کو لکھ بھیجیں کہ ہمارے
پاس چلے آویں پھر انکے آجانے کے بعد ہم ارادہ مقابلہ دشمن کا کریں اور مدد اور اعانت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے
پس خالد بن الولید نے عمرو بن العاص کو خط لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم امابعد فان اخوانکم المسلمین قد عزموا
علی المسیر الی اجنادین فان بہا تسعین الفا وہم یریدون المسیر الینا لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ
ولو کرہ الکافرون فاذا وصل الیک کتابی ہذا فاقدم بمن معک من المسلمین الی اجنادین فانک تجدنا ہناک ان شاء اللہ
والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین پھر اسی مضمون کا خط سب امرا کے نام جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے لکھا اور لشکر کو
حکم کوچ کا دیا پس لاد دئے گئے خیمے اونٹوں کی پشت پر اور پیچھے رکھا مال اور اسباب لوٹ کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ میں لشکر کے اسباب اور عورتوں کے ساتھ رہوں اور تم بعض
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے آگے رہو پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میں پیچھے رہونگا اور تم آگے
رہو کہ اس صورت میں اگر روم کا لشکر مع وردان کے تمہارے سامنے آویگا تم باز رکھو گے انکو پہونچنے سے عورات اور مال

تب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو تمنے تجویز کیا ہے اسکے خلاف نہ کرونگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ اے
مسلمانو تم ایک بڑی بھاری جماعت اور لشکر کی طرف چلتے ہو پس ہشیار ہو کر چلو اور ثابت رکھو اپنی صورتے اور جان رکھو
اس چیز کو جو اللہ تعالے نے تمھارے لیے آمادہ اور مہیا کیا ہے پس واسطے کہ اللہ تعالے نے تم سے وعدہ مدد دہی کا
فرمایا ہے پھر خالد بن الولید نے اس آیت کو پڑھا کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصابرین پھر
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر کو ساتھ لیا اور خود آگے لشکر کے ہو کر روانہ ہوے اور ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ مع ایکہزار کے باقی رہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اہل دمشق نے یہ حال دیکھا خوش ہو کر آوازیں
کھیل کود کی کرنے لگے اور گمان کیا انھون نے اس امر کا کہ مسلمان لوگ بتلاش طلب اہل عرب کے جاتے ہین اسوجہ کہ انھون نے خبر
لشکر روم کی جو بمقام اجنادین ہے سنی ہے اور انکے عقلا اور دانشمند لوگون نے یہ کہا کہ اگر یہ لوگ بعلبک کیطرف جاتے ہین پس ارادہ
دمشق اور حمص کی فتح کا رکھتے ہین اور اگر براہ مرج شحورا اور راہ حطہ کے جاوین تو کچھ شک نہین ہے کہ بھاگے جاتے
ہین بجانب حجاز کے اور چھوڑ دینگے اُن شہرون کو جنپر انھون نے ملکیت اور قبضہ حاصل کیا ہے واقدی رحمۃ اللہ نے روایت
کی ہے کہ دمشق مین ایک بڑا بطریق تھا جسکا نام بولص بن ملقا تھا اور نصرانیون کے نزدیک اسکا مرتبہ بڑا تھا
اور جب ہرقل کے پاس کوئی پیام اور ایلچی کہین سے آتا تھا اور ہرقل اسکی جوابدہی مین عاجز ہوتا تھا تب اس بولص کو اپنے
پاس بلاتا تھا اور وہ ایلچیون اور پیامون کا جواب دیتا تھا اور یہ بولص بڑا تیر انداز تھا اور حال تیر اندازی کا یہ ہے کہ
اسکے گھر مین ایک بڑا بھاری درخت تھا اور بولص نے اُسپر تیر چلایا تھا پس وہ تیر بسبب قوت بازو بولص کے اس درخت مین
در آیا اور سما گیا اور بولص نے اس درخت پر لکھدیا تھا کہ جو کوئی دعوی شجاعت کا کرے پس اسکو لازم ہے کہ اسی تیر کے
مقابلے مین وہ بھی تیر لگا دے اور یہ معاملہ لوگون مین مشہور ہو گیا تھا اور جب سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ملک شام مین داخل ہوے تھے کبھی بولص انسے لڑا نہ تھا پس جب اہل دمشق نے مسلمانو نکو کوچ کرتے دیکھا سب بولص کے پاس گئے اور اس
سبب اُنکے آنے کا پوچھا انھون نے کہا کہ اہل عرب کوچ کیے جاتے ہین اور تو اگر اس بات کو چاہتا ہے کہ تیرے واسطے ہمیشہ کی بزرگی
اور بڑا مرتبہ بادشاہ کے اور تمام شامیون کے نزدیک حاصل ہووے پس ہمارے ساتھ چل کہ جو انمین کا پیچھے رہ جاوے ہم اسکو اپنے
قابو مین لیوین اور جو تیرے نزدیک مناسب ہو تو ہم انسے لڑین بولص نے کہا کہ مین جو تمھاری مدد دہی سے باز رہا سبب
اسکا یہ ہے کہ عرب کے مقابلے اور لڑائی مین مینے تمکو بہت کم ہمت دیکھا اور اب مجکو کچھ ضرورت نہین ہے کہ مین ان سے
لڑون پس اہل دمشق نے کہا کہ قسم ہے حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر تو ہمارے آگے ہو کر چلیگا تو ہم تیرے ساتھ ثابت قدم
رہینگے اور ہم مین سے کوئی بھاگنے والا نہین ہے اور ہم تجکو بھاگنے والے پر حکومت اور اختیار دیتے ہین کہ جو کوئی ہم مین سے
بھاگے تو اسکی گردن مارنا اور کوئی تجھے اس امر مین مانع نہوگا پس جب بولص نے عہد مضبوط انسے لیا اپنے گھر مین جا کر زرہ کو پہنا
پس اسکی منکوحہ نے پوچھا کہ کہانتک تو نے جانے کا ارادہ کیا ہے اُسنے کہا کہ مین اہل عرب سے لڑنے کو جاتا ہون اُسکی منکوحہ نے کہا کہ تم نے

اور اپنے لشکر میں مشہور ہوا اور جس میں مہر کی ترقیات ہیں کہتا ہے اسکو طلب کر اسواسطے کہ میں نے رات کو خواب میں یہ دیکھا ہے کہ گویا تو
کمان لیے ہوئے آسمانی مفتوح ہوتی ہے تیر چلاتا ہے اور بعض چڑیاں انمیں سے زمین پر گر پڑیں اور بعض اڑ گئیں میں نے پھر تجھے
پھر جب ہی کہ دوبارہ دیکھا میں نے پرندیاں تیر جنگل کی گرد لوٹ رہی ہیں مواشی تجھے اور تیرے ساتھیوں پر جنگل سے ہانکتی تھیں تو تیرے ساتھ
مرن اور ساتھیوں پر پھر تم سب وہاں سے بھاگ نکلے اور دیکھا میں نے ان چڑیوں کو کہ جس جس پر تم میں سے جنگل مارا اسکو ہوش کر دیا
پھر میں جو جاگ اٹھی گھبرائی اور ڈرتی ہوئی تیرے حال پر پس یونس نے پوچھا کہ آیا تو نے مجھے بھی بیہوشوں میں سے دیکھا اُسنے کہا ہاں
قسم ہے خدا کی کہ بتحقیق جنگل سے رمی کیا تجھکو ایک بڑی چڑیا شکاری نے پس بیہوش کر دیا اُسنے تجھکو پس طمانچہ مارا
یونس نے اپنی زوجہ کے منھ میں اور کہا کہ خرابی ہو تجھکو جو خبر تجھے سنائی تو نے بتحقیق سما گیا خوف اہل عرب کا تیرے دل میں
یہاں تک کہ خواب میں بھی تو انکو دیکھتی ہے تو خوف کر قریب ہے کہ میں سردار عرب کو تیرا خادم بنا دونگا اور اُسکے ساتھیوں کو تیرے
نوکر اور مزدور کر دونگا اسکی زوجہ نے کہا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تحقیق میں نصیحت کر چکی ہوں تجھکو پس مانا یونس نے اسکی بات
اور تیار ہو کر گھر سے نکلا اور جو لوگ دمشق میں تھے سب اسکے ساتھ سوار ہوے اور تھے وہ چھ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل
آزمودہ کار اور ہتھیار بند اور روانہ ہوئے یہ لوگ پیچھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ آگے
لشکر میں تھے اور وردار فاصلے پر چلتے تھے عورتوں اور لڑکوں مالوں سے پس اسی حالت میں کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
اونٹوں کی چال پر چلے جاتے تھے کہ دفعتہً انکی ایک ہمراہی نے ایک غبار دیکھا اور ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ میں اس غبار کو
لشکر گمان کرتا ہوں پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیشک اہل دمشق ہیں کہ ہم لوگوں میں امید رکھکر آئے ہیں اور
ابو عبیدہ بن الجراح یہاں تک کہ آ پہنچے ہوج سواری عورات اور انعام کے لئے اور وہ غبار بڑھتا جاتا تھا اور آوازیں
ہوتی تھیں پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ کہ دشمن تم تک پہونچنے والے ہیں پس ابھی کلام
تمام نہیں کر چکے تھے کہ ظاہر ہوا لشکر گویا وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا اور یونس لشکر کے آگے تھا پس جب دیکھا اُسنے ابو عبیدہ
بن الجراح کیطرف قصد حملے کا کیا امیر اور تھے اسکے ساتھ چھ ہزار سوار اور یونس کے بھائی لبطریس نے [illegible] پر حملہ
حملہ کیا اور انمیں سے ایک جماعت کو پکڑ لیا اور کہا بطرف دمشق کے واپس گیا پس جب لبطریس [illegible] پر پہونچا وہاں
تھوڑی سی ٹھہر کر دیکھے اور دریافت کرے کہ اسکے بھائی یونس کا معاملہ کیونکر گذرتا ہے اور ابو عبیدہ بن الجراح کا حال یہ ہوا
جب انھوں نے یہ معاملہ ناگہانی روم کی طرف سے دیکھا کہا قسم ہے خدا کی کہ یہ رائے تھی جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا تھا کہ پیچھے امیر رہیں لشکر کے تجویز کیا تھا اور ایسی حالت میں یونس انکے قریب آیا اور ارادہ حملے کا کیا اور [illegible]
مسلمان اسکے سر کے اوپر تھے اور عورتیں بیقرار تھیں اور لڑکے چلاتے تھے اور ہزار مرد مسلمان اسکی طرف بڑھے اور مقابلہ
اسکا بہ قتال شدید کیا اور دشمن [illegible] تھے کہ ساتھ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے گیا اور بہت تکلیف میں ان دونوں کی لڑائی
اور [illegible] ہوئی لڑائی درمیان [illegible] اور اونچا ہوا غبار لڑائی کا اور [illegible] لوگ مارے [illegible] لڑائی [illegible]

اور ابتلای سخت ہوئی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بولص کی لڑائی مین اور ثبات قدمی اور صبر کیا انھون نے اُسکے مقابلے
مین مانند صبر بڑے مرتبے والون کے سہیل بن صباح نے روایت کی ہے کہ تھا میری سواری مین ایک گھوڑا سپید پیشانی
اور سفید ہاتھ پیر کا پس ڈھیلی کردی اور چھوڑدی مینے باگ اُسکی پس وہ چلا مثل بجلی کوندنے والی کے اور راند کر عرصہ مین
پہونچ گیا مین خالد بن الولید اور مسلمانون کے پاس چلاکر پکارا مینے خالد بن الولید کو پس باگ پھیری انھون نے میری طرف اور کہا کہ
تمھارے پیچھے کیا ہے اسطور ہے ای بیٹے صباح کے پس کہا مینے کہ ای سردار پہونچو اور جا ملو تم ابی عبیدہ بن الجراح اور عورات کے واسطے
کہ گروہ دمشق کا آملا ہے اُنمین اور پکڑ لیا ہے اُنھون نے کچھ جماعت عورتون اور لڑکون کو اور ابوعبیدہ بن الجراح ایسی بلا مین
مبتلا ہوگئے ہین جسکی طاقت وہ نہین رکھتے ہین پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ حال سُنا کہا انا للہ وانا الیہ راجعون
قسم ہے خدا کی کہ مینے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہا تھا کہ چھوڑدو مجکو پیچھے فوج کے پس چھوڑا انھون نے ولیکن حکم خدا کا ہوتا ہے
پھر حکم کیا رافع بن عمیرۃ الطائی کو کہ ایکہزار سوار لیکر پہونچین اور جا ملین ہودج سواری عورتونمین پس جب وہ روانہ ہوکر
کچھ دور گئے تب روانہ کیا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور کہا اُنسے کہ جا ملو تم دشمنون مین
پھر پیچھے اُنکے روانہ کیا ضرار بن الازور کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور اُنکے ساتھ قیس بن ہبیرۃ المرادی کو بھیجا پھر خود لشکر
لیکر اُنکے پیچھے روانہ ہوے پس اسی حالت مین کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بولص سے لڑ رہے تھے کہ دفعۃً پہونچ گیا لشکر مسلمانونکا
اور حملہ کیا اُنھون نے کفار دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو ہر طرف سے اور سرنگون کردیا صلیبان کو اور یقین ہوگیا دشمنون کو
اپنی خواری اور پستی کا اور آگے بڑھے ضرار بن الازور مثل شعلہ آگ کے اور ارادہ حملے کا کیا بولص پر پس جب دیکھا دشمن خدا نے
اُنکو سست اور کند ہوگئی طبیعت اُسکی اور ڈر سے وہ کانپنے لگا اور کہا اُسنے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ ای عربی قسم ہے تمکو اپنے
دین کی کہ اس شریر سے کہو کہ مجھسے الگ اور دور رہے اور حال یہ تھا کہ بولص نے ضرار بن الازور کے حالات شجاعت اور بہادری
کی بمقابلہ کلوص اور عزرائیل اور جو کام انھون نے بمقام بیت لہیا کیا تھا دیوار شہر پناہ سے بچشم خود دیکھ چکا تھا پس پہچان لیا اُسنے اُنکو
اور ابوعبیدہ بن الجراح سے کہا کہ اس شیطان کو میرے پاس آنے دو پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین شیطان کی سی حالت مین ہونگا جبکہ تیری
طلب اور لڑائی مین کمی اور کوتاہی کرونگا پھر جلدی سے نیزہ مارا اُسکو پس جب بولص نے دیکھا کہ نیزہ اُنکا اُس تک پہونچا اپنے تئین گھوڑے
سے گرا دیا اور اپنے ساتھیون کی طرف بھاگا پس ضرار بن الازور گھوڑے سے اُترے اور اُس سے کہا کہ کہان جاتا ہے تو شیطان ہم پیچھے ہین اور تجکو طلب کرتا ہے
پس بولص نے کہا کہ ای بدوی مجکو باقی رکھ کہ میری بقا مین تمھاری عورتونکی بھی بقا ہے پس ضرار بن الازور یہ سنکر اُسکے مارنے سے رک رہے
اور گرفتار کرلیا اسکو اور مسلمانون نے دشمنان خدا پر حملہ شدید کیا اور سخت لڑائی لڑے اُنسے واقدی رحمہ اللہ نے ماجد بن وکیع العبسی سے
روایت کی ہے کہ کہا ماجد نے کہ تھا مین جنگ شحورا مین ساتھ مسلمانون کے بیچ گروہ عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے اور
گھیر لیا تھا ہمنے اُنکو ہر طرف سے اور خوب تیغ زنی کی ہمنے اُنپر اور وہ چھ ہزار سوار تھے رفاعہ بن قیس نے روایت کی ہے کہ یہ امر مجکو معلوم
ہوا کہ منجملہ چھ ہزار کے ایک سے سوی زیادہ کوئی اُنمین سے بچکر نہین پھرا اور جب ضرار بن الازور نے اس امر کو جانا کہ اُنکی بہن خولہ بھی

جائیگی ہم سب ذلت جاوین یہ اہانت باوٹی اس شرم بزرگ ہے پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ قسم ہے خدا کی جو تمنے بات کہی ہے
بہتر کوئی بات نہیں ہے پس لیا ہر ایک عورت نے ایک ایک چوب خیمے کی اور ایکبارگی شور کر کے رومیوں کے مقابلہ کو نکلیں اور
خولہ بنت الازور سب عورتون کے آگے تھین اور ایک چوب خیمے کی انکے کاندھے پر تھی اور اُنکے پیچھے عفیرہ بنت غفار اور ام
ابان بنت عتبہ اور سلمہ بنت النعمان ابن المقر اور انہیں سی عورتین تھین پس خولہ نے انسے کہا کہ سب یکجا ہو کر لڑو اور
کوئی ایک دوسرے سے جدا نہو کہ موجب ہلاکت اور پریشانی مین پڑو اور نیزون اور تلوارون سے شکست اُٹھاؤ پس قدم بڑھایا
خولہ نے اور ایک شخص رومی کے سر پر چوب ماری کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑا اور مر گیا پس رومی متوجہ بہ تحقیق حال کے ہوئے پس دیکھا
انھون نے عورتون کو آتے ہوئے دیکھا اور جو چوبین انکے ہاتھون مین تھین یہ دیکھکر بطرس نے چلا کر کہا کہ سختی ہو تمپر اے عورتو یہ کیا معاملہ
ہے پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ یہ کام ہمارا اسواسطے ہے کہ ہم اپنے کو عار عرب سے بچاوین اور تمکو آج کے دن ان چوبون سے مارینگے تا انکے
بس ہو جاوینگے بھیجے تمھارے نیچے کو اور منقطع ہو جاوینگی عمرین تمھاری پس ہنسنے لگا بطرس یہ کلام سنکر اور اپنی قوم سے
چلا کر کہا کہ سختی ہو تمپر متفرق کر دو عورتون کو اور تلوارون سے نہ مارو اور پکڑ لو انکو اور جو کوئی تم مین سے خولہ کو پکڑیگا کوئی
امر بد انکی نسبت نکریگا راوی نے بیان کیا ہے کہ قوم نے ہر طرف سے عورتون کو گھیر لیا اور قصد پہونچنے کا اُن تک کیا
لیکن کوئی سبیل پہونچنے کی نپائی اور جو شخص قریب انکے جاتا تھا اُسکے گھوڑے کے وہ ہاتھ پیر توڑ ڈالتی تھین اور جب وہ شخص
گھوڑے سے گرتا تھا دوڑ کر چوبون سے اسکو مار ڈالتی تھین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ عورتون نے تیس سوارون
رومی کو مار ڈالا پس جب بطرس نے یہ حال دیکھا خشمناک ہو کر گھوڑے سے اُترا اور اُسکے ساتھی بھی گھوڑون سے اُتر پڑے اور حملہ کیا عورتون پر
ساتھ قطاریات اور تلوارون کے اور عورتین ایک دوسرے کے پاس دوڑتی تھین اور کہتی تھین کہ اختیار کرو تم موت کو مثل بڑے
اور بزرگ لوگون کے اور نہ مرو تم مثل ناکسون کے راوی نے بیان کیا ہے کہ بطرس نے ظاہر کیا شجاعت اور رنج اپنا بوقت دیکھنے
ایسے کام عورتون کے اور دیکھا اُسنے خولہ بنت الازور کو کہ وہ مثل شیر کے ڈکارتی تھین اور اشعار بہادری کے پڑھتی تھین
پس بطرس نے انکے قریب جا کر کہا کہ اے عربیہ باز رہو تم اپنی کاموں سے کہ مین تمھاری تعظیم کرتا ہون اور تمھاری نسبت
وہ امر دلمین رکھتا ہون جس سے تم خوش ہو گی کیا تم نہیں راضی ہو گی اس امر پر کہ مین تمھارا مالک ہون کہ مین ہون
کہ سب نصرانی عورتین میری خواہش رکھتی ہین اور میرے ملک مین بین اور جگہ اور جانور اور مال بہت ہین اور ہرقل بادشاہ کے
نزدیک میرا بڑا مرتبہ ہے سو یہ سب تمھارے لیے ہے پس تم اپنی تئین اپنے ہاتھ سے ہلاک نہ کرو خولہ بنت الازور نے کہا کہ اے بیٹے
کافر ناکس بدکارہ کی قسم ہے خدا کی کہ اگر ظفر اور غلبہ پاؤنگی مین تجھپر تو تیرے سر کے بھیجے کو اس چوب سے توڑونگی قسم ہے خدا کی کہ ہرگاہ مین
اس امر مین راضی نہین ہون کہ تجکو اپنی بکریون اور اونٹون کا چرواہہ بناؤن پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ تو ہمارا مثل اور
کفو ہو راوی نے کہا ہے کہ غصے مین آیا بطرس خولہ بنت الازور کی گفتگو سے اور برانگیختہ کیا اُسنے اپنی قوم کو ساتھ
لڑائی کے اور اُسنے کہا کہ اس سے زیادہ تمام ملک شام اور گروہ عرب مین کونسی بات شرم کی ہو گی کہ عورتین تمپر غالب

جو کچھ کہ تم نے کہا ہے سچ ہے اور صبر قتل کے بعد ہے واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ جس وقت آئے وہ لوگ لشکر کے پاس
اور دیکھا ایک لڑکی نے مدحت کیا اور صبر کیا عورتوں نے اُنکے ساتھ میں اور وہ اسی حالت میں تھیں کہ دفعتہً قریب پہونچے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے اور دیکھا انہوں نے لڑتے ہوئے گرد اور چمک تلوار کی پس اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کون شخص
تم میں سے اس حالت کی خبر مجھکو دیگا پس رافع بن عمیرہ الطائی نے کہا کہ میں خبر لاؤنگا یہ کہکر رافع بن عمیرہ الطائی روانہ ہوئے
اور اپنے گھوڑے کی باگ کو چھوڑ دیا یہانتک کہ قریب عورتوں کے پہونچے اور دیکھا کہ وہ لڑ رہی ہیں پس پھرے رافع اور
بیان کیا خالد بن الولید سے جو دیکھا تھا پس خالد بن الولید نے کہا کہ بڑے تعجب کا یہ معاملہ ہے بتحقیق یہ عورتیں اولاد
عمالقہ اور اولاد تبابعہ سے ہیں اور بعض انمیں سے تبع بن الاقرن اور تبع بن ابی کرب ذی حین معدی الکلاعی
اور تبع بن حسان میں ہیں اس تبع کی ہیں جو پہلے قبل ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر رسول اللہ کا کیا تھا
اور گواہی اُنکی نبوت کی دی تھی اور اشعار نعت کے تصنیف کیے تھے اور جاؤ تم ساتھ جلد کہ ان عورتوں کی لڑائی سب لوگ
مشہور ہے سو اگر انہوں نے ایسا ہی کیا ہے جیسا کہ تم بیان کرتے ہو پس بڑائی حاصل کی انہوں نے تمام لوگوں اور
کی لڑکیوں پر حمیت کے واسطے اور دور کر دیا عورات عرب سے بدنامی کو راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ حال عورات کا سنکر
مسلمان بہت خوش ہوئے اور اللہ اکبر کہکر شور کیا اور دوڑے اور دیکھا انہوں نے اپنے برائی کیا اور لے لیا نیزوں کو اور
ہو کر ڈھیلی کر دی باگ گھوڑے کی قصد پر جو ہی عورتوں کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ جلدی نکرو تم اے سرداران اسلام
کہ جو شخص دیر کرتا ہے اپنے کام میں پہونچ جاتا ہے اپنے مطلب کو اور جو شتی حاصل ہوتی ہے اسکو اور جلدی کرنیوالا
ملامت ہوتا ہے اور نہیں رستگار ہوتا ہے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ اے سردار نہیں صبر ہو سکتا ہے مجھسے اپنی بہن کے
رد میں پس خالد بن الولید نے کہا کہ اگر اللہ تعالی نے چاہا تو کشتو دکار ہو رہیگا پھر مرتب کیا خالد بن الولید نے ساتھیوں کو
اور پھر دیکھ بلادیا سب گھوڑوں کے سروں کو اور بلند کیا نشانوں کو اور آئے قلعہ بوح میں اور کہا کہ اے گروہ مسلمانان جب کہ
پہونچ جاؤ تم رومیوں تک پس متفرق ہو کر گھیر لو انکو پس شاید اللہ تعالی ہماری عورات کو رہائی بخشے اور ہمارے لڑکوں پر رحم کرے
پس انہوں نے کہا کہ ہمکو تمہارا کہا بجوبی حاضر معلوم ہے پس اسی حالت میں کہ رومی عورتوں سے لڑ رہے تھی کہ قریب پہونچ گئے
لشکر اور نشان مسلمانوں کے پس چلا کر کہا خولہ بنت الازور نے کہ اے اولاد تبابعہ کی بتحقیق آئی تمہارے لیے کشود کار پروردگار
بزرگ اور مہربان سے اور خوشی دی اُسنے تمہارے دلوں کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جس وقت لشکر نے مسلمانوں کے لشکر کو طلوع ہوتے
دیکھا کہ نیزے اور تلواریں انکی مثل برق کی ایک ہی ہیں پس ہرن کے لگا دل اسکا اور کانپنے لگے ہاتھ پیر اسکے اور رومی بعض
ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پس بطرس نے کہا کہ اے گروہ عورتوں کے بتحقیق میرے دل میں تمہاری نسبت مہربانی اور شفقت آگئی ہے
اسوجہ سے کہ ہم لوگ بھی بال بچوں والے ہیں اور میں چھوڑے دیتا ہوں تمکو صلیب کے صدقے میں پس جب تمہارے مرد آویں
تم انکو اس حال سے آگاہ کر دینا پھر باگ پھیر کر اسے ارادہ بھاگنے کا کیا تھا کہ دفعتہً دیکھا اسنے دو سواروں کو لشکر

مسلمانون سے نکلے ایک انمین زرہ وغیرہ پہنے تھے اور دوسرے ننگے بدن عربی گھوڑے پر جس پر زین وغیرہ نتھی سوار تھے اور انکے ہاتھ
مین نیزہ تھا اور دونون سوار باگین چھوڑے ہوے مثل تیر کے آتے ہین ایک انمین سے خالد بن الولید تھے اور دوسرے ضرار بن الازور
مین جب خولہ نے ضرار کو دیکھا کہا کہ اے بھائی کہان چلے تم اور بتحقیق اللہ تعالی نے کفایت کیا ہمکو اور بے پروا کر دیا تمھاری مدد
سے پس چلا کر کہا بطرس نے خولہ سے کہ جاؤ تم اپنے بھائی کے پاس کہ یہی دیدڑالا تمھارے تئین انکو اگرچہ تمھاری جدائی کو مین دوست
نہین رکھتا ہون یہ کہکر وہ بھاگا پس خولہ نے اسکا پیچھا کیا اور کہا کہ یہ امر خصائل عرب سے نہین ہے کہ تو ہم سے تقرب اور شفقت ظاہر کرے
اور ہم تجھسے دوری اور جفا چاہین پس تو اپنی خواہش طبیعت کا پابند رہ یہ کہکر خولہ اسکے سامنے ہوئین پس کہا اسنے کہ چھپاؤ تم
اپنی ستور کو مجھسے کہ بتحقیق جاتی رہی محبت تمھاری میرے دل سے پس خولہ نے کہا کہ ضرور ہے مجکو تیرا ساتھ دینا ہر حال مین پھر جلدی
کی خولہ نے بجانب بطرس کے اور ضرار بن الازور اور خالد بن الولید و لشکر نے بھی قصد اسکا کیا پس بطرس نے ضرار کو دیکھکر شور کیا
اور کہا کہ اے عربی اپنی بہن کو لیلو مبارک ہون تمکو کہ وہ ہدیہ اور تحفہ ہین میری طرف سے تمکو پس ضرار نے کہا کہ قبول کیا مین نے تیرے
ہدیے کو اور اسکا بدلا تیرے پاس کچھ نہین ہے مگر نوک نیزہ کی پس لے تو اسکو بطور بدلے کے مجھسے پھر حملہ کیا ضرار نے اسپر اور وہ پڑھتے
تھے اس آیت کو واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا پھر نیزہ مارا ضرار نے اسکی دلپر اور پہونچین خولہ بنت الازور اس تک اور
مارا چوب کو اسکے گھوڑی کے پیرون مین پس جھکا گھوڑا اور جا پڑا دشمن خدا نے کہ گر پڑی زمین پر پس دوڑے ضرار قبل گرنے اسکے
زمین پر اور نیزہ مارا اسکے چوتڑ مین کہ دوسری طرف پار ہوکر نکلا اور وہ اندھا ہوکر گرکر مر گیا پس چلا کر تعریف کی خالد بن الولید نے
اور کہا کہ وہ ضرب ہے کہ نہین بچ یا بچکا رہتا ہے مار نیوالا اسکا اور حملہ کیا مسلمانون نے رومیون پر پس نتھا وہ حملہ مگر مثل ایک گرداب
کے یہانتک کہ تین ہزار رومی مارے گئے حامد بن عون الربعی نے بیان کیا ہے کہ بتحقیق شمار کیا تھا مین نے کہ ضرار
بن الازور نے اس لڑائی مین تیس رومیون کو مار ڈالا اور خولہ بنت الازور نے بہتون کو جو سب خیمے سے مار ڈالا اور دیکھا
مین نے عفیرہ بنت عفار الحمیریہ کو کہ وہ ایسی سخت لڑائی لڑتی تھین کہ نہین دیکھا تھا مین نے مثل اس لڑائی کے اور بھاگ نکلے
رومی اور مسلمانون نے برابر تا دمشق انکا پیچھا کیا مگر نہ نکلا کوئی شخص انمین کا دمشق سے بلکہ بڑھ گیا خوف اور رنج اور
ڈر انکا اور پلٹ آئے مسلمان اور اکٹھا کیا انھون نے مال غنیمت اور گھوڑے اور ہتھیارون کو اور کہا خالد بن الولید نے
مسلمانون سے کہ چلو تم ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف تاکہ وردان مع فوج کے انکی پاس نہ آ پہونچے اور لٹکا لیا ضرار بن الازور نے سر
بطرس کا اپنے نیزے کی نوک پر اور روانہ ہوے مسلمان تا اینکہ پہونچ گئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بمقام مرج راہط کے اور وہ
ٹھیرے تھے یہانتک کہ آئے مسلمان انکے قریب اور آوازین تکبیر کی بلند کین اور ایک نے ایک سے سلام علیک کی اور دیکھا انھون
عورتون کو پس خوش ہوا انکے دیکھنے سے اور انکے کامون سے اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد الٰہی کے اور یقین ہوا انکو ملک شام
انھین کے لیے ہے پھر سامنے بلایا خالد بن الولید نے بولص کو اور سلام عرض کیا اسپر اور اسنے انکار کیا پس خالد بن الولید نے اس سے
کہا کہ اسلام اختیار کر تو ورنہ تیرے ساتھ بھی مین وہی کرونگا جو تیرے بھائی کے ساتھ کیا ہے اسنے پوچھا کہ تمنے میرے بھائی کے ساتھ

کیا کیں خالد بن الولید نے کہا کیا تو نے اسے مار ڈالا میں نے اسکو اور یہ سر اسکا میرے پاس ہے تب نبہری دور سر کو اگر اسکے سامنے ڈال دیا بطریق
سر کو دیکھکر رونے لگا اور کہا کہ وہ ہماری قوم کا بہادر تھا بیشک رنگ کو ہمیشہ میں نے حکم دیا ہے اسمین ناردبس مستنیب چنانچہ
بحکم نجیبہ الفزاری نے اسکی گردن ماری عبیر روایت ہے جو مسلمان واقدی رحمۃ اللہ روایت کی ہے کہ خالد بن الولید
نے حلوان کی طرف شرحبیل بن حسنہ و معاذ بن جبل و یزید بن ابی سفیان و عمرو بن العاص کے روانہ کیے اور معمول
حلوان کو پڑھا العملات و وسیع لشکر ہمراہی ہے کی واسطے اعانت مسلمانوں کے بجانب اجنادین روانہ ہوئے سفینہ غلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا ہے کہ میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور ہم پہنچے ہم سب کے سب تمام
انصار کے ساتھ ہی ایک ہی وقت میں اور یہ معاملہ جمادی الاول ۱۳ھ ہجری میں واقع ہوا اور مسلمانوں نے آپس میں
سلام علیک کی اور دیکھا ہمنے لشکر رومیہ کو بے گنتی کا پس جب ہم دکھائی دئے انکو ظاہر کیا انھوں نے لباس اور ہتھیار
اپنے اور صف سیدھی کی انھوں نے اپنے لشکر کی اور پھیل گئے وہ ہمارے واسطے رہیں اجنادین میں اور مقیم ہیں انکی فوجیں
ہزار اور ہر صف میں ایک ہزار آدمی تھے ضحاک بن عروہ نے روایت کی ہے قسم ہے خدا کی کہ میں عراق کے ملک میں
گیا تھا اور لشکر کسریٰ اور فوج حراقہ کو دیکھا تھا لیکن رومیوں کے لشکر اور انکی تعداد اور ہتھیاروں سے بڑھکر ہمنے
دیکھا تھا پس اترے ہم لوگ انکے مقابلے میں پس جب دوسرا دن ہوا القصہ مقابلے کا کیا انھوں نے ہمنے پس جب دیکھا ہمنے
کہ وہ سوار ہوئے ہیں ہوشیار ہو ہم اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور وہ ہماری صفوں کے بیچ میں آتے تھے اور کہتے تھے
کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اس سے بڑھکر لشکر تم دیکھوگے نہیں اگر اللہ تعالیٰ نے اس لشکر کو تمہارے ہاتھوں سے بھگا دیا
پھر کوئی انکی جگہ پر آکر تم سے نہ لڑیگا پس غنیمت کرو تم جہاد میں اور مدد دو دین کو اور ڈرو بیٹھ پھیرنے سے کہ بیٹھ پھیرنے کا نتیجہ
دخول آگ کا ہوتا ہے اور کاندھوں سے کاندھے ملا لو اور جنبش دو تم تلواروں کو اور یہ حملہ کرو تم جب تک کہ میں حکم دوں
اور ہوشیار رہو اور ہتھیاروں کو اپنے آگے کو متعلق رکھو واقدی نے بیان کیا ہے کہ جب رومیوں نے دیکھا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بارادۂ جنگ جمع ہوئے ہیں تب بھیجا انھوں نے لبطارقہ اور ملوک کو اور کہا انسے انھوں نے کہ اے بنی الاصفر
جان لو تم اس بات کو کہ ہرقل بادشاہ کو تمہارے ہی اوپر اسنے یہ بوجھ تمہارے اوپر رکھدیا ہے اور تم سے اعانت چاہی ہے اگر شکست
اٹھائی تمنے اس لڑائی میں تم نے تو پھر کوئی تمہاری جگہ ایسے کبھی لڑنے کو نہ آویگا اور مالک ہو جاویںگے وہ تمہارے شہروں کے اور
مار ڈالیںگے تمہارے مردوں کو اور پکڑ لیںگے تمہاری عورتوں کو پس چاہیے کہ صبر کرو تم لڑائی میں اور یکبارگی سب ملکر اور
متفرق ہو اور جان لو تم اس امر کو کہ تم میں تین آدمی انکے ایک آدمی کے مقابلے میں ہیں اور اعانت طلب کرو تم صلیب سے
وہ تمکو مدد دیگی راوی نے بیان کیا ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اسنے کہ تم میں کون
جو نگاہ کرے ہمارے واسطے دشمنوں کو اور آزمائش کرے انکی تعداد کی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ یہ کام میں کرونگا خالد بن الولید نے
کہا قسم ہے خدا کی کہ یہ کام تجھ سے ہوگا ولیکن اے ضرار جسوقت تمہارا سامنا ہو جاوے دشمن سے تو احتیاط کرو تم اس امر سے

ف؛ اہل عرب کا اور صف سیدھی کرنا دوسرے دن لڑائی کا
اعانت چاہی ہے واسطے لڑائی کے

اور سبب مین ابنا قوم اپنے نفس کے تو وہ بہادر جرأت زیادہ تر قوت کر کر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہین کیا ہے اور فرمایا ہی ولا تلقوا
بایدیکم الی التہلکہ پس جو آگے ضرار اور پیچھے ہی باگ گھوڑے کی ایکدم پہنچے وہ قریب لشکر رومیون کے پس کیا ساز و
سامان اونکا اور حیثیت و رنگ اور چمک خودون اور زرہ اور ڈھالون اور نشانون کی مثل پر ہاسے چڑیون کے اور وہ دوان اسوقت
بجانب لشکر مسلمانون اور راوت طرفین کے دیکھ رہا تھا کہ دفعتاً اُسنے ضرار بن الازور کو دیکھا پس کہا اُسنے اپنی سردارون سے
کہ مین ایک سوار کو دیکھتا ہون کہ وہ آتا ہے اور وہ بیشک سردار قوم کا ہی پس کون تم مین سے اسکو میرے پاس لا دیگا پس نکلے رومیون
تیس سوار بطلب ضرار بن الازور کے پس جب ضرار بن الازور نے اونکو دیکھا تو اُنکے سامنے سے پیٹھ پھیری اور رجوع کیا اُن
لوگون نے اور سمجھے وہ کہ ضرار بن الازور بھاگے جاتے ہین اور مطلب ضرار کا یہ تھا کہ اُنکو اُنکے ساتھیون سے دور اور فاصلے پر
لاوین پس جب دور لائے اُنکو موڑا اُنھون نے اپنے گھوڑی کا اپنی طرف اور راست کیا نیزہ کو بجانب اُنکے پس ایک سوار کو اُنمین سے
نیزہ مار کر گرادیا اور دوسرے پر ارادہ کیا اور حملہ کیا اُنپر مثل حملہ شیر نر کے اور ڈرایا اُنکو اور سما گیا رعب ضرار بن الازور کا
اُنکے دلونمین اور بھاگ نکلے وہ اور پیچھا کیا اور مار ڈالا ضرار نے اس تعاقب مین ایک سوار کو دوسرے کے بعد یہانتک کہ مارا
اونیس سوارونکو پس جب وہ قریب لشکر روم کے پہنچے تب پھیرے ڈہان سے اور آکر خالد بن الولید کو حقیقت حال سے مطلع کیا
پس خالد بن الولید نے کہا کہ آیا نہین کہا تھا مینے تم سے کہ نہ جرأت کرنا اپنے نفس کی فریب ہی پر اور نہ حملہ کرنا اُنپر ضرار بن الازور
نے کہا کہ اُن لوگون نے مجھسے مقابلہ کیا اور مینے اس امر کا خوف کیا کہ اللہ تعالیٰ مجکو بھاگتے اور شکست اُٹھاتے نہ دیکھے
پس کوشش کی مینے ساتھ نیت خالص کے اور لامحالہ اللہ تعالیٰ نے مدد دی اور غالب کیا مجکو اُنپر اور قسم ہے خدا کی
کہ اگر مجکو تمھارے ملامت کرنیکا ڈر نہوتا تو مین نہ پھرتا جب تک کل لشکر پر حملہ نہ کر لیتا اور جان تو تم ای سردار کہ یہ اشیاء
سب ہمارے واسطے مال غنیمت ہے راوی نے بیان کیا ہی کہ مرتب کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی لشکر کو میمنہ اور میسرہ
اور قلب اور دو بازو پر اور میمنہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور میسرہ مین سعید بن عامر اور داہنی بازو پر
نعمان بن مقران اور بائین بازو پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور ساقہ مین یزید بن ابی سفیان کو ساتھ
چار ہزار سوارون کے گرد اولاد اور عورتون کی مقرر کیا پس متوجہ ہو خالد بن الولید طرف عورتون کے اور نام اُنکے یہ تھے عفیرہ
بنت عفار اور ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ اور انھین دنون مین اُنکا نکاح ہوا تھا اور رنگ مہندی کا اُنکے ہاتھ مین تھا
اور خوشبوئی عطر کی اُنکے سر مین تھی اور خولہ بنت الازور اخت ضرار اور قررہ عہ بنت عملوق اور سلمی بنت زارع یزید
اور لبنیٰ بنت سوار اور سلمی بنت النعمان اور اُنکے سوا اور عورتین جنکی شجاعت اور بیش قدمی لڑنے والونمین مشہور تھی
پس کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ ای اولاد تبابعہ و بقیہ عمالقہ اور سرداران اکاسرہ کی تمنے وہ کام کیے ہین جس سے خدا اور
مسلمانون کو راضی کیا اور اسکی وجہ سے ذکر بزرگ تمھارا باقی ہے اور یہ دروازے بہشت کے تمھارے واسطے کھلے گئے
ہین اور آگ دوزخ کی روشن کیگئی ہی تمھارے دشمنون کے لیے اور جان تو تم اس امر کو کہ بتحقیق مجکو تمپر اعتماد ہے پس اگر حملہ کرے

سرداری اُنپر باقی نرہیگی پس اُسنے کہا کہ اسی سبب سے تم ہمپر غالب ہوگئے اور اگر تم کچھ تغیر اور تبدل اپنے طریقے مین کرتے تو ہرگز ہمپر غالب نہوتے پھر اُسنے کہا کہ تم آگئے اور داخل ہوئے اون شہرونمین جنکی نسبت کسی بادشاہ نے جرات آنے اور داخل ہونیکی نہین کی اور اہل فارس اور جرامقہ اُن شہرون مین آئے اور پشیمان ہوکر پھر گئے تھے اور اپنی مراد کو نہ پہونچے اور اب تم ہمپر غالب ہوگئے ہو اور حال یہ ہے کہ غالب ہمیشہ نہین رہتا ہے اور ہمارے سردار وردان نے بنظر شفقت کے تمھارے حال پر مجکو تمھارے پاس بھیجا اور اور اُسنے کہا ہے کہ مین ہرایک کو تمھارے لشکر سے ایک ایک کپڑا اور عمامہ اور دینار اور تمکو ایک سو دینار اور دس کپڑے اور تمھارے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک ہزار دینار اور سو کپڑے دونگا اس شرط سے کہ تم مع لشکر اپنے پلٹ جاؤ کس واسطے کہ تمھاری تعداد مثل چیونٹیون کی ہے اور تم یہ نہ سمجھو کہ یہ گروہ مثل اُن اشخاص کے ہے جن سے تم ملاقی ہوے اور لڑ چکے ہو اس واسطے کہ بادشاہ نے نہین بھیجا ہے اس لشکر مین مگر بڑے بڑے سرہنگان جنگ آزمودہ اور پیشوا سے ترسایان کو پس خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی کہ نہ پھرینگے اور نہ پلٹ جاوینگے ہم تم سے مگر بسبب ایک کے تین باتون سے یا داخل ہو تم ہمارے دین مین اور کہو تم جو ہم کہتے ہین یا ادا کرو جزیہ یا لڑو ہم سے اور جو تمنے اپنی مثل چیونٹیونکے بیان کرتے ہو پس تحقیق اللہ تعالی نے ہم سے وعدہ مدد دینے کا فرمایا ہے برزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اس مضمون کے اپنی کتاب مین بیان کیا ہے اور جو تم ہمکو طمع کپڑون اور دینار کی دیتے ہو پس عنقریب دیکھو گے تم اپنے کپڑون اور اپنی نعمتونکو ہمارے پاس اور اپنے شہرونکو ہمارے ملک مین پس راہب نے کہا کہ مین اس تمھاری گفتگو سے اپنے سردار کو مطلع کرونگا پھر پلٹ گیا وہ اور جو کچھ خالد بن الولید رضی اللہ نے جواب مین کہا تھا وردان سے بیان کیا پس وردان نے کہا کہ وہ ہمکو مثل اُن لوگونکے سمجھتے ہین جن سے مقابلہ ہوا ہے اور اونکو ہم لوگون مین امید طمع لاحق ہوئی ہے اور سبب ہے کہ جنگے کمی کی انکی لڑائی مین اور بادشاہ نے دلیران قوم اراحیہ اور اروحانیہ اور رہبر قالیہ اور کفار بطارقہ کو اُنکے مقابلے کے واسطے بھیجا ہے پس نہین ہے ہمارے انکے بیچ مین مگر ایک گرداوا کہ اوس گرد مین ہم انکو ٹکڑے بیہوش ڈالدینگے پھر مرتب کیا وردان نے اپنی لشکر کو اور آمادہ جنگ ہوکر چلا اور آگے گیا اُسنے پیدل فوج کو صف باندھے ہوئے اور اُنکے ہاتھون مین کمانین اور چھوٹے نیزے تھے پس یہ کیفیت دیکھکر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پکارا اور کہا کہ اے مسلمانو بتحقیق بہشت آراستہ کی گئی ہے اور دروازہ آگ کا بند کر لیا گیا ہے اور ملایکہ قریب ہوئے ہین اور حورون نے آراستگی اور زینت اختیار کی ہے پس بشارت ہے تمکو دائمی زندگانی کے ساتھ پھر پڑھا انھون نے یہ آیت ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ آخر تک برکت دیوے اللہ تعالی تم مین حملہ کرو پس خالد بن الولید نے کہا ٹھہرو اور توقف کرو اے معاذ تا اینکہ وصیت کرون مین لوگون کو پس مرتب کین خالد بن الولید نے صفین انکی اور کہا کہ ملالو تم مونڈھون کے اور جان لو اس امر کو کہ یہ گروہ تمھارے دو چند ہین اور بڑھاؤ تم لڑائی کو اُسکے تا وقت ظہر کے کہ بتحقیق وہ ایسی ساعت ہے کہ اُسمین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا ہے اور اپنی تئین دشمنونسے اور احتیاط رکھو اس امر کی کہ پیٹھ پھیرو دشمن کے مقابلے سی کیونکہ اللہ تعالی دیکھتا ہے تمکو لڑو تم ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب قریب ہوئیں دونوں جماعتیں ملا یا قوم ارمن نے تیروں کو ایک ساتھ پس مار ڈالا اصحاب رسول
کو کئی لوگوں کو اور زخمی کیا بہتوں کو اور خالد بن الولید نے منع کیا لوگوں کو حملہ کرنے سے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ کوئی سبب ہے ہم کو ٹھہرنے کا
سمیں ہے کہ اللہ تعالی دیکھتا ہی ہم کو اور سامنے ہوا ہی ہمارے اور گمان کرینگے دشمن ہمارا اس امر کا سست ہے کہ ڈر گئے ہم اور دیر کی ہم نے
سبب پس حکم دیجئے ہم کو یا نکلیں ہم میں کچھ لوگ تاکہ دو دو ہو کر لڑیں ہم لڑائی کو وقت ملنے تک پس اسوقت حملہ کرینگے ہم مقابل
ملنے کو ساتھ خالد بن الولید نے کہا کہ اس کام کے واسطے خاص تمہیں ہو ضرار نے کہا قسم ہے خدا کی کہ کوئی پیر اس سے زیادہ پیارا نہیں
سمیں ہے پھر نکلے ضرار بن الازور اور سیاہ خود پہنے ہوئے اور زرہ ڈال لی ہوئی اور پگڑی باندھے ہوئے تھے
اور سوار اس گھوڑی پر ایک عرق گیر ہاتھی کے چمڑے کا تھا اور زرہ بھی لطرس کا تھا اور چھپایا تھا ضرار نے اپنی تلوار کو
روم کی پھر چھوڑ دیا اور ڈھیلی کر دی باگ اپنے گھوڑی کی اور راست کر لیا اپنے نیزہ کو اور حملہ کیا بیچ صف رومیوں کے پس بھاگے
اور پھینکے رومیوں نے اوس کی طرف تیر اور پتھر لیکن کسی طرح کی ایذا اسمیں پہونچی ضرار کو اسلئے اور وہ در آتے اور بھاگتے
تھے اکثی صفوں کو اور مار ڈالتے تھے انکے دلیروں کو پس تھا یہ حملہ مگر مثل ایک گرداب کے کیا یہاں تک کہ مار ڈالا انھوں نے تیس کو
سوار اور پیادے سے حسان بن عوف نے بیان کیا ہی کہ میں گیا تھا ضرار بن الازور کے مقتولین کو اور جنکو مار ڈالا تھا کسی
پیادوں کو تو میں اسکا حساب کر لیتا تھا یہاں تک کہ مارے گئے اسکے حملے میں تیس آدمی پس بیتقدمی کی سوار اوس نے دل میں اپنے
دو حیرت ناک بھتیجے ضرار کے معرکہ آرائی اور لڑائی سے پس کہا الدریا علیہ ضرار نے خود کو سر سے اور زرہ ہاتھ کو جسم
سے اور کہا کہ ای بنی اصفر میں ضرار بن الازور ہوں اور کل میں تمہارا ساتھی یا دربار تھا اور آج تمہارا ملاقی ہوں
اور میں قاتل حمران بن وردان کا ہوں اور میں بلا ہوں عطیہ دیا گیا اور مقرر کیا گیا کفار پر میں مٹانیوالا تمہارا ہوں پھر گیا
راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا انھوں نے یہ کلام ضرار کا پہچان گئے وہ انکو اور رعب آیا بیچ انکے جاسوسوں لیتے تھے پس طمع کی ہراول نے
اسمیں اور حملہ کیا اسکے پیچھے پس اسی حالت میں پہنچ آئے امیر لطارق اور ہمارا جیاد اور ہر قلیہ اور مدد کرنے میں پیچھے پھر سے ضرار بن الازور کے کہا
وردان نے کہ یہ مرد ہی کون شخص ہے اسکے ساتھیوں نے کہا کہ یہ وہی شخص ہے جو کبھی سر برہنہ تن بیرہ لیکر ظاہر ہوتا ہی اور کبھی پیدل
پھرتے اور کبھی ساتھ تیر کے پس جب وردان نے ذکر ضرار کا سنا سانس لی اور کہا آہ سے اور کہا یہی قاتل میرے بیٹے کا ہی
اور کم کردہ الامیرے کلیجے کا ہے اور میں تحقیق خواہش اسبات کی رکھتا ہوں کہ کون شخص میرا بدلا اس شخص سے لیگا اور
جو مجھ سے مانگیگا وہ پاویگا پس قصد کیا اصحاب وردان نے ایک سرہنگ نے موسوم جبلہ بنے قوم ارجیہ سے اور وہ حاکم طبریہ کا تھا پس کہا
وردان سے کہ میں تمہارا بدلا لونگا پھر ڈھیلی کر دی اسنے باگ اپنے گھوڑی کی پس حملہ کیا ضرار پر پس مہیں گزرا دو دن لیکن ان دونوں
زیادہ تین گھڑی کی تا اینکہ نیزہ مارا ضرار نے اسکو اور پھاڑ ڈالا اسکے سینہ سے اسکی مرگی پس رہ گوییں گرا وہ بیہوش ہو کر اور پکار کہا
وردان نے کہ نہ لایا وہ ضرار کو مجھ تک اور اگر لاتا وہ ضرار کو اور میں دیکھ لیتا اسکو اپنی آنکھ سے سب ہی میں تصدیق کرتا اور پھر کم
طاقت رکھیگا آدمی جب کی لڑائی اور میں مقابل پاتا ہوں اسکے واسطے سوا اپنے پھر اترا وہ اپنے گھوڑے سے

اور پہنا اپنی زرہ کو اور ڈال لیا موتیون کی زرہ کو اپنے بدن پر اور رکھ لیا سر پر تاج کو اور مین ظاہر کرنے اپنے بدبے کے
ضرار پر پھر سوار ہوا عربی گھوڑے پر اور ارادہ نکلنے کا کیا پس آگے آیا اسکے بطریق وریحان قوم اور وہ جانتے ہین کہ نام اسکا
اصطفان تھا اور وہ حاکم عمان کا تھا پس بوسہ دیا اسکی رکاب کو اور کہا کہ اے سردار مین تیرا بدلا لونگا اس ناکس سے
اور مار ڈالونگا اسکو یا پکڑ لونگا پس اس صورت مین آیا تو اپنی بیٹی کا نکاح تیرے ساتھ کر دونگا پس کہا اور دان نے کہ وہ
تیرے ہی واسطے ہے اور تیرے ہی سامنے ہے پھر اور تو کیا چاہتا ہے اور مین گواہ کرتا ہون اس امر پر ان لوگون کو جو جمع
ہین ملوک شام اور خاصان بادشاہ سے پس جب اصطفان نے یہ کلام سنا نکلا وہ بحالت دلیری کہ مثل شعلہ آگ کے اور حملہ
کیا ضرار پر اور کہا کہ خرابی ہو تمکو لو تم مجھسے وہ چیز جسکے دفع کی تمکو طاقت نہین ہے پس نہ سمجھے ضرار اسکے کلام کو جو
رومی زبان مین کہا اسنے غیر ازینکہ ہوشیار ہو گئے وہ اس سے اور حملہ کیا اُسپر اور نکالی اصطفان نے ایک صلیب سونے کی
جسمین چاندی کی زنجیر تھی اور ڈال لی اسکو اپنے گلے مین اور چومتا تھا اسکو پس ضرار ابن الازور نے دیکھا کہ وہ اس صلیب سے
اعانت چاہتا ہے پس کہا ضرار نے اس سے کہ اگر تو صلیب سے مجھپر اعانت چاہتا ہی تو مین اعانت چاہتا ہون تجھپر ساتھ
نزدیک قبول کرنے والے کے کہ جو اسکو بلاتا ہی اسکے نزدیک وہ آجاتا ہی پھر حملہ کیا اُسپر اور دکھایا دونون نے حملے مین
کھاتین لڑائی کی یہانتک کہ بیقرار ہو گئے لوگ اُنکی لڑائی سے پس چلا کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ
اے بیٹے ازور کے یہ کیا سستی اور غفلت اور طول دینا لڑائی کا ہی حالانکہ آگ تمہارے دشمن کے واسطے روشن کی
گئی ہی احتیاط کرو تم خوف اور بزدلی سے اسواسطے کہ تم پروردگار کے سامنے ہو پس ہوشیار اور متنبہ ہو گئے ضرار ابن الازور اس
کلام کے سننے سے اور کانپنے لگے گھوڑی کی زین پر اور حملہ کیا اپنے دشمن پر راوی نے بیان کیا ہے کہ شور کیا رومیون نے
اور شجاعت دلاتے تھے وہ اصطفان کو اور دونون لڑائی سخت مین تھے یہانتک کہ گرم ہوا آفتاب اور لے لیا ان دونونکو پسینے اور
تھک گئے دونونکی گھوڑی پس اشارہ کرکے کہا اصطفان نے ضرار سے کہ پیدل ہوکر ہم تم لڑین پس بنظر مہربانی کے اپنی گھوڑی سے ضرار نے
قصد اوترنے کا کیا کہ دفعۃً ایک سوار صفوف روم سے نکلا کہ ایک گھوڑا کوتل لیے ہوئے اور وہ غلام اصطفان کا تھا پس جب
ضرار نے اسکو دیکھا چلا کر اپنے گھوڑے سے کہا اور لوگ سنتے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ مضبوطی اور چالاکی کر تو میرے ساتھ ایک
گھڑی نہین تو شکایت کرونگا مین تیری پاس قبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ہنہنانے لگا گھوڑا انکا
اور بازو کھولکر چلا اور بڑھکر لیا ضرار نے اصطفان کے غلام کو اور ضرب نیزے سے مار ڈالا اسکو پھر لے لیا کوتل گھوڑے کو
اور سوار ہوے اسپر اور چھوڑ دیا اپنے گھوڑے کو بجانب مسلمانون پس آ ملا وہ مسلمانون مین پھر پلٹے ضرار بجانب اصطفان کے
پس جب دیکھا اصطفان نے کہ ضرار نے اسکے غلام کو مار ڈالا اور غلام کے گھوڑے پر سوار ہین یقین کیا دشمن خدا نے اپنے
ہلاک کا اور جان لیا اسنے کہ بیشک ضرار ارادہ قتل اسکے ہین پس جب دیکھا اور جانا ضرار نے اسکی سستی کو قصد حملہ کا
کیا اُسپر اور وہ اسی حالت مین تھے کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے ایک گروہ سوارونکو آتے ہوئے لشکر روم سے اور صورت اسکی یہ ہوئی

ف لڑائی ضرار ابن الازور کی ساتھ اصطفان کے اکھاڑے مین ۱۲

ایا جب ضرار نے دشمن خدا کو اور اٹھا لیا اسکو زمین سے اور دے پٹکا پس چلایا دشمن خدا کا اور رومی زبان مین دردان سے کہا
کہ اور ضرار نے جانا تو مجھکو مصیبت سے جس مین مین کہ ہلاک ہوا مین پس چلا کر کہا دردان نے کہ مت ہو تجھپر مجھکو کون بچاویگا ان
... دردان نے سنا ضرار بن الازور نے آواز اور زیادہ گوئی اسکی اور دونون آپس مین گفتگو کرتے تھے پس امید اور طمع کی خالد
بن الولید نے اور حملہ کیا دردان پر اور قصد کیا ضرار نے اپنی نزدیکی پر اور دیکھا ان دونون کی طرف جو امان دونون لشکر نے
اور شور کیا رومیون نے اور تکبیر کہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نہ چھوڑا ضرار نے اپنی نزدیکی والے کو مگر یہ کہ چڑھ بیٹھے
اور قائم ہوے اسکے سینے پر اور وہ ڈرتا تھا اسکے نیچے اور آواز اور فریاد کرتا تھا مثل آواز شتر نر کے اور ہر ایک شخص قوم کا باز
رہا تھا مدد دینی اپنے ساتھی سے پس اسی حال مین نکالا ضرار نے اپنی تلوار کو اور مارا اور ٹھہرایا اسکو دشمن خدا کے سینے مین پس
نکلی تلوار اسکے حلق کی طرف سے اور فریاد کی اور چلایا دشمن خدا اس شور سے کہ سنا اسکو دونون لشکر والون نے اور اسکی آواز
سنکر مشرکون نے حملہ کیا اور ٹوٹ پڑا لشکر پس جب دیکھا ضرار نے اس معاملے کو اور یہ کہ مصیبت ڈالی اپنے لشکر نے کہا انھون نے
اپنے دل مین کہ مین اتنا توقف نہین کر سکتا ہون کہ روند ڈالین مجھے گھوڑے دشمنون کے اپنے سمون سے پھر تکبیر کہی اور کاٹ لیا سر
دشمن خدا کا اور اٹھ کھڑے ہوے اسکے سینے پر سے اور وہ بھرے ہوے تھے خون مین پھر تکبیر کہی انھون نے اور تکبیر کہی
مسلمانون نے اور حملہ کیا انھون نے اپنی جگہ سے اور حملہ کیا رومیون نے جیسا کہ بیان کیا ہمنے انکے میمنہ والون نے معاذ بن جبل پر اور
میسرہ والون نے سعید بن عامر پر اور چلائے قوم ارمن اور عرب نے تیر ایک دوسرے پر یہانتک کہ چھپا دیا انھون نے آفتاب کو کثرت تیرون سے
اور پکار کر کہا سعید بن زید بن عامر بن نفیل نے کہ اے گروہ مسلمانون کے یاد کرو تم اس واقعے کو اللہ تعالے کے سامنے اور ایستادہ ہونے
اسکے اور سوچو کہ پیٹھ پھیر کر بھاگنا واجب کرتا ہے آگ دوزخ کی ہو صبر کرو اے بچانیوالو دین کی اور پڑھنے والو قرآن کے اور زیادہ کیا سعید نے
اپنے کلام سے لوگونکی خوشی اور جرأت اور بڑھکر لڑنے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑائی آپس مین دونون فریق یہانتک کہ قریب ہوا
وقت عصر کا پس جدا ہوگئے آپس سے اور دونون گروہ کے لوگ مارے گئے مگر مشرکین بہ نسبت مسلمانون کے بہت مقتول ہوے اور جو پہلے
واقعہ اجنادین مین مسلمانون سے شہید ہوے انکے نام یہ ہین سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعمان العدوی اور ہشام بن العاص
السہمی اور ہبان بن سفیان اور عبد اللہ بن عمرو الدوسی اور فور بن عوف النمیری اور راعب بن بین الخزرجی اور
قادم بن مقدام الزہری اور ذوالیسار بن خزرجۃ الیتمی اور خزام بن سالم العنوی اور سعید بن عامس ابی لیلی
الکلابی اور حازم بن بشر السکسکی اور امیہ بن حبیب بن یسار اصد بن عبد اللہ بن عبد الدار اور ہجعت بن واثق
الیربوعی اور محلی بن حنظلۃ الثقفی اور عدی بن یسار اسدی اور مالک بن نعمان الطائی اور سالم بن طلحۃ الغفاری
اور بارہ آدمی اور عوام الناس سے جنکے نام نہین معلوم ہوے پس کل بتیس آدمی ہوے رضی اللہ عنہم اجمعین واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اس معرکے مین قریب تین ہزار رومی کے مارے گئے اور انمین دس بادشاہ انکے تھے
اور نام انکے یہ ہین مارس بن منات حاکم عمان اور اسکے گرد و نواح کا اور مرقس بن لبنا حاکم سعین اور

ف سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعمان العدوی اور ہشام بن العاص السہمی اور عبد اللہ بن عمرو الدوسی اور فور بن عوف النمیری اور باقی ... کے ... آدمی ... اور بارہ آدمی عوام الناس ۱۲

ایوب اور دومی کا اور روحا ین تالا حاکم عجلان کا تا مقام کہف اور رقیم کے اور ملادون بن حنا حاکم جبل السواد اور
بالدکا اور مرزبون بن سومیں حاکم عمود اور عسقلان کا اور سنجاس بن الیسع حاکم طولان اور اسکے بلاد متعلقہ کا اور عمر
قیاس بن حرون حاکم یافا کا اور رملہ کا اور مریونس حاکم ارض بلقا کا اور کورک حاکم بالمس کا اور سیر حاکم جو امر کہ
جسکا نام معلوم نہیں ہوا پھر جدا ہوئی قوم اور پلٹ آیا بردان اپنی جگہ پر اور بھر لیا اسکے دل نے ڈر سے رعب کو کہ جسے رستہ
مسلمانوں سے بیچ لڑائی کے لیں بھیج کیا اسنے سرہنگان لشکر کو اور کہا کہ اے اہل ہمارے اس دین کے کیا گئے ہو اور کیا نہیں
دیتے ہو تم اے اہل عرب کے مدد دین کی بتحقیق میں دیکھو حالت دیکھتا ہوں اور کسی طرح انکو مغلوب نہیں پاتا ہوں اور نہیں
دیکھا میں نے انکی تلوار کو کہ کاٹنے والی ہو اور تمہاری تلواروں کو کند اور تمہارے گھوڑے ہانپنے والے اور انکے گھوڑے سرکردہ لے
اور انکے بازو سخت اور تمہارے بازو سست اور وہ لوگ تم سے زیادہ تر مطیع ہیں اپنے پروردگار کے اور بڑے تصدیق
کرنے والے ہیں دل سے اور نہیں ہو تم اور خراب ہے تم مگر بسبب ظلم اور بدکاری کے اور نہیں معلوم ہوتی ہے مجھکو تمہارے
واسطے بقای دولت مگر اس صورت میں کہ چھوڑ الو تم جو تمہارے دلوں میں نافرمانی خدا کی ہے اور کثرت گناہوں کی تو بہ کرو تم سا
اپنے پروردگار کے پس اگر ایسا کروگے تو میں امید رکھتا ہوں تمہارے غلبے کی تمہارے دشمنوں پر اور اگر انکار کروگے اس امر
میں قریب ہو جاؤ گے تم ہلاکت کے واسطے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے سخت عذاب تیار کیا ہے جو مسلط کردیا تم پر ایسی قوم کو جو ہمارے
نزدیک کچھ شمار میں نہ تھے اور ہم انکی فکر نہیں کرتے تھے اور نہیں گذرے وہ ہمارے دلوں میں کسواسطے کہ اکثر انمیں سے پراگندہ اور
غلام ہو کے رہتے تھے کہ قحط ملک تمہارا اور شدت تنگی باد رلائے انکو ہم تک پہونچایا پس اب ہرگاہ کہ کھائیں انھوں نے اچھی چیزیں
اور میوہ جات تمہارے شہروں کے اور کھایا عوض روٹی جوار بیسے کی صاف روٹی گیہوں کی اور کھایا شکر اور ریت کی جگہ شہد
اور گھی اور سکہ تازہ اور مائیں اور انگور اور اچھی اور انار اور چیزیں اور بہت سے ٹھکریہ ہے کہ پکڑ لیا انھوں نے تمہاری عورتوں
اور بانیوں اور اولادوں کو لیں کیونکر صبر کیا تم نے یہ حرمتی اپنی حریم اور بڑی بلا پر اور بھی دیکھا ہے کہ نہیں باقی تھا کوئی
منزل مگر خالی کردیا اور کہت افسوس ملا اور بڑے غصے میں آنے وہ لوگ اور کہا کہ لڑیں گے ہم جب تک کہ ایک ہم میں باقی رہیگا
اور سوسکینگی یہ تماسے اور ہم مارینگے انکو تلواروں سے اور تیروں سے اور ہٹا دینگے انکو تیروں سے اور دفع کرسکیں گے وہ لوگ ہمارے حملہ
معاملہ کو کیا تو نے ایسی سب بردان نے یہ گفتگو انکی سنی بہت خوش ہوا اور پکارا اور بلایا قوم اور رؤسائے بطارقہ کو واسطے
مشورے کے اور کہا ان سے کہ سنا ہے میں نے جو بادشاہ کے لشکر سے کہا ایک شخص نے قوم سے کہ اسے دردان یہ اتفاق ہوا
لوگوں کی بات پر اور جان لے تو اس بات کو کہ تو بلا میں ڈالا گیا ہے بسبب ایسی قوم کے کہ انکے معاملے میں تو ہاری نہیں
نہیں کر سکتا ہے اور دیکھا تو نے ایک کو انمیں سے کہ حملہ کرتا ہے وہ ہمارے تمام لشکر پر اور نہیں پرواہ کرتا ہے ہمارے بیچ
سکا اور ہم میں پھرتا ہے وہ جب تک کہ نہیں مار ڈالتا ہے ہم میں سے لوگوں کو اور ان لوگوں کے دل سے یقین کیا ہے اپنے نبی کے قول پر کہ اسکے
نبی نے انسے یہ کہا ہے کہ جو شخص ہم میں کا مارا جاویگا وہ دوزخ کو جاویگا اور جو مسلمان انمیں سے مارا جاوے گا

وہ بہشت مین داخل ہوگا اور موت اور زندگی انکے نزدیک برابر ہی اور ہماری طرف کے لوگ بہت مارے گئے اور انکی طرف تھوڑے
قتل ہوے اور نہین معلوم ہوتی ہی مجکو تیرے واسطے کوئی صورت امید کی مگر یہ کہ پہونچے تو انکے سردار تک پس اگر مار ڈالا تو نے
انکے سردار کو تو وہ سب شکستہ ہو کر بھاگ جاوینگے اور تیرا پہونچنا انکے سردار تک نہین ہو سکتا ہے مگر کسی حیلے اور فریب سے
پس وردان نے کہا کہ کون حیلہ انپر چل سکتا ہی حیلہ اور فریب وہی لوگ خوب جانتے ہین پس اُس بطریق نے کہا کہ حیلہ یہ ہے
کہ طلب کر تو انکے سردار کو واسطے گفتگو اور سوال جواب کے پس تمام ہووے گفتگو قصد کر تو انکی طرف اور گردن پکڑ لے انکی
اور آواز دے اپنی قوم کو واسطے اعانت کے جو پیشتر سے کچھ لوگ پوشیدہ ہون پس وردان نے کہا کہ مجکو کوئی راہ انکی
طرف نہین ملتی ہے کہ وہ سخت سرکش ہین اور پہونچنا ان تک دور ہے اور نہ مین انسے گفتگو کر سکتا ہون اور نہ انکا شکار
کیسے ہو سکتا ہے پس اُس بطریق نے کہا کہ مین ایک مین تدبیر بیان کرتا ہون اگر تو کریگا اسکو تو سردار مسلمانون تک
پہونچ جاویگا اس حیثیت سے کہ وہ تجھ تک پہونچینگے اور وہ تدبیر یہ ہی کہ تو دس جوان دلیر اپنے لشکر سے لیکر اور چھپا کر بٹھلا دے
انکو ایک طرف لشکر کے قبل اسکے کہ جاوے تو سردار مسلمانون کے پاس پس جب آوین سردار مسلمانون کے تیرے بلانے سے
تو انکو لیکر چلا آ تو گاڑی کی جگہ تک اور بیٹھ جا تو اور وہ اس جگہ مین اور باتون مین لگا انکو یہان تک کہ وہ تیری طرف سے
مطمئن ہو جاوین پھر حملہ کر تو اونپر اور پکار قوم اپنی کو کہ وہ دوڑ آوینگے تیرے پاس اور کاٹ ڈالینگے انکے ٹکڑے ٹکڑے اور گرفتار
کرینگے انکی مشقت دہی کو اور متفرق ہو جاوینگے ساتھی انکے اور پھر نہ اکٹھا ہونگے انمین سے وہ پس جب وردان نے یہ کلام
اسکا سنا خوش ہوا اور کہا کہ اچھی بات ہی جو تو نے کہی اور میری راے تیرے بیان کے موافق ہی لیکن یہ امر تو نہین ہو سکتا ہی
مگر رات کے وقت اور صبح نہونے پاوے کہ ہم اس ارادے سے فارغ ہو جاوین پھر وردان نے ایک شخص کو نصاری شام سے بلایا
اور وہ رہنے والا حمص کا اور نام اسکا داؤد تھا پس کہا اُس سے کہ مین جانتا ہون کہ خوش بیان ہی اور مضبوط دل اور
گفتگو مین فلاح پانیوالا اپنی دلیل سے ہی اور مین یہ چاہتا ہون کہ تو ان اہل عرب کے پاس جا اور درخواست کر انسے کہ
موقوف کر دیوین ہمارے اور اپنے بیچ مین لڑائی آج باقی دن تک اور درخواست کر انسے کہ صبح کے وقت سردار انکا ہماری طرف آوے
تاکہ مین بذات خود جاؤن اور انسے ملاقات کرون اور شاید کہ اس ملاقات مین صورت صلح کی ٹھہرالیوین اور دیوین ہم انکو مال
جس قدر کہ وہ مانگین پس داؤد نے کہا افسوس ہے تجھپر کہ خلاف بادشاہ کے تو کرتا ہی جسنے حکم لڑائی کا دیا ہی تجکو اور اگر مصالحہ کریگا
تو اپنی اور اہل عرب کے بیچ مین پس منسوب کیا جاویگا تیری طرف ڈر اور خوف اور مجھ سے کبھی نہوگا کہ مین اہل عرب سے ایسی گفتگو
کرون اور بادشاہ کو میرے درمیانی ہونیکی خبر پہونچے اور قتل کرے وہ مجکو وردان نے کہا سختی ہو تجھپر مین نے تو اس مین
ایک فریب کا ارادہ کیا ہی کہ پہونچ جاؤن سردار مسلمانون تک اور مار ڈالون انکو اور متفرق ہو جاوینگے لوگ اور
ہلاک کرون مین انکو تلوار سے پھر بیان اُس سے حال اپنے ارادہ فریب کا ساتھ خالد بن الولید کے پس کہا داؤد نے کہ اے
وردان باقی اور فریب کا رخوار رہتا ہی اپنے سب کامون مین پس تجکو چاہیے کہ لشکر لے کر لڑا انسے اور اس ارادے کو

ف بیان حیلہ و فریب وردان کا ساتھ خالد بن الولید

چھوڑ دی بیچ تھے میں اے مردان اور کہا کہ میں تجھسے اس امر میں مشورہ نہیں لیتا ہوں اور نہیں حکم کیا ہے تمکو مگر یہ کہ جو
پیام لیکر پس کر تو موسی نے حکم دیا ہے اور چھوڑ دے جھگڑے کو داؤد نے کہا کہ تمہارا کہنا میں نے مجھ کو سلوک کیا پھر نراء
دہ اور ہوا مانا اس نے اس معاملہ کو جو مردان سے سنا تھا اپنے دل میں کہا کہ مردان نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اسپیش
سے جا ملے پھر وہ قریب لشکر مسلمانوں کے آکر ٹھہرا اور آواز بلند سے پکار کر کہا کہ اے گروہ عرب تمکو آیا کہ کافی جانتے ہو
تم لڑائی اور خونریزی کو پس تحقیق اللہ تعالی سوال کریگا تم سے خونریزی کا اور ہم نے اتفاق کیا ہے ایک امر پر کہ ہم اسمیں
صلح کی رکھتے ہیں پس چاہیے کہ نکلے سردار تمہارے لشکر کا تاکہ بیان کروں میں اس سے وہ بات جسکے واسطے میں بھیجا گیا ہوں
یا نکلے کوئی ایسا شخص سوا سردار کے تو میں سچا ہوں یہ پیام کو میں نہیں تمام ہوا تھا یہ کلام اسکا کہ نکلے خالد بن الولید میں
نامہ شعلہ آگ کے اور دو زرہ پہنے ہوئے تھے اور اسکے ہاتھ میں نیزہ تھا کہ رکھدیا تھا اسکو درمیان دونوں کانوں گھوڑے
کے پس جب داؤد نصرانی نے اسکو دیکھا کہا اسے کہ ٹھہر جاؤ تم اے عربی اپنی جگہ اور رد رد مت کر کہ لڑائی کو نہیں آیا ہوں
اور نہ میں لڑائی کے لوگوں سے ہوں اور نہ میں طلب کرتا ہوں نیزہ ماری اور شمشیر زنی کو اور میں ارادہ پیام رسانی کا
رکھتا ہوں اور میں تو تم سے کہتا ہوں پس اگر تو تم مجھسے نیزے کو تاکہ گفتگو کروں میں تم سے پھر پھیرا اور اٹھا لیا
خالد بن الولید نے نیزہ اپنے کو اور رکھ لیا اسکو پیچھے میں اور نزدیک ہوا اس سے اور کہا کہ میں سچا تو اپنے پیام کو اور راستی
راستی کو کر چلا اور تمہاری تو اسمیں کسواسطے کہ جو شخص سچ کہتا ہے وہ نجات پاتا ہے اور جو جھوٹ بولتا ہے وہ گڑھے میں گرتا ہے
داؤد نے کہا کہ سچ کہا تم نے اے اعرابی اور پیام یہ ہے کہ تحقیق ہمارا سردار برا جانتا ہے خونریزی کو اور نہیں چاہتا ہے کہ تم
لڑائی کو اور دونوں طرف کے مقتولین کو دیکھکر غمگین ہوا ہے اور اسے یہ تجویز کی ہے کہ کچھ مال دیکر جان آدمیوں کا بچاوے
لشکر ملک ہمارے تمہارے بیچ میں ایک تحریر ہووے اور بیچ تمہاری اور تمہاری قوم کے بڑے بڑے لوگوں کی گواہی ہو اس
مضمون سے کہ تم ہمارے سردار اور اسکے ساتھیوں سے تعرض نہ کرو اور ہمارے شہر میں نہ ٹھہرو اور ہمارے قلعوں سے مزاحم ہو پس
اگر تم ایسا کروگے تو ہم امید رکھینگے تمہاری مضبوطی قول کی اور رضامندی تمہارے فعل کی اور ہمارا سردار تم سے درخواست
کرتا ہے کہ آج باقی دن تک لڑائی موقوف کرو پس جب صبح ہو تو تم اکیلے اپنی قوم سے نکلو اور کوئی تمہارے ساتھ نہ ہووے
اور معلوم کرے سردار ہمارا کہ کس امر پر تم اور وہ متفق ہوتے ہو اور کس راہ پر تم چلتے ہو اور جو امر دی اور بری کر دمیں
تم میں کا واسطے نفع کے شاید کہ اللہ تعالی نے کیا ہو تم دونوں کی جہت سے خون لوگوں کا جب خالد بن الولید نے یہ کلام اسکا سنا دیر تک
سوچ میں رہے پھر کہا کہ اگر وہ اس امر سے جو اسکے دل میں ہے اور جس واسطے تمکو بھیجا ہے کوئی حیلہ اور فریب چاہتا ہے پس قسم ہے
خدا کی کہ ہم حیلہ مکر اور رکی ہیں اور اس امر میں کوئی ہمارا مثل نہیں ہے پس اگر یہی امر اسکے دل اور اعتقاد میں ہے تو نہیں ہے
یہ بات مگر بسبب قریب ہونے اسکی موت کے اور منقطع ہونے امید اسکے اور ہلاک ہونا تمہاری ہاتھ سے اور اگر
قول اسکا سچ ہے پس نہ مصالحہ کرونگا میں تم سے مگر اوپر قبول کرنے اسلام یا ادا کرنے جزیے کے تمہاری ہوا ہے

اور تمھاری اولاد سے اور جو مال کا ذکر کیا تو سنے پس نہین خواہش رکھتا ہون مین مال کی مگر اسی طریق سے جو کہا
مین نے تجھسے پس لونگا مین وہ مال تم سے طول مدت مین کہ کسی سال مین پس گران گذرا داؤد پر کلام خالد بن الولید کا اور کہا
اسنے کہ تمھاری ہی خواہش کے مطابق ہوگا اور جسوقت تم دونون یکجا اور موافق ہو گئے فیصلہ اسکا تم دونون کے بیچ
مین ہو جائیگا اور آگاہ ہو تم کہ مین اب پھر جاتا ہون اور بہ تحقیق پھر گیا رعب اسکے دل مین خالد بن الولید سے اور ڈرا
اس سے جو کچھ کہ سنا اسنے پھر اپنے دل مین کہا اسنے کہ قسم ہے خدا کی سچا ہے عربی اپنے قول مین اور قسم ہے خدا کی مین جانتا ہون
اس امر کو کہ وردان مارا جائیگا اور ہم بھی اسکے سبب مارے جائینگے اور نہین مفر ہے مجکو مگر اسمین کہ سچ کہون عربی سے
اور لے لون امان واسطے اپنے اور اپنے اہل کے واسطے امان اسنے پھر متفت ہوا وہ طرف خالد بن الولید کے اور کہا کہ اے بھائی عرب مین ایک امر
کہنے کو بھول گیا ہون اپنے سردار کی طرف سے خالد بن الولید نے کہا وہ کیا ہے اسنے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ تم اور شفقت کرو اپنے نفس پر
اسواسطے کہ وردان نے تمھارے واسطے دل مین فکر مکر اور فریب کا کیا ہے پھر سب قصہ اسنے بیان کیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون
تم سے امان اپنے اور اپنے اہل و عیال کے واسطے پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان دی مین نے تجکو اور تیرے مال کو اور تیری اولاد کو
بشرطیکہ تو خبردار نہ کریگا قوم کو اور نہ فریب کریگا تو ہم سے اسنے کہا کہ اگر مجکو فریب کرنا منظور ہوتا تو مین تم سے یہ حال
نہ کہتا پس خالد بن الولید نے پوچھا کہ قوم کے گاڑے کی جگہ کون ہے اسنے کہا وہ جگہ نزدیک ٹیلہ ریگ کے داہنی جانب
انکے لشکر کے ہے پھر رخصت ہوا اور پلٹ گیا اور اپنے سردار سے جواب خالد بن الولید کا بیان کیا پس خوش ہوا وردان
اور کہا اب مین امید رکھتا ہون صلیب سے کہ مجکو فتح دیگی اسپر پھر بلائے اسنے دس آدمی بہادر اور دلیر اور کہا ان سے
پیدل ہو کر جاؤ تم اور پوشیدہ ہو کر بیٹھو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے پھر اس مقام سے پس گئے انکو ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اور دیکھا انھون نے خالد بن الولید کو ہنستے ہوے پس کہا انھون نے کہ اے ابا سلیمان ہنستے
ہوے رکھے اللہ تعالے تمھارے دانتون کو کیا حال ہے پس خالد بن الولید نے سب حال جو اس گبر نے کہا تھا بیان کیا
پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھارا ارادہ کیا ہے خالد بن الولید نے کہا مین ارادہ رکھتا ہون کہ اکیلا
جاؤن مین انکے پاس پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے ابا سلیمان قسم ہے اپنی جان کی کہ بیشک تم
کافی ہو انکے واسطے لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہے کہ اپنے ہاتھون سے ہلاکت مین پڑو اللہ تعالے نے فرمایا ہے
واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم اور تمھارے مقابلے مین اسنے دس آدمی
آمادہ کیے ہین اور وہ خود گیارھوان ہے اور مجکو اطمینان نہین ہے تم پر اس ملعون سے مگر یہ کہ مقرر کرو تم بھی دس
آدمی جیسا کہ اسنے مقرر کیے ہین اور چھپا کر ٹھہراؤ انکو قریب انکے اور جسنے راہ تم سے بتائی ہے آیا اسنے وہ جگہ بھی
بتائی ہے کہ نہین خالد بن الولید نے کہا ہان وہ جگہ معلوم ہے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا پس حکم دو تم اپنے
ساتھیون کو کہ گاڑا بیٹھین قریب انکے پس جب پکارے ملعون پکارو تم اپنی قوم کو کہ اگر چاہا اللہ تعالے نے تو وہ

حمایت کریگا اس میر کو جسکی اعتماد کرتے ہو تم اور ہم سب اپنے گھوڑوں پر آمادہ اور تیار رہیں گے پس جب تم ہم
سے اسکو بہت واضح ہو گئے ہم سب اوپر حملہ کرینگے اور امید رکھتے ہیں ہم اللہ تعالے سے مدد اور یاری کی پس
بن الولید نے کہا کہ تحقیق تمہاری رائے کے خلاف نہ کروں گا پھر بلا دیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے دس آدمیوں کو
کہ نام انکے یہ ہیں سالح بن عمیرۃ الطائی اور رمیثہ بن مختہ الفزاری اور معاذ بن جبل اور ضرار بن الازور اور سعید بن
بن عمرو بن نفیل العدوی اور سعید بن عامر بن جریح اور ابان بن عثمان بن سعید اور قیس بن ہبیرہ اور عمر بن سعید الیامی
اور عدی بن حاتم الطائی پس جب کہ حاضر ہوئے یہ لوگ آگاہ کیا خالد بن الولید نے انکو حیلہ اور مکر رومیوں سے اور کہا کہ
جاؤ تم سب یہاں تک کہ درآؤ تم اس زمین نشیب میں جو اس طرف ٹیلے ریگ کے ہے اور چھپ کر بیٹھو وہاں پس جس وقت
کاروں میں تمکو دوڑ کر تم اور رومی ایک مقابلے کے واسطے کھڑا ہو جاؤں اور تمکو دشمن خدا کے مقابلے میں چھوڑ کر میں مثل
اسد اسکا ہوں اور میں کفایت کروں گا اسکو اگر چاہا اللہ تعالے نے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ اے سردار بہت
بڑا اور بڑا معلوم ہوتا ہے یہ معاملہ اور ہم لوگ ہیں اس بات کو کہ یاد رکھیں قوم تمہیں ایسے سردار سے اور ہم سب اور
جماعت تمہاری طرف پس مطمئن ہو گئے تم اس امر سے کہ وہ کچھ برائی تمکو پہونچا دیں اور میری رائے یہ ہے کہ ہم لوگ
اسی وقت انکے گاڑے کی جگہ پر جا دیں پس اگر انکو سوتے ہوئے پا دیں تو قتل صبح کے انکو مار کے انکی جگہ پر ہم لوگ پوشیدہ
ہو کر بیٹھیں پس جس وقت تنہا ہو تم اور رومی تمہارا انکلیں ہم لوگ اسکی طرف گاڑے سے بغیر کسی لڑنے والے اور جو مسی
لڑنے والے کے پس ہنسے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ انکے کلام سے اور کہا کہ تم جو بیان کیا تم نے اگر کوئی طریق پاتے کرتے
یا تو تم اور ساتھ لیلو ان لوگوں کو جن کو میں نے مقرر کیا ہے اور تم آگے بڑھ جاؤ اور میں اللہ تعالے سے
امید رکھتا ہوں کہ تمکو تمہاری مراد کو پہونچا وے پس اگر ایسا ہوا تو بڑی کشود کار ہے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ
امید اوس تک پہونچنے کی رکھتا ہوں اگر چاہا اللہ تعالے نے پھر نکلے اور چلے وہ لوگ اور انکے ہاتھوں میں تلواریں تھیں
اور سلام کیا خالد بن الولید اور مسلمانوں کو اور آہستہ جاتے تھے اور پیروی کی ایک تہائی رات کو رستے میں
اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور استغفار بطور زمزمہ پڑھتے تھے پھر جا کر پہنچے ٹیلہ ریگ تک پس ٹھہرایا ضرار بن الازور
نے اپنے ساتھیوں کو اور کہا ٹھہر جاؤ تم اسی جگہ اور رومیوں پر یہاں تک کہ دریافت کروں اور خبر دوں میں تمکو تمہارا
حال سے پھر نکالا ضرار نے اپنے کپڑوں کو اور لے لیا تلوار کو اور چلے چھپے ہوئے پیادہ اور ٹیلے کی آڑ میں آ ایک
وہ نزدیک قوم کے اس وقت کہ وہ لوگ بسبب مشقت لڑائی اس دن کے بیہوش سو رہے تھے اور مطمئن اور بے ڈر تھے
اس امر سے کہ کوئی شخص انکا قصد کریگا یا کوئی انسے مقابل ہوگا پس جا کر ضرار بن الازور نے کہ قریب کی جاویں لیکن
خوف اس امر کا ہوا کہ جگاوینگا ایک آدمی کا دوسرے کو بسبب اضطراب کے جو وقت قتل انکے ہوگا پس پھر اپنے ساتھیوں کی طرف اور کہا
کہ بشارت ہو تمکو کہ تحقیق حاصل ہوئی تمکو وہ چیز جسکا ارادہ تم رکھتے تھے اور دور ہوا تم سے خوف اس چیز کا جس سے ڈرتے تھے تم

پس نکال لو تم تلوارون کو اور حملہ کرو انکی جانب اور مار ڈالو انکو جس طرح ہو سکے اور ہر ایک تم مین ایک کے واسطے اور جب کہ دیکھے تلوارونکی ایک ہون اور چھپا لو تم جہانتک ہو سکے اپنی آوازونکو ساتھیونکو کہا کہ سب متفق ہو کر پھر سب ہو لوگ نہ ہو رہے اور نکال لیا انھون نے تلوارونکو میانسے اور ضرار بن الازور انکے آگے ہوا اور تا اینکہ قوم تک اور ہر ایک کے ہتھیار انمین سے اسکے سر کے پاس رکھے تھے پس مسلمان متفرق ہو کر ہر ایک ایک کے واسطے جدا ہو گئے پس جب قرار پکڑا انہون نے اور پیر مضبوط کیا سوار ہونیکو اور مارا قوم نے پیرون اور گردنون اور پیٹھون پر پس جاگے وہ لوگ مگر اس وقت کہ قبضہ تلوارونکے لے لیا تھا انکو پس کاٹ ڈالا انکو ٹکڑے ٹکڑے اور فنا کر دیا سب کو پھر سمیٹے ہتھیار اور جو کچھ انکے پاس تھا اور کہا ضرار نے بشارت ہو تمکو کہ یہ پہلی فتح ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ سے اور امید رکھتے ہین ہم اللہ تعالیٰ سے تمام اور پورے کرنے وعدے کی پس تعریف کی انھون نے پروردگار کی بسبب اسکی مدد کے اور شب گذرانی انھون نے اس حالیکہ شکر کرتے تھے اللہ تعالیٰ کا اور جاگتے رہے اسی طرح اور وہ اسی حال مین تھے کہ سفیدی صبح کی دکھائی دی پس کھینچا ہر ایک نے اور نکال ڈالے کپڑے اپنے اور پہن لیے کپڑے رومیونکے اور باندھ لیا انھون نے سر بند وغیرہ کو اور چھپ کر بیٹھے اس خوف سے کہ شاید آوے کوئی شخص بچا ہوا اور ان کا اور چھپا دیا مقتولین کو بیچ نشیب کے اور ڈال دی انپر مٹی اور مسلح ہو کر بیٹھے بامید کشود کار کے واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب صبح ہوئی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھی ساتھ مسلمانون کے اور مرتب کیا اپنے ساتھیونکو بصورت لڑائی کے اور ظاہر کیا اپنی تئین لباس یعنی سرخ مین اور عمامہ زرد باندھا اور اسی طرح رومیون نے بھی صف بندی کی اور ظاہر کیے انھون نے ہتھیار اپنے اور بلند کیا نشان اور جھلبان کو پس مسلمان اسی حال مین تھے کہ دفعۃً ایک سوار فوج قلب رومیان سے نکلا اور ظاہر کیا کہ اے گروہ عرب کے آیا عہدی اور فریب کیا تمنے کہان ہے وہ معاملہ جو کل ہمارے تمہارے بیچ مین قرار پایا تھا پس نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ہمارا اہل اللہ عذر اور بیوفائی کرنے کا نہین ہے پس اس سوار نے کہا کہ وردان چاہتا ہے کہ تم اسکے پاس چلو تا کہ دیکھے اور دریافت کرے وہ اس بات کو کہ تم اور وہ کس امر پر اتفاق کرتے ہو پس خالد بن الولید نے کہا کہ پھر جا اور کہہ تو اس سے کہ آگاہ ہو مین آتا ہون بجانب اسکے بدرون رنج اور بے صبری کے پس پلٹ گیا وہ سوار اور اطلاع دی اسنے وردان کو جواب خالد بن الولید سے پس اسوقت نکلا دشمن خدا لپٹا ہوا اپنی زرہ مین اور نمائش کی تھی دشمن خدا نے اپنے ساتھ گردن بند جڑاؤ اور سر بند اور تاج کے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اسکو کہا کہ یہ سب مال غنیمت ہے مسلمانون کے واسطے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ میرا گمان ہے کہ ضرار بن الازور اور ساتھی انکے پہونچ گئے ہمارے دشمنون تک پس اسوقت دیکھو تم جب حملہ کروں تم بھی حملہ کرنا اپنے ساتھیونکے پھر سلام کیا مسلمانونکو اور چلے وہ اور اشعار پڑھتے تھے واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب دیکھا دشمن خدا نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور انکے لباس کو تعجب کیا اور گمان کیا اسنے کہ وہ قریب انکے پاس پہونچے ہین تا اینکہ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نزدیک اسکے اور اسوقت

انکے بدن ہر سوا ازار کے اور کوئی کپڑا انہین پہنے تھے اور مثل شیر کے جوش اور خروش مین تھے اور باقی لوگ انکے پیچھے تھے پس متوجہ ہوا اور دیکھا دشمن خدا نے انکو آتے ہوئے اور وہ یقین کرتا تھا کہ یہ لوگ میری قوم کے ہین تا اینکہ جب اسکے قریب پہونچے دیکھا اسنے قوم کے آگے ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ کو اور وہ مثل گرگ کے جست کرتے ہوئے بعجلت اسکی طرف آتے اور تلوار کو جنبش دیتے اور ہلاتے تھے پس جب دیکھا وردان نے اس کیفیت کو کپنے لگے ہاتھ اسکے اور سست ہوے بازو اسکے اور کہا کہ اے خالد مین تم سے بواسطہ تمھارے معبود کے سوال کرتا ہون کہ تم مجکو مار ڈالو یہ شیطان مجکو نہ مارے کہ مین متغیر الحال ہوتا ہون اسکی صورت سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے قاتل خواہ مخواہ وہی ہین پس خالد اور وردان مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پہونچ گئے ضرار بن الازور اور وہ جنبش دیتے تھے تلوار کو اور جوش مین آئے مثل شیر کے اور اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور کہا کہ اے دشمن خدا کہان گیا تیرا مکر مقابلہ مکر اور حیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور تلوار کو چمکایا ضرار نے اسکی طرف پس کہا خالد بن الولید نے کہ توقف کرو اے ضرار اور باز رہو تم اسکے پاس جانے سے اور صبر کرو یہان تک کہ حکم کرون تمکو اس کے مار ڈالنے کا اور پہونچ گئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تلوارونکو ہلاتے اور چمکاتے ہوئے اور دوڑے وہ سب وردان کی طرف قتل کرنے کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا اُنسے کہ تم سب اپنے طریقے اور روش پر رہو اور توقف کرو یہانتک کہ حکم دون مین اسکے مار ڈالنے کا اور دیکھا وردان نے اس مصیبت اور سختی کو پس ڈر گیا وہ اور کپنے لگے ہاتھ اور بازو اسکے اور گر پڑا وہ زمین پر اور اشارہ کرتا تھا وہ اپنی اونگلی سے اور پکار کر کہتا تھا امان امان پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان اسکو دیجاتی ہے جو مستحق امان کا ہوتا ہی اور تو وہ شخص ہے کہ بتحقیق ظاہر کیا تو نے ہمسے طریقہ سلامت روی اور مصالحے کو اور پوشیدہ کیا تو نے ہمارے لیے فریب اور مکر کو و اللہ خیر الماکرین پس جب سُنا ضرار بن الازور نے یہ کلام خالد بن الولید کا نہ مہلت دی اسکو اور ماری تلوار اسکے رگ شانے پر پھر لپک کر تاج کو اسکے سر سے اور کہا جس شخص نے سبقت کی کسی چیز کی طرف وہ مستحق اسکا ہے اور پڑین اُسپر تلوارین مجاہدین کی پس کاٹ ڈالا اسکو ٹکڑے ٹکڑے اور دوڑے اسکے کپڑونکی طرف پس لے لیا اسکو پھر خالد بن الولید نے اپنی قوم سے کہا کہ مجکو تمھارے واسطے اسکی قوم کی طرف سے اطمینان نہین ہے کسواسطے کہ وہ حال اپنے ساتھی کا دیکھ رہے ہین پس کاٹ لو تم سر دشمن خدا کا اور پہن لو کپڑے رومیون کے اور متوجہ ہو واسطے مقابلے اسکی قوم کے پس جب قریب انکے پہونچو تکبیر کہو اور حملہ کر دیں حملہ کرنے کے تمام مسلمان وقت تمھاری تکبیر کہنے کے راوی نے بیان کیا ہی پس قصد کیا ہر ایک شخص نے طرف اس شخص کے جسکو اسنے قتل کیا تھا اور پہن لیا اسباب جنگ اور زرہ اس مقتول کا پھر متوجہ ہوئے واسطے مقابلے رومیون کے اور چھپایا اپنے تئین نیچے ہتھیار رومیون کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور سر وردان کا خالد بن الولید کی نوک تلوار پر تھا پس جب ظاہر ہوے وہ دونون لشکرون کے سامنے پھرے بجانب روم کے اور دیکھا کفار نے سر اپنے سردار کا نوک تلوار پر پس کچھ شک کیا انھوں نے اسمین کہ وہ سر خالد بن الولید کا ہی اور وہ لوگ اسکے ساتھی اور قوم مین آپ آواز دیتے

بت سے ستاتی تیار ہوا ان کیلئے وارو نکے ورتالیاں بجائیں اور ظاہر کیا مسلمانوں کو اور بہت ہوا شور اور غل انکا اور کہا
مسلمانوں نے اس حالت کو اور ہجوم کیا انکے لوگوں میں خوف نے اور ڈر نے اس لئے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساری مصیبت
ہو گئے تھے بعض ڈر کر دعا مانگنے لگے اور چلانے لگے پس جب قریب صفوف لشکر روم کے پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
سر کو لیکر دکھلایا اور پکار کر کہا کہ اے نصرانیو یہ سر تمہارے سردار کا ہے اور میں خالد بن الولید صحابی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہوں پھر پھینکا یا انہوں نے سر کو ہاتھ سے اور تکبیر کہکر حملہ کیا اور تکبیر کہی اور حملہ کیا سارے آگے پیچھے اور مراد
مسلمانوں نے تکبیر کہتے ہوئے اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے مسلمانو اور حامیان دین کے حملہ کرو پھر حملہ
کیا انہوں نے اور حملہ کیا مسلمانوں نے بھی انکے ساتھ پس جب دیکھا رومیوں نے اپنے سردار کے سر کو اور یہ یقین جانا کہ انکی قوم کے
لوگ مار ڈالے گئے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور لے لیا تلواروں نے انکو ہر جگہ میں اور مارے گئے وہ لوگ پیچھے ہر پتھر اور ڈھیلے کے اور کام
کیا تلوار رومیوں میں صبح سے عصر کے وقت تک اور متفرق اور جدا ہوئے وہ مثل ستاروں پریشاں کے عامر بن
طفیل الدوسی نے بیان کیا ہے کہ میں ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھا اور میرے ساتھ گھوڑے کشتی
کے تھے اور تعاقب کیا ہمنے مشرکین کا آراستہ دور تک کہ دفعۃً ظاہر ہوا ہمکو ایک غبار پس گمان کیا ہمنے کہ گرد
رومیوں کا ہے کہ ہرقل بادشاہ کے پاس سے آتا ہے پس ہوشیار ہو گئے ہم اور جب قریب ہوا وہ غبار ہم سے تو
دیکھا ہمنے کہ وہ لشکر ہے جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہماری کمک کو بھیجا تھا پس اس لشکر کے لوگوں نے
جس کسی رومی کو گرفتار کیا یا اسکو مار ڈالا اور جو کچھ اسکے پاس تھا لوٹ لیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جو لشکر
مقام اجنادین کے مردود ہزیمت مشرکین کے مسلمانوں کے پاس آیا تھا وہ عمرو بن العاص بن وایل السہمی مع لشکر کے تھے
اور وہ اور انکے ساتھی مسلمان اس معرکہ اجنادین میں موجود اور شریک تھے اور وہ اس دن آئے تھے مدد کو اور دلیل
ہزیمت مشرکین واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ لشکر رومیوں کا اجنادین میں نوے ہزار تھا کہ اسکے
پچاس ہزار رومی سے زیادہ مار ڈالے گئے اور آپس میں انہوں نے اس لڑائی کی گرد اور غبار میں ایک دوسرے کو مار ڈالا
اور باقی متفرق ہو گئے پس بعض قیساریہ کو چلے گئے اور بعضوں نے دمشق کا راستہ لیا اور لوٹا مسلمانوں نے مال اسباب
کہ اسقدر ہمنے دیکھا نہیں تھا انہوں نے اسقدر لوٹا رختا اور لے لیا سونے اور چاندی کی صلیبوں کو اور سونے کی زنجیریں
پس جمع کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے وہ سب جو اس تاج کے جو دروازے لوٹ لیا تھا اور کہا کہ تقسیم
کرونگا میں اسمیں کی کوئی چیز جب تک کہ حاصل ہو فتح دمشق کی اگر چاہا اللہ تعالی نے واقدی رحمۃ اللہ علیہ
نے روایت کی ہے کہ یہ واقعہ اجنادین کا سنیچر کے دن اٹھائیسویں تاریخ جمادی الاول ۱۳ھ ہجری میں ہوا تھا اور
معاملہ تیرہ روز قبل از وفات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقع ہوا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ایک خط

ارسال کر فتح کا نام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من خالد بن الولید الی خلیفہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم ازیدہ حمدا او
شکرا علی سلامۃ المسلمین ودمار المشرکین واخماد جمرتہم واللہ اعزّ نبیتہم انا لقینا جموعہم باجنادین مع وردان صاحب حمص
وقد نشروا کتیبتہم ورفعوا صلبانہم وتقاسموا بدینہم الا یفرّون ولا ینہزمون فخرجنا الیہم والقینا باللہ متوکلین علی اللہ فعلم
ربنا ما اضمرناہ فی افئدتنا وسرائرنا فرزقنا الصبر وایدنا بالنصر وکتب اعداء اللہ بالقہر فقتلناہم فی کل فج وشعب ووادٍ
وجملۃ من احصینا من الروم ممن قتل خمسون الفا وقتل من المسلمین فی اول یوم وثانیتہ اربعمائۃ وخمسۃ وسبعون رجلا
ختم اللہ لہم بالشہادۃ ویوم کتبت الیک ہذا الکتاب وہو یوم الخمیس للیلتین مضتا من جمادی الآخرۃ ونحن راجعون
الی دمشق فادع اللہ لنا بالنصر والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین پھر لپیٹا خط کو اور دیا عبد الرحمٰن بن حمید الجمحی کے
ہاتھ میں اور حکم دیا انکو کہ اسیوقت بجانب مدینۂ منورہ روانہ ہو پس روانہ ہوئے عبد الرحمٰن اسی وقت اور
کوچ کیا خالد بن الولید نے بعد اسکے بجانب دمشق کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ ہر روز بتلاش اخبار شام کے مدینہ منورہ سے باہر آیا کرتے تھے پس اسی حالت انتظار میں عبد الرحمٰن
بن حمید الجمحی پہونچے اور صحابہ نے انسے پوچھا کہ کہاں سے آتے ہو انھوں نے کہا ملک شام سے پس خوشخبری سنائی
لوگوں نے انکے آنے اور فتح مسلمانونکی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پس سجدہ شکر کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے پھر سامنے آئے عبد الرحمٰن اور کہا سلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھاوین آپ اپنے سر کو کہ یہ
تحقیق ٹھنڈی کیا اللہ تعالےٰ نے آپکی آنکھونکو بسبب مسلمانونکے پس اوٹھایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سر کو
سجدے سے اور دیا عبد الرحمٰن نے خط انکو اور تھا وہ خط لکھا ہوا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پھر پڑھا
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط کو بآواز خفی پس جب سمجھ لیا اسکے مطلب کو پڑھکر سنایا لوگون کو بآواز بلند اور
ہجوم کیا لوگون نے اور مشہور ہوئی یہ خبر فتح کی مدینہ طیبہ میں پس آئے لوگ دوڑتے ہوئے دروازہ مسجد
نبوی پر پس پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس خط کو سہ بارہ راوی نے بیان کیا ہے کہ
جب سنا اہل مدینۂ منورہ نے کیفیت حاصل ہونے فتح اور مال کی مسلمانون کو پس آپس میں عہد اور ارادہ
کیا مسلمانون نے واسطے جانے کے بخواہش حصول ثواب اور اقامت ملک شام کے اور جب پہونچی خبر فتح
کی اہل مکہ معظمہ کو پس آئے مدینہ منورہ میں بڑے بڑے رئیس مکہ معظمہ کے ساتھ گھوڑون اور ہتھیارون اور تربیت
سخت کے کہ آگے انکے ابو سفیان بن صخر بن حرب اور عتاب بن ہاشم اور مثل انکے اور لوگ تھے پس آئے
وہ بطلب اجازت جانے ملک شام کے پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پس برا جانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
انکے جانے کو بجانب ملک شام کے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس قوم کے دلون میں مسلمانونکی
نسبت انکار اور دوری اور کینہ ہے اور تعریف ہے اس اللہ تعالےٰ کی جسکا کلام برتر ہے اور اس قوم کا

قول اور کلام سست ہے اور یہ لوگ گمراہ ہیں اور چاہا تھا انھوں نے کہ بجھا دیں نور اللہ کو اپنے منہوں سے اور نہ چاہا مگر یہ بات
اللہ تعالیٰ انکی خواہش سے مگر یہ کہ پورا اور تمام کریگا اللہ تعالیٰ اپنے نور کو اور ہم کہتے ہیں کہ نہیں ہے اللہ کے ساتھ
کوئی معبود اور شریک اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود و شریک ہیں پس جسوقت کہ غالب اور
بزرگ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین کو اور مدد دی ہماری شریعت کو اسلام لائے یہ لوگ بخوف تلوار کے اور جب آ پہنچا
نے کہ یوم اللہ تعالیٰ کی غالب ہوئی پس وہ میو پیر رجوع کیا ہمارے پاس تاکہ سمجھیں ہم انکو بطرف دشمنوں کے اور برابر ہوں یہ
دو سابقین مہاجرین اور انصار کے اور بہتر تو یہ ہے کہ تم انکو وہاں نہ بٹھاؤ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ میں تو کسی قول اور کام میں تمہارے خلاف نہ کرونگا راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ
یہ گفتگو اہل مکہ معظمہ کو معلوم ہوئی پس آئے وہ سب حضرت صدیقؓ کے پاس مسجد نبوی میں اور پایا گرد انکے
ایک جماعت کو مسلمانوں سے کہ باہم ذکر فتح مسلمانوں کی اور انکے قبیلے کا شکر کیا کرتے تھے اور حضرت علی کرم
رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ دائیں جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بائیں جانب اور مسلمانوں کے گروہ حضرت صدیق رضی
عنہ بیٹھے تھے پس آئے قریش حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا انکو اور بیٹھ گئے انکے سامنے اور
آپس میں بات چیت کی کہ کون شخص تم میں کا پہلے کلام کریگا پس جسنے پہلے گفتگو کی وہ ابوسفیان صخر بن حرب تھے کہ سامنے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اور کہا کہ اے عمر تھے تم دشمن رکھنے والے ہمارے اور عیب ڈھونڈنے والے زمانہ جاہلیت میں اور تھے تم مخالف
اور ہم تمہارے پس جب ہدایت فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمکو اسلام کی مٹا دیا اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے جو ہمارے دلوں میں تمہاری
نسبت تھی کسواسطے کہ ایمان نے مٹا دیا ہے کینہ اور دشمنی اور فریب کو اور تم اب بھی پراگندہ کرتے ہو اور دشمن رکھتے ہو ہمکو
نہیں ہیں ہم تمہارے بھائی اسلام میں اور ایک باپ کی اولاد نسب میں پس یہ کیا عداوت ہے تمہاری ہمارے ساتھ اور شبہ جو
کے آگے اور اب بھی آیا نہیں ہو سکتا ہے کہ دھو ڈالو تم اپنے دل کو کینہ اور دشمنی سے جو ہمارے ساتھ ہے اور ہم جانتے ہیں کہ تم
بیشک بہتر ہو ہم سے اور تم سبقت کرنے والے ہو ایمان اور جہاد میں اور ہم جو پہچانتے ہیں اس امر کو پہچانتے ہیں اور اس سے منکر نہ
ہیں پس سکوت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بسبب شرم اور حیا کے یہانتک کہ پسینا نکل آیا پھر کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہ تھا
مطلب میرا اس کلام سے مگر جدا کرنا مری اور بچانا حوریری کا کسواسطے کہ غیرت زمانہ جاہلیت کی تم میں
باقی ہے اور بڑائی تم اپنے نسب کی ظاہر کرتے ہو اوپر لوگوں کے جو سابق الایمان ہیں پس کہا ابوسفیان نے کہ میں
گواہ کرتا ہوں تمکو اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ میں نے توبہ کیا ہے اپنی ذات کو خدا کی
درگاہ میں اور اسیطرح سب سردار مکہ معظمہ نے کہا پس راضی ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکی گفتگو سے اور فرمایا
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ اے میرے اللہ پہنچا تو ان لوگوں کو بہتر اس چیز کا جسکی وہ لوگ امید رکھتے
ہیں اور نیکی پر ارادہ انکی کا ہو کی جو کرینگے اور مدد انکو دے انکے دشمنوں پر اور یہ علیہ قرار دے انکے دشمنوں کو اور

واقدی رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں گذرے تھے مگر تھوڑے دن تا آنکہ آئے گروہ کثیر یمن سے کہ مقدم انکے عمرو بن معدی کرب الزبیدی تھے اور انکے ساتھ عورتین اور لڑکے تھے اور آئے تھے بارادہ جانے ملک شام کے یمن سے اور مدینہ طیبہ مین پہونچکر قرار نہین پکڑا تھا کہ مالک اشتر نخعی آئے اور اُترے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور رکھتے فریفتہ محبت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حاضر ہوے تھے وہ اکثر معرکون مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ اور ارادہ کیا انھون نے لوگون کے ساتھ شام کے جانے کا پس جمع ہوا مدینہ منورہ مین ایک بڑا لشکر بقدر سات ہزار سوار کے اور اس لشکر کے ساتھ قوم جرہم بھی تھی پس جب پورا ہوگیا کام اس لشکر کا حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک خط خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ تعالی عنہ کو اس عبارت سے **وھو ہذہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ من ابی بکر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی خالد بن الولید المخزومی ومن معہ من المسلمین اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وامرک بتقوی اللہ فی السر والجہر والرفق بالمسلمین والحمل لضعیفہم والتجاوز عن مسیہم والمشاورۃ لہم وقد فرحت بما فتح اللہ علیکم وما افاء اللہ علیکم من النصر وہزیمۃ الکفار فاجعل وابتک الی ان تقاء اقصی ارضہم وانزل علی جنبۃ الشام الی ان یاذن اللہ تعالی فتحہا علی یدیک ثم الی حمص والمعرات واطلب انطاکیہ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وقد نفذت الیک ابطال الیمن والیوت والنخع واقیال مکۃ ویکفیک عمرو بن معدی کرب ومالک الاشتر وان نزلت علی المدینۃ العظمی ذات الجبل المطل انطاکیہ فان الملک ہناک فان صالحک فصالحہ وان حاربک فحاربہ ولا تدخل الدروب الی تبنی بذلک مع انی اظن ان الاجل قد اقترب ہرقل پھر لکھا اس آیت کو کل نفس ذائقۃ الموت والسلام پھر لپیٹا خط اور ثبت کیا اُس پر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سپرد کیا وہ خط عبد الرحمن بن حمید الجمحی کو اور کہا انسے کہ تمھین قاصد شام کے تھے اور تمھین جواب بھی پہونچاؤ پس لے لیا عبد الرحمن نے وہ خط اور چلے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر براہ شارع عام کے طے کرتے ہوے منازل کو یہانتک کہ پہونچے دمشق مین اور پہونچایا خط خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب خالد بن الولید نے خط پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا تھا کوچ کیا تھا انھون نے بجانب دمشق کے اور اہل دمشق خبر مارے جانے دلیران لشکر بادشاہ اور انکی ہزیمت کی سُن چکے تھے پس ڈرے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور بھاگے اہل دیہات اور بستیون کے اور پناہ گزین ہوے وہ دمشق مین اور مہیا کیا سامان قلعے کا اور بلند کین انھون نے تلوارین اور طوارق اور نیزے اور ڈھلواسیان اور عرادے اوپر دیوار شہر پناہ کے اور ظاہر کیا نشانون کو پس جب پہونچے وہ لوگ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لشکر پھرا ہوا انکا اور زیادہ ہوے عمرو بن العاص ساتھ دو ہزار اور لشکر شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن ربیعہ کا ساتھ دو ہزار کے اور بھر گئی زمین سوا انکے ساتھ معاذ بن جبل کے اور دیکھا اہل دمشق نے ایک لشکر جرار پس یقین ہو گیا انکو اپنی ہلاکت کا اور آکر اُترے خالد بن الولید

تمام دیر کے ہوا کیے [illegible] اور بیر اور دمشق کے بیچ کی مسافت دو کوس سے کم تھی پس جب آ گئے وہ اس مقام میں تو
ایا امیر لشکر کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تمکو معلوم ہے وہ جو ان لوگوں نے ہمارے ساتھ وقت ہمارے پہنچنے کے کیا ہے
پس جاؤ تم سے ہمراہ میاں ایسے اور آؤ تو ان کو لیکر باب جابیہ پر اور جنگ کو چھوڑ دو اور جو امر کہ کرو تم واسطے اس جنگ کے
امان کی بیچ میں قریب ہیں تو [illegible] تمہارے پاس ایسے مکر سے اور دروازوں کے واسطے پر ٹھہرا اور بھیجا ان کی طرف ایک فوج کو
[illegible] جدا اور مقرر کر دو واسطے لینے لوگوں کے نوبت اور باری کو اور دل تنگ ہوئے زیادہ اس مقام کے ٹھہرنے سے اور [illegible]
پیچھے فتح ہونے تک پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمہارا کہا مجھے بحق منظور اور پسند ہے پھر سوار ہوئے وہ ساتھ
یوحنا لشکر کے یہاں تک کہ ہو پہنچے باب جابیہ پر اور کھڑا کیا انکے واسطے ایک گھر [illegible] طائی کا واسطے پر دروازہ جابیہ کے واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے سلیمان بن عوف سے اور انھوں نے عبد اللہ سے اور انھوں نے ابی محمد عبد اللہ بن جعفر الانصاری سے کہا
[illegible] کہ میں نے پوچھا [illegible] کہ فتح دمشق کے لشکر ابو عبیدہ بن الجراح میں موجود تھے اس بات کو کہ کیا سبب تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو
اس امر سے کہ کھڑا کیا جاتا ہے انکے واسطے کوئی خیمہ [illegible] روم سے جو مال لوٹ میں مقام اجنادین اور بصرہ اور دمشق اور [illegible]
سے تھے اور وہ کئی ہزار خیمے انکے پاس مال لوٹ میں موجود تھے پس کہا [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح کو
اس امر سے [illegible] واسطے اللہ تعالیٰ کے اور یہ کہ [illegible] مسلمان زینت دنیا میں اور یہ کہ دیکھیں [illegible]
رومی اس بات کو کہ مسلمان [illegible] جس ملک کے [illegible] ہیں [illegible] واسطے رضاے اللہ تعالیٰ اور طلب آخرت کرتے
ہیں اور حال یہ تھا کہ جو لوگ مسلمان ساتھ [illegible] انکے شہروں میں [illegible] کرتے تھے ہم خیمے انکے اور رکھتے تھے
انکے آگے [illegible] اور قبائیں [illegible] اور نہیں [illegible] جاتا تھا کوئی شخص ہم میں کا اور
کبھی بھیگ جاتے تھے اکثر لوگ ہم میں سے [illegible] رجوع کرتے تھے خیموں کی طرف اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کا نام [illegible]
کیا تھا اگر ساتھ شرک کے اور رہتے ہم کہ جاتے تھے دشمن کی لڑائی میں خالی ہاتھ ہتھیار سے اور بعض ہم میں سے ایسے تھے کہ [illegible]
[illegible] کو ایک [illegible] کے ساتھ [illegible] میں لپیٹ کر باندھ لیتے تھے اور اسکے بجائے زرہ کے پہنتے تھے واقدی رحمہ اللہ
نے روایت کی ہے کہ جب اترا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ باب جابیہ پر حکم کیا اپنے ساتھیوں کو لڑائی کا پھر خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو بلایا اور کہا کہ جاؤ تم اپنے ہمراہیوں کے ساتھ باب الصغیر پر اور نگاہ رکھو تم
اور اس طرف کو تمہاں میں تمکو امیر مقرر کرتا ہوں اور اگر شہر سے کوئی ایسا نکلے جسکے مقابلے کی تم طاقت نہ رکھو تو
روانہ کرو تم کسی کو میرے پاس تاکہ میں کمک کر دوں تمہاری اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر بلایا شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور کہا ان سے کہ تم اپنے ساتھیوں کو لیکر باب توما پر جاؤ اور احتیاط رکھو [illegible] اس دروازے کا اور
اور اگر وہ تمہارے مقابلے کو نکلیں پس اطلاع دو مجھکو تا کہ کمک کروں گا میں تمہاری کہ میں نے سنا ہے کہ تحقیق توما سخت اور [illegible]
میں اور وہ سردار قوم کا ہے اور ہرقل بادشاہ اسکو دوست رکھتا ہے اور [illegible] کی حفاظت کے [illegible] اور اسی [illegible]

بیاہ دی ہے پس کہا شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ہے ہم مین کوئی ایسا کہ جسپر اسکا حیلہ اور فریب چل سکیگا اگر
چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر طلب کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص بن وائل السہمی کو اور کہا کہ جاؤ تم مع اپنے لشکر کے باب الفرادیس پر
اور ٹھہرو وہان اور نہ ہٹو تم اس جگہ سے کسواسطے کہ مین نے سنا ہے کہ وہان بہادر اور دلیر لوگ قوم کے ہین پس گئے عمرو بن العاص
باب الفرادیس پر پھر بلایا خالد بن الولید نے قیس بن ہبیرہ المرادی کو اور تھوڑا لشکر انکے سپرد کرکے کہا کہ تم مع اپنے
ساتھیونکے جاکر باب کیسان پر ٹھہرو پس گئے قیس بن ہبیرہ اس باب پر **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ **باب مرقش** دمشق کا بند تھا اور اس دروازے پر لڑائی نہ تھی اور اسی وجہ سے عربنے اسکا نام
باب السلامہ رکھا تھا پھر خود خالد بن الولید رضی اللہ عنہ **باب شرقی** پر اوترے اور طلب کیا ضرار بن الازور کو اور دو ہزار
سوار انکے ساتھ کرکے کہا کہ تم بطور طلیعۂ لشکر کے رہو اور پھرو گرد تمام شہر کے پس اگر پیش آوے تمکو کوئی امر سخت
یا دکھائی دین تمکو جاسوس قوم کے پس اطلاع دو تم اور روانہ کرو بجانب میرے کہ مین جوکچھ مناسب ہوگا کرونگا ضرار
بن الازور رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تو میری خواہش کی بات نہین ہے کہ لڑائی کو چھوڑکر مشغول بانتظار اور خود آرائی رہون
پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ لڑو تم جہان تک کہ قدرت اور طاقت رکھتے ہو پس کہا ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ نے
کہ اگر ایسا ہی تو بہتر ہے پھر روانہ ہوئے ضرار بن الازور اشعار رجز کے پڑھتے ہوئے مثل شیر غضبناک اور چیتے خشم آگین کے اور
باقی خالد بن الولید باب شرقی پر اور حملہ کیا قوم نے اس مقام پر پس چلی قوم لڑنے کو اور ارادہ کیا اہل دمشق نے اس امر کا
کہ لڑین وہ جب تک کوئی انمین کا باقی رہے اور نہ حوالہ کردیوین عورتون اور اولاد کو اور چلائے دونون لشکرون نے
آپس مین تیر اور پتھر اور ڈھیلا اسی بہانتک کہ زخمی ہوئے اکثر لوگ دونون طرف کے اور آئے عبد الرحمن بن حمید حجمی مدینہ منورہ
سے خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لیکر دروازہ شرقی پر اس حالت مین کہ تھے خالد بن الولید دروازہ شرقی پر اور
ایک جماعت انکے ساتھیونکی ہمراہی رافع بن عمیرۃ الطائی کے دشمنون سے لڑتے تھے پس دیا عبد الرحمن نے خط انکو پس جب
پڑھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس خط کو خوش ہوا اسکے مضمون سے اور خوشخبری سنائی اپنے ساتھیونکو ساتھ آنے
لشکر کے ہمراہی **ابی سفیان** اور عمرو بن معدی کرب زبیدی کے اور مشہور ہوئی یہ خبر سب مسلمانون مین اور دن بھر
لوگ مصروف لڑائی رہے تا اینکہ رات ہوئی اور دونون فریق جدا ہوئے اور ہر سردار مسلمانون کا اپنے دروازے پر
ٹھہرا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہر دروازے پر بھیجا اور پڑھکر سنایا گیا ان
لوگون کو پس خوش ہوئے مسلمان بسبب آنے کمک کے اور شب گذرانی لوگونے دران حالیکہ مستعد تھے واسطے لڑائی کے
نگاہبانی کرتے تھے نوبت بنوبت اور ضرار بن الازور گھومتے تھے گرد انکے اور وہ نہین ٹھہرتے تھے ایک جگہ باحتیاط اس امر کے کہ مبادا
نکلین وہ شہر سے مسلمانون پر یا آپڑے کوئی لشکر امیر ہرقل کی طرف سے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے
کہ راتکو زیادہ ہوئی آواز تکبیر مسلمانون کی اور رومی بھی چلاتے تھے ساتھ کلمات ہیہات و ارتشان اپنے کی دیوار شہر پناہ سے اور کھینچتے

محاصرہ دمشق اور سلیس تین مثل پرستی کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جمع ہوئے اہل دمشق بادشاہ
اور سردار شہر ودیکے پاس اور مشورہ کیا آپس میں پس کہا بعضوں نے کہ ہماری رائے تو یہ ہے کہ مصالحہ کریں ہم قوم مسلمانوں سے
اس مقدار پر کہ طلب کریں وہ بہت کچھ اسلئے کہ نہیں ہے ہمکو طاقت انکے مقابلے کی اور وہ ہم سے زیادہ شجاع ہیں انسے جو کچھ ہوا سو تھے
اجنادین میں قوم ہرقل کے اور بطارقہ اور ارتحیہ اور قیاصرہ سے اور نہیں ڈالا انکو مسلمانوں نے مثل پسے ہوئے کے پس کہا
بعض نے رومیوں سے کہ چلو بادشاہ کے داماد توما کے پاس کہ مشورہ کریں ہم اس سے اور نہیں کرو وہ کیا کہتا ہے اور درخواست کریں
اس سے اس امر کی کہ دور کرے وہ ہم سے اس امر کو نہیں تو ہم مصالحہ کر لینگے ہم مسلمانوں سے یا انکے مقابلے کو نکلینگے پس روایت کی گا دو
ہمارے راوی بیان کیا ہے کہ چلی اور آئی قوم توما کے دروازے پر اور دروازے پر یہ لوگ ہتھیار بند مقرر تھے پس پوچھا ان
لوگوں نے قوم سے کہ کیا چاہتے ہو تم امیروں نے کہا کہ ہم بادشاہ کے داماد توما کو چاہتے ہیں پس گیا بعض انمیں کا طلب اجازت کو
پاس توما کے اور اجازت دی اسنے پس داخل ہوئی قوم اسکے پاس اور بوسہ دیا زمین کو اسکے سامنے پس حکم دیا اور
حکم دیا کہ بٹھاؤ ان کو پس بیٹھے وہ اور تھے وہ بڑے رنج میں بسبب اس امر کے جو اتری تھی ان پر پھر متوجہ ہوا انکی طرف توما اور
پوچھا ان سے کہ کیا سبب ہے تمہارے آنیکا اندھیری رات میں پس کہا انھوں نے کہ اے سردار بادشاہ اور داماد بادشاہ کے اس ملک کو ہمارے
ہو چکی ہے اور گھیر لیا ہمارے شہر کو گروہ نے جو ہمارے سامنے آئی ہے جسکی طاقت ہم نہیں رکھتے اور ہم آتے ہیں تیرے پاس اور امداد رکھتے
ہیں تجھ سے پس یا مصالحہ کر تو اہل عرب سے اس چیز پر جو وہ مانگیں یا لکھ بادشاہ کو کہ ہماری کمک کرے یا باہر نکلے مسلمانوں کی
ہم سب کہ ہم قریب ہلاکت ہو گئے ہیں پس جب سنا توما نے انکی گفتگو کو ہنسا اور کہا کہ حرامی ہو تمکو طمع اور امید دلائی تمنے
اپنے دشمن کو آپ میں پس طمع کی دشمن نے تم میں قسم بادشاہ کے سر کی کہ میں دیکھتا ہوں میں قوم مسلمانوں کو اہل ورایاں
واسطے لڑائی کے اور نہ انکو لائق ٹھہرنے جگہ تیرا اداری کے اور اگر ہو یکے وہ مجھ تک تو ملا دونگا انکے آگے والوں کو پیچھے
والوں میں اور بدلے لونگا بدلا اپنی قوم کا انسے اور نہ ہو تم اپنے شہر میں اطمینان سے پس اگر کھول دیا جاوے انکے واسطے دروازہ تو نہیں
عزت ہی قوم کو کہ آ جاویں وہ شہر میں پس کہا اہل دمشق نے کہ اے سردار قوم مسلمان بہت مکر کرتے ہیں ان صفات سے جو
بیان کیا تو نے اور ایک چھوٹا سا اور بوڑھا سا انمیں کا دس اور بیس سے لڑتا ہے اور سردار انکا بڑا سخت ہے کہ اسکا مقابلہ
نہیں ہو سکتا ہے پس اگر ہے تو امن میں رکھنے والا ہمارے شہروں اور نگہبان ہمارے اموال کا اور حمایت کرنے والا ہمارا اپنی جان
اور اپنی قوم کی پس مصالحہ کر لے تو انسے یا نکل تو ہمارے ساتھ انکے مقابلے میں پس کہا توما نے کہ اے قوم تم زیادہ ہو جماعت میں مسلمانوں
سے اور دیکھو تمہارے مثل اس شہر کے ہیں اور تمہارے واسطے جو سامان اور ہتھیار اور زرہ وغیرہ ہیں انکے پاس اسقدر نہیں ہیں کیونکہ
کہ وہ لوگ ننگے ہیں اور بھوکے مرتے ہیں پس کہا ان لوگوں نے کہ اے سردار انکے ساتھ ہمارا اسباب اور ہمارے ہتھیار ہیں جو انہوں نے
لیا ہے واسطے میں لشکر روم سے اور ہو لیا ہے بصری میں اور جیسے برابر مقابلہ کرتا انکے کلوس اور عزرائیل سے مقام بیت لہیا کے
اور ہو لیا ہے انھوں نے مقام سور کے کلوس اور اسکے بھائی کو ... اور دنیا ہے انھوں نے اجنادین میں پس تحقیق ساٹھ ہزار

مال ہمارا ایسا ہی قوم نے دلیکن نہیں لیتے ہین وہ لوگ اس سے بوجہ بے پروائی کے علاوہ اسکے انکے نبی نے انکو اللہ کیطرف سے خبر
دی ہی کہ جو شخص کفار مین سے مارا جائیگا وہ جائیگا طرف آگ کے اور جو شخص مسلمانون سے مقتول ہوگا جائیگا طرف بہشت کے اور
حیات دائمی کے پس اسی وجہ سے مقابلہ کرتے ہین وہ لوگ ہم سے ننگے بدن تاکہ پہونچین وہ بجانب انکے نبی نے انکے واسطے بیان
کیا سنا تو ان لوگون کے کلام سے اور کہا کہ اسی سبب سے کہ تمہارے دلون مین یہ کلام اور رسول اسکے اور اسکی باتین ڈر آئی
ہین امید اور طمع کیا ہے ان فرمایا اور ہلا موت تم ہین اور اگر صدق اور راستی سے لڑتے تم اسکے تو تم ہین غالب ہوتے
لڑائی مین کسواسطے کہ تم کئی حصہ انسے بڑھکر ہو شمار مین پس کہا ان لوگون نے کہ اے سردار آسان کر تو انکے بار اور شمار کو
جس طرح سے تجکو منظور ہو اور جان لے تو اے سردار کہ اگر تو باز رکھیگا قوم کو ہم سے تو کھول دینگے ہم دروازے شہر کے انکے واسطے اور
کر رسونگے ہم اسنے اس چیز پر جو طلب کرینگے وہ لوگ ہم سے پس سنا توما نے انکی گفتگو کو سوچا دیر تک اور ڈرا اس امر سے کہ
یہ لوگ ایسا ہی کرینگے جیسا کہ کہتے ہین پس کہا اسنے کہ مین پھیر دونگا اہل عرب کو تم سے اور مار ڈالونگا انکے سردار کو ایک
ایک کرکے مگر مین چاہتا ہون کہ تم قوت دو مجکو اور لڑو میرے ساتھ ہوکر ایسی لڑائی کہ پسند کرون مین اسکو اور پہونچ جاؤ تم اس
لڑائی سے اپنی مراد کو پس کہا ان لوگون نے کہ ہم تیرے ساتھ ہین اور تیرے سامنے لڑینگے اور سب کے آگے مرینگے پس کہا توما نے کہ صبح پر
رکھو قوم کو واسطے لڑائی کے پس اسوقت آویگا عرب پر بڑا کام سخت اور ناگوار **راوی نے بیان** کیا ہے کہ بعد اس گفتگو کے
پھرے وہ لوگ اپنی جگہون مین اس قرارداد پر اور تھے وہ توما کے شکر گزار اور تھے وہ منتظر اسکے حکم کے اور متوجہ ہوئے تمام رات
نگہبانی پر اور آگ برجون اور دروازون پر روشن تھی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہون مین مضطر ہوا اور متوجہ
بدل تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر عورتون اور لڑکون اور مال غنیمت کے پاس تھے اور رافع بن عمیرۃ الطائی
بیچ لشکر زحف وغیرہ کے تھے اور لوگ رات کو نگاہبانی کرتے رہے تا اینکہ چمکی روشنی صبح کی اور نماز پڑھی ہر سردار نے ہمراہ
اپنے لشکر کے اور نماز پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ نے مع اپنے ساتھیون کے بمقام باب الجابیہ کے اور حکم دیا اپنے ساتھیونکو
لڑائی پر جانے کا اور کہا کہ نہ رنجیدہ ہو لڑائی سے پس جو شخص کہ آج کے دن مشقت اٹھاویگا کل راحت پاویگا اور وہ
بڑی راحت ہوگی اور احتیاط رکھو تیرون سے تحقیق تیر خطا بھی کرتے ہین اور کارگر بھی ہوتے ہین اور نہ سوار ہو گھوڑون پر
اسواسطے کہ دشمنان خدا انسے اونچی جگہ پر ہین اور انکو تیر چلانیکا موقع اچھا ہے اور قوت دیوین بعض تم مین کے بعض کو
اور ثابت رہو اور بمقابلہ دشمن مین مضبوطی کرو راوی نے بیان کیا ہے پس روانہ ہوئے وہ سب بارادہ لڑائی کے
پیادہ پا بطرف دشمنون کے اور چھپایا اپنے تئین ڈھالون سے اور آمادہ ہوکر چلے یزید بن ابی سفیان باب الصغیر کی طرف سے اور قیس
بن ہبیرہ باب کیسان سے اور رافع بن عمیرۃ باب شرقی سے اور شرجیل بن حسنہ باب توما سے اور عمرو بن العاص باب فرادیس سے
واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے رفاعہ بن قیس سے **روایت** کی ہے کہا رفاعہ نے کہ نہین تھا کوئی
ہم مین سے اس لڑائی مین سوار مگر بقدر دو ہزار سوار کے ساتھ ضرار بن الازور کے ہنگام محاصرہ کے کہ وہ پھرتے تھے گرد

ف
تیار آمادہ ہونا مسلمانونکا واسطے لڑائی دمشق کے

مسلمانون اور مشرکین بار بار حملہ کیا مسلمانون نے اسپر اور کہا کہ تم نے ماکو قتل کیا ہے ظلم کیا ہے اور ہم اپر کہا ابان ہے کہ نہ کہو اسیر ثبات کر کر
تم سمجھ لو اگر ہم لوگ اسکو تو ایسے کے ساتھ ہی سپرد تم نکالا جائیگا اور قسم ہے خدا کی کہ اسنے دیا مجکو وہ چیز کہ جسکی مین امید رکھتا تھا
پس نہ مانا اور نہ سنا مسلمانون نے اسکے کلام کو اور کہو لا ثبات کو لیکن شہید ہو لیکے تھے مسلمان ثبات کو کہولی ابان نے
اپنی آنکھ کو آسمان کی طرف اور انگلی اٹھا کر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہذا ما وعدنا الرحمن و صدق المرسلون
پس نہین تمام کیا تھا ابان نے اس کلام کو کہ مرگئے رحمہ اللہ اور پہر اور سنا اسکے بہائی کو ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ
زوجہ ابان نے اور نکاح کیا تھا ابان نے انکے ساتھ بروز جنگ اجنادین کے اور نہ گذرے تھے دن نکاح کو کہ
رنگت مہندی اور خوشبوی عنبر کی انکے ہاتھ اور سر مین باقی تھی اور تھین وہ عورتون با بہادر اہل حیرانی اور ولیر فتح اور
شجاعت سے پس جب سنا انہون نے حال موت اپنے شوہر کا آئین وہ ساتھ گہبراہٹ کے درانحالیکہ ٹھوکرین کھاتی تھین بسبب شکستہ امن
کپڑون کے اور کہڑی ہوئین اپنے شوہر کی لاش کے پاس پس جب دیکھا انکو صبر کیا با امید ثواب کے اللہ تعالی کی طرف سے اور نہین
سنا گیا ان سے کوئی کلام سوا اسکے کہ کہا انہون نے اپنے شوہر کی لاش پر ہنیئا لک یا اعطیت مضیت الی الحور العین الی جوار
ربنا العالمین ہو الذی جمع بیننا ثم فرق واللہ لاجہدن حتی الحق بک لانی متشوقۃ الیک لم ارمنک ولم تروہ منی ولکن
انا اللہ الا ان یغیثنی لعیشی حرام علی ان یلامسنی احد بعدک قد حبست نفسی فی سبیل اللہ عسی ان الحق بک وارجو
ان یکون ذلک عاجلا راوی نے بیان کیا ہے کہ نہین دیکھا لوگون نے ام ابان سے اچھی صبر کرنے والی کو پہر تجہیز اور تکفین
کرکے دفن کیا انکی جگہ مین اور قبر انکی مشہور ہے اور نماز پڑہی خالد بن الولید اور مسلمانون نے پس جب چہپا سے گئے وہ مٹی مین
نہین روئین ام ابان اور نہ ٹہہرین انکی قبر پر سوا اسکے کہ آئین وہ اپنے ہتیار کی طرف اور مسلح ہوگئین اور بدل دی
ہیئت اپنی اور ڈہاٹا باندہا اور لے لیا ڈہال اور تلوار کو اور ملگئین مسلمانون کے لشکر مین بدون علم اور اطلاع
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پہر پوچہا کہ کس دروازے پر میرے شوہر مارے گئے لوگون نے کہا کہ دروازہ توما داماد
ہرقل بادشاہ پر وہ مارے گئے اور اسی نے مارا ہی انکو اور روانہ ہوئین وہ شرحبیل بن حسنہ کے ساتھیون کی طرف پس
ملگئین انہین اور بہت سخت لڑائی لڑین اور تھین وہ بڑی تیرانداز لوگون مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے
کہ دیکہا مین نے بروز لڑائی اہل دمشق کے دروازہ توما پر ایک شخص کو صلیب لیے ہوے توما کے آگے وہ اشارہ کرتا تھا
ہماری طرف اور پکار کر کہتا تھا کہ اے اللہ مدد کر صلیب کو اور اس شخص کو جسنے پناہ لی ہے ساتھ صلیب کے اے اللہ ظاہر
کر انپر غلبہ اسکا اور بلند کر مرتبہ اسکا کہا شرحبیل نے کہ مین دیکھتا تھا اسکی طرف کہ دفعۃً چلایا ام ابان نے ایک تیر کہ نہ خطا کی
اسکے بدن سے اور اسی وقت اسکے ہاتھ سے صلیب چھوٹ کر ہماری طرف گری اور دیکھا مین نے اسکے جواہر چمکتے ہوے پس
ہر شخص ہم مین کا اسکے لینے کو دوڑا اور چہپایا ہمنے اپنے تئین ڈہالون سے اور برسنے لگے ہمپر تیر اور بعض
اور ہجوم کیا بعض ہمارے نے بعض پر اس طرح سے کہ ہر شخص پیشی کرتا تھا طرف صلیب کے لیے اسکے

دروازے کو بنے اور پھر پس ڈالا صلیب کو اپنے ہاتھ سے اور سامنے اپنے سینے کے کیا سپر کو اور نکال لیا اپنی تلوار کو اور
سامنا کیا اسکا اور حملہ سخت کیا دشمن خدا نے جب دیکھا اسنے صلیب کو پڑی ہوئی اور آواز سخت سے پکارا اپنے ساتھیوں
کو پس آملے وہ اور کمک کی اسکی مشرکون نے اور دیکھا ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ نے حملہ دشمن خدا کو شرحبیل
بن حسنہ پر پس کہا اور پوچھا انھون نے کہ یہ کون شخص ہے سوار کرینوالا اپنے نفس کا مسلمانون نے کہا کہ یہ داماد
بادشاہ کا اور قاتل تمھارے شوہر ابان بن سعید بن العاص کا ہے پس جب سنا ام ابان نے یہ کلام حملہ سخت کر کے اسکے
نزدیک ہو گئین پھر چڑھایا تیر کو کمان مین اور چلایا بجانب توما کے پس دوڑے بجانب ام ابان سکے گبر لوگ اور
گھیرا اور گرد ہو گئے انکو تا کہ ڈراوین انکو پس نہ التفات کیا ام ابان نے بجانب انکے غیر توما کہ راست کیا تیر کو انکے
سردار پر اور پکار کر کہا بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر چھوڑا تیر کو اور دشمن خدا ہوشیار ہو گیا تھا شرحبیل بن حسنہ تک
اور قریب تھا کہ غالب ہو جاوے اور پہلے صلیب کے اور لیوے اسکو کہ دفعۃً تیر پہونچا اسکی داہنی آنکھ پر اور گھس گیا آنکھ مین
پس پھرا اسمین دشمن خدا پیچھے کو چلاتا ہوا اور ارادہ کیا ام ابان نے کہ دوسرا تیر چلاوین اسپر پس دوڑے لوگ انکی
طرف اور چھپا لیا دشمن خدا کو ساتھ سپرون اور طوارق کے اور بچاتے تھے توما کو لڑنے پس جب بے ڈر ہوئین ام ابان
شر اعدا سے چلانے لگین تیر اور پڑھتی تھین اشعار واقدی نے بیان کیا ہے کہ پھر مارا انھون نے تیر ایک گبر کو پس جا لگا
اسکے سینے مین اور گر پڑا وہ زمین پر اور دوسرا تیر مارا اسکو پس لگا اسکی گردن مین پس اوندھا ہو کر گرا اور مر گیا اور دشمن
خدا توما کے پیچھے پھرا اور بھاگا تھا بسبب حرارت لگنے تیر کے پس چلایا وہ مثل اونٹ کے تا اینکہ داخل ہوا وہ دروازے
مین اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اس حال کو پس پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے سختی ہو تم پر کس چیز نے
تمکو روک رکھا ہے اور تحقیق رہائی پائی سگ رومی نے حملہ کرو تم ان کتون پر قریب ہے اللہ کے نزدیک یہ امر کہ پہونچ جاؤ تم دشمن
خدا تک پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ اور سب لوگون نے اور مار ہٹایا لشکر روم کو تا اینکہ پہونچے
وہ لوگ دروازے تک اور حمایت کی انکی قوم نے دیوار کے اوپر سے ساتھ تیرون اور پتھرون کے پس پھر آئے مسلمان اپنی
جگہ پر اور مار ڈالا انھون نے تین سو رومیونکو اور لیے کپڑے اور ہتھیار اور صلیب انکی اور داخل ہوا دشمن خدا
توما شہر مین درانحالیکہ تیر نے اسکی آنکھ مین قرار پکڑا اور نہین نکلا تھا پس جب ملا توما قوم مین بند کر لیا انھون نے دروازے کو
اور یکجا ہوئے گرد اسکے بڑے بڑے معزز رومی قوم نصرانیہ اور اساقفہ اور راہبون سے اور چاہا انھون نے کہ نکالین تیر کو
اور کھینچین اسکی آنکھ سے مگر نہ نکل سکا وہ تیر اور اپنی جگہ مین رہا اور وہ نالہ و فریاد کرتا تھا پس جب دیر گذری اس تدبیر
مین اور کوئی سبیل اسکے نکلنے کی نہ ملی پس کاٹ لیا تیر کی لکڑی کو اور باقی رہگئی گانسی اسکی آنکھ مین اور باندھ دیا
اسکو پٹی سے اور کہا اس سے چلنے کو پس انکار کیا اسنے اور بیٹھ گیا اندر دروازے کے یہانتک کہ سکون ہوا اسکے درد
مین اور کہا قوم نے اس سے کہ چلکر ٹھہر تو اپنے مکان مین اس باقی دن تک واسطے کہ آج کے دن دو مصیبتین

قاصد نے پھر آکر جواب خالد بن الولید کا شرحبیل کو پہونچایا پس صبر اور استقامت کیا انھون نے اور لڑا اسی
باقی دن تک اور صبر کیا مسلمانون نے اپنی جگہون پر اور سرداران مسلمانون کے حال اور سختی توما کا ساتھ شرحبیل کے
اور لوٹ لینا شرحبیل بن حسنہ کا صلیب کو سنکر بہت خوش ہوے اور ثابت قدم رہے لوگ لڑائی مین یہان تک کہ گذر گیا
وقت نماز ظہر کا اور نزدیک ہوا وقت عصر کا پس موقوف کردیا انھون نے لڑائی کو اور پھر ہر فرقہ اپنی جگہ پر تا اینکہ شام ہو گئی اور
روشن ہو گئی آگ اور پڑھا گیا قرآن مجید اور اذان کہی موذنون نے اور نماز عشا کی پڑھی ہر سردار نے اپنی جماعت کے ساتھ واقدی
رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب تاریکی رات کی ہوئی بلایا توما ملعون نے بڑے بڑے لوگون اور دلیران دمشق کو پس آئے
وہ لوگ اسکے پاس اور کہا اسنے انسے کہ اے اہل اس دین کے تحقیق گھیر لیا ہے تمکو ایسی قوم نے کہ نہین ہے واسطے انکے کوئی اور نہ دین
اور نہ ایمان اور نہ وفاداری اور نہ ذمہ داری اور اگر مصالحہ کروگے تم انسے اور دینگے تمکو وہ امان تو نہ وفاداری کرینگے وہ
تمھارے ساتھ اور نہ صلح رکھینگے تمسے اور اپنی اولاد اور عورتین اپنی اسواسطے ساتھ لائے ہین کہ انکو تمھارے شہرون مین
آباد کراوین خوشی سے چاہو اس بات کو یا کہ انکار کردیں ایسی صورت مین کیونکر صبر کیا تمنے اپنی بیحرمتی اور قید ہونے
اپنی عورتون اور نکل جانے اپنے گھرون اور اس امر سے کہ ہون عورتین تمھاری لونڈی غلام تابعدار انکے اور نہین
جاتی رہی صلیب انکی طرف مگر بسبب چشم اور غفلت کے تمھارے اس وجہ سے کہ ارادہ کیا ہے تمنے اپنے دلون مین مٹ جانا اس
دین اور مسالحہ مسلمین کا امداد دی تمکو صلیب نے اور اہانت کی تمھاری اور مین جو انکے مقابلے کو نکلا تھا اگر زخمی نہ ہو جاتی
میری آنکھ یہ پھیرتا مین انکی لڑائی سے یہان تک کہ فراغت پاتا مین انسے اور اب ضرور مین اپنا بدلا لونگا اور دور کر
دونگا اپنی عار کو پس تحقیق قسم کھاتا ہون مین عزت بادشاہ رحیم کی کہ ضرور ہے مجکو بدلا لینا اور یہ کہ نکالونگا مین دو ہزار
آنکھین اہل عرب کی اور بھیجونگا بادشاہ کے پاس پھر اپنی صلیب لے لونگا اور اگر غفلت کی مین نے ان باتون مین تو
نہ بیخوف رہونگا مین خفگی بادشاہ سے بہ نسبت اپنے پس جب سنی ان لوگون نے یہ گفتگو توما کی کہا اے سردار حال یہ ہے کہ
قوم مسلمان بہت ہین اور نہین ہے تیری تدبیر مگر یہ کہ قصد کیا جاوے جہت اور طرف کا ان جہتون سے یہان تک کہ
باگین پھیر کر آوینگے قوم ہر جگہ سے اور لشکر لیکر آویگا تیری طرف بڑا سردار انکا دروازہ شرقی سے آویگا دوسرا سردار
باب جابیہ سے اگر سخت گذریگا اور پیش آویگا وہ امر جسکی طاقت تجھے نہین ہے اور بعد اسکے ہم راضی ہین اس امر مین جسمین تو
راضی ہو پس اگر حکم دیگا تو ہمکو نکلنے کا انکے مقابلے مین نکلینگے ہم اور اگر حکم کریگا تو ہمکو لڑنے کا شہر پناہ پر لڑینگے ہم توما نے کہا اگر یہ ہے
تمھارے واسطے ایک خاص تدبیر لڑائی کی تجویز کرونگا مین پھر حکم کیا اسنے سب خاص و عام کے یکجا ہونے کا پس اکٹھا ہوے
سب لوگ مگر رہ گئے کچھ تھوڑے لوگ دروازون پر بخوف مسلمانون کے پس جب یکجا ہو گئے سب لوگ کہا توما نے کہ مین نے
ارادہ کیا ہے کہ در آؤن مین ناگاہ مسلمانون پر اس رات مین اور جا پڑون انکی جگہون پر اسواسطے کہ رات خوفناک ہے اور تم لوگ
زیادہ واقف اور خبردار اپنے شہر کے ہو بہ نسبت اپنے غیر کے پس ہر شخص کو تم مین سے چاہیے کہ مسلح ہو کر اپنے دروازہ سے نکلے اور

کہ پہونچ جاوے دشمنون تک اور پہونچکر حملہ کرو اور نہ کمان در آؤ اور کھولو تلوارون کو انپر اور جو شخص تم سے امان طلب کرے
پس نہ باقی رکھو اسکو مگر یہ کہ وہ سردار قوم کا ہو اور تمھارے مین سے جو شخص دیکھے صلیب کو پس پہونچ جاوے اس تک اور اگر
دور ہو صلیب اس شخص سے پس آواز دیکر پکارے مجھکو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اسکے جبکہ ان لوگون نے کہا کہ تیرا حکم ہمکو خوشی سے منظور
ہے پھر اسکے حکم سے دروازہ کھولا گیا اور ایک شخص نے اسکے ساتھیون سے صاحب ناقوس کے پاس جاکر حکم اسکے
بجانے کا دیا پس ایک ایسی آواز سخت بجائی اسنے کہ سوا اسکے اور آواز نہ تھی یہان تک کہ کھولا قوم نے دروازہ کو
اور دوڑ پڑے لوگ اسیوقت اور نکلا تو ملعون دروازہ سے اور سُنی مسلمانون نے آواز پس دوڑ پڑے وہ لوگ جو اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ غافل تھے قوم کے قریب سے مگر یہ کہ جاگتے اور ہوشیار تھے پس جب سنا لوگون نے
آواز کو جگا دیا بعضون نے بعض کو اور آوازین دینے لگے اور اٹھ کھڑے ہوئی لوگ اپنے خوابگاہون سے مثل شیر کے جلا آوے یہان تک کہ
پہونچے ان تک دشمن انکے مگر یہ کہ وہ ہوشیار ہو گئے تھے اور متوجہ مقابلۂ دشمن ہوئے مگر بے ترتیب تھے پس لڑے لوگ بیچ اندھیری
رات کے اور کام کیا تلوارون نے اور سنا خالد الولید رضی اللہ عنہ نے آواز کو پس اُٹھ کھڑے ہوئے بدحواس گھبرائے ہوئے بسبب
سننے آواز اور فریاد کے اور چلا کر کہا واغوثاہ واسلاماہ وامحمداہ اکید واقومی ورب الکعبۃ اللھم انظر نا بعینک
التی لا تنام وانصرہم ولا تسلمہم الی عدوہم پھر بلایا قستحان بن زید طائی برادر عدی بن حاتم طائی کو اور کہا اسنے
کہ تم میری جگہ پر ٹھہرو میری قوم اور لڑکے بالو نکے کہ نہین صبر ہے مجکو اس پر جو سنا ہے مین نے اور احتیاط رکھو تم اس امر سے
کہ آوین کوئی تمہارے سامنے سے پھر چھوڑا خالد بن الولید نے لشکر کو قستحان کے ساتھ اور روانہ ہوئے وہ ساتھ
چار سو سوار کے اپنے لشکر سے اور وہ بدون زرہ کے تھے اور نہین پہنے تھے دیگر کپڑے ملک شام کے اور کھلے سر تھے
بدون خود کے اور باز رکھا تھا انکو عجلت روانگی نے بجانب مسلمانون کے مسلح ہونے سے اور چھوڑ دیا تھا گھوڑون کی باگ کو
انھون نے اور انکے ہمراہیون نے اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور آنسو انکے جاری تھے رخسارون پر بسبب خوف کے حال
مسلمانون کے اور سنا لوگون نے انکو یہ اشعار ترجمہ آمیز پڑھتے ہوئے پھر کوشش کی چلنے مین اور چار سو سوار انکے پیچھے تھے اور جنبش
دیتے تھے تلوارون کو تا اینکہ پہونچے باب شرقی پر اور اوسی وقت وہ گروہ جو اس دسواڑہ پر چھپا تا گھات مین آیا تھا رافع بن عمیرہ
اور وہ ثابت اور قائم تھے واسطے مقابلے اور لڑائی کے قوم روم سے اور لڑ رہے تھے اور تلوارین چلتی تھین اور کام کرتی تھین
اور سنائی دیتی تھین آوازین تلوارون کی ڈھالون پر اور آوازین چلانے کی بسبب دروازون کے اور بلند تھین آوازین مسلمانون کی
ساتھ تکبیر کے اور قوم نے شہر سنا کے اور پہلے دھمکاتی تھی یاد رکھا تھی بوقت بیدار ہو کر ہوشیار ہو جانے مسلمانون کے بیچ
مقابلے مین پس حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر اور پکارا اپنی بلند آواز سے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ مسلمانون کے
آیا تمھارے [illegible] خالد بن الولید [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible] اشعار [illegible]

تلوار کی دشمن خدا پر پس لیا اسنے اس قرب کو اپنی ڈھال پر اور ٹوٹ گئی تلوار شرجیل بن حسنہ کی پس طمع کی دشمن خدا نے
انمین اور حملہ کیا انپر اور گمان کیا اسنے کہ وہ میرے قیدی ہو چکے اور اسی حالت مین ظاہر ہوئے دو سوار اور انکے پیچھے لشکر
سوار دیکھتا تھا پس ناگہان در آئے وہ لوگ رومیون پر اور دیکھا انھون نے امر ابان کو اس حیثیت سے کہ ایک سوار انکو خود دونا
ہاتھون سے کہینچے ہے اور وہ فریاد کرتی ہین پس آ پہونچے دونون انکے پاس ایک عبد الرحمن بن ابوبکر صدیق اور دوسرے
ابان بن عثمان رضی اللہ عنہم تھے پس مار ڈالا ان دونون نے اس سوار کو اور چھوڑا یا امر ابان اور شرجیل بن حسنہ کو اور بھاگ گیا
دشمن خدا توما بجانب شہر کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے بسلسلہ راویون کے تمیم بن عدی سے کہا تمیم بن عدی نے کہ تھا مین بیچ
لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اس معرکے مین کوئی سردار مسلمانون کا مثل ابو عبیدہ بن الجراح اور انکے
ساتھیون کے نہین لڑا اور صورت یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے خیمے مین نماز پڑھتے تھے اور وہ قوم سو دور تھے
کہ ناگہان سنی انھون نے آواز کو جو بلند ہوئی اور دروازہ کھولا گیا اور دوڑے مسلمان قوم کیطرف پس جب دیکھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اس معاملے کو مختصر کر کے تمام کیا نماز کو اور کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر مسلح ہوئے اور اٹھ کھڑی
ہوئی قوم انکے ساتھ اور زرہین پہنی انھون نے ساتھ ہتھیارون کے اور قریب ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح قوم سے اور دیکھا
انکو زرہ مین کہ للکارتے اور لڑتے تھے پس پھیرے وہ قوم کی طرف سے دائین بائین کو یہانتک کہ تجاوز کیا انسے اور
بڑھے بجانب دروازے کے اور پہونچے وہان اور قوم لڑ رہی تھی پس آواز تکبیر کی بلند کی ابو عبیدہ بن الجراح اور انکے ساتھیون
نے پس جب سنی مشرکون نے آواز انکے کو سمجھے وہ مسلمان آپڑے انپر ساتھ لشکر کے یا بھاری جماعت کے پس پھرے وہ اپنی طرف کو
اور آگے انکے جرجی بن قالا سردار انکا تھا پس تعاقب کیا اسکا مسلمانون نے اور مجروح کیا انہین تلوار کو یہانتک کہ جب
نزدیک پہونچے وہ لوگ دروازے کے پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھیون نے اور مل گئے اور پہونچ گئی
قوم تک اور پڑتے تھے تیر اور پتھر مسلمانون پر دروازے کے اوپر سے اور مسلمان نہین پھرتے تھے انکے پیچھے پس جب قصد کیا مسلمانون
نے انکا موقوف کیا پتھر اور تیر چلانا ان لوگون نے اس خیال سے کہ اپنی قوم پر پڑینگے اور اپنا ہی نقصان کرینگے اور قصور کیا اور دیکھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو حسن اتفاق سے پس صرف کیا مسلمانون نے تلوارون کو انہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ معلوم کیا مین نے کہ نہین بچا اس واقعے مین رومیون سے کوئی شخص نہ چھوٹا نہ بچا اور سب کے سب مارے گئے اور
مارا گیا جرجی بن قالا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایسی لڑائی لڑے کہ مثل اسکے نہین دیکھی گئی تھی پس وہ اسی حالت مین تھے
کہ دکھائی دئے ضرار بن الازور اور وہ تھے خون سے پس خالد بن الولید نے انسے پوچھا کہ کیا حال ہے تمھارے پیچھے ضرار بن الازور نے
کہا کہ بشارت ہو تمکو اے سردار کہ فتح آیا مین تمھارے پاس مگر اسوقت کہ شمار کر لیا مین نے کہ اس رات مین مین نے ڈیڑھ سو آدمیونکو
مار ڈالا اور میرے ساتھیون نے اسقدر لوگونکو مارا جنکی حد و شمار نہین ہے اور کفایت کیا مین نے تمھارے واسطے ان لوگونکی شدت کو جو
نکلے تھے باب صغیر سے بطرف یزید بن ابی سفیان کے پھر باگ پھیری مین نے سب سردارون کی طرف پس مار ڈالا مین نے

لوگوں کو اور نہ تانیسکی ہیں سے اپنی قوم کی راوی نے بیان کیا ہے کہ بہت خوش ہو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس قتال کر کے
سے پھر آئے یہاں تک کہ آئے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور شکر ادا کیا اُنکے کاموں کا اور کہا واقدی نے
نے بیان کیا کہ یہ بات بڑی سخت تھی کہ کسی نے نہیں آئی تھی لوگوں کو قتل انکے اور اس رات میں مسلمانوں نے
ہزار آدمیوں کو مار ڈالا پس کیا ہوئے تھے بڑے بڑے بطریق دمشق کے توما کے پاس اور کہا اس سے کہ اے سردار ہمنے
مصیبت کی تھی تجھکو مگر یہ قبول کیا تو نے اور یہ طمع کیا ہماری نصیحت سے اور جو ہم کہتے تھے گمان بد کیا اور مارے گئے ہم میں
سے بہت لوگ اور یہ معاملہ جیسا کہ ہماری کو طاقت نہیں ہے پس مصالحہ کر لے تو قوم سے کہ وہ ہمارا اور تیرے واسطے موجب
سلامتی ہو گا اور اگر تو اس امر سے انکار کریگا تو ہم لوگ اپنے واسطے مصالحہ کر لینگے اور تجھکو تیرے حال پر چھوڑ دینگے پس کہا توما نے اگر تم
مہلت دو مجھکو یہاں تک کہ لکھوں میں یہ سب حال بادشاہ کو پس اگر امانت اور کمک کی اس نے تو بہتر ورنہ صلح تو ہے ہی آگے واقدی
نے بیان کیا ہے کہ اسی وقت توما نے ایک خط بادشاہ کو لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ اہل عرب نے گھیر لیا ہے ہمکو شہر میں اور پہنچے
آنکھ کے اسکی ہی کو اور مار ڈالا ان لوگوں نے ہماری قوم کو بہت سے اور پلٹ کر ہماری طرف آئے اور قتل کیا
ان لوگوں کا ایک بڑا بھاری قتل اور میں انکے مقابلے کو نکلا اور زخمی ہوا میں اسے مگر تیری قوم اور اہل شام نے چھوڑ دیا
مجھکو اور رہ گئی میری آنکھ اور ارادہ کیا ہے قوم نے صلح کرنے کا اہل عرب سے اور جب یہ خط آیا ہے پس تو یا خود آ یا لشکر بھیج اور ہو
یا لشکر ہمارے پاس روانہ کر کہ کمک ہماری کرے یا حکم دے مجھکو مصالحہ کر لینے کا کہ تحقیق سخت ہو گیا اور بڑھ گیا ہے یہ معاملہ انکا پھر
لپیٹا اس نے خط کو اور مہر کی اس پر اور قبل از صبح ہونے کے روانہ کیا پس جب صبح ہوئی ارادہ کیا مسلمانوں نے لڑائی کا اور حکم بھیجا
خالد بن الولید نے ہر سردار کو کہ روانہ ہو اپنی جگہ سے اور لڑے اور سوار ہوا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور واقع ہوئی لڑائی
اور بہت ہو گیا معاملہ اہل دمشق پر پس کہلا بھیجا انہوں نے خالد بن الولید کے پاس کہ مہلت دو ہمکو تاکہ سوچیں ہم اپنے کام میں پس انکار کیا خالد
بن الولید نے اور نہ چھٹے انکی لڑائی اور مقابلے سے یہاں تک کہ تنگ آئے وہ محاصرے سے اور انکے سوا وہ منتظر جواب کے بادشاہ
کے پاس سے تھے اور کہا ہوئے بعض رئیس شہر کے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم نہیں صبر ہو سکتا ہے ہمسے اس معاملے پر جس میں کیا
ہم ان لوگوں کے سبب ہیں اگر لڑتے ہیں ہم ان سے تو غالب ہو جاتے ہیں وہ ہم پر اور اگر ترک لڑائی کر کے اپنے شہر میں بیٹھے ہیں
ہم تو تنگی اور سختی میں ہم رہینگے پس چھوڑ دو اس بد دوری کو اور تم جھگڑے اور خصومت کو اپنی ہمارا اور مانگو ان سے امان اور صلح پر مقدار کہ
وہ طلب کریں تم سے پس کہا ان سے ایک بوڑھے آدمی رومی نے جو اگلی کتابیں پڑھے ہوئے تھا کہ اے قوم میرے مسلک کی تحقیق میں
جانتا ہوں کہ اگر آتا بادشاہ لشکر اور سامان تو ہم لوگ تمسے دفع نہیں کر سکتا تھا اسواسطے کہ میں نے کتابوں میں پڑھا ہے
کہ سردار انکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین اور سید المرسلین ہیں اور قریب ہے کہ دین انکا سب دینوں پر غالب ہو جائیگا
پس چھوڑ دو تم حیلہ جوئی اور مشغول رہنے کو محال کاموں میں اور دو تم لوگ جو تم سے مانگیں کہ یہی تمہارے واسطے بہتر ہے واقدی نے
پس جب سنا قوم نے یہ کلام اسکا میل کیا اسکی طرف اسواسطے کہ تنگی انکی اور سالم الود واقف ہوا اسکا افکار اور

حالات گذشتہ سے انکو معلوم تھا اور کہا کہ تیری کیا راے ہے اسنے کہا کہ جان تم اس بات کو کہ وہ سردار مسلمانون کا جو باب
شرقی ہر یعنی خالد بن الولید وہ ایک مرد خونریز ہو پس اگر چاہتے ہو کہ اپنے کام اور مطلب سے نزدیک ہو جاؤ پس جاؤ تم
اس شخص کی طرف جو بات جابیہ پر ہو یعنی ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ پس قرین صواب جانا قوم نے راے اس شخص کو اور
جب اندھیری ہوئی آئے وہ سب باب جابیہ پر اور کلام کیا انمین سے ایک شخص نے جو زبان عربی جانتا تھا پس کہا اسنے بلند آواز
سے کہ اے گروہ عرب کے آیا ہمکو تمسے امان ملسکتی ہے یہان تک کہ آوین ہم تمھاری طرف اور بات چیت کرین تمھارے سردار سے تاکہ
صلح کرلیوین ہم اپنے اور تمھارے بیچ مین ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کچھ لوگ مسلمان مقرر کیے تھے کہ وہ بخیال آپ نے اہل دمشق کے مثل شب گذشتہ کے دروازے کے قریب پہرے تھے اور اس رات کو
قوم دوس کی باری تھی اور سردار انپر عامر بن طفیل الدوسی تھے پس اسی حالت مین کہ لوگ اپنی جگہون مین بیٹھے تھے قریب واسطے
کہ سنا ہمنے قوم کو پکارتے ہوے پس دوڑا گیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور خوشخبری سنائی انکو اور کہا مین نے کہ شاید
اللہ تعالی راحت دیوے مسلمانون کو مشقت سے پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح میرے کلام سے اور کہا کہ جاؤ تم اور کہو
انسے کہ امان ہے تمکو ہماری طرف سے جب تک کہ اپنے شہر مین بسلامت پھر جاؤ پس گیا مین قوم کے نزدیک اور پکار کر کہا مین نے
انسے کہ آؤ تم تمھارے واسطے امان ہے پس کہا قوم نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تاکہ ہم تمھارے
کلام پر اعتماد کرین مین نے کہا کہ مین ابو ہریرہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور نہین ہے ہمارا طریقہ غدر اور
فریب کرنا اگر ہم مین سے ایک غلام تمکو امان دیوے اور ذمہ داری کرے تو ہم وفاے اقرار اسکا کرینگے اسواسطے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہے واوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا اور ہرگاہ وفاے عہد اور ذمہ داری نشانی اور پہچان اہل عرب کی زمانہ جاہلیت
مین تھی اب کہ راہ راست بتلائی اللہ تعالی نے ہمکو بسبب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کیونکر خلاف اسکے ہو سکتا ہو پس کھولا
قوم نے دروازے کو اور نکلے اور وہ ایک سو آدمی تھے روسا اور علما سے پس جب قریب ہوے وہ لشکر ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ سے دوڑے مسلمان انکی طرف اور دور کیا انسے زنار اور صلیبون کو یہان تک کہ آے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے
پاس پس مرحبا کہا انکو اور اٹھ کھڑے ہوے انکے واسطے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو فرمایا اذا اتاکم کریم قوم
فاکرموہ پھر بات چیت کی انھون نے صلح کے باب مین اور کہا انھون نے کہ ہم تمسے صلح کیا چاہتے ہین اس شرط پر کہ
چھوڑ دو ہمارے واسطے کنا ئس ہمارے اور انکو بسبب غضب نکرلو اور وہ کنیسہ بجیا ہے جواب جامع مسجد ہو اور کنیسہ
مریم اور کنیسہ حنیا اور کنیسہ لولص اور کنیسہ مقاطا اور کنیسہ سوق النبیل اور کنیسہ اندریا اور کنیسہ قرناری سے
پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس امر کو اور جو شرطین انھون نے پیش کین اور لکھدی انکو ایک
تحریر صلح اور امان کی مگر اپنا نام اسمین نہین اور نہ گواہی کسی کی لکھی اور یہ امر اسواسطے تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح
بعد از نیکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو معزول کیا تھا اس امر کو دوست نہین رکھتے تھے کہ وہ

ملاحم دانیال پیغمبر علیہ السلام کی اور اسمین لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ فتح کریگا شہرون کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ہاتھون سے اور دین انکا سب دینون پر غالب ہوگا پس جب آئی رات دوشنبہ گیارھوین تاریخ جمادی الثانی کی نقب
دیکر نکلا وہ اپنے گھر سے بحالت بیلچی اور غفلت اپنے اہل وعیال کے اور آیا خالد بن الولید کے پاس اور بیان کیا اسنے
کہ مین اپنے گھر سے نقب دیکر آیا ہون اور اپنے اہل وعیال کے واسطے امان چاہتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنا
ہاتھ اسکے ہاتھ مین بے اطمینان امان کے دیا اور روانہ کیا اسکے ساتھ ایکسو مسلمان مستعد اور مسلح کو اور اکثر انمین کے قوم
حمیر کے تھے اور کہا انسے کہ جسوقت داخل ہو جاؤ تم شہر مین پس بلند کرو تم آوازین اپنی سب کے سب اور ارادہ کرو بجانب
دروازے کے اور توڑ ڈالو قفل اسکے اور چھینک دو زنجیرین اسکی یہانتک کہ داخل ہو جاوین ہم شہر مین اگر چاہا
اللہ تعالیٰ نے پس روانہ ہوے وہ لوگ اور سردار انپر کعب بن ضمرہ یا مسعود بن عون کو علی اختلاف الروایات کیا
اور روانہ ہوا یونس بن مرقس آگے انکے یہانتک کہ انکو لیکر داخل ہوا اسیطرح سے کہ نکلا تھا پس جب داخل ہوے
وہ لوگ اسکے گھر مین ہر طرح ہوشیار اور طیار ہوکر نکلے اور چلے دروازے کی طرف اور بلند کیا آواز دین کو ساتھ
تکبیر کے راوی نے بیان کیا ہے کہ قوم لڑ رہی تھی دروازے کے اوپر سے پس جب سنی انھون نے آواز تکبیر کی
بھول گئے لڑائی کو اور جانا انھون نے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوگئے شہر مین پس گر پڑے
ہتھیار وغیرہ جو انکے ہاتھون مین تھے خوف سے اور کعب بن ضمرہ نے قصد کیا دروازے کا اور توڑ ڈالا قفل کو اور کاٹ ڈالا
زنجیرون کو اور داخل ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ساتھی انکے اور شمشیر زنی کی رومیون پر اور وہ آتے
جاتے تھے انکے سامنے یہانتک کہ پہنچے کنیسہ مریم تک اور خالد بن الولید قتل اور گرفتار کرتے تھے انکو واقدی رحمہ اللہ
نے روایت کی ہے کہ ملاقی ہوے دونون لشکر خالد بن الولید اور لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے نزدیک کنیسہ مریم کے
پس جب مل گئے دونون لشکر دیکھا خالد بن الولید نے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح اور انکے ساتھیون کے کہ وہ لوگ چلے جاتے
ہین اور قسیس اور راہب انکے سامنے ہین اور نہین تھا کوئی ساتھی ابو عبیدہ بن الجراح کا تلوار نکالے ہوے پس جب دیکھا خالد بن
الولید نے انکی طرف اور اس امر کو کہ انمین کا کوئی لڑتا نہین متحیر ہوے اس معاملے سے اور براہ تعجب کے انکی طرف دیکھتے تھے اور
دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ نے بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پس جانی اور پائی خالد بن الولید کو چیر اور شر کر
ناگواری اس امر کی پس کہا کہ ای ابا سلیمان تحقیق فتح کیا اللہ تعالیٰ نے شہر دمشق کو از روے صلح کے میرے ہاتھ سے اور
کفایت کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کے واسطے لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ نہین کلام کیا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بروز فتح دمشق کے مگر ساتھ لفظ امارت کے پس کہا خالد بن الولید سے کہ ای امیر پوری ہوگئی صلح
پس کہا خالد بن الولید نے کہ صلح کیا چیز ہے نہ نیک کرے اللہ تعالیٰ انکے حال کو ہینے بتحقیق فتح کیا ہے شہر کو بزور تلوار کے اور روے
ہیبت کے اور نہین باقی رہا انکا کوئی حمایت کرنے والا پس کس وجہ سے مصالحہ کرین ہم انسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ڈرو تم اللہ سے

انکو پس جو حکم کرو انکو پس جو خلیفہ فرماوین اسی کو صحیح جانو تم خالد بن الولید نے کہا کہ مان لیا مین نے اس بات کو اور قبول کیا تمہارے مشورے کو اور اہل دمشق کو اور جو امین مین امان دی مین نے گمران دو نون ملعون توما اور ہربیس اور ان دونون کے لشکرون کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب سرداری توما پر مقرر ہوئی تھی تب اسنے ہربیس کو نصف شہر پر حاکم کیا تھا پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ دونون پہلے سب کے میری صلح مین داخل ہوچکے ہین آیا جانتے ہو تم اس امر کو کہ اگر تم ایسا کرتے تو مین تمہاری ذمہ داری ناچیز کرتا پس ناچیز نہ کرو تم میری ذمہ داری کو خدا رحم کرے تم پر آیا جانتے ہو تم کہ توما اور ہربیس شہر مین تھے یا باہر شہر کے پس اگر داخل شہر تھے تو وہ دونون بھی ذمہ داری مین ہین اور اگر خارج اور باہر شہر کے تھے پس نہین ہے ذمہ داری انکے واسطے پس کہا خالد بن الولید نے قسم ہے خدا کی اگر نہوتی ذمہ داری تمہاری تو مین مار ڈالتا ان دونون کو ولیکن نکل جاوین وہ دونون اور ہون اس شہر سے جہان چاہین پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اسی اقرار پر مین نے انسے اور انکے ساتھیون سے مصالحہ کیا ہے اور توما اور ہربیس کو حال منازعت خالد بن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ دیکھکر خوف اپنے ہلاک کا لاحق ہوا اور تھا ایک شخص ترجمہ کرنے والا زبان رومی کا ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ پس کہا اس ترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ یہ دونون کہتے ہین کہ اگر تمہارے ساتھی یعنی خالد بن الولید ہمارے ساتھ مکر اور فریب کرنے کا ارادہ رکھتے ہین پس ہم اور شہر کے لوگ صلح مین برابر ہین اور توما نے کہا کہ ہم اپنے مقتولین کے خون کا تم سے مطالبہ نہین کرتے ہین بلکہ تم سے یہ درخواست رکھتے ہین کہ چھوڑ دو مجھکو تاکہ چلا جاؤن مین مع اپنے ساتھیون کے اس شہر سے اور چلا جاؤن جس راہ چاہون پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو ہماری ذمہ داری مین ہے پس چلا جا جس راہ سے تجھکو منظور ہو پس جب پہونچیگا تو دار الحرب مین یعنی جس زمین کو تم لوگ مالک ہو پس نکل جاویگا تو اور تیرے ساتھی ذمہ داری اور عہد سے پس کہا توما اور ہربیس نے کہ ہمکو تین دن تک ذمہ داری مین رکھو کہ جس راہ چاہین ہم چلے جاوین اور کوئی تم مین کا ہمارا پیچھا نکرے اور جب تین دن گذر جاوینگے پس رہیگی ہمارے واسطے ذمہ داری تمہاری اور ایفا ہے عہد تمہارے ذمے کا اور بعد تین دن کے جو کوئی تم مین کا ہم تک پہونچیگا ہم اسکے بجائے غلام کے ہونگے چاہے قید کرے یا مار ڈالے پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین نے قبول کیا اس امر کو اس شرط پر کہ لیجاؤ تم اس شہر سے سوائے کھانے کی چیزون کے ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا سبحان اللہ یہ کلام تو عہد شکنی چاہتا ہے اور میرے انکے تو یہ قرار داد ہوچکا ہے کہ نکل جاوین یہ لوگ مع اسباب اور مال کے اور اسی مین پورا ہوگا جو عہد میرے انکے بیچ مین ہے پس کہا خالد بن الولید نے کہ دیا اور آسان کیا مین نے انکو یہ بھی مگر ہتھیار کہ اس مین سے ایک چیز بھی انکے واسطے نچھوڑونگا پس کہا ہربیس نے کہ ضرور ہین ہمکو ہتھیار تاکہ باز رکھین ہم اس سے راہ مین کسی بلا کو جو ہمارے سامنے آوے یہانتک کہ پہونچ جاوین ہم مقام مطلوب کو اور اگر ایسا نہوگا تو ہم تمہارے قابو مین حاضر ہین جو چاہو سو کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح نے

کہا خالد بن الولید نے کہ پیرتر دو ترمس کے ذات امین ہے ایک ہتھیار ہی ہر شخص لیوے تلوار کو یں لیوے وہ نیزہ کو
کما در ہم لیوے کمان کو یں لیوے وہ تیری کو توما نے کہا کہ راضی ہوئے ہم اس امر پر نہیں چاہتا ہے کہ کوئی
مگر ایک ہتھیار پھر کہا توما نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ میں ڈرتا ہوں خالد بن الولید سے پس لکھ دو تم ہمکو
اس قرار پر اور دیا ایک عہد نامہ اور گواہی کرا دو امیر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جاؤ نہیں ہرگز کرینگے شکر ان
تیری بلوگ گروہ عرب کے ہیں امین سب کرتے ہیں اور نہیں جھوٹ بولتے ہیں اور خالد بن الولید کا قول مسعود ہے
اور صحابہ کا مضبوط صدق ہیں کہتے ہیں وہ مگر حق اور نہیں عادت ہے انکی مگر سچ بولنا راوی نے بیان کیا پھر کہا
توما اور ہربیس نے اپنی قوم کو اور حکم دیا انکو اپنے اسباب نکالنے کا اور تھا واسطے ہرقل کے ایک خزانہ ریشمی
کپڑوں کا نہیں تھے تین سو لوجھ کے کپڑے طلائی کام کے تھے پس ارادہ کیا ان دونوں نے اس خزانے کے لیجانے کا
او توما کے حکم سے ایستادہ کیا گیا ایک خیمہ ریشمی باہر شہر کے اور نکالتے اور لیجاتے تھے رومی اسباب اور مال متاع
اور بار برداری یہاں تک کہ نکال کر رکھا گیا انھوں نے مال عظیم اور دیکھا خالد بن الولید نے اس جماعت اور مال کو
پس کہا انھوں نے کہ کیا ہوئی ہے جماعت انکی اور بڑا ہے اسباب انکا پھر کہا کہ سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے
ولو تسارر کمن تخلل الناس امة واحدة الی آخر الآیة پھر دیکھا اصحاب قوم نے کہ گویا وہ بھاگنے والے ہیں مثل گدھے بھاگنے
والوں کے کہ نہیں متوجہ ہوتا تھا کوئی انمیں کا جانب اپنے ساتھیوں کے بسبب شدت جلدی کے پس جب
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ دیکھا بلند کیا اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اور کہا اللہم اجعلہا لنا و لقلبنا الاہ
واجعل مالا استعینا بہ المسلمین انک سمیع الدعاء پھر آئے اپنے ساتھیوں کے پاس اور کہا انسے کہ میں نے ایک رائے تجویز کی ہے
آیا بیعت کروگے میری تم لوگ امیر انھوں نے کہا کہ ہماری رائے تمہاری رائے کے تابع ہے اور نہ
خلاف کرینگے ہم تمہارے کسی امر میں پس کہا خالد بن الولید نے کہ اٹھو اور جاؤ تم اپنے گھوڑوں کی طرف جہاں تک
ہو سکے تیار داری کرو انکی اور لے لو اپنے ہتھیاروں کو اس واسطے کہ میں قصد رکھتا ہوں بعد گزرنے تین روز کے
ان گروں کے پیچھے امید رکھتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ غنیمت میں دیوے ہمکو یہ مال جو دیکھا ہے
ہمنے اور دل میرا مجھسے یہ کہتا ہے کہ قوم نے کوئی اچھی چیز اور کوئی اچھا کپڑا نہیں چھوڑا ہے مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا ہے
انھوں نے پس مسلمانوں نے کہا کہ جو تم نے تجویز کیا ہے تیسے ہم کسی امر میں تمہارے خلاف نکرینگے پھر مصروف ہوئے مسلمان تیار
اپنے مال اور تیار داری اپنے گھوڑوں میں اور ہربیس اور توما نے اپنے پاس بلا لیا گاؤں کے لوگوں کو اور جو مال ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دیے کو کہا تھا وہ انکے پاس لائے پس حوالہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اس مال کے سب سے
اور کہا کہ تمنے ایفائے وعدہ کیا پس چلے جاؤ تم جہاں چاہو کہ تین دن تمہارے لیے امن طرف سے ہماری ہے اور بعد تین دن کے اگر کوئی
مسلمان تم تک پہونچیگا تم کو پکڑ لیگا تو ملامت اسکی ہے پر نہ ہوگی راوی نے بیان کیا ہے کہ جب وہ قوم ابو عبیدہ سے الگ ہوئی

دیکھے ہوا جب ہی تو دکھائی دیتی تھی مثل ایک سواد تاریک کے اور ایک بباعث کثیر ہونے دمشق کی فوج اور لڑنے کے بالونکے بسبب
حضرت ضحاک کی مسلمانوں کے انکے ساتھ تھی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ باز رہنے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے
پیچھا کرنے سے بسبب واقع ہونے خلاف کے درمیان اہل اسلام اور اہل دمشق کے بابت گیہوں اور جو کے جو کثرت
شہر میں پایا گیا تھا پس مسلمانوں نے کہا کہ اسکے مالک ہم ہیں اور اہل دمشق نے کہا کہ یہ مال ہمارا ہے ابوعبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ یہ مال اہل دمشق کا ہے اور داخل ہے انکی صلح میں اور قریب تھا کہ واقع ہو فساد درمیان ہمراہیان خالد بن الولید کے
اور ہمراہیان ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے اور متفق ہوئی راے سب مسلمانوں کی اس بات پر کہ دیا جاوے
یہ مقدمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس حال سے انکو خبر نہ تھی کہ بعد روز فتح دمشق کے حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال فرمایا ہے عطیہ بن عامر سکسکی نے بیان کیا ہے کہ میں کھڑا تھا باب الجابیہ پر اس وقت
جس دن توما اور ہربیس روانہ ہوئے اور انکے ساتھ ہرقل کی بیٹی تھی پس دیکھا میں نے ضرار بن الازور کو اس طرح
کہ دیکھتے تھے وہ قوم کی طرف گوشۂ چشم سے ساتھ غضب کے اور دانت پیستے تھے مثل حسرت زدہ کے اس چیز پر
جو جاتی رہی ان سے پس کہا میں نے کہ اے بیٹے ازور کے کیا باعث ہے کہ میں تمکو مثل حسرت زدوں کے دیکھتا ہوں
کیا اللہ تعالی کے نزدیک اس مال سے زیادہ نہیں ہے پس کہا ضرار نے قسم ہے خدا کی کہ نہیں ہے آرزو میری لوٹ کی طرف اور
نہیں افسوس ہے مجھکو مگر انکے جانے اور بچ رہنے پر ہے اور برا کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے جو کام مسلمانوں کے ساتھ کیا
پس کہا میں نے کہ اے بیٹے ازور کے نہیں ارادہ کیا امین الامۃ نے اس معاملے میں مگر بچانا خون آدمیوں کا اور راحت
پانا انکا مشقت لڑائی سے اور نگاہ رکھنا ایک عہد کا افضل ہے اللہ تعالے کے نزدیک اس چیز سے جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے
اور اللہ غالب اور بزرگ ہے رکھدی ہے مسلمانوں کے دلوں میں رحمت اور مہربانی کو اور دور کر دیا ہے اسکو کفار کے
دلوں سے اور فرماتا ہے اللہ تعالی اپنی بعض کتابوں اتاری ہوئی میں انا الرب الرحیم لا ارحم من لا یرحم اور فرماتا ہے
والصلح خیر ضرار بن الازور نے کہا قسم ہے اپنی جان کی تم سچ کہتے ہو لیکن گواہ رہو تم اس امر پر کہ میں تحقیق نہ رحم کرونگا
اس شخص پر جسنے اللہ تعالی کے واسطے جورو اور لڑکا قرار دیا ہے پھر ارادہ کیا خالد بن الولید نے پیچھے رہنے کا توما کے
تعاقب سے پس نہیں آمادہ کیا انکو اس امر پر مگر ایک شخص نے اہل دمشق سے جو خالد بن الولید کے پاس قید اور
وہ شخص بڑا شہسوار تھا رومیوں سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ واثلہ بن الاسقع نے کہا ہے کہ میں
لشکر دمشق میں خالد بن الولید کے ساتھ تھا اور مقرر کیا تھا انھوں نے مجھکو اس گروہ پر جو گشت میں رہتا تھا
ضرار بن الازور کے ساتھ باب شرقی باب توما اور وہاں سے باب السلامۃ اور وہاں سے باب فرادیس اور
پھر باب الجابیہ اور پھر باب کیسان اور پھر باب الصغیر تک اور یہ معاملہ قبل فتح دمشق کے تھا پس اسی
حالت میں کہ ہم لوگ ایک شب گشت کر رہے تھے چاندنی رات میں اور نزدیک ہوئے تھے باب کیسان سے

کہ فقط سنی تھے اور دروازے کی طرف گئے ہم اور اسی وقت کھلوا کیا دروازہ اور نکلا اس پر ایک سوار پس ہمنے
تعرض کیا اسے اس سے یہاں تک کہ پکڑ لیا ہے اسکو اور کہا اس سے کہ اگر تو کچھ بولیگا تو ہم تیری
گردن ماریںگے پس اسی وقت وہ سوار اور دروازے سے نکلا سپاہ اور دروازے پر ٹھہر گئے اور پکارتے تھے اسکا نام
لیکر جسکو ہمنے پکڑ لیا تھا پس کہا ہے اس سے کہ بات چیت کرا لے یہاں تک کہ آویں وہ دونوں پس کہا اسنے ہم
دونوں سے رہاں رومی میں کہ خبر ایمان پہنچی پس جانا انھوں نے کہ وہ گرفتار ہو گیا اور پلٹ کر چلے اہل
شہر کے دروازے میں اور بند کر لیا اسکو پس ارادہ کیا اس قیدی کے مار ڈالنے کا مگر بعض لوگوں نے منع کیا
کہا کہ مارو اسکو جب تک کہ لیجلیں ہم اسکو اپنے سردار کے پاس تاکہ اپنی رائے سے وہ جو چاہیں سو کریں پس جب
دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اسکو پوچھا تو کون ہے اسنے کہا کہ میں بطارقہ اور ملوک سے ہوں اور میں نے
قبل تمہارے محاصرہ کرنے کے ایک عورت اپنی قوم کی سے شادی کی تھی اور اسکو میں دوست رکھتا تھا پس جب
بڑھ گیا زمانہ محاصرہ کا درخواست کی میں نے اسکے گھر والوں سے کہ اسکو میرے پاس رخصت کریں پس انکار کیا انھوں
اور کہا کہ ہم ایسے کام میں مشغول ہیں کہ اسکو رخصت نہیں کر سکتے ہیں اور میں دوست رکھتا تھا اس امر کو کہ اس سے
ملاقات کروں اور ہلوکوں میں ماریوں کی جگہیں مقرر تھیں کہ کھیلتے تھے ہم انمیں پس وعدہ کیا اور کہلا بھیجا اس نے
اسکے پاس کہ نکلکر آوے وہاں ماری گاہوں میں پس آئی وہ اور گفتگو اور درخواست کی اسنے مجھسے کہ نکلوں میں
اسکو ساتھ لیکر دروازے شہر کی طرف پس نکلا میں دروازے سے تاکہ دریافت کروں میں سر تمہاری پس پکڑ لیا مجھکو
تمہارے ساتھیوں نے اور نکلا میرا ساتھی اور وہ عورت پس پکارکر کہا میں نے کہ خبردار ہو جا میں پس گئی اور ڈرا میں
اسکو اس خوف سے کہ قید نکر لیویں تمہارے ساتھی اس عورت کو اور اگر اسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مجھپر آسان تھا یہ
امر پس خالد بن الولید نے اس سے کہا کہ کیا منظور ہے تجھکو اختیار کرے دین اسلام میں اور اگر داخل ہوگا میں تیرا
نکاح کر دونگا میں تیرا اسکے ساتھ اور اگر انکار کریگا تو قبول دین اسلام سے تو مار ڈالونگا میں تجھکو پس اختیار کیا اسنے
دین اسلام کو اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ راوی نے بیان کیا ہے
کہ لڑتا تھا وہ ہمارے ساتھ ہو کر سخت لڑائی جب واپس آئے ہم شہر میں اور روسے صلح کے آیا وہ شخص در حالیکہ ماتم
اور طلب کرتا تھا اپنی زوجہ کو پس کہا لوگوں نے اس سے کہ اس عورت نے کپڑے راہبوں کے پہنے ہیں اور راہبہ
ہو گئی ہے بسبب رنج کے تیرے حال پر پس آیا وہ صحابہ کنیسہ کے اور دیکھا اسکی طرف اور اس عورت نے
نہیں پہچانا اسکو پس پوچھا اس سے کہ کس چیز نے تجھکو راہب بنایا ہے اسنے کہا کہ سبب یہ ہے کہ مجکو محبت تھی
اپنے شوہر کے ساتھ یہاں تک کہ پکڑ لیا اسکو اہل عرب نے پس میں اسکے رنج میں راہبہ ہو گئی ہوں پس کہا
اس شخص نے کہ میں تیرا شوہر ہوں اور داخل ہوا ہوں میں دین اہل عرب میں اور تو میری ذمہ داری میں ہے پس

جب سنا شہد نے وہ کلام کہا کہ قسم ہے تیری حق کی ایسا نہیں ہوگا وہ شخص ہو تیرے واسطے کوئی حرج نہیں سنے کا وہ جلی کسی رو
ساتھ تو ہا اور میں بھی تیرے ساتھ ہوں یہ دیکھا اس شخص نے اسکے بازرہنے کو آیا خالد بن الولید کے پاس اور اسنے حکایت
اس معاملے کی کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے شہر کو برا دصلح کے فتح کیا ہے اور کوئی راہ تیرے
واسطے اسکے ملنے کی نہیں ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ مادم کیا اس شخص نے کہ خالد بن الولید انکے تعاقب کا ارادہ
رکھتے ہیں پس کہا اسنے کہ میں تمہارے ساتھ چلونگا شاید کہ اس تک پہونچ جاؤں اور ٹھہرے خالد بن الولید چوتھے دن
تک یہانتک کہ جاتے رہیں اور روانہ ہوئے تھے پس آیا وہی شخص خالد بن الولید کے پاس اور
کہا کہ اے سردار ارادہ کیا تھا تمنے روانگی کا تعاقب ان دونوں ملعونوں کے اور لے لینے انکے مال و اسباب کا خالد
بن الولید نے کہا ہاں اسنے کہا پس کس چیز نے تمکو روک رکھا ہے اس ارادے سے خالد بن ولید نے کہا کہ دور نکلیا نا
قوم کا اور ہمارے انکے بیچ میں چار دن اور راتیں گذر چکی ہیں اور وہ جاتے ہیں ڈر کی چال سے اور کوئی راہ ہمکو ان تک
پہونچنے کی معلوم نہیں ہوتی ہے پس کہا اس شخص نے اور نام اسکا یونس تھا کہ اے سردار اگر باز رہنا تمہارا اس ارادے
بسبب بعد اور دوری کے تمہارے انکے بیچ میں ہے پس میں جانتا ہوں اس ملک کی زمین کو اور تمہارے ساتھ چلونگا تو
پس ملجاؤ گے تم انہیں اگر چاہا اللہ تعالی نے اور میں یہ ضرور کرونگا تاکہ مالک ہو جاؤں اپنی زوجہ کا پس میل کیا خالد
بن الولید نے اسکے قول کی طرف اور کہا اے یونس آیا جانتا ہے تو راہ اور بتا سکتا ہے ہمکو اسنے کہا ہاں ولیکن پہنو تم
سب لباس قوم لخم اور جذام کے اور یہ لوگ عرب نصرانی تھے اور لے لو زاد راہ کو پس ایسا ہی کیا مسلمانوں نے
اور ساتھ لیا خالد بن الولید نے لشکر زحف کو اور وہ چار ہزار تھے اور حکم کیا انکو کہ چلو اور سوار ہو تیز رو گھوڑوں پر اور
ہلکا کر دو بار اور راہ کو پس ایسا ہی کیا انھوں نے اور روانہ ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور وصیت کی ابو عبیدہ
رضی اللہ عنہ کو واسطے شہر دمشق کے زید بن طریف نے بیان کیا ہے کہ روانہ ہوئے ہم اور یونس ہمارے آگے تھا اور تھا کی قوم کا
حال یہ تھا کہ نہیں گرا کوئی اونٹ اور خچر اسکے ساتھ کا راستے میں مگر یہ کہ چھوڑ دیا اسکو اور نہیں رکا انکے ساتھ کا کوئی جانور
مگر یہ کہ کوچیں کاٹ ڈالیں اسکی اور ہم لوگ برابر رات دن چلتے تھے اور نہیں ٹھہرتے تھے مگر وقت نماز کے یہاں تک کہ
گذر گئے نشان چلنے قوم کے پس پھرا جانا ہے اسکو انکے معاملے میں پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے یونس تیرا حال
انکے مقدمے میں کیا ہے اسنے کہا کہ اے سردار جلد چلو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالی سے کسواسطے کہ قوم روانہ ہوئے
ہیں خوفناک تمسے پس نکل گئے ہیں وہ راہ سے اور لی ہے راہ انھوں نے راہ پہاڑوں اور گھاٹیوں کی اور تم پیچھے لوگے تم
ملگئے انہیں اگر چاہا اللہ تعالی نے پس چھوڑ دیا یونس نے راہ کو اور لیں چھپی ہوئیں اور پوشیدہ راہیں ضحاک بن نضیر نے
بیان کیا ہے کہ روانہ ہوا یونس ہم لوگوں کو لیکر ایسی راہ سے جسمیں بہت پتھر تھے کہ نہیں ممکن تھی رہائی اور گذرنا
اس سے مگر یہ کہ ناگواری گذرتے تھے پتھروں پر ساتھ گھوڑوں کے اور ہم دیکھتے تھے خون کو کہ ظاہر ہوتا تھا

اور خود اصل انون کے واسطے پس نہ کیا حیرت زدہ ہو کر اپنے کام مین اور واقع ہوا یہ معاملہ صبح کو روز سہ شنبہ پہلی تاریخ ماہ
رجب مین راوی نے بیان کیا ہے کہ صبح کی نماز پڑھی خالد بن الولید نے لوگون کے ساتھ بعد ارادہ سوار ہونے کا کیا
کہ دفعۃً انھون نے آثار شکستگی اور عجز یونس مین دیکھا پس کہا اس سے کہ کیا حال ہے تیرا جیسے اے یونس اسنے کہا کہ اے
سردار قسم ہے خدا کی کہ نہ سے اور دھوکے مین اگر جرات والا یا مین نے تمکو اور پہونچایا مین انتہا کو طلب دشمن مین اور نہ ملینگے
تمکو اس سرحد مین وہ چیز جسکو طلب کرتے ہو تم اور جاتے رہے تمھارے ہاتھ سے دشمنان خدا کے اور مال اور ریشمین کپڑے
انکے ساتھ خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر جانا تو نے اس بات کو اسنے کہا کہ مین نے پیروی کی انکے نشان قدم کی اس جگہ تک
باسید پہونچا اور طرابلس اٹین بمقام سوریہ کے جب دیکھا اور جانا مین نے کہ نکل گئے وہ اس راہ سے معلوم ہوا مجکو کہ تحقیق
پائی انھون نے اپنی جانون اور مالون سے اور بیان کیا مجھسے ایک دہقانی نے کہ بادشاہ نے منع کیا انکو انطاکیہ مین
جانے سے اس وجہ سے کہ رعب مسلمانون کا نہ ڈالین اسکے لشکر مین اور حکم دیا انکو قسطنطنیہ کی طرف جانے کا اور ہر
واقع ہوا ہر تمھارے اور انکے بیچ مین بڑا پہاڑ اور تم قریب شہر ہرقل اور مجمع اسکے لشکر کے ہو جسکو وہ بھیجنے والا ہی تمھارے ساتھ
لڑنے کو اور مین خوفناک ہون تمھارے واسطے اس خیال سے کہ چھوڑ دو گے تم اس پہاڑ کو پس پشت اپنے حال یہ ہو آئندہ ہو
حکم تمھارا ہوا اور مجکو جو حکم دو گے وہ مین کرونگا ضرار بن الازور نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ بعد سننے
اس کلام کے رنگ انکا شل خضاب کے ہو گیا اور گمان کیا مین نے کہ یہ امر بسبب بے صبری اور رنج کے ہوا ہے حالانکہ
میرے نزدیک وہ ایسے نہ تھے پس کہا مین نے کہ اے سردار کس چیز کا ارادہ کیا ہے تمنے کس واسطے کہ مین تمکو دیکھتا ہون ملا
اور مخلوط ہوا اپنے کام مین بہ ارادے اسکے کرنے کے پس کہا انھون نے کہ اے ضرار قسم ہے خدا کی کہ نہین ہے خوف
موت اور قتل سے بلکہ ڈر اس بات کا ہر کہ لائے جاوینگے مسلمان بروز قیامت کے میرے سامنے اور مین نے دیکھا ہے
قبل فتح دمشق کے ایک خواب جسنے خوف مین ڈالا ہے مجکو اور مین منتظر اسکی تعبیر کا ہون اور مین امید رکھتا ہون اللہ تعالیٰ سے
کہ بہتر کرے اس خواب کو میرے واسطے اور مدد اور غلبہ دیوے ہمکو دشمنون پر پس کہا مسلمانون نے کہ جو دیکھا تمنے خیر ہے
اور ہوگا خیر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کیا دیکھا ہے تمنے کہا خالد بن الولید نے کہ گویا ہون مین اور مسلمان ایک جنگل ویرانی
کہ اس مین ادہم اسمین چلے جاتے ہین پس ہم اسی حال مین تھے کہ ناگہان دیکھا مین نے ایک گروہ حمار ون وحشی کا کہ بڑے
بڑے تھے اجسام انکے ڈرانے والی تھین خلقتین انکی اور اچھی دکھائی دیتی تھین جلدین اور بال انکے کہ انھون نے سرکشی کی
تھی ہم سے اور وہ قریب آتے تھے ہمارے منھ سے اور مارتے تھے وہ ہمکو ٹاپون سے اور ہمنے با منھ پھیر لیا تھا
انکو اپنے گھوڑون سے اور مارتے تھے ہم انکو اپنے نیزون سے اور تلوارون سے اور نہین کرتے تھے
وہ اندیشہ اس اذیت سے جو انپر گذرتی تھی اور ڈرتے تھے وہ بلا سے اور ہم لوگ ایسا ہی کرتے تھے یہان تک
کہ رنج مین پڑے ہم اور ہمارے گھوڑے بسبب کوشش کے اور گویا مین آیا اپنے ساتھیون کے پاس اور جدا کر دیا مین نے انکو

فائدہ [illegible] خالد بن الولید ... در باب ... الاجنادین

اپنے گھوڑے پر اور سوار ہوئے مسلمان اور چلا یولس راہبر انکے آگے یہان تک کہ پہونچے وہ اونچی جگہ پر اور فرش کیا یولس نے
ن مسلمانون کے جبل لکام کو اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قوم کو اور دیکھتا تھا نشان قدم انکے اور نشان انکے جانور دنکے
پس جب آئی وہ رات جسمین ہمنے ارادہ کیا تھا کہ صبح کرینگے ہم قوم کے پاس برسا اور آیا مینہ پانی کثیل منھ مشک کا اور یہ
امر موافقت اور مدد اللہ سے تھا ہمارے واسطے کہ روک رکھا تھا اسنے قوم کو چلنے سے فروخ بن ظریف نے بیان کیا ہے
ہلوک اشارہ کرتے تھے آپسمین ایک دوسرے کو اور پانی برستا اور پڑتا تھا مینہ بہت رات گئے تک پس جب روشنی صبح کی ظاہر
ہوئی اور ابر دور ہو کر کھل گیا اور نکلا آفتاب کہا یولس راہبر نے کہ اے سردار ٹھہرو تم یہان تک کہ دریافت کرون مین تمھارے واسطے
خبر قوم کی کیونکہ وہ بہت نزدیک جگہ مین ہین اور بیشک مین نے سنا ہے شور وغل انکا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا
آیا سنا ہے تو نے آواز انکی اسنے کہا ہان اے سردار اور مین چاہتا ہون کہ مجھکو اجازت دو کہ جاؤن مین اور خبر انکی لاؤن اگر
چاہا اللہ تعالیٰ نے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ خالد بن الولید بڑے دیکھنے والے مکر اور فریب کے تھے پس متوجہ
ہوئے وہ ایک شخص کی طرف جسکا نام مفرط بن جعیدہ تھا اور کہا کہ اے مفرط جاؤ تم نجیب کے ساتھ اور ہو تم مونس و ہمنشین اسکے اور
لاؤ تم وہ لوگ خبر قوم کی اپس مفرط نے کہا کہ اطاعت اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت تمھاری بخوشی منظور ہے پھر روانہ ہوئے
وہ دونون یہان تک کہ چڑھ گئے اس پہاڑ پر جسکا نام **ابرش** اور رومی **جبل بارق** کہتے ہین مفرط بن جعید نے **بیان** کیا ہے
کہ جب ہم دونوں شخص پہاڑ کی چوٹی پر گئے دیکھا ہمنے اسکی پشت پر ایک چراگاہ وسیع بہت ہری اور سبز کو دیکھا ہمنے
اسکے وسط مین جماعت قوم کو کہ بیٹھے ہوئے کو انھین سے اثر بارش کے پانی کا پہونچا تھا یہان تک کہ بھیگ گئے تھے کپڑے اور اسباب
انکے اور گرم ہوا آفتاب انپر پس خوف کیا تھا انھون نے اسکے تلف ہو جانے کا اور نکالا اسکو باربرداریون سے اور پھیلایا اسکو میدان
چراگاہ مین اور سو گئے اکثر انکے بسبب شدت چلنے اوٹھانے محنت اور بھیگنے پانی سے تمام رات پس جب دیکھا مینے یہ حال بہت خوش ہوا
مین اور اتر پڑا پہاڑ کی چوٹی سے اور روانہ ہوا اور چلا مین بہت جلد اس غرض سے کہ خوشخبری سناؤن مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
ساتھ مال غنیمت کے اور چھوڑا مین نے اپنے ساتھی یولس کو پیچھے اپنے اور دیکھ رہا تھا قوم کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے
مجکو تنہا جلدی سے آئے وہ میری طرف اور گمان کیا انھون نے کہ میرے ساتھی نے فریب کیا اور کہا انھون نے مجھسے کہ کیا
حال ہے تمھارے پیچھے اے بیٹے جعید کے کہا مین نے بہتر ہے اور مال لوٹ کا ہے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور قوم اس پہاڑ کے پیچھے ہین اور
بھیگے ہین وہ پانی مین اور حاصل ہوئی تھی انکو راحت بسبب نکلنے آفتاب کے اور پھیلا دیا ہے انھون نے اسباب اپنا پس خالد بن الولید نے
کہا بشارت دی اللہ تعالیٰ نے تمکو ساتھ نیکی کے پھر دیکھے مین نے انکے چہرے سے آثار خوشی کے پس اسی حالت مین پیچھے سے آ گیا یولس
کہا خالد بن الولید نے کہ بہتری ہے اے نجیب اسنے کہا بشارت ہو تمکو اے سردار اسواسطے کہ قوم نے بچا یا اپنی جانون کو اور سب
چھوڑ دینے انطاکیہ کے اپنی پشت پر اور بہتا تھا انھون نے کہ تم یہان تک انکا پیچھا نہ کروگے لیکن وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ
کہ جو شخص پہونچے میری زوجہ تک پس نگاہ رکھے اسکو میرے واسطے کہ مین نہین چاہتا ہون مال لوٹ سے سوا اسکے پس کہا خالد نے

بن الولید نے گروہ تیرے واسطے یاد کرنا اللہ تعالیٰ نے پھر حسام الدین ابن الولید رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیا اور شکوہ دیا گروہ پر
مقرر کیا ایک ہزار سوار پر ضرار بن الازور کو اور ایک گروہ پر رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور ایک گروہ پر عبدالرحمن بن ابی بکر رضی
اللہ عنہ کو اور ساتھ رکھا اپنے ایک چوتھائی لشکر کو اور کہا سب کو روانہ ہو اللہ تعالیٰ کی برکت اور امانت اور اعتماد پر
دیکھو تم اس بات کی کہ نکلو تم سب ایک دفعہ بلکہ نکلے ہر سردار تم میں سے اور اسکے اور دوسرے سردار کے بیچ میں کہ تھوڑا فاصلہ ہو
پھر متفرق ہو جاؤ تم تو پھر جاؤ حملہ کرو۔ ترسے بیان کہ لشکروں میں سب آگے ہوئے ضرار بن الازور اور نکلے وہ شگاف پہاڑ سے
جو وہاں تھا اور قوم بطلن اور رسے ڈر تھی پھر پیچھے ضرار کے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر پیچھے اسکے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما
پھر خالد بن الولید سب کے پیچھے چلے یہاں تک کہ پہونچے درمیان چراگاہ میں عبید بن سعید التیمی نے بیان کیا ہے کہ تھا
میں اس جماعت میں جسمیں خالد بن الولید تھے پس جب پہونچے ہم چراگاہ میں اور ظاہر ہوئی ٹکڑی اور تر و تازگی اسکی
دکھائی دیا مانند ہونا اسکے پانی کا اور رنگتیں ریشمی کپڑوں کی مانند رومی اور مصری کے کہ جیسے وکرانی تھی الکہ کو پھر تم کو
خدا کی قریب تھا کہ فتنہ اور آزمایش میں پڑیں یہ لوگ اسکے اچھے دکھائی دینے سے اور مار رہے ہیں بلند رستے پس کہا
ایک شخص نے بنی تمیم سے نہ کرے اللہ تعالیٰ دنیا کا لیں کون چیز ہے زیادہ جانے والے اسکے جانے اور اسکا انجام بھی
ڈرو تم اس امر سے کہ میل کرو طرف دنیا کے کسواسطے کہ وہ بڑی سخت دینے والی اور بڑی مکارہ ہے [illegible] خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ اس شخص کے کلام سے اور کہا کہ سچا ہے قسم خدا کی تمیمی اپنے قول میں پھر پکار کر کہا مسلمانوں سے کہ طلب کرو
دشمنان خدا کو اور خواہش کرو انکی لڑائی میں اور انکی ہلاکی میں اور نہ متوجہ ہو طرف غنائم کے کسواسطے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے
لے چاہا تو وہ تمہارے ہی واسطے ہیں اور نہیں ہوتی ہے قوت اور طاقت مگر سبب [illegible] اور مرگ گئے پھر بانگ سمیری خالد
بن الولید نے ساتھ اپنے ہمراہیوں کے تو وہ متصل پھرے تیر کے اپنے شکار پر اور دیکھا رومیوں نے طرف گروہ کے کہ نکلے
بن الولید کے آگے ہیں اور نشانات [illegible] انکے ہاتھوں میں ہیں جانا انھوں نے کہ وہ گروہ مسلمانوں کا ہے پس پکار اٹھے
انھوں نے کہ خراب اور ہلاک اور برباد ہوئے ہم اور پکارا تو ملے اپنے گروہ کو اور ہر شخص اپنے [illegible]
اپنے ہتھیار دیکھے طرف اور سوار ہوئے گھوڑوں پر اور کہا بعض نے بعضوں سے کہ یہ گروہ تھوڑا ہے جسکو بھیجا ہے [illegible]
سمیت تمہارے واسطے پس دوڑو تم انکی طرف اور اعتماد کرو اوپر مدد دینے صلیب کے پس رومی مسلح ہوئے اور گھوڑوں پر سوار ہو کر
ٹھہرے تیروں کے واسطے مارنے مسلمانوں کے اسی اور وہ جانتے تھے کہ سوائے خالد بن الولید کے اور کوئی نہیں ہے
اسی وقت ضرار بن الازور دکھائی دیے انکو ایک ہزار سوار سے اور ظاہر ہوئے بعد اسکے رافع بن عمیرۃ الطائی ساتھ ایک جماعت
اور ظاہر ہوئے بعد اسکے عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور جو شکارہ ہوا اور قصد کیا ہر فرقے نے سامنے قوم کے کہ
پریشان [illegible] شکل پر جیسے کہ آتے والے کے اور متفرق ہو گئے گرد اسکے اور ارادہ کیا لینے اس چیز کا جو قوم کے قبضے میں تھی
اور بلند کیا ہے آوازوں کو ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب گروہ

مسلمانون کے رومیون پر مثل بہتے ہوے پانی کے اور پکار کر کہا ہربیس ملعون نے اپنے لوگون سے کہ لڑو تم واسطے اپنی نفسون کے
پس نہ چلیگا اس قوم کا کوئی مکر اور نہ رہائی پاوینگے وہ اس جگہ سے کبھی پس منقسم ہوے اور بٹ گئے رومی بارادہ لڑائی مسلمانون
ایک گروہ ساتھ توما کے اور ایک گروہ ساتھ ہربیس کے پس چلے جو شخص خالد بن الولید کے مقابلے اور لڑائی کو نکلا وہ توما تھا اور
گرد اسکے پانچ ہزار سوار سلحپوش تھے نہین ظاہر ہوتی تھی انسے سوائے تیلی آنکھ کے اور بلند کی تھی انسے سامنے اپنی دونون آنکھون کی ایک
صلیب جواہر کی جڑی ہوئی تھی پس پھیرے خالد بن الولید اسکی طرف اور حملہ کیا مع اپنے ساتھیون کے اور کہا اسکا نام لیکر اے دشمن خدا
آیا تم لوگ جانتے تھے اس امر کو کہ تم ناپدید ہو جاؤگے اور جاتے رہوگے ہمارے ہاتھون سے اور اللہ تعالی نے ذلیل کیا ہے تم کو واسطے تیرے [illegible]
پس قصد کیا توما کا اور وہ کانا تھا کہ ام ابان نے اسکو کانا کر ڈالا تھا پس حملہ کیا خالد بن الولید نے اسپر اور نیزہ مارا اسکی دوسری آنکھ مین
پس پھوڑ دیا اسکی دوسری آنکھ کو اور گرا دیا اسکو گھوڑے سے اور حملہ کیا خالد بن الولید کے ساتھیون نے توما کے لوگون پر اور لوٹ لی انکی
صلیب پس قتل کرتے تھے مسلمان انکو جلدی جلدی پس واسطے اللہ کے تھا کام نیک عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا کہ وہ تھے مشغول
ہو کر ساتھ توما کی اور سبب اسکا یہ ہوا کہ جب دیکھا انھون نے توما کی طرف کہ گرا وہ اوندھا ہو کر گھوڑے سے متوجہ ہوے اسکی طرف اور چڑھ بیٹھے اسکے
سینے پر اور کاٹ لیا سر دشمن خدا کا اور اوٹھا لیا سر کو نیزے کی نوک پر اور پکار کر کہا مسلمانون سے کہ مارا گیا دشمن خدا کا توما ملعون
پس طلب کرو تم ہربیس کو پس خوش ہوے مسلمان اس معاملے سے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ تھا مین میمنہ خالد
بن الولید کے اور نکلا مین ساتھ اپنے گروہ کے اسطرف جہان قوم اور انکے اہل و عیال آترے تھے پس دیکھا مین نے رومیون کی
عورتون کو کہ وہ ٹھہری ہوئین بشدت باز رکھتی تھین لوگونکو اپنے سے اور دیکھا مین نے ایک سوار کو کہ لباس اسکا مثل لباس
رومیون کے تھا اور وہ اترا اپنے گھوڑے سے اور لڑتا تھا ایک عورت رومی سے اور کبھی عورت اسپر غالب ہو جاتی
تھی اور کبھی وہ عورت پر غالب ہو جاتا تھا پس نزدیک گیا مین اس ارادے سے کہ دیکھون مین وہ کون ہے اور تھا وہ یونس
راہبر اور لڑائی لڑ رہا تھا اپنی زوجہ سے اور کشتی کرتا تھا اس سے مثل کشتی لڑنے شیر کے اپنی مادہ سے پس چاہا مین نے کہ مدد کرون اسکی
طرف اور اعانت کرون اسکی پس قصد کیا میری طرف دس عورتون نے کہ چلاتی تھین وہ میرے گھوڑے پر پتھر پھینکنے کو پس نکلا
ایک بڑا پتھر ایک عورت خوبصورت کے ہاتھ سے جو کپڑے ریشمی پہنے ہوے تھی اور پڑا وہ پتھر گھوڑے کی پیشانی مین اسکی اور
مارا اسنے اپنے سر کو اور تھا وہ گھوڑا کہ حاصل ہوا تھا مین اسکی سواری پر جنگ یمامہ مین ساتھ خالد بن الولید کے پس گر پڑا گھوڑا میرا اور مر گیا
پس کود پڑا مین پشت گھوڑے سے اور خشمگین تھا مین اس عورت پر پس جلدی کی مین نے اسکی طلب مین پس بھاگی وہ میرے سامنے
سے مثل ہرن شکاری کے اور پھر بھاگین عورتین اسکے پیچھے پس دوڑا مین انکے پیچھے اور چاہا مین انہین اور ارادہ کیا
انکے مار ڈالنے کا پھر باز رہا مین مار ڈالنے سے اور ڈرایا مین نے انکو اور دھمکایا مین نے اور نہین تھا ارادہ میرا متعلق کرنے کا مع عورت سے
جسنے میرے گھوڑے کو مار ڈالا تھا پس نزدیک ہوا مین اسکے اور بلند کیا مین نے تلوار کو جبکہ ان مین اسکے سر پر پس رکھ لیا
اسنے اپنے ہاتھ کو سر پر اور وہ کہتی تھی الغون الغون یعنی امان امان پس باز رہا مین اسکے مار ڈالنے سے اور آگے بڑھکر تیصہ

انسؓ بن مالک سے روایت کی ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ روانہ ہوے بطرف مرج الدیباج کے بطلب مال
غنیمت دمشق کے اور پہونچے وہان چار ہزار سوارون سے پس مار ڈالا انھون نے تو ماکو اور قید کیا اسکے بطارقہ کو اور
لوٹا سارا مال اور جو بانہ ہاتھا ہمراہ انکے ہاتھ سے اور بصورت یہ ہوئی کہ خالد بن الولید نے ڈھونڈھا اسکو جنگگاہ مین پس نہ پایا اسکو
اور نہ دیکھا اسکی لاش کو بیچ لاشون کی حالت یہ تھی کہ خالد بن الولید گرد اوا دیتے تھے لشکر روم مین اور قتل کرتے تھے لوگونکو در میان ہم
کہ ناگاہ یہ پہونچا کہ گھوڑا کیا انھون نے ایک گبر جو بدری تھا اور دل ہرن تنگ نہنی داڑھی والے کو اور وہ کبھاری گبرے دیباج کے
پہنے تھا اور کبیر دباج کے اور لد یا تھا پس خالد بن الولید نے چاہا کہ وہ جاہ جریس ہی پس دوڑا یا انہونے گھوڑے کو اسکی طرف اور جست
ہوکر آیا اسپر اور شدت سے خواہشگار ہوے اسکے کہ مار ڈالین اسکو اور گبر نے جب نگاہ کی انکے اور انکے حملے کی طرف
پس بچا کا انکے سامنے سے اور خالد بن الولید نے پیچھا کیا اور گبر نے پکڑ لیا انکے سامنے پس چپ ہو یا خالد نے اسکی پشت پر نیزہ کو
دور سے اور اسی وقت جھکا وہ بجانب زمین کے اپنے دا اور سے اور گر پڑا سر کے بھل اور جا پڑے اسپر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
مثل شیر غضبناک کے اور وہ کہتے تھے کہ تحقیق ہو تجھپر اے ہرمیس آیا جاتا تھا تو نے کہ جاتا رہیگا تو میرے ہاتھ سے اور وہ کافر زبان عربی
سمجھتا تھا پس فریاد کی اسنے کہ اے عربی مین ہرمیس نہین ہون پس چھوڑ دو اور نہ مار ڈالو مجھکو یہانتک کہ لا دون مین انکے
عوض مین وہ چیز تمکو کہ خوش ہو جائیگا دل تمھارا اس سے اور جو کچھ مجھسے مانگو گے وہ تمکو دونگا پس کہا خالد بن الولید رضؓ نے
کہ تحقیق ہو تجھپر ہوگی تمکو رہائی میرے ہاتھ سے جبتک کہ بتا دیگا تو ہرمیس کو پس نہین ہو میری آرزو سوا اسکے اور تحقیق مار ڈالا اللہ تعالی نے
بیٹے اسکے کو تو ماکو اور مین امید رکھتا ہون کہ مل جاؤنگا ہرمیس سے پس اگر راہ بتاویگا تو مجکو بطرف ہرمیس کے چھوڑ دونگا مین تجکو بدون
عوض اور مال کے پس کہا اس کافر نے کہ خوش ہو تم اے برادر عربی کہ تحقیق پہونچے تم اپنی مراد کو ولیکن مین چاہتا ہون کہ لون تجھسے
عہد اور اقرار اس امر کا کہ جسوقت راہ بتا دون مین تمکو بطرف ہرمیس کے چھوڑ دو تم راستہ میرا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ تیرے واسطے ایسا ہی ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے بشرطیکہ راہ بتا دیگا تو مجکو اور آجاویگا ہرمیس میرے قابو اور قبضے مین پس
کہا اس گبر نے کہ اے برادر عربی یہ بات تو تمھاری غدر اور بیوفائی کی ہے اسواسطے کہ تمنے وہ جو تھی امان پھیر چھپا کیا تھے ہمارا اس جگہ کا
کہ نہین جانتے تھے ہم اس امر کو کہ پہونچیگا وہان کوئی شخص تم مین کا اور تعاقب کیا تمنے اور لے لیا اس چیز کو جو لیکر ہم دمشق کر
نکلے تھے اسوجہ سے کہ جاسوس تمھارے دمشق مین تھے پھر کتے ہو مجھے اسوقت اگر قابو مین آجاوے گا ہرمیس تو چھوڑونگا مین
تیری راہ کو مگر کیونکر ذمہ دار ہون مین ہرمیس کے گرفتار ہو جانے اور قابو مین آجانے کا اور ہرمیس مرد ہے قدرت رکھنے والا انکے
حملے پس برادر میرے کلام تمھارا اچھا ہے غدر اور بیوفائی کو پس خشمناک ہوے خالد بن الولیدؓ اسکے کلام سے اور کہا کہ تیری زبان
مرے آیا منسوب کرتا ہے تو ہمکو بطرف بیوفائی اور عہد شکنی کے حالانکہ نہین ہے یہ امر ہماری خصلتون میں کسواسطے کہ ہم اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی الرحمۃ اور شفیع الامۃ تھے جو ہم کہتے ہین پورا کرتے ہین اور جب ہم امانت کرتے ہین
ادا کرتے ہین قسم ہے خدا کی کہ نہین نکلے تھے ہم تمھاری تلاش مین مگر بعد تھے دن اور اللہ غالب اور بزرگ نے آسان کر دیا ہمارا کام

یہ انکا کام لڑائی نہین ہوا اور نہین ہو یہ کام مگر مسلمانونکا کہ رہین وہ میرے نشان کے نیچے ذکر کیا واقدی نے اگر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
بتیس لڑائیون مین گئے اور ہر لڑائی مین خواہشمند شہادت کے تھے لیکن نصیب ہوئی انکو اسمین شہادت پس جب اترے
خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے آگے بیٹھکر لڑنے لگے اور وہ لوگ نہیں گھیرتے تھے پس ہاں خالد بن الولید کی طرف ہربیس اور تحقیق
ممکن ہوا اسکو موقع ضرب تلوار کا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے سر پر اور خالد بن الولید مشغول تھے لڑائی مین پس آیا ہربیس اونکی
پشت سے اور ماری آپ پر ایک ضرب پس پڑی تلوار انکے خود پر اور پھاڑا اسکو اور عمامے کو اور گر پڑی تلوار ہربیس کی ہاتھ سے اور دور ہوا خالد
بن الولید اس امر سے کہ اگر متوجہ ہووین وہ اپنی پشت کی طرف تو ناگہان دوڑ دینگے انپر کافر لوگ ورنہ ڈر اس امر کو بھی کہ بھاگ جاویگا
ہربیس انکے ہاتھ سے پس ناگہان گر پڑا ہربیس کہ الٹ گیا انکو پس حملہ کیا خالد بن الولید نے التفات کرتے ہوئے داہنے بائین پھر پکارا اور
شور کیا انھون نے ساتھ کلمہ تکبیر کے گویا انھون نے خوشخبری پائی ساتھ کسی چیز کے کہ پایا اسکو اور یہ امر خالد بن الولید کا ایک حیلہ تھا
کہ اسکے سبب سے ارادہ مکر کا ساتھ کفار کے رکھتے تھے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ سنا انھون نے شور اہل عرب کا کہ گھیر لیا اس
شور نے گبرون کو انکی پشت اور داہنے بائین سے اور اہل عرب شور کرتے تھے ساتھ تکبیر کے اور کہتا تھا کہنے والا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
وان محمدا عبدہ ورسولہ یا یا سلیمان اتاک الغوث من رب العلمین یعنی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہون پس
جب سنی خالد بن الولید نے آواز اونکی نہین متوجہ ہوئے وہ بجانب عبد الرحمن اور نہ بجانب انکے ساتھیون کے
یہانتک کہ متفرق کر دیا کافرون کو داہنے بائین اور جب سنی ہربیس نے آواز مسلمانون کی اور تحقیق گھیر لیا تھا اسکو پھیر
پھیری اسنے ہار اور سے بھاگنے کے پس لے لیا اسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور ماری اسپر ضرب تلوار کی اور چھوڑا
اوسکو کشتہ اور دست درازی کی ہمراہیان عبد الرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے ہمراہیان ہربیس پر اور خرچ کیا انہین
تلوار کو اور سب سے زیادہ مار ڈالنے والے رومیون کے ضرار بن الازور تھے پس جب دور ہوا اندوہ خالد بن الولید سے
اور دیکھا انھون نے ضرار بن الازور کے کامون کو کہا کہ رسنگار اور فیروزمند ہوئی ذات تمہاری ای بیٹے ازور کے پس ہمیشہ ہو تم
مبارک اپنے سب کامون مین پھر سلام کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمانون کو اور کہا کہ کہان سے جانا تمنے
میری اس جگہ کو پس کہا عبد الرحمن نے کہ ای سردار تھے ہم رومیون کی لڑائی مین اور فتح دی اللہ تعالے نے ہمکو انپر اور وہ لوگ
کشتہ اور گرفتار ہوئے اور مسلمان مصروف تھے یکجا کرنے مال غنیمت مین کہ دفعۃً سنی ہمنے آواز پکارنے والے کی ہوا میں اور وہ کہتا تھا
مشغول ہو تم لوٹ کے مال جمع کرنے مین اور خالد بن الولید کو گھیر لیا ہے دشمنون نے پس جب سنا مین نے آواز کو اور مین نہین جانتا تھا کہ کس جگہ
مین ہو تم اور گم کیا تھا ہمنے تمہاری ذات کو اور مسلمان اس سبب سے رنج مین تھے پس راہ بتائی ہمارے تئین ایک گبر نے جو تمہارا ایک
ساتھی کے قابو مین تھا اور کہا اسنے تمہاری سردار کو مین نے راہ بتائی ہے بجانب ہربیس کے اور وہ اسکے ساتھ بھاگ رہا ہے پس
جلدی روانہ ہوئے ہم تمہاری طرف پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ راہ بتلایا اسنے مجکو میرے دشمن کی طرف اور راہ بتلایا
مسلمانون کو میری مدد دہی کے واسطے اور واجب ہوا اسکے واسطے حق ہمپر اور رجوع کیا خالد بن الولید نے بجانب مسلمانونکے اور

کہ مشین ظاہر ہوتی ہے انکے جسم سے سوائے پتلی آنکھ کے پس آیا یا انہون نے یونس راہبر کو وقت نزدیک پہونچ جانے گروہ کو اور کہا
کہ جاتو بجانب گروہ کے اور دریافت کر کہ انکا ارادہ کیا ہے اُسنے کہا بہتر اور گیا وہ گروہ کے قریب پھر پلٹ آیا خالد بن الولید کے
پاس اور کہا آیا یہی مین کہتا تھا تمسے اے سردار کہ ہرقل نہ غافل ہوگا اپنی بیٹی کے طلب کرنے سے اور اسنے بھیجا ہے اس گروہ کو
بہ ارادے لینے مال غنیمت کے مسلمانون کے ہاتھ سے پس جب ملجاوینگے وہ لوگ تم سے قریب دمشق کے بھیجینگے تمھارے پاس
کسی ایلچی کو اور درخواست اور طلب کرینگے تمسے دختر ہرقل کو یا بطور بیع کے یا بطریق ہدیے کے پس اسی حالت مین کہ
خالد بن الولید یونس سے باتین کر رہے تھے کہ آیا انکے پاس ایک شخص بوڑھا اور وہ لباس بالون کا بنا ہوا پہنے تھا پس کر
نزدیک ہوا مسلمانون کے اور کہا کہ مین ایلچی ہون پس کہان ہین سردار تمھارے پس مسلمانون نے اسکو لاکر خالد بن الولید کے سامنے کھڑا کیا
اور کہا اوس سے کہ بیان کر تو جو کچھہ چاہتا ہے اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہرقل بادشاہ کا ہون اور اُسنے کہا ہے تمسے کہ سنا مین جو تمنے میرے
لوگون کے ساتھ کیا اور مار ڈالا امیری بیٹی کے شوہر کو اور قید کر لیا عورتون کو اور ظلم اور زیادتی کی اور والی چیزین اور فتحمند ہوے اور سلامت تم اور تجاوز
کر دہ تم حد سے تاکہ ذکر نہ ہو تم اور اب یا بیچ ڈالو میرے ہاتھہ میری لڑکی کو یا بطور ہدیے کے میرے پاس بھیجدو واسطے کہ کرم اور بزرگی
تمھاری خصائل سے ہے اور نہین رحم کیا جاتا ہے وہ شخص جو رحم نہین کرتا ہے اور مین امید رکھتا ہون اس امر کی کہ ہو جاوے ہماری تمھاری
صلح پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام کہا اس شخص سے کہ کہدے تو اپنے سردار سے کہ قسم ہے خدا کی کہ پھیر جاونگا مین یا مالک ہو جاونگا
تیرے تختگاہ تک جیسا کہ مجھکو اپنے علم سے معلوم ہوا اور چھوڑ دینا تیرا مجھکو پس اگر آیا تو کوئی سبیل اور راہ اسکی تو نکلی کرتا تو مین اور تیری
ہر ہماری طرف سے مجھکو اور مین امید رکھتا ہون کہ وہ پہونچ جاوے اپنی جگہ پر پس خالد بن الولید نے چھوڑا اور دے دیا اسکی بیٹی کو اور کچھ مال اسکی
خوشی مین نہین لیا پس جب گیا ایلچی ہرقل کے پاس کہا ہرقل نے اپنے رئیسون اور ملوک سے کہ یہ وہی معاملہ ہے جو مین نے تمسے کہا تھا
پس نہ مانا اور ارادہ کیا تمنے میرے قتل کا اور قریب ہے کہ اس سے بڑھکر بھی ہوگا اور یہ امر تمھاری طرف سے نہین ہے بلکہ پروردگار آسمان
کی طرف سے ہے پس بہت روئے رومی اسکے کلام سے اور روانہ ہوئے خالد بن الولید یہانتک کہ پہونچے وہ دمشق مین اور مسلمان اور
ابو عبیدہ ابن الجراح ناامید ہو گئے تھے خالد بن الولید اور انکے ساتھیون کے صحیح اور سالم پھر آنے سے پس وہ سب بڑی ناامیدی مین تھے
کہ دفعتہً آ پہونچے خالد بن الولید پس نکلے سب مسلمان انکی ملاقات کو اور مبارکباد سلامتی کی دی انکو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو
اور دیا خالد بن الولید نے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور مالک الاشتر النخعی اور انکے ساتھیون کو دمشق مین اور آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ
بن الجراح کے پاس اور سب سرگذشت بیان کی ابو عبیدہ بن الجراح تعجب کرتے تھے انکی شجاعت اور دلیری پر پس خالد بن الولید
اپنی جگہ پر نکالا پانچوان حصہ مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی کو مسلمانون پر پھیر دیا خالد بن الولید نے اپنا مال یونس راہبر کو اور کہا
اُس سے کہ لے یہ مال اور نکاح کرے اس مال کو صرف کر کے یا مول لے کوئی عورت دختران روم سے یونس نے کہا قسم ہے خدا کی نہ نکاح
کرونگا مین بعد اپنی زوجہ کے اس دنیا مین کسی کے ساتھ اور نہین چاہتا ہون مین مگر اپنی زوجہ کو عالم آخرت مین یعنی حور العین کو
رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ موجود رہے ہمارے ساتھ یونس لڑائیون مین تا روز لڑائی یرموک کے پس وہ ہر لڑائی مین جہاد عظیم

[illegible] مشہور [illegible] اور [illegible] ہوئی ہیں

اور [illegible] ہے تھیون اور [illegible] لوگ [illegible] کرتے تھے انکے باتون اور

[illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی وقت [illegible]

[illegible] ایک [illegible] لیا پس جب سوگئے وہ ارادہ کیا اس نصرانی نے اس امر کا کہ درخت سے اتر کر انکو مار ڈالے

اسی وقت ایک درندہ جانور آیا اور کھڑا ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور آگے آکر چاٹا اپنی زبان سے دونون پاؤن انکا

اور ناگہان ہاتف غیبی نے آواز دیکر یہ کلمات کہے یا عمر عدلت فامنت پس جب بیدار ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ

چلا گیا وہ درندہ اور اترا وہ نصرانی درخت سے اور آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور بوسہ دیا انکے ہاتھونکو

اور کہتا تھا کہ میرے ماں باپ قربان ہون اس شخص پر جسکی حفاظت اور نگہبانی مخلوقات اور جانور درندکا وصف اور تعریف

فرشتے اور جن کرتے ہین پھر ظاہر کیا اس نصرانی نے اپنا حال اور ارادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوا انکے ہاتھون پر

واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس عبارت سے

قد ولیتک علی الشام وجعلتک امیر جیوش المسلمین وعزلت خالدا والسلام پھر حوالہ کیا خط عبداللہ ابن قرط کو اور اختیار کیا مشقت

اور بے آرامی کو اپنا اوپر بسبب رجوع کرنے کام اور معاملات مسلمانون کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے کام مسلمانون کا اپنے ذمہ لیا پھیرا اپنی ہمت کو بجانب ملک شام کے پھر راوی نے ثقات سے بیان

کیا ہے کہ جس رات کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ نے اس عالم سے انتقال کیا اسی رات کو عبدالرحمن بن عوف الزہری

رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا پس بیان کیا انھون نے اس خواب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس وقت کہ لوگون نے انسے

بیعت کی تھی پس وہ خواب بعینہ مطابق تھا اس خواب سے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس رات کو دیکھا عبدالرحمن نے

کہا کہ دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے دمشق کو اور مسلمانون کو گرد اسکے اور گویا مین سنتا ہون آواز تکبیر مسلمانونکی اپنے کانون میں اور

ہنگام تکبیر کہنے اور حملہ کرنے مسلمانون کے دیکھا مین نے ایک شہر پناہ کو کہ دھنس گئی وہ زمین مین یہان تک کہ نہ دیکھا مین نے

کوئی نشان باقی اس سے اور مسلمانون سے دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ داخل ہوئے دمشق مین بزور تلوار کے اور بھڑکی ایک

آگ انکے آگے پھر دیکھا مین نے کہ گویا پانی پڑا اس پر پس وہ بجھ گئی پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ تعالی عنہ نے کہ بشارت

ہے تمکو کہ دمشق فتح ہوا اسی دن اگر چاہا اللہ تعالی نے اور بعد چند روز عقبہ بن عامر جہنی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم دمشق سے مدینہ طیبہ مین آئے اور انکے پاس خط فتح اور خوشخبری کا تھا پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کہا انسے کہ اے عامر

کتنے دن گذرے تمکو ملک شام چھوڑے ہوئے انھون نے کہا کہ جمعہ کے روز مین نے چھوڑا تھا اور آج جمعہ ہے اور برابر چلا آیا

مین جب سے کہ روانہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمنے سنت ادا کی پس کیا خبر تمھارے ساتھ ہے انھون نے کہا

کہ انکو کارگزاری اور بشارت ہے کہ مین قریب تم بیان کرونگا اسکو سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پس حضرت عمر

پھر اترا منبر پرسے اور رکھدیا خط کو اس رات مین اپنے بستر خواب کے نیچے اور مشورہ کرتے تھے اپنے نفس سے بیچ معزولی
خالد کے پس جب صبح کی نماز پڑھی لوگون کے ساتھ کھڑے ہوے منبر پر اور حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا انپر اور دعا ے رحمت مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے
پھر کہا اے لوگو مین نے اٹھایا بڑا بوجھ امانت کا اور مین مثل چرواہے کے ہون اور جو چرواہا ہو سوال کیا جائیگا اس سے
بہ نسبت حال اپنی رعیت کے اور تحقیق دوست رکھا ہے اللہ تعالی نے میرے واسطے نیکو خواہی تمھاری اور نگرانی تمھاری
امور معیشت اور ان کاموں کی جو نزدیک کردین تمکو تمھارے پروردگار سے پس یہ معاملہ ہمارے تمھارے اور
سکنا ہے اس شہر کے بیچ مین ہو اور مین نے سنا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من صبر علی
بلا یہا و شدتہا کنت لہ شہیدا و شفیعا یوم القیمۃ اور یہ شہر تمھارا الیسا ہے جسمین نہ کھیتی ہے نہ دودھ مگر وہ چیز کہ لائی جاوے
اونٹ پر ایک مہینے کی راہ سے اور تحقیق اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہے ہمسے بہت مال غنیمت کا اور مین امید رکھتا
ہون نیکو خواہی سب عام و خاص کی اداے امانت مین اور نہین دے سکتا ہون مین اپنی امانت اس شخص کو
جو لائق اور سزاوار اسکا نہین ہے بلکہ اس شخص کو دونگا جو خواہش کرنے والا ہو اداے امانت اور پورا کرنے
حقوق مسلمانون کی طرف اور مین ناپسند کرتا ہون سرداری خالدؓ کو اسواسطے کہ وہ ایسے شخص ہین
جنکی عادت پریشان کرنے اور بیجا صرف کرنے مال کی ہے کہ دیتے ہین وہ شاعر کو جو انکی
تعریف کرتا ہو اور دیتے ہین اس سوار کو جو انکے سامنے جہاد کرتا ہے زائد اسکے استحقاق سے
اور کچھ بھی باقی نہین رکھتے ہین واسطے ضعیف اور غریب مسلمانون کے اور مین نے معزول کیا انکو اور
انکی جگہ پر ابو عبیدہؓ کو سردار مقرر کیا ہے پس نہ کہے کوئی تم مین کا یہ بات کہ معزول کیا گیا شخص شدید اور سخت
اور مقرر کیا گیا امین نرم آسان کار مطیع پس اللہ تعالے انکے ساتھ ہے واسطے استوار کرنے اور اعانت
کرنے انکے کہ پھر اتر آئے منبر سے اور لیا ایک چمڑا صاف لکھا خط اسمین بنام ابو عبیدہ کے ان الفاظ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ من عبد اللہ امیر المومنین و اجیر المسلمین الی ابی عبیدہ بن الجراح سلام علیکم
فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قد ولیتک علی امور المسلمین
فلا تستحیی فان اللہ لا یستحیی من الحق شیئا و انی اوصیک بتقوی اللہ الذی یبقی ویفنی ما سواہ الذی استخرجک
من الکفر الی الایمان و من الضلالۃ الی الھدایۃ و قد امرتک علی جند خالد فاقبض منہ جندہ وزلہ عن
امارتہ و لا تقدم المسلمین الی ہلکۃ رجاء غنیمۃ و لا تبعث سریۃ الی جمع کثیف و لا تقل انی ارجو لکم النصر فان النصر
مع التدبیر والثقۃ باللہ تعالی و ایاک والتغریر والقاء المسلمین الی التہلکۃ و غض عن الدنیا عینیک و اله
عنہا قلبک و ایاک یہلک کما اہلک من کان من قبلک فقد رائیت مصارعہم واختبرت سرائرہم وانما بینک وبین الآخرۃ

لے لیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال اور لشکر کو اپنے اختیار میں اور کسی کو نہ پایا اُن کو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
اور بچا لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو کہ گراں گذرے یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور سستی کرینگے وہ مقابلے اور
لڑائی دشمن میں اور سستی کرینگے بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجکو پہونچی ہے روایت اس امر کی کہ تھے خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ بعد عزل کے دشمن پر زیادہ شدید اور سخت شکست دینے اور جہاد کرنے میں نہ مثل حصن ابی القدس
کی لڑائی میں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پوچھا میں نے اس شخص سے جسنے مجھسے بیان کی ہے کیفیت حصن ابی القدس
کی کہ کس جگہ تھا وہ ملک شام میں کہا اس شخص نے کہ وہ حصن درمیان عرقہ و طرابلس و بیچ السلسلہ کے تھا اور اسکے مواجہہ میں
ایک دیر اور اس دیر میں ایک صومعہ اور اسمیں راہب عالم دین نصرانیت کا رہتا تھا اور وہ پڑھا ہوا تھا کتب گذشتہ
اور حالات اگلی امتوں کے اور آتے تھے رومی اسکے پاس بغرض فائدہ لینے کے اسکے علم سے اور عمر اسکی زیادہ ایک
سو سال سے تھی اور وہ ہر سال اس دیر کے قریب ایک عید قائم کرتا تھا وقت آخر ہونے ایام صیام رومیوں کو اور وہ عید
شاع میں کی تھی پس یکجا ہو آتے تھے رومی اور نصرانی وغیرہ سب اطراف اور کناروں دریا اور مصر کے قوم قبط اور آتے تھے یہ سب اسکے
پاس اور گرد ہوتے تھے اسکے پس نکلتا اور نیا ہوتا تھا وہ ان لوگوں پر اپنے طاق سے اور سکھاتا تھا انکو فضائل انجیل کی اور قائم ہوتی تھی اسکے
دیر کے نزدیک ایک بڑی بازار عید ایک سال کو اور لاتے تھے لوگ مال و متاع اور سونا اور چاندی اس بازار میں اور تین دن یا سات دن تک وہ خرید
فروخت ہوا کرتی تھی اور مسلمان لوگ اس بازار کو نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ راہ بتائی انکو ایک عرب نصرانی معاہدی نے جسکے ساتھ
ابو عبیدہ بن الجراح نے نیکی کی تھی اور امان دی تھی اسکو اور اسکے گھر والوں کو پس جب متولی ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
مسلمانوں کے کام کے لیے ارادہ کیا اس معاہدی نے کہ تقرب اور نزدیکی حاصل کرے ابو عبیدہ بن الجراح سے اور شاید کہ فتح ہو جاوے دیر اور بازار
انکے ہاتھوں سے پس آیا وہ سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور وہ اس سوچ اور فکر میں تھے کہ کیا کرنا چاہیے اور کس شہر کا شہروں روم میں
قصد کرنا چاہیے پس کبھی یہ کہتے تھے کہ بیت المقدس کی طرف جاؤنگا کہ وہ بہترین شہروں روم کا ہے اور وہ کرسی انکی بادشاہت کی
اور اسی سے ہے قیام انکے دین کا اور کبھی کہتے تھے انطاکیہ جاؤں اور قصد ہرقل کا کروں اور فراغت حاصل کروں اس سے اور
وہ اندیشہ مند تھے اپنی کام میں ہرقل سے اور یکجا کیا تھا مسلمانوں کو واسطے مشورے کے اسی وقت آیا وہ معاہدی اور تھا وہ نصاری شام میں سے پس
کہا اسنے کہ اے سردار تحقیق تمنے نیکی اور احسان کیا میرے ساتھ بسبب تخفیف دینے امان کے مجکو اور میرے لڑکے بالوں کو اور میں آیا
ہوں تمہارے پاس ساتھ خوشخبری اور اظہار مال غنیمت کے جسکو لوٹ لیوینگے مسلمان اور بھیجا ہے اسکو اللہ تعالی نے تمہاری طرف
پس اگر فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانوں کو اسپر تو ایسے مالدار ہو جاوینگے کہ بعد اسکے حاجتمند نہونگے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہ بیان کر تو کہ وہ غنیمت کیا چیز اور کہاں ہے کہ نہیں جانتا ہوں میں تجکو مگر نیکوخواہ پس کہا اسنے کہ اے سردار تحقیق تمہارے برابر در محاذات میں
کنارہ دریا پر ایک جانب استوار اور طرابلس قلعے کے ہے مشہور حصن ابی القدس اور اسکے سامنے ایک دیر ہے جسمیں ایک راہب رہتا ہے
نصرانی نگہداشت کرتے ہیں اسکی اور برکت طلب کرتے ہیں اسکے علم سے اور اسنے ہر سال ایک دن عید کا مقرر کیا ہے کہ یکجا ہوتے ہیں

ابن انیس الجہنی کے ساتھ بھیجا تھا اور عبداللہ بن جعفر طیار مشابہ تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صورت اور سیرت میں
بھی بڑے جوانمرد تھے پس جب کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں سے کہ کون شخص تم میں کا جائیگا بجانب اس دیر کے
پس اٹھ کھڑے ہوئے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور کہا کہ اے امین امت میں سپاہی ہوں اُس شخص کا اس لشکر میں جسکو تم بھیجا
چاہتے ہو پس خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح انکے آگے کھڑے ہونے اور آمادگی سے اور منتخب کیا انکے ساتھ کے واسطے لوگوں کو مسلمانوں
اور شہسواران موحدین کو اور کہا عبداللہ بن جعفر طیار سے کہ تم سردار ہو اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طیار کیا
انکے لیے ایک نشان سیاہ رنگ فوج کا اور سپرد کیا انکے اور تھا یہ گروہ پانچ سو سواران کا کہ بعض انمین کے اہل بدر تھے اور
منجملہ ہمراہیان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے ابوذر غفاری اور عبداللہ بن ابی اوفی اور عامر بن ربیعہ اور
عبداللہ بن انیس الجہنی اور عبداللہ بن ثعلبہ اور عتبہ بن عبد السلمی اور واثلہ بن الاسقع اور سہیل بن سعید اور سعد بن
مالک السہمی اور عبداللہ بن بشیر السلمی اور سائب بن زید اور انس بن صعصعہ اور محمد بن ربیع ابن سراقہ اور عمرو بن
نعمان العمر اور تھے یہ بدری اور سالم بن نافع اور یہ تھے اور جابر بن مسروق الزبیدی اور یہ بھی بدری تھے اور قارع
بن خرمل اور تھے یہ بدری اور ناجی بن معاذ الاسلمی اور یہ بھی بدری تھے اور مثل ان لوگوں کے اور بھی رئیس تھے رضی اللہ عنہم
واقدی رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب جمع ہوئے پانچ سو سوار تحت نشان حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما
نہین تھے انمین کوئی مگر وہ کہ موجود ہوئے تھے بدر میں اور در آئے تھے معرکوں اور لڑائیوں میں نہیں پیٹھ پھیرتے تھے اور نہیں
میل کرتے تھے بجانب فرار کے پس جب قصد کیا انھوں نے روانگی کا کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ
عنہما سے کہ اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تاخت و تاراج کرو تم قوم کو مگر پہلے دن میں ایام قائم ہونے بازار
کے پھر رخصت کیا انکو روانہ ہوئے وہ لوگ واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہے کہ تھا میں بیچ لشکر ہمراہی عبداللہ بن جعفر طیار کے
اور واقع ہوئی روانگی ہماری دمشق سے بجانب دیر ابی القدس کے نصف مہینے شعبان کی رات میں اور روشنی چاندنی کی زیادتی
مین تھی اور میں بجانب پہلو کے عبداللہ بن جعفر کے تھا پس کہا انھوں نے کہ اے ابن الاسقع کیا اچھی چاندنی اس رات کی ہے میں نے
کہا کہ اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ رات نصف شعبان کی بڑی برکت کی رات ہے پس کہا انھوں نے
کہ سچ ہے اس رات میں لکھی جاتی ہے موت اور روزی بخشے جاتے ہیں گناہ اور میرا ارادہ اس شب میں بیداری کا تھا پس کہا
میں نے کہ یہ ہمارا چلنا بہتر ہے قیام سے اور اللہ تعالی بہت دینے والا بخشش کا ہے انھوں نے کہا سچ کہتے ہو تم پس چلے ہم وہ تمام رات
صبح تک پس صبح کی ہمارے ساتھ اس راہبر معاہدی نے ایک بڑے پہاڑ پر پس اس حال میں کہ چلے جاتے تھے ہم کہ دفعۃً پہونچے
ہم قریب صومعہ ایک راہب کے اور وہ ہمارے داہنی جانب راہ کے تھا پس پھرے عبداللہ بن جعفر اسکی طرف اور ہم لوگ
بھی انکے ساتھ اسکی طرف چلے نکلکر آیا راہب صومعہ سے ہمارے پاس اور وہ ایک ٹوپی بالوں کی پہنے تھا پس دیکھتا تھا وہ
ہمکو تامل کی نگاہ سے اور پوچھا کہ تم کون ہو ہمنے کہا کہ اہل عرب ہیں پس کہا اسنے کہ تم محمدی ہو ہمنے کہا ہاں پس تامل نگاہ ایک ایک کو

تیرہ دشمن اور تثلیث والے ہیں پس عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ مستعد رہیں ہم لوگ تیر اندازی کے وقت تب کہا اسنے کہ بازار میں گرد و نواح
بیشمار ہرا رستہ ہوا ہے مردم اسباب رومی اور ابنی اور ارشامک اور قبطی مصر کے اور یہودی اہل سواد اور بطارقہ اور تنسرہ ہیں اور وجہ
استعداد لڑائی کی بکثرت ہے انکی تعداد پانچ ہزار سوار ہے اور تمکو طاقت انکے مقابلے کی نہیں ہے اور اگر رک جاؤ گے وہ تو اور لوگ شامل انکے
ہو جاوینگے اسواسطے کہ شہر انکے نزدیک ہے اور تمھاری جماعت تھوڑی اور قریب اور سو کے تھے وہ راوی نے بیان کیا ہے
کہ دشوار گذرا یہ معاملہ مسلمانوں پر پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ اے گروہ مسلمانان کیا کہتے ہو تم اس امر میں مسلمانوں نے کہا رائے یہ ہے کہ ہم
اپنے تئین ہلاکت میں نہ ڈالیں جیسا کہ حکم دیا ہے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ میں حکم دیا ہے کہ پھر چلیں ہم سردار ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس اور اللہ تعالی نہ رائیگان کریگا ہمارے اجر کو پس جب سنا عبد اللہ بن جعفر نے قول مسلمانوں کا کہا انسے کہ مجھکو
تو یہ ہے کہ اگر میں ایسا کرونگا تو دیکھیگا اللہ تعالی میرے تئین بھاگنے والوں میں اور میں واپس نجاونگا یا یہ کہ ظاہر کروں میں کچھ
عذر اللہ تعالی کے نزدیک پس جو قوت دیگا مجھکو اجر اسکا اللہ تعالی کے ذمہ ہے اور جو پھر جاویگا پس نہیں سرزنش اوپر اسکے جب سنا
مسلمانوں نے یہ کلام عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا اور ارادہ خرچ کرنے اپنی جان کا اللہ کی راہ میں شرمائے اور شکر کیا انکی
رائے کو اور کہا کہ جو تم ارادہ رکھتے ہو اسواسطے کہ نہیں نفع کرتی ہے احتیاط امر تقدیر سے پس خوش ہوئے سب عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ
انکے قبول کرنے سے پھر پہنا انہوں نے اپنی زرہ کو اور رکھا سر پر خود کو اور مضبوط باندھا کمر کو پٹکے سے اور گردن میں لٹکایا اپنے باپ کی تلوار کو
اور سوار ہوئے گھوڑے پر اور لیا نشان اپنے ہاتھ میں اور حکم کیا مسلمانوں کو واسطے سامان لڑائی کے پس پہنیں مسلمانوں نے
زرہیں اپنی اور لگائے ہتھیار اور سوار ہوئے اپنے گھوڑوں پر اور کہا راہبر سے کہ چل تو ہمارے ساتھ قوم کی طرف پس قریب دیکھیگا تو
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاملہ عجیب کو واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہے کہ دیکھا میں نے راہبر کو کہ چہرہ اسکا
زرد ہوگیا اور بدل گیا تھا رنگ اسکا اور کہا اسنے کہ ملو تم اپنی رائے سے مجھپر تمہارے اس کام میں کچھ الزام اور تنگ گیری
ہوگی ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا میں نے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہ مہربانی اور لطف کرتے تھے
راہبر کے ساتھ یہاں تک کہ چلا وہ انکے سامنے ہو کر راہ بتلاتے ہوئے بجانب قوم کے ایک ساعت پھر ٹھہر گیا
وہ اور کہا اسنے کہ ٹھہر جاؤ تم لوگ کہ نزدیک پہونچے ہو تم قوم سے پس رہو تم اپنی جگہوں میں پوشیدہ ہو کر صبح ہونے تک پھر تاخت
و تاراج کرو تم قوم کو واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہے کہ رات گذرانی تھی اسی حالت پوشیدگی میں اور ہم مانگتے تھے اللہ تعالی
کشود کار کو اور مدد دشمنوں پر پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی مسلمانوں کو عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے اور جب
فارغ ہوئے وہ نماز سے مسلمانوں سے کہا کہ کیا رائے ہے تمہاری تاخت کرنے قوم میں پس عامر بن ربیعہ نے کہا کہ میں ایک رائے
تم سب کو بتلاؤں کہ اسکے موافق عمل کرو مسلمانوں نے کہا کہ بیان کرو تم عامر بن ربیعہ نے کہا کہ رائے یہ ہے کہ چھوڑ دو قوم کو
خرید و فروخت میں اور دیکھنے اور دکھانے مال میں پھر جاؤ تم انپر بسبیل غفلت کے پس مناسب اور بہتر جانا مسلمانوں نے
انکی رائے کو اور صبر کیا وقت قائم ہونے بازار تک پھر نکالا انہوں نے تلواروں کو میان سے اور چڑھایا کمانوں کو اور تان لیا

وسلم کے بیچ کہا تھا مین نے اپنے سر کو بیچ زمین کے بیٹھے مین آونگھے پس جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
نہیں جدا ہین اس سے اپنے سے اور نہ شہر سے مین مدینہ منورہ مین بعد وفات آپکے اور چلا گیا مین مکہ معظمہ کو اور اقامت
اختیار کی وہان پس عتاب کیا گیا مین خواب مین بسبب باز رہنے اور پھیر جانے اپنے کے جہاد سے پس روانہ ہوا مین طرف
ملک شام کے اور حاضر ہوا تھا مین وہان اونھین میرے ساتھ زوجہ میری ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو بن العاص پس آیا مین
ملک شام مین اور حاضر ہوا تھا مین لڑائی اجنادین اور سریہ خالد بن الولید مین بجانب تدمر اور حمص کے اور حاضر ہوا تھا
مین سریہ عبداللہ بن جعفر مین اور تھا مین انکے ساتھ دیر ابی القدس پر پس بھولا دیا مجکو دیر ابی القدس کے واقعے نے
اُن لڑائیون کو جنھین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مین موجود تھا اور کیفیت یہ گذری کہ دیکھا مین نے رومیونکو
جسوقت حملہ کیا ہمنے انکی جماعت کثیر پر اور گمان تھا ہمنے کہ انکے سوا اور کوئی نہین ہے اور نہ کوئی جماعت پوشیدہ بطور گھات
کے ہے کہ دفعۃً نکلی ایک بڑی جماعت انکی گھات سے پس دیکھا ہمنے انکے قدون کو بڑا مہیب اور زرہین پہنے ہوئے تھے کہ نہین
دکھائی دیتی تھی انکے جسم سے کوئی چیز سوائے تپلی آنکھون کو اور بلند تھین آوازین انکی اور انکے گھوڑون کی ٹاپون کی وقت
حملہ کرنے کے یہان تک دیکھا مین نے مسلمانون کو چھپ گئے انکے بیچ مین اور نہین سنتا تھا مین مگر آوازون کو ایک بار
پھر بند ہو جاتی تھین آوازین پس کہتا تھا مین کہ ہلاک ہوئے مسلمان پھر دیکھا مین نشان کو بلند عبداللہ بن جعفر کے ہاتھ مین
پس خوش ہوا مین اسکے دیکھنے سے اور عبداللہ بن جعفر نشان لیے ہوئے لڑتے تھے اور حملہ کرتے تھے مشرکین پر پس نہین
دیکھا گیا دوسرا شخص جہاد اور کوشش کرنے والا مثل انکا اور برابر قائم تھی لڑائی اور جہان تک بڑھتی جاتی مدت لڑائی کی
بڑھتی تھی گرمی اسکی اور بلند ہوتی تھی گرد اسکی اور شعلہ زن تھی آگ اسکی اور تھے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما قوم کے بیچ
مین اور وہ لوگ انکے اور انکے ساتھیون کے گرد تھے مثل حلقہ دائرہ کے پس اگر عبداللہ بن جعفر حملہ کرتے تھے داہنی جانب کو مین
بھی حملہ کرتا تھا داہنی جانب کو اور اگر حملہ کرتے تھے وہ بائین طرف کو مین بھی حملہ کرتا تھا بائین طرف کو اور برابر لگے لڑتے رہتے تھے
یہان تک کہ تھک گئے بازو اور سست ہو گئے شانے سارے اور دشوار دکھائی دیا معاملہ اور سخت گذرا انپر صبر کرنا اور لے لیا انکو
عاجزی اور زاری نے اور پیٹھ پھیری دن نے اور رخنہ دار ہو گئی تلوار عبداللہ بن جعفر کی اور قریب تھا کہ ٹھہر جاوے اور گر پڑے
گھوڑا انکا انکے نیچے سے پس پناہ لی انھون نے مع اپنے ساتھیون کے ایک جگہ مین تاکہ یکجا ہو وین لوگ انکے پاس پس دیکھا مسلمانون
نے نشان کو اور قصد کیا اسکی طرف اور سب خستہ باز دست تھے بسبب مشرکین کے پس تنگی کی عبداللہ بن جعفر کی زرہ نے انپر بسبب اسکے
کہ اور نہین رنج تھا انکو اپنی ذات کے واسطے اسقدر جتنا کہ مسلمانون کے واسطے تھا پس التجا کی انھون نے اپنے کام مین اللہ کی
طرف اور حوالہ کیا اپنے کام کو علام الغیوب پر اور اٹھایا اپنے دونون ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہے انھون نے اپنی دعا مین
یہ کلمات یا من خلق خلقہ فاحسن خلقھم والی بعضھم بعض وجعل ذلک تحتہ لھم اسالک بجاہ محمد عبدک الا عجلت لنا من امرنا فرجا
ومخرجا پھر رجوع کیا طرف لڑائی کے اور اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑتے تھے انکی معیت مین انکے

تیرے نشان کے نیچے ای ابا عبیدہ اور یہ پہلا معاملہ ہے تیری سرداری مین پھر متوجہ ہوے وہ بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور کہا مین درخواست کرتا ہون مین تم سے بواسطہ خدا کے کہ جا ملو تم عبد اللہ مین کہ تعین الائق اور باسامان ہو انجام اس کام کے واسطے پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین ایساہی کرون گا قسم ہے خدا کی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور مین تمھارے حکم کا منتظر تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے شرم کی تھی تم سے خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی کہ اگر سردار مقرر کرین مجھپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لڑکے کو تو اطاعت کرونگا مین اسکی پس کیونکر مخالفت کر سکتا ہون تم سے حالانکہ تم مقدم ہوا ایمان مین مجھسے اور آگے ہو تم بسبب اپنے ایمان لانے کے اور ملگئے ہو یقین مین اور جلدی کی ہے تمنے نسبت اختیار کرنے دین اسلام کی اور ملگئے ہو جلدی کرنے والون مین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمھارا نام امین رکھا تھا پس کیونکر سبقت کر سکتا ہون مین تم سے اور کس طرح پہونچ سکتا ہون تمھارے مرتبے کو قسم ہے خدا کی کہ شمشیر زنی کی ہے مین نے مسلمانون کے سامنے مدت تک اور اب گواہ کرتا ہون مین تمکو اس بات پر کہ قید کیا ہے مین نے اپنی ذات کو اللہ کی راہ مین اور قریب تر ظاہر کرونگا مین حال اپنی جان کا امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کہ میری نسبت کہا انھون نے کہ مین نہین ارادہ کرتا ہون جہاد کا مگر واسطے بلند نامی کے پس قسم ہے خدا کی کہ نہین خواہش کی مین نے کبھی امارت اور سرداری کی پس مستحسن معلوم ہوئی یہ گفتگو خالد بن الولید کی مسلمانون کو اور ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای ابا سلیمان روانہ ہو تم اور جا ملو اپنے مسلمان بھائیون مین پس اٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مثل شیر کے اور گئے اپنے اسباب کی طرف اور پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی جو بروز لڑائی یمامہ کے ملی تھی اور رکھ لیا خود کو سر پر اور حمائل کر لیا تلوار کو گردن مین اور جا بیٹھے گھوڑے کی زین پر اس طرح سے کہ گویا وہ مثل کندہ اور نقش چوب کے تھے اور پکار کر کہا لشکر زحف کو کہ چلو بجانب شمشیر زنی کے پس قبول کیا ان لوگون نے انکے پکارنے کو اور جلدی چلے وہ مثل چڑیون تیز چنگل زمین پر اترنے والیون کے اور دوڑے بجانب خدا کے اور لیا خالد بن الولید نے نشان کو اپنے ہاتھ مین جنبش دی اور رکھ لیا اسکو اپنی رکاب مین اور یکجا ہو گیا گرد انکے لشکر زحف کا ہر جگہ سے اور رخصت ہوے مسلمانون سے اور سلام کیا خالد بن الولید نے مسلمانون پر اور عبد اللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ انکو راہ بتلاتے تھے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ تھا مین اس دن ہمراہیان خالد بن الولید سے اور بہت کوشش کی ہمنے مین اور اللہ غالب اور بزرگ نے لپیٹ دیا تھا ہمارے واسطے راہ دور کو پس وقت غروب آفتاب کے قریب پہونچے ہم قوم کے اور رومی مثل ٹیڑیون کے پھیلے ہوے تھے اور انکے بیچ آ گئے تھے مسلمان بسبب انکی کثرت کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ ای ابن انیس کس جانب مین تلاش اور طلب کرین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو پس کہا ابن انیس نے کہ عبد اللہ بن جعفر نے وعدہ کیا تھا اپنے ساتھیون سے یہ کہ مین اور یکجا ہوو مین وہ سب دیر راہب کے پاس یا وعدہ گاہ انکی بہشت ہے پس دیکھا خالد بن الولید نے بجانب دیر کے اور دیکھا انھون نے نشان اسلامیہ کو عبد اللہ ابن جعفر کے ہاتھ مین اور نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ زخمی اور عیب ناک ہوا تھا اور ناامید ہو گئے تھے مسلمان زندگی فانی سے اور طمع اور امید کی تھی انھون نے زندگانی دائمی مین اور رومیون نے ڈال رکھی تھی انپر لڑائی کی سختی اور تیر زنی اور شمشیر زنی کو

اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری رضوان اللہ علیہم کی کہ تحقیق پایا تھا انھون اُن نشانون کو اور جنبش دی تھی تلوار و نیزے
اور قتل کیا تھا رومیون کو ہر طرف مین اور ملاقی ہوئے ضرار بن الازور و عبداللہ بن جعفر سے پس دیکھا ضرار اُنکی طرف اور خوش ہوا انکی
آمدون اور میدان پر شل کرنے سکتی اونٹ کے تھا پس کہا ضرار بن الازور نے کہ نفع مند کرے اور جزای خیر دے اللہ تعالیٰ تمکو
اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تحقیق سے لیا تمنے بدلا اپنے باپ کا اور سکون اور آرام دیا تمنے اپنی خوشی سے کہا
عبداللہ بن جعفر نے کہ یہ کون شخص ہین کلام کرنے والے اور جو کہ تھی تاریکی شام کی اور ضرار بن الازور ڈھاٹا باندھے تھے پس کہا انھون نے
مین ضرار ہون جو انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ فراخی اور کشایش ہو تمکو بسبب تمہارے
آنیکے باری مساعدت اور مدد دی کو عبداللہ امین نے بیان کیا ہو کہ وہ دونون اسی حال مین تھے کہ آئے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ اور انکی لشکر مرتب کیے اور کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ فائدہ مند کرے اللہ اور جزاے خیر دے اللہ تعالیٰ تمکو پھر کہا عبداللہ
بن جعفر نے کہ ای ضرار بطارقہ جماعت کرنے والے رومیون کے نزدیک دیر کے ہین بسبب اوسنے لڑکی حاکم طرابلس کی اس مقام اور
تحقیق گھیر لیا ہو دیر اور انکا لگیا بازرکھا ہو لوگونکو اس لڑکی سے اور گھیر لیا ہو سردار دلیر نے اسکو پس آیا ہو سکتا ہو تمسے ای بیٹے ازور کے
کہ حملہ کرو میرے ساتھ ضرار نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم انکو پس نگاہ پر جاکر دیکھا انھون نے
اور تھے اسوقت دلیران مسلح رومی اور حاکم طرابلس گھیرے ہوئے داہین جانب دیر کو باز رکھتے تھے اس لڑکی سے اور آگ روشن تھی اور
مسلمان دیکھتے تھے آگ کی روشنی مین مثل دیوار لوہے کے پس کہا ضرار نے کہ راہ بتلاوے اللہ تمکو پس کیا خوب راہ بتلانی والے
ہو تم حملہ کرو تم تاکہ حملہ کرون مین ساتھ تمہارے حملے کے پس حملہ کیا خالد بن الولید نے ایک طرف سے اور عبداللہ بن جعفر
رضی اللہ عنہما نے ایک جانب سے اور حملہ کیا ضرار بن الازور نے ایک طرف سے اور ہیبت کی ان لوگون میں اور ڈانٹا رومیون کو اور بچایا
مشرکین نے اپنی جانونکا اور سب سے زیادہ اور سخت لڑنے والا انکا بطریق تھا پس نکلا وہ اسواسطے لڑائی کے آگے قدم کے گویا وہ اچھا
شیر نر تھا اور وہ ڈھنکتا تھا مثل ڈھنکنے شیر کے اور قصد کیا اسنے ضرار بن الازور پر اور حملہ سخت کیا اسپر اور ضرار تعجب کرتے تھے اسکے بھاری
ڈیل ڈول اور اسکے قرار پکڑنے سے زین پر اور اسکی شدت حملہ اور حسبت اور احتیاط بچانے سے اپنے کو پس ہوشیار ہو گئے ضرار بن الازور
اس سے اور وہ انکی طلب مین شدت کرتا تھا اور ہر ایک ان دونون سے طمع اور امید رکھنے والا تھا اپنے ساتھی مقابل پر اور اکیلا اور الگ
ہوگیا وہ ضرار کے مقابلے مین پس کشادہ ہو گئے ضرار اسکے سامنے اور ارادہ کیا اسنے اور اسکے ساتھیون نے ضرار کی طلب مین پس قصد کیا ضرار نے
ایسی جگہ کی طرف جو صلاحیت پھیر اور دوڑانے گھوڑے کی رکھتی تھی پس کھیل کرتے ہوئے ضرار اور حائل ہوئے اسکو بیچ مین ایک ندی انکی
اندھیری رات مین پس اوندھا ہو گیا گھوڑا ضرار کا اور جھک کر گرپڑے ضرار زمین پر پھر ضرار نے گرپڑنے سے غصے مین آکر لینے گھوڑے کا کیا
مگر کوئی سبیل اس امر کی اسنے نہ کی پس ٹھہرے اور قائم رہے وہ اپنی جگہ پر اور ڈھال تلوار انکے ہاتھ مین تھی اور کوشش اور جہاد کرتے تھے
انکے ساتھ بحالت پیادہ پائی کے اور صبر کیا تھا انکے مقابلے مین مثل صبر اچھے لوگون کے پس آیا انپر بطریق رومی اور آگیا گرجا اور کرتا انپر
عمود آہنی سے پس جب متصل انکے آیا اور وار کیا انپر عمود کا خالی دیا ضرار نے اسکے وار کو پھر جھپٹے اسکی طرف مثل جھپٹنے شیر کے

انھون نے غنائم دیکھکر بہت خوش ہوئے وہ اور مسلمان ہمراہی انکے اور استقبال کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکا اور سلام کیا
مسلمانون نے اسپر اور شکریہ انکا ادا کیا اور سلام کیا مسلمانون اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما پر اور آئے اپنی جگہ مین اور
تقسیم کر دیا مال غنیمت اور اسباب دیا باقی تمام مسلمانونکو اور دیا خزانہ بن الازور کو بطریق کا نفع زمین آنکے اور جو
کچھ تھا ساتھ بیٹی بطریق کے اور اسکی لونڈی کو پس لائے ضرار بن الازور وہ سب زیور اپنی بہن کے پاس راوی نے بیان کیا ہے
کہ دیکھا مین نے انکی بہن کو کہ نکال لیے تھے انھون نے نگینے جواہر کے اس زیور سے اور تقسیم کر دیے سب مسلمانونکی عورتون پر اور ایک
ایک نگینہ بڑی قیمت کا تھا راوی نے بیان کیا ہو کہ لائے گئے قیدی ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے اور ان سب مین بیٹی
بطریق کی تھی پس درخواست کی عبداللہ بن جعفر نے کہ مجھے دو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اجازت طلب کرون مین
اس مقدمے مین امیرالمومنین سے اور لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متضمن اس حال کے پس جواب مین لکھا حضرت عمر نے
کہ دیدو اور حوالہ کر دو اسکو عبداللہ بن جعفر کے راوی نے بیان کیا ہو کہ مقیم رہی وہ عورت انکے نزدیک تھوڑے دنون تک اور اسکو کھانا
عبداللہ بن جعفر نے اسکو کھانا پکانا اور وہ رومی کھانے اچھے پکاتی تھی پس تھی وہ عبداللہ جعفر کے نزدیک تا زمانہ یزید کے پس
بیان کیا لوگون نے حال اسکا یزید سے اور بطور ہدیہ کے طلب کیا اسکو یزید نے پس بھیجدیا عبداللہ بن جعفر نے اسکو یزید کے
پاس عامر بن ربیعہ نے بیان کیا ہو کہ میرے حصے مین غنائم دیر سے کپڑے دیباج حریر کے ملے تھے جسین صورتین رومیونکی
بنی ہوئی تھین اور منجملہ اسکے ایک کپڑے مین صورت مریم اور عیسی علیہما السلام کی تھی پس لیگیا مین وہ کپڑے یمن مین اور بیچا
اسکو بعوض قیمت کثیر کے اور مول لیا مین نے اسباب طائف مین اور لکھا مجکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالانکہ تھا مین ابو عبیدہ
بن الجراح کے ساتھ اس مضمون کا خط کہ اے بیٹے میرے بھائی کے ایسے قسم کے کپڑے میرے پاس بھیجا کر دکہ وہ کام آوین مسلمانون اور
غربا کے نفقہ مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب واپس آیا لشکر مسلمانون کا ساتھ فتح اور غنائم کے لکھا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشعر حال فتح دیر ابی القدس اور حصول غنائم کے اور تعریف اور شکر گذاری
خالد بن الولید کے اور جو گفتگو انھون نے وقت روانگی دیر ابی القدس کے تھی اور لکھا اور درخواست کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہ آپ خالد بن الولید کو کلمات بشارت اور مہربانی کے لکھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ لکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے
یہ خط وقت روانگی بجانب ہر اور بجانب بیت المقدس کے اور لکھا تھا اسمین حال بعض مسلمانون کا جنھون نے شراب پی تھی
عاصم بن ذویب عامری نے بیان کیا ہو کہ موجود تھا مین ملک شام کی لڑائی اور فتح دمشق اور اسکے غوطہ مین اور عرب آگئی ہوئے
یمن کے جنھون نے شراب پی تھی اور پاک جانا تھا اسکو پس برا جانا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے پس کہا ایک شخص نے اہل یمن سے
ان لوگون سے اور شاید وہ سراقہ بن عامر تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے چھوڑ دو تم شراب خواری کو اسواسطے کہ وہ کھودیتی ہو عقل کو اور
بڑھا دیتی ہو ارتکاب گناہ کو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت فرماتے تھے شراب کے پینے والے کو یہان تک کہ لعنت فرماتے اسکے
لیجانے والے اور طلب کرنے والے کو اسامہ بن زید اللیثی نے حمید بن عبدالرحمن ابن عوف الغسانی سے روایت کی ہو کہ

اگر فتح کرلیا تمنے حمص اور بعلبک کو پس ہم تمہارے سامنے حاضر ہونگے اور کسی بات مین تمہارے خلاف نکرینگے پس مصالحہ کیا
اُس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے چار ہزار درم اور پچاس کپڑے دیباج پر پس جب مضبوط ہوگئی صلح روانہ ہوا ابو عبیدہ بن الجراح
لشکر بعلبک کے پس وہ چل کر نہین دور گئے کہ دکھائی دیا ایک ناقہ سوار اور وہ کہاے جاتا تھا زمین کو اپنی تیز روی سے پس ٹھہر گئے
ابو عبیدہ بن الجراح یہان تک کہ آگے قریب آیا وہ ناقہ سوار اور وہ اسامہ بن زید طائی تھے پس پوچھا انھون نے کہ اے اسامہ تم کہان سے
آتے ہو پس بٹھایا اسامہ نے اپنے ناقہ کو اور سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور کہا کہ مین مدینہ منورہ سے آتا ہون اور
دیا اسامہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انگو پس توڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی کو اور پڑھا اسکو اور اسمین یہ لکھا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب الی عبیدہ امین الامة سلام علیک اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا
الہ الا ہو وصلی علی نبیہ اما بعد بعد فلا مرد لقضاء اللہ وقد من کتب فی اللوح المحفوظ کافرا فلا ایمان لہ فہ ولک ان جبلة
بن الایہم الغسانی کان قدم علینا فی بنی عمہ وسراة قومہ فانزلتہم واحسنت الیہم واسلموا علی یدی ففرحت بذلک
اذ شد اللہ عضد الاسلام بہم ولم اعلم بما فی لیمین الغیب وانا امرنا الی مکة حرسہا اللہ لطلب الحج فطاف جبلة بن الایہم
بالبیت سبعا فوطی آزارہ رجل من بنی فزارہ فسقط الازار عن کتفیہ فالتفت الی الفزاری قال یا ویلک اکشفتنی فی حرم
اللہ تعالی فقال الفزاری واللہ ما تعمدتک فلطم الفزاری لطمة ہشم انفہ وکسر ثنایاہ الاربع فاقبل الفزاری الی مستعدیا
علی جبلة فامرت باحضارہ وقلت ما حملک علی ان لطمت اخاک فی الاسلام فکسرت ثنایاہ الاربعی وہشمت انفہ
فقال انہ وطی ازاری وحملہ وواللہ لولا حرمة البیت لقتلتہ فقلت قد اقررت علی نفسک فاما ان یعفو عنک والا آن
اخذ منک القصاص لہ فقال القص منی وانا ملک وہو سوقی قلت قد شملک وایاہ الاسلام یا فضلہ الا
بالاسلام فقال یا عمر انظرنی الی غد فیقتص منی فعلت للفزاری تترکہ الی غد فقال نعم فلما کان اللیل کسب
فی بنی عمہ وتوجہ الی الشام الی کلب الطاغیة واخوان یظفرک اللہ بہ فانزل علی حمص ولا تبعد عنہا
فان صالحک اہلہا فصالحہم وان ابوا فقاتلہم والعث عیونک الی انطاکیة وکن علی حذر من المتنصرة والسلام
علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمة اللہ وبرکاتہ پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو آہستہ اور زور سے
پڑھا اسکو دوبارہ بلند آواز سے پھر پس اور رجوع کیا بطلب حمص کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایک تہائی لشکر
لیکر وہان پہونچ گئے تھے پس پہونچے تھے وہان روز جمعہ ماہ شوال سن چودہ ہجری مین اور تھا وہان ایک بڑا بطریق
ہرقل کی طرف سے اور نام اُسکا نقیطا ابن گرگس تھا اور بروز پہونچنے خالد بن الولید وہ مر گیا تھا پس جب دیکھا اہل
حمص نے کہ لشکر خالد بن الولید اور مسلمانون کا وہان پہونچ گیا ہو جمع ہوے وہ سب ایک بڑے کنیسہ مین اور کہا اُنکے بطریق
نے اُنسے کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ سالقتی بادشاہ کا مر گیا اور بادشاہ کو ان اہل عرب کی خبر نہین ہو اور وہ
لوگ ہمارے اوپر آئے ہین حالانکہ یہ بات خلاف ظن اور علم کے واقع ہوئی اور ہم جانتے تھے کہ وہ لوگ ہمارے یہان

انکا اور سوار صحبت حارث اشعری ابن عجلہ واسطے بد اہتمام میں تھا ایک نشان پانسو سوار ہمراہ ملتی تو یہاں تک انھون نے
غنیمت میں کیا بہت سے عواسم کو اور لوٹے تین قیدی اور مال لیکر پس ملاقات آئے ابو عبیدہ بن الجراح کو اور دیکھا انکے ساتھ ایک بڑا
گروہ جماعت اور بکریون اور شترون کا جسمین مرد اور عورتین اور لڑکے سوار تھے اور انکے پیچھے پیادہ تھے اور شدت رونے کی اور دھوپ سے
جب ابو عبیدہ بن الجراح آواز شور و غل کی طرف اور تھے وہ کنارا اہل زمین بہت ہوئے سیدین میں یا اولاد تھے لڑکے اور ان
لت پت گھرون اور مالون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے ترجمے کو کہو کبھی آتے ہیں مدائین ہوتا تھا کہ یوں پیش تو آنسے کہیون آئے ہو تم
اور کس سبب سے داخل نہین ہوتے ہو دین اسلام میں اور کیون نہین طلب کرتے ہو ذمہ داری کو اور کیون ایسے در نہین جاتی ہو اپنی جانون
اور مالون اور لڑکے بالون سے پس کہا ان لوگون نے کہ ہم قوم دور کے رہنے والے ہیں اور تمھارے اخبار ہمکو پہنچے تھے اور نہیں خطر کر
ہم کو تم لڑکے ہم تک پہنچو گے پس نہیں خبر ہوئی ہمکو یہانتک کہ اگئی ہم پر یہ قوم تمھاری پس لوٹ لیا انھون نے ہمارے مالون کو اور
باندھ لیا ہمکو رسیون میں اور لے لیا ہمارے جانورون کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تھے یہ لوگ قریب چار سو کے
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انسے کہ اگر احسان کرین ہم تم پر اور رہا کرین قیدیون اور پھیر دیوین تمکو تمھاری اولاد کو پس آیا
تم ہمارے مطیع ہو گے اور جزیہ اور خراج دو گے ہمکو انھون نے کہا کہ یہ باتین ہمارے ساتھ کون کریگا اور ہم تو تمھارے سب
شرائط پر عمل کرینگے پس بعد اس گفتگو کے آئے ابو عبیدہ بن الجراح روساء مسلمین کے پاس اور آنسے کہ میری رائے یہ ہے کہ امن
دون میں اس قوم کو قتل سے اور پھیر دون انکو انکے لڑکے بالون کو پس ہو جاوینگے وہ لوگ ہمارے تابعدار اور آباد کرینگے زمین کو اور
تو لے تم خراج اور جزیہ انکا پس تم لوگ اس باب میں کیا کہتے ہو کہ میں بدون تمھارے مشورے کے کوئی کام نہین کرتا ہون پس کہا
مسلمانون نے کہ اے سردار حکم اور رائے وہی ٹھیک ہے جو تم کہو اور کرو اگر تمھارے نزدیک یہ امر قرین صلاح ہو مسلمانون کے واسطے پس
کرو تم جو تمنے تجویز کیا ہے پس مقرر کیا انھون نے ہر شخص کے ذمے انمین سے چار دینار اور اسی طرح سے لکھا تھا انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
پھر بعد اسکے پھیر دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکے اہل و عیال اور اموال کو اور چھوڑ دیا انکو اور ساکن کر دیا انکو انکی بستیون میں اور لکھے
نام انکے اور حکم کیا انکو واپس جانے کا پس پھر گئے وہ اپنے وطنون کو اور قبیلہ قرار پکڑا انھون نے اپنی جگہون میں آگاہ کیا ان لوگون نے
اپنے قرب اور جوار کے لوگون کو عادت نیک عرب اور انکی عدالتون اور نیکیون سے اور کہا انسے کہ ہم جانتے تھے کہ اہل عرب ہمکو
مار ڈالینگے اور ہمکو اور ہماری اولاد کو غلام بنا دینگے پس رحم کیا انھون نے ہم پر اور مقرر کر لیا ہم سے جزیہ اور خراج کو پس جب سنا
قرب اور جوار کے رومیون نے یہ حال آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس طلب امان اور اقرار ادائے جزیہ کو پس قبول کیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے انکی درخواست کو اور لکھ لیے نام انکے قلعون اور گانوون کے اور پہنچی یہ خبر اہل قنسرین اور حاضر کو کہ ابو عبیدہ
بن الجراح امان دیتے ہیں اس شخص کو جو انکے پاس جاتا ہے پس بہتر اور پسندیدہ جانا انھون نے اس امر کو کہ حاصل کرین وہ اپنے واسطے
امان کو ابو عبیدہ بن الجراح سے اور متفق الرائے ہوئے وہ لوگ اس بارے میں اور اس بات پر کہ بھیجیں کسی ایلچی کو مدینہ علم اور انکی
لبطریق سالکم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تھا حاضر اور قنسرین میں ایک بڑا بطریق بطارقہ بادشاہ سے اور تھا وہ میت ملکت

تراتی وارا جبا اکبر اداد وہاں کے لوگ تیس سے زیادہ تھے اور نام اسکا لوقا تھا اور حاکم حلب کا ملک ا بسنت میں ذکر کیا تھا
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ہرقل بادشاہ نے دونوں کو اپنے پاس بلا کر کہا تھا کہ اہل عرب سے شریف میں تمہارے آگے
لیں ساتھ دونوں نے بادشاہ سے کہ ہم آمین ہم دین کی حفاظت کرینگے اپنے ملک کو ہم دونوں لیے تحفہ اہل عرب لیں ہم دیکھو
ہرقل والی لشکر کے بھیجے کو آنکے پاس اور دونوں اس امر کی یاد دیکھتے تھے اور ہر ایک کے تین دونوں کو دس ہزار سوار تھے گو
دونوں اکٹھے ہیں تو تھے پس جب ساتھ کم تیسرین سے اور اہل قنسرین کا واسطے صلح کے اور عیسیوں اطراف سے تھے
عسساک ہوا آئیر اور راد و کر وہ مسلمانوں کا آگے ساتھ گیا پس کیا کیا آنے اہل قنسرین کو اپنے پاس اور کہا کہ ذی الاسرار کیا
کیا رائے دیتے ہو تم اس بارے میں کہ کیا کروں میں اہل عرب کے مقدمے میں اور تم کو یا آنکے ساتھ ہوا دروازے ہیں باہر
لیں فتح کرلینگے وہ ہمارے شہر کو جیسا کہ فتح کیا انھوں نے تمام شہروں کو پس جواب میں کہا ان لوگوں نے کہ اے سردار تحقیق
کہ وہ لوگ اہل وفا اور دینداری کے ہیں اور تحقیق فتح کیا ہے انھوں نے اکثر بلاد شام کو پس جو شخص لڑا انسے قتل کیا انھوں نے
اسکو اور لوٹی بنایا اور غلام بنایا اسکی اولاد کو اور جو شخص داخل ہوا انکی دینداری اور اطاعت میں اسکو برابر دولت شام کی کہ انکے
میں ہو گیا وہ بے ڈر انکے دم سے اور رائے ہمارے نزدیک یہ ہے کہ مصالحہ کرلیویں ہم انسے اور جب بات پوری ہوئی
بطریق نے کہا کہ کلام نیک کیا اور مشورہ بہتر دیا تم لوگوں نے اسواسطے کہ یہ عرب متحد ہوئے ہیں ہر شخص پر مدد ان ہی انسے اور ہم
معتقد کہ دیکھے انسے صلح کو ایک سال کامل کے واسطے یہاں تک کہ پورا کرلینگے ہم لشکر کو ہرقل بادشاہ کے پاس سے اور آگیں جمع کرینگے انکے
وہ ٹکڑیاں اور بے خوف ہو گئے پس ہلاک کر ڈالینگے ہم ان سب کو پس جب ان لوگوں نے ذکر خو تو نے تحریر کیا ہوا تو متفق ہوئی رائے ان سب کی
اور رائے بطریق کی اس امر پر اور ادا کے دلوں میں عدد اور فریب کی بات تھی لیں لایا لوقا بطریق ایک شخص کو جو ہر اسکا
نام اصطخر تھا اور تھا وہ شخص ترا راہب اور عالم دین نصرانیہ کا اور دین یہودیہ کو بھی جانتا تھا اور زبان عربی میں بھی فصیح تھا
پس کہا لوقا نے کہ جا تو سرداران اہل عرب کے پاس اور کہو انسے کہ مصالحہ کرلیویں ہم ایک سال کامل کے واسطے جب تک کہ
ہلاک کرینگے ہم انکو ساتھ حیلے اور مکر کے اور لکھا انسے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکا مضمون یہ تھا کہ بعد حمد و ثنا کے
کہ شہر ان مار رکھنے والا ہے اور آمین آدمی اور سامان اور کمانات ہے اور کسی جگہ کی ہیں اور تم اگر برسوں یہاں گھیرے اور
یہاں مقیم رہو گے تب بھی ہم پر قادر نہ ہو سکو گے اسواسطے کہ بادشاہ ہے ملک حلب کی ہے اور ہیں ہمارے شہر میں قلعے سے
روم الکبریٰ ایک اور ہم معاملہ کرتے ہیں تمسے ایک سال کے واسطے یہاں تک کہ دیکھیں ہم شہروں کو کہ کسکی ملکیت اور تیغ ہے
ہیں اور چاہتے ہیں کہ مقرر ہو ہمارے ایک نشانی ہمارے تمہارے بیچ میں حد قنسرین اور عواصم سے یہاں تک کہ جسوقت اور کریں
نامت استوار کریگا اور رکھیں اس نشانی کو پھر جاویں یا در رہیں تب امانی ہوا اور ہم بادشاہ کو مالک یوشیدگی میں تمسے معاملہ کرتے ہیں کہ
کہ اگر بادشاہ کو معلوم ہو جاویگا یہ حال تو مار ڈالیگا وہ ہمکو اور سلامتی تیرے پر تحریر ہماری اور مہر ونشانی دی آنے اصطخر کو اور
دیا اسکو ایک استر اپنی سواری کا اور ساتھ کیا آسکے دس غلاموں کو اور روانہ ہوا اصطخر اور پہونچا

تھی مین اور پایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ پڑھتے تھے وہ نماز عصر کی ساتھ لوگون کے پس ٹھہر گیا مصطوس
دیکھتا تھا وہ مسلمانون کے فعل کو پس جب فارغ ہوئے مسلمان نماز سے نظر کی بجانب قس اور اسکے ساتھیون کے اور معلوم کیا
انھون نے کہ وہ ایلچی ہین پس نزدیک گئے اسکے عبد اللہ بن ربیعہ اور پوچھا کہ تو کون ہو اسنے کہا کہ مین ایلچی ہون اور میرے
پاس ایک خط ہی پس سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے لائے اسکو اور تھے داہنی جانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے
خالد بن الولید اور بائین جانب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمان انکے سامنے تھے پس ارادہ کیا قس نے
سجدہ کرنے کا پس باز رکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسکو سجدہ کرنے سے کہ ہم لوگ بندگان خدای غالب اور بزرگ کے ہین ہم مین بڑے بھی
ہوا کرتے ہین اور اچھے بھی ہوتے ہین پس جو برے ہین انکے واسطے دوزخ ہی جسمین آواز سخت ہو شل آواز خر کے اور جو اچھے ہین وہ بہشتی ہین
پس پکار کر پوچھا اس سے خالد بن الولید نے کہ ای شخص کیا تیرا حال ہی اور تو کون ہی اور کسکا بھیجا ہی اسنے کہا کہ آیا تم سردار قوم کے ہو
خالد بن الولید نے کہا نہ بلکہ مین ایک شخص ہون قوم سے اور یہی ابو عبیدہ بن الجراح ہمارے سردار ہین اصطخر نے کہا مین ایلچی
بھیجا ہوا حاکم قنسرین کا اور حاضر کا ہون بجانب تمھارے سردار کے پھر نکالا اسنے خط اور دیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس
لیا انھون نے خط اور پڑھ سنایا مسلمانون کو پس جب خالد بن الولید نے مضمون اور صفت انکے شہر اور کثرت آدمیون اور زیادتی
اور دھمکانا انکا ساتھ لشکر دل ہرقل کے حرکت دی اپنے کو اور کہا ای سردار قسم ہی حق اسکے کی جسنے تائید ہماری کی ساتھ مدد دینے کے
اور گروانا ہمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتحقیق یہ خط ایسے شخص کا ہی جسنے نہین ارادہ کیا ہی اس خط سے مالکو اور نہین چاہتا ہی
وہ مگر مکر کرنا ہمارے ساتھ پس نہ قبول کرو تم اسکی درخواست کو اور چلو مہا تک کہ اتر وا سپر پس قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی اور قسم ہی حق بیعت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ ہر امینہ گردانینگے ہم اسکو اور
اسکے شہر والون کو غنیمت واسطے مسلمانون کے اور ڈراوینگے ہم بسبب انکے اور ونکو جو گرد نواح مین انکے اہل حصنون اور
قلعون اور دیرون سے ہین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ نے کہا کہ توقف کر وای ابا سلیمان اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے
اپنے امر غیبی اور پوشیدہ پر کسی کو آگاہی نہین دی ہی اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی حال پوشیدہ بندون کا نہین جانتا ہی
حالانکہ انھون نے ہمکو طلب کیا ہی بجانب صلح کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای سردار نہ مصالحہ کرو تم انسے مگر بہتری کے واسطے
پس اگر منظور کرین وہ اس امر کو تو بہتر ہو ورنہ چھوڑ دو انکو انکے حال پر اور ہم انکے واسطے ساتھ مدد اللہ کے مثل لڑکا فی ہین راوی
نے بیان کیا ہی کہ اصطخر سنتا تھا یہ گفتگو خالد بن الولید کی اور انکی فصاحت بیانی کو اور ظاہر ہوئی اس کلام مین چالاکی اور شدت
اور شجاعت انکی پس سامنے آیا وہ خالد بن الولید کے اور کہا کہ ای سردار کیا نام ہی تمھارا اور کس بیتے اور نشان سے تم مشہور ہو
اہل عرب کے بیچ مین کہ تحقیق ہمنے سنا ہی کہ تمھارے ساتھ ایسے لوگ ہین کہ بعض انکے افضل ہین بعض سے شدت اور شجاعت مین
پس کہا انھون نے کہ مین خالد بن الولید المخزومی ہون مین دلیر جنگجو ہون مین تلوار مٹانے والی اور ہلاک کرنے والی ہون اصطخر نے
کہا بتحقیق معلوم کر لیا مین نے کہ تم اہل شجاعت سے ہو اور قسم ہی حق مسیح کی کہ مین نے پہچان لیا تھا تمکو جس وقت دیکھا تھا اور سنا تھا

کہ ہم تم اور اسی طرح سے تمہارے دل کی حکومت ہوئی تھی کہ ملک مصر تمہارا ہوا اور دلیر ہوا اور یہی بات تمہاری حکومت باقی
ملک ہے بات ایک اور راستی ہوئی اور یہ بھی جیسے تم لوگوں کی اولاد مردی اور سرومی تمہاری گروہ کی بھی آپس میں کی نسبت
پاس آکا دیکھے سی تم اور تمام باتیں سی حرم کی ہو اور آب اپنے مروت سے ہو اور سب جانتے کہ طاقت اس سے اتوار کو کہ سب
اس واسطے کہ ہم تم سے مصالحہ چاہتے ہیں لیکن انکار کیا تم نے اور ہم طالب اس بات کے ہیں بار رکھے وہ تم جس کا مال ہے اولیہ
کہ تم بھی قوم ہیں کہ کمزور ہیں سے ہیں آتے ہیں اور یہاں لیتے ہیں ہم کلام کمزور سے اور تمہیں حال لیا جب اس امر کو
مصول حضرت سے در باب صلح کے پس ہمارت صلح کے اگر آوے گا لشکر بادشاہ کا اور جاؤ گے تم تو بات ای ماسے کی تو روم
اور ہو گے تم پہلے ان لوگوں کے جیسے دیکھے اور اگر دیکھو گے تم سے تو بھاگ جاؤ گے سب اور اہر باروں کو پس اگر تو چاہے
ہم تیرے ساتھ صلح کریں تو اس اقرار سے کہ دینگے کہ لڑینگے ہم ہر دو ایک کہ ہمارے ایک سال کا مل پس اگر اس مدت میں کوئی
اسی سال میں ہرقل کی طرف سے لیں اس لشکر سے ہم سرور رہینگے اور جو شخص تم میں کا مقیم ہوگا شہر میں اور لشکر کے ساتھ
را لڑیگا اس سے ہماری صلح مدستور رہیگی اور کچھ تعرض ہم اس سے نہ کرینگے اصطرلے کہا کہ صورت منظور کی پس صلح کی ایک
تم لکھ۔ ویس کہا مالک بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار لکھ دو تم انکے واسطے ایک دست آویز صلح کی
اور کیا مدماہ دیکھے سند چودہ ہجری ہوگی پس ایسا ہی کیا انھوں نے جب فارغ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح دست آویز کے لکھنے سے
اصطرلے انسے کہا اے سردار ہمارے شہر کی حد معلوم اور مشہور ہے اور ہمارے شہر کے سامنے حاکم حلب کا ہے اور انکے شہر کی بھی
حد ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ تم مقرر کرو ہمارے واسطے اس جگہ میں جو ہمارے اور مسلمانوں اور رومیوں کے بیچ میں ہے کوئی علامت کہ
تمہارے ساتھی اس علامت سے تجاوز نہ کریں پس راضی ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اس امر پر اور کہا اس سے کہ تونے بات بہم
کہی ہے اور میں مقرر کر کے بھیج دونگا کسی شخص کو کہ وہ نشانی حد کی بتا دیگا تمہارے واسطے پس کہا اصطرلے کہ تم کسی کو اپنے
ساتھیوں سے بھیجو بلکہ ہم ایک ستون سا کھڑا کرینگے اور اسپر صورت ہرقل بادشاہ کی ہوگی پس جب کہ تمہارے ساتھی
اسکو دیکھیں تجاوز نہ کریں اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تو ایسا ہی کر اور دے دی دست آویز صلح کی اسکو اور پکار کر کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے مسلمانوں سے اور تاخت اور تاراج کرنے والے لوگوں سے کہ جو شخص دیکھے ستون کو نہ تجاوز کرے اس سے
بلکہ تاخت تاراج کرنے میں حلب اور انکی حد کو اور نہ تجاوز کرے ستون سے وہ شخص اور پہنچا دے خبر انکی حاضرین کو
کو پس ایسا کیا اصطرلے صاحب حاکم قنسرین کے اور دے دیا صلحنامہ اور مطلع کر دیا انکو سب گنتا دیر وہ حال دیکھی ہوئی
کے ساتھ ہوئی تھی پس خوش ہوا اور بنایا انھوں نے ایک ستون اور اسپر صورت ہرقل بادشاہ کی اس حیثیت سے کہ وہ بیٹھا ہے
ملک میں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بعد اسکے گروہ مسلمانوں کے تاخت تاراج کرتے تھے انتہا سے اور حلب اور
عمق اور انطاکیہ کو اور نگاہ رکھتے تھے حد قنسرین اور حاضر کو اور دیکھا تین جانتے تھے عمرو بن حمد امیہ نے سلسلہ
بیان کیا ہے کہ صلح مسلمانوں کے ساتھ اہل قنسرین تو رحاضر کی چار ہزار دینار بادشاہی انکو دینا ہی اور اگر ایک

کپڑے خاب کے اور ایک ہزار دس غلے پر واقع ہوئی تھی عامر بن رفاعہ نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح سنا ہے میں نے معاذ بن جبل کو
بیان کرتے ہوئے مگر وہ چار سو دس غلے ذکر کرتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے کہتے ہیں تمیم بن عامر سے روایت کی ہے کہا اس نے
کہتے تھے ہم بعض تاخت میں کہ دفعۃً دیکھا ہم نے بجانب ستون کے اور اس پر صورت ہرقل بادشاہ کی تھی پس متعجب ہوئے ہم اس پر
اور ہم لوگ اسکے گرد گھومتے اور گھوڑا دوڑاتے تھے اور انکو کاوے پر چرخا سکھلاتے تھے اور قصد کیا اور دوڑی ابو جندلہ بن سہیل
بن عمرو نے درانحالیکہ چلا جاتے تھے وہ ایک تیر کو اور ہم چاہتے تھے کہ بازی کے کھیل میدان میں کھیلیں اور ابو جندلہ کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا
پس جب نزدیک ہوا انکو دوڑا کہ نکالا نیزے کے ہرقل کی تصویر سے اور یہ امر ان سے قصداً اور عمداً نہیں ہوا پس اندھی ہو گئی تیر کی
آنکھ تصویر کی اور رومی غلام حاکم قنسرین کے مامور بحفاظت ستون کے تھے پس گیا بعض انمین کا پاس حاکم کے اور یہ حال اس سے
بیان کیا پس وہی آئے ایک صلیب سونے کی اپنے بعض ساتھیوں کو اور سپرد کیا اسکے ایک سو سوار رومی جو کپڑے دیباج کے پہنا انکی
کمروں میں پٹکے تھے اور حکم کیا اصطخر کو کہ جاوے انکے ساتھ اور کہا اس سے کہ جا تو سردار عرب کے پاس اور کہہ اسے کہ غدر اور فریب کیا تم نے ہمارے اور نہ
وفا کیا اپنی ذمہ داری کو اور جس شخص نے فریب کیا وہ خوار ہوا پس لیا اصطخر نے صلیب کو اور چلا ساتھ ایک سو سوار کے یہانتک کہ آیا ابو عبیدہ
بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا مسلمانوں نے بجانب صلیب کو درانحالیکہ وہ بلند تھی دوڑے مسلمان اوسکی طرف اور صحیح کر دیا اسکو اور انکو گھیر کر
ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور استقبال کیا انکا اور پوچھا تم کون ہو اصطخر نے کہا کہ میں ایلچی ہوں بھیجا ہوا حاکم قنسرین کا تمہارے
پاس اور تحقیق تم نے غدر اور نقض عہد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا سبب ہے ہمارے توڑ دینے کا تمہاری صلح کو اور کسنے توڑا ہے اسکو
انھوں نے کہا کہ اس شخص نے توڑا ہے جسنے اندھا کر دیا ہے آنکھ ہمارے بادشاہ کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا قسم ہے حق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی مجکو یہ حال معلوم نہیں ہے اور قریب تر تحقیقات کرونگا میں اسکی پھر پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل عرب کو کہ اے
گروہ عرب جس شخص نے پھوڑی ہے آنکھ تصویر کی وہ مجکو اس امر سے آگاہ کرے ابو جندلہ بن سہیل نے کہا کہ یہ امر مجھسے ہوا ہے بغیر قصد اور
ارادے کے پس کس امر پر تم لوگ راضی ہو کافروں نے کہا کہ نہ راضی ہونگے ہم یہانتک کہ پھوڑینگے البتہ آنکھ تمہارے بادشاہ کی اور اس کلام سے
انکا قصد یہ تھا کہ وفاے ذمہ داری مسلمانوں کا امتحان کریں پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں موجود ہوں کہ تم
میرے ساتھ اسیطرح جیسا تمہاری تصویر کے ساتھ کیا گیا ہے انھوں نے کہا کہ اس امر میں ہماری رضامندی نہوگی بلکہ رضامندی
ہماری اسمین ہے کہ تمہارے بڑے بادشاہ کے ساتھ جو کل عرب کا مالک ہے ایسا کریں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ انکو ہمارے بڑے بادشاہ کی
بری بازرکھنے والی ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ پس ہم اور خشمناک ہوئے مسلمان جسوقت کافروں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
آنکھ کا ذکر کیا اور ارادہ انکے مار ڈالنے کا کیا پس منع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو اس امر سے پس کہا مسلمانوں نے کہ ہم لوگ اپنے امام کے
عوض میں جان فدا کرنے اور آنکھیں دینے پر موجود ہیں پس جب اصطخر نے مسلمانوں کا ارادہ نسبت اپنے قتل کے دیکھا کہا نہ پھوڑینگے ہم انکی
آنکھ کو اور نہ تمہاری آنکھیں مگر بنا دینگے ہم تصویر تمہارے سردار کی ایک ستون پر اور دیا اسکے ساتھ کرینگے جیسا کہ تمنے ہمارے
بادشاہ کی تصویر کے ساتھ کیا پس مسلمانوں نے کہا کہ ہمارے ساتھی نے یہ امر عمداً اور قصداً نہیں کیا ہے اور تم جو امر عمداً کیا چاہتے ہو

ف ... قنسرین نے ایک ستون پر علامت نشان حد کے بنائی تھی ۱۲

سوائے اسکے کہ حاکم قنسرین نے ہرقل کو لکھ کر کمک طلب کی ہو اور اُسکو بلایا ہو واسطے اپنی مدد کے اور بھیجا ہو ہرقل نے اُسکے واسطے جبلہ
بن ایہم الغسانی کو ساتھ قوم غسان اور عرب متنصرہ کے اور اُسکے ساتھ موجود ہو جمعیت دس ہزار لشکر کی اور وہ لوگ مع اپنی فوج کے
لوہے کے پل پر ٹھہرے ہین پس تم اُنسے ہوشیار رہو جاؤ ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل پس توقف کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے تھوڑی دیر اور وہ متحیر تھے اور کہتے تھے کہ کدھر جاؤن پس کبھی کہتے تھے کہ حلب کو جاؤن اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ کا
ارادہ کرون پس یکجا کیا آپ نے جمیع مسلمانون کو اور کہا اُن سے کہ مین نے سُنا ہی کہ حاکم قنسرین نے بادشاہ سے کمک طلب کی ہی اور
سبب اسکا نہین ہی مگر یہ کہ اُسنے دل مین ارادہ عہد شکنی اور مکر کا کیا ہی پس خالد بن الولید نے کہا اے سردار آیا مین نے تمسے
نہین کہا تھا کہ کلام اُسکا مکر اور فریب پر دلالت کرتا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای ابا سلیمان نہ نفع کریگا حیلہ اور مکر اُسکا
حالانکہ اللہ تعالی اسکی راہ اور گھات مین ہی واقدی علیہ الرحمۃ نے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح اپنے نفس سے
مشورہ اس امر کا کرتے تھے کہ ابتدا جہاد کی کرین ساتھ اہل قنسرین کے جبکہ وہ فارغ ہووین وہ اُنکے عہد اور صلح سے اور باقی تھا
مدت صلح مین ایک مہینا یا کمتر پس توقف کیا انتظار توڑنے عہد کے راوی نے بیان کیا ہی کہ غلام اہل عرب کو لائے تھے
جزیرہ زیتون اور انار وغیرہ ان درختون کی جنکے پھل کھائے جاتے ہین پس گذرا یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح پر اور بلایا اُنھون نے
غلامون کو اور کہا کہ یہ اکثر ساتھ تمھارے کیا فساد کی بات ہی اُنھون نے کہا کہ ای سردار لکڑیان ہمسے دور ہین اور یہ درخت
ہمسے نزدیک ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی میری طرف سے ہر آزاد و غلام کو کاٹنے ایسے درخت کے جسمین واقع ہو
پھل ہو اور مین ہر اُسکو سختی اور عذاب کرونگا ایسے درخت کے کاٹنے پر جب سُنا غلامون نے یہ کلام ڈرے وہ پاداش اور عذاب سے
اور لاتے تھے وہ لکڑیان دور سے سعید بن عامر نے جو مسلمانون کے لشکر مین تھے بیان کیا ہی کہ تھا میرے ساتھ ایک غلام شریف
کہ نام اسکا صبیح تھا اور حاضر ہوا تھا وہ میرے ساتھ لڑائیون مین اور لڑائی مین دل کا مضبوط تھا اور جب وہ جاتا تھا لڑائی کی
تلاش مین یا واسطے تاخت و تاراج کے جدا جاتا تھا اپنے ساتھیون سے اور لڑتا تھا دہلوا سی کی اچھی لڑائی پس نکلا وہ اور ایک جماعت تیر انداز
جہان ابو عبیدہ بن الجراح مقیم تھے تلاش لکڑیون کے پس دیر کی اُسنے اپنی خبر پہونچانے مین ایذا پایا مالک کو سعید بن عامر پس ارادہ کیا
مالک اسکے اپنے گھوڑے پر اور نکلے تلاش مین اور اُسکو ڈھونڈھ رہے تھے کہ دفعۃً دکھلائی دیا اُنکو ایک شخص پس گئے وہ اُس شخص کے پاس
اور تھا وہ غلام اُنکا شکستہ سر اور خون بہتا تھا اُسکے منھ پر سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ کہا اور پوچھا مین نے اُس کو ای صبیح تیرے
پیچھے کیا حال اور کیا چیز ہوا اُسنے کہا غشی اور ہلاک ہوا ای میرے مالک پس کلام سخت کہکر مین نے اُسکا حال پوچھا پس تھوڑا عرصہ بھی نہین گذرا
کہ وہ ٹھہر جاوے یہانتک کہ گر پڑا منھ کے بل پس اترا مین اور گیا مین اُسکے پاس اور چھڑکا مین نے پانی اُسکے منھ پر پس تسکین ہوئی اُسکو
اور کہا اُسنے مجھسے کہ ای میرے مالک بچاؤ تم اپنے تئین ورنہ پہونچ جاوینگے تم تک اور کرینگے وہ لوگ تمھارے ساتھ مثل اُسکے کہ میرے
ساتھ اُنھون نے کیا پس پوچھا مین نے کہ قوم کون لوگ ہین اُسنے کہا کہ ای میرے مالک گیا تھا مین اور میرے ساتھ ایک
جماعت غلامونکی تھی تاکہ جمع کرین ہم لکڑی اور دور گئے تھے ہم اور ارادہ پھرنے کا کیا تھا کہ دفعۃً ملا ہمکو ایک گروہ اُنھر اسوارانکا

مین نے انکو وہ شعر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے اور انکی تعریف مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آنحضرت
حسان و شاعر کے سنا دیے پس کہا آپنے کتنے دن ہوئے تمکو انکو جدا ہوئے ہوئے مین نے کہا تھوڑے دن گذرے ہین اور انھون نے
ایک مجلس دعوت منعقد کرکے مجکو اسمین بلایا تھا اور انھون نے اشعار ہمارے واسطے کہے اور تعریف کی میری اور ان
ہم ملک شام مین آئے اور یہ جبلہ وقت ہو میرا انکو جیتے رہے پس کہا آپنے آیا یاد کرلو گے وہ اشعار مین نے کہا ہان پس
حاکم کیا آپنے میرے واسطے ایک کتان رومی کا اور کہا کہ یہ کتان تمکو اسواسطے دیتا ہون کہ پہنو اور نہ حرام جانو تم اسکو پھر
کہا آپنے کہ جہان سے تم آئے ہو وہان کیا کام کرتے تھے مین نے کہا سچ بولتا ہون اگر تابعداری کرو گے کام کرو مین سردار ابو عبیدہ
بن الجراح کے لشکر سے ہون اور ہم ارادہ حلب اور انطاکیہ کا رکھتے ہین پس کہا آپنے کہ ہرقل بادشاہ نے بھیجا ہے مجکو اور اس لشکر کو
تاکہ مدد دیوین ہم قنسرین کو اسواسطے کہ آپنے قریب کیا ہے تمہارے ساتھ معاملہ کرنے مین اور پلٹ جاؤ تم اپنے سردار ابو عبیدہ
بن الجراح کے پاس اور دوڑاؤ انکو سبب اور ہماری تلوار دان سے اور کہو ان سے کہ پلٹ جاوین وہ جسطرح ہو آئے ہین اور نہ تعرض کرین
بادشاہ کے شہرون سے اور ہم نیکی اور جوانمردی کرینگے ساتھ مدد دینے بادشاہ کے اور قریب ہے تحقیق لین نیکے ہم تمھارے ہاتھون سے
وہ چیزین جو لی ہین تمنے ملک شام سے پس بعد اس گفتگو کے سوار ہوا مین اپنے گھوڑے پر اور پیچھے اپنے سوار کر لیا مین نے اپنے
غلام کو اور روانہ ہوا یہانتک کہ آیا مین مسلمانون کے لشکر مین پس دوڑے مسلمان میری طرف اور کہا کہ اے ابن عامر تم
کہان تھے کہ تمھارے گم ہونے سے ہم لوگ رنج مین ہین پس آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا مین نے انسے
حال کو جو ساتھ جبلہ بن ایہم کے گذرا تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق نجات اور رہائی دی تمکو اللہ تعالی نے
بسبب ذکر کرنے تمھارے حال حسان بن ثابت کو پھر طلب کیا انھون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے مشورے کے
اور کہا کیا رائے دیتے ہو تم لوگ اس بطریق کے معاملے مین کہ بھیجا ہے اس نے وفا سے عہد کی اور آپنے ہمارے ساتھ فریب کیا پس کہا
خالد بن الولید نے کہ ظلم اور بغاوت کرنے والے کے واسطے جگہ ہے اسکے گر پڑنے کی اور اللہ تعالی اسکی گھات مین ہے اور قریب تر
فریب کرینگے ہم اسکے ساتھ جو اسکے فریب سے بڑا ہوگا اور جاؤنگا مین اسکی ملاقات کو ساتھ دس آدمیون کے اصحاب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بمنزلہ دس ہزار سوارون کے ہین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کام تمھین سے ہوگا
اے ابا سلیمان و کل کہ بتا پس لے لو تم اپنے ساتھ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جسکو تم دوست رکھتے ہو پس
کہا خالد بن الولید نے کہان ہین عیاض بن غانم اشعری اور عمرو بن سعد الیشکری کہان ہین سہیل بن عامر اور
رافع بن عمیرۃ الطائی اور سعید بن عامر الانصاری اور عمرو بن معدیکرب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہما اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور قیس بن ہبیرہ پس آکر موجود ہوئے
یہ لوگ آنکے پاس پس کہا خالد بن الولید نے آنسے کہ ہوشیار ہو جاؤ تم برکت عطا فرماوے اللہ تعالی تم مین اور دیکھا ہو
پس نہ رہے بیٹھے مسلمانون نے اور لیا اپنے سب سامان جنگ کو اور آئے خالد بن الولید کے پاس پس پایا انکو اس حال مین کہ

اور نہین ہے بزرگی مگر اس گھر مین جو ہمیشہ باقی رہا اور وہ رہتے ہین اس پر گھر سے پس کہا جبلہ نے کہ اے بھائی بنی مخزوم ہم یاد رکھتے ہین
اسواسطے کہ سپرد چھوڑ دینا اور باقی رکھنا انکو اور تمھارے ساتھیون کو نہین ہے مگر بسبب اس نیکی کے جو تمھارے قابو اور ہاتھون مین ہو
کوئی خوف اس امر کا رکھتا ہون کہ بحالت تیرے حملہ کرنے کے تم اسکو مار ڈالوگے اور وہ آبرو والا ہے بادشاہ کے نزدیک اور نسبت
اس سے ملتا ہے پس چھوڑ دو تم اسکو اپنے ہاتھ سے تاکہ چھوڑ دون مین تمکو اور تمھارے ساتھیون کو قتل سے کہ تم لوگ تھوڑے ہو اور ہم
بہت ہین خالد بن الولید نے کہا کہ اگر قید مین رکھو تم مجھے تو نہ چھوڑونگا اسکو مار ڈالونگا اور نہین پرواہ مجھکو اس چیز سے جو بعد اسکے
قتل کے تم کروگے اور جو تو کہتا ہے کہ مین باعث اپنی کثرت کے تجھے اور تمھارے ساتھیون سے لڑائی مین کمی کرتا ہون یہ کہنا تیرا کلام
انصاف کا نہین ہے اور یہ بات تو نے جو معلوم ہے کہ تم جماعت مین کثیر ہو اور ہم بارہ آدمی ہین اور گھیر لیا ہے ہمکو تمھارے گھوڑون کی
باگون نے اور تمھارے نیزون کی نوکون اور تمھاری تلوارون نے پس اگر چاہتے ہو تم عدالت کو لڑائی مین پس نکلو واسطے لڑائی کے
ہماری طرف ایک ایک کر کے پس اگر مار ڈالا تمنے ہمکو تو قیدی تمھارا انکو آسانی سے ملجائیگا اور اگر غلبہ دیا اللہ تعالی نے ہمکو تم پر اسواسطے
کہ مدد اور غلبہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے پس نہ گران گذریگا تم پر ہلاک ہونا اسکا جس وقت کہ تم خود پیشتر اسکے
ہلاک ہو جاؤگے پس جھکا لیا جبلہ نے اپنے سر کو اور آیا وہ حاکم عموریہ کے پاس اور بیان کیا اس سے گفتگو خالد بن الولید کی پس
برہم اور خشمناک ہوا وہ بطریق اور نکال لیا اپنی تلوار کو میان سے اور دیکھا خالد بن الولید نے اسکی طرف نکالا ہوا اسنے تلوار اپنی کو
پس جانا انھون نے کہ وہ غصے مین ہے اور ارادہ لڑائی کا رکھتا ہے پس جب قصد کیا حاکم عموریہ نے لڑائی کے واسطے نکلنے کا روکا اسکو
جبلہ نے اور کہا اسنے خالد بن الولید سے کہ لڑائی بیشک عدالت کو چاہتی ہے جیسا کہ تمنے بیان کیا ہے اور یہ قوم بنی اصغر کی مثل
بھیڑ و بکری کے ہین کہ نہین سمجھتے ہین بات کو اور مین نے اپنی اور تمھاری گفتگو سب انسے بیان کر دی پس راضی ہوئے
ہین وہ میدان مین نکلکر لڑنے کو جس شخص کو تم مین سے منظور ہو وہ میدان مین نکلے پس ارادہ کیا خالد بن الولید نے نکلنے کا لیکن
روکا اور باز رکھا انکو عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور کہا اے ابا سلیمان قسم ہے حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کہ نہ نکلے انکے مقابلے کو کوئی شخص سوائے میرے اور مین خرچ کرونگا کوشش کو انمین پس شاید جاملون مین اپنے
باپ سے پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے انکو انکے ارادے پر اور کہا اسنے شکر اللہ مقامک و عرف فنالک پس نکلے عبد الرحمن
رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور وہ سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو دیا تھا انکو وقت
واقعہ اجنادین سے اور تھا وہ گھوڑا عربی نسل کا قوم لخم سے اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے اور پہنے تھے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ زرہ
اور انکے ہاتھ مین ایک پورا نیزہ تھا پس گرداوا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے میدان مین دونون صفون کے بیچ مین تا آنکہ کم
ہوئی تیزی انکے گھوڑے کی پھر متوجہ ہوئے انکی طرف اور طلب کیا میدان مین لڑنے والے کو اور کہا تو تم اے بنی الاصفر مین بیٹا
صدیق کا ہون پھر اشعار رجز کے پڑھے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ نکلے پانچ سوار بہادران روم سے ایک پیچھے ایک کے
پس نہین گرداوا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ہر ایک پر انمین سے زیادہ ایک گرداوے سے یہانتک کہ مار ڈالا اسکو پس

نیزے کو اور پھینک دیا جبلہ نے باقیماندہ نیزے کو اور نکالا اسنے اپنی تلوار کو میان سے اور تھی وہ تلوار قوم کندہ کی جو کہ باقیماندہ گویا ان
قوم عاد کے تھا چمکتی تھی مثل بجلی کے اور جس چیز پر پڑتی تھی اسکو کاٹ ڈالتی تھی پس حملہ کیا جبلہ نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ پر رافع
بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ تعجب میں تھے ہم عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے استقلال اور صبر سے جبلہ کی لڑائی میں اسواسطے کہ
نکلتے تھے وہ جبلہ کے مقابلے میں بعد اسکے کہ تھک گئے تھے پیشتر اسکے پانچ سواروں کی لڑائی میں اور سخت اور دشوار ہو گیا معاملہ دونوں کی
لڑائی کا اور دونوں نے ایک ہی ساتھ وار تلوار کا کیا لیکن سبقت لیگئے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ جبلہ پر تلوار مارنے میں اور لیا جبلہ نے
اس وار اپنی ڈھال پر اور کاٹ ڈالا تلوار نے ڈھال کو اور پہونچی خود تک پس وہ ہری ہو گئی تلوار عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی اسواسطے کہ وہ
تلوار بارہا رکھی ہوئی تھی پس زخمی کیا جبلہ کو اور جاری ہوا خون اسکا اور مارا جبلہ نے ایک وار تلوار کا عبد الرحمن پر پس کاٹ ڈالا انکی زرہ کو اور زخمی کیا ان
مونڈھے کو پس جب پایا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کیفیت ضرب تلوار کو ثابت رکھا اپنے تئیں اور چھپایا زخم کی پہونچنے کو اور فی الفور پیچھے
پھیرا اپنے گھوڑے کو ہانک کر آملے خالد بن الولید اور مسلمانوں میں پس جب دیکھا مسلمانوں نے اس چیز کو جو لاحق ہوئی انکو اتارا انکو
گھوڑے سے اور مضبوط باندھا انکے زخم کو اور کہا خالد بن الولید نے کہ اے بیٹے صدیق کے میں جانتا ہوں کہ جبلہ نے تمکو پہنچایا کیا ہے ساتھ
ضرب تلوار کے اور قسم ہے حق کی تمہارے باپ اور انکے صدق کی کہ ہر آئینہ مصیبت اور درد میں ڈالونگا میں اسکو عوض میں اسکے
جیساکہ دردمند کیا ہے اسنے تمکو بسبب تمہارے رنج پہونچانے کے پھر آواز دی خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام کو اور کہا کہ لاؤ میرے پاس
لاہام حاکم قنسرین کو انکے پاس پس کاٹ کر زمین پر پھینک دیا خالد بن الولید نے انکے سر کو اور دیکھا رومیوں نے اپنے ساتھی کی طرف
کہ مار ڈالا اسکو خالد بن الولید نے پس مصیبت اور رنج میں ڈالا انکو اس امر نے اور غصہ ناک ہوا جبلہ اور کہا مسلمانوں سے کہ بدعہدی
اور بیوفائی کی تمنے اور ہوے تم مستوجب قتل کے بسبب مار ڈالنے ہمارے ساتھی کے پس پکارا اسنے عرب متنصرہ اور قوم روم اور ترک
اور برانگیختہ کیا لڑائی پر اور کہا اسنے کہ نہ باقی چھوڑو تم انمیں سے کسی کو پس لیجا سوے رومی اور آگے گیا انھوں نے سبقت کرا اور دیکھا
خالد بن الولید نے انکو کہ ارادہ حملے کا رکھتے ہیں پس آواز دی اور کہا انھوں نے کہ اے ہمام ٹھہر تو ساتھ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے اور
باز رکھ تو اسکو جو ارادہ اسکا ہے پھر کہا اپنے ساتھیوں سے کہ نہ جدا ہو کر نکلے کوئی تم میں سے اور ہو جاؤ تم گرد میرے پس نہیں جلدی کرتا
ہوں میں اور بھروسا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف پس پھرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے جیسا
کہ حکم کیا تھا انھوں نے اور وہ سب ناامید ہو گئے تھے اپنی جان سے اور حملہ کیا رومیوں نے مسلمانوں پر اور ہوئی سخت لڑائی اور
مار دھاڑ ہوئی ربیعہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ جب حملہ کیا رومیوں نے ہم پر سامنا کیا انکا خالد بن الولید نے نہایت خوب
اور دور کر دیا انکو ہمسے بزور تلوار کے اور اسیطرح ہم مارتے اور انکے شدت کی لڑائی ہوتی تھی کہ نہیں پاتے تھے ہم کوئی راہ خلاصی کی
اور معلوم ہوئی پیاس اور زیادہ ہوئی ہمپر شدت گرمی اور پسینے کی رافع بن عمیرہ نے بیان کیا ہے کہ جب دیکھا میں نے یہ حال کہا میں نے
خالد بن الولید سے کہ اے ابا سلیمان آئی ہمپر قضا پس کہا انھوں نے کہ قسم ہے خدا کی کہ سچ کہا تم نے اے بیٹے عمیرہ کے اسواسطے کہ میں
بھول گیا اپنی کلاہ مبارک کو اور نہیں ساتھ لایا اسکو اور ہوتی تھی بڑی برکت اسمیں حالت شدت اور سختی میں اور نہیں بھولا میں اسکو

بجانب کلاہ کے جبین سے مبارک تھے کہ بھول گئے خالد بن الولید اسکو پس لیا مین نے اسکو اور بعجلت چلی ہون انکی طرف پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ واسطے اللہ کے ہے یہ کام تمھارا اے ام تمیم پس تم اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد پر اے ام تمیم نے بیان کیا ہے کہ تھی مین ساتھ ایک
جماعت عورات قوم بنی حمیر وغیرہ کے اور گھوڑے ہمارے سواری کے تیز روی مین مثل چڑیون کے اڑتے تھے یہانتک کہ پہونچے ہم قریب ایک
غبار اور لڑائی کے اور دیکھین تیرون کی چمکتی تھین بیچ گرد کے مثل ستارون کے اور مسلمانون کی کوئی جس اور آواز سنی نہین جاتی تھی پس برا
جانا ہمنے اس حال کو اور کہا مین نے کہ قوم مسلمانون پر غالب ہو گئے ہین دشمن انکے پس تکبیر کہی ابو عبیدہ بن الجراح اور انکے ساتھیون نے
حملہ کیا دشمنون پر رافع بن عمیرہ الطائی نے بیان کیا ہے کہ اس حال مین کہ ہم اپنی جانون سے مایوس ہو گئے تھے سنی ہمنے آواز تہلیل اور
تکبیر کی پس کہا ہمنے کھلایا ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کی شکر گذار کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس نہین کچھ عرصہ گذرا تھا تا انیکہ گھیر لیا مسلمانون نے
لشکر مشرکین کو اور رکھا اور مارا انھون تلوار کو ہر جگہ سے اور اونچی ہوئین تلوارین اور بلند ہوا شور مصعب بن محارث نے بیان کیا ہے
کہ دیکھا مین نے بندگان صلیب کو اور گویا وہ بھاگنے والے ہین اور دیکھا مینے خالد بن الولید کو کہ وہ ثابت اور قائم تھے اور دیکھتے اور
دریافت کرتے تھے آوازون کو کہ وہ کسکی اور کہان سے ہین پس اسی وقت ایک سوار نکلا گروہ سے اور بھگایا تاتارسیون کو یہانتک کہ دور کر دیا انسنے
انکو جو ہمارے گرد تھے پس جلدی گئے خالد بن الولید اسکی طرف اور پوچھا کہ تو کون ہے انھون نے کہا کہ مین تمھاری زوجہ ام تمیم ہون کہ
اے ابا سلیمان لائی ہون تمھاری اس کلاہ مبارک کو جس سے کہ مدد چاہتے ہو اور توسل ڈھونڈھتے ہو تم سے بجانب اللہ پاک کے لیکن قبول کرتا ہے
اللہ تعالیٰ دعا کو تمھارے لیے تو تم اسکو اپنے پاس پس قسم ہے خدا کی کہ نہین بھول گئی تھی تم اسکو مگر اسی دن کے واسطے پھر کلاہ دی انکو
پس چمکا گیسوے مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدر حسنہ وجمالہ سے ایک نور مثل بجلی کے پس قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہ نہین رکھتا تھا خالد بن الولید نے کلاہ کو اپنے سر پر اور حملہ کیا تھا قوم پر مگر یہ کہ پھیرا اور ملا دیا انکے آگے والون کو پیچھے والون مین
اور حملہ کیا انکے ساتھ مسلمانون نے پس نہین ہوئی تھی بہت دیر یہانتک کہ پیٹھ پھیری کافرون نے اور اتری انپر بلا کی اصحاب محمد مختار صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون سے اور نہین تھے قوم رومیون مین مگر کشتہ اور زخمی اور قیدی اور پہلے سب کے بھاگنے والون مین جبلہ تھا اور
تنصرہ انکے پیچھے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ پھرے مسلمان انکے تعاقب سے اور یکجا ہوے گرد نشان ابو عبیدہ بن الجراح کے
اور آئے خالد بن الولید اور ساتھی انکے اور سلام کیا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور ادا کیا شکر اللہ تعالیٰ کا سلامتی
مسلمانون پر کافرون سے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو گویا وہ مثل ٹکڑے ارغوان کے ہین کہ سرخ ہو رہا ہے
پس مصافحہ کیا انسنے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمھاری پس تحقیق تسکین دی تمنے سوزش دل کو اور راضی کیا تمنے خدا کو پھر کہا
پھر مسلمانون سے کہا کہ میری راے یہ ہے کہ فوراً چلین بجانب قنسرین اور انکے حاضر ہوے پس مسلمانون نے کہا کہ بہتر ہے تمھاری رای
امین الامت پس پسند لیا اور روانہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دلیر مسلمانون کو اور مقرر کیا مقدمہ لشکر مین ساتھ عیاض
بن غانم الاشعری کے اور کہا انسے کہ جاؤ تم قنسرین اور حاضر ہو اور تاخت و تاراج کرو تم اور قید کرو انکی اولاد کو اور مارو انکے
حامیون کو پس جب دیکھا اہل قنسرین نے اس چیز کو جو اتری انپر شہید کر لیا انھون نے دروازون کو اور قبول کیا انھون نے

آ تے تھا اسیر ہوئے قتل اور تباہ انہیں شہید کئے گئے تھے اور اپنی تاقلہ کو تیار کر کے بھیجا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہ یا اللہ ہم اتنی مار ڈالنے سے اور جانب کے بندے قوت لوٹ محتاج لیا جسے اسنے سونا اور چاندی اور کپڑے اور جانور وغیرہ اور
بنایا اپنے شکر کا سبب اور قافلے والون ساتھ تفرقہ کی اور روانہ ہوئے کر جب صبح ہوئی حکم کیا انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
چلنے کا بجانب بعلبک کے اور آتے لیے کا اسیر اور کچھ لوگ بھاگ گئے تھے قافلے کے پس بیان کیا انھون نے اہل بعلبک نے حال کو اور
تھا بعلبک میں ایک بڑا البطریق جسکا نام ہربیس تھا اور وہ مضبوط لڑائی کا اور بہادر دل کا مہیب صورت تھا پس جب پہونچی
انکو خبر گھبرا گیا اسنے شہر کے لوگون کو اپنے پاس اور حکم کیا انکو ہتھیار اور ساز جنگ پہننے کا اور چلا ہمیشہ آگے لشکر کے بارادہ چھڑانے
قافلے کے اور وہ نہین جانتا کہ ابو عبیدہ بن الجراح مع لشکر مسلمانون کے اسکی طرف آتے ہین پس جب وہ بہر ہولی دیکھا ایک جماعت
نے دوسری کو اور ہربیس ملعون کے ساتھ سات ہزار سوار تھے سوائے ان لوگون کے جو دیہات اور بازاریون سے اسکا ساتھ دیا تھا
پس جب دیکھا انکو مردم فوج طلیعہ ابو عبیدہ بن الجراح نے پکارا انھون نے کہ چلو دشمن پر اور اسی وقت دوڑے دلیر اور طلیعہ کے
شہسوارون نے اور آئے بڑے جلال اور راست کر لیا انھون نے نیزون کو اور نکال لیا تلوارون کو اور مرتب کیا ہربیس نے بھی اپنے
ساتھیون کی شکل صف بندی لڑائی کے پس کہا بعض بطارقہ نے اس سے کہ اہل عرب کے ساتھ تیرا کیا ارادہ ہو اسنے کہا کہ مین لڑونگا
تاکہ نہ ایسا کرین وہ لوگ ہمین نادر اتنے ہین وہ ہمارے شہرون پر پس کہا البطریق نے اس سے کہ واپس چل تو اور نہ لڑ انسے اسواسطے کہ نہ
اہل دمشق نے اپنی قدرت پائی نہ لشکر اجنادین نہ فوج فلسطین نے آیا نہین معلوم ہوا اہل بعلبک کو وہ امر جو واقع ہوا ہے کل رات کو قیصر
اور حاضر عرب منتشر اور حاکم سوریہ کے کہ پھیر دیا اس گروہ نے انکو بھگا کر انکی انتہون کی طرف اور بہتر تو یہ ہے کہ نہ مغرور کر اور نہ فریب کھا
تو اپنے ساتھیون پر اور چل پھر بحالت سلامتی کے پس کہا ہربیس نے کہ یہ تو مین نکرونگا اور نہ بھاگونگا مین ان عربون کا گروہ اور مجھکو یہ
خبر پہونچی ہے کہ بڑا لشکر مسلمانون کا سردار سابق یعنی خالد بن الولید کے ساتھ حمص مین ہے اور یہ لشکر مال غنیمت ہے جسکو بھیجا ہماری طرف بھیجا
پس بطریق نے کہا کہ مین تیری رائے کی تابعیت نکرونگا اور نہ مغرور ہون فریب مین آؤنگا اور ساتھیون پر پھیر واپس کیا وہ بعلبک کو اور تابعیت کی
اسکی بہت لوگون نے قوم سے اور آمادہ ہوا ہربیس اور بڑھا وہ واسطے لڑائی مسلمانون کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے انکو آمادہ اور مائل لڑائی پر آمادہ کیا اپنے ساتھیون کو لڑائی پر اور مرتب کیا انکو گروہ گروہ کر کے اور کہا آپنے کہ اے لوگو جان لو تم رحمت کرے
اللہ تم پر اس امر کو کہ اللہ تعالی نے تائید کی تمھارے ساتھ مدد دی باتی کے بیا تاکہ شکست دی تم نے بہت لشکرون کو اس قوم سے اور
یہ شہر جسکا تم ارادہ رکھتے ہو ہیچ ہین ان شہرون سے کہ جنکو تم نے فتح کیا ہے واقع ہوا ہے اور اس شہر کے لوگ بہت کھانا اور سامان رکھتے ہین اور احتیاط
کرو تم غرور سے اور دیکھو تم اس امر کو کہ کس دین سے لڑتے ہو اور کس چیز پر مدد دیے جاتے ہو پس لو تم لڑائی کو اور جان لو تم کہ اللہ تعالی
تمھارے ساتھ ہے اور مدد دیگا تمکو پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے عامر بن ربیعہ نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے عیش رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ تھا ہمارا اور انکے بیچ مین مگر ایک گردا و امیان تک کہ پیٹھ پھیری انھون نے بعلبک شہر کو اور ہربیس کے ساتھ زخم لگ گئے تھے
پس ملا اسکو بطریق اور کہا اس نے کہ کیا ہوے غنائم عرب کے جو لوٹا تھا تمنے پس کہا اس سے ہربیس نے تیار کرین ہم مشغول کرتا ہے تو مجھے

انکی زبان میں اور کہا کہ میں بھیجا گیا ہوں تمہارے پاس پس لٹکایا انھوں نے اسکے واسطے رسی کو اور باندھا رسی کو اسکی کمر میں اور
لیا اسکو قوم نے اپنے پاس اور لیگئے نزدیک ہربیس کے پس سلام کیا اسنے ہربیس کو اور دیا خط اسکو پس کھولا ہو دیکھا رقعہ اور لڑکوں
لڑنے والے لوگ اور پڑھکر سنایا انکو جو بھیجا ہے خط ابو عبیدہؓ بن الجراح کا راوی نے سلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ کہا سنیان
بن خزرجہ انکہ سوال کیا میں نے اپنے باپ خزرج بن عوف المازنی سے جو برابر فتح ملک شام میں موجود رہا اس امر کا کہ کیونکر پڑھا ہربیس نے
خط ابو عبیدہؓ بن الجراح کا حالانکہ وہ خط زبان عربی میں تھا پس کہا انھوں نے کہ اس ہربیس کے موجود تھا میں اس دن کہ لکھا تھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے خط نام اہل بعلبک کے اور صورت اسکی یہ ہوئی کہ بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک شخص نصرانی کو شام سے اور اسکو کاتب اپنا مقرر
کیا تھا کہ لکھواتے تھے اس سے جسوقت چاہتے تھے نام اہل روم کے اور نام اسکا ہمرس بن کورک یا جرس تھا اور اللہ جل شانہ والا ہے جب
پڑھا ہربیس نے اس خط کو اپنی قوم پر کہا آنسے کہ مشورہ دو تم مجھکو اپنی رائے سے پس کہا بطریق صاحب مشورہ دینے کہ میری رائے یہ ہے کہ نہ لڑیں ہم اہل
عرب سے کسواسطے کہ ہم طاقت انکے مقابلے کی نہیں رکھتے ہیں اور جب مصالحہ کر لیونگے تو ہوجاوینگے ہم بیچ فراخی اور فارغ البالی کے
جیسا کہ ہوئی اہل ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصرہ اور دمشق سے آئے اور جنہے مصالحہ کیا ہے اس قوم سے اگر ہم لڑینگے انسے اور لیوینگے
وہ ہمکو بیچ لڑائی کے تو مار ڈالینگے وہ ہمارے بہتر لوگوں کو اور غلام بناوینگے ہمارے لڑکوں کو اور عورتوں کو اور صلح کرنا موافق ہے پس کہا
ہربیس نے کہ نہ رحم کرے مسیح تیری حد پر پس نہیں دیکھا میں نے روم میں شرادر زیادہ اچھا اور کیونکر حکم کرتا ہے تو ہمکو اس امر کا کہ سپرد کریں ہم اپنا شہر مردم
بازاری عرب کو خصوصاً اس حالت میں کہ پہچان لیا ہے میں نے انکی لڑائی کو اور آزمایش کی ہے میں نے انکے حملوں کی اور میں نے حملہ کیا تھا انکے لشکر کے
حمالت کرنے والوں پر میمنہ میں اور اگر حملہ کرتا ہوں میں میسرہ میں تو بھگا دیتا انکو پس کہا بطریق نے آیا فوج میمنہ اور قلب ڈرتی تھی پیچھے اسکے
جدا ہو گئے اہل بعلبک دو گروہ پر ایک قوم طلب کرتی تھی صلح کو اور ایک قوم چاہتی تھی لڑائی کو اور پھاڑ کر ڈال دیا ہربیس نے خط کو ساہی
کے پاس اور حکم دیا اپنے غلاموں کو کہ اسکو باہر شہر کے کر دیوین اور آیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا اسنے سب
حال قوم کا اور کہا کہ اکثر قوم نے چھوڑ دیا ہے تمسے لڑائی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں سے کہ شدت اور سختی کرو
تم انپر اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ شہر تمہارے عمل اور شہروں کے بیچ میں ہے پس اگر باقی رہیگا یہ شہر تو ہوگا گراں لوگوں پر
جنہوں نے تمسے مصالحہ اور معاہدہ کیا ہے یا نہ طاقت رکھینگے وہ سفر کرنے اور کسی امر کی پس پہنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے ہتھیاروں کو اور آگے بڑھے اور آواز میں تکبیر کو دی پس انپر رومیوں نے اور لڑے وہ اور دشمن خدا ہربیس کے واسطے
رکھا گیا تھا ایک تخت بڑے برج پر طرف نخلہ کے باندھے گئے زخم اسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی تھی اور گرد اسکے قوارا اور
اور راہب اور رہبانیہ تھی جنکے جسموں پر زرہیں طلائی اور انکے سروں پر لڑیاں موتیوں کی تھیں اور انکی گردنوں میں
صلیبان سونے کی اور جواہرات کی تھیں اور انکے ہاتھوں میں تیر اور کمان تھی عامر بن قیس نے بیان
کیا ہے کہ تھا میں موجود بعلبک کی لڑائی میں اور مسلمان قریب پناہ کے تھے اور رومیوں کے تیر مثل کھلی ہوئی ٹیڑیوں کے
پڑتے تھے اور بعض لوگ عرب کے بدون ہتھیار کے تھے پس پہنچے انپر تیر قوم کے اور دیکھا میں نے ایک قوم کو رومیوں کی

ایک ٹکڑا اور ڈال دیا مین نے اسکو روغن زیت مین اور لیگیا مین اسکو اپنے منھ مین جلدی سے اور مارا مین نے اپنے ہاتھ کو گھوڑی کی
باگ مین پس سوار ہوا مین اور حملہ کیا رومیون پر پس قسم ہی خدا کی کہ نہین خبر دار ہوا مین اپنی ذات سے تا آنکہ ہوگیا مین بیچ مین
رومیون کے اسواسطے کہ وہ ناگاہ دیکھے ہمیرے ہمارے لشکر مین اور گویا تھے وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا پس توڑتا تھا مین انکو عمود سے اور دھر
پکڑتا تھا مین انپر تا آنکہ بھاگے وہ اور دیکھا مین نے گروہ مسلمانون کو متفرق اور جدا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلند
اور پکڑ لیا تھا اپنے نشان کو اور لوگ دوڑکر جاتے تھے اسکی طرف اور مشرکین ہمارے لشکر کے بیچ مین تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح
پکار کر کہتے تھے کہ آؤ اے جوانان عرب کہ آج کا دن انسے لڑنے کا اچھی طرح سے بخشش دو اپنی اسید اور طمع کو پس دیکھو کہ تم انسے بین خوف اور بدلی
ضعف کو اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ مشہور اور منتشر ہو ذکر تمہارا اس باب مین کہ اہل علیک غالب ہوگئے تمہاری زمین اور
اہل وعیال پر اور گروہ ہوگئے وہ اس چیز کے جو تمہارے لشکر مین ہی مطرف بن عبداللہ تمیمی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین علیک
کی لڑائی کے دن اور گروہ ہمارے بنی تمیم اکثر سپیل تھے اور پکارکر کہا ہم کو پکارنے والے نے کہ یا تمیم پس ڈالا تھے اپنی ذاتون کو
قوم روم پر سب کے آگے پس دوڑے آپسمین قبیلا اور بلایا آپسمین ایکنے دوسرے کو اور ہر گروہ پہونچتا تھا اپنی اصل
کی طرف اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ نے شدت صبر رومیون کو مسلمانون کی لڑائی پر پس حملہ کیا انھون نے
سوارون پر اور گھیر لیا رومیون کو اور تھے منجملہ گروہ ہمراہی انکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور عبدالرحمن بن ابی ربیعۃ العامری
اور مالک اشتر نخعی اور ضرار بن الازور اور ذوالکلاع الحمیری پس تحقیق یہ لوگ آزمائش کیے گئے بلا سے نیک مین اور انھون نے
رومیون مین وہ کام کیا جو لکڑی آگ مین کام کرتی ہو اور نہین پایا رومیون نے کسی کو حرم اور اولاد مسلمین سے اور نہین لیا انھون نے
مگر اسباب اور کپڑے اور غلہ اور رکھا تا اور داخل ہوئے وہ شہر مین اور بند کرلیا دروازون کو اور امید کی مسلمانون بیچ درجات کی
اُنسے لڑنے مین پس جب دیکھا مسلمانون نے لیسے کام انکے پھرے وہ بجانب اپنے لشکر کے اور روشن کی آگ اور باندھا خستگیونکو اور علاج
کیا زخمیون کا اور دفن کیا اپنے مردون کو پس وہ سب جو مارے گئے پہلے دن وقت آپڑنے رومیون کے آٹھ آدمی اور سات انکے غلام تھے پس
جب رات ہوئی اکٹھا ہوگئے رئیس مسلمانون کے اور بڑے بڑے مہاجرین اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا انھون نے کہ اے سردار تحقیق دیکھا تمنے اس
چیز کو جو آئی ہی آج کے دن کے قوم کردار سے پس کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہی تمنے اور کیا رائے ہی تمہاری رحم کرے اللہ تمپر پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ایک فتنہ تھا جو لکھا تھا اللہ تعالی نے ہمارے اوپر اور یہ مراتب ہین کہ بلند کرتا ہی اللہ تعالی ان لوگون
کے واسطے جو ہم مین سے مارے گئے ہین اور قوم کل ضرور ہمسے لڑینگے اور رائے میری یہ ہی کہ تم لوگ دور ہوجاؤ مع اپنے خیمون اور خرگاہون کے
جماعتون کے شہر سے بقدر ایک تگ گھوڑے کے تاکہ ہو جاوے تمہارے واسطے جگہ گھوڑے دوڑانے اور باز رکھنے کی اور مدد ہوتی ہی اللہ تعالی
نزدیک ہی پھر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی کو اور دیا ایک نشان رات کو اور سردار مقرر کیا انکو پانچ سو
سوار اور تین سو پیدل پر اور حکم کیا انکو کہ اُتریں وہ میدان مین اور لڑین وہ دروازہ جبلی پر اور باز رکھین انکو مسلمانون سے
تاکہ متفرق ہو جاوے جماعت انکی اور ہو جاوین وہ منتشر اور پراگندہ اور وصیت کی انکو مسلمانون کے واسطے سعید نے کہا

حالانکہ سردار مسلمانون کے اسطرح کی لڑائی مین ہین پھر جلدی کی مین نے بجانب درختون کی جڑون کر کہ توڑتا تھا مین انکو اور رکھتا تھا ایک لکڑی کو دوسری پر اور قصد کیا مین نے بجانب سنگ چقماق کے اور روشن کیا مین نے آگ کو پس شعلہ زن ہوئی آگ اور رکھا مین نے ایک ہری لکڑی کو خشک لکڑی پر پس بلند ہوا دھوان اور یہ تھی یہ بات ہماری نشانی اور پہچان کہ جسوقت ہم جانتے تھے اکٹھا ہونا بعض کا طرف بعض کے ملک شام مین تورات کو آگ روشن کرتے تھے اور دن کو دھوان بلند کرتے تھے پس تھوڑے عرصہ مین بلند ہوا دھوان اور چڑھا وہ کرا در آسمانون مین تا آنکہ دیکھا اسکی طرف سعید بن زید اور انکے ساتھی اور ضرار بن الازور اور انکے ہمراہیان نے پس پکارا بعضون نے بعضون کو کہ پہونچو اور خبر لو تم سردار کی رحم کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ نہین ہے یہ دھوان مگر کسی بڑے امر پر اور بہتر یہ ہے کہ ہو جاوین ہم سب ایک جگہ مین پس جلدی سوار ہوئے قوم اپنے گھوڑون پر اور چلے یہانتک کہ قریب پہونچے مسلمانون کے اور وہ لڑائی سخت اور واندہ عظیم مین تھے اور تلوارین چلتی تھین اور سر لوگون کے کٹتے تھے اور جاڑا انپر گرمی ہوگیا تھا اور دشوار ہوگیا تھا انپر کام اور صبر اور بلند ہوا تھا دن اور دے لیا تھا انکو گھبراہٹ لڑائی نے اور آئی تھی مشرکین پر بلائی اور روشن کی گئی تھی آسمین آگ لڑائی کی اور پہونچی تھین جانین حلقون مین اور کام کیا تھا شمشیر ہائے برندہ نے اور ہر شخص اپنے نزدیکی کے مقابلے مین صبر کرنے والا تھا کہ دفعتہ پکارا اسمین غیب کے آواز دینے والے نے کہ خذل الکافر ونصر الخالف اور نکلے اور ظاہر ہوے سعید بن زید اور ضرار بن الازور اور آگئے قوم کے اور راست کیا تھا انھون نے نیزون کو اور نکال لیا تھا تلوارون کو میان سے اور زمین جنبش کرتی تھی ان دونون کے نیچے اور یقین کیا تھا رومیون نے اپنے غالب ہو جانے کا کہ اسی وقت ظاہر ہوے اپنے نشان مسلمین اور گروہ لشکر موحدین کے پس توجہ کی انھون نے واسطے دریافت حال کے کہ دفعتہ دیکھا انھون نے مسلمانون کو اپنے پیچھے کہ سائل ہوگئے وہ انکے اور انکی عورتون اور اولاد کے بیچ مین پس فریاد کی انھون نے ساتھ سختی اور ہلاکی کے اور نقصان کے اور جانا انھون نے کہ مسلمانون کی مدد آگئی ہے اور فریب اور جرات کیا ہے انکے بطریق نے پس جب دیکھا انکے سردار نے بجانب انکے مقابلہ کرنے کے ڈانٹا انکو اور کہا سختی ہو تمپر نہ پھرو تم بجانب شہر کے کہ حائل ہوگیا ہے لشکر تمھارے اور شہر کے بیچ مین اور یہ بات مکر اور فریب اہل عرب سے ہے پس جب سنی مسلمانون نے یہ گفتگو گھیر لیا انکے بطریق کو مثل حلقہ مدور کے در انحالیکہ حمایت کرتے تھے بعض آنمین کے بعض کی پس پھرا اور چلا بطریق مع اپنی قوم کے بائین جانب مسلمانون کی بطرف پہاڑ کے اور سعید اور ضرار مع اپنے لشکر کے آتے تھے دائین جانب شہر پناہ سے پس تعاقب کیا انکا مسلمانون نے تا آنکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر اور پناہ لینا چاہا رومیون نے بیچ ایک حصار کے پہاڑ مین اور تھی وہ جگہ مضبوط اور لوگون سے خالی تھی پس پیٹھ رکھی قوم نے طرف اسکے اور رو آئے بطور پناہ کے اسمین اور مسلمانون سے جینے تعاقب کیا تھا انکا وہ سعید ابن زید تھے مع پانچ سو سوار کے جو انکے ساتھ تھے اور حال یہ ہوا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے جب دیکھا ہزیمت روم کو اور شدت بچانے اور نگاہ رکھنے اپنی جانون کو پکار کر کہا کا ئے گروہ مسلمانون کے نہ پیچھا کرے انکا کوئی تم مین سے اور نہ متفرق اور جدا ہو کوئی تم مین کا اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ ہووے یہ ہزیمت روم کی کر اور فریب تمھارے لیے تا آنکہ جب متفرق ہو جاوے جماعت تمھاری تو پھرین سب وے تمھاری طرف اور

بیان کیا ہے کہ جب سنا مین نے آواز کو اور وہ قسم دیتے تھے کہ اللہ غالب اور بزرگ اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اور مین پھر چکا تھا لشکر مین بعد ہزیمت قوم روم کے پس جواب دیا مین نے پکارنے والے کو اور آیا مین سردار کے پاس اور
کہا مین نے کہ یہ کام مین نے کیا ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ کیا چیز باعث ہوئی تمکو اسپر پس
مین نے اپنا سب قصہ بیان کیا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بتحقیق توفیق دی تمکو اللہ تعالی نے بیچ نیت
جنت کے پس احتیاط کرو تم بعد اسکے کسی بات کرنے مین بدون حکم اپنے سردار کے پس ابو عبیدہ بن الجراح بہ سبب ہمارے ہم
یہ باتین کر رہے تھے کہ دفعۃً ایک شخص مسلمانون سے اترا پہاڑ سے اور پکارا آپنے کہ جلد چلو پہونچو اور خبر لو اپنے بھائیون کی پس
بتحقیق گھیر لیا ہے انکو رومیون نے اور وہ شدت لڑائی اور بڑے اندوہ اور سختی مین ہین اور حال یہ ہوا کہ جب بطریق لعون نے
دیکھی قلت مسلمانون کی جو اُسکو گھیرے تھے پس پکار کر کہا اسنے اپنی قوم سے کہ نکلو تم اس تھوڑے گروہ کی طرف جنہون نے احاطہ کیا ہے تمکو
پس مار ڈالو انکو اور پھر چلو شہر کو اور اگر مار ڈالوگے تم انکو توڑ دوگے تم عرب کی تیزی کو اور پلٹ جاوینگے وہ تمھارے یہان سے
مصعب ابن عدی تنوخی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین بیچ لڑائی بعلبک کے بیچ ہمراہیان سعید بن زید کے اور
ہم گھیرے ہوے تھے بطریق اور رومیون کو حصار مین اور ہم قریب پانچ سو کے تھے پس نہین خبردار ہوے ہم مگر اس حال مین
کہ بطریق اور ساتھی اسکے دوڑ کے ہماری طرف ہر جگہ سے پس پکارا ہمنے ایک دوسرے کو اور یکجا ہوگئے ہم سب اور قسم ہے خدا کی
موجود تھا مین اکثر وقایع شام اور لڑائی رومیون مین پس نہین دیکھا مین نے شدید اور سخت تر ان لوگون سے جو سردار
بعلبک کے ساتھ تھے اور ثابت اور قائم تر آتشے لوہے کے نیچے در آنے مین قسم ہے خدا کی کہ دفعۃً ہجوم کیا انھون نے ہمپر اور پھیل گئے
وہ گرد ہمارے تا اینکہ گھیر لیا انھون نے ہمکو بعد اسکے کہ ہم انکو گھیرے ہوئے تھے اور تھی نشانی ہماری اسدن آسین یہ کلام
النصر بتقبیہ الظفر اور ہم اسی شدت لڑائی مین تھے کہ دفعۃً سنا ہمنے ایک آواز بلند کو کہ بھر لیا تھا اسنے پہاڑ کو ان الفاظ سے
انا من رجل یبیع ولنفسہ للہ تعالی ولرسول ویستغفر المومنین فانہم بالقرب منا والملعون ما نزل بنا پس جب سنا مین نے اواز
کو وہ بایا مین نے اپنے گھوڑے کے پہلو کو اور گرم کیا مین نے اسکو کوڑے سے اور تھا وہ گھوڑا مثل پہاڑ کے کہ برابری
کرتا تھا ہوا کی پس نکلا وہ مثل بجلی کے اور نہ مل سکا مجھسے کوئی رومی مگر کہ نہ کو بعد اسکے کہ مار ڈالا تھا مین نے انمین سے
دو شخصون کو اور دیکھا مین نے گھوڑے کو کہ وہ اچک جاتا تھا بڑے پتھر کو اور چلتا تھا وہ جاے دشوار پر یہانتک کہ پہنچا
مین مسلمانون کے پس پکار کر کہا مین نے آنسے چلو چلو پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آواز کو پکارا
انھون نے تیر اندازون پس آئے انکے پاس منجملہ تیراندازون کے ایک سو تیر انداز جنکے پاس کمانین عربی تھین
پس بلایا اور سردار کیا انکو سعید بن زید کے اور کہا اسنے کہ جا ملو تم اپنے ساتھیون مین قبل اسکے کہ آوے دشمن انکی طرف پھر بلایا
ضرار بن الازور کو اور کہا اسنے کہ قوت دو تم اپنے بھائی سعید کو پس روانہ ہوے وہ پہاڑ کی چوٹی پر اور قریب رومیون کے پہونچے
اور وہ گھیرے ہوے تھے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو الجوز رشید بن عامر زبیدی نے بیان کیا ہے

اور نہین ہی ہمارے نزدیک کھانا اور پانی اور اگر رہا یہ حال تیرا دوسرے دن تک کٹ جاویگی قوم ہماری اور مر جاوینگے
ضعیف لوگ اور ہلاک ہو جاوینگے گھوڑے ہمارے اور اگر صبر کیا ہمنے اپنے تئین باکراہ پس مار ڈالے جاوینگے ہم سب کے سب
پس کہا بطارقہ نے کہ تو نے کیا تجویز کی ہی کہ ہم اسکو کرین پس کہا اُسنے کہ میری رائے یہ ہی کہ مکر اور حیلہ کرین ہم اہل عرب سے
اور درخواست کرین ہم اُنسے صلح کی اپنے اہل اور شہر کے واسطے جسطرح سے کہ وہ چاہین اور ضمانت کرون مین اُنسے اس امر کی
اور کھول دونگا مین اُنکے واسطے شہر کو جبکہ اُنکو منظور ہوگا اور ہو جاوینگے ہم اُنکی ذمہ داری مین پس جب داخل ہونگے ہم
شہر مین اتر ینگے ہم اُنسے شہر پناہ کی دیوار پر اور بھیجینگے ہم کسی کو حاکم عین الجسر اور حاکم جوسیہ کے پاس پس شاید کہ وہ
دونون آوینگے ہماری مدد کو پس لڑینگے وہ شہر کے باہر سے اور ہم شہر پناہ کے اوپر سے اور عرب کی بار کفایت کرینگے
اُنکو پس کہا قوم نے کہ اے سردار حاکم جوسیہ کا کبھی تیری کمک کو نہ آویگا اسواسطے کہ وہ اُنکے ذمہ مین ہی اور کبھی وہ بھی
محصور ہوا تھا جیسے کہ ہم محصور ہوے ہین اور ہمنے سنا تھا قبل آنے اہل عرب کے ہمارے اوپر یہ بات کہ اُنہون نے مصالحہ
کر لیا ہی حاکم جوسیہ نے اور اُسکو قوت اور طاقت عرب سے لڑنے کی نہین ہی اور حاکم عین الجسر کا حال یہ ہی کہ وہ دیندار اور زاہد
اور اسمین جرأت لڑائی کی نہین ہی اور نہ اسکے پاس لشکر ہی اور جو لوگ اسکے شہر مین ہین وہ تاجر اور سوداگر ہین اور
پھیلے ہوے ہین انتہا اور حدود ملک شام مین اور ہم اُنکو داخل صلح اہل عرب مین جانتے ہین پس تجویز کر تو اپنی رائے
اپنے اور ہمارے اور رعیت کے واسطے وہ چیز جسمین بہتری ہو پس منظور کیا اُسنے مطلب کو اور جب صبح ہوئی آیا اور بیٹھا
وہ حصار کی دیوار پر اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آیا نہین ہی تم مین کوئی ایسا شخص جو سمجھے میرے کلام کو اور مین ہربیس
بطارق ہون پس سنا اس کلام کو بعض ترجمان نے جو ساتھ سعیدؓ ابن زید کے تھا پس آیا وہ اُنکے پاس اور کہا کہ اے سردار
یہ ہربیس ہی حاکم قوم کا اور وہ استدعا کرتا ہی تجھسے بات چیت کی پس کہا سعیدؓ نے کہ جا نزدیک اُسکے اور سوال کر کہ کیا
کہتا ہی پس کہا اس شخص نے ہربیس سے کہ تو کیا چاہتا ہی ہربیس نے کہا کہ تمہارے سردار پناہ دیوین مجکو اور ساتھی تیر اندازون سے
اور نزدیک ہوں مجھسے پس گفتگو کرون مین اُنسے پس بیان کیا ترجمان نے یہ مقولہ اُسکا سعیدؓ بن زید سے پس کہا سعید نے
کہ نہ بزرگی ہوا اُسکو اگر اُسکا کچھ مطلب ہی تو آوے وہ میرے پاس بحالت خواری اور ذلت کی تا انیکہ گفتگو کرون مین اُس سے پس کہا
ہربیس نے ترجمان سے کہ کیون کر آؤن مین اُنکے پاس حالانکہ میری اُنکے لڑائی ہی پس ڈرتا ہون اس امر سے کہ مار ڈالینگے وہ
مجکو پس کہا ترجمان نے کہ مین امان لے لونگا تیرے واسطے اُنسے کہ اہل عرب نہین جور و ستم کرتے ہین جب وہ امان دیتے ہین اور نہین
توڑتے ہین عہد کو جسوقت کہ عہد کرتے ہین پس کہا بطریق نے زبان تیری سچ ہی ایسے ہی حالات اُنکے سنے ہین اور مین چاہتا ہون کہ طلب مضبوطی
کرون اپنی ذات کے واسطے اور لون تجھسے عہد کو اور ہو جاؤن اُنکی ذمہ داری مین اسواسطے کہ وہ امانت دار ہین اور سردار عرب اور
بیوفائی نہین کرتے ہین اور لونگا مین اپنے شہر والون کے واسطے امان کو اسواسطے کہ وہ ایسی قوم ہین جنسے لاحق ہوا ہی کینہ اور
اُنکے ہاتھون سے ہمارا بہت خون ہوا ہی پس کہا ترجمان نے کہ مین ظاہر اور بیان کردونگا سب یہ حال سردار سے

گرداگرد اور برہنہ لیے ہتھیار تھے کچھ لوگ اسکی قوم کے اپنی وضع اور لباس تا اینکہ اکھڑا ہوا وہ سامنے سعید بن زید کے پس
جب دیکھا سعید بن زید نے اسکو اور وہ لباس صوف کے پہنے تھا گر پڑے وہ اللہ تعالی کے سجدے مین اور کہا
الحمد للہ الذی انزل لنا جبابرتہم والکستامن لبطارقتہم پھر آے آسکی طرف اور کھینچا اسکو اپنے پہلو مین اور کہا اس سے
کہ یہ تیرا لباس ہرا و بدل دیا تو نے اسکو پس کہا اسنے قسم ہے حق مسیح اور قربان کی کہ مین نے کبھی اس لباس کو
نہین پہنا تھا مگر اسوقت اور نہین پہچانتا تھا مین نے سواے حریر اور دیباج کے اور نہین پہنا اسکو مگر اسوقت کہ نہین
ارادہ رکھتا ہون مین تمسے لڑائی کا پس آیا ہو سکتا ہے تمسے کہ صلح کرو تم میرے ساتھ ان میرے ہمراہیون اور اہل شہر کے
واسطے پس کہا سعید بن زید رض نے اس سے کہ آیا نہ مصالحہ کرون مین تجھسے اور تیرے ساتھیون سے ان دو شرطون پر کہ جو شخص
داخل ہووے ہمارے دین مین تو ہمارا اسکا حال یکسان ہوگا اور جو شخص رہے اپنے دین پر اور ڈال دیوے ہتھیار کو ہوگا وہ
بے ڈر قتل سے اور اسپر عہد اس امر کا ہوگا کہ نہ اٹھاوے وہ ہمارے اوپر ہتھیار اور نہ لڑے ہمسے اور شہر کو ہمارے سردار مجاہد
کیے ہوے ہین اور نزدیک ہے فتح اسکی اگر چاہا اللہ تعالی نے پس اگر تجھکو یہ منظور ہے کہ چلے تو میرے ساتھ ہمارے سردار کے پاس
اور سنین وہ گفتگو تیری اور مصالحہ کرین تیری قوم سے پس چل تو میری ذمہ داری مین پس اگر اتفاق ہو جاویگا کام مین تیرے
اور انکے تو بہتر ہے ورنہ پہونچا دونگا مین تجھکو اور اس شخص کو جو تیرے ہمراہیون سے ارادہ پھرنے کا کرے گا اس جگہ تیرا انکہ
فیصلہ کر دیگا اللہ تعالی ہمارے تمھارے بیچ مین پس کہا بطریق نے کہ مین ایساہی کرونگا پس اسی وقت بلایا سعید بن زید نے
وقاص بن عوف العدوی کو اور کہا اسنے کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس معاملے سے
جو سنا اور دیکھا ہے تمنے پس جلد سوار ہوے وقاص گل دار گھوڑے پر اور تھا وہ گھوڑا بڑا مضبوط پس روانہ ہوے وہ تا اینکہ
پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ خوشخبری دیتا ہون مین تمکو اے سردار اور بیان کیا سب حال بطریق کا پس سجدہ کیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے اداے شکر اللہ تعالی کے پس جب اٹھایا سر کو کہا اے لوگو آگے ہو واسطے لڑائی شہر کے اور دکھلاؤ اپنے
ہتھیارون کو اور سب ایک ساتھ تکبیر کہو تا کہ رعب مین ڈال دو تم قوم کو پس ایساہی کیا مسلمانون نے اور سبھون نے ایک ساتھ
تکبیر کہی پس رعب مین ڈالا انھون نے قوم کو اور چلے لوگ واسطے لڑائی کے پس گھیر لیا انھون نے شہر کو ہر طرف سے پس پہلے سب کے
جو گیا شہر کی طرف اور دی شہر والون کو خبر بطریق وہ **عرقال** بن عتبہ تھے اور کہا اسنے کہ سختی ہو تمپر ہلاک ہوے حمایت کرنے
والے تمھارے اور سے لیا ہمنے تمھارے سردار کو ہمارے سردار نے صرف کیا تھا صلح کو تمھاری جانون اور اہل و عیال اور مالون پر پس
انکار کیا تمنے اور اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہے ہمسے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر اس امر کا کہ فتح کریگا
وہ ہمارے لیے تمھارے شہرون وغیرہ کو اور اللہ تعالی پورا کرنے والا اپنے وعدہ کا ہے پس جب سنا اہل بعلبک نے یہ حال گھبرا گئے
اور ڈر گئے دل انکے لڑائی سے اور کہا انھون نے کہ ہلاک کیا ہمکو بطریق نے اور ہلاک کیا اسنے اپنی جان کو اور اگر مصالحہ کر لیتے ہم اہل
عرب سے قبل اسکے کہ آوے ہمپر یہ محاصرہ اور لڑائی تو بہتر تھا ہمارے واسطے اور سخت ہوئی لڑائی آنپر اور واقع ہوا انمین خوف

کھول دیوینگے ہم تمھارے لیے اس شہر کے دروازے کو تو نہ دشوار ہوگا تیرا ملک شام مین کوئی شہر پناہ نہ کوئی قلعہ پس جب
آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس گفتگو سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے مترجم سے کہ
کہہ تو اس سے کہ اللہ تعالی نے قدرت اور جگہ دی ہمکو تمھاری زمینون پر اور مقرر کیا ہے ہمارے لیے غنیمت تمھارے مالون اور
ذلیل اور خوار کیا ہے واسطے تمھارے بادشاہون کو درانحالیکہ ادا کرتے ہین وہ جزیہ اور ذلیل و خوار ہین اور تحقیق ڈالا تھا
تجھمین تیرے نفس نے جھوٹے اعتماد کو اور گمان کیا تھا تو نے ساتھ گمان ہمارے زبیدہ کے تا آنکہ پھیر لیا اللہ تعالی نے تیرے نفس مین
بدیون کو اور دکھا دیا تجھکو ذائقہ ذلت اور حقارت کا اور ضرور ہے ہمکو کہ ملکیت حاصل کرینگے ہم تمھارے شہر اور اس چیز پر جو
اسمین ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور مار ڈالینگے ہم لوگون کو اور قید کر لیوینگے ہم ان دلیرون کو جنھون نے ارادہ کیا ہے ہمسے لڑائی
کا اور نہین داخل ہوے وہ ہماری صلح مین پس جب سنا بطریق نے یہ کلام زبان مترجم سے کہا آپنے کہ یقین ہو گیا مجکو اس امر کا
کہ مسیح خشمناک ہوے ہین اس شہر اور سواے اسکے اور شہرون پر کہ بھیجا تمکو انکی طرف اور غالب کر دیا تمکو اوپر اور تحقیق مین نے
کوشش کی تمھاری لڑائی مین اور مکر اور فریب کیا تمھارے ساتھ مگر کچھ نفع نہ دیا میرے حیلے اور فریب نے اسواسطے کہ تم قوم غلبہ
دیے گئے ہو کہ نہین بے پروا کرتا ہے کسی کو تم مین حیلہ اور مکر اور نہین اندوہگین کرتی ہے تمکو لڑائی اور نہین طلب کیا مین نے
تمسے مگر سلامتی اور بے خوفی کو اسواسطے کہ نہین آیا مین از خود تمھارے پاس مگر بعد کوشش کے نہ بنظر مہربانی کے اپنی جان پر اور
نہ بطمع باقی رہنے اپنے ملک کے ولیکن ارادہ کیا ہے مین نے بہتری بندون اور آبادی شہرون کا اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین
دوست رکھتا ہے فساد کو پس تحقیق منظور کیا مین نے صلح کو پس آیا منظور ہے تمکو یہ امر کہ مصالحہ کرو تم مجھسے شہر اور وہان کے لوگون
اور میرے ساتھیون کے واسطے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سے کہ کیا دیگا تو ہمکو اس صلح مین آپنے کہا کہ
یہ امر تیرے حوالہ ہے پس دیکھو اور تجویز کرو تم کیا چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر اللہ تعالی فتح کرے مسلمانون کو بے صلح
اس شہر کو درانحالیکہ پھیر لیوین وہ سونے اور چاندی کو پس نہین ہے یہ بات پسند اور محبوب تر مجکو خون ایک مرد
مسلمان سے ولیکن اللہ تعالی نے دیا ہے شہیدون کو عالم آخرت مین بہت زیادہ اس سے پھر پڑھا انھون نے اس آیت کو
ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء آخر تک پس کہا بطریق نے کہ اب مصالحہ کرتے ہین ہم تمسے ایک ہزار
اوقیہ سونے اور دو ہزار اوقیہ چاندی اور ایک ہزار کپڑے ریشمی پر پس ہنسے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور آپکے
مسلمانون کے سامنے اور کہا آپنے کہ نہین سنتے ہو تم قول اس گبر کا انھون نے کہا ہان سنا ہے ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا پس کیا رائے ہے تمھاری اسکی شرطین پس کہا انھون نے کہ رائے سردار کی بڑی اور شرطین اسکی پسند ہوگی
ہمکو اور نہ باہر ہونگے ہم تمھاری اطاعت سے پس آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بطریق کے پاس اور کہا اسسے کہ اے شخص صلح
کرتے ہین ہم تجھسے دو ہزار اوقیہ سونے اور چار ہزار اوقیہ چاندی اور دو ہزار کپڑے ریشمی اور پانچ ہزار تلوار پر شہر سے اور ان
ہتھیارون پر جو تیرے ساتھیون کے پاس حصار مین ہین اور لیوینگے ہم محصول تمھاری زمین کا آئندہ سال سے

بدینکہ وہ میری صلح کو بے رنج داخل کرونگا مین تمکو شہرپناہ مین بناگواری انکے پس رکھوگے تم انمین اپنی تلوار کو اور مار ڈالوگے
تم انکے لوگون کو اور لونڈی اور غلام بنادوگے عورتون کو اور لوٹ لوگے انکے مالون کو اسواسطے کہ مین آگاہ ہون پوشیدہ امور
انکے شہر سے اور جانتا ہون انکی راہون کو اس امر کو کہ کسطرح سے اسمین داخل ہونا چاہیے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے جو
اسنے چاہتا ہو وہی ہوتا ہو اور ہم شکر کرتے ہین اللہ تعالی کا ہر حال مین اور رومی دیوار شہرپناہ پر سنتے تھے کلام اپنے بطریق کا
اور ہر چیز شرح بیان کرتا تھا انکی ابوعبیدہ بن الجراح سے پس جب سنی انھون نے یہ گفتگو تاریک ہوگئے چہرے انکے اور داخل ہوا
خوف انکے دلون مین اور بدل گئین رنگتین انکی پس اسی وقت آیا انکے سامنے بطریق اور کہا اسنے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ
صلح عرب کے مقدمے مین اسواسطے کہ مین قید ہون انکے ہاتھون مین اور یہی حال تمھارے لوگون اور بنی اعمام کا ہے
پس اگر نہ مصالحہ کروگے تم مار ڈالینگے وہ ہم سبکو اور بعد ہمارے پھرینگے تمھاری طرف پس کہا انھون نے کہ اے سردار ہم نہین
طاقت رکھتے ہین سب اسقدر مال دینے کی بطریق نے کہا چہارم حصہ اس مال کا مین دونگا یعنی پانچ سو اوقیہ سونا اور ایک ہزار
اوقیہ چاندی اور دو سو پچاس کپڑے ریشمی اور اسی قدر تلوارین پس خوش ہوے دل رومیون کے اس بات سے اور کہا انھون نے بطریق سے
کہ کھولے دیتے ہین ہم دروازے کو صرف تیرے واسطے اور نہ داخل ہووے تیرے ساتھ کوئی شخص عرب کا جب تک کہ اصلاح کرین ہم اپنے
شہر کی اور اٹھالیوین ہم اسباب اپنا اور چھپادیوین اپنی عورتون کو اور مطمئن ہوجاوین انکے اور ہمارے دل پس کہا بطریق نے کہ مین نے
اسی بات پر انسے مصالحہ کیا ہو کہ کوئی شخص انمین کا شہر مین داخل نہوگا اور جسکو وہ تمھارے اوپر مقرر کرینگے وہ شخص مع اپنے
ہمراہیون کے باہر شہر کے رہیگا اور تم مقرر کرکے بھیج دوگے ایک بازار انکے پاس کہ خرید و فروخت کرینگے وہ اس سے پس
خوش ہوئی قوم اس بات سے اور کھول دیا انھون نے دروازے کو پس داخل ہوا بطریق انکے پاس اور بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح نے
سعید بن زید کو بجانب حصار واقع پہاڑ کے تلا نیکہ چھوڑ دیا سعید بن زید نے ان لوگون کو جو اسمین محصور تھے اور لائے انکو
ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس لے لیے ابوعبیدہ بن الجراح نے ہتھیار انکے اور رکھا لوگون کو اپنے پاس بطریق ہین کہ اسواسطے
کہ خوف کیا انھون نے اس امر کا کہ اگر چھوڑ دین انکو اور جاوین وہ اپنے شہر مین تو غدر اور بیوفائی کرینگے مسلمانون کے ساتھ
اور تھے وہ لوگ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس لشکر مین اور نہین کوئی برائی کی جاتی تھی انکے ساتھ اور بطریق جمع کرتا تھا
مال کو سہیل بن صباح نے بیان کیا ہو کہ آیا بطریق مع مال بارہ دن کے بعد اور لائے وہ مسلمانون کے لشکر مین ہلادو
چارہ پس جب پورا ہوگیا مال اور کپڑے اور ہتھیار سپرد کیا اسکو بطریق نے ابوعبیدہ بن الجراح کے اور چھوڑا پایا اپنے لوگون کو اور
کہا ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ لاؤ تم اس شخص کو جسکو تم ہمپر مقرر کروگے تاکہ شرط کرلون مین اس سے تمھارے سامنے اس امر کی کہ
نہ جور و ظلم کرے وہ ہمپر اور نہ مطالبہ کرے ہمسے ان امور کا جسکے ہم متحمل نہوسکین اور نہ داخل ہو وہ ہمارے شہر مین پس ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کو بہترین قریش سے جسکا نام رافع بن عبداللہ السہمی تھا پس کہا اسنے کہ مین مقرر کرتا ہون
تمکو اس شہر پر اور متعین کرتا ہون تمھارے ساتھ پانسو سوار تمھاری برادری اور گروہ کے اور چار سو اور مسلمانون سے اور مین

اہل اور ماوا ادا ہونا امانت تمھارے شہر پر اور جانتے ہو تم لوگ اس چیز کو جو کیا ہے میرے مال سے اور میں ایک مرد ہوں مثل تمھارے کہ ادا کرتے
مال اور تھیا میں سوار تجارت کے اکثر مال اور ساتھی اور رکھا ہے میرے اور تم لوگ پہونچے ہو ساتھ اس گروہ کے معاملہ تجارت میں اور میں نے انکے لیے ادا کیا اور
چہارم حصہ اس مال کا جو واجب ہوا تھا شہر پر انھوں نے کہا کہ تو سچا ہے اپنے قول میں پس اب تو کیا چاہتا ہے آپنے کہا کہ اے قوم نہ تھا یہ شہر
اس دن کے مگر سردار تمھارا اور اب میں مثل ایک مرد کے ہوں تم میں سے اور میں چاہتا ہوں کہ پھیر دو تم مجھکو کسی قدر اُس چیز کا جو دیا
میں نے مال سے عرب کو پس کہا انھوں نے کہ اے بطریق ہم کہاں سے اور دیں تیرے واسطے آپنے کہا کہ میں یہ تکلیف تمکو نہیں دیتا ہوں کہ اپنے
مال سے نکال کر مجھکو دو مگر یہ کہ مقرر کرو تم اس خرید و فروخت میں میرے واسطے دسواں حصہ اس چیز کا جو لیتے ہو تم اور دیتے ہو ان
عرب کو اس واسطے کہ وہ قید کرتے ہیں اور لوٹتے ہیں روم کو اور لاتے ہیں مال کو تمھارے پس بہت گھبرائے وہ لوگ اس گفتگو سے اور دشوار گذرا ان پر یہ
پس آئی بعض انکے بعض کے پاس اور کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے ہمارے سردار کا ہے اور تحقیق کوشش کی تھی آپنے ہمارے کام میں اور رعایت
کی ہماری اپنی ذات سے پس قبول کیا انھوں نے اور مقرر کیا آپکے واسطے اپنے اوپر دسواں حصہ پس مقرر ہوا اسکی طرف سے
ایک شخص عشر لینے والا کہ لیتا تھا آپنے دسواں حصہ اور رکھا کرتا اور لیجاتا تھا وہ بطریق کے پاس پس مقرر رہا وہ شخص اس کام پر چار برس لیکن
پس جب دیکھا بطریق نے اس چیز کو جو جمع ہوا اسکے پاس دس حصے سے ایک بڑا مال کہا آپنے کہ یہ شہر بڑا مال دار اور یہاں کی سوداگری
میں نفع ہر گز نہیں دیکھا ہے اہل بعلبک نے کسی شہر کو مثل اسکے پس لیجا کیا انکو دوبارہ کنیسہ میں اور کہا کہ اے قوم تم جانتے ہو جو خرچ کیا
میں نے مال سے تمھاری صلح پر اور یہ جو تم مجھکو دیتے ہو وہ میرے تئیں کافی نہیں ہوتا ہے پس اگر تم چاہتے ہو کہ پھیر دو مجھکو مال میرا اور کرد و مجھکو مثل ایک
امینوں کی پس مقرر کرو تم میرے لیے چہارم حصہ تاکہ جلد رجوع کرے میری طرف مال میرا پس انکار کی قوم نے اور شور و فریاد کی انھوں نے اور شکی
کئیں اور میں انکی بابت شہر کو پس جب سنی مسلمانوں نے فریاد انکی اور صبری کی انھوں نے اس امر سے اور وہ لوگ نہیں جانتے تھے اس قصے کو پس یکجا ہوئے وہ
سب اپنے سردار رافع بن عبداللہ کے پاس اور کہا کہ اے سردار ہم سنتے ہیں آواز چلانا اس قوم کی انھوں نے کہا کہ میں بھی سنتا ہوں جیسا کہ تمنے سنا ہے اور نہیں
قریب ہے یہ کہ میں کچھ انکے ساتھ کروں اسلئے نہیں حلال ہے ہمکو انکے پاس کا جانا اور یہی قرارداد ہے ہمارا اور انکے اور انکے کار پر واہی اور ہم زیادہ مستحق ہیں انکی وفا
عہد سکے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ الیٰ آخر الآیۃ پس اگر آوینگے وہ لوگ ہمارے پاس اور آگاہ کرینگے ہمکو اپنے معاملے سے تو اصلاح کر دینگے
ہم انکی صلح میں اور فکر اور تدبیر کرینگے ہم انکے کام میں پس نہیں تمام کیا تھا رافع بن عبداللہ نے اپنے کلام کو تا آنکہ وہ آئے انکے پاس شہر کے لوگ پس
جب نکلے شہر سے وہ آنکے سامنے کہا انھوں نے کہ ہم دادخواہ ہیں اللہ سے اور تمسے بیان کیا سب قصہ اپنا اور جو کچھ کیا تھا بطریق نے انکے ساتھ اور
جو قبول کیا تھا انھوں نے آپکے واسطے پہلی مرتبہ اور طمع کرنا اسکا آپکے ہیں پس رافع بن عبداللہ نے کہا کہ یہ جگہ اور قدرت دینگے ہم آسکو اس مرکی
انھوں نے کہا کہ ہمنے مارڈالا ہے اسکو پس دشوار گذرا یہ امر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رافع بن عبداللہ نے کہا کہ کیا جانے تم ہمنے انکو
کہا کہ داخل ہو تم ہمارے شہر میں اس واسطے کہ ہمنے چھوڑ دی ہے تمھارے داخل ہونے کی راہ شہر میں رافع بن عبداللہ نے کہا کہ میں قدرت داخل ہونے کی نہیں
رکھتا ہوں مگر بحکم و اجازت سردار ابو عبیدہ بن الجراح پس اگر اجازت دینگے وہ داخل ہونگا میں والا نہ جدا ہونگا میں اور میرے ساتھی اپنی
جگہ سے پھر لکھا انھوں نے سب حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس جواب میں لکھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ داخل ہو تم شہر میں جس طرح کہ

بنی سنے کہا انکے واسطے لیس مرجانا انکے نزدیک بہتر ہو زندگی سے اور تحقیق قسم کھائی ہو قوم نے اپنے دین کی اس بات پر کہ نہ دا ہو گا
تمھارے شہر سے مگر اس حال کہ سپرد کرو دگے تم انکو شہر یا فتح کریگا اللہ تعالی اسکو انکے ہاتھون پر اور قسم ہو حق مسیح اور انجیل دین کی
مجکو کہ تم محبوب اور دوست تر ہو اس قوم سے اور مین چاہتا ہون تمھاری مدد کو سوا انکے اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے انکی
شدت لڑائی اور دبدبہ سے پس آشتی اور صلح کرو تم تاکہ سلامت اور محفوظ رہو اور نہ مخالفت کرو تم کہ ندامت اور پشیمانی اٹھاؤ پس
جب سنا مرپس نے قول اسکا ظاہر ہوا خشم اور حسد اسکے چہرے مین اور بڑبڑانے لگا اور کہا قسم ہو اپنے دین کی کہ اگر نہ ہوتا ایلچی تو
حکم دیتا مین تیری زبان کے کاٹ ڈالنے کا بسبب تیری جرات کے ایسی بات کہنے سے میری نزدیک پر اور دیا اسنے خط اس شخص کو
جو اچھی طرح سے پڑھتا تھا عرب کے لکھے ہوے کو اور حکم دیا اسنے اسکو خط کے پڑھنے کا پس جواب لکھا اور ابتدا کیا کلمہ کفر کیا اور اسکے
بعد یہ لکھا اما بعد یا معاشر العرب فانہ قد وصل الینا کتابکم و علمنا ما فیہ من التہدید ولا بد منا من الحرب والقتال والسلام اور لپیٹا
خط اور مہر کی اور حکم کیا اسکو اتار دینے کا ساتھ رسی کے پس جب آیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس
اور دیا انکو خط پس توڑا اور کھولا اور پڑھا اور پڑھ کر سنایا مسلمانون کو پس مائل ہوی وہ لڑائی پر اور تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے لشکر مسلمانون کو چار گروہ پر اس طریقے سے کہ بھیجا انھون نے ایک ٹکڑے کو ساتھ مسیب بن نجبۃ الفزاری کے
پس اترے وہ باب جبل پر اور انھون نے دوسرے ٹکڑے کو ساتھ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور بھیجا ایک ٹکڑے کو ساتھ مرقال ہاشم بن عتبہ کے اور ایک ٹکڑے کو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح
خالد بن الولید باب رستین پر راوی نے بیان کیا ہے کہ حملہ کیا اور روانہ ہوے مسلمان انکی طرف اور تمام دن وہ لڑتے رہے پس
جب دوسرا دن ہوا الگ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سب غلامون کو جو لشکر مین تھے اور حکم کیا انکو جانے کا بجانب شہر پناہ
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کافی ہونگے ہمکو یہ کام آنکے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اے سردار تم اپنی
روش نرم پر رہو اور نہ مخالفت کرو تم میری اس کام مین جو کیا ہے مین نے تاکہ جانین رومی اس بات کو کہ نہین ہے انکو واسطے ہمارے نزدیک
کوئی قدر اور مرتبہ اور نہین لڑتے ہین ہم انسے بذات خود ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کرو تم جو تمکو منظور اور پسند ہو اور تھے وہ غلام
قریب چار ہزار کے راوی نے بیان کیا ہے کہ مطلع ہوا اور دیکھا حصار کے اوپر سے غلامون کو مرپس ملعون نے اور تحقیق کر دیئے تھے اسکے
بڑے بڑے لبادے اور ملبان باندھی تھین انھون نے اپنے سرون پر آہ رکھا انھون نے کہ نہین جانتا تھا ہے عرب کو اس صفت اور
اس وقت تو وہ سب کے سب سیاہ رنگ ہین پس کہا بعض نے ان مین سے جنھے دیکھا تھا انکو اجساد ہین ہین کہ یہ لوگ گروہ عرب کے نہین ہین بلکہ
انکے غلام ہین اور یہ بات مکر و فریب سے ہے مطلب اسکا یہ ہے کہ نہین ہے ہمارے واسطے انکے نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ کہ نہین لڑتے ہین وہ
خود ہم سے راوی نے بیان کیا ہے کہ غلام لڑتے رہے تمام اس روز آغاز رات تک اور بھیجا مرپس نے ایک ایلچی کو مع خط کے پاس ابو عبیدہ
بن الجراح کے پس آیا وہ ایلچی لشکر مسلمانون کے اور دیکھا اسکو مسلمانون نے اور لیگئے اسکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس پوچھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اس سے کہ تو کون ہے اسنے کہا کہ مین ایلچی ہون حاکم کی طرف اور چاہتا ہون جواب اس خط کا پس پایا ابو عبیدہ بن الجراح نے

نہین ہی کوئی سبیل اُسکے فتح کی مگر مکر اور فریب ہے اور مین نے ارادہ کیا ہی کہ مقرر کرون مین تمین سو بنی آدمیون کو بیچ صندوقون مین
اور ہووین کنجی اور قفل اُسکے تمھارے پاس جسوقت پس جسوقت پہونچ جاوین شہر مین پس نکلو تم اللہ کا نام لیکر اور تم مدد کی جاوگے پس خالد
بن الولید نے کہا کہ ہرگاہ تُمنے یہ ارادہ کیا ہی پس چاہیے کہ ہوین قفل ظاہر سطح صندوقون مین اور نیچے کے تختے مین نرمادگی ہووین بدن حرکت
روکنے والی کے پس جسوقت کہ پہونچین قوم نکلین ایک ہی ساتھ اور تکبیر کہین اسواسطے کہ مدد نزدیک ہوتی ہی ساتھ تکبیر کے پس منظور کیا
اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور کیا کھولا صندوقون کو اور توڑ دیا انکے نیچے کے تختون کو اور نرمادگی لگائی اسمین پس پہلو سب داخل ہوے
صندوق مین ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور ذوالکلاع الحمیری اور عمرو بن معدیکرب اور مرقال اور ہاشم بن عتبہ اور قیس بن
ہبیرہ اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبدالرحمن بن مالک اشتر اور عون بن سالم اور عامر بن کلکل الفزاری اور ربیعہ
بن عامر اور ربیعہ بن عامر اور عکرمہ بن ابی جہل اور عقبہ بن العاص اور عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما انکو سردار مقرر کیا تھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے ان سب پر رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین پس جب گئین صندوقین رستن مین ڈالدیا انکو نقیطا نے اپنی زوجہ کے
محل مین جسکا نام ماریہ تھا اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے تا آنکہ اترے وہ ایک گاؤن مین جسکو لوگ سویدیہ کہتے تھے پس جب رات ہوئی
بھیجا خالد بن الولید کو ساتھ لشکر زحف کے قریب رستن کے اور اسی وقت بلند ہوا شور رستن کے اندر اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ حال گذرا
کہ جب چھوڑ دیا انکو نقیطا نے ماریہ کے محل مین سوار ہوا وہ طرف اپنی کنیسہ کی مع اپنے بطارقہ کے تاکہ پڑھین وہ نماز شکر کی اور بلند ہوئین آوازین انکی انجیل کے
پڑھنے سے اور سنین اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی آوازون کو پس اسی وقت نکلے وہ صندوقون سے اور مضبوطی کی انھون نے اپنی
جانون پر اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارون کو اور قبضہ کر لیا نقیطا کی زوجہ پر اور کہا اس سے کہ ہم کنجیان شہر کی چاہتے ہین پس دیدین
اُسنے کنجیان انکو پس جب گئین انکے ہاتھون مین چلے وہ ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور جا پڑے قوم پر انکے کنیسہ مین پس نہین دلیری
کی کسی نے قوم سے انکی طرف نکلنے اور مقابلہ کرنے کی اسواسطے کہ قوم بدون سامان کے تھے اور مقرر کیا عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ
نے ربیعہ بن عامر اور اسید بن مسلمہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور عقبہ بن العاص کو اور سپرد کیا انکو کنجیان دروازون کی اور کہا انسے کہ کھولو
دروازے کو اور بلند کرو اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر کے اسواسطے کہ بھائی تمھارے چھپے ہوے ہین گرد شہر کے پس انھون نے ایسا ہی کیا پس
کھولا دروازون کو اور تکبیرین کہین انھون نے جواب دیا انکو خالد بن الولید اور لشکر نے ہر جگہ سے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید تھے پس جواب دیا
خالد نے انکو ساتھ تکبیر کے اور داخل ہوے وہ شہر مین اور سنین اہل رستن نے آوازین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس جانا
انھون نے کہ وہ مسلمانون کے قبضے مین ہین پس نکلے انکی طرف بحالت انقیاد کے اور کہا انھون نے کہ نہ لڑینگے ہم تُمسے اور ہم تمھارے قیدی ہین پس
عدالت کرو تم ہم مین کہ تم ہمکو دوست تر ہو ہماری قوم سے پس عرض کیا انپر خالد بن الولید نے اسلام کو پس مسلمان ہوے بعض لوگ انمین اور باقی رہے
بیچ اپنے دین پر باقرار ادائے جزیہ کے اور نقیطا نے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون ساتھ اپنے دین کے عوض کو پس کہا خالد بن الولید نے اس سے کہ
نکل جا تو مع اپنے لڑکے بالون کے ہمارے یہان سے پس نکال دیا اسکو اور متوجہ ہوا وہ بجانب حمص کے اور آگاہ کیا اُسنے اہل حمص کو حال
فتح رستن سے پس دشوار گذرا انپر یہ معاملہ اور جانا انھون نے کہ اہل عرب صبح کرینگے انکے یہان ساتھ لڑائی اور تاخت کے پس جب

عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسلام کو کبروں پر پس انکار کیا انھوں نے پس مارین گردنین انکی اور روانہ ہوئے جانب حمص کے
پس نہین خبردار ہوئے اہل حمص مگر اسوقت کہ گرد مسلمانون نے تاخت تاراج کی آنہر پس جب دیکھی قوم نے جانب شہر کے اور بند کیا
انکے دروازونکو اور کہا غدر اور بیوفائی کی عرب نے راوی نے بیان کیا ہے کہ اترے مسلمان گرد حمص کے اور گھیر لیا اسکو
اور سخت گذرا یہ امر اہل حمص پر پس لکھا انھوں نے خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس مضمون سے اما بعد یا معاشر العرب انا لم
نجز لغدر کم و انتم مما تحسبونا علی المیرۃ تھے نا کم ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جواب اسکا مضمون سے دیا کہ ہم بیوفائی نہین کرتے
ہین اور نہین عہد توڑتے ہین اور آیا نہین جانا تمھا نے کہ مین نے عہد کیا تھا تم سے اس قرار داد پر کہ پھر جاؤن گا تمھارے یہان سے تا آنکہ
فتح کردون گا کسی شہر کو شہر ہائے روم سے اور اختیار ہو گا تمکو پس اگر منظور ہو گا تو جاؤن گا مین تمھارے کسی طرف کو یا آؤن گا مین تمھاری جانب کو اہل حمص نے کہا کہ
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تحقیق فتح کیا اللہ نے ہمارے واسطے شیرز اور رستن کو آسانی سے اور اب نہین ہے
تمھارے واسطے ہمارے نزدیک مگر اس حال مین کہ اگر تم صلح کر دیں کہاں قسم ہے کہ سچ ہو تم نہین ہے تمپر سرزنش خطا ہماری ہے کہ مضبوطی
عہد کی کر لی ہے تم سے پھر چلے گئے وہ لوگ شہر کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے انہی لوگون کو اور کہا کہ تم سامان لڑائی کا اسواسطے کہ قوم
بدون توشے کے ہین اور نہ انکے واسطے کوئی مدد کرنے والی ہے انکے طاغی کی طرف سے اعانت المیکر و تم اللہ سے اور تمہی پر بھروسا کرو تم
راوی نے بیان کیا ہے کہ نزدیک ہوئے مسلمان دروازون سے پس جمع ہوے اہل حمص اپنے بطریق کے پاس اور کہا اس سے کہ تیری کیا تدبیر ہے واسطے
کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ لڑین ہم آنسے اور نہ دکھاوین ہم انکو اپنی جانب سے ضعف کو انھوں نے کہا کہ لڑنا کہاں ہے اور کیا تدبیر ہے اسنے کہا کہ میرے نزدیک
کھانے پینے کا سامان کافی ہو گا تمھارے کھانے کو مدت دراز تک پھر کھولا اسنے خزانہ اپنے دادا جس کا سمین غلہ تھا اور تقسیم کیا انکو اور دین انکو زرہین
اور ہتھیار اور لٹکے رکھی گئی آگے انکے انجیل اور گذرانی انھون نے وہ رات در انحالیکہ زاری کرتے تھے وہ ساتھ اپنے کلمات کفر کے پس جب
صبح ہوئی کھولے گئے دروازے حمص کے اور نکلی قوم ساتھ اپنی جماعت اور سامان لشکر کے پانچ ہزار فوج اور پانچ ہزار کبروں کے کہ نہین ظاہر تھی
انکے جسم سے سوائے گوشہ کے آنکھون کے گویا وہ دیوار لوہے کی تھی اور بے سپر کیا انھوں نے اپنی جانون کو واسطے موت کے پیچھے
اپنے مال اور اہل و عیال کے اور دوڑے مسلمان لوگ انکی طرف مثل پھیلی ہوئی ٹیڑیون کے اور حملہ کیا انھوں نے انپر پھر لوگ مثل
جمے ہوئے پتھرون کے تھے کہ نہین دور ہوتے تھے اپنی جگہون سے اور نہین اندیشہ مند تھے اس معاملے مین پس اسی وقت شور کیا بطریق نے
پس شور کیا رومیون نے اور کرے وہ مسلمانون پر اور چلائے پیدل لوگون نے تیرہائے زہر دار کو اور ملے گرد دونون فریق اور پیچھے کو پھرے مسلمان
اور کثرت سے مقتول اور زخمی ہوئے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ہزیمت مسلمانون کو بہت سخت گذرا انپر یہ معاملہ اور
پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے اولاد زنان عرب پھیر دو جانب دشمن کی برکت دیوے اللہ تم مین اور اسکے پیچھے
اور دن بھی ہے حملہ کرو تم ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے پس پھرے مسلمان اور سخت حملہ کیا انھون نے اہل حمص پر اور ڈرا دیا
شدت کے انپر اور آگے بڑھے خالد بن الولید ساتھ جماعت کثیر کے بنی مخزوم سے پس مارتے تھے انپر ضرب تلوار کی مثل سوختہ گر کے
اور رکھا مسلمانون نے انمین تلوار اور نیزون کو اور حملہ کیا میسرہ بن مسروق نے ساتھ جماعت بنی عبس کے تکبیر اور تہلیل

کلائی کو اہل دنیا کے واسطے تو مرجاوین اہل دنیا اسکی خواہش اور تمنا مین دیکھتا ہون ایک آنکھ سے کہ اسکے ہاتھ مین
دستار ریشمی اور کاسہ جواہر کا بھرا اور وہ کہتی ہے کہ جلدی کرو تم ہمارے واسطے جو تڑا ہوئے کیونکہ ہم مشتاق تمہارے ہین اور کہا کہ مجھ
سے تحقیق سچا وعدہ کیا تھا مجھسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور نکالا اور راست کیا
انھون نے اپنی تلوار کو اور در آئے وہ مشرکین مین اور بہت زیادہ کی انھون نے کثرت پیش قدمی اور دلیری اور تعجب کیا رومیون نے
انکی اچھے صبر کرنے سے اور انکے لڑنے سے پس وہ اسی حال مین تھے کہ اسی وقت قصد کیا مرس بطریق نے اور آنکے پاس ایک بڑا
حربہ چمکتا ہوا تھا پس جنبش دی اُسنے اسکو اپنے ہاتھ مین اور چلایا اسکو پس پڑا وہ عکرمہ بن ابی جہل کے دل پر پس گر پڑے وہ
مردہ ہوکر رحمت کرے اللہ انپر پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو کہ انکے چچا کے بیٹے مارڈالے گئے اگر تھے اُنکی
لاش پر اور بہت روئے اور کہا کہ کاش حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھتے میرے چچا کے بیٹے کے مرجانے کو تاکہ جانتے وہ کہ ہم جو کہتے
پھرتے ہین دشمن سے تو سوار ہوتے ہین اور آجاتے ہین ہم تیرون کی نوکون پر نہایت جانبازی سے اور لڑتے رہے مسلمان ہمارے
ترس اور خوف مین تا آنکہ آئی رات اور پلٹ گئے رومی اپنے شہر کی طرف اور بند کرلیا انھون نے دروازون کو اور پھرے
مسلمان اپنے اسباب اور قیام گاہون کی طرف اور رات گذرانی انھون نے پس جب صبح کی نماز پڑھی انھون نے کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ مسلمانون کے رحمت کرے اللہ تمپر اگر تمنا کروگے تم اس بات کی کہ اہل حمص نکلے آوین تمکو باہر
شہر کے تو ہر آئینہ پوری اور روان ہوگی خواہش تمہاری اس واسطے کہ اللہ تعالی نے قوت اور غلبہ دیا ہے تمکو روم پر اور فتح کے
اُسنے تمہارے واسطے شہر بنا ہون اور قلعون کو پس یہ کیا کمی اور کوتاہی ہے اور اللہ تعالی تمہارے سامنے اور تمکو دیکھتا ہے پس
کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار یہ اہل حمص شہسوار اور بہادر روم کے اور شیر آدمیون کے ہین اور نہین ہین انمین بازاری اور
ڈرنے والے بدل اور وہ بڑے سخت ہین لڑائی مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس کیا صلاح ہے تمہاری اے ابا سلیمان
راہ پر کرے اللہ تعالی تمہارے کامون کو اور مضبوطی اور راستی دیوے تمہاری رائے کو خالد بن الولید نے کہا کہ میری
رائے یہ ہے کہ ہم کشادگی دیوینگے قوم کو اور دور ہوجاوین اُنسے اور چھوڑ دیوین ہم اُنکے لیے اپنی جگہ اور اونٹون کو
پس جب تعاقب کرینگے وہ ہمارا شہر سے اور ہوونگے وہ ہمارے ساتھ راہ ہموار اور برابر مین باگین پھیرینگے ہم اُنپر
اور پچھاڑ ڈالینگے اُنکو بسبب اُنکے دور اور فاصلے پر ہونے کے شہر سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر رائے
تجویز کی تمنے اور وعدہ کرلیا آپس مین مسلمانون نے کشادہ کرنے اور چھوڑ دینے اپنی جگہ کا رومیون کے سامنے
پس جب صبح کی قوم نے کھولے گئے دروازے اور نکلے وہ واسطے لڑائی کے اور مسلمانون نے امید دلائی اُنکو اپنی
جانون مین اور پھرے تھے الٹے تا آنکہ روشن ہوا دن اور نکلا آفتاب اور پھیلی خوشبو لڑائی کی طمع اور امید کی قوم نے
مسلمانون مین بسبب اسکے کہ ظاہر ہوئی قوم کو کمی اور کوتاہی کرنا مسلمانون کا لڑائی مین اور شدت کی قوم نے مسلمانون پر
پس بھاگے عرب اُنکے سامنے سے اور چھوڑ دی اپنی جگہ کو راوی نے سراقہ بن قادم النخعی سے جو فتوح ملک شام مین موجود تھے

اور قصد کیا انھون نے دروازون کا پس مارے گئے رومیون سے جو مارے گئے اور بھاگ بچے انمین سے جو بھاگ بچے مہند بن بیت
فزاری نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین بھاگ بچے ایک ہزار سوار ہمراہی مرلیس سے مگر کچھ زیادہ ایک سو سوار سے اور تھی بڑی مصیبت
انپر مارا جانا انکا دروازون پر اسواسطے کہ عوام الناس انمین کے باہر شہر پناہ کے تھے سعید بن زید نے بیان کیا ہے کہ موجود
تھا مین روز واقعہ حمص مین اور تھا مین حریص ساتھ شمار کرنے کشتگان کے پس شمار کیا مین نے سو رومیون کو کہ مارے
گئے تھے سواے زخمی اور قیدی کے انمین سے پس بشارت دی مین نے اس امر کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا
انھون نے کہ آیا دیکھا ہو تمنے مارا جانا انکے بطریق کا مین نے کہا کہ اگر وہ مقتولین مین ہو تو سواے میرے اور کسی نے اسکو نہین مارا ہو
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیونکر جانا تمنے کہ وہ تمھارا کشتہ ہو مین نے کہا کہ دیکھا تھا مین نے ایک مرد موٹے تازے بھاری ڈیل ڈول
سرخ رنگ والے کو اور وہ زرہ وغیرہ اس طرح کی پہنے تھا اور خوشبو مشک پھیلی تھی اسکے ریشمی کپڑون سے اور تھی اسکے ہاتھ مین
ایک سیخ لوہے کی اور تھا وہ رومیون کے بیچ مین پس حملہ کیا مین نے اسپر اور یہ دعا پڑھی مین نے اللھم انی اقدم قدرتک قبل
قدرتی اللھم اجعل قتلہ علی یدی وارزقنی اجرہ ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا آیا سے لیے تمنے کپڑے اسکے مین نے کہا کہ نہین
ولیکن میری نشانی اسمین ایک تیر ہے جسکو مارا اور جما دیا ہے مین نے اسکے دل مین اور وہ ضرب تلوار کی ہے مین اسکے ازار بند کی جگہ مین
ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ جاؤ اور پہونچو تم اسکے پاس اور لیکر دے دو اسباب اسکا سعید کو پس ایساہی کیا مسلمانون نے
پس جب رکھ دیا لڑائی نے اپنے بوجھ کے لیے مسلمانون کے کپڑے اور زرہین اور ہتھیار اور لاے اس سب کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے سامنے اور واقع ہوا شور اور چلانا رومیون کا حمص مین اور عورتین انکی روتی تھین اور بچے ہو گئے اور بوڑھے آدمی انکے کنیسہ مین
اور بات چیت کی انھون نے قسیس اور راہبون سے یہ کہ حمص کو مسلمانون کو سپرد کردیوین پس نکل کر آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس اور مصالحہ کیا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے اس امر پر کہ سپرد کر دین شہر کو انکا اور ہوئے
وہ انکی ذمہ داری مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم ہماری صلح اور ذمہ داری مین ہو اور واجب ہوئی ہمپر نیکوخواہی تمھاری اور
چلے جاینگے ہم تمھارے بیان سے ولیکن نہ داخل ہونگے ہم تمھارے شہر مین اسوقت تک کہ دیکھین ہم کہ ہمارے اور بادشاہ روم کے
بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہے اور چاہا رومیون نے تعظیم اور تکریم مسلمانون کی ساتھ ٹھہرانے کے حمص مین لیکن منع کیا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے
اس امر سے اور نہین داخل ہوا کوئی شخص مسلمانون سے حمص مین مگر بعد لڑائی یرموک کے اور یہ سب اسواسطے تھا کہ نزدیک ہو جاوین
مسلمان واسطے رومیون کے ساتھ عدالت اور نیکوخواہی کے جریر بن عون بن منجار سے روایت کی ہے منجار نے کہ مصالحہ کیا
اہل حمص نے بعد مارے جانے مرلیس کے اور نکلے وہ اور دفن کیا انھون نے اپنے مردون کو اور شہید ہوئے جماعت مسلمانون سے اکیس
آدمی کہ وہ سب قوم حمیر اور ہمدان کے تھے مگر تین آدمی اہل مکہ سے رحمت کرے اللہ تعالی انپر واقدی[2] رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ پہونچین خبرین ہرقل کو کہ مسلمانون نے فتح کرلیا حمص اور رستن اور شیزر کو اور چھین لیا انھون نے اس ہدیہ کو جو اسنے مرلیس کے واسطے
بھیجا تھا پس پہونچا وہ اس معاملے سے کاہش رنجان کو اور توقف کیا اسنے باننظار آنے لشکر کے ان شہرون سے جہان لکھا تھا اسنے انکو

ترجمہ اے اللہ مین آگے کرتا ہون قدرت تیری کو قبل قدرت اپنی کے اے اللہ کر تو مارا جانا اسکا میرے ہاتھ پر اور دے مجھکو ثواب اسکا ۱۲

[1] ذکر فتح حمص ۱۲

[2] ذکر پہونچنے خبر فتح حمص وغیرہ کی ہرقل کو اور جمع کرنا اسکا لشکر کو اور بھیجنا اسکا واسطے لڑائی مسلمانون کے ۱۲

اور چین سے میل اور ارادہ اس امر کا کیا ہے کہ پھیر دوں ان لشکروں کو انکے شہروں کی طرف اور لے لوں اپنا مال اور اونکے بالے
اور بچے دوں ارض سوریہ کو اور چلا جاؤں بجانب قسطنطنیہ کے پس ہو جاؤں گا میں وہاں بے ڈر اہل عرب سے پس جب سنا قوم نے کلام
اسکا گر پڑے سجدے میں اسکے سامنے اور کہا انھوں نے کہ اے بادشاہ تو ایسا مت کر اور نہ خوار و ذلیل کر تو دین مسیح کو مت الٹ کیا جاوے گا تو اگر
تو بیان کے دن اور ملوک سے تجکو عار اور سرزنش لاحق ہوگی اور خوش ہونگے ہمارے غم اور اندوہ پر دشمن ہمارے اور اگر تو چلا جاوے گا مدد و ملک
شام سے تو اقامت کرینگے اہل عرب شام میں بعد ہمارے اور تحقیق کیا ہوا ہی ہمارے لیے یہ ایسا لشکر کہ کسی بادشاہ کے واسطے نہیں جمع ہوا تھا
اور سامنا کرینگے ہم اہل ساتھ اس لشکر کے اہل عرب کا اور صبر کرینگے ہم انکی لڑائی میں اور شاید مدد نازل ہو تیرا اور اگر غلبہ ہوگا ہمارے دشمنوں کو واسطے
طلب کرینگے ہم نجات اپنی جانوں کی پس مقدمۃ الجیش کر تو اس فوج کا جس کسی کو منظور ہو اور بھیج اور اجازت دے ہمکو کوچ کرنیکے واسطے
لڑائی اہل عرب کے پس خوش ہوا بادشاہ انکے کلام سے اور میل اور ارادہ کیا اسنے اس امر کا کہ بھیجے لشکر کو ہمراہ پانچ بادشاہان روم کی پس پہلے
بنایا اسنے ایک نشان سنہری دیباج کا اور نشان کے سر پر صلیب جوہر کی تھی اور سپرد کیا اس نشان کو قناطر ملک رومیہ کو اور ہمراہ کیا
اسکے ایک لاکھ سوار قوم روسیہ اور صقالیہ سے اور خلعت اور ٹیکا پہنایا اسکو اور بنایا دوسرا نشان دیباج سفید کا جس میں ریشم سے سونیکے
تھے اور اسکے سر پر صلیب زبرجد کی تھی اور دیا اس نشان کو جرجیر ملک عموریہ اور انگوریہ کو اور خلعت دی اسکو اور کہا اس سے
کہ سردار مقرر کیا میں نے تجکو ایک لاکھ رومی پر اور بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا دریجان کو اور مقرر کیا ساتھ اسکے ایک لاکھ قوم مغلیہ
اور افرنج سے اور بنایا چوتھا نشان دیباج سیاہ کا اور سپرد کیا قوریہ کو اور سردار مقرر کیا اسکو ایک لاکھ فوج پر قوم روس
اور ارمن او مغلیط سے اور خلعت دی اسکو اور بنایا پانچواں نشان جڑاؤ موتی اور یاقوت کا ایک سنہری چھڑ سے جسکے سرے پر
صلیب یاقوت سرخ کی تھی اور سپرد کیا باہان ارمنی کو اور وہ بہت دوست رکھتا تھا باہان کو اسواسطے کہ تھا وہ عقل اور تدبیر اور
شجاعت والے لوگوں سے اور وہ لڑا تھا لشکر فارس سے اور کہا اس سے کہ اے باہان میں نے سردار مقرر کیا تجکو اس سب لشکر پر پس
تیرے حکم پر کسی کا حکم نہیں ہے اور کہا اسنے قناطر اور جرجیر اور دریجان اور قوریہ سے کہ جان لو تم اس بات کو کہ صلیبیاں تمہاری تحت
صلیب باہان کی ہیں اور کام تمہارا متعلق اس سے ہی پس نکرنا تم کوئی امر بدون اسکی رای اور مشورے کے اور تلاش او طلب کرو تم
اہل عرب کو جہاں کہیں وہ ہوں اور نہ خوف اور بد دلی کرو تم اور لڑو واسطے اپنے دین قدیم اور شرع منسوخ کے واسطے اور جدا ہو جاؤ تم
راہوں میں اسواسطے کہ اگر تم سب ایک راہ لوگے تو نہ وسعت دیگی وہ راہ تمکو اور ہلاک کر دوگے تم زمین کو پھر خلعت دی اسنے جبلہ بن
ایہم الغسانی کو اور ساتھ کیا اسکے عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے اور کہا اسنے کہ رہو تم آگے لشکر کے اسواسطے کہ
ہلاکی ہر شے کی اسکی جنس سے ہوتی ہے اور لوہا لوہے سے کٹتا ہے اور حکم کیا قسوں کو پس امر کا کہ نہلاویں انکو معمودیہ کے پانی میں اور قربانی کرو
اور نماز دعا کی پڑھو انکے واسطے واقدی رحمۃ اللہ نے سالم مولی ہشام بن عمر بن عنبہ سے روایت کی ہے کل فوج جو ہرقل نے
یرموک کی طرف میں بھیجی تھی چھ لاکھ تھی تمام گروہوں آن کفار سے جو صلیب کا اعتقاد رکھتے تھے اور ایک روایت میں تعداد اس فوج کی سات لاکھ ہے
راشد بن سعید الحمیری نے بیان کیا ہے کہ میں نے پوچھا عمرو سے کہ آیا تم موجود تھے فتوحات شام میں انھوں نے کہا کہ ہاں میں موجود تھا

یہ حال بڑا معلوم ہوا اُنپر یہ معاملہ اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور رات گذاری حالت تنگی اور بیقراری مین نیند
انکو نہ آئی بسبب خوف کے بچانے مسلمانون کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی اور نماز پڑھی ساتھ مسلمانونکے تاریکی رات مین پس جب
فارغ ہوئے وہ نماز سے تو متوجہ ہوئے لوگون کی طرف اور کہا اور قسم دلائی انکو اسپر کہ نہ پلٹ جاوین وہ یہانتک کہ سنین انکے کلام کو
پھر کھڑے ہوئے بحالت خطبہ پڑھنے کے پس حمد اور تعریف اللہ تعالیٰ کی بیان کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور درود بھیجا انپر اور
دعائے رحمت کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور دعا کی واسطے مسلمانون کے ساتھ مدد اور غلبہ کے پھر کہا کہ اے گروہ
مسلمانون کے رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر تحقیق اللہ تعالیٰ نے آزمائش تمہاری بلائے نیک مین کی ہے تاکہ دیکھے وہ کہ کیونکر عمل کرتے ہو تم
اور سچا کیا اپنے وعدہ کو اور بلایا تمپر اپنی مدد اکثر جگہون مین اور تحقیق میرے جاسوسون نے مجھکو خبر دی ہے کہ دشمن خدا ہرقل ذلیل مملکتی نے ہمپر
لشکر کے شہرونسے اور روانہ کیا ہے انکو تمہاری طرف بعد اسکے کہ بوجھل کردیا ہے انکو ساتھ زاد اور سامان کے چاہتے ہین وہ کہ بجھاوین نور خدا
کو اپنے منہونسے اور اللہ تعالیٰ پورا اور تمام کرنیوالا ہے اپنے نور کا اور جان لو تم اس امر کو کہ دائم ہو لیکن بیچ مختلف راہون مین اور وعدہ آن
سبکا یہ ہے کہ ہوجاوین سب تمہارے مقابلہ مین اور جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور نہوگا وہ شخص تھوڑا جسکے ساتھ
اللہ ہو اور اللہ تعالیٰ مخذول اور پشیمان کرنیوالا ہے تمہارے دشمنونکا اور نہوگا وہ شخص بہت جسکو مخذول اور پشیمان کریگا اللہ تعالیٰ
پس کیا رائے ہے تمہاری اس معاملے مین پھر کہا اپنے جاسوس سے کہ اٹھ کھڑا ہو اور آگاہ کر تو مسلمانونکو اس امر سے جو دیکھا ہے تو نے پس اُٹھ
کھڑا ہوا وہ اور آگاہ کیا اُسنے مسلمانونکو ساتھ اُس چیز کے جو دیکھی تھی اُسنے بھاری اور کثیر لشکر سے پس جب معلوم ہوا یہ معاملہ مسلمانونپر اور
داخل ہوا بعض لوگون پر خوف اور دیکھنے لگے بعض اُنمین کے بعض کیطرف اور کسی نے اُنمین سے کچھ جواب نہ دیا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کیا
سکوت ہے میرے جواب سے رحم کرے اللہ تعالیٰ تمپر مشورہ دو تم مجھکو اپنی رائے سے کہ مین نہین ہون مگر شامل ایک کا تم مین سے پس کلام کیا کچھ لوگون نے
سابق الایمان والونسے اور کہا انھون نے کہ اے سردار تم بزرگی اور مرتبہ کے آدمی ہو اور تمہاری شان مین آیات قرآن شریف نازل
ہوئی ہین تم وہ ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو امین اس امت کا مقرر فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ہٰذِہِ الْاُمَّةِ
اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ پس ایسا مشورہ دو تم کہ جسمین بہتری مسلمانونکی ہو پس کہا ابوعبیدہ نے کہ مین مثل ایک مرد کے ہون تم
مین سے کلام کرتے ہو تم کلام کرتا ہون مین بھی مشورہ دیتے ہو تم مشورہ دیتا ہون مین بھی اور اللہ تعالیٰ توفیق دیگا پس اُٹھ کھڑے ہوئے
انکی طرف دس مسلمان جسمین کچھ لوگ قوم مین اور کچھ لوگ مضر سے تھے اور کہا انھون نے کہ اے سردار تم وہ شخص ہو کہ تمہارے واسطے
بلندی اور مرتبہ ہے اور ہماری رائے تو یہ ہے کہ روانہ ہو تم اپنی اس جگہ سے اور اترو ایک میدان چراگاہ اور جائے کشادہ مین جو نزدیک
ہووے وادی القرٰی کے پس ہونگے مسلمان قریب مدینہ طیبہ کے اور کمک پہونچیگی ہمکو خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے پس جسوقت
آوینگے دشمن ہماری طرف ہونگے ہم غالب اور فتحیاب پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تم تو رحمت کرے اللہ تمپر کہ تحقیق مشورہ دیا تمنے
جو تمہاری تجویز مین آیا حالانکہ اگر مین ایسا کرونگا اور چلا جاؤنگا اپنی جگہ سے برا سمجھینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے واسطے اس امر کو
اور سرزنش اور ملامت کرینگے وہ مجھکو اور کہینگے کہ چھوڑ دیا تمنے اُن شہرونکو جنکو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھ پر اور چلے گئے تم وہان سے

کہ بلند ہونگی واسطے کوچ لشکر کے ان درختوں سے آوازیں پس داخل ہوگی تمہارے دشمنوں کے دلوں میں طمع اور امید پس اگر
آویں گے وہ بارادہ غارتگری یا مکر اور فریب کے ملاقی ہونگے انسے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیوں کے پس کہا خالد بن الولید نے قسم ہے خدا کی
ای بیٹے جراح کے یہ بات تو نے میرے دل کی کہی اور میری بھی رائے تھی پس کوچ کیا مسلمانوں نے اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس لشکر خالد بن
الولید کو جو آیا تھا انکے ساتھ عراق سے اور خالد بن الولید کو ساتھ کیا اس لشکر کو اور حکم دیا انکو بیچ میں وہ مسلمانوں کی نگہبانی پر اور طلیعے انکے
لشکر کے پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے اور واقع ہوا شور مسلمانوں کا وقت انکے کوچ کرنے کے یہانتک کہ سنی گئی آواز انکے
شور کی ایک فرسخ پر اور طلب کیا انہوں نے یرموک کو اور سنی ان رومیوں نے جو بچ گئے تھے اجنادین میں آواز مسلمانوں کی وقت انکی کوچ کے
پس طلب کیا رومیوں نے مسلمانوں کو اور گمان کیا فرار کا بسبب مسلمانوں کو اور امید کی انہیں اور ملاقی ہوئے وہ خالد بن الولید اور لشکر
رجعت سے پس آگئے آگے روم کی پس جب دیکھا خالد بن الولید نے گروہ مشرکین کی باگوں کی طرف در آنحالیکہ وہ آگے آنے والے تھے
پس ہنسے اور کہا کہ احتیاط رکھو کیا اچھی زرہ مضبوط ہی پھر پکار کر کہا اپنے ساتھیوں کو کہ تم یہ نشانی غلبے کی ہے پس نکالا مسلمانوں نے
تلواروں کو اور چڑھایا تیروں کو اور حملہ کیا خالد بن الولید اور مرقال اور ضرار بن الازور اور طلحہ بن نوفل عامری اور عامر بن الطفیل
اور زبیر ابن الکال الدم اور ہلال بن مرہ اور صخر بن غانم اور مثل انکے اور لوگوں نے پس نہ ہوئی رومیوں کو طاقت انکے مقابلے کی
پس منہ پھیر کر بھاگے وہ اور مسلمان مارتے اور قید کرتے تھے انکو یہانتک کہ ڈالدیا زمین پر انہوں نے رومیوں سے ایک بڑا پشتہ
کشتوں کا اور قریب تھا ہوئے انسے خالد بن الولید وقت ہزیمت کی دریائے اردن تک پس ڈوب گئی اسمیں ایک جماعت کثیر رومیوں کی پھر
روانہ ہوئے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیوں کے بارادہ شمول لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اسواسطے کہ وہ پہونچ گئے تھے یرموک میں اور پیچھا تھا
اور رات کو پس پشت اپنے اور تھا وہاں ایک بڑا ٹیلا اونچا پہاڑ کی پس چڑھایا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں کی عورتوں اور انکی اولاد کو اس
ٹیلے پر اور حکم کیا انکو ہوشیار اور بیدار رہنے کا اور کھڑے کئے نگہبان اور مقرر کئے طلایع اور جاسوسوں کو ہر راہ پر اور آئے خالد بن الولید لڑائی سے
اور انکے ساتھ قیدی اور مال غنیمت کا تھا پس دعائے خیر دی انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ قسم ہے خدا کی نشانی غلبے کی ہے بشارت ہو تمکو
پروردگار عالم کی طرف سے اور ٹھہرایا مسلمانوں کو یرموک میں اور وہ لوگ ساتھ سامان اور ہشیاری کے مستعد تھے واسطے لڑائی دشمنوں کے
گویا کہ وہ منتظر وعدے کے تھے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ ملوک نے کوچ کیا ہے بجانب یرموک کی پس بھیجا اسنے اپنے
ایلچی کو بجانب ماہان کو در آنحالیکہ وہ سرزنش اور ملامت کرتا تھا ماہان کو اور سست سمجھتا تھا اسکی رای کو توقف روا رکھی میں اور رغبت
کرتا تھا اسکو چلنے پر بجانب لڑائی مسلمانوں کی پس جب پہونچا ماہان کے پاس خط قسطنطین کا بلایا اسنے بطارقہ اور ملوک کو اور پڑھ کر
سنایا خط انکو اور حکم کیا چلنے کا اور کہا اسنے ملوک اور بطارقہ سے کہ نہ گذرو تم کسی شہر میں شہرہای شام سے مگر یہ کہ اپنے ساتھ لو تم
وہاں کے لوگوں کو خوشی یا جبر سے پس نہ ہوئی فوج رومیوں کی بعض کے پیچھے بعض اور نہیں پہونچتے تھے وہ کسی شہر میں ان شہروں سے
جنکو مسلمانوں نے فتح کیا تھا مگر کہ درشتی اور ملامت کرتے تھے انکو اور کہتے تھے سختی ہو تمپر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے
بجانب اہل عرب کی پس وہ لوگ کہتے تھے کہ تم [illegible] زیادہ مستحق ملامت کے ہو کسواسطے کہ تم لوگوں نے فرار اختیار کیا انکو اور چھوڑ دیا تمنے

دیکھتے تھے اُن دونوں کی طرف پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے بھائی کفر کے تو جو کچھ کہتا ہے اور پوچھ جو تجھکو پوچھنا ہے پس
کہا جرجیر نے اے برادر عربی نہ فریب میں ڈالے تمکو یہ کہنا تمہارا کہ بھگا دیا ہمنے رومیوں کو بہت جگہوں میں اور فتح کر لیا ہمنے انکے شہروں کو
پس دیکھو تم آپ اس چیز کو جو تمہارے سامنے آئی ہے اسواسطے کہ ہمارے ساتھ تمام مختلف زبانوں کے لوگ ہیں اور آپس میں قول و قسم کی ہے
روم اور ارمن نے اور معاہدہ اس امر کا کیا ہے کہ نہ بھاگینگے وہ تمہارے مقابلے سے اور تمکو انکے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے پس پھر جاؤ تم اپنے شہروں کی
طرف بتحقیق پایا اور بہت سے نکلے تم بادشاہ کی زمین سے اسقدر کو کہ پایا تمنے اور بتحقیق قصد اور میل اس امر کا کیا ہے عظیم روم نے کہ
نہ ترک کرے تمہارے ساتھ احسان کرنے کو اور دے دیتا ہے اور ہبہ کرتا ہے اسقدر جو لیا ہے تمنے شہروں سے سال کی مدت میں اور
لے لیا ہے گھوڑے اور ہتھیار اور جب تم آئے تھے تو پیادہ چلتے تھے اور اب تم تونگر اور خوشحال ہو گئے ہو پس منظور اور قبول کرو تم اُس
امر کو جسکی طرف بلاتا ہوں میں تمکو ورنہ ہو جاؤ گے تم ہلاک ہونے والوں سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آیا تو کہہ چکا اسنے کہا ہاں
پس تمہارا جواب کیا ہے ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے کہا کہ جو تونے حال اپنے ساتھیوں کا قوم روم اور ارمن سے اور قصد نہ بھاگنے کا انکی نسبت
بیان کیا پس خطا کی تونے اس کلام میں اور ہمکو تلوار سے دھمکاتے اور ڈراتے نہیں اسواسطے کہ ہم تلوار سے نہیں ڈرتے ہیں اور ہم شمشیروں
کو نکلے ہیں اور اپنے کام میں ہم یقین رکھتے ہیں اور ضرور ہم فتح کر لینگے تمہاری زمین کو اور لیوینگے تمہارے بادشاہ کو خدا اُنکو جیسا کہ
وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہمارے نبی کا وعدہ خلاف نہیں ہے اور جو تونے حال معاہدہ رومیوں کا در
باب نہ بھاگنے کے بیان کیا ہے پس چھپا لینگے رومیوں کو تیر لوگوں ہماری تلواروں کی پس بھاگینگے وہ اپنے پیچھے کو اور کہنا اور ڈرانا
تیرا انکی کثرت تعداد اور جماعت پر پس بتحقیق دیکھا ہے تمنے حال قلت اور ضعف ہمارا اور کیونکر بعد ہے ہم تمہاری بڑی جماعتوں پامال
اور ہتھیاروں اور درست ترین چیزوں کا ہمکو وہ دن ہے جسدن جاری کرینگے ہم لڑائی یہانتک کہ معلوم ہو جاویگا کہ کون ہم میں کا
ایسا ہے جسکی خواہش اور تمنا لڑائی ہے پس جب سنا جرجیر نے کلام انکا متوجہ ہوا وہ ایک سردار عرب کی طرف اور کہا کہ تحقیق تجربہ ہے اصل
بادشاہ عرب پہچاننے والا اس قوم کا ہے پھر پھیری اسنے باگ اپنے گھوڑے کی اور پلٹ گیا ماہان کی طرف اور آگاہ کیا اسکو ابو عبیدہ بن الجراح
کی گفتگو سے پس کہا ماہان نے جرجیر سے کہ آیا کہا اور بلایا تونے انکو بجانب مصالحت کے اسنے کہا نہیں قسم ہے حق مسیح کی کہ میں نے اس باب میں ان سے
کوئی آغاز گفتگو نہیں کی و لیکن بھیج تو انکے پاس بعض عرب متنصرہ کو اسواسطے کہ عرب بعض انمیں کی بعض کیطرف میل کرتے ہیں پس
اسوقت بلایا ماہان نے جبلہ بن ایہم غسانی کو اور کہا اس سے کہ جا تو ان قوم کی طرف اور ڈرا تو انکو ہماری کثرت سے اور ڈال تو انکے دلوں میں
خوف اور دہشت کو اور اُبھار تو انپر مکر اور فریب اپنا پس نکل کر روانہ ہوا جبلہ یہانتک کہ مسلمانوں کے سامنے ٹھہرا اور پکار کر کہا اسنے اپنی
بلند آواز سے کہ اے گروہ عرب کے آوے تم میں سے میرے پاس کوئی عرو والا و عمرو بن عامر سے کہ گفتگو کروں میں اس سے پس سُنا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ کا اور کہا مسلمانوں سے کہ بھیجا ہے قوم نے تمہارے پاس اپنا بھائی غسانی کو بارادہ مکر و فریب کی بسبب پاس
یگانگت اور قرابت کی پس بھیجو تم اسکے سامنے ایک مرد کو انصار سے پس جلدی کی اُسکے پاس جانیکی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے
اور کہا انہوں نے ابو عبیدہ رضی بن الجراح سے کہ اے سردار میں انکے پاس جاؤنگا اور سنونگا جو وہ کہیگا اور جواب اسکا دونگا پس جلدی سے اپنے

تمھارا اعداد کرنیوالا ہی عبادہ بن صامت نے کہا کہ تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی اپنے کلام مین ہمارے پیچھے لوگ بزرگ شریف اور سخت ہین کہ جانتے ہین سونکو
غنیمت اور زندگانی کو تاوان ہر ایک انمین کا بندہ اللہ لشکر ہی آیا بھول گیا تو عمر رضی اللہ عنہ اور انکی شدت اور مضبوطی کو اور عثمان رضی اللہ عنہ
اور انکی دانش اور جوانمردی کو اور علی کرم اللہ وجہہ اور انکے دبدبہ کو اور عباس اور طلحہ اور زبیر اور فلان اور فلان لوگ جو کہ پیچھے ہین اپنی جگہ پاس
مسلمانان مکہ اور طائف اور یمن وغیرہ سے پس جب سنا جبلہ نے یہ کلام کہا اُسنے ای بیٹے چچا کے آیا تھا مین بازادی تمھاری نصیحت کر پس
ہرگاہ انکار کی تمنے پس مین درخواست کرتا ہون تمسے اس امر کی کہ سوال کرو تم اپنی قوم سے کہ قبول کرین وہ صلح کو جسکی طرف ہم انکو بلاتے ہین
عبادہ بن صامت نے کہا قسم ہی خدا کی نہ صلح ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچ مین مگر ساتھ ادای جزیہ یا اسلام یا تلوار کے اور اگر نہ ہوتا عذر اور بیوفائی کرنا
امر بہت نزدیک ہر اُسکے بلند کرتا مین تیرے اوپر اپنی اس تلوار کو اور بھیج دیتا تیری روح کو دوزخ کیطرف پس جب یہ سنا جبلہ نے کلام عبادہ بن صامت
کا حالانکہ انھون نے نہ موافقت کی جبلہ کے کلام مین اُسکی جانب کو پس پھر ادہ ڈرتا ہوا جانب بابان کی درانحالیکہ بھر لیا اُسکے دل نے گفتگو نے
عبادہ بن صامت سے خوف اور ڈر کو پس جب ٹھہر ادہ آگے بابان کے ظاہر تھا اُسکے چہرہ سے خوف پس کہا بابان نے جبلہ سے کہ تیرے پیچھے کیا حال ہوا تُسنے کہا
کہ ای بادشاہ مین نے ڈرایا اور رعب ڈالا اُنپر پس اُنکے نزدیک یکسان ہوا اور انھون نے کہا ہر کہ نہین ہی ہماری خواہش اور آرزو مگر لڑائی بابان نے کہا
کہ یہ کیا بے صبری ہی جو تجھسے ظاہر ہوئی ہی آیا نہین مین وہ عرب مثل تمھارے مین نے سنا ہی کہ وہ تیس ہزار مین اور تم ساٹھ ہزار ہو آیا نہین لڑ سکتے ہین
دو آدمی تمھارے انکے ایک آدمی سے لو انکو اور جا تو ای جبلہ اور تیرے بھائی بند انکی لڑائی کیواسطے اور ہم تمھارے پیچھے ہین پس اگر فتح اور غلبہ پایا
تمنے انپر تو ہوگا ملک ہمارے بیچ مین شریک اور ہو گے تم نزدیک ترین لوگونکے واسطے اور وہ ملک ہمارا جو عرب نے لے لیا ہی اور بابان ترغیب
دیتا تھا جبلہ کو بخشش اور انعام مین اور خواہش دلاتا تھا اُسکو لڑائی پر پس منظور کیا جبلہ نے اس امر کو اور آگاہ کیا اپنی قوم بنو غسان کو اور
حکم کیا انکو کہ ہشیار ہو جاوین اور زرہین پہنین وہ پس ایسا ہی کیا قوم نے اور سوار ہو کے ساتھ انکے کوچ کے درانحالیکہ نہین ملا تھا کوئی آدمی
انمین اور آگے انکے جبلہ تھا ایہم سنہری زرہ پہنے ہوئے اور لٹکائے ہوئے تھا اُس تلوار کو جو بنائی ہوئی تبابعہ کی تھی اور اُسکے ہاتھ مین وہ نشان تھا
جو ہرقل نے اُسکے واسطے بنایا تھا پس چلا وہ بچا تھا صحابہ کے ساٹھ ہزار کی جماعت سے پس جب دکھائی دیے اور قریب ہوئے وہ مسلمانونکے
مثل دیوار آہنی کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ باتین کر رہے تھے عبادہ بن صامت سے جو انکے اور جبلہ کے بیچ مین ہوئی تھین کہ دفعۃً
دکھائی دیے انکو بنو غسان پس جب دیکھا انکو مسلمانون نے پہچانا انکو اور آواز دی بعض نے بعض کو کہ ای گروہ مسلمانونکے بہ تحقیق عرب متنصرہ
تمسے لڑنے کو آتے ہین پس کیا کہتے ہو تم اس معاملہ مین مسلمانون نے کہا کہ لڑینگے ہم اللہ سے امید مدد اور غلبہ کی رکھتے ہین اور قصد کیا لوگون نے
انکی طرف کوچ کرنیکا پس پکار کر کہا خالد بن الولید نے مسلمانونسے کہ صبر کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر اور نہ جلدی کرو تم پس بہ تحقیق ورائی سے
ایک گزری تا انکے ایسا مکر کرونگا مین انکے ساتھ کہ اُسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جاوینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کیا ہے اے ابا
سلیمان خالد بن ولید نے کہا کہ ای سردار رومیون نے اعانت چاہی ہمپر ہمارے ہمجنس عرب سے اور وہ شمار مین ہمارے دونے ہین اور
اگر ہم تمام اپنی جماعت سے انسے لڑینگے تو یہ بات ہمارے لئے باعث منقصت کی ہوگی اور مین بھیجونگا انکے مقابلے مین کچھ لوگ انھین سے
کہ کام کرینگے وہ انکے پھیر دیتے ہین اور جب پلٹ جاوینگے وہ ہمارے سامنے تو ہوگا یہ امر باعث شکستگی مشرکین اور انکی بڑی سبکی کا

جبلہ نے کہا کہ مستعد ہو تم کل واسطے لڑائی کے پس چلے آئے صحابہ پھر کر خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا انکو جبلہ کے حال اور گفتگو سے پس کہا خالد بن ولید نے کہ چھوڑ دو اسکو پس قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر آئینہ دیکھیگا جبلہ ہم میں سے ایسے لوگوں کو کہ نہ ارادہ کرینگے وہ اسکی لڑائی میں سوا رضا مندی پروردگار عالم کے اور کہا انھوں نے کہ ای گروہ مسلمانونکے قوم ساٹھ ہزار ہیں اور ہم کچھ زیادہ تیس ہزار اور ہم اللہ تعالی کے گروہ ہیں اور چاہتے ہیں ہم کہ طاقت ہوں اور صبر کریں ہم اس بھاری جماعت سے پس اگر مارا ہمنے جبلہ کو تو پھر جاتی رہیگی ہیبت ہماری دشمنوں کی دلوں میں لیکن منتخب کرونگا میں کچھ لوگ اپنی جماعت واسطے لڑائی ان کے پس کہا ابو سفیان نے کہا کہ واسطے اللہ کے ہے کام نیک تمہارا ای ابا سلیمان بہ تحقیق رائے نیک کو پہونچے تم پس کہ تم جس امر کا ارادہ کیا ہے تم نے اور لیلو اس لشکر سے جسکو تم چاہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ میں چاہتا ہوں کہ منتخب کروں اپنے لشکر سے تیس آدمی پس رہے ہر آدمی ہم میں سے دو ہزار سے ان تنصرہ سے پس نہیں باقی تھا کوئی شخص مسلمانوں سے مگر یہ کہ تعجب کیا اُنھوں نے مقولہ خالد بن الولید سے اور گمان کیا انکی نسبت مزاح کا پس جس شخص نے پہلے اُنسے اس بات میں اُسکے کلام کیا وہ ابو سفیان تھے پس کہا اُنھوں نے کہ ای بیٹے ولید کے آیا یہ کلام تمہارا مزاح کا ہے یا صحیح اور درست ہے خالد بن الولید نے کہا قسم ہے اُس ذات کی جسکی میں عبادت کرتا ہوں کہ نہیں کہا میں نے مگر کلام صحیح اور درست کو پس کہا ابو سفیان نے کہ ہوگے تم اس صورت میں خلاف کرنیوالے واسطے حکم اللہ برتر کے اور ظلم کرنیوالے اپنی ذات پر اور میں نہیں گمان کرتا ہوں اس امر کا تمہارے واسطے اسمیں قوت ہو پس اگر کہتے تم کہ لڑیگا ایک مرد دو سے تو یہ آسان ہوتا تمہارا اس کلام سے کہ لڑیگا ایک مرد ہم میں کا دو ہزار سے اور اللہ تعالی رحم کرنیوالا ہے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے ہمنے کہ یہ لڑے ہم میں کا ایک آدمی دو آدمیوں سے اور ایک سو دو سو سے اور ایک ہزار دو ہزار سے سو تم تیس آدمی ساٹھ ہزار کے مقابلے میں تجویز کرتے ہو سو اس بات کو ہم میں سے کوئی نہ قبول کریگا اور اگر قبول کریگا تو غرور ساتھ اپنی ذات کے اور اعانت کریگا اپنے ہلاک پر خالد بن الولید نے کہا کہ ای ابا سفیان نہ ہو جاؤ تم بد دل اور ڈرانیوالے اسلام میں حالانکہ تھے تم مضبوط اور شجاع جاہلیت میں خاموش رہو تم اپنی گفتگو سے اور دیکھو کہ کیسے بہادر شہسوار مسلمانوں کو میں منتخب کرتا ہوں پس جب تم انکو دیکھوگے جانوگے تم کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنھوں نے اپنی جانوں کو اللہ تعالی کے واسطے ہبہ کردیا ہے اور نہیں چاہتے ہیں وہ لڑائی سے سوا اللہ تعالی کے اور جبکہ ولکا حال انکا تعالی اس کیفیت سے جانیگا تو لائق اور سزاوار ہوگا اللہ تعالی پر یہ کہ مدد کریگا اُسکی اگر چلیگا وہ آگ پر پس کہا ابو سفیان نے کہ ای ابا سلیمان ٹھیک ہے جو تمنے کہا اور میرا کلام بنظر شفقت بحال مسلمانوں کے تھا اور اگر تمہارا ارادہ یہی ہے تو ساٹھ آدمی ساٹھ ہزار کیواسطے مقرر کرو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہاں مشورہ ابو سفیان کا سنا ہی خالد بن الولید نے کہا کہ قسم ہے خدا کی نہیں ارادہ کیا تھا میں نے اپنے اس کلام سے مگر مکر اور فریب کرنیکو ساتھ اپنے دشمن کے اسواسطے کہ جب ہوگی وہ شکست اٹھا کر پھر جاوینگے اپنے سردار کیطرف تو داخل ہوگا خوف اور ڈر ہمارا انمیں اور جانیگا بادشاہ اس امر کو کہ ہمارا لشکر اسکے واسطے کافی اور شامل ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم ساٹھ آدمی لیلو بعض انمیں کے بعض کی اعانت کرینگے خالد بن الولید نے کہا کہ جس شخص کا جی چاہے اسکے واسطے ورنہ میرے واسطے تو سوائے اپنی جان کے اور کچھ نہیں ہے اور اللہ تعالی توفیق دیوے مجھکو اس چیز کی جسکو میں دوست رکھتا ہوں عبداللہ بن عمر نے بیان کیا ہے کہ پہلے سب سے جس شخص کو خالد بن الولید نے انتخاب کیا شہسواران مسلمین میں سے وہ زبیر بن العوام تھے اور بعد انکے فضل بن عباس تھے پھر کہا خالد بن الولید نے کہاں ہیں ہاشم بن سعید الطائی کہاں ہیں شہسوار یمن ہاتھم کے قعقاع بن عمرو التمیمی کہاں ہیں شرحبیل بن حسنہ کہاں ہیں خالد بن سعید کہاں ہیں عمرو بن عبداللہ کہاں ہیں صفوان بن فضل المسلمی کہاں ہیں صفوان بن امیہ

اور نہیں ہے یہ مگر آزمائش اللہ تعالیٰ کیطرف سے کہ ناطق کیا ہے تُنے اس کلام سے تمہاری بالونکو اور چاہتا ہے وہ میری آزمائش کو اس سبب سے اور میں نے
صبر کیا اور میں درخواست کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے توفیق اور سلامتی کی تاکہ دور ہو جاوے میرے دل سے ننگ و عار شیطان کی اور غصہ زمانہ جاہلیت کا پھر کہا قسم ہے
خدا کی اے خاطب اگر قصد کرو تم بعد اس کلام کے اس امر کا کہ رکھو تم اپنے قدم کو خالد کے نسار پر تو ہرگز نہ پاؤگے تم اُنہیں منع کیا اور یہ امر از روے
عاجزی اور فروتنی کے ہی واسطے بندہ خدا کے اور از روے طاعت کے ہے واسطے رسول اللہ صلعم کے پس نہیں باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے جنہنے سنا قول
خالد بن الولید کا مگر یہ کہ شکر گزاری اور استحسان انکی بات کا اور ابو عبیدہ بن الجراح سنتے تھے قول خالد بن الولید کا پس وہ رونے لگے اور کہا قسم ہے خدا کی اے
ابا سلیمان کہ تم فرد اور یکتا ہو الشکی کی شکر گزاری میں پھر اٹھکر گئے ابو عبیدہ بن الجراح اور پکڑ لیا ہاتھ حاطب کا اور ڈالدیا انکے ہاتھ کو خالد بن الولید کے ہاتھ
مین پس ہٹ گئے وہ اور مصافحہ کیا ایک نے دوسرے سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین امید رکھتا ہون اس امر کی کہ ہو جاؤ تم دونون مصداق اسکے جو
فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید مین ونزعنا ما فی صدورہم من غل آخر تک واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب انتخاب کیا خالد بن ولید
نے شہسواران سلمین سے ساٹھ مردونکو کہ ہر ایک انمین کا اگر ارادہ کرتا بذات واحد لشکر کے مقابلے کو تو یہ آسان تھا اسپر پس اُسیوقت کہا خالد بن الولید نے
اُنسے کہ کیا آپ ہو تمہاری رحمت کرے اللہ تمپر بیچ حملہ کرنیکے میرے ساتھ اس لشکر پر جو ہمسے لڑنیکو آیا ہے اور وہ لوگ قوم عرب ہین مثل تمہارے اور تم
خوب انکو جانتے اور پہچانتے ہو پس اگر ہوگا تمکو انکے مقابلہ مین صبر اور تائید کریگا اللہ تعالیٰ بحالت صبر کے ساتھ مدد کے اور شکست دوگے تم ان عرب کو
پس جان لو تم اس امر کو تم اس لشکر کو شکست دوگے پس جب شکست دوگے تم انکو اور پڑجاویگا خوف تمہارا انکے دلونپر پس پلٹ جاوینگے وہ بحالت
زیانکاری کے انھون نے کہا کہ اے ابا سلیمان کرو تم جو تمسے ہوسکے قسم ہے خدا کی ہر آئنہ لڑینگے ہم اپنے دشمنوں سے مثل لڑائی ایسے شخص کے جو مدد اللہ تعالیٰ کے
دین کو اور بھروسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی قوت پر اور خرچ کرتا ہے طلب آخرت مین اپنی جانکو پس دعا جزاے خیر کی دی خالد بن الولید نے اور ابو عبیدہ
بن الجراح نے انکو اور کہا کہ آمادہ ہو جاؤ تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر اور لیلو تم ساز اور سامان اپنا اور ہو وین تمہارے پاس تلوارین نزدیک کرنیوالی
موت کی اور نہ لیوے کوئی تم مین نیزے کو اسواسطے کہ نیزہ ہوتا ہے نا راستی اور کمی کرنیوالا کبھی سبل کرتا ہے وقت مارنیکے پس نا راستی کرتا ہے اور نہ لو تم نیزے کو
کہ وہ خطا بھی کرتے ہین اور کارگر بھی ہوتے ہین اور سوار ہو گھوڑون تیز رو پر اور نہ سوار ہووے کوئی مرد مگر اپنے اُس گھوڑے پر جسپر اسکو اعتماد ہو اور
وعدہ کر لو آپس مین اس امر کا کہ یکجائی نزدیک حوض محمد مصطفےٰ صلعم کے ہوگی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ متفرق ہو گئے ساٹھون مسلمان اپنے
اسباب کیطرف واسطے درستی اپنے حال کے اور سلام کرتے تھے وہ اپنے اہل و عیال پر اور ضرار بن الازور آئے اپنے خیمے مین اور لباس اپنی اُتھانے
اور سلام کیا اپنی بہن خولہ پر پس جب درست کیا اُنھون نے آلات لڑائی کو خولہ انکی بہن نے کہا کہ اے بھائی مین دیکھتی ہون تمکو کہ تم مجکو اسطرح سے
رخصت کرتے ہو جیسے کوئی الیقین کرنیوالا جدائی کا رخصت کرتا ہے پس آگاہ کیا ضرار نے انکو اس حال سے کہ وہ ارادہ رکھتے ہین دشمن سے بھڑنے کا
جیسا خالد بن الولید پس رودین خولہ اور کہا کہ اے بھائی اگر ہو تم دشمن سے اور تم نفیس رکھتے ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے اسواسطے کہ دشمن نہ ٹھہر دیکھا کر لیگا
وقت دور کو اور نہ دور کریگا نزدیک کو پس اگر پہنچ آویگا تمپر کوئی حادثہ لاحق ہوگی انکو تمہارے دشمن سے کوئی مصیبت تو قسم ہے خدا کی ہر آئنہ سست اور
ضعیف ہو جاونگی خولہ اور ہونگی بیٹھنے والی زمین پر یا لیونگی تمہارا بدلا اور جا ملونگی تم مین جلد ایسے پس روئے ضرار بن الازور انکی رونے سے
اور رات گذرانی اُنھون نے نماز اور دعا اور عاجزی اور رونے مین در انحالیکہ طلب کرتے تھے وہ مدد کو اللہ تعالیٰ سے یہانتک کہ ظاہر ہوئی صبح

اور سخت ہوئی لڑائی انکے بیچ مین ایسی نہین تہی جاتی تہی مگر آواز شور دل قوم اور پرین تلوارین خود دون پر یہانتک کہ یقین کیا ہر مسلمان نے اور
مشرک نے اس امر کا کہ خالد بن الولیدؓ اور ہمراہی انکے نہ نجات پاوینگے قتل سے پس کبیر کہی مسلمانون نے اور لاحق ہوا انکو قلق اور اضطراب اپنے
مسلمان بھائیون پر اور بعض انکے بعض سے کہتے تہے کہ تحقیق خالد بن الولید قریب تلف نفس مین آگئے بہ نسبت ہمارے ساتھیون کے اور ہلاک
کیا انکو اور رومی کہتے تہے کہ اگر ہلاک کیا جاوے اس گروہ کو پس لا محالہ ہلاک عرب کا ہمارے ہاتھ سے حاصل ہے اور اسیطرح برابر لڑائی
ہوتی رہی عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کے تہی نیکو کاری خالد بن الولیدؓ اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمن بن ابی بکر
صدیق اور فضل بن عباس اور ضرار بن الازور اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی کہ بتحقیق دیکھا تھا مین نے ان چہ شخصون کو کہ آمادہ ہوئی تہی سوندہ کو
لڑائی مین اور بچاتے تہے اور نگاہ رکھتے تہے بعض انمین کے بعض کو اور نہین جدا ہوتے تہے پس کتنے لوگ ایسے تہے کہ باقی رکھے بدون مددگار کے
دائین جانب مین اور کتنے ایسے تہے کہ نیست ہو گئی تہی مدد انکی بائین جانب کی اور زیادہ کیا تھا لڑائی نے شعلون کو پس کتنے خون تہے کہ
بہنے لگے اور کتنے قرار پکڑنے والے زین کے جہک گئے اور متوجہ ہوئے دلیر ساتھ دلیرون کے اور چلاتے تہے تیر انکو اور نیزہ بازی کی انھون نے
ساتھ نیزہ ہاے بلند کے اور تنگی مین ڈالا ساتھ تلوارون چمکتی ہوئی کے اور سست ہو گئے بازو تھکے ہوئے اور آئی کوشش اور گئی سستی اور درست بستگی اور
زخمدار ہو گئین ٹہریان گودہ دار سردارونکے سونڈ ہونگی اور جب در آئے انمین چہ اصحابی اور قتل کیا انکو جلدی سے پس داخل ہوا مین ساتھ انکے
اور کہا مین نے کہ پہونچیگی مجکو وہ چیز جو پہونچیگی انکو اور پکار کر کہا خالد بن الولیدؓ نے کہ اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ ہے قیامت ہے
اور بتحقیق دیکھی خالد بن الولید کو وہ چیز جسکی وہ تمنا رکھتے تہے پس جب گرم ہوئی ہاتھاپائی مین لڑائی پاپیادہ ہو گئے خالد بن الولید گہوڑون
سے اور پاپیادہ ہو گئے مرقال بن ہاشم اور ہجوم کیا انپر لوگون نے اور مثل بازو کے گرد انکی زبیر بن العوام اور فضل بن عباس فی درانحالیکہ
بچاتے تہے ان دونون کو اور فضل بن عباسؓ پکار کر کہتے تہے کہ جدا ہوا گروہ کتون کے اور دور ہوا اصحاب سے مین شہسوار نیزہ زن
ہون مین ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی کہ مین نے شمار کیے تہے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیس حملے کہ حملہ کرتے تہے وہ خالد بن الولید کیطرف سے اس لشکر پر جو گرد انکی تھا پس
مار ڈالتے تہے وہ ہر حملے مین ایک سوار کو گروہ قوم سے اور سوار ہو خالد بن الولید ایک گہوڑے پر سوا اپنے گہوڑے کے اور سوار ہوئے مرقال رضؓ
ایک گہوڑے پر اسپان قوم سے اور حملہ کیا انھون نے مشرکین پر اسطرح سے کہ گویا وہ لڑے نہ تہے اور برابر تمام اس دن سخت لڑائی لڑتی رہی
تا اینکہ قریب غروب ہوا آفتاب اور تہی وہ مثل شیر حملہ آور کے اور مسلمانونکو سخت قلق تھا اپنے بھائیون پر پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے شور کرکے کہا مسلمانون سے کہ حملہ کرو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین پس دیکھین ہم کہ ہمارے بھائیون کا کیا حال ہوا کہ بے شبہ ہلاک ہوئے
خالدؓ بن الولید اور ساتھی انکے پس سبھون نے انکا کہنا منظور کیا سوا ابو سفیان کے پس کہا ابو سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراحؓ سے کہ اسرار
ضرور قوم مسلمانونکو مخلصی حاصل ہوگی اور دیکھو گے تم جو کچھ ہوگا پس نہ التفات کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے بجانب کلام ابو سفیان کے اور
بوجہ قلق کے قصد حملے کا کیا اور رد ہوا لگی پس اسی حال مین کہ وہ آمادہ تہے حملہ کرنے پر کہ دفعتہ لشکر نصرہ کا بھاگ نکلا اور آوازین مسلمانون
کی بلند ہوئین ساتھ قول لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کے اور یکجا ہوئے

کہا انسے معاذ بن جبل خالد بن الولید نے کہا سوچ ہوکہ بخشے ہمین پاپا الرائی کی جگہ مین ستر آدمی کو اور ہم سبھی ہین اور تم پچیس ہوا اور پانچ قید ہوگئے ہین اور تحقیق قید ہوگئے ہین رافع بن عمیرہ الطائی اور ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر اور عاصم بن عمرو اور یزید بن ابوسفیان پس سخت گذرا یہ معاملہ مسلمانو پر اور سجدہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے گھوڑ یکے زین پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای گروہ مسلمانونکے قسم ہے خدا کی کہ خروج کیا مین نے اپنی جانونکو پس نہ روزی ہوئی مجکو شہادت اور جو مارے گئے سوت انکی آگئی تھی اور پانچ آدمی تم مین سے قید ہوگئے ہین اور رہائی انکی ضرور ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رات گذرانی مسلمانون نے حالت خوشی اور سرور مین اور مشرکین نے سختی مین درانحالیکہ شکستگی پائی انکے حامی لشکر نے پس بلایا باہان نے جبلہ کو اور دریافت کیا سب حال اور کام اسکا پس کہا اسنے کہ ای بادشاہ ہم برابر انپر غالب تھے یہانتک کہ آئی تاریکی رات کی پس ہنگامہ اور شور کرکے پکارا ہمکو پکارنیوالے نے پس متفرق کردیا اسنے جماعت کو اور مارے گئے ہم مین جو مارے گئے اور قوم کو جو مدد اور غلبہ دیا ہے وہ معبود انکا سچا ہے اور اگر ایسا نہوتا تو نکلتے انکین کی ساٹھ آدمی واسطے مقابلہ ساٹھ ہزار کے ہم مین سے باہان نے کہا کہ بھیجتا ہون مین تم مین سے لوگونکو بطور ایلچی کے پس نہین قبول کئے جاتے ہو تم اور بھیجتا ہون مین تمہارے لشکرون کو پس شکست اٹھاتے ہین وہ قسم ہے حق صلیب کی کہ حملہ کرونگا مین کل انپر ساتھ اپنے گروہ کے اور کرونگا مین انکو مٹی اور رات گذرانی اسنے فکر اور فریب کے مسلمانون اور خالد بن الولید پر اور رات گذرانی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور اتفاق رائے کیا رومیونکی لڑائی پر کل کی صبح پر اور لکھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ایک خط ان الفاظ سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ عَامِلِکَ عَلَی الشَّامِ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَ اُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ وَ اَعْلَمُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ کَلْبَ الرُّوْمِ قَدِ اسْتَنْفَرَ عَلَیْنَا کُلَّ مَنْ یَّحْمِلُ صَلِیْبًا وَ قَدْ سَارُوْا الْقَوْمُ اِلَیْنَا کَالْجَرَادِ الْمُنْتَشِرِ وَ قَدْ نَزَلْنَا بِالْیَرْمُوْکِ قَرِیْبًا مِنَ الْجَوْلَانِ وَ الْعَدُوُّ فِیْ ثَمَانِ مِائَۃِ اَلْفٍ مُقَاتِلَۃٍ غَیْرَ الْاَتْبَاعِ وَ مِنَ الْفَارِسِ الْمُنْفَرِدَۃِ مِنْ غَسَّانَ وَ اَوَّلُ مَنِ الْتَقَانَا جَبَلَۃُ وَ جُمُوْعُہٗ فِیْ سِتِّیْنَ اَلْفًا فَخَرَجَ اِلَیْہِمْ سِتُّوْنَ رَجُلًا فَھَزَمَ اللّٰہُ الْمُشْرِکِیْنَ بِاَیْدِیْھِمْ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَ قُتِلَ مِنَّا عَشَرَۃٌ وَ سَائِرُھُمْ اُسِرَ مِنْھُمْ رَافِعُ بْنُ عُمَیْرَۃَ وَ رَبِیْعَۃُ بْنُ عَامِرٍ وَ ضِرَارُ بْنُ الْاَزْوَرِ وَ عَاصِمُ بْنُ عُمَیْرَۃَ وَ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَ نَحْنُ عَلٰی ھَیْمَنَۃِ اللِّقَاءِ فَلَا تَغْفُلْ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اَمِدَّنَا بِرِجَالِ الْمُوَحِّدِیْنَ نَحْنُ نَسْأَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یَّنْصُرَ الْاِسْلَامَ وَ اَھْلَہٗ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اور لپیٹا خط اور سپرد کیا عبد اللہ بن قرط کو اور حکم کیا انکو روانگی مدینہ طیبہ کا عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا مین یرموک سے جمعہ کے دن بعد عصر کے ماہ ذیحجہ مین اور گذری تھین ماہ ذیحجہ مین بارہ راتین پس پہونچا مین مدینہ طیبہ مین جمعہ کے دن بیچ پانچوین گھڑی کے اور مسجد نبوی بھری تھی لوگونسے پس بٹھایا مین نے اپنی اونٹنی کو باب جبرئیل پر اور آیا مین روضہ مبارک مین پس سلام کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور قصد کیا مین نے ساتھ خط کے طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس شور کیا مسلمانون نے مجکو دیکھکر اور بڑھکر گیا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پس بوسہ دیا مین نے انکے ہاتھون کو اور سلام کیا مین نے انپر اور مسلمانونپر پس جب پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو بدل گیا رنگ انکا اور کہا انھون نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پس کہا حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت عباس اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ وغیرہم رضی اللہ عنہم نے کہ اے امیر المومنین آگاہ کرو تم ہمکو مضمون خط سے ہمارے بھائیون کے پس کھڑے ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور چڑھ گئے منبر پر اور پڑھکر سنایا خط مسلمانونکو جب حسبنا

مسلمانوں نے مضمون خط کو تصور کیا اُنہوں نے ساتھ آواز رسیلے کے بطور شوق کے تمام مسلمانوں کے اور سب سے زیادہ ...
بن عوف الزہری ہر دوست اور کہا کہ اے امیر المومنین سعید و تم ہم کو واسطے کہ ہم لوگ سب ملک شام میں جا ملینگے و معسکر
کردینگے اللہ تعالیٰ نے تسلط مسلمانوں کو بس قسم ہے خدا کی کہ میں مسلمانوں کی مدد کے واسطے ہو گیا ہی جان اور مال کا اور حسن عمل کرونگا
میں اُنکے ساتھ مسلمانوں پر بس جب سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام عبد الرحمن کا اور دیکھا شفقت اُنکی کو مسلمانوں پر
اُنکے صاحبوں پر آئے ہیں پاس اور کہا کہ ای بیٹے فرمایئے کون شخص سوار اور رئیس روس کا ہے پس کہا کیسے کہ وہ اللہ دین
ایک اُنمیں کا نام ہرقل بادشاہ کا اور نام اُسکا قورس ہے اور درریحان اور قناطر اور جرجیر اور جبلہ بن الایہم عکرمہ کو سلسلہ
بابان کے ہیں وہی حکم ان ہوا امیر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم حضرت عباس کرنا ایک
لیجیے اور اللہ الوا جہم آخر تک پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس معاملہ میں کیا مشورہ دیتے ہو تم رحمت کرے تم پر تعالیٰ
تب پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بشارت ہو تمکو رحمت کرے اللہ تم پر اسواسطے کہ اس معاملے میں ہوگی نشانی قدرت
کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ آزمائش کریگا وہ اُنمیں اپنے بندوں کی تاکہ دیکھے وہ اُنکے کاموں کو پس جو شخص صبر کریگا
اور امید ثواب کی رکھیگا اللہ تعالیٰ کیطرف سے پس لکھا جاویگا اللہ تعالیٰ کے نزدیک صابرین میں اور جو شخص ڈریگا اور سستی
کریگا پیچھے پھریگا امر نیک سے اور جان لو تم یہ وہ لڑائی ہے جسکا حال مجھسے بیان فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ کر
اُسکا باقی رہیگا اور یہ فتنہ ہلاک کرنیوالا اور شر ہے پس کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ لڑائی کسیطرح ہوگی اور بیٹے حضرت عباس
کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ اے چچا اُس شخص پر ہوگی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ نے
واسطے اُسکے پس اعتماد کرو تم ساتھ مدد اللہ کے اور بھروسا کرو تم اُسپر پھر کہا کہ اے امیر المومنین لکھو تم خط واسطے ابو عبیدہ بن
الجراح کو اور ہمکو خواہی کرو اُسکے دل کی پس قریب تر ہوگئے وہ ایک بڑے معاملے میں پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے نام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی ابی عبیدۃ
والذین معہ من المہاجرین والانصار والمجاہدین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وبعد فقد قرات کتابک وفہمتہ وسالتکم بالامداد وان کان عدد العدو والعسکر کثیرا لکم فاعلموا
انہ لیس بالجمع الکثیر یہزم الیسیر وانما یہزم بما ینزل اللہ تعالیٰ من النصر وان اللہ تعالیٰ لیقول ولن تغنی عنکم فئتکم
شیئا ولو کثرت وربما ینصر اللہ تعالیٰ العصابۃ القلیل عددہا علی الکثیرۃ وما عند اللہ خیر للابرار وقال اللہ تعالیٰ
فمنہم من قضی نحبہ الآیۃ فطوبی للشہداء لمن توکل علی اللہ والق العدو بمن معک وما من مرجوع بل بعث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخرجوا عدوہم فی مواطن من مواطنہم حتی قتلوا فی سبیل اللہ تعالیٰ ولم یجاہدوا الکفار الا فی
حسب اللہ تعالیٰ ولا من بعدہم من لقی من اخوانہم ولکن تاسوا بہم وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ وقد امر اللہ تعالیٰ
علی قوم لنصیرہم فقال تعالیٰ وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر واذا ورد علیک کتابی ہذا فاقرأ

فاقروہ علی المسلمین و امرہم ان یقاتلوا فی سبیل اللہ یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا الآیہ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پھر لپیٹا خط کو اور حوالے کیا عبد اللہ بن قرط کے اور کہا کہ اے بیٹے قرط کے جسوقت کہ قریب ہو تم مسلمانونکی اور برابر ہو چکی ہون صفین
لڑائی کی جاؤ تم مسلمانونکی صفونمین اور پھرو انکے سرداران صاحب نشانونکے پاس اور آگاہ کرو تم انکو اس امر سے کہ تم فرستادہ ہو
انکے پاس اور کہو انسے کہ عمر نے سلام کہا تمکو اور کہا ہے تمسے کہ ای ایمان ولے لوگ صدق ولسے لڑو انسے وقت مقابلے کے اور شدت کرو
انپر مثل شدت کرنے شیرونکے اور مارو انکے سرونکو ساتھ تلوارونکے اور ہووین وہ آسان تر تمہارے نزدیک کہے سے پس تم مدد دیے
جاؤگے اور غالب ہوجاؤگے اگرچاہا اللہ تعالی نے پھر پڑھکر سناؤ تم انکو یہ آیت ان حزب اللہ ہم الغالبون عبد اللہ بن قرط جسنے
بیان کیا ہے کہ کہا مین نے کہ ای امیر المومنین دعا کیجیے میرے واسطے سلامتی اور جلد پہونچنے کی پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حفظک
اللہ تعالی وسلمک طوی لک البعید عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ سلام کیا مین نے انپر اور مسلمانونپر اور باہر نکلا مین مسجد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب آیا مین دروازے پر کہا مین نے اپنے دلمین کہ قسم ہے خدا کی کہ خطا کی مین نے کہ نہین سلام
کیا مین نے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسواسطے کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس دن کے بعد دیکھونگا مین قبر شریف
کو یا نہ دیکھونگا پس قصد کیا مین نے حجرۂ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا کا اور وہ بیٹھی تھین قبر شریف کے پاس اور حضرت
علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سرھانے قبر شریف کے بیٹھے تھے اور حضرت امام حسن علیہ الصلوۃ والسلام حضرت عباس کی گودمین تھے
اور حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام حضرت علی کی گودمین تھے اور حضرت عباس سورہ انعام اور حضرت علی ہود پڑھتے تھے پس سلام
کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رخصت ہوا مین پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ ای بیٹے قرط کے قصد روانگی کا کیا
تمنے مین نے کہا کہ ہان ای میرے سید اور نہین جانتا ہون مین کہ پہونچونگا مین مسلمانوں کے پاس مگر اسوقت کہ لشکر متوجہ لڑائی کے ہونگے
اور لڑائی تیزی پر ہوگی اور سر گرتے ہونگے اور جسوقت دیکھینگے مسلمان مجکو اس حالت سے کہ میرے ساتھ کوئی امداد و کمک نہین ہے تو ڈرتا ہون
مین انکے واسطے اس امر کو کہ وہ صبری کرینگے وہ اور مین دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ پہونچ جاؤن مین انکے پاس قبل انکے ملاقی ہونے
کے دشمن سے پس صبر دلاؤن مین اور نصیحت کرون مین پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ تمنے عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست دعا کی نہین
آیا نہین جانا تمنے اسے بیٹے قرط کے کہ انکی دعا نہین پھیری جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے حق مین ارشاد
فرمایا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر آیا نہین ہین وہ ایسے کہ موافقت کی تھی انکے حکم نے حکم قرآن مجید کی اور فرمایا تھا مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے لو نزل من السماء عذاب ما نجا منہ الا ابن الخطاب آیا نہین جانا تمنے کہ اللہ تعالی نے نازل فرمایا ہے انکے حق مین آیات
کو آیا نہین ہین وہ زاہد پرہیزگار آیا نہین ہین وہ جہاد قوم عدو سے آیا نہین ہین وہ مشابہ نوح نبی سے آیا نہین ہین وہ پیروی کرنے
والے راہ گذرے ہوے لوگونکی آیا نہین ہین وہ پہونچنے والے مرتبۂ قبولیت اور رضامندی کے آیا نہین جانا اور نہین سنا تمنے کہ انکی بیٹی
حفصہ نے غصہ کیا تھا انپر اور کہا انسے کہ ای میرے باپ نرمی کرو تم اپنی جان کی ساتھ اور کھاؤ تم غذا گیہون کی اپنے کھانے مین پس
تحقیق دی گئی ہے تمکو کشائش اور آیا ہے تمہارے پاس مال پس کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ای حفصہ اگر سنا مین اس کلام کو

تاریکی رات کی آ پہنچا آیے ایکہزار سوار اہل مکہ معظمہ اور طائف سے اور اُنکے سردار سعید بن عامر تھے کہ بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے
نشان فوج کا اور وصیت کی اور کہا تھا اُنسے کہ اے سعید مین نے سردار مقرر کیا تمکو اس لشکر پر اور نہین ہو تم بہتر اُنسے مگر یہ کہ ہو جاؤ تم زیادہ
ڈرنے والے اور پرہیزگار اُنسے پس جب روانہ ہو تم تو نرمی کرو اُنکے ساتھ اور نہ دشنام دہی اور ناخوش روی کرو اُنکے سامنے اور نہ ناچیز
جانو تم اُنکے چھوٹے کو اور نہ برگزیدہ کرو تم اُنکے قوی کو ضعیف پر اور نہ تبعیت کرو تم اپنی خواہش نفس کی اور پرہیز کرو تم اُنکے ساتھ راہ
چلنے جنگل مین اور چلو اُنکو لیکر راہ آسان مین اور نہ لاؤ تم اُنکو سخت راہ پر اور اللہ خلیفہ ہے تمپر اور تمہارے ساتھیونپر پس کہا سعید نے
کہ اے امیر المومنین آپنے مجکو ایسی وصیت کی ہے کہ اگر عمل کرونگا مین اُسپر تو ہو جاؤنگا نجات پانیوالونسے پس کہا حضرت علی
کرم اللہ وجہہ نے کہ اے سعید یاد رکھو تم وصیت اپنے امام کی اور جب پہونچو تم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ملاقی ہو تم اور مقابل ہو
تم اس لشکر سے کہ نہ ملاقی ہوئے کبھی مثل اُسکے اور دشوار ہووے تمپر معاملا اُسکا پس لکھو تم امیر المومنین کو تاکہ بھیجین وہ مجکو تمہارے پاس پس
یکجا ہونگا مین اور تم اور جو تیرے ساتھ ہونگے مہاجرین سے پس اُلٹ دیوینگے ہم زمین شام کو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رخصت کیا سعید کو اور
وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ جب دور پہونچا مین مدینہ طیبہ سے چلا مین تبوک کی راہ پر اور کہا مین نے
کہ جا نکلونمین مسلمانونکو لیکر بصرے مین پس ٹھہرا مین تبوک مین اور وہ مقام صلح مسلمانونمین داخل تھا اور اُسکے پیچھے جندل تھا
جسکو عیاض بن غانم نے فتح کیا تھا اور کوچ کیا مین نے بارادہ جابیہ کے اور چھوڑ دیا مین نے شاہ راہ کو اور مین خوفناک تھا لشکر
مسلمانونکیواسطے دشمن سے اور تھا یہ معاملہ میری روانگی کا بسبب توفیق اور لطف اللہ تعالی کے پس پیش آئی راہ مشکل مجکو گویا کہ
مین نہین چلا تھا اُس راہ مین ایک ساعت کبھی پس متحیر ہوا مین اور یکجا ہوئے مسلمان میرے پاس اور مین پڑھتا تھا لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
پس ملگئے آپس مین مسلمان اور نہین پہچانا مین نے کسی کو اپنے کام مین پس چلا مین دو دن اور مین بلاتا تھا لوگونکو چلنے کے واسطے
اور لوگ مجھسے سوال کرتے تھے اور مین اُنسے یہ کہتا تھا کہ راہ پر ہون پس جب دسوان دن ہوا ظاہر ہوا ہمکو ایک بڑا پہاڑ پس دیکھا
مین نے اُسکی طرف اور نہین پہچانتا تھا مین اُسکو اور کہا مین نے اپنے دل مین کہ فریب نفس مین آیا کیا تو نے مسلمانونسے اور اپنے تئین
اور مین کہتا تھا کہ یہ پہاڑ بعلبک کا ہوگا اور دیکھا تھا مین نے پہاڑکو آغاز زمین پس نہین پہونچے اور چلے ہم اُسپر مگر اُسوقت کہ رات آگئی
پس جب پہونچے ہم ایک گانونمین اور آگے آیا ہمارے ایک بڑا جنگل جسمین بہت سے درخت وغیرہ تھے پس کہا مین نے اپنے ساتھیونسے کہ بشارت
ہو تمکو کہ یہ درخت ملک شام کے ہین اور اُسیوقت ایک جنگل متوحش پیش آیا جسمین راہ نہ تھی پس مشقت اٹھائی مسلمانون نے اُسمین
اور اکثر لوگ پیدل تھے اور اُٹھاتی تھی بعض اُنکے بعض کو اور ایک دوسرے کو پیچھے گھوڑون اور اونٹونکی پیٹھونپر چڑھا لیا کہا مسلمانون نے کہ ہم جانتے
ہین اے سعید کہ تمنے خطا کی چلنے مین ہمارے ساتھ پس تھوڑی راحت دو ہمکو اس جنگل مین کہ ہم تھک گئے ہین سعید نے کہا کہ قبول کیا
مین نے اس امر کو اور تھا جنگل مین ایک چشمہ جسمین بہت پانی تھا پس اترے مسلمان اُس مقام مین اور پانی پیا اُس چشمے سے اور
پانی پلایا اپنے گھوڑون اور اونٹونکو اور نماز پڑھی اور چرایا گھوڑون اور اونٹونکو درختون اور پتون سے اور [illegible]
اور بعضے نماز پڑھتے تھے اور بعضے اپنے پروردگار سے دعا مانگتے تھے اور مین بیٹھا تھا پس سو گیا مین اور دیکھا مین نے [illegible]

اُنسے کہا کہ پانچ ہزار ہتھیار بند ہین لیکن ڈر آیا ہے تمہارا خوف اُنکے دلون مین پس وہ نہ رستگاری پاوینگے پس کہا سعید نے مسلمانون سے کہ
کیا مشورہ دیتے ہو تم اس بطریق عمان اور اُسکی غنیمت کے باب مین مسلمانون نے کہا کہ تم جو چاہو پس اگر مار ڈالوگے تم اُسکو تو ہوگا یہ امر بہتر واسطے مسلمانونکے
اور باعث سستی اور ضعف مشرکین کا سعید بن زید نے بیان کیا ہے کہ کہا مینے گانون والونسے کہ وہ قوم کس راہ پر آوینگے انھون نے کہا اسی راہ پر
اور بتایا ہمکو راہ حوران کی پس چلے ہم طرف ایک بڑے جنگل کے پس پوشیدہ رہے ہم اُسمین ایک دن ایک رات پس جب صبح کی ہمنے کہا مینے
کہ اے گروہ مسلمانون کے وہ امر جسکے واسطے بھیجا ہے ہمکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یعنی کمک ابو عبیدہ بن الجراح کی
بہتر اور بزرگتر ہے ہمارے اس مقام کے ٹھہرنے سے پس نکلو تم رحمت کرے اللہ تمپر تاکہ کمک کرین ہم اصحاب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اور جسوقت پہونچینگے ہم قریب مسلمانون کے بجماعت سات ہزار مرد کے تو ہوگا یہ امر باعث سستی اور ذلت مشرکین کا پس کہا مسلمانون
نے کہ اے بیٹے عامر کے ہمارے دلونکو یقین حصول غنیمت کا ہے پس نہ محروم کرو تم ہمکو اُس سے پس مسلمان اسی حال مین تھے کہ دفعتہ
قریب پہونچی اُنکے ایک قوم جو بالون کے بنے ہوئے کپڑے پہنے تھی اور اُنکے ہاتھون مین صلیبان تھین اور جھنڈا لئے تھے وسط
اپنے سرون کو پس دوڑے مسلمان اور لیلیا اُنکو اور لاکر کھڑا کیا سامنے سعید کے پس کہا سعید نے اُنسے کہ تم کون ہو اور تھا اُنمین ایک
بڑا بوڑھا پس کہا اُسنے کہ ہم لوگ راہب ان دیرون کے ہین ارادہ رکھتے تھے بادشاہ کے بیٹے قسطنطین کے پاس جانیکا تاکہ دعا کرین
ہم واسطے غلبے لشکرون کے تمپر سعید نے کہا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال پس تمہارے پیچھے کیا چیز ہے انھون نے کہا ہمارے پیچھے حاکم
عمان کا ساتھ جمعیت پانچہزار ہتھیار بند بڑے لڑنے والے نصرانیت اور بہادر عبادت کرنے والے صلیب کی ہے پس کہا مسلمانون نے
اللھم اجعلھم غنیمۃ لنا پھر کہا سعید نے اُس راہب سے جسنے قید کیا ہے اپنی ذات کو اپنی جگہ پر اور نہ ڈراتے اور دھمکاتی تم ہمکو دشمن سے تو چھوڑ دیتے ہم
تمہاری راہ کو پھر حکم کیا سعید نے اُنکی مشکین باندھنے کا اُنکے زنارونسے پس وہ اُسی حال مین تھے کہ دفعتہ دکھائی دیا اور قریب پہونچا سرلیکا
لشکر حاکم عمان کا پس جب نزدیک آئے وہ مسلمانونکے حملہ کیا انھون نے مسلمانونپر اور مسلمان اُسوقت سامان لڑائی سے درست نہ تھے مگر یہ کہ
بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور رکھا اُنمین تلوارونکو پس مار ڈالا اُنکے سب لوگونکو اور خبر دی گئی حاکم کو پس جب
دیکھا اُسنے مسلمانونکے کام کو لڑائی مین حکم کیا اُسنے اپنے ساتھیونکو حملہ کرنیکا پس چڑھایا اُنھون نے کمانونکو اور چڑھایا قنطاریات کو
اور کھینچ لیا تلوارونکو اور حملہ کیا مسلمانونپر اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی لڑے سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ
دیکھا مینے مسلمانون کو کہ وہ مار ڈالتے تھے رومیونکو اور کردیتے تھے اُنکو ٹکڑے ٹکڑے مثل بکری کے پس دیکھا نقیطا نے مسلمانونکے
لڑائی کو اور بھاگ نکلا وہ اور پیچھا کیا اُسکا مسلمانون نے اور بعض مشغول لینے اور یکجا کرنے غنیمت مین تھے اور بعض مسلمان
قیدیون کی نگاہبانی کرتے تھے اور نقیطا بھاگا جاتا تھا پس ٹھہر گیا وہ تاکہ مل جاوین اُس سے اور بھاگے ہوئے لوگ
کہ دفعتہ پہونچا اور قریب ہوا اُنکے پیچھے سے دوڑتا ہوا ایک گروہ سوارون کا اور بتحقیق تاراست کیا
تھا اُنھون نے نیزون کو اور وہ قریب ایکہزار سوار کے اور پیشرو اُنکے دو سوار مثل
دو شمشیر کے تھے پس تامل سے دیکھا مینے اُن دونون مین تو ایک اُنمین کے فضل بن عباس تم

دوسرے روز پھر شرحبیل رضی اللہ عنہ ساتھ ہی پانسو کے رومیوں نے انکی طرف ہوئے اپنی نیتوں سے ان پس حملہ کیا زبیر بن العوام نے لشکر میں ہر
نعرہ مارا جسکے ارد گرد گرد اسکو رومی ستارہ میں تھا اور جلدی سے اللہ تعالیٰ نے اسکی روح کو آگ کیطرف روانہ کیا ابن عباس رضی اللہ
عنہ اور بیٹا سعید اسکے تھے تسواد دیکھ کے ایک گروہ انہوں نے انکی لعنت رومیوں کو اور پکار کر کہا زبیر بن العوام سے کہ اسکے ہم ساتھ ہونگے
کر لیا اور قید کر لو تم قوم کو جسکے سبب اللہ تعالیٰ تم کو ہم پر فتح کریگا انکے سبب سے بسبب دشمن کے سامنے راوی نے بیان کیا ہے
اس پیچھے ہم نے سعید کے اس جگہ پس دیکھا انہوں نے طرف معرکے پاس تھے پس دیکھا انہوں نے رومیوں کو کہ آپس میں لڑ رہے تھے
اور بعضوں کو بعضوں کو قتل کرتے ہیں پس جس وقت کہ تھوڑے سنا ہم نے اللہ اکبر اور تہلیل کو پس داخل ہوئے سعید عباس بن عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ عنہما کی اور وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا بیٹا ہوں پس ہر ایک پہنچے سعد آگے اور کہا
کہ واسطے اللہ کے تم مجھکو کام ہی تمہارے ہی قتل کروں تمہارے ساتھ ہیں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضل ہے کہا کہ جیسے
ساتھ زبیر بن العوام ہیں سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ جس وقت گیا قوم سے کوئی شخص گر پڑا کہ گرا گیا اور گرفتار ہوا تھا اور حاصل کیا
مسلمانوں نے بڑے مال غنیمت کو اور سلام کیا اور بعضوں نے بعض کو پس آئے زبیر بن العوام سعد کے سامنے اور کہا کہ اے ابن عامر کس
چیز نے روک رکھا تھا تمکو پیچھے سے تا ایک بار پہنچے تمکو اس مقام میں جہاں کہ آگے تھے سالم بن نوفل العدوی آگاہ کیا انہوں نے
ہمکو تمہاری روانگی سے ہمارے لشکر کو پس ہوئے ہوئے گمان مسلمان کے تمہاری نسبت پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے ہمکو کہ راحت دیں ہم عراق کو پس ہو پیچھے ہم تمہارے پاس پس شکر ہے اللہ کو سلامتی پر پھر حکم کیا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ
نے جدا کرنے سروں کا اور اٹھالیا سروں کو عرب نے نیزوں کی نوکوں پر اور تھے سر چار ہزار اور قیدی ایک ہزار اور چھوڑ دیا سعید بن عامر
نے راہبوں کو اور واسطے مسلمانوں تا ایک چھوٹے وہ پس لشکر مسلمان کے اور بلند کیا آوازوں کو ساتھ تکبیر اور
تہلیل کے اور جواب دیا انکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے سب لشکر نے پس اپنی جگہ سے نکلے سب لوگ رومیوں کے اور دیکھا انہوں نے
آٹھ ہزار مسلمانوں کو اور سروں کو نیزوں کی نوکوں پر پس متحیر ہو گئے وہ اس حال کے دیکھنے سے اور سلام کیا مسلمانوں نے سعید بن
عامر رضی اللہ عنہ پر اور بیان کیا مسلمانوں نے حال شامل ہے مدد اللہ تعالیٰ اور حاصل ہوئے غنیمت رومیوں کی ابو عبیدہ
بن الجراح نے پس سجدہ شکر ادا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا واسطے ایک ہزار رومیوں کے پس ماری گئیں گردنیں انکی واقدی رحمۃ اللہ نے بیان
سو اسکے بیان کیا ہے کہ مسلمین میں سے کسی لشکر روم کو کہ سپہ سالار اس سے کوئی شخص مگر لشکر عراق کو اور زبیر بن العوام نے لیا تھا ان میں
سے ایک غلام پس ٹھہرا وہ انکے نزدیک میں دن اور بھاگ گیا لشکر یاں سے اور زائل ہوا زبیر بن العوام کو انکے چلے جانے
سے پس بعد ختم ہونے لڑائی کے اٹھایا وہ ایک مرد مسلمان کے پس دیکھا اسکو زبیر نے اور پہچانا اسکو اور مطالبہ کیا اسکا پس
سو یا اس شخص نے انکو پس جھگڑتے تھے ہوئے آئے وہ دونوں پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے پس حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح
نے اسکی نسبت واسطے زبیر کے پس لیا اسکو زبیر نے اور تھا وہ زبیر کے ساتھ یہانتک کہ مراجعت کی انہوں نے دار الخلیفہ
کو اور مسوط ہوئے شامل مسلمانوں کے نسبت انکے جو آئے انکے پاس واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب گرفتار ہو گئے

پانچ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنج ہوا اُنکے گم ہونیکا صحابہ کو اور سب سے زیادہ ابو عبیدہ بن الجراح کو رنج تھا اور وہ روتے تھے
اور عاجزی اور دعا کرتے تھے قیدیون کی رہائی کیواسطے اور پانچون قیدیون کا یہ حال گذرا کہ وہ لائے گئے باہان ملعون کے سامنے پس جب
دیکھا اُسنے اُنکو ناچیز جانا اُنکے حال کو اور پوچھا جبلہ سے کہ یہ کون ہین اُسنے کہا کہ یہ لوگ کھنچے لشکر مسلمانونکے ہین اور تھے وہ ساٹھ آدمی کہ مار
ڈالے ہین نے اکثر اُنمین کی اور گرفتار کیا ہین ان پانچ کو اور نہین باقی رہا اُنکے لشکر مین کوئی ایسا شخص کہ ڈرین ہم اُسکی ضرب کاری سے مگر ایک شخص
کہ وہی ثابت قدم رکھتا ہے اُنکو اور ہر ایک اُس سے ڈرتا ہے اُسنے فتح کیا ہے ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصری اور دمشق اور وہی ہے جسنے توڑ دیا تھا
لشکر اجنادین کو اور تعاقب کیا تھا توما اور ہربیس کا مرج الدیباج تک اور مار ڈالا تھا اُن دونون کو اور پکڑ لیا تھا ہرقل بادشاہ
کی بیٹی کو پس جب باہان نے یہ حال سنا کہا اُسنے کہ ضرور ہے مجکو کہ کوئی حیلہ اور مکر کرون مین اس مرد کے ساتھ یہانتک بلاؤن مین اُسکو
اپنے پاس اور مار ڈالون اُسکو ساتھ ان پانچونکے پھر بلایا اُسنے ایک مرد رومی کو جسکا نام جرجہ اور حکیم دانا اور زبان عرب مین فصیح تھا
اور کہا اُس سے کہ ای جرجہ جا تو ان عرب کی پاس اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجین وہ ہمارے پاس ایک ایلچی کو اور وہ خالد بن الولید ہون پس سوار ہوا
جرجہ اور روانہ ہوا بجانب مسلمانونکے پس ملاقی ہوئے خالد بن الولید اُس سے اور کہا کسواسطے تو آیا ہے اُسنے کہا کہ بادشاہ نے مجکو تمہارے
پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ بھیجو تم اپنی جماعت سے ایک شخص کو شاید کہ اللہ تعالی بچاوے ہمارے اور تمہارے خونون کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بذات
خود ایلچی ہوکر جاؤنگا اور ٹھہرایا اُنھون نے ایلچی رومی کو اور بیان کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے بلکہ مین باہان کے پاس جانیکا ارادہ رکھتا
ہون پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جاؤ تم سلامت رکھے اللہ تعالی تمکو پس شاید کہ اللہ تعالی ہدایت دیوے اُنکو یا ایک گروہ کو اُنمین سے تمہارے
ہاتھون پر اور گردن دیوین اور منظور کرین وہ صلح اور ادا سے جزیہ کو اور بچائے جاوین خون تمہارے اگر ہاتھ پر تمہارے پہنچا اخوان ایک مسلمان کا
دوست تر ہے اللہ کے نزدیک سب کافرونسے [illegible] کہا خالد بن الولید نے کہ مین طلب کرتا ہون اعانت اور تائید کو اللہ تعالی سے پھر گئے وہ اپنے خیمہ کیطرف اور پہنا
اُنھون نے حجازی موزونکو اور [illegible] عمامہ [illegible] مضبوط کیا اپنی کمر کو ساتھ پٹکے چرمی کے جسمین کڑیان چاندی کی تھین اور لٹکائی ایک تلوار
یمن کی جو مسیلمہ ملعون کی تھی اور حکم کیا اپنے غلام ہمام کو کہ [illegible] وہ اپنے ساتھ قبہ سرخ اُنکا [illegible] کے چمڑے [illegible] تھا اور اُسمین [illegible]
بنتے تھے جو چمکتے تھے اور حلقہ اُسکے چاندی کے تھے مول لیا تھا اُسکو خالد بن الولید نے [illegible] قیمت [illegible] سو دینار کو
پس لاد لیا اُسکو ہمام نے سبز خچر پر اور سوار ہوئے خالد بن الولید اپنے گھوڑے پر اور تھا وہ سبقت لیجانیوالا گھوڑون کو [illegible]
غلام نے اُس خچر کو جسپر قبہ تھا اور ہمام پہنے تھے جلبتہ سبز اور عمامہ سرخ اور کمر بند جسمین کڑیان چاندی کی تھین اور لٹکا [illegible]
تلوارین کو پس جب ارادہ کیا خالد بن الولید نے چلنے کا کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے ابا سلیمان لیجاؤ تم اپنے ساتھ کچھ لوگونکو مسلمانون سے
خالد بن الولید نے کہا کہ ای سردار مین نہین دوست رکھتا ہون اس امر کو اور نہین دوست ہے جبر کرنا دین مین اور نہین ہے [illegible] میری
اطاعت کرنا پس جب سنا مسلمانون نے کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا کہا انسے معاذ بن جبل نے کہ ای ابا سلیمان تحقیق تم [illegible] اور اگر حکم
کروگے تم ہمکو کسی کام مین تو کرینگے ہم فرمانبرداری اسواسطے کہ تم جانتے ہو اللہ اور رسول کے اطاعتین اور اس مقام مین کوئی جبر کی بات نہین ہے حکم کرو
ہمسے جو تمکو منظور ہو کہ ہم جلدی کرینگے اللہ اور رسول کی اطاعت مین راوی نے بیان کیا ہے کہ سوار کرایا خالد بن الولید نے مسلمانون سے ایک سو مہاجرین اور

بزرگی اور عزت کو جسکے واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے ہین پس آگاہ کیا مترجم نے اس گفتگو سے باہان کو پس کہا اُسنے کہ
چھوڑ دو اُنکو آوین جسطرح سے وہ چاہین پس پکار کر کہا حاجبون نے کہ داخل ہو تم اے گروہ عرب کے جسطرح سے تم چاہو واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید اُترے اپنے گھوڑے سے اور پیادہ ہو گئے وہ اور ایک سو مسلمان درانحالیکہ ناز کرتے تھے وہ اپنے
چلنے مین اور کھینچتے تھے حمائل اپنی تلوارون کو اور پھاڑتے تھے صفین حجاب اور بطارقہ کی اور نہین ڈرتے تھے کسی سے یہانتک
کہ پہنچ گئے وہ تکیون اور مسندون اور دیباج تک اور دکھائی دیا اُنکو باہان درآن حالیکہ وہ بیٹھا تھا اپنے تخت پر پس
جب دیکھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے تکلفات اور زینت کو بڑائی بیان کی اُنھون نے اللہ تعالیٰ کی اور بچھائی
گئین اُنکے واسطے کرسیان پس نہ بیٹھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنپر بلکہ اُٹھا دیا اُنکو اور بیٹھے وہ زمین پر پس جب
دیکھا باہان نے اُنکے کامون کو ہنسا اور کہا اُسنے اے گروہ عرب کے کسواسطے انکار کرتے ہو تم بزرگی اور بخشش سے
اور کیون دور کیا تمنے فرش دیباج اور کرسیون کو اور بیٹھے تم مٹی پر اور نہ عمل مین لائے تم ادب کو ہمارے ساتھ اور پریشان کر دیا
تمنے ہمارے فرش کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ ادب کرنا ساتھ اللہ برتر اور بزرگ کے بہتر اور بزرگتر ہے ادب کرنے سے تمہارے ساتھ کہ جو کچھ ہے
اللہ تعالیٰ کا پاک ہے تمہارے بچھونے سے پھر پڑھی آیت منہا خلقناکم آخر تک واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ
خالد بن الولید اور باہان کے بیچ مین کوئی مترجم وا سطہ نہ تھا بلکہ وہ خود آپس مین باتین کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ اے خالد بن
الولید مین برا جانتا ہون تمسے آغاز کلام کرنیکا خالد بن الولید نے کہا کہ بات چیت کر تو جو چاہتا ہے کہ مجکو پروا نہو گی اُس بات سے جو تو
کہیگا اور ہر بات کا جواب ہوگا پس اگر تجھکو منظور ہے تو کلام کر تو اور اگر تو چاہتا ہے تو مین بات چیت شروع کرون باہان نے کہا کہ مین شروع
کرتا ہون پھر کہا اُسنے کہ تعریف ہے اُس اللہ کی جسنے کیا ہمارے سید مسیح کو بزرگترین انبیا کا اور کیا اُسنے ہمارے بادشاہ کو بزرگترین بادشاہون
کا اور ہماری امت کو بہترین امتون کا پس کاٹ دیا خالد بن الولید نے اُسکی بات کو پس کہا ترجمان نے کہ کاٹو تم بادشاہ کی بات کو
اے برادر عرب اور عمل مین لاؤ تم ادب کو پس انکار کی خالد بن الولید نے چپ رہنے سے اور کہا سب تعریف ثابت ہے اُس اللہ کی جسنے
گردانا ہمکو ایسا کہ ایمان لائے ہم اپنے نبی اور تمہارے نبی اور سب انبیاؤن پر اور گردانا اُسنے ہمارے سردار کو جسکے سپرد کیا ہے ہمنے اپنے
کامون کو ایک مرد مثل بعض ہم لوگون کے اگر ہمارے سردار امید اس امر کی کرین کہ ہمپر بادشاہ ہین تو معزول کرینگے ہم اُنکو اپنے اوپر کی
حکومت سے پس نہین دیکھتے ہین ہم یہ کہ ہمارے سردار کو ہمارے اوپر بزرگی ہو مگر اُس حال مین کہ ہووین وہ ہمسے زیادہ خدا سے ڈرنیوالے
اور پرہیزگار اور تحقیق گردانا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمارے گروہ کو ایسا کہ پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین اور اقرار کرتے ہین وہ اپنے
گناہون کا اور طلب مغفرت کی کرتے ہین اُس سے اور عبادت کرتے ہین اللہ واحد کی جسکا کوئی شریک نہین ہے راوی نے بیان
کیا ہے کہ زرد ہو گیا رنگ باہان کا اور چپ رہا وہ کچھ دیر تک اور کہا اُسنے کہ سب تعریف ہے واسطے اُس اللہ کی جسنے آزمائش مین
ڈالا ہمکو اور نیک کیا آزمائش کو ہماری طرف اور معاف رکھا ہمکو محتاجگی سے اور غالب کیا ہمکو امتون پر اور عزت دی ہمکو پس خوار اور
ذلیل ہونگے ہم اور منع کیا ہمکو ظلم کرنے سے پس نہین ظلم کرتے ہین ہم اور نہین ہین ہم اس جزیرہ مین جو ہے ہمکو اللہ تعالیٰ نے نعمتون دنیا سے پھیرنے والے اور ستم در

. وہ لوگ شیر اور تھے ایک گروہ تم میں سے کہ آتے تھے اور درخواست کرتے تھے ہم سے اطاعت گزاری اور مانگتے بخشش اور عطا کی
پس ہم نیکی کرتے تھے تمہارے ساتھ اور تسلیم کرتے تھے تمہاری عرض کو اور بڑھاتے تھے تمہاری عزت کو اور احسان کرتے تھے ہم اور ملبوسات وغیرہ دیتے
تھے اور ہم جانتے ہیں کہ سب حال ہمارے پاس معلوم ہیں اور آپ کو معلوم ہیں کہ اس پر جو بخشش کی تھی تم سے اپنی عمر اور
رنگ کی کوئی نہیں آئے دیکھے ہم تا ایک آئے تم ہمارے ساتھ گھوڑوں اور مردوں کے اور جانتے ہیں کہ تم آئے ہو طلب میں جو کچھ
جس کو طلب کیا تھا تمہارے بھائیوں نے پس اگرچہ تم آپ کے حد سے باہر گئے یہاں تک کہ آئے تم درحالیکہ قتل کیے ہیں مردوں کو اور عورت
کو پھر لوٹ کیا اور لوٹ لیتے ہو مالوں کو اور کھودتے ہو اور ویران کرتے ہو آبادیوں اور بستیوں کو اور چاہتے ہو ہمارے ملک کو ہمارے شہروں سے
دور کرنا جیسا کیا تھا ان قوموں کو ان لوگوں نے جو تم سے بہتر اور تم سے زیادہ تعداد ہتھیار اور مال والے تھے اور پھر پایا ہے انکو
ناامید ہونے والے درمیان زخمیوں اور [illegible] ہو گئے پس تحقیق ہے ایسا کیا تھا بادشاہ فارس کے ساتھ تھا اور مصر کا تھا انکو
اللہ تعالیٰ نے انکی نسبت برساتھ نام ہی اور دولت کی اور ایسا ہی ہے بادشاہ ترک اور جبابرہ وغیرہ کے ساتھ بھی کیا پس نہ کوئی ہے
زیادہ ہوتا ہے شکستہ حال اسواسطے کہ تحقیق ہم اہل بابل اور شام سے زیادہ ہیں کے لوگ بھی محتاج ہوا اور ہم باعتماد رکھتے ہو
شہروں اور مالوں میں اور ہمارا گروہ بہت سردار ہیں اور ہمارا مدد بہت ہے اور گروہ ہمارا [illegible] اور نہیں عذر کیا ہے تم ہمارا اور گرا اس
سبب کہ نکلے تم ایسی سوار لوگ کہ نہیں ہیں وہ مثل ہمارے سوار لوگ شام کے ملکوں میں [illegible] کیا ہے تم اور سوار ہوتے
تم ایسی سواری پر کہ نہیں ہیں وہ مثل تمہاری سوار لوگ اور پہنتے ہو ایسے کپڑے کہ نہیں ہیں وہ مثل ہمارے کپڑوں کے اور ہم کس لیے
واسطے شہروں روم اور انکی لڑکیاں سفید رنگ [illegible] کے پس [illegible] انکو خدمت کی وہ اپنے واسطے اور کھانے ہیں
دیکھائے جو نہیں ہیں مثل تمہارے کھانوں کی اور بھر لیا ہے اپنے ہاتھوں کو سونے اور چاندی اور [illegible] اور تحقیق لائی ہیں
ہم تمہیں اسواسطے کہ تمہارے ساتھ ہمارا مال اور متاع اور جو کچھ ہے تم سے لوٹا ہے موجود ہے پس چھوڑ دیتے ہیں ہم تمکو اس حال میں کہ جدا کر کے
ہم سے اس پر لگا اور نہ جھگڑا کرینگے ہم تم سے اس میں اور نہ ستم اور غصہ کرینگے ہم تمہارے گدھے بیچ کاموں میں اور اسپے چلے جاؤ تم
ہمارے ملک سے پس اگر انکار کرو گے تم پھر جانے سے تو ہم بہت سخت کرینگے ہم تم پس سبب کر دینگے ہم تمکو قتل کل کے [illegible]
اور اگر قبول کرو گے تم ہمارے صلح کے تو حکم کرینگے ہم دینے کا ہر مرد کو تمہارے لشکر سے ایک سو دینار اور ایک کپڑا اور تمہارے سردار ابو عبیدہ
کے واسطے ایک ہزار دینار اور تمہارے خلیفہ کے واسطے دس ہزار دینار اس اقرار پر کہ قسم کھاؤ تم سب اس امر کی کہ لشکر روم کے پاس پھر نہیں
راوی نے بیان کیا ہے کہ ماہان کبھی تو اس پر عزت دلاتا تھا اور کبھی دھمکاتا تھا اور ڈراتا تھا اور خالد بن ولید خاموش تھا اور کچھ کلام
نہیں کرتے تھے پس جب فارغ ہوا ماہان اپنی کلام سے کہا خالد بن الولید نے کہ بادشاہ نے کلام کیا اور اچھا کلام کیا اور سنا ہے اس کے
کلام کو اور ہم کلام کرتے ہیں اور سنے وہ ہمارے کلام کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ سب تعریف ثابت ہو واسطے اس اللہ کے جس کے سوا کوئی معبود
نہیں ہے پس جب سنا ماہان نے یہ کلام بڑھایا اپنے ہاتھ کو آسمان کی طرف اور کہا کہ سچ ہے جو تم نے کہا [illegible] خالد بن [illegible]
دونوں ہاتھوں میں اسی اقرار پر کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بھیجے ہوئے ہیں تصدیق کرتا ہوں [illegible]

اگر قسم خدا کی میں نہیں جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں یا نہیں اور شاید جیسا کہ تم کہتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے
کہ پسند کیا مردنا اپنے دین کو بہتر کہا ابن الولید نے کہ بزرگترین ساعتوں کی وہ ہے جسمین اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیجاوے پس کہا باہان نے
اپنی قوم سے کہ یہ شخص مرد حکیم اور دانشمند اور عاقل ہے کلام حکمت کا کرتا ہے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو نے اپنی قوم کو کیا کہا پس
آگاہ کیا اسنے انکو اپنی گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اگر دی گئی ہے مجکو عقل پس اللہ تعالیٰ کی تعریف کیا گیا ہے اس باب
میں اور ہمنے سنا ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ما خلق اللہ تعالیٰ شیئا احب الیہ من العقل لان اللہ تعالےٰ لما خلق العقل
وصورہ وقدرہ قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر فقال وعزتی وجلالی ما خلقت شیئا احب الی منک بک تنال طاعتی و
تدخل جنتی باہان نے کہا کہ جب تم ایسی عقل ہے تو کیوں لائے تم ان لوگوں کو ساتھ اپنے خالد بن الولید نے کہا کہ میں انکو اسواسطے لایا ہوں
کہ مشورہ کروں میں انسے باہان نے کہا کہ تم باوصف اپنی تیزی عقل اور اچھائی اپنی راے اور ادراک کے محتاج مشورہ غیر
کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہاں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو مشورے کا حکم فرمایا ہے اور وہ سب زمین کے لوگوں سے
زیادہ عاقل تھے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے انکو وشاورہم فی الامر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ما ضاع امرء عرف
قدرہ ولا ضاع مسلم قبل مشورۃ اخیہ اگر میں صاحب راے اور عقل ہوں جیسا کہ یقین کرتا ہے تو اور جیسا کہ سنا ہے تو نے پس بہ تحقیق
نہیں بے نیاز ہوں میں مشورہ دانشمند سے پس کہا باہان نے کہ تمہارے لشکر میں مثل تمہارے عاقل اور ہوشیار کسقدر ہیں خالد بن
الولید نے کہا ہمارے لشکر میں زیادہ ایک ہزار مرد سے ہیں کہ نہیں بے نیاز ہوں میں انکی راے اور مشورے سے باہان نے کہا کہ ہم نہیں جانتے
تھے کہ تم میں ایسے لوگ ہیں اور ہمنے تو یہی سنا تھا کہ تم لوگ فرومایہ جاہل بے عقل ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ اکثر ہم میں ایسے ہی تھے
یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے ہمکو راہ راست اور بتلایا ہمارے تئیں ہمارا رہنما
کو اور سمجھے ہم نیک کو بد اور ہدایت کو گمراہی سے پس کہا باہان نے کہ اے خالد تعجب میں ڈالا ہے مجکو تمہاری عقل اور دانشمندی نے اور میں دوست
رکھتا ہوں اس امر کو کہ بھائی ہو جاؤں میں تمہارا پس ہو جاؤ تم بھائی میرا اور دوست میرا پس کہا خالد بن الولید نے کہ بڑی خوشی کی بات ہے اگر روا رکھے
اللہ تعالیٰ تیرے کلام کو اور ہو جاوے تو نیکبخت اور یکجا ہو جاویں ہم اور تم اور نہ جدا ہو دیں پس کہا باہان نے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے خالد بن الولید
نے کہا گواہی دے اور کہہ تو لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ الذی بشر بہ المسیح عیسیٰ پس جس وقت تو ایسا کریگا
ہو جاویگا تو بھائی میرا اور میں بھائی تیرا اور ہو جاویگا تو دوست میرا اور میں دوست تیرا اور نہ جدا ہونگے ہم مگر بسبب ہمیشگی کسی نئی بات کے
باہان نے کہا کہ جو تم مجسے اپنے دین چھوڑ دینے اور تمہارے دین میں داخل ہونیکو چاہتے ہو پس نہیں ہے میرے لئے طرف
اس امر کے کوئی راہ خالد بن الولید نے کہا کہ مجکو بھی تیرے بھائی بننے کی کوئی راہ نہیں ہے جس حال میں کہ تو اپنے دین پر ہے باہان نے کہا کہ میں
دوست رکھتا ہوں اس امر کو کہ اصلاح پر ہو جاوے کام ہمارا اور تمہارا بیچ سے خالد بن الولید نے کہا کہ جو اللہ تعالیٰ چاہیگا وہ ہوگا باہان نے
کہا پس تحقیق میں چاہتا ہوں کہ دور کروں میں خشم اور غصے کو اپنے اور تمہارے بیچ سے اور بات چیت کروں میں تمسے اسطرح جیسے
کہ بھائی بھائی سے کلام کرتا ہے پس جواب دو تم میرے اس کلام کا جسپر میں نے تمکو بلایا ہے کہ سنو میں کہ تم کیا کہتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اس گفتگو کے

وارث کریگا اللہ تعالیٰ اپنی زمین کا جس شخص کو وہ چاہیگا اپنے بندوں سے باہان نے کہا کہ جو تمکو منظور ہو کرو کہ ہم نہ پھرینگے اپنے دین سے اور نہ جزیہ
دیوینگے تمکو اور جو تم کہتے ہو کہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے پس سچ کہتے ہو اسواسطے کہ وہ ہماری اور تمھاری نہ تھی بلکہ ہمارے اور تمھارے سوا اور دن
کی تھی پس آگئے ہم اُنسے اور مالک ہوگئے ہم زمین کے اور ہمارا اور تمھارے بیچ میں لڑائی ہوگی پس نکلو تم مقابلے کو اللہ کا نام لیکر پس کہا خالد بن الولید نے
کہ قسم ہے خدا کی کہ تم ہمسے زیادہ خواہشمند لڑائی کے نہیں ہو اور گویا میں دیکھتا ہوں تمھارے لشکر کو کہ شکست اٹھائی ہے اُنہنے اور مدد اور غلبہ ہمارا آگے ہے
اور تو چلایا جاتا ہے خوار اور ذلیل درانحالیکہ رسی تیری گردن میں ہے اور سامنے لایا گیا ہے تو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے پس مارا ہے اُنھوں نے تیری گردن
کو پس جب سنا باہان نے کلام خالد بن الولید کا بہت سخت غضبناک ہوا وہ راوی نے بیان کیا ہے کہ جب دیکھا حجاب اور بطارقہ اور ہرقلیہ اور قیاصرہ
نے باہان کے خشم اور غصے کو ارادہ کیا اُنھوں نے خالد بن الولید کے مار ڈالنے کا لیکن وہ لوگ منتظر حکم باہان کے تھے پس کہا باہان نے کہ ای خالد بن الولید
میں تمسے بات چیت کرتا تھا اور میرے دل میں تمھاری نسبت مہربانی تھی اور اب ہوگیا اُسکی جگہ خشم اور غصہ پس قسم ہے حق مسیح کی کہ سامنے بلاؤنگا میں
تمھارے پانچوں اصحاب قید کیے اور گردنیں مارونگا اُنکی پس کہا خالد بن الولید نے کہ سُن تو جو میں تجھسے کہتا ہوں کہ مارا جانا تو اُن پانچوں کا
خواہش اور تمنا ہے اور ہم بھی اُسکی مثل آگئے ہیں پس قسم ہے حق صاحب دعائے مقبول کی اور دعوت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اور امارت
عمر رضی اللہ عنہ کی کہ اگر مار ڈالیگا تو اُنکو تو میں مار ڈالونگا تجھکو اپنی تلوار سے اور مار ڈالیگا ہر ایک شخص اپنے ساتھیوں سے
ایک ایک کو تیرے ساتھیوں سے پھر جلد اُٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید اور کھینچ لیا اُنھوں نے اپنی تلوار کو میان سے اور اُنکے
ساتھیوں نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ کہتے تھے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ راوی نے بسلسلہ راویوں کے
بیان کیا ہے رافع بن مازن سے کہا رافع مازن نے کہ تھا میں ہمراہ خالد بن الولید کے باہان کے خیمے میں اور نکال لیا تھا ہمنے اپنی تلواروں کو
اور قصد کیا تھا ہمنے توجم کا اور نہیں تھی ہماری آنکھوں میں رومیوں سے کوئی چیز اور یقین کی تھی ہمنے کہ حشر ہمارا اسی جگہ سے ہوگا پس جب دیکھا
باہان نے حال خالد بن الولید کا اور ہمارا اور ظاہر ہوئی موت ہماری تلوار اونکی تیز لیسے پس پکار کر کہا باہان نے کہ اے خالد توقف
کرو عجلت نہ کرو کہ جلدی میں ہلاک ہو جاؤگے تم اسواسطے کہ میں جانتا ہوں کہ تمنے یہ کام نہیں کیا ہے مگر اس وجہ سے کہ تم ایلچی ہو اور ایلچی
نہیں مار ڈالا جاتا ہے اور جو باتیں میں نے کہیں وہ اسواسطے کہیں کہ آزمائش کروں میں تمھاری اور دیکھوں اور دریافت کروں میں کہ تمھاری
کیا رائے ہے اور اب میں تمسے مواخذہ کرتا ہوں پس پلٹ جاؤ تم اپنے لشکر کو اور قصد طیاری لڑائی کی کرو اور دیگا اللہ تعالیٰ مدد اور غلبہ جس
شخص کو چاہیگا پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام باہان کا سیا نہیں کیا تلوار کو اور کہا کہ ای باہان قیدیوں کے ساتھ تو کیا ارادہ رکھتا ہے
باہان نے کہا کہ میں چھوڑ دونگا اُنکو بنظر بخشش کے تمھارے حال پر اور چھوڑ دونگا اُنکی راہ کو تاکہ ہو دیں وہ مددگار تمھارے اور نہ عاجز
ہو دیں مسلمان لڑائی میں کل کو روز پس خوش ہوے خالد بن الولید اس کلام سے اور حکم کیا باہان نے چھوڑ دینے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس چھوڑ دیے گئے وہ قیدی اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے روانگی کا پس کہا باہان نے کہ اے خالد میں دوست
رکھتا تھا صلح ہو جانیکو اپنے اور تمھارے بیچ میں اور میں سوال کرتا ہوں ایک حاجت کا خالد نے کہا کہ سوال کر تو جس چیز سے تو چاہتا ہے
باہان نے کہا کہ تمھارے اس سرخ جبّہ نے عجب میں ڈالا ہے مجھکو اور میں چاہتا ہوں کہ تم میرے تئیں ہبہ کر دو اسکو اور دیکھو تم میرے لشکر میں کہ جو چیز مجھکو

ف
ذکر رہائی
پانچوں
مسلمانوں کا
بعد

پس یہ ان ہوئے کہا جیسا کہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہنا نہ کی شجاعت کا دل یہ تھا کہ وہ آئے تھے قبائل عرب سے یمن کے جو انکے دشمن سے
پس پکارتے تھے اور جانتے تھے انکو اور عرب ان اپنے نام کی بیان کرتے تھے پس نکلتے اور آتے تھے انکی طرف اور تیر برساتے تھے اور سواروں پر پس آتے
اور تے تھے پس اگر شخص ہوتے تھے ان پر تو تھے ان کا طلب تھا اور اگر دیکھتے تھے وہ انکی طرف سے غلبہ اور حملہ کرتا وہ دشمن زور ہوتا تھا انپر کام ان لوگوں کا
اترتے تھے اپنے گھوڑوں سے اور دوڑتے تھے انکے مانند سو کر سب نہیں پاتے تھے وہ لوگ انسے مگر روکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب
مقرر کیا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے میسرہ پر جا کر ٹھہرے وہ میسرہ میں اور متوجہ ہوا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بجانب خالد بن الولید کے اور کہا
انسے کہ ای ابا سلیمان سردار مقرر کیا میں نے تمکو لشکر پر پس سردار مقرر کرو تم پیدل لوگوں پر جسکو چاہو تم خالد بن الولید نے کہا کہ قریب ہے تر سیر کروں گا میں
انکے کام کو ایسے شخص کے کہ نہ لائے جا دینگے مسلمان اسکے آگے سے پس پکارا خالد بن الولید نے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور کہا انسے
کہ حاکم مقرر کیا ہے تمکو سردار نے پیدل لوگوں پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اتر وائے ہاشم اور ہو تم انکے ساتھ آگاہ ہو کہ میں اس جگہ تمہاری
موافقت کرونگا الاسود راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مرتب اور آراستہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں کی صفوں کو کہا خالد بن الولید
نے کہ اے سردار کہلا بھیجو تم اب سرداران مالک نشانوں کے پاس کہ سنیں وہ میری بات کو پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضحاک
بن قیس کو اور کہا انسے کہ اے بیٹے قیس کے جاؤ تم اصحاب الرایات کے پاس اور کہو انسے کہ ابو عبیدہ تمکو حکم دیتے ہیں کہ سنو اور اطاعت
کرو تم واسطے خالد بن الولید کے پس ایسا ہی کیا ضحاک نے اور گھومے وہ اصحاب الرایات پر یہانتک کہ آئے معاذ بن جبل کے پاس اور
ابلاغ حکم کیا پس کہا معاذ بن جبل نے کہ بخوشی اور اطاعت یہ حکم منظور ہے پھر آئے معاذ اپنے ہمراہی لوگوں کے پاس اور کہا انسے کہ آگاہ
ہو تم کہ مامور کیے گئے ہو تم ساتھ اطاعت مرد مبارک پیشانی اور مبارک صورت کے پس حکم دلویں اسکے خلاف نکرنا تم کہ وہ سب سے بہتر ہی مسلمانوں کے
اور کچھ نہیں چاہتے ہیں پس جب وصیت کر چکے ضحاک بن قیس اصحاب الرایات کو ساتھ قول ابو عبیدہ بن الجراح کے اور تابعداری خالد بن
الولید کے پھرتے تھے خالد بن الولید درمیان صفوں کے اور ٹھہرتے تھے نزدیک نشانوں کے اور کہتے تھے اے مسلمانوں بتحقیق صبر کرنا ارادہ
اور قصد ہے اور ڈرنا اور بد دلی کرنا عاجزی ہے اور جانو تم اس بات کو کہ صبر کرنیوالے غالب ہوتے ہیں اور ڈرنا اور نامردی دونوں سبب خواری
کے ہیں پس جنھے صبر کیا اللہ تعالی اسکو مدد اور غلبہ دیتا ہے اسکے دشمن پر اسواسطے کہ اللہ تعالی اسکے ساتھ ہے پس جنھے صبر کیا تلواروں کی
تیزی پر پس جب آویگا وہ اللہ تعالی کے پاس بزرگ کریگا اللہ تعالی اسکی جگہ کو اور مشکور ہوگی سعی اسکی واللہ یحب الشاکرین راوی نے بیان کیا ہے
کہ اسی طرح خالد بن الولید ہر صاحب نشان سے یہی کلام کرتے تھے تا اینکہ گذری ساتھ جماعت لوگوں کے پھر خالد بن الولید نے جمع کیا اپنے پاس
گروہ مسلمانوں کو اہل ثبات اور صبر سے اور جو شخص موجود ہوا تھا انکے ساتھ لشکر زحف میں پس تقسیم کیا انکو چار ٹکڑوں پر پس مقرر کیا
ایک حصے پر قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور کہا انسے کہ تم شہسوار عرب کے ہو پس ہو تم گروہ پر اور جیسا میں کروں ویسا ہی تم بھی کرو اور مقرر
کیا دوسرے حصے پر میسرہ بن مسروق العبسی کو اور اسی طرح کی وصیت انکو بھی کی اور بلایا عامر بن الطفیل کو اور اسی طرح انسے
بھی وصیت کی اور مقرر کیا انکو تیسرے ٹکڑے پر اور ٹھہرے خود خالد بن الولید مع لشکر زحف اور باقی لشکر کے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ نہیں بلند ہوا تھا آفتاب مگر یہ کہ خالد بن الولید فراغت پا چکے تھے ترتیب لشکر سے اور باہان ارمنی کا یہ حال تھا

اور وعدہ کیا اُسنے اللہ تعالی کی بخشش کا اور مبارکباد دی انکو ساتھ سلامتی کے اور جب پھر روماس شکست اُٹھا کر غرور کیا گبر نے اپنے دل مین اور
ظاہر کیا اُسنے اپنی دشمنی کو اور تولا بن کیا اپنے کلام مین اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس ارادہ کیا مسیر بن مسروق العبسی نے مقابلے مین نکلنے کا پس کہا خالد بن
الولید نے کہ ای مسیر تمہارا ٹھہرنا تمہاری جگہ پر دوست تر ہے مجکو تمہارے نکلنے سے اس گبر کیطرف اور تم شیخ بڈھے ہو اور یہ گبر شاید اور بھاری ہے ڈیل ڈول کا
اور جوان بہادر ہے اور مین نہین دوست رکھتا ہون تمہارے جانیکو اُسکی طرف اور نہین برابری کر سکتا ہے بوڑھا آدمی جوان اور مضبوط کی
خصوصًا یہ کہ ایک بال مسلمانون کا دوست تر ہے اللہ تعالی کے نزدیک سب اہل شرک سے پھر گئے مسیر اپنی جگہ پر اور ارادہ کیا مقابلے کو نکلنے کا عامر بن
طفیل نے پس کہا خالد بن الولید نے کہ تم کم سن ہو اور مین ڈرتا ہون کہ تم نہ برابری کر سکوگے پس کہا عامر بن طفیل نے کہ ای سردار بڑا کر دیا تمنے معاملہ اس گبر
رومی بدکار کا اور داخل کر دیا تمنے مسلمانون کے دلونمین اُسکی طرف سے خوف کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ شہسوار لڑنیوالے پہچانتے ہین اپنے مثل کو
لڑائی مین اور اُسکی لڑائی اور شدت ظاہر ہے اور تم اُسکی برابری نہین کر سکتے ہو اسواسطے کہ نہین نکلا وہ بغیر اپنے ساتھیونکے اور ظاہر کیا
اُسنے اپنی شجاعت کو مگر اسوجہ سے کہ وہ فرد ہے شجاعت مین اپنی قوم مین پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر پس ٹھہرے عامر بن طفیل اپنے ساتھیونمین اور نہین
مخالفت کی خالد بن الولید کے حکم سے راوی نے بیان کیا ہے کہ گبر طلب کرتا تھا مقابلہ کرنیوالے اور لڑائی کو پس آئے خالد بن الولید کے پاس
حرث بن عبد اللہ ازدی اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون مقابلے کو اُسکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے مجکو اپنی جان کی کہ تم مین دلیری اور قوت
سخت ہے اور نہین جانتا ہون مین تمکو مگر مرد چالاک پس اگر تمکو منظور ہے تو اللہ کا نام لیکر اُسکے مقابلے مین نکلو پس درست کیا ازدی نے سامان لڑائی
کا اور قصد کیا مقابلے مین نکلنے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر ای بیٹے عبد اللہ کے یہانتک کہ سوال کرون مین
تمسے اُنھون نے کہا کہ پوچھو تم ای ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ آیا بغیر اسکے مقابلہ کیا ہے تمنے کسی سے حرب مین اُنھون نے کہا نہین
خالد بن الولید نے کہا نہ نکلو تم اُسکے مقابلے کیواسطے کہ تمنے غرور کیا نکلنے مین اور یہ سوار تجربہ کار ہے لڑائی کا اور آزمائش کی ہے مین نے
اُسکی اور پہچانا ہے مینے اُسکی بازگشت کو لڑائی مین ہم نہین دوست رکھتا ہون کسیکے نکلنے کو اُسکے مقابلے مین مگر جو شخص کہ مثل اُسکے ہو پس اشارہ کیا
خالد بن الولید اُس گبر کیطرف اور کہتے تھے یہ اور دیکھتے تھے قیس بن ہبیرۃ المرادی کیطرف پس کہا قیس نے کہ ای ابا سلیمان مین جانتا ہون کہ تم پیش
آتے ہو ساتھ میرے اور میرے نکلنے کو مراد لیتے ہو مین جاؤن اُسکے مقابلے کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ جاؤ تم اللہ غالب اور بزرگ کا نام لیکر کہ تحقیق
تم مثل اُسکے ہو اور اللہ تعالی تمہاری اعانت کریگا پس نکلے قیس بن ہبیرہ رحمہ اللہ اور روانہ کیا اُنھون نے اپنے گھوڑے کو میدان مین
یہانتک کہ نرم اور ملائم کر دیا اُسکی طبیعت کو اور توڑ دیا اُسکی تیزی کو پس آگے بڑھایا اُسکو بجانب البطریق کے اور وہ کہتے تھے بسم اللہ و علی برکۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور نزدیک ہے کہ وہ بطریق سے پس جب دیکھا گبر نے اُنکے کامون کو جانا اُسنے کہ وہ شہسوار سخت ہین شہسواران مسلمین سے
پس جلدی پھرا وہ اُنکی طرف اور ارادہ کیا اُنکی جانب کو اور نیزہ بازی اور شمشیر زنی کیا دونون نے آپسمین پس دوڑے اُسکی طرف قیس بن ہبیرۃ
اور مارا ایک وار تلوار کا اُسکے سر پر پس لیا اُسکو گبر نے اپنی ڈھال پر پس پھاڑ ڈالا قیس بن ہبیرہ کی تلوار نے سپر کو اور پہونچی خود پر اور
پیوست ہو گئی اُس مین اور قصد کیا قیس نے تلوار کے نکالنے کا پس نہ نکال سکے وہ اور تلوار ماری گبر نے اُنکی شاہرگ پر پس تھا تمام
ہو اوہ وار تلوار کا اور ملاقی ہوئے وہ دونون بعد دونون وار کے پس آ پڑا گبر اُنپر بارادہ قید کر لینے کے اور تھا وہ بہت سخت اور قیس رضی

پس گر پڑا وہ زمین پر اور دیکھا دونوں گبرون نے اپنے ساتھی کو زمین پر گرنیوالا پس حملہ کیا اُن دونوں نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ پر پس قصد کیا
عبد الرحمن کیطرف قیس نے بارادہ اعانت کے پس کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ ای قیس سوال کرتا ہون مین تم سے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور بحق ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ کہ چھوڑ دو تم مجکو اگر مین قتل کرونگا مین ان دونونکو پس اگر مارا گیا مین تو ہوگے تم شریک میرے ثواب
جہاد مین اور کہدینا عائشہ رضی اللہ عنہا کو میری طرف سے سلام پس پیچھے ہٹے انکے پاس سے قیس اور تعجب کیا اُنکے کامونسے اور حملہ کیا عبد الرحمن رضی
اللہ عنہ نے ایک پر اُن دونوں گبرونسے اور نیزہ مارا اُسکے سینے مین پس پھنس گئی نوک اُنکے نیزیکی گبر کی زرہ مین پس ڈالدیا عبد الرحمن نے
نیزہ کو اپنے ہاتھ سے اور نکالا میانسے اپنی تلوار کو اور مارا گبر کے ایسا ایک وار کہ دو ٹکڑے کر دیا اُسکو اور دیکھا تیسرے گبر نے بجانب عبد الرحمن رضی
اللہ عنہ اور انکی جرات کے پس متحیر اور متعجب ہوا وہ اُنکے کامونسے اور دیکھا قیس رضی اللہ عنہ نے اُس بطریق کی طرف کہ وہ متحیر اور مبہوت
تھا پس ظاہر ہوئی اُنمین غفلت پس کہا انسے عبد الرحمن نے کہ ای قیس کیا باعث تمہارے توقف کا ہے پس حملہ کیا قیس رضی اللہ عنہ نے اُس
بطریق پر اور مارا اُسکے ایسا وار تلوار کا کہ توڑ دیا سر اُسکا اور گر پڑا وہ زمین پر بیہوش ہو کر اور جلدی بھیجا اللہ تعالی نے اُسکی روح کو آگ
کیطرف پس جب دیکھا رومیون نے حال اپنے ساتھیونکا کہا بعض نے انمین کے بعض سے کہ نہیں ہین یہ گروہ مگر شیطان **واقدی** رحمہ
اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ آگاہ کیا گیا باہان انکے کامونسے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ پادشاہ ہمسے بہت جاننے والا حال اس قوم کا ہے
قسم ہے حق مسیح کی مین جانتا ہون کہ تم مین کوئی ایسی بات ہے جسکے سبب سے غلبہ دیے گئے ہین یہ قوم پس اگر نہیں ڈالوگے تم انکو اپنی کثرت سے
پس کوئی شخص نہ کھڑا ہوگا تمہارے واسطے انکے مقابلے مین پھر آیا باہان کے پاس ایک بطریق اور سرگوشی کی اُس سے پس کہا اُسنے کہ اے
پادشاہ قوم مسلمان بیشک غلبہ دیے گئے ہین ہمپر اسواسطے کہ مین نے شب کو خواب مین دیکھا ہے کہ گویا کچھ لوگ اُترے ہین آسمان سے
طرف زمین کے اور وہ سبز سفید اور ابلق گھوڑونپر سوار ہین اور انکے ہاتھ مین ہتیار تیز ہین اور گھیر لیا ہے انھون نے ان عرب کو اور ہم لوگ اُنکے
سامنے کھڑے ہین اس حال مین کہ نہین نکلتا ہے کوئی شخص ہمارے لشکر سے مگر یہ کہ مار ڈالتے ہین وہ اُسکو یہانتک کہ ہمارے بہتونکے ساتھ
ایسا ہی کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ ٹوٹ گیا اُس بطریق کے کلام سے دل باہان کا اور کچھ جواب اُسکو نہین دیا پس یکجا ہوئی قوم
اُسکے پاس اور سوال کیا اُس سے پس نہ آگاہ کیا اُسنے انکو پس جب بہت بات چیت کی قوم نے اُٹھ کھڑا ہوا باہان اُنکے بیچ مین مثل خطبہ
پڑھنے والے کے اور کہا کہ ای اہل اس دین کے اگر نہ لڑوگے تم عرب سے تو ہوگے تم زیان کارون سے اور خشم اور غصہ کرینگے تمپر مسیح اور
اللہ تعالی ہمیشہ عزت اور نصرت دینے والا ہے تمہارے دین کا اسواسطے کہ اللہ تعالی کی حجت تمپر یہ ہے کہ اُسنے بھیجا تھا تمہاری طرف رسول کو
اور اُتارا تمہارے اوپر کتاب کو پس نہین تبعیت کی تمہارے رسول نے دنیا کی اور حکم دیا تمکو رسول نے یہ کہ نہ تبعیت کرو تم دنیا کی اور اُسکی کتاب مین
یہ حکم ہے کہ نہ ظلم کرو تم اسواسطے کہ وہ ظالم کو دوست نہین رکھتا ہے پس جب تبعیت کی تمنے دنیا کی اور ظلم کیا تمنے اور مخالفت کی تمنے اُسکی غالب کیا
اُسنے تمہارے دشمنونکو تمپر پس کیا عذر ہے تمہارا اپنے خالق کے نزدیک اور تحقیق چھوڑ دیا تمنے حکم اپنے نبی اور احکام مندرجہ کتاب آلہی کا
اور یہ عرب تمہارے سامنے چاہتے ہین قتل تمہارے شہسوارون اور اولادون اور عورتون کا اور تم گناہ کے کام کرتے ہو اور نہین
ڈرتے ہو اپنے پروردگار سے پس اگر دور کر دیا اللہ تعالے نے تمہارے غلبے کو تمہارے ہاتھون سے اور غالب کر دیا اُسنے تمہارے

ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم فزادہم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور برابر جاری رہی لڑائی بلند ہونے آفتاب سے تا قریب غروب کے
اور نہین جدا ہوئے دونون لشکر تا اینکہ جدا کیا رات نے دونون گروہون کو پس جسوقت جدا ہوئے بعض لوگ بعض سے تو نہین پہچانتے تھے
مگر ساتھ نشانیون کے اور ہر قوم عرب کے پکارتے تھے اور بتا دیتے تھے اپنی نشانیون معینہ کا اور باہم یاد دلاتے تھے اپنے نسبونکو اور پھرا ہر گروہ طرف
اپنے جگہونکے اور آئے مسلمان اپنی عورتونکی طرف اور ہر عورت ملتی تھی اور صاف کرتی تھی اپنے شوہر کے چہرے کو اپنی کملی سے
اور کہتی تھی کہ بشارت ہو تمکو ساتھ بہشت کے اے دوست اللہ کے اور رات گذرانی مسلمانون نے ساتھ نیکی اور بہتری کے اور روشن کیا انھون نے
آگ کو اور یہ اس سبب سے تھا کہ پہلے دن قتل نہین ظاہر ہوا تھا دونون گروہون پر ملکہ مارے گئے رومیون سے تھوڑے لوگ اور شہید ہوئے مسلمانون سے
دس آدمی کہ منجملہ انکے دو شخص حضرموت کے تھے ایک شخص کا نام مازن اور دوسرے کا نام قادم تھا اور تین شخص نحسان سے جنکا نام رافع اور معلی
اور حازم تھے اور ایک شخص انصار سے جنکا نام عبد اللہ بن الاخرم تھا اور تین شخص قوم بجیلہ اور ایک شخص قوم مراد سے جو بھتیجے قیس بن ہبیرہ المرادی کے
تھے پس غمگین ہوئے انکے مارے جانے سے قیس بن ہبیرہ اور تلاش کیا انکو اور نہ دیکھا پس جانا انھون نے کہ وہ مارے گئے پس لیا قیس نے اپنے ساتھ
تھوڑی آگ روشن کو اور نکلے وہ اور کچھ لوگ اسی قوم کے یہانتک کہ آئے میدان معرکے مین اور ڈھونڈھا انکو پس نہ دیکھا انکو پس جسوقت
کہ ارادہ کیا پھرنے کا دفعۃ دیکھا انھون نے ایک آگ کو کہ آتی ہے رومیون کیطرف سے بارادہ میدان معرکے کے بتلاش ایک بطریق کے جو بہت
ذی رتبہ تھا انکے نزدیک پس کہا قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون سے کہ بجھا دو تم اپنی آگ کو پس قسم ہے خدا کی کہ مین اپنے بھتیجے کا بدلا لونگا
ان قوم سے پس بجھا دیا انھون نے آگ کو اور لیٹ گئے وہ زمین پر مقتولین کے بیچ مین اور آمادہ ہوئے واسطے رومیونکے اور تھی رومی قریب سو
آدمیونکے ساتھ ساز و سامان کے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ انکی قوم کے سات آدمی تھے پس کہا انھون نے کہ اے قیس قوم ایک سو مرد مین
اور ہم سات آدمی ہین اور تھکے اور ہارے ہین پس کہا قیس نے کہ پلٹ جاؤ تم اپنے پیچھے کو مین اپنے واسطے سوا موت کے اور کچھ نہین چاہتا
ہون یا لونگا مین بدلا اپنے بھتیجے کا پس تعجب کیا انھون نے انکے کلام سے اور ٹھہرے وہ انکے ساتھ مثل ٹھہرنے بڑے مرتبے والونکے اور آئے گبران
رومی درانحالیکہ وہ گرد گھومتے تھے درمیان مقتولین کے تا اینکہ ٹھہرے وہ اس گبر کی لاش کے پاس جو پہلے لڑنیکو نکلا تھا اور اسکو قیس بن
ہبیرہ نے قتل کیا تھا پس جب پھر وہ بارادہ جانے اپنے لشکر کے چلا کر پکارا انکو قیس بن ہبیرہ نے انکے پیچھے سے اور تبعیت کی انکی ساتھیون نے پس
ڈالدیا رومیون نے اپنے بطریق کی لاش کو اپنے شانون سے اور غافل ہوگئے اور بھول گئے وہ اپنے تئین شور کی آواز سے پس پہنچا کیا انکا مسلمانون نے
اور شمشیر زنی کی انمین اور مار ڈالا انکو جلد اور قیس رضی اللہ عنہ جسوقت مارتے تھے انکین تلوار کو کہتے تھے کہ یہ میرے بھتیجے کیطرف سے ہے انکے بدلہ مین یہانتک
کہ مارے گئے انکے ہاتھ سے سوا ہر رومی اور مارا انکے ساتھیون نے بہت لوگونکو اور پلٹ گئے باقی رومی پس جب فراغت پائی قیس نے قوم سے پھرے
بتلاش اپنے بھتیجے کے کہ جنکا نام سوید بن بہرام تھا بجانب لشکر روم کے پس سنا انھون نے ایک آواز نالہ اور آئے انکی طرف پس وہ انکے بھتیجے سوید تھے
پس جب دیکھا قیس نے انکو پہچانا اور روئے پھر کہا انھون نے کہ کیا حال ہے تمہارا اے میرے بھتیجے پس کہا انھون نے کہ اے چچا میرے مین نے پیچھا
کیا تھا قوم روم کا پس پھرا انمین کا ایک شخص میری طرف پس ایسا نیزہ مارا اسنے میرے سینے پر کہ نکل گیا نوک اسکا پشت سے میری اور مین دیکھتا
ہون اسکے سبب سے ایک بڑے امر کو اور یہ خوبصورت عورتین بہشتی میرے گرد ہین درانحالیکہ انتظار کرتی ہین وہ میری روح نکلنے کی پس

پس زیادہ کیا انکو ایمان اور بولے وہ کافی ہے ہمکو اللہ اور کیا خوب کارساز ہے ۱۲

کتنا۔ ہوا نہایت خشمناک ہوا باہان اس حال کے سننے سے اور کہا کہ آیا تو پہچانتا ہی اُسکو اُسنے کہا کہ ہان وہ شخص یہے اور اشارہ کیا اُسنے اپنے ہاتھ سے
بجانب ایک بطریق کے بطارقہ سے پس دیکھا باہان نے بطریق کیطرف بحالت غضب کے پس خشمناک ہوے اور بطارقہ اُسکے سبب سے اور
میل کیا اُنھون نے اُس شخص اعانت چاہنے والے پر اور مار ڈالا اُسکو اپنی تلوارونسے اور باہان اُنکی طرف دیکھتا تھا پس زیادہ ہوا خشم سے کہا اور
کہا کہ خراب ہو تم قسم ہے حق صلیب کی سختی ہو تمپر کیونکر امید رکھتے ہو تم مدد اور غلبے کی حالانکہ تم ایسے کام کرتے ہو آیا نہیں ڈرتی ہو کل کے عوض کو
ضرور اللہ تعالی بدلا لیویگا تمسے اور چھین لیویگا تمھارے ہاتھوں سے اس چیز کو جو اُسنے تمکو دی ہے اور دیدیویگا اُس چیز کے تئین تمھارے غیر کو جو موافق احکام
شریعت کے حکم کرتے ہیں اور منہیات شرعیہ سے باز رہتے ہیں پس اب تم سیکڑو یک شل کتون اور گدھونکے ہو اور جانورونسے بدتر ہو اور قریب ہے کہ پہنچے تم انجام
اپنے ظلم کا کہ جس کیطرف لیجاویگا وہ تمکو اور کس جگہ تم جاؤگے پھر حکم کیا اُسنے اُنکو پھیر جانیکا اور بعضون نے یہ روایت کی ہے کہ انکو کھڑا ہوا وہ اور اُنکو اُنکے حال پر
چھوڑا پس جب پلٹ گئی قوم اُسکے نزدیک سے نہیں باقی تھا مگر ایک بطریق پس کہا اُسنے کہ ای بادشاہ قسم ہے خدا کی بات یہی ہے جو تونے کہی اور نہیں
دیکھتے ہیں ہم مگر یہ کہ ہم مغلوب ہین بسبب اپنے ظلم کے اور جان تو اس امر کو کہ میں نے اپنے خواب میں دیکھا ہے کہ کچھ لوگ اُترے ہین سپید گھوڑون پر
پس گھیر لیا ہے اُنھون نے ہمکو اور وہ پورے ہتھیارونسے مسلح ہین اور ہم لوگ اُنکے سامنے کھڑے ہیں اُنکو دیکھتے ہین پس نہین نکلتا ہے ہم مین سے کوئی
مگر یہ کہ اُسکو مار ڈالتے ہین یہانتک کہ بہتونکو ہم مین سے مار ڈالا اور بیان کی اُسنے کیفیت خواب کی جیساکہ پہلے بطریق نے بیان کی تھی اور
باہان تمام رات سوچتا رہا کہ مسلمانونکے معاملے مین کیا کرنا چاہیئے پس آسانی کی اُسکی رائے نے واسطے اُسکے اس امر پر کہ نہ جاری کرے وہ
لڑائی کو اپنے اور مسلمانونکے بیچ مین پس جب صبح ہوئی آراستہ کیا مسلمانون نے اپنی صفونکو اور دیکھا اُنھون نے کہ نہین ہے کچھ جنبش رومیونکے لشکر مین
پس جانا اُنھون نے کہ رومیونکے واسطے کوئی امر درپیش ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ چھوڑ دو اُنکو اُنکے حال پر اور نہ زیادتی کرو تم اُنپر راوی نے
بیان کیا ہے کہ پہنچا ہے بطارقہ باہان کے پاس اور چارون ملوک قناطر اور جرجیر اور دیرجان اور قورین اور لشکر کے سردار تھے کہ طلب اجازت لڑائی
کی اُس سے کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ کیونکر لڑو گے تم بسبب ایسی قوم کے کہ ظلم کرتے ہین پس اگر ہو تم لوگ اصیل قوم کے پس لڑو تم اپنے غلبہ اور
حکومت کیواسطے اور باز رکھو تم اُنکو اپنے حرمت اور گھر بار سے پس کہا اُنھون نے کہ ڈالے تو اور معالہ کر لڑائی کو ہمپر پس قسم ہے حق مسیح بن مریم کی کہ جلد
ہونگے ہم اُنسے یہانتک کہ دور کر دینگے ہم اُنکو ملک شام سے یا مار ڈالینگے وہ ہمکو یا ہم اُنکو پس اعتماد کر تو ہمارے کلام پر اور کوچ کر اُنکی طرف پس جو قصد
قصد کرے تو لڑائی کا پس چھوڑ تو ہر ایک کو ہم مین سے اُسکی باری پر مع اُسکے لشکر کے کہ لڑے ہر ایک ہم مین سے ایکدن تا اینکہ معلوم ہو جاوے کہ
کون شخص ہم مین سے سخت اور شدید ہے اور کون شخص بیقرار کرتا ہے مسلمانون کو طول دینے لڑائی سے اور ملجا کرینگے ہم اپنے لڑکے بالون اور مالون کو
کنیسیون مین پس اگر ہوگا غلبہ ہمپر عرب کو تو پہنچینگے ہم اُنکو اور اگر ہوگا غلبہ عربکو ہمپر پس جا ملینگے لڑکے بالے اپنے شہرون اور قوم مین اور ہوگی
لڑائی ہمارے اُنکے بیچ مین ایک ہفتے مین پانچ دن اور آرام حاصل کرینگے ہم دو دن اور امید رکھتے ہین ہم اس امر کی کہ جلد اور فیصل ہو جاویگا کام
ہمارے اُنکے بیچ مین ایک دن یا دو دن مین باہان ملعون نے کہا رائے یہی ہے پھر لکھا اُسنے خط ہرقل کو اس مضمون سے بعد حمد کے پس سوال
کرتا ہون ہم اللہ سے اے بادشاہ تیرے لشکر اور تیرے گھر والونکے واسطے مدد اور غلبے کا اور تیری سلطنت کیواسطے عزت اور حکومت کا پس
بہ تحقیق بھیجا تونے مجکو ساتھ بیشمار لشکر کے اور آیا مین عرب پر پس اُترا مین اُنکے سیدانین اور شمع دی مین نے اُنکو پس نہ طمع کی اُنھون نے

باہان کا ہرقل کو خط لکھنا [illegible]

وقت نماز کا قصد کر لیوے اور وضو کرتے ہین اور موذن لوگ اذان کہتے ہین اور وہ لوگونکو نماز پڑھاتی ہین اور دیکھا مجھ سے کہ جو ابو عبیدہ بن الجراح کرتے ہین وہی سلمان بھی کرتے ہین پس کہا لنی نے کہ بہ اچھی او نیک عبادت ہے اور قریب ہے یہ کہ مدد او غلبہ دیے جاوینگے وہ پھر واپس گیا وہ لشکر بابان کی طرف اور بیان کیا اُس سے جو کچھ کہ دیکھا تھا اُسنے قوم مسلمانون سے اور کہا کہ ای بادشاہ مین آیا ہون تیرے پاس ایسی قوم کے نزدیک سی کہ شب بیداری کرتے ہین وہ اور روزہ رکھتے ہین دن مین اور حکم کرتے ہین مطابق احکام شریعت کے او منع کرتے منہیات شرعیہ سے راہب ہین رات کو اور شیر ہین دن مین اگر چوری کرتا ہی کوئی اُنمین تو اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالتے ہین اور اگر زنا کرتا ہی کوئی تو سنگسار کرتے ہین اُسکو اور نہین غالب ہوتی ہی خواہش اُنکی امر حق پر بلکہ حق اُنپر غالب ہے اور نہین سردار اُنکی ضعیف تر ین اُنمین سے مگر یہ کہ اطاعت کیے جاتے ہین وہ اپنے کلام مین اُنکے بیچ مین اگر وہ کھڑے ہوتے ہین تو سب کھڑے ہوتے ہین اگر وہ بیٹھ جاتے ہین تو سب بیٹھ جاتے ہین خواہش اُنکی قتل ہے اور باز رہنا اُنکا زوالی سے اس وجہ سی ہے کہ بغاوت تمہارا اوپر ثابت ہو جبکہ تم ابتدا کروگے اُنسے لڑائی مین پس کہا بابان نے کہ یہ قوم فتحمند اور غلبہ دیے گئے ہین بعد ازینکہ مین نے ایک حیلہ اور مکر تجویز کیا ہی کہ عمل مین لاونگا اُنپر پس کہا مجھ نے کہ ای بادشاہ کیا مکر ہی بابان نے کہا کہ آیا نہین کہا تو نے کہ وہ نہ لڑینگے جبتک کہ ہم اُنسے لڑینگے تاکہ ہم باغی قرار پاوین اُسنے کہا ہان بابان نے کہا کہ مین لڑائی نہ کرونگا بلکہ طول دونگا معاملے کو انکے اور اُنکے بیچ مین اور بعد اسکے جا پڑونگا مین اُنپر بسبیل غفلت کے اور ہونگے وہ بدون ساز و سامان لڑائی کے اور بدون ہتھیار ونکے پس قریب ہی کہ فتحمند ہونگا مین اُنپر پھر بابان نے بلوایا اپنے پاس ملوک اور بطارقہ کو اور بنایا اُنکے واسطے نشان اور صلیبانکو یہانتک کہ بنایا اُسنے اُنکو ساتھ صلیبا ور ہر علامت کے نیچے دس ہزار رومی تھے پس صلیب اُسنے قناطر کے واسطے بنائی جو ہم مرتبہ اُسکا تھا اور حکم کیا اُنکو کہ میمنہ مین ٹھہرے پھر بنائی اُسنے ایک صلیب دیجان کے واسطے او ساتھ کیا اُسکے سلی قوم ساسکہ اور لان کو اور مقرر کیا اُسکو میسرہ پر پھر بنائی اُسنے ایک صلیب واسطے جرجیر کے اور ہمراہ کیا اُسکے قوم ارمن اور بجہ اور نوبیہ اور روسیہ اور سقالیہ کو اور بنائی ایک صلیب بادشاہ کے بھانجے قورین کے واسطے او پر قوم افرنج اور بر قلیہ اور قیاصرہ اور بر غل اور دوقس کے اور بنائی ایک صلیب جبلہ بن ایہم غسانی کے واسطے اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ کو قوم آملہ اور لخم اور جذام اور غسان او ضبیعہ سے اور حکم کیا کہ وہ آگے لشکر کے رہے اور کہا اُس سے کہ تم عرب ہو اور دشمن بھی ہمارے عرب ہین اور لوہے کو نہین کاٹتا ہی مگر لوہا پھر جدا کیا اُسنے گبر و نکو اپنے لشکر کے پہلو مین مثل صفین کر کے اسطرح سے کہ نہین دیکھتی تھی پہلی صف پچھلی صف کو اور برابر آراستہ کرتا رہا لشکر کو یہانتک کہ صبح ہوئی اور فراغت پائی اُسنے آراستگی اپنے لشکر سے اور مرتب کیا اُسنے طلایع اپنے لشکر کے پھر حکم کیا اپنا خیمہ کھڑا کرنیکا پس کھڑا کیا گیا خیمہ ایک بلند ٹیلے پر بجانب یرموک کے تاکہ دیکھے وہ وہان سے دونون لشکرونکو اور ٹھہرایا اُسنے اپنی داہنی جانب مین ایکہزار سوار کو خاصان روم سی کہ وہ پورے تھے ہتھیارون مین اور ایکہزار سوار اپنی بائین جانب مین جنکے لباس ریشم سرخ اور سونیکے تارونسے بنے ہوئے تھے نہین دکھائی دیتا تھا جسم اونکا مگر پتلیان آنکھونکی اور یہ لوگ ملوک صاحب تخت تھے پس حکم کیا اُنکو ہوشیار رہنیکا اور کہا اُسنے کہ مین نے اپنی انکاسون مین عرب کے ساتھ مکر او حیلہ کیا ہی اسواسطے کہ وہ لڑنیکے واسطے آراستہ نہین ہین اور تم مرتب اور آراستہ ہو اور جب طلوع کرے آفتاب اور دیکھو تم مسلمانونکو غیر آراستہ پس حملہ کرو ہر جگہ او ہر طرف سے پس نہین بیچ ہمارے لشکر مین مگر نسل سپید تاکہ بیچ پوست شتر سیاہ کے اسد بن علقمہ نے بیان کیا ہی کہ جب مرتب کیا بابان نے اپنے لشکر کو مین اپنے لشکر مین تھا اور ہمکو

وہ ہمارے مقابلہ کو مگر بار اوے آئینگے کہ ہمپر کسی رات میں ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی بات قریب قیاس کے معلوم ہوتی ہے جو تم
گمان کرتے ہو سعید بن رفاعہ حمیری نے بیان کیا ہے کہ ہم لوگ اسی حال میں تھے کہ دفعتہً سنا ہمنے آوازوں اور چلانیکو کہ بلند ہوئی تھیں رومیوں
سے پکارتے تھیں لڑنیکو اور رومی چلے آتے تھے ہماری طرف کو اور چلانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ فریب دیے گئے ہیں اور ہم میں سامان
جنگ آغاز صبح میں پس اٹھہ کھڑے ہوئے وہ اور اٹھہ کھڑے ہوئے ہم لوگ اور اُس رات میں نگاہبان لشکر مسلمانوں کے سعید بن زید بن عمرو بن
طفیل العدوی تھے کہ دفعتہً آئے وہ ہماری طرف اور وہ پکارتے تھے کہ چلو چلو ای گروہ عرب کے یہانتک کہ آکر ٹھہرے وہ آگے ابو عبیدہ بن الجراح
کے اور اُنکے ساتھ کچھ لوگ عرب متفرقہ تھے پس کہا اُنہوں نے کہ ای سردار تحقیق باہان نے فریب کیا مسلمانوں کے ساتھ بسبب اپنے باز رہنے
کے لڑائی سے اور اب اُسنے آراستہ اور مرتب کی ہیں صفیں اپنے لشکر کی اور چلا ہے ہماری طرف بارادے آپڑنیکی ہمپر اور ہم بے سامان جنگ
اور بے ترتیب ہیں اور یہ متفرق آئے ہیں ہمارے پاس بخواہش اسلام کے ڈرانیوالے ہیں ہمکو باہان کی سختی سے اور کہتے ہیں وہ کہ باہان روانہ ہوا ہے
مع اپنے لشکر کے اور آتے ہیں ہماری طرف حامی بطارقہ کے اور سرداروں کی اس امر پر متفق ہوئی ہے کہ لڑے ہمسے ایک بادشاہ اُنکے بادشاہوں سے مع اپنے
لشکر ہمراہی کے ایکدن اور یہ صورت سخت تریں لڑائیوں کی ہے اور دیکھا مسلمانوں نے نشانہائے قوم کو کہ قریب ہوئے ہیں اُنسے اور صلیبان
نزدیک آگئے ہیں پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا اُنھوں نے کہ کہاں ہیں ابا سلیمان خالد
بن الولید پس آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ تم اہل کام کے واسطے ہو ای ابا سلیمان جاؤ اور نکلو تم
ساتھ دلیر اور بہادر مسلمانوں کے اور باز رکھو تم دشمنوں کو اہل و عیال تک آنیسے تا انیکہ لوگوں کی صفیں آراستہ ہو جاویں اور درست کر لیویں
وہ اپنے آلات حرب کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ تمہارا کہنا مجھکو منظور ہے اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ کہاں ہیں ہاشم مرقال کہاں ہیں زبیر بن
العوام کہاں ہیں عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کہاں ہیں فضل بن عباس کہاں ہیں یزید بن ابی سفیان کہاں ہیں ربیعہ بن عامر کہاں ہیں
مسیب بن مسروق اللیثی کہاں ہیں مشہر بن قیس کہاں ہیں عبد اللہ بن انیس الجہنی کہاں ہیں ضحر بن حرب الاموی کہاں ہیں عمارہ سدوسی
کہاں ہیں سلام بن الغنم العدوی کہاں ہیں مقداد بن اسود کندی کہاں ہیں ابو ذر غفاری کہاں ہیں عمرو بن معدیکرب الزبیدی کہاں ہیں
عمار بن یاسر عبسی کہاں ہیں ضرار بن الازور کہاں ہیں عامر بن الطفیل کہاں ہیں ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین اور اسیطرح
خالد بن الولید بلاتے تھے ایک کو بعد ایک کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن لوگونکو جو موجود ہوئے تھے اُنکے ساتھ
سخت لڑائیوں میں یہانتک کہ بلایا اُنھوں نے پانچ سو سوار کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہر ایک اُنمیں کا بذات خود ایک
لشکر تھا جو کہ اللہ تعالی کی راہ میں لڑتا تھا پس آئے وہ سب کے سب خالد بن الولید کے پاس اور نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ پانچسو سوار کے
اور حملہ اور استقبال کیا اُنھوں نے لشکر مشرکین کا انکے نیزونکی نوکونسے اور مشتعلہ زن ہوئی لڑائی اُنکے بیچ میں اور مشغول ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح
ترتیب صف اور آراستگی لشکر میں اور آئے ابو سفیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ ای سردار حکم کرو تم عورتونکو کہ چڑھ جاویں وہ
اس ٹیلے پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اچھی رائے تمنے تجویز کی ہے یا ادمی نے کہا ہے کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتونکو پس چڑھ گئیں وہ ٹیلے پر
اور پہچایا اُنھوں نے اپنی جانونکو اور اُنکے ساتھ لڑکے اور لڑکیاں تھیں پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتونسے کہ لو تم اپنے ہاتھوں میں چوبیں خیمونکی:

ولا تشرک بک شیئاً وان ہوالکفرون بک ویاپاک وتحددون لک ولدا اللھم انصرنا علیہم یا من تعالیٰ کوفی کتابہ واعتصموا باللہ ہو
مولٰکم فنعم المولیٰ ونعم النصیر سبزء اللھم زلزل اقدامہم وارعب قلوبہم وانزل علینا السکینہ والزمنا کلمۃ التقویٰ
وآتنا ما وعدتنا یا من لا یخلف المیعاد پس اسی حال مین کر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ یہ دعا کر رہے تھے
کہ دفعۃً حملہ کیا رومیون نے میمنہ مسلمین پر اور اسمین قوم ازد اور مذحج اور حضرموت اور حمیر اور خولان تھی پس
ایک ہی حملہ کیا انپر رومیون نے پس صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور سخت لڑائی لڑے وہ اور بہت اچھی ثابت
قدمی کی پس حملہ کیا انپر دوسرے لشکر رومیون نے پس بڑا صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور حملہ کیا تیسرے لشکر نے انپر پس پیچھے ہٹے مسلمان
میمنہ سے اور چھوڑ دیا ایک گروہ نے لوگونسے جگہ کو اور پھرے وہ اپنے لشکر کیطرف اور بہت اچھی ثابت قدمی کی ایک گروہ نے اور
لڑے وہ رومیون سے اپنے نشانون کے نیچے اور خالی کر دیا اپنی جگہ کو قوم زبید نے اُسی وقت اور وہ میمنہ مین تھے پس دوڑے
اُنمین سے عمرو بن معدیکرب الزبیدی رضی اللہ عنہ اور وہ سردار تھے قوم زبید پر اور قوم زبید اُنکی تعظیم کرتی تھی بسبب اُنکی
شجاعت کے جو زمانہ جاہلیت اور اسلام مین تھی اور یرموک کی لڑائی تک عمر اُنکی ایکسو دس برس کی ہو چکی تھی مگر یہ کہ آمادہ کیا
تھا اُنکو شجاعت نے پس جب دیکھا اُنھون نے اپنی قوم کی طرف کہ چھوڑ دیا ہے جگہ کو چلا کر کہا اُنھون نے یا آل زبید یا آل زبید
تفرون من الاعداء اتفرون من ستدب کوس الردی ترضون لانفسکم بالعار والذلۃ فما ہذہ الانزعاج من کلاب
لا علاج ما علمتم ان اللہ مطلع علی المجاہدین الصابرین فاذا نظر الیہم قد ازموا الصبر فی مرضاتہ وثبتوا القضائہ امدہم
بنصرہ وایدہم بصیرہ فاین تہربون من الجنۃ ارضیتم بالعار وغضب الجبار پس جب سنا قوم زبید نے کلام اپنے
سردار عمرو بن معدیکرب الزبیدی یا حجاج بن عبد الغوث کا علی اختلاف الروایات پھرے وہ اپنی جگہ کی طرف مثل پھرنے بکری
وغیرہ جانورونکے اپنے بچون کی طرف اور یکجا ہوے گرد عمرو بن معدیکرب الزبیدی کے اور پانچ سو سوار تھے اور شدت کی اُنھون نے
رومیونپر اور حملہ کیا اُنکے ساتھ قوم حمیر اور حضرموت اور خولان نے اور حملہ کیا اُن سب نے بالاتفاق رومیون پر بہت سخت
حملہ پس ہٹ گئے اور دور ہوے رومی اپنی جگہ سے اور حملہ کیا قوم دوس نے مشرکین پر ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پس
جنبش دی ابو ہریرہ نے اپنے نشان کو اور ترغیب دلاتے تھے وہ اپنی قوم کو لڑائی پر اور نصیحت کرتے تھے وہ اس کلام سے
یا ایہا الناس سارعوا الی معانقۃ حور العین وجوار رب العالمین فی جنات النعیم وما من موطن احب الی اللہ من
ہذہ المواطن الا وان الصابرین فضلہم اللہ علی غیرہم الذین لم یشہدوا مشہدہم پس جب سنا دوس نے اُنکے کلام کو
گرد ہوے اُنکے اور حملہ کیا رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو جیسا کہ گھیر لیتی ہے چکی اور ہجوم کیا جماعت رومیون نے میمنہ مسلمین پر
پس چلایا اور ہٹایا اُنکو بجانب قلب کے پس بہت اچھا صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور جلدی پہونچا انپر دوسرا لشکر رومیونکا
پس شکست اُٹھائی لشکر میمنہ مسلمانون نے درانحالیکہ وہ اپنے پیچھے پھرنیوالے تھے اور گھوڑے پھرتے تھے اپنی دُمونکی طرف اور نکلا
لشکر میمنہ کا درانحالیکہ چھوڑنیوالا تھا اپنی جگہ کو مثل بکری جگہ چھوڑنیوالی کے شیر کے آگے سے اور دیکھا عورتون نے شکست اُٹھاتے ہوے

اور اے پڑھنے والے قرآن کے اور اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتحقیق واقع ہوئی قوم روم میں شکست پس نہیں باقی ہے انکے نزدیک کوئی
شخص مضبوط اور ہوشیار الا مگر اسقدر کہ دیکھا تمنے اور بتحقیق توڑ دیا اللہ تعالی نے انکی تیزی کو پس پھیر و تم انپر حملے کو اور شدت کرو تم انپر رحمت کرے
اللہ تعالی پس قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں خالدؓ کی جان ہے کہ میں امید اس بات کی رکھتا ہون کہ دیویگا اللہ تعالی تمکو غلبہ انکے بازون پر پس کہا
انسے مسلمانون نے سراسر سے کہ حملہ کرو تم اے خالدؓ بن الولید تاکہ حملہ کرین ہم تمھارے ساتھ پس نکال لیا خالدؓ بن الولید نے اپنی تلوار کو اور
حملہ کیا باتفاق اپنے ہمراہیون کے **عبدالرحمن** بن حمید الجمحی نے **بیان** کیا ہے کہ میں ان لوگون میں تھا جنھون نے خالدؓ بن الولید کے
ساتھ حملہ کیا تھا پس قسم ہے خدا کی کہ جگہ چھوڑ دی رومیون نے ہمارے سامنے سے اور بھاگے وہ مثل بھاگنے بکری کے شیر کے ڈکارنے سے
اور تعاقب کیا انکا مسلمانون نے پس واقع ہوا حملہ روم کے میمنہ پر پس بری طرح سے جگہ کو چھوڑ دیا انھون نے اور وہ لوگ جو زنجیرون میں بندھے
پس نہیں چھوڑا انھون نے اپنی جگہ کو درانحالیکہ چلاتے تھے وہ تیرون کو اور وہ نگاہبان قوم کے تھے اور خالدؓ بن الولید ہمارے آگے تھے
حملے میں اور ہم انکے پیچھے تھے اور ہمارا اشعار اس حملے میں یہ تھا **یا محمدؐ یا منصور احب احب** پس خالدؓ بن الولید برابر حملہ کرتے تھے
یہانتک کہ پہونچے وہ دریجان تک اور وہ کھڑا تھا اپنی اس جگہ جہان باہان نے اسکو کھڑا کر دیا تھا اور اسکے ساتھ صلیب جواہر کی تھی اور
ساتھی اسکے منتظر حملے کے تھے اسکی معیت میں پس جب پہونچا لشکر مسلمانون کا اس جگہ تک جہان دریجان تھا کہا اسکے لطارقہ نے اس
سے کہ اے بادشاہ آیا نہیں حملہ کرتا ہے تو کہ حملہ کرین ہم اسکے ساتھ یا پیچھے کو پھرین ہم کہ مل گیا ہے ہم میں لشکر عرب کا پس کہا اسنے اپنے
ساتھیون سے کہ جانو تم اس امر کو کہ میں برے دن کا دیکھنا اور اسمین حاضر ہونا نہیں چاہتا ہون اور بادشاہ نے مجکو اس جگہ ٹھہرایا ہے
اور میں برا جانتا ہون یہان کے ٹھہرنیکو مگر لپیٹ دو تم میرے منہ اور سر کو اس کپڑے میں تاکہ نہ دیکھون میں لڑائی کو پس لپیٹ دیا انھون نے
اسکے چہرے کو ایک ریشمی کپڑے میں اور لوگ لڑتے تھے یہانتک کہ بھاگے رومی مسلمانون کے سامنے سے اور پہونچے وہ دریجان
کے پاس اور چہرہ اسکا لپیٹا گیا تھا کپڑے میں پس حملہ کیا اسپر ضرار بن الازور نے اور پار ہونے والا نیزہ مارا اسکے اور مار ڈالا اسکو
واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ اچھا معاملہ اللہ تعالی کا مسلمانون کے ساتھ یہ ہوا کہ جبیر اور قناطر نے باہمدیگر اختلاف اور جھگڑا
کیا اور جبیر میمنہ میں تھا ساتھ قوم ارمن کے اور قناطر میسرہ میں تھا جبیر نے قناطر سے کہا کہ حملہ کر تو عرب پر یہ کیا تیرا توقف ہے حملے میں پس
قناطر نے کہا کہ آیا تو مجکو حکم حملے کا دیتا ہے جبیر نے کہا ہان اور کیونکر میں تجھے حکم نہ کرون آیا میں تجھپر سردار نہیں ہون قناطر نے کہا کہ
تو جھوٹا ہے تو ایک سردار ہے میں دوسرا سردار ہون اور میرا مرتبہ تجھسے زیادہ ہے اور تو مامور ہے میری اطاعت کا پس اختلاف کیا
ان دونون نے اور خشمناک ہوا جبیر گفتگو سے قناطر سے پس سخت حملہ کیا اسنے مسلمانون پر اور تھا حملہ اسکا کنانہ اور قیس اور
خشعم اور جذام اور قضاعہ اور عاملہ اور غسان پر اور یہ لوگ اس دن درمیان لشکر میسرہ اور قلب مسلمانون کے تھے اور دور کر دیا
رومیون نے مسلمانون کو انکی جگہ سے یہانتک کہ دور ہو گیا لشکر میسرہ مسلمانون کا اپنی صفون کی جگہ سے اور نہ باقی رہے انمین
سے مگر مالک نشانون کے لڑے وہ اور جو انکے نزدیک تھے بہت سخت لڑائی اور پیچھا کیا رومیون نے ان مسلمانون کا جنھون نے
شکست اٹھائی تھی یہانتک کہ داخل ہوے انکے ساتھ انکے لشکر تک پس آ گے آئین انکی عورتین ساتھ چوبہائے خیمونکے کہ مارتی تھین گھوڑون کے

ف بسبب میسرہ کی مخالفت جبیر [illegible]
قناطر کا مارا جانا اور بمقام یرموک

جزاے خیر دیوے اللہ تعالیٰ تم کو واسطے کیطرف میرے پھر کہا یاد داؤ تم اے بیٹے میرے توفیق دے اللہ تمکو اور تمکو اُس چیز کی جسکو وہ دوست رکھتا ہے اور پسند
کرتا ہے پس روانہ ہوے عبد الرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہما بجانب گبر کے مثل شعلہ آگ کے اور حملہ کیا گبر پر اور مارا اسپر تلوار کو پس اچٹ گئی تلوار
اور پکڑ گئی زرہ پولاد اُسپر اور میل کیا اُسپر گبر نے ساتھ وار کے اور بچنے وار کے اور تلوار ماری اُسنے اُنکے سر پر کاٹ ڈالا تلوار نے عمامہ کو اور زخمی کر دیا سر کو کہ
جاری ہوا خون پس جب دیکھا گبر نے بجانب خون کے اور گمان کیا اُسنے یہ کہ مار ڈالا اُسنے اُنکو پھر اوہ اپنی پشت کی طرف نا دیکھے وہ کہ کیونکر گرتے
ہین عبد الرحمن گھوڑے سے زمین پر پس جب دیکھا عبد الرحمن نے گبر کو کہ پیچھے کو ہٹا ہے وہ پھرے بجانب مسلمانون کے پس کہا معاذ بن جبل رضی
اللہ عنہ نے اُنسے کہا اے بیٹا تمھارا کیا حال ہے اُنھون نے کہا کہ گبر نے مجکو مار ڈالا ہے معاذ نے کہا کہ اے میرے بیٹے کس چیز کو چاہتے ہو تم دنیا سے
پھر باندھا اُنکے زخم کو اور اُسی وقت وہ زخم اچھا ہو گیا پھر گبر نے براہ تکبر کے تین حملے کیے اور قرم ازد نے پھیر دیا اُسکے حملون کو ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون شخص تم مین سے اُسکا مقابلہ کریگا پس نکلے اُسکی طرف عامر بن طفیل الدوسی اور تھے وہ اصحاب
الرایات سے اور حاضر ہوے تھے خالد بن الولید کے ساتھ جنگ یمامہ مین اور بروز جنگ یمامہ کے اُنھون نے مسیلمہ کی لڑائی
مین یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا ملاقی ہوے وہ ایک عورت سے پس کھول دیا اُس عورت نے اُنکے واسطے اپنی فرج کو پس داخل ہوے وہ
اُسمین اور دیکھا اُنکی طرف اُنکے بیٹے نے پس جلدی دوڑے وہ تاکہ داخل ہوین وہ اس جگہ مین جہان اُنکے باپ داخل ہوے ہین پھر
بیدار ہوے خواب سے اور بیان کیا خواب کو مسلمانون سے پس کسی شخص نے تعبیر نہین جانی پس کہا عامر بن طفیل نے کہ مین اُسکی تعبیر جانتا
ہون مسلمانون نے کہا کہ کیا تعبیر ہے اے بیٹے طفیل کے اُنھون نے کہا کہ مین نے اُسکی یہ تعبیر مقرر کی ہے کہ مین قتل کیا جاؤنگا اسواسطے کہ وہ عورت
جسنے داخل کر لیا تھا مجکو اپنی فرج مین وہ زمین ہے اور میرے بیٹے کو زخم پہونچیگا اور قریب ہے کہ وہ ملاقی ہو مجھسے پس لڑے وہ جنگ یمامہ مین اور
مبتلاے امتحان نیک ہوے اور سلامت رہے اور نہین لاحق ہوئی کوئی اذیت اُنکو پس جب دن لڑائی یرموک کا ہوا حاضر ہوے وہ اُس لڑائی
مین اور نکلے واسطے لڑائی گبر کے اور حملہ کیا اُسپر بعد ازانکہ الٹ دیا اُنھون نے میمنہ روم کو اُنکے میسرہ پر پھیر باگ پھیری بطریق پر مثل برق کے اور نیزہ مارا
اُسکے اور نیزہ اُنکا وہ تھا جو موجود رہا تھا اُنکے ساتھ ردت اور یمامہ کی لڑائی مین پس ٹوٹ گیا نیزہ پس ڈال اُسکو ہاتھ سے اور اعتماد کیا اپنی تلوار پر
اور جنبش دی اُسکو اور مارا تلوار کو گبر کے شانے پر اور ملا دیا اُسکی انتڑیون مین پس اوندھا ہو کر گر پڑا گبر اپنے گھوڑے سے اور دوڑے اُسکی طرف عامر
بن طفیل پس لے لیا اُسکو اور لائے مسلمانون کے پاس اور سپرد کیا اُسکو اپنے بیٹے کے اور پھرے بجانب رومیون کے اور ایک حملہ کیا میمنہ پر اور ایک
حملہ کیا میسرہ پر اور ایک حملہ قلب پر کیا اور طلب کیا اپنے حملے مین عرب متنصرہ کو قوم غسان اور لخم اور جذام سے اور ہمراہیان جبلہ بن ایہم الغسانی
کو پس مار ڈالا عرب سے ایک سوار کو اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس نکلا اُنکی طرف جبلہ بن ایہم اور وہ ایک زرہ ریشمین طلائی کام کی اور
اُسکے نیچے ایک زرہ بتالیقہ کے زرہون سے پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود تھا کہ مثل شعاع آفتاب کے چمکتا تھا اور گھوڑا اُسکی سواری کا عماد کے
گھوڑون کی نسل سے تھا پس نکلا جبلہ بجانب عامر بن الطفیل کے پس کہا اُسنے کہ تم کس گروہ سے ہو عامر نے کہا کہ مین قوم دوس سے ہون جبلہ نے کہا کہ تم اہل
قرابت سے ہو پس باقی رکھو اپنی ذات کو اور پھر جاؤ اپنی قوم کیطرف اور دور کرو اور چھوڑ دو طمع کو عامر بن طفیل نے کہا کہ مین نے تجھسے کہدیا کہ مین
کون شخص اور کس قبیلے سے ہون پس تو کس گروہ عرب سے ہے اُسنے کہا کہ مین غسان سے ہون اور مین اُن سب کا سردار ہون اور میرا نام جبلہ

بزرگتر دوستی سے اور وہ جندب بن عامر بن طفیل تھی کہ جب لڑے تھے وہ جبلہ بن ایہم الغسانی سے سوا اسکے کہ جس وقت آجاتی ہے موت تو نہین نفع دیتی شدت لڑائی مین اور نہ کثرت ہتھیارون کی اور صورت یہ ہوئی کہ جوان دوسی نے حملہ کیا جبلہ پر اور مارا اُسکے ایک ایسا وار تلوار کا جس سے سست کر دیا اُسکو اور مارا جبلہ نے ایک وار پس قتل کیا انکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالیٰ انکی روح کو بجانب بہشت کے اور راست کیا اللہ تعالیٰ نے خواب عامر بن الطفیل کا اور گرد گھوما جبلہ اُنکی لاش پر پس چلا کر کہا اُسکی قوم سے کہ پھر تو اے سہزا اپنی جگہہ پر تحقیق جاری کر چکا تو اس چیز کو جو تجھپر واجب تھی پس پلٹ گیا جبلہ اور وہ غرور کرنیوالا اتفاقیہ کام پر یہانتک کہ ٹھہرا وہ اپنی صلیب کے نیچے اور پہلا ان اُسکا لشکر یہ کہلا بھیجا اور اندوہگین ہوئے مسلمان بسبب عامر بن الطفیل اور اُسکے بیٹے کے پس اُسی وقت آئے عین پکار اہید کلمات قوم دوس الجنۃ الجنۃ خاروا انتیار سید کم عامر و بولدہ من اعداء اللہ پس نکلے قوم دوس بجانب لڑائی کے اور قوت دی انکو قوم ازد اور ان اور وہ اُنکے ہم سوگند تھے اور حملہ کیا انھون نے قوم غسان اور لخم اور جذام پر اور پکارا انھون نے ساتھ الفاظ اپنی پہچان کے پس اُسی وقت آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو اور کہا اے لوگو جلدی دوڑو تم بجانب مغفرت اپنے پروردگار اور ملاقات حوران بہشتی کے بہشت مین پس نہین ہے کوئی جگہ دوست تر اللہ کے نزدیک ان جگہون سے آگاہ ہو کہ صابرین کو بزرگی دی اللہ نے اُن لوگون پر جو نہین حاضر ہوئے ہین اُنکے حاضر ہونیکی جگہون مین پس جب سنا قوم ازد نے اس کلام کو حملہ کیا انھون نے ساتھ دوس کے مشرکین پر بڑا سخت حملہ اور پکارتے تھے وہ اپنے الفاظ پہچان کو الجنۃ الجنۃ **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ بروز جنگ یرموک شعار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا یہ تھا **امت امت** اور شعار قوم عبس کا یہ تھا **یاآل عبس یا آل عبس** اور شعار اہل یمن کا جسمین ہر قسم کے لوگ تھے یہ تھا **یا انصار اللہ یا انصار اللہ** اور شعار خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہیون کا یہ تھا **یا حزب اللہ یا حزب اللہ** اور شعار قوم دوس کا یہ تھا **یاآل اللہ یاآل اللہ** اور شعار قوم حمیر یہ تھا **الفتح الفتح** اور شعار قوم دارم اور سکاسک کا یہ تھا **الصبر الصبر** اور شعار بنی مراد کا یہ تھا **یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ انزل** پس یہ سب شعار مسلمانون کے تھے یرموک کی لڑائی مین پس جب حملہ کیا قوم دوس نے اور ہیبت کی اُنکی قوم ازد نے قصد کیا انھون نے ضرب مشہورہ کا اور طلب کیا جگہ انکی صلیب دار اور پھاڑا اُنکی جماعت کو سخت پھاڑنا یہانتک کہ پہونچے وہ صلیب تک پس نیزہ مارا ایک مسلمان نے اٹھانے والے اُس صلیب کو جو قوم غسان کیواسطے تھی پس گرا دیا اُسکو گھوڑے سے اور گر پڑی صلیب اُسکے ہاتھ سے اوندھی ہوکر اور حملہ کیا قوم غسان نے بارادہ لینے صلیب کے پس لڑے وہ صلیب کے نزدیک یہانتک کہ بہت لوگ اُنکے مارے گئے یہ لوگ قوم ازد اور دوس کے مگر یہ کہ وہ غسان کے بیچ مین مثل سپیدی کے تھے بیچ مین پوست شتر سیاہ کے تھو ہو نکلے وہ غسان کے بیچ سے **واقدی** رحمہ اللہ نے ہشام بن عامر اور اُنھون نے جویریہ اور اُنھون نے نافع بن جبیر اور اُنھون نے عبد اللہ بن سعدی سے **روایت** کی ہے کہا عبد اللہ نے کہ موجود تھا مین یرموک مین پس تعداد مسلمانون کی چھبیس ہزار تھی پس خشمناک ہوئے ابن جویریہ اور کہا اُنھون نے کہ جھوٹ کہا تو نے تم سے یہ تعداد بیان کی اور بہ تحقیق مسلمان یرموک کے دن اکتالیس ہزار تھے در مینے اس امر کو تفسیر الیون سے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ یہ قول ٹھیک ہے اسواسطے کہ مسلمان بروز جنگ اجنادین کے بتیس ہزار تھے پھر آئی کمک بعد اسکے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب حملہ کیا قوم ازد اور دوس نے بروز جنگ

لشکروں کے اور حکم کیا اُسنے رومیوں کو کہ درست اور مرتب کریں وہ صفوں کو اور شداید میں مسلمانوں سے مگر اسوقت کہ لڑیں مسلمان اُنسے پس صف بندی کی اُنھوں نے اور لازم پکڑا اپنی جگہوں کو پس جب دیکھا سرداران مسلمین نے بجانب جلدی کرنے رومیوں کے واسطے قتال کے پکارا ہر سردار نے اپنے لوگوں کو اور ترغیب دی اُنکو لڑائی کی پس پھرے وہ لوگ نماز سے بطرف گھوڑوں کے اور سوار ہوے اور مسلح ہو گئے اور پھرا ہر سردار اپنی جگہ پر درانحالیکہ نصیحت کرتا تھا وہ اپنے ہمراہیوں کو اور وعدہ کرتا تھا اُنسے شامل ہونے مدد خدا کا اور گئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفوں کے بیچ میں پس بیان کرتے تھے اُنسے بزرگی اور فضائل جہاد کے اور اُس چیز کو جو مہیا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین صابرین کے واسطے اور مقرر کیا عورتوں اور اولاد اور مال اور اسباب غنیمت پر عمیر بن سعید الانصاری کو اور مامور کیا پیدل لوگوں پر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کو اور آگے گیا تیر چلانے والوں کو قوم مزینہ اور انصار سے اور مقرر کردیا اُنمین سے پانچ سو کو میمنہ میں اور پانچسو میسرہ میں اور پانچسو کو قلب میں اور گھومے اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکے پاس اور کہا کہ اے گروہ چلانیوالے تیروں کے لازم پکڑو تم اپنی جگہوں کو پس اگر دیکھو تم قوم روم کو کہ پھرے وہ ہماری طرف تو سب کے سب پس تیر اندازی کرو تم تیر اور ذکر کرو نام اللہ غالب اور بزرگ کا اور نہ چلاؤ تیر ونکو جدا جدا بلکہ نکلیں تیر تمھاری کمانوں سے ایک ہی ساتھ اسطرح کہ گویا وہ ایک قبضہ کمان کے تیر ہیں اور اگر چلیں رومی ہماری طرف پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر یہانتک کہ پہونچے تمھارے پاس حکم میرا پس کیا اُنھوں نے وہ کام جو حکم دیا تھا اُنکو سردار ابو عبیدہ بن الجراح نے اور آئے ابوسفیان اپنے بیٹے یزید کے پاس اور نشان اُنکے ہاتھ میں تھا اور اُنکے ہمراہی اُنکے ساتھ تھے اور ارادہ کیا تھا اُنھوں نے حملہ اور جہاد کا اور کہا اُنھوں نے کہ اے میرے بیٹے نیک کام کیا تمنے نیکی کرے اللہ تمھارے ساتھ لازم پکڑو تم پرہیزگاری اور خوف خداے غالب اور بزرگ کو اور صبر کرو تم اسواسطے کہ نہیں ہے کوئی شخص اس وادی یعنی یرموک میں مگر وہ اور ہٹنے والا جہاد و صبر کا ہے پس پرہیزگاری کرو اور ڈرو تم اللہ سے جیسا کہ چاہیے اور مدد و اللہ کے دین اور شریع اُسکے نبی کو اور اختیار کرو بے صبری اور خوف سے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے اُسکو وہ ضرور جاری کریگا اور صبر کرو مع اپنے ساتھیوں کے مثل صبر صاحب ارادہ لوگوں کے اور ڈرو تم اُس امر سے کہ دیکھے اللہ تعالیٰ تمکو شکست اُٹھاتے ہوے پس رجوع کرو تم بجانب غضب اللہ غالب اور بزرگ کے یزید نے کہا کہ قریب تر صبر کرونگا میں بقدر اپنی کوشش اور طاقت کے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں میں اعانت اور مدد کا اور آواز دی یزید بن ابی سفیان نے اپنے لوگوں کو اور جنبش دی اپنے نشان کو اور پکارا اُنکو واسطے لڑائی کے اور حملہ کیا تمام اُن دشمنوں پر جو اُنکے نزدیک تھے اور قوم یزید کی اُنکے ساتھ تھی پس لڑے وہ ایسی سخت اور بڑی لڑائی کہ تعجب کیا لوگوں نے اُس سے اور برابر لڑتے رہے وہ اسی طرح یہانتک کہ بڑا قتل اور جرح کیا اُنھوں نے دشمنوں میں اور مبتلا ہوے وہ آزمایش نیک میں اور لڑائی اُنکی لشکر کے قلب کی جانب سے تھی اور یزید بن ابی سفیان اسی حال میں اپنے کاموں اور جوانمردی میں مصروف تھے یہانتک کہ نکلا اُنکی طرف ایک بطریق بطارقہ سے جو بھاری ڈیل ڈول کا اور شدید اور سخت تھا اور اُسکے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جسمیں صلیب سونیکی جڑی تھی اور گرد اُسکے دس ہزار سوار رومی تھے پس بہ گئیں پھیریں اُنھوں نے مسلمانوں کے لشکر میمنہ پر اور میمنہ میں عمرو بن العاص تھے پس چلے اور پھرے بجانب اپنی پشت کے عمرو بن العاص اور ہمراہی اُنکے درانحالیکہ وہ شکست اُٹھانیوالے تھے یہانتک کہ داخل ہوے رومی اول لشکر مسلمانوں میں قریب میمنہ کے اور عمرو بن العاص اور ساتھی اُنکے پھرتے تھے لوگوں پر پس حملہ کرتے تھے اُنپر اور لپٹتے تھے یہانتک کہ غالب ہو گئے

ف [illegible] ابی سفیان کا پیغام [illegible] ۱۲

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ لغزش تھی شیطان کی طرف سے مثل روز احد اور حنین کے اور اب ہم تمہارے ساتھ ہیں پس حملہ کرو تم تاکہ حملہ کریں ہم تمہارے ساتھ پس وہاں ٹھہرے اور نہ پھری آنکو شرجبیل نے حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور ٹھہرے وہ اپنی جگہ مین قریب سعید بن زید بن عامر بن تفیل العدوی کے اور لازم پکڑا اُنھون نے اپنی جگہ کو اور نہین متحرک ہوے وہ اپنی جگھو نسے بغرض نگہبانی کے اور دیکھا قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے گروہ شرجبیل بن حسنہ کو کہ ٹھہرے وہ اپنی جگہ پر پس نکلے قیس مع اپنے ساتھیون کے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکے پکارنے کو پس نکلے خالد بن الولید پیچھے جماعت رومیون کے پس پکارا اُنھون نے اور اُنکے ساتھیون نے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار اُنکا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا منصور است است اور یہی شعار مسلمانون کا بروز جنگ بدر اور احد کے تھا اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیون پر میمنہ کیطرف سے اور حملہ کیا قیس بن ہبیرہ نے میسرہ کی طرف سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور گرداب دیئے سخت رومیون نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکو کاری زبیر بن العوام اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی کہ حملہ سخت کیا اُنھون نے یہانتک کہ باہان کے خیمے کے پہونچ گئے پس جب قریب دیکھا باہان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے اُتر کر آواز دی رومیون کو اور شدت اور سرزنش کی اُنپر پس پھرے رومی واسطے لڑائی کے اور آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیون کے اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا منصور است است یا نصر اللہ انزل اور سخت مار مارا اُنکو اور بتحقیق اُتارا اللہ تعالی نے اپنی مدد کو مسلمانون پر اور جلد جلد مارا اُنھون نے رومیونکو پس مسلمان اسی حال اپنے مین تھے کہ دفعتہً سُنا اُنھون نے ایک آواز دینے والے کو کہ یہ کہتا تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ اقرب ایہا الناس الغیاث عامر بن اسلم نے بیان کیا ہے کہ جب تامل کرکے دیکھا ہمنے آواز دینے والیکو تو وہ ابو سفیان تھے اور تحت نشان اپنے بیٹے یزید کے تھے اور رشتہ کی سب سرداران مسلمین پہنچے اُن رومیون پر جو اُنکے قریب تھے اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہین تھا رومیون مین زیادہ ثابت قدم زنجیر والے لوگون سے کہ وہ ٹھہرے تھے اپنی جگھو نمین اور باز رکھتے تھے اُس شخص کو جو اُنکی طرف آتا تھا اور تیر چلانے والے قوم ارمن کے قلب مین تھے رومیون کے لشکر سے اور وہ ایک لاکھ تیر انداز تھے کہ جسوقت تیر چلاتے تھے عرب کی طرف چھپا دیتے تھے آفتاب کو تیرون سے پس اگر مدد اعانت اللہ کی شامل حال نہوتی تو مسلمان ہلاک ہو جاتے اور جلد آ پہنچے مسلمان بحالت سرداری اور خوشی کے اور مشرکین کے بہت لوگ ہلاک ہوے راوی نے بیان کیا ہے کہ نکلا ایک گبر گبران روم سے گویا وہ مثل بڑے بھاری درخت کے تھا اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود طلائی کا مرکا تھا جسمین صلیب جڑاؤ سو نیکے لگی تھی اور وہ سوار تھا ایک سبز شہری پر اور اُس شہری پر ایکبار زرہ لوہیکی پڑی تھی اور اُسکے ہاتھ مین نیزہ تھا پس گرداوا کیا اُسنے اور ظاہر کیا اپنے کو اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس جو دیکھا مسلمانون نے اُسکے بھاری اور مہیب ڈیل ڈول کو پس دیکھتے تھے وہ برابر اُسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو نہ خوفناک کرے تمکو وہ چیز جو دیکھتے ہو تم بڑائی قد و قامت سے کہ کتنے بھاری ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہین جنکا دل مضبوط نہین ہوتا ہے پس نکلیگا تم مین سے اُسکے مقابلہ کو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالی سے اُسپر پس نکلا ایک غلام اہل عرب کے غلامون سے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اُسکے ہاتھ مین ڈھال تلوار تھی اور وہ پیدل تھا پس جب ارادہ کیا اُسنے گبر کے نزدیک جانے کا آواز دی اُسکو اُسکے مالک نے اور وہ

جو تیر سے مارا گیا اُنکے نزدیک بڑے مرتبے والونسے تھا پس پکارا اُنکو باہان نے اور تسکین دی اُنکی گھبراہٹ کو اور نکلا واسطے لڑائی کے
بادشاہ لان کا جسکا نام مرلوس تھا اور وہ شاہانہ زرہ پہنے تھا اور ظاہر کیے تھے اُسنے اپنے ریشمی کپڑے اور جواہرات کو اور اُسکی کمر میں
جڑاؤ پٹکہ تھا پس گردادا دیا اُسنے دونوں صفون کے بیچ میں اور ظاہر کیا اپنی تلوار کو اور شناسا کیا اپنی ذات کو اور کہا کہ مین بادشاہ
لان کا ہون پس نہ نکلے میرے مقابلے مین مگر سردار تمھارا پس نکلے اُسکے طرف شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اُنکے ہاتھ مین نشان تھا اور وہ زرہ پہنے اور اُسکے اوپر کمربند چمڑے کا باندھے اور سبز گھوڑے پر سوار پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کون شخص ہے کہ اس گبر کے مقابلے کو نکلا ہے لوگون نے کہا کہ شرجیل بن حسنہ ہین پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اُنکے پاس کہ دیدو تم نشان جس کسی کو چاہو اور نکلو تم مقابلے کو بدون نشان کے پس جب سنا اُنھون نے یہ پیغام اُس شخص سے
جسکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا دیدیا نشان اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو اسکو لیکر اپنی جگہ پس اگر اللہ تعالی اُسنے
میری نسبت قضا و قدر کا معاملہ کیا پس دیدینا نشان ابو عبیدہ بن الجراح کو تاکہ سپرد کرینگے وہ جسکو چاہینگے اور اگر پھر آئین تو لیلونگا
پس لیا اُس شخص نے نشان کو اور رکھا اسکو اور نکلے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ بجانب گبر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سالانی نے شعر شرجیل بن حسنہ کا پس نہین سمجھا وہ شعر کو اور وہ اندک زبان عربی جانتا تھا پس
کہا اُسنے کہ اے عربی کیا کہا تُنے شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ مین وہ کلام کہتا ہون جو اہل عرب لڑائی کے وقت کہتے ہین کہ شجاعت
حاصل ہوتی ہے اُسکے سبب سے اُنکے دلون کو اور اعتماد کرتے ہین وہ اللہ تعالے کے اُن وعدون پر جسکا وعدہ ہمارے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پس کہا اُسنے کہ تمھارے نبی نے تمسے کیا وعدہ کیا تھا شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ ہمسے یہ وعدہ
فرمایا تھا کہ فتح کریگا اللہ تعالے ہمارے واسطے شہرون کو طول و عرض میں مین اور مالک ہونگے مین شام اور عراق اور خراسان کا اور
ہم لڑینگے ترک اور خزر اور لان سے پس ہونگے ہم غالب اور فتحمند اُنپر بسبب مدد دینے اللہ تعالی کے اُسنے کہا کہ اللہ تعالے دین مدد
دیتا ہے اُس شخص کو جو ظلم کرے اور تم ظلم کرتے ہو ہمپر اور مانگتے ہو ہمسے وہ چیز جسکے تم مستحق نہین ہو شرجیل بن حسنہ کہا کہ ہم وہ قوم
ہین کہ حکم دیا ہے اللہ تعالی نے ہمکو اس کام کرنیکا اور زمین کا مالک اللہ تعالی ہے وارث کرتا ہے وہ زمین کا جس کسی کو چاہتا ہے اپنے
بندون سے نیکوئی عاقبت کی واسطے پرہیزگارون کے ہے اور مین تجکو پہچاننے والا العیض لغت عرب کا دیکھتا ہون پس اگر
چھوڑ دے تو عبادت صلیب کی اور داخل ہو تو دین اسلام مین تو ہو جائیگا اہل بہشت سے اور نیکبخت ہو جاویگا تو پس کہا
اُسنے کہ مین اپنے قول سے پھرنیوالا نہین ہون اور نکالا اُسنے ایک صلیب کو اپنی گردن سے پس بوسہ دیا اُسکو اور رکھا اپنی
دونون آنکھون پر اور طلب مدد کی اُس سے پس خشمناک ہوئے شرجیل بن حسنہ اُسکے کامون سے اور کہا اُس سے کہ سختی ہو تجھپر
اور تیرے ساتھیون پر اور اُنپر جنکا قول مثل تیرے قول کے ہے پھر گرد گھومے اُسکے اور آمادہ ہوئے دونون لڑائی پر اور پھیرے گرد اوسے
دیئے دونون نے اور برابر ایک گھڑی دونون گرد اوسے دیتے رہے اور دیکھتی تھین اُنکو آنکھین لوگون کی اور مسلمان دعائے مدد
و اعانت کرتے تھے واسطے شرجیل کے بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا شرجیل بن حسنہ نے مشرک کی

او چوتھا ایس یا ڈالا زبیر نے اُن دونون کو اور لے لیا اسباب اُنکا پس کہا خالد بن الولید نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ زبیر
بن العوام نے کوشش کی بڑی جنگ کے دن مقابلے رومیون کے اور خرچ کیا اپنے نفس کو واسطے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور مجکو خوف ہو اُنکے تھک جانیکا پس آواز دی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے زبیر بن العوام کو اور قسم دلائی اُنکو کہ نہ مقابلے کو
نکلیں وہ پس پھرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اپنی جگہ کی طرف اور نکلا پانچوان رومی پس نکلے اُسکے مقابلے کو خالد بن الولید اور
مار ڈالا اُنکو اور تھا وہ ملک روسیہ اور داماد ملک لان کا پس برابر اور تخمینہ کیا گیا کپڑا اُسکے اور چلکے اور صلیب اور زرہ سر بند کل اسباب
اُسکا ساتھ تیرہ ہزار کے راوی نے بیان کیا ہے کہ آگاہ کیا گیا باہان اس حال سے پس خشمناک ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ یہ دو بادشاہ
ہم مین سے مارے گئے اور مین جانتا ہون کہ مسیح ہماری مدد نکرینگے پھر حکم کیا اُسنے تیراندازون کو برابر ایک ہی ساتھ تیر چلا نیکو پس
چلایا اُنھون نے اپنے تیرون کو اور چھوڑا اُنھون نے بجانب مسلمانون کے ایک لاکھ تیر ایک ہی ساتھ پس پڑتے تھے تیر مسلمانونکے
لشکر مین مثل آگ کے آسمان سے اور بکثرت واقع ہوا قتل اور جرح مسلمانون مین اور سات سو مسلمان کی آنکھ پھوٹی پس نام اُس دن کا
یوم التعویر رکھا گیا اور منجملہ اُن لوگون کے جنکو تیر پہونچے یہ تھے مغیرہ بن شعبہ اور سعید بن زید بن نفیل اور بکیر بن عبداللہ التمیمی اور ابو
سفیان بن حرب اور راشد بن سعید اور بعد اس سانحہ کے ایک مرد دوسرے مرد سے ملاقات کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کیا مصیبت تمہاری آنکھ
کو پہونچی پس کہتا تھا دوسرا مرد کہ اس معاملہ کو مصیبت نہ کہو بلکہ کہو اسکو کہ آزمائش اور محنت ہے اللہ تعالی کی طرف سے راوی نے بیان کیا ہے
کہ سخت اور بڑا ہوا معاملہ تیرون کے پڑنے کا مسلمانون کے لشکر مین یہانتک کہ نہین سنی جاتی تھی مگر یہ آواز واعیناہ و البصراہ واحد
قتاہ اور اضطراب شدید واقع ہوا مسلمانون مین اور پھیرین عرب نے اپنے گھوڑون کی باگین کو درانحالیکہ پھرنے والے تھے
وہ اپنی پشتون کی طرف اور دیکھا باہان ملعون نے مسلمانون کے لشکر کی گھبراہٹ کو پس ترغیب دی اُسنے تیراندازون
اور رومیون کو اور آواز دی اپنے لوگون کو اور چلے اور روانہ ہوئے زنجیر والے لوگ بجانب لشکر مسلمانون کے اور حملہ کیا جرجیر
اور قناطر اور قورین نے اور کہا اُنسے باہان نے کہ ٹھہرو تم حملے سے اور چلاؤ تم اور بھگاؤ مسلمانون کو تیرون سے کہ سوائے اسکے
کوئی تدبیر اُنکے واسطے نہین ہے پس زیادتی کی تیراندازون نے تیر چلانے مین اور روانہ ہوئے زنجیر والے لوگ ساتھ انکے لوہے کی تلوارین
چمکتی تھین لوگون کے ہاتھو مین مثل پارہ ہائے آتش کے اور لڑائی قائم تھی پیر کے بعد اور اختیار کیا مسلمانون نے اپنی جانون پر
مہربانی کو بسبب اُس چیز کے جو پہونچا تھا زخم تکلیف پڑنے تیلی آنکھون سے عباد بن عامر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے مسلمانونکے لشکر
کو اپنی طرف آتے ہوا اور شہسواران مسلمین پھیرتے ہوائے اور گھوڑے اُنکے پیچھے کو پھر تیوالے پس کہا مین نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی
العظیم اللّٰھم انزل علینا نصرک الذی نصرتنا بہ فی المواطن کلہا پھر پکار کر کہا مین نے حمیر کے لوگون سے کہ اے گروہ حمیر کے
بھاگتے ہو تم بہشت سے دوزخ کیطرف اے لوگ قرآن مجید کے یہ کیسا تمہارا بھاگنا ہے آیا نہین ڈرتے ہو تم عار اور ننگ
کو آیا نہین ہو تم سامنے اللہ تعالی جبار کے آیا نہین ہے وہ جاننے والا حالات پوشیدہ کا آیا ڈر گئے تم کفار کی لڑائی سے
پس نہین جواب دیا مجکو کسی نے گویا وہ بہرے تھے اور کچھ نہین سنتے تھے پس کہا مین نے کہ اگر میرے قبیلے کے لوگ حمیر

اُنکا تو نمبر
بجاتی تھی اس عدد
کو جس کا عدد دی
تھی تو اُنہوں نے
جگہوں مین ۱۲

اللہ کے کام مین اور اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا یہ حال تھا کہ ملا دیا تھا اُنھون نے اپنی باگ کو ساتھ باگ اپنے شوہر زبیر بن العوام
کے پس نہین مارتے تھے زبیر بن العوام کوئی وار تلوار کا مگر یہ کہ مارتی تھین اسماء مثل اُسکے اور جبکہ مسلمان بجا رہے لڑائی کے جس وقت دیکھا
اُنھون نے عورتون کو جان دیے لڑائی لڑتی ہین اور کہتے تھے مرد اپنے نزدیک داسطے کہ اگر نہ لڑینگے ہم تو عورتون سے زیادہ مستحق ہین ہم
پردہ نشینی کے پس واسطے اللہ کے ہی نیکوکاری عورتون کی یرموک کے دن واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ لڑائی
یرموک کی رجب کے مہینے سن پندرہ ہجری مین ہوئی تھی بن عامر نے بیان کیا ہے کہ حملہ کیا خولہ بنت الازور اخت ضرار نے جب
ایک گبر رومی پر جسنے حملہ کیا تھا ہم پر پس سامنا کیا خولہ نے اُسکا اور سبقت کرتی تھین وہ اسپر ساتھ تلوار کے یہانتک کہ اُڑ گئی تلوار
اُسکے ہاتھ سے اور مار اگبر نے اپنی تلوار کو اُنکے سر پر پس جاری ہوا خون اور گر پڑین وہ زمین پر پس آواز دی عفیرہ بنت عفان جس وقت دیکھا
اُنکے گرنیکو اور پکار کر کہا کہ اندوہگین ہون قسم ہے خدا کی ضرار بسبب اپنی بہن کے پھر حملہ کیا عفیرہ نے گبر پر اور مارا اُسپر ایسا وار تلوار کا کہ جدا
کر دیا اُسکے سر کو اور آئین عفیرہ خولہ بنت الازور کے پاس اور اُٹھایا اُنکے سر کو اور خون نے رنگین کر دیا تھا اُنکے بالون کو مثل زرد
پھول لالہ کے پس کہا عفیرہ نے کہ تمھارا کیا حال ہے پس کہا خولہ نے کہ بخیر ہون لیکن میرا گمان یہ ہے کہ مین ضرور مر جاؤنگی پس آیا
تمکو میرے بھائی ضرار کا حال معلوم ہے پس کہا عفیرہ نے کہ مین نے تو اُنکو نہین دیکھا ہے پس کہا خولہ نے اللھم اجعلنی فداء لاخی ولا تفجع به
الاسلام عفیرہ نے بیان کیا ہے کہ کوشش کی مین نے اُنکے اُٹھانے اور کھڑے کرنے مین پس نہ کھڑی ہوئین وہ پس نہین ہوئی تھی رات
تا آنکہ دیکھا مین نے کہ گشت کرتی تھین وہ اور پانی پلاتی تھین لوگون کو اور گویا اُنکو کوئی اذیت نہ تھی پس دیکھا اُنکو اُنکے بھائی نے اور
زخم اُنکے سر مین تھا پس کہا بھائی نے تمکو کیا ہوا ہے اُنھون نے کہا کہ یہ امر بسبب ایک گبر کے ہوا ہے جسکو عفیرہ نے مار ڈالا اُنھون نے
کہا اے بہن خوش ہو تم کہ بتحقیق ایک زخم کے عوض مین نے بہت عوض لیے ہین اور مار ڈالا مین نے اُنکے بیشمار لوگون کو اور برابر قائم
تھی لڑائی آغاز روز سے اور جب رات قریب آئی لڑائی زیادہ اور شعلہ زن ہوئی گرمی لڑائی اور ابو عبیدہ بن الجراح لڑتے تھے
اپنا نشان لیے ہوئے اور سرداران مسلمان مثل اُنکے لڑتے تھے اور ارادہ کیا اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب مسلمانون کے
اور اُنکے ساتھ ہاشم اور مرقال اور بنی حمیر اور لخم اور جذام اور مارے گئے یوم التعویر کو چالیس ہزار رومی یا کچھ زیادہ اس سے اور خالد بن الولید کے
ہاتھ سے نو تلوارین اُس دن ٹوٹ گئین اور اُس لڑائی دیکھنے والون نے خالد بن الولید کے لڑنیکو مثل ایک سو بہادر شہسوار جوانون
کی لڑائی کے روایت کیا ہے حازم بن معین نے بیان کیا ہے کہ نکلے مشرکین بیچ لڑائی مین ریشمی کپڑون والے لوگ سبز اور ابلق گھوڑون پر
گویا وہ مثل پہاڑون قائم اور مضبوط کے تھے پس جب نکلے وہ درآئے بیچ لڑائی مین اور ایک ہی ساتھ حملہ کیا اُنھون نے اور بلندکی
اُنھون نے اپنے بیچ مین ایک بڑی صلیب جوہر کی اور حملہ کیا اُنکے میسرہ نے ہمارے میسرہ پر اور ہمارے میمنہ نے ہمارے میمنہ پر پس فرار کیا ہمنے
اُنکے سامنے سے گویا ہم مثل جانورون کے تھے جنگل مین اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مسلمانون کے کہ بھاگے وہ عورتون کی طرف
اور عورتین اُنکے منھون مین مارتی تھین پس آواز دیکر کہتی تھے یہ لوگ اللہ اللہ لاتشلموا الاسلام بہزیمتکم واتقوا اللہ ربکم
اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص قوم بنی محارب سے جسکا نام بجم بن مفرج تھا اور زرہ بہنے حاضر ہوا سب

انکی پشت کو اور کچھ کام نہین کیا انسے بسبب تاج کے اور اٹھا گھوڑا خالد بن الولید کا اپنی لغزش قدم سے اور گر پڑا تاج خالد بن الولید کا انکے سر
سے پس پکار کر کہا انھون نے کہ میرے تاج کو پس لیا تاج کو ایک شخص نے بنی مخزوم سے پس رکھ لیا خالد بن الولید نے اسکو اپنے سر پر پس کہا اس شخص نے
کہ اے ابا سلیمان تم اس حال لڑائی مین ہو اور تم تاج طلب کرتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ قصد
منڈایا تھا اپنے سر مبارک کے بالونکو حجۃ الوداع مین بیچ لیا تھا مین نے کچھ تو مبارک انکی پیشانی کے پس فرمایا تھا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ تم ان بالون کو کیا کروگے مین نے عرض کی تھی کہ بطور تبرک کے رکھونگا مین اے رسول اللہ کے اور اعانت طلب کرونگا مین انسے اپنے
دشمنون کی لڑائی مین پس فرمایا تھا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ تم فتحیاب رہوگے جبتک کہ یہ بال تمھارے پاس رہینگے
پس رکھ لیا تھا مین نے ان بالونکو آگے کیطرف اپنے تاج مین پس نہین ملاقی ہوا مین کسی جماعت کو کبھی حالانکہ وہ کلاہ سر پر تھا مگر یہ شکست دی مین نے
اس جماعت کو اور یہ سبب برکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ خالد بن الولید نے مضبوط باندھا تاج کو اپنے
سر پر ساتھ سربند سرخ کے اور حملہ کیا نسطور بطریق پر اور بلند کیا اپنی تلوار کو اسکے شانے پر پس کاٹ ڈالا دوسرے شانے تک اور مارا وہ دوسرے
وار کا اسپر کیا پس حملہ کیا اسکے ساتھیون نے اور کھینچ لیگئے اسکو اپنی طرف پس ہلاک ہوا وہ انکے بیچ مین اور ٹوٹ گئین ہمتین ان لوگون کی جو
باقی تھے انکے ملک سے اور برا جانا انھون نے پیش قدمی کو اور بعد اس معاملہ کو خالد بن الولید بلاتے تھے انکو بجانب میدان جنگ کے پس
نہین نکلتا تھا کوئی انمین سے اور برابر خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے رومیون مین یہانتک کہ تھک گئے بازو انکے پس مہربانی کی انپر حرث
بن ہشام مخزومی نے اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ اے خالد بن الولید نے کیا جو کچھ انپر واجب تھا اور ادا کیا حق تلوار کا یہانتک
کہ سست ہوگئے بازو انکے پس اگر تم انکو حکم استراحت کا دو تو بہتر ہے پس چلے ابو عبیدہ بن الجراح انکی طرف اور قسم دلاتے تھے انکو کہ
نہ پیش قدمی کرین وہ اور کہتے تھے ان سے کہ باز رکھو تم انکو اپنی ذات سے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے سردار مین ہر طرح سے
شہادت کو طلب کرتا ہون پس اگر خطا کرونگا مین تو اللہ تعالی جانتا ہے میری نیت کو اور حملہ کیا انھون نے پس نہین پھرے وہ اپنے حملہ
سے یہانتک کہ ظاہر اور پورا کیا حملے کو اور مسلمانون نے قوت دی خالد بن الولید کو انکے حملے مین اور پھرے مسلمان جانب لڑائی کے بعد
اٹھانے ہزیمت کے اور عورتین مردون کے آگے تھین اور برابر دونون کے لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ پھرے رومی اپنی پشتون کیطرف
اور مارے گئے انمین سے ہزارون گنتی مین اور زنجیر والے رومیونکا یہ حال ہوا کہ شکست اٹھائی اکثرون نے انمین سے اور پھیر کیا انکو
گھوڑون نے اپنے سمون سے اور برابر انمین لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ میل کیا آفتاب نے بجانب غروب کے اور جدا ہوئے بعض انکے بعض سے
اور بہ نکلا خون انکے بیچ مین اور فرش ہوگئے زمین سے مقتولین کے اور زخم ظاہر تھے دونون لشکرون مین کثرت تھی زخمیونکی اور پھرا ہر قوم بجانب
اصلاح اپنے حال اور معالجہ زخمونکے اور عورتین مقرر تھین واسطے درستی کھانے اور خدمت خستگیون اور علاج زخمون کے اور جس چیز کی
مردون کو ضرورت ہوئی عورتون نے اسکی درستی کی اور نہین کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کسیکو صاحبان خیمون سے واسطے نگہبانی کے
مسلمانون کے بلکہ نگاہبانی کو اپنے ذمہ لیا ساتھ مہاجرین کے پس اسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح گشت کرتے تھے کہ دفعۃً دیکھا انھون
نے دو سوارون کو کہ ملاقی ہوئے انسے اور وہ دونون سوار گشت کرتے تھے انکی گشت کے ساتھ پس جب کہا ابو عبیدہ نے

انکو وہان سے گزشت کرتے تھے ۱۰۰ مین رات مین بیچ جماعت مہاجرین کے پس کہا ابوعبیدہ نے کہ یہ وقت کر اور بیٹھ رہنا تمہارا کیا اور
اسوجہ سے ہے انھون نے کہا کہ کیا کام کرین ہم اُسنے کہا کہ جب کل کی رات آوے کثرت سے آگ روشن کرو تم پھر لیٹ گیا وہ رومیون کیطرف
تاکہ پہنچ پہونچا دے وہ انپر پس جب دوسری رات آئی روشن کیا مسلمانون نے دس ہزار سے زیادہ جگہون مین آگ کو پس جب روشن ہولی
آگ آیا ابوالجعید انکے پاس پس کہا انھون نے کہ ہمنے موجب کہنے تیرے کے آگ روشن کی ہے پس بعد اسکے کیا تدبیر ہے اُسنے کہا کہ مین پانچسو
آدمی تمھارے دلیر اور بہادرون سے چاہتا ہون تاکہ مشورہ دون مین انکو اُس چیز کا جو وہ کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اختیار کیا
ابوعبیدہ بن الجراح نے پانچسو مردونکو کہ منجملہ اُنکے عیاض بن غنم بن طارق الہلالی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور ضرار بن الازور اور عبد اللہ
بن قرط اور عبید اللہ بن یاسر اور عبد اللہ بن اوس اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور خازم بن عبد اللہ
التمیمی اور سوا اُنکے اور لوگ مثل ان رئیسون کے تھے پس جب تیار ہو چکے یہ لوگ چلا ابوالجعید انکو لیکر غیر راہ مین اور قصد کیا اُسنے ساتھ انکے لشکر روم کا
پس نزدیک ہوا اور قریب تھا کہ طلوع ہووے رومیون مین یہ بیان ابوالجعید نے کچھ لوگونکو انمین سے اور راہ بتلائی انکو ندی کی گھاٹ پر اور
سوا اُسکے اور سکھلایا پرموک کے اور کوئی گھاٹ کو نہین جانتا تھا اور کہا اُسنے کہ ڈالو تم انپر لڑائی کو پھر شکست اٹھاؤ تم اور چھوڑ دو مجکو اور
انکو پس ایسا ہی کیا اُن لوگون نے اور شور حملہ کیا اور جاری ہوئی لڑائی آپس مین اور رومیون کے بیچ مین پھر شکست اٹھائی پانچسو مسلمانون نے
اور گئے گھاٹ کیطرف پس اسیوقت شور کیا ابوالجعید نے اپنی آواز بلند سے اور کہا کہ اے گروہ روم کے لو تم انکو جنھون نے شکست
اٹھائی ہے پس ان مسلمانون نے روشن کیا ہے اپنی آگ کو واسطے تمھارے فریب دہی کے اور سیل کیا ہے انھون نے بھاگ جانیکا پس چلے
رومی بحالت جلد بیک دراں حالیکہ وہ اس امر کو سچ جانتے تھے پس سوار ہوئے بعض اُنکے ننگی پیٹھ گھوڑون پر اور بعض پیدل تھے اور چلے
وہ شکست اٹھانیوالون کی طلب مین اور ابوالجعید جاتا تھا اُنکے سامنے یہانتک کہ ٹھہرا دیا اُسنے انکو ندی پر اور کہا کہ یہ گھاٹ ہے
تو تم اسکو پس آئے وہ دراں حالیکہ آتے تھے پانی مین اور گرتے تھے مثل گرنے ٹڈیون کے یہانتک کہ مر گئی انمین سے ایک جماعت کثیر کہ
جسکا احاطہ اور ادراک زبان اور دل سے نہین ہوسکتا ہے پس اہل عرب نے اس ندیکا نام یاقوصہ رکھا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ سرگذشت
رومیونکی ہے اور نہین جانا انھون نے کہ آگے آنیوالے نے کہ پیچھے والے پر کیا گذری یہانتک کہ جب صبح کی انھون نے سنا انھون نے اس امر کو
کہ مسلمان بدستور اپنے لشکر مین ہین پس جانا انھون نے کہ مسلمانون نے سخت مصیبت ڈالی انپر رات کے وقت اور گھٹ گئی تعداد انکے لشکر کی پس کہا
بعضون نے بعض سے کہ وہ کون شخص ہے جو رات کو شور کرتا تھا پس بعضون نے کہا کہ وہ شور کرنیوالا وہی مرد ہے جسکی زوجہ کے ساتھ تمنے ہم بستری اور زنا کی
تھی اور مار ڈالا تھا تمنے اُسکے بیٹے کو اور تحقیق لیلیا اُسنے اپنا عوض تمسے راوی نے بیان کیا ہے کہ صبح کو سنا باہان نے حال بلا نازل کا اپنے ساتھیون پر پس
جانا اُسنے کہ بیشک وہ ہلاک ہوگا اور عرب اُسپر فتحیاب ہونگے پس کہلا بھیجا اُسنے قورین کو کہ کس کام و دنیا کا مشورہ دیتا ہے تو مجکو پس تحقیق اب گئے ہین عرب ہمپر گروہ
ایک ہی ساتھ حملہ کرینگے ہمپر تو تم مین سے کوئی شخص نہ بچیگا پس آیا مناسب ہے تیرے نزدیک یہ کہ درخواست کرین ہم انسے اس امر کی کہ توقف اور تاخیر کرین
وہ لڑائی مین یہانتک کہ کرین ہم کوئی فکر اور حیلہ اپنی جانون کے بچانیکا پس کہا قورین نے کہ تو اس کام کو کر پس بلایا باہان نے ایک شخص کو قوم لخم سے
اور بھیجا اُسکو مسلمانون کیطرف اور یہ پیام دیا کہ لڑائی مثل ڈول کے ہے اور دنیا گھومنی والی ہے اور تحقیق فریب کیا تمنے ہمارے ساتھ پس نہ ظلم

ڈول ایک آدمی جو باری باری کوئین سے بھرتا ہے اور پانی سے ایک ڈول بھرا آتا ہے اور دوسرا خالی اور کبھی پہلا دوسرا بھرا آتا ہے اور پہلا خالی ۱۲

رضی اللہ عنہ کو واسطے اللہ کے ہے نیکو کاری تمھاری اسرار پھیر دو تم اپنے نشان کہ پھر شک تحقیق کر چکے تم جو تم پر واجب تھا پس نہ پھیرے ابو عبیدہ بن
الجراح پس قسم ولائی مسلمانون کو انکو اور کہا پھیر نیکو نہیں تم پھیر دو اور لیا اپنے نشانکو فال میں اولیا ہے اور دیکھا ہامان نے بجا جرجیر کے
کہ مارڈالا گیا ہے پس دشوار گذرا اُسپر یہ امر کہ جرجیر ایک رکن تھا اُسکے ارکان سے اور قصد کیا اُسنے بھاگنے کا پھر اُسنے کہا اپنے دل میں کہ نہین بیٹھے
جاتا ہون مین کسی عذر کو نزدیک ہرقل بادشاہ کے اور نکلو نہین واسطے لڑائی کے پس اگر مارڈالا گیا مین تو راحت پاؤنگا مین عار و ننگ سے
اور اگر صحیح و سالم رہا مین تو ہونگا سپہ سالار نزدیک بادشاہ کے نیک عذر بھاگنے اور پیٹھ پھیرنے سے پس آگاہ کیا اُسنے لوگون کو کہ وہ بذات خود
ارادہ لڑائی کا رکھتا ہے پھر لیا اُسنے اپنا سامان جنگ اور پہنا اُسنے لباس بہ تکلف اپنا اور نکلا گویا وہ بالکل چمکتا ہوا سونا تھا پس بلا لیا اُسنے
اپنے پاس بطارقہ اور قسس اور راہبونکو اور کہا اُسنے کہ ہرقل بادشاہ تم لوگونسے زیادہ اس امر کا دانا تھا پس ارادہ کیا اُسنے قوم مسلمانون سے صلح کا
پس مخالفت کی تمنے اُسکی اور آگاہ ہو تم کہ مین بذات خود لڑنیکو جاتا ہون پس آگے آیا اُسکے ایک بطریق بطارقہ تخت قیصر بادشاہ سے اور تھا اُسمین ایک
طریقہ عبادت اور دین کا تھا اور وہ کتابیں اور راہبونکی تعظیم کرتا تھا اور تبعیت کرتا تھا اُس چیز کی جو اللہ تعالی نے فرض کی تھی اُسپر انجیل مین اور
نسب مین جرجیر سے قریب تھا پس جب جانا اُسنے جرجیر کے مارے جانیکا حال دشوار گذرا اُسپر یہ امر اور کہا اُسنے کہ قسم ہے حق صلیب کی کہ مین
لڑنیکو نکلونگا بجانب مسلمانون کے اور عوض لونگا پس جا ملونگا جرجیر سے یا مار ڈالونگا اُسکے مارنیوالیکو پھر کہا اُسنے بادشاہ سے کہ مقرر ہو گیا مجھپر جہاد
اور یہ کہ ادا کرون مین فرض مسیح کو اور مجھکو ضرور کرنا ہے پس چھوڑا اُسکو بادشاہ نے اُسکی رائے پر پس نکلا وہ اور نام اُسکا جرجیس تھا اور وہ زرہ پہنے
ہوئے تھا اور زرہ پر لوہا تھا اور لوہیکے بازو پہنے ہوئے تھا اور حمائل کر لیا تھا اُسنے تلوار کو اور لٹکایا تھا اُسنے بچھوے کو اور پناہ مانگی اُسکے واسطے
قسیسون اور کنیسون کی دعوتی اُسکو دی اور آیا اُسکے سامنے راہب عموریہ کا اور دیا اُسکو ایک صلیب جو اُسکی گردن مین تھی اور کہا کہ یہ صلیب
مسیح کے زمانے سے راہبونکی وراثت مین چلی آتی ہے اور راہب لوگ مین کرتے ہین اُسکو اور جو مشکے ہین اُسپر تو اُسکو یہ مدد دیگی تجھکو پس لیا اُسکو
سرجیس نے اور لٹکادہ اور پکارا اُسنے لڑنیوالیکو ساتھ کلام عرب فصیح کے تا اینکہ گمان کیا لوگون نے کہ وہ عرب تشہر و سحر ہے پس نکلے اُسکے طرف ضرار بن الازور
مثل شعلہ آگ کے جب نزدیک گئے اور دیکھا اُسکے بھاری ڈیل ڈول کو خوفناک اژدہام تھے وہ اپنے نکلنے پر اُسکے مقابلے مین پھر کہا کہ قریب ہے
کہ نہ بیٹھا رکھیگا یہ لباس اگر آگئی ہے موت پھر پلٹے ضرار پیچھے کو پس جانا مسلمانون نے کہ ڈر گئے ہین پس کہا ایک شخص نے کینہ والون سے کہ
ضرار نے شکست اٹھائی کبر سے حالانکہ ہمنے انکو ایسا کبھی نہین دیکھا تھا اور ہمنے کلام کیا ضرار نے کسی سے یہانتک کہ گئے وہ اپنے خیمے مین اور
نکالا اپنے کپڑون کو بدن سے اور باقی رکھا صرف ازار کو اور لیا ساتھ کمان کو اور حمائل کیا تلوار کو اور ڈھال کو پھر پلٹے بجانب لڑائی کے بقصد قتال
بطریق کے پس پایا انھون نے مالک نخعی کو کہ سبقت کی تھی انھون نے بجانب بطریق کے اور تھے مالک دراز قامت کہ جسوقت سوار ہوتے
تھے تو کھنچتے تھے اپنے دونون پیر و نکو زمین پر پس دیکھا ضرار نے کہ مالک نخعی پکارتے ہین گبر کو ان الفاظ سے تقدم یا عباد الصلیب الی الرجل
النجیب ناصر محمد الحبیب پس نہ جواب دیا انکو گبر نے بسبب لاحق ہونے خوف کے پس گرد گھومے اُسکے مالک نخعی اور ارادہ کیا اُسپر
نیزہ مارنیکا اور آگے گیا اُسکی طرف اپنے نیزے کو پس نہ دیکھا اُسکے بدن مین کوئی جگہ نیزہ مارنیکی بسبب زرہ وغیرہ کے جو اُسپر تھی پس
قصد کیا اُسکے گھوڑے کا اور نیزہ مارا اُسکے چوتڑون مین کہ نکلی نوک نیزہ کی دوسری جانب سے پس چلا گھوڑا بسبب گرمی ضرب نیزہ کے اور مارتا تھا

اس بات کو تیرے واسطے باہان ذکر اسکو جو سے تو کہتا ہی اُسنے کہا کہ مین نے تیری نسبت ایک خواب دیکھا ہی پھر تو اس ارادے سے اور چھوڑ
تو دوسرے کو سوا اپنے واسطے نکلنے میدان جنگ کے باہان نے کہا کہ مین تو یہ نہ کرونگا اور مرجانا مجکو دوست تر ہی عار وننگ سے پس دعوی
دی راہیون نے اُسکو اور پناہ اور دعا مانگی اُسکے واسطے اور نکلا باہان بجانب لڑائی کے اور گویا وہ ایک چمکتا ہوا پہاڑ سونیکا تھا پس آیا
یہانتک کہ ٹھہرا وہ دونون صفونکے بیچ مین اور طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو اور ڈرایا آپنے نام سے پس جسنے پہلے اُسکو پہچانا وہ خالدبن الو
لید تھے پس کہا خالدبن الولید نے کہ یہ باہان سردار قوم کا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ وہ نہین نکلا ہی مگر یہ کہ اُسکے نزدیک کوئی بات ہی راوی نے بیان کیا ہی
کہ باہان خوف دلاتا تھا اپنے نام سے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم دوس سے اور کہا اُس جوان نے کہ مین مشتاق بہت کا ہون
اور باہان کے ہاتھ مین عمود سونیکا تھا پس مارا اُسنے عمود ایسی شدت سے جوان دوسی پر کہ قتل کیا اُسکو اور جلدی لیگیا اللہ تعالی اُسکے
روح کو بجانب بہشت کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے اُس جوان دوسی کو کہ جسوقت کہ یہ امر بسبب خوشی اشارہ
کرتا تھا اپنی انگلی سے بجانب آسمان کے اور نہین ڈرایا تھا اُسکو اُس چیز نے جو لاحق ہوئی تھی پس جانا مین نے کہ یہ امر بسبب دوستی اور سرور کے ہی
دیکھنے حوران بہشتی سے اور گھوما باہان اُسکے گرد اور قوی ہوا دل اُسکا بسبب مار ڈالنے اُس دوسی کے اور طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو پس دوڑے
اُسکی طرف مسلمان درانحالیکہ وہ سب یہ دعا مانگتے تھے اللہم اجر قتلہ علی یدی پس سبکے پہلے مالک نخعی نکلے اور برابری کی اُسکی میدان
مین اور بسبب درشتی باہان سے ساتھ کلام کے اور کہا کہ ای گبر نہ غرور کر تو اُس شخص کے مار ڈالنے پر اسواسطے کہ وہ ساتھی ہمارا مشتاق ملاقات
اپنے پروردگار کا تھا اور نہین ہی کوئی ہم مین مگر یہ کہ مشتاق ہی بہشت کا پس اگر چاہتا ہی تو ہمسائگی ہماری بہشت مین پس کہہ تو
کلمہ شہادت کو پس اگر نہین منظور ہی یا تو جزیہ دے ورنہ تو بیشک ہلاک ہوگا پس کہا باہان نے کہ آیا تم ہمسر ساتھی خالدبن الولید ہو پس
کہا اُنھون نے کہ نہ بلکہ مین مالک نخعی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا باہان نے ضرور ہی لڑائی پھر حملہ کیا اُسنے مالک
نخعی پر اور تھا وہ ملعون اہل شجاعت سے اور بھروسا کیا اُسنے اپنے عمود پر اور مارا مالک نخعی کے خود پر پس در آیا خود اُنکی پیشانی مین پس
پھر گئی ہڈی اُنکی آنکھ کے اوپر کی پس اُسدن سے نام اُنکا مالک اُشتر نخعی رکھا گیا اور ارادہ کیا مالک اشتر نے بسبب صدمہ ضرب باہان کے پھر نیکا
پھر تامل کیا اُسنے ارادہ فرار مین پس باز رکھا اُنھون نے اپنے نفس کو اور جانا اُنھون نے یہ امر کہ اللہ تعالی مدد کرنیوالا اُنکا ہی اور خون جاری تھا
اُنکے زخم سے اور دشمن خدا جانتا تھا کہ مین نے مار ڈالا ہی مالک اُشتر کو پس وہ منتظر تھا اس امر کا کہ کب وہ اپنے گھوڑے سے گرتے ہین اور اُسیوقت
حملہ کیا مالک اُشتر نے اُسپر اور پہونچین اُنکو آوازین مسلمانونکی اس آواز سے کہ اے مالک اللہ تعالی سے اعانت طلب کرو تم کہ وہ اعانت کریگا تمھاری
نزدیکی پر مالک اُشتر نے بیان کیا ہی کہ اعانت طلب کی مین نے اللہ تعالی سے اور درود بھیجا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس مارا مین نے
اُسکے ایک تیر اور پس کاٹا سیری تلوار نے لیکن وہ بہت سست کرنیوالی نہ تھی پس جانا مین نے کہ موت مثل شہر پناہ کے ہی پس جب جانا اور پایا
باہان نے اثر زخم کا پھیرا اُسنے اپنے منہ کو اور داخل ہوا وہ اپنے لشکر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب بھاگا باہان مالک اشتر کے
سامنے سے شکست اُٹھا کر کہا خالدبن الولید نے مسلمانون کو کہ اہل مدد ہی اور سختی کے حملہ کرو تم قوم پر جبتک کہ وہ خوف مین ہین پھر حملہ کیا
خالدبن الولید اور اُنکے ہمراہی لشکر نے اور حملہ کیا ہر سردار نے ساتھ اپنے ہمراہیونکے اور جمعیت کی اُنکی مسلمانونکی جماعت نے ساتھ تہلیل

اور لکھا ابو عبیدہ نے خبر جیت شام کی اور بشارت فتح کی بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم و صلی اللہ علی نبیہ محمد و آلہ اما بعد من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح ثانی. حمد اللہ الذی لا الہ الا ہو

و اشکرہ علی ما انعم علینا من نصرہ و تمکینہ ثم الصلوٰۃ علی نبیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و اخبرک انا

نزلت الیرموک و نزل باہان بالقرب منا و لم یر المسلمون اکثر منہم فاقبلوا الینا فی جموع عظیمۃ و نصرنا علیہم بنصرہ فقتلنا

منہم زہاء علی مائۃ الف و ستۃ الاف و اسرنا اربعین الفا و قتل من المسلمین اربعۃ الاف رحمہم اللہ بالشہادۃ و جبلۃ و جیدہ سار

فقطعت لہم اعراف اصحابہ فقطعت بہ او ذہبنا و قتل باہان علی دمشق قتلہ عاصم بن خولۃ الیربوعی و کان قبل الوقعۃ نصب علیہم جبل

منہم یقال لہ ابو الجعید من اہل حمص فالتقاہم فی موضع من الیرموک یقال لہ الیاقوصۃ فتفرق منہم الا احصہم الا اللہ تعالی و اما من

قتل فی الاودیۃ و الجبال من المنہزمین و غیرہم فاخذت سیوف النبا و قد ملکنا اللہ اموالہم و اخوالہم و حصونہم و بلادہم و کتبنا الیک

فی ہذا العہد الفتح من دمشق و قد جمعت الغنائم و خمسہا فنتظر امرک فی الخمس و الغنائم و السلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ و علی جمیع المسلمین

اور لپیٹا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مہر کی اسپر اپنی اور بلایا خذیفہ بن الیمان کو اور دیا خط انکو اور ساتھ گئے انکے دس مسلمان

مہاجرین اور انصار سے اور کہا خذیفہ سے کہ روانہ ہو تم ساتھ خط فتح اور بشارت کے بجانب امیر المومنین کے اور جلدی کرو تمہاری اللہ

تعالی پر ہے پس لیا خذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوئے اسیوقت اور اسی ساعت میں اور دس مسلمان انکے ساتھ تھے در انحالیکہ وہ

کوشش کرتے تھے چلنے میں دن اور رات کو تا آنکہ پہونچے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم میں واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا کہ جب

دی اللہ تعالی نے رومیونکو یرموک کے دن اور ہوا معاملہ مطابق اسکے جو اللہ تعالی نے مقدر کیا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شب ہزیمت روم کو

یہ خواب کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اپنے روضہ مقدس میں ہیں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ انکے ساتھ ہیں اور عمر رضی اللہ نے سلام

کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم میرا دل مسلمانان کی طرف متعلق ہے اور نہیں میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالی نے انکے ساتھ کیا کیا

انکے دشمنوں کے مقابلہ میں اور میں نے سنا ہے کہ رومی آٹھ لاکھ ہیں پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے کہ اے عمر خوش ہو

تم کہ تحقیق فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانونکو اور شکست دی انکے دشمنوں کو اسقدر انمیں سے مارے گئے پھر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ و آلہ و سلم نے یہ آیت تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض و لا فسادا و العاقبۃ للمتقین راوی نے بیان

کیا ہے کہ جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکو اور آگاہ کیا مسلمانوں کو اپنے خواب سے پس خوش ہوکے

مسلمان اسکے سبب سے اور جانا انھوں نے کہ شیطان خواب میں بصورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی نہیں بن سکتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو پانچ حصہ دیے ایک میرا اور چار حصے گھوڑے کے اور میں تھا اور تم بدر کی لڑائی میں اور میرے
ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایک حصہ واسطے میرے دونوں گھوڑوں کے پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ تم سچے ہو اے زبیر لیکن کام کرو تم مثل کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کیا تھا انھوں نے بدر و حنین میں اور
اور اسامہ بن عبد اللہ انصاری نے پس گواہی دی انھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر بن
العوام کو حنین کے دن پانچ حصے عطا فرمائے تھے پس دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچ حصے زبیر بن العوام کو پس جب ایسا کیا انھوں نے تو آئے
عرب کے لوگ جنکے پاس چار گھوڑے تھے اور پانچ گھوڑے تھے پس کہا انھوں نے کہ دلاؤ تم ہمکو ساتھ زبیر بن العوام کے پس اجازت طلب کی ابو عبیدہ
بن الجراح نے اس بات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پس جواب لکھا حضرت عمرؓ نے کہ سچے ہیں زبیر بن العوام بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے حنین کے دن انکو پانچ حصے عطا فرمائے تھے پس نہ دو تم اور کسیکو سوا انکے مثل انکے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب شکست دی اللہ
تعالیٰ نے رومیوں کو یرموک کی لڑائی میں مسلمانوں کے ہاتھ پر پہونچی خبر ہزیمت لشکر اور قتل باہان کی ہرقل کو اُسنے کہا میں جانتا تھا کہ معاملہ
ایسا ہی ہوگا پھر توقف کیا اُسنے باستظہار دیکھنے اس امر کے کہ اب مسلمان لوگ کیا کام کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مسلمانوں کا حال
یہ گذرا کہ اقامت اختیار کی انھوں نے ایک مہینا برابر دمشق میں اور دیکھا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں کو اپنے پاس اور کہا انسے کہ مشورہ دو
تم مجھکو اس امر کا کہ میں کون کام کروں اور کسطرف جاؤں اسواسطے کہ میری رائے تو اس امر پر قرار پائی ہے کہ یا بجانب قیساریہ کے کوچ کروں یا طرف
بیت المقدس کے پس تم لوگوں کی کیا رائے ہے پس کہا مسلمانوں نے کہ ہم فرمانبردار ہیں اور تم جہاں کہیں جاؤ ہم تمہاری تابعیت کرینگے پس کہا معاذ
بن جبل نے کہ آپ خط لکھو تم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو پس وہ جہاں کہیں جانیکا حکم تمکو دیویں پس طلب جانتا کہ وہی الرشد ہے اور روانہ ہو تم
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تمہاری رائے اے اصحاب میرے توفیق خیر دی اللہ تعالیٰ نے تمکو اور تمکو بہتر لکھا انھوں نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس مضمون کا کہ
میں ارادہ قیساریہ یا بیت المقدس کا رکھتا ہوں اور تمہارے حکم کا منتظر ہوں اور بھیجا خط عرفجہ بن ناصح نخعی کے اور حکم روانگی کا انکو دیا پس روانہ
ہوئے وہ یہانتک کہ پہنچے مدینہ طیبہ میں اور دیا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس پڑھا حضرت عمرؓ نے خط کو اور مشورہ کیا اس امر میں مسلمانوں سے پس کہا
حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے امیر المومنین حکم کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جا اتریں وہ مع جمیعت لشکر مسلمانوں کے بیت المقدس پر
پس گھیر لیویں اسکو اور لڑیں وہاں کے لوگوں سے پس یہ بہتر اور مبارک رائے ہے پس جس وقت فتح کریگا اللہ تعالیٰ بیت المقدس کو پھیریں وہ اپنے لشکر کو بجانب
قیساریہ کے کہ وہ بعد اسکے فتح ہو جاویگی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی خبر دی تھی مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ نے کہا کہ سچ فرمایا تھا
مصطفیٰ صلوات اللہ علیہ نے اور سچے ہو تم اے ابا الحسن پھر منگایا دوات کاغذ اور لکھا خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین
الی عاملہ بالشام ابی عبیدۃ فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ وقد وصلنی کتابک تستشیرنی الی ای ناحیۃ تتوجہ وقد اشار ابن عم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالمسیر الی بیت المقدس فان اللہ یفتحہا علی یدیک والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر
لپیٹا خط اور دیا عرفجہ بن ناصح نخعی کو اور حکم کیا بعجلت روانگی کا پس روانہ ہوئے عرفجہ تا اینکہ پہونچے وہ ابو عبیدہ بن الجراحؓ کے پاس پس پایا انکو جابیہ
میں اور دیا خط انکو پس پڑھکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط مسلمانوں کو پس خوش ہوئے وہ بسبب اپنی عزیمت کے بجانب بیت المقدس کے

مگر یہ کہ مضبوط کین اُنھون نے دیوارین شہر پناہ کی ساتھ دھلوا سلیون اور تلوارون اور سپرون اور جوشن اور ساتھ جمیع تکلفات کے
سعب بن نجبۃ الفزاری نے بیان کیا ہے کہ نہین تھا کوئی شہر بلاد شام سے جہان ہم نہین اُترے پس نہین دیکھا ہمنے زیادہ تر پُرتکلف اور
باسامان کسی شہر کو بیت المقدس سے اور نہین اُترے ہم کسی قوم پر مگر یہ کہ فروتنی اور عاجزی کی اُنھون نے ہمارے مقابلے مین اور داخل ہوا اُنمین رنج اور
خوف مگر اہل ایلیا کے کہ ہم اُترے اُنکے مقابلے مین تین دن پس کچھ بات چیت اُنھون نے نہین کی پس جب چوتھا دن ہوا کہ ایک بدوی
نے شرجیل بن حسنہ سے کہ ای سردار آیا یہ قوم بہرے ہین جو نہین سنتے ہین یا گونگے ہین جو کلام نہین کرتے ہین یا اندھے ہین جو نہین دیکھتے
ہین چلو تم ہمکو لیکر اُنکی طرف اور نزدیک اُنکے ورنہ آؤ تم اُنپر پس جب ہوا چوتھا دن اور نماز صبح کی پڑھی مسلمانون نے پہلے جو شخص سوار ہوا سردار ون سے
واسطے لڑائی بیت المقدس کے یزید بن ابی سفیان تھے اور ظاہر کیا اُنھون نے اپنے ہتھیار ونکو اور نزدیک ہو گئے وہ اُنکی شہر پناہ کے سامنے اور
تحقیق لیا تھا اپنے ہمراہ ایک مترجم کو کہ بیان کرتا تھا وہ جو کچھ لوگ اُنسے کہتے تھے پس ٹھہرے یزید بن ابی سفیان سامنے شہر پناہ کے اس حیثیت سے
کہ سنتے تھے وہ کلام اُنکا اور وہ خاموش تھے پس کہا یزید نے اپنے ترجمان سے کہ کہو تو اُنسے کہ سردار عرب کے تمسے کہتے ہین کہ کیا کہتے ہو تم کہ قبول
کرنے کلمہ حق اور دعوت صدق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین تاکہ بخشے ہمارا پروردگار تمہارے گذرے ہوئے گناہونکو اور بچاؤ تم اپنے
خونون کو پس اگر انکار کرتے ہو تم اُسکے کہنے سے اور نہین قبول کرتے ہو دعوت اسلام کو پس تمہارے شہر کے واسطے صلح ہو سکتی ہے
جیسا کہ صلح کی تمہارے غیرون نے جو سامان اور قوت مین تمسے بڑے ہین پس اگر انکار کروگے ان دونون باتونسے پس آویگی تمپر بلا کی اور
ہوگی بازگشت تمہاری بجانب آتش دوزخ کے پس پڑھا مترجم نے اُنکی طرف اور کہا کہ کون شخص مخاطب ہوتا ہے تم مین سے پس
کلام کیا اُس سے ایک قس نے جو بالونکا بنا ہوا کپڑا اپنے ہوئے تھا اور کہا اُسنے کہ مین مخاطب ہوں اُنکی طرف سے پس تم لوگ کیا چاہتے ہو
پس کہا مترجم نے کہ یہ سردار ایسی ایسی باتین تمسے کہتے ہین اور بلاتے ہین تمکو بجانب دین اسلام کے پس اگر انکار کرتے ہو تم قبول کرنے دین اسلام
سے پس مصالحہ کرلو اپنے شہر اور جانون کیواسطے ساتھ ادا کرنے جزیہ کے ورنہ ہمارے تمہارے بیچ مین لڑائی ہے پس پہونچایا قس نے اہل بیت المقدس
کو گفتگو مترجم کی پس شور کیا اُنھون نے ساتھ اپنے کلمہ کفر کے اور کہا ہم اپنے دین سے نہ پھرینگے اور مرجانا ہمکو آسان تر ہے پھر جانا دین سے پس آگاہ کیا
مترجم نے یزید بن ابی سفیان کو اُنکی گفتگو سے پس آئے یزید بن ابی سفیان سردارون کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو جواب قوم سے
اور کہا کہ کس امر کے تم منتظر ہو اُنکے معاملے مین اُنھون نے کہا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے ہمکو اُنسے لڑنیکا نہین دیا ہے بلکہ اُترنے کا
حکم دیا ہے مگر ہم لکھتے ہین امین الامۃ کو پس اگر وہ حکم دینگے ہمکو لڑنیکا قوم سے تو ویسا ہی کرینگے ہم پس لکھا یزید بن ابی سفیان نے ابو
عبیدہ بن الجراح کو کیفیت جواب اہل بیت المقدس کی اور دریافت طلب کی اُنسے پس لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حکم لڑائی کا قوم سے
اور یہ کہ مین بھی خط کے پیچھے تمہارے پاس روانہ ہوتا ہون اور بھیجا خط ساتھ میسرہ بن ناصح کے پس جب پڑھا مسلمانون نے خط ابو عبیدہ بن
الجراح کا خوش ہوئے وہ اور رات گذرانی بانتظار صبح کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجھکو روایت پہونچی ہے کہ مسلمانون نے
اُس شب کو ایسی خوشی مین گذرانا گویا وہ منتظر کسی آنیوالے کے اپنے پاس ہین بسبب لڑائی اہل بیت المقدس کے اور ہر سردار
اپنے ہاتھ پر فتح بیت المقدس کی چاہتا تھا پس جب روشن ہوئی صبح اذانین کہین موذنون نے اور نماز صبح کی پڑھی

اللہ تعالیٰ نے
کہا ور اُسکے نہ جاؤ
تم آبکیا بیچ پر پھرو
پر دوسرا کو فرمایا ہی
۱۲

راہب و ستر راسب اُسکے گرد تھے اور بلند کی تھین صلیبان اُسکے سر پر اور کھولا تھا انجیل کو سامنے اُسکے اور گھیرے تھے بطارقہ گرد اُسکے اور چڑھے
شہر پناہ کی دیوار پر یہانتک کہ آئے وہ اُس ساتھ کے نزدیک جس راہ سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آئے تھے پس دیکھا البطریق
نے مسلمانون کیطرف اور مسلمان دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کو اور سلام کرتے تھے اُنپر اور تعظیم کرتے تھے تب پھر جبکہ اُنھون نے پکار کر لڑائی
کے گویا کہ وہ شیر حملہ آور تھے پس پکارا مسلمانون سے ایک شخص رومی نے جو بطریق کے سامنے چلتا تھا بموجب حکم بطریق کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ
مسلمانونکے باز رہو تم لڑائی سے یہانتک کہ سوال کرین اور طلب خبر کرین ہم تم سے پس توقف کیا مسلمانون نے لڑائی مین پس پکار کر کہا
اُنسے اس رومی نے زبان عربی مین کہ جانو تم اس امر کو کہ صفت اُس شخص کی جو فتح کریگا ہمارے اس شہر اور سب شہرون اور زمین کو
ہمارے پاس موجود اور ہمکو معلوم ہے پس اگر وہ شخص تمہارے سردار مین تو ہم تم سے نہ لڑینگے بلکہ سپرد کر دینگے ہم شہر تمکو اور اگر وہ نہین ہے پس نہ باز رہینگے
ہم تم سے اور نہ سپرد کرینگے ہم شہر تمکو کبھی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سنا مسلمانون نے کلام اُنکے مترجم کا آئے کچھ لوگ اُنمین سے
ابو عبیدہ بن الجراح رضہ کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اُس گفتگو سے جو اُنھون نے سنی تھی پس نکلے اور چلے اُنکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک
کہ اُنکے سامنے آئے اور دیکھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور تحقیق کیا اُنکی صورت کو پس کہا البطریق نے اہل بیت المقدس سے
کہ یہ وہ شخص نہین ہے خوش ہو تم اور لڑو واسطے اپنے دین کے واسطے اس کے جب سنا اُنھون نے اُسکے کلام کو بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو اور
آشکارا کیا اپنے کلمہ کفر کو اور متوجہ ہوے وہ بجانب لڑائی کے درانحالیکہ لڑتے تھے وہ سخت لڑائی اور چلا گیا البطریق بجانب کنیسہ قمامہ کے اور کچھ
کلام نہین کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے بلکہ حکم کیا اُسنے اپنی قوم کا لڑائی کا اور پھرے اُسیوقت ابو عبیدہ بن الجراح بجانب اپنے
ہمراہیونکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیا حال گذرا تمہارا اے سردار ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین کچھ نہین جانتا ہون سوائے اسکے
کہ مین گیا تھا اُنکی طرف جیسا کہ تمنے دیکھا ہے اور قریب ہوا اور دکھائی دیا مجھکو ایک شیطان اُنکے شیاطین سے جو گمراہ کرتے ہین پس نہین تھا وہ مگر
یہ کہ دیکھا اُسنے میری طرف یہانتک کہ ایکساہی ساتھ اُن سبھون نے شور کیا پھر چلا گیا وہ اُنکے پاس سے اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے مجھسے خالد بن الولید
نے کہا کہ قریب ہے کہ اس بات مین اُنکے نزدیک کوئی تجویز اور راے ہو کہ واقف ہونگے ہم اُسپر بعد اسکے اور جانینگے ہم خبر اُسکی بعد اسوقت کے
پھر ونگا پکارا خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو اور حکم کیا اُنکو لڑنیکا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آنا اور اُترنا مسلمانونکا
بیت المقدس پر ایام جاڑون اور سردی مین تھا اور جاڑا تھا دسویں کہ مسلمان نہ طاقت رکھینگے ٹھہرنے کی راوی نے بیان کیا ہے کہ چلے مسلمان
اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنپر اور نکلے تیر انداز لوگ اہل یمن سے اور تھین کمانین اُنکی درختان کوہی کی جسکا تیر بہت پار کرتا ہے اور لپٹ گئے وہ درانحالیکہ
کھینچنے والے کمانون کے تھے سینے کے بل اور چلایا اُنپر تیرون کو اور رومی کم احتیاط کرنے والے تھے تیرون سے بسبب اپنی بے پروائی
کے تیرون سے یہانتک کہ دیکھا مسلمانون نے تیرون کو اوندھا کر دیتے تھے اُنکو سرون کے بل اور نکلتے تھے اُنکی پشتون سے
عون بن مہاجل نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کے ہے نیکی کاری عرب یمن کی پس تحقیق دیکھا مین نے اُنکو کہ وہ تیر چلاتے تھے اور رومی نیچے گرتے تھے
شہر پناہ کی دیوار سے مثل بارش قطرات پانی کے پس جب دیکھا اُنھون نے تیرونکے کارگر ہونے کو احتیاط کی تیرون سے اور مضبوط کیا اُنھون نے
واسطے تیرون کے شہر پناہ کو ساتھ ڈھالون اور چمڑون اور نمدے وغیرہ کے جو طیار رکھتے تھے اُنسے تیرون کو اور دیکھا

بیت المقدس
سنہ ۱۳ھ

قنسرین شہر کے بطریق نے کہا کیا چیز تم چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں وہ ایک بات ہے تین باتوں میں سے پہلی یہ ہے کہ
کہو تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس اگر قبول کرو گے تم اس کلمہ کو تو ہمارا تمہارا احوال یکسان ہو جائیگا بطریق نے کہا یہ بڑا کلمہ ہے اور ہم قائل
ہیں اسکے مگر یہ کہ تمہارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم مقر نہیں ہیں کہ وہ رسول اللہ کے ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جھوٹا ہے تو اے
دشمن خدا اور تو کبھی اللہ کی وحدانیت کا قائل نہیں ہے حالانکہ خبر دی ہے ہمکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اس امر کی کہ تم کہتے ہو ان المسیح ابن اللہ
لا الہ الا اللہ سبحانہ وتعالی عما یقولون الظالمون علوا کبیرا بطریق نے کہا کہ اس بات کو ہم کبھی منظور نہ کرینگے پس دوسری بات کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ دوسری بات یہ ہے کہ مصالحہ کرلو تم اپنے شہر کیواسطے اور دو ہمکو جزیہ درانحالیکہ تم حقیر اور ذلیل ہونیوالے ہو جیسا کہ تمہارے سوا اور
شام کے سب لوگوں نے ہمکو جزیہ دیا ہے بطریق نے کہا کہ یہ بات پہلی بات سے زیادہ بڑی اور دشوار ہے ہم اور کبھی ذلت اور حقارت گوارا نہ
کرینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس نہ جدا ہونگے ہم تمہاری لڑائی سے اور فتحیاب کریگا اللہ تعالی ہمکو تم پر پس لونڈی غلام بنا دینگے ہم تمہاری
عورتوں اور اولاد کو اور مار ڈالینگے ہم تم میں سے اس شخص کو جو مخالفت کریگا کلمہ حق سے اور قیام کریگا کاسہ کفر پر بطریق نے کہا
کہ ہم اپنا شہر نہ سپرد کرینگے باہم سب کے سب ہلاک ہو جائینگے اور کیونکر ہم سپرد کرینگے اپنے شہر کو حالانکہ اسمیں مہیا کیا ہے ہمنے سامان حصار کا اور
اسمیں اچھا سامان اور سخت اور شدید لوگ ہیں اور نہیں ہیں مثل ان لوگوں کے جنکو ملاقی ہوئے تم اہل شہر دمشق سے اور انہوں نے اقرار دیا جزیہ کا تحت
کرلیا کہ اس قوم پر مسیح نے غضب کیا ہے پس داخل ہو گئے وہ تمہاری اطاعت میں اور ہم اپنے بیچ جسوقت سوال اور دعا کرتے ہیں مسیح قبول
کرتے ہیں وہ ہماری دعا کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تو جھوٹا ہے اے دشمن خدا کے ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقہ
کانا یاکلان الطعام خلقہ اللہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون پس کہا بطریق نے کہ ہم اپنے دین اور اعتقاد سے نہ پھرینگے پس کہا اس سے ابو عبیدہ بن الجراح
نے اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین بطریق نے کہا کہ میں قسم مسیح کی کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم تیس برس ہم پر ٹھیرے رہو گے تو کبھی ہمارے
شہر کو فتح کر پاؤگے اور نہ فتح کریگا ہمارے شہر کو مگر ایک مرد جسکی تعریف ہم اپنی کتاب میں لکھی ہوئی پاتے ہیں اور وہ صفات تم میں نہیں ہیں
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا صفت ہے اسکی جو تمہارا شہر فتح کریگا بطریق نے کہا ہم اسکی صفت کو تم سے نہ بیان کرینگے مگر ہم پاتے ہیں اسکو
اپنی کتاب اور علم میں اس طرح سے کہ جو شخص فتح کریگا اس شہر کو وہ صحابی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور نام انکا عمر بن الخطاب اور وہ مشہور ہیں فاروق
اور وہ بڑے سخت مرد ہونگے کہ نہ ڈرینگے وہ آدمی انکے اوپر اللہ کے کاموں میں ملامت کسی ملامت کرنیوالے کی اور ہم انکی صفت تم میں نہیں دیکھتے ہیں
پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات کو بطریق کی گفتگو سے ہنسے وہ اور کہا انہوں نے فتحنا البلد ورب الکعبہ پھر کہا بطریق
سے کہ اگر انکو دیکھے تو پہچان سکتا ہے اسنے کہا ہاں اور کیونکر نہ میں انکو پہچانونگا حالانکہ صفت انکی اور شمار انکے نسب کے اور نشانیان
انکی ہمکو معلوم ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے خدا کی وہی ہمارے خلیفہ اور صحابی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں
بطریق نے کہا کہ جب یہ بات ہے اور تمکو معلوم ہوگئی صداقت ہماری باتوں کی پس بچاؤ تم خونریزی کو اور کہلا بھیجو اپنے خلیفہ کو کہ وہ یہاں
آویں پس جسوقت ہم انکو دیکھینگے اور ثابت اور تحقیق ہو جاویگی ہمکو پہچان اور صفت انکی کھولدینگے ہم انکے واسطے دروازہ شہر کو
اور جزیہ دینگے ہم انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو میں قریب تر انکے پاس یہاں آنے کو کہلا بھیجونگا پس آیا تم

اور بیبات کہ تم انکی طرف جاؤ نہیں وہ کیتے انکے کام کو ضعیف اور سبک جانا ہے پس ٹھہر وینگے وہ مرتونک مدت بہانتک کہ اختیار کرینگے وہ ذلت اور حقارت کو اور ادا کرینگے جزیہ کو پس جب سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انکے کلام کو دعائے جزائے خیر دی انکو کہ ان میری رائے کہ آیا اس سے کے سوا اور کوئی رائے بھی تم لوگون کے نزدیک ہے پس کہا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ میری رائے ہے اس رائے کے خلاف اور مین ظاہر کرتا ہون اسکو رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا ابا الحسن وہ کیا رائے ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قوم نے درخواست کی ہے تمھارے آنیکی اور انکی درخواست مین ذلت ہے اور شاید کہ مسلمانون کے واسطے صورت فتح کی ہو اور تحقیق اٹھا یا ہے مسلمانون نے بڑی سختی کو سردی مین اور لڑائی اور طول مقام سے اور میری رائے یہ ہے کہ اگر تم روانہ ہوگے انکی طرف تو فتح کریگا اللہ شہر کو تمھارے ہاتھو پر اور ہوگا تمھارے چلنے مین بڑا اجر ہر پیاس اور بھوک مین اور ہر جنگل کے کانٹے پہاڑ کے چڑھنے مین یہانتک کہ پہونچوگے تم انپر جس وقت نہ پہونچوگے تم انپر ہوگی تمھارے اور مسلمانون کے واسطے اطمینان اور آرام اور بہتری فتح اور مین بیڈر نہین ہون اس امر سے کہ اگر مایوس ہو جاوینگے وہ لوگ تمھارے آنے اور قبول کرنے صلح سے تو چنگل مارینگے اور پکڑینگے وہ اپنے شہرونکو اور آویگی مدد انکی بطارقہ اور طاغیہ کے پاس سے جس آویگی اسوجہ سے مسلمانون پر سختی اور بلا اسواسطے کہ بیت المقدس اُنکے نزدیک بزرگ اور معظم ہے اسکا وہ حج کرتے ہین اور نہین چھوڑتے ہین وہ اُس سے اور بہتر یہی ہے کہ تم روانہ ہو انکی جانب سے پس خوش ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے اور کہا انھون نے کہ نظر عثمان رضی اللہ عنہ نے بجانب مکر کے واسطے دشمن کے اور نظر کی علی رضی اللہ عنہ نے کہ مسلمانون کے حال پر اور دعائے جزائے خیر دی انکو اور کہا انھون نے کہ نہ اختیار کرونگا مین مگر علی رضی اللہ عنہ کے مشورے کو کہ نہین دیکھا مین نے انکو مگر نیک مشورہ اور مبارک صورت پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم کیا لوگون کو واسطے درستی سامان روانگی کے اپنے ساتھ پس خوش ہوئے مسلمان اس سبب سے اور درستی سامان کی کی مسلمانون نے اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین اور پڑھی چار رکعت نماز کی پڑھی اسمین پھر آئے بجانب قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چھوڑا اپنی طرف سے مدینہ طیبہ مین حضرت علیؓ کو اور اُسیوقت چلے وہ مدینہ منورہ سے اور لوگ انکی مشایعت کرتے تھے اور رخصت کرتے تھے انکو اور سوار تھے حضرت عمرؓ اپنے سرخ اونٹ پر جسپر دو تھیلے تھے ایک مین ستو دوسرے مین چھوہارے بھرے تھے اور انکے سامنے ایک مشک بھری ہوئی پانیکی تھی اور پشت پر انکے ایک بڑا کاسہ کھانیکا تھا اور نکلی انکے ساتھ ایک جماعت صحابہ کی جو یرموک کی لڑائی مین حاضر ہوئی تھی پھر پلٹ گئے تھے بجانب مدینہ منورہ کے اور منجملہ انکے زبیر بن العوام اور عبادہ بن صامت تھے اور روانہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب بیت المقدس کے اور وہ جب کسی منزل مین پہونچتے تھے تو نہین کوچ کرتے تھے وہان سے مگر بعد نماز صبح کے پس جب فارغ ہوتے تھے نماز سے متوجہ ہوتے تھے بجانب مسلمانون کے اور حمد وثنا اللہ کی بیان کرتے تھے ان کلمات سے الحمد للہ الذی اعزنا بالاسلام و خصنا بنبیہ علیہ السلام وہدانا من الضلالۃ وجمعنا من بعد الشتات علی کلمۃ التقوے والف بین قلوبنا ونصرنا علی عدونا ومکن لنا فی بلادہ وجعلنا اخوانا متحابین فاحمدوا اللہ عباد اللہ علی ہذہ النعمۃ واسالوہ المزید فیہا والشکر علیہا وعلی ما اصبحتم تتقلبون فیہ من النعمۃ السابغۃ والمنن الظاہرۃ فان اللہ یزید المستزیدون والراغبین فیما لدیہ ویتم نعمتہ علی الشاکرین پھر لیتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کاسے کو اور بھرتے تھے اسکو ستو سے اور بچھاتے تھے گرد اُسکے خرمون کو اور کہتے تھے مسلمانون سے کہ کھاؤ تم گوارا ہو رحمت کرے اللہ تمپر اور کھاتے تھے خود اور

انکو اس حال سے کہ یہاں ایک پیر مرد ہے اور اسکی ایک زوجہ ہے اور اُس بوڑھے کا ایک دوست ہے پس کہا اُس بوڑھے سے اُس دوست نے کہ آیا
ہو سکتا ہے تجھسے یہ امر کہ مقرر کرے تو اپنی زوجہ میں میرے واسطے حصہ کو اور میں تیرے اونٹوں کو چراؤنگا اور پانی پلاؤنگا اور انکی نگاہبانی کرونگا
اور زوجہ تیری ایکدن رات میرے حصے میں رہیگی اور ایکدن رات تیرے حصے میں پس کہا اُس بوڑھے نے کہ منظور کیا میں نے اس امر کو پس جب خبر
دیگئی اس حال سے حضرت عمرؓ کو حکم دیا حضرت عمرؓ نے انکے حاضر کرنیکا پس حاضر کئے گئے وہ دونوں پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ خرابی ہو تمپر تمہارا دین کیا ہے
اُنہوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ کیا بات ہے کہ تم دونوں کی جو میں نے سنی ہے انہوں نے کہا کہ وہ کون بات ہے پس حضرت عمرؓ
نے جو سنا تھا اُس سے انکو آگاہ کیا پس کہا بوڑھے نے کہ سچ ہے پس حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آیا نہیں جانتے کہ امر حرام ہے دین اسلام میں افسوس ہے تجھپر اور اُس
چیز پر جسنے اس امر قبیح کیطرف تجھکو بلایا ہے پس کہا اُسنے کہ میں مرد بوڑھا مسن ہوں اور ضعیف ہو گیا ہوں میں اور میرے کوئی اولاد نہیں ہے جسپر
اعتماد اور بھروسا کرونگا اور کہا میں نے کہ یہ شخص کفایت کریگا میرے اونٹوں کے چرانے اور پانی پلانے میں اور امانت کریگا میرا سر جاماندگی پر اور ستر کردیگا مجھکو
میں اسکے واسطے حصہ اپنی زوجہ سے اور اب کہ میں واقف ہو گیا ہوں اس امر سے پس ایسا نکرونگا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
لے تو ہاتھ اپنی زوجہ کا نہیں ہے کسیکو تجھپر کوئی راہ اس باب میں پھر کہا حضرت عمرؓ نے اس جوان کو کہ ڈر تو اس عورت کے نزدیک جانے سے
پس اگر خبر پہونچیگی مجکو اس امر کی تو میں تیری گردن ماردونگا پھر کوچ کیا حضرت عمرؓ نے بارادہ بیت المقدس کے یہانتک کہ قریب ہوئے آغاز ملک شام
سے اسلم بن برقانی نے جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے بیان کیا ہے کہ جب پہونچے ہم ملک شام میں دفعتہ دیکھا ہمنے ایک چھوٹی جماعت کو مسلمانوں سے
پس کہا حضرت عمرؓ نے زبیر سے کہ اے عبداللہ جلد جاؤ تم اور دیکھو کہ یہ گروہ کیسا ہے پس جلد گئے زبیر اُس گروہ کیطرف پس دیکھا اُس گروہ کو کہ وہ
اہل یمن ہیں بھیجا انکو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے واسطے دریافت خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کیا ہے زبیر نے کہ سلام کیا ان لوگوں نے مجکو اور
کہا انہوں نے کہ اے جوان تم کہاں سے آئے ہو میں نے کہا کہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آتا ہوں انہوں نے کہا کہ کیونکر چھوڑا ہے تم نے ان
لوگوں کو میں نے کہا کہ ساتھ نیکی اور بہتری کے انہوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کام کیا آیا آتے ہیں وہ ہماری طرف یا نہیں میں نے کہا کہ تم
کون لوگ ہو انہوں نے کہا کہ ہم قوم عرب سے ہیں اور بھیجا ہے ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے تاکہ دریافت کریں اور پہونچاویں ہم انکو خبر حضرت عمرؓ
کی راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر زبیر بعد اس گفتگو کے بجانب حضرت عمرؓ کے اور بیان کیا اُنسے پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ خاموش رہو اے عبداللہ
اور آئے بعد انکے انکے پیچھے والے لوگ پس سلام کیا انہوں نے ہمپر اور پوچھا حال حضرت عمرؓ کا پس کہا ہم نے اُنسے کہ یہ حضرت عمر ہیں پس تم کیا
چاہتے ہو انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین تحقیق بیدار رہی ہیں آنکھیں اور بلند ہوئی ہیں گردنیں بسبب طول مدت کے بجانب تمہارے آنے کے
پس شاید کہ اللہ فتح کرے ہمپر بیت المقدس کو راوی نے بیان کیا ہے پھر پلٹے وہ لوگ اپنی پشتوں کی طرف یہانتک کہ پہونچے وہ ابو عبیدہؓ
بن الجراح کے لشکر میں اور پکار کر کہا بلند آوازوں سے کہ خوش ہو اے گروہ مسلمانوں کے حضرت عمرؓ کے آنے سے راوی نے بیان کیا ہے
کہ جنبش میں آئے لوگ اور قصد کیا سبھوں نے سوار ہونیکا واسطے استقبال حضرت عمرؓ کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہے میری
طرف سے ہر مرد کو کہ نہ نکلے کوئی اپنی جگہ سے پھر چلے ابو عبیدہؓ بن الجراح ساتھ تھوڑے سے لوگوں کے مہاجر اور انصار سے یہانتک کہ
پہونچے وہ اور ہمراہی اُنکے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیکھا حضرت عمرؓ نے بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح رضہ کے کہ وہ

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ روتے روتے بسبب رقت کے مسلمان یہانتک کہ قریب بہت جانے کے ہوئے دل مسلمانون کے وقت ذکر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قریب تھا کہ بلال قطع کر دیوین اذان کو بسبب لاحق ہونے خوف اور درد اور رونے کے مسلمانون کو اور ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے بلال رضی اللہ عنہ اذان سے نماز پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو پس جب فارغ ہوئے حضرت عمر نماز سے اور بیٹھے کہا بلال نے کہ یا امیر المومنین سرداران لشکر شام کے کھاتے ہیں تازہ گوشت چڑیون اور صاف روٹی کو اور وہ چیزین جو ضعیف مسلمانون کو نہیں ملتی ہین اور نہیں میسر ہوتیں ہین ضعیفون کے تئین ان چیزون کے پس پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیفیت اس امر کی پس کہا یزید بن ابی سفیان نے کہ نرخ ہمارے اس ملک کا ارزان ہے اور ہم پاتے ہین اس چیز کو جو کہا ہے بلال نے یہان جیسا کہ ہم کھاتے تھے اور قوت دیتے تھے اپنی جانون کو حجاز مین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اگر یہی بات ہے تو کھاؤ گوارا ہو تمکو اور نہ جدا ہونگا مین اپنی جگہ سے یہان تک کہ لکھ دیا کرو تم میرے پاس ان لوگون کو جو اپنی جگہون مین ہین یعنی لکھو تم محتاج مسلمانون کو جو شہرون مین اور گانوون مین ہین پس مقرر کرون مین واسطے ہر ایک گھر بار والے کے وہ چیز جو کفایت کرے انکو گیہون اور جو اور شہد اور زیتا اور عدس اور سرکہ اور سوا اسکے اور جو کچھ انکو ضرور ہو پھر کہا حضرت عمر نے ضعفائے مسلمین سے کہ یہ چیزین تمہارے واسطے تمہارے سردارون سے ملینگی اور سوائے اسکے جو دونگا مین تمکو بیت المال سے پس اگر موقوف اور منقطع کر دیوین یہ چیزین تمسے سردار تمہارے آگاہ کرو تم مجکو یہانتک کہ معزول کرونگا مین انکو پھر حکم دیا حضرت عمر نے مسلمانونکو کوچ کرنے کا پس جب ارادہ کیا حضرت عمر نے اپنے اونٹ پر سوار ہونیکا اور جو لباس بکری کے بالونکا بنا ہوا وہ پہنے تھے وہ ٹکڑون سے تہ بتہ سیا ہوا تھا اور تھے اسمین چودہ پیوند اور بعض پیوند چمڑے کے تھے پس کہا مسلمانون نے کہ یا امیر المومنین اگر سوار ہو تم عوض اپنے اونٹ کے کسی گھوڑے پر اور پہنو تم کپڑون کو کہ یہ باعث بڑی ہیبت کا ہوگا تمہارا دشمنون کے دل مین پس آئے مسلمان آگے انکے درانحالیکہ درخواست کرتے تھے اور نرمی کرتے تھے انکے ساتھ یہانتک کہ منظور کیا حضرت عمر نے انکی درخواست کو اور نکال ڈالا اپنے لباس کو اور پہنا سفید کپڑون کو زبیر نے بیان کیا ہے کہ مین جانتا ہون کہ وہ کپڑے مصر کے تھے اور قیمت انکی پندرہ درہم تھی اور ڈال لیا تھا انہون نے اپنے شانہ پر ایک دستار کو کہ نہ وہ نئی تھی اور نہ پھٹی تھی اور دیا تھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لایا گیا انکے سامنے ایک برذون سبزہ رنگ برذون روم سے پس جب سوار ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسکی پشت پر شوخی رفتاری کی برذون نے انکی سواری مین پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکی چال ڈھال کو جلد اترے اسکی سواری سے اور کہا کہ چھوڑ دو تم میری لغزش کو چھوڑ دے اللہ تعالیٰ تمہاری لغزشون کو دن قیامت کے قریب تھا کہ یہ پالی تمہارا ہلاک کر ڈالوے بسبب اسکے کہ داخل ہوا تکبر دل مین کبر اور مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ وزن مثقال حبۃ من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور قریب تھا کہ ہلاک کرے مجکو سپید کپڑا تمہارا اور برذون خوش رفتار تمہارا لے نکالا حضرت عمر نے اس کپڑون کو اور پہن لیا اپنے پھٹے لباس کو راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے بارادہ گھاٹی پہاڑ اور اسکے چڑھنے کے بیت المقدس کی راہ مین پس ملاقی ہوئے انسے ایک قوم مسلمانون کی

سادہ و حقیر لباس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ۱۲ ع معنی حدیث ... جنت مین نہ جاوے گا وہ شخص جسکے دل مین رائی برابر تکبر ہو اور دوزخ مین نہ جاوے گا وہ شخص جسکے دل مین رائی کے دانہ برابر ایمان ہو

کوئی ساز و سامان لڑائی کا سوا اُس موقع کے پس ہم ڈرتے ہین تمھارے واسطے اس امر کو کہ وہ تمھارے ساتھ بیوفائی کرین پس ہو جاوین اور
ہار جاوین وہ تمکو پس کہا اور پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولانا و علی اللہ فلیتوکل المومنون پھر
طلب کیا اُنھون نے اپنے اونٹ کو پس لایا گیا اونٹ اُنکے پاس پس سوار ہوے وہ اور اُوپر لباس اُنکا وہی مرقع تھا اور سوا اُسکے اور کچھ نہ تھا اور
تھا اُنکے سر پر ایک ٹکڑا گلیم قطوانی کا جس سے باندھا تھا اپنے سر کو اور سوا ابو عبیدہ بن الجراح کے اُنکے ساتھ کوئی نہ تھا اور چلتے تھے ابو عبیدہ بن
الجراح سامنے اُنکے یہانتک کہ نزدیک ہوے وہ شہر پناہ کے اور ٹھہرے سامنے بطریق اور بطالیق کے اور کلام کیا اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ اے لوگو یہ امیر المومنین آگئے ہین پس بڑھایا بطریق نے اپنی نگاہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف پس شور کیا اور کہا اُسنے اپنی بلند آواز سے
کہ یہی قسم ہے خدا کی وہ شخص ہین جنکی صفت اور نعت ہم اپنی کتابون مین پاتے ہین اور یہی وہ شخص ہین کہ ہوگی فتح ہمارے شہر کی اُنکے ہاتھون پر
اور ضرور یہ بات ہوگی پھر کہا اُسنے اہل بیت المقدس سے کہ سختی ہو تمپر اور اُترو اور جاؤ تم اُنکے پاس اور عقد کرو تم اُنسے امان اور ذمہ داری کو پس
یہی قسم ہے خدا کی صحابی محمد بن عبد اللہ کے ہینگے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس جب سنا رومیون نے کلام بطریق کا چلے وہ اور اُترے جلد حالانکہ
جان اُنکی تضییق مین تھی رنج محاصرہ سے اور کھولدیا اُنھون نے دروازے کو اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس درانحالیکہ درخواست
کرتے تھے اُنسے عہد اور ذمہ کے اور اقرار کرتے تھے جزیہ دینیکو پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکو اس حال سے تو عاجزی کی اُنھون نے
واسطے اللہ تعالی کے اور گر پڑے سجدہ مین اونٹ کی پالان پر سامنے آکے رومیون کے اور کہا کے اُنسے کہ پھر جاؤ تم اپنے شہر کیطرف
اور تمھارے واسطے ذمہ اور عہد ہوگا اگر درخواست کروگے تم ہمسے اور اقرار کروگے ہمارے واسطے جزیہ دینیکو راوی نے بیان کیا ہے
کہ مراجعت کی قوم نے اپنے شہر کی طرف اور بند نہین کیا اُنھون نے دروازے کو اور پھرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قیام گاہ اور لشکر
کی طرف اور رات گذرانی وہان پس جب دوسرا دن ہوا اُٹھ کھڑے ہوے وہ پس داخل ہوے بیت المقدس مین اور تھا داخل ہونا
اُنکا دوشنبہ کے روز اور ٹھہرے وہان جمعہ تک اور ایک نشان محراب کا بنایا اُنھین اور وہ جگہ مسجد کی ہے اور آگے پس نماز جمعہ کی پڑھائی
اپنے ہمراہیون کو پس قصد کیا رومیون نے اُنکے ساتھ بیوفائی کا اور تھا ابو الجعید حبشی رنج اور بلا مین ڈالا تھا رومیون کو یرموک مین اہل بیت المقدس
کے نزدیک بسبب اپنے لڑکے بالون اور مال کے پس کہا اُن لوگون نے ابو الجعید سے کہ کیا رائے تیری ہے ہمارے غدر اور بیوفائی
کرنے مین ان عرب کے ساتھ جسوقت کہ مشغول ہون وہ اپنی نماز مین اور سجدہ کرین وہ اور نہین ہین اُنکے پاس ہتھیار لڑائی کے
پس کہا اُنسے اُنکے ساتھی ابو الجعید نے کہ اے قوم نہ کرو ایسا کام اور نہ بیوفائی کرو تم اُنکے ساتھ اگر تم ایسا کروگے تو مغلوب کئے جاؤگے
تم وقت بیوفائی اور غدر کے ولیکن ظاہر کرو تم اُنکے واسطے زینت دنیا کو اور چھوڑو اُنکو تم پس اگر وہ اہل دنیا ہین اور اُسکے خواہان
ہین سوائے آخرت کے تو مین مشورہ دونگا اُس کام کا جو تم اُنکے ساتھ کرنا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم کون کام کرین ابو الجعید نے
کہا کہ ظاہر کرو تم واسطے عرب کے اُس چیز کو کہ جو تمھارے پاس زینت اور متاع دنیا اور دنیا کی اُس چیز سے ہے جسکے ساتھ دنیا کا صبر نہین
کر سکتا ہے پس اگر طلب کیا اُنھون نے اُسکو اور قصد بیوفائی کا کیا پس تمکو اختیار ہے اُس کام کے کرنے کا جسکا تم ارادہ رکھتے ہو راوی
نے بیان کیا ہے کہ آئی قوم اُن چیزون پر جسکی وہ قدرت رکھتے تھے اچھے مال و متاع سے پس ظاہر کیا اُسکو اور آراستہ کردیا اُسکو

اور کہنے والا یہ کہتا ہے کہ انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور موقوف اور منقطع ہوئی وحی اہل زمین سے پس بعد اس خواب کے پھرا میں
بجانب زمین اپنی قوم کے اور پہونچی مجکو یہ خبر کہ بعد انکے ایک خلیفہ ہوے ہیں انکی امت سے جنکا نام ابوبکر صدیق ہے پس کہا میں نے اپنے دل میں کہ جاؤں میں
انکے پاس نہیں دیر ہوئی تھی کہ آیا ہماری طرف لشکر انکا ملک شام میں پھر آئی میرے پاس خبر انکی وفات کی پھر سنا میں نے کہ انکے بعد ایک شخص خلیفہ ہوے
ہیں جنکا نام عمر ہے پس کہا میں نے اپنے دل میں کہ نہ داخل ہونگا میں اس دین میں جبتک کہ معلوم کر لوں میں حقیقت انکی اور برابر میں امید رکھتا تھا یہانتک کہ
آئے عمر بن الخطاب بیت المقدس میں اور مصالحہ کیا انھوں نے وہانکے لوگوں سے اور دیکھا میں نے وفا عہد اور اس خیر کو جو اللہ تعالی نے انکے دشمنوں کے ساتھ
کی تھی پس جانا میں نے کہ یہی لوگ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں اور ارادہ اور گفتگو کیا میں نے اپنے دل میں انکے دین میں داخل ہونے کا اور میں پس وپیش
کرتا تھا اس امر میں پس قسم ہے خدا کی کہ ایک رات میں کھڑا تھا اپنے کوٹھے پر اور اسوقت ایک مرد مسلمان یہ آیت پڑھتے تھے یا الذین آمنوا اوتوا الکتاب
آمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوہا فنردہا علی ادبارہا او نلعنہم کما لعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولا پس جب سنا میں نے اس
آیت کو ڈرا میں قسم ہے خدا کی اس امر کو کہ نہ صبح کرونگا میں تا اینکہ پھر جائیگا منہ میرا پس کوئی بات مجکو صبح کے پھر نیسے زیادہ دوست نہ تھی پس جب صبح
ہوئی چلا میں اپنے گھر سے اور پوچھا میں نے حال عمر بن الخطاب کا پس کہا گیا مجھسے کہ وہ بیت المقدس میں ہیں پس قصد کیا میں نے انکی طرف اور وہ اسوقت
نماز صبح کی پڑھ چکے تھے مع اپنے ساتھیوں کے پس سامنے آیا میں انکے اور سلام کیا میں نے انکو پس جواب سلام کا دیا انھوں نے اور کہا کہ تم کون ہو پس کہا میں نے
کہ میں کعب احبار ہوں اور میں آیا ہوں بارادہ داخل ہونے دین اسلام کیواسطے کہ میں نے دیکھا اور پایا ہے صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی امت کی تیری
ہوئی کتابوں میں بتحقیق اللہ تعالی نے وحی کی تھی بجانب موسی علیہ السلام کے اپنی بعض کتاب میں اور یہ فرمایا ہے یا موسی انی ما خلقت خلقا
اکرم علی من محمد لولاہ لما خلقت جنۃ ولا نارا ولا شمسا ولا قمرا ولا ارضا امتہ خیر الامم ودینہ خیر الادیان ابعثہ فی آخر الزمان امتہ مرحومۃ و
ہو نبی الرحمۃ النبی الامی التہامی القرشی الرحیم بالمومنین الشدید علی الکافرین سریرتہ مثل علانیتہ وقولہ لا یخالف فعلہ القریب والبعید
عندہ سواء ستواصلون متراحمون پس کہا حضرت عمر نے کہ آیا سچ ہے جو تم کہتے ہو اے کعب کہا کعب نے کہ ہاں قسم اسکی جو سنتا ہے
میرا اس کہنے کو اور جانتا ہے اس چیز کو جو پوشیدہ ہے سینوں میں پس کہا حضرت عمر نے الحمد للہ الذی اعزنا واکرمنا وشرفنا ورحمنا برحمتہ
التی وسعت کل شئی وہدانا بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آیا ہو سکتا ہے تمسے اے کعب کہ داخل ہو ہمارے دین میں پس کہا کعب نے
کہ یا امیر المومنین آیا تمہاری کتاب میں جو تمپر نازل ہوئی ذکر تمہارے نبی کا ہے حضرت عمر نے کہا ہاں پھر پڑھا انھوں نے اس آیت کو ووصی بہا
ابراہیم بنیہ ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا

واقدی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ قسم ہی اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہی اور وہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہی کہ نہیں اعتماد
کیا مین نے فتوح ملک شام کی خبرین مگر صدق اور راستی کو اور نہین بیان کیا مین نے اُس خبر کو مگر بطریق راستی سے تاکہ ثابت کرو نہین
اُسمین بزرگیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خاک مین ملاوین اُسکے سبب سے ناکین اہل رفض اور منکرین سنت اور
غرض کی اسواسطے کہ اگر نہوتے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ خواہش اور ارادہ اللہ تعالیٰ کے اور نہ بزرگ تو نہوتے شہر شام وغیرہ
مسلمانونکی ملکیت اور قبضہ مین اور نہ ظاہر اور بلند ہوتا نشان اس دین کا پس واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری اُنکی کہ تحقیق کوشش اور جہاد کیا
اُنھون نے اور صبر دلایا اور ثابت قدمی کی اُنھون نے واسطے مقابلہ دشمن کے اور خرچ کیا اُنھون نے اپنی کوشش کو اور نہین کمی کی
اُنھون نے یہانتک کہ دور کر دیا اُنھون نے کفر کو اُس کے تخت سے اور آمادہ ہو گیا کفر اپنے چلے جانے پر اور ذلیل اور خوار کیا اُنھون
نے کسریٰ اور قیصر اور حیلہ گر کی کو تا اینکہ برتر اور ظاہر ہو گیا اسلام اور ذلیل اور خوار ہوا کفر اور پیچھے کو پھرا اسیواسطے اللہ تعالیٰ
نے اُنکے حق مین یہ ارشاد فرمایا فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے سفر کیا اور بھیجا سرداران شام کو تو بھیجا اُنھون نے ابو عبیدہ بن عامر الجراح رضی اللہ عنہ کو بجانب حلب اور انطاکیہ اور
معرہ اور اُن قلعونکے جو اُن مقامات کے نزدیک تھے اور بھیجا عمرو بن العاص کو بجانب مصر کے اور بھیجا یزید بن ابی سفیان
کو بجانب کنارہاے دریاے شام کے پس پہونچے اور اُترے یزید بن ابی سفیان وہان اور قیساریہ مین لوگ بکثرت
گروہ در گروہ تھے اور حاکم وہان کا قسطنطین ہرقل بادشاہ کا بیٹا تھا اور اُسکے ساتھ اسی ہزار فوج تھی رومیون اور
عرب اور متنصرہ اور قوم روسیہ سے پس جب دیکھا قسطنطین نے بجانب مسلمانونکے کمک طلب کی اُسنے ہرقل سے اور بھیجا

یوحنا تھا اور باپ ان دونوں کا مالک ہو گیا تھا شہر حلب اور اسکی اطراف و جوانب کا تا حد گنگانی پہاڑون اور نہر فرات کا اور یہ دونون
حلب کا وہ مالک رہا کیونکہ اس سے جھگڑا نہیں کیا اور ہرقل بادشاہ روم نے حلب کو اسکے واسطے بطور جاگیر کے جدا کر دیا تھا بسبب
زور اسکی بڑائی اور اسکے بہت مکر اور فریب سے اور ملوک روم کے اس سے ڈرتے تھے اور اسکی تعظیم کرتے تھے اور اس سے نہیں لڑتے تھے بوجہ
دوست رکھنے اپنی حکومت اور ہیبت کے اور اسواسطے کہ وہ جنبش میں لاتا تھا لوگوں کو اپنے قصد اور ارادے کیطرف وہ جوان کام سے تھا بسبب
اس خیال کے کہ وہ مالک ہو جاوے کل سلطنت کا بسبب اپنی قوت اور تدبیرون کے اور کثرت اور شدت اپنی بھائی بندون کے پس جب
دریافت ہوا ہو اسکو جو حاصل کر لیا اسنے قلعہ حلب کو واسطے رہائی اور حفاظت اپنے نفس کے اور بنایا اسکو اور شہر پناہ سے استوار کیا اسکو
اور زراعت دمشق کی اسنے شہر و نمین پس جب ہلاک ہوا وہ مالک ہوا بعد اسکے بڑا بیٹا اسکا یوقنا اور وہ بڑا شجاع دلیر جمع کرنے والا
مال کا اور آگے آنیوالا لڑائی میں تھا کہ نہیں ڈرتا تھا اسکی آگ سے اور بھائی اسکا یوحنا نرم طبیعت تھا اور چھوڑ دیا تھا اسنے ملک کو
اپنے ہاتھ سے اور راہب ہو گیا تھا اور وہ اپنے زمانہ کا بڑا عالم تھا اور جب سنا اسنے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قصد کیا ہے
اسکی طرف کہا اسنے اپنے بھائی یوقنا سے کہ کس چیز کیطرف میل کیا ہے تو نے اسنے کہا کہ عرب کی لڑائی پر اور نہ چھوڑونگا میں انکو کہ دیکھیں
زمین اور شہر کے نزدیک آویں اور دکھاؤنگا میں عرب کو یہ امر کہ میں ان بطارقہ شام وغیرہ سے نہیں ہوں جنکا سامنا اہل عرب نے
کیا ہے اور یوحنا پر معاملہ ثقیل اور مزاج شریر اور نہیں تھا اسکا کام مگر آباد کرنا کنائس اور بنانا دیرون اور مضبوط کرنا صومعون اور لباس
اور کپڑے دنیا شعار اسمہ اور قسون اور راہبونکا اور مشغول ہونا انکے کامونکا پس جب پہونچی ان دونون بھائیونکو خبر فتح حاضر اور قنسرین
کی بزور غلبہ اور قہر اور از روے صلح کے اور یہ کہ عرب اس مقام اترے ہین اور لشکر انکا اسرات اور عواصم اور بقاع سے حد فرات تک طاس و حارم تک
پس یوحنا اپنے بڑے بھائی یوقنا کے پاس اور کہا اس سے کہ مین چاہتا ہون اس امر کو کہ خلوت کرون تیرے ساتھ ایک رات اور مشورہ کرون
تجھسے اور آگاہ کرون تجکو اپنی راے سے اور اطلاع کرون تیری راے پر پس منظور کیا یوقنا نے اسکی درخواست کو پس جب ملے وہ دونون
اور چھپایا انکو رات نے اکٹھا ہو کے وہ دونون اپنے باپ کے ایک گھر میں جو قلعہ میں تھا پس جب بیٹھے وہ واسطے مشورہ کے سامنے اپنے
بھائی کے اور کہا اسنے کہ اے میرے بھائی آیا نہیں دیکھا تو نے اس چیز کو جو اتری اور آئی بادشاہون پر ان عرب کی اور لشکرون سے اور اس
چیز کو جو آئی اہل شام انکے ہاتھ پر مار ڈالنے اور لوٹ لینے اور زبردستی لے لینے مالونسے اور نہیں اترتے ہین وہ کسی شہر پر شام کے
شہرونسے مگر یہ کہ فتح کر لیتے ہین اسکو اور مالک ہو جاتے ہین وہان کے لوگونکے پس انکے ساتھ کس امر کے کرنیکا تو مشورہ دیتا ہے کہ گویا میں انکے
سامنے ہون اور ہو چکے ہین وہ ہمپر پس کہا یوحنا نے کہ اے میرے بھائی یہ تحقیق تو نے مشورہ طلب کیا مجھسے ایک کام مین پس مین نصیحت
خالص کرونگا تجکو اگر قبول کرے تو میری نصیحت کو گو مین سن مین تجھسے چھوٹا ہون اور لڑائی کے کامونکو تجھسے کم جانتا ہون پس قسم ہے
حق مسیح کی کہ اگر قبول کریگا تو میرے مشورہ کو تو بالا رہیگی بات تیری اور درست اور سلامت رہیگا حال اور جان تیری پس کہا یوقنا نے
کہ مین تجکو خیر خواہ جانتا ہون پس تیری کیا راے ہے پس کہا یوحنا نے کہ میری راے یہ ہے کہ بھیج تو ایک ایلچی کو عرب کے پاس اور اگر تجکو منظور
ہو تو مین خود تیری طرف سے ایلچی ہو کر انکے پاس جاؤن پس خرچ کر اور دے تو انکو کسی قدر مال اور درخواست کر

[illegible] ہوا وہ ایک بطریق کیطرف اپنے بطارقہ سے جسکا نام گرکس یا گرکس تھا اور ساتھ کیے اسکے
ایک ہزار [illegible] اور مقرر کیا اسکو واسطے نگہبانی اپنے شہر کے اور واسطے کہ بچا دے شہر کو تاخت اور تاراج ہونیسے اور روانہ ہوا یوقنا مع اپنے
ساتھیوں کے بقصد بچھڑنے لشکر ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانوں کے اور مسلمان اُسدن بارہ ہزار سلح تھے سوائے جو ہتھیار بند تھے اور ظاہر
کئے گئے انکے نشان اور وہ صلیب جسکی وہ تعظیم کرتے تھا اور وہ صلیب جواہر کی بنی تھی اور اسکے گرد ایکہزار نشان تھے حبیب بن ثعلبہ کندی بیان کیا ہے
کہ اقامت کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قنسرین میں بعد اسکے کہ فتح کیا تھا اسکو ساتھ صلح کے یہانتک کہ آیا انکے پاس قاصد مع خط امیر المؤمنین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمیں حکم کیا تھا انھوں نے کہ یہ روانہ کریں وہ کسقدر لشکر اپنے ہمراہی کا پاس یزید بن ابی سفیان کے پس بھیجا ابو عبیدہ بن
الجراح نے تین ہزار سواروں کو اور [illegible] کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے روانگی حلب کا پس بلایا انھوں نے ایک مرد کو بنی ضمرہ سے جسکا نام کعب بن
ضمرۃ الضمری تھا اور وہ بڑے دلیر اور سخت لڑنیوالے تھے اور جسوقت قائم ہو جاتے تھے وہ زمین پر واسطے لڑائی کے تو نہیں ڈرتے تھے لشکروں سے
تھوڑے ہوں یا بہت اور ساتھ کیا انکے ایکہزار سوار اور روانہ کیا آگے اپنے لشکر کے اور کہا اُنسے کہ اے کعب لڑنا تم ایسے لشکر سے جسکے مقابلہ
کی طاقت تم میں نہو اور احتیاط کرنا اُس گہر سے اور دریافت کرنا اُسکے حال کو اور تمہارے پیچھے میں بھی کوچ کرونگا پس روانہ ہوئے کعب
بن ضمرہ بارادہ حلب کے اور یوقنا لشکر کے آگے خبر رسانیکے واسطے جاسوس مقرر کئے تھے پس خبر دی اُسکے جاسوسونے کہ مسلمانوں کا لشکر
بارادہ اُسکے شہر اور اُسکی لڑائی کے آتا ہے پس کہا اُسنے کہ کسقدر عرب ہیں اُس لشکر میں جاسوسوں نے کہا کہ ایک ہزار ہیں اور وہ اُترے
ہیں چھ میل کے فاصلہ پر تیرے شہر سے پس پوشیدہ بطور گھات کے بٹھایا یوقنا نے آدھے لشکر کو پھر روانہ ہوا وہ ساتھ آدھے لشکر کے یہانتک کہ
پہونچا وہ سامنے مسلمانوں کے اور مسلمان اترے تھے اپنی جگہ میں ایک پانی کی نہر پر ڈیرا ڈالا بلکہ پانی پلاتے تھے وہ اپنے گھوڑونکو اور پورا وضو
کرتے تھے پس وہ اسی حال میں تھا کہ دفعۃً یوقنا مع اپنے لشکر اور بطارقہ کے اُنکے سامنے آیا پس جب سامنے آیا اُنکے یوقنا اور صلیب اسکی آگے تھی پکارا
بعض مسلمانوں نے بعض کو اور سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑوں پر اور سوار ہوئے کعب بن ضمرہ اپنے گھوڑے پر اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور سامنے ہوئے لشکر یوقنا کے
پس اندازہ کیا اور دیکھا انھوں نے اُسکے لشکر کو پانچہزار کی تعداد میں اور یوقنا نے اپنے لشکر کے دو حصے کئے تھے نصف اُسکے ساتھ اور نصف
گھات میں تھا جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے یوقنا اور اُسکے لشکر کو پھرے وہ اپنے ساتھیوں کیطرف اور کہا اُنسے کہ اے مددگاران دین
خدا میں نے دیکھا اور اندازہ کیا دشمنوں کے لشکر کا اور پانچہزار ہیں اور وہ تمہارے واسطے بجائے مال غنیمت کے ہیں آیا نہیں مقابلہ کریگا
ایک تم میں کا انکے پانچ نفر سے مسلمانوں نے کہا ہاں قسم ہے خدا کی ایسا ہی ہوگا اور شجاعت دلاتے تھے بعض مسلمان بعض کو اور نزدیک ہوا
ایک گروہ ساتھ ایک گروہ کے اور یوقنا نے اپنے لوگوں اور سرداروں اور بطارقہ کو اور حکم کیا انکو حملہ کا مسلمانوں پر پس اُن سبھوں نے بہت
سخت حملہ کیا اور حملہ کیا مسلمانوں نے اُنپر اور مل گئیں دونوں جماعتیں اور آئی لڑائی اور لڑے اہل عرب کی لڑائی اور یقین کیا تھا
اُنھوں نے غنیمت اور فتحیابی کا کہ دفعۃً ظاہر ہوا اُنپر لشکر گھات کا اور پانچہزار تھے مسلمانوں کے پیچھے سے اور حملہ کیا اُنھوں نے مسلمانوں پر مسعود
بن عون الحجمی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا میں اُس لشکر میں جسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے بطور مقدمۃ الجیش کے کعب بن الضمرہ کے ساتھ
بھیجا تھا اور موجود تھا اُسدن میں جسدن بھڑ گئے دونوں لشکر اور نکلا ہمارے طرف لشکر گھات کا اور ہم لڑ رہے تھے اور ہم نہیں جانتے تھے کہ اُنکا لشکر

وہ چیز جو بہت اچھی ہو واسطے الوست پس اگر تھیاب ہونگے مسلمان یوقنا بطریق پر تو ہونگے ہم بخوف بسبب صلح کے اور اگر غالب ہوگا یوقنا اور پھیرے گا وہ
بحالت سلامتی کے تو نہ آگاہ کرینگے ہم اسکو اپنی صلح سے اور متفق ہوئی اُن سب کی رائے اس امر پر اور نکلے تیس آدمی اُنکے رئیسوں سے اور روانہ ہوئے
وہ سوائے اُس راہ کے جس راہ سے یوقنا گیا تھا یہانتک کہ قریب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پہونچے اور وہ قنسرین اترے تھے اور ارادہ کوچ کا بجانب
حلب کے رکھتے تھے پیچھے کعب بن ضمرہ کے پس جب قریب پہونچے وہ لوگ پکار کر کہا اُنھوں نے لغوث اور عرب کو یہ امر معلوم تھا کہ اس کلمہ کے معنی
امان ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہونچی تھی اور لکھ بھیجا تھا اُنھوں نے اپنے عمال کو جو ملک شام مین تھے یہ کہ لغوث کے معنی نعت
مین امان کے ہین پس جس کسیکو تم یہ کہتے سنو اُسپر تم جلدی مکرو ساتھ قتل کے کہ مطالبہ کریگا تم سے اللہ تعالیٰ اُسکے خون کا قیامت کے دن
اور غرض اس سے بری ہونگے پس عرب پہچانتے تھے اس کلمہ کو پس جب سنا مسلمانوں نے اُنکے پکارنیکو دوڑے اُنکی طرف اور لا کر ٹھہرایا انکو سامنے ابو عبیدہؓ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس کہا خالد بن الولیدؓ نے کہ قریب ہو کہ یہ لوگ طلب کرینگے صلح اور امان کو اپنی جانونکے واسطے اور یہ اہل حلب
ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین اللہ سے یہی امید رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالےٰ نے مصالحہ کرینگے مجھسے تو مصالحہ کرونگا مین
اُنسے راوی نے بیان کیا ہو کہ وہ لوگ جانتے تھے حال اپنے ساتھیون کا جو یوقنا کے ہمراہ تھے اور آئے تھے وہ لوگ رات کے وقت اور آگ
روشن تھی ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے اور مسلمان نماز مین کھڑے اور قرآن شریف پڑھتے تھے پس کہا بعض اہل حلب نے بعض سے کہ ایسے ہی کا مونسے
مرد اور غلبہ دیئے گئے ہین یہ لوگ ہم پر پس جب سنا ترجمان نے اُنکی گفتگو کو آگاہ کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو اُنکی گفتگو سے پس کہا ابو
عبیدہ بن الجراح نے کہ ہم وہ قوم ہین سبقت کی ہو عنایت ہمارے خالق نے ہمارے واسطے ان کاموں کے اور ہم وہ لوگ ہین کہ نہین بدلتے ہین ہم اللہ
اور رسول کے دین کو اور نہین بے صبری کرتے ہین ہم مار ڈالنے دشمنون سے پس آگاہ کیا مترجم نے انکو اس کلام سے اور کہا اُنسے کہ تم کون لوگ ہو
پس کہا اُنھوں نے کہ ہم حلب کے رہنے والے ہین اور وہان کے تاجر اور رئیس ہین اور ہم آئے ہین بطلب صلح کے تمسے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ کیونکر ہم تمسے مصالحہ کرین حالانکہ ہمنے سنا ہو کہ تمھارے بطریق نے ہمسے لڑنیکا ارادہ مصمم کیا ہو اور مضبوط کیا ہو اُسنے اپنے قلعہ کو اور رکھی ہو اُسمین وہ
چیز جو بہ سونکے کہانیکو اُسکو کافی ہوگی اور بہت لشکر جمع کیا ہو اور تمھارے واسطے ہمارے نزدیک صلح نہین ہے پس کہا اُنھوں نے کہ اے سردار ہمارا سردار
یوقنا نکلا ہو ہمارے پاس سے بارادہ تمھارے کی لڑائی کے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کب نکلا ہو اُنھوں نے کہا کہ آج صبح کو اور ہم بعد اُسکے روانہ ہوئے ہین اور
اُسکی راہ کے سوا ہم دوسری راہ آئے ہین اور ہم امید رکھتے ہین کہ وہ بیشک ہلاک ہوگا اسواسطے کہ وہ تیزی کرنیوالا ہو بغاوت مین
اور نہین راضی ہوا وہ ساتھ صلح کے اور اطاعت کی ہو اُسنے اپنی خواہش نفس کی اور جسنے ایسا کیا وہ ناچیز کیا جاتا ہو پس جب سنا ابو عبیدہ
بن الجراحؓ نے حال روانگی بطریق کا ڈری وہ اپنی فوج طلیعہ پر جسکو کعب بن ضمرہ کے ساتھ بھیجا تھا اور کہا اُنھوں نے کہ لا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم ہلاک واللہ کعب و من معہ انا للہ و انا الیہ راجعون پس جھکایا سر کو زمین کی طرف اور خاموش ہو رہے اور کہا اہل
حلب نے مترجم سے کہ گفتگو کر تو ہمارے واسطے سردار سے درباب صلح کے پس گفتگو کی مترجم نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ اپنی
بلند آوازی کے کہ ہمارے نزدیک اُنکے واسطے صلح نہین ہو پس ڈرے اہل حلب اپنی جانونپر اور کہا اُنھوں نے کہ تحقیق بیچا ہو ہمنے ہمارے پاس بہت
لوگ گانوؤن اور زمینون پس اگر مصالحہ کرو گے تم ہمسے تو آباد کرینگے ہم تمھارے واسطے زمین کو اور ہونگے ہم مددگار

ع غرور نعمت

روی یعنی کلام ۱۲

دیا ہی اسکا نصف ہم تمکو دینگے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمہارے اس کہنے کو اس شرط پر کہ جسوقت ہم آوین
تمہاری سرزمین پر امانت کرو تم ہمارے ساتھہ ہمدردی اور خرید و فروخت کرو تم ہمارے لشکر مین اور نہ چھپاؤ تم کسی چیز کو جو معلوم ہو تمکو ہمارے دشمنو کی اور نہ
چھوڑو تم کسی جاسوس کو جو تجسس اوسکی تلاش کرے ہماری خبرونکو اور اگر پہنچا دو بطریق تمہارا شکست اٹھا کر تو باور کرو تم اسکو قلعہ پر چڑھ جانیسے
اُنھون نے کہا کہ اے سردار یہ امر کہ باور کرین ہم بطریق کو قلعہ پر چڑھ جانے سے پس اسکی تو کوئی راہ ہمارے واسطے نہین ہے اور نہ تم ہی اس امر کا اقرار
کرینگے جسکو ہم نکر سکین اسواسطے کہ اس امر مین ہمکو طاقت نہین ہے اور نہ اسکے لشکر اور مددگارون کے ساتھہ ہم ایسا کر سکتے ہین ابو عبیدہ رضہ بن الجراح
نے کہا اگر تمہارے امکان مین نہین ہے تو باور رکھنا تم اسکو قلعہ پر چڑھنے سے اور تم پر اللہ تعالی کا عہد اور قسمین ہین اس امر کی کہ ہو تم امن امانت
دل سے اور پورا کرو تم ہمارے ساتھ سب شرایط کو پھر وہ قسمین دلائین انکو جسکو وہ جانتے تھے پس قسم کھائی اُن لوگون نے اپنے مردون اور
اولاد اور عورتون اور غلامون اور سب گھر والون کی طرف سے پس کہا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے اُنسے کہ تمنے قسم کھائی اور ہمنے تمہاری
قسمون کو منظور کیا پس اگر کوئی تم مین سے ہمارے ساتھ خلاف کریگا یا جائیگا وہ کسی حال کو بطریق سے اور نہ آگاہ کریگا ہمکو اس سے پس واجب ہوگا اُسپر
قتل اور حلال ہوگا ہمکو لے لینا اُسکے مال کا اولاد کا کہ مطالبہ کریگا اللہ تعالی اُسکی ذمہ داری اور جسوقت توڑو گے تم کسی ہمارے شرط کو جو ہمنے
مقرر کی ہے پس باقی نرہیگا عہد اور ذمہ تمہارے واسطے اور ہم اگلے سال سے تمسے جزیہ لیا کرینگے سعید بن عامر التنوخی نے بیان کیا ہے
کہ راضی ہوے اہل حلب ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کی شرایط پر اور لے لیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے عہد اُنسے اور لکھ لیے نام اُنکے اور ارادہ کیا قوم نے
پھر جانیکا اپنے شہر کیطرف پس کہا اُنسے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہ ٹھہرو تم تاکہ مقرر کرون مین تمہارے ساتھ اس شخص کو جو تمہارے ساتھ
جاوے تمہاری جاے پناہ تک کہ واجب ہے ہمپر نگہبانی تمہاری اُسوقت تک کہ پھر جاؤ تم بحالت سلامتی کے اپنے شہر کیطرف پس کہا اس مرد
پست قد نے کہ اے سردار ہم اُسی راہ سے چلے جائینگے جس راہ سے ہم آتے ہین اور ہم کسیکو اپنی ہمراہی کیواسطے نہین چاہتے ہین پس چھوڑا اونکو
ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے اُنکے حال پر اور رات کاٹی بحالت بے آرامی کے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیون کیواسطے واقدی رحمۃ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ پھر اہل حلب اسی رات کو شہر کیطرف پس ہو گئی صبح اور نہین پہونچے وہ شہر مین پس جب پہونچے وہ قریب شہر کے دیکھا اُنکو
چند گبران یوقنا البطریق نے کہ وہ پھرے آتے ہین اور آیا وہ گبر اُنکے سامنے اور پوچھا اُنسے کہ تم کہانسے آتے ہو اور کیا کام کیا ہے تمنے پس سمجھے
وہ لوگ اس گبر کو اہل حلب سے پس آگاہ کیا اسکو کیفیت صلح سے ساتھہ ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے پس چھوڑا گبر نے اُنکو اور چلا گیا اور اہل حلب نے استقبال کیا
اس گروہ کا اور حال پوچھا اُس سے پس آگاہ کیا انھون نے اہل حلب کو حال صلح سے پس خوش ہو گئے وہ لوگ اس امر سے اور روانہ ہوا وہ گبر
یہانتک کہ آیا یوقنا کی پاس اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑ رہا تھا اور گھیر لیا تھا اُنکو اور وہ جانتا تھا کہ مین مسلمانون پر قابض
ہو گیا ہون اور منتظر فتح کا تھا کہ اُسیوقت وہ گبر آیا پس کہا اُس گبر نے کہ اے بطریق تو غافل ہے اوس بلا اور سختی سے جو تجھپر آئی ہے اور گویا کہ تو
مسلمانون کے سامنے ہے اور گویا ہلاک ہو گئے ہین تیرے قلعہ کے اور لے لیا ہے انھون نے مال اور مار ڈالا ہے عورتون کو پس جب سنا یوقنا نے اس خبر کو جو گبر نے
بیان کی ڈرا وہ اپنے قلعہ کیواسطے کہ مبادا کہ اُسکے ہو جاوینگے مسلمان اسکی غیبت مین پس قطع کر دی اسنے اپنے اوپر اُس امید فتحیابی کو جو کعب
ضمرہ اور اُنکے ساتھیون پر رکھتا تھا اور دو مسلمانونسے کچھ زیادہ مارے گئے تھے اور کعب بن ضمرہ نے ٹھان لیا تھا اپنے دل مین لڑائی کو اور جانتے تھے وہ

نین چھپایا تھا مقتولین کو مٹی میں پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال گئی خوشی انکی ساتھ رنج کی اور کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اور بلایا کعب بن ضمرہ کو اور کہا کہ اے کعب کیونکر مارے گئے ساتھی تمہارے اور کون شخص لڑا تھا ہمراہ تمہارے پس کہا کعب بن ضمرہ نے
کہ یوقنا اور میں اور مسلمان ہمراہی میرے قریب ہلاکت کے پہونچے تھے کہ نہیں باقی تھی انہیں خبر تک پس ہم اسی حال میں تھے کہ پھر
اور چلے وہ ہماری طرف بدون لڑائی کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ پاک ہے اللہ مہیا کرنے والا اسباب کا کاش ابو عبیدہ مارے جاتے
اُنکے آگے اور وہ نہ مارے جاتے تحت نشان ابو عبیدہ کے پھر حکم کیا مسلمانوں کو کہ کھودیں انکے واسطے گڑھوں کو زمین میں پھر نکالا گیا انکو
ابو عبیدہ بن الجراح نے اور ایک ہی نماز سب پر پڑھی اور دفن کیے گئے وہ اپنے کپڑوں خون آلودہ میں پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں نے سنا ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ فرماتے تھے یحشر اللہ تعالیٰ الشہداء الذین قتلوا فی سبیل اللہ یوم القیامۃ ودماؤہم علی نحورہم اللون لون
الدم والریح ریح المسک والنور علیہم مثل الانبیاء حتی یدخلہم الجنۃ بغیر حساب پس جب چھپایا لاشہائے مقتولین کو مٹی میں کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے خالد بن الولید سے کہ اگر دشمن خدا پھر گیا ہے اور جائیگا وہ کیفیت صلح قوم کی پس ٹوٹ جائیگی قوم اسکی طرف سے بڑی شفقت میں
پس جاننا چاہئے میں اے امین کہ واجب ہے ہم پر یہ امر کہ دفع کریں اور باز رکھیں ہم انسے اسواسطے کہ وہ داخل ہیں ہماری ذمہ داری میں
اور اُسی وقت کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بارادہ حلب کے پس جب پہونچا لشکر یوقنا کا حلب میں گھیر لیا اُسنے اہل حلب کو اور یوقنا
چاہتا تھا اُنکے مار ڈالنے کو اور کہا اُسنے اہل حلب سے کہ تحقیق ہو تم مصالحہ کیا تمنے عرب سے اپنی واسطے اور ہوگئے تم مددگار اُنکے پھر اُنھوں نے
کہا کہ بیشک ہمنے ایسا ہی کیا ہے اسواسطے کہ ہم جانتے ہیں کہ وہ غلبہ دیے گئے ہیں یوقنا نے کہا کہ تحقیق ہے تم پر تحقیق ناراضی ہونگے مسیح تمہارے
کاموں سے پس قسم ہے حق مسیح کی کہ میں تم سب کو مار ڈالونگا یا نکلو اور چلو تم میرے ساتھ اہل عرب کی لڑائی پر اور توڑ دو تم اپنے اور انکی بیچ کے
عہد اور پیمان کو اور لاؤ تم میرے سامنے اُس شخص کو جسنے اس کام میں شروع کی ہے تاکہ آغاز قتل کروں اُسی سے پس مانا اُنھوں نے اس امر کو پس کہا یوقنا نے
اپنی غلاموں سے کہ جاؤ اور لاؤ تم میرے پاس انکو تاکہ مار ڈالوں میں انکو پس تحقیق خبر دی تھی فلان بطریق نے اُنکے حالات سے کہ وہ بطریق طلائی ہوا تھا اُسی
اور تنہا سا کر دیا تھا اسنے انکو سے پس گمان در آئے غلام یوقنا کے اہل حلب اور مارتے اور ہلاک کرتے تھے اونکو اُنکے فرشوں اور گھروں کے دروازوں پر
اور سنا یوقنا نے شور و غل اور وہ قلعہ میں تھا پس پیادہ اپنے بھائی کے پاس دوڑا اور دیکھا اسکو کہ قتل کرتا ہے وہ اہل شہر کو اور تین سو مرد شہر کے
مار ڈالے گئے ہیں پس چلا کر کہا اُسنے اپنے بھائی سے کہ ٹھہر تو اپنی روش نرم پر اور ایسا کر اسواسطے کہ مسیح خشمناک ہونگے تجھپر اور مسیح دشمن
رکھتا ہے مانعت کی ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ چراغ ہمارے دین میں ہیں وہی مار ڈالے جاویں پس کہا یوقنا نے اپنے بھائی نے مصالحہ کیا ہے عرب سے
شہر کے لوگوں نے اور ہوگئے ہیں مددگار عرب کے ہم پر پس یوقنا نے کہا کہ اس امر میں انکو کوئی [illegible] اور تجھکو اپنی بہتری کا ارادہ کیا ہے اسواسطے کہ وہ
لڑائی کے لوگ نہیں ہیں پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہے حق مسیح کی کہ میں ایک کو بھی نہیں باقی چھوڑونگا اور معلوم ہوتا ہے کہ تو نے انکو صلح پر رغبت دی ہے اور میں
پہلے تجھپر حملہ اور سخت گیری کرونگا پھر متوجہ ہوا یوقنا اپنے بھائی کی طرف اور قابض ہو گیا اُسپر اور نکالی اپنی تلوار کو تاکہ قتل کرے اسکو پس جب
دیکھا یوحنا نے اپنے بھائی کی طرف کہ نکالا ہے اُسنے اپنی تلوار کو جانا اُسنے کہ میں ہلاک ہونگا پس بلند کیا اُسنے اپنے سر کو آسمان کی طرف
اور کہا اللہم اشہد علی انی مسلم الیک مخالف الدین ہؤلاء القوم اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ وان المسیح نبی اللہ پھر کہا یوقنا نے

کلام کے ہمارے ساتھ پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار قسم ہے خدا کی کہ ہم کوئی پوشیدہ راہ اُسکی نہین جانتے ہین اسواسطے کہ لوقنا نے بند کرلیا ہے
قلعہ کی راہونکو اور دشوار گذار کردیا ہے اُنکو اور اُن راہون کو ہم نہین جانتے ہین پس اسیوقت اُٹھ کھڑا ہوا سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے
ایک مرد مسلمانون سے اور کہا اُسنے نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو دیکھو تم اس قوم کو کہ اگر وہ داخل ہوگئے ہین ہمارے گروہ مین تو وہ ہماری
خیرخواہی کرینگے اور راہ پوشیدہ قوم کی ہمکو بتلا دینگے پس کہا اہل جابیہ اس شخص سے کہ قسم ہے خدا کی ہم تمھارے گروہ مین داخل ہین اور قسم ہے خدا کی
کہ ہم اُسکی پوشیدہ راہ نہین جانتے ہین اور ہم تمھارے ساتھ بیوفائی نہ کرینگے اور نہ چھپاوینگے تمسے کوئی بات تمھارے دشمن کی جسکو ہم جانینگے پس
پاک اور خوش رکھو تم اپنے دلون کو ہمپر پس قسم ہے خدا کی کہ ہم کبھی عذر اور بیوفائی نہ کرینگے پس اُسی وقت متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح خالد
بن الولید اور مسلمانون کیطرف اور کہا کہ مشورہ دو تم مجھکو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس سامنے آیا اُنکے وہی مرد مسلمان جسکا نام یونس
بن عمر الغسانی تھا اور واقف تھا شام کے ملک اور اُسکے شہرون سے اور تمام زمین شام مین چلا پھرا تھا اور کوئی راہ آسان اور دشوار
ملک شام کی اُس سے پوشیدہ نہ تھی پس کہا اُسنے دعا کر کے اے سردار مین ان شہرونکا حال جانتا ہون اور اپنی رائے بیان کرتا ہون پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے بیان کر تو اے بیٹے عمر غسانی کے کہ تو میرے نزدیک خیرخواہ مسلمانون کا ہے پس کہا اُسنے کہ اے سردار جان تو تم اس امر کو کہ اللہ غالب
اور بزرگ نے فتح کیا ہے تمھارے ہاتھ پر شام کے شہرون کو اور ہلاک کیا اُسنے کافران گمراہ اور اُنکے حامیونکو اور باقی لشکر انکا کہ ہار کے
پیچھے ہے اور درمیان پہاڑ اور تنگ راہین ہین اور دشوار گذار اور ویران ہین اور قوم روم کے دل خوفناک ہین بسبب اسکے کہ بھگا دیا اللہ تعالی
نے اُنکو پس نہین باقی ہین اُنمین ایسے دل کہ لڑین وہ بقوت اُنکے مسلمانون سے پس گھیر و اور محاصرہ کرو تم اس قلعہ کو اور پراگندہ کرو تم
گروہونکو اور تاخت و تاراج کرو اطراف اور نواح کو کہ اُنکے پاس توشہ نہین ہے جو کافی ہوگا اُنکو پس سنیے خالد بن الولید غسانی کے کلام
سے اور کہا قسم ہے خدا کی رائے یہی ہے اور مین تمکو دوسرا مشورہ دیتا ہون وہ یہ ہے کہ حملہ کرو اور چلو تم ہمکو لیکر بجانب اس قلعہ کے پس شاید کہ اللہ تعالی
اُسکو بھی فتح کرے اسواسطے کہ مجکو خوف اس امر کا ہے کہ اگر بڑھ جاویگی مدت ہمارے قیام کی تو دوبارہ پھر آویگا ہمپر لشکر روم کا پس حائل ہو جاوینگے
رومی ہمارے اور قلعہ کے بیچ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان تمنے مشورہ نیک دیا ہے اور بات یہی ٹھیک ہے پھر حکم کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے حملہ کرنے اور چلنے کا بجانب قلعہ کے پس پیادہ ہوئے سوار اپنے گھوڑون سے اور ہلکے ہو گئے وہ اپنے کپڑون سے اور مل گئے غلام اور
سادات سب ایک مین اور بڑائی اور نسب اپنا ظاہر کیا ہر قبیلہ اور گروہ نے اور جواب دیا ایک نے دوسرے کو ساتھ اشعار کے مسروق
بن مالک لبادی نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین دیکھا تھا مینے شام کے قلعون کی لڑائی مین کوئی سخت اور بڑا دن اس دن سے اور
ہم تشبیہ دیتے تھے لڑائی کی گردش کو ساتھ گردش چکی کے کہ بیچ اُسکے ہے اس چیز کو جسپر وہ گھومتی ہے اور نکلے ہم اُنکی طرف تبدیلی لڑائی کی
اور پکارتے تھے دلیران یمن اور رئیسان ربیعہ اور مضر بعض اونمین سے بعض کو اور طلب کرتے تھے وہ لوگ قلعہ کو ایسی جگہ سے جسطرف
راہ تھی پس جب بلند ہو وہ قلعہ کیطرف لیا اُنکو پتھرون نے ہر طرف سے اور چلایا اہل قلعہ نے اُنپر تیر و نشان اور عرادات کو اور مین ساتھی
میرے بہت نزدیک تھے پس جلدی پھر ہم نشیبو نکی طرف اور دفع کرتے تھے بعض ہم مین سے بعض کو نہین جانتے تھے ہم کہ پہنچیگا کوئی شخص ہم مین
اور واقع ہوئی خواری واسطے مسلمانون کے اور توڑ ڈالا پتھرون نے ایک جماعت کثیر کو پس مار ڈالا بعض ہمارے لوگون کو اور سر توڑ ڈالے

اور دروازہ انکو جب یہ خبر پہونچی بوقنا کو کہ قلعہ مین کھولدیا اسنے دروازہ قلعہ کا اور داخل کرلیا انکو پس جب ظاہر ہوئی صبح اور بلند ہوا آفتاب
لایا بوقنا ان چار سو آدمیون کو جو گرفتار ہو گئے تھے مسلمانوں سے اور مشرکین انکی گردنین مارتے تھے پس تڑپ تڑپ کیا انکو ایسی حرکت کر دیکھتے تھے
انکی طرف مسلمان اور سنتے تھے آوازین انکی اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہانتک کہ سب مارے گئے رضی اللہ عنہم
دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال منادی کرائی اپنے لشکر مین کہ قسم ہے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سردار ابو عبیدہ کی
طرف سے ہر مرد پر کہ نہ ڈالے اپنی نگہبانی کو دوسرے پر اور ہوئے ہر مسلمان نگہبان اپنی جان کا اور رہبر و ساکت ایک دوسرے پر پس خفا کیا قوم سے
حفاظت کو رومیون سے اور آمادہ ہوئے انکی لڑائی پر اور متوجہ ہوا بوقنا دوسرے مکر و فریب کی تدبیرین واسطے مسلمانون کے جو وقت جانا اسنے کہ مسلمان اسکا
محاصرہ کرینگے اسمین علاوہ بہت جاسوس اسکے دریافت اسکی خبرین پہونچاتے تھے اور بڑے جاسوس اسکے عربی نصرہ تھی پس اسی حالمین کہ ایک دن بوقنا
اپنے قلعہ مین تھا اور گرد اسکے بطارقہ اور رسالہ اسکے تھے اور تنگی اور سختی مین ڈالا تھا انکو محاصرہ نے اور دشوار گذر رہا تھا اسپر یہ امر کہ شہر کے
لوگ جس کسی ایک کو اسکے شہر سے باہر دیکھتے اور پہونچتے تھے اسکو پکڑ کر مسلمانون کے سپرد کرتے تھے پس بوقنا مشورہ کر رہا تھا اپنے ساتھیون سے
اپنے کام اور اس امر مین کہ وہ بارہ کیونکر اور کیا فریب اور مکر مسلمانون کے ساتھ کرنا چاہئے کہ دفعۃ آیا اسکے پاس ایک جاسوس اسکا کہا اسنے کہ ای بطریق
اگر تجھکو عرب کے ساتھ مکر اور فریب کرنا منظور ہے تو یہ وقت ہے کہا بوقنا نے کہ یہ بات کیونکر ہے اور تجھکو کیا حال معلوم ہوا اسنے کہا کہ اہل عرب کے
واسطے رسد کے پہونچانیوالے لوگ ہین کہ نکلے اور گئے ہین عرب بجانب جنگل کے اور یہ حال کیا ہے یہانکے لوگون نے اور رسد اور دانہ چارہ عرب کا انہین
لوگون سے متعلق ہے اور دیکھا ہے مین نے انکے باربردارون اور خچرون اور جانورون کو اور انکے ساتھ ایک گروہ عرب کا ہے جو پہنے ہوئے
پوستین پہنے ہین اور انکے ہاتھون مین برچھے اور پورے نیزے ہین اور وہ گئے ہین بجانب جنگل کے لطلب رسد کے اور وہ تھوڑے آدمی ہین
پس جب سنا بوقنا نے یہ حال اپنے جاسوس سے مقرر کیا اسنے ایک ہزار سوار کو اپنی قوم سے اور کہا انسے کہ درست کرو تم اپنے سامان کو پس
قسم ہے حق مسیح علیہ السلام کی کہ تنگی مین ڈالونگا اور بند کر دونگا مین عرب کی راہون کو پس جب آئی تاریکی رات کی کھولا انکے واسطے
پوشیدہ دروازہ کو اور روانہ کیا جاسوس انکے آگے تھا یہانتک کہ آئے وہ راہ پر اور چلے جاتے تھے رات کی تاریکی مین پس وہ اسی حالمین تھے
کہ ملا انکو ایک چرواہا اور اسکے ساتھ ایک گلہ گائے بیل کا تھا جسکو وہ کسی شہر مین تجارت لیے جاتا تھا پس جب دیکھا انہون نے
چرواہے کو جلدی گئے اسکی طرف اور کہا اس سے کہ آیا تجھکو کسی عرب کا حال معلوم ہے اسنے کہا ہان عرب گئے ہین اسوقت کہ آفتاب زرد
ہوا تھا اور وہ قریب الیسد کے ہین ہین زرد گھوڑون پر اور انکے ساتھ اونٹ اور خچر اور جانور ہین بارادہ لانے رسد کے اس جنگل سے پس کہا اس سے
کہ تو مع جانورون کے کیونکر انکے ہاتھ سے بچ رہا اسنے کہا کہ اس جنگل کے لوگ عرب کی صلح مین داخل ہین پس سمجھے ہم لوگ انہین مین سے ہین
پس کہا اس شخص نے جو سردار ان ایک ہزار سوار کا تھا کہ جانا ہے حال جلد اس جنگل کے لوگون کا جس سے ہم بیخبر تھے پس حملہ کرینگے صبح
تمہارے اس معاملہ رسد رسانی اور قوت ہی عرب مین پس آگاہ کر تو مجھکو کہ کس راہ سے عرب گئے ہین اسنے ہاتھ کے اشارے سے
بتلایا اور کہا کہ اس راہ سے پورب کو گئے ہین پس متوجہ ہوا وہ بطریق مع اپنے ساتھیون کے اور نہین متعرض ہوئے وہ چرواہے سے یہانتک کہ صبح کے
قریب پہونچ گئے مسلمانون کے نزدیک اور مسلمانون پر ایک شخص سردار تھے جنکا نام مناذش بن ضحاک الکلابی تھا پس جب دیکھا مناذش نے

فائدہ: [illegible] بوقنا [illegible] سوارون کے
مسلمانون کے [illegible] راہ مین اور
انکا [illegible] لڑائی اور
[illegible] اٹھانا سب
[illegible] اور جانا
مسلمانون کا
خالد بن الولید کا دیکھنا
بیچ عرض مسلمانون کے
اور مار ڈالنا انکا بوقنا
کے بطریق اور اسکے
ساتھیون کو ١٢

اور خدا رحم اللہ تعالیٰ سے ڈرنا انکے معاملہ مین پس اللہ ہو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس چلدئے خالد بن الولید بجانب اپنے خیمہ کے اور مسلح ہوئے
اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور تنہا قصد کیا انکی کا پس کہا انسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہان جاتے ہو تم ای ابا سلیمان کہا انھون نے
کہ جلد جاتا ہون مین اُس کام کیطرف کہ جسکا حکم کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لے لو تم اپنے ساتھ مسلمانون سے جنکو تم چاہو خالد بن الولید نے
کہا مین اکیلا جاؤنگا اور نہین چاہتا ہون مین اپنے ساتھ کسی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم کیونکر تنہا جاؤگے حالانکہ تمھارے دشمن کی
تعداد بہت ہے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کسقدر رہینگے اور اگر ہونگے وہ ایکہزار پس مین اکیلا انکا مقابلہ کرونگا ساتھ اعانت اللہ تعالیٰ کے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ بات یہی ہے ولیکن لے لو تم اپنے ساتھ کچھ لوگ تو تم ملے جسمین ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر ہون پس ایساہی کیا
خالد بن الولید نے اور روانہ ہوئے وہ مع اپنے ساتھیون کے تا اینکہ پہونچے سحر کی جگہونمین پس دیکھا انھون نے مردون کو کہ پڑے ہوئے ہین اور
گرد انکے جنگل کے لوگ ہین اور وہ روتے ہین بخوف اپنی جانون اور اولاد کے اور بخیال مطالبہ کرنے اہل عرب کے انسے پس جب آئے خالد بن الولید
انکے پاس شور و فریاد کی قوم نے انکے سامنے اور ڈالا اپنے تئین خالد بن الولید کے سامنے خالد بن الولید نے اپنے مترجم سے جو انکے ساتھ تھا
کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین مترجم نے کہا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم تمھارے ساتھیونکے خون سے بری ہین اور ہم تمھاری صلح مین ہین پس قسم
طلب کی خالد بن الولید نے انسے بعلمی قتل مسلمانان پر پس قسم کھائی انھون نے اس امر پر خالد بن الولید نے کہا پس وہ کون شخص تھا جو آیا
ہمارے ساتھیون پر انھون نے کہا کہ ایک بطریق ہمراہی یوقنا کے جسکے ساتھ ایکہزار مرد سخت ترین قوم یوقنا سے تھے یہ امر کیا ہے اور یوقنا کے
جاسوس تمھارے لشکر مین مقرر ہین پہونچاتے ہین اسکو خبر تمھاری خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کس راہ سے گئے ہین انھون نے کہا کہ یہی
اونچی راہ اور دیکھا ہمنے انکو کہ طلب کرتے تھے پہاڑ کو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے ہمراہیون سے کہ قوم نے جانا ہے اس امر کو کہ ہمارا
لشکر ضرور انکو تلاش کریگا پس تجاوز کیا ہے انھون نے ہماری راہ سے تاکہ وارد ہوئے انپر پھر جاوین وہ بجانب اپنے قلعہ کے پھر کہا کہ ڈھیلی کردو تم
باگونکو پس ایسا کیا انکے ہمراہیون نے اور خالد بن الولید انکے آگے تھے اور لے لیا تھا اپنے ساتھ ایک مرد کو معاہدین سے کہ راہ بتلاتا تھا وہ اور
مسلمان اسکے پیچھے جاتے تھے پس جب تھے راہ پر کہا خالد بن الولید نے اس مرد معاہد سے کہ آیا سوا اس راہ کے اور کوئی راہ بھی نکلنے کی قلعہ مین جانیکی ہے اسنے کہا
نہین پوشیدہ ہو کر ٹھہر رہو تم مین تحقیق فتحیاب ہوگے تم انپر پس اترے خالد بن الولید اور ہمراہی انکے جنگل مین اور وہ امید رکھتے تھے اور راہ
دیکھتے تھے بطریق کی پس جسوقت گذری تھوڑی رات تو اسیوقت دریافت کیا مسلمانون نے آواز گھوڑونکی سمونکی تاریکی مین اور بطریق آگے تھا
اور لشکر اسکے پیچھے تھا اور چلا جاتا تھا اور دلیر کرتا تھا اور برانگیختہ کرتا تھا انکو چلنے مین پس اسیوقت نکلے خالد بن الولید گاڑی سے
اور ایک بڑی آواز دی مثل شیر کے اور نکلے انپر اصحاب رسول اللہ ہمراہ خالد بن الولید کے پس نہین تھی خالد بن الولید کو خواہش کسی کی
سوا انکے بطریق پیشرو کی اور جانا خالد بن الولید نے کہ وہ یوقنا ہے اور سامنا کیا اسکا اور مارا اسپر ایک ایسا وار تلوار کا
کہ ڈالدیا اسکو دو آدھے کر کے اور رکھا مسلمانون نے انمین تلوار کو اور ڈھونڈھتے اور تلاش کرتے تھے انکو اور وہ بھاگتے تھے پس نہین نجات پائی
انمین سے کسی نے اور لے لیے چار پائے انکے اور تکبیر کہی بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور وہ نکلکر راہ دیکھتے تھے مسلمانونکی آنیکی پس جب قریب آئے
خالد بن الولید اور ہمراہی انکے اور پیچھے انکے ساتھ قیدی اور بہت کپڑے اور اسباب مقتولین کا پس کلمہ اور تکبیر کہی انھون نے اور جواب دیا انکو ابو عبیدہ

سنو اس نے کہا کہ میں نے نہیں رکھا ہے اور نہ کہتا ہوں کہ میں قوم غسان سے ہوں اور بیشک عبادت کنندگان صلیب سے ہوں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا
کہ اے ابا سلیمان آزمایش کرو تم اس شخص کی خالد بن الولید نے کہا کہ میں کیونکر اسکی آزمایش کروں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آزمایش کرو اسکی
ساتھ قرآن اور نماز کے پس اگر جواب صحیح دیوے تو سمجھو کہ سچا ہے ورنہ عرب متنصرہ سے ہے خالد بن الولید نے اس سے کہا کہ اے برادر عربی اُٹھ کھڑا ہو اور دو رکعت
نماز کی پڑھ اور پڑھ اس میں قرآن شریف کو باواز بلند پس نہ جانا اس شخص نے کہ کیونکر ادا کیا پڑھے پس کہا خالد بن الولید نے اس سے کہ تو قسم
خدا کی جاسوس ہے ہمارا پوچھا اسکے حال کو پس اقرار کیا اور کہا اسنے کہ میں جاسوس ہوں تمہارا پس کہا خالد بن الولید نے کہ تو اکیلا ہی ہے اسنے کہا
نہیں بلکہ ہم تین شخص ہیں کہ میں ایک انمیں کا ہوں اور دو شخص پھر گئے ہیں جانب قلعہ کے تاکہ تمہاری خبر پہنچاویں یوقنا کو اور میں ٹھہر گیا تھا
واسطے دیکھنے اس امر کے جو ان دونوں کے پیچھے تم میں واقع ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے اس سے کہا کہ آگاہ کر تو مجھکو کہ دو کاموں سے یا مار ڈالنا
یا اسلام قبول کرنے سے کون کام تجھکو دوست تر ہے کہ سوا اسکے تیسرا کام تیرے واسطے نہیں ہے غسانی نے کہا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں اور
گواہی دیتا ہوں اس امر کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس رجوع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور برابر چار پانچ مہینے گھیرے رہے
وہ قلعہ کو اس حال سے کہ نہیں گذرتا تھا انپر کوئی دن مگر یہ کہ گر پڑتے تھے مسلمان رنج اور شدت میں اور دیر کی ابو عبیدہ بن الجراح نے خط لکھنے میں
امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پس لکھا انکو ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ عمر الی عامله بالشام ابی عبیدة سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیه محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ابا عبیدة
او علمت الیمینی بابطاء کتابک عنی وانقطاع خبرک بکثرت متعلق ومنعنی حسیدی علی اخوانی المسلمین حالی لیل ولا نہار الا وقلبی عندکم ومعکم
فانا لم یاتنا منکم خبر ولا رسول فان عقلی طائر وفکری ورکانک لا تکتب الی بالفتح والغنیمة واعلم یا ابا عبیدة وانکنت ما نبا عنکم فانی داع لکم قلق
علیکم کقلق المراة الحنینة علی اولادہا فاذا قرات کتابی ہذا فکن للاسلام وللمسلمین عضدا والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمة اللہ وبرکاتہ
اور روانہ کیا انکو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس جب پہنچا خط انکے پاس پڑھا اسکو آہستہ پھر پڑھکر سنایا مسلمانوں کو بلند آواز سے
پھر کہا کہ اے گروہ مسلمانوں کے ہر گاہ امیر المومنین تمہارے واسطے دعا کرتے ہیں اور تمہارے کاموں سے راضی ہیں پس تحقیق اللہ غالب اور بزرگ
مدد کریگا تمہاری تمہارے دشمنوں پر پھر لکھا جواب خط کا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب من
عامله بالشام ابی عبیدة سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیه محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا واعلم یا
امیر المومنین ان اللہ عز وجل وله الحمد فتح علی ایدینا قنسرین وقد شغلنا الغارة علی العواصم وقد فتح اللہ مدینة حلب صلحا وقد عصی
من فی قلعتہا وہم خلق کثیر مع بطریقہم یوقنا وقد کادنا مرارا وقتل منا رجالا رزقہم اللہ الشہادة علی یدہ فکرہنا ان نستقیل کتاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی نعود من ورائه بالمرصاد وقد اردت الرحیل عن محاصرة الی البلاد التی ما بین الفرات
وعلیک انا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمة اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط اور مہر کی اسپر اور بھیجا اسکو
دو شخصوں کے ساتھ اپنے ساتھیوں سے ایک انمیں سے عبد اللہ بن قرط الیمانی اور دوسرے سعید بن جبران الیشکری تھے پس انسے کہا
وہ دونوں در آنحالیکہ جلد چلنے تھے دن اور رات کو اور لی انھوں نے راہ حقیقہ کی اور کوشش کی انھوں نے

شہر حلب کو اور رہے صلح کے اور تحقیق کہ نافرمانی کی اسنے جو حلب کے قلعہ میں ہے اور وہ بہت لوگ ساتھ میں اپنے بطریق یوقنا کے اور فریب کیا اسنے ہمارے ساتھ کئی مرتبہ اور مار ڈالا
اُسنے ہم میں سے بہت لوگوں کو جنکو اللہ تعالی نے شہادت نصیب کی اسکے ہاتھ پر اور اللہ تعالے اسکے پیچھے لگا ہوا ہے اور تحقیق میں نے ارادہ کیا ہے کوچ کرنیکا اسکے
محاصرہ سے بجانب ان شہروں کے جو درمیان انطاکیہ اور حلب کے ہیں اور میں منتظر تمہارے جواب کا ہوں اور سلامتی ہو تمپر اور میرے ساتھیوں پر اور رحمت اللہ و برکتہ کی

ایک سوار ہو ہو دین اُنہر اور لا دلیوین اپنا سامان توشہ اور کھانے کا اُنکی لشتیتو نہر پس جلدی کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
اور لائے شتر اونٹ اور سپرد کیا ان لوگون کو اور کہا اُنسے کہ لو تم راہ کو رحمت کرے اللہ تعالیٰ تم پر بجانب اپنے بھائیون کے اور جلدی
کرو تم بطرف لڑائی اپنے دشمن کے پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد
فقد ورد علی کتابک مع رسالۃ عمری بما سمعت من الفتح والنصر علی عدائکم وبمن قتلہ اللہ من الشہداء وما ذکرت من انصرافک الی البلاد
التی ما بین حلب وانطاکیہ فکلا الفائدہ ومن فیہما فمما ہذا رایی ان ترک رجالا قد اخافت دیارہ وملئت مدینہ ثم ترحل عنہ تبلیغ الخبر الے
جمیع النواحی انک لم تقدر علیہ ولا وصلت الیہ فیضعف ذکرک ولعلو ذکرہ والضع ولیطمع فیک من لم یطمع ویجتری علیک اجناد الروم
وجمیع من فی الشام خاصتہم وعامتہم ویرجع الیک جیوشہا وتکاتب ملوکہا فی امرک فایاک ان تبرح حتی یحکم اللہ وہو خیر الحاکمین
فلبث الخیل فی السہل والسعہ واو قفہا فی المضائق والجبال وبین المعترات الی حدہ والفرات ومن صالحک منہم
فاقبل صلحہ ومن سالمک سالمہ واللہ خلیفتی علیک وعلی جمیع المسلمین وقد نفذت کتابی ہذا واہل الشارق الیمن حسن
وہب نفسہ اللہ تعالیٰ ورغبہ فی الجہاد فی سبیل اللہ منہم عرب مرالی دفرسا ورجالتہ والمدد یلیتک متواتر ان شاء اللہ تعالیٰ
پھر لپیٹا خط اور مہر کی اُسپر اور دیا عبداللہ بن قرط کو اور اُنکے ساتھ جعدہ بن جبران تھے اور قوم مسلمان کوشش
کرتے تھے اپنے چلنے مین اور سوائے اسکے پوچھتے تھے وہ لوگ عبداللہ بن قرط اور اُنکے ساتھی سے حال
بلاد شام اور فتح ہوئے شہرون اور لڑائی رومیون کا تا اینکہ پوچھا اُنھون نے حال قیام گاہ مسلمانون کا اور
یہ کہ لشکر اُنکا کہان ہے پس کہا اُنسے عبداللہ بن قرط نے کہ سب مسلمان مع سردار اُن کے قلعہ حلب کو گھیرے
ہوئے ہین اور اُسمین ایک شخص معتزرین روم سے ہے اور اُسکے ساتھ گبران ہمراہی اُسکے ہین کہ پناہ لی ہے اُسنے
اپنے اصل قلعہ مین مسلمانون نے کہا کہ ای ابن قرط کیا سبب ہے کیا سبب ہے کہ وہ مسلمانون کے ساتھ مصالحہ نہین کرتے ہین جیسا کہ کئے
اور ساتھیون نے مصالحہ کیا ہے پس کہا عبداللہ بن قرط نے اُنسے کہ ای گروہ عرب کے ہمنے نہین دیکھا ہے بعد لڑائی یرموک کے کسی مرد کو بڑھا در
اس شخص سے پس تحقیق مار ڈالا اُسنے لوگونکو اور زمین پر گرا دیا دلیرون کو اور وہ آپڑتا ہے مسلمانون کے اطراف لشکر پر وقت غفلت
مسلمانون کے پس مار ڈالتا ہے اُنکے لوگون کو اور لوٹ لیتا ہے اُنکے اسباب کو اور پھر جاتا ہے اپنے قلعہ کیطرف اور وہ کبھی اندھیری رات مین
طلب تلاش رسد لانیوالون کے جاتا ہے پس جا پڑتا ہے اُنپر اور گرفتار کر لیتا ہے اُنکو اور لے لیتا ہے سب جانور اور رسد اور توشہ اُنکا پھر ملٹ جاتا ہے
اپنے قلعہ کو اور ہم لوگ نہین آگاہ ہوتے ہین اُسکے آنے جانے سے اور سبب اسکا یہ ہے کہ مسلمان اُسکے قلعہ کا محاصرہ کیے ہین اور اُسنے ورستین
واقدی نے بیان کیا ہے کہ منجملہ اُن لوگون کے جو سنتے تھے کلام عبداللہ بن قرط کا اور سمجھتے تھے گفتگو اُنکی ایک شخص غلامان نبی طے بلاد کندہ
ماجنکا نام وامس تھا اور کنیت اُنکی ابو الہول تھی اور وہ مشہور اپنے نام اور کنیت سے تھے اور تھے وہ بہت سیاہ رنگ پست گردن
بانشل موٹے درخت کے تھے اور جسوقت سوار ہوتے تھے وہ بڑے اونچے گھوڑے پر خط کھینچتے تھے اپنے پیرون سے زمین پر اور وہ بڑے
لمبے اور شجاع تھے کہ مشہور ہوگیا تھا ذکر اُنکا اور ٹھہر گیا تھا اور بلند ہوگیا تھا کام اور مرتبہ اُنکا بلاد کندہ اور حضرموت اور جبل مہرہ اور ارض

اپنے قلعہ سے گر رات کو اور اکثر نکلنا اسکا حالت غفلت مسلمانون مین واقع ہوتا تھا پس جب دیکھا آنے والے مسلمانون نے اس رات مین
تو دیکھا اُنھون نے اور سنیں اور بہنان اور حضرت موت کو شدت نگہبانی اور آواز تکبیر اور بڑی احتیاط مین اور متوجہ ہوئے واسس ہی
اطراف کی طرف جنکے پاس وہ اُترے تھے اور کہا اُسنے کہ تم قسم ہے خدا کی بالضرور محاصرہ کرنے والے سے ہو اُنھون نے کہا کہ یا امر
کیونکر ہے واسس لئے کہ دشمن تمھارا قلعہ کی چوٹی پر ہے اور تم زمین کشادہ اور فراخ مین ہو اطمینان ہے کہ نہ دشمن ہے جو ڈراوے
تمکو اور نہ لشکر تمھارے سامنے ہے جو خوفناک کرے تمکو پس خوف تمھارا کس وجہ سے اور یہ کیا تمھاری بے آرامی ہے اُنھون نے کہا کہ
اے ابو الہول مالک اس قلعہ کا کبر منحوس بدفال ہے کہ امیدوار رہتا ہے ہماری غفلت اور ناآزمودگی کا اور ساتھ لیتا ہے ہمارے کنارہ نہر
پس مار ڈالتا ہے وہ ہمارے لوگون کو اور ڈراتا ہے ہماری امن کی جگہون مین پس اسی حالت مین کہ واسس بات چیت کرتے تھے اپنی قوم سے
کہ اسی وقت ایک بڑا شور واقع ہوا اطراف لشکر مسلمانون مین پس اُٹھ کھڑے ہوئے واسس درانحالیکہ نکال لیا تھا اُنھون نے اپنی تلوار کو
اور کاندھے پر ڈال لیا اپنی سپر کو اور طلب کیا اُس جانب کو جسطرف آواز سُنی تھی تا آنکہ پہونچے وہان پس پیش آیا وہان ایک جمعیت پانسو سوار دلیر اور گرمی
کے اور پایا تھا اُسنے غفلت کو مسلمانون سے جب دیکھا واسس نے رومیون کو جا پڑے اُنکے دلیرون کے بیچ مین اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور ترجمہ
تھے اُنکے سرون مین اپنی تلوار کو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ بہادران اور شہسواران بنی طریف سے تھا پس جب دیکھا یوقنا نے اس چیز کو جو آری
اُس پر فوراً بھاگا وہ اپنے پیچھے کو اور دو سو آدمی اُسکے لوگون سے مارے گئے اور واسس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پیچھا کیا اُنکا اصل قلعہ تک
اور قوم کندہ اُنکے پیچھے تھی پس پکارا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہے میری طرف سے تمکو نہ پیچھا کرے اُنکا تم مین سے کوئی
تاریکی رات مین پس کہا لوگون نے اے ابو الہول سردار قسم دیتے ہین تمپر اور تمہیں پھرنے کی پس پھرو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس
پھرے واسس اپنی قیامگاہ کیطرف اور پھری قوم اپنے اسباب اور قیامگاہون کی جانب اور قوم کندہ مبتلائے آزمائش نیک ہوئی تھی
اور لوگ خوش ہوئے رومیون کی ہلاکی اور مارے جانے اُنکی جماعت کثیر سے پس جب صبح کی اُنھون نے یکجا ہوئے واسطے
نماز کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب ہو چکی نماز متفرق ہوئے لوگ اور نہین باقی رہے ابو عبیدہ بن الجراح کے
سامنے مگر چند مسلمان اور رئیس نکلے پس ذکر کرتے تھے آپس مین رات کے سانحہ کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی
سردار کو تحقیق دیکھا مینے رات کیوقت قوم کندہ کو مبتلائے آزمائش نیک ہوئے تھے اور پیش قدمی اور ثابت قدمی کی تھی اُنکے دلیر لوگون نے
اور دور کیا اُنھون نے ہمسے دشمن کی بدی کو پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ سچ کہتے ہو تم قسم ہے خدا کی اے ابا سلیمان تحقیق
یاری اور مدد دی لوگون کو قوم کندہ نے اپنی ثابت قدمی اور جرأت سے اور مینے سُنا تھا اور مین نے دیکھا تھا اُنکو کہ کہتے تھے وہ
لوگ کہ اچھی اور نیک کوشش کی واسس ابو الہول نے اور نہین دیکھا مینے اُس مرد کو جسکی طرف وہ اشارہ کرتے تھے پس اُٹھ کھڑے
ہوئے ایک شخص رؤسائے قوم کندہ سے سامنے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے جسکا نام سراقہ بن مرداس بن مکرب الکندی تھا پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال
رکھے اللہ تعالی سردار کو واسس ابو الہول غلام بنی طریف کے ہین وہ ساتھ اُس گروہ کے جو کل ہمارے لشکر مین آیا ہے اور واسس شخص ہین کہ عاجز کر دیتے ہین
لوگونکو اور ڈراتے ہین دلیرون کو اور رسوا کرتے ہین بہادرون کو اور ذلیل کرتے ہین اپنے حریفون کو نہین ٹلتی ہے اُنکو جماعت اور نہین

ترجمہ اشعار
انا ابو الہول و احمی داری
مین ابو الہول ہون اور
بچاتا ہون اپنے گھر کو
[illegible]

ہیڈر تھے اپنے دشمن سے پھر بیدار ہوا مین اور آنکھ اپنی کیا مین خوش تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہتر دیکھا تمنے
اور بہتر ہوگا اوسکا اس اگر چاہا اللہ تعالی نے اور تعبیر تمہارے خواب کی خوشی ہے واسطے مسلمانون کے اور زیان کاری ہے واسطے ہمارے دشمنون کے
پس کہا واسطے اس کے اے سردار یہ کیونکر ہے پھر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور پکارے کہا اپنی بلند آواز سے
اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ و نصرہ و حیا یا للظفر آگاہ ہو کہ جو شخص دور ہے پس نزدیک آوے وہ تاکہ سنے وہ اور جو شخص مجھ سے نزدیک ہے پس
سنے وہ واسطے کہ بیچ بیان خواب اس کے عبرت ہی اسکو جو اعتبار کرے اور نصیحت ہی اسکو جو نصیحت قبول کرے پس آئے مسلمان دوڑتے ہوئے
انکی طرف بحالت خوشی کے اور سننے والے تھے انکی کلام کے پس جب اکٹھا ہوئے مسلمان اور آگے انکے پاس اٹھ کھڑے ہوئے حضرت
ابو عبیدہ بن الجراح اور حمد اور تعریف کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور درود بھیجا انپر پھر کہا کہ اے گروہ
مسلمانون کے تحقیق اللہ پاک اور برتر ہے کہ اسی کیواسطے خاص تعریف ہے وعدہ فرمایا ہے ہمسے اپنی کتاب مین غلبہ کا ہمارے دشمنون پر
اور فتحیابی کا ہمارے مطلب پر اپنے نبی کی زبان سے اور اللہ تعالی اپنی وعدہ کو اپنے اغنیاؤن سے خلاف نہین کرتا ہی اور مینے یہ نذر کی ہی
اگر فتح کریگا اللہ تعالی اس قلعہ کو میرے ہاتھ پر تو نیکی اور احسان کرونگا مین لوگون کیساتھ جسقدر کہ استطاعت ہوگی مجھکو اور اب
گذرا ہے میرے دل مین اور روبرو آیا ہے یہ امر کہ تحقیق ہم فتحیاب ہونگے اس قلعہ اور انپر جو اسمین ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رحمتیں
اللہ برتر اور بزرگ کے سبب سے یہ راہ بتائی ہے مجھکو اس امر پر تعبیر خواب اس غلام نے پھر لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
پھر اپنے ہاتھ سے گٹا ہاتھ واسطے اس کا اور کہا اسنے رحمت کرے اللہ تعالی تجپر بیان کرو اپنے بھائیون سے جو دیکھا ہے تمنے خواب مین پس اٹھ
کھڑے ہو واسطے ابوالہول اور کہا کہ جاؤ تم اس امر کو کہ مین نے یہ باتین دیکھین ہین اور بیان کیا انہنے تمام خواب اول سے آخر تک
پس جب فارغ ہوئے وہ خواب کے بیان سے متوجہ ہوئے مسلمان ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا انہون نے کہ اے سردار تحقیق سنا ہی
ہمنے تو یہ شکل واسطے اس کا پس تعبیر اسکی کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ وہ پہاڑ جسکا انہون نے
ذکر کیا ہے یہ وہ ہے کہ دیکھا اسکو بلند اور دشوار گذار وہ بیشک دین اور سنت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے اور وہ اژدہا جسکو دیکھا
انھون نے اپس حمد ناگہان در آئے وہ اسپر پس کوئی امر ہے کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اسکے ہونیکو انکے دونون ہاتھو پر کہ خوش
ہونگے مسلمان تا ہوئی اسکے سبب راوی نے بیان کیا ہے کہ خوش ہوئے لوگ ساتھ تعبیر دینے ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا انھون نے
کہ اے سردار پس بہتر ہے تم کس چیز کا حکم دیتے ہو انھون نے کہا کہ مین حکم دیتا ہون تمکو اللہ غالب اور بزرگ سے ڈرنے کا ہر حال پوشیدہ اور ظاہر مین
ہوا اٹھانے سختی کا اوپر وہ عطے دشمنان خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے از روئے رغبت اور صبر کے جاؤ تم اپنے اپنے مکانون کی
طرف نگاہبانی رکھتے تمکو اللہ اور حیلے کو درست کرو تم اپنے سامان اور ہتھیار لڑائی کو کہ مین روانہ کرونگا تمکو کل صبح کو بجانب تمہارے دشمنون
کے مگر یہ کہ پیدا ہو جاوے میرے واسطے قوت لڑائی کی اور رائے سواے اس تجویز کے اسواسطے کہ مین نہین چھوڑتا ہون کوشش کرنے کو برائی
اور مشورہ کرنے مین ان لوگون سے جنپر اعتماد رکھتا ہون کسی لین اپنے گروہ سے پس کہا مسلمانون نے کہ توفیق بہتری کی دیوے اللہ تعالی تمہاری رائے کو
اور سردار اور فتحیاب کرے تمکو تمہارے دشمنو پر وہ سننے والا ہے انکا کہا پھر متفرق ہوئے وہ سب لوگ اپنے قیام گاہون کی طرف اور مصروف ہوئے اپنے

تعبیر خواب ابوالہول کی

حکم کا اور جاؤ تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تم پر کہ مین نے اس وجہ سے انکو تم پر سردار نہین کیا ہے کہ وہ بہتر ہین تم سے حسب اور نسب مین اور نہ
وہ بڑ[illegible] اور سخت لڑنے والے اور خصومت کرنے والے ہین اور کوئی شخص تم مین کا اپنے دل مین یہ بات نہ کہے کہ مین نے سردار
کیا تم پر ایک غلام کو از روے اچھی جاننے کے اور مین قسم خدا کی کہتا ہون کہ اگر کار و بار اس لشکر کا میرے ذمہ ہوتا تو مین سب کے پہلے انکے ساتھ
تمھاری جماعت مین جاتا اور مین اللہ تعالیٰ سے امید اس امر کی رکھتا ہون کہ فتح کرے وہ تمھارے ہاتھ پر پس متوجہ ہوے وہ سب ابو عبیدہؓ بن الجراح
کیطرف اور کہا انھون نے نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ تمکو ہم لوگ کچھ شک اور شبہ نہین رکھتے ہین تمھاری نسبت اپنی تعظیم کرنے اور پہچاننے مرتبون کے
تمھارا کلام پہلے ہی ہمارے دلون مین اثر کر گیا تھا اور اب ہم تمھارے مطیع اور تمھارے سامنے ہین اگر سردار کرو تم کسی گبرے فتنہ بریدہ کو تو ہم تمھاری
رائے اور تجویز سے باہر نہین ہونگے جبکہ جان لیا ہمنے کہ تم نہین چاہتے ہو مگر خیر خواہی دین اور نگہبانی مسلمانون کی اور ہم مطیع حکم ہین اللہ کے
پھر تمھارے اور اس شخص کے جسکو تم سردار مقرر کرو ہم پر کسی طرح کے لوگون سے وہ ہو پس خوش ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح انکی گفتگو سے اور
اعتماد کیا انکے کلام پر اور دعا جزاے خیر کی دی انکو اور شکریہ بیان کیا انکا اور کہا انسے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تم پر کہ میرا دل مجھ سے
یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح کردیگا اس قلعہ کو اس شخص کے ہاتھ پر اسواسطے کہ یہ شخص باریک بین اور بڑا مدبر ہے پس روانہ ہو تم انکے
ساتھ اور بھروسا اور اعتماد کرو تم اللہ تعالیٰ پر اور تم لوگ جانتے ہو اس امر کو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سردار مقرر فرمایا تھا
اپنے غلام کو روسا عرب مسلمین اور اشراف لوگون پر انکے قبیلہ سے پھر متوجہ ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح دامس کی طرف اور کہا
انسے کہ اے دامس اسکے اب تم کس امر کو دوست رکھتے ہو پس کہا دامس نے کہ اسی وقت کوچ کر جاؤ تم مع اپنے لشکر کے اور ہو جاؤ
ہمسے ایک فرسخ کے فاصلے پر پس اترو تم مع اپنے ساتھیون کے وہان اور حکم دو اپنے ہمراہیون کو کم چلنے پھرنے اور چھپے رہنے کا جہانتک
انسے ہو سکے اور مقرر رہین تمھاری طرف سے ایسے دو مرد جنکی عادت نیک اور ہون نے خیر خواہ مسلمانون پر اعتماد رکھتے ہو در پے انکے لیکے تلاش
کرتے رہین وہ ہمارے حالات اور نشانون کو بدون اسکے کہ کوئی انسے آگاہ ہووے اور ہون دونون بدون ہتھیار کے مگر خنجر انکے
پاس ہون پس جسوقت دیکھین وہ دونون ہمارے غلبہ کو ہمارے دشمنون پر تو مین انسے یہ چاہتا ہون کہ جا ملین وہ تم مین اور
خوشخبری پہونچا دین تمکو تاکہ آملو تم ہم مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور رہین وہ شخص جدا جدا اور نہ ٹھہرین وہ ایک جگہ مین کہ یہی بات
انکے واسطے موجب بہتری اور سلامتی کی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اعانت طلب کیا گیا ہے ہر حال مین پھر دامس متوجہ ہوے ان لوگون کیطرف
جو انکے ساتھ تھے اور جو وہ سردار تھے پس کہا انسے چلو تم میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تعالیٰ تم پر تاکہ چھپ رہین ہم بعض جگہ
اس پہاڑ مین جبتک کہ لوگ پھیلنے والے ہون واسطے کوچ کے اور سامنے ہون اور دیکھین رومی انکے کوچ کرنیکو اسواسطے کہ نہو سکیگا ہمکو
تلاش کرنا کسی جگہ پوشیدہ ہونے کا جسوقت کہ بلند ہونگے اور دیکھینگے رومی اپنے قلعہ سے اور ہر شخص کے پاس ہوے تلوار اور ڈھال اور تیر اور
کمان ساتھ ہو پس ایسا ہی کیا لوگون نے پس جب پوری اور مسلح ہو گئے وہ دامس کے سامنے اٹھ کھڑے ہوے دامس اور پہنا اپنی زرہ کو اور لٹکایا
اپنے خنجر کو کپڑون کے نیچے اور لیلیا اپنے توشہ دان کو اور چلے انکو ساتھ لیکر تا آنکہ جب چھوڑا انھون نے لشکر کو چھپاتے تھے اپنے تئین اور
چلتے تھے یہانتک کہ آئے وہ ایک غار کے بیچ مین پس حکم کیا انکو داخل ہونیکا غار مین پس داخل ہوے وہ لوگ بعد بیٹھے دامس اسکے دروازہ پر

واقدی

قوم سے یہ سب اسواسطے تھا کہ مین درپے طلب اُس شخص کے تھا جو زبان عرب مین کلام کرتا ہو پس نہین دیکھا مینے کسیکو تا اینکہ ناامید ہوا اور قصد کیا مین نے پھر آنیکا کہ اُسی وقت سُنا مینے ایک آواز سخت کو جو واقع ہوئی تھی شہر پناہ کے اوپر سے پس دوڑا مین اسکی طرف تاکہ دیکھون کہ وہ کیا ہے پس اُسی وقت مین اس مرد کے پاس تھا اور تحقیق کہ گرادیا تھا اُسنے آپنے تئین اس قلعہ سے نیچے شہر پناہ کے پس گرفتار کرلیا مین نے اور لایا مین تمھارے پاس اسکو پس دیکھو تم کہ وہ کون ہے پس نزدیک ہوئے مسلمان اُس سے اور کلام کیا پس نہین کلام کیا اُسنے مگر اپنی لغت مین اور دیکھا اُسکو تو پیر اُسکا اُکھڑ گیا تھا اور اُسکی پیشانی پر ورم آگیا تھا پس کہا مسلمانون نے دامس سے کہ اس شخص کے واسطے کوئی امر ہے اور تم مین کوئی ایسا نہین ہے جو اُسکے کلام کو سمجھے پس ہو تم اپنی روش پر تم ہر کہ مین لاؤنگا تمھارے لیے اُس شخص کو جو زبان عربی مین کلام کرتا ہو اور جلد روانہ ہوے دامس اُنکے پاس سے اور تھوڑی دیر مین پھر آئے اور اُنکے ساتھ ایک مرد تھا کہ چھوڑ دیا تھا دامس نے اپنے عمامہ کو اُسکی گردن مین اور اُسکو کھینچے تھے تا اینکہ لائے اُسکو سامنے اپنے ساتھیون کے پس کہا مسلمانون نے اُس سے کہ تو شہر کا رہنے والا ہے یا قلعہ کا اُسنے کہا کہ مین اہل قلعہ سے ہون پس کہا دامس نے اُس سے کہ تو رومی ہے اُسنے کہا نہین بلکہ مین عرب متنصرہ سے ہون پس کہا اُس سے کہ اے شخص ہو سکتا ہے تجھسے کہ آگاہ کرے تو ہمکو کسی پوشیدہ راہ اس قلعہ سے اور ہم چھپا رکھین تیرے واسطے راہ کو اور نہ پیش آوے تیرے ساتھ کوئی شخص ہم مین کا ساتھ بُرائی کے اُسنے کہا کہ مین اس قلعہ کی کوئی پوشیدہ راہ نہین جانتا ہون اور اگر جانتا مین تو نہ سماتی میرے دین مین یہ بات کہ راہ بتادیتا مین تمکو ایسا ہوگا قسم ہے میرے پیشوا مسیح کی پس خشمگین ہوے دامس اُس سے اور اُسکے کلام سے اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُن قیدیون سے کہ آیا ہے کوئی شخص اُنمین شہر کے لوگون سے اسواسطے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین صلح ہے پس سوال کیا اُس شخص نے زبان رومی مین پھر کہا اُسنے دامس کو کہ ان قیدیون مین شہر کا کوئی نہین ہے بلکہ وہ قلعہ کے لوگ ہین اور مین انکو پہچانتا ہون دامس نے کہا کہ تو سوال کو دریافت کر ہمارے واسطے اس مرد سے کہ کس وجہ سے اُسنے اپنے تئین اس شہر پناہ کے اوپر سے گرادیا تھا اور کیا چیز باعث اس امر کی ہوئی پس سوال کیا اُس سے اور متوجہ ہوا وہ دامس کیطرف اور کہا کہ وہ بیان کرتا ہے کہ بادشاہ یوقنا غمگین ہوا تھا شہر والون پر بسبب اُنکی صلح کرنے کے تمسے اور دھمکایا تھا پس جب پھر گئے عرب اُتر آیا یوقنا قلعہ کے اوپر سے پس جمع کیا اُسنے ہمارے رئیسونکو اور چڑھایا اُسنے ہمکو قلعہ کیطرف اور طلب کیا اُسنے اُس قدر مال کو جسکی قدرت ہم نہین رکھتے تھے پس جب دیکھا مین نے اُس امر کو جو نازل ہوا تھا مجھپر بھاگا مین اور گرادیا مین نے اپنے تئین قلعہ سے بطلب کشود کار اور نجات پانے کے قلعہ اور سختی سے پس نہین خبردار ہوا مین مگر اُسوقت کہ تم قابض ہوگئے مجھپر اور مین اہل شہر سے ہون پس اگر تم لوگ عرب ہو تو مین تمھاری ذمہ داری اور امان مین ہون پس پھیرو اور نہ بیوفائی کرو تم اور اگر سوا مسلمانون کے اور لوگ ہو پس مانگو تم مجھسے جسقدر تمکو منظور ہو مین عوض دیکر چھڑالونگا اپنی جان کو تمسے پس کہا دامس نے اُس عرب متنصرہ سے کہ کہدے تو اس شخص سے کہ ہم اہل عرب سے ہین اور تیرے واسطے کوئی سختی اور ڈر نہین ہے اور ہمسے تجکو کوئی بُرائی نہین پہونچیگی اور ارادہ کیا دامس نے اس امر کا کہ دیکھا دین وہ اُس شہر والے کو وہ چیز جو کرینگے اُسکے دشمنون کے ساتھ پس نکالا رومی اور متنصرہ کو اور مارین گردنین اُنکی اور نہین چھوڑا سوائے اُس شہر کے پھر رہا کردیا اُسکو اور متوجہ ہوئے دامس اپنے توشہ دان کیطرف اور نکالی اُسمین ایک کھال بکری کی

اُس شخص کو جو سب کے اوپر تھا کھڑے ہو جانے کا حکم دیا ساتھی کے شانہ پر پھر کھڑا ہو گیا وہ شخص اور پکڑ لیا اُسنے قلعہ کی دیوار کو پس جب کھڑا
ہوا پہلا شخص کھڑا ہوا دوسرا پھر کھڑا ہوا تیسرا پھر کھڑا ہوا چوتھا پھر کھڑا ہوا پانچواں پھر کھڑا ہوا چھٹواں پس ہر شخص نے اُنین سے
سہارا دیوار کا لیا تھا پھر کھڑے واسطے سب کے پیچھے اور اُسی وقت پہونچ گیا اوپر والا شخص دیوار کے کنگروں تک اور پکڑ لیا اُسنے کنگروں کو
پھر جست کی اُس شخص نے پس وہ دیوار پر اندر کیطرف اور دیکھا اُس برج کے چوکیدار کو بحالت خواب کے اور بیہوش تھا وہ شراب سے پس
لے لیا مرد مسلمان نے اُسکے ہاتھ اور دونوں پاؤں کو اور پھینکدیا اُسکو برج کے اوپر سے نیچے کو پس جب نیچے گرا وہ کاٹ ڈالا اُسکو
مسلمانوں نے ٹکڑے ٹکڑے اور ملے اُس مرد مسلمان کو دو ساتھی اُس چوکیدار کے درانحالیکہ وہ دونوں بیہوش تھے شراب سے پس ذبح کر ڈالا
مرد مسلمان نے اُن دونوں کو اپنے خنجر سے اور ڈال دیا اُنکو اپنے ساتھیوں کی طرف پھر لٹکایا اُس مسلمان نے اپنے عمامہ کو اپنے ساتھی کیطرف جسکے
مونڈھے پر وہ کھڑا ہوا تھا پس پکڑ لیا اُسنے عمامہ کو اور کھینچ لیا اُس مسلمان نے اُسکو اپنی طرف پس پہونچ گیا وہ دیوار کے اوپر اور وہ دونوں کیا ہی
کرتے رہے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ تا اینکہ پہونچے دامس تک پس لٹکایا مسلمانوں نے اپنے عماموں کو اور ہر ایک نے اعانت کی کی چڑھا لینے میں تا اینکہ
پہونچ گئے دامس اُنکے ساتھ دیوار پر پس کہا دامس نے کہ ٹھیرو اور دریافت کرو تم گذرگاہ دیوار کو اور کوئی شخص تم میں سے حرکت اور جنبش نہ کرے
تا اینکہ دریافت کروں میں تمہارے لیئے خبر قوم کی پھر متوجہ ہوا دامس بلندی دیوار پر پس دیکھا اُنھوں نے سرداران اور رئیسان قوم کو کہ بیٹھے
ہیں اور اُنکے سامنے پتلیاں سونے اور چاندی کی رکھی ہیں اور بطریق اُنکے بیچ میں دیباج سرخ سنہری کے فرش پر بیٹھا تھا اور وہ صوفی
آبدار پہنے اور سر بند جڑاؤ جواہرات کا باندھے تھا اور قوم کھاتی پیتی تھی اور مشک و عنبر چھڑکا جاتا تھا پس آئے دامس اپنے ساتھیوں کے
پاس اور کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ قوم ایک جماعت کثیر ہیں لڑنے والوں سے اور اگر ہم ناگہان در آوینگے اُنپر نہ جیتے رہینگے ہم اُنکے غلبہ کے سبب
اُنکی کثرت کو لیکن ہم چھوڑتے ہیں اُنکو کھانے پینے میں پس جب آویگا وقت صبح کا ناگہان در آوینگے اُنپر ساتھ اپنی تلواروں کے پس
اگر غالب ہونگے ہم اُنپر اور ذلیل و خوار کریگا اللہ تعالی اُنکو ہمارے ہاتھوں پر پس یہ بات ہماری خواہش کی ہے اور اگر سوا اسکے
دوسرا امر واقع ہوا تو ہونگے ہم نزدیک صبح سے اور بیشک اُن دو مردوں نے آگاہ کیا ہوگا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو ہمارے کام سے
پس بھیجینگے وہ ہمارے واسطے لشکر اور مدد کو پس کہا مسلمانوں نے دامس سے کہ ہم کسی بات میں تمہارے خلاف اور نافرمانی نکرینگے اور تحقیق در آئے ہیں
ہم گبر ونکے قلعہ میں اور نہ نجات دیگی ہمکو قسم ہے خدا کی مگر شدت ارادے اور ہوشیاری کے پس جب سنا دامس نے یہ کلام اُنکا کہا اُنسے کہ
رہو تم اپنی روش نرم پر پس شاید کہ میں مار ڈالوں دروازے کے نگہبانوں کو اور کھولدوں تمہارے واسطے دروازے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ قلعہ میں
دو دروازے تھے اور اُن دونوں کے بیچ میں دہلیز تھی بند کرتے تھے نگہبان لوگ دونوں دروازوں کو اندر کیطرف سے اور لوگ وہاں با سامان اور
ہتھیار بند تھے ہر رات کو تین آدمی باری باری نگہبانی پر رہتے تھے پس جب آئے دامس طرف دروازے کے پایا اسکو بند اندر کیطرف سے پس دشوار
گذرا اُنپر یہ امر پھر قصد کیا اُنھوں نے بجانب ستون دروازے کے پس کھولا اور نکال لیا اُسمیں سے ایک بڑا پتھر کو اور داخل ہو دروازے کے اندر
پتھر کی جگہ سے پس پایا اُنھوں نے قوم کو سوتے ہوئے پس اُسی وقت کھینچ لیا دامس نے اپنے خنجر کو پس مارا اور حلال کر ڈالا اُنکو پھر کھول دیا
اُن دونوں دروازوں کو جو ایک اُنمیں کا باہر کیطرف قلعہ کے اور دوسرا اُسکے اندر کیطرف تھا پس چھوڑا دونوں دروازوں کو کھلے ہوئے

گرفتار کرلیا ہمنے بہت لوگون کو انمین سے پس چڑھ آئے قلعہ پر ہمارے پاس ایک جماعت کثیر مسلمانون سے پس جب دیکھا رومیون نے
اس حال کو جانا انھون نے کہ انکو طاقت مقابلہ کی ہمارے ساتھ نہین ہے پس ڈالدیا انھون نے اپنے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اِس
کلمہ سے لفون لفون پھر بچایا انھون نے اپنی جانون کو پس باز رہے مسلمان انکے قتل سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ پہونچے
اسی وقت ابو عبیدہ بن الجراح ساتھ جماعت شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین انصار اور مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے پس
آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو ایک جماعت نے اِس امر سے کہ رومی امان طلب کرتے ہین اور مسلمانون نے اُٹھالیا ہے تلوار کو انپر سے اور
موقوف کیا ہے اُنسے لڑائی کو بانتظار تمھارے حکم دینے کے اپنی رائے سے اُنکے مقدمہ مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ توفیق
دیئے گئے اور راہ راست پر لائے گئے مسلمان پھر حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے حاضر لانے مردان اور زنان رومیون کے اور
عرض کیا اُنپر اسلام کو پس پہلے جسنے اسلام قبول کیا وہ بطریق اُنکا یوقنا رحمۃ اللہ تھا اور تبعیت کی بطریق کے اسلام قبول کرنے مین ایک جماعت
اُسکے سرداران اور رئیسان اور بطارقہ سے پس پھیر دیا اُنکو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنکے مال اور لڑکے بالون کو پھر باقی
رہے انمین سے لوگ نواحی قلعہ کے اور کاشتکار لوگ پس منت اور احسان کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انپر اور معاف کردیا اُنکے جرائم کو
اور لیلیا اُنسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ نہ پیش آوین وہ کسی مسلمان کے ساتھ مگر ساتھ نیکی کے پھر چھوڑ دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اُنکے بڈھے مردون اور بڈھی عورتون کو پس چلے گئے وہ لوگ بجانب گھاٹی پہاڑون کے اور نکالا مسلمانون نے قلعہ سے سونا اور چاندی
اور ظروف سونے اور چاندی کے اسقدر جسکا شمار نہین ہوسکتا ہے پس نکالا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسمین سے پانچوین حصہ کو واسطے
بیت المال کے اور تقسیم کردیا باقی کو مسلمانون کے لشکر پر اور ذکر کیا مسلمانون نے قصہ دامس ابو الہول اور اُنکے کر و فریب کرنیکا اور علاج کیا
انھون نے دامس کے زخمون کا اور اقامت کی مسلمانون نے وہان تا اینکہ اچھے ہوگئے دامس اور ساتھی لوگ اُنکے جو زخمی ہوگئے تھے پھر بلایا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو اپنے پاس اور مشورہ کیا اُنسے کام مین پس کہا انھون نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے اور
اُسی کے واسطے تعریف ہے فتح کیا اِس قلعہ کو ہمارے ہاتھو پر اور نہین باقی رہی ہے ہمارے واسطے کوئی جگہ جہان ہم ارادہ کرین مگر انطاکیہ
کہ وہ دار السلطنت رومیون کی ہے اور کرسی اُنکی عزت ہے اور اسمین باقی ملوک اُنکے ہمراہ ہرقل بادشاہ کے ہین پس کیا امر نکلتا ہے نزدیک
تم لوگون کے ہے پس متوجہ ہوا یوقنا جو حاکم حلب تھا ابو عبیدہ بن الجراح کیطرف اور کہا اُسنے کھلی ہوئی اور صاف زبان عربی مین کہ اے
تم ای سردار اس امر کے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے تائید کی تمھاری اور مدد دی تمکو اور فتحیاب کیا تمکو تمھارے دشمنون پر اور یہ امر نہین ہے
مگر اسوجہ سے کہ تمھارا دین مضبوط اور راہ راست ہے اور نبی تمھارے بالضرور وہی ہین جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہے اور وہی ہین جنکی
بشارت عیسی ابن مریم علیہما السلام نے دی تھی اسمین کوئی شک اور شبہہ نہین ہے اور تحقیق کہ ذکر کی ہے اللہ تعالے نے صفت اُنکی
اپنی انجیل مین عیسی علیہ السلام سے کہ وہ خاتم الانبیا ہین اور جدا کرنے والے حق اور باطل کے ہونگے اور وہ نبی یتیم ہونگے
جنکے ماں باپ مرجائینگے اور اُنکے دادا اور چچا اُنکی کفالت کرینگے پس آیا واقع ہوا ہے یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہان وہی ہمارے نبی ہین اے تم
اے یوقنا کل کے روز لڑتے تھے اور آپڑتے تھے ہمارے لشکر پر اور کاٹتے تھے ہماری راہ کو اور سنگ لوگونپر پھر آج تم ایسی باتین کرتے ہو اور مینے سُنا تھا کہ تم

اللین من الرفق ولا دا ادبح من الموت ولا رسول اعقل من الحق ولا دلیل انصح من الصدق ولا فقر اذل من الطمع ولا غنا اشقی من

الجمع ولا حیوۃ اطیب من الصحۃ ولا معیشۃ اهنا من العفۃ ولا عبادۃ احسن من الخشوع ولا زہد خیر من القنوع ولا حارس احفظ

من الصمت ولا غائب اقرب من الموت پس جب سنا یوقنا نے یہ کلام ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے چمکنے لگا چہرہ انکا خوشی سے اور
کہا کہ ایسا ہی پڑھا تھا میں نے شب گذشتہ کو اپنے بھائی یوحنا کی کتاب میں اور یوحنا نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ پایا اُسنے
اس مضمون کو توریت کے حاشیہ میں اور اب مضبوطی پکڑلی تمہارے دین نے میرے دلمیں اور جان لیا میں نے کہ یہی دین حق ہے
اور قریب تر لڑونگا میں تمہارے دشمنوں سے اور دور کرونگا میں اپنی خطا ہاے گذشتہ کو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے یوقنا سے
کہ اے عبداللہ مشورہ دو اور راہ بتاؤ تم ہمکو اس امر کی کہ کس طرح کا ہم قصد کریں پس کہا یوقنا نے کہ جانو تم اے سردار اس امر کو کہ قلعہ
اعزاز کا مضبوط ہے اور قوت دیا گیا ہو ساتھ لوگوں اور سامان اور توشہ کے اور حاکم وہان کا میرے چچا کا بیٹا ہے جسکا نام دارس ہے
اور سخت اور مضبوط ہے اور لڑائی اور شمشیر زنی میں اور اگر تم اُسکو چھوڑ دوگے اور جاؤگے نواحی انطاکیہ کو تاخت و تاراج کریگا وہ حلب اور
قنسرین اور ارض العواصم کو اور بُرائی پہونچاویگا وہان کے لوگون کو اور کبھی گرفتار کرلیگا انکو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کیا حیلہ اور تدبیر
اسیر کرنا چاہیے پس کہا یوقنا نے کہ اے سردار مین نے تجویز کیا ہے ایک مکر اور فریب کو امید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ اُسکو پورا کرے
پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہو تم کہ پورا کرے اللہ تعالی تمہاری زبان کو ساتھ راستی اور بہتری کے پس کہا انھون نے کہ جانو تم اے سردار
اس امر کو کہ مین نے یہ تجویز کیا ہے کہ سوار ہون مین اپنے گھوڑے پر اور میرے ساتھ کر دو تم ایک سو سوار کو مسلمانون سے اور وہ لباس رومیون کا پہنے ہوے ہون اور
مین انکو ساتھ لیکر آگے روانہ ہون پھر روانہ ہو ایک کوئی سردار سرداران عرب کا پیچھے میرے جسکے ساتھ ایکہزار سوار تیز رو گھوڑون پر ہون اور مین
آگے لشکر کے جمعیت ایک سو سوار کے ایک فرسخ کے فاصلے پر ہون اس صورت سے کہ گویا مین تمسے بھاگنے والا ہون اور وہ ہزار آدمی دنبالہ طلب میرا
پس جب قلعہ اعزاز کے ہم پہونچینگے تو پکارونگا اور شور کرونگا مین اور ساتھی میرے جب پہنچیگا حاکم دارس حاکم وہان کا بالضرور آویگا وہ ہمارے پاس
اور ملجاویگا ہم سے پس جب سوال کریگا وہ میرے حال سے تو آگاہ کرونگا میں اُسکو اور کہونگا کہ امر کہ مین مسلمان ہو گیا تھا برائے مکر کے پھر بھاگا اور
نکل آیا مین لیکر رنج بے طلب ہمارے ہیں اور جب یہ حال مجھ سے سنیگا تو خوش ہو جاویگا ساتھ لیکر ہمکو قلعہ پر اور پوشیدہ ٹھہرینگے تمہارے سردار نزدیک جگہ
میں سے ایک گاؤن مین جسکا نام بزرہ ہے پس جب ہوگی آدھی رات اُترینگے ہم بیچ قلعہ مین اور مارینگے اور کھینچینگے تلوارون کو اپنے دشمنون پر پس
جب ہوگا وقت نماز صبح کا ملجاوینگے تمہارے سردار ہم مین مع اپنے ہمراہیون کے پس جب سنا ابوعبیدہ بن الجراح نے

کوئی بڑا محنت کی مشق کرنے والا اور خالص نیت والا اور بہت جہاد کرنے والا اور جاننے والا طریقہ لڑائی رومیونکا یوقنا سے قسم ہے
خدا کی کہ خیرخواہی کی تھی اُسنے مسلمانون کی اور جہاد کیا تھا مشرکین سے اور راضی کیا تھا پروردگار عالمین کو اور وہ کام رومیونکین
کیا تھا جو کسی اُنکے ابنائے جنس نے نہین کیا تھا یعنی المدینہ واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب نصیحت کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے یوقنا کو اور فارغ ہوئے وہ نصیحت سے ساتھ کیا یوقنا کے ایک سو سوارون کو مسلمانون سے اور پہنائین اُنکو زرہین اور کپڑے رومیون کے
اور ہر دس آدمی اُنمین ایک قبیلہ سے تھے اور قبائل یہ تھے طے اور نہد اور خزاعہ اور سنبس اور نمیر اور حضارمہ اور حمیر اور باہلہ اور مراد
اور تمیم اور مقرر کیا ہر دس آدمی پر ایک نقیب کو پس نقیب بنی طے کے جزعل بن عاصم اور نہد پر مرہ بن مزاحم اور خزاعہ پر سالم بن
عدی اور سنبس پر سرق بن نبہان اور نمیر پر ذوالکلاع اور باہلہ پر سلیف بن رفاع اور تمیم پر سعید بن جبیر اور مراد پر مالک بن قناص تھے
پس تب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس ترتیب کو کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تمپر مین
بھیجنے والا ہون تمکو ساتھ اس بندہ خدا کے جسنے ہبہ کیا اپنی جان کو اللہ اور رسول کے واسطے اور تمھارے ہر گروہ پر ایک
نقیب ہے جسکو مینے سردار کیا ہے تمپر پس اطاعت کرو تم اس شخص کی جب تک کہ وہ اللہ تعالی کی رضامندی مین قائم رہے پس کہا مسلمانون نے
کہ سُنا اور منظور کیا ہمنے اطاعت کو راوی نے بیان کیا ہے کہ لباس پہنا اور سوار ہوے اور روانہ ہوے یوقنا آگے اُنکے بارادہ حاکم اعزاز کے
اور یوقنا اپنا لباس پہنے تھے پس جب دور ہوے اور پہونچے وہ ایک فرسخ تک مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مالک بن الحرث الاشتر النخعی کو
اور ساتھ کیا اُنکے ایکہزار سوار کو اُنکی قوم سے پس کہا اُنسے کہ اے ابن الحرث روانہ ہو تم پیچھے اس بندہ خدا کے اور دیکھو تم کس چیز کیطرف
رجوع کرتا ہے کام اسواسطے پس جب پہونچو تم قریب اعزاز کے پوشیدہ رہو تم صبح کے وقت تک پھر ظاہر ہو تم اپنے بھائیون کے واسطے توفیق دیوے تمکو اللہ تعالی
اور راہ راست پر رکھے تمکو پس روانہ ہوے مالک اشتر آگے ایکہزار سوار کے اور چلے وہ باقی تمام اُس دن اور آئی تاریکی رات کی اور وہ پہونچے
سیرہ گاؤن مین پس پایا اسکو خالی رہنے والون سے پس پوشیدہ ہوے وہان اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ لیا اُنھون نے شاہراہ کو اور چلے وہ
طلب اعزاز کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے جزعل بن عاصم سے روایت کی ہے کہا جزعل نے کہ تھا مین گروہ یوقنا مین جبکہ
بھیجا تھا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ اُنکے پس جب ہم قریب اعزاز کے پہونچے متوجہ ہوے یوقنا ہماری طرف اور کہا کہ اے جوانمردان
عرب ہم پہونچ گئے ہین دشمن کے شہر مین پس احتیاط کرو تم اس امر کی کہ کوئی شخص تم مین کا کچھ کلام کرے اسواسطے کہ تمھارے لغت
رومیون پر پوشیدہ نہین ہین اور مین مترجم تمھارا ہون اور ہوشیار ہو تم اپنے کام مین پس جب دیکھو تم مجھکو کہ حملہ اور سختی کی مینے
حاکم اعزاز پر پس تیزی اور جلدی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر پھر روانہ ہوے یوقنا حالانکہ اُنکو معاملہ تقدیر سے کچھ خبر نتھی واقدی
رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویون کے اکوع مازنی سے روایت کی ہے کہا اکوع نے کہ تھا مین ساتھ مالک اشتر نخعی کے اُنکے ایکہزار لشکر مین جس وقت
روانہ ہوے تھے ہم پیچھے بطریق حلب کے تا آنکہ پوشیدہ ہو کر ٹھہرے ہم سیرہ گاؤن مین بانتظار صبح ہونے کے اور اُسی وقت
دیکھا ہمنے اپنے پیچھے ایک لشکر کو اور مالک اشتر پوچھتے تھے حال اُس لشکر کا ہمسے پس ارادہ کیا اُنھون نے لشکر کا پس کچھ دیر وہ ہمسے غائب رہے
اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ ایک شخص عرب کا تھا پس جب لائے اُسکو گارے کی جگہ مین کہا مالک اشتر نے کہ اے جوانمردان عرب سنو تم اُس چیز کو

[illegible]

احتیاطا کی اُنہوں نے اور انکے ساتھیون نے اپنی جالون پر اور مضبوط باندھا منتصر کو اور پھرے وہ بانتظار حاکم راوندا آنکے پس جب
تھوڑی رات گذری سُنی اُنھون نے آواز لگامون اور آواز گھوڑون کی سامنے ہتھیارون کے پس نہین کلام کیا اُنسے مالک اشتر نے یہانتک کہ
پہنچ گئے اُسکے پاس اور اسی وقت دوڑ آئے اُنپر مالک اشتر ساتھ دلیران سلطین شہسواران مع عدین کے اور گھیرے گرد انکے مثل گھومنے چکی کے
اور گھیر لیا مسلمانون نے اُنکو مثل گھیرنے سپیدی آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور حملہ کیا دو دو مسلمانون نے ایک ایک رومی پر پس پکڑ لیا اُنکو پھر
مضبوط باندھا اُنکو اور لے لیے کپڑے اور لباس اُنکے پس پہن لیا اُن کپڑونکو اور بلند کیا اُنکے نشانون اور صلیبون کو جیسے کہ وہ
تھے اور متوجہ ہوے مالک اشتر اُس منتصر کیطرف اور کہا اُس سے کہ آیا ہو سکتا ہے تجھسے کہ پھرے تو کہ حفاظت دین اللہ غالب اور بزرگ اور دین
اللہ کے نبی کے اور دور کیجاوین تجھسے وہ باتین کفر کی جو گذری ہین بسبب ایمان کے اور صحیح کریگا تو ہمارے ساتھ مخلصہ برادران ایمان کے
پس کہا طارق نے کہ بخدا دل میرا تمھارے پاس اور تمھارے دین مین ہے اور مین پہلے مسلمان ہوا تھا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
ہاتھ پر پھر ہوا اپنے بادشاہ جبلہ بن الایہم کے اور مین نے سنا ہی کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص بدل ڈالے اپنے دین کو پس قتل کرو تم
اُسکو پس کہا مالک اشتر نے کہ تو سچ کہتا ہے ولیکن منسوخ ہوگیا ہی یہ حکم اللہ تعالیٰ کے قول سے جو فرماتا ہی الا من تاب وامن وعمل صالحاً
اور تحقیق کہ قبول فرمائی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبہ وحشی غلام جبیر کی حالانکہ اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اُسکے حق مین آیات قرآنی نازل ہوتین تھی پس جب سُنا غسانی نے یہ کلام کہا اُسنے اشہد ان
لا الہ الا اللہ وان محمد الرسول مالک اشتر نے کہا کہ قبول کرے اللہ تعالیٰ توبہ تیری اور ثابت رکھے تیرے ایمان کو پھر کہا اُس سے
کہ ای عبد اللہ مین چاہتا ہون کہ جاوے تو بجانب حاکم اعزاز کے اور بشارت دیوے اُسکو ساتھ آنے حاکم راوندا کے اُسکی مدد دہی کو پس کہا
غسانی نے کہ مجھکو بخوشی منظور ہی اور مین اس کام کو کرونگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور اگر تمکو میرے معاملہ مین کچھ شک ہے پس بھیجدو تم
میرے ساتھ ایک مرد کو جسپر تمکو اعتماد ہو اور جانتا ہو وہ شخص جو مین کہونگا اسواسطے رات آدھی آچکی ہے اور نگہبانی اور
چوکیداری مین شدت ہے اور دروازے قلعہ کے بند ہین پس نہین کلام کرو نگار و مینے کنارہ خندق کے پس ساتھ کیا اُسکے
مالک اشتر نے اپنے چچیرے بھائی راشد بن قیس کو اور وصیت کی انکو ہوشیار رہنے کی اپنے کام مین اور روانہ ہوے وہ دونون
بجانب اعزاز کے پس پایا انھون نے نگہبانی کو شدت مین اور چوکیدار بیدار اور ہوشیار تھے اپنی دیوار و برج اور رومی نرسنگھے اور قرنا
بجاتے تھے اور آواز بلند تھی وسط قلعہ مین پس کہا طارق نے راشد سے کہ قسم ہے حق اپنے پروردگار کی کہ نہین ہے یہ مگر آثار لڑائی
کے پھر خاموش ہو رہے وہ دونون اور کان رکھے آواز پر تو معلوم ہوا کہ معاملہ وہی ہے جو طارق بن سنان نے کہا ہے ؛؛
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اصل معاملہ اس آواز کا یہ تھا کہ دادریس حاکم اعزاز کا اکثر اوقات بھیجتا تھا اپنے بیٹے
لاون کو ساتھ تحف اور ہدایا کے پاس یوقنا کے اور لاون یوقنا کے پاس قلعہ مین مہینا دو مہینے مقیم رہتا تھا
اور آیا تھا لاون پاس یوقنا کے ایک مرتبہ عید صلیب مین جو اُسکے کنیسہ واقع قلعہ مین واقع ہوئی تھی اور گیا
تھا یوقنا کی زوجہ کے پاس پس دیکھا تھا اُسنے یوقنا کی بیٹی کو ساتھ اُسکے لونڈیون اور پیش خدمتون کے

باعث رومیون کی اور جو پہنچی تیری خبر میرے باپ تک پس مار ڈالیگا وہ مجکو پس حملہ کیا ہمنے اور سخت گیری کی اسپر پس مجھ سے
سبب کھینچنے تیری تیزی عقل وفہم کے پس خوش ہوے لاون اس حال سے اور پھر گئے دو جانب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور
آگاہ کیا اُنکو حقیقت حال سے اور بلند کیا اُنھون آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور مارا اور رکھا تلوارون کو رومیون مین پس جنبش مین آیا قلعہ اُنکی تکبیرون سے اور حبست کی اور نکل پڑی
رومی اپنی جگہون سے اور وہ حیران اور بھول گئے تھے آپس مین ایک دوسرے کو اور واقع ہوا شور قلعہ مین اور دوڑ
پڑے رومی پس لڑے یوقنا اور ساتھی اُنکے رومیون سے اور اُسی وقت آئے طارق بن سنان اور مالک اشتر کے چچا کے بیٹے
پس جب قریب ہوے اور کان لگایا اُنھون نے آواز پر اور جانا اُنھون نے حال لڑائی کو پھرے وہ دونون بجانب مالک اشتر کے اور بیان کیا اُنسے
جو کچھ کہ سنا تھا دونون نے اعزاز مین پس کہا مالک اشتر نے اپنے ساتھیون سے کہ دوڑاؤ تم گھوڑون کو رات کی تاریکی مین اور نہین ہوتی ہے
قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پس اسی وقت چھوڑ دین مسلمانون نے باگین گھوڑونکی اور راست کرلیا نیزونکو تا اینکہ پہونچے وہ اعزاز
کے دروازے پر اور پائی آہٹ اُنکی لاون بن وادریس نے پس حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو کھولدینے پوشیدہ دروازے کا پس ایسا ہی کیا
غلامون نے بعد اُسکے کہ کہا تھا لاون نے اُنسے کہ حاکم راوندان ہماری مدد ہی کو آیا ہے پس جب آئے مالک اشتر اور ہمراہی اُنکے اعزاز مین
اعلان کیا اُنھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر اور نذیر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیکھا اہل اعزاز نے
اس معاملہ کو جو در آیا اُنپر اور جانا اُنھون نے کہ ہم ہلاک ہونگے پس پھینک دیا اُنھون نے ہتھیارونکو اور چلائے وہ اس کلمہ سے الغوث الغوث
پس اُٹھالیا مالک اشتر نے تلوار کو اُنکے اوپر سے اور لیلیا جو کچھ اس قلعہ مین تھا مال اور لوگون اور لڑکیان اور لڑکون اور قیدیون سے
اور شکریہ ادا کیا یوقنا اور اُنکے ساتھیون کا پس کہا یوقنا نے کہ شکریہ ادا کرو تم اللہ تعالی کا اور اس لڑکے کا پھر بیان کیا حال اُسکا
پس کہا مالک اشتر نے اذا اراد اللہ امرا ہیأ اسبابہ ۔ واقدی رحمۃ اللہ نے عبد الرحمن بن جبیر سے روایت کی ہے کہا جبیر نے کہ پوچھا مینے ابولبابہ
بن المنذر سے جو شام کی سب لڑائیون مین ابتدا سے انتہا تک حاضر تھے کہ سبب قتل وادریس کا کیا تھا کہ میرا دل انکار کرتا ہے اس حال سے
اور مین بہت اسکی چاہتا ہون پس کہا ابولبابہ نے کہ جب رکھدیا اہل عرب نے بوجھ اور ہتھیارونکو اور جمع کیا مالک اشتر نے قیدی اور مال اور
کپڑے اور ظروف اور سونے اور چاندی کو اور حکم کیا اُنھون نے اُس سبکے نکالنے کا باہر اعزاز کے اور مقرر کیا اسپر قیس بن سعید کو
اور قیس بن سعید حاضر ہوے تھے یرموک کی لڑائی مین اور پہونچا تھا اُنپر ایک تیر پس یک چشم کر دیا تھا اُسنے اُنکو اور یہی حال ابولبابہ
بن المنذر کا ہوا تھا اور یہ دونون صحابی حاضر ہوئے تھے جنگ بدر مین ہمراہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب باقی رہا
کوئی اعزاز مین اُٹھ کھڑے ہوے مالک اشتر درانحالیکہ چلتے اور پھرتے تھے وہ قلعہ مین اور اُسکو دیکھتے بھالتے تھے پس مقتول دیکھا
اُنھون نے وادریس کو اور کہا اُنھون نے کہ کسنے قتل کیا ہے اس ملعون کو پس کہا لاون نے کہ میرے بھائی لوقا نے اسکو قتل کیا ہے
اور وہ مجھسے سن مین بڑا ہے اور عقل مین مجھسے زیادہ اور پورا ہے پس طلب کیا اُسکو مالک اشتر نے اور کہا اُس سے تو نے کیون اسکو قتل کیا ہے حالانکہ
وہ تیرا باپ تھا اور ہمنے نہین سنا ہے کہ قوم رومیون مین کسی بیٹے نے اپنے باپ کو مار ڈالا ہو سوا تیرے لوقا نے کہا کہ اُٹھایا

سنے ایک بڈھے راہب کو جو خدا پرست ہیں اور صاحب وقار تھا پس کہا انھون نے کہ اگر سچا ہے گمان میرا پس یہ راہب وہی ہے جسکا حال لوقا
برادر اودن نے تجھ سے بیان کیا تھا پھر بلایا مالک اشتر نے لوقا کو اور کہا کہ آیا یہ وہی ہے جسکا حال تمنے مجھسے بیان کیا تھا لوقا نے کہا ہان پس
کہا مالک اشتر نے اس بڈھے سے کہ ہرگاہ ہو تو علمار اپنے دین سے پس کیون چھپاتا ہو تو امر حق کو اسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہین چھپایا مین نے
اسکو اپنے سے ولیکن ڈرتا تھا مین رومیون سے اس امر کو کہ وہ مجھکو مار ڈالینگے اسواسطے کہ امر حق بھاری اور بوجھ ہوتا ہے پس کہا اس سے
مالک اشتر نے کہ آیا پھر یگا تو ہمارے دین کیطرف اسنے کہا پھرونگا مین تمھارے دین کیطرف مگر یہ کہ مین سوال کرتا ہون تمسے چند مسائل کا
جنکو پایا ہے مینے لوقا کی انجیل مین پس کہا مالک اشتر نے کہ بیان کرو مسائل اپنے تاکہ مین سنون اسکو پس جب چاہا اس نے
کلام کرنا ساتھ اون مسائل کے واقع ہوئی آواز اوپر قلعہ کے پس متوجہ ہوئے مسلمان اسکی طرف اور جلدی کی مالک اشتر نے اور
نکال لیا انھون نے اپنی تلوار کو میان سے تاکہ دیکھین وہ کہ مسلمانون کا کیا حال ہے اور گمان کیا انھون نے کہ رومیون نے مسلمانونکے ساتھ غدر اور
بیوفائی کی ہے پس اسی وقت دیکھا ایک جماعت مسلمانون کو کہ شور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ احتیاط کرو تم اپنی جانون کو اور ہوشیار ہو جاؤ
اسواسطے کہ ہم دیکھتے ہین ایک گروہ کو سنج اور براعہ کی راہ پر اور ہم نہین جانتے ہین کہ اس گروہ کے پیچھے کیا ہے پس سوار ہوے مالک بن اشتر
اور دلیران سلمین ہمراہی انکے اور متوجہ ہوئے دراُنحالیکہ وہ دیکھتے تھے کہ کون سخت معاملہ پیش آیا ہے اور اسی وقت دور ہوئی گرد
اور دکھائی دیے اسکے نیچے سے عربی گھوڑے اور سیدھے نیزے اور عادی خود اور ہندی تلوارین اور سلوگ ہرکیے اور انکے آگے قیدی اور
مال اور بندھے ہوے لوگ ہین پس جب دیکھا مالک اشتر نے اس لشکر کیطرف تو وہ ایکہزار سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین کہ ہر ایک انمین کے دلیر نیزہ باز اور شیر سخت جھگڑنے والے ہین اور وہ لوہون ڈوبے ہوے ہین اور سردار انکے فضل بن عباس بن
عبد المطلب بن ہاشم ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بھیجا تھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ اس لشکر کے
تاکہ تاخت و تاراج کرین وہ منبج اور اسکے سواد اور دہات کو پس واقع ہوئی تکبیر دونون گروہ سے اور سلام کیا مالک اشتر نے فضل
بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض پر اور پوچھا فضل بن عباس نے مالک اشتر سے حال انکا پس
بیان کیا انھون نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فتح کیا اعزاز کو اور ذلیل و خوار کیا ہر شخص کو جو اسمین تھا اور بیان کیا سب حال مسلمانون
اور لوقا کا اور کہا انسے کہ نہین باز رکھا مجھکو کوچ کرنے سے بجانب حلب کے مگر اس قس اور اسکے سوال کرنے سے پس کہا فضل بن
عباس نے اس قس سے کہ کہہ جو تجھکو کہنا ہے کہا اسنے اخبرنی ای شی خلق اللہ من مخلوقاتہ قبل السموات والارض قال اول ما خلق اللہ اللوح
والقلم ویقال العرش والکرسی ویقال الوقت والزمان ویقال العدد والحساب ویقال خلق اللہ اولا جوہرا فصیر
منہ بارخم عالی منہ العرش لقولہ فی کتابہ وکان عرشہ علی الماء ویقال اللہ اول العقل
لانہ اراد ان ینتفع بہ الخلق وقیل اول ما خلق اللہ نوراً وظلمۃ ثم دعاہما الی الاقرار بربوبیتہ
فانکر الظلمۃ واقر النور فخلق الجنۃ من النور لوفائہ عنہ والنار من الظلمۃ السخطۃ علیہا وخلق ارواح
السعداء من النور وارواح الاشقیاء من الظلمۃ لاجل ذلک یرجع کل واحد منہم الی مستقرہ

پس جب فارغ ہوا یہانتک کہ فراغت پائی اُسنے اپنی نماز سے اور مجھہ ایا ان سوارون نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیون کو بادشاہ کے
پاس سجدۂ تعظیمی کیا یوقنا اور کہا اُس سے کہ بطریق سردار محافظ راہ نے جو دیر سمعان کے نزدیک ہے تیرے پاس بھیجا ہی ان
لوگون کو اور یہ شخص کہتا ہے کہ مین سردار حلب کا ہون پس جب سُنا ہرقل نے یہ کلام متوجہ ہوا جانب یوقنا کے اور کہا کہ
تم یوقنا ہو پس کہا اُنھون نے ہان مین یوقنا ہون بادشاہ نے کہا کس وجہ سے تم یہان آئے ہو حالانکہ مینے یہ سنا ہے کہ تم
پھر گئے ہو بجانب دین عرب کے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تو نے سچ بات سُنی ہے لیکن مین نہین مسلمان ہوا تھا مگر ارادے
کہ فریب اور مکر کرون مین اُنکے ساتھ اور رہائی پاؤن اُنکی برائیون اور اُنکی زبون صورتون سے اور اُنکی لوباس سے اور مینے اُنسے کہا تھا
کہ مین سپرد کردونگا تمکو اعزاز کو اور مار ڈالونگا وہان کے حاکم کو اور لیا تھا مینے عرب سے ایک سو مرد اُنکے رئیسون سے اور روانہ ہوا تھا
مین اُنکو لیکر اور کہا تھا مین نے مسلمانون کے سردار سے کہ بھیج میرے پاس اکثر عرب کو تاکہ جس وقت پہونچینگے وہ اعزاز مین سختی اور
بلا ڈالونگا مین اُنپر یہانتک کہ اُنکو ساتھ لیکر چڑھ جاونگا مین قلعہ مین پس جب پہونچ جاوینگے وہ اعزاز مین قبضہ کرلونگا مین اُنپر اور بھیجونگا مین
اُنکو تیری پاس پس جلدی کی میرے ساتھ دارئیس نے اور نہ آگاہ ہوا وہ اُس امر سے جو میرے دل مین تھا اور اعتماد کیا اُسنے اپنے جاسوس پر
اور نہ معتمد جانا اُسنے مجھکو اور گرفتار کر لیا مجھکو اور جب جا پہونچے عرب اعزاز کے قلعہ مین مارا اور کوٹا اور اُنھون نے تلوارون کو چلایا ان
لوگون مین اور لوقا نے مار ڈالا اپنے باپ کو اور داخل ہوے عرب اور سب پھر آیا اُنھون نے پس جب ہم سب کو قید سے مشغول ہوے وہ لڑائی اور لوٹ مین
بھاگا مین اور یہ جانا شخص جو ہمارے دین مین ہین تیری طرف کو اور اگر مجھکو اپنے دین کے ساتھ محبت نہوتی تو مین اپنے بھائی یوحنا کو نہ
مار ڈالتا اور نہ صبر کرتا مین عرب کی لڑائی اور اُنکے محاصرہ کرنے پر اپنے تئین ایکسال تک پس جب یوقنا نے بادشاہ کے سامنے یہ کلام کیا
مساعدت اور اعانت کی یوقنا کی بطارقہ اور ملوک نے اور کہا اُنھون نے ہر بادشاہ سے کہ یوقنا سچے ہین اور ہم مین کوئی شخص مثل یوقنا کے اخلاص
قلبی اور راستی اور عبادت اور دیانت مین نہین ہی یوقنا نے کہا کہ ای بادشاہ قریب ظاہر ہو جاویگی کوشش اور کام میرا اور وہ کچھ جو
مسلمانون کے ساتھ مین کرونگا اور یہ کیونکر صرف کرونگا مین کوشش کو انمین پس جب سُنا ہرقل بادشاہ نے یہ کلام یوقنا کا خوش ہوا وہ
اور خلعت دیا اُسنے یوقنا کو وہ لباس بادشاہی جو پہنے تھا اور تاج اور ٹیکا دیا اُنکو اور کہا کہ اگر حلب تمسے لیلیا گیا ہی تو مین تمکو انطاکیہ کا
سردار کرونگا کہ تم انطاکیہ سکندریہ اور دمشق یعنی مسیح اور والی ہمارے ہو گئے پس تعظیم کی اور دعا دی اُسکو یوقنا نے اور ٹھہرے اُسکی خدمت مین
پس ہم اس حال مین تھے کہ اُسی وقت محافظ کوہی پل کا آیا ہرقل کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ آئے ہین ہمارے پاس دوسو بطریق شہر سون حلب کے اور
اپنے تئین ایک ہی خاندان دو سے بیان کرتے ہین اور وہ قرابتی اور یگانے یوقنا کے ہین اور وہ بھاگے ہین عرب سے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ
حال کہا یوقنا سے کہ سوار ہو تو اے سکندر دمستق اور جا تو اُس قوم پر پس اگر وہ تیرے قرابتی ہین پس پہونچ گئے تم اپنے یگانون مین اور مین
اُنکو تم مین ملا دونگا اور وہ تمھارے ساتھ رہینگے اور اگر وہ تمھارے قرابتی نہین ہین پس لاؤ تم اُنکو میرے پاس تاکہ مین اُنکے باب مین رائے زنی
کرون اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ وہ بھیجے ہوے عرب کے اور اُن لوگون سے ہون جنھون نے رجوع کی ہی اُنکے دین کی طرف اہل شیراز اور حماۃ
اور رستن اور بعلبک اور دمشق اور حوران سے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ مین ایسا ہی کرونگا پھر اُسی وقت سوار ہوے یوقنا اور سوار ہوئے اُنکے ساتھ بطریق

نسطورس کو لوگ سیف النصرانیہ کہتے تھے بسبب انکی شجاعت کے اور وہ مرگیا تھا یرموک کی لڑائی مین بسبب زخمی ہونیکے
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب یوقنا نے ہرقل کی بیٹی کو اور پھرے وہ مطلب نکالکیے پس لیا اُنھون نے بڑی
شاہراہ کو اس خیال سے کہ شاید ملے اُنکو کوئی جاسوس مسلمانون کا یا کوئی شخص مجاہد ہے پس بھیجین وہ خبر اپنی بجانب ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس شرح سے کہ تحکومت قرار پکڑا ہے اُنھون نے انطاکیہ مین پس جب پہنچے وہ ایکرات مین مقام مرج الدیباج
کے اور وہ وقت آدھی رات کا تھا اور اُسی وقت جو کہتے ہوئے گھوڑے رومیون کے اور وہ گروہ جو بطریق طلیعہ کے تھا مثل برق
کے پیچھے کو پھر الپس کہا یوقنا نے اُنسے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہے اُنھون نے کہا کہ اے دمستق ہم قریب پہونچے مرج کے پس دیکھا ایک
اُترے ہوئے لشکر کو پس جاسوسی کی ہمنے اُنپر تو معلوم ہوا کہ وہ عرب ہین اور سوتے ہین اور جانور اپنا دانہ چارہ کھاتے ہین اور بیشک وہ
مسلمان ہین پس جب سنا یوقنا نے اس حال کو خوش ہوئے وہ اپنے دل مین اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ احتیاط کرو تم اپنی جانو پر
اور ہوشیار کرو تم اپنے دلون کو اور آگاہ کرو تم اپنے بھائیون کو اور کوشش کرو اور لڑو اپنے دشمنون سے اور لڑو بادشاہ کی آبرو
کے واسطے اور نہ سپرد کرو تم اسکو اپنے دشمنون کے اور ہو جاؤ تم بہترین گروہ کے اور لڑو تم اپنے مالک کی نعمت کیطرف سے پس جب آوے
لڑائی ہمارے اور اُنکے بیچ مین پس قصد کرو تم اُنکے گرفتار کر لینے کا اور احتیاط کرو مار ڈالنے سے اور جان لو تم اس امر کو کہ اہل عرب مع اپنے
سردار کے کل ضرور بادشاہ کا مقابلہ کرینگے پس اگر گرفتار ہو جاویگا کوئی شخص ہم مین سے توجسکو قیدیون سے معاوضہ کی گنجائش ہوگی اور بعض
کتب تاریخ مین یہ بات لکھی ہے کہ جو ابتدا انجام کار مین غفلت کریگا وہ امان مین رہیگا اور جو چھوڑیگا اپنے کام کو اپنے حال پر تنگی مین پڑیگی
جان اُسکی اور جو عذر اور بیوفائی کریگا اور آویگا اُسپر مکر و فریب سرکا چلو تم ساتھ برکت اور اعانت مسیح کے پس بلند کیا ان لوگون نے
نیزونکو اور ڈھیلا کر دیا باگونکو اور قصد کیا اُن لوگونکا جو مرج الدیباج مین تھے پس جب آہٹ پائی رومیون کی نگاہبانان لشکر نے
جگایا اُنھون نے اپنے ساتھیونکو اور کہا اُنسے کہ ہم آواز لگامون اور گھوڑون کی سنتے ہین اور ہم نہین جانتے ہین کہ وہ کون قوم ہین پس
بیدار اور سوار ہوئی قوم اور استقبال کیا اُنھون نے یوقنا کا اور پکارا اُنھون نے کہ ہم لوگ تابع مریم اور صلیب و مسیح کے ہین پس تم کون ہو دور ہو جاؤ
قبل اسکے کہ حکم کرین تلوارین تمھارے سرون پر پس جب سنا یوقنا نے کلام اُنکا کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم ہرقل بادشاہ
کے ہمراہی ہین اور ہم تابع بادشاہ عرب ایہم بن جبلہ الغسانی کے ہین اور پیشرو ہمارا اُسکا بیٹا ایہم ہے پس جب سنا یوقنا نے یہ کلام پاپیادہ ہوگیا وہ
واسطے تعظیم پسر جبلہ کے اور پاپیادہ ہوگئے وہ سب دو ہزار دو سو ہمراہی یوقنا کے ایک ہی ساتھ اور سلام کیا اُسپر اور سلام کیا اُسنے منتقرہ ہوکر کہا
ایہم بن جبلہ نے یوقنا سے کہ تم کہانسے آتے ہو یوقنا نے کہا مین مرعش سے ہمراہ دختر بادشاہ کے آیا ہون پس تم کہانسے آتا ہے اُسنے کہا کہ مین ہمراہ
اور غمر سے آتا ہون لیا تھا مین نے رسد کو وہان کے لوگونسے پس جب پھرا مین بارادے بادشاہ کے گذر کیا مینے مرج و ابق مین پس ملاقی ہوا مین ایک گروہ
سوارون سے اور وہ قریب دو سو کے تھے اور نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سوا نیلی آنکھ کے پس جب ہم قریب پہنچے اُنکے دوڑے وہ ہماری طرف بقصد لڑائی شدید کے اور
پس شیر اُنکا نہین چلتا تھا لڑائی کی آگ سے سو واسطے کہ وہ سوار حملہ کنندہ اور دلیر ڈرانیوالا اور شیر کا ڈرنیوالا تھا پس تحقیق ہلاک کیا اُسنے ہمارے مردونکو اور زمین پر گرا دیا اور بکھیر
اور مین بجماعت ایک ہزار سوار دلیر نیزہ باز اور شمشیر خصومت کرنے والون کے تھا پس نہین تھا وہ شخص ہم مین مگر مثل آگ کے لکڑی مین پس برابر ہم اُسپر حملہ کرتے تھے

دو سو نیزے لئے اور روانہ ہوئے ساتھ اُنکے سفینہ غلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور برابر چلے جاتے تھے ضرار بن الازور اور ساتھی اُنکے اور آگے اُنکے ایک مرد معاہد تھا جو اُنکو راہ بتلاتا تھا پس جب پہونچے وہ مرج دابق تک کہا سفینہ نے اُنسے کہ دانہ چارہ دو تم اپنے گھوڑون کو اور آرام کرو تم ایک ساعت پس جب صبح ہوگی قصد کرنا تم اللہ تعالی کی قوت اور اطاعت سے پس اُترے وہ لوگ وہان اور دانہ چارہ دیا اپنے گھوڑون کو اور سورہے پس نہین آگاہ اور خبردار ہوئے وہ مگر اُسوقت کہ ایہم بن جبلہ ناگہان آپڑا اُنپر پس جب واقع ہوئی آواز سوار ہوے ضرار بن الازور اپنے گھوڑے پر اور ایکسو مراہی اُنکے اُنسے نزدیک تھے اور ایکسو باقی ماندہ نہین بیدار ہوے مگر اُسوقت کہ چھپا لیا اُنکو گھوڑون نے اپنی ٹاپون سے اور بھاگ گئے گھوڑے اُنکے شور و غل سے پس اُٹھ کھڑے ہوئے پیادل ہوکر اور نہین پہونچے آن تک دشمن اُنکے تا اینکہ مار ڈالا ہر ایک نے اُنمین سے اپنی خصم کو اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ پکارا اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اور کہا کہ اے جوانمردان عرب یہ دشمن تمھارے ہین کہ ناگہان در آئے ہین تمپر بوجہ تمھاری غفلت کے اور وہ عرب ہین مثل تمھارے اور یہ اچھا وقت ہی اللہ تعالی کے نزدیک پس آگے کرو تم اپنی ارادون کو اور نہ بزدلی کرو سو واسطے کہ تم جانتے ہو تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے الجنة تحت ظلال السیوف اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصابرین سمرہ بن عامر نے جو مرج دابق مین ضرار بن الازور کے ساتھ تھے بیان کیا ہے کہ ربیعہ بن معبد بن ابی عون ہمارے ساتھ تھے اور تھے وہ فصحاے عرب سے اور نہین کلام کرتے تھے وہ مگر ساتھ خوش سلوبی اور وزن اور قافیہ کے اور جیسے بدیہہ کلام کرتے تھے تو سننے والے متحیر ہوتے تھے اُنکی خوش کلامی سے اور ہم اُنکے کلام مسجع کو سنتے تھے اور اُسکو یاد کر لیتے تھے پس جب سُنا اُنھون نے ضرار بن الازور کو کہ وہ ترغیب دیتے ہین لڑائی پر اور گشت کرتے ہین ہمارے بیچ مین کہا ربیعہ نے یا فتیان

ربیعۃ ومضر ہذا الیوم لہ ما بعدہ وقد علمتم قربہ ولبعدہ ولن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ وللہ فی عرض السموات جنۃ محفوفۃ بالمکارہ واعلی الدرجات درجۃ الشہادۃ فارضوا عالم الغیب والشہادۃ فہذا الجہاد قام علی ساقہ وبدا النفاق فی اسواقہ واختفی نفاقہ فی اسواقہ انما انتم اصحاب نبی الصبر فالبسوا بالثبات والنصر لتبشروا روح المصطفی بثباتکم وقدموا العزم لصدق نیاتکم وایاکم ان تولوا الادبار فتستوجبوا غضب الجبار واعلموا ان الصبر والثبات عند ان مضوا ان من طلب دار البقا ان علیہ بالتقی فصحح اطلبکم تنالوا ربکم وحققوا اعمالکم تنالوا بغیتکم واطعنوا الصدور تنالوا الحور وشرعوا الاسنۃ تنالوا الجنۃ واعتمدوا النصر تنالوا النصر وایاکم ان توافقوا للفرار فتحبطوا واعدوا واعن طرایق تولہم وملہم قال اللہ تعالی وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ثم قال سبحانہ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا ثم بین من یعلم السر المکنون قال یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون بہم وافقہ سبق لیہدرون واجتہدوا فقد فاز المجتہدون یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون

اور وہ اشعار مصیبت کے پڑھتی تھیں پس جب فراغت پائی اُنھوں نے گریہ اور بُکا اور تم جارت سے کہا لسنے سلمہ بنت سعید نے جو بڑی زاہدہ اور عابدہ تھیں کہ آیا اسی کام کا انکو اللہ تعالی نے حکم دیا ہے انہیں حکم دیا ہے اسنے مگر صبر کرنے کا اور صبر پر وعدہ اجر کا تمسے کیا ہے آیا نہیں سُنا ہے تمنے جو اللہ تعالی نے فرمایا ہے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم الصلوٰۃ من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون اور تم جانتی ہو کہ اللہ تعالی کے ثواب میں عوض ہے تمہاری مصیبتوں کا اور جو بات دنیا کے گذر جانے سے تمہارے نزدیک ٹھہری ہوئی ہے اُمین یہ معاملہ تمہارے رنج اور اندوہ کا پند اور نصیحت ہے پس تھا سوتیں وہ عورتیں اور تعزیت کی آپسمین ایک نے دوسری کی واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا مال خمس کا اور خط ابوعبیدہ بن الجراح کا پاس امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رابع بن غانم الیشکری کے پس جب آئے وہ مدینہ طیبہ مین واقعہ ہوا شور اُنکے کا پس اکٹھا ہوے لوگ مسجد شریف مین تاکہ سُنین وہ حال حلب اور ماجرا وہانکے محاصرے اور لڑائی اور فتح کا پس جب آیے رابع سلام کیا اُنھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھوں کا اور دو رکعت نماز پڑھی روضہ مقدس مین اور سلام کیا قبر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر سامنے کیا مال خمس کو حضرت عمر کے اور سپرد کیا خط اُنکو پس جب پڑھکر سُنا یا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو شور کیا اُنھوں نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور لکھا حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ کہ جاؤ تم انطاکیہ کو اور نہ باز رکھتی تمکو کوئی چیز واسطے جانیکے اور روانہ کیا جواب ساتھ رابع بن غانم کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچا جواب خط کا پاس ابوعبیدہ بن الجراح روانہ ہوے وہ اُسی دن راہ طرف انطاکیہ کے اور حال یوقنا رحمۃ اللہ اور ایہم بن جبلہ اور اُنکے ساتھیوں کا یہ گذرا کہ روانہ ہو وہ بجانب انطاکیہ کے اور بشیر روانہ ہوا خوشخبری دینے والا پاس ہرقل بادشاہ کے ساتھ آنے اُسکی بیٹی اور ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور دو سو قیدی کے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا ہرقل نے کنیسے کے آراستہ کرنے اور فرش بچھانے کا اور دین خیرات اور خلعتین غربا ے روم کو اور نکلا لشکر بادشاہ کا واسطے اُنکی ملاقات کی ہمراہ اُسکے بیتیجے وزیر کے اور داخل ہوئی قوم اپنے لباس اور زینت مین اور پا پیادہ ہو گئے بادشاہ کے لوگ سامنے دختر بادشاہ کے اور نکلا سب رہنے والے انطاکیہ کے اور تھا وہ دن مجمع عام کا اور آئے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بندھے ہوئے تھے اور رومی گالیاں دیتے تھے اُنکو اور گرد تھے اُنکے لوگ ایہم بن جبلہ کے اور گئی بادشاہ کی بیٹی اپنے باپ کے قصر مین اور داخل ہوئے لوگ بادشاہ کے پاس اور جھکے وہ بجانب زمین کے بادشاہ کے سامنے واسطے تعظیم کے پس خلعت دیئے اسنے ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور بڑی لوگوں کو اور جبلّا

اور کہا اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم پس پھرے
وہاں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم درانحالیکہ جنبش کرتا تھا گوشت میان کتف اور گردن مبارک کا پس داخل ہوے خدیجہ بنت
خویلد کے پاس اور فرمایا کہ کپڑا اڑھاؤ مجھے پس کپڑا اُڑھایا لوگون نے آپ پر تا اینکہ جاتا رہا خوف آپ سے پس آگاہ فرمایا آپنے خدیجہ کو حال سے
اور کہا مجھکو اپنی جان کا بڑا خوف ہے پس خدیجہ نے کہا قسم ہے خدا کی کہ اللہ تعالیٰ آپکو کبھی اندوہگین نہ کریگا اسواسطے کہ آپ کے پاس
یگانگت کا کرتے ہین اور بار اُٹھاتے ہین یتیم کا اور تیمار داری کرتے ہین محتاج کی اور مہمانی کرتے ہین مہمان کی اور بیان کیا قیس نے
تمام اس حدیث کو اور کہا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اسی حالین کہ مین چلا جاتا تھا دفعۃً سُنا مین نے ایک آواز کو آسمان سے
پس بلند کیا مین نے اپنی نگاہ کو پس تھا وہ ایک فرشتہ جو آیا تھا میرے پاس غار حرا مین اور وہ بیٹھا تھا ایک کرسی پر آسمان
اور زمین کے بیچ مین پس خوفناک ہوا مین اُس سے اور واپس آیا مین اور کہا مین نے کہ کپڑا اُڑھاؤ مجھکو پس نازل فرمایا اللہ تعالیٰ اور
بزرگ نے اس آیت کو یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر پس آئی وحی اور پے در پے آنے لگی اور کہا قیس بن عامر نے
بادشاہ روم سے کہ تھا مین ایک روز ہمراہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد شریف مین کہ اُسی وقت آیا آپ کے پاس ایک
مرد شتر سوار پس بٹھایا اُسنے شتر کو صحن مسجد مین اور رسی مین باندھ دیا اُسکو پھر کہا اُسنے کہ تم لوگو مین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کون شخص ہین اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ دیے بیٹھے تھے پس کہا ہمنے کہ روشن اور سپید رنگ تکیہ دینے والے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس کہا اُس مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا ابن عبد المطلب فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مین نے منظور کیا تیرے جواب دینے کو پس کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مین آپسے سوال کرونگا اور گران
گذرونگا آپ پر مسائل مین پس نہ بے نیاز کرین آپ میرے اوپر اپنی ذات مبارک کو پس فرمایا آپ نے سوال کر تو اُس چیز سے جو ظاہر ہوئی ہے
تجھکو پس کہا اُس مرد نے کہ سوال کرتا ہون مین بقسم آپ کے پروردگار اور پروردگار سابقین کے کہ آیا اللہ تعالیٰ نے آپکو سب کا پیغمبر
بھیجا اور نبی کیا ہے آپنے فرمایا کہ ہان پھر اُسنے کہا کہ قسم دلاتا ہون مین آپکو خدا کی کہ آیا اللہ تعالیٰ نے پنجگانہ نماز پڑھنے کا آپکو حکم
دیا ہے حضرت نے ارشاد فرمایا ہان اُسنے کہا کہ سوال کرتا ہون مین آپسے بقسم آپ کے پروردگار کی کہ آیا اللہ تعالیٰ نے حکم ایک مہینے کے
روزہ کا تمام سال مین دیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہان کہا اُسنے کہ سوال کرتا ہون مین آپ سے بقسم آپ کے پروردگار کے کہ آیا اللہ
تعالیٰ نے حکم اس امر کا آپکو دیا ہے کہ لیوین صدقہ کو ہمارے دولتمندون سے پس تقسیم کرین آپ اُسکو محتاجون پر آپنے فرمایا ہان پس اُس مرد نے
کہا کہ ایمان لایا مین ساتھ اُس چیز کے جسکو آپ لائے ہین اور مین ایلچی ہون اور میرے پیچھے ایک قوم ہے اور مین ضمام بن ثعلبہ ہون ایک
شخص قوم بنی سعد بن بکر سے ہرقل نے قیس بن عامر سے کہا کہ قسم ہے تمکو اپنے دین کی کہ کیا معجزات تمنے اُنکے دیکھے ہین قیس نے کہا
تھا مین ہمراہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس آیا ایک اعرابی اور نزدیک ہوا اُنکے پس فرمایا اُس سے مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اُس اعرابی نے کہا کہ کون شخص اس کلام کا گواہ ہے آپنے فرمایا یہ درخت بلایا اُس
درخت کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ کنارے میدان مین تھا پس آیا وہ درخت درانحالیکہ پھاڑتا تھا زمین کو تا اینکہ ٹھہرا سامنے

بڑھتے یوقنا اور بوسہ دیا زمین کو اور کہا کہ اے بادشاہ یہ بات بہتر نہیں ہے بلکہ رائے مناسب چھوڑ دینا اس جوان کا اسکے حال پر
ہے پس اگر زندہ رہیگا جوان کل کی صبح تک تو نکالینگے ہم اسکو شہر کے دروازے پر اور اسکی گردن مارینگے ہم روبرو لوگوں کے پس اگر امر جانتا تو
اس امر میں ولی رومیوں کے اسواسطے کہ انکو دونوں پردہ امر ہے جو بیان نہیں ہو سکتا ہے بسبب بڑا لینے اس حق انکے انکے پدران اور پسران کو علاوہ بریں
پہونچیگی خبر عرب کو پس بڑی سستی میں ڈالینگے ہم لوگوں کو اس معاملہ سے اور نہیں چاہا تھا یوقنا نے اس کلام سے مگر نجات فرزندان روز کی
اسوقت میں اور کہا تھا یوقنا نے کہ جمعیت ہماری ٹوٹ جائیگا غصہ قوم کا اسلئے راوی نے بیان کیا ہے کہ بہتر جانا بادشاہ نے یوقنا کی رائے
کو اور کہا اتنے میں یوقنا اور انکے بیٹے سے کہ لو تم دونوں اس شخص کو اپنے پاس اور نگاہ رکھو تم رات بھر اسکی پس لیا یوقنا اور اسکے بیٹے نے فرزندان الاور
کو اور لیگئے وہ دونوں انکو اپنے گھر میں برہنہ کیا انکے بدن کو اور دیکھا نشان زخم تلوار کا انکو کہ نہیں کاٹا تھا کسی رگ اور پٹھے کو بسبب لطف اور
مہربانی اللہ کے انکے حال پر پس پٹی باندھی لگائی یوقنا اور انکے بیٹے نے انکے زخم پر اور ڈالا انکو اور رکھا کھانا کھلایا اور پانی پلایا انکو پس فرزندان نے انکو
اور نہیں جانا تھا کہ یوقنا نے برائی اور بلا ڈالی ہے بلکہ وہ جانتے تھے کہ یوقنا مرتد ہو گئے ہیں پس کہا فرزندان نے انسے کہ اگر تم دونوں کافر ہو پس یہ
تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمانبردار کیا ہے تمکو میرے واسطے تا انکہ علاج کیا تمنے اس چیز کا جو رنج دیتی تھی میرے بدن کو اور اگر تم دونوں مسلمان
ہو پس خوشحالی اور مبارکی ہے تمکو اور شاید کہ اللہ تعالیٰ جمع کرے میری پریشانی کو ساتھ ایک ضعیفہ بزرگ کے حجاز میں کہ بلند ہوتی تھی اسکی
آواز نالہ اور رونے کی اور دعا کرتی تھی وہ دن رات حالانکہ وہ جانتی نہیں میرے اندازہ اور پیش آئے ایسے معاملات کو اسواسطے کہ میں ایک باقی
ماندگان انکے دوستوں سے ہوں اور میری ایک بہن ہے ہمارے لشکر میں تحقیق پوشیدہ ہے حال میرا اسپر پس اگر ممکن ہو تمسے تو پہونچاؤ تم
میری بہن کو سلام اور آگاہ کرو تم انکو میری جگہ اور حال سے اور کیونکر ہو سکتا ہے کفار سے کلام میرا پس بہن میری آگاہ کر دیگی
میری ماں کو اور لکھیں گی وہ حال میرا انکو اور کہا کہ لکھو تم میری طرف سے میری بہن کو پھر لکھا انکو اور پڑھے انھوں نے یہ اشعار

الا ایها الشخصان بالله بلغا	سلامی الی اطلال مکة والحجر
آگاہ ہو اے دو شخص واسطے اللہ کے پہونچاؤ تم دونوں	میرے سلام کو بیچ ٹیلوں مکہ اور نواح کے اور حجر کو
ولقیتما عشتما فی الف نعمة	بعیز واقبال یدوم مع النصر
اور ملو تم دونوں جبتک زندہ رہو تم ہزار نعمت کو	ساتھ بزرگی اور اقبال کے ہمیشہ رہے اقبال ساتھ مدد اور غلبہ کے
ولا ضاع عند الله ما تصنعانه	فقد ضعت عنی ما وجدت من الضر
اور نہیں رایگان ہوا نزدیک اللہ کے جو کچھ کیا ہے تم دونوں نے نیکی سے	تحقیق سبک ہو گئی اور جاتی رہی مجھسے وہ چیز جو پایا تھا میں نے سختی اور بدحالی سے
لبشرکما لی نلت خیراً ورحمة	کذلک فعل الخیر بین الوری یجری
سبب نیکی کرنے تم دونوں کی میرے ساتھ پہونچا میں بہتری اور آرام اور مہربانی کو	اسیطرح کار نیک درمیان خلائق کے جاری اور یادگار رہتا ہے
وبالی وبیت الله مونسی وانما	ترکت عجوزا فی المهامة والقفر
اور وہ ہے شوق آرزو جو مجھکو ہے بیت اللہ میں ... اور نہیں ہے وہ آرزو مگر اسوجہ سے	کہ چھوڑ آیا ہوں میں ایک ضعیفہ کو بیچ بیابان اور زمین بے آب و گیاہ کے

حمائم نجد اسمعی قول معشر و
اگر کبوتر زمین بلند کے سن تو پیام تنہا اور بیکس کا
بآن وسمی کالسحاب وکالمطر
اُس پر کہ آنسو میرے جاری ہیں مانند بادل اور مینہ کے
حمائم نجد ان اتیت خیامنا
اے کبوتر زمین بلند کے اگر آوے تو ہمارے خیمون میں
له علة بین الجوانح والصدر
اسکو بیماری ہے درمیان تمام پہلو اور سینہ کے
وفی خده خال محته مدامع
اور اُسکے رخسار پر ایک تل تھا جسکو بہا دیا آنکھون کے آنسو نے
فوافاه انیار الشام علی نور
پس پہنچ گئے اسیر لوگ ناکس اور بیوفائی سے
الا یا حمامات الحطیم وزمزم
آگاہ ہو اے کبوتر حطیم اور زمزم کے

غریب کئیب فی ذلة الاسر
دور از وطن اسیر نزدیک پہنچ خواری قید کے
حمائم نجد عزدی عند سوطنی
اے کبوتر زمین بلند کے خوش آوازی کر اور بھیج بول تو
فقولی کذلک الدهر عسر علی یسر
پس کہہ تو اسیطرح رہیگا زمانہ دشوار کا آسانی کے
له من عداد العمر عشر وسبعة
واسطے اُسکے شمار عمر کی اٹھارہ برس ہے
علی فقداو طان وکسر بلا جبر
او پیر آتی اور دوری گھر واور خشکی اور تباہی اٹھانی بدون
الا فاخبرنا بارک الله فیکما
آگاہ ہو پس خبر دو تم دونون مجکو برکت دے اللہ سبحانہ
الا فاخبری امی دولی علی اخری
خبر دے تو میری ماں کو اور مطلع کر تو میری حال پر

فان سالت عنی الاخبه عنا خبری
ور اگر پوچھین تیرے حال کو تجھسے دوست لوگ آگاہ کر تو
وقولی مزار قد بقی لیله الوکر
اور کہہ تو فرار لے درد ناک کرتا ہے پیچ آشیانہ قید کے
وقولی لهم ان الاسیر بحسرة
اور کہہ تو انسے کہ بتحقیق قیدی بیچ گرمی ہستوار کا کہ
وواحسرة عند الحساب بلا فکر
وقت حساب کرنے کے بدون فکر کے
بنفسی سایرا منی الجهاد ونبر عا
روز مہوا تھا اشہب جہاد مین واسطے انکو کاری کے
الاو کتبا هذا لغریب علی قبری
اور لکھو تم دونون کہ یہ مسافر بیکس ہے میری قبر پر
عسی تسمح الایام عنها بزورة
شاید کہ موافقت کرے زمانہ انکو ساتھ ایکبار زیارت کرنے

بنفس غریب لا یزار من الشکر
واسطے خبر کے کہ نہیں زیارت کیجاتی ہر نزدیکی اور بیگانگی سے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب لکھا ابو قنا نے فرار کے اشعار کو ختم کیا انکو اور تہہ خط کیا اور سپرد کیا خط ایک شخص کو معاہدین سے جو نیک اعتقاد رکھتے تھے پہونچا دے خط بجانب مسلمانون کے واقدی رحمۃ اللہ نے جابر بن عمران الدوسی سے اور انھون نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ابی ہریرہ نے کہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین اور ہم لوگ اُس زمین مین تھے جسکا نام بلاط تھا کہ اسیوقت آئے ہمین بین اوس قبیلہ مخزوم سے اور تھیوڑا اور مقرر کیا تھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے مقدمہ لشکر پر پس لائے وہ ایک مرد رومی کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ لو تم اُس شخص کو کہ وہ اپنے تئین ایلچی بیان کرتا ہے پس پوچھا اُس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے پس کہا اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون میرے پاس ایک خط ہے تمھارے نام کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کسکی طرف سے ہے اُسنے کہا کہ تمھارے ایک قیدی کی طرف سے ہے جو انطاکیہ مین ہین اور نام اُنکا فرار بن الازور ہے پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس روئے مسلمان اور پہونچی خبر فرار کی بہن خولہ کو پس آئین وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنسے کہ یا امین الامۃ سناؤ تم مجکو شعر میرے بھائی کی پس سنایا پڑھکر خولہ کو بعض اشعار اور نہین تمام کیا اُسکو پس رونا اللہ پڑھا خولہ نے اور کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ لا خذن بثارہ واقدی

ہشتادجستر اجیبا اکھنا اللہ من لعدو اکان مومن الا او دیکھے تصابیر ایک ممالک ہین اور انکے علما سے جو جانتے تھے کتب جیریہ کو او ر انکا وقتے گذری ہوئی کتابون سے اور نام انکا رفاعہ بن زہیر تھا کہتے تھے وہ شعر کو اور آراستہ کرتے تھے کلام کو اور اُنھون نے جب دیکھا کنیسہ اور اُسکے کافرون کو اور دیکھا اُنکو کہ بزرگ داشت کرتے ہین وہ صلیبان کی اور سجدہ کرتے ہین تصویرون کو کہا اُنھون نے اللہ اکبر

اللہ اکبر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کذب حزب الشیطان و لا الہ الا الرحمٰن الذی لیس فی عدد محسوب انہ فرد لا

شئ منسوب لیس لہ ضد و الند و لا قد و لا حد اوجد الموجودات و صور المصنوعات و خلق المخلوقات و دبر امر الکائنات اول

لا افتتاح لوجوده وآخر لا عدم لسخوده لا یموت و لا یفنی و لا یزول و لا یبلی لا شریک لہ و لا وزیر و لا صاحبۃ و لا مشیر لیس کمثلہ

شئ وھو السمیع البصیر راوی نے بیان کیا ہے کہ جنبش مین آیا کنیسا اُنکے قول سے اور جھکے راہب لوگ ساتھ اپنے عصاؤن کے اُنکی طرف پس اشارہ کیا بادشاہ کے دربانون نے راہبون کی طرف کہ چھوڑ دو اُس شخص کو اُسکے حال پر پس جدا ہوئے راہب اُنسے پس کہا ہرقل نے رفاعہ بن زہیر سے کہ اے برادر عربی تمھارا کیا نام ہے رفاعہ نے کہا کیا بادشاہ تو میرے نام سے کیا چاہتا ہے حالانکہ مین تمھاری جنس سے نہین ہون جو مجھسے تم پوچھوگے پس کہا بطریق نے کہ اے بادشاہ یہ شخص سچ کہتا ہے کہ یہ ہماری جنس نہین ہے اور وہ علم و مسائل حکمت سے ایسا ہے کہ پوچھین ہم اُس سے بلکہ وہ بدوی ہے کہ نہین جانتا ہے مگر سکونت جنگلون اور صحبت بدوون کی اور حکمت ہمارے شہرون مین ظاہر اور ہمارے حکما مین مشہور معلی ہے جوش مارا حکمت نے یونانیون سے اور پھیل گیا ہمارے شہر یاشین کے بیٹون نے پس کہان ہے اہل عرب مین حکمت اور علوم جو پہونچا دین اور پڑھین اُسکو اسی واسطے کہ بزرگیان سب ہمارے عالمون مین ہین اور عدالت ہمارے بادشاہون مین ہے ہماری قوم سے ہے کندیس اور بطلیموس اور ارسطو اور جرجیس اور ارسطاطالیس اور فیثاغورس تو جیسے جسنے انطاکیہ کو بنایا تھا اور اس جو نبی اور بادشاہ تھے اور طالاغورس اور اُنسے بنایا تمھارا مادر بیچ کو اور اطلیس اور یہ شخص کاہن تھا اور خبر دی تھی اُسنے بادشاہ عمد کو کہ پیدا کیا جاویگا اُسکے واسطے ایک لڑکا جو کلام کریگا اپنے پروردگار سے اور اُسکے واسطے ایک حال اور مرتبہ بزرگ ہوگا اور ہلاک کیا جاویگا اُسکے ہاتھون پر فیلاطون یعنی فرعون اور منافلیش حکیم اور معنی اس لفظ کے دسا کے علوم ہین اور ہماری قوم سے ارسیو تھا جسنے بنایا تھا رومہ کبریٰ اور اُسیکے نام پر اسکا نام رکھا گیا اور ہمین لوگون سے تھا سیطانیوس اور وہی بنانے والا اُس پہلی کتاب کا ہے جسمین صورتین زمین کی مع اُسکے پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور جانورون کے ہین اور بیان کیا ہے اُسی نے ہر اقلیم کا حال مع اُنکی رنگتون کے اور بیان کیا ہے اُسی نے ہر اقلیم کی معدنیات سونا اور چاندی اور جواہرات کو اور شمار کیا ہے اُسی نے سب زمین کی نہرون کو اُنکے نامون سے اور اسی طرح بیان کیا ہے زمین کے پہاڑون اور جنگلون اور گھاٹیون اور آبادیون اور اُسکے عجائبات کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نہین کہا بطریق نے اس کلام کو سامنے ہرقل بادشاہ کے مگر بطور طعن اور دشمنی کے تعریض کرتے جبلہ بن الایہم اسلام کو

لگتا ہو ایک عنصر دوسرے سے اور لیتی ہر روشنی کو وسیلے جنبش جاتی ہو تیرگی اور ظاہی آتی ہو تیرگی میں پس رفاعہ بن زہیر
رحمہ اللہ نے کہا کہ ای قس نہیں صفا کو پہونچا تو اپنے اس کام میں قس نے کہا کیونکر ہو یہ بات رفاعہ نے کہا کہ کیونکر میل ترک کے
ال بجانب عالم الغیب کے درانحالیکہ چھپائی گئی ہو انسے راہ پہونچانے والی اور کیونکر رہائی پاویگی اور جدا ہوگی روشنی تاریکی سے
بدون پاک ہونے کے تو ہ سے اور کیونکر پاویگی افکار مشکل بھید و پوشیدہ کو درانحالیکہ وہ افکار پردہ غفلت میں ہیں جبکہ پہونچتی ہیں
تو نہیں اپنی پہونچنی کی جگہوں تک اور نزدیک آتی ہیں نہیں اپنے مقر اور مسکن تک اور پھرتی ہو کر اپنے عناصر تک اور پھرتی ہیں جنبش
دینے والیں زیرکی اور دانائی کی اپنے مسکنوں تک اور پہونچتے ہیں اذہان ملبند اپنی جگہوں تک اور جدا ہوتے ہیں اشکال اشکال
سے سبب تاثیر خواہش کے اٹھیں اور راوندھی گرتی ہیں اپنی صورتوں پر گرانا اپنے عناصر سے پھر کہا رفاعہ نے کہ لے تبرک یہ کلام
اُن عرب کا ہی کہ گمان کیا تھا تو نے کہ حکمت اُنکے اخلاق سے نہیں ہو اور انکی بازاروں میں نہیں بیچی جاتی ہو اور تھا ایک بادشاہ
اُنکے بیچ سے جسکا نام سیف بن ذی یزن تھا کہ اسنے خوشخبری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی تھی سات سو برس
قبل اُنکے ظہور کے اور وہ کلام کرتا تھا ساتھ مشکلات علوم کے اور اچھے طرح سے نثر اور نظم کو قافیہ دار کرتا تھا کلام کیا ہی
اُسنے اپنی زبان پر ساتھ حکمت اور شکر نعمت کے اور نہملا اُسکے جو کچھ کہا ہو ایک فصیح نے ہمارے فصحا سے جسکا نام قس بن ساعدۃ الایادی
تھا اُنکے اشعار ہیں **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے عبداللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہو کہا عبداللہ نے کہ کہا میں نے
رفاعہ بن زہیر سے جب چھوٹے وہ روم کی قید سے کہ ای چچا کیونکر سمجھا تھا تبرک تمہارے قول کو اور تم اُسکے کلام کو رفاعہ نے
کہا کہ ای میرے بیٹے نہیں دیکھا میں نے زیادہ فصیح ملعون سے کلام عربی میں اور پوچھا تھا میں نے اس حال کو یوقنا سے پس کہا یوقنا نے
کہ کیا نہیں جانتے ہو تم کہ ملک شاہان روم اور بطارقہ کا نہیں قایم اور پایدار رہتا ہو مگر اس حال میں کہ کلام کریں وہ ساتھ
زبان عرب کے اسواسطے کہ وہ قریب ہیں عرب کے حجاز میں راوی نے بیان کیا ہو کہ جب بیان کی رفاعہ نے مسلمانوں سے
کیفیت اپنے مناظرے کی تبرک سے تو لکھوں اُسکو اکثر لوگوں نے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ رفاعہ بن زہیر کے ایک
بیٹے تھے جو انکے ساتھ گئے تھے اور دل انکا میل کرتا تھا بجانب کفر کے اور باپ اُنکے دعا کرتے تھے اُنکے واسطے اور جب
داخل ہوگے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستون کنیسہ میں اور مشغول ہوئے رفاعہ ساتھ تبرک کے مناظرہ
میں متوجہ ہوئے تھے بیٹے انکے عامر درانحالیکہ وہ تیز نظر سے دیکھتے تھے بجانب کنیسہ کے اور اسکی آرایش اور تکلفات اور تصویروں اور
صلیبان کے اور تماثیل دیکھتے تھے وہ رومیوں کی عورتوں اور انکے لباس اور خوبصورتی کو پس اُسیوقت فریب کیا اُنکے ساتھ شیطان
نے پس ڈور دہ بجانب سہ ہی صلیبان اور تصویروں کے اور اختیار کیا شرک کو ساتھ اللہ پاک کے پس جب دیکھا اُنکی طرف اُنکے
باپ رفاعہ نے رو دیا اور کہا کہ سختی ہو تجھپر آیا کافر ہوگیا تو بعد ایمان کے سختی ہو تجھپر دور کیا گیا تو دروازے رحمان سے سختی ہو تجھپر
آیا کفر کیا تو نے ساتھ بادشاہ عوض لینے والے کے لیے راندے گئے قدرت کے لیے دور کیے گئے مغفرت کے لیے سختی ہو
تجھپر کیونکر ناسپاسی کی تو نے ساتھ صاحب قدرت کے قسم ہو کہ غمگین ہونگا میں تجھپر تیری جدائی سے دنیا میں کہ تجھکو نہ دیکھا

کہ آپ نے دیارتہ کو حال کیا ہے رفاعہ نے کہا کہ وہ مٹی سے بنایا گیا ہے ہرقل نے کہا کہ انکے مصاحب و دربان کون ہین رفاعہ نے کہا کہ دربان انکی قناعت اور غریب مسلمان ہین ہرقل نے کہا کہ فرش انکا کیا ہے رفاعہ نے کہا کہ فرش انکا عدالت کرنا اور مسکین ہو ہرقل نے کہا کہ تخت انکا کیسا ہے رفاعہ نے کہا کہ تخت انکا پاکدامنی اور یقین ہے ہرقل نے کہا کہ خزانہ انکا کیا ہے رفاعہ نے کہا خزانہ انکا اعتماد رکھنا ساتھ پروردگار عالم کے ہے ہرقل نے کہا کہ لشکر انکا کون ہے رفاعہ نے کہا کہ لشکر انکا دلیران موحدین شہسواران مسلمین ہین آیا نہین جانا اور سنا تو نے اے بادشاہ کہ ایک جماعت نے انسے کہا تھا کہ یا عمر یہ تحقیق مالک ہوگئے تم خزانہ سلاطین روم کے اور ذلیل و خوار کیا تمنے بیلارقہ اور اکا سرہ کو پس تم کیون لباس اچھا نہین پہنتے ہو پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تم لوگ آرایش اور تکلفات دنیا کو چاہتے ہو اور ہین رضامندی پروردگار دنیا و آخرت کی چاہتا ہون اسیوجہ سے جب انھون نے ظاہر کیا اس کام کو تو اشارہ کیا اس کلام کیطرف پکارنے والا مالک اندازے ہے خبر دینے الذین ان مکناہم في الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر راوی نے بیان کیا ہے کہ حکم کیا بادشاہ نے مسلمانون کے قید خانے مین لیجانے کا پھر نکلا وہ کنیسہ سے اپنے لشکر کی طرف تاکہ آوے خیمون مین پس دیکھا اُسنے کہ خیمے بیلارقہ کے کھڑے کیے گئے ہین اور ساتھ ہر خیمہ کے کنیسے لکڑی کے تھے جنمین ستونکا کام بنایا گیا تھا اور گھنٹے انکے دروازون پر تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ کنیسے لکڑی کے خیمون میں منقش تھے اور اُنمین فخر کرتے تھے انکی خوبی سے کا رستہ تھے ساتھ انکی سفر میں اور لشکرون مین پس گشت کی ہرقل نے اپنے تمام لشکر مین اور قصد کیا انطاکیہ کے جانیکا کہ اسیوقت چند سوار گھوڑے دوڑاتے ہوئے اُسکے پاس آئے کہا بادشاہ کے دربانون نے اُنسے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہے کہا انھون نے کہ آگئے عرب لوہے کے پل پر اور مالک ہوگئے اسکے راوی نے بیان کیا ہے کہ اس کلام کے سننے سے یقین ہوا ہرقل کو اپنے ملک کے زوال کا اور کہا اُسنے کہ کیونکر لے لیا عرب نے دونون برجون کو حالانکہ اُس مین تین تین سو مرد لڑنے والے ہین سوارون نے کہا کہ اے بادشاہ جوان تیغ و شمشیر وہی اُنسے سیر کیا دونون برج کو مسلمانون کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اچھا کام اللہ غالب و بزرگ کا مسلمانون کے ساتھ یہ تھا کہ دربان بادشاہ کا ہر روز انپر لشکر مین جاتا تھا پل کا اور تاکید اور وصیت کرتا تھا ان لوگونکو جو دونون برجون میں تھے حفاظت اور نگہبانی کی اور گیا تھا وہ ایک دن وہان موافق اپنی عادت کی پس پایا اوس لوگون کو حالت شراب نوشی مین اور ان لوگون مین احتیاط اور ہوشیاری نہ تھی پس مارا اُسنے ہر ایک کے انمین سے پچاس کوڑے اور قصد کیا انکے شمشیر کے مارڈالنے کا پھر باز رہا اس سے ازروے احتیاط اور خوف کے خشم بادشاہ سے پھر چھوڑ دیا انکو اور پھر آیا بادشاہ کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے اور در آیا کینہ ان لوگون کے دلون مین سبب اُسکے پس آئے ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمان دونون برجون تک لیلیا ان لوگون نے ابوعبیدہ بن الجراح سے امن واسطے اپنے اور انکو اور کھولدیا انھون نے واسطے دروازہ کو پس داخل ہوا لشکر مسلمانون کا برجون مین پس داخل ہوا ہرقل بادشاہ اپنے خیمے مین اور حکم کیا اُسنے اپنے ہمراہیون کو سلح اور آمادہ ہونیکا واسطے لڑائی کی پس سامان کیا انھون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب اتر چکے مسلمان بجانب ارض انطاکیہ کے کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہ اے ابا سلیمان یہ تحقیق چلتے ہین ہم کلیہ روم کے شہر مین اور ابھی پہونچ گئے تم اُسکے

ذکر پہونچنے مسلمانون کا دونون برج آہنی پل واقع انطاکیہ مین

کہ اترے وہ گرد انکے چھوڑا انہنے اپنے لشکر کی حفاظت کے واسطے اپنے بڑے مصاحب لطاروس کو اور وہ بہادر اور دلیر لڑائی کا تھا پھر
داخل ہوا ہرقل کنیسہ مین اور یکجا کیا انہنے ملوک اور بطارقہ اور حجاب کو اپنے پاس اور کھڑا ہوا انکے بیچ مین بحالت خطبہ پڑھنے کے
اور کہا کہ اے اہل دین نصرانیہ اور نبی معمودیہ کے بہ تحقیق نزدیک ہوا وہ امر جو بیان کیا تھا مینے تمسے درباب زوال تمہارے ملک اور
جانے تمہارے عزت اور بزرگی کے زمین سوریہ سے اور ڈرایا تھا مینے تمکو اس معاملہ سے پس نہ مانا تم نے میرے کہنے کو اور تعنید
تمنے میرے مار ڈالنے کا اور یہ قوم بہ تحقیق در آئے ہین تمہارے ملک اور تمہارے تاج بزرگی کے گھر مین پس لڑو تم انسے واسطے
اپنے گھربار اور مال اور جانون کے اور احتیاط کرو تم خوف اور بد دلی سے اور نہ لاحق ہو تمکو لڑائی مین سستی اور کاہلی پس
تحقیق بہت کوشش کی مین نے تمہارے واسطے اور تلف کیا مینے مال اور خزانہ اور لوگون کو تمہارے دین اور ملک کے واسطے
پس نہ مساعدت اور یاری کی نیک بختی نے اور نہ پہونچا مین اس قوم سے کسی ارادے کو پس اگر بد دلی کروگے تم اور پھر دوگے
اپنی جگہون پر اور نہ قصد کروگے واسطے اپنے ملک کے اور نہ کوشش کروگے اب جنگ کے واسطے تلوار اور ارادے سے تو ہوگی ننگ اور عار
تمپر اور پہونچیگی اذیت تمکو کہان ہین باپ تمہارے اور گذرے ہین کہ مرگئے وہ بحالت بزرگی اور جوانمردی کے اور وہ ناکس
اور سکونت کی انکے گھرون مین عرب فرومایہ نے پس آئی تمکو کنیسونکی مسجدین بنائین انھون نے اور ویران کردیا اور کھود ڈالا انکو
دیرون کو اور ذلیل و خوار کردیا تمہارے بادشاہون کو اور لونڈی اور غلام بنایا تمہاری عورتون اور لڑکون کو مالک ہوگئے
وہ تمہارے پناہ کی جگہون کے اور غالب ہوگئے وہ تمہارے قلعون اور شہرون پر اور بہ تحقیق گذرا جو گذرا الیس سرنو سے احتیاط کرو تم
کام مین اور لڑو تم پس بہت گروہ ہلاک ہوئے ہین بیشتر تمہارے اپنے ملک و حکومت کی حمایت اور اپنے گھربار کی غیرت پر اور میری
دانائی کا نتیجہ تمہارے واسطے یہ تھا کہ صلح کرلو تم اپنے اور ان عرب کے بیچ مین انکار کیا تمنے اس امر سے اسواسطے کہ تاریکی تمہاری
جہالت نے نہ قبول کیا روشنی حکمت اور دانائی کو آیا نہین جانا اور سنا تمنے اس امر کو کہ پایا گیا تھا ایک تختہ سبز پتھر کا صامدت کی قبر پر
جسمین کلمات حکمت کے اس مضمون سے لکھے تھے جسنے کھودیا عالم اعلی کے چڑھنے کی سیڑھی کو پس بہ تحقیق کھودیا اسنے مرتبہ قرب اور نزدیکی
کو اپنے پیدا کرنے والے سے حکمت اور دانائی زندگانی ہے عقل کی اور دولت ہے ذہنون کی اور دور رکھنے والی ہے جانون کو
پلیدگی سے اور روشنی عقلون کی ہے جو شخص حکیم اور دانا نہین ہے وہ ہمیشہ بیمار اور بدحال رہتا ہے جو کوئی انجام کا سوچیگا وہ دیکھیگا اور جو
دیکھیگا پہچانیگا وہ اپنے خالق کو اور جو پہچانیگا وہ عمل نیک کریگا اور جو عمل نیک کریگا بہتر ہوجاویگی بوجھ اور عقل اسکی اور جو شخص آراستہ
اور پاک ہوجاویگی عقل اسکی صاف اور روشن ہوویگی روح اسکی پس اٹھ کھڑا ہوا جبلہ بن ایہم اور کہا اسنے کہ اے عظیم روم نہین ہے
لڑائی اس قوم کی مگر بسبب ہونے انکے خلیفہ عمر کے مدینہ منورہ مین پس اگر اجازت دے تو مجھکو تو بھیجون مین ایک شخص کو قوم غسان سے کہ جا
ناگہان مار ڈالے انکو پس جب سنینگے یہ لوگ حال انکے مارے جانے کا پیٹھ پھیر دینگے ہمسے اور ہوگا یہ امر سبب انکے ہٹ جانے اور نکلنے کے ملکون
شام کا جنکے وہ مالک ہوگئے ہین انکے ہاتھون سے پس کہا ہرقل نے کہ یہ خواہش اور آرزو ہے کہ نہین صحیح ہے امید اسکی
اور نہ کٹیگا کسی سے وقت انکا اسواسطے کہ اوقات مقرر اور اندازہ کئے گئے ہین اور جان اور دم معین ہین

تموتوا مناد دنیا و ہی فی طلبنا الموت اشارتہا عن حق عبادتہا مالتی تفت من نبی الشکر وقد اشتروا و یدکم فاتهادتم الی الحیواۃ الدنیۃ

الانفس الفانیۃ و بدادقاکم بالنصر معینۃ و منعتکم عن طلب نتیجۃ الدنیا متحدۃ و المواعظ الصادقۃ مکذا الحق مقیدۃ اینما تکونوا یدرککم

الموت و لو کنتم فی بروج مشیدۃ و ہذہ الطوالع سعودنا بالاقبال طالعۃ و شجرابا لنا بالتایید بالغۃ فلله درہم اید رہت نجوم

المجنبۃ فی افلاک رادتهم و تبلج فجر النسق فی سمار شوقہم و اشرقت شموس المعرفۃ من مشارق عشقہم فلما ہبوا بالحرکۃ و حققوا قد ہموا

ہمم النفوس الی رضار القدوس و استبقوا و ازاحم بعضہم بعضا و ہم یرفقو فنودوا من الصفار سرایرہم من المومنین رجال صدقوا

واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے صابر ابن اوس سے بیان کرتا ہو کہا صابر بن اوس نے کہ مین موجود تھا

ابوعبیدہ بن الجراح کی لڑائی اور صف بندی مین انطاکیہ پر جسوقت کہ وعظ اور نصیحت کی تھی ربیعہ بن معمر نے پس سبکے

پہلے جو نکلا واسطے مقابلے کے رومیون مین سے بہادر رومیون کا نسطورس بن رشد اور گویا وہ ایک برج لوہے کے تھا پس

جب آیا وہ میدان مین طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو پس نکلے اسکے مقابلے کو واسلے ابوالہول غلام بنی طریف کے جنھون نے

قلعہ حلب کو فتح کیا تھا اور وہ آچکے دن گھوڑے پر سوار تھے پس سوار تھے حملہ کیا ایک نے دوسرے پر پس جب

روشن ہوئی آگ لڑائی کی دونون کے بیچ مین لڑکھڑایا اور ٹھوکر لی واسکے گھوڑے نے پس گر پڑے واسکی

پشت سے پس جھکا انکی طرف نسطورس اور گرفتار کر لیا انکو اور کھینچتا ہوا لے گیا اور انکو بحالت حقارت کی اپنے خیمہ کی طرف

سپرد کیا اپنے بعض ہمراہیون کے پھر واپس آیا نسطورس اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اسکے مقابلے کو ضحاک بن حسان انطاکی اور

ضحاک مشابہ خالد بن الولید کے تھے سوارکاری اور حالت اور درازی قد اور صورت مین پس جب نکلے وہ کہا ایک شخص نے

رومیون میں سے جسنے دیکھا تھا خالد بن الولید کو لڑائیون مین اور پہچانتا تھا انکو یہ کہ وہ شہسوار مسلمانون کے ہین جنھون نے فتح کیا ہے ہمارے

شہرون کو اور مالک ہو گئے ہین ہمارے قلعون کے اور مار ڈالا ہے ہمارے بطارقہ کو اور گرفتار کر لیا ہے ہمارے حامیون کو پس بڑھا ہر شخص لشکر

انطاکیہ کا واسطے دیکھنے لڑائی کے اور وہ ضحاک بن حسان کو خالد بن الولید سمجھتے تھے پس بھیڑ کی لوگون نے اور ٹوٹ گئین

رسیان خیمون کی اور میخین خیمون کے جنکی رسیان ٹوٹ گئین تحقیق خیمہ نسطورس کا تھا پس گر پڑا خیمہ اسکے تخت پر پس ڈرے لوگ

اس سے کہ اگر نسطورس آویگا اور دیکھیگا اپنے خیمے کو اسی حال سے مار ڈالیگا انکو اور نہ پایا انھون نے کسیکو جو اعانت کرے انکی

خیمے کے بلند کرنے مین اسواسطے کہ ہر شخص لشکر کا مشغول تھا نسطورس اور اسکے خصم کی لڑائی دیکھنے مین پس متفق ہوئی تجویز

فراشون کی جو تین آدمی تھے واسطے کھول دینے پر قید سے اور کہا انھون نے واسطے کھول دینگے تمکو تمہاری قید سے اس شرط

پر کہ ہماری اعانت کرو تم اس خیمے کی چوب اٹھانے مین پھر دینگے ہم تمکو بجانب قید کے جیسے کہ تم تھے اور جسوقت لشکر

آویگا ہم درخواست کرینگے اس سے تمہارے باب مین پس چھوڑ دیگا وہ تمہاری راہ کو پس کہا واسطے انکے کہ ہان مجھکو

یہ شرط منظور ہے پس کھول دیا فراشون نے انکو قید سے پس جب پایا واسطے آرام اور رہائی قید سے ناگہان دوڑے

وہ فراشون پر اور لیا ایک کو دائین ہاتھ اور دوسرے کو بائین سے اور دوڑ آیا تیسرا فراش بسبب ان دونون کے پس

وہ مرد ایک تختی کو اس بنا پر جانیا آفتاب کے پاس دیکھتا تھا وہ ہر چیز کو جو اس بنا سے ثابت ہوتی تھی اُس تختی میں پس معلوم
کرتا تھا واسطے اس چیز کو جو واقع ہوتی تھی اُس اقلیم میں جو خاص اور متعلق تھی اُس تختی سے اور یہی حال ہر بنا کا تھا اس سبب سے لوگ
پس معلوم کر لیتے تھے رومۃ الکبریٰ کے لوگ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی عالم میں بسبب علوم اپنے اگلے حکیموں کے اور اُن
مکانوں کے بیچ میں ایک گنبد ہشت پہل تانبے کے ستونوں کے پر تھا جیسے سیسے کا کام تھا اور اسکو ایک دیوار گھیرے تھی پھراتا تھا
اس دیوار کو اُس قبہ پر بڑا قسان اُسکا جیسے سر پر ایک صورت پتھر کی تھی کہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کیا ہے بلکہ وہ پتھر سیاہ تھا
پیوند کیا ہوا ساتھ سفیدی کے پس ہوتا تھا موسم اعتدال اور بہار زیتون کا پورا پچھم کی زمین میں تب تھی لوگ کو قسیا
سے ڈرا دالی کو کہ قریب تھا کہ عقلیں جاتی رہیں اُس آواز کے صدمے سے پس جب ہوتا تھا دوسرا دن آتی تھیں اُس تینونکی طرح
زرا زیتونکی چونچوں اور پانوں میں زیتون ہوتا تھا پس ڈالتی تھیں وہ چڑیاں اُس زیتون کو اُس شخص کے سر پر برابر
ڈالی جاتی تھیں تا اینکہ پر ہو جاتا تھا وہ قسان عظیم جو پھراتا تھا اُس دیوار کو پس نچوڑ لیتے تھے لوگ زیتون سے انکے روغن کو
اسقدر کہ کفایت کرتا تھا انکو اُس سال سے دوسرے سال تک اور تھا اندر اُس مکان بلند کے ایک مقفل گھر کہ نہیں کھولا گیا
تھا وہ جیسے کہ شہر رومۃ الکبریٰ بنایا گیا تھا اور جب قصد کیا تھا فلیطانوس بادشاہ نے کوچ کا واسطے مدد دینی ہرقل کے
ضرورت ہوئی تھی اسکو مال کی تاکہ کھلادے وہ اپنے لشکر کو پس آیا وہ اُس بند گھر کی طرف اور قصد کیا اُسکے کھولنے کا پس کہا اُس سے
علماؤں نے جو اُس مکان بلند اور کنیسے کا مہتمم اور سرپرست رکھنے والا تھا کہ اے بادشاہ اس گھر میں جیسے قفل لگایا گیا ہے اسکو سات سو سال
گذری ہیں ایک سو ستر برس پیشتر ظہور مسیح علیہ السلام سے اور نہیں تھا کوئی ایسا شخص جو قریب ہوتا تھا اہتمام اس مکان کے مگر یہ کہ وصیت کرتا تھا
اس گھر پر اس امر کی کہ نہ کھولا جاوے وہ اور نہ مدد لیجاوے دانائی اور حکمت کہ روشن اور بلند کیا تھا اسکو ان دونوں نے جو پہلے پیشتر تھے حکما
بادشاہوں سے اور بنایا تھا اس شہر کو اور مضبوط کیا تھا ان مکانوں کو تیرہ اور ارسطو اور باقی رہا وہ انہی ملک اور سلطنت میں تین سو
سال اور وصیت کرتا تھا وہ اس گھر کے نہ کھولنے کی بعد حکومت کی بقیطانیوس تیرے باپ نے تین سو ستر سال اور وصیت کی تھی اُسنے
مثل وصیت اپنے باپ کے اور اسی طرح سو برس سے تو اس ملک میں حاکم ہے پیش دور کر تو اُس حکمت اور طلسموں کو جنکو ان لوگوں نے بنایا تھا
اور انکار کیا فلیطانوس نے اسکے کھولنے کا میں پس جب کھولا اُس گھر کو نپایا اُس گھر میں کسی چیز کو مگر یہ کہ پایا ایک گھر کو جس میں
تصویریں ہی تھیں پس دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس گھر میں صورت بیت المقدس اور بلاد شام اور صفت اور شمار ملوک شام
کی ہے اور اخیر میں صورت ہرقل کی ہے اور گویا وہ دیکھتا ہے ایک تختی میں جو اُسکے سامنے ہے اور اُس میں بزبان یونانی یہ مضمون
لکھا ہے کہ اے ڈھونڈھنے والے علم کے تجھ پر لازم ہے بہت پڑھنا علم کا اس واسطے کہ جب بار بار ہوگا گذرنا اچھی اور باریک باتوں کا
کانوں میں اور سُنیگے کان اُن باتوں کو تو ہوگا یہ امر سخت کرنے والا واسطے قوت علم کے اور بڑا حکم کرنے والا واسطے
دست اندازی علم کے اس واسطے کہ سب علم نکالے اور باہر لائے گئے ہیں عقل سے اور اندازہ کرنا نہیں ہوتا ہے مگر بہ سبب کثرت محنت
اور کوشش کی علم میں اور علم زیرکی اور دانائی یا پایان کار دیکھنے کی ہے اور پایان کار دیکھنا جگہ اور محل علم کا ہے اور علم جگہ عقل کی ہے

پیروی کرنے شریعت انکے مالک الٰہ سرداسکے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا فلیطانوس نے یہ حال تمام مکانات اہا بیلیا سے پوشیدہ کیا اُسنے حال کو انپر مسلمین اور کہا کہ ضرور ہی مجکو بھیجنا عرب کا اور جانا واسطے مدد دہی ہرقل بادشاہ کے اور بہ تحقیق پہونچا ہی مجکو خط بطریق اسطولس کا جو قایم اور پایدار رکھنے والا ہی شریعت مسیح کا ہی اور اُسنے بلایا ہی مجکو بیچ اپنے وہ دہی ہین سکے پس اگر توقف کرونگا مین پیچھے رہونگا مین نا امید کریگا وہ مجکو پھر اختیار کیا اُسنے لشکر دستہ تیس ہزار کو اور وہ قوم کراجیہ تھی اور حاکم مقرر کیا اپنی جگہہ پر اپنے بیٹے اسفیلوس کو اور نکالا اُسنے بیت الحکمۃ سے نشان اسکندر یونانی کو جو زینت دیا گیا ساتھ سونے اور چاندی اور موتیوں کے اور نشان وہ تھا جسکو ظاہر اور بلند کیا تھا اسکندر نے بروز فتح راجا کے ارض بلیو سے اور وہ نہین ظاہر کیا جاتا تھا مگر دو دن سال مین بیچ کنیسا ابا سوفیا کے اور وہ ایک دن عید تھا اور ملیب ایک دن شعانین کا تھا اور جب بلند کیا گیا وہ نشان فلیطانوس کے سر پر نہ ہوا یہانتک کہ پہونچا انطاکیہ مین اور راستہ باب فارس ہی یعنی اس لفظ کے باب فارس مین پس جب حاکم ہو گئے عرب تقیل جانا انھون نے اس کلمہ کو اور پوچھے معنی اُسکے پس کہا گیا کہ فارس مین پس انھون نے دروازے کا نام باب فارس رکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا ہرقل واسطے ملاقات فلیطانوس کے اور کھڑا کیا گیا خیمہ اُسکا سامنے بادشاہ کے اور خوش ہوئے دومی اور شگون نیک جانا انھونے واسطے مرد کے اور بجائے گئے گھنٹے اور پھونکے گئے ناقوس اور واقع ہوا شور بادشاہ کے لشکرون مین اور بلند ہوئین آوازین رومیون کی انطاکیہ مین اور متحیر ہوئے مسلمان وقت سننے آواز دن رومیون کے اور اُسیوقت جاسوس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے جو معاہدی لوگ تھے آگئے اونکے پاس رومیون کے لشکر سے اور آگاہ کیا انکو فلیطانوس ملک رومہ اور اُسکے ہمراہیون کے آنے سے پس مانند کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دونون ہاتھون کو اور کہا اللہم شتت شملہم وفرق کلمتہم ودمر جیوشہم وزلزل اقدامہم واجعل کلمتنا العلیا وکلمتہم السفلے وانصرنا والنصرک لنبیک یوم الاحزاب اللہم ردکیدہم فی نحورہم ونصرنا علیہم اور آمین کہا مسلمانون نے انکی دعا پر واقدی رحمۃ اللہ علیہ راوی نے بیان کیا ہی کہ جب آیا فلیطانوس مع اپنے لشکر کے تو خوفناک ہوئے مسلمان مگر اللہ تعالیٰ نے ثابت قدم رکھا انکو اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اور انکے ساتھ تین ہزار قوم طے وغیرہ سے تھے اور کہا اُنسے کہ اے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ تحقیق کہ رومی یکجا ہوتے ہین کنارے دریا شام سے واسطے مدد دہی اپنے دین کے پس کوچ کرو تم اور تاخت و تاراج کرو شہرہا واقع کنارہ دریا کو اور نگاہ رکھو اور حفاظت کرو تم مسلمانون کی اور نہ کمی آوین لوگ تمہارے سامنے سے راوی نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوئے معاذ رضی اللہ عنہ جبلہ اور لاذقیہ پر پس گھیر لیا انھون نے اُسکے مالون اور لیا اُسکے غنائم کو اور پایا انھونے باب جبلہ پر اُسکے حاکم غسان بن جریم النسانی بن عم جبلہ بن الایہم کو اور اُسکے ساتھ ایکہزار جانور بار گیہون اور جو کے تھے واسطے لشکر بادشاہ کے اور بیچی کیا تھا اُسنے غلہ طرابلس اور عکا اور صور اور بلاد قیساریہ سے اور بھیجا تھا اُسکو قسطنطین بن ہرقل نے ساتھ اپنے مصاحب کے بجانب ہرقل کے پس جبکہ مصاحب شہر جبلہ تک سپرد کیا اُسنے وہ غلہ منفرہ کو اور واپس گیا پس اکٹھا جا پڑے اُسپر معاذ بن جبل

تمھارے کے بجانب دواہشون کھینچنے والی کے طرف غار ہلاکی کے اسواسطے کہ تمنے حکم کیا خلاف حق کے اور ظلم کیا تمنے رعیت
پر بیچ لینے اُنکے اموال اور تباہ کرنے اُنکی جانوں کے اور کثرت زنا اور طبیعت بیہودگیونکے پس اسی سبب سے نہ مدد دی گئی تم اور
ہوا احاطہ برائیکا تمپر پس کلام کیا بادشاہ کے بڑے حاجب نے اور چلایا وہ فلیطانوس پر کہا ای سردار نہ بار ڈال تو بادشاہ کے
دل پر محنت اور مشقت کا اسقدر کہ وہ نہین طاقت رکھتا ہی کہ تجھسے زیادہ لوگونکے اُسکو نصیحت کی تھی پس نہین سنا اُسنے قول
ناصح کا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سخت اور دشوار گذرا فلیطانوس پر چلانا حاجب کا اُسپر اُسوقت بیچ سامنے بادشاہ کے
اور برا معلوم ہوا اُسکو یہ امر جبکہ نہ باز رکھا بادشاہ نے اُس حاجب کو اس کلام سے اور چھپایا فلیطانوس نے معاملے کو رات تک
پس گذری تھوڑی رات بولایا اُسنے اپنے ساتھیون اور خاص لوگون کو اپنی قوم سے جو مرتے تھے اُسکے مرنے بیچ اور جیتے تھے
اُسکے جینے بیچ اور کہا کہ پسند کرتے ہو تم اس امر کو کہ ڈالے مجکو حاجب ہر ذلیل کا اور حقیر لڑکے مجکو اور کم کرے میرے مرتبے کو بادشاہ کے
بیچ ہینا اور تم لوگ جانتے ہو اس امر کو کہ میرا گھر اور نسب سب گھر اور نسب سے بڑا ہی اور میرا باپ اُسکے ملک سے مقدم ہی اور تحقیق کہا ہی ارسطالیس
حکیم نے کہ بڑھا تو اپنے قدم کو واسطے اس شخص کے جو دیکھی تجکو کم اور پست اپنے سے پس ہو جاویگا تو حقیر اور کم نزدیک اُسکی اور
عزیز کر تو اپنے نفس کو مقابلہ برائی اُسکے غرور کے اسواسطے کہ عزت نفوس کی مقابلہ کرتی ہی مرتبے بادشاہونکو اور نہ کر تو کوئی نیکی
ساتھ غیر مستحق نیکی کے اسواسطے کہ کھینچی گی وہ تجھپر برائی کو اُسکی طرف سے کسواسطے کہ احسان بہتر ہوتا ہی نزدیک لئیم کے بیچ والوں کو اور چھپ جاتا ہی نزدیک
احمقون فرومایہ کے اور نہ ضعیف کر تو اپنے دوست ناکس کا اسواسطے کہ تو طلب کرتا ہی اُسکی منفعت کو اور وہ چاہتا ہی خواہش اپنے نفس کو
ساتھ تیری اذیت دینے کے اور تحقیق آگئی ہین ہم دوسو فرسنگ بلکہ زیادہ اسسے طرف ایک امر کے کہ دکھلایا ہمکو ہمارے قصد نے دار السلطنت
اور تاج عزت اُسکا اور ہم منجملہ اُسکے توابع کے ہین پس تحقیق نور عقل کا جو پیدا کیا گیا ہی ساتھ جوہر ادراک کے باز رکھتا ہی مجکو
تبعیت جہل تاریک کرنے والی خواہش سے اور میرا دل انکار کرتا ہی اس سے اسواسطے کہ بزرگی کی جگہہ بڑی ہی اور مقام اُسکا بزرگ
ہی اور ذلت وخواری گران اور ناگوار ہی اور صاحب ذلت کا حقیر ہی اور تحقیق میںنے قصد اور میل کیا ہی اس امر پر کہ جاؤن بیچ ان
عرب کی طرف اور مدد دون بیچ اُنکے دین کو پس تحقیق در آیا ہی میرے دل بیچ یہ امر کہ دین اُنکا صحیح اور درست اور شریعت
اُنکی مضبوط اور ثابت ہی ساتھ حق کے تائید کی گئی ہی ساتھ راستی کے پس جو شخص ہوگا اُس شریعت پر بیخوف ہو جاویگا وہ
اپنی جای بازگشت بیچ برے ڈر اور دہشت سے پس تم لوگ اس بات بیچ کیا کہتے ہو انھون نے کہا کہ اے بادشاہ کیونکر پاک اور
خوش کریگا تو اپنے دل کو ساتھ چھوڑ دینے اپنے دین اور ملک کے اور تبعیت کریگا تو ایسی قوم کی جسکے واسطے بزرگی نہین ہی اور نہ
اُنہین حکمت ہی کہ بلند کرے اُنکی قدر کو فلیطانوس نے کہا کہ حکمت کامل کا ٹھکانا اُنکے نزدیک ہے اور اُنکے فضل کے دلونمین اُنکا
گھر ہی اسواسطے کہ نور اُنکی توحید کا بسبب صفائی اُنکے ذہنون کے ہی اور نور اُنکی ایمان کا بہ برکت اُنکے سردار کے ہی جو نام رکھے گئے ہین ساتھ بعثت
علام الغیوب کے اسواسطے کہ متنالیس نے اُنکی حکمت ربانیہ سے تنبیح لیا قوم کے جوہر عقلون کو بجانب اپنی تبعیت اور پیروی اپنی شریعت
کے اور جو ہم شخص ارادہ کریگا ترقی کا بجانب علی علیین کے پس بیٹھیگا وہ کنارے زمین جہل پر آیا نہین جانا تمنے اس امر کو کہ نور روشن کرتا

تمہاری کو ہم ورمیان اسکے رسول اللہ کی ہر لیس جب سنا انھوں نے کلام اسکا کہا کہ ای بادشاہ ہمیں شیعت کی برائی تیرا امر ہم
سے کہ ملک کہ ہم اس بیماری کو جسکا نسب ہم ور نہایت کا ذلت اور علیہ ہر ہمیں اگر تلاش کرتا ہو تو لیس ان اوکو بر ہیا اودگی تی سب
نیک اور یاد کرینگے مجھی کو لیس ہم اور تر شیعت کرنا امر حق اور درست کا اور ہم لوگ تیرے تابع ہیں اور تیرے ساتھ ہیں لیس کہا
ملیطا لوس نے کہ ہمیں سرگر دہ اور اختیار کیا ہو ہمیں تمھارے واسطے مگر اس چیز کو کہ اختیار کیا ہو ہم نے اسکو اپنا اگر دم سلاو او
امر ہی اور اگر موافقت کرینگے تم میری اس امر میں اعادہ کرنا ہمیں تمھارا اسواسطے کہ ہمیں جان لیا اس امر کو کہ دین ذمہ ستا تیرا ہمیں
کی دیا اور آخرت میں ہر لیس اکا نوش سنکر ہمیں دل تمھارے اس کلام پر لیس کہا انھوں نے کہ ای ملیطالوس کہا ہیں ہشیار ہو تم ہیں
رہنے سوار سمجھو ہم سب اسیطرح کہ گویا گھومتے ہیں گرد لشکر کے اور کہا سپاہی کر رہے ہیں ہم انکی اور ملکیت میں لشکر کو سب تو ہمیں کہا کہ ہم ایسا ہی
کرینگے اور متفرق اور جدا ہو گئے وہ لوگ اور لیا ملیطالوس نے اپنے مال اور اسباب وغیرہ کو اور قصد کیا اس امر کا جو ہم بیان کیا ہے
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب ارادہ کیا ملیطالوس نے مانگا ساتھ لشکر عرب کے آگے یونہا بھیجے ہو ہر قل بادشاہ کے پیس اور کیا
انھوں نے ملیم کو اور ارادہ کیا کہ ٹوٹے ہو سکا کہا اس نے ملیطالوس سے کہ تم کون ہو بادشاہ انھوں نے کہا کہ ہیں یوقنا حاکم ملک کا شہر حلب
کہا کہ کیونکر چھوڑ دیا ہو سو اپنے ملک کو اور یہ سب حرب پر لیس بیان کیا یوقنا اس سب گذشتہ اپنی قلعہ او محصور ہونے کی او بیچ اسکو کیا
اپنی سلام پس کہا ملیطالوس نے اس سے کہ تمکو جو ہو چکی تھی کہ حاکم قلعہ حلب کا پھر گیا ہو دین عرب کی طرف کہا اس نے یوقنا کہ پہلے ایسا ہی
ہوا تھا پھر رجوع کی بجانب بادشاہ اور اسکی دین کے پس کہا ملیطالوس نے کہ کیا حال ظاہر ہوا تھا تمکو اس قوم سے یوقنا نے کہا کہ
ای بادشاہ میں پھر گیا تھا انکے دین کی طرف جنگ کی ہو مل کی ہیں انکے مال بیرا اور ظاہر ہو گیا تھا مجکو اور پوشیدہ انکا اور دیکھا تھا
میں نے انکو کہ ہمیں تبعیت کرتے ہیں وہ باطل کی اور ہمیں میل اور کنارہ کرتے ہیں وہ حق سے اور ہمیں سوتے ہیں رات کو
بسبب مجاہدہ اور ریاضت کے اور ہمیں کلام کرتے ہیں سوائے یاد کرنے اپنے پروردگار کے دلوں والے ہیں معلوم کی طالب ہے اور
سلوک اور غمخواری کرتے ہیں دوستوں کے ساتھ اور آگے محتاجوں کی سردار انکے علیاس فرمان برتر ہیں اور پیر کم بسا کی سردیکیں
میں رہا ہر لیس کہا اس نے ملیطالوس نے کہ ہرگاہ تم انکی صفت ہو گئی تھی اور تم نے بزرگی انکی لیس کس چیز نے اور رکھا تمکو کیا
امرکر کہ مقیم ہو تم انکے بیچ میں یوقنا نے کہا کہ اور رکھا مجکو اس امر سے محبت میری دین اور صحبت میری قوم اسواسطے کہ نہیں نہ جاہتا ہو جدائی انکی ملیطا
نے کہا کہ یہ تحقیق لوگ ماکر اور عطیہ اختیار کرنے والی جسوقت دیکھتے ہیں اہل حق کو کھینچتے ہیں انکو ہمیں سی ... عالم سا ر
کے نزدیک دھوکا دینے سے ایک ترکی کرتے ہیں وہ لوگ معقول اہل ملت کو برادری ال بیان کیا ہو کہ کیکی یوقنا ملیطالوس نے اسی اور تحقیق
دانا اور معبود ہو گیا تھا انکو لیس قول ملیطالوس کہا انھوں نے کہ قسم ہو خدا کی کہ ہمیں کہی اس نے کوئی بات مگر یہ کہ لکھی گئی تم دوست اسکا
اسکے سبب سے مراد کلام اسکا کو اس دنیا ہو ساتھ قبول کرنے اسکی عقل کے صف دین اسلام کو اور گذر یوقنا نے کی الت سے اور اپنی
سکا اس آخر کا ایک آدمی اور کی رات کی بیگر کوئی سبب تا انھوں نے سی الت پوشیدگی کے اور انکے ملیطالوس کے پاس لیس پایا انکو سب
کے جیسا کہ بیان کیا ہو لیس جب ٹھہر رو یوقنا اسکے کہا اس نے ملیطالوس نے کہ ای یوقنا دیکھتے ہو تم کس بروے سے اٹھا لیا

[illegible] مسلمانوں سے اور تحقیق ظاہر ہوا ہے اس شخص پر جو تلاش اور طلب کرتا ہے اسکو اور باطل کھیر
لیتا ہے اس شخص کو جو دنیا کی خیر کی فکر میں ہے کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ کیا معنی اس کلام کے ہیں جو تو نے مجھ سے کہا فلیطانوس
نے کہا کہ اگر تو دیکھے ہم اس چیز کو جو دیکھی ہے ساتھ آنکھوں دلیل اور حجت کے تو پھرے تم انکے طریقے اور شریعت سے اور نہ طلب کرتے
تم دنیا کو انکے غیر سے اور نہیں طلب کیا تم نے مگر اس نعمت کو جسکی بازگشت بجانب زوال کے ہے اور پہونچاتی ہے گروہ اصحاب کو
طرف عذاب کے راوی نے بیان کیا ہے کہ سکوت کیا یوقنا نے اور نکلے وہ فلیطانوس کے پاس سے اور دریافت کرتے رہے وہ حال
فلیطانوس کا اور کچھ ظاہر نہ ہوا انکو اختیار دین مسلمانوں کی راہ میں پس جب سوار ہوا فلیطانوس اور نکلا وہ اپنے خیمہ سے پایا اپنے
ادنی بیگانوں کو کہ با سامان وساز ہوگئے تھے وہ لوگ اور وہ چار ہزار آدمی تھے بیگانی اور رئیس قوم فلیطانوس سے اور آگے کیا
انھوں نے اپنے قصد کو اور چلے وہ یہاں تک کہ پہونچا لیکہ طلایہ تلاش کرتے تھے موحدین کے لشکر کو اور تحقیق چھوڑ دیا تھا اپنے ملک کی
غرت کو پس جب نزدیک پہونچے مسلمانوں کے لشکر سے ظاہر ہوئے انکو یوقنا اور ساتھ اسکے دو سو آدمی تھے انکی بیگانی تو پہنچے پس کہا یوقنا نے
کہ اے بادشاہ قصد کیا ہے تو نے اس امر کا کہ آپڑے تو مسلمانوں کے لشکر پر فلیطانوس نے کہا نہیں قسم ہے ذات بزرگ کی اور جاتا ہوں میں انکی
طرف مگر اس امر سے کہ داخل ہوں میں انکے دین میں اور رہوں میں انکے زمرے سے اسواسطے کہ جو شخص دیکھیگا بجانب نبی کی ساتھ
آنکھ نسبت اور معتمد ہم ہمچو کی کام کریگا وہ آخرت کا پس کس چیز نے باز رکھا ہے تم کو اس امر سے کہ موافقت کرو تم ہماری اس کام میں جسکا ہم نے
قصد کیا ہے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تحقیق کھینچ لیا ہے تجکو کھینچنے والے حق اور گمراہی کی راہ سے پھر جان کیا اس سے یوقنا نے اپنا خیال
اور یہ کہ وہ قصد غدر اور فریب کا رومیوں کے ساتھ رکھتے ہیں پس کہا فلیطانوس نے کہ تم کیونکر اس امر پر قدرت پاؤگے اور میں نہیں
دیکھتا ہوں تمہارے ساتھ مگر چند لوگوں کو تمہاری قوم سے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تحقیق شہر کے اندر دو سو مرد اصحاب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں کہ وہ بیس ہزار کا مقابلہ رومیوں کے لشکر سے کرسکتے ہیں اور میں یہ امر مناسب دیکھتا ہوں کہ تو مع اپنی قوم کے
پھر جا اپنی جگہ پر اور نہ جلدی کر تو اور بھیجینگے ہم ایک مرد کو سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس کہ آگاہ کریگا وہ شخص انکو اس
امر سے جسکا ہم قصد رکھتے ہیں پس جب ہوگا کل کا دن ٹھہر تو مع اپنے لشکر کے گرد ہرقل کے اور داخل ہونگا میں شہر میں چھوڑ دونگا
میں ان دو سو اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدونگا میں انکو انکے ہتھیار اور حملہ کریگا سب لشکر عرب اور حملہ کر تو مع
اپنے لشکر کے ہرقل کے لشکر پر اور قصد کرنا تو بذات خود ہرقل کا اور قائم ہو جانا اسپر پس ہوگا تو ایسا کہ گویا تو نے جہاد کیا اسپر اور درست کرونگا
میں اور بیگانی تیرے اور دو سو صحابی اندر شہر کے پس ہلاک ہو جائینگے ہم انکے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر چاہتا ہے تو اس امر کو کہ پھر جاوے
تو بجانب اپنے دار السلطنت کے اور معاملہ تیرا پوشیدہ رہے رومیوں سے پس سپرد کر تو کام اپنے لشکر کا اس شخص کو جس پر تو اعتماد رکھتا ہے
اپنی قوم سے فلیطانوس نے کہا کہ نہیں کیا ہے میں نے اس کام کو اس حال میں کہ میری نیت ہو دنیا کی حکومت میں اور جبکہ گذر جائیگا یہ
معاملہ اور مدد دونگا میں ہمارا دم اور اسکے لوگوں کو تو جاؤنگا میں بیت المقدس کو اور مقیم رہونگا میں وہاں یہانتک کہ مرونگا پس
کوئی شخص جائیگا بجانب عرب کے ساتھ ہمارے پیام کی اور آگاہ کریگا انکو ہمارے عزم سے پس کہا یوقنا نے کہ جان تو اس امر کو کہ عرب کے

رہا کر دیا انکو قید سے اور دے دیے انکو ہتھیار اور بیان کیا انسے حال قصہ فلیطانوس کہ بادشاہ پر نا خوش ہو جانے کے باب مین
پس کہا ضرار بن الازور نے کہ قسم ہی خدا کی کہ ہم نہ راضی کرینگے ہم پروردگار کو مگر ذلت اپنے جہاد کرنے سے اسکی راہ مین اور نہیں
رکھا اور چھوڑا ابو عثمان نے انکو اپنے خیمے مین بلکہ متفرق اور جدا کر دیا انکو اپنی یگانون کے پاس اور ہر مرد کے پاس اُنمین سے ایک کو بھیج دیا
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جنے حکم دیا تھا کہ لانے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قید خانہ انطاکیہ سے وہ ہرقل نہ تھا
اور ہرقل نے لیلیا تھا انکو اور ڈالدیا تھا انکو اپنے قید خانہ مین اور نہیں جانا تھا یوقنا نے کہ بعد انکے بادشاہ نے انکے ساتھ کیا معاملہ
کیا اور نہیں حکم کیا تھا انکے نکالنے کا قید خانہ سے واسطے قتل کے مگر بالیس ابن ربیوس غلام بادشاہ نے اور دیکھا تھا اس مین بادشاہ
نے اپنے خواب مین یہ کہ گویا ایک شخص اترا ہی آسمان سے اور ہلا دیا اس شخص نے اسکو تخت سے اور گویا تاج اسکا اُتر گیا اسکے سر اور گویا
ایک شخص کہتا ہی کہ نزدیک ہوا زوال تیرے ملک کا سو رہے اور بتحقیق دور ہوئی دولت بدبختی اور دور ہوئی کی اور لایا اللہ تعالے
مدینہ کا اہل اتفاق کو اور گویا اس شخص نے پھونکا اُسکے لشکر مین پس روشن کر دیا اُسنے آگ کو پس بیدار ہوا ہرقل بحالت خوف کی اور تعبیر
بیان کی اُسنے اس خواب کی ساتھ زوال اپنی ملک کے اور بچا کیا تھا اُسنے خزانہ اور اسباب اور اُن چیزون کو جنپر وہ اعتماد رکھتا تھا اور
ڈالدیا تھا اس سب کو کشتیون مین قبل اُترنے مسلمانون کے اُسکی طرف اور بہت جمع کیا تھا کھانے اور سامان اور لڑائی کو جس سے دیکھا
اسنے تین وہ معاملہ جو دیکھا اُسنے اپنے خواب مین بھیجا اُسنے اپنی بیٹی اور سب مال تون کو جانب کشتیون کے بحالت پوشیدگی کے اپنے ارباب
و دولت سے اور بلایا اُسنے اپنے گھر والون کو اور آگاہ کیا اُنکو معاملے خواب سے اور بیان کیا اُسنے اُنسے قصد اپنے فرار کا اور حکم کیا انکو
اپنے ساتھ نکلنے کا پھر بلایا اُسنے اپنے خاص غلام بالیس کو اور وہ بہت شابہ تھا ساتھ ہرقل کے صورت مین اور پہنایا اُسکو لباس اور
پٹکہ اور تاج اپنا اور کہا اُس سے کہ تو کل میری جگہہ بیٹھ رہیو اسواسطے کہ مین ارادہ مکر و فریب کا عرب کے ساتھ رکھتا ہون اور بطور گھات کے رہونگا
مین پیچھے انکی پھر سوار ہوا ہرقل اور نکلا وہ مع اپنے گھر والون کے بعد اسکے کہ پہنایا تھا اپنے غلام کو لباس اور پٹکہ اور تاج اپنا اور چلا جانب
دریا کے اور سوار ہوا کشتی مین اور روانہ ہو گیا پس اُسیوقت حکم دیا تھا بالیس نے ساتھ نکالنے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور ملاقی ہوئی انکو اُنسے یوقنا اور ہوا معاملہ انکا وہ جو بیان کیا واقدی رحمہ اللہ نے اسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ نکلا تھا
ہرقل انطاکیہ سے مگر یہ کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا اور سبب اسکا یہ ہوا تھا کہ اُسنے لکھا تھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بحالت
پوشیدگی کے اپنی قوم سے یہ امر کہ بہیر سر مین درد رہتا ہی نہین سکون ہوتا ہی اُس مین پس روانہ کرو تم تبرک واسطے کسی دوا کو پس بھیجی انکی
طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ پس جب پہنا ہرقل نے اسکو اپنے سر پر ٹھہر گیا درد اسکا اور جب اُتار لیا اُسنے کلاہ کو پھر لاحق ہوا
وہ درد پس تعجب کیا اُسنے اس حالت سے اور حکم کیا انکے ادھیڑنے کا اور دیکھا تو اُسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا اُسنے کیا
کیا اچھا اور بزرگ ہی یہ دین کہ شفا دی اللہ تعالے نے مجکو ایک آیت سے اور راوی نے بیان کیا ہی کہ جب صبح ہوئی دوسرے دن سوار ہوا لشکر مسلمانون کا اور
آگے بڑھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع لشکر زحف کے اور سوار ہوا سب لشکر کا فرون کا اور گرد اُنکے فلیطانوس کا اور سوار ہوئے
لوٹتا اور اُنکے ساتھ انکی فوج تھی اور رنگا زاور دو سو صحابہ رسول مقبول تھے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نسل انکے اُبھار کا غافل اور وہ چھپائے

۴۷ بعض خواب ہرقل کا اور دیکھنا اسکا ... اور ذکر بیٹے انکا انطاکیہ سے اور ذکر بیٹے ... اسلام کا اور بیج دیا ... پہنچانا بالیس کو کلاہ ... انکا انطاکیہ مین ... ذکر روانگی مسلمانون کا

۴۸ ذکر جنگ بالیس سردار ... جو بلقاب ہرقل انطاکیہ ... کا اور ... ملنا فلیطانوس ... کا سامنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے

جو جبلہ اور اسکے تبیے کے ساتھ بھاگے پانسو آدمی اور رئیس اوسکی قوم کے تھے کہ منجملہ اونکے عرفطہ بن عصمہ او عروہ بن واثق
اور مرہف بن واقد اور ہجام بن سالم اور سوا انکے اور بہت لوگ تھے اور اونمین کی نسل سے افریخ ہین اور لیلیا مسلمانون
نے خیمون اور گھورون اور ساز و سامان کو جسکی شمار اللہ تعالی کو معلوم ہے اور بیس ہزار آدمی رومیون سے گرفتار ہوا اور ستر
ہزار مارے گئے اور بھاگے رومی اور تتر بتر ہوگئے پس بعض اونمین کے گئے بجانب انطاکیہ کے اور بعض نے طلب کیا قیساریہ کو بجانب قسطنطین
پسر ہرقل کے اور بعض اونمین کے جا ملے کنارے دریا کی طرف پس جب رکھا اہل عرب نے اپنے ہتھیارون کو اور ٹھنڈی ہوئی
آگ لڑائی کی یکجا کیا گیا مال اسباب قیدی سامنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب دیکھا انھون نے اسکو سجدۂ
شکر ادا کیا واسطے اللہ تعالے کے اور بشارت دی بعض مسلمان نے بعض کو اور آئے ضرار بن الازور ساتھی اونکے اور دوڑ کر
لگانے انکے پس سلام مسلمانون نے اونپر اور خوش ہوا اونکی رہائی پر اونکے دشمنون کے ہاتھ سے اور آئے فلیطانوس ہمراہی انکے
بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس استقبال کیا اونکا ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ زرد گذاشت کے اور اوٹھ کھڑے
ہوئے مسلمان واسطے اونکی ملاقات کے اور آگے بڑھے واسطے اونکی ثنا سلامت کے بڑے بڑے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا فلیطانوس
نے اونکی تواضع اور صفات پسندیدہ پس کہا انھون نے کہ قسم ہے خدا کی یہ وہی قوم ہین جنکی بشارت مسیح نے دی تھی پھر مسلمان
ہوئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے ہاتھ پر اور مسلمان ہوئے ساتھی فلیطانوس کے راوی نے بیان کیا ہے کہ لائے فلیطانوس سامنے ابو عبیدہ
بن الجراح کے بالیس کو پس پیش کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اوسپر اسلام کو اور انکار کیا اوس نے اور ماری گئی گردن اوسکی
راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی انطاکیہ اور اون لوگون کے جو اوسمین تھے پس دعا مانگی انھون نے
اللھم اجعل لنا الیھم سبیلا وافتح لنا فتحا مبینا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ انطاکیہ مین بادشاہ کیطرف سے ایک حاکم تھا جسکا نام
ہلب بن تعطس تھا اور وہ جاہل اپنی قوم مین پس ارادہ کیا اوس نے لڑائی کا شہر پناہ کی دیوار اوپر سے پس جمع ہوئے رئیس لوگ انکے
بطریق کے پاس اور کہا انھون نے کہ جا تو بجانب ان عرب کے اور مصالحہ کر تو ہمارے اور اونکے بیچ مین جسقدر تجھسے ہو سکے پس نکلا
بطریق طرف ابو عبیدہ بن الجراح کے اور بات چیت کی اوس نے صلح پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کو اور مقدار
اوسکی جسپر اہل انطاکیہ نے صلح کی تھی تین لاکھ دینار تھے پس جب قرار پائی صلح کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم کھا تو ہمارے واسطے
اس امر کی کہ نہ غدر اور بیوفائی کرو تم لوگ ہمارے ساتھ اسواسطے کہ شہر تمہارا مضبوط اور بہت رکھنے والا اور بہت پہاڑون اور ٹیلون
والا ہے اوس نے کہا ہان ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کون شخص قسم دیگا اوسکو پس یوقنا نے اپنے ہاتھ بطریق کے ہاتھ پر
رکھا اس سے کہ کہہ تو واللہ چالیس مرتبہ ورنہ کاٹ ڈالون مین اپنے زنار کو اور توڑ ڈالون مین اپنے صلیب کو اور بیعت
کرین مجھپر شماسہ اور دیر کے لوگ اور مخالفت کرین مین دین نصرانیہ کی اور ذبح کرون مین اونٹ کو مار سموئیہ مین اور نجس کرین
اسکو ساتھ پیشاب لڑکے کی اور مار ڈالون مین ہر ساتھی آنیوالیکو ورنہ پھاڑ ڈالون مین کپڑے مریم کے اور سر ہند اوسکا بناؤن مین ورنہ بیچ
کرون مین قسونکو ورنگون اوسکے خوبیے دلہن کی کپڑے کو ورنہ رکھون مین ذبح مین زعفرانکو اور تکذیب کرون مین معنی انجیل کی ورنہ جاؤن مین

ابلھون

ف
اے میرے اللہ کر
دے ہمارے واسطے
اونکی طرف راہ اور
فتح دے ہمکو فتح ظاہر
۱۲

اور ایک کانسہ اور ایک صحفت کے اور جب پاتے تھے وہ اپنے حصے کو مال غنیمت سے نہین جمع کرتے تھے اوسمین سے
کسی چیز کو اور نہین پیتے تھے اوسمین سے مگر بقدر کھانے کے اور دیدیتے تھے اپنے گھر والونکو اور بھیجتے تھے باقی کو بجانب عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیتے تھے غربای مہاجرین اور انصار کو پس جب آئے زید بن وہب پاس عمرو
بن سعید کے تاکہ بوسہ لیوین اونکے سر کا باز رکھا انھون نے زید کو اس امر سے اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو زید نے کہا ای میرے
مالک اجازت دو تم مجکو اس امر کی کہ ہوؤین قاصد مسلمانون کا ساتھ خوشخبری کے بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس
کہا عمرو بن سعید نے آیا چاہتے ہو تم اس امر کو کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے مسلمانون کے اور مین باز رکھون تمکو اس امر سے
تو مین اس حال مین ناکس اور بخیل ہونگا جاؤ تم جسطرح سے چاہو کہ تم آزاد ہو واسطے خوشنودی اللہ تعالے کے اور مین امید رکھتا ہون
بسبب تمھارے آزاد کرنیکے اس امر کی کہ حرام کرے مجکو میرا پروردگار آتش دوزخ سے پس خوش ہوئے زید بن وہب اور لیا اونھون نے خط کو ابو عبیدہ
ابن الجراح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اسکے کہ بیان کیا انھون نے حال اجازت دینے اپنے مالک کا پھر سوار ہو وہ اونٹنی پر جو دی تھی
اونکو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شترہای یمن سے اور وہ شتر یمنی تھی اور زید چلے جاتے تھے اور طے کرتے تھے راہ
نزدیک کو زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ آیا مین مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اور باقی تھی ذیقعدہ کے مہینے مین پانچ
دن اور دیکھا مین نے مدینہ منورہ مین انقلاب اور وہان کے لوگون مین ایک شور عظیم اور وہ لوگ دوڑتے تھے بجانب دروازہ
بقیع کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ اونکے واسطے کوئی معاملہ درپیش ہے پس تبعیت کی مین نے انکی تاکہ دیکھون مین کہ انکا حال
کیا ہی اور مین کہتا تھا کہ وہ کسی لڑائی کا ارادہ رکھتے ہین پس سلام کیا مین نے ایک مرد مسلمان پر تاکہ حال پوچھون مین اوس سے
پس جواب یا اوس نے مجھکو سلام کا اور جب دیکھا انھون نے میری طرف پہچانا مجکو اور کہا کہ تم زید بن وہب ہو مین نے کہا ہان اوس
مرد نے کہا اللہ اکبر ای زید تمھارے پیچھے کیا خبرین ہین پس کہا مین نے بشارت اور فتح اور غنیمت ہی پس کیا کام کیا امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اوس مرد نے کہا کہ امیر المومنین باہر مدینہ منورہ سے گئے ہین ارادہ رکھتے ہین حج بیت اللہ الحرام
کا اور نکلے ہین وہ ساتھ ازواج نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ حج ادا کرین اونکے ساتھ اور لوگ انکو رخصت کرتے ہین
زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ اوترا مین اونٹنی سے اور باندھدیا مین نے اوسکو ساتھ ٹہنی ہوئی اوسکی مہار اور گیا مین
دوڑتا ہوا تا اینکہ ٹھہرا مین سامنے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور وہ جاتے تھے پاپیادہ اور پیچھے اونکے غلام ہانکتا
چلاتے تھے اونکے اونٹ کو اور تحقیق اوسکو آراستہ کیا تھا ساتھ گلیم قطوانیہ کے اور توشہ اور کاسہ اونکا اوسپر تھا
اور ہودج سواری کے آگے انکے سامنے چلنے والے تھے اور داہنی جانب اونکے حضرت علی اور بائین جانب حضرت عباس تھے
اور پیچھے اونکے ایک جماعت مہاجرین تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وصیت کرتے تھے اونکو واسطے حفاظت مدینہ منورہ
کی جب ٹھہرا مین سامنے انکے پکار کر کہا مین نے السلام علیک یا امیر المومنین و رحمۃ اللہ و برکاتہ حضرت عمر نے کہا و علیک السلام تم
کون ہو اور کہان سے آئے ہو پس کہا مین نے کہ یا امیر المومنین مین زید بن وہب ہون عمرو بن سعید کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے حضرت

زید کے واسطے صاع خرمی اور ایک صاع ستھوکا اور کہا اونسے کہ یہ تم اسکو اور معذور جانو عمر کو اسواسطے کہ اسیقدر انکے
امکان مین تھا پھر بوسہ لیا حضرت عمر نے زید کے سر کا پس روئے زید اور کہا کہ یا امیر المومنین نہین پہونچا مین اس حد
کو کہ بوسہ لو تم میرے سر کا مگر انکہ تم سردار مسلمانون کے اور ساتھی اور مقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہو اور
تمھین پر ختم کیا تھا اللہ تعالے نے اربعین کو پس روئے عمر اور کہا امید رکھتا ہون مین یہ کہ بخشے اللہ عمر کو بسبب تمھاری
گواہی دینے کیواسطے عمر کے زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا مین اپنی اوٹنی پر اور قصد کیا مینے چلنے کا پس سنا مینے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ یہ کہتے تھے اللہم احملہ علیہا و اطو لہ البعید و سہل لہ القریب انک علی کل شیء قدیر پس خوش ہوا مین حضرت
عمر کی دعا سے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہین رد کرتا تھا حضرت عمر کی دعا کو اور چلتا تھا مین اور زمین لپیٹی جاتی تھی نیچے قدمون
میری اوٹنی اور کہتا مین تیرہوین دن نزدیک ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور کوچ کیا تھا انھون نے انطاکیہ
سے اور اترے تھے دحازم مین پس جب آیا مین مسلمانون کے پاس پایا مینے اون مین ایک بڑا شور جو ہوتا تھا
داہنی جانب لشکر سے اور پوچھا مینے اونسے کہ کیا سبب اس شور کا ہے پس کہا گیا مجھسے کہ یہ شور بسبب خوشی اور پھرنے
اوس چیز کے ہے جو فتح کیا اللہ تعالے نے مسلمانون پر اور حال اسکا یہ ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ گئے تھے بجانب کنارے
دریائے فرات کے اور تاخت کی تھی انھون نے اپنی گروہ اور لوگون سے منبج اور براعہ اور تابلس پر اور لیلیا تھا
انھونے مال اور غنائم کو وہان کا اور مصالحہ کیا تھا اون لوگون نے خالد بن الولید سے اس امر پر اقرار کر کہ پھیر دیوین
خالد بن الولید اونکے مال اور غنائم اور لوگون کو اور تحقیق پھیر دیا یہ سب خالد بن الولید نے انکو اور فتح کیا خالد بن
الولید نے اون مقامات کو از روے صلح کے اور واقع ہوئی فتح منبج اور براعہ اور تابلس اور قلعہ نجم کی اور وہ ایک
پل تھا منبج کا بیچ کے عشرہ ماہ محرم سنہ اٹھارہ ہجری مین مصالحہ کیا تھا ان لوگون نے بعد اوسکے کہ پھیر دیا تھا خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ نے اونکے مالونکو ڈیڑھ لاکھ دینار پر اور چھوڑ دیا تھا خالد بن الولید نے وہان کے حاکم
جراس کو لہ چلا جاوے وہ مع اپنے مال اور اسباب اور لونڈی اور غلام اور گروہ کے بجانب شہرہای روم کے اور حاکم
کیا تھا خالد بن الولید نے منبج پر عبادہ بن رافع یمنی کو اور پل نجم پر مفرح الفہری اور نام اس پل کا اونہین کے
نام سے رکھا گیا اور حاکم کیا براعہ پر اوس بن خالد ربعی اور تابلس پر بادر ابن عون الحمیری کو اور بنایا اونکے
واسطے ایک قلعہ اور اونہین کے نام پر اوسکا نام اور پھر تھے خالد بن مع مالون کے پر دن آنے زید بن وہب کے مدینہ طیبہ
سے زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ آیا مین بجانب خیمہ ابو عبیدہ رضی بن الجراح کے اور بیٹھے تھے اور اونکے پہلو مین خالد
بن الولید تھے اور آگے لایا گیا تھا اونکے واسطے مال صلح کا پس بٹھایا مینے ناقہ کو اور آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح
کیطرف اور سلام کیا مینے اونپر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما پر اور دیدیا مینے ابو عبیدہ بن الجراح کو خط امیر المومنین عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ کا اور آگاہ کیا مینے انکو حضرت عمر کے کلام سے پس توڑا اور کھولا انھون نے خط کو اور پڑھا اور گردن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برنگ سیاہ کہ لکھا تھا او سپر سفیدی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بخشش دی نشان کو اپنے
ہاتھ مین اور سپرد کیا اوسکو میسرہ بن مسروق العبسی کے اور کہا کہ ای میسرہ تم پہلے سب سوار دینے والے مسلمانوں پر ساتھ رفتن انکی
کے بجانب شہر روم اور روانہ ہوئے در روم اونکی طرف پس لو تم اس نشان کو اور رہو تم انجام دینے والی اس کام کے اور ایسی فتح
کرو تم ویہین کہ ہو اوس مین نام اور ذکر تمھارا دنیا مین اور ذخیرہ اندوختہ عالم آخرت مین اور منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
گروہ مین اور وہان کے دلیرون سے تین ہزار مرد کو اور ایک ہزار غلام کو پس جو قبایل مین سے تھے وہ کندہ اور کلان اور طی اور نبہان اور
عبس او رازد او رمذحج اور ذبیان اور احمس و زعوان اور عک اور ہمدان اور لخم اور جذام سے تھے اور اسمین رئیس اور
بزرگ لوگ تھے اور پہنا تھا انھون نے اپنی پوری ہتیارونکو اور ظاہر کیا تھا اونھون نے اپنے اوس لباس کو جو قبایل مین مشہور تھا اور پر قاون
اور حمی اور عمامی عدنی تھی اور کمربند جسمین نہد چیر سے کیے تھے اور غلام تھے پس پہنا اونھون نے سرخ رنگ کپڑا کو اور اونکے سر پر
زرد عمامی تھے حمائل کیے تھے وہ تلوارون کو اور اونکے ہاتھ مین حربے اور نیزہ بانسے چمکنے والے تھے اور ہر ایک غلام اونمین کہتا
تھا اپنے دل مین کہ وہ ایک لشکر پر حملہ کریگا اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دامس ابو الہول کو مقدم اور سردار غلامونپر اور کیا
ابو الہول کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور کہا کہ ای ابو الہول ہو تم آگے ان غلامون کے کہ وہ تحت الطاعت تمھارے
ہین تم تحت نشان میسرہ بن مسروق کی اور مخالفت کرو تم انکی جسمین وہ تمکو مشورہ دیوین اسواسطے کہ وہ اچھی ہے مشورہ دینے مین وہ بزرگ ہین اور
راستی پر ہین کام مین دامس نے کہا کہ مجکو غنیمت اور اطاعت یہ منظور ہے اور یکسو ہوا ابو الہول ورسا اونکے غلام تھے اوسنے قبول کیا گروہ
نے قول ابو عبیدہ بن الجراح کو لیکن کچھ لوگ قوم طے نے ناپسند کیا روانگی کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کی پس کہا بعض نے لوگون سے
بعض کہ کیونکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے نشان کو واسطے ایک مرد کی قوم عبس کے اور چھوڑ دیا ہمکو اونھون نے ہم رئیسون اور بادشاہون مین سے ہین
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس بلایا انھون نے اونکو اور کہا کہ ای آل طے کی تم تعریف کیے گئے ہو
نزدیک مسلمانون کے اور ڈرنا تمھارا نہیں ہے مگر مسلمانونکی طرف سے لیس ہے اور نہ آدمی تمھارے دلونمین بڑائی اور بزرگی پس ملا کہ ہو تم اسکے سبب سے اور نہ جانو
تم اس امر کو نہیں ملا وا اور غلبہ ہوتا ہے بسبب کثرت شمار کے اور نہ بسبب شدت مضبوطی کی بلکہ نہیں عاجز اور مغلوب کیے گئے ہین دشمنان خدا مگر ساتھ
مدد دی اللہ تعالی کے فرمایا ہے اللہ تعالی نے ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اور بزرگ ہم مین کا اللہ تعالی کے نزدیک بہتر گار اور قبول الامر ہین
ہے قسم ہے خدا کی کہ بیشتر مقدم ہین تجھسے اور نہ سبقت کیے بجانب اسلام اور ہجرت طرف دار السلام و صحبت رسول علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام کے پس
پشیمان ہوئی قوم طی وقت سنی اس کلام کے اور جلدی کی انھون نے قبول کرنے مین تا اینکہ ٹھہرے وہ تحت نشان میسرہ بن مسروق کی جب
اور آمادہ ہوئے وہ سب چلنے کے واسطے آئے میسرہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا انھون نے کہ ای سردار مین نہین جانتا ہون راہ کو اور اس ملک مین ناواقف
ہون اور نہین جانتا ہون کہ مین کہان داخل ہوؤن اور کہان کو متوجہ ہون اور زمین ہلاک کرنیوالی ہے اوس شخص کو جو نہین جانتا ہے اور
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا ہے تمکو اپنے خط مین اس کا کہ مقرر کرو بھیجو تم ہمارے ساتھ رہبر دینکو اور ضرور ہے ہمکو رہبر سے کہ راہ بتاوے
اور کرے وہ ہمکو ایسی راہ پر کہ چلین ہم امیر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آپ نے یاد دلایا مجکو وہ امر جسمین بھولا تھا اور ضرور ہے تمکو رہبر پس ساتھ نہ کیا انکے

انکے واسطے گرم ہونیکے پس کہا انھون نے کہ برا کرے اللہ کافرون کو فتنہ برپا کیا ہر گاہ اسقدر سردی اونکے شہر مین گرمی کے موسم مین پہنچ گئی ہو
وہ جاڑے مین آیا نہین ہے کہ مار ڈالے اونکو اللہ تعالی اس طرف اور جا بجا سخت پتھر دیکھے تھے اور کانپتے تھے وہ پس دیکھا اونکی طرف ایک مرد نے
مسلمانون سے پس کہا اوس نے کہ ای ابو الہول کیا ہوا ہے تمکو کہ رونگٹے تمہارے بدن کے کھڑے ہو گئے ہین واسنے کہا کہ لاحق ہوئی ہے مجکو سردی
مسلمانون نے کہا کیا سبب ہے کہ نہین گرماتے ہو تم واسنے کہا کہ سوا اسکے جو پہنے ہون میرے پاس اور کچھ نہین ہے اور مجکو نہین کرتا ہے پس آگاہ کیا
اوس مرد نے میسرہ بن مسروق کو اس حال سے پس دیا میسرہ نے واسطے اوسکے ایک پوستین جو وہ پہنے ہوے تھے پس پہنا اسکو ابو الہول نے اور گرم ہوا
بدن اونکا کہا انھون نے کہ ای میسرہ پہنا دے اللہ تعالی تمکو ایک لطیفہ لطیفہا بہشت کے پس ابن میسرہ بن مسروق نے ذکر کیا ابو الہول بجل کیا تمنے مجھسا تکلفہ
حلل سے حالانکہ حلہ تھا ہوتا ہے لطیفہ سے اور چلا راہبر لوگون کو ساتھ لیکر اور نشان قدم پہ چلتے تھے اور برابر وہ لوگ چلتے رہے شہر کے
روم مین تا انکہ پہنچے زمین پاک بہت پانی تھوڑے درختون والی مین پس حکم کیا میسرہ نے لشکر کو واترنے کا آترنے کا اور سبب یہ ہوا ہے
نہین دیکھا کسیکو رومیون نے اپنی راہ مین پس اوترے لوگ اوس مقام مین تا اینکہ پورا ہوا لشکر پس جب آ پورا اور دیکھا ہو لوگ کوچ کیا اونکو لیکر
میسرہ بن مسروق نے اور چلے آگے لشکر کے اور نشان لیے اونکے ہاتھ مین تھا اور ہم نہین دیکھتے تھے کسیکو راہ مین اسواسطے کہ رومیون
نے اختیار کیا تھا احتیاط اور خوف کو ہم سے سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ قسم خدا کی کہ نہین دیکھا ہمنے کسیکو رومیون سے پس جب ہوا
پانچوان دن اور ہم چلے جاتے تھے کہ دفعتہ ظاہر ہوئی مسلمانونکو ایک سیاہی بیچ تنگنا کے بیچ پہاڑ کے پس جلدی کی گروہ مسلمانون نے بجانب
سیاہی کے پس جب نزدیک ہوے وہ اوس سے دیکھا کہ ایک گانون ہے دیہات رومیون سے پہاڑ کی جڑ کی تنگنائے مین خالی ہے لوگون سے نہین ہے اوس مین
کوئی مگر یہ کہ سنی مسلمانون نے بانگ مرغون اور آواز بکریون کی اور نہین تھا کوئی اوسمین دور کرنیوالا اور ہم نے پس جب دیکھا ہم نے
یہ حال جانا ہمنے کہ وہ لوگ بھاگ گئے ہین ہم سے پس لگا کہ ہمکو میسرہ نے اور کہا انھون نے ہوشیار ہو جاو اور احتیاط کرو تم اسواسطے کہ مین گمان کرتا ہون
کہ قوم نے جانا ہے ہماری جگہ کو پس وہ بھاگ گئے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ دوڑے لوگ بجانب گانون کے پس لیا انھون نے جو کچھ اوسمین تھا غلہ اور اسباب
وغیرہ کو سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے ابو الہول کو کہ وہ اوٹھاتے ہین جو تھے اپنے کاندھے پر کمل اور دو چادر اونکو پس کہا مین نے اونسے
کیا ابو الہول کیا تمہارے پاس ہے انھون نے کہا کہ ای سعید واسطے جاڑے اس شہر کے پس کہا مین نے اونسے آیا نہ کفایت کریگا تمکو پس کہا انھون نے کہ باز رہو تم
مجھسے پس تحقیق ہلاک کیا ہے مجکو اس شہر کے جاڑے نے کہ مین اوسکو کبھی نہ بھولونگا ابن عامر راوی نے بیان کیا ہے کہ لیلیا مسلمانون نے
جو کچھ اوس گانون مین غلہ وغیرہ تھا پھر روانہ ہوے میسرہ اور مسلمان جو انکے ساتھ تھے تا انکہ پہونچایا ہمکو راہبر نے ایک مرج مین جسکو مرج
القبائل کہتی تھی اور وہ مقام درختون والا اور بہت لانبا اور دراز تھا لیکن جب پہونچے ہم مرج پہ پھیل گئے گھوڑے مسلمانون کے اس مین
داہنے اور بائین کو پس اترے میسرہ اوس مقام مین اور مشورہ کرتے تھے اپنے دل مین پھرنے کا بجانب ابو عبیدہ بن الجراح اور سبب اوسکا
یہ تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کیا تھا اونکو اس امر کا کہ دور رہون وہ اون سے اور نہ ناگہان در آوین کسی شہر مین اور ہووین با
احتیاط کرنے والے ہین پس وہ اس حالت مین تھی در گھوڑے پھیلے ہوے اور لوگ بیٹھے تھے ایسے دشمن سے کہ دو آدمی اور ہجوم کر کی
اوپر دفعتہ آگئے ایک مرد مسلمانون سے اور انکے ساتھ ایک گبر تھا جسکو چلاتے تھے وہ اپنے پیچھے سے وہ مثل چوپائے کے

القبائل مین ۱۲

تم اور اگر پھر جاؤ گے تم لوٹ کے تو یہ بہتر ہوگا تمہارے واسطے پس از نکا آوی تمہیں دشمن تمہارا پس عرض کیا میسرہ بن مسروق نے
اوس کبر پر اسلام کو پس انکار کیا اوس نے پس حکم کیا میسرہ نے اوسکی پس لگ اس حال مین تھے کہ دفعۃً بلند ہوئی اور دکھائی دیے
نشان اور صلیبان رومیون کے پس آئے وہ لوگ نزدیک جگہ مین مسلمانون کے اور تھے وہ مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پس دفن کیا
اونھون نے اپنی آگونکو رات مین پس جب دوسرا دن آیا نماز صبح کی پڑھی میسرہ بن مسروق نے ساتھ لوگون کے پس جب فارغ ہوئے
مسلمان نماز سے کھڑے ہوئے اونمین میسرہ بن مسروق بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا اونھون نے ایہا الناس ان ہذا الیوم لہ ما بعدہ ان
رأیتم ہذا اول رأیتہ وغلقت الدروب واعلموا ان جیش اخوانکم تطاول لقتلکم واعلموا ان الدنیا دار غرور والاخرۃ دار مستقر واسمعوا
اقال نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الجنۃ تحت ظلال السیوف فلا ینظر دالی قلتکم وکثرۃ اعدائکم فقال عز وجل کم من فئۃ قلیلۃ غلبت
فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین پس کہا مسلمانون نے کہ اے میسرہ سوار ہو تم ہمکو لیکر بجانب اونکے ٹھہرنے کے پس
بہ تحقیق ہم امید رکھتے ہین مدد اور غلبہ کی اونپر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس خوش ہوا میسرہ اونکے کلام سے اور اوسی وقت
وہ سوار ہوا اور اونکے سوار ہونے سے سب لشکر سوار ہوا اور جدا ہوا غلام عرب کا اور ٹھہرے وہ نیچے نشان ابو الہول کے اور گرد
مجتمع ہوئے مسلمان نیچے نشان میسرہ بن مسروق کے اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر واسطے اپنے دشمنون کے اور طلب مدد
کی انھون نے اللہ تعالیٰ سے جو بہترین مدد کرنیوالون کا ہے اور کہا میسرہ بن مسروق نے اللہ تعالیٰ سے جو بہترین مالکون
اور بہترین مدد کرنیوالون کا ہے اور کہا میسرہ بن مسروق نے قبل اپنے حملہ کرنے کے بطور وصیت کے ایہا الناس انی اوصیکم بتقوی
اللہ وحدہ لا شریک لہ کونوا کقوم اشرف علیہم الموت فلم یجدوا منہ مہربا دلاخت لہم الجنۃ بحذا میرہا وانسطر دالی ما اعد اللہ لہم
فیہا فاحبوا السرعۃ الدخول الیہا وہذہ الجنۃ اما لکم انتم الیوم جیش الاسلام پھر آراستہ کیا میسرہ نے انکو میمنہ و میسرہ اور قلب
اور دونون بازو مین پس مقرر کیا اونھون نے میمنہ پر عبد اللہ بن حذافہ السہمی کو اور میسرہ پر سعید بن سعید الحنفی کو اور آگے
غلامونکو اور وہ ایک ہزار غلام تھے ساتھ لباس رنگین سرخ کے اور اونکے ہاتھون مین حربے اور تلواریں تھیں اور
اور ٹھہرایا انکو آگے فوج قلب کے اور نشان ابو الہول کے ہاتھ مین تھا اور کان لگائے تھے میسرہ ابو الہول پر پس نہین سنا
گیا ابو الہول سے کوئی کلمہ بلکہ خاموش تھے اور کچھ نہین بولتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا لشکر رومیونکا اور
بڑھایا اونھون نے اپنی صفون کو تین صف مین کہ ہر صف مین دس ہزار تھے اور آگے اونکے صلیبان تھیں اور اون لوگون کا
لباس ریشمی تھا اور اچھے سامان کئے تھے پس جب برابر ہوئین صفین اونکی نکلا ایک مرد رومیون کے لشکر سے جو سمجھتا تھا
کلام کو زبان عربی مین اور تھا وہ متنصرہ عرب غسان کے پس نزدیک ہوا وہ مسلمانون کے لشکر سے اور کہا اوس نے کہ ظالم کو اور
ظلم ہمیشہ پھیرتا اور رد کرتا ہے آیا نہین کفایت کی تمکو اوس چیز نے جسکے مالک ہو گئے تم بڑے ملک شام سے تا اینکہ
آئے ان درون اور بلند پہاڑون مین ہماری طرف کو انھین سے لائے ہین تمکو بگڑ و تمین تمہاری اور یہ تیس ہزار آئے ہین اور
لوگون نے ہین جنہنے قسم کھائی ہے صلیب کی اس امر پر کہ نہ شکست اٹھاوینگے وہ کبھی یا مارے جاوینگے پس اگر چاہو تم کہ باقی رہین ہم

حمیر بن صالح اور عبد بن ماہر اور نعمان بن بجیر اور زید بن ارقم اور عفرار بن سالم اور رہ واحد بن سہل اور شبل ان رئیسون کے تھے او
پکڑ لیے گیے رومیون سے نوسو آدمی اور مارے گئے ادنین سے قریب گیا رہ سو کے جب جدا ہوے دونون لشکر تلاش کیا مسلمانون نے داس کو
بیچ دیکھا اونکو اپنے بیچ مین نپٹ رنج کیا مسلمانون نے اونپر اور بے آرام ہوے لوگ بسبب اونکی پوشیدگی کے پس تلاش کیا اونکو مقتولو
مین پس نہین دیکھا اونکو پس زشت جانا مسلمانون نے اس امر کو اور کہا میسرہ بن مسروق نے کہ اگر ابو الہول مارے گئے ہین پس
بہ تحقیق مبتلای رنج و مصیبت کیے گئے مسلمان اونکے سبب سے اور اللہ تعالی سے شکایت کرتے ہین ہم اس خبر کی جو پہونچی ہمکو
گم ہونے ابو الہول واسط کی پکر جانے مسلمانون کو کہا میسرہ بن مسروق نے کہ کون شخص تم مین سے چلیگا اور طلب کریگا وہ ہمارے
واسطے خبر ابو الہول واسط اور اونکے ہمراہی مسلمانون کی جو گرفتار ہو گئے ہین پس نہین جواب دیا اونکو کسی نے اس امر مین راوی نے
بیان کیا ہے کہ پھر حملہ کیا رومیون نے مسلمانون پر اور سخت لڑائی لڑے وہ تا اینکہ ایک مرد مسلمان دس اور ایک سو رومی تک
جمع ہوتے تھے پس مار ڈالتے تھے اوسکو یا گرفتار کر لیتے تھے اور تھے میسرہ بن مسروق بجماعت چار ہزار عرب اور غلامون کے
اور رومی تیس ہزار تھے پس بہ تحقیق جہاد اور کوشش کی مسلمانون نے اللہ تعالی کی راہ مین جیسا کہ چاہیے تھا اور میسرہ بن مسروق
پکارتے تھے اوس درمیان مین اور کہتے تھے ایہا الناس اذکرکم الآخرۃ واعلموا انہا اقرب الی احدکم من رجوعہ الی اہلہ فاستعملوا
الاخرۃ استقبال الوالدۃ لولدہا ولا تریدوا عنہا دلولوا کما تولی المقرین فرع الاسد فان اصحاب القوم مما خشیت ان یکون
ذلک ہہنا مباد حرہ منہم علینا پھر پکارا میسرہ نے بلند آواز معلوم احجون سیوفکم واقبضوا علی انصالہا یا محمد فوالکم طریق الجنۃ
زید بن وہب نے کہا ہے کہ نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے جب کہ سنا اوس نے کلام اپنے سردار کا مگر یہ کہ ڈالدیا تھا اوس نے میان اپنی
تلوار کا پس نام رکھا گیا اس لڑائی کا ساتھ دو ناموں کے وقعۃ مرج القبایل اور دوسرا نام وقعۃ الخطیہ بسبب اوسکے کہ توڑ ڈالے
تھے مسلمانون نے میان اپنی تلوار کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ رہے مسلمان تلوار زنی مین یہانتک کہ جانا اونھون نے
کہ وہ نہ لوٹینگے اور مسلمان بھروسا رکھتے تھے اللہ غالب اور بزرگ پر اور رومی چلاتے تھے اپنے کلمہ کفر سے اور ہاتھ مین ہمہ وہ کہتے تھے
کہ غالب ہے کی صلیب اور مسلمان طلب کرتے تھے کشود کار کو اوپر اور غلام لوگ موت کی لڑائی لڑتے تھے اور مسلمانون کا شعار اوس دن
النصر النصر اور غلام کا شعار یا محمد یا محمد تھا عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی لاحق ہوا مجکو مسلمانوں پر اندوہ اور رنج بہ
رنج اور پہنچی ہمین تھے کہ دفعۃً سنی ہم نے دواسطے رومیون کے ایک آواز ڈرانیوالی پس متوجہ ہوا مین تو وہ ایک غبار تھا پس
اول نظر دیکھا مین نے اوس غبار کو تو دفعۃً دور اور پراگندہ ہو گیا وہ غبار اور رہا وہ غبار پیچھے لشکر رومیون کے پس کہا مین نے کہ یہ کوئی لشکر ہے
جو دنکیطرف آیا ہے پس پھیر دی مین نے باگ اپنے گھوڑے کی اور در آیا مین غبار مین تاکہ دریافت کرون مین کہ وہ کیا ہے اور تھے وہ رومی
بڑی لڑائی مین ساتھ ایک گروہ مسلمانون کے اور مسلمان اونکے بیچ لشکر مین تھے اور شعار اونکا بلند اور سنا مین نے ایک کہنے والیکو
وہ کہتا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا مین نے کہ یہ آوازین فرشتون کی ہین پس تعجب کی مین نے آوازون کی تو وہ ابو الہول
تھی اور وہ ٹھہرے تھے نیچے اپنی سپر کے اور گرد اونکے دس مسلمان تھے کہ بیٹھے تھے وہ اپنی رانون کے بل اور رومیون نے ہجوم کیا تھا

دو لمحہ نماز عصر کی پڑھی بشر نے ساتھ مسلمانوں کے اور بیٹھے اون کے بعد جنہوں نے نماز عصر پڑھی تھی اندر درختوں کے اور مسلمانان
جو افضل ہوا تھا درمیان ان میں وہ نشان بشر بن مسروق کا تھا جب فارغ ہوئے بشر اپنی نماز سے کھڑے ہوئے وہ لوگوں میں بحالت
خطبہ خوانی کے اور کہا ایہا الناس صبروا المنازل بکم فان الصبر عند نزول البلاء ذخیرۃ رحمۃ من اللہ لنا وانی احب ان ستصدروا الاعداء
قد داربنا جیش عظیم ونحن لنا انکم الا بنفر الکثیر وان الامیر ابا عبیدۃ کان قد امرنی ان لا ابعد لہم وبیننا وبین الجیش سبعۃ ایام
وما کان ظن الامیر انا نلاقی مثل ہذا الجیش العرم پس کہا اوس نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی نے کہ اے بشر کس چیز کو تم چاہتے
ہو اس کلام سے اگر تم رغبت دلاتے ہو ہمکو لڑائی پر پس ہم زیادہ مشتاق ہیں بجانب ملنے اللہ تعالی کے سخت پیاس سے طرف ٹھنڈے
پینے پانی کے پس کہا بشر نے کہ نہیں ارادہ کیا ہے میں نے اس کلام سے مگر تمہاری مشورہ کو اور میں مناسب دیکھتا
ہوں اس امر کو کہ روانہ کروں میں کسیکو بجانب امین الامۃ کے شاید کہ مدد اور یاری کریں وہ ہماری پس کہا اون سے سعید بن
زید نے کہ ہاں یہی امر ہے جو کہا اور مناسب دیکھا تم نے پس بلایا بشر نے ایک مرد کو اہل ذمہ سے اور وعدہ کیا اوس سے
ہر طرح کی نیکی کا اور کہا کہ روانہ ہو بجانب سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری
کریں اور آگاہ کر انکو کہ گروہ دشمن کے آئے ہیں ہم پر قلعوں اور زمینوں اور سب انکے شہروں سے اور اوترے
ہیں وہ ہمارے مقابلے میں اور بیان کر تو حال ہمارا راوی نے بیان کیا ہے کہ پہنا اوس نے لباس رومیوں کا اور جدا
ہوا مسلمانوں کے لشکر سے بوقت غفلت کے اور چلا طلب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کوشش کی اوس نے
اپنی جان کے چلنے میں اور نہیں پایا اوس نے طرف کسی آرام کے تا اینکہ پہونچا لشکر میں اور اوترے ہوئے تھے ابو عبیدہ
بن الجراح جابیہ میں پس قصد کیا اوس نے سردار کے خیمہ کا اور زمین پر رکھا اوسکو کھینچے تا اینکہ ٹھہرا وہ سامنے
ابو عبیدہ بن الجراح کے مثل بیہوشی کے سبب اسکے کہ پہونچی تھی اوسکو ماندگی اور سختی چلنے کی پس دیکھا اوسکو ابو عبیدہ
بن الجراح نے اس حال میں جانا انھوں نے کہ اوسکے واسطے کوئی معاملہ ہے پس منگایا اوسکے واسطے کھانا اور پانی کو پس کھایا اور
پیا اوس نے پس جب راحت پائی اوس نے کہا انھوں نے اوس سے کہ تیرے پیچھے کیا ہے اور رومی آیا ہلاک ہوا لشکر اوس نے
کہا نہیں خدا کی قسم اے سردار ولیکن روانہ کیا اوس نے مجھکو دشمن نے گھیرا اور شہر کے لوگوں کو اور گھیر لیا انکو لشکر دشمن نے ہر طرف سے
پھر آگاہ کیا اوس نے انکو اوس حال سے جو گذرا تھا انکے واسطے معاملہ لڑائی کا اور توڑ ڈالنا انکا تلواروں کے سپاہیوں کو اور گرفتار
ہو جانا ابو امول کا اور نکل جانا انکے اور انکے ساتھیوں کی قید کا اور ہونا انکا شدت اور سختی میں پس بے آرام ہوئے ابو عبیدہ بن
الجراح وقت سننے حال اسکے متاسف ہوا اور اٹھ کھڑے ہوئے وہ بحالت جلدی کے تا اینکہ وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے خیمہ میں پس پایا
اونکو اوس حال میں کہ درست کرتے اور دیکھتے اور پہناتے تھے وہ اپنی زرہ کو پس جب دیکھا انھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح
کو اٹھ کھڑے ہوئے وہ واسطے انکی تعظیم کے اور سلام کیا انہوں اور مرحبا کہا انکو اور کہا خیر تو ہے اے سردار پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
ہاتھ انکا اور بیٹھے انکو [illegible] اور کہا [illegible] اور بیان کر اوس سے جو کچھ تو نے دیکھا ہے پس کھڑا ہوا مجاہدی [illegible]

اے گروہ مسلمانوں کے کون شخص جائیگا بجانب لڑائی کے اور کفایت کریگا اُسکی بدی کو پس جلدی کریگا اُسکی بدی کو پس جلدی کیا قبول کرنے مین ایک مرد مسلمان نے قبیلہ نخع سے جو زرہ اور کپڑے رومیونکے پہنے تھے پس جب اُس مرد مسلمان بطریق کیطرف جانا اُسنے کہ وہ بعض نصرانی عرب سے ہین اور منظور کیا ہے اسلام کو اور مسلمان ہو گئے اور نکلے ہین بارادہ لڑائی کے پس کلام کرتا تھا گبر اُنسے رومی زبان مین اور وہ جانتا تھا کہ وہ اُسکے کلام کو سمجھتے ہین پس جب دیکھا اُسنے کہ وہ نہین سمجھتے ہین اس کلام کو جو وہ کہتا ہی حملہ کیا اُسپر حالت دشمنی کے اور مارا اُسپر ایک وار عمود کا جو اُسکے ہاتھ مین تھا پس پہی پیچھے کو پھرے نخعی اور دوڑا گھوڑا اپنے پیچھے کو پس پڑا عمود گھوڑے کی کمر پر اور گر پڑا گھوڑا اُسکے سبب سے اور جست کی نخعی نے اپنے پاؤن کے بھل اور قصد کیا اس امر کا کہ دوڑ آوین وہ گبر ساتھ وار تلوار کی پس مہربانی کی میسرہ بن مسروق نے اور کہا کہ اے میرے بھائی نخعی پھر تم اپنے پیچھے کو اور نہ ڈالو تم اپنے ہاتھ کو بجانب ہلاکی کی پس فوراً پھر نخعی اپنے پیچھے کو اور قصد کیا اُنکا گبر نے ارادہ مارنے کے اور نخعی پیدل تھے اور گبر سوار تھا پس جب قصد کیا گبر نے اُنکو مار ڈالنے کا دوڑے اُسکی طرف عبد اللہ بن خذافہ اور چلا کر ڈانٹا گبر کو پس متحیر ہو گیا وہ اُسکے سبب سے اور متوجہ ہوا بجانب خذافہ کے اور سلامت نخعی اور داخل ہوئے وہ مسلمانونکے لشکر مین اور حملہ کیا عبد اللہ بن خذافہ نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے اُنپر لڑائی کے میدان مین اور سخت ہوا اُن دونو کے بیچ مین گرد اور عبد اللہ بن خذافہ جسوقت مارتے تھے بطریق پر کچھ نہین کام کرتی تھی تلوار اور انکی گبر مین بسبب کثرت اُسکے ہتھیار کے اور گبر جب مارتا تھا عبد اللہ بن خذافہ پر لیتے تھے وار کو اپنی ڈھال پر تا اینکہ سست کر دیا اُسکو بوجہ لوہا اور گرانی اُسکے بازو نے اور بڑھ گئی اُن دونو کے بیچ مین لڑائی اور سلامتی ہوئے وہ دونون وارون سے کہ جلدی کی اُسپر عبد اللہ بن خذافہ نے ساتھ وار کی پس ٹوٹی تلوار اُسکی داڑھی کے نیچے اور طلب کیا اُسنے سینہ کو اور نکل گئی اُسکی نہی ہوئی چھوٹی زرہ مین اور پہونچی اُسکی گردن تک پس اُتر گیا سر اُسکا اُسکے بدن سے اور قصد کیا گھوڑے نے نکلجانیکا اُسکے نیچے سے اور پھر جانیکا اُسکے ساتھیونکی طرف پس دوڑے اُسکی طرف عبد اللہ بن خذافہ پس لے لیا اُسکو اور اُترے وہ بجانب کافر کے اور لیلیا اسباب اُسکا اور پھرے بجانب مسلمانونکے پس دشوار گذرا یہ امر رومیونپر عبد اللہ بن خذافہ نے بیان کیا ہی کہ غمگین کیا رومیونکو مارے جانے اُنکے بطریق نے اور اُس بطریق کا عزیز بادشاہ کے نزدیک بڑا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑائی کو نکلا دوسرا بطریق اور کہا اُسنے کہ ساتھی بادشاہ کا مار ڈالا گیا اور ضرور ہے مجکو اُسکا بدلا لینا اور اب مین جاتا ہون اُس شخص کیطرف جسنے مار ڈالا ہے بطریق کو پس گرفتار کر لونگا اُس شخص کو اور لیجاؤنگا مین اُسکو ہرقل بادشاہ کے پاس اور کہونگا مین اُسسے کہ یہی ہے مارنے والا تیرے بطریق کا ہی پس کر تو اُسکے ساتھ جو تو چاہتا ہے پھر وہ مسلح ہوا اور زرہ پہنی اور نکلا ایک بڑے ڈیل کے ٹٹو پر اور آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا وہ بطریق مقتول کی جگہ کے نزدیک پر حالانکہ لیلیا عبد اللہ بن خذافہ نے اسباب اُسکا اور سر اُسکا جدا تھا اُسکے بدن سے پس رویا بطریق اُسپر نظر مہربانی کے اُسکی واسطے اور قسم کھائی اُسنے مسیح اور صلیب اور انجیل کی اس امر پر کہ ضرور ہے اُسکو اُسکا بدلا لینا اور چلتا تھا وہ یہانتک کہ نزدیک ہوا مسلمانون کے لشکر کے اور کہا اُسنے زبان عربی فصیح مین کہ اے گروہ مسلمانونکے قریب ہے کہ اللہ غالب اور بزرگ ہلاک کریگا تمکو بسبب تمہارے ظلم اور زیادتی کرنے کی ہمپر اور بوجہ تمہاری کامون کے ہمارے ساتھ پس نکلے میرے مقابلے کو مارنیوالا اُس بطریق کا تا کہ لون مین اُس سے عوض کو اور مجھپر لازم ہے یہ امر کہ نہ باقی رکھون کسی کو بعد اُسکے ساتھیون کے پس جب سُنا عبد اللہ بن خذافہ

مدد کی تاایسکہ ظاہر ہوئے وہ دونون غبار کے نیچے سے حالانکہ وہ دونون واسطے جدا ہونے کے آپس مین نزدیک تھے پس کہا گیر
نے یسرہ بن مسروق سے کہ اے سلم قسم ہے تمکو تمھارے دین کی کہ آگاہ کرو تم مجکو کہ یہ کیا نشان ہی جو نکلا ہے ہماری لشکر کے پیچھے سے
پس نہین التفات کیا میسرہ بن مسروق نے اُسکے کلام پر اور کہا اُنھون نے وما ذالک علی اللہ بعزیز پس کہا گیر نے کہ قسم ہے مجکو
میرے دین کی کہ نہین کہا ہے مین نے تمسے مگر سچی بات پس متوجہ ہوئے یسرہ بن مسروق بسبب آزردہ ہونے اپنے کے اس امر پر
کہ لاوے اللہ تعالے مسلمانون پر کشود کار کو طرف تمھنے حقیقت اس امر کے جو بطریق نے اُنسے کہا تھا پس حملہ کیا بطریق نے انپر اور
ٹھہرا اپنے ہاتھ کو انپر تاکہ جدا کر لیوے اُنکو جگہ سے کہ دفعۃً ظاہر ہوا نشان اور وہ چمکتا تھا خالد بن الولید مخزومی کے ہاتھ مین پس
جب دیکھا اُسکی طرف مسلمانون نے تکبیر کہی سبھون نے پس بسبب بزرگی اور دبدبہ اُنکی تکبیر کے ڈھیلا ہو گیا ہاتھ بطریق کا میسرہ
بن مسروق سے اور متوجہ ہوا وہ درآنحالیکہ دیکھتا تھا وہ کہ کیا حال مسلمانونکا ہے پس ہاتھ مارا صحابی رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اور قصد کیا اُنھون نے اُسکے جدا کر لینے کا اُسکے زین سے پس نہین پائی اُنھون نے کوئی راہ اس امر کی اسواسطے کہ وہ
جکڑا ہوا تھا لوہے مین پس کھینچتے تھے وہ اپنے ہاتھ کو بقصد اُسکے گرا لینے کے اور دیکھا گیر نے نشان خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو کہ نزدیک
ہوا ہی اُس سے اور وہ ارادہ رکھتے ہین اُسکی طرف کا پس جانا اُسنے کہ وہ بالضرور ہلاک ہونیوالا ہے پس بلند کیا اُسنے تلوار کو بارادہ
مارنے یسرہ بن مسروق کے پس چھوڑا اُسنے تلوار کو اپنے ہاتھ سے پس اُتری اُسپر تلوار اور پڑی اُسکے بائین ہاتھ پر اور کاٹ ڈالا
اُسکو اور پھر گئے یسرہ اپنے زین کیطرف اور پھر ا بطریق بجانب اپنی ساتھیونکی حالانکہ ہاتھ اُسکا کٹا ہوا تھا اور وہ سخت نالہ کرتا تھا بسبب
پہونچنے رنج اور درد کے پس ملے اُسکو غلام اور مصاحب اُسکے اور لادیا اُسکو اپنی گردنون پر اور لائے اُسکے خیمے مین اور داغ دیا
اُنھون نے اُسکے ہاتھ کو اور خالد بن الولید ملاقی ہوئے یسرہ بن مسروق سے اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور بیان کیا اُنسے
یسرہ بن مسروق نے جو گذرا تھا اُنپر اور دیونسے اور حال گرفتار ہو جانے عبد اللہ بن خدافہ کا پس ہاتھ پر ہاتھ مارا خالد بن الولید نے
اور کہا کہ گرفتار ہو گئے بمثل عبد اللہ بن خدافہ سے شخص قسم ہی خدا کی کہ نہ جدا ہونگے اُنسے خالد یا چھوڑا دینگے عبد اللہ بن خدافہ کو اگر چاہا
اللہ تعالی نے اور توقف کیا خالد بن الولید نے باقی دن پس جب دوسرا دن ہوا دیکھا اُنھون نے ایک بوڑھا مرد کہ نکلا وہ رومیون کے
لشکر سے اور وہ لباس بال کا بنا ہوا پہنے تھا پس آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا سامنے خالد بن الولید کے اور اشارہ کیا سجدہ کرنیکا طرف خالد بن الولید کی
پس باز رکھا اُسکو خالد بن الولید نے اس امر سے اور اُنھون نے اور کہا اُنھون نے کہ تو کیا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ بطریق لشکر کا قصد کیا ہی
واسطے اطاعت کے اور اُسنے جبسے کہ دیکھا ہی اس لشکر کو جو آیا ہی تمھاری طرف کو جانا ہی اُسنے اس امر کو کہ نہین طاقت ہے اسکو تمھارے مقابلے
اور لڑائی کی اور وہ کہتا ہی کہ آیا منظور ہی تمکو صلح کرنا اور چھوڑ دیدین ہم تمھارے قیدی کو اور دیوین ہم تمکو اُسقدر مال جو تم چاہو اور پھر جاؤ تم ہمارے
شہرون اور ہماری لڑائی سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ پھر جانا ہمارا تمسے نہین جدا ہونگے ہم تمسے مگر تین باتونکی فیصلے پر اور مقدمہ قیدی کا پس اگر
چھوڑ دوگے تم قیدی کو از روی اطاعت اور فرمانبرداری کی تو بہتر ہے ورنہ چھوڑ دوگے تم قیدی کو از روی سختی اور ناپسندیدگی کے
پس کہا اُس مرد نے کہ آیا تم سردار عرب کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان پس کہا اُسنے کہ اگر مناسب سمجھو تم اس امر کو کہ توقف کرو تم لڑائی مین آج کا

صلی
بدست یسرہ بن مسروق

ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور حکم کیا انکو اسکے روانہ کرنیکا بجانب ہرقل بادشاہ روم کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بلایا اُنھوں نے ایک مرد کو مجاہدین سے اور ذمہ وار ہوئے اسکے واسطے ضروری سے اور دیا
اُسکو خط اور روانہ ہوا مجاہدی خط کو لیکر بجانب قسطنطنیہ کے پس جب پہونچا وہ مرد اطلاع دی گئی اُسکے حال سے بادشاہ
کو اور کہا گیا کہ وہ ایلچی عرب کا ہی پس کہا ہرقل نے کہ فرو گذاشت کرو تم اُسکی پھر بلایا ہرقل نے عبد اللہ بن حذافہ کو اپنے پاس
عبد اللہ بن حذافہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا میں ہرقل کے پاس اور تاج اُسکے سر پر تھا اور بطارقہ اُسکے گرد تھے پس جب
ٹھہرا میں سامنے اُسکے کہا اُسنے مجھسے کہ تم کون ہو میں نے کہا کہ میں ایک مرد ہوں قبیلہ قریش سے پس کہا اُسنے کہ تم اپنے نبی کے گھرانے سے
ہو میں نے کہا نہیں بلکہ اُنکے نبی عم سے ہوں اُسنے کہا کیا ہو سکتا ہی تمسے کہ تبعیت کرو تم ہمارے دین کی اور بیاہ دوں میں تمہارے ساتھ
بیٹی ایک بطریق کی اپنے بطارقہ سے اور کر دوں میں تمکو اپنے بڑے مصاحبوں سے پس کہا میں نے کہ میں نہیں چھوڑنے والا اور جدا
ہونیوالا ہوں دین اسلام سے اور اُس چیز سے جسکو لائے ہیں محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پس کہا بادشاہ نے کہ قبول کرو تم میرے
دین کو تاکہ دوں میں تمکو اسقدر مال سے اور منگوایا اُسنے ایک جامہ دان جواہرات کا اور کہا کہ اگر داخل ہو گے تم میرے دین
میں تو دیدونگا میں یہ جواہرات تمکو پس کہا میں نے کہ قسم ہی خدا کی میں کبھی جدا نہ ہونگا اپنے دین اسلام اور اہل اسلام سے اگرچہ
دیدیوے تو مجکو سب وہ چیز جسکا تو مالک ہی کہا اُسنے کہ اگر نہ پھیرو گے تم بجانب سے دین کی ہر آئینہ مار ڈالونگا تمکو بری طرح سے پس
کہا میں نے کہ میں کبھی ایسا نکرونگا پس کر تو جسپر کہ کرنیوالا ہے پس خشمناک ہوا وہ میرے کلام سے اور کہا اُسنے کہ ایک سجدہ کرو تم
صلیب کے واسطے اور چھوڑ دونگا میں تمکو پس کہا میں نے کہ میں نکرونگا پس کہا اُسنے کہ کھاؤ تم گوشت سور کا اور چھوڑ دونگا تمکو پس
کہا میں نے کہ قسم ہی خدا کی میں نہیں ہوں کہ یہ کام کروں اُسنے کہا کہ پی لو تم ایک کاسہ شراب کا اور چھوڑ دونگا میں تمکو پس کہا میں نے
کہ قسم ہے خدا کی میں ایسا کبھی نہ کرونگا پس کہا اُسنے قسم ہی اپنے دین کی ہر آئینہ کھاؤ گے تم اس گوشت کو اور پیو گے تم اس
شراب کو پھر کہا اُسنے اپنے غلاموں سے کہ کرو تم انکو ایک گھر میں اور کرو انکے نزدیک گوشت سور کا اور شراب اسواسطے کہ جب
تنگی میں انکو بھوکھ تو کھا لینگے اُسکو اور جب پیاسے ہونگے پینگے وہ شراب کو راوی نے بیان کیا ہی کہ وہی امر کیا غلاموں نے
جو بادشاہ نے حکم کیا تھا اور اکیلا کر دیا اُنھوں نے عبد اللہ بن حذافہ کو ایک گھر میں اور اُنکے ساتھ گوشت خنزیر اور شراب بھی
اور بند کر لیا اُنھوں نے دروازے کو اور چھوڑ دیا انکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ہرقل مر گیا تھا بعد بھاگنے کے انطاکیہ
سے بسبب رنج کے جو در آیا تھا اُسکے دل پر جدائی زمین سوریہ سے اور روایت کیا گیا ہی یہ امر کہ وہ مسلمان مرا اور جسنے یہ معاملہ
عبد اللہ بن حذافہ کے ساتھ کیا تھا وہ ہرقل کا بیٹا قسطنطین تھا اور بجائے اُسکے باپ کے لقب اُسکا ہرقل مقرر کیا گیا تھا پس جب
ہوا چوتھا دن کہا ہرقل نے کہ کیا کام کیا قیدی نے لوگوں نے کہا کہ اے بادشاہ یہ مرد بزرگ ہی اپنی قوم میں اور نہ اختیار کریگا ذلت کو
اور جو ... قیدی کے ساتھ مسلمان وہی کرینگے ساتھ اُس شخص کے جسکو گرفتار کرینگے اور پھر یا دیگا اُنکو اتنے میں ہم میں کا پس بلایا اُسنے عبد اللہ
بن حذافہ کو اور کہا کہ کیا شراب اور گوشت کو لوگوں نے کہا کہ اے بادشاہ یہ حال ہے بادشاہ نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا تمکو اُسکے کھانے سے عبد اللہ

اب ... تمکو پس بلا ... عبد اللہ بن حذافہ ... اور ... ایک ... قیمت بطور ہدیہ کے واسطے عمر رضی اللہ عنہ کو عبد اللہ بن حذافہ کے ہاتھ ۱۲

اگا بڑھن تو ہمکو یہ بھی معلوم ہوئی ہے پس ملو تم پانی بیدان کا اس راہ بتلائی اسنے مجکو ایک بڑی نہر جسمین پانی تھا پس پیا مین سنے
اور ایک جماعت نے عرب سے پانی کو اور آئے ہم اپنے لشکر مین در آنحالیکہ جھکتے تھے ہم نشے سے پس جانا اور سُنا عمرو بن العاص سنے
ہمارے خبر کو اور رکھتے تھے انھون سنے حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس خط لکھا ابو عبیدہ نے انکو اس عبارت سے اما بعد من
شرب منکم فاقیموا علیہم حدود اللہ تعالی کما امر ولا تخش فی اللہ لومۃ لائم پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کے پاس بلایا انھون نے
سبیع بن حمزہ اور انکے ساتھیون کو جنھون نے شراب پی تھی پس تازیانے سے مارا کہا اسے عمرو بن العاص نے اور سبیع بن حمزہ کے بیان
کیا ہے کہ جب تازیانے لگائے میرے عمرو بن العاص نے اور درد آگین کیا انھون نے مجکو کہا مینے قسم ہے خدا کی ہر آئینہ مار ڈالونگا مین
اُس گبر کو جسنے راہ بتلائی تھی مجکو شراب پر یہانتک کہ پیا مینے اُسمین سے اور لیا مینے اپنی تلوار کو اور گیا مین اوس گانون مین اور
تلاش کیا مینے گبر کو اور پایا مین نے اُسکو پس جب پڑی نگاہ میری اُسپر نکال لیا مینے تلوار کو اور قصد کیا مین نے اُسکو مار ڈالنے
کا پس پیٹھ پھیری اُسنے مجسے بحالت بھاگنے کی اور پوچھا کیا مینے اُسکا اور وہ کہتا تھا کہ مینے تمھارا کیا گناہ کیا ہے پس کہا مینے
کہ مستحق ہو تجپر اسواسطے کہ تونے راہ بتلائی مجکو اُس چیز پر جسپر پروردگار خشمناک ہوتا ہے پس کہا اُسنے کہ قسم ہے
خدا کی کہ مینے نہین جانا تھا اس امر کو کہ وہ تمپر حرام ہے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہے کہ پکارا مجکو عبادہ بن صامت نے
اور کہا کہ احتیاط کرو تم اسکے مار ڈالنے مین کہ وہ داخل ذمہ داری مین ہے پس چھوڑ دیا مین نے اُسکو پس گیا وہ اور لایا میرے
واسطے انجیر اور جوز کو اور کہا اُسنے کہ کھاؤ تم اُسکے ساتھ کہ وہ گرم کر دیگا تمکو پس کھایا مینے اُسکو اور پایا مینے اُسمین پاکی اور خوشبو کو
پس کہا مینے اُس سے کہ برکت دے تیرے اللہ تعالی کہان تھا تو ان چیزون سے ابتدا کے حال مین پیشتر اسکے کہ مار جاؤن تازیانون سے سبیع بن
حمزہ نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن العاص نے کوچ کیا ہمکو لیکر تا اینکہ اترے ہم ایک گانون مین جسکا نام نخل تھا اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو
اور پناہ لی تھی اُسکے پاس اُن لوگون نے جو بھاگ گئے تھے اسکے باپ کے لشکر سے اور تمام رومیون اور بطارقہ نے اور پورا ہوا تھا لشکر
اُسکا اسی ہزار کی تعداد مین اور بلایا اُسنے ایک مرد متنصرہ کو پس کہا اُس سے کہ جا تو اور دریافت کر خبر عرب کی اور تعداد انکے لشکر کی کہ
کسقدر ہے اور لا تو میرے پاس خبر کو پس چلا وہ جاسوس تا اینکہ داخل ہوا وہ عرب کے لشکر مین اور دیکھا اُسنے اول اور آخر لشکر کو تا اینکہ
گذرا وہ ایک قوم یمن پر اور وہ آگ کے گرد تھی پس جھجکی سے انکی طرف اور بیٹھا انکے بیچ مین در آنحالیکہ سُنتا تھا وہ انکی باتون کو پس جب ارادہ کیا
اُسنے اٹھنے اور کھڑے ہونیکا لڑکھڑایا وہ اپنے دامن کے سبب سے اور کہا اُسنے صلیب کے نام سے ایک کلمہ کو کہ لڑکھڑایا اُسکی زبان پر پس جب
سُنا اہل یمن نے اُسکے قول کو جانا انھون نے کہ وہ متنصرہ اور جاسوس روم کا ہے پس جست کی ان لوگون نے اُسکی طرف اور مار ڈالا اُسکو
اور واقع ہوا لشکر مین تا اینکہ سُنا عمرو بن العاص نے ایک شور ڈرانیوالے کو پس پوچھا انھون نے کہ کیا حال ہے پس بیان کیا لوگون نے انسے حال جاسوس کے
اُسکے مار جانیکا پس خشمناک ہوئے عمرو بن العاص اس معاملے سے اور بلایا انھون نے اہل یمن کو اپنے پاس اور کہا کہ اے لوگو کس چیز نے
اُٹھایا تمکو جاسوس کے مار ڈالنے پر کسواسطے نہ لائے تم اُسکو میرے پاس کہ خبر پوچھتا مین اُس سے پس کتنے ہین جاسوس ہمپر اور پھرتے ہین وہ
واسطے مارنے ہی اسواسطے کہ دل لوگون کے اللہ تعالی کی دو انگلیون مین ہین پھیر دیتا ہے انکو جسطرح چاہتا ہے پھر پکار دیا عمرو بن العاص نے اپنے

کہ جسنے مدد دی تھی ہمکو بیچ جنگون مین ساتھ اسکے ہم تھے تھوڑے سے اور وہ قادر ہے اوپر اسکے کہ مدد دیوے اور غالب کرے
ہمکو باقی کافرون پر راوی نے بیان کیا ہے کہ فتح حاصل عمرو بن العاص نے جہد بہت کیا وصیت سے اور کہا انھون نے
کہ قسم ہے خدا کی جو کہا تمنے پیچ حکم کیا انھون نے لوگونکو آمادہ ہونیکا واسطے ملاقی ہونے دشمن کے پس سوار ہوئے مسلمان اور بلند
اور بلند کیا انھون نے اپنی آواز کو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور درود بھیجنا بشیر و نذیر پس قبول کیا اور جواب دیا انکی تہلیل اور تکبیر کا
پہاڑون اور ٹیلون اور ڈھیلون اور درختون نے اور سکنا ہے اونٹنی کی بادلون کا اور خوفناک ہوئے مشرکین وقت سننے آواز مسلمانون کے اور گویا
زمین ہلنے والی اور چلنے والی تھی ساتھ اپنے لوگونکے اور دیکھا قسطنطین نے مسلمانونکے لشکر کو پس زیادہ معلوم ہوا اسکی آنکھون مین اور
کہا اسنے کہ قسم ہے اپنے دین کی جب آیا اور طلبید ہوا تھا مین اس لشکر پر تو نہین تھے وہ زیادہ پانچ ہزار سے اور اب بڑھ گئی ہے
تعداد انکی اور زیادہ ہوئی مدد انکی اور نہین شک ہے کہ اللہ تعالی نے مدد دی ہے انکو ساتھ فرشتون کے اور باپ میرا دانا اور بینا تھا ان
عرب کے حال کا اور نہین ہے میرا لشکر زیادہ ان رومی کے لشکر سے جبکہ ملاقی ہوا تھا وہ انسے یرموک مین دس لاکھ سے اور تحقیق
ذلت حاصل کی میں نے اپنے نکلنے پر انکے مقابلے کو اور میں قریب تر فکر کرونگا کسی مکر اور فریب کا ان عرب پر پھر بلایا اسنے ایک بڑے
مرتبے والے کو اپنے نزدیک اور وہ شخص قیساریہ کا قس اور عالم تھا اور کہا اسسے کہ سوار ہو کر جا تو اس قوم کی طرف اور چھپی بات
چیت لو اور کہہ تو انسے کہ بادشاہ چاہتا ہے تمسے اس امر کو کہ روانہ کرو تم بادشاہ کے پاس ایک شخص کو جو بڑا فصیح زبان کا اور بڑا مضبوط
دل کا ہووے اور نہ ہو وہ شخص فرماویگا ان عرب سے پس سوار ہوا وہ قس اور کپڑے دیباج سیاہ کے اور ایک کلاہ بالونکی پہنے تھا اور سوار ہوا
سبزے استر پر اور لی اسنے اپنے ہاتھ مین ایک صلیب جواہر کی اور چلا آتا یہانتک کہ ہو گیا قریب لشکر مسلمانونکے پس ٹھہر وہ اس
حیثیت سے کہ سنتے تھے مسلمانون کلام اسکا اور کہا اسنے کہ اے گروہ عرب کے مین بھیجا گیا ہون تمہارے پاس بادشاہ حکیم قسطنطین پسر
ہرقل کی طرف سے اور وہ چاہتا ہے تمسے صلح کرنیکو اور نہین خواہش رکھتا ہے تمہاری لڑائی کی اسواسطے کہ وہ عالم ہے اپنے دین کا اور وہ
دانا ہے اپنے کام مین اور نہین دوست رکھتا ہے خونریزی اور تباہ کرنے صورتونکو بیچ ظلم اور نہ زیادتی کرو تم ہم پر اسواسطے کہ ظالم مغلوب کیا جاتا ہے
اور مظلوم مدد دیا جاتا ہے اور مسیح نے ہمارے واسطے یہ کہا ہے کہ نہ لڑو تم ہمراہ کسی شخص کے جو ظلم اور زیادتی کریگا اور بادشاہ تمسے یہ چاہتا ہے کہ بھیجو تم اسکے پاس
ایک مرد کو جو بڑا فصیح زبان اور مضبوط دل ہووے اور ہو وہ شخص فرماویگا عرب سے پھر سکوت کیا اسنے پس راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا عمرو بن
العاص نے کلام اسکا کہا انھون نے کہ اے لوگو تحقیق سنا تم نے جو کچھ کہا اس ختنہ بریدہ نے پس کون شخص تم مین سے جاویگا بجانب رضامندی اور
پسندیدگی اللہ تعالی اور رسول کی اور دیکھے اور دریافت کریگا اس چیز کو جو اسکے ہے اور بیان کریگا پس کہا بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تھے وہ جوان سیاہ رنگ اور دراز قد لوگون مین مثل درخت بلند کے چمکتے تھے سیاہی انکی رنگ کی اور دونون
آنکھین انکی سرخ تھین مثل خون بستہ کے اور وہ بلند آواز تھے پس کہا انھون نے کہ اے عمرو مین اسکے پاس جاؤنگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اے بلال
تحقیق شکستہ حال کردیا ہے ہمکو تمہارے رنج نے مفارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علاوہ برین تم حبشی جنس ہو طول عرب سے تمہیں معلوم ولہجہ عرب
کے کلام بزرگ اور فصیح و مسجع اور مقفی ہے پس کہا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہے تمکو حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امر پر

حال ذکر ایلچی قیساریہ اور ہونا مسلمانون کا مقابلے ...

کہ چھوڑ دو تم مجھکو کہ جاؤں اپنی طرف جب کہ سنا یہ امد من نے سختی تیری اور بزرگ قسم تمکو اپنی جان کی اور اپنی امت کی بس کہ
تہ خالی ہے بدن اور تم اس کام کے ہیں اور فصاحت بیان کرو تم جواب میں اور بڑائی اور بزرگی ظاہر کرو تم بات چیت اسلام
کی بہ نسبت کسکو قریب تر پاؤ گے تم تمکو گرجا خدا تعالی نے چاہا کہ تم دوست رکھو موت کو مال سے اللہ واسطے وہ
بہت بلند کچھ چوڑے تھے دونوں شانے انکے گویا وہ قوم ثمود کے لوگ سے تھے اور انکے ڈیل ڈول کی بڑائی سے ڈر کے
والے تھے دیکھنے والے اور اسود و قیس کرالس سیاہ ایسے تھے اور سر انکے عمامہ صوف کا تھا انکے بہت تھی ہی تلوار
اور ترکش والی کولے شانے پر اور عصا تھا انکے ہاتھ میں تھا پس جب نکلے وہ مسلمانوں کے لشکر سے اور دیکھا انکی طرف قسطنطین نے
زشت اور بدحال تھا اسے انکو اور کہا انسے کہ مسلمانوں کی آنکھوں میں مرتبہ ہمارا سست اور ضعیف دکھائی دیا ہے پس جب ارادہ
ہے انکو کہ تمسے بات چیت کریں تو بھیجا انھوں نے ہمارے پاس ایک مرد کو اپنے غلاموں میں سے کہ سست ہمارے رتبہ اور حقیر ہو سکے
انکی آنکھوں میں پس کہا اسنے کہ ای غلام پھیر جا تو اور کہہ دے اپنے مالک سے کہ بادشاہ ہمارا چاہتا ہے کسی سردار کو تم میں سے تاکہ وہ کلام کرے
جواب دے کہا پس کہا اسے بلال نے کہ ای مرد میں بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں اور میں نہیں ہوں غلام
تمہارے سردار کی جواب دینے سے پس کہا اسے بلال سے ٹھہرو تم اسی جگہ پر تاکہ آگاہ کروں میں بادشاہ کو تمہارے حال سے پھر واپس گیا
وہ اور ٹھہر گیا سامنے قسطنطین کے اور کہا کہ ای بادشاہ قوم نے بھیجا ہے میرے پاس ایک غلام کو اپنے غلاموں سے تاکہ وہ ہم سے بات چیت
کر فیصلہ کریں یہ اگر اسود ہو جو ضعیف اور سست معلوم ہو وے ہماری آنکھوں میں اور وہ غلام سیاہ رنگ حقارت بات ہماری لے
ڈول کہیں اور بیان کی اسے صفت بلال بن حمامہ کی اپنے درجہ میں حرف بلال کے اور صفت بیس کہا قسطنطین نے اسکو
پھر جا تو انکی طرف اور کہہ تو اسے کہ سمجھا تھا تو البطریق بادشاہ کے بیٹے نے تمہارے پاس بارادہ طلب بعض تمہارے سرداروں کے جس سے
بات چیت کرے اور تم بھیجتے ہو اسکے پاس ایک غلام کو اپنے غلاموں سے پھر آیا مترجم بلال کے پاس اور کہا کہ بادشاہ تم سے کہتا ہے کہ ہم
غلام سے بات چیت کرنا نہیں چاہتے ہیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے لشکر کے مالک اور تمہارے سردار سے ہم بات چیت کریں پس
پھرے بلال غصہ میں ایک وہ شکستہ دل تھے اور آگاہ کیا انھوں نے عمرو بن العاص کو اس حال سے پس کہا عمرو بن العاص نے شرحبیل
بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اسکے پاس میں جاتا ہوں پس کہا انسے شرحبیل بن حسنہ نے کہ ای امیر اعلم قصہ گر آپ جاتے
جاؤ گے پس کس شخص پر چھوڑ دو گے تم مسلمانوں کو عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ تعالی مہربان ہے سب پر اور وہ بڑا مہربانی کرنیوالا ہر ایک
خلقت پر مگر تو تم لشکر کو اور بطور میرے خلیفہ کے ٹھہرو تم میری جگہ پر اگر قوم غدر اور بیوفائی کریگی پس اللہ تعالی مالک اور خلیفہ
میرا ہے پس ٹھہرے شرحبیل بن حسنہ عمرو بن العاص کی جگہ پر اور لیا لشکر کو اور نکلے عمرو بن العاص اور چلے بجانب قوم کے اور
زرہ کا اور جبہ صوف کا پہنے تھے اور سر انکے زرد رنگ عمامہ تھا کہ پھیر لیا تھا اسکو اپنے سر پر طور پیچ کے اور لٹکا دیا تھا اسکی چوٹی کو
کاندھوں کے بیچ میں ڈال دیا تھا اور لٹکا لیا تھا انھوں نے اپنی تلوار کو اور کمان میں لگایا تھا اپنے تیرے کو پس ارادہ چلے گئے دیکھ
وہ سامنے اس ترجمان کے جسکو قسطنطین نے بھیجا تھا پس جب دیکھا انکو ترجمان نے پہچانا وہ پس کہا انسے عمرو بن العاص سے

کہ اس چیز سے تو ہنستا ہے ای برادر نصرانیہ نے اُنسے کہا کہ تمہارے لباس اور تمہارے اٹھانے اور لینے سے ان ہتھیارون کو کیا کام
کروگے تم اُنسے اور کیا ارادہ کروگے تم لڑائی کا عمرو بن العاص نے کہا کہ اُٹھانا اور لینا ہتھیارون کا لباس اہل عرب کا وہی
بچھونا ہے اور اوڑھنا انکا ہے اور نہین لیا ہمنے ہتھیار ونکو ساتھ اپنے مگر واسطے طلب قوت کے اپنے دشمن پر اور شاید کہ ڈالا
جاوے نہین تمہارے نزدیک لڑائی مین پس ہونگے ہتھیار جاے پناہ میرے واسطے میرے دشمن سے اور بچاونگا مین اوسکے سبب سے اپنی
جان کو کہا ترجمان نے اُنسے کہ ہم لوگ اہل بیوفائی اور مکر سے نہین ہین تم دلکو مطمئن رکھو پھر پھرا ترجمان بجانب قسطنطین کے جسکہ سنا اسنے
مقولہ عمرو بن العاص کا اور کہا کہ ای بادشاہ سردار عرب کے تیرے پاس آگے ہین اور وہ ایسا لباس پہنے ہین پس ہنسا بادشاہ اس کے
کلام سے اور کہا اس سے کہ کہ تو اُنسے کہ آوین وہ میرے پاس اور داخل ہون جیسے کہ ہین وہ اپنے لباس مین پس لیا بادشاہ نے ساختگی
کو بسبب آنے عمرو بن العاص کے اُسکے پاس اور آراستہ کیا اُسنے اپنے ملک کو اور بٹھلایا بطارقہ و زندیقہ کو داہنے بائین اور حجاب کو گرد
اپنے اور آیا ترجمان نزدیک عمرو بن العاص کے اور کہا اُنسے کہ ای برادر عربی چلو تم کہ بادشاہ نے اجازت دی ہی تمکو پس روانہ ہوئی
عمرو بن العاص اپنے گھوڑے پر اور لشکر قیصاریہ کا تعجب کرتا تھا انکے لباس سے تا اینکہ ٹھہرے وہ بادشاہ کے خیمے کے دروازہ پر پھر
پاپیادہ ہوے وہ اور چلے بطارقہ و حجاب ساتھ انکے تا اینکہ پڑی آنکھ انکی قسطنطین پر پس سلام کیا اُنھون نے ساتھ دعاء عرب کے پس نزدیک بلایا
انکو بادشاہ نے اور مرحبا کہی اور تازہ روئی کی اُنسے اور کہا مرحبا ای سردار اپنی قوم کے اور حکم کیا انکو تخت پر بیٹھنے کا پس انکار کیا عمرو
بن العاص نے اس امر سے اور کہا اُنھون نے کہ فرش اللہ تعالی کا پاک تر ہے تیرے فرش سے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے زمین کو اور کیا اسکو بچھونا
ہمارا اور مباح کیا اُسنے ہمارے واسطے اسکو پس ہم سب اُسمین برابر ہین اور مین نہین چاہتا ہون بیٹھنے کو مگر اُس چیز پر جو مباح کیا ہے اللہ تعالی نے
ہمارے واسطے پھر بیٹھے عمرو بن العاص زمین پر بحالت چار زانو کے اور رکھ لیا اپنے نیزے کو آگے اپنے اور اپنی تلوار کو اپنی ران پر اور کہا
قسطنطین نے کہ کہ تو جو چاہتا ہے ای عظیم روم کے اور سوال کر تو جس چیز سے تجکو منظور ہے پس کہا اُنسے قسطنطین پسر ہرقل نے تمہارا نام کیا
ہے اُنھون نے کہا کہ میرا نام عمرو ہے مین عرب بزرگ اور ارباب بیت الحرم سے ہون جسکی قوم تعظیم کرتے ہین قسطنطین نے کہا کہ تم جوان بزرگ
ہو عرب بزرگ سے ای عمرو اور اگر تم عرب سے ہو تو ہم روم سے ہین اور ہمارے تمہارے بیچ مین نسبت اور قرابت اور یگانگیت نزدیک ہے اور
ہم تم نسبت مین ملتے ہوے ہین پس جو لوگ کہ نسب مین متصل ہین نہین چاہیے انکو کہ خونریزی کرین بعض انمین سے بعض کی عمرو
بن العاص نے کہا کہ ہمارے نسب ملے ہین ہمارے باپ دادون سے اور بڑا نسب ہمارا دین اسلام کا ہے اور جب بھائی بھائی کے ساتھ ہو اور وہ
دونون جدا ہون دین مین پس حلال ہے بھائی کہ مار ڈالے اپنے بھائی کو اور منقطع ہوگیا نسب ان دونون کے بیچ مین اور جو تو نے
کہا کہ تیرا نسب ہم مین ملتا ہے پس کیونکر ہمارا تمہارا نسب ایک ہو سکتا ہے حالانکہ ہم قریش بزرگ سے ہین اور تم لوگ روم سے اُسنے کہا کہ ای عمرو
آیا نہین ہین باپ ہمارے آدم پھر نوح پھر ابراہیم اور عرب نسل اسمعیل سے ہین اور روم بن العیص بن اسحاق ہین اور وہ دونون اولاد
ابراہیم کی ہین اور نہین درست کہتا ہے بھائی اس امر کو کہ زیادتی کرے اپنے بھائی پر اور ظلم کرے اسلیے اس تقسیم مین جو بانٹ دیے ہین انکی اگلے باپون نے
انکے بیچ مین عمرو بن العاص نے کہا کہ تو سچا ہے اپنے اس کلام مین کہ عیص بیٹے اسحاق کے ہین اور اسمعیل چچا عیص کے ہین پس ہم لوگ ایک باپ کی اولاد ہین

نسبت کر سکتا ہون مین تمہارے دواسطے اس امرکو اسواسطے کہ دوڑی دوائی تیریہ پر ہمیری اطاعت کر لیجئے سوا اسکے میرے
باپ دوستے خبردینے اسطے بیچ پتہ یہا اتا نبی کی اوہ کیا تھا اور نہیں یانڈ ادیکہا ر ڈ الینے تا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ یہ کچہہ میرے
پاس تھا محمد ر سول اللہ ی اور دنیا نے اور بخشش ورب انے تم لوگونکو جہانتک ممکن ہوا اور نہین باقی ہی مگر تلوار ہماری تمہاری نچ تک
حاکم کرنیوالی اور اللہ تعالی جانتا ہو اس امرکو کہ ہمنے بلایا تمکو ایسے کام کیطرف جسمین تمہاری نجات تھی پس نافرمانی کی تمنے اوس
جیسا کہ نافرمانی کی تھی تمہارے باپ عیصے نے اپنی مان کی پس نکل گئی قرابت سے آسکی نسبت بہائی یعقوب کی اور تم جانتے ہو اسی کو
کہ تم لوگ نے دیکہا جو نسب مین اور ہم برابری ظاہر کرتے مین طرف اللہ غالب اور بزرگ کے تمسے اور تمہاری قرابت سے پس حال
کہ تم ہو حال مین کہ تم ناسپاسی اور کفر کرتے ہو ساتھ اللہ مہربان کے اور تم اولاد عیص بن اسحاق سے ہو اور ہم اولاد اسمعیل علیہ السلام
سے ہین اور اللہ غالب اور بزرگ نے اختیار اور برگزیدہ کیا ہمارے نبی کو واسطے انکو پشت آدم سے تا انکہ نکالا انکو عبد اللہ
کی پشت سے پس کیا اوسنے بہترین لوگونکا اولاد اسمعیل کو اور سکھلایا اسنے اسمعیل کو عربی مین کلام کرنیکا اور چھوڑا اونسے اسحاق اور اسکو
کی زبان پس اولاد اسمعیل کی عرب مین پھر کیا اللہ تعالی نے بہترین عرب کو کنانہ کو پھر بہترین کنانہ کا قریش کو پھر بہترین قریش کا بنی ہاشم کو پھر
بنی ہاشم کا نبی عبد المطلب کو پھر بہترین بنی عبد المطلب کا ہمارے نبی کو صلوۃ اللہ و سلامہ علیہ پس بھیجا انکو رسول اور کیا انکو نبی اور اتری انپر جبرئیل ساتھ
وحی کے اور کہا جبرئیل نے کہ پھرا مین پورب اور پچھم مین پس نہین پایا مین نے بزرگ زیادہ تمسے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن العاص
نے بیان کیا ہے کہ کھڑے ہوئے رونگٹے انکے بدن کے اور فروتنی کی انکے اعضاے بدن نے جسوقت کہ ذکر کیا مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اور جنبش مین آئے دل انکا اور داخل ہوا خوف قسطنطین کے دل مین اور کہا اسنے عمرو بن العاص سے کہ تم سچے ہو
اپنے کلام مین اسی طرح انبیاء کے جتنے ہین بزرگ خاندان اپنی قوم سے آگاہ کرو تم مجکو اس امر سے کہ آیا تمہارے سوا ان ساتھیون
کوئی مثل تمہارے ہے کہ جلد جواب دے وہ جسوقت کہ مخاطب کیا جائے مثل تمہارے سے جواب دیگا کہ جب سوال کیا گیا ہو اسکا
پس کہا عمرو بن العاص نے کہ سب ہمراہی میرے ایک ہی زبان پر ہین اور اونمین ایسے لوگ ہین کہ اگر کلام اور سوال کریگا تو
جانیگا اس امرکو کہ مین نہین اندازہ کیا جاتا ہون انکے ساتھ مقابلے مین پس کہا بادشاہ نے کہ محال ہے یہ امر کہ ہو دین
تمہارے ساتھیون مین مثل تمہارے اور نہ تمام عرب مین عمرو بن العاص نے کہا ہان قسم ہے خدا کی اور اگر دوست رکھیگا بادشاہ اس امر کو
تو لا دونگا مین انکو تا کہ واقف ہو جائیگا بادشاہ بیچ تحت کلام پر پھر حسب کیا عمرو بن العاص نے اور چلے اپنے گھوڑے کیطرف اور سوار
ہوئے اور آئے اپنے لشکر مین پس شکر کیا اللہ تعالی کا مسلمانون نے انکی سلامتی پر اور رات گذرانی انھون نے بحالت نگہبانی کے پس جب صبح
کی انھون نے نماز صبح کی پڑھی عمرو بن العاص نے ساتھ مسلمانونکے اور حکم کیا انکو سوار ہونیکا واسطے لڑائی اونکے دشمن کے پس جلدی کی
کی مسلمانون نے اس امر مین اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑون کی پشتون پر اور صف بستہ ہوگئے واسطے لڑائی کے واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب لڑائی کا دن ہوا قسطنطین نے اپنے لشکر کی تین صفین کین اور آگے کیا اونسے تیر اندازونکو
اور آراستہ کیا میمنہ اور میسرہ کو اور بلند کیگئی صلیب آگے اوسکے اور شیفتہ ہی کی انسنے آگے اپنے لشکر کی اور دیکہا عمرو بن العاص نے

پس نکلا وہ بطریق تا اینکہ ٹھہرا وہ دونون صفونکے بیچ مین اور درخواست کرتا تھا لڑائی کی پس جب دیکھا مسلمانون
نے اوسکی طرف متوجہ ہوئے وہ دراینحالیکہ دیکھتے تھے واسطے اوسکے گرداگرد تھے اور حملے اور سوارکاری کو پس کوئی اوسکے مقابلے کو نہ نکلا
پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اے لوگو کون شخص نکلیگا اوسکے مقابلے کے واسطے اور کفایت کریگا لوگونکی واسطے اوسکی
برائی کو اور نذر کریگا اپنی جانکو واسطے اللہ غالب اور بزرگ کے پس نکلا اوسکے مقابلے کو ایک مرد عرب اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ کام مین
کرونگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالی تم مین اور تمھارے ارادے مین برکت دیوے اور اوسیوقت حملہ کیا اوس مرد مسلمان نے بطریق
کیطرف بحالت مضبوطی کے اور پیشی کی اوسکی جانب بطریق نے اور ایک ساعت وہ دونون گرد آلود رہے اور شمشیر زنی کرتے رہے
تا اینکہ راست ہوگئے اون دونون وار پس سبقت کیا مرد مسلمان پر بطریق نے اپنی تلوار کے وار سے اور پڑی تلوار ڈھال پر
اور پھاڑ ڈالا اور کردیے اوسکے ٹکڑے اور تھی وہ ڈھال چمڑے کی بغیر استر اور دوسری تہ کے اور نہین پہونچا کوئی اثر تلوار کا مرد
مسلمان پر اور مارا مرد مسلمان نے ایک تلوار کا وار پیچھے اوسکے پس کاٹا اور پھاڑ ڈالا خود کو پس نہ پہنچے گو پھر البطریق اور نہین
پہونچا اوسپر اثر تلوار کا پس جب بطریق کی جان مین جان آئی اور سکون اور آرام حاصل کیا اوسنے اوس چیز سے جو لاحق
ہوئی تھی اوسکو حملہ کیا اوسنے مرد مسلمان پر اور مارا اوسنے مرد مسلمان پر ایک ایسا وار کہ زخمی کیا اونکو زخم نمایان سے پس
پھرے وہ مرد مسلمان بجانب مسلمانون کے پس آواز دی اونکو ایک مرد عرب نے اونکی قوم سے اور کہا مرد مسلمان سے کہ افسوس ہے تمپر
جو شخص پھیر کرتا ہے اپنی جانکو واسطے اللہ تعالی کے وہ پھرتا ہے اپنے دشمن کے سامنے سے پس کہا مرد مسلمان نے کیا نہین کافی ہے تمکو وہ چیز
جو دیکھی ہے تمنے اس تلوار کے وار سے تا اینکہ سرزنش کرتے ہو مجھپر بتحقیق اللہ تعالی نے نہین حکم دیا ہے مجھکو اس امر کا کہ ڈالون مین اپنے
ہاتھونکو بجانب ہلاکی کے پھر باندھا انھون نے اپنے زخم کو اور اصلاح کی زخم کی جگہ کو اور پھر ہوے طرف لڑائی کے اور دشوار گذار تھا
اونپر جو اونکے چچا کے بیٹے نے کہا پس جب نکلے وہ واسطے لڑائی کے کہا اونسے اونکے چچا کے بیٹے نے جنھون نے پہلے گفتگو کی تھی کہ پھر آؤ
اور لیلو تم اس خود کو اور رکھ لو اسکو اپنے سرپر واسطے حفاظت اور نگہبانی کے اور لیلو تم اس سپر کو پس کہا مرد مسلمان
نے کہ چپ رہو تم اعتماد اور بھروسا میرا ساتھ اللہ تعالی کے بڑا ہے میرے نزدیک تمھارے لوہے پر پھر دوڑے وہ مرد مسلمان بجانب بطریق
کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ دعا کی مسلمانون نے اونکے واسطے مدد اور غلبے کی اور کہا انھون نے
اللھم اعطہ ما تمنی اور حملہ کیا انھون نے مشرکین پر اور مار ڈالا لوگونکو اور برابر ایسا ہی کرتے رہے تا اینکہ مارے گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالی
اونپر عمرو بن العاص نے کہا ہے اس مرد نے خریدی جنت اللہ تعالی سے بنفسہ اللھم اعطہ ما تمنے واقدی رحمۃ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ
ہرقل نے جب اپنے بیٹے قسطنطین کو بجانب قیساریہ کے روانہ کیا تھا تو بھیجا تھا اوسنے اوسکے ساتھ ایک بطریق کو
بطارقہ سے جسکا نام قیدمون تھا اور وہ شہسواران روم مین سے تھا اور بادشاہ کا ماموں تھا اور وہ پڑھا لکھا تھا کتابین
فارس اور ترک اور جرامقہ سے اور وہ ملعون تمام لغتین یاد رکھتا تھا پس کہا اوسنے قسطنطین سے کہ ضرور ہے مجھکو لڑنا عربون سے
اسواسطے کہ جہاد مجھپر فرض کیا گیا ہے پس قبول کرلیا قسطنطین نے اوسکی بات رکھنے پر پس قیدمون نے زرہ اپنی لڑائی کی اور نکلا وہ دوڑتا ہوا پس جب دیکھا

قتل پر پھر نکلے وہ اور انکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جسکو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو واسطے بزور زرد انکی
کے بجانب شام کے بنایا تھا پس جب دیکھا اونکو عمرو بن العاص نے کہ حملہ کیا ہے اونھون نے نکلنے کا کہا عمرو بن العاص
نے کہ اے عبداللہ گاڑ دو علم نشان انکو تاکہ مشغول کرے وہ تمکو پس گاڑ دیا اوسکو شرحبیل بن حسنہ نے پس ٹھہرا وہ نشان
مثل درخت کے اور در آیا پتھر مین گویا وہ آہنی نکلا تھا پس شگون لیا انھون نے اس امر سے مدد اور غلبہ کا اور نکلی و بجا
پھڑنے قیدیون کے اور مسلمان دعا کرتے تھے اونکو واسطے مدد اور غلبہ کی اونکے دشمن پر پس جب دیکھا اونکو بطریق
نے ہنسا وہ اونکی لباس سے اوس ملعون کی آواز مثل رعد بلند تھی اور وہ موٹا تھا لوگون سے اور شرحبیل بن حسنہ لاغر جسم تھے
بسبب کثرت روزہ رکھنے کے اور شب بیداری کے پس جب برابر ہوا بطریق میدان مین حملہ کیا ہر ایک نے ان دونون سے اپنے
ساتھی پر اور سبقت کی دونون نے دو وار تلوارون سے اور پہلا وار شرحبیل بن حسنہ کا تھا پس کچھ کارگر نہوئی اونکی تلوار دشمن
خدا کی زرہ پر اور اوس جبل آئی تلوار اپنے پڑنیکی جگہ سے اور پڑی تلوار قیدیون کی سر شرحبیل بن حسنہ پر پس توڑا اوسنے اونکی سر کو پھر
پاپیادہ ہوگئے وہ دونون گھوڑون سے سعید بن روح نے بیان کیا ہے کہ وہ دن بہت بدلی اور جاڑے کا تھا پس اسی حال مین کہ وہ
دونون لڑ رہے تھے کہ دفعتہ نازل ہوا پانی مینھ شگون کا اور اوتر گئے وہ دونون گھوڑون سے اور کشتی کرتے تھے دلدل اور مٹی مین
اور سوائے اسکی کہ دشمن خدا نے حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ پر پس مارا اوسنے اپنے ہاتھ کو اونکی پیٹ کی نرم جگہہ پر پس اوٹھا لیا اونکو
زمین سے اور ڈال دیا انکو پیٹھ کے بل پھر در آیا وہ اونکے سینہ پر اور قصد کیا اونکی ہلاک کرنیکا پس پکارا اور کہا شرحبیل بن حسنہ
نے یا غیاث المستغیثین پس نہین تمام کیا تھا انھون نے اپنے کلام کو تا اینکہ نکلا ایک سوار رومیونکی لشکر سے اور وہ
زرہ پہنے تھا اور اوسکی سواری مین اصیل گھوڑا تھا پس قصد کیا سوار نے بطریق کی جگہہ کا اور شرحبیل بن حسنہ نے گمان
کیا تھا نسبت کافر کے اس امر کا کہ نہین نکلا وہ سوار مگر واسطے دینے گھوڑے کے بطریق کو اور اسکی اعانت کرنیکا قتل شرحبیل بن
حسنہ پر پس جب نزدیک ہوا وہ اون دونون سے پاپیادہ ہوگیا وہ اپنے گھوڑے سے اور جھکا طرف بطریق کے اور کھینچ لیا
اوسکو اپنے پیرے شرحبیل کے سینے سے اور کہا آنے کہ اے بندۂ خدا اوٹھ کھڑے ہو تم پس تحقیق آئی تمکو مدد فریاد رس فریاد
کرنیوالیکے پاس سے پس دیکھتے تھے شرحبیل بن حسنہ اوسکی طرف درانحالیکہ وہ تعجب کرنیوالے تھے اوس سے اور اوسکی کلام
اور اوسکی کام سے اور دیکھا تو ایک مرد ڈھاٹا باندھے تھا اور نکال لیا اوسنے اپنی تلوار کو اور مارا بطریق پر ایک وار پس کاٹ ڈالا اوسکی سر
کو اور کہا شرحبیل بن حسنہ سے کہ اے بندۂ خدا لے لو تم اوسکی اسباب کو پس کہا اوس سے شرحبیل بن حسنہ نے کہ قسم ہے خدا کی نہین دیکھا مینے زیادہ تر عجیب
معاملہ تیرے کام سے اور دیکھا مینے تجھکو کہ آیا تو مشرکین کے لشکر سے پس تو کون شخص ہے اونسے کہا مین وہ بدبخت رانده گیا طلیحہ بن خویلد اسدی
ہون کہ دعوی کیا تھا مینے نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جھوٹ باندھا تھا مینے اللہ تعالی پر اور گمان کیا
تھا مینے ایسا تھا کہ میرے اوپر آسمان سے وحی اوترتی ہے پس کہا اونسے اوس سے کہ اے میرے بھائی اللہ تعالے کی رحمت فراخ اور کشادہ ہے
ہر چیز پر اور جو شخص توبہ کرتا ہے اور باز رہتا ہے گناہ سے اور رجوع کرتا ہے اللہ تعالی اوسکی توبہ قبول کرتا ہے بخش دیتا ہے اوسکی گناہ کو اور نبی صلوۃ اللہ علیہ

پھر دور کر دیا اوس مسلمان نے طلیحہ کو اپنی ہمسایگی سے پس اقامت کی طلیحہ نے شام میں اور توبہ کی اوسنے اور
شام سے پس جب سُنا اوسنے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا کہا اوسنے کہ گئے وہ شخص جنہیں میں نے تلوار کا خوف
کیا تھا پس کون شخص کارفرما ہوئے ہیں بعد آپکے لوگوں نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اوسنے کہا کہ وہ مرد بہت سخت
سنگدل ہیں اور ڈرا وہ حضرت عمرؓ سے اس امر کو کہ روانہ کریں وہ کسی کو اوسکی طرف اور ڈرا خالد بن الولید سے کہ دیکھینگے اوسکو
شام میں اور مار ڈالینگے اُسکو پس ارادہ کیا اوسنے قبیلہ ربیعہ کا کہ سوار ہووے وہ کشتی میں اور ڈالے اپنے تئیں بعض جزیروں میں
پس جب دیکھا اوسنے قسطنطین کے لشکر کو کہ نکلا ہے وہ بجانب لڑائی مسلمانوں کی کہا اوسنے جاؤنگا میں ساتھ اس لشکر کے پس شاید کہ ڈالونگا
اس لشکر کو کسی پیچ میں اور دھو ڈالونگا میں اوسکے سبب کسیقدر اپنے گناہ کو اور حاصل ہووے مجھکو قرب بجانب اللہ تعالی اور مسلمانوں کے
پس جب دیکھا اوسنے شرجیل بن حسنہ کو معرض ہلاکت میں کہا اوسنے کہ نہیں صبر ہے مجھکو اس حال میں اور نکلا اونکی طرف اور
چھڑایا اونکو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہے پس جب ٹھہرا وہ سامنے عمرو بن العاص کے شکرگذاری کی اونہوں نے اوسکے کام
کی اور بشارت دی اُسکو توبہ کی پس کہا اوسنے کہ اے عمرو میں ڈرتا ہوں خالد بن الولید سے اس امر کو کہ دیکھینگے وہ
مجھکو پس مار ڈالینگے وہ میرے تئیں عمرو بن العاص نے کہا کہ میں تجھکو ایک چیز کا مشورہ دیتا ہوں کہ کر تو اوسکو اور بیڈر
ہو جا تو اپنی ذات پر دنیا و آخرت میں اسنے کہا کہ وہ کیا چیز ہے عمرو بن العاص نے کہا کہ لکھدونگا میں تجھکو ایک دستاویز مشعر
اُس کام کی جو تونے کیا ہے اور اوسمیں گواہی مسلمانونکی ہوگی اور لیجا تو اوسکو بجانب عمر بن الخطاب کے اور دیدے اونکو اور
ظاہر کر تو اونسے توبہ کو پس وہ قبول کرینگے تجھسے توبہ کو اور قریب تر مقرر کرینگے اور کھینچینگے وہ تجھکو بجانب شہر کے
پس مٹ جائینگے اوسکے سبب گذرے ہوئے گناہ تیرے پس منظور کیا اس کو طلیحہ نے اور لکھدیا اوسکو عمرو بن العاص نے خط
بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مشعر اوس کام کا جو اوسنے کیا اور لی اوسکی واسطے گواہی مسلمانوں کی پس
خط کو لیا طلیحہ نے اور روانہ ہوا اوسکو لیکر بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہیں پایا اوسنے حضرت
عمر کو مدینہ منورہ میں اور کہا گیا اوس سے کہ وہ مکہ معظمہ میں ہیں پس روانہ ہوا طلیحہ یہانتک کہ پہونچا مکہ میں پس پایا اوسنے حضرت عمر
کو کعبہ میں پکڑے ہوئے تھے وہ پوشش اور پردہ ہائے کعبہ کو پس پکڑا اوسنے پوشش کو اور کہا کہ یا امیر المومنین میں توبہ کرنیوالا ہوں بجانب
اللہ غالب بزرگ پروردگار اس مکان کے اوس چیز سے جو واقع ہوئی مجھسے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو کون شخص ہے اوسنے کہا کہ
طلیحہ بن خویلد الاسدی ہوں پس جب سنے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ نہیں ہے تو جو مجھ میں معاف کرونگا تجھے پس کیونکر اور کیا کام
کرونگا میں کل کے دن سامنے اللہ غالب بزرگ کے مقدمہ میں عکاشہ محصن الاسدی کے طلیحہ نے کہا اے امیر المومنین عکاشہ
ایک مرد تھے کہ نیکبخت کیا اونکو اللہ تعالی نے میرے ہاتھ پر اور بدبخت ہوا میں انکے سبب سے اور میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالی سے اس امر
کی کہ وہ بخشدیوے میرے اس گناہ کو سبب اس کام کے جو کیا ہے میں نے پس نکالکر دیا اوسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط عمرو بن العاص کا
پس جب پڑھا اُسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور سمجھے اوسکے مطلب کو خوش ہوئے اوسکے سبب سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خوشی ہو تجھکو اے

پس بر کہ پہونچون مین قوم سے ساتھ کسی فریب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے عبد اللہ اگر تم ایسا کوئی کروگے
کہ وہ نزدیک کریگا تمکو اللہ تعالی سے پس تحقیق پاؤگے تم اوسکو اللہ تعالی کے سامنے پس اٹھ کھڑے ہوئے یوقنا اور لیا انھون
نے اپنے ہمراہیونکو اور بلایا تھا انھون نے اپنے ساتھ ان شخصونکو جو انکی خدمت کرتے تھے حلب مین جب وہ سردار حلب کے
تھے اور ان سبھون نے رجوع کیا تھا بجانب اسلام کے اور وہ لڑتے تھے ساتھ ہمت اور قوی ارادے کے اور وہ چار ہزار سوار تھے
اور تھے مسلمانونکے لشکر مین اور لوگ بھی بطارقہ سے جو مسلمان ہوگئے تھے زیادہ تین ہزار سے سوا ہمراہیون یوقنا کے واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ اونکی
بیان کیا ہے کہ جب شکست اوٹھا کر گیا قسطنطین پسر ہرقل بجانب قیساریہ کے اور پناہ لی اوسنے اوسمین کہلا بھیجا اوسکے پاس اہل طرابلس نے کہ
روانہ کر تو انکے پاس ایسی کمک کو کہ وہ حاصل کرین مسلمانون پر اوسکی سبب سے پس روانہ کیا قسطنطین نے اونکے پاس تین ہزار سوار بطارقہ با سامان
سے اور شیر دار انکا جرناس کو مقرر کیا اور روانہ ہوا جرناس بطالب طرابلس کے ساتھ اپنے ساتھیونکے پس جب نزدیک ہوا طرابلس کے اترا وہ ایک چراگاہ مین
تاکہ دانہ چارا دیوے اپنے گھوڑونکو اور حکم کیا اوسنے اپنے لوگونکو مسلح ہونیکا تاکہ ظاہر کرین وہ اپنی آرایش کو واسطے اہل طرابلس کے
پس وہ لوگ اوسی حال مین تھے کہ اوسی وقت پہونچے اور بلند ہوئے یوقنا اور ہمراہی انکے رومیون پر اور یوقنا کے ساتھ
فلیطانوس حاکم روثۃ الکبری اور اونکے ہمراہی تھے یہی کہا ارادہ اور میل کیا تھا اونھون نے زیارت بیت المقدس اور
ٹھہرنے کا اوس مقام مین پس بلند ہوئے یہ لوگ چراگاہ پر حالانکہ وہ اپنے اوسی لباس مین تھے نہین بدلا تھا انھون نے
اوس لباس کسی چیز کو اور جب دیکھا اونکی طرف جرناس نے سوار ہوا وہ بذات خود تاکہ دریافت کرے وہ اونکے حال کو پس جب قریب
جرناس اونسے سلام کیا انپر اور مرحبا کہا اونکو اور پوچھا کہ تم کون ہو پس کہا یوقنا نے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ پناہ لی تھی ہمنے بجانب ان عرب کے
اور طلب کفایت تھی ہمنے انکی ہم آئے ہیں اور گمان کیا تھا ہمنے کہ وہ کچھ ہین اور دیکھا تو وہ لوگ ایسے کوئی ہین کہ نہین دین ہے انکے نزدیک پس بھاگے
اپنے دین کیطرف ہم لوگ اور اصحاب قنسرین حلب اور اعزاز عم اور تباج اور انطاکیہ کے اور ہم جاتے ہین پاس بادشاہ قسطنطین کے تاکہ ہو جاوین
ہم اوسکے بازو کے سایہ مین پس جب سنا جرناس نے یہ حال قوم سے انس حاصل کیا اوسنے اور مرحبا کہی اونکو اور کہا اوسنے کہ اترو تم ہمارے پاس تاکہ
آرام حاصل کرو ایکساعت مشقت سے کیونکہ بیشک تم راہ ان چلے اور دور کے ہین دل تمھارے عرب سے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ کہان جاتے ہو
کہا بھیجا ہے ہمکو قسطنطین بادشاہ نے بطور کمک کے بجانب اہل طرابلس کے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ اچھی طرح سے ہوشیار رہو واسطے کہ وہ
سردار عرب کا جسکا نام ابو عبیدہ کہا جاتا ہے کہ چھوڑا ہے ہمنے اونکو بیچ ارادہ آنیکے بجانب ساحل کو پس کہا جرناس نے کہ کیا چیز نفع دیگی ہمارے حیات
کرنیکو حالانکہ دولت ہماری معدوم ہوگئی اور زمانہ ہمارا جاتا رہا اور نہین دیکھتا ہون مین صلیب کو کہ بے پروا کرے وہ اپنے لوگونکو کسی چیز سے واقدی
رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اترے یوقنا اور ساتھی انکے رومیون کے نزدیک ایکساعت اور پیش کیا رومیون نے انکے واسطے اپنے زاد
کو پس کھایا انھون نے پھر چھوڑا انھے رومیون کو اور سوار ہوئے وہ اور قصد کیا جرناس اور ساتھیون اوسکے نے سوار ہونیکا سبب
اونکے سوار ہونیکے پس کہا یوقنا رحمۃ اللہ نے کہ مشغول رہ تو اپنے ساتھیون اور بیٹھا تو انکو اچھا لباس اور آراستہ کرانکو واسطے
کہ یہ امر ڈالیگا وحشت اور خوف کو تمھارے دشمنون کے دلونمین واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نہین داخل ہوئے تھے

اپنے ساتھیون کو پس قبضہ کر لیا یوقنا کے ہمراہیون نے اوپر اور کہا اُنھون نے کہ اے اہل طرابلس کے تحقیق اللہ پاک نے
مدد دی اسلام اور اہل اسلام کو اور بزرگ کیا اُسنے اپنے دین کو اور غالب کیا اُسکو سب دینون پر اور تحقیق تھے ہم لوگ کہ ہاتھ پر
مارتے تھے شبیہ کی اور زنار کی نیوالی مین سجدہ کرتے تھے ہم صلیبان کا اور تعظیم کرتے تھے ہم تصویرون اور قربان کی اور ٹھہراتے
تھے ہم واسطے اللہ تعالیٰ کے زوجہ اور بیٹے کو تا اینکہ مقرر کیا اور بھیجا اللہ تعالے نے ہمارے واسطے اُس قوم کو پس ہدایت کی اللہ
تعالیٰ نے اونکے سبب اور ملا دیا ہمکو اونکے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین مین اور وہ نبی امی بھیجے گئے ہین جنکا ذکر انجیل
ہے اور بشارت دی ہے انکی مسیح بن مریم نے اور تحقیق دین اسلام حق ہے اور قول اہل اسلام کا سچا ہے امر کرتے ہین وہ
ساتھ معروف کے اور باز رکھتے ہین امور زشت سے اور پڑھتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوٰۃ کلام حق کرتے ہین اور تبعیت کرتے ہین
راستی کی اور توحید کرتے ہین اللہ غالب اور بزرگ کی اور پاکی اوسکی بیان کرتے ہین زن ہمنشین اور اولاد سے اور کوشش جہاد
کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جانون سے اور یہ وہ دین ہے کہ حکم کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اوسکے اپنے انبیا اور رسولو
پس آؤ پھرو تم بجانب دین اسلام کے یا ارادہ کرو جزیہ کو ورنہ بھیجدونگا مین تمکو غلام بنا کر واسطے عرب کے اور میرے پاس ہی ہے
واسلام راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا قوم نے قول یوقنا کا جانا اونھون نے کہ یوقنا نے حیلہ اور مکر کیا اوپر اور لیلیا اونھون نے انکے
بادشاہ کو راہ مین پس کہا اون لوگون نے کہ اے سردار کے ہم ایسا ہی کرینگے جیسا کہ تمنے حکم دیا ہے پس بعض اونمین سے مسلمان ہوگئے اور بعض
راضی ہوگئے واسطے ادا جزیہ پر اور پھر یوقنا اور کہلا بھیجا اونھون نے اپنے ہمراہیان پوشیدہ ٹھہرنے والون کے پاس پس آئے وہ لوگ ساتھ مالون اور قیدیون
کے پس عرض کیا یوقنا نے اوپر اسلام کو پس انکار کیا انھون نے پس حکم یوقنا نے اونکے مار ڈالنے کا اور لکھا خط نام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کے مشعر خبر اور سرگذشت کے اور بھیجا خط حارث بن سلیم کے ہاتھ جنکو دادی بن الاحمر سے لیا تھا اور کہا کہ ہو تم واسطے سردار کے خوشخبری
پہونچانیوالے ساتھ اس فتح کے حارث نے کہا کہ ایسا ہی کرونگا مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور روانہ ہوگئے وہ ساتھ خط کے تا آنکہ
پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور دیا خط انکو پس جب پڑھا اونھون نے خط کو اور جانا اوسکے مطلب کو بہت خوش ہوئے اور
کہا اونھون نے حارث بن سلیم سے کہ آیا نہیں اجازت دی تھی مینے تمکو اور تمھارے بنی اعمام کو جانے کی بجا دادی بن الاحمر کے اونھو
کہا ہان ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس کتنی پہونچایا تمکو طرابلس مین حارث نے کہا کہ پہونچایا مجکو حکم خدا نے اور حال یہ گذرا کہ یوقنا
نے تاخت کیا ہمپر اور گرفتار کر لیا ہمکو پھر سب حال مفصل بیان کیا پس متعجب ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اونھون نے
اللہم ثبتہ وایدہ بنصرک واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن العاص نے جب کھل گیا پانی جابیہ سے اور اوتر گئی وہ قیساریہ کے
دروازے پر یوقنا رحمۃ اللہ کا حال اور قصہ یہ ہے کہ جب مالک کیا اونکو اللہ پاک اور برتر نے طرابلس کا اور حاوی ہوگئے وہ اوسپر
اور مضبوط کر لیا اوسکے دروازون اور شہر پناہ کو اور چھوڑا اُنھون نے اپنے ہمراہیون کو دروازے پر اور کہا انکے کہ نہ چھوڑو تم کسی کو کہ نکل جاوے
وہ شہر سے اور آئی تھین مقام گھاٹ مین بہت سی کشتیان پس لے لیا اونکو یوقنا نے اور چڑھائی اور رکھی اوسپر ہر چیز احتیاج کی
اسباب سفر دریا بحالت پوشیدگی کے اہل شہر سے تا کہ نجانے کوئی اہل ساحل سے اس کام کو جو کیا اونھون نے واقدی رحمۃ اللہ نے

مع اپنے ساتھیون اور اون لوگون کے جنکو خاص کر لیا تھا اپنی ذات کیواسطے پس بنایا اور تیار کیا دمشق نے انکیواسطے
بڑا کھانا اور بچھایا دسترخوان مختلف الالوان کو اور دیا انکے سردارونکو خلعت اور بزرگداشت کی انکی اور یوقنا اور دیکھے
تصرات اور اسکی تاریکی کی تاکہ تیزی اور رحا کرین مع اپنے ساتھیون کے اور وہ سب اترے تھے یوقنا کے ساتھ نوسو تھے اور
پھر پڑا تھا انھون نے باقی لوگونکو اور کہا تھا پیشتر اترنے کشتی سے اگر نہ پورا ہووے تم پر مکر اور فریب میرا جیسا کہ ہم چاہتے ہین
قرار اور قدرت پاوین ہم اوپر پس جدا ہو تم اپنی کشتیونسے اور روانہ کرو تم کسیکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور تم آگاہ کرو
انکو سرگذشت سے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نہین سنا مینے زیادہ تعجب انگیز اس قصہ سے کہ جب اسکو یوقنا اور نوسو ہمراہی انکے شہر صور مین
لے گیا انھون نے کہا تھا دمشق کا اور خلعت دیا گیا اونکے بڑے لوگونکو آیا اہل صور کے پاس حالت پوشیدگی مین ایک مرد بنی عجم یوقنا
سے جسکو دلیر گمراہی حاکم ہوگئی تھی اور گھیر لیا تھا کفر نے اوسکے جسم کے ملک کو اور سبقت کیا تھا اوسکو واسطے برنجی نے اوسکو بٹھایا
کیطرف سے کہا اوسنے کہ اے دمشق مین بنی عجم یوقنا کا ہون جنکی تعظیم اور بزرگداشت کی تونے اور بٹھایا انکو اپنے دسترخوان پر اور اپنے
نزدیک کیا تونے انکو پس میل کر تو انکی طرف اور تو قریب مین بہ انکی بابت پر اور قریب ہے ظاہر ہوگی تجکو وہ چیز جسکا انھون نے ارادہ
کیا ہے اور جان تو اصل حرکو کہ نہین سمجھین وہ مگر اسواسطے کہ مارڈالینگے وہ تجکو اور مالک ہو جاوین وہ صور کے پس بیان کیا اوسنے
حال یوقنا کا اور وہ امر جسکا قصد کیا تھا انھون نے مکر و فریب سے اور آگاہ کیا اسنے دمشق کو کہ یوقنا مسلمان ہین اور وہ عرب کے ہمراہی
ہین بادشاہ کے ساتھ لڑتے ہین اور انھون نے فتح کیا طرابلس کو اور گرفتار کیا ہے بطریق جرجاس بن صلیبا مصاحب بادشاہ اور اسکے
ساتھیونکو واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سنا دمشق نے یہ حال اُس مرد سے نہین چھوڑا جانا اُسنے کسی چیز کو سوا اسکے کہ سوار
ہوا ساتھ اپنے ہمراہیون کے اور قابض ہوگیا یوقنا اور انکے نوسو ہمراہیون پر اور بلند ہوئین آوازین اور بہت ہوا شور پس سنا
اوسکو ہمراہیان یوقنا نے جو کشتیون پر تھے اور جانا انھون نے کہ یہ شور آواز کا بسبب انکے ہمراہیون کی ہے پس بہت غمگین ہوئے وہ لوگ
اس حال سے اور ڈر ہوئے وہ جانو پر دشمن سے کہ آدمی وہ انکی طرف راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مضبوطی سے قید کر لیا انکو دمشق ازمویل بن فیلوط
نگاہبان مقرر کیا اوپر ایک ہزار سوار کو اور کہا اوسنے کہ لیجاؤ تم انکو بجانب بادشاہ کے تاکہ کرے وہ انکے ساتھ جو کچھ اوسکو منظور اور بہتر
معلوم ہو پھر متوجہ ہوئے وہ لوگ درانحالیکہ سرزنش کرتے تھے وہ یوقنا پر اور کہتے تھے اُسنے کہ کیا چیز دیکھی تمنے عرب کی دین میں تاکہ
متابعت کی تمنے انکی اور چھوڑ دیا تمنے اپنے اور اپنے باپونکے دین کو تحقیق اندا نکو مسیح نے اپنے دروازہ سے اور دور کر دیا تمکو اپنی درگاہ سے اور چھپایا
تمکو اپنی بردباری سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب قصد کیا انھون نے انکو لیکر چلنے کا واقع ہوا شور شہر کے دروازے سے اور چلے اور بھاگے کانون انکے
لوگ جو نزدیک تھے صور کے سبب خوف عرب کے پس سوال کیا اہل صور نے اونسے پس کہا اونھون نے کہ ہجوم کیا اور سختی ڈالی اور آگئے عرب پس واقدی
رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب اوترے تھے عمرو بن العاص قیساریہ پر تو بھیجا تھا یزید بن ابی سفیان کو ساتھ دو ہزار سوار کے بجانب صور
کے تاکہ محاصرہ کرین وہ اسکا پس جب سنا دمشق نے یہ حال بند کر لیا اوسنے شہر کے دروازونکو اور حکم کیا اوسنے اپنے لوگونکو چڑھ جانیکا
شہرپناہ کی دیوار پر پس چڑھ گئے لوگ دروازہ پر اور ٹھہرے وہ برجون پر اور کنگرا اور بلند کیا اونھون نے ہتھیاروں اور عزو انکو اور حکم کیا

دین اسلام کے لوگون کو واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اچھی اور عمدہ تدبیر اللہ غالب اور بزرگ کی اپنے مسلمان بندونکو
واسطے یہ تھی کہ جب نکلا تھا دمشق واسطے لڑائی کے یزید بن ابی سفیان کے نہین چھوڑا تھا اونسے کسی جوان شہر کو مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا تھا
اونکو اور باقی رہگئے تھے عوام اور بوڑھے اور ضعیف لوگ شہر پناہ کی دیوار پر درانحالیکہ دیکھتے تھے وہ اس امر کو کہ انجام کار کیا ہوتا ہے
انکے اور سردار انکے بیچ مین دیکھا باسیل بن بحائیل نے شہر اور اوسکو خالی ہونیکو لوگون سے اور مشغول ہونے شہر کے لوگون اور سب
چیزون جو نازل ہوئی تھی انپر اور شہر مصور خالی ہے آدمیون سے جمع کیا انھون نے اپنی رائے کو یوقنا اور انکے ساتھیون کو چھوڑدینے پر پس آئے باسیل
انکے پاس رات کو پھر متوجہ ہوئے یوقنا کیطرف اور کہا اونسے کہ اے لیطریق بزرگ مرتبہ کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے باپ دادے کی دین کو جو تھے رکھتا
تھے اور پھیر دیا تم نے بجانب دین ان عرب کے اور وہ کیا چیز ہے جو دیکھی ہے آپنے انکے نزدیک جبکہ بیعت کی تمنے انکی حالانکہ رومی اور اہلیت
اونکے تمکو اپنی قوت اور پشت پناہ گردانتے تھے پس کہا یوقنا نے کہ اے باسیل ظاہر ہوئی میرے واسطے امر حق سے وہ چیز جو ظاہر ہوئی تمکو
پس پہچانا مینے اوسکو اور پکار کر کہتا تھا مجھے غیب کا پکارنیوالا کہ تحقیق اللہ تعالی نے ہدایت کی ہے اے باسیل کو بجانب دین اسلام کے
اور سب تعریف ثابت ہے واسطے اوس اللہ کے جسنے ہدایت کی ہمکو اور ہمکو اور چھوڑایا اونسے ہمکو اسے ہلاکی سے اور کیا اونسے
ہمکو اپنے دین کے لوگون سے اور آسان کیا اونسے ہماری رہائی کو تمھارے ہاتھون پر راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا باسیل نے
قول یوقنا کا زیادہ ہوا یقین اونکا اور راست اور درست ہوا ایمان انکا اور مضبوط ہوئی تصدیق انکی پھر کہا انھون نے کہ قسم ہے خدا
کی اے یوقنا تحقیق جاری کیا اللہ تعالی نے تمھاری بات پر حق کو اور گویا کیا اونے تمکو ساتھ کلام راست کے اور اللہ تعالی نے اور اوسیکو سزاوار
تعریف اور شکر ہے دور کر دیا تھا پردہ غفلت کا میرے دل سے جبکہ دیکھا تھا مینے ان عرب کے نبی کو بحیرا راہب کے دیر مین اور وہ مکہ کو قافلے مین
تھے اور دیکھا تھا مینے انکی پہچان یہ امر کہ نہین پہنچتے تھے وہ زمین پر مگر یہ کہ درخت انکے ساتھ چلتے تھے پھر دیکھا تھا مینے ابر کو انکے سر پر سایہ
کرتا تھا اوپر آفتاب سے اور آنھون نے تکیہ دیا تھا ایک درخت خشک کو پس وہ سبز ہوگیا تھا اور پھل لایا تھا اور پختہ ہوگئے تھے پھل اوسکے اور خبر
دی تھی مجھکو بحیرا راہب نے اس امر کی کہ اونسے پڑھا اور پایا تھا علم سابق اور کتاب ناطق مین اس امر کو کہ ایک جماعت نبیون نے تکیہ دیا تھا
اس درخت پر اور بیٹھے تھے وہ اسکے نیچے پس جب تکیہ دیا تھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تھے دار ہو گئی تھین شاخین
اسکی اور پختہ اور رسیدہ ہوگئے تھے پھل اسکے تعجب کیا تھا مینے اس امر سے اور سنا تھا مینے بحیرا سے درانحالیکہ وہ کہتا تھا کہ قسم ہے خدا کی
یہ وہی نبی صلعم ہین جنکی بشارت مسیح نے دی ہے پس پاکی اور خوشی ہے اوس شخص کو جو تبعیت کریگا اونکی اور ایمان لاویگا
اونپر اور تصدیق کریگا اونکی واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پھر آگاہ کیا باسیل نے یوقنا کو اس امر سے کہ نہین باز رکھا
تھا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مگر اس امر نے کہ جب پھرے وہ زیارت بحیرا راہب سے سفر کیا انھون نے
بجانب قسطنطنیہ کے اور درآئے دریا مین واسطے تجارت کے شہر روم کے اور کہا باسیل نے کہ ٹھہرا مین جب تک چاہا اللہ تعالی نے
پھر واپس آیا مین قیساریہ مین اور دیکھا مینے رومیونکو آشوب اور فتنہ مین پس پوچھا مینے انکے حال کو پس کہا گیا مجھسے کہ تحقیق
ظاہر ہوئے ہین نبی حجاز مین جنکا نام محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے اور نکالا ہے اونکو انکی قوم نے مکہ سے اور ہجرت کی

ساتھیوں نے کہ خبر پہنچا دے او مومنین سے ایک جماعت شہر پناہ کی دیوار پر پس شروع کریں وہ ان لوگوں سے جو اوسپر
ہیں کہا باسیل نے اونسے یہ میری رائے نہیں ہے اسواسطے کہ وہ قوم جو دیوار شہر پناہ پر ہیں اونکا اعتبار نہیں ہے اور شاید
اللہ تعالی ہدایت کر دیوے انکو بجانب اسلام کے ولیکن حکم کرو تم اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ لازم کریں وہ جگہ اُترنے اپنے اور
شہر پناہ کو تاکہ نہ اُترے شہر پر کوئی شخص او مومنین سے یا یہ کہ وہ امان طلب کریں پس بہتر جانا یوقنا نے اونکی رائے کو اور مقرر کیا
اونھوں نے لوگوں کو شہر پناہ کی اُترنے کی جگہ پر پھر شور کیا یوقنا نے جنبش دینے والا شور ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ اور اللہ اکبر پس جب ظاہر کیا انہوں نے کلمہ توحید کو سنا اوسے جو شخص شہر میں تھا اور دیوار پر تھا پس جانا اونھوں نے کہ یوقنا اور
ہمراہیوں نے رہائی پائی قید سے او زیری او حملہ کیا انھوں نے شہر میں پس متحیر ہوئیں عقلیں اونکی اور جنبش میں آئے دل اونکے اپنے مال اور
اولاد اور گھر بار پر اور اوٹھے وہ حیرت میں پس ہر شخص تھا اپنے گھروں میں نہیں قدرت پائی اونسے نکلنے کی پھر یزید بن ابی سفیان
نے جب سنا شور کو شہر میں جانا اونھوں نے اس امر کو کہ مسلمان شہر میں اور راست ہو تکبیر شہر میں پس تکبیر اور تہلیل کی یزید بن ابی سفیان
اور مسلمانان موحدین نے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سنا دستوں نے شور کو شہر کے پس جانا اونسے کہ یوقنا او ہمراہی اونکے
چھوٹ گئے قید سے اور انھیں لوگوں سے یہ امر کیا پس واقع ہوا خوف شہر کے سب لوگوں میں او دیکھا اونھوں نے کہ آگ شعلہ زن ہے مسلمانوں کے
لشکر میں اور وہ آمادہ ہو رہے ہیں حملہ کرنے کو پس باقی رہا اونمیں صبر اسواسطے کہ دل اونکے متعلق تھے اپنے مال اور اولاد اور گھر بار کے
شہر کے اندر اور شہر قیساریہ محصور تھا اور نہ تھی اونکے واسطے یاری او مددگاری سلطین پسر ہرقل کیطرف سے پس پھیرا اونھوں نے
منھ اونکو اور میل کیا بجانب فرار کے اور پیچھا کیا مسلمانوں نے اونکا اور ہلاک کیا اون سبھوں کو اور ہلاک ہو گئے وہ سبھوں کے **واقدی**
رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب صبح کی اللہ تعالی نے کھولدیا یوقنا نے مسلمانوں کے واسطے دروازہ شہر کا پس داخل ہوئے یزید بن
ابی سفیان او ہمراہی مسلمان انکے شہر سور میں اور گھیر لیا اونھوں نے رومیونکے مالونکو اور بچا لیا اون لوگوں نے جو دیوار پر
تھے لفون لفون یعنے امان امان پس امان دی اونکو مسلمانوں نے او اترے وہ دیوار سے پس کہا اونسے یزید بن ابی سفیان نے کہ جانو تم اور
ولہ تحقیق اللہ تعالی نے او اوسی کیواسطے تعریف ہے فتح کیا ہمنے پس تمہارے شہر کو از روئے قہر اور غلبہ کے ساتھ تلوار کے اور تم
سب ہمارے غلام ہو پس جیسا ہم چاہیں تمہارے ساتھ اور کریں ولیکن ہم وہ قوم ہیں کہ جب عہد کرتے ہیں تو اوسکو
پورا کرتے ہیں اور جب ہم بات کہتے ہیں تو سچی بات کہتے ہیں اور تحقیق دی ہمنے تمکو امان اور ذمہ داری جانوں
کی ولیکن لے لیوینگے جزیہ اوس شخص سے جو نہ داخل ہوگا ہمارے دین میں ہر سال میں اور جو تم میں سے
مسلمان ہوگا پس ہمارا اوسکا حال یکسان ہوگا پس منظور کیا ان لوگوں نے اس امر کو اور مسلمان ہوئے اکثر اونمیں کے
اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ شہر صور لے لیا گیا اور داخل ہو گئے مسلمان اوسمیں پس جانا اوسنے کہ وہ
نہیں برابری کر سکتا ہے عرب کی پس نگاہ رکھا اوسنے فرصت کو اور لے لیا اوسنے اپنے خزانے اور مال اور گھر والوں اور جہازوں کو
اور سوار کرایا انکو رات میں اور چلا وہ بارادہ ملجانے کے اپنے باپ کے بجانب قسطنطنیہ کے **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب دیکھا اہل قیساریہ

اس کام کو جو قسطلین پسر ہرقل نے کیا تھا نکلے وہ لوگ بجانب عمرو بن العاص کے اور صلح کر لیا انھوں نے
بن العاص سے شہر قیساریہ کے سپرد کر دینے پر پس مشروط ہوئی صلح اونکے بیچ میں دو لاکھ درم اور تمام اس خبر پر جو چھوڑ گیا
قسطلین پسر ہرقل نے مال و اسباب اور کپڑے اور جانور اپنے اس لشکر کے سوا اونکے ساتھ تھے کشتیوں میں سوار ہو کر بھاگ گیا
پس منظور کیا ان لوگوں نے اس امر کو اور لکھدی دستاویز صلح کی پس جب تمام ہوئی صلح داخل ہوئے عمرو
بن العاص اور مسلمان قیساریہ میں اور لیں انھوں نے وہ چیزیں کہ حاجز ہوا تھا بادشاہ اونکے اور مقامات کے
پھر مقرر کیا عمرو بن العاص نے جزیہ کو آیندہ سال سے ہر مرد پر چار دینار اور اسی امر کی وصیت کی تھی حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے پھر بھیجا عمرو بن العاص نے بجانب صور کے ایک حاکم کو اسیر جسکا نام یاسیل بن عون ابن مکرم
تھا اور وہ مرد بڑے حسن صلاح تھے حاضر ہوئے تھے ہمراہ رکاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوہ بنی
نضیر میں اور مارے گئے بھائی اونکے حنین کے دن اور بھائی اونکے سخت لڑے تھے پس ارادہ تھا اونکو مالک بن
عوف النصیری نے پس بھیجا اونکو عمرو بن العاص نے بجانب صور کے اور اونکے ساتھ ایک سو سوار اصحاب رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے اور حکم کیا تھا عمرو بن العاص نے انکو عدالت کریگا ان لوگوں میں اور ڈرتا رہیگا
اللہ پاک اور برتر سے ہر حال پوشیدہ اور ظاہر میں واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص
نے قیساریہ کو از روئے صلح کے دو لاکھ درہم اور اس چیز پر جو چھوڑ گیا تھا بادشاہ کے بیٹے قسطلین نے جو مال
اسباب سے داخل ہوئے وہ قیساریہ میں مرحمہ کے دن عشرہ اوسط شہر رجب میں اور یہ امر سن اونیس ہجرت نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے چار سال اور چھ مہینے زمانہ خلافت میں
ہوا تھا واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پھر بھی خبر اہل رملہ اور رتبہ و عکا اور یافا اور عسقلان اور غزہ
نابلس اور قریہ میں پس داخل ہوئے ان مقامات کے لوگ تحت ذمے کے اور مصالحہ کیا اونھوں نے مسلمانوں
سے اور اسی طرح اہل جبلا اور بیروت اور لاذقیہ نے اور مالک کر دیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانوں کو کل شام
کا برکت رسول اللہ کے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم ورضی اللہ عن اصحابہ اجمعین الی یوم الدین وبہذا التمام
وبہذا انتہی الینا من فتوح الشام علی التمام والکمال ونعوذ باللہ من الزیادۃ والنقصان

بعون خالق کون و مکان و فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

فتوح مصر

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع کانپور میں چھپکر طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل من المسلمین سراج الانوار المہاجرین علی انوار الدین و جعلنا علیہم مہتدین ان آمانحن المس
والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ حبیبہ محمد سید المرسلین شفیع المذنبین وآلہ الذین ہم سفینۃ النجاۃ عن تلاطم امواج الاشتباہ
فی الدنیا والدین واصحابہ الذین بذلوا جہدہم فی ترویج احکام الشرع المبین اما بعد مخفی نہ رہے کہ یہ بندہ لا ادراک
والتمیز احقر عباد القدیر المشتہر سید مہدی حسن القوی المداری الشیدیوری ابن مفتی محمد حسین حماہ اللہ
عن کل شین خدمت ارباب صدق و صفا میں التماس کرتا ہے کہ اس خاکسار کو بسا اوقات یہ امر مرکوز خاطر تھا
کہ کوئی ایسی کتاب جو بزبان عربی ہو دیکھا چاہیے جس سے فی الجملہ استعداد اور مناسبت ترجمہ و لغات و محاورات
عرب حاصل ہو فی الجملہ کہ حسن اتفاق سے کتاب فتوح الشام عن مرویات علامہ واقدی علیہ الرحمۃ مع فتوح المصر
مطبوعہ کلکتہ جناب عم معظم قبلہ گاہی مفتی سید عنایت حسین صاحب مدظلہ العالی تک پہونچی اس حقیر نے
جناب ممدوح کی خدمت میں گزارش کیا کہ اگر ترجمہ اسکا عربی سے بزبان اردو ہو جاوے تو ہر کس کو سوا تحصیل استعداد
اسکے مضامین کثیر المنفعت سے حظ وافر اٹھاوے بنظر ان جناب موصوف نے از خود فیض و ہمت کو شامل
فرماوی کے ترجمہ فتوح الشام کا بزبان اردو تحریر فرمایا اور ترجمہ فتوح المصر کا اس احقر کی تحریر پر محول فرمایا
چنانچہ حقیر نے امتثالاً للامر ترجمہ فتوح مصر کا بطرز روش ترجمہ فتوح الشام کے لکھ کر جناب موصوف کی خدمت میں
گذرانا اور جناب معظم الیہ نے اسکو پسند فرمایا اب ناظرین انصاف پسند کی خدمات میں عرض ہے کہ اگر کسی مقام میں
کوئی سہو اور غلطی پاویں تو عیب جوئی سے اغماض فرماویں کہ احقر واقع کم استعداد ہے اور غرض فاعل
اس ترجمے سے نفع عام پیش نہاد ہے والآن اشرع فی البیان راجیا برحمۃ اللہ الملک العلام علیہ التکلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے یحیی بن خاکر المدنی سے بیان کیا ہو کہ جب فتح کیا اللہ غالب و بزرگ نے سواحل شام کو عمرو بن العاص اور اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں پر لکھا عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص بن وائل السہمی الی امین الامۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ الذی اخبر بہ الامیر ان اللہ جل وعلا فتح علینا ما کان بقی من الساحل فرق قیساریہ صلحا وہرب منا قسطنطین بن الملک الہرقل باموالہ وذخائرہ وذریہ ورکب المراکب سار فی البحر ونحن نقیسار نیتظر امرک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور روانہ کیا خط کو راوی نے بیان کیا ہو کہ لکھا یزید بن ابی سفیان نے بھی ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے شعر خبر فتح صور کے اپنے اور بندہ نیک یوقنا کے ہاتھ پر اور لکھا اس خط میں حال یوقنا کا اور رہائی دینا اللہ تعالی کا اُنکو قید سے باسیل بن میخائیل کے ہاتھ پر اور مسلمان ہونا باسیل کا اور روانہ کیا اُس خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس پہونچے وہ دونوں خط اُنکے پاس اس حالت میں کوچ کیا تھا اُنھوں نے حلب سے بارادہ حلب یہ کے اور ملے اُنکو خط راہ میں جبکہ اُترے تھے وہ زراعہ میں پس جب پڑھا اُنھوں نے خطوں کو روشن ہو گیا چہرہ اُنکا بسبب خوشی کے اور شور کیا مسلمانوں نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور اُسیوقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب کے درانحالیکہ بشارت دیتے تھے اُنکو اُس چیز کی جسکو فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانوں کے ہاتھ پر اور لکھا اُسمیں حال یوقنا کا اور روانہ کیا خط کو ساتھ عرفجہ بن مازن کے پس سوار ہوئے عرفجہ اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوئے وہ بارادہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چلتے رہے رات دن تا آنکہ پہونچے مدینہ میں عرفجہ نے بیان کیا ہو کہ داخل ہوا میں مدینہ میں اور میرے پاس ایک کپڑا ریشمی وہی تھا کہ جو کر تا تھا مین اُنکے سبب سے اور میرے سر پر ایک چادر ریشمی بہت اچھی سونے کے تاروں کی بنی ہوئی تھی اور حضرت عمر نکلے تھے مدینہ منورہ سے بارادہ خود کے

ابو عبیدۃ امین ہذہ الامۃ فاعوا الامانۃ حقہا ومن ترک صلوٰۃ فاضربہ علیہا ولقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یجدنا ویحدثنا فاذا حضرت الصلوٰۃ فکانہ لم یعرفنا ولم نعرفہ اشتغالاً بعظمۃ اللہ تعالیٰ وعنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان
اللہ تعالیٰ یقول ان بیوتی فی الارض المساجد وان زواری عمارہا فطوبیٰ لعبد تطہر فی بیتہ ثم زارنی فحق علی المزور ان
یکرم زائرہ وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتقوا اللہ واعلموا ان اللہ عز وجل افترض جمیع المفروضات علی فی الارض الصلوٰۃ
فان اللہ عز وجل افترضہا علی فی السماء واذا قرأت کتابی ہذا فمر عمرو بن العاص ان یتوجہ الی مصر بعسکرہ ولیبعث
معہ عامر بن ربیعۃ العامری ومشائخ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیقصدہم عند مشورتہ ولیبعث من یعتمد علیہ
الی الارض ربیعۃ وزیار الحارث بن صالح واللہ اسال ان یکون لکم عوناً ومعیناً والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
علی جمیع المسلمین ۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ لپیٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو اور مہر کر کے عرفجہ بن مازن کے
حوالے کیا اور حکم کیا انکو روانگی کا بعد اسکے کہ حکم کیا انکو واسطے دینے زاد راہ کے بیت المال سے عرفجہ نے بیان کیا کہ لیا میں نے
خط کو اور سوار ہوا میں اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا میں تمام کی راہ سے پس ملی مجکو نزدیک یار لجم کے ایک قوم اہل
وادی القریٰ سے پس پوچھا میں نے انسے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا انھون نے کہا کہ ٹھہرے ہیں وہ بیچ بلاد غسان با رادہ دانگی
طبریہ کے پس چلا اور گذرا میں یار لجم سے بیت المقدس پر اور جولان کے اور قصد کیا میں نے طبریہ کا پس ملاقی ہوا میں بعد چند دن کے
ابو عبیدہ بن الجراح سے اردن میں اور سامنے آکر سلام کیا میں نے انکو پس جواب سلام کا دیا انھون نے مجکو پھر دیا
میں نے انکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کھول کر پڑھا اسکو باواز خفی اور جب پڑھ چکے مسلمانونکو
جمع کیا اور پڑھا انکے سامنے خط کو باواز بلند پس جب فارغ ہوے اسکے پڑھنے سے کہا کہ اے گروہ مسلمانونکے جب
مجکو نہ ہوگا کہ چھوڑا ہے کسی شخص نے نماز کو یا چھوڑا ہے اسنے اس چیز کو جسکو فرض کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسپر تو درّے
لگا دونگا میں اسکے پس جب ہوا دوسرا دن پہونچے خط سے آگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے طرابلس سے
پس انکو بھی پڑھکر سنا دیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے خط امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا پھر روانہ کیا اس خط کو پاس عمرو بن العاص کے
اور وہ اس دن قیساریہ میں تھے پس جب پہونچا انکو خط کھول کر پڑھا انھون نے اسکو اور جب مطلع ہوئے وہ
اس امر سے جو اسمین لکھا تھا حکم روانگی کا بجانب مصر کے احتیاط کی انھون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہوے
واقدی رحمۃ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہے کہ جب پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا عمرو بن العاص کے
پاس بحکم روانگی مصر کے احتیاط کی انھون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہوکر چلے وہ مع اپنے لشکر کے اور ہمراہ
انکے یزید بن ابی سفیان اور عامر بن ربیعہ العامری اور ایک جماعت صحابہ کبار کی تھی اور عبد اللہ توفنا بھی
بجمعیت چار ہزار سوار کے اپنے صحابہ اور بنی عم سے انکے ہمراہ تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ توفنا
اور انکے ساتھیوں نے نہین کوچ کیا تھا ساتھ عمرو بن العاص کے طرف شہر نیا ہون کے بلکہ اپنے داہنی جانب چھوڑ دیا

جو جائیگا شہر نکا اور ذلیل کریگا بندونکو اور شہید کریگا بادشاہونکو اور مالک ہو جائیگا میرے پاے تخت تک پس فکر کرو تم
اپنے کام مین اور صلح رکھو آپسمین اور مہربانی کرو اپنی رعیت پر اور ظلم نہ کرو تم اپنے احکام مین پس بری ظلم سے پس تحقیق ظلم
گران اور ناگوار ہے مظلوم پر اور پر آگاہ ہے نکی زیان کاری ہے اور وہ تم تو اپنے ذمہ کا اور نہ دست درازی کرے تو ی تمہارا
تمہارے نصیب پر اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہے کسی کے پاس قبل تمہارے تاکہ ہمیشگی کرے وہ تمہارے ساتھ
اور جسطرح کہ تمنے ملکیت دنیا حاصل کیا ہے اُن لوگون سے جو تمہارے قبل تھے اسیطرح بملکیت اسکی حاصل کرینگے اور قوم جو تمہارے بعد
ہونگے پس نیک اور درست رکھو تم اپنی نیتونکو اُن امور مین جو تمہارے اور تمہارے پیدا کرنیوالے کے بیچ مین ہین پس
اگر تم ایسا کروگے تو امید رکھونگا مین تمہارے واسطے فتح کی تمہارے دشمنون اور اُن لوگون پر جو تم سے لڑنے کا
ارادہ کرینگے اور تابع ہوگے تم خواہش نفسانی کے تو ظاہر ہوگی تمہارے لیے ہلاکی تمہاری واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ
راویونکے حمید بن طویل سے اور انھون نے ابن اسحاق راوی غزوات رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے روایت
کی ہے کہ جب ہجرت فرمائی رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ سلم نے مکہ معظمہ سے بجانب مدینہ طیبہ کے اور رعیت کی آپسے قبیلہ اوس
اور خزرج نے لکھا آپنے خطوط تمام بادشاہان عین کے نام اور لکھا آپنے منجملہ اُن خطوط کے ایک خط بنام مقوقس بن ایل
حاکم اور بادشاہ مصر اور سکندریہ کے اور کاتب اُس خط کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور وہ خط اس عبارت سے
تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی صاحب مصر والاسکندریہ اما بعد فان اللہ تعالی ارسلنی رسوله
وانزل علے قرانا مبینا وامرنی بالاعذار والانذار ومقاتلة الکفار حتی یدینوا الناس بدینی ویدخلوا فی ملتی وقد
دعونک الی الاقرار بوحدانیة اللہ تعالی فان فعلت سعدت وان ابیت شقیت والسلام پھر لپیٹا اپنے خط کو اور ثبت کیا
اسپر مہر اپنی پھر پہن لیا اسکو اپنی انگشت مبارک مین اور تھی وہ مہر چاندی کی اور اسپر تین سطرین تھین پہلی سطر مین
لفظ محمدؐ اور دوسری مین لفظ رسول اور تیسری سطر مین لفظ اللہ تھی پس نہین کندہ ہوسکتی ہے یہ عبارت کسی
شخص کی انگوٹھی پر ثمرہ بن عوف نے بیان کیا ہے کہ پوچھا مین نے حمید بن طویل سے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی انگوٹھی مین نگ تھا یا نہین اُنھون نے کہا مجکو نہین معلوم اور پوچھا ایک شخص نے جابر بن عبداللہ
الانصاری سے کہ کس ہاتھ مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم انگوٹھی پہنے تھے اُنھون نے کہا کہ داہنے ہاتھ مین
ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو انگوٹھی پہنے ہوے داہنے ہاتھ
مین اور فرماتے تھے کہ داہان ہاتھ زیادہ مستحق ہے واسطے زینت کے بائین ہاتھ سے اور پہن لی آپنے انگوٹھی داہنے
ہاتھ مین پھر پھیر لیا اسکو آپنے بائین ہاتھ مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ پہنے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی کو بائین ہاتھ مین اور جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم پہنے تھے انگوٹھی کو

متفق ہوا اور قوی دل ہو سیلاب نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہے میں نے کہا اس سبب سے کہ وہاں سردار روے زمین اور جوانمردان عرب کے ہیں مثل
عمر اور علی اور فلان فلان کے مگر تلوار تیری کیسی ہے اُسنے کہا کہ تلوار میری تیز اور روان ہے میں نے کہا کہ دکھا تو مجکو پس کھینچ لیا
اُسنے تلوار کو میان سے اور حوالے کیا مجکو پس لیا میں نے تلوار کو اُسکے ہاتھ سے اور جنبش دی میں نے اُسکو اور کہا میں نے
کہ اے سیلاب یہ تلوار روان ہے پھر پڑھا میں نے اس شعر کو ~ سیوف حداد یا لوی بن غالب ، حداد و لکن این بالسیف ضارب
اُسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنی ہین میں نے کہا کہ اے بیٹے عاصم کے تلوار تیری بنائی ہوئی قوم عاد کی ہے اور نہیں پائی ہے عرب نے کسی تلوار کو
زیادہ روان مثل اس تلوار کے لیکن واجب ہے مجھپر بزرگی تیری اور میں چاہتا ہوں تجھسے نزدیکی کو بسبب ایک کسی حیلے کے کہ آگاہ
کر نہین تجکو اُس سے تاکہ قتل کرے تو بسبب اسکے اپنے دشمن کو اُسنے کہا قسم ہے تمکو ذمہ داری عرب کی کہ ایسا ہی کرو تم میں نے کہا جس وقت
ہووے تو لڑائی کی جگہ میں اور اٹھے تو اپنے دشمن سے اور چاہتا ہو اُسکے قتل کو پس جنبش دے تو اس تلوار کو تاکہ چمکنے لگے بارہ اسکی
اور مار تو اُسکے کنارے سے اپنے دشمن کو کہ وہ جلد کارگر ہوگی واسطے مارنے اور کاٹ ڈالنے دشمن کے پھر پکارا حاطب نے اُسکو اور کہا
کہ اے سیلاب دیکھتا ہے تو اُس سوار کو جو آتا ہے ہماری طرف جنگل کے سرے سے کہ میرے گمان میں وہ ہمارے دشمنون سے ہے پس متوجہ ہوا
سیلاب درانحالیکہ بتامل نظر دیکھتا تھا بجانب جنگل کے پس مارا حاطب نے تلوار کو اُسکی گردن پر اور اسیوقت سر اُسکا اُڑ گیا اُسکو بدن سے
اور مردہ ہوکر گر پڑا وہ دشمن خدا زمین پر حاطب کہتے ہین کہ دوڑا میں بجانب اُسکی گھوڑے کے اور لیکر باندھ دیا میں نے
اُسکو ایک درخت میں تاکہ نہ بھاگ جاوے وہ اُسکی ساتھیونکے پاس پھر چھوڑا میں نے اُسکو بندھا ہوا اور جلد آیا میں بجانب اُن
دونون ساتھیون سیلاب کے اور وہ دونون دیکھتے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے مجکو آیا میرے نزدیک ایک شخص اُن دونون کا اور کہا کہ کیا
حال ہے تمہارے پیچھے اور سیلاب کہان ہے پس کہا میں نے اُن دونون سے کہ بشارت ہو تمکو بسبب عوض لینے اور دور ہوجانے ننگ و عار کے
آگاہ ہو تم دونون کہ تحقیق پایا ہے میں نے دو شخصونکو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ دونون سوتے ہین اور بھیجا ہے مجکو
تمہارے ساتھی یعنی سیلاب نے تمہارے پاس تاکہ چلے ایک شخص تم مین کا میرے ساتھ کہ قوت اور قدرت حاصل کرین ہم اُن دونون پر
اور ٹھہرے ایک شخص تم دونون کا یہان کسواسطے کہ یہ جنگل اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی نہین ہے پس کہا اُن دونون نے
کہ کیا اچھی رائے ہے یہ اور چلا دوسرا شخص ساتھ میرے اور جلدی کی میں نے اُسکے ساتھ چلنے میں اور پھر گیا میں راہ مقتول یعنی سیلاب کے
اور لیا میں نے اُسکے ساتھ جنگل کی راہ کو پھر سامنے آیا میں اُسکے اور کہا میں نے اُس سے کہ تیرا نام کیا ہے اُسنے کہا کہ عبداللات میں نے اُس سے
کہا کہ ہوجا تو پیادہ اور احتیاط کر خوف سے پس جسوقت ناگہان جا آوین ہم اُن دونون شخصون پر پس تو ہوشیار رکھنا اپنے دل کو پھر میں اپنے
دائین بائین دیکھنے لگا پس کہا اُسنے کہ کیا ہوا تمکو میں نے کہا کہ میں غبار دیکھتا ہوں اور بیشک اُسمین قوم ہین جنھون نے میل کیا ہے بجانب دین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس بتامل نظر دیکھنے لگا وہ بجانب غبار کے مثل بیخود اور حیران کے پس مار دی میں نے اُسکو ایک ضرب تلوار کی بحالت
غفلت کے اور ڈال دیا میں نے سر اُسکا جدا کرکے اُسکے بدن سے پس گر پڑا وہ زمین پر مردہ ہوکر اور پھرا میں تیسرے شخص کیطرف پس جب اُسنے اکیلا
دیکھا مجکو یقین کیا اُسنے ساتھ برائی کے اور سامنے آیا میرے پس مار کوٹ کی اُسنے مجھپر اور میں نے اُسپر اور صدمہ پہونچایا اُسنے مجکو

حالت مین کہ حاطب تھے بادشاہ سے مخاطب اور بادشاہ اُنسے کہ بچھایا گیا دسترخوان اور لایا گیا کھانا حاطبؓ
کہتے ہین کہ حکم کیا مجکو بادشاہ نے آگے آنیکا واسطے کھانا کھانے کے پس باز رہا مین اُس سے تب ہنسا بادشاہ
اور کہا اُسنے کہ اے برادر عربی مین جانتا ہون اُس چیز کو جو تمپر حلال اور جو حرام ہے اور حکم کیا ہے مین نے کہ لایا جاوے
تمھارے سامنے گوشت چڑیا کا پس کہا مین نے کہ ای بادشاہ ہم ان چاندی اور سونے کے برتنون مین نہین کھاتے ہین
کسواسطے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وعدہ کیا ہے ہمسے ان برتنون مین بہشت مین کھانے کا پس اُسیوقت حکم کیا
بادشاہ نے رکھنے کھانے کا میرے واسطے مٹی کے برتنون مین تب آگے بڑھا اور کھانے لگا مین پس پوچھا مجھسے
بادشاہ نے کہ اے برادر عربی کون کھانا دوست رکھتے ہین سردار تمھارے مین نے کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ کدو کو
پس جب آتے تھے ہم کھانے پر اور ہمارے سامنے کدو ہوتا تھا تو ہم اُسکو آپکے نزدیک کر دیتے تھے اور ایکبار
تشریف لیگئے تھے آپ ایک گھر مین اپنی قوم کے پس سامنے لایا گیا آپکے ایک بڑا کاسہ جسمین ثرید تھا اور اُسکے
اوپر کدو رکھا تھا پس آپنے اُسکے ساتھ کھایا کدو پس ہمیشہ دوست رکھتا ہون مین کدو کو کسواسطے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم اُسکو دوست رکھتے تھے بادشاہ نے کہا کہ اے برادر عربی کس چیز مین آپ پانی پیتے ہین مین نے کہا کہ پانی
پیتے ہین آپ ایک پیالے مین جو لکڑی کا ہے اُسنے کہا کہ آیا قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو مین نے کہا کہ ہان اور
فرماتے تھے آپ لَوْ دُعِیْتُ اِلیٰ کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُہْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُہٗ بادشاہ نے کہا کہ قبول کرتے ہین
آپ صدقے کو مین نے کہا نہین بلکہ قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو اور سنا ہے مین نے آپکو کہ فرماتے تھے تَسَلَّمُوْا النَّاسَ
لَنَا دُوْا مِنْ غَیْرِ جُوْعٍ اور بتحقیق دیکھا ہے مین نے آپکو جسوقت کہ آتا ہے آپکے پاس ہدیہ اقسام کھانے سے
تو نہین کھاتے ہین آپ اُسکو جبتک کہ آپکے اصحابؓ نہین کھاتے ہین مقوقس نے کہا کہ آیا سرمہ لگاتے ہین
آپ مین نے کہا ہان سرمہ لگاتے ہین آپ داہنی آنکھ مین تین بار اور بائین آنکھ مین دوبار اور فرمایا
آپنے کہ جو شخص چاہے سرمہ لگانا زیادہ لگاوے اُس سے یا کم اور سرمہ آپکا سنگ اثمد کا ہے اور
دیکھتے ہین آپ آئینے کو اور برابر کرتے ہین اور لٹکاتے ہین موہاے مبارک کو کنگھی سے اور نہین جدا ہوتی ہین
آپ سے یہ چند چیزین آئینہ اور سرمہ دان اور کنگھی اور مسواک سفر مین نہ حضر مین اور دیکھا مین نے آپکو
کہ زینت اور آراستگی کرتے ہین آپ واسطے ملاقات اپنے ساتھیون کے سواے زینت آراستگی کیواسطے
اپنی اہل کے اور کہا ایک دن آپ سے آپکی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس حالت مین کہ دیکھا تھا
آپنے بیچ ایک رکابی کے جسمین پانی تھا اور برابر کیا آپنے بالون کو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے
مان اور باپ آپ پر تصدق ہون پانی مین دیکھکر برابر کرتے ہین آپ بالون کو حالانکہ آپ بہترین مخلوقات
خدا کے اور اُسکے رسول ہین آپنے فرمایا کہ اے عائشہ بہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے اپنے بندے کے

روم ہم اور لشکر ہرقل بادشاہ سے ہیں اور عرب لوگ مالک ہوگئے ہیں ہمارے شہرونکے اور پراگندہ کردیا ہی اُنھون نے تمام بادشاہونکو
نکال دیا اُنکو اُنکے شہرون سے اور تھا جو سب نے اور سکونت اختیار کی ہی اُنکے ملکونمین اور ہم ایک قوم ہین کہ آئے ہین باراده
ہجرت کے اور رہینگے ہم ہمراہ اور تحت رکاب بادشاہ کے اور زندگی بسر کرینگے ہم اُسکی نعمتون سے اُن لوگون نے پوچھا کہ قسطنطین
پسر ہرقل حاکم قیساریہ نے کیا کام کیا یوقنا نے کہا کہ اُسکے حال پوچھنے سے تمہارا کیا مطلب ہے اُنھون نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی
اُسکو اپنی زوجہ ارمانوسہ بیٹی مقوقس بادشاہ سے حالانکہ مقوقس اُسکے باپ نے اُسکو مع مال اور اسباب اور نوکرون اور لونڈیون غیرہ کے
ارسال کیا ہے تاکہ بھیجے اُسکو بجانب قسطنطین کے یوقنا نے کہا کہ اسکا علم مجکو نہین ہے راوی کہتا ہے کہ جب سنا یوقنا نے اس بات کو کشادہ ہوگیا
دل اُنکا اور مضبوط ہوگیا ارادہ اُنکا بسبب اُس چیز کے جو سنی اُنھون نے اور تجویز کیا ایک فریب کو اپنے دلمین اور روانہ ہوے وہ
اُس حالتمین کہ کھل گئے تھے اُنکے واسطے دروازے مکر اور فریب کے پس جب پہونچتے تھے وہ کسی قلعہ پر اپنی راہ مین اور لوگ ان کے
پوچھتے تھے حال اُنکا اور سبب اُنکے آنے کا تو کہتے تھے وہ ایسے حال بنا اور جواب دیتے تھے بمقتضائے حیلہ کے اور تھے
یوقنا مرد عاقل پہچاننے والے ہر چیز کے واقف تھے لڑائی کے کامون اور اُسکے موقعات سے صاحب تدبیر اور مکر اور فریب تھے
پس جب اُن تلمیحات کو ذکر کرکے قریب پہونچے تو دیکھا وہان خیمونکو نصب کیے ہوے پس واقع ہوا شور بسبب اُنکے آنے کا اور والی قریہ کا
مع اپنے حاجب اور کل لشکر کے جو وہان تھا سوار ہوکر آیا پاس یوقنا کے اور پوچھا حال اُنکا یوقنا نے حاجب سے کہا کہ اے
سردار جان تو اس بات کو کہ بادشاہ قسطنطین نے بھیجا ہی مجکو واسطے لیجانے ملکہ ارمانوسہ کے تاکہ اُسکو لیکر روانہ ہون ہم کشتیونمین اور
جالمون مین بادشاہ سے قسطنطینیہ مین پس جب سنا حاجب نے کلام اُنکا اور دیکھا بجانب حشمت اور دبدبے اور کثرت اُنکے لشکر کے
سچا جانا اُنکو اور دور آیا اور چل گیا اُسپر مکر اور فریب یوقنا کا اور کہا اُسنے کہ ملکہ ارمانوسہ کو اُسکے باپ نے آراستہ کرکے مع مال اور
اسباب وغیرہ کے بھیجا جاتا تھا لیکن نہین باز رکھا اُسکو روانگی سے مگر خوف اہل عرب نے اور معلوم ہوا ہی اُسکو بھی کوچ کرنا اپنے شوہر کا
قیساریہ سے بجانب قسطنطینیہ کے آیا تھا وہ اُسکی روانگی کا علم ہے یوقنا نے کہا کہ مین روانہ ہوا تھا اُسکے پاس سے اُس حال مین کہ وہ نیت
روانگی اور سواری کی رکھتا تھا اور حکم کیا تھا اُسنے مجکو یہ آنے اپنی زوجہ کا تاکہ اُسکو لیکر روانہ ہون مین ہمراہ دریا کو اور جالمون اُس سے
قسطنطینیہ مین پس جب سنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے کہ ٹھہرو تم یہان مع اپنے لشکر تا اینکہ جاؤن مین ملکہ ارمانوسہ کی پاس اور آگاہ
کردون اُسکو تمہارے حال سے پھر تاکید کی اُسنے والی حاکم کو دربارۂ یوقنا کے اور مضبوط کیا تاکید کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا ملکہ کے
پاس اور زمین مین جھکا واسطے اُسکی تعظیم کے بعدہ بیان کیا اُسنے حال یوقنا اور اُنکی گفتگو کا ملکہ نے کہا کہ لا تو اُسکو میرے پاس
پس سوار ہوا تمیلا طوس اور یوقنا کے پاس آکر حکم کیا اُنکو سوار ہوکر چلنے کا پاس ملکہ کے پس سوار ہوے یوقنا مع اپنے
لشکر کے اور پہونچے وہ ارمانوسہ کے لشکر مین اور تھا وہ بڑا لشکر زیادہ دس ہزار سوار سے پس پیادہ ہوگئے یوقنا اور
ساتھی اُنکے اور جاکر ٹھہرے خیمے کے دروازے پر تا اینکہ اجازت طلب کی اُنکے واسطے حاجب نے پس حکم کیا ملکہ نے اُنکے آنے کا
پس جب گئے یوقنا سامنے اُسکے جھکے زمین مین واسطے تعظیم کے پس حکم کیا ملکہ نے اُنکے واسطے ایک کرسی لانے کا

مصاحبون کے اور چلتا ہون انکے پاس پھر جمع کیا یوقنا نے اپنے اکابر اصحاب کو اور کہا انسے کہ اے اولاد میرے چچا کی
آگاہ ہو تم اس امر سے کہ اس قوم کی ملکہ نے بھیجا ہے میرے پاس ایک شخص کو اور بلایا ہے مجھکو اور نہین بھیجا اسنے میری پاس
مگر یہ کہ جان لیا ہے اسنے ہمارے کام اور ارادے کو اور جان لو تم اس امر کو کہ اگر پڑ جاینگے ہم انکے ہاتھو نہین تو پکڑ کر مار ڈالینگے
وہ ہمکو اور کرینگے ہمکو قربانی ان مسلمانونکے واسطے وہ جو بعد ہمارے آوینگے پس تم حالت بزرگی مین اور نہ پڑو تم اپنے
ہاتھون سے قتل مین اور مرین ہم مدد دہی اس دین مین کیونکہ ہم ہمیشہ زندہ رہینگے اور نہین قریب ہے یہ بات کہ امید تری کی
رکھین ہم اس دنیاے فریب دہندہ سے جسکا حال یہ ہے کہ نہین صاف اور خالص کیا اسنے اپنی دوستی کو ساتھ کسی کے کہ بدل ڈالا اسکو
ساتھ کدورت اور رنج کے اور بہ تحقیق دیکھا ہے ان چیزونکو جنپر تھے تم امر اور نہی سے پھر جاتی رہی وہ بات تمسے پس بنا لو تم اب
آخرت کے گھر کو جہاد کرو قوم پر شاید کہ راضی کرو تم بسبب اپنے جہاد کرنے کے اپنے پروردگار کو اور مٹا ڈالو تم ان چیزونکو جو گذر گئی ہین
تمہارے کفر سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا قوم نے اپنے سردار یوقنا سے وعظ کو کھل گئین آنکھین انکی اور قوی ہو گیا ارادہ
انکا اور عزم مصمم کیا انھون نے اپنے دشمنون سے جہاد کرنے پر اور لیا انھون نے ہتھیارون اور سامان لڑائی کو اور پھر سا
کیا انھون نے سب کام مونین اپنے پروردگار پر راوی کہتا ہے کہ جب پھر گیا خادم ملکہ ارمانوسہ کا اور آگاہ کیا اسکو یوقنا کے
جواب سے انتظار کی اسنے انکی اور انکے ساتھیونکے آنے کی اور آمادہ ہوئی انکے پکڑ لینے پر لیکن یوقنا اسکے پاس نہین آئے
پس جب دیر ہوئی انکے آنے مین بھیجا اسنے ایک اور خادم کو دوسری بار جو برانگیختہ کرتا تھا انکو آنے پر پاس ملکہ کے پس کہا یوقنا نے
کہ پھر جاؤ اور کہو ملکہ سے کہ نہین جاری ہے عادت بادشاہونکی اس بات مین کہ برانگیختہ کرین اور بلاوین وہ ایلچیون کو مگر
واسطے کسی نئے کام کے اور ونکو تو مین اسکے پاس تھا پس کیا چاہتی ہے وہ مجھ سے آدھی رات کو پس پھر گیا خادم
بجانب ملکہ کے اور آگاہ کیا اسکو یوقنا کی گفتگو سے پس اسیوقت ظاہر ہوئی اسکو سچائی اپنے جاسوسونکی اور ثابت ہوئی
اسکو یہ بات کہ نہین آئے ہین یوقنا مگر بارادہ بلاد اسکے کے اسیر اور گرفتار کرنے اور قابض ہو جانے کی اسکے باپ اور
اسکے ملک پر پس سوار ہوئی ملکہ اسیوقت مع اپنے لشکر کے اور گھیر لیا یوقنا اور انکے ساتھیونکو تا اینکہ دور ہوئی تاریکی
رات کی اور روشن ہوا دن پس اسیوقت آیا ایک حاجب ملکہ کا پاس یوقنا کے اور کہا کہ اے بطریق کیکس چیز نے
برانگیختہ کیا تمکو اور تمھاری قوم کو چھوڑ دینے دین مسیح اور اس چیز پر جسپر تمھارے باپ دادا تھے اور چھوڑ دیا تمنے مسیح
اور انکی مان کو اور آئے تم اس حالت مین کہ حیلہ اور فریب کرتے ہو ہم پر مگر یہ کہ مسیح مہربان ہوے تمپر اور مسلط کیا ہمکو تمپر
پس باقی رکھینگے ہم تم مین سے کسیکو یوقنا نے کہا کہ مسیح بندے اللہ کے ہین نہین طاقت اور قدرت رکھتے ہین وہ کسی چیز پر
بدون حکم اللہ تعالی کے اس واسطے کہ وہ بندہ محکوم اور مکلف ہین اور تحقیق گویا کیا تھا انکو اللہ نے اس کلام سے
گہوارے مین اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ
بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ

تو تم ہم نہ بستا کہ قوم الٹ دیا خدا اور اسکو ملک کیا اور تمام کا مارا اور کہا کہ ہم اور وہ فرماں ... ایدا سے ہے
دو مگر ہاں ہمکو اسواسطے مارتے ہیں ایک شخص کے ہم ہیں اور سکو اللہ تعالی نے مثال کی مانند پیدا کیا اسواسطے
کہ وہ ایسا مانند ہے کہ پیدا کیا ہو اسکو آدم دیا کہ ... اسکو اور اسکی تکذیب اور بہت گمراہ کیا اور مارا اسکو کہ
ان ... سب کہتے کہ مسیح پر یہ حق ہے اگر ہم بھی مثل تمہارے ہوں کہ ... تھے ہم ... اور بزرگ جانتے تھے
ہم تصویروں پر قربانی کرتے کہ اور مسیح کو خدا کا بیٹا جانتے تھے اور کہ ... تھے ہم ... تو ظاہر ہوا
ظاہر اور معلوم ہوا ہمکو جتا رہا ہے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہی دین ہے جس پر تھے انبیا
علیہم السلام تھے پس ہدایت کی ہمکو اللہ تعالی نے بسبب اس دین حق کے اور آگاہ ہوئے ہم اس بات کو کہ عیسی مسیح
بیٹے مریم کے اور روح اللہ کے اور کلمے اسکے اور بندے اسکے اور رسول اسکے تمام خلق کے بیچ اور ... قول
اللہ تعالی کا اسکی کتاب میں جسکو آتارا اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بطور حکایت واقعہ کے ما المسیح
ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام اور ہم بھی کہتے تھے کہ ابراہیم
اسحاق یہ دونوں نصرانی تھے پس جھٹلایا ہمکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب بزرگ میں ایسی ...
بزرگ ہے کہنے والا اسکا ما کان ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین
اور بھی فرمایا ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب بزرگ میں واسطے ... دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ومن
یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین اور اب ہم آئے ہیں تاکہ جہاد کریں تمہارے
مگر یہ کہ کہو تم لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ راوی کہتا ہے کہ جب سنا ... کلام یوقنا کا کہا ...
اپنی قوم سے کہ لو تم ان شخصوں کو جو آئے ہیں مارا رہے تمہارے قتل اور مالک ہو جاوے تمہارے ...
اور لوٹے تمہارے مال اور لونڈی غلام بنائے تمہاری عورتوں اور لڑکوں کو پس حملہ کیا
قبطیوں نے یوقنا اور اسکے ساتھیوں پر اور شور کرکے گھیر لیا انکو پس لڑے یوقنا اور ساتھی انکے
اور بلند کیا اپنی آوازوں کو ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور لڑے وہ سخت لڑائی
لیکن قبطی دس ہزار تھے اور یوقنا اور ساتھی اسکے چار ہزار سوار تھے اور مقابلہ ہوئے یوقنا
ایسی آزمائش میں جسکی انکو طاقت نہ تھی اور ایک جماعت انکے ساتھیوں سے شہید ہوئی
اور بہت لوگ زخمی ہوئے لیکن قبطی بہت مارے گئے اور صبر کیا یوقنا نے مثل صبر کرنے بزرگ
لوگوں کے اور اسی طرح وہ سخت لڑائی لڑے تھے کہ دور ہوئی روشنی دن کی اور آئی تاریکی رات کی
پس متفرق ہوگئے دونوں لشکر اور پھر گئی ہر ایک جماعت اپنے خیمے کے درمیان اور ...
جو ہلاک ہوگئی تھی وہ سب دیکھے ثابت قدمی یوقنا اور شدت اور سختی انکے ساتھیوں کی لڑائی میں

واقدی رح نے سلسلہ راویوں کے عبد اللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ جب خبر دی تھی ابا سوس نے
ملکہ کو عربوں کے آنے اور انکی شہروں میں داخل ہونے کی بجانب مصر کے تو گھبرا گیا تھا ملکہ نے اسی وقت ایک خط بنام اپنے باپ
مقوقس کے اور لکھا تھا اسمیں قصہ عربوں کا اور ڈر انکی تیزی اور بہادری کا اور لشکر کی بہت جمع کرنے اور فوج مدد اپنا
انکی لڑائی پر اور طلب کی تھی کمک اور لکھا تھا کہ میں منتظر جواب اور کمک کی ہوں اور بھیجا تھا خط اور کہا تھا
قاصد سے کہ جلد جا اور جواب لیکر جلد آ اور جلد ہی روانہ ہوا وہ قاصد جب پہنچا وہ بادشاہ کے پاس بعد اطاعت کے
سلام کرکے دیا وہ خط بادشاہ کو اور بادشاہ نے لیکر پڑھا اسکو جب پڑھ چکا اور مطلع ہوا وہ اسکے مضمون پر بلایا اسنے
اپنے ارباب دولت کو اور کہا انسے کہ کام تمام ہو گیا اہل مغرب پر بس تمہارا مشورہ کیا ہے ان سبھوں نے کہا کہ اے بادشاہ
کمک کر اور بھیج تو ملکہ کے پاس ایک لشکر کہ بعد آنکے روانہ کرے خط کو اطراف بلاد میں اور تو ایلچیوں کو ہمراہ روانہ کر اسنے
کمک کو بھیجو روانہ کرینگے لشکر کو کہ انمیں سے حاکم بجاۓ اور حاکم برابر کے ہیں اور بھیج تو کسیکو بجانب اپنے نائب کے جو
اسکندریہ میں ہے تاکہ وہ روانہ کرے تیرے واسطے ان لوگوں کو جو اسکے پاس ہیں لشکر سے اور اسی طرح پر بجانب
اپنے نائب کے جو صعید الاعلی پر ہے کہ مدد کرے وہ تیری پس جس وقت یہ لشکر جمع ہو جاوے تو پیش آ اور جا پڑ تو ان
عرب پر ساتھ اس لشکر کے اور نہ چھوڑ انکو انکے حال پر تاکہ سختی کریں وہ بہت اور طمع کریں تیرے ملک میں جس طرح پر
سختی کی انہوں نے تیرے بھائی پر اور مالک ہو گئے انکے شہروں کے اور بھگا دیا وہاں کے بادشاہوں کو مقوقس نے
کہا کہ اے لوگو دین نصرانیہ اور دین یا معبودیہ کے جانو تم اس بات کو کہ بادشاہ محتاج ہوتا ہے بطرف سیاست کے
اور جو شخص غالب ہو گیا اپنی عقل پر غالب ہو گیا وہ اپنی تجویز کام میں اور جو شخص غالب ہوا اپنی تجویز پر بے تدبیر گیا وہ
مکروہات زمانے سے اور نہیں ہوتا ہے غالب بسبب کثرت کے بلکہ بسبب فتح کی اور جس تیز بیرک ہوتا ہے اور نہیں ہے چند انکی
ہرقل بادشاہ روم کا بہت بڑا تھا جسکے لشکر میں اور وسیع تھا شہر اسکا اور بزرگ تھا سامان اسکا جمع کیا تھا
اسنے بادشاہان روم کو یونان سے بلاد جیوہ اور اندلس تک اور مدد طلب کی تھی اسنے ہم لوگوں اور غیر ہم لوگوں سے
پس نہیں نفع کیا اسکو اسکی کثرت نے کسی چیز سے اور نہ قادر ہو سکا وہ اس امر پر کہ پھیرے قضا و قدر کو اور جانو تم
اس بات کو کہ عقل جڑ اور بنیاد آدمی کی ہے جو امور سے اطاعت اور بزرگی دیا گیا ہے بسبب عقل کے تمام مخلوقات
زمین پر پس جو شخص مالک اور غالب ہوگا اپنی عقل پر مالک ہوگا وہ اپنے کام کا اور جو شخص نہ پہنچیگا اپنے کام کو
تو اپنی جہل پر بہت راضی رہیگا اور جانو تم اس امر کو کہ نہیں پہونچتا ہے کوئی شخص حکمت کو مگر بسبب عقل کے
اور حکیم بامیوس نے کہا ہے کہ حکمت کی سیڑھی بزرگ ہے اور خواہشمند اسکا ہوشیار اور چھوڑنے والا اسکا خوار ہے کس واسطے
کہ حکمت بزرگی خاقون اور قوت دلوں کی ہے اور جانو تم اس بات کو کہ میں نہیں کلام کرتا ہوں ساتھ کسی
خواہش نفسانی کے لیکن مجکو لائق ہے کہ سچ کہوں میں اور صدق کے ساتھ بات کروں میں اور تم جانتے ہو اہل مصر کو

کو جو خط بھیجا تھا وہ مسلم ہو گئے ہو تے بھیجا تھا میرے پاس ہدایا در انعام لیکر بابت تھے وہ تحفہ مناسب دیئے
پس ثابت ہوئی یہ اُنکے قول کی سچائی پر بس اُسکو جھٹلا کے اُس تحریر جو ظاہر ہوئی اُنکو اُنکے معجزات سے
اور تحقیق تھی یہ بات کہ مبعوث ہوئے تھے تو نہیں سنا تھا کسی شخص نے ذکر اُنکا مگر یہ کہ ڈر گیا تھا اُن سے اور قبول
کیا تھا اُنکی دعوت کو اور اسلام معلوم ہوئی ہے مجھکو اُنکے بعض معجزات سے یہ بات کہ اہانت ذکر نے ملا تھا اُنکو واسطے اقبال اُنکا ہوا
اُسے اُنکے ملنے کو اور اسلام کیا تھا امیر اور ایک معجزہ اُنکا یہ ہے کہ گوشت دست زہر دار بکری نے بات کی اور کہا اُسنے کہ
یا رسول اللہ مجھکو آپ کھائیں کہ میں زہر دار ہوں اور منجملہ اُنکے معجزات کے یہ ہے کہ کلام کیا ہے اُنسے سوسمار نے اور مشہور ہے
اور سجدہ کیا اُنکو درخت نے اور گواہی دی اُنکی رسالت کی اور گئے تھے وہ آسمان پر اور دور آگئے اور داخل ہو گئے
پانی کی موج پر اور چلے آمیں کی تو ہونے اُسنے دشمنی کی تھی اور اُنکے یگانے اُنسے لڑے تھے اور انکار کی تھی اُنکے کلام
اور احکام دین کی اور وہی لوگ ہیں جو مشہور ہیں کہ ہر ملک تمام کو بس جتنا ان لوگوں نے کہ وہ آئے ہیں ساتھ حق کے اور جو لوگ
اُنکا ساتھ ہے ایمان اُنکا لائے وہ لوگ اور مدد دی اُنکو اور جہاد کیا سامنے اُنکے اور اب وہی لوگ ہیں کہ نکالدیا ہے جنہوں
اُنکے ملک سے اور مالک ہو گئے ہیں اُنکے شہروں اور قلعوں کے اور بیشک آئے ہیں وہ ہماری طرف ارادہ کرتے اُنکا ہم سے
ہو گیا ہے اللہ ہی ہمارے عیسے کے ساتھ اور اب جو تم انکار کرتے ہو اور دور جاتے ہو اُنکے کلام کو تو نہیں ہیں وہ لوگ کہ
حکم کرتے ہیں اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہیں بُرے کاموں سے اور قائم رکھتے ہیں اُن احکام خدا کو جنکا حکم اُنکو ہے اور
نہیں ہے اُنکی کتاب میں کوئی حکم یا کوئی چیز مگر یہ کہ انجیل میں بھی مثل اُسکے ہے اور بیشک گمراہ کیا ہے تمکو پولس نے اور
بہکایا ہے تمکو بس کہے اپنے کلام بارہت کے اور فریفتہ کیا ہے تمکو اور بدل ڈالا ہے اُسنے تمہاری شریعت کو ساتھ ایسے
باتوں کے جو نہیں لائق ہے اور یہ کہا ہے تمکو راہ سے اور حلال کیا تھے تمپر اُن سب چیزوں کو جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے تمپر اُسکی
اُس کتاب میں جسکو اُتارا تھا تمہارے ہی پر اور یہ بات عین محال ور ابلہ ہے پن کی خواہش ہے کہ تابع ہو تم پولس کے
کہنے کے اور چھوڑ دو تم اُس چیز کو جو کہا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جسکو اُتارا تھا اُسنے تمہارے ہی پر اور کیونکر لائق ہے
عیسیٰ بن مریم کو یہ کہ حکم کریں وہ تمکو خلاف اُس چیز کے جسپر اُنکو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھیجا اور نہیں لائق ہے یہ امر کہ
پولس تمسے یہ کہے کہ مسیح نے مجھسے خواب میں کہا ہے کہ حلال کیا ہے اُس نے تمہارے لیے گوشت سور کا اور وہ حکم کرتے ہیں
تمکو گناہ ظاہری اور باطنی کرنے کا یہ طاقت کی تم اُنکی اور سچا جانتے تو اُنکا جانتا کہ مسیح اصلح کیتے جب ان
بات میں کی ہو پولس سے اور تمام ہی اُسی طریقے پر تھے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں اور نہیں تھا کوئی
حکمائے سابقین سے مگر یہ کہ کلام کرتا تھا ساتھ وحدانیت اللہ تعالیٰ اور بزرگی کے اور یہ تحقیق کیا ہے حکیم ہرمس نے اول
ایسا شخص تھا کہ بنایا تھا اُسنے دیر ترا اہرام کو اور گردا گرد تھا اُنکو مثل واسطے اُمتوں آیندہ کے اس وقت سے
آخر زمانے تک اور بنایا تھا اُسنے تصویریں حکما کی اور ایک تصویر بنائی تھی جسکے سر پر چار سطریں ہیں ان

یونانی مین لکھی تھین پہلی سطر یہ تھی مَنْ خَافَ الْوَعِیْدَ سَلَا عَمَّا یُرِیْدُ اور دوسری سطر یہ تھی مَنْ خَافَ حِمَا بَدَیَا رَبَّہٗ صَارَ
اَفِیْ ہَدِیَّۃ اور تیسری سطر یہ تھی اِنْ کُنْتَ تَطْلُبُ الْجَزِیْلَ فَلَا تَنَمْ وَ لَا تَقِلْ اور چوتھی سطر یہ تھی بَادِرْ قَبْلَ نُزُوْلِ
مَا تُحَاذِرُ پس جن لوگونکا ایسا کلام ہو وہ کیونکر خلاف اُسکے کرینگے اور یہ کلام ایک فریفتہ ہے فرائض مذہب
محمدیہ سے پس جھکا لیا قوم نے اپنے سرون کو زمین کی طرف بادشاہ مقوقس پر برہم ہوکر بسبب کہنے
مقوقس کے ایسے کلام کو راوی نے بیان کیا ہے کہ نہین یہ کلام کیا تھا مقوقس نے تا اینکہ عہد لے لیا تھا
اُسنے اپنے نوکرون اور حجاب سے اور ٹھہرا لیا تھا اُسنے ایک ہزار ہتھیار بند غلامون کو اپنے سر پر اسواسطے
کہ پہونچی تھی اُسکو خبر یا جرلے ہرقل کی وقت وعظ اور نصیحت کرنے اُسکے اپنے بطارقہ کو اور یہ کہ ہرقل نے مار ڈالنے کا
ارادہ کیا تھا اُن لوگون نے پس اسی سبب سے عہد لے لیا مقوقس نے اپنے ساتھیون سے تا اینکہ ایسی گفتگو کی تھی
اُسنے پھر متوجہ ہوا مقوقس بجانب اپنے وزیر کے اور کہا اُس سے کہ لکھدے تو میری بیٹی کو ایک خط اس مضمون سے
کہ مہربانی کرے قوم کے ساتھ اور اُنکو امان دے اور روانہ کر اُنکو میری طرف کو تاکہ آرام پاوین دل اُنکے
اور خلعت دون مین اُنکو اور رہینگے لوگ ساتھ ہمارے اور لڑینگے ہمارے دشمنون سے اور اُس سے جو ہمارے
ملک کا قصد کریگا اور نہین تھا قصد بادشاہ کا اِس مضمون سے مگر رہائی یوقنا اور اُنکے ساتھیونکی قبطیون کے ہاتھ سے
اسواسطے کہ بادشاہ جانتا تھا کہ مسلمان لوگ حق پر ہین پس لکھا وزیر نے خط بنام ملکہ کے اور روانہ کیا اُسکو اور قاصد سے
کہا کہ جلد جا تو پس روانہ ہوا قاصد مع خط کے اور بہت جلد چلتا تھا تا اینکہ پہونچا وہ ملکہ ارمانوسہ کے پاس اُس
حالت مین کہ دن گذر گیا تھا اور لوگ لڑائی سے باز رہے تھے اور قبطی لوگ اپنے خیمون مین پھر گئے تھے اور یوقنا بھی
مع اپنے ساتھیون کے اپنے خیمون مین آئے تھے پس جب پہونچا قاصد مع خط کے ملکہ ارمانوسہ کے پاس ادا اطاعت
سلام کیا اُسنے اور خط دیا ملکہ کو پس لیکر دیا ملکہ نے وہ خط اپنے حاجب کو اور پڑھا اُسنے ملکہ کے سامنے پس جب سنا
ملکہ نے مضمون خط کا لے لیا خط اُسکے ہاتھ سے اور لپیٹ کر سپرد کیا اپنے خادم کو اور حکم کیا اُسکو لیجانے خط کا
پاس یوقنا کے پس روانہ ہوا خادم خط لیکر اور آیا پاس یوقنا کے اور دیا خط اُنکو اور کھول کر پڑھا اُسکو یوقنا نے
پس جب آگاہ ہوے وہ اُسکے مضمون سے متوجہ ہوے بجانب خادم کے اور کہا اُس سے کہ پھر جا تو بجانب ملکہ کے
اور کہہ اُس سے کہ بہتر ہے اگر مشورہ کرلین ہم اپنے دلون سے خط کے مطلب مین پس جب لوٹ گیا قاصد متوجہ ہوے یوقنا
بجانب اکابر اپنی قوم کے اور کہا اُنسے کہ قسم ہے اللہ کی بیشک دور کیا اللہ تعالی نے پردۂ غفلت اِس بادشاہ کے دل سے
اور ظاہر ہوئی اُسکو وہ چیز جو ظاہر ہوئی تھی ہمپر حق سے پس کیا رائے تم لوگونکی ہے اُن لوگون نے کہا کہ ہم سوا
تمہارے قول کے اور کسیکی بات نہین سنتے ہین یعنی جو تم کہتے ہو وہ ہمکو منظور ہے یوقنا نے کہا کہ مہلت دو تم مجھکو تاکہ
رائے زنی کرون مین پس چھوڑا اُنھون نے یوقنا کو بموجب اُنکے ارادے کے پس جب رات ہوئی اور خوش

ہو گیا تھا دل اُنکا اور بے ڈر ہو گئے تھے ساتھی لگے اپنی ماؤں پر سب پھر مارے قبطیوں کے اُنکی لڑائی سے دلتنگ
ہوئے یوقنا واسطے اُنکے اُس مار کے جو نوبت ہو گئی تھی اُنسے پس اسی حال میں کہ وہ مار رہے تھے کہ ناگاہ
اُنکے پاس ایک شخص اور حملہ آور ہوئے یوقنا اُس شخص سے اور دیکھا اُنکے کھڑے ہوئے ایک پاس لشکر کیا انھوں نے
اپنی مار کو پس جب فارغ ہوئے وہ مارنے سے سلام کیا اُنکو اُس شخص نے پس جواب سلام کا دیا یوقنا نے اور دیکھا اُنکو
تو وہ عمرو بن امیۃ الضمیری تھے اور دیکھا تھا اُنکو یوقنا نے انطاکیہ کی لڑائی میں اُس وقت کہ آئے تھے لشکر اپنے کے
اور عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پہچانا اُنکو یوقنا نے خوش ہوئے اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا ہے پس بات
مرد بزرگ انھوں نے کہا کہ اے یوقنا سردار عمرو بن العاص نے بھیجا ہے مجکو تمھارے پاس کہ دریافت کروں خبر تمھاری
اور لوٹ جاؤں میں اُنکے پاس پھر یوقنا نے کہا کہاں چھوڑا ہے اُنکو انھوں نے کہا کہ چھوڑ آیا ہوں میں تمسے تمھارے آگے تین
تین کوس یا کم اس سے فاصلہ ہے پس بیان کیا یوقنا نے حال اپنا اور کیفیت اپنی ساتھ ملکہ ارمانوسہ کے اور کہا کہ اے عمرو
پھر جاؤ تم ہمارے سردار کے اور کہو اُنسے کہ جلد آؤ تم ہماری طرف کو پس پھرے عمرو بن امیۃ الضمیری پاس سردار عمرو بن العاص کے
حالت ملک کی بیان کر دی اور آگاہ کیا اُنکو یوقنا کے قصے سے پس چھوڑا عمرو بن العاص نے کل اسباب اور بار برداری اور مال
وغیرہ کو جو اُنکے ساتھ تھی غنیمت روم اور ساحل سے اور نگہبان چھوڑا اُس پر ربیعۃ العامری کو ہمیشہ اُنکے ہزار
سوار کے اور خود روانہ ہوئے مع اپنے لشکر کے رات کو پس تھے وہ قریب طلوع فجر کے نزدیک یوقنا اور اُنکے ساتھیوں کے
اور آفتاب نہیں طلوع ہوئے پایا تھا کہ گھیر لیا انھوں نے قبطیوں کو اور حملہ کیا انھوں نے اپنی آواز کو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے
اور آپڑے قوم پر اور گرد ہو گئے قبطیوں کے اور رکھا انمیں تلوار کو پس نہیں بلند ہوا تھا آفتاب تک ایک مار ڈالا انھوں نے
قبطیوں سے پس کچھ زیادہ ایک ہزار سوار کو اور قید کر لیا ایک بڑی جماعت کو اور بقیہ پھیری باقی لوگوں نے بجانب بھاگنے کے
ارادہ مصر کے اور مالک ہو گئے مسلمان جیوش غیرہ کے اور مالک ہو گئے بادشاہ کی بیٹی ملکہ ارمانوسہ پر اور لیا تمام
مال اور لونڈی اور اسباب سب کا پھر آئے عمرو بن العاص یوقنا کے پاس اور سلام کر کے مبارکباد دی انکو بسبب اُنکی سلامتی کے پس
ٹھہرے وہاں سب مسلمان اس حال میں کہ بہت بڑی غنیمت حاصل کی تھی انھوں نے اور آئے عمرو بن ربیعۃ العامری بھی مع ہزار
سواری اور اسباب و اموال غنائم کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مالک ہو گئے مسلمان ملکہ ارمانوسہ اور انکے مال
اسباب اور لونڈی غلام کے اور قرار پکڑا اپنے اپنے خیموں میں حکم کیا عمرو بن العاص نے اکابر صحابہ کو لیے اپنے
جمع ہوئے لوگ پس جب آکر بیٹھے وہ لوگ سامنے اُنکے کہا انھوں نے کہ اے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
جانو تم اصحاب کو کہ بیشک اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ ہَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ
راوی کہتا ہے کہ وہ اکابر اصحاب جو جمع ہوئے تھے عمرو بن العاص کے پاس یہ تھے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم
بن سعید الطائی اور قعقاع بن عمرو التمیمی اور خالد بن سعید السہمی اور عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہم اجمعین

پس کہا اُن لوگوں نے کہ اس کہنے سے تمہارا کیا مطلب ہے عمرو بن العاص نے کہا کہ جانو تم اِس امر کو کہ ستایش اور خوشی کی تھی
اللہ تعالی نے اُس بادشاہ کو کہ لکھا تھا اُسنے خط ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بھیجا تھا آپکے واسطے
تحفہ ہدیات اور ہم زیادہ مستحق ہیں معاوضے کے اپنے نبی کی طرف سے اور میرے نزدیک یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے
کہ بھیجوں میں بادشاہ کے پاس اُسکی بیٹی کو مع تمام مال و اسباب اور لونڈی اور غلام کے جو ہمنے لیا ہے اور ہم
ایسی قوم ہیں کہ رعایت کرتے ہیں سنت اپنی نبی کی جبکہ فرماتے تھے آپ ارحموا عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر پس اچھی اور
بہتر جانی سب لوگوں نے رائے عمرو بن العاص کی اور کہا کہ بہتر ہے جو حکم تمہارا ہو پس روانہ کیا عمرو بن العاص نے ملکہ ارمانوسہ کو
جانب اُسکے باپ مقوقس کے بحالت تعظیم کے مع مال و اسباب کے ہمراہ قیس بن سعید کے راوی کہتا ہے کہ یہ حال تو
سردار عمرو بن العاص کا تھا لیکن قبطی لوگ پس جب بھاگ کر پہونچے وہ مصر میں اور آئے بادشاہ کے پاس پہر لوگ قوم کے
اور بیان کیا حال تمام ہونے لشکر اور مقتول اور اسیر ہونے اور قید ہو جانے اُسکی بیٹی کا تنگی میں پڑا سینہ اُسکا سبب اِس
سانحے کے اور متفکر ہوا وہ اپنے کام میں کہ کیا تدبیر کرے حالانکہ عرب سے لڑنے کی اُسکی نیت نہ تھی پس وہ اِسی حال میں تھا کہ آیا
اُسکے پاس خوشخبری دینے والا ساتھ آنے اُسکی بیٹی کے مع مال اسباب وغیرہ کے پس خوش ہوا وہ اور دور ہو گیا کچھ ملال اور رنج
اُسکا اور جانا اُسنے اس بات کو کہ قوم مسلمان فتح پاوینگے پس جب داخل ہوئی ارمانوسہ اپنے باپ کے محل میں حکم کیا بادشاہ
حاضر لانے قیس بن سعید کا پس جب آئے وہ سامنے بادشاہ کے برگذشت اور تعظیم کی اُسنے اُنکی اور اکابر دولت جو حاجب
آئے تھے اُسکے پاس واسطے مبارکباد و سلامتی اور آنے اُسکی بیٹی کے پس اُسی وقت متوجہ ہوا بجانب قیس کے اور سوال کیا
اُسنے چند چیزوں کا تاکہ نہیں ارباب دولت اُسکی اور نرم ہو جائیں دل اُنکے اور وہ لوگ دیکھتے اور تعجب کرتے تھے قیس کے
لباس سے بادشاہ نے کہا کہ اے برادر عربی تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا قیس اُسنے پوچھا کہ تم لوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور اُن لوگوں سے ہو جنہوں نے جہاد کیا تھا سامنے اُنکے قیس نے کہا ہاں بادشاہ نے کہا کہ بیان کرو تم مجھسے حال اپنے
سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ کس گھوڑے پر سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ سوار ہوتے تھے آپ اُس گھوڑے پر جو سرخ اور سیاہ
تھا اور پیشانی اُسکی سپید تھی اور چاروں ہاتھ پاؤں اُسکے سفید تھے اور اُن اوصاف کا ایک گھوڑا تھا آپکے پاس جسکا نام
مرتجل تھا اُسنے کہا کہ اے برادر عربی معلوم ہوتی ہے مجھکو یہ بات کہ آپ صرف حمار اور اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور ارادہ کیا بادشاہ نے
اس کلام سے ثبوت عاجزی اور انکساری کا قیس پر اسواسطے کہ حمار اُن لوگوں کے نزدیک بجاے کہنے کے تھا قیس نے کہا کہ بیشک اللہ نے
بزرگی دی ہے اونٹ کو جبکہ کہا اُسنے کہ ہو جا پس ہو گیا وہ اور نکالا اور پیدا کیا اونٹنی کو سنگہاے بزرگ سے اور فخر کیا اُسکو
عرب کے لیے سواری اور ہدیہ اور آپ پس اس سبب سے سوار ہوتے تھے کہ اللہ تعالی نے اُسکو مبارک پیدا کیا کہ قناعت کرتا ہے وہ بقدر جو
کہ پاتا ہے اور صبر کرتا ہے کوشش اور اُٹھانے بوجھ اور ہمیشہ چلنے پر اور صبر کرتا ہے پانی پر اور ذکر کیا ہے ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب میں
وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق اور فرمایا ہے اللہ تعالی نے والبدن جعلناها لکم من شعائر اللہ اور یہی اللہ کی

وتحقیقت ان یکون لک الی الدنیا مرجع الترجیح سن لازمی المآل وتشفع تلم رجع قطوبی للکیس العاقل الذی لیس

بدان ولا غافل تزود الی ما لیس کم تصیبہ قبل نجاک علی التقصیر یا در الی الخیر قبل الفوت اغتنم حیاتک قبل الموت لکانک
یا اخی قد ہلک وفارق کلما ملکت پس عبرت حاصل کی مینے ای بادشاہ ان نصیحتون کا مل در پہونچنے والی پر اور پہنا
مینے انکے پورے اور ٹھیک لباس کو سکندر نے پوچھا کہ کیا حال ہی تمہاری مسجدون کا کہ متفرق اور دور ہین اور قبرین
تم لوگونکی نزدیک اور قریب ہین ان لوگون نے کہا کہ مسجدین ہماری پراگندہ اور دور اسواسطے ہین کہ بہت اجر ہو بسبب
چلنے کے انکی طرف اور قبور ہماری اسوجہ سے نزدیک ہین کہ یاد رکھین ہم موت کو تاکہ باز رہین ہم گناہون سے اسکندر نے پوچھا
کہ کیا سبب ہی کہ دیکھتا ہون مین تمہارے دروازونکو بغیر زنجیرون کے ان لوگون نے کہا اسواسطے کہ ہم مین کوئی چور
نہین ہے سکندر نے کہا کہ کیا ہی مجکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی امیر اور نہ حاکم انہون نے کہا اسواسطے کہ نہین پاتے
ہین ہم اپنے مین کسی زبردست اور ظالم کو سکندر نے کہا کیا ہی مجکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی فقیر اور غریب انہون نے
کہا اسواسطے کہ روزی اللہ کی ہم لوگون مین برابر ہی سب چھوٹے بڑے کو بعد اسکے نکالے ان لوگون نے اسکندر کے لیے
دو بڑے پرانے کاسے سر کے اور کہا کہ ان دونون مین تو کسکو جانتا ہی ایک کاسہ سر مرد ظالم کا ہی اور ایک مرد عادل کا ہے
اور یہ دونون اسی بازگشت کی طرف گئے ہین اور نہین بے پروا کیا ان دونونکو بڑی جماعت نے لیکن عادل خوش ہے
اور ظالم شرمسار اور حیران ہی پہونچیگا مطلب کو پرہیزگار اور محروم رہا بدکار پس طلب آگہی کی کر تو اس چیز سے جو تو
دیکھتا ہے تو قبل خبردار ہونے کے کہ تو پیچھے ان دونون کاسہ سر کے ہی پالک ہو تو اے بادشاہ پیشانیون کا اور جاری
ہوا حکم تیرا پست اور بلند پر اور خلیفہ کیا تجکو اللہ تعالی نے زمین پر اور حکم کیا تجکو استعمال عقل اور قرض کا پس یاد کر تو
اپنی جاے بازگشت اور قبر کی مٹی کو اور عمل کر تو واسطے اپنی ذات کی اور جان تو یہ کہ نہ نفع دیگا تجکو لشکر تیرا جسوقت کہ روح
تیری قبض کیجاویگی اور بدلگیگی تجکو زمین پس چھوڑ دے تو احکام اور خواہش شیطان کو اور لے تو حکم رحمان کو اور پرہیز کر اسکی منہیات سے
اور نہ فریفتہ کرے تجکو شیطان مردود پس پھرے تو ساتھ گناہ عظیم کے اور یاد کر تو ای بادشاہ اس چیز کو جو کیا تھا شیطان نے
تیرے باپ آدم کے ساتھ جسوقت کہ مقرر کیا تھا انپر اپنے مکر کو اور گھیر لیا تھا انکو ساتھ اپنے حیلے کے اور مقرر کیا تھا انکے لیے خرخشہ
عداوت کو اور فریفتہ کیا تھا انکو ساتھ دوستی اپنے کے اسنے گندم کے پس کہا قیس نے کہ ای بادشاہ آیا جانتا ہی تو کہ وہ لوگ کون تھے
مقوقس نے کہا نہین قیس نے کہا کہ وہ لوگ ایک قوم مومن تھے قوم موسی بن عمران علیہ السلام سے اور بیشک خبر دی ہے
اللہ تعالی نے قرآن مجید مین انھین لوگونکی اس عبارت مین ومن قوم موسی امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون اور دیکھا تھا
انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس رات مین کہ گئے تھے آپ آسمان پر پس جب پھیرے آپ تو گذرے انپر اور آگاہ کیا ہمکو
انکے اس حال سے پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ یہ قوم ایمان لائی ہین ساتھ نیکی کے آپنے فرمایا ہان اور ارادہ کیا اللہ تعالی نے اس بات کا
کہ آگاہ کرے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے کہ وہ لوگ افضل ہین قوم موسی سے کہ کہا اللہ تعالی نے انکے حق مین وممن خلقنا امۃ یہدون

مصر کا پس شہزادہ جواب تیرا بادشاہ کی حسب خواہش مسلمانون کے سلام لانے یا جزیہ دینے سے پس کوچ کیا انھون نے مع تمام لشکر کے اور اترے وہ
ایک موضع مین جو مشہور بہ قلیوب تھا اور وہان ٹھہر کر بھیجا انھون نے قاصدونکو بجانب باقی لوگون کے اور ان لوگونکی دلون کو
مطمین کر کے کہلا بھیجا کہ تم لوگ خوف نکرو اور ہماری طرف سے تمکو امان ہے اور ہم قناعت کرینگے اُتنے ہی پر جو بھیجوگے ہمارے پاس
اپنے غلے سے پس منظور کیا ان لوگون نے اس بات کو اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے قلیوب سے تا اینکہ پہونچکر اترے وہ مقام
حجر الحصا مین جو خاص مصر سے تھا پس جنبش مین آیا شہر بسبب اترنے عربیکے وہانکے لوگون پر اور واقع ہوئی تشویش آئین اور بلند
ہوا شور اور بند کر لیا ان لوگون نے دوکانونکو اور چلے گئے بہت لوگ درونمین اور قیام کیا ہر درے والے نے اپنی درے مین
مع اپنے ساتھیون کے مسلح ہو کر واسطے بچانے مال اور اسباب اور لڑکے بالون کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اترے
عمرو بن العاص مع اپنی لشکر کے مقام حجر الحصا مین حکم کیا اپنے ساتھیونکو کھودنے خندق کا گرد لشکر کے پس ایک خندق
کھودی گئی اور آئین انکے واسطے اچھی چیزین اور خورش جانورونکی دیہات سے اور مضبوط ہو گیا ٹھہرنا عمرو بن العاص کا
مصر مین پس ٹھہرے رہے وہ برابر وہان اور نہ دیکھا وہانکے بادشاہ کیطرف سے کوئی ایلچی اور نہ کچھ خبر پس قصد کیا عمرو بن العاص نے
بھیجنے ایلچی کا پاس مقوقس بادشاہ مصر کے اور تھا انکے پاس ایک غلام جو مقام رملہ مین انکو ہاتھ لگا تھا اور وہ زبان قبطی
جانتا تھا پس متوجہ ہوئے عمرو بن العاص اسکی طرف اور کہا اُس سے کہ اے وردان تو ایسا شخص ہے کہ جانتا ہے زبان قبطیون کی
اور مین ارادہ رکھتا ہون کہ بھیجون تجکو بادشاہ مصر کے پاس بطور ایلچی کے وردان نے کہا کہ اے مولا میرے مین تابع تمہارے حکم کا ہون
اور کسی بات مین خلاف تمہارے کہنے کے نکرونگا راوی نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن العاص چاہتے تھے کہ بھیجین ایک خط ارسطولیس
بادشاہ مصر کے نام وردان کے ہاتھ کہ اُسیوقت ایک شخص قبطی کنارے خندق پر کھڑا ہوا زبان عربی فصیح یہ کہتا تھا یا معاشر العرب
ان ولی عہد الملک ولدہ ارسطولیس یرید منکم ان تبعثوا الیہ رسولاً من عندکم فیخاطبہ بما فی نفسہ لعل اللہ تعالی ان یصلح الامر
بینکم وبینہ پس جلدی گیا ایک مرد اہل عرب سے عمرو بن العاص کے پاس اور آگاہ کیا انکو اس بات سے پس کہا
عمرو بن العاص نے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور عبداللہ بن جعفر طیار اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے
جو انکے نزدیک موجود تھے کہ مین جانتا ہون بات چیت ملوک روم کی اور اپنے سوا اور کسیکو نہین دیکھتا ہون جو جاوے بجانب
قبطیون کے اور مین چاہتا ہون کہ دیکھون انکے حاکم اور بات چیت کرون اُس سے جس انداز سے کہ وہ بات چیت کرے
اور معلوم کرون مین انکی تجویز اور ارادیکو شاید کہ نہ چھپی رہے کوئی بات انکی مجھپر سچ بولے کہا کہ ای سردار صبر کرو اور قوی کرے اللہ تعالے
تمہارے ارادیکو اور کشادہ کرے تمہاری راہ کو ہملوگ نے نہین دیکھی تم سے کوئی بات سوائے خیرخواہی مسلمانونکی اور فکر انکی حال مین
ساتھ ایسی چیزونکے جو انکے لیے آسان ہون پس اگر دیکھو تم کہ تمہارے جانے مین بجانب اس قوم کی نیکی اور بہتری ہے تمہاری اور مسلمانون کے واسطے
پس قصد کرو تم اللہ تعالی توفیق دینے والا ہے اور دیکھو تم اُس چیز کو جو دکھاوے تمکو اللہ تعالی پس بلایا عمرو بن العاص نے
شرجیل بن حسنہ کاتب نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور عہدہ دار کیا انکو مسلمانون کے کام کا اور وصیت کی

جو دعویٰ کیا اور بنایا اُسنے اُس محل کو اسطرح پر جیسا کہ تھا وہ اور مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اور ہلاک کیا فرعون کو
اُنکے ہاتھون پر پھر ویران ہوگیا وہ محل تا اینکہ مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اور پھیلی دعوت اُنکی اور ہوا
اُنکا کام جو ہوا اور اُٹھا لیا اُنکو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اور پراگندہ ہوگئی اُمت اُنکی کئی فرقون پر اور دعویٰ کیا
اُن لوگون نے جو دعویٰ کیا جھوٹھہ باتون سے اور مالک ہوا ملک مصر کا بادشاہ ارجالیس بن مرقالیس اور بنایا اُسنے
اُس محل کو اور کیا اُسکو اچھا جیسا کہ تھا اور نام رکھا اُسکا قصر شمع اسواسطے کہ شمع سے وہ خالی نہین رہتا تھا جب بنا چکا وہ
بلایا اُسنے اُن حکما کو جو شہر اخمیم مین تھے اور سب سے بڑا اُنمین حکیم فریانس تھا اور رجالیس نے سب سے کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ پڑھا ہے
مین نے بہت کتابون کو جو آسمان سے اُتری ہین انبیا علیہم السلام پر پس پایا مین نے اُنمین یہ امر کہ اللہ غالب و بزرگ آخر
زمانے مین مبعوث کرے گا ایک نبی کو عرب سے کہ کلام اُنکا سچ اور دین اُنکا حق ہوگا اور اخلاق اُنکے پاک اور شریعت اُنکی ظاہر
اور روشن ہوگی اور مسیح علیہ السلام نے بھی خوشخبری دی تھی اس بات کی پس اے حکما کیا کہتے ہو تم اس امر مین جسکا ذکر
مین نے تم سے کیا فریانس حکیم نے کہا کہ جو کچھ پڑھا اور کہا تو نے وہ سب صحیح ہے کبھی نہ بدلے گا بادشاہ نے کہا کہ ضرور یہ بات سچی ہے
اور نہین ہے کوئی مخالفت کرے حکما نے کہا ہان ایسا ہی ہوگا اور نہین ہے کوئی مخالفت کرے پس کہا حکیم فریانس نے کہ اے بادشاہ مین
چاہتا ہون کہ ایک تصویر بناکر رکھون مین تیرے محل کے اوپر اور بناؤن مین اُسمین زرور حکمت کے ایک راہ اور رکھون مین اُسکے
منھہ کو قریب اور طرف تیری کنیسہ مریالیس کے اور وہ کنیسہ بنایا گیا تھا واسطے بادشاہ کے اور نام اُسکا دیر مالیس رکھا گیا تھا
یعنی بیت العبادہ اور بناؤن مین ایک دوسری تصویر اور رکھون مین اُسکو اُس پہلی تصویر کے مقابلے مین اور منھہ اُسکا
قریب اُس تصویر کے جو تیرے محل کے اوپر ہوگی پس جب ہوگا وقت بعثت اُن نبی عربی کا تو پھیریگی سر تصویر اپنے منھہ کو اپنے
مقابل کیطرف سے اور جب مبعوث ہونگے یہ نبی تو گر پڑیگی اپنے منھہ کے بل وہ تصویر جو کنیسے کے اوپر ہوگی اور جان تو اے بادشاہ
کہ یہ مقام جگہ عبادت اُن قوم کا ہوگا جو تبعیت اُن نبی کی کرینگے اور اُنھین کے سبب سے قیام اُنکی شریعت کا ہوگا پس انعام دیا اُنکو
بادشاہ نے اور شروع کیا اُنھون نے بنانا تصویرون کا جیسا کہ ہمنے بیان کیا پس جب مبعوث ہوے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھیر لیا
ہر تصویر نے اپنے منھہ کو اپنے مقابل سے اور گر پڑی وہ تصویر بھی جو کنیسے کے اوپر تھی اپنے منھہ کے بل اور اب بجاے اُس کنیسے کے جامع مسجد ہے
اور وہ تصویر جو محل کے اوپر تھی پس پھیر گیا منھہ اُسکا اُسکی جانب مقابل کی طرف سے اور ہمیشہ قائم رہی وہ اپنی جگہ تا اینکہ داخل ہوے
عمرو بن العاص قصر شمع مین پس سُنا لوگون نے اُس تصویر سے ایک بڑی آواز دہشت ناک کہ پھر گر پڑی وہ اپنے منھہ کے بل پس جنبش مین
آگیا بادشاہ اور ارباب دولت اُسکی اور ہل گئے دل سب کے تب کہا اُن لوگون نے جو زبان قبطی مین کہ نہین گر پڑی یہ تصویر وقت داخل ہونے اس
مرد کے مگر بسبب کسی بڑے امر کے اور بیشک یہی شخص لیویگا ہماری دولت کو اور مالک ہوجائیگا ہمارے شہرون کا راوی نے
بیان کیا ہے کہ جسوقت داخل ہوے عمرو بن العاص بادشاہ کے یہان اور دیکھا بجانب اُسکی حشمت اور ارباب دولت کے جسمین جو لوگ تھے
زینت ظاہری سے تحیت ادا کی اُنھون نے بادشاہ کی اور بیٹھ گئے سامنے اُسکے اور رکھ لیا تلوار کو اپنے زانو پر اور دیکھا بجانب مجلس کے

پڑھتا ہون اور مان بلاتی ہے پھر مشغول رہا وہ اپنی نماز مین اور کچھ جواب دیا اُسکو تب اُسکی مان چلی گئی پس جب دوسرا
دن ہوا پھر آئی مان اُسکی اور تیسرے دن بھی وہی حال گذرا تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا تب اُسکی مان نے کہا کہ اے اللہ میرے
نہ موت دے اُسکو تا آنکہ دیکھے وہ چہرہ رنڈیوں کا راوی کہتا ہے کہ بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا تذکرہ ہونے لگا اور
اُس زمانے مین بنی اسرائیل مین ایک عورت زانیہ فاحشہ تھی جسکے حسن کا شہرہ مثالون مین زبان زد تھا اُسنے لوگون سے
کہا کہ اگر تم چاہو تو مین اس شخص کی آزمایش کرون پس گئی وہ عورت پاس جریج کے اور پیش کیا اپنے تئین اُسکے سامنے
مگر اُسنے کچھ التفات نکیا وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے صومعے کے نیچے رہتا تھا اور اُس سے ترکیب فعل شنیع کا ہو کر
حاملہ ہوئی پس جب جنی وہ بیان کیا اُسنے کہ یہ لڑکا جریج کا ہی پس آئے وہ لوگ جریج کے پاس اور اُتارا اُسکو اُسکے صومعے سے
مارتے ہوے جریج نے کہا کہ تم لوگون کا کیا حال ہے اُنھون نے کہا کہ تو نے اس عورت فاحشہ کے ساتھ زنا کی ہے کہ اُسکو ایک لڑکا
تجھسے پیدا ہوا اُسنے کہا کہ تم اُس لڑکے کو میرے پاس لے آؤ پس لے آئے وہ لوگ لڑکے کو جریج نے کہا کہ ٹھہرو مجھکو تا آنکہ
نماز پڑھ لون پس ٹھہرایا لوگون نے اُسکو تب جریج نے نماز پڑھکر دعا مانگی پس جب نماز اور دعا سے فارغ ہوا لڑکے کے سامنے
آکر اپنے ہاتھ کو اُسکے پیٹ مین چبھویا اور کہا کہ اے لڑکے کون شخص تیرا باپ ہے لڑکے نے کہا کہ فلان چرواہا میرا باپ ہے
تب بنی اسرائیل نے جریج کی بہت تعظیم کی اور مبارک جانا اُسکو اور کہا کہ ہم تیرے صومعے کو سونے چاندی سے بنا دیوین
اُسنے کہا نہین بلکہ مٹی سے اُسکو بنا دو جیسا کہ وہ تھا پس ایسا ہی کیا اُنھون نے پھر عمرو بن العاص نے کہا کہ دوسرا قصہ یہ ہے
کہ بنی اسرائیل مین ایک عورت بیٹھی تھی اور اُسکی گود مین ایک لڑکا دودھ پی رہا تھا کہ اُسی وقت ایک مرد سوار خوبصورت
رو دار اُدھر ہو کر نکلا لڑکے کی مان نے کہا کہ اے اللہ میرے لڑکے کو تو مثل اُسکے کر دے پس چھوڑ دیا لڑکے نے چھاتیان اپنی
مان کی اور کہا کہ اے میرے اللہ نکرنا تو مجھکو مثل اُسکے پھر لگا دودھ پینے مین مشغول ہوا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی اس
حدیث کے جو یہ روایت حدیث کی کہتے تھے کہ گویا مین اس وقت دیکھتا ہون بجانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در آنحالیکہ آپ
بیان فرماتے ہین کیفیت دودھ پینے اُس لڑکے کی اپنے کلمے کی اُنگلی کو دہان مبارک مین رکھکر اور چوستے ہین اُسکو صلی اللہ علیہ
وآلہ قدر حسنہ وجمالہ پھر عمرو بن العاص نے کہا کہ نکلی اُس لڑکے کی مان کی طرف ایک لڑکی سے اور اُسکے ساتھ بہت سے
آدمی اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے کہ زنا اور چوری کی تو نے اور وہ لڑکی کہتی تھی حسبی اللہ ونعم الوکیل یہ حال دیکھ
لڑکے کی مان نے کہا کہ اے اللہ تو میرے لڑکے کو مثل اسکے نکرنا تب لڑکے نے اپنی مان کی چھاتیان چھوڑ دین
اور کہا کہ اے اللہ تو مجھکو مثل اسکے کرنا پس اُسوقت لڑکے کی مان نے اُس سے کہا کہ نکلا ایک خوبصورت مرد پس دعا
مانگی مین نے کہ اے اللہ میرے بیٹے کو مثل اسکے کرنا پس تو کہتا ہے کہ اے اللہ مجھکو تو مثل اُسکے نکرنا اور اُسکے نکلی ایک
لڑکی اس حالت سے کہ لوگ اُسکو مارتے ہین اور کہتے ہین کہ چوری اور زنا کی تو نے مین نے دعا کی کہ اے اللہ میرے
بیٹے کو مثل اسکے نکرنا پس کہا تو نے کہ اے اللہ تو مجھکو مثل اُسکے کرنا لڑکے نے کہا ہان سچ ہے وہ مرد ظالم اور سرکش تھا

زبان میں بطی مین بادشاہ سے کہ اے بادشاہ بتحقیق یہ بڑی فصیح زبان ہے اور مضبوط ہے دل کا اور میری دانست مین
یہی شخص ہے شیر و عرب کا اور مالک اُس لشکر کا ہے جو ہمارے یہان آیا پس اگر قبضہ کرلیوین ہم اسپر تو بھاگ جائینگے
ساتھی اُسکے اور چلے جائینگے وہ لوگ ہمارے یہان سے راوی کہتا ہے کہ دروان غلام عمرو بن العاص کا سنتا تھا
گفتگو وزیر کی بادشاہ سے پس کہا بادشاہ نے وزیر سے کہ نہین جائز اور سزاوار ہے ہمکو کہ عذر کرین ہم ایلچی کے ساتھ
خصوصاً اُس حالت مین کہ جب ہمنے خود بلایا ہو پس اسیوقت دروان نے عمرو بن العاص سے کہا کہ کیا ہے مجکو جو مین
تمکو دہشت ناک دیکھتا ہون آیا گمان کرتے ہو تم کہ ارسطولیس بادشاہ تمپر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ تم
اُسکی امان مین ہو وہ ایسا نکرے گا پس جب سنا عمرو بن العاص نے کلام دروان کا جان لیا انھون نے مطلب اُسکے
مشورے کا اور پہچان گئے کہ وہ ڈراتا ہے اُنکو تب بیدار اور ہوشیار کیا اُنھون نے اپنے دلکو پس کہا ارسطولیس بادشاہ نے
کہ اے برادر عربی کیا چیز چاہتے ہو تم لوگ ہمسے تا اینکہ ہمارے یہان آکر اترے ہو تم ہماری زمین مین اور ہم
قوت اور طاقت اور دبدبے کے لوگ ہین اور نہین قصد کیا ہماری طرف کسی نے بادشاہون سے مگر یہ کہ پھر اوہ
ساتھ زیانکاری کے اور نوبت اور بجاہ کا لشکر ہماری کمک کرے گا اور مین نے اُنکو بلایا ہے گویا کہ تم اُسکے
سامنے ہو اور وہ متوجہ ہوئے ہین میری طرف کہ عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم ایسی قوم ہین کہ نہین ڈرتے ہین لشکر ونکو
اگرچہ وہ بہت ہون پس نہ ڈراؤ تم لوگ ہمکو اسواسطے کہ اللہ پاک اور برتر نے وعدہ کیا ہے ہمسے مدد کا زبان پیغمبر
ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم پر اور یہی مضمون نازل کیا ہے اپنی کتاب بزرگ مین اور فرمایا ہے ولقد
کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون ؁ اور ہم بلاتے ہین تمکو بجانب اس بات کے
کہ کہو تم لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ پس اگر انکار کروگے تملوگ اس بات سے
تو غالب ہوگی تمپر بدبختی پس ادا کرنا ہوگا تمکو جزیہ درانحالیکہ تم ذلیل ہوگے اور اگر اس سے بھی انکار کروگے تو حکم کرو تم
لڑائی کا اللہ سے پس جب سُنی بادشاہ نے یہ بات عمرو بن العاص کی کہا اُسنے کہ اے برادر عربی جانو تم اس بات کو
کہ نہین ممکن ہے ہمسے یہ امر کہ کرین ہم کوئی کام بغیر صلاح اور مشورے بادشاہ مقوقس کے اور بادشاہ خلوتخانہ مین ہے
جو مقرر کیا ہے اُسنے اپنے واسطے رمضان کے مہینے مین لیکن جب گذرے گا مہینا رمضان کا اور بادشاہ نکلے گا تو کام کریگا
وہ اپنی رائے سے لیکن اے برادر عربی میرے گمان مین تمھارے ساتھیون مین کوئی شخص مثل تمھارے تیز زبان اور مستقل
اور مضبوط دل کا نہین ہے عمرو بن العاص نے کہا کہ مین گونگا ہون بہ نسبت اپنے ساتھیون کے اور بعض اُنمین ایسے
ہین کہ اگر کلام کرے تو اے بادشاہ اُنسے تو جانے کہ قیاس میرا اُنپر نہین ہوسکتا ہے بادشاہ نے کہا کہ یہ بات
محالات سے ہے کہ تمھارے ساتھیونمین مثل تمھارا ہو عمرو بن العاص نے کہا ہان اے بادشاہ اور اگر تو چاہتا ہے
تو بلاؤن مین تیرے سامنے دس آدمیون کو اُنمین سے تاکہ جانے تو صحت میرے کلام کی بادشاہ نے کہا کرو تم اس

اور بیان کیا اُس سے مقولہ عمرو بن العاص کا پس جانا اُنہے کہ جان گئے وہ اس امر کو جبکہ بیان کیا تھا وزیر نے اُس سے
پھر کہا اُسنے وزیر سے کہ کہان سے جانتا ہے یہ شخص ہماری زبان کو حالانکہ وہ بدوی ہے وزیر نے کہا کہ گمان کرتا ہون مین
کہ جو شخص ساتھ اُنکے تھا وہ جانتا تھا ہماری زبان کو پس ڈرایا اُسنے اپنے ساتھی کو ہم سے بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کیا رائے ہے
تیری ان عرب کے بارے مین اور بیشک یہ قوم ہشیار اور بیدار ہین اپنی جانون پر پس کوئی شخص مکر اور فریب سے
اُن تک نہ پہونچے گا وزیر نے کہا کہ معلوم ہوا ہے مجکو یہ امر کہ قوم کے واسطے ایک ایسا دن ہے کہ تعظیم کرتے ہین وہ اُسکی
اور وہ دن جمعے کا ہے جسطرح کہ تعظیم کرتے ہین ہملوگ اتوار کی اور میری رائے یہ ہے کہ گاڑا ٹھلاؤن اُنکے واسطے
قریب جبل مقطم کے پس جب شروع کرین قوم اپنی نماز کو نکلے گاڑا اُنپر اور رکھے تلوارونکو اُنمین پس بچے گا کوئی شخص
اُنمین کا پس بہتر جانا بادشاہ نے اُسکی رائے کو اور توقف کیا بانتظار آنے دن جمعے کے تاکہ ٹھلاوے اُنکے واسطے
گاڑے کو جسطرح سے کہ وزیر سے بیان کیا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ہائی یائی سردار عمرو بن العاص نے
بادشاہ قبطیون کے ہاتھ سے اُسدن تو دوسرے دن اُسکے بلایا اُنھون نے عبداللہ یوقنا کو اور کہا اُنسے کہ اے عبداللہ جانو تم
اِس بات کو کہ اس قوم نے تاخیر کی ہے لڑائی مین اور ہم مقیم اور منتظر اُنکی لڑائی کے ہین اور اب ہمارے پاس نہ کھانا رہا ہے
نہ دانہ چارہ جو ہمکو اور ہمارے جانورون کو کفایت کرے پس جاؤ تم مع اپنے لشکر اور بنی عم کے بجانب دیہات کے
اور ہمول تو تم توشے اور دانے چارے کو جو کافی ہو ہمارے اور ہمارے جانورون کیواسطے ان ایام مین یوقنا نے
کہا کہ بخوشی اور اطاعت مجکو منظور ہے پھر سوار ہوے یوقنا مع اپنے بنی عم اور لشکر کے اور اُسدن وہ چار ہزار
سوار تھے اور ساتھ لیا اُنھون نے نوکرون اور غلامون اور خچرون کو اور روانہ ہوے وہ سب ایک ہی ساتھ
بطلب جوف کے راوی نے بیان کیا ہے کہ مل گئے تھے مسلمانون مین کچھ لوگ جاسوس قبط کے اور سُن لیا
اُنھون نے اُس مشورے کو جو مسلمانون نے آپسمین کیا تھا درباب اپنے جانے کے بجانب جوف کیواسطے لانے رسد کے
پس گئے وہ لوگ بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو اس بابمین پس خوش ہوا وہ اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے دن
جمعہ کے اور جب ہوا دن پنجشنبے کا بلایا ارسطولیس نے اپنے چچازاد بھائی کو جسکا نام ماسیدوس اور وہ کل لشکر کا سردار
تھا پس چار ہزار سوار کو لشکر مصر سے منتخب کرکے اُسکے ساتھ کیا مطابق شمار ہمراہیان یوقنا کے اور حکم کیا اُسکو ساتھ
ساتھ لینے جانورون اور خچرون کا جنپر بوجھ اور رسد اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑون کا بھی ہو تاکہ نہ شبہہ کرے کوئی شخص
اس امر کا کہ یہ وہ مسلمان نہین ہین جو رسد لینے کو گئے تھے اور کہا کہ جا تو رات کو اور گاڑے مین بٹھلاوے لوگون کو
پیچھے جبل مقطم کے اور کچھ لوگ بطور نگاہبانی کے مقرر کرنا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب مسلمانونکے پس جب مشغول ہون وہ لوگ
نماز مین تو آگاہ کرین وہ لوگ تمکو اُنکے حال سے پس نکلو تم مسلمانون پر اور جانور اور خچر وغیرہ تمہارے ساتھ ہوا سلیے کہ
مسلمان اُنکو دیکھ کر شبہہ مین پڑین تمہاری نسبت جبکہ نکلو تم اور متوجہ ہو اُنکی طرف راوی کہتا ہے کہ روانہ ہوا ماسیدوس اُنکے

سو یہ شک نہیں ہے اس بات میں کہ قتل کئے اور چھپ گئے وہاں ۔ ہدایت کی اُسنے اسی کام کی جیسا کہ حکم کیا تھا اللہ تعالیٰ نے
اور قدر کیا تھا مسلمانوں کو ہمارے مار سو اسکے راوی نے سلسلہ راوی کے بیان کیا ہے کہ اسطرح پر ہے یہ نسبت کہ
اور تھا وقت اسطور میں ہے مسلمانوں کے واسطے اور سمجھایا اُسنے کنارے کو تاکہ ویسے ہی اور ترک کر دیا رات اس سمندر کی تھی
اور باقی ہے کچھ لوگ میدان معظم کی طرف ہیں ۔ بیان یار اور مقام عوالمسا کے نصف میل سے کم مسافت تھی اور رات
گذری تو مرے کنارے میں اور مسلمانوں کے کچھ اس امر کی خبر نہ تھی پس جب صبح ہوئی اور ہوا دن جمعہ کا اور آفتاب
بلند ہوا اور قریب ہوا وقت نماز کا اور جمع کیا مسلمانوں نے ہتیار اپنے اور تلیلیے جانوروں اور اونٹوں کے
اور تلے اوپر رکھا آنکے واسطے خطبہ پڑھنے کے اور جمع ہوئے سب لوگ واسطے نماز کے اور وہ مکار اور فریب کے پیچھے
پھرتے تھے اور عمرو بن العاص باتیں کرتے تھے مسلمانوں سے لڑائی کی اور ترغیب دیتے تھے سبکو جہاد کی تا ایکا ایکی مسلمانوں کے
موجود ہوئے پس جب داں سے فراغت ہوئی چڑھ گئے عمرو بن العاص اُن تلیلیوں پر اور اچھا خطبہ پڑھا اور بیان
کیں تمہیں بزرگیاں جہاد کی اور وہ خیر جو مقرر کی ہے اللہ تعالیٰ نے واسطے مجاہدین کے اجر اور ثواب اور پڑھی
یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۝ تومنون باللہ و رسولہ وتجاہدون فی
سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۝ پھر بیان کیں بزرگیاں جہاد اور ماہ رمضان کی
راوی نے سلسلہ راوی کے شداد ابن اوس نے بیان کیا ہے کہا شداد نے کہ ہم لوگ جمع تھے واسطے نماز کے تم کرات
اور عمرو بن العاص بیان کرتے تھے ہم لوگوں سے معاملہ لڑائی کو ہمارے دشمن سے اور ذکر کرتے تھے بزرگیاں جہاد کی
اور ترغیب دیتے تھے ہمکو اسپر ہم لوگوں نے کہا کہ اے سردار کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو ہمارے دشمن کی لڑائی سے انہوں نے کہا کہ
قسم ہے اللہ کی میں باز رہا ہوں میں لڑائی سے لئے صبر اور خوف کے ولیکن جانتے ہو تم لوگ قیقداین بادشاہ
مقوقس اور اسکی دانشمندی کا اور وہ منتظر ہے رسالت ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور ثابت ہوا ہے
اُس حلوت عمارے میں ہے جو پایا ہے اُسنے اسی واسطے میں نے رمضان میں اور اس مہینے کے پانچ دن باقی رہ گئے ہیں
پھر نکلے گا وہ اور اوپر تخت بادشاہت پر جلوس کرے گا تب بھیجیں گے ہم اُسکے پاس ایک ایلچی ایسا اور دیکھیں گے ہم کہ
وہ کیا جواب دیگا صلح اور لڑائی سے شداد بن اوس کہتے ہیں کہ ہم سب بیٹھے تھے باتیں عمرو بن العاص کی کرتے تھے
آیا ایلچی ارسطولیس لعین کا اور خندق کے کنارے پر ٹھہر کر اجازت آنے کی مانگی پس عمرو بن العاص نے اجازت دی اسکو
اور پیکر کی کر آیا وہ بیچ میں ہوا کی طرف ہی اسواسطے کہ تھی خندق گرد مصر اور اسکے دروازے کے قریب جب پہنچا
آیا وہ سامنے عمرو بن العاص کے سلام کیا انکو اور کہا کہ اے سردار عرب کے بادشاہ کی ولیعہد نے تمکو سلام کہا ہے اور یہ پیام
کہ میں طاقت اور قدرت نہیں رکھتا ہوں کسی کام کرنے کی صلح اور لڑائی سے بغیر حکم بادشاہ کے اور اسکو جانتے ہو تم کہ مقرر ہے
اور باقی رہے ہیں اسکے نکلنے کو پانچ دن بعد اسکے بیٹھے گا وہ اپنے تخت بادشاہت پر اور رسد بھیجے

کریگا اپنی رعیت کا جیسا وہ چاہیگا عمرو بن العاص نے کہا کہ منظور کیا ہمنے اس بات کو اور اگر ہوتا بادشاہ اس کا یقین
اور وہ امر جو معلوم ہے ہمکو اسکے یقین سے نسبت اقرار نبوت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تو نہ چھوڑتے اور نہ مہلت دیتے
ہمکو ایک دم کی والسلام تب ایلچی چلا گیا راوی کہتا ہے کہ نہیں بھیجا تھا ارسطولیس لعین نے قاصد کو اسوقت مگر اس غرض سے
کہ خوش دل و مطمئن ہو جاویں دل مسلمانوں کے تاکہ جاری کرے اللہ تعالی اُس کام کو جو ہونے والا تھا لیس بعد چلے جانے
قاصد کے اذان کہی موذن نے اور خطبہ پڑھا عمرو بن العاص نے اور ڈرایا لوگوں کو دوزخ کی آگ سے اور ترغیب دی
بجانب جہاد کے اور اشتیاق دلایا جنت کا پس جب فارغ ہوے وہ خطبے سے کھڑے ہوے واسطے نماز کے اور مسلمانوں نے علم
کیا تھا غلاموں کو اس بات کا کہ دیکھتے رہیں وہ بجانب شہر مصر کے بخوف دشمن کے اس بات سے کہ ناگاہ آپڑیں وہ حالت
نماز میں شداد کہتے ہیں کہ ہمنے نہیں دیکھا تھا کسیکو اہل مصر سے جو ظاہر معلوم ہوتا نہ کوئی سوار نہ کوئی پیدل پس درست کیا
ہمنے صفوں کو اور برابر ہوے ہم پیچھے عمرو بن العاص کے واسطے نماز کے اور ہمکو کوئی دشمن نہیں نظر آیا جس سے ہم ڈرتے پس
جب پیش امام ہوے عمرو بن العاص ہمارے اور ہم نے اُنکے پیچھے نیت باندھی اور پہلی رکعت پڑھکر عمرو بن العاص نے
رکوع کیا اور رکوع میں گئے ہم سب اُنکے ساتھ اور بعد رکوع کے قصد سجدے کا کیا کہ اسوقت ظاہر ہوے اونٹ اور خچر
بوجھ کے لدے ہوے اور لشکر اُنکے پیچھے تھا اور وہ سب ہی لوگ تھے جنکو کہ لیے میں بٹھلایا تھا دشمن خدا ارسطولیس نے اور
وہ ہم عدد ہمراہیان یوقنا کے یعنی چار ہزار سوار تھے پس جب دیکھا اُنکی طرف ہمارے غلاموں نے گمان کیا انھوں نے کہ
یہ لوگ ہمارے ساتھیوں میں سے ہیں کہ رسد لیے آتے ہیں پس خوش ہوے وہ اور کہا کہ آئے بوقت اور ساتھی اُنکے اور اسطرح
چلے آتے تھے وہ تا اینکہ قریب ہوے جیسے ہماری صف زمین ہموار کے اور آملے ہم میں اُس حالت میں کہ ہم نماز میں تھے اور
رکھا اُنھوں نے تلوار کو ہم میں جبکہ ہم سجدہ کرتے تھے دوسری رکعت میں سامنے اللہ تعالی کے اور تلوار برابر
کاٹتی تھی مسلمانوں کے گوشت کو اور کوئی مسلمان سجدے سے نہ اٹھا اور نہ نماز کو چھوڑا اور تھا یہ حملہ اخیر صف میں
اور اُس صف پر جو اُنکے قریب تھی اور اُنہیں قوم میں ربیعہ کے اور کچھ لوگ وادی القری اور طائف اور وادی نخلہ کے تھے
عباد بن مصعب نے بیان کیا ہے کہ شہید ہوے لوگ دونوں صفوں کے قبطیوں کی تلوار سے اور ہمنے بھی ہلاک کیا انکو یقین
کیا اسلیے کہ ہم میں کوئی ایسا نہ تھا جسنے نماز سے منہ پھیرا ہو کہ دفعتہ آئے عبداللہ یوقنا اور ساتھی اُنکے مع رسد کے
پس دیکھا اُنھوں نے ہماری طرف کو کہ تلواریں چمکتی ہیں پس یوں جانا یوقنا نے ہمارے معاملے کو اور پھینک دیا اُس خیمے کو
جو اُنکے سر پر تھی اور چلائے اپنے ساتھیوں میں اور کہا قسم ہے اللہ کی مصیبت سخت میں پڑے ساتھی ہمارے آگاہ ہو کہ
جو شخص باز رہیگا تم میں سے دشمن کے جہاد سے اور نہ خرچ کریگا وہ اپنی جان کو خدا کی راہ میں تو مواخذہ کیا جائیگا
اُس سے دن قیامت کے آگاہ ہو کہ بیشک دشمن خدا نے فریب کیا ہمارے یاروں کے ساتھ کہ گھیر لیا اُنکو اور تنگ پکڑا اور
رکھا تلوار کو اُنمیں اور احتیاط کرو تم لوگ اس بات کی کہ رہائی پاوے اُنمیں سے کوئی پھر حملہ کیا یوقنا اور اُسکے

ساتھیوں نے مسلمانوں کو ادھر اُدھر گھیر لیا اور پس جب کہ مطلوب ان کا اُن کے ساتھ ہو گیا اٹھا لیا انھوں نے تلواروں کو
اور ستوجہ ہوئے وہ بطارقہ اور اُنکے ساتھیوں کے راوی نے بیان کیا ہے کہ مانع ہوئے عمرو بن العاص مسلمانوں کو
اور بہت جلد اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور سخت قتال کیا انھوں نے
تمہاں نے امراء کو گھیر لیا انکو اور سائل ہو گئے آگے ان کے معرکے بیچ میں اور رکھا اپنی تلوار کو قسم ہے کسی کی کہ
نجات پائی نہیں ہے کسی نے گویا وہ چڑیاں تھیں کہ مار کے جال میں پھنس گئی تھیں پس تھوڑا ان میں سے گھر جو زمین پر
کسی طرح بھی نجات نہیں پائی اور مارا گیا ماسیوس چچا زاد بھائی بادشاہ ارسطولیس کا اور مسلمانوں نے مدد کی
دی لعین مسلمانوں نے سو کو اپنے ساتھیوں کے اور شکر کیا انھوں نے اللہ تعالیٰ کا اس خیر پر جو عطا کی مسلمانوں کو
فتح سے اور تعریف کی تو تھا اور انکے ساتھیوں کی اور لے لیا قطیعے گھوڑوں اور انکے ہتھیار ان اور جاہ دروں ہم نے
رسد کے سوار کر لائے تھے اور ایک بڑی جمعیت ہاتھ لگی اور قید اور شہید کی چار سو ستائیس شمار کی گئی جماعت کا اور ان میں
شہادت پاس جاس لوگ ہیں منجملہ ان کے عمرو بن سالم الیشکری اور حنیف بن مازن السمی اور منتشر بن حویلہ الیشکری الیشکری
اور بسر الیشکری اور ساکن بن جریر النخعی اور مرثد بن سعید الیشکری اور حرام بن عمرو النخعی اور قیس بن ماء السوی اور
سلمہ بن ثابت المخزومی اور بسر بن کامل مولیٰ عباس بن عامر الطائی اور تھے یہ بڑے خرچ والے گھوڑے پر اور ذوالیوما الیشکری
چچا زاد بھائی ابے بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کامل بن سعید بن حازم العیسی اور بقعان بن حارثہ العیسی اور سعید بن سلیمی
اور رفاعہ بن مسروق اللخمی اور حمزہ بن دایہ حواری ان کی ابتدا سے مشہور تھے اور ایک شخص بنی عامر ابن صعصعہ سے تھے
اور سہم بن شامل التغلبی اور عمر بن طاعن السیدی العامری اور عائش بن سمرة العامری اور ربیع بن سہل العامری اور ملقمہ
بن عامر الکلابی اور مالک بن لبید العامری اور مکرم بن مالک العامری اور معمر بن حلیمہ الداری اور مالک بن حمزة الحرمی اور
دہقان بن عوص بن سلم النخعی اور طارق بن مطر السلمی اور اسامہ بن طاعن العبسی اور شجاع بن عمرو التمیمی اور ہمام بن شریح التمیمی اور
احوص بن سروع التیمی اور یاسر بن مفرج الصامتی اور ہلال بن حویلہ الطعانی اور ہمام بن عقبہ الطعانی اور رافع بن
حبیب الکلبی کل ساٹھ آدمی بزرگ ہیں قوم کے کہ خاتمہ کیا انکا اللہ تعالیٰ نے شہادت پر اور نماز پڑھی امیر عمرو بن العاص نے
ساتھ جماعت مسلمانوں کے اور دفن کیا ان کو نہیں بحالت پوشش اتارے ان کے اور قبریں انکی اسجگہ مشہور ہیں اور رہینگی تا
قیامت تک راوی نے بیان کیا ہے کہ پہونچی ارسطولیس کو خبر مارے جانے اُسکے چچا زاد بھائی اور میاں رسوا کی نہ
سمجھ گیا کہ یہ معاملہ اسیر اور یقین کیا اُسنے اس زوال سلطنت کا اور بلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور ارباب دولت کا اور سپہ کو
اُسنے اس امر میں ان لوگوں نے کہا کہ اے بادشاہ جانتا ہے تو اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہیں ہے کسی کے ساتھ قبل تیرے اگر
ہمیشہ رہے تیرے ساتھ اور یہ طرح ہمیشہ بادشاہ ٹوٹتے اور شکست کھاتے ہیں پھر عود کرتے ہیں اور تو اول ان لوگوں کا
نہیں ہے جنھوں نے ہزیمت پائی ہے بادشاہوں میں سے اور ایسا ہی ہے اس بات کو کہ دارہوس بن رسم بھا

ہرمز بن کیتبعان بن یزدجرد فارسی کو سکندر نے ستر بار ہزیمت دی اب تجکو چاہیے کہ تحمل تو ہم لوگوں کو ساتھ لیکر واسطے لڑائی اُس قوم کے اور شروع کرتو اُنکے ساتھ لڑائی کو اور نہ نا امید ہو تو فتح سے کہ مسیح تیری مدد کرینگے اور قسیس اور راہب اور شماس اور بطران تیرے واسطے دعا سے مدد کرینگے پس قبول کیا بادشاہ نے مشورہ اپنے ساتھیوں اور اکابر دولت اور حجاب کا اور اپنے باپ کا خزانہ کھول کر کھانا دیا لشکر کو اور ہتھیار تقسیم کیے اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا واسطے پیش آنے اور لڑائی کے عرب سے پس نکلے وہ اور خیمے اُنکے نصب کیے گئے اور آراستہ ہوئے سب لوگ واسطے لڑائی دشمن کے اور لکھا ارسطولیس نے خطوط اور روانہ کیا بجانب حاکم نوبہ اور حاکم بجاۃ کے بطلب کمک کے اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے کمک کے محمد بن اسحاق بسلسلہ راویوں کو عبد الرحمن بن حبیب سے اور اُنہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب ہوا کام مسلمانوں کا وہ جو بیان کیا ہمنے مقدار اُسکے ناگہان در آئے دشمن سے اُنپر تو لکھا عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبۃ للمتقین من عمرو بن العاص بن وائل السہمی الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ اما بعد فانی وصلت الی مصر سالما وجری لنا علی بلد بلبیس مع ابنۃ الملک المقوقس کذا وکذا ونصرت علیہم ودخلت منہا الی مصر ونزلت بحرالحصا وخندقنا حولنا خندقا وصالحت اہل القری والاطراف وہی ارض لقتال لنا الجوف لیعینونا ویمیرونا بالزاد والعلوفۃ ویجیبوا الناس من خیرات بلادہم وانا اعود باشیاء من المؤنۃ والعلوفۃ فبعثنا یوقنا بن عمہ وجندہ الی تلک القری الیستر والنا منہم طعاما وسرت انا رسولا بنفسی الی ملک القبط ارسطولیس بن المقوقس فکلمنی وجاوبتہ ورمہم بالقبض علی فنجانی اللہ تعالی ولکن لنا کمیتنا واشتغلنا برسول اتی منہ مکرا وخدیعۃ فلما کان یوم الجمعۃ واصطفینا للصلوۃ واخذنا فی صلاتنا ورکعنا وسجدنا فلم نشعر الا والخیل کبستنا ونحن فی السجود وبذلوا فینا القبط السیوف ونحن مقبلون علی ربنا فی صلاتنا فقتلوا منا اربع مائۃ رجل وستۃ وثلاثین رجلا ونافینا من الواسے عن صلاتہ وان اللہ عز وجل الجنید نا لفضل منہ فی تلک الساعۃ بیوقنا وجندہ فاقبلوا علینا والسیوف تعمل فینا فصاح یوقنا فی جندہ وحمل علی القبط واحاط بہم ووضع السیف فینا واشتغلوا بیوقنا فبذل فیہم السیف فقتل القبط جمیعا فلم ینج منہم احد من سیفہ وسیوف جندہ وقتل مقدم القوم ماسیوس وہو ابن عم الملک ارسطولیس وغنمنا اللہ تعالی خیلہم وسلاحہم واسلابہم وما کان معہم من مال ودواب

وما بات الا علے حذر ولا کذب خبر اد اللہ یقینا وایاک علی طاعۃ وقد لقدرت الی امین لا امۃ ابی عبیدۃ عامر بن الجراح

لیسیر الیک جیشا والسلام علیکم وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور خط لپیٹ کرکے مہر کی اُسپر اور حوالے کیا
عبد اللہ بن قرط کے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا عبد اللہ کہتے ہیں کہ خط کو لیکر سوار ہوا میں اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا اور نہایت
کوشش کرتا تھا میں روانگی میں رات اور دن پس پہونچا میں مصر میں بعد دس دن کے اور آیا پاس سردار
عمرو بن العاص رضی کے اور سلام کرکے دیا میں نے اُنکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی کا پس کہولکر پڑہا اُنہوں نے اُسکو
اور خوش ہوئے پہر پڑہا اُسکو باواز بلند مسلمانوں میں پس بہت خوش ہوئے سب مسلمان مضمون خط سے اسلیے کہ
اُسمیں کمک کا ذکر تھا اور توقف کیا عمرو بن العاص نے بانتظار آنے کمک کے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سے راوی کہتا ہے
کہ جبکہ دیر پڑی ماری لشکر ارسطولیس نے مسلمانوں پر اُس حالت میں کہ وہ نماز میں تھے دن جمعہ کے اور پہرا او اکرہ
بڑائی کا کافروں پر اور مارا گیا ماسیوس چچازاد بہائی ارسطولیس کا مع چار ہزار سوار اپنے لشکر کے اور نہیں نجات
پائی اُنمیں سے کسی نے تو برہم ہوا بادشاہ اور قسم کہائی اُسنے معتقدات اپنی دین کی کہ ضرور بدلا لونگا میں اُسکا
مسلمانوں سے پس حکم کیا حجاب کو اس امر کا کہ جمع کریں وہ امرا اور اکابر دولت اور عظماء البطارقہ کو کنیسہ معلقہ میں
جو قصر شمع میں تہا حجاب نے ایسا ہی کیا اور رکہی واسطے بادشاہ کی ایک کرسی پس بیٹہا وہ اُسپر بعد اُسکے کہڑا ہوا وہ بحالت خطبہ
پڑہنے کی اور کہا کہ اے لوگو دین نصرانیہ اور نبی ماہ عمودیہ کی خوب جانو تم اس بات کو کہ ملک تمہارا عظیم اور شہر تمہارا عظیم ہے اور وہ
شہر فراعنہ کا ہے اور دار السلطنت تہا واسطے اُن بادشاہوں کے جو قبل تمہارے تہے آل حمیر سے مثل نسیغان اور بیستق و جلہان
جو بانے والا ان اہرام کا ہے اور مرثد بن عنیان اور شداد بن عاد اور لقمان بن عاد اور شدید بن عاد اور ذو القرنین جو بادشاہ
مالک شمشیر تہا اور جاتا رہا ملک اُن سب کا اُنسے اور گذر گیا زمانہ اُنکا اور پہیر الطرف غیرہ کے ملک سبا اور بلاد یمن اور حضرموت
اور قصر عمران وغیرہ سے بعد اُسکے مالک ہوئی اُس سرزمین کی قوم قبطی آبا و اجداد تمہارے اسطلیس اور ریلیوس اور ریان بن لید
جسنے خلیفہ کیا تہا یوسف علیہ السلام کو بعد اُسکے دو سرا ولید اور قیس تہا جسکی کنیت فرعون تہی کہ ہلاک کیا اللہ تعالی نے موسی
ابن عمران علیہ السلام کے ہاتہ پر بعد اُسکے طیماوس بعد اُسکے دادا میرا ردہیل بعد اُسکے باپ میرا مقوقس اور نہیں مالک ہوا کوئی
کسی میں کا مگر یہ حسد کیا اُسنے ہماری سلطنت پر ملک مصر میں اور یہ عرب طامع ہیں کہ ابہی کی ہے ہم میں اور آئے ہیں ہمارے یہاں
بارادے مالک ہوجانے ہمارے شہروں کے اور نکال دینے ہمارے ہماری ملک سے جسطرح کہ طمع کی اُنہوں نے ملک شام میں اور لیا اُسکو
قیاصرہ کے ہاتہوں سے اور مار ڈالا اُنکے بہادروں کو اور لوٹ لیا اُنکی مالوں کو اور لونڈی غلام بنایا اُنکی عورتوں اور لڑکوں کو
پس اگر تم بہی باز رہوگے اُنکی لڑائی سے تو امید کرینگے وہ تم میں اور قتل کرینگے تمہارے بہادروں کو لوٹ لینگے مال تمہارا
اور لونڈی اور غلام بناوینگے تمہاری عورات اور لڑکوں کو اور سکونت اختیار کرینگے تمہارے مکانوں اور ملکوں میں اور تمہارے
معبدگاہوں کو اپنی مسجد بناوینگے اور اب بادشاہ مقوقس نے حکم کیا ہے مجکو لڑائی کا ان عرب سے اور نہ نکلیگا وہ اپنے

اسمانند ہی اونٹھے الکسا بن اشتر رضی اللہ عنہ پس جب سنی ابو عبیدہ نے خالد سے یہ بات روشن ہوگیا چہرہ انکا خوشی سے اور
کہا کہ اے اسلیمان کر دتم جو تمہاری رائے ہو کہ بیشک رائے تمہاری مبارک ہے پس بلایا ان لوگون کو خالد نے اور
مطلع کیا انکو اپنے قصد سے ان لوگون نے کہا کہ منظور ہے ہمکو نیچتی اور اطاعت واسطے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے خالد نے کہا کہ آمادہ اور مستعد رہو تم لوگ واسطے روانگی کے پس جب گذر گیا دن اور ہوئی رات اور نماز پڑھی
ابو عبیدہ بن الجراح نے مغرب کی مسلمانون کیساتھ آئے تینون شخص خالد کے پاس اس حالتمین کہ درست کیا تھا انھون نے
سامان اپنا اور ٹھہرے تھے وہ انکے خیمے کے دروازے پر پس سوار ہوئے خالد اور روانہ ہوئے وہ سب طرف خیمہ ابو عبیدہ رضی
بن الجراح کے اور جب خیمے کے قریب پہونچے تو نکلے ابو عبیدہ بن الجراح انکی طرف اور سلام کرکے رخصت کیا چارون
شخصون کو اور ہمراہ کیا انکے ایک راہبر کو جو راہ بتاتا تھا انکو شوبک اور وادی موسیٰ کی پس روانہ ہوئے وہ
بارادہ مصر کے اور ہمیشہ کوشش کرتے تھے چلنے مین تا اینکہ نزدیک ہوئے عقبہ ایلا کے کہ اسوقت وہان
گھوڑے اور اونٹ زیادہ ایک ہزار اسپ سوار اور شتر سوار سے نظر پڑے پس خالد رضی اور انکے رفیق گئے انکی طرف
جلد جاکر سلام کیا پس جواب سلام کا دیا انھون نے تب خالد رضی نے پوچھا کہ تم کہان سے آتے ہو اور کہان جاؤگے
انھون نے کہا کہ ہم قبیلہ ثقیف اور طے اور مراس سے ہین بھیجا ہے ہمکو امیر المومنین عمر بن الخطاب نے طرف مصر
ہمراہ رفاعہ رضی بن قیس اور بشار رضی بن عوف کے واسطے کمک عمرو رضی بن العاص کے پس خوش ہوئے خالد رضی انکے آنے سے
اور شکر ادا کیا انکے کامون کا اور وہ لوگ بھی بسبب خالد اور انکے رفیقون کے خوش ہوئے اور سب ایک ساتھ ہوکر
روانہ ہوئے اور خالد رضی نے بھی بیان کیا انسے کہ جاتے ہین ہم واسطے کمک عمرو بن العاص کے پس بزرگداشت کی
عرب نے خالد رضی کی اور مبارک جانا انکو اپنی راہ مین راوی نے بسلسلہ راویون کے نصر رضی بن ثابت سے بیان
کیا ہے کہا نصر رضی نے کہ تھا مین ہمراہ اس گروہ کے جسکو بھیجا تھا امیر المومنین عمر بن الخطاب نے ہمراہ رفاعہ بن قیس
اور بشار رضی بن عوف کے پس ملے ہم خالد اور انکے ساتھیون سے قریب عقبہ ایلا کے اور وہان سے ایک ہی
ساتھ بارادہ مصر کے روانہ ہوئے پس جب قریب پہونچے ہم مصر کے اور باقی رہا ہمارے مصر کے بیچ مین
راستہ دو دن کا پس اسی حالت مین کہ ہم لوگ چلے جاتے تھے ایک رات کو اور رات اندھیری تھی کسیکو
مجال نہ تھی کہ اپنی ہتھیلی تک دیکھ سکے اور نہ اپنے ساتھی کو دیکھ سکتا تھا بسبب زیادتی اندھیرے کے
کہ دفعتہً سنی ہمنے ایک آہٹ دور سے پس توقف کیا ہمنے واسطے سننے اس آہٹ کے نصر رضی بن ثابت کہتے ہین
کہ سوار تھا مین اپنی اونٹنی پر پس اترا مین اسکی پشت سے زمین پر اور اسکو اپنے ساتھی کے حوالہ کرکے پیادہ
چلا مین بجانب اس آہٹ کے اور چھپایا مین نے اپنے تئین تا اینکہ نزدیک ہوا مین اس آہٹ سے تو
دیکھتا ہون مین کہ وہ ایک بڑا لشکر ہے گھوڑون اور اونٹون کا پس چھپ کر بیٹھ گیا مین زمین مین اور دریافت

ف
ذکر بلانے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے [illegible] خالد کو اور بھیجنا [illegible] ابن عوف [illegible] عمرو بن العاص [illegible] بالاتفاق
ف
ذکر [illegible] بجانب مصر کے [illegible]

اثنا راہ مین تین ہزار عرب متفرق ہوکر واسطے کمک ارسطولیس بادشاہ مصر کے جاتے تھے اور ارادہ ان مسلمانونکا ایکدم ارا متفرق کو انمین سے اور گرفتار کرنا دو ہزار کا اور گردن مارنی انکی بسبب نہ قبول کرنے دین اسلام کے اور روانہ ہونا مسلمانون کا بلباس انھین ارسطولیس کا بجانب مصر کے ۱۲

سپاہی کو اور رکھا تلواروں کو انہیں اپس تجھنی قوم اپنے سونے کی جگہوں سے اس حالت مین کہ سستی نیند کی اُنکی
آنکھون مین بھری تھی اور حیران ہو گئے تھے دل اُنکے اور عقلیں اُنکی وحشت مین پڑی تھیں اور نکال لیا تھا
اپنی تلواروں کو اور مارتا تھا بعض اُنمین کا بعض کو اندھیری رات مین اور توقف کیا رفاعہ بن قیس اور
بشار بن عوف اور خالد بن الولید نے ساتھ ایک جماعت کے اپنے ساتھیوں سے راہ پر پس جو بھاگتا تھا
اُنمین سے باراد ے جان بچانے کے تو قبضہ کرتے اور گرفتار کر لیتے اور رسّی مین باندھ لیتے تھے اُسکو
نضر بن ثابت کہتے ہین کہ برابر کام کرتی تھی تلوار اُنمین تا اینکہ صبح ہوئی اور تھی قوم درمیان مقتولین
اور اسیرین کے اور ہمین نے مقتولون کا شمار کیا تھا تو وہ ایک ہزار تھے اور باقی قیدی قریب دو ہزار کے
پس قبضہ کر لیا خالدؓ نے اکابر قوم پر اور مار ڈالا سب قیدیون کو بعد اُسکے متوجہ ہوئے خالد بطرف اُن اکابر کے
جن پر قبضہ کر لیا تھا اور کہا اُنسے کہ آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے کہ کہان تک تمہارا قصد تھا اُنھون نے کہا کہ
ہم قوم عرب متنصرہ سے ہین چچازاد بھائی جبلہ بن الایہم کے خالدؓ نے کہا کہ کہا تک جانے کا ارادہ رکھتے تھے تم
اُنھون نے کہا کہ ہم شام مین تھے پس جب مالک ہوئے تم شہرون کے اور بھگا دیا تمنے ہرقل کو اور وہ مع اپنی
اولاد اور خزانے کے قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور جبلہ بن الایہم بھی اپنے بنی عم اور اکابر قوم کے ساتھ بھاگا اور
وہ سب براہ دریا کشتیون مین سوار ہو کر روانہ ہوئے جزائر مین تو ارادہ کیا ہمنے سرزمین بلاد مین کا تمہارے خوف سے
اور وہان پہونچکر لکھا ہمنے بادشاہ مقوقس حاکم مصر کو تا کہ ہووین ہم اُسکے لشکر سے اور مدد دیوین اُسکو ہمکو دشمن پر
اور اجازت چاہی ہمنے اپنی روانگی کی پاس اُسکے پس انکار کیا اُسنے تب بھیجا ہمنے تحفہ جات اور گھوڑے وغیرہ
بجانب اُسکے ولیعہد ارسطولیس کے اور لکھا ہمنے اُسکو دوست رکھتے ہین ہم کہ ہووین تمہارے ساتھیون اور
لشکر سے اور زندگی گذرانین ہم زیر سایہ تمہارے پس جب پہونچے اُسکے پاس وہ تحفہ جات مرسلہ ہمارے اور پڑھا اُسنے
ہمارے خط کو بھیجا اُسنے خلعت وغیرہ ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو روانگی کا اپنی طرف کو پس روانہ ہوئے تھے ہم
باراده مصر کے کہ آپڑے تم لوگ ہمپر اور حکم کیا تمہاری تلوارون نے ہم مین پس ہنسے خالد بن الولید اُسکے کلام سے اور کہا
کہ من حضر لا فیہ الیہ من سر آ القاہ اللہ فیہ قریبا بعد اُسکے عرض کیا اُنپر اسلام کو مگر سب نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین اُنکی
نضر کہتے ہین کہ لیکر جمع کیا ہمکو گن کے اُنکے گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیارون اور کپڑون وغیرہ کو جو اُنکے ہمراہ اثاثہ و توشہ
وغیرہ سے تھا اور لے لیا ہمنے اُن خلعتون کو جنکو ارسطولیس نے بھیجا تھا واسطے بڑے سردار اُنکے لشکر کے اور خالدؓ نے اُن خلعتون کو
لیکر رفاعہ بن قیس کو دیدیا تب روانہ ہوئے ہم باراده مصر کے اُسیدن قریب وقت عصر کے کہ ناگہان ہمکو سامنے ایک دیر نظر
پڑا جو مشہور بہ دیر حرقس تھا اور وہ دیر راہبونکی جہت سے آباد تھا پس قصد کیا ہمنے اُسکا اور اُسکے گردا گرد اترے ہم
پس لوگ وہانکے ہمارے پاس آئے اور کہا کہ تم لوگ عرب سے کون قوم ہو ہمنے کہا کہ ہم لوگ ہمراہیان بادشاہ ہرقل کے

تم ملک شام اور نہ وہانکی لڑائی مین اور کہتا تھا وہ ملعون ہمراہیان جابر بن قیس سے کہ کیونکر شناسا ہوسکتا ہو لباس تمہارا غسان کے لباس سے حالانکہ تھے غسان ملوک شام کے اور شرکت کی انھون نے رومیونکی انکو لباس مین اور پہنے انھون نے کپڑے اطلس اور ریشم کے اور سوار ہوے جڑاؤ زین پوش والے گھوڑون پر اور کوتل رکھے سپید رو گھوڑے اور بلند کرتے تھے اپنے سرون پر صلیبان سونے اور چاندی کی اور بیشک تم عرب تمہاری ہو کہ آگئے ہو تم ساتھ اپنے فریب کے تاکہ ہلاڈالو تم ارسطولیس بادشاہ پر اور مالک ہوجاؤ اسکی شہرون کے جیساکہ کیا تمنے ملوک شام کے ساتھ اور چھین لیا تمنے ملک انکا انکے ہاتھون سے اور مارڈالا تمنے بطارقہ اور ہرقلیہ کو اور مین دیکھتا ہون تمہارے بیچ مین اس شخص کو جسنے فتح کیا ملک شام کو اور ہلاک کیا وہانکے لوگونکو اور مارڈالا بطارقہ اور بہادرون کو اور بھگا دیا بادشاہونکو اور عنقریب لکھونگا مین بادشاہ کو اور آگاہ کرونگا مین اسکو تمہارے حال سے تاکہ قبضہ کرلیویگا؟ تمپر عامر بن ہبار نے روایت کی ہے کہ کہا ہمنے اس سے کہ ہمکو اس حال سے جو تو کہتا ہے کچھ خبر نہین ہے اور یہ تیرا خیال خام ہے آیا نہین جانا تونے اس امر کو کہ مسلمانون نے سب کچھ سامان ہمارا جو تو بیان کرتا ہے لوٹ لیا اور صبح کی ہمنے بعد عزت کے ذلت مین اور بعد توانگری کے فقیری مین اور لکھ بھیجی تھی ہمنے ارسطولیس بادشاہ کو یہ بات کہ آوین ہم اسکے پاس اور رہوین ہم اسکے لشکر سے اور لڑین اسکے دشمن سے اور بھیجا اسنے ہمارے پاس خلعتون کو اور خوش کیا ہمارے دلونکو عامر کہتے ہین کہ ہنسا وہ ملعون میرے کلام سے اور کہا کہ اکثر لوگ غسان کے زبان روم کو جانتے ہین پس کون شخص تم مین ہے جو کلام کرے میرے ساتھ اس زبان مین پس کہا ہمنے کہ ہم لوگ سوا اپنی زبان کے اور زبان نہین جانتے ہین پس کہا ملعون نے کہ قسم ہے میرے دین کی کہ تم قوم غسان سے نہین ہو اور اب ٹھیک ہوا کلام میرا تمہارے باب مین اور تم اصحاب محمد سے ہو صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پس کیا ہمنے کہ برا ہو تیرا اگر ہوتے ہم ان لوگون سے جنکو تو کہتا ہے تو نہ طاقت ہوتی ہمکو اس امر کی کہ ظاہر ہوتے ہم دن کو بلکہ چھپتے ہم دن کو اور چلتے ہم رات کو ولیکن طلب مغفرت کی کر تو مسیح سے اس بات پر کہ انکی امت کو تونے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹھہرایا اور یہ بڑا گناہ ہے پھر چھوڑا اسنے ہمکو اور نہین کلام کیا ہمسے پس کہا اس سے راہبان دیر نے کہ ای باپ ہمارے اگر قوم انہین سے ہوتی جنکا تونے ذکر کیا تو نہ آتے وہ مصر کو دن کی روشنی مین اور نہ اترتے آبادیون مین پس کہا اسنے کہ قسم ہے اپنے دین کی مجکو کہ مین بڑا پہچاننے والا انکا ہون اور یہ قوم اصحاب محمد سے ہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس باز رہو تم انسے اور نہ نکالو تم کھانا وغیرہ انکے واسطے اور قریب تر مین بھیجونگا بادشاہ کو خبر انکی اور آگاہ کرونگا مین اسکو انکے حال سے تاکہ ہوشیار رہین وہ لوگ انسے عامر بن ہبار نے بیان کیا ہے کہ تھا مہربانی اور کرم اللہ تعالی سے ہمارے ساتھ یہ امر کہ جب سنا راہبون نے بولیس سے یہ حال کہا بعضون نے بعض سے اگر اچھی طرح سے پہچان لیا ہے قس نے انکو

اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آنھون نے کہا کہ مین خالد بن الولید المخزومی ہون پس کہا راہب نے کہ قسم ہے اپنے
دین کی کہ تم وہی ہو جسنے فتح کیا شام کو اور ذلیل کیا بادشاہان اور بطارقہ کو اور تعریف اور صفت تمھاری میرے نزدیک
موجود ہے پھر گیا وہ اپنے دیر مین اور غائب ہا تھوڑی دیر اور پھر آیا تو ساتھ اسکے ایک جزدان تھا پس کھولا اسکو اور
نکالی اسمین سے ایک بڑی کتاب تو درمیان اوراق کتاب کے صفت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور صورت انکی اور
لباس انکا اور صورت ابو عبیدہ رضہ اور صورت خالد رضہ کی اور تلوار برہنہ انکے ہاتھ مین تھی پھر کہا اُسنے خالد سے کہ ہمیشہ
سردار ہمیشہ امیدوار رہا مین تم لوگون کا اور سنتا تھا مین خبرین تمھاری تا اینکہ داخل ہوے تم ملک شام مین اور
فتح کیا تمنے شام کے بعض شہرون کو اُس حال مین کہ تم سردار تھے پس جب معزول کیا تمکو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور
حاکم کیا سوا تمھارے دوسرے کو متعجب ہوا مین اس حال سے اور حال تمھارا ہمارے نزدیک اسطرح پر لکھا ہے کہ فتح کرنیوالے
شہرون کے تمھین ہوگے پس کیا سبب تھا اسکا خالد نے کہا کہ اے راہب جان تو اس امر کو کہ عمر بن الخطاب امام اور خلیفہ ہین
اور جب جس کام کا حکم وہ ہمکو کرتے ہین تو ہم بجالاتے ہین اُسکو اور حکم اُنکا اطاعت کیا گیا ہے ہماو کو نہین پس ہرگز نہین پھرتے ہین
ہم اُس سے اور اسی بات کا حکم کیا ہے ہمکو اللہ غالب و بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جسجگہ کہ فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا اطیعوا
اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم پس اطاعت انکی ہمپر فرض ہے اور وہ حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور اچھے کامون کے
اور منع کرتے ہین برے کامون سے اور وہی مالک ہین باو مفتوحہ اور اُس چیز کے جو کچھ کیا ہمنے انکے واسطے اولی ہے اور ہمیشہ حکم
انکا تو لیت کیا گیا ہے اور ہمیشہ وہ طریقہ بے خواہشی دنیا پر ہین بحالت انکسار اور خاک نشینی کے اور لباس انکا گدڑی ہے
اور پیدل چلتے پھرتے ہین وہ بازار مین بسبب عاجزی کے واسطے اللہ تعالی کے لباس انکا تقوی ہے اور بنیاد انکی کرخدا ہے
اور شعار انکا عدل ہے رعیت کے حق مین مہربانی کرتے ہین وہ یتیم پر اور نرمی کرتے ہین بیوہ عورتون اور مسکینون پر اور
اعانت کرتے ہین مسافرونکی سخت ہین وہ اللہ کے دین مین اور درشت ہین اُس شخص پر جسنے کفر کیا ساتھ اللہ تعالی کے
قائم کرنے والے احکام اللہ کے ہین نہین شرم کرتے ہین وہ امر حق سے اور نہین چرب زبانی کرتے ہین خلق مین اپنے
کہا کہ آیا ہی ہیبت انکی تمھارے نبی کے زمانے مین بھی تھی خالد رضہ نے کہا ہان سُنا ہے مینے سعد بن ابی وقاص کو
کہتے تھے وہ کہ اجازت حضوری طلب کی ایک دن عمر رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُسوقت آپ کی
حضوری مین قریش کی عورتین تھین جو کلام اور شکایت کرتی تھین آپ سے اپنے حال کی ساتھ آواز بلند کے
پس جب اذن دیا آپنے عمر کو حضوری کا دوڑین وہ عورتین واسطے پردے کے پس ہنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پس کہا عمر نے بطور دعا کے ہنستا رکھے اللہ تعالی آپکے دندان مبارک کو اے رسول اللہ کے آپنے ارشاد
کیا کہ اے عمر تعجب کیا تمنے ان عورتون سے جو جھپٹ کر بھاگین واسطے پردے کی تمھارے خوف سے عمر رضہ نے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ آپ زیادہ مستحق ہین اس بات کے کہ ڈرین وہ آپسے پھر کہا اُن عورتون سے عمر رضہ نے کہ اے دشمنان اپنی جانون کے

ترجمہ اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو تم اللہ کی اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حکومت والون کی تم مین سے ۱۲

قبطی ساتھ ادر ہتھی کے اور کل ردائی سلاموں سے ٹھوڑا تا پاس ان کے حاشئے ساتھ بڑی زینت کے اور زین پوشین تھیں ساتھ
نگینوں تمام جواہرات اور لگامیں تھیں ان کی ہوئی ساتھ سونے اور روپے بندھنے ہوئے ساتھ موتیوں کے اور سوار ہوا انکے ساتھ
ارسلاؤس قبطی سردار لشکر کا اور خلعت دیا بادشاہ نے نضر بن ثابت کو جبکہ آئے تھے وہ ساتھ خوشخبری کے اور روانہ ہوئی
قوم واسطے ملاقات عرب کے اور انہی ایک گمان کرتے تھے کہ وہ ہو سینیتنصر ہی ہوں اور نہیں جانتے تھے ما لکہ تقدیر کو یہ تھا حال
نضر بن ثابت اور نکلنے قبطیوں کا واسطے ملاقات عرب کے تھا لیکن حال خالد بن الولید کا پس تحقیق وہ تھے ساتھ ایک
پہونچے جبل مقطم کو کہا ابن اسحاق نے بسلسلہ راویوں کے تمیم بن مرہ سے روایت کی ہے کہا تمیم نے کہ تھا میں منجملہ ان
لوگوں کے جنکو عمر بن الخطاب نے بھیجا تھا اہل وادی القری اور وادی نخلہ سے اور خالد بن الولید دوست رکھتے تھے مجکو
اسواسطے کہ میرے باپ شریک تھے عاص و آل السہمی کے اور سفر کیا تھا انکے واسطے مالوں کے بصری کی بازار تک
پس جب جانا خالد بن الولید نے اس بات کو کہ قبطی اصحاب بادشاہ ارسطولیس کے انکے استقبال کے واسطے نکلے ہیں
ڈرے وہ اس امر پر کہ تشویش میں پڑیں گے دل مسلمانوں کے اس حال سے جبکہ دیکھیں گے مسلمان انکی طرف اور
ڈرے عمرو بن العاص پر بھی اس بات سے کہ سستی میں پڑینگے وہ پس آئے میرے پاس اور کہا مجھ سے کہ اے ابن مرہ
میں چاہتا ہوں تم سے ایک بات کہنا پس سمجھو تم اسکو تب میں نے کہا کہ اے ابا سلیمان وہ کیا بات ہے انہوں نے کہا کہ جانو تم
اس امر کو کہ عمرو بن العاص اور ساتھی انکے جب دیکھیں گے ہمکو کہ آئے ہیں ساتھ لباس تنصرہ کے اور صلیبان ہمارے
سروں پر ہیں اور قبطی لوگ سوار ہوئے ہیں ہمارے استقبال کے واسطے تو تشویش میں پڑینگے دل انکے ہمارے حال سے
و لیکن میں چاہتا ہوں تم سے اس امر کو کہ اترو تم اپنے گھوڑے سے اور سپرد کرو تم اسکو اپنے غلام کے اور چھپے ہو تم اس پتھر کی آڑ میں
پس جب ور چلے جاویں ہم لوگ تم سے اور نہ ہو تم تو نکلو اور قصد کرو لشکر مسلمانوں کا اور جاؤ تم عمرو بن العاص کے پاس
اور بیان کرو انسے حال ہمارا کہ قصد کیا ہے ہمنے فریب اور مکر کا ساتھ قوم کے تاکہ مطمئن ہو جاوے دل انکا اور باساماں
رہیں وہ اپنے کام میں اسواسطے کہ وہ سوائے تمہارے اور کسی پر مطمئن نہونگے کہ پہچانتے ہیں وہ تمکو اور کہو تم میری طرف سے انکو
سلام اور یہ بات کہ باساماں رہیں وہ لشکر انکا اپنے کام میں پس جب سنیں وہ تکبیر ہماری قبطیوں کے لشکر میں بلند کریں وہ
اپنی آوازوں کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کریں وہ قوم پر پس کہا میں نے خالد سے کہ یہ خوشی منظور ہے مجکو
پھر اترا میں اپنے گھوڑے سے اور سپرد کیا میں نے اپنے غلام کو اسکے اور چلا میں طرف پہاڑ کے اور چھپا میں پیچھے
ایک بڑے پتھر کے اور چلے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیوں کے درانحالیکہ آراستہ تھے وہ ساتھ لباس عرب تنصرہ
اور ان خلعتوں کے جنکو بادشاہ نے تنصرہ کے واسطے بھیجا تھا اور پہنے ناصر بن قیس اور لبابہ بن عوف نے وہ دونوں
خلعتیں جو بادشاہ نے بطریق پیشوائی کے بھیجا تھا اور بلند کیا صلیبوں کو اپنے سروں پر اور کھولا یا نشان
تنصرہ کو اور بلند کیا صلیبان سونے اور چاندی کی جو دیر رہبان سے لیا تھا اور بدل ڈالا خالد نے بھی اپنے لباس کو اور

اسیطرح عبادہ اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی نے بھی بدیل لباس کیا تھا پس اسی حال میں کہ وہ چلے جاتے تھے آ
سامنے ہوا انکے لشکر بطریقوں کا اور سردار لشکر کا ارسطولیس جو باد شاہ کے پیش متوجہ ہوئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اپنے
ساتھیوں کی طرف اور کہا انسے کہ پیدل ہو جاؤ اور جھکو تم سامنے انکے کہ میں ہے اسلام رسے تمہیر پیری اور بدی کی تم سے کی
او قسم کھاؤ یسوع اور سیدہ کی اور جو غلطی کرے کوئی تم میں کہ یاد کرے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس البتہ مارا جاوینگا
وہ ہمارے حال سے اور کرو تم اپنی ہتھیاروں اپنے آگے بہر وسا کرو تم اللہ تعالی پر اپنے کاموں میں پس مسلمانوں نے کیا
جو حکم کیا انکے سرداروں نے اور پیدل ہوئے اور جھکے وہ واسطے تعظیم بطریقوں اور سردار لشکر ارسطولیس کے
اور رفاعہ وغیرہ انکے پیش متوجہ ہوئے بطریقوں کی طرف اور بہر گدبہت کی انکی اور حکم کیا انکو سوار ہونے کا پس سوار ہوکر انکے ساتھ
ہوتا ایک ہو گئے سراپردے تک اور حکم کیا انکو بطریق نے اترنے کا پس اترے وہ اپنے گھوڑوں سے اور ٹھہرے سراپردے کے دروازے پر
اور اجازت طلب کی باد شاہ سے پس اذن ملا انسے آئے سرداران لشکر اور انکا پس داخل ہوئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور
نہیں داخل ہوا کوئی سوا انکے اور ٹھہرے خالد اور مقداد اور عمار اور مالک اور باقی سوار اپنی جماعت بشارت کے دروازے پر
پس جب داخل ہوئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف سراپردے میں مبارکباد دی اور جھکے وہ واسطے تعظیم کے سامنے باد شاہ کے پس متوجہ
ہوا باد شاہ انکی طرف اور کہا انسے کہ اے گروہ عرب کے تحقیق جان لیا ہمنے محبت ہماری اپنے ساتھ اور ہمارا اسی واسطے اور
بلایا ہمنے تمکو اسلیے کہ رہو تم ساتھ ہمارے اور لڑو ہمارے دشمنوں سے اور مدد دیں ہم تم ایک ہی ساتھ ان عرب محمدیوں پر پس اگر تم
خیر خواہی کرو گے ہماری اور لڑو گے ہمارے دشمنوں سے اور حمایت کرو گے ہماری دولت کی تو ہونگے ہم موافق تمہارے حکم کے
اور تقسیم کر دینگے ہم تمکو ملک اپنا اور مالک کر دینگے ہم تمکو اپنی نعمتوں کا رفاعہ نے کہا کہ بشارت ہو تمکو اے باد شاہ قریب ہے کہ تو
دیکھیگا جو دوستی کرینگے تجھکو اور خرچ کرینگے ہم تیرے سامنے اپنی کوشش کو اپنے دشمن کی لڑائی میں پس شکریہ ادا کیا انکا
باد شاہ نے اور بہت اچھی دو خلعتیں دیں رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کو اور پہنا انہوں نے ان دونوں خلعتوں کو ان خلعتوں
کو سلے سے پہنے تھے کہ انھیں کو پہنکر وہ باد شاہ کے سامنے گئے تھے پس اسوجہ سے مطمئن ہو گیا تھا دل باد شاہ کا کہ اسی نے
وہ خلعتیں انکے واسطے بھیجی تھیں اور اس سے یقین کیا کہ وہ عرب متنصرہ ہیں راوی نے سلسلہ باد دیکے بیان کیا ہے
کہ جب آئے خالد بن الولید اور مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور لشکر
جسکو امیر المومنین عمر بن الخطاب نے اہل وادی القری اور طائف اور وادی نخلہ سے بھیجا تھا اور نیز اسامہ انکا سردار
جیسا کہ بیان کیا تھا ہمنے اور متوجہ ہوئے وہ بجانب لشکر باد شاہ ارسطولیس کے اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف
خلعتیں پہنے تھے اور نشان اور علامات انکے سروں پر تھے پس دیکھتے تھے مسلمان لشکر عمرو بن العاص کے انکی
طرف اور تعجب کرتے تھے انکے حال سے پس کہا معاذ بن جبل نے عمرو بن العاص سے کہ قسم ہے خدا کی اے عمرو
یہ لوگ عرب متنصرہ ہیں اور میرا جی نہیں مانتا اس بات کو اور شک ہے ہمارے ساتھیوں سے ...

ایک ایک کو تین سے دیکھا پس کہا مین نے تین لباس دادی نخلہ اور طائف اور وادی القری کے شرحبیل بن حسنہ نے
کہا کہ مین اس سے زیادہ تر عجیب کی بات تم سے کہتا ہون کہ مینے اُن سبھون کے بیچ مین خالد ابن الولید کو دیکھا ہے اور ظاہر ہوا مجکو
عمامہ اور وہ کپڑے اُنکے جو پہنکر ابلیس مین داخل ہوئے تھے یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ مینے قسم ہے خدا کی مالک شرحبیل کو
دیکھا ہے اور پہچانا مینے اُنکو بسبب اُنکی درازی قد اور رکاب کے اور وہ گھوڑے کی زین پر شل سے ہین عمرو بن العاص نے
کہا کہ قریب تر تمکو حال معلوم ہو جاوے گا اگر چاہا اللہ تعالی نے راوی کہتا ہے کہ گذر گیا دن اور آئی رات اسیطرح تاریکی کے
کہ اسیوقت آئے نعیم بن مرہ پہاڑ کی طرف سے بارادہ لشکر مسلمانون کے اور اس رات مین سعید بن زید بن نفیل واسطے
نگہبانی کے مقرر تھے پس جب دیکھا اُنھون نے بجانب ذات نعیم بن مرہ کے کہ آتے ہین وہ اُنکے لشکر کی طرف جلد متوجہ ہوے
مسلمان اُنکی طرف اور کہا کہ تم کون ہو مختصر کہو حال اپنا پس کہا اُنھون نے کہ مین نعیم بن مرہ ہون پھر سلام کیا نعیم نے مسلمانونکو
پس جب پہچانا مسلمانون نے اُنکو مرحبا کہی اُنکو اور پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو پس آگاہ کیا نعیم نے اُنکو سرگذشت سے پس لیگئے
مسلمان اُنکو عمرو بن العاص کے پاس نعیم کہتے ہین کہ جب پہونچا مین عمرو بن العاص کے خیمے مین سلام کیا مینے اُنکو پس جواب
سلام کا دیا اُنھون نے مجکو اور کہا کہ کون شخص ہے مین نے کہا کہ مین نعیم ہون اُنھون نے کہا کہ مرحبا اے نعیم تمہارے پیچھے
کیا حال ہے آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے اے بیٹے میرے بھائی کے بیٹھ جاؤ تم پس بیٹھ گیا مین اُنکے سامنے اور سب حال
اوّل سے آخر تک بیان کیا مینے اُنسے پس بہت خوش ہوے وہ اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد اور غلبے کے اور شکر
اللہ تعالی کا بجالائے اور اسیوقت بلایا اُنھون نے معاذ بن جبل اور شرحبیل بن حسنہ کو پس جب آئے وہ لوگ اور بیٹھے سامنے
اُنکے متوجہ ہوے عمرو بن العاص اُنکی طرف اور کہا کہ اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم یہ نعیم بن مرہ خبر لیکر
میرے پاس آئے ہین اور ایسا ایسا کچھ مجھ سے بیان کرتے ہین پھر کہا نعیم سے کہ اے بیٹے میرے بھائی کے بیان کرو تم
ان لوگون سے وہ چیز جو بیان کی تمنے مجھ سے پس نعیم ابتدا سے انتہا تک اُسنے بیان کیا پس بہت خوش ہوے
وہ لوگ اور کہا کہ ہم اللہ غالب اور بزرگ سے اُمید اس بات کی رکھتے ہین کہ یہ معاملہ سبب ہووے ہمارے غلبے کا
ہمارے دشمنون پر پھر نعیم نے عمرو بن العاص سے کہا کہ اے سردار سوار ہو تم اور حکم کرو سرداران مسلمین اور لشکر کو
سوار ہونے کا اور آمادہ اور باسامان رہو تم اپنے کام مین پس جب سنو تم تکبیر کو قبطیون کے لشکر سے کہ بلند ہوئی ہے
تو بلند کرو تم بھی اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرو تم دشمن کے سر پر ابن اسحاق نے روایت
کی ہے کہ اللہ تعالی کو اپنی خلق کے کام مین نگرانی انجام کار کی ہے اور معاملہ اسکا یون ہے کہ جب رات ہوئی
تو جمع کیا ارسطولیس نے حجاب اور سردارون کو اور کہا اُنسے کہ تنگی مین پڑا ہے سینہ میرا ان عرب کے سبب اور
اُنکے قیام سے ہمارے یہان اور نرخ غلے کا ہمارے یہان گران ہو گیا ہے کہ حاکم ہو گئے ہین دیہاتون اور
زمین والون پر اور باز رکھا ہے اُنھون نے اور شہر والون کو اس امر سے کہ پہونچا دین وہ ہمارے پاس

کسی چیز کو پیداوار شہروں سے اور آگے گرہ بھی جاتے ہیں ریف اور صعید تک اِس جانب سے اہل نوبہ اور بجاۂ
کسی نے بھی ہماری ملک میں کی اور آگے اِسمیں فساد اور جھگڑا پڑ گیا ہے سو میری رائے تو یہ ہے کہ شروع کروں میں
لڑائی کو اِن عربوں سے اور مدد اور علاوہ دیویں ہیں جسکو چاہیں پس کہا تجار اور سرداروں نے کہ اے بادشاہ کر جو چاہے
کہ ہم لوگ کسی امر میں تیرے خلاف نکریں گے پس کہا ارسطولیس نے کہ نکلو اور چلو تم لوگ اسوقت اور آگاہ کرو لشکر کو
کہ کل لڑائی ہوگی اور حکم دو انکو کہ سپہ و لباس حرب کا اور آمادہ ہوں واسطے لڑائی کے اور آفتاب نکلنے تک
کہ وہ لوگ پہاڑ پر پہونچ جاویں کہ شاید دفعتہً در آویں ہم عرب پر بوقت غفلت کے پس نکلے حسب الحکم بادشاہ کے
اور یہ بھی بادشاہ کو آگہی اُس معاملے سے جو پورا ہو چکا تھا قصر شمع میں اور بھی اچھی تدبیر اللہ تعالیٰ کی مسلمان
بندوں کے واسطے یہ کہ مقوقس کا ایک حقیقی بھائی تھا جسکا نام ارجاوس تھا اور مقوقس اُسکو دوست رکھتا تھا
اور کوئی کام بدون اُسکے مشورے کے نہیں کرتا تھا اور دونوں ساتھ سوار ہوتے تھے اور ساتھ اُترتے تھے اور نہیں
جدا ہوتے تھے آپس میں بسبب محبت ایک کی دوسرے سے موافق اپنی عادت کے اور مقوقس داخل ہو چکا تھا اپنے
خلوت کے گھر میں رمضان کے مہینے میں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور بھائی اُسکا نکلنے کی راہ دیکھتا تھا جس وقت کہ تمام ہوا
مہینا پس جب پورا ہو گیا مہینا رمضان معظم کا اور مقوقس بادشاہ نہ نکلا تو سخت گذرا اُسپر یہ حال اور بُرا جانا اُسکے معاملے کو
اور آیا وہ اپنے بھائی کے خلوت خانے کی طرف درانحالیکہ پوچھتا تھا اُن لوگوں کو جو اُسکی خدمت میں مقرر تھے پس دیکھا
اُنہیں سے کسیکو تاکہ پوچھے حال اپنے بھائی کا اور یہ کہ کیا سبب اُسکے دیر کرنے کا نکلنے سے پس پایا اُنہیں سے کسی کو اور نکلی
کام میں اور آیا صحاب ارسطولیس بیٹے اور ولی عہد اپنے بھائی کے پس پایا اُسکو بیٹھا ہوا تخت پر اور حکم اُسکا جاری تھا
ملک میں پس نہایت بُرا جانا اُسکے معاملے کو اور متوجہ ہوا ارسطولیس کی طرف اور پوچھا اُسکے حال نکلا اُن
سے اُسکے دیر کرنے کا پس کہا ارسطولیس نے کہ بادشاہ نے اپنے طالع کو مقابلہ اِن عرب کے ضعیف دیکھا اور حکم کیا
مجھکو ٹھہرنے کا اپنی جگہ پر اور بندوبست کرنے معاملے کا اُسکے اور عرب کے بیچ میں مصالحہ کروں میں [illegible]
اُسے پس جب سنی ارجاوس نے یہ بات ارسطولیس سے چپ ہو رہا اور کچھ جواب اُسکو نہیں دیا اور چھپایا معاملے کو
اپنے دل میں اور جان گیا اِس امر کو کہ ارسطولیس نے اپنے باپ کو مار ڈالا راوی کہتا ہے کہ ارجاوس بھائی مقوقس کا بھی
اعتقاد رکھتا تھا نبوت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جانتا تھا کہ دعوت اُنکی پھیلیگی زمین مشرق اور
مغرب تک اور بادشاہ لوگ سُست ہو جاینگے آگے صحابہ کے زمانے میں اور وہ لوگ غالب ہو جاینگے شہروں پر
پس نکلا وہ اپنے بھتیجے ارسطولیس کے پاس سے اور نہیں ظاہر کیا اُسنے کسی سے وہ امر جو اُسکے دل میں تھا اور ارسطولیس نے
ارادہ لڑائی کا عرب سے کل کے روز پر رکھا تھا پس نکلا ارجاوس اُسکے پاس سے رات کے وقت اور گیا قصر شمع میں
اور دیکھا کیا اُسنے اُن لوگوں کو جنکو اُسکے بھتیجے نے اُنکا سردار سا اُنمیں چھوڑا تھا اور اُن لوگوں کو جنپر اُسکو اعتماد تھا اور کام

اور اپنی حفاظت مین پس داخل ہوا ارجانوس اُنکے پاس کہا اُسنے اُنسے کہ جانو تم لوگ اس امر کو کہ عقل سبب پائداری بنی آدم کی ہے
اسواسطے کہ اللہ تعالی نے خاص کیا بنی آدم کو ساتھ عقل کے سواے اپنے اور سب مخلوقات کے اور مقوقس کو اُسکے
بیٹے نے ضرور مار ڈالا ہے بسبب خوشامد دنیا کے اور تھا مقوقس مہربان تم لوگون پر اور مطیع تھا تمھارا اور جانو تم اس امر کو
کہ یہ عرب وہ ہین کہ پیش آنے والا اُنکا وہ تھا جسکا ملک تمھارے ملک سے بڑا تھا اور لشکر اُسکا تمھارے لشکر سے زیادہ
تھا پس نہ ٹھہرینگے وہ لوگ عرب کے سامنے اور نہین ہے زمانہ جاتے رہنے اور سست ہوجانے تمھارے دولت کا مگر اسقدر
کہ ٹھہرین اور مقابل ہون دونون لشکر پس اگر فتح پاوینگے تمپر عرب تو مار ڈالینگے وہ تمکو اور لوٹ لینگے وہ
تمھارے مال کو اور لونڈی غلام بناوینگے تمھارے عورات اور لڑکون کو اور رہینگے تمھارے گھرونمین جسطرح کہ کیا انھون نے
تمھارے غیر کے ساتھ اُن لوگون نے کہا کہ اے سردار کیا رائے ہے اس معاملہ مین اُسنے کہا کہ رائے یہ ہے کہ ہوشیار رہو جاؤ تم
اپنی جانون پر اور بند کرلو تم دروازہ اپنے قصر کا اور نہ آنے دو اُسمین کسیکو بادشاہ کے لشکر سے اور نہ ہمکو اسواسطے
کہ اُسکو قوت تمھاری لڑائی کی نہوگی اس حال مین کہ عرب اُسکے پیچھے ہونگے اور وہ بھاگیگا بجانب عربی کے اور
چلا جاویگا اسکندریہ کو اور بعد اُسکے صلح کرلونگا اپنے اور تمھارے واسطے ان عرب سے اور بے ڈر ہو جاوینگے ہم
اپنی جانون اور مالون اور اولاد پر اور بعد اُسکے جو ارادہ کریگا تابعیت کا اُنکے دین پر تو اُسکے واسطے کوئی مانع نہوگا
اور جو کوئی اپنے دین پر استقامت کریگا وہ اُنکو جزیہ دیگا اور محفوظ رہیگا خون اُسکا اور مال اُسکا اور لڑکے بالے
اُسکے راوی کہتا ہے کہ جب سنی اُن لوگون نے یہ بات اُسکی بہتر جانا اُسکی رائے کو اور سمجھے وہ کہ حق اسی کے ساتھ ہے
راوی نے بیان کیا ہے کہ ارجانوس سوار ہوتا تھا ساتھ ایکہزار سوار کے اپنی غلامون سے پس گھیر لیا ارجانوس نے قصر شمع اور
اُس چیز کو جو اُسمین تھی خزانے اور مال اور اسباب اور غلے وغیرہ سے اور بند کرلیا اُسنے دروازے کو اور چڑھ گیا مع اپنی لوگون کے
اوپر کے مکان پر اور بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے کچھ خبر نتھی راوی کہتا ہے کہ آئے بعض غلام ارسطولیس کے جو واقف
ہوگئے تھے اس معاملہ سے اور آگاہ کیا اُسکو اُسکی چچا ارجانوس کے حال سے پس جب سنا ارسطولیس نے یہ حال تعین کیا اُسنے
اپنے زوال ملک اور اُسکے نکلجانے کا اپنی ہاتھ سے اور حیران ہوگیا اپنی کام مین اور قصد کیا اُسنے داخل ہونیکا قصر کا اُنکو کہ اُسیوقت بلند
ہوئی آواز تہلیل اور تکبیر کی اُسکے وسط لشکر سے اور عرب نے حملہ کیا راوی کہتا ہے کہ جب سنی عمرو بن العاص نے آواز تکبیر کی کہ بلند
ہوتی ہے قبطیونکی لشکر مین اور سوار ہوچکے تھے وہ اور سب لشکر اُنکا پس اُسیوقت تکبیر کہی عمرو بن العاص اور مسلمانون نے اور
حملہ کیا اُنھون نے قبط کی لشکر پر اور عمل کیا تلوار نے اُنمین پس جب دیکھا ارسطولیس نے بجانب اُس چیز کے جو نازل ہوئی اُسپر آپڑنے
عرب سے اور ثابت ہوگیا اُسکو یہ امر کہ وہ عرب جو آتے تھے بطور رنگ کے لباس متنصرہ مین اُنھون نے حملہ کیا اُسکے لشکر پر پس جانا اُسنے
کہ یہ بات فریب سے تھی اور یہ کہ اُسکو طاقت اُنکو مقابلے کی نہین ہے اور سوار ہوا وہ اُسوقت اور سوار ہوے حجاب اور بطارقہ
اور امرا اور غلام اُسکے اور اُٹھالیا خزانے اور مال و اسباب کو اور اِن سبکو اُن لوگون نے اپنے آگے کرلیا اور روانہ ہوے

ف ذکر حملہ کرنے خالد بن الولید ... عمرو بن العاص ... اور بھاگ جانا ارسطولیس بادشاہ کا ... بجانب اسکندریہ کے اور ... بطور صلح ... ارجانوس اور مقوقس ... امان دینا مسلمانون کا ارجانوس اور لشکر کو ... مصر کو اور داخل ہونا مسلمانون کا شہر مصر مین ۱۲

دوڑایا گھوڑا اپنا اور دوڑائے وہ اور قطع کی مسافت سرِ مصر کی تا ایکہ موسیٰ کے پیلے پل پر اور اس سے عبور کرکے پیلے بھاگ کو جاگے
پس چھوڑا مردمان ساقہ کو وہاں مع بیس ہزار سوار کے اور روانہ ہوئے وہ بسمت ارادہ اسکندریہ کے راوی کہتا ہے کہ کہا
پکارنے والے نے کہ ارسطولیس دوتا بھاگ گیا نہ ٹھہر سکا کوئی شخص اسکے لشکر کا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے بسبب تلوار کام کی
انہیں لی اور مدد اور غلبہ دیا اللہ غالب زبردست نے اصحاب نبی کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن اسحاق نے ثقات سے روایت
کی ہے کہ مارے گئے اس رات میں لشکر قسطنطین کے پانچ ہزار سوار اور غنیمت میں پایا مسلمانوں نے انکے بہت سے مال اور اس حجرہ کو جس میں تھی
مال اور اسباب سے پس جب صبح ہوئی آئے خالد اور عمار اور مقداد اور مالک پاس عمرو بن العاص کے اور سلام کیا انکو اور انکے
ساتھیوں کو اور سلام کیا بعض مسلمانوں نے بعض کو اور آئے رفاعہ بن قیس اور رلتار بن عوف طرف عمرو بن العاص کے اور سلام کیا
انکو پس متوجہ ہوئے عمرو بن العاص انکی طرف اور سلام کیا انکو اور مرحبا کہی اور دعا دی انکو اور شکر ادا کیا انکے کام کا
اور بیان کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص سے تمام ماجرا جو گذرا تھا ساتھ عزت مقرہ کے اور مالک کے ہاتھ سے اور مالک نے حال
اُس تیر پورہ ساتھ انکے بھی گھوڑے لی ورا ... اور لاس عیرہ سے اور گفتگو اہل مراد کے زبان کی
قتل کیا اور لیا ان لوگوں سے مسلمانوں نے مال و اسباب کا اور داخل ہوا ارسطولیس کے بیان ساتھ مکر اور فریب کے پس
خوش ہوئے عمرو بن العاص انکی باتوں سے اور شکر ادا کیا اللہ تعالیٰ کا اس معاملے پر اور دعا دی خالد اور سب مسلمانوں کو اور کوچ کا حکم
محرا الحساب سے مع اپنے لشکر کے اور روانہ ہوئے تا ایکہ آئے مصر میں اور مالک ... انکی درستی کی اور اترے خالد اور عمار اور مقداد
اور مالک ... قصر شمع پر پس ظاہر ہوا ... مقوقس ... اور کہا اسنے عربی زبان میں کہ اے گروہ عرب
جانو تم اس امر کو کہ اللہ غالب زبردست ہے ، کی تمہاری ساتھ ... اور مالک ... تم شہر کی اور جانو تم اس بات کو
کہ میں نے تمہارے حق میں نیکخواہی سے ایسا ایسا کچھ کیا ہے اور اگر فریب کرتا میں ساتھ تمہارے اپنی بھائی کے تو شکست
کھاتا وہ تم سے اور اب ہم صلح کرتے ہیں تم سے اور سپرد کرتے ہیں تمکو یہ قصر اس شرط پر کہ نہ تعرض کرو تم ہماری کسی حرمت
اور نہ دراز کرو تم اپنے ہاتھوں کو ہماری طرف ساتھ کسی برائی کے اور جو شخص ہم میں کا چاہے کہ داخل ہو تمہارے دین میں پس
کوئی اسکو مانع ہوگا اور جو باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض کرو تم اس سے اور دیا کریگا وہ جزیہ پس کلام کیا اس سے
معاذ ابن جبل نے اور کہا کہ جان تو اس امر کو کہ اللہ غالب زبردست نے مدد دیا ہمکو اور دین پر ... ہماری
اچھائی ہمارے کاموں کی ... کرے ہمارے حق کی اور ہم لوگ نہیں کہتے ہیں کوئی بات مگر سچ اور نہیں عہد اور اقرار کرتے ہیں
کسی بات کا مگر یہ کہ پورا کرتے ہیں ہم اپنے عہد کو اور نہیں عمل میں لاتے ہیں ہم بدعہدی اور فریب کو اور مکار کے واسطے
امان ہے تمہاری جانوں اور مالوں اور اولاد پر اور جو شخص مسلمان ہوگا تم میں سے اور داخل ہوگا ہمارے دین میں
تو قبول کرینگے ہم اسکو اور جو کوئی باقی رہیگا اپنے دین پر پس قرض لینگے ہم اس سے ... کرینگے ہم
اُس سے جزیہ پس جب سنا اہل شہر نے اور انکے سرداروں نے یہ کلام خوش ہوئے دل انکے اور ...

ارجانوس اور کھول دیا اُسنے دروازہ قصر کا اور لیکر آیا اُنکے پاس کنجیاں اور سپرد کیا اُنکو پس لیا مال اور اُنکی ساتھ سونے
ارجانوس اور مشائخ مصر اور یونان کے تھے اُنکو ساتھ اپنے اور لیکر آئے پاس عمرو بن العاص کے اور ٹھہرایا اُن لوگونکو
سامنے اُنکے اور بیان کیا اُنسے خاک اپنے حال صلح اور اُس چیز کا جسپر وہ لوگ متفق ہوے تھے پس خوش ہوے عمرو بن العاص
اِس حال سے اور متوجہ ہوے اُنکی طرف اور کہا کہ اے قوم جانو تم اِس امر کو کہ اللہ تعالی نے غالب کیا تمپر اور شکست
دی اور بھگا دیا ہمنے تمھارے بادشاہ کو اور اب تم لوگ ہمارے قبضے میں ہو اور ہوگئے تم غلام ہمارے سو اسلئے کہ فتح کیا
ہمنے تمھارے شہر کو بزور تلوار کے اور اب تم ہمارے مغلوب ہو پس کہا ارجانوس نے کہ اے سردار ایا نہین ہے یہ بات
جو سُنی ہے ہمنے تمسے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے ٹھہرایا مہربانی کو تمھارے دلون میں اور تم لوگ معاف کر دیتے ہو اُسکو جو
تمپر ظلم کرتا ہے اور نیکی کرتے ہو تم اُسکے ساتھ جسنے تمسے بُرائی کی اور تم جانتے ہو کہ ہم لوگ رعایا اور محکوم ہین اور اگر ہوتا حکم
ہمارے اختیار میں تو بیعت کرتے ہم تمھاری پس نیکی کرو تم اب ہمارے ساتھ اور دیکھو ہمارے حال کو پس کہا عمرو بن العاص نے صحابہ
کو کیا کرو مین اِن لوگون کے معاملے مین شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ اے سردار کرو تم اُنکے ساتھ وہ امر جسکا حکم کیا ہے اللہ
غالب اور بزرگ نے عدل سے اور نیکی کرو تم اُنکے ساتھ اور خوش کرو تم اُنکے دلونکو کہ مالک ہو جاوگے تم اور شہرونکے بھی ایسا کرنے
بسبب اسکے کہ سنینگے لوگ اور خبر ہو پہنچیگی شہر والونکو اسکی پس سپرد کر دینگے وہ شہرونکو بغیر لڑائی جھگڑے کے اور گفتگو کی
معاذ بن جبل اور اکابر صحابہ نے اور کہا انھونے کہ اے سردار بات وہی ہے جو شرحبیل بن حسنہ نے کہی پس کہا عمرو بن العاص نے
کہ اے لوگ مصر کے تحقیق امان دی ہمنے تمکو تمھاری جانون اور مالون اور گھر بار اور اولاد پر بسبب اپنے احسان کے تمپر اور
معاف کر دیا ہمنے تمکو جزیہ اِس سال کا اور سال آئندہ مین لیوینگے ہم تمسے جزیہ کو ہر شخص بالغ سے چار دینار اور جو شخص
مسلمان ہوگا تم مین سے تو قبول کرینگے ہم اُسکو پس جب سنا ارجانوس نے کلام عمرو بن العاص کا کہا اُسنے کہ عدالت کی تمنے قسم ہے
خدا کی سو جبر سے مدد اور غلبہ دیے گئے تم اور پڑگئی میرے دلمین اب محبت تمھارے دین کی اور مین گواہی دیتا ہون اِس بات کی
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ اور جو کچھ چھوڑا ہے میرے بھائی سک بیٹے نے قصر شمع مین خزانے اور مالون اور
ہتھیار اور اسباب وغیرہ سے وہ سب ہدیہ ہے میری طرف سے تمکو بعوض اُسکے جو تمنے میرے شہر والون کے ساتھ کیا راوی کہتا ہے کہ جب
دیکھا اہل مصر نے طرف اپنے سردار ارجانوس کے کہ ایمان لایا اور مسلمان ہوا وہ داخل ہوے بہت لوگ اُنکے دین اسلام مین اور ذی ہے
بیان کیا ہے کہ قصد کیا اور رہ گئے عمرو بن العاص بجانب اُنکی کنیسے کی پس بنایا اُسکو جامع مسجد اور اسی سبب سے مشہور ہے وہ آجتک نام
جامع عمرو بن العاص کے اور بھیجا کیا عمرو بن العاص نے اُس مال کو جو لیا تھا انھونے قبطیون کے خیمون سے جو بھاگ گئے تھے اور نکالا اُسمین سے
پانچوان حصہ واسطے امیر المومنین عمر بن الخطاب کے اور تقسیم کر دیا باقی کو مسلمانون پر اور دیا ہر ذی حق کو حق اُسکا
پھر لکھا ایک خط بنام خلیفہ عمر بن الخطاب کے شرح فتح مصر کے اور حال تمام اُسکا اور روانہ کیا خط اور خمس کو ساتھ معن بن ساریہ کے
اور ساتھ کیا اُنکے ایک سو سوار کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب مدینہ منورہ کے پس روانہ ہوے وہ اور اُنکے لیکے کوشش

کرنے والے کے جسکی موجب تعبیر اُس تعمان اودی نے بسلسلہ راویونکے یحیی بن عوف سے روایت کی ہے کہا یحیی نے کہ مجکو روایت پہونچی ہے اس امر کی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے مصر کو آئے وہ بجانب ایک بڑے کنیسے کے پس پایا اُنھون نے اُسمین ایک گھر مقفل اور کھولا اُسکو تو اُسمین ایک صورت چاندی کی تھی اور آگے اُس صورت کے دوسری تصویر تھی جسکے ہاتھ مین بت تھے اور یہ صورت اور وہ تصویر مثل اُس صورت اور تصویر کے تھی جسکو محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے مین پایا تھا ہنگام فتح مکہ معظمہ کے پس فرمایا تھا اُنھے کہ یہ صفت ابراہیم علیہ السلام اور صفت اُنکے باپ آزر کی ہے راوی کہتا ہے کہ ہنسے عمرو بن العاص اور پڑھی اُنھون نے یہ آیت ماکان ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وماکان من المشرکین ۞ معاذ بن جبل نے کہا کہ جب آیا تھا مین یمن سے سنا تھا مین نے ابا ہریرہ کو کہتے تھے وہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یلقی ابراہیم ابوہ آذر یوم القیمۃ وعلی وجہہ قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابراہیم الم اقل لک ولا تعصنی فیقول لہ ابوہ الیوم لا اعصیک فیقول ابراہیم یا رب انک وعدتنی انک لاتخزنی یوم یبعثون فای خزی اخری من ہذا فیقول اللہ عزوجل انی حرمت الجنۃ علی الکافرین ثم یقول یا ابراہیم انظر ما تحت قدمیک فینظر فاذا ہو بالریح تلتطخ فیوخذ لقوائم ارضیلقی فی النار راوی نے بیان کیا ہے کہ اُسیوقت حکم کیا عمرو بن العاص نے اُن دونون کے توڑنے کا پس توڑی گئین وہ دونون پھر حکم کیا عمرو بن العاص نے لشکر مسلمانون کو عبور کرنے کا بجانب غربی کے پیچھے دشمن کے پس عبور کیا لشکر نے اور آگے اُس لشکر کے خالد بن الولید اور رفاعہ بن قیس اور مقداد بن اسود الکندی اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی اور عبداللہ یوقنا اور قوم اور لشکر اُنکے تھے اور چلے وہ سب بارادہ مرکوط پس جب عبور کیا اُنھون نے بجانب غربی کے بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بطرف مرزبان ساقی کے اور اُنکے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور لشکر سے پس روانہ ہوے یوقنا اُنکو لیکر تا اینکہ آئے وہ مرکوط مین اور ٹھہرے سامنے شہر کے پس دیکھا اُنکو شہر والون نے آئے وہ مرزبان ساقی کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُنکے حال سے پس بھیجا اُسنے اُنکے پاس اپنے غلامون کو بغرض پوچھنے اُنکے حال کے پس جب پوچھا غلامون نے کہا یوقنا نے کہ مین ایلچی ہوکر آیا ہون تمھارے پاس سردار عرب کی جانب سے پس پھر گئے غلام اپنے سردار مرزبان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے پس حکم کیا اُسنے غلامون کو اُنکے لانے کا اپنے پاس پس آئے غلام اُنکے پاس اور کھول دیا اُنکے واسطے دروازے کو اور داخل ہوے اُنکو لیکر پاس مرزبان کے پس جب ٹھہرے یوقنا اور ساتھی اُنکے سامنے اُسکے کہا اُسنے کہ کون چیز تمکو ہمارے پاس لے آئی ہے یوقنا نے کہا کہ مسلمانون کے سردار نے بھیجا ہے مجکو تیرے پاس بطور ایلچی کے اور وہ اختیار دیتے ہین مجکو اس امر کا عمل کرے تو اپنے اور اپنے توابین قوم کی جان بچانے پر اور مین تجکو نیک مشورہ دیتا ہون کہ سپرد کردے تو

یہ شہر اُنکا اور تیرے واسطے امان ہوگی تیری جان اور مال اور اولاد میرا اور تمکو میاں کے قیام میں اختیار ہوگا کہ
اگر منظور ہوگا تمکو رہنا تحت حکومت اسلام کے پس کوئی تمکو مانع نہ ہوگا اور اگر چاہیگا تو چلے جاؤ کہ مع اپنے مال
اور لڑکے بالے اور قوم کے پس چلا جا تو جسطرح تمکو منظور ہو اور حسن گلادوں کو تو جانتا ہے کہ ہم تمکو بیوقوف بنادینگے والسلام
پس جب شامرد یاں نے یہ کلام سنا وہ قہقہہ مار کر اور کہا کہ قسم ہے مجھکو ایسے دین کی کہ بیوفائی عادت تمہاری ہے اور
مکر لباس تمہارا ہے اور میں والح ناگی آسے جسنے پناہ لی تمہاری طرف اور نہ وہ جو داخل ہوا تمہارے دین میں اور
میں اُن لوگوں سے نہیں ہوں کہ رسوا کروں بادشاہ کو اور سپرد کردوں شہر اُسکا اور میں اور وہ ایک ہی جگہ میں ہوں اور
قریب تر سمجھوگا میں جلد بادشاہ کو اور آگاہ کردونگا اُسکو تمہارے حال سے اور قریب تر جانوگے تم اس امر کو کس طرح پر
دائرہ لڑائی کا پھرتا ہے اور اگر کوئی تمہیں نقصان رسیدہ ہوا ہے پھر حکم کیا اُسنے اُن لوگوں کے گرفتار کر لینے کا اور کہا آسمی
یہ سنا اور اُنکے ساتھیوں سے کہ ای گروہ روم کے کفر کیا تمنے ساتھ مسیح کے اور انکار کی تمنے سیدہ مریم کی اور باہر ہوگئے تم لعنہ
حواریین سے اور داخل ہوئے تم ان عرب کے سگوں کے دین میں پس قسم ہے حق مسیح کی ہر آئینہ سمجھوگا میں تمکو بادشاہ
ارسطولیس کے پاس کہ مار ڈالیگا وہ تمکو اور رسوا کریگا تمہارا سبب تمہارے کفر کے پھر حکم کیا اُسنے اُنکو قید خانے میں لیجانے کا
بعد لے لینے اُنکے ہتھیاروں کے اور لیگئے لوگ اُنکو ایک گھر میں جو دارالامارہ میں تھا اور مضبوط کی اُنکی ساتھ لوہے کے
اور ارادہ کیا اُنکے بھیجنے کا بجانب اسکندریہ کے اور توقف کیا انتظار مہلت کے تاکہ روانہ کرے اُنکو پھر مقرر کیا اُسنے
اُنپر ایک لونڈی کو اپنی لونڈیوں سے جسکا نام وسیا تھا بعد اسکے کہ اتارا اُنکو ایک تاریک گھر میں جو دارالامارہ میں تھا اور حکم
کیا اُس لونڈی کو اُنکی حفاظت کا اور تشدید کی اُسکو بیچ اُس گھر کی اور کہا اُسسے کہ جایا کرے اُنکے پاس ساتھ اُس چیز کے جو
سبب لعاسے بدن اُنکا ہو کھانا اور پینے سے بس لالائی وہ حکم اُسکا راوی نے بیان کیا ہے کہ مشغول تھا وہ تمام دن اور رات کھانا دینے میں
تا اینکہ بیہوش ہوگیا وہ بسبب شدت اُسکے اور سلام اُسکے بھی پس جب دیکھا دیا لونڈی نے مردمان ساتھی کو بیہوش ہیں وہ اور غلام اُنکے
بے ہوش ہوگئی وہ اپنی جان پر اور آئی اُس گھر کی طرف اور کھولا اُنکو اور داخل ہوئی تو تھا اور اُنکے ہمراہی تھے پاس اور کہا اُسے
کہ تمہارے لیے کچھ خوف نہیں ہے اور چاہو تم اس امر کو کہ اللہ نے ال یا مہربانی کرے کو تمہارے ساتھ پھر دل میں اپنے میں بادیہ
قسطیہ کی ہوں سکو مقوقس بادشاہ نے تمہارے ہی کے واسطے ہدیہ بھیجا تھا اور چاہتی میں رہا کردوں تمکو تو میں تمسے یہ چاہتی ہوں
کہ تم مجھکو اپنے ہی کے مدینہ تک پہنچا دو کہ شاید دیکھوں میں اپنی بہن کو اور میں نے قصد کیا ہے اس امر کا کہ چھوڑدوں تم لوگوں کو
تمہاری قید سے اور سپرد کردوں تمکو سامان تمہاری لڑائی کا تو فرمانے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے اگر چاہا اللہ تعالی نے مگر یہ کہ ڈرتا
ہوں میں تجھپر دشمن خدا سے کہ آگاہ ہو جاوے وہ تیرے حال سے پس پہونچ سکے تو اپنی شدت اور ارادہ کیا اور مار ڈالے مجھکو اور تجھکو پس کہا ریانے
کہ میں نہیں آئی ہوں تمہارے پاس مگر ایسے حال میں کہ دشمن خدا اور غلام اُسکے بیہوش ہوگئے ہیں پس کہا تو فرمانے کہ عامل کو مریکہ
ڈرتا ہے جو صاحب کی جگہ ہے پس آگاہ کر تو مجھکو کہ کسطرح ہوگا نکلنا ہمارا حالانکہ دروازہ شہر کا بند ہے اُسنے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ ہوگا نکلنا

تمہارا سوائے دروازۂ شہر سے اور ہوگا نکلنا تمہارا اوسط دارالامارہ سے باہر شہر کے اس راہ سے جو نکلی ہے زمین کے نیچے ہوکر
طرف مقابر کے ایک قبے تک جو آٹھ نگینوں پر بنا ہے اور دروازہ نکلنے کا قبے کے نیچے ہو جاتا ہے تمہیں جانا ہوا لازم نکلنا اسی راہ میں سے
نکلنے والا اور دروازہ مثل قبر کے ہے جس چیز کو کوئی دیکھیگا اسکو گمان کریگا وہ کہ کسی بادشاہ کی قبر ہے اور جانو تم یہ بات کہ جسنے
اس شہر کو بنایا تھا وہ ایک عورت تھی عادبن کی ماں جسکا نام تمقامات نعت یاد تھا اور اُسنے یہ عمارت بنائی تھے جنکو تم بد صورت
مقصود طلسمون کے دیکھتے ہو پس کہا یوقنا نے اگر تو تجھکو منظور ہو بہتری سے اور وہ چیز جو نزدیک کریگی تجھکو اللہ تعالیٰ سے اور شاید کہ نکالے تو
ہمکو اس راہ سے اور نہ آگاہ ہو کوئی ہمارے حال سے اور پہنچیں ہم اپنے لشکر تک ذرا آگاہ کریں ہم انکو اس کیفیت سے شاید کہ داخل ہوجاویں وہ
شہر میں اس راہ سے اور مالک ہوجاویں شہر کے جبتک کہ مرزبان اور ہمراہی اور غلام اسکے بیہوش ہیں ریتا نے کہا کہ قریب تر ایسا ہی
ہو نکلیں پھر نکلی وہ اور آئی طرف مرزبان کے اور قریب ہوتی اور دیکھا اسکو اور اسکے غلاموں کو کہ بیہوش ہیں وہ شراب سے پڑے
سوتے ہیں پس جلد پھری وہ طرف دروازے تہخانے کی تاکہ کھولے اسکو کہ ناگاہ پشت دروازے سے ایک آہٹ پائی تہخانے میں پس
ڈری وہ اور ٹھہر گئی درانحالیکہ سنتی تھی وہ آہٹ کو راوی نے بسلسلہ راویوں کے اوس بن ماجد سے روایت کی ہے
اور تھے وہ ان لوگوں سے جو موجود تھے فتوح مصر اور اسکندریہ میں اور تھے یاد رکھنے والے حالات لڑائی مسلمانوں کے
اوس بن ماجد کہتے ہیں کہ تھا میں ہمراہیان خالد بن الولید میں جبکہ بھیجا تھا انکو عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے
اور جبکہ اترے ہم وہ مریوط پر ساتھ اپنے لشکر کے اور بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بجانب مرزبان ساقی کے اور یوقنا کی ساتھ تھے
بیس سوار تھے انکے بنی عم اور قوم سے اور پکڑ لیا انکو مرزبان ساقی نے اور ٹھہرے خالد بانتظار انکی واپسی کے پس
دیر کی ان لوگوں نے آنے میں اور گذر گیا دن اور آئی رات ساتھ تاریکی کے اور نہ پھرے وہ جانا خالد نے کہ شہر والوں نے
گرفتار کر لیا انکو پس ہے وہ رنج میں بسبب یوقنا اور انکے ساتھیوں کے اور تھے خالد بڑے صاحب ارادہ اور ہمت والے
کہ نہیں سوتے تھے وہ راتکو بسبب خوف کے مسلمانوں پر اور ساتھ رہتے تھے جاسوس انکے ہر شہر کے جسکے وہ مالک ہوتے تھے اور مطیع
کر دیا تھا انہوں نے جزیہ کو اور دیتے تھے انکو پوری مزدوری تاکہ لاویں وہ انکے واسطے خبریں سلاطین اور لشکر فرنگ کی پس اسی حال میں
کہ خالد اس رات کو جسمیں یوقنا اور ساتھی انکے قید ہوگئے تھے اسی رنج میں تھے بسبب انکی دیر کرنے کے اور دل انکا انہیں طرح طرح
باتیں کرتا تھا کہ اسیوقت آئے جاسوس انکے پس خبر دی انہوں نے خالد کو اس امر کی کہ بیٹا مرزبان ساقی کا آیا ہے بادشاہ ارطبون کے پاس سے
ساتھ خلعتوں اور تحفوں کے جمعیت پانچ سو سوار کے بارادہ مریوط کے پس پہنچی اسکو خبر تمہارے اترنے کی شہر پر پس وہ تمہاری طرف سے
اور اترنے ساتھ لشکر کے فاصلے پر شہر سے اور نکلا ہے وہ پاپیادہ ہمراہ دس نوکروں کے اور چلا ہے پوشیدہ بجانب شہر کے اور ہم نہیں جانتے
ہیں کہ اسنے کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہے پس جب سنا خالد نے یہ حال اپنے جاسوسوں سے چلے اٹھ کھڑے ہوئے وہ اور
ساتھ لیا اپنے غلام ہمام اور چار شخص کو بنی مخزوم اور چار کو لشکر مسلمانوں سے اور روانہ ہوئے وہ تا آنکہ نزدیک مقابر کے پہنچے
اور بیٹھے وہ سب ایک آڑ میں ساتھ پہاڑ کی جڑ میں اور لیٹ گئے تھے وہ زمین پر دور راہ سے اور گھیر لیا راہ کو سامنے اور کہ اسیوقت بیٹا مرزبان کا

اور وہ خادم انکے آگے اور برابر چلے جاتے تھے وہ تا ایکہ آئے وہ اُس خیمہ تک جو وہاں تھا اور در آئے اُسمیں پس نکلے خالد اور ساتھی
انکے اور ہمام اور مستغرق ہوگئے وہ گرد قبے کے ادراک میں اُس وقت کہ وہ لوگ مٹی کو ہٹاتے تھے پس جب آگاہ ہوئے
خالد اور ساتھی انکے اُن لوگوں پر ڈرے وہ لوگ اور مردماں کا بیٹا اور خادم کہتے تھے جو تھے پس کہا اُن سے خالد نے کہ کیا
حال کیا ہے نہ ڈرو تم پس اگر آگاہ کرینگے تم مجھکو اپنے حال سے اور سچ کہو گے مجھ سے تو تمکو امان ہے اور اگر جھوٹ بولوگے
تو میں پھینک دونگا کاٹ کر سر تمہارے پس کہا لڑکے نے کہ میں بیٹا مردماں ساقی کا ہوں اور میں اسکے لیے بادشاہ کے پاس تھا
اور یہ تحقیق روانہ کیا اُسنے میرے ساتھ پانچ سو سوار لشکر کے واسطے حفاظت اُس شہر کے پس جب تھا میں راہ میں ملے مجھکو ماں باپ
میرے اور خبر دی انہوں نے مجھکو تمھارا آنا اُس شہر پر پس حکم کیا میں نے لشکر کو آنے کا پھر بھیجوا اپنے انکو اور آیا میں ساتھ ان والوں
خدمتگار کے اس قبے تک خالد نے کہا کہ تم اس قبے سے کیا چاہتے ہو آیا تھا میرے واسطے یہاں کچھ مال ہے پاس میرا رسول کہا میں خالد نے
کہ سچ کہ تو مجھ سے ورنہ میں تیرا سر اڑا دونگا لڑکے نے کہا کہ اور میرا اگر امان دو تم مجھکو تو بیان کروں میں تم سے خالد نے کہا کہ تیرے واسطے
امان ہے اگر سچ بولیگا تو میں بڑھایا لڑکے نے خالد کے ہاتھ کو اور کہا کہ میں ارادہ چاہتا ہوں تم سے امان لی میں لیے اور اپنے باپ اور انکے واسطے
جو انکے ساتھ ہیں پس خالد نے کہا کہ تمہارے واسطے امان ہے لڑکے نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ اس قبہ میں جاسوس تھے میں ہے
دروازہ تہ خانے کا جو اور تہ خانہ سویا ہوا میرے باپ کے دار الامارہ تک دروازہ لا اور تم جو شہر میں ہیں پس جب سنا خالد نے بیان لڑکے
روشن ہوگیا چہرہ انکا خوشی سے اور گرفتار کرلیا خالد نے اُس لڑکے اور دو خدمتگاروں کو اور حکم کیا اُن سب ساتھیوں کو کہ
انکی نگہبانی کا اسپر تو ہمیں جائے خالد اور ہمام واسطے کہ لیے قبر کے اور دور کرتے تھے وہ اُس مٹی کو تا ایکہ ظاہر ہوا انکو تہ خانہ اور وہ سیدھا
پس داخل کیا خالد نے اُسمیں کسی چھوٹی چیز کو تو پایا اُسکو ایک نہ دروازہ ایک دو سپر جھکا دیا اُسکو خالد نے تا ایکہ کھولا اُسکا پس اسوقت متوجہ
ہوئے خالد اُپر غلام ہمام کیطرف اور کہا اُس سے کہ جلد جا تو لشکر میں اور طلب کر دلیروں اور اکابر کو سے الت جا کو اور لاؤ انکو میرے پاس
پوشیدہ طور پر اور آہستگی سے پس چلد گیا ہمام اور بلا لایا دلیران اسلام اور سرداروں سے جیسے کو ضل عمارہ یاسر و زبیر بن العوام و مقداد
شرحبیل بن حسنہ اور مالک اشتر اور ربیعہ بن عامر او عطیف و ضحاک بن ملا و کمال بن عمر اور حریۃ بن سلم اور معمر بن ... اور جابر بن ...
سعید بن زید اور مثل اُن سرداروں کے اور برابر ہمام بلاتے تھے لوگوں دلیروں کو تا ایکہ پورا کیا انکو تعداد میں تین سو مرد دلیران اسلام سے اور
لٹکا لیا ہر ایک نے اپنی تلوار اور ڈھال کو اور جلد روانہ ہوئے وہ درحالیکہ چھپایا ہر ایک نے اپنی آہٹ کو اور لیا تھا ساتھ اپنے
مشعلیں جو انکے سامنے روشن تھیں بمقدار تنگ دروازہ دریا کے اور شہر کے ایک ٹیلا اور بلند ٹیلا ایسا جس پر بیٹھتا تھا کوئی شخص تو
شہر والوں پر تو نہیں دیکھتا تھا وہ اُس شخص کو جو اُس ٹیلے پر ہو پس جب ہوئے مسلمان قبے میں حکم کیا انکو خالد نے ٹھہرنے کا تہ خانے کے
دروازے پر اور داخل ہوئے خالد اور پسر مردماں اور خدمتگار کو تہ خانے میں تا ایکہ ہوگئے وہ دروازے جو اُنکے تک پس تھا سو کھولا انکا اس دروازے
پاس اس حال میں کہ رہا جو اہر باریہ کی قصد اُسکو کھولنے کا رکھتی تھی پس جب سنا دربانے آہٹ کو کہا اُنکو کہ تم کون ہو پس کہا خالد نے
لڑکے سے کہ جواب دے تو اس کلام کرنیوالے کو اور کہہ اُس سے کہ کھول دے دروازے کو اور نہ آگاہ کر کوئی تیرے باپ مردماں کو پس کہا لڑکے نے

کہ کون شخص ہے تو اس دروازے کے پیچھے لونڈی نے کہا اس حال مین کہ پہچان گئی تھی وہ لڑکے کے کلام کو کہا کہ مین تیرے باپ کی لونڈی
رینا ہون لڑکے نے اس سے کہا کہ کھول دے تو دروازے کو اور نہ آگاہ کر میرے باپ کو راوی کہتا ہے کہ نہ باقی رہا ہاتھ مین اسکا اختیار مین
کہ کھولے دروازے کو بسبب خوف کی پھر کھول دیا اسنے دروازے کو اور داخل ہوئے خالد اور پسر مردبان در خدمتگار اور گرفتار
کر لیا خالد نے لونڈی کو راوی کہتا ہے کہ داخل ہوئے مسلمان تہخانے مین ایک بعد دوسرے کے تا اینکہ داخل ہوئے تیس مرد
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب گرفتار کر لیا خالد نے رینا لونڈی کو اور تھی وہ فصیح زبان عربی مین پس کہا اسنے خالد اور
مسلمانون سے کہ نہ گرفتار کرو تم مجھکو حالانکہ تھی مین کوشش کرنیوالی تمہارے ساتھیونکی رہائی مین اور رکھوتی تھی مین انکے واسطے اسباب
دروازیکو اور چھوڑ دیتی مین انکو کہ چلے جاتے وہ تمہارے پاس اور پھرتے وہ تمکو ساتھ لیکر مجھ تک تا اینکہ مالک ہوجاؤ تم اس شہر کے
اور مین تھی خواہر ماریہ قبطیہ زوجہ تمہاری نبی کی ہون مجکو مقوقس بادشاہ نے انکے واسطے ہدیہ بھیجا تھا پس جب سنا خالد نے یہ کلام اس سے
خوش ہوئے اور کہا کہ ہمارے ساتھی کہان ہین پس لیگئی وہ خالد اور انکے ہمراہیونکو اس گھر مین جہان یوقنا اور انکی ساتھی
تھے پس داخل ہوئے خالد اور اکابر صحابہ انکے پاس اور سلام کیا انکو اور مبارکی دی انکو ساتھ سلامتی کے اور دور کیا اسنے زنجیرونکو
اور نکالا انکو اور آئے خالد مع اپنی ہمراہیونکی بطرف دارالامارۃ کے پس پایا مردبان اور انکے ساتھیونکو بیہوش شراب سے مثل مردے
پس مقرر کیا انپر خالد نے ایک جماعت کو مسلمانون سے اور بھیجی ایک جماعت مسلمانون سے بطرف شہر پناہ کی پس قبضہ کر لیا انھون نے
ان لوگونپر جو تھے وہان نگہبان دروازون بیدار لوگون سے اور اترے شہر کے دروازون پر تو نہین دروازے تھے پس توڑ ڈالا انھون نے قفلونکو
اور دور کر دیا زنجیرونکو اور کھولا دونون دروازونکو اور بھیجا خالد نے ہمام کو لشکر مین اور حکم کیا لانے سب لشکر کا پس جلد گئے ہمام
بجانب لشکر کے اور حکم کیا انکو سوار ہونے اور چلنے کا طرف شہر کے پس سوار ہوئے وہ سب اور جلد چلے بجانب شہر کے اور داخل ہوئے شہر مین رات کو
اور مالک ہوگئے اسکے اور ٹھہرے خالد شہر مین تا اینکہ صبح ہوئی پس بیدار ہوا مردبان اپنی خواب سے اور ہوش مین آیا وہ نشہ شراب سے
پس اسیوقت حکم کیا خالد بن ولید نے مسلمانونکو بلند کرنے آوازون کا ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر و نذیر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جب سنین مردبان اور اسکے ہمراہیون نے آوازین مسلمانونکی شہر مین کہ بلند ہوئی ہین ساتھ تہلیل اور تکبیر کے
اٹھ کھڑا ہوا مردبان اور غلام اسکے وقت سننے آواز مسلمانونکے شہر مین درانحالیکہ خوفناک ہوگئی تھین عقلین انکی اور
دھڑکنے لگے تھے دل انکے اور بند ہوگئی تھی زبان مردبان کی اور ارادہ کیا اسنے نکلنے کا دارالامارۃ سے تاکہ دیکھے وہ
کہ حال کیا ہے کہ یکایک دیکھا اسنے مسلمانونکو جو مقرر تھے دروازے پر پس کانپنے لگا دل اسکا اور ہل گئے جوڑ جوڑ اسکے پس متوجہ ہوئے
اسکی طرف خالد اور کہا کہ ای دشمن خدا کے اگر نہ دیکھا ہوتا مین امان تیرے بیٹے کو تو مار ڈالتا مین تجکو بری طرح سے ولیکن
لے لے تو اپنے لڑکے بالے اور مال کو اور چلا جا تو جسطرح سے تجکو منظور ہو کہ ہم لوگ وہ قوم ہین کہ جو کہتے ہین سو سچ کہتے ہین اور جب وعدہ
کرتے ہین ہم تو پورا کرتے ہین اسکو پس اسیوقت جانا مردبان ساقی نے یہ امر کہ جو مصیبت پہنچی اسکو وہ بسبب اسکے بیٹے کے ہے پس نکلا
دشمن خدا مع اپنی لڑکے بالے اور مال کے اور پھیر رہا اس سے بیٹا اسکا اور کہا اسنے خالد سے کہ ای سردار میرے مجکو یقین اس امر کا ہے

بتاتا ہوں کسکو سوائے تمہارے اور نہیں بتائی
دیتا ہوں ایمان اور کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا خالد نے کہ ہرکا مسلمان ہوگیا تو بس تیرے واسطے ہی محل تھے ایک اور
وہ چیز جو چھوڑ گیا ہے وہ انہیں اور عرض کیا خالد نے اسلام کو اہل مرتوط پر پس مسلمان ہوئے اکثر لوگ انمیں کے پھر آئے خالد رضی اللہ عنہ کے
پاس اور کہا کہ اے عبد اللہ بشارت ہو تمکو ساتھ رضا مندی اللہ اور اسکے ثواب اور مغفرت کی کہ بھیج گئے تم اس چیز کو جو چاہتی تھے
اللہ عالی در رنگ میں بسبب جو صبر کرنے کے سختیوں پر اور تمہارے صبر کے سبب سے فتح کی اللہ تعالی نے ہم پر اس شہر کو تو مانے
کہا قسم ہے خدا کی ملکہ ہوئی فتح ساتھ مہربانی اللہ اور برکت انکی رسول کی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راوی نے بیان کیا کہ
مرگ بس کی جانے رہا جو ابر بارید کی اور شکریہ ادا کیا انکی کاموں کا اور اچھی تعریف کی انکی اور مسلمان ہوئیں وہ ساتھ ان
لوگوں کے جو مسلمان ہوئے اور وعدہ کیا اسے خالد نے ہر طرح کی نیکی کا اور شامل کر لیا آناد مسلمانوں کی عورتوں میں اور رکھا خالد
نجاشی مرد بن العاص کے جو فتح دمر لوط کا اور بحر میں العاص مقیم تھے اسوقت تک مصر میں اور لکھا خالد نے یہ بھی کہ ہیں ارادہ
لشکر بہ کار رکھتا ہوں پاس اسحاق نے روایت کی ہے کہ توقف کیا خالد نے دمر لوط میں بضرورت علاج ذو الکلاع الحمیری کے
کہ انکو سخت بیماری لاحق ہوگئی تھی پس ٹھہرے وہاں ایک مہینہ کامل ورنہ قدرت پائی خالد نے انسے جدا ہونے کی اور رہے منتظر
صحت ذو الکلاع الحمیری کے تھے پس گئے وہ اسی موت سے بحکم خدا کے اور رحمت اللہ کی ہو انہیں پہونچی مال اور مسلمان انکے
مرنے سے اور تھے ذو الکلاع الحمیری بادشاہ حمیر کے اور قبل مسلمان ہونیکے سوار ہوتے تھے انکی سواری میں بارہ ہزار غلام جنکو
انہوں نے اپنے مال سے مول لیا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ دیکھا تھا میں نے ذو الکلاع الحمیری کو بعد
اس قسمت کے جسکو حاصل کیا تھے وہ اسلام میں کہ چلتے پھرتے تھے وہ بازار میں اور انکی پیٹھ پر ایک کھال بکرے کی تھی اور مرتبہ ہیبت
تھا جسکے آگے تھے وہ زمانہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں بارادہ جہاد کو اور جب گئے ذو الکلاع الحمیری تو لیکے گئے تم انکی لاش کو اکو لیجئے
عمی ابن بن مقاص الحمیری نجاشی مصر کے اور قصد کیا لاش کے لیجانیکا پس کہ راوی نے سلسلہ ادا ہوکے مصر میں شدید بارش ہے
روایت کی ہے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانوں پر دمر لوط کو گذر اسا معاملہ موت ذو الکلاع الحمیری کا جو گذرا کوچ کیا
خالد نے مع لشکر مسلمانوں کی بارادہ اسکندریہ کے پس اترے وہ مع ہمراہیوں کی ایک گاؤں میں جو مشہور نام تحرہ تھا اور جب فتح کیا مسلمانوں نے
دمر لوط کو پہونچی خبر اسکی فتح کی ارسطولیس بادشاہ کو اور وہ اسکندریہ میں تھا ساتھ ایک قوم کے اپنی کو اس سے پس تنگی میں پڑا
اسکا اس سبب سے پھر تھوڑے ہی دنوں میں ہوئی انکے پاس خبر ساتھ موت اپنی مال و لڑکے مالوں کے اور آگاہ کیا اسکو ساتھ عورتوں اور انکو
طرف جامع عربی کے اور بیان کیا اسنے سب حال پہلے سے آخر تک اور کیفیت گرفتار کر لینے لوٹ اور اسکے ساتھیوں کی وقت
آنے انکے بطور ایلچی کے اور فتح کرنا مسلمانوں کا شہر کو انکے بیٹے کے ہاتھ پر اور داخل ہونا لاوکا شہر میں تنہائی کی راہ
مددوں لڑائی جھگڑے اور کشت و خون کے پس جب سنا یہ حال بادشاہ نے مرمان ساتھ سخت
ہر آئینہ تنگی کرونگا میں ہر ہر ہر سے کہ قدرت انکی دیکھتا ہوں اور چھپایا اسنے اپنی دلمیں جو امر جسکے کرنیکا ارادہ رکھتا

راوی نے بیان کیا ہے کہ مصر اسکندریہ آباد نہ تھا اور نہ کچھ آبادی مگر شہر سفالروس اور مریوط بڑا شہر تھا لوگ اسے
اور یہی شہر موسوم بہ مریوط تھا اور سبب اس نام کے رکھنے کا یہ تھا کہ اس میں ایک حکیم تھا جسکا نام مریوط ہے اور وہ بڑا دانا اور عالم اور
تمام اسکا مریوط تھا اور لوگ مشورہ لیتے تھے اس سے اور فائدہ مند ہوتے تھے اسکے علم سے اور معتقد باتیں تھے اسکے قول کے اور کہا ہے اسنے
شہر والوں سے کہ عنقریب ظاہر ہوگی چار سے ایک ایسی ہی کہ تمام کریگا اللہ تعالی اس پر نبوت اور رسالت کو اور پہنچیگی دعوت انکی
پورب اور پچھم میں اور بہ سبب بعثت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہجرت فرمائی انہوں نے بجانب مدینہ طیبہ اور وفات پائی اور
مالک ہوئے خلافت کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بھیجا انہوں نے اپنی فوجوں کو بجانب شام کے اور پہنچی خبر حکیم اسلاروس یعنی مریوط کو
پس لیا حکیم نے تین جوڑے کبوتر کے اور توڑا اور گرادیا ایک کے بازو کو تاکہ نہ اڑسکے وہ اور نوچ ڈالے پر دوسرے کے اور چھوڑا تیسرے کو
مع پر و بال اسکے حال پر تاکہ حاصل ہے اسکو قوت اڑنے کی پھر بند کردیا اسنے دروازہ اپنا اور کوچ کر گیا وہ بحالت غفلت کے
اہل شہر سے بالطلب پس جب دو دن گذر گئے ڈھونڈھا لوگوں نے اسکو مگر نہ پایا اسکو تب در آئے وہ اسکے گھر میں پس دیکھا انہوں نے
تین چڑیاں قسم کبوتر کی کہ ایک کے بازو ٹوٹے ہیں اور دوسرے کے پر نچے ہیں اور تیسری پرواز کا ارادہ اڑنے کا رکھتی ہے پس کہا ایک عالم نے
کہ اسنے مثال دی ہے تمھارے واسطے اور کہ گیا ہے اپنی زبان اشارہ سے یہ کہ جو شخص طاقت رکھتا ہو تم میں سے کوچ کرجانے کی اس شہر سے پس
ایسا ہی کرے وہ کہ حاصل کریگا وہ سلامتی کو مثل اس چڑیا پر دار کے جو اڑ سکتی ہے اور جو شخص ہے باردار بسبب لڑکے بالوں کی پس چلا جاوے آہستہ آہستہ
مثل اس چڑیا بازو ٹوٹی ہوئی کے اور جو شخص کہ ہو محتاج مال سے اور باردار اہل و عیال سے پس وہ مثل چڑیا کہ ہے جسکے پر نہیں ہیں پس اگر
ٹھیریگا وہ تو ہلاک ہوجائیگا اور نہ طاقت ہوگی اسکو کوچ کرنے کی پھر باہر نکلے وہ لوگ اسکے گھر سے درانحالیکہ کہتے تھے مریوط پس گیا نام
اس شہر کا اسلاروس کی طرف مریوط کے اور چلے گئے اکثر باشندے اسکے اسکندریہ کو اور آباد ہوگیا اسیوقت سے شہر اسکندریہ اور بہت ہوگئے
باشندے اسکے اب ہم رجوع کرتے ہیں بطرف بیان اصل حال کے کہ جب پہنچی خبر فتح مریوط کی ارسطولیس بادشاہ کو بدون لڑائی اور کشت و خون کے
سخت برہم ہوا وہ اور کہا اسنے کہ قسم ہے حق مسیح کی ہر آئینہ تنگ پکڑونگا میں عرب کو جہانتک مجھکو قدرت ہوگی پھر بھیجا انہیں بیس کشتیوں کو دریا میں
اور جنگ ٹھایا اسنے تین جوانمردان و دلیران اپنے لشکر کو زیادہ چار ہزار سے اور حکم کیا انکو روانگی کا بجانب ساحل یافا کی اور کہا کشتیوں کے
سرداروں سے کہ جب پہنچے تو ساحل تک تو نہ اترو خشکی میں جبتک کہ نہ بھیجے تو جاسوسوں کو کہ لاویں تمھارے واسطے خبر پڑاو عرب کی پس
جان لیں کہ انکے اترنے کی خبر دیوے تجھکو پس چھوڑدے تو انکو رات ہونے تک اور ملادے تو کشتیوں کو خشکی میں اور آنکو اور اتر تو انکی طرف
اور ناگہان جا پڑ تو انپر اور کوشش کر اس امر میں کہ حتی الامکان کسیکو انمیں سے قتل کر اور لا تو انکو میرے پاس قید کرکے سردار کہا
کہ بخوشی و اطاعت مجھکو یہ منظور ہے قریب تر ایسا ہی کرونگا میں جیسا کہ حکم کیا ہے تونے مجھکو پھر کوچ کیا انہوں نے اسی دن اور کھولے
بادبان کشتیوں کے اور چلے وہ دریا میں دن رات پس لگیں آنکو بطور ساحل تمام پر اس موضع میں جو مشہور ہے یافا تھا پس گذر گئے
وہ ساحل یافا سے کس واسطے کہ نہیں دیکھا انہوں نے وہاں کسی پڑاو کو اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک ہوے ساحل ارکہ تو وہاں پڑاو عرب کے
تھے پس جب ظاہر ہوئے انکو در پڑاو بلاد تو انہوں نے اپنی کشتیوں کو خشکی میں اور احتیاط کی اپنی جانوں پر تا اینکہ آئی رات ساتھ تاریکی کے

[illegible]

جب نظر ارسطولیس [illegible] ساحل [illegible] برادر [illegible] غالب [illegible] ۱۲

مشرکون کا یہ گروہ ایک جماعت کثیر تھی پس غرق ہو گئے وہ سب اور نہین نجات پائی دو کشتیون کے سوارون نے کسی نے سوا میرے اور رستگار
کیا اللہ تعالی نے مجھے بسبب اُس تختے کے کہ جا ملا اُسنے میری نجات کو پس در آیا اور سوار ہو بیٹھا مین اُسپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم تا اینکہ
پہونچا مین اسجگہ تک پس شکر ہے میرے پروردگار کا ابو ہریرہ نے کہا کہ ای بیٹے چچا کے وہ دشمن کون تھا انھون نے کہا کہ وہ عسکر
قبطی تھے اور سنا تھا مین نے اُنمین سے بعض کو جو جانتے تھے لغت عرب کہ وہ بیان کرتے تھے حال اسکندریہ کا راوی کہتا ہے
کہ چھوڑا ابو ہریرہ نے اپنے چچازاد بھائی اور اپنے عبد کو نزدیک خیمون کے اور حکم کیا اُنکو بیجا کرنے خیمون اور مال و متاع اور اسباب کا
کہ بار کرین اونٹون اور گھوڑون اور جانورون پر اور اُٹھاوین خیمونکو اور کوچ کرین بجانب مکہ کے اور پھر ابو ہریرہ بعجلت
جلدی کے تا اینکہ پہونچے ابی عبیدہ کے پاس اور سامنے آئے اُنکے درانحالیکہ وہ روتے تھے اور بیان کیا اُنسے وہ حال کہ جو
گذرا تھا اُنپر اور آگاہ کیا اُن لوگون کے حال سے جو مارے گئے اور زخمی ہوئے پس استرجاع کی ابو عبیدہ نے اور کہا لا حول و لا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم انا للہ و انا الیہ راجعون اعوذ باللہ من الآفات الردیۃ قسم ہے اللہ کی اگر سوئے گئے وہ لوگ اسکندریہ تک تو نہ باقی رکھیگا
اُنکو حاکم وہان کا بقدر چشم زدن بھی اور مر جائینگے فرار اور روان ہوگا خون اُنکا بحالت تباہ ہونے کے پھر لکھا اُسیوقت ابو عبیدہ نے
ایک خط عمرو بن العاص کو درانحالیکہ آگاہ کرتے تھے اُنکو اُس چیز سے جو گذری مسلمانون پر حاکم اسکندریہ کے ہاتھون سے اور یہ کہ گرفتار
ہو گئی ایک جماعت مسلمانون کی قوم دوس اور بجیلہ سے اور تھے ضرار بن الازور مہمان اُنکے بسبب بیماری کے اور بہن اُنکی اُنکے ہمراہ تھین
پس جب پہونچے تمکو یہ خط میرا تو کوشش کرو تم اُنکی رہائی مین اور اگر پڑ جاوے تمہارے ہاتھ مین قبطیون سے کوئی ایسا شخص اُنکی نزدیک
عزت دار ہو تو معاوضہ کرین ہم اُس سے اپنے قیدیون کا اور بھیجا خط کو مع زید الخیل کے پس آگیا اسکو پس لیا انھون نے خط کو اور روانہ
ہوئے وہ بارادہ مصر کے اور تھے زید پہچاننے والے راہون کے اور اکثر گئے تھے اُن راہون مین زمانہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین
پس چلے وہ اُس راہ سے جسکو وہ جانتے تھے اور جلدی کی اپنے چلنے مین تا اینکہ داخل ہوئے مصر مین اور آئے عمرو بن العاص کے پاس اور
سلام کیا اُنکو پس جواب سلام کا دیا انھون نے پھر دیا اُنکو خط ابو عبیدہ کا پس لیا اُسکو عمرو بن العاص نے اور کھولا اور پڑھا اُسکو پس جب جانا
اُسکے مضمون کو سخت گذرا اُنپر وہ امر جو گذرا تھا اور وہ ضرار کو بہت دوست رکھتے تھے پس روئے وہ اور استرجاع کی اور لکھا ایک خط خالد بن الولید کو
اور لکھا اُسمین حال قیدیون اور ضرار بن الازور اور خولہ اُنکی بہن کا اور برانگیختہ کرتے تھے اُنکو روانگی پر بجانب اسکندریہ کے اور یہ کوشش کرین
قیدیون کی رہائی مین راوی کہتا ہے کہ چلا قاصد عمرو بن العاص کا مع اُنکے خط کے پاس خالد کے پس پایا اُنکو اُس حال مین کہ کوچ کیا تھا
انھون نے دمرقوط سے اور اترے تھے وہ قریہ تجرہ مین جیسا کہ بیان کر چکے ہم پیشتر اسکے پس آیا قاصد عمرو بن العاص کا خالد کے پاس اور سلام کیا
اُنکو اور دیا خط عمرو بن العاص کا پس کھولا اُسکو خالد نے اور پڑھا پس جب آگاہ ہوئے وہ اُسکے مضمون سے سخت گذرا اُنپر وہ معاملہ اور تنگی
مین پڑا سینہ اُنکا بسبب قید ہو جانے مسلمین اور ضرار اور اُنکی بہن کے اور روئے وہ اور کہا لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم راوی نے
بسلسلہ راویون کی روایت کی ہے کہ جب پکڑ گئی قوم دوس اور بجیلہ اور ضرار اور بہن اُنکی اور ڈوب گئین کشتیان مع دشمنان خدا کے
اور پھر نچے باقی اسکندریہ مین اور آگاہ کیا لوگون نے بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے بہت خوش ہوا وہ اور حکم کیا اُسنے اُنکے حاضر لانیکا

پاس ایک مرد کو قیدیان پر ہے تاکہ دیکھے وہ انکی صبح اور لباس کو اور پوچھے اُنسے حال انکے دین کا اور راہب الیس متوجہ ہوا ہمارے
اور وعدہ کیا بھیجنے دو قیدیونکا اور بھیجے تھوڑہ روزون میں جواب لیکر انکے حاکم کے پاس اور ہاتھ فی سبیل انہون نے میرے پاس کفن مین بھیجے
اور چلے گئے اور اُسکے سوا اور کسی بات کی انہون نے مجھکو خبر نہین دی پھر کہا راہب نے خالد سے کہ شاید تم اُن مسلمانون مین ہو جنہون نے فتح کیا
ملک شام کو خالد نے کہا ہان ہم وہی لوگ ہین پس کہا راہب نے کہ ہر روز کی خبرین تمہاری میرے پاس موجود ہین اور دیکھا تھا مین نے
ایکدن تمہارے نبی کو اُس حال مین کہ مین بحیرا راہب کے دیر مین تھا اور آئے تھے نبی تمہارے ایک قافلہ قریش میں بارادہ شام کے اور
دیکھے مین نے معجزات انکے جو دیکھے پھر بیان کیا اُسنے حال اُس درخت کا کہ بیٹھے تھے رسول اللہ انکے نیچے اور سرسبز اور بارور ہو گیا تھا وہ درخت
بعد اسکے کہ خشک تھا وہ بہت جیسے ترگیا پھر آیا مین اس دیر مین اور رہا تو تم اس امر کو کہ نہین باقی رہا ارض الکنائس بنا رحمٰن معتقد
اور نہ ارض زیادہ مین کوئی قتل اور راہب مگر یہ کہ آیا میری زیارت کو اور پوچھا اسنے مجھسے حال تمہارے نبی کا اور کہا
اُنہون نے کہ تھا تو انکی راہ پر پھر اسکے دیر مین اور دیکھا تو نے انکو پس بیان کر تو مجھسے حال انکا اور صفت انکی پس بیان کیا
مین نے اُنسے حال تمہارے دین کا اور آگاہ کیا مین نے انکو تمہارے نبی کے معجزات سے جو مین نے دیکھے تھے اور واقع ہوا
میرے انکے بیچ مین جھگڑا اور گفتگو اور بہی واقع ہوا میرے اور سارے راہب کے بیچ مین جو مجھسے نزدیک رہتا ہے ایک بنا خرہ
اور کہا اُسنے مجھسے کہ وہ نبی جسکی بشارت عیسیٰ بن مریم نے دی ہے وہ حجاز سے ظاہر ہونگے اور جاوینگے وہ آسمان پر اور کلام
کرینگے اپنے پروردگار سے انکا اور نہین سنی ہمنے یہ بات کہ یہ شخص آسمان پر بھی گئے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ہان قسم ہے اللہ کی چڑھائے
گئے تھے وہ آسمان پر اور کلام کیا اُنہون نے اپنے پروردگار سے اور خبر دی ہے اسکی اللہ تعالیٰ نے بزرگ ہے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہ
کہ فرمایا ہے سُبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ آخر آیت تک اور کہا خالد نے
کہ سنا ہے مین نے ابا ذر کو کہتے تھے وہ کہ سنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ لما اسری بی الی المسجد الاقصیٰ

وعرج بی الی السماء وبلغ بی الی السماء الدنیا فاستفتح فقال الملک الموکل بہا من ہذا قال جبرئیل قال من معک قال محمد

قال ارسلت الیہ قال نعم ففتح لنا فلما دخل بی الی السماء نظرت واذا رجل جالس عن یمینہ سود وعن یسارہ سود فاذا نظر

عن یمینہ ضحک واذا نظر عن شمالہ بکی ثم قال الرجل لجبرئیل من ہذا معک قال جبرئیل ہذا محمد قال مرحبا بالابن الصالح

والنبی الصالح فقلت یا جبرئیل من ہذا قال ابوک آدم فتقدم وسلم علیہ فتقدمت وسلمت علیہ فرد علی السلام وہنانی بما

اعطانی اللہ من الکرامۃ فقلت یا جبرئیل ما ہذا السواد الذی عن یمینہ قال ہم نسمۃ من اولادہ والاسود الذی عن شمالہ الاشقیاء

من اولادہ فالسعداء الی الجنۃ والاشقیاء الی النار ثم عرج بی الی السماء الثانیۃ ولم یزل کذالک یعرج بی من سماء الی سماء الی

ان بلغت الی السماء السابعۃ ثم انطلق بی الی سدرۃ المنتہی عندہا جنۃ المأوی فرفعتہا ورأیت ما امر اللہ فیہا من النعیم الابد راوی کہتا ہے

کہ بیان کیا خالد نے راہب سے حدیث معراج اور اُن چیزونکو جو دیکھا تھا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجائبات سے پس تعجب کیا راہب نے

خالد اور انکے کلام سے اور جانا اُسنے کہ وہ سچے ہین اور جیسے کچھ کہا سچ کہا پس متوجہ ہوا انکی طرف اور کہا کہ اسے برادر

اور حکم کیا اسنے اپنی حجاب کو اس امر کا کہ تیار کرین وہ اپنی لشکر واسطے درستی سامان لڑائی اور سوار ہوے اور نکلنے کے باب السدرہ کی طرف مقابلہ
عرب کے اور واقع ہوا شور شہر مین عرب کے آنے اور انکے اترنے کا شہر پر پس کانپنے لگے دل بادشاہ کے لوگون کے اور گئے سرداران قبط اور حجاب
ارسطولیس بادشاہ کے پاس اور کہا انھون نے کہ ای بادشاہ کیا رائے ہے تیری ان عرب کے معاملے مین آسنے کہا کہ نہین قریب ہے یہ کہ تجویز کرون مین
کوئی رائے اور بند و بست کرون جانا لا کہ ور آیا ہے خوف تمکو نہین اور جگہ پکڑی ہے انکے ڈر نے تمہارے دلونمین اور طمع کی ہے انھون نے
تمہارے ملک مین بسبب کمی تمہاری کوشش کے اور ذلیل جانا ہے انھون نے تمکو اور جان لیا ہے انھونے یہ امر کہ نہین حمایت کرتے ہو تم
اپنے شہرونکی اور نہین لڑتے ہو تم اپنے اہل و عیال کی طرف سے اور اگر لڑتے ہو تو ہوتی ہین خواہشین تمہاری جدا اور رائین تمہاری
غیر متفق لہذا ان لوگون نے ہلاک کیا تمہارے حامیونکو اور مار ڈالا تمہارے دلیرونکو اور نہین ڈرتے تمسے لڑنے کو اور اب وہ اترے ہین
تمہارے میدان مین اور شہر پر اور وہ قصد تمہاری لڑائی کا رکھتے ہین اور نہین ہے کوئی باز رکھنے والا انکا اور اگر میری نزدیک تیرے ہوتے وہ ساتھی
انکے جنکو قید کیا اور بھیج دیا مین نے بجانب دیر زجاج کی تو مصالحہ کر لیتا عرب سے بسبب انکو اور دور کرتا مین عرب کو اپنی میان سے اور تجاوز کیا مین نے
حد سے ان دو ہزار کے بارے مین جنکو مین نے قید و بند کے ساتھ بھیجا پس اگر ہوتے وہ لوگ میرے پاس تو لڑاتا مین انکو لیکر عرب سے حسب طاقت اپنے
پس کہا اسکے وزیر نے کہ ای بادشاہ آیا ہو سکتا ہے تجھسے یہ امر کہ بھیجے تو عرب کے پاس کسی ایلچی کو کہ گفتگو کرے انسے صلح کے باب مین اس
شرط پر کہ ہم سپرد کر دینگے انکے قیدیونکو جو ہماری قبضے مین ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ عرب نہین باقی رہے ہین اس حال پر کہ میسر
ہووین ہمسے اور نہین قبول کرتے ہین وہ ہماری طرف سے ایلچی کو جیسے کہ آئے تھے ہم انپر اور وہ اترے تھے بمقام مجر الجعفر کے وزیر نے کہا
کیا ضرر ہے تیرا ایلچی کے بھیجنے مین انکے پاس پس قصد کیا بادشاہ نے ایلچی کے بھیجنے کا اور وہ مشورہ کرتا تھا اس بارے مین اپنے دل سے کہ اتنے مین
آئے اسکے پاس نگہبان دریا کے جو گھاٹ پر مقرر تھے اور خبر دی اسکو اس امر کی کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی ہے جیحم کی طرف سے اور ہم نہین جانتے ہین
کہ انکا کیا حال ہے اور وہ کہان سے آئی ہے پس جب سنا بادشاہ نے یہ حال نگہبانون سے ملتوی کیا اسنے روانگی ایلچی کو اور آمادہ ہوا
واسطے آنے اس کشتی کے اور گمان کیا اسنے اپنے دل مین کہ وہ کشتی حاکم برقا بادشاہ کیماوش کی ہے پس نہین گذرا تھا تھوڑا عرصہ تا اینکہ
لنگر انداز ہوئی وہ کشتی گھاٹ مین اور اترا اسپر سے ایک بوڑھا شخص خوبصورت رو دار سیاہ ریشمی کپڑے پہنے اور سر پر سرخ
عمامہ رکھے ہوے اور اترے اسکے ساتھ دس آدمی قسون اور راہب ہین پس جب اترے وہ کشتی سے آئے انکے واسطے گھوڑے
بادشاہ کے پاس سے آراستہ ساتھ زین پوشون کامدار کے جنمین نگینے جواہر کے جڑے تھے اور لگامین انکی سنہری تھین پس سوار ہوے
وہ اور نکلے انکی ملاقات کیواسطے امرا اور حجاب اور لائے انکو پاس اور تعظیم کی انکے مرتبہ کی اور بزرگداشت کی انکی اور چلے سامنے
انکی بادشاہ کے محل تک پس اترے وہ اور ٹھہرے ایکدن اور رات اور آئین انکے واسطے دعوتین اور اچھی چیزین بادشاہ کے
پاس سے اور رات گذرانی انھون نے اچھے حال سے پس جب صبح ہوئی دوسرے دن کی سوار ہوے وہ اور نکلے طرف لشکر کی اور آئے بجانب دیرہ ارسطولیس
بادشاہ کے اور اترے وہ گھوڑون سے اور داخل ہوے بادشاہ کے پاس پس اٹھکر کھڑا ہوا بادشاہ انکے واسطے اور تعظیم کی انکی اور بٹھلایا انکو اپنے
ساتھ تخت پر محمد بن اسحاق راوی نے بیان کیا ہے کہ روایت پہونچی ہے مجکو ثقات سے اس امر کی ارسطولیس بن مقابیس سے نے

کیاوش بیٹے کا اپنے سرداروں کا بہتر جانی آخر لئے اُنکی اور شجاعت با اپنے بھائی مصطفانوس کو اور منتخب کیا اُسکے ساتھ چار ہزار سوار کو اور حکم کیا اُسکو
روانگی کا واسطے نُصرت دینے حاکم اسکندریہ کے پھر بھیجا کیاوش نے اپنے خادم کو پاس بڑے بطرک کے جو عالم اُنکی دین کا اور پیشوا اُنکی دار اُنکی
شریعت کا اور نام اُسکا سیولس تھا اور تھا مقام اُسکا ایک دیہہ میں جو مشہور بہ دیر کنائس تھا اور اس بطرک کی عمر ایکسو بیس برس کی
تھی اور تھا وہ شاگرد زبیدہ کا اور زبیدہ شاگرد تھا مرقش کا اور مرقش شاگرد یحیےٰ کا اور یحیےٰ دیلمی بھائی حواری مسیح عیسیٰ بن مریم کا
تھا اور بطرک سیولس پڑھا تھا تورات اور مطالعہ کیا تھا کتب قدیمہ کو اور وہ ایمان رکھتا تھا ساتھ اللہ تعالی کے اور جانتا تھا صفات محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو اور امید رکھتا آپکو دیکھنے کی اور سنتا تھا آپکی اخبار کو اور راہ دیکھتا تھا آپکے زمانہ بعثت کا پوچھتا تھا آپکی نشانیوں
اور معجزات کو پس جب پہونچی اُسکو خبر بعثت ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر ہونے نشانیاں اور معجزات آپکے تو
ایمان لایا وہ آپکا اور قصد رکھتا تھا آپکی خدمت کا پس نہیں ملتا گذری مگر اندک تا اینکہ پہونچی اُسکو خبر وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس رویا وہ آپکی وفات سے اور اختیار کیا گوشہ نشینی کو اور نہیں ظاہر ہوا واسطے کسی کے واسطے اپنی قوم سے ایک سال کامل اور اگر ہوتا وہ مشغول عبادت
میں تو نہ نکلتا اور نہ ظاہر ہوتا وہ پھر بنایا اُس نے اپنے واسطے ایک صومعہ راہ پر پس جب آتا تھا کوئی قافلہ اُسکی طرف تو پوچھتا تھا وہ اُس سے
حال لشکر مسلمانوں کا اور یہ کہ وہ کس سرزمین میں ہیں اور پوچھتا تھا کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کون خلیفہ ہوا پس
کہا گیا اُس سے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے پس جب وفات پائی ابو بکر صدیق نے پہونچی اُسکو خبر اُنکی وفات اور خلافت
عمر رضی اللہ عنہ کی بعد اُنکے پھر پہونچی اُسکو خبر فتوح شام اور روانگی صحابہ کی بجانب مصر کے پس جب ہوئی یہ نوبت تو بھیجا اُسکو بادشاہ
کیاوش حاکم ارض برقا نے بسواری کشتی کے بادشاہ ارسطولیس کے پاس واسطے بشارت دینے آنے کمک کے مع مصطفانوس بھائی
بادشاہ کیاوش کے بہ جمعیت چار ہزار سوار کے اور قریب تر پہونچا اُنکے نزدیک ارسطولیس کے پس جب حاضر ہوا بطلیس سامنے بادشاہ ارسطولیس کے اور
آگاہ کیا اُسکو اس حال سے تو خوش ہوا بادشاہ اور کہا اُس نے کہ اے باپ ہمارے میں چاہتا ہوں تیری مشورت اور حساب یہ بات کہ جا تو
ان عرب کے پاس بطور ایلچی کے میری طرف سے اور دریافت کر تو ہیئے لیئے خبر اُنکی اور دیکھ تو اُس چیز کو جو اُنکی نزدیک ہے اور اُس چیز کو جسکا وہ عزم رکھتے ہیں
اور یہ کہ غرض اُنکی لڑائی ہے یا صلح پس اگر ہے غرض اُنکی صلح کرنا تو میں پاس اُنکے قیدی ہیں اور وہ ایک بڑی جماعت ہیں کہ بھیجا ہے میں نے
اُنکو بجانب بیرزجاج کے پس اگر مصالحہ کریں وہ ہمسے تو میں پھیر دونگا قیدیوں کو اُنکی اور دونگا میں اُنکو کسی قدر اپنے مال سے اور باندھونگا میں
اُنکے ساتھ عہد اس بات کا کہ نہ پھیریں وہ ہماری طرف کو اور نہ تعرض کریں ہمسے پس کہا بطرک نے کہ جو حکم تیرا ہے اُسکو میں کرونگا لیکن اے بادشاہ جان تو اس امر کو
کہ میں نے پڑھی ہے کتاب قدیم اور رسی سے اخبار گذشتہ میں یہ بات کہ اللہ تعالی بزرگ بھیجیگا آخر زمانے میں ایک نبی عربی کو زمین تہامہ سے اور نشانیاں
کیے اور دکھائے جاوینگے اُنکو تمام زمین کے خزانے پس توجہ کریں گے وہ خزانوں کی طرف اور اختیار کرینگے فقر کو دولتمندی پر اور اصحاب اُنکے بھی
تبعیت کرینگے اُنکی راہ کی اور قائم رکھینگے اُنکی سنت کو اور میں چاہتا ہوں اے بادشاہ کہ امتحان کروں میں اُنکا حال کا پیشتر اسکے کہ جاوے اُنکی طرف بادشاہ
کہا کہ کس چیز سے آزمایش کریگا تو اُنکی اُس نے کہا کہ اے بادشاہ حکم کر تو کسی ایک غلام کو اپنے غلاموں سے کہ زین پوش باندھے وہ ایک اچھے
خچر پر تیری سواریوں سے ساتھ اچھے زین پوش اور ساز کے اور گلے میں ڈالے اُسکے حمایلیں انواع جواہرات اور یاقوت کی اور چھوڑے اُسکو

مسلمانوں کے لشکر کیطرف میں آگئے اور بیچ گئے وہ تمکو تو مان لیا تو اس امر کو کہ وہ دنیا کی طالب ہیں اور ترانی انکی دنیا کے واسطے ہوا اور ہمیں جانتے ہیں وہ
آخرت کو اور اگر پھیر دیگا تمکو تمہاری طرف تو کوئی حال نہیں بات کہ وہ طالب آخرت اور اس خبر کے بعد اللہ تعالے و بزرگ کی سردیک ہے
سن حکم کیا بادشاہ نے اپنے سپاہیوں کو اس امر کا کہ رہیں اور آراستہ کریں ہ ایک جیر کو انکی اچھی سواروں کے ساتھ اور لوس جبری جواہرات
جواہرات کی اور سہری لگام لگادیں اور سیر اور دستکا دیں انکے گلے میں حمایل مع میوہ اور چھوڑ دیں انکو بیچ لشکر مسلمانوں کی پس ایسا ہی کیا
انہوں نے راوی کہتا ہے کہ تھے مسلمانوں کی نگہبانی پر اس روز شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب
نزدیک ہوا وہ جیر مسلمانوں کے لشکر سے اور دیکھا انکو اور انکی زینت اور جواہرات کو شرحبیل بن حسنہ نے ہنسے وہ اور کہا کہ
دشمان خدا چاہتے ہیں اسکے سبب سے ہماری آزمایش کریں اس بات میں کہ ہم لوگ طالب دنیا کے ہیں یا آخرت کے قسم ہے اللہ کی نہیں ہے
ہم میں کوئی شخص ایسا جو جھکے اس جبر کی طرف کہ بیشک یہ ہوائی ہے اور نہیں ہے خواہش ہماری مگر اس خیر میں جو باقی اور پایندہ ہے پھر پڑھی
انہوں نے یہ آیت اعلموا انما الحیوة الدنیا لعب ولھو وزینة وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد آخر آیت تک پھر پکڑلی باگ
جبر کی اور لائے انکو قطیعوں لشکر کیطرف پھر چھوڑ دیا انکو راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا بادشاہ نے اس حال کو متحیر ہو گیا چہرہ اسکا اور کہا قسم ہے
اللہ کی اس سبب سے غلبہ دیے گئے وہ لوگ اور خوار و ذلیل کیے گئے ہم اور تھا ایک امیر اداباں اور آگاہ تھا انکے حال سے پس حکم کیا اسنے
بطریق سطیس کو جاویگا مسلمانوں کی طرف پس چلا بطریق یا یاد وہ بیچ لشکر مسلمانوں کی پس جب نزدیک ہوا انکے تو وہ پیچھے شرحبیل بن حسنہ انکی
طرف اور پوچھا انکے حال سے پس کہا اسنے کہ میں ایلچی ہوں ارسطلیس بادشاہ کا بیچ سردار تمہارے کے پس لیا اسکو شرحبیل نے اور لیگئے
اسکو لشکر میں بارادہ خیمہ خالد بن الولید کے پس جب داخل ہوا ارسطلیس مع شرحبیل بن حسنہ کے مسلمانوں کے لشکر میں دیکھا تھا
عرب کیطرف اور وہ لوگ بیٹھے تھے پس دیکھا اسنے ایک قوم کو کہ چھوڑ دیا ہے انہوں نے دنیا کو بعض انہیں سے قرآن شریف پڑھتے ہیں اور بعض
انہیں سے ذکر خدا میں مشغول ہیں اور بعض نماز میں مصروف ہیں اور دیکھا انمیں آرام دیکھوں کو اور نور روشن اور بلند ہوا پس جب
پہنچا وہ خالد بن الولید کے خیمے تک اجازت چاہی انکے واسطے شرحبیل بن حسنہ نے پس اجازت دی انکو خالد نے داخل ہونے کی پس جب
داخل ہوا وہ خالد کے پاس انکے خیمے میں پایا انکو بیٹھے ہوئے زمین پر اور نہ تھا انکے واسطے کوئی جائے و دربان اور پاس ہی انکے ایک جماعت صحابہ
کی تھی پس سلام کیا انکو سطیس نے اور کہا کہ کون تم میں کا سردار ہے پس جواب سلام کا دیا انہوں نے اور اشارہ کیا خالد کیطرف پس کہا بطریق نے کہ کیا تم سردار
اس قوم کے ہو خالد نے کہا کہ لیسا ہی سمجھتے ہیں یہ لوگ مجھکو کہ میں انکا سردار ہوں جبتک ہوں میں حق پر اور تبدیل کروں میں عمل کی حکم اور
انصاف میں اور ڈرتا رہوں میں اللہ تعالی سے پس اگر پھر جاؤں میں واسطے اس کے ہمیں سے ارسچی کر پھر جائیں نہ رہیگی میری اطاعت ان پر اور نہ
سرداری ہے مجھکو انپر پس کہا بطریق نے کہ ہم قسم ہے اللہ کی وہ قوم ہو کہ لشارتنی ہے تمہارے ہی کی مسیح علیہ السلام نے اور حق تمہارا یہ مجھ
پر جدا ہوگا تمسے راوی کہتا ہے کہ حکم کیا انکو خالد نے بیٹھنے کا پس بیٹھا وہ اور کہا اسنے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کرو تم مجھکو اپنے حال اور
انکے حسب سے خالد نے کہا کہ اللہ تعالے و بزرگ نے برگزیدہ کیا اولاد آدم سے عرب کو اور برگزیدہ کیا عرب سے مضر کو اور مضر سے کنانہ کو اور
کنانہ سے قریش کو اور قریش سے ہاشم کو اور ہاشم سے عبد المطلب کو اور عبد المطلب سے عبد اللہ کو اور عبد اللہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر کہا خالد نے کہ

ترجمہ جان لو کہ دنیا کی زندگی بس کھیل اور تماشا اور زینت اور آپس میں فخر کرنا ہے

اور زینت اور آپس میں بڑائی کرنا اور مال اور اولاد میں

سوال کیے گئے تھے رسول اللہ تعالی اللہ علیہ آلہ وسلم اپنی نبوت سے پس فرمایا آپنے کنت نبیا و آدم بین الماء والطین اور فرمایا آپنے

لما خلق اللہ تعالی العرش کتب علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلما رفع آدم فی الزلۃ واخرج من الجنۃ رآہ مکتوبا

علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقال آدم یا رب من ہذا محمد قال لہ ذلک یا آدم الذی لولاہ لما خلقتک قال آدم بحرمۃ ہذا

الولد ارحم الوالد قال اللہ عز وجل یا آدم لو تشفعت الینا بمحمد فی اہل السموات والارضین لشفعناک پھر اللہ غالب بزرگ نے کیا

آپکے نام کو نزدیک اپنے نام سے اور ذکر کیا آپکا ساتھ اپنے ذکر کے اور نام رکھا آپکا مثل اپنے نام کے پس فرمایا اللہ تعالی نے ان اللہ

بالناس لرؤف رحیم اور فرمایا آپکے حق میں بالمؤمنین رؤف رحیم اور فرمایا اللہ تعالی نے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور

فرمایا اللہ تعالی نے آپکے حق میں یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اور اللہ غالب اور بزرگ نے بلند کیا ذکر آپکا

اور بڑائی کی آپکے فخر کی اور بزرگ کیا آپکے کام پس فرمایا اللہ بزرگ اور برتر نے ورفعنا لک ذکرک اور یہ امر انتہائی بزرگی

اور تعظیم اور تکریم ہے اور فرمایا اللہ بزرگ نے یا محمد لا اذکر الا تذکر ولا دعرفنا وتعرف ومن سبک فقد سبنی ومن جحدک

فقد جحدنی ومن انکر نبوتک فما عرفنی وانا اقسم بنبوتک ان جحدت وفا الفوک علیہا اور فرمایا اللہ تعالی نے ویقول الذین

کفروا لست مرسلا قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم اور فرمایا ہے اللہ تعالی نے وکفی باللہ شہیدا محمد رسول اللہ راوی کہتا ہے

کہ جب سنا بطارک نے یہ حال خالد سے خوش ہوا وہ اور کہا اسنے قسم ہے اللہ کی بہ تحقیق نجات پائی اسنے جسنے بیعت کی انکی

اور زیاں کار رہا وہ جو جدا ہوا انسے پھر تجدید کی بطارک نے اپنے اسلام کی خالد کے ہاتھ پر اور بیان کیا انسے حال اپنا

ابتدا سے انتہا تک کہ کیونکر ایمان لایا وہ ساتھ اللہ کے اور تصدیق کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ سلم کی پس خوش ہوئے

خالد اور مسلمان اسکے اسلام سے اور کہا خالد نے کہ کسواسطے آیا ہے تو ارسطولیس بادشاہ کے پاس سے پس بیان کیا اسنے خالد سے

کل حال بادشاہ ارسطولیس کا اور یہ کہ ہدیہ اور خط بھیجا تھا اسنے سردار برقا کے پاس بطلب ملک کو تمہارے خوف سے اور

بھیجا اسکے واسطے ملک کیماؤش نے اپنے بھائی اصطفانوس کو بہ جمعیت چار ہزار سوار کے بطور کمک کو اور میں نے سبقت کی

اسپر دریا میں بادشاہ ارسطولیس کیطرف تاکہ خبر دوں میں اسکو اس حال سے اور بھیجا مجکو ارسطولیس نے تمہارے پاس بطور ایلچی کے

چاہتا ہے وہ صلح کرنا تمسے اور نہیں خواہش رکھتا ہے تمسے لڑنے کی اور کہا ہے اسنے کہ صلح کرو تم اس سے اس امر پر کہ دیگا وہ تمکو کسیقدر اپنے

مال سے اور سپرد کر دیگا تمہاری ایک قوم کو عرب سے جسکو گرفتار کر لیا ہے اسنے ساحل بحر شام سے پس کہا خالد نے کہ ساتھی ہمارے پس چھوڑ دیا

اللہ تعالی نے انکی قید کو اور یکجا کر دیا ہمکو اور انکو اور غالب کیا ہمکو قبطیوں اور رہبان بادشاہ پر پس مار ڈالا ہمنے انمیں سے سات سو سوار کو

اور قید کر لیا ہمنے تیرہ سو مرد کو پھر حکم کیا خالد نے سامنے بطرف کو لانیکا ان قیدیونکو پس سامنے اسکے لائے گئے وہ پھر عرض کیا انپر خالد نے

اسلام کو پس انکار کی اکثروں نے اور جسنے اسلام قبول کیا چھوڑ دیا خالد نے اسکو اور نیکی کی ساتھ اسکے اور جسنے انکار کی اسلام سے حکم کیا

خالد نے اسکی گردن زنی کا راوی کہتا ہے کہ بطارک نے سلام کیا خالد اور مسلمانونکو اور پھرا وہ بطرف ارسطولیس بادشاہ کے اور کہا کہ

جان تو اے بادشاہ کہ یہ وہ قوم ہیں کہ نہیں مقابلہ ہو سکتی ہے ہرگز بدیگی انکی اور وہ ہوشیار اور احتیاط کرنیوالے ہیں پھر آگاہ کیا اسکو

جواہر جڑے تھے سوار تھا وہ اچھے عربی گھوڑے پر پورا تھا ہتھیاروں میں پس جب شہزادہ درمیان دونوں صفوں کے پکارا اُسنے ساتھ
زبان فصیح عربی کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے پھر جاؤ تم ہماری طرف سے کس واسطے کہ ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے ہیں پس تحقیق
مالک ہوگئے تم ہمارے ملک سے مصر اور صعید اور اکثر مقامات زریف کی اور باقی رہا ہمارے پاس تھوڑا ہمارے ملک میں سے اور اکثر ٹوٹ گئی
تم اکثر اُسکے اور ہم نہ جھگڑا کرینگے تم سے اس چیز میں جو لے لی ہے تم نے ہم سے اور ہم تبعیت کرینگے تمہاری باقی ملک میں پس اگر مصالحہ
کروگے تم ہم سے تو مصالحہ کرینگے ہم تم سے ایسا مصالحہ کہ رجوع کریگی بہتری اُسکی ہم پر اور تم پر اور عدل کرو تم ہمارے ساتھ اور نہ ظلم کرو تم ہم پر صلح
میں پس اگر انکار کروگے تم اس امر سے تو پیش آوینگے ہم تم سے ساتھ بھیڑ ان پاک اور دونوں مضبوط کے اور پھیر دینگے ہم تمکو تمہاری پیٹھوں کی
طرف درانحالیکہ شکست اٹھانیوالے ہوگے تم اور بیچ دامنوں اپنی ذلت کے بھاگنے والے ہوگے اسواسطے کہ نہیں دشمنی کی کسی نے اس بیچ کے
لوگوں سے مگر یہ کہ ذلیل ہوا وہ اور شکست اٹھائی اُسنے کیونکہ ہم ایسی قوم ہیں جنکے واسطے کنیسے اور صومعے اور قسیس اور رہبان اور
انجیل اور تسبیح اور صلیبان ہیں پس تمہارے پاس اسکا کیا جواب ہے راوی کہتا ہے کہ یہ گفتگو کرنیوالا بادشاہ ارسطولیس پسر مقوقس کا
تھا پس نہیں فارغ ہوا تھا وہ اپنی کلام سے تا اینکہ نکلے اُسکی طرف شرحبیل بن حسنہ رضی کاتب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جواب دیا شرحبیل نے
اور کہا کہ سختی ہو تجھپر اظہار برائی کا کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے جو پھیریگی تجھکو طرف ہلاکی کے اور عذاب میں ڈالیگی تجھکو برے گھر میں
سختی ہو تجھپر آیا برائی کرتا ہے تو ہمپر ساتھ کفر اور نافرمانی اور عبادت صلیبان اور شرک کے ساتھ رحمان کے اور ہم لوگ صاحب پرہیزگاری
اور ایمان اور رستگاری اور خوشنودی خدا اور قبلہ و قرآن اور حج اور احرام اور نماز اور روزہ کے ہیں ہمارا بہتر اور بزرگ دینوں کا ہے اور
نبی ہمارے مبعوث ہوئے ساتھ معجزات اور بیان اور آیات اور برہان کے ایسے کہ تھے وہ پیغمبر قرآن اترا جنپر تبعیت کی اُنکی پہنچا وہ بخشش کو اور جو
پھرا اُنکی بحث اور دلیل سے پھرا وہ ساتھ غضب کے ایسی پاداش دینے والے کے کہ ہے وہ اور نہیں ہے مکان اُسکے واسطے اور نہ ہے زبان ہے اسکے واسطے
گواہی دی اُسنے اپنی ذات پر اپنی ربوبیت کی اور ازلیت اپنی صفات کی اور احدیت اپنی ذات کی اور ہمیشگی اپنی ملک کی غالبیہ اُسکا
ظاہر ہے اور تدبیر اُسکی استوار ہے اور حکم اُسکا مضبوط ہے عرش اُسکا بلند ہے صفت اُسکی نادر ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اُسکی
ذات کے واسطے کوئی حد مقرر ہے اور نہ اُسکی بقا کے واسطے کوئی وقت شمار کیا گیا ہے فروتنی کرتی ہیں گردنیں واسطے اُسکی بزرگی کے اور ذلیل ہیں
قوی لوگ بمقابلہ اُسکی قوت کے نہیں گھیرا جا سکتا ہے کمال اُسکا اور نہیں نیست ہوتی ہے بخشش اور عطا اُسکی اور نہیں معدوم ہوتی ہے بزرگی اُسکی
سختی ہو تجھپر کیونکر خوش اور اچھا معلوم ہوا تم لوگوں کو ساتھ اُسکی معبودیت کے اور شرک ساتھ اُسکی ربوبیت کا اور یہ کہ مقرر کرو تم واسطے اللہ کے
بیٹے کو اُسکی وحدانیت میں پھر پڑھی اُنہوں نے یہ آیت یوم یحشر اعداء اللہ الی النار فہم یوزعون پھر کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ اللہ کے ایسے بھی
بندے ہیں کہ جسوقت قسم دلاویں وہ اُسپر اس امر کی کہ ریزہ ریزہ کردیوے اللہ اُنکو واسطے اس دیوار شہر پناہ کو تو ایسا ہی کریگا وہ اور اشارہ کیا
شرحبیل نے اپنے ہاتھ سے شہر پناہ کی طرف پس گر پڑی وہ دیوار زمین پر اور ظاہر ہوئے اور دکھائی دیے گھر اور عمارتیں شہر کی راوی کہتا ہے کہ
کہنے لگے عصا بادشاہ کو وقت دیکھنے اس حال کے برائی تیری ہے پھر پھیرا اُسنے سر اپنے گھوڑے کا بجانب اپنے لشکر کے اور اُسنے لوگوں مطلبین نے
اس حال کے دیکھنے سے اور ڈر گئے قبطی برائی اس معاملے سے جو دیکھا اُنہوں نے اور متحیر ہوئے وہ اور پھرے بجانب اپنے خیموں کے

قولہ ترجمہ جس دن جمع کیے جاویں گے دشمن اللہ کے طرف آگ کی پس وے روکے جاویں گے

کہ بعض کو پیچھے بعض کے ٹھہرا دینا اور بعض کو بعض سے ملا دینا تاکہ سب کو دوزخ کی طرف لے جاویں ۱۲

ایتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ اباءنا اولو کان الشیطان یدعوہم الی عذاب السعیر تب کہا انھون نے کہ ہونے سزاوار
بتحقیق منظور کیا ہمنے جو تمنے کہا اور ہم چاہتے ہین تمسے اس امر کو کہ حاکم مقرر کرو تم ہمپر ایک مرد کو اپنے ہمراہیون سے تا اینکہ یکجا
ہو جاوے وہ مال جو تم ہمسے مانگتے ہو پس کہا خالد نے کہ ہم نہین جانتے ہین حال تمہارا سا کیونکر نکلا اور ہمکو نہین معلوم کہ کون ہے صاحب مقدور
کون ہے اور ضعیف غریب کون ہے پس کہا اور تجویز کرو تم اپنے میں سے ایسے شخص کو جسکے تئین لوگ یکجا کرنے مال کا مختار کر سکتے ہوں پس حکم
مقرر کرو تم اسکو ان لوگون پر اور اسکے ساتھ ایک شخص ہمارے ہمراہیوں سے بھی رہیگا کہ قوت دیگا وہ انکو اس کام پر ان لوگونے کہا
کہ اچھا پھر اشارہ کیا ان لوگون نے بجانب ایک مرد رئیس کے انکے اکابر سے جسکا نام شعیا بن شماس اور رئیس اور بزرگ تھا قبطیون مین
پس حاکم مقرر کیا اسکو ان لوگون پر بحکم خالد کے اور مقرر کیا خالد نے ساتھ اسکے ایک مرد کو اپنے ساتھیون سے جسکا نام قیس بن سعد تھا
اور حکم کیا ان دونونکو یکجا کرنے مال کا اور کہا انسے کہ جو کوئی تنگ حال اور ضعیف ہو اسکو چھوڑ دو اور لو تم ہر مرد سے اسقدر جسکا وہ متحمل ہے
اور نیکی کرو تم کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والونکو اور نہ ظلم کرو تم کسی محتاج اور رانڈ اور یتیم پر راوی کہتا ہے کہ جو فعل
ہوا وہ شہر مین اور متوجہ ہوئے مال کے یکجا کرنے مین اور لیتے تھے وہ ہر مرد سے اتنا جسکا وہ متحمل ہوتا تھا اور جو تنگ حال اور ضعیف تھا
اسکو چھوڑ دیتے تھے قیس بن سعد بموجب حکم خالد کے راوی نے کہا کہ روایت کی مجھسے ثابت بن ... نے بیان کیا ہے کہا ثابت نے کہ موجود تھا
مین جبکہ داخل ہوئے شعیا بن شماس اور قیس بن سعد شہر مین تاکہ تحصیل کریں وہ مال کو اور ایک جا ہو وہ قصر مقوقس مین قریب باب الرشید کے
اور مقرر کیا اور بھیجا شعیا بن شماس نے اپنے غلامونکو واسطے لیکر یکجا کرنے کے تھے وہ مال کو اور جو انکے پاس موجود تھا اور حصے کرتے تھے
انھون نے مال کے شہر والون پر جتنے بڑا دولتمند اور بہت مالدار انہین کا تھا اسکا حصہ برابر دس قیراط کے ہوتا تھا اور اوسط مالدار کا حصہ
دو قیراط کہ اسیوقت آئے وہ ایک مرد کے پاس اپنے ساتھیون سے جسکا نام یونس بن مقوقس تھا نہیں جانتا تھا کوئی کہ وہ کسقدر مال اور
نعمتون اور ملک کا مالک ہے اور تھا وہ بڑا بخیل اپنے وقت کے لوگونمین پس کہا اس سے رئیس قوم شعیا بن شماس نے جو ذراع یکجا کرنے پر مامور تھے
کہ بتحقیق واجب ہوا تجھپر اس حصہ سے ایک دینار اسنے کہا قسم ہے حق مسیح کی کہ مین ہرگز اسکو ادا نہ کرونگا اگرچہ مر جاؤں اور نہیں رہے دنیا
میرا کنبہ پس بہت اچھا ہے میری دنیا سے عرب کو پس کہا اسسے قیس بن سعد نے کہ برا ہو تیرا جو کچھ لیتے ہین ہم تجھسے حلال ہے تیرا مال حرام
برا ہو تیرا ایمان تو کہ بتحقیق داخل ہوئے ہین ہم لوگ تمہارے شہر مین زور سے اور اگر یوں ہی نہ مارا جاتا تو اور تیرا مال پہلے لوٹا جاتا پس کہا
شعیا بن شماس نے اس بیوقوف سے کہ نہ یا انکار کرے تجکو اللہ تعالی اور لعنت کرے تجپر سب لوگ جنکو خبر ہے کہ جانتے ہین کہ تو ایسا محتاج نہ تھا کہ نہین
قدرت رکھتا تھا دنیا کی کسی چیز پر اور دیا تجکو اللہ تعالی نے اپنی مہربانی سے اور کشائش دیا تجھپر اپنی روزی کو پس کہا ملعون نے کہ آیا نہیں ہے بیان
کہ وارث ہوا ہین مال کا باپ اور دادے سے تجھپر اللہ تعالی کی کوئی بزرگی اور مہربانی نہیں ہے پس جب سنا قیس بن سعد نے اسکے کلام سے
اٹھ کھڑے ہوئے اسکی طرف اور ماری اسکو ایک لکڑی جو انکے ہاتھ مین تھی اور کہا کہ جھوٹا ہے تو اے دشمن خدا اور دشمن اسکے رسول کا بلکہ
بزرگی اور احسان خاص ہے واسطے اللہ کے اسواسطے کہ روزی دیتا ہے وہ سبکو اپنی مہربانی اور احسان سے اور لوری اور فراخ کیا اسنے ہمپر اپنی
نعمتونکو اور اگر شمار کرو تم سب لوگ اللہ کی نعمتونکو تو نہ گھیر سکو گے اسکو تو اس مین پھر کہا قیس نے اللہم انہ مجد نعمتک و کفر بہا فاخزلہا عنہ راوی

بیان فتح دمیاط

اور پڑھا انھوں نے اُسکو بہت خوش ہوے وہ اس حال سے اور حاکم مقرر کیا مصر مین اباذر غفاری کو ساتھ ایک جماعت مسلمانونکے اور کوچ کیا
عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور داخل ہوے وہان اور بنائی اُسمین ایک مسجد بیچ مین اور وہ مسجد اب تک بنام جامع عمرو بن العاص
مشہور ہے راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد تھوڑے دن کے آئے لوگ رشید اور قوۃ اور محلہ اور دمیرہ اور سمنود اور بحیرہ کی واسطے صلح کے
اور صلح کی اُنسے عمرو بن العاص نے اُس چیز پر کہ اتفاق کیا انھون نے اُسپر پھر بھیجا عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی اور
ضرار بن الازور اور ربیع بن عمیرۃ الطائی اور شاکر بن عزروع اور نوفل بن طاعن اور رابح بن عیاض اور عاصم بن عبداللہ
اور قدار بن عمر اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل اور صعصعہ بن عدی اور عمیر الجہنی اور کعب بن مالک اور سعید بن عبادہ اور
یزید بن خطاب اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل اور صعصعہ بن فرحان اور ہشام بن سعید اور جبلہ بن الاشرید اور عزروع
بن ثابت اور یاسر بن الاشرس اور مجمع بن سعید اور بکر بن راشد اور مرہ بن الحکم اور زاہر بن قیس اور حنظلہ بن کامل اور عبید بن اوس
اور رافع بن اسید اور مرداس بن طاعن اور اسود بن یحیی اور غانم بن الاحوص اور عبداللہ بن جابر اور حازم بن ناصر اور
حامد بن حزام کو پس یہ سب جنکے نام ہمنے ذکر کیا چھتیس آدمی تھے اور چار شخص اور تھی جنکے نامون پر ہمکو واقفیت نہین ہوئی پس یہ سب
چالیس مرد تھے بزرگ صحابہ سے اور سردار کیا اُنپر عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی کو اور حکم کیا اُنکو روانگی بجانب دمیاط کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ تھا حاکم دمیاط کا ہامرگ ماموں مقوقس کا اور وہ سوار ہوتا تھا ساتھ بارہ بیٹونکے اور تھی ہر بیٹے کی قبضے اور
اختیار مین پانچ سو سوار دلیران قبط سے اور مضبوط کیا تھا اُسنے دمیاط کو ساتھ لوگون اور غلات غیرہ کے پس جب پہنچے وہان مقداد مع
اپنے چالیس مردونکے اور دیکھا ہامرگ نے بجانب اُنکی قلت کے ہنسا وہ اور کہا اُسنے کہ قوم نے بھیجا ہی ہماری طرف چالیس مردونکو تاکہ مالک
ہو جاوین وہ ہمارے شہر کے مگر آئینہ وہ لوگ شکست زدہ ہین اور اندک ہین عقل مین راوی کہتا ہی کہ بڑا بیٹا ہامرگ کا شہسوار مشہور تھا نیل کے
شہرونمین اور اُسکا نام ہزبر تھا اور باپ اُسکا اعتماد رکھتا تھا اُسکی شجاعت اور دانشمندی پر اور اُسکی نگاہ مین کوئی شہسوار نہین
پہنچتا تھا پس جب دیکھا اُسنے صحابہ اور اُنکی قلت کو امید کی اُسنے اُنکی لڑائی مین اور پہنے ہتھیار اپنے اور پورا ہو ساتھ اپنے سامان کے
اور سوار ہوا اور نکلا مع اپنے بیٹون اور لشکر کے اور متوجہ ہوا بجانب میدان لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھونکی راوی
کہتا ہی کہ جب دیکھا مسلمانون نے بجانب لشکر دمیاط کے کہ نکلا ہی واسطے لڑائی مسلمانونکے اور صف بندی کی ہی سوا اُسکے مسلمان بھی
اور ٹھہرے اُنکے مقابلے مین پس نکلا قبطیونکی صف سے ہزبر بڑا بیٹا ہامرگ کا اور گردا دیا اُسنے اپنے گھوڑے کو اور طلب کیا
لڑنے والے کو پس نکلے اُسکی طرف ضرار بن الازور اور حملہ کیا اُسپر اور نیزہ مارا اُسکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اُسکی پشت سے پس گر پڑا وہ
مردہ ہوکر زمین پر اپنے گھوڑے کی پشت سے اور لوٹنے لگا اپنے خون مین اور حملہ کیا ضرار نے ہامرگ کی لشکر پر اور پھیر دیا اُسکو
شہر پناہ تک پس پناہ مانگی ہامرگ نے ضرار اور اُنکی حملون سے اور ڈر گیا خوف اُسکی لشکر اور لوگونکے دلون مین اور تنگی مین پڑا سینہ اُسکا سبب
اپنے بیٹے کے اور افسوس کیا اُسپر اور رویا اور پھرا بجانب شہر کے مع اپنی اولاد اور لشکر کے اور بند کر لیا شہر کے دروازونکو اور آیا ہامرگ اپنے
قصر مین اور دیکھا اُسنے اپنے پاس اکابر دولت کو اور بتحقیق سخت اور دشوار گذرا اُنپر وہ امر جو نازل ہوا اُنپر صحابہ کیطرف سے پس کہا بادشاہ زادہ نے

اور خوش کیا اُنکے دل کو اور ظلمت دیا اُنکا دین جب رات ہوئی کہا حکیم کے بیٹے نے کہ قسم ہے خدا کی ہر آئینہ لونگا مین عوض
اپنے باپ کا اور تھا گھر حکیم کا ملا ہوا شہر پناہ سے پس کھودا حکیم کے بیٹے نے ایک کشادہ سوراخ اور نکلا اُسمین سے اور نہین
آگاہ ہوا اُس حال سے کوئی شخص اور قصد کیا اُسنے بجانب صحابہ کے پس جب آہٹ پائی اُسکی لوگون نے اُسکے پاس اور کہا
اُس سے کہ تو کون ہے اُسنے کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ باپ میرا مار ڈالا گیا تم لوگون کے سبب سے اور ایک کشادہ سوراخ کھودا
مین نے شہر پناہ مین اور نکلا مین اُسمین سے اور آیا تمھارے پاس تاکہ در آؤ تم شہر مین پس اُٹھو کھڑے ہو تم اللہ کی برکت اور
مدد پر تاکہ داخل ہو اور مالک ہو جاؤ تم شہر کے لیکن اُس سے ضرار نے کہ بُرا ہو تیرا جسنے کہ تجکو اس کام پر بھیجا ہو اُسنے تیرا مار ڈالنا
چاہا ہے آیا نہین جانا تو نے کہ احتیاط عادت ہماری ہے اور ہوشیار رہنا خاصہ ہمارا ہے راوی کہتا ہے کہ قصد کیا اُسکا ضرار نے
پس کہا اُنسے مقداد نے کہ اے ضرار جلدی نہ کرو تم کہ دیکھا ہے مینے اس رات مین جبکہ میری آنکھ لگ گئی تھی خواب مین
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہین میرے پاس اور آپ ہمکو بشارت دیتے ہین اور یہ لڑکا ہمارے سامنے
کھڑا ہوا ہی کلام کر رہا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست بزرگ سے اشارہ فرماتے ہین اُسکی طرف پس بہ تامل دیکھا
مین نے اُسکو اے ضرار پس پایا تھا مینے اُسکو خواب مین اس حالت پر جو اس وقت ہے اور دیکھا تھا مینے اُسکی کمر مین
ایک کمربند چمڑے کا جسمین کڑیان چاندی کی تھین پھر کہا مقداد نے کہ اے لڑکے کھول تو اپنی کمر کو پس اُٹھایا اُسنے
اپنے کپڑے کو تو کمربند اُسکی کمر مین تھا پھر کہا لڑکے نے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ پس سامنے آئے
مقداد اور ضرار اُس لڑکے کے اور مصافحہ کیا اُس سے اور بہت خوش ہوئے صحابہ اس حال سے اور سوار ہوئے مقداد اور
ضرار اور چالیسون مرد اپنے گھوڑون پر بدون جلدی اور گھبراہٹ کے اور چلے وہ تاریکی مین اور لڑکا اُنکے آگے تھا
تا اینکہ آئے وہ اُس شہر پناہ تک جسمین لڑکے نے سوراخ کیا تھا پس کشادہ کیا اُس سوراخ کو صحابہ نے اور داخل ہوئے
اُسمین مع اپنے گھوڑونکی پھر بند کر دیا اُنھون نے سوراخ کو پتھرون اور مٹی سے پس تحقیق لے لیا تھا اللہ تعالی نے اُنکے
دشمنون کی بینائی کو پس نہین دیکھا اُنکو کسی نے شہر والون سے اور داخل ہوئے صحابہ حکیم کے گھر مین اور چھپ رہے اُسمین
ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ خبر پہونچی ہے مجکو اس امر کی کہ حکیم کے بیٹے کے چچا زاد بھائی اور یگانے اُسکے باپ کے اسّی مرد
تھے پس گیا لڑکا اُن لوگون کے پاس رات کو اور آگاہ کیا اُنکو اپنے کام سے اور وہ لوگ بھی خشمگین تھے بسبب مارے جانے حکیم کے
پس آئے وہ لوگ اُسکے ساتھ گھر کی طرف اور داخل ہوئے صحابہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور رات کاٹی اُنکے نزدیک پس جب
صبح ہوئی کھولا گیا دروازہ شہر کا اور نکلے وہ لوگ دمیاط کے واسطے قوت دینے اور کمک بادشاہ کے عرب کی لڑائی پر اور نہین
ٹھہرا شہر مین کوئی سوائے عورتون اور لڑکون کے اور سوار ہوا ہامرکس مع اپنے لشکر کے اور طلب کیا اُن لوگون نے صحابہ کو پس
نہ پایا اُنکو اور نہ معلوم ہوئی اُنکو خبر اُنکی پس واقع ہوا شور اس امر کا کہ عرب بھاگ گئے پس اُسیوقت چلد گیا بیٹا حکیم کا اور
اسّی مرد یگانے اُسکے بجانب دروازہ دمیاط کے پس بند کر لیا اُنھون نے دروازے کو اور ٹھہری اُنمین سے ایک جماعت واسطے نگہبانی

مین اُنکی طرف اور دیکھا مین نے انمین ایک نور کو جو بہت نورانی تھی کہ اگر ظاہر ہوجاوے وہ کسی اہل دنیا پر تو مرجاوین وہ اسکے
شوق مین اور جان تو اے باپ میرے کہ بتحقیق اللہ غالب اور بزرگ نے نہین کھول دیا میری آنکھ کو اور دیکھا مین نے جو دیکھا مگر
واسطے میری ہدایت کے اور رہا اُسنے میری بہتری کو اور نہین ہوسکتا ہے بعد اس خواب کے کہ رہون مین گمراہی پر اور بیعت کرون
اُنکی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر جنبش دی اسنے اپنے گھوڑے کو اور
کہا اپنے غلامون اور لوگون سے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہو مجکو بیعت کرے میری پس تبعیت کی اُنکی قوم سے ایکہزار مردون نے اور جانے صحابہ مین
راوی کہتا ہے کہ جب متوجہ ہوا شطا اور ساتھی اُسکے بجانب صحابہ کے پھینک دیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو اور ظاہر کیا کلمۂ توحید کو اور توحید
بیان کی اللہ غالب اور بزرگ کی پس متوجہ ہوے صحابہ اُنکی طرف اور بہت خوش ہوے اور پیار کیا اور دی اُنکو ساتھ سلامتی کے
اور خوشخبری دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کی طرف سے ساتھ بزرگی اور قبولیت کی پس جب دیکھا ہامرک نے اپنے بیٹے شطا اور اُسکے
ایمان لانے کو ساتھ اللہ غالب اور بزرگ کی اور اُسکے جا ملنے کو صحابہ مین کہا اُسنے کہ نہین ایمان لایا بیٹا میرا مگر یہ کہ دیکھ لیا اُسنے حق کو
اور مین نہین شک رکھتا ہون اُنکی عقل اور اچھائی رائے مین پس ظاہر کیا ہامرک نے کلمۂ شہادت کو اور جا ملا ساتھ اپنے بیٹے شطا کے راوی
کہتا ہے کہ جب دیکھا اُسکی اولاد اور سرداران اور اکابر دولت نے بادشاہ کو کہ مسلمان ہوگیا وہ اور مل گیا اپنے بیٹے شطا کو ساتھ کہا انھون نے
کہ اگر نہ ظاہر ہوتا اُنکو حق تو نہ مسلمان ہوتے پس مسلمان ہوگئے وہ سب اور جا ملے اپنے بادشاہ ہامرک سے پس خوش ہوے صحابہ اس معاملے سے اور
متوجہ ہوے اور آئے ہامرک کے پاس اور بلند کیا اُسکے اور اُسکی اولاد اور اُسکے اُمراے مرتبونکو اور شکریہ ادا کیا اُنکی کامون کا اور تائید کی
اُن سبھون نے اپنے اسلام کی صحابہ کے ہاتھون پر اور کھول دیے گئے دروازے شہر کے اور داخل ہوے صحابہ اور بادشاہ اور اولاد اور لشکر اُسکے
شہر مین پس جو ایمان لایا برقرار رہا اپنے اسلام پر اور جسنے انکار کی اسلام کی اور ارادہ کیا ٹھہرنے کا اپنے دین پر چھوڑ دیا صحابہ نے اُسکو اور
نہین جبر کیا اُسپر اور نکالے گئے مال اور دیبات اور جزائر کی طرف راوی کہتا ہے کہ حکم دیا مقداد نے اُس گھر کو جسمین سے داخل ہوتے تھے
شہر مین اور حکم کیا اُسکے بنانے کا پس بنایا گیا ایک دروازہ اور نام اُسکا باب النعیم رکھا اور وہ بیٹا حکیم کا تھا راوی کہتا ہے کہ چھوڑا
اُنکے پاس مقداد نے ایک مرد کو صحابہ سے جسکا نام یزید بن عامر تھا تاکہ سکھا دیوے وہ اُنکو مسائل دین اسلام کے اور روانہ ہوے مقداد
دمیاط سے بجانب اسکندریہ کے اور بیان کیا عمرو بن العاص سے کیفیت فتح دمیاط اور مسلمان ہونے ہامرک اور اُسکی اولاد اور اُسکے
لشکر اور شہر والونکی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اس حال سے اور لکھا اُنھون نے ایک خط حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ کو مشتمل بشارت فتح اسکندریہ اور رشید اور فوہ اور دمنہور اور بحیرہ اور دمیاط کے اور بھیجا خط کو مع عامر بن لوی راوی نے
بسلسلہ راویون کے نصر بن مسروق سے روایت کی ہے کہا نصر نے کہ جب فتح کیا دمیاط اور ہوا معاملہ اُسکا جو ہوا کہا ہامرک نے
اپنے بیٹے شطا سے کہ اے میرے بیٹے بتحقیق اللہ پاک اور برتر نے چھوڑایا ہمکو دوزخ کی آگ سے اور ہدایت کی ہمکو بجانب اسلام
اور بہشت کے اور یہ بزرگی اور بخشش اللہ کی ہے کہ ہمیشہ لکھ گئی تھی ہمارے واسطے اور یہ مقام تنیس نزدیک ہے ہمسے اور وہ جزیرہ ہے
کہ نہین پہونچ سکتا ہے کوئی وہان مگر کشتیون مین اور بہتر یہ ہے کہ ہم لکھین وہان کے حاکم ابا ثوب کو اور بلاوین اُسکو بجانب اللہ تعالے

نکلا تھا ایک دن مع اپنے امرا اور اکابر دولت کے بقصد شکار کے پس پہونچا وہ اپنے شکار مین ہرلیش تک پس بھاگی اُسکے
سامنے ہوکر ایک ہرنی اور پیچھا کیا اُسکا بادشاہ نے اپنے گھوڑے پر تا اینکہ بھگایا اُسکو فرودگاہ ابی ثوب بن کامل بن مصعوہ تک
پس ماندہ ہوگیا گھوڑا بادشاہ کا اور بچ گئی ہرنی اور ابی ثوب بیٹھا تھا اپنے خیمے مین پس جب دیکھا اُسنے مقوقس بادشاہ کو کہ متوجہ
ہوا ہو اُسکے خیمے کی طرف جلد اُٹھکر چلا بادشاہ کی طرف اور نہین پہچانا اُسکو بلکہ دیکھا اُسکی حشمت اور لباس شاہانہ کو پس جانا اُسنے
کہ یہ بادشاہ ہے پس جب پہونچا اُس تک بزرگداشت کی اُسکی اور تعظیم کی اُسکے مرتبے کی اور پکڑا اُسکی رکاب کو اور اُتارا اُسکو
اور حکم کیا اپنے غلامونکو بادشاہ کے گھوڑے کے لینے اور اُسکے ٹہلانے اور آرام دینے کا اور داخل ہوا بادشاہ کو لیکر خیمے مین
اور بٹھایا اُسکو اور حکم دیا غلامون اور لونڈیون کو بکریان ذبح کرنے اور کھانا پکانے کا راوی کہتا ہے کہ اُسیوقت لشکر اور غلام
بادشاہ کے بھی اُسکے پیچھے آپہونچے پس اُتارا اُنکو ابو ثوب نے اور جب طیار ہوا کھانا تو لائے گئے بڑے کاسے بھرے ہوئے گوشت
اور ہر طرح کے کھانون سے راوی کہتا ہے کہ بادشاہ اور اُسکے لوگون نے تین دن ابو ثوب کے نزدیک توقف کیا
پس جب چوتھا دن ہوا بادشاہ مع اپنے ہمراہیون کے بارادہ مصر کے پس سوار ہوا ابو ثوب بھی اُسکے ساتھ اور برابر بادشاہ
ساتھ تھا تا اینکہ قسم دلائی اور پھیر دیا اُسکو بادشاہ نے بعد اُسکے کہ اچھی تعریف کی اُسکی اور وعدہ کیا ہر طرح کی نیکی کا اُسکے ساتھ
اور چلا مقوقس بادشاہ تا اینکہ داخل ہوا مصر مین اور بیٹھا تخت سلطنت پر پس اُسیوقت حکم کیا اُسنے اپنے وزیر کو کہ لکھدیوے
ابی ثوب کو ولایت تنیس اور اُسکے متعلقات کی اور روانہ کیا اُسکے واسطے ساتھ فرمان کے خلعتون اور غلامونکو پس
جب پہونچا فرمان بادشاہ کا اور خلعتین اور غلام ابی ثوب کو خوش ہوا اور قبول کیا اُسنے اُس زمین کو اور روانہ ہوا
مع اپنے لڑکے بالون اور بیگانون کے بجانب قریہ کے اور سوار ہوا وہان سے کشتیون مین اور گیا تنیس کو پس جب
قرار پکڑا اُسنے اپنی ولایت میں بھیجا اُسنے لوگون کو واسطے لانے اپنے بھائیون اور باقی قوم کے اور آگئے وہ لوگ
اُسکے پاس پس حاکم کیا اُسنے اپنے بھائی اباسینا کو جزیرہ صدف پر اور حاکم کیا اپنے بیٹے مفاض کو زیو پر اور
حاکم کیا اپنے غلام قینا کو ابالاج پر راوی کہتا ہے کہ قرار پکڑا حکومت پر ابو ثوب نے اور بھٹک گیا اور
مغرور ہوگیا وہ اور گذری مدت اِس حال مین تا اینکہ آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصر مین
اور ہوا حال بادشاہ کا اُس طرح پر جیسا کہ بیان کیا ہمنے اور جانا اُسکا اُسکے بیٹے ارسطولیس کے ہاتھ سے اور
کیفیت اُسکے ہلاک ہونے کی پس جب پہونچی یہ خبر ابو ثوب کو روکا اُسنے اُس محصول کو جو مقوقس کے بیٹے
ارسطولیس کے پاس بھیجتا تھا اور دیکھا اُسنے اپنے کو ایک ایسے جزیرہ مین کہ بازرکھتا تھا اُسکو جو پہونچے
اُس تک آدمیون سے اور پناہ مین رکھا اپنے تئین اُسی جزیرے مین پس جب مالک ہوگئے مسلمان مصر اور سکندریہ
اور اُسکے اطراف کے شہرون اور دمیاط کے اور مسلمان ہوگیا ہامرکا اور اولاد اور فوج اُسکی روانہ ہوئے شطا اور
غلام اُسکے اور یزید بن عامر بطور ایلچی کے بجانب ابو ثوب کے پس جب داخل ہوئے وہ لوگ وہان اور ٹھہرے

انکے سامنے اور دیکھا انکو ابو نوح نے تو ظاہر کیا اسنے غرور اور تکبر اور نہیں اٹھایا اسنے اپنے سر کو انکی طرف اور کیسکو اسکے حجاب سے جرأت اس امر کی ہوئی کہ اس لڑکے کو اجازت بیٹھنے کی دیوے پس جب دیکھا یزید بن عامر نے یہ حال رہا انھوں نے یہ کلام اللہ تعالی کا ان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین پھر بیٹھ گئے وہ اور بیچ انکے ہیکل میں تھا اور دیکھا یزید نے تخت ابو نوح کو تو وہ سونے کا تھا اور اسمیں تصویر ایک درخت کی اور اُس درخت کے نیچے تصویر مریم کی تھی اور مسیح عیسیٰؑ انکی گود میں تھے پس پڑھا یزید رضی اللہ عنہ نے کلام اللہ تعالے کا فناداہا من تحتہا الا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریا وہزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا فکلی واشربی وقری عینا اور برابر پڑھتے رہے یزید ان آیات کو اس آیت تک انی عبد اللہ آتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوۃ والزکوۃ ما دمت حیا وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا پس جب سنا ابو نوح نے یزید بن عامر کو یہ آیات پڑھتے ہوئے بدل گیا رنگ اُسکا اور بہت برہم ہوا پس جب فارغ ہوئے یزید پڑھنے آیات سے متوجہ ہوا ابو نوح کی طرف اور کہا آلسے غصے اور غصے سے کہ یہ کیا کلام ہے جو تمنے کہا یزید نے کہا کہ یہ کلام اللہ عالم و بزرگ کا ہے کہ اتارا ہے اُسنے اوپر نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ نہیں سیکھے عجائبات اسکے اور نہ بدلیں گے کلمات اُسکے اور نہ مثل ہوگا اُسکی آیات کا ابو نوح نے کہا کہ جو تمنے ذکر کیا اُسکے کیا معنی ہیں یزید نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہیں کہ جو خبر دی ہے اللہ عالم و بزرگ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ معلوم کیا عیسیٰؑ نے حق کو اور حق کلام کیا انھوں نے اپنی ذات پر اس طرح سے کہ وہ بندہ اللہ کے ہیں نہیں ہیں بیٹے اللہ واحد اور پاک کے اور جو انھوں نے یہ کہا کہ اوصانی بالصلوۃ والزکوۃ تو اسکے مطلب یہ ہیں کہ میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بندگی اللہ اور اسکی فرمانبرداری کے مثل ہم لوگوں کے اور ہمارے پیغمبر ہوں میں واسطے اپنے پروردگار کے اور یہ کہ ہو میرے مال میں حق اللہ تعالی کا اور معنی لئے اس کلام کے والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا یہ ہیں کہ عیسیٰ نے آگاہ کیا لوگوں کو اس امر سے کہ وہ پیدا کئے گئے ہیں نہیں استحقاق رکھتے ہیں جو ہوئے کا اور جو کوئی مرنیگا اسکے واسطے کوئی بزرگی اور برائی نہیں ہے اور معنی اس قول کے اے بادشاہ یہ ہیں کہ آگاہ کرتے ہیں عیسیٰ لوگوں کو اس امر سے کہ عیسیٰ اور وہ سب اٹھائے جائینگے روز قیامت کے جو دن قصوں اور رسوائی کا ہوگا اور اگر سمجھو وہ دونوں معبود ہیں ان دونوں کو بیٹے جو ابتیں اور پڑھا تھا ان لوگوں کو بیچ میں لیکن تمہارے اور فکر کرو تو اے مرد اس امر میں کہ دیکھتا ہے تو حکمت کہ کیسی بڑی ہے اور وہ اللہ کی وحدانیت پر گواہ ہے پس جب سنا ابو نوح نے کلام یزید بن عامر کا متوجہ ہوا انکی طرف اور کہا کہ تحقیق تمنے جنگل اور اعرفو کیا ساتھ جھوٹی باتوں کے اور ڈوبے ہو تم لوگ دریائے گمراہی میں پس کہا یزید بن عامر نے کہ اللہ جو جانا ہی سرگرداں ہے جنگل اور گمراہی میں شریک کرنے والا اپنے ساتھ ماوتعالی کے اللہ ایسا قدرت رکھنے والا ہے کہ یہ آسمان سایہ کرسکتا ہے اور نہ زمین اُسکا بوجھ اٹھا سکتی ہے اور نہ رات اُسکو تاریک کرسکتی ہے اور نہ دن انکو چھپا سکتا ہے

اور نہ کوئی روشنی اُسپر غالب ہو سکتی ہے اور نہ کوئی تاریکی اُسکو چھپا سکتی ہے اور کوئی بادشاہ اُسکو مغلوب نہین کر سکتا ہو اور
کوئی زمانہ اُسکو بدل نہین سکتا ہے اور ہر صفت اُسکو ایک دفعہ عطا ہو آیا نہین ہے تمکو سوجھ آیا نہین ہے تم مین کوئی ایسا جو دیکھے
اور عبرت حاصل کرے اور ذکر کرے بادشاہ تمہاری قدرت مین آیا نہین ہے کوئی تم مین ایسا کہ نصیحت کرے اپنے نفس کو
بسبب جانے دن روشن اور آنے رات تاریک کے آیا نہین ہو سکتا ہے تمسے کہ واحد جانو تم اللہ کو اور عبادت کرو اُسکی اور
پاک جانو اُسکو شرکت سے اور اقرار کرو اُسکی یکتائی کا آیا نہین سنا تمنے کلام اُس شخص کا جسکی تم لوگ عبادت کرتے ہو
اور اشارہ کرتے ہو اُسکی طرف اور تعظیم کرتے ہو اُسکی یعنی کلام عیسیٰ بن مریم کا کہ اقرار کیا اُنھون نے اللہ کی وحدانیت اور
معبودیت کا اور کہا کہ مین بندہ اللہ کا ہون اور بشارت دی عیسیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی قبل مبعوث ہونے کے
اور آگاہ کیا لوگون کو ساتھ بزرگی ہمارے نبی اور نزدیکی اُنکی اللہ برتر سے آیا نہین سنا تمنے آپکے معجزات کو اور وہ جو کچھ ظاہر
کیا اپنے حق کو اپنے معجزات اور نشانیون اور دلیلون سے آیا نہین دو ٹکڑے ہوا چاند اُنکے واسطے آیا نہین بات کی اُنسے
سوسمار اور بھیڑیے نے آیا نہین مخاطب ہوا اُنسے اونٹ اور درخت آیا نہین ہین وہ اچھے گھروالے قبیلہ مضر مین راوی کہتا ہے
کہ چپ ہو گیا ابو ثوب جواب دینے سے اور نہ رہی اُسکے واسطے کوئی چیز جسکے سبب سے وہ حجت اور دلیل کو اُٹھاوے مگر یہ کہا اُسنے
یزید بن عامر سے کہ ہم سچے ہین ہیگا وہ سب کلام جو تمہارے نبی نے کہا تھا لیکن تھا وہ جادو قدیم سے چلا آتا اور اگر یہ گفتگو
تمہاری سچ ہے پس دعا کرو تم اللہ سے اور وسیلہ کرو اُن محمد صلی اللہ علیہ آلہ سلم کو اس بات پر کہ برساوے اللہ پانی
پس اگر برسے گا پانی تو جانینگے ہم کہ کلام تمہارا حق ہے اُسمین کوئی شک نہین ہے اور ایمان لاوینگے ہم ساتھ اللہ برتر کے اور
تصدیق کرینگے ہم رسالت محمد کی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم یزید بن عامر نے کہا کہ اللہ غالب اور بزرگ قادر ہے اس بات پر جو تونے
کہی واِنّ اللّٰہ علیٰ کل شیٔ قدیر اور بندہ نیک خالص جب دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے تو اللہ قبول کرتا ہے اُسکی دعا کو اور
اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے پھر اُٹھ کھڑے ہوئے یزید بن عامر اور نکلے ابی ثوب کی مجلس سے پس کہا اُنسے ابو ثوب نے کہ کہان
جاؤگے اے یزید اُنھون نے کہا کہ دعا کرونگا مین اللہ سے ایسا اللہ کہ اگر چاہے تو اُتارے تمہارے اوپر عذاب آسمان سے
پھر پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالیٰ کا بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم فمن یھدی من اضل اللہ وما لھم من ناصرین
راوی نے اپنا سلسلہ راویون کے وقاص بن جبیر سے روایت کی ہے کہ نہین طلب کیا ابو ثوب نے پانی کو اور سقیہ پر
اکتفا کی مگر اس وجہ سے کہ اُسکی ایک زراعت تھی فاصلے پر دریائے نیل سے پس نہین قدرت رکھتا تھا وہ اُسکے
سینچنے کی اور نہین پہونچ سکتا تھا وہان تک پانی اور نہین سینچی جاتی تھی وہ مگر آسمان کے پانی سے اسواسطے
کہ ابو ثوب نے اُس کھیتی کے واسطے گڑھے اور تالاب بنائے تھے کہ یکجا ہوتا تھا اُنمین پانی باران کا اسقدر
کہ کفایت کرتا تھا اُس زراعت کو ایک سال سے دوسرے سال تک پس جب موقوف ہو جاتا تھا برسنا پانی کا
گرمیون کے دنون مین تو سینچتا تھا وہ اُس زراعت کو اُن تالابون سے اور اُس سے کھیتی کو قوت ہوتی تھی اور

لگائے تھے اُسنے درخت سب پھلوں کے اور اس سال میں کہ آگئے تھے پیر بدین عامر او قوم کے پاس کہ کاٹا تھا اللہ تعالی نے
پانی کو جاڑوں کے دوپہیں اور جھک گیا تھا وہ پانی جو نالاؤں میں بہتا تھا اور پیاسی ہوئی تھی کھیتی اور قریب تھا کہ
سوکھ بھی جاویں اور او قوم سخت محتاج تھا پانی کا اسوقت میں کہ پیر بدین عامر انکے پاس آگئے تھے اور گدا مال اُن
دونوں کا وہ جو بیان کیا ہے اور طلب کیا او قوم نے پیر بدین سے پانی برسنے کو حالانکہ وہ مالک برسات کا نہ تھا پس کہا پیر بدین نے
کہ اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے پھر نکلے پیر بدین اور قصد کیا دریا کا اور وضو کیا اور دو رکعت
نماز پڑھی پھر بلند کیا اپنے سر کو آسمان کی طرف اور کشادہ کر دیا دونوں ہتھیلیوں کو اور دعا مانگی ان الفاظ سے اللہم انک قد

امرتنا بالدعاء و وعدتنا بالاجابة انت اصدق القائلین و تقول و اسألک بما دعاک عبدک بانی قریب استیسقوه المرام

ادعونی و قد دعوتک کما امرتنی واسمع کما وعدتنی یا دائم المعروف الذی لا ینقضی ابدا ولا یحصیه غیرک اللہم اسقنا

غیثک بحق محمد المصطفی و آلہ اسرع اجابة انه اہل الوفا و انک علی کل شیء قدیر و قصص حیدری میں بیان
کیا ہے کہ مجکو ثقات سے یہ حال معلوم ہوا ہے کہ پیر بدین عامر دعا کرتے تھے کہ اُسیوقت اونچی ہوئی بدلی زمین آسمان کے
بیچ میں اور ٹھہری وہ مثل ٹھہرنے شخص حاجری اور فرمی کرنے والے کے اور بلند ہوئی مثل باز و چلنے والے تیز کے اور
پھیل گئی اور آپس میں لگ گئی اور رعد حملہ کرتا تھا اُسپر مثل حملے شخص غضبناک کے اور رعد اُسکو ساتھ آواز برق کے
مارتا تھا اور ڈپٹتا تھا مثل ڈپٹنے غضبناک کے اور وہ اُسکو ساتھ آواز برق کے مارتا اور چلاتا تھا اور طرح طرح کی آواز
کرتا تھا اُسپر اور بدلی اللہ کی آسمان قدرت پر کمال فرمانبرداری کے چلتی تھی اور اللہ تعالی نے مقرر کیا تھا
بدلی پر فرشتگان رحمت کو درانحالیکہ باندھے تھے وہ کمروں میں تسمے خدمتگاری کے چلاتے تھے وہ بدلی کو ساتھ
چرانوں رحمت اللہ کے کھینچتے تھے اُسکو ساتھ قدرت کے ساتھ ہاتھوں اُنکے دیدے اور چلے کے اور بدلی
رکھے ہوئے تھی بار و اطاعت کے موافق منطوق یسبح الرعد بحمده والملائكة من خيفته اور بدلی چلتی تھی مثل
چلنے تیز رو کے اور جلدی کرتی تھی مثل جلدی ڈرنے والے کے اور رعد تسبیح کرتا تھا مثل تسبیح اُس شخص کے
جو سجدہ کرتا ہے واسطے بزرگی اللہ کے فتری الودق یخرج من خلاله پس جب سیراب اور پوری ہوئی وہ
اور باردار ہوئی ساتھ پانی کے اور کشادہ ہوئی رہیں آسمان کے بیچ میں اور پھیل گئی اور رعد چلاتا تھا
اُسکو اور برق مارتی تھی اُسکو ساتھ آواز اپنی چمک کے اور چمکتی تھی اُسکے درمیان سے بجلی بدلی پر ساتھ
قدرت اللہ کی درانحالیکہ پھیلی تھی وہ ہوا درمیان ہاتھوں اُسکی رحمت کے تو اُسوقت کھل گئے پانی کے
دروازوں کے اور اٹھ گیا پردہ اُسکے پانی کا پس دی وہ ساتھ آنسو ایسے پانی کے جدا آئی ایسے جرانہ بر
اور پے در پے رواں کیا زمین پر صاف پانی ایسے آنسوؤں کا پس جوش ہوئی رہیں وقت اُترنے اُسکے
پانی کے اور آراستہ کیا پانی نے لڑی پھولوں کی بیچ گودوں اُنکے وجود کے پس نکالا زمین نے اپنی اوگی

جمع کی ہوئی سبزے کی اور بسبب خوشی اور بشارت کے ساتھ رحمت اپنے پروردگار کے اور پکارا پکارنے والے قدرت نے یہ
آنظر الی آثار رحمۃ اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا راوی نے بیان کیا ہے کہ برسا پانی درانحالیکہ برستا رہا وہ پانی
دن اور تمام رات تک تا اینکہ سیراب ہوگئی زمین انکی اور بھر گئے تالاب انکے پس جب ہوا دوسرا دن آئے یزید بن عامر ابی ثوب
کی مجلس مین اور کہا اُس سے کہ کیونکر دیکھی تو نے صنعت اللہ صانع کی جو ذمہ دار ہے بندون کی روزی کا پس ہنسا
ابو ثوب اور کہا اُسنے کہ یہ جادو تمہارا عظیم ہے اور مکر تمہارا بڑا ہے اور جادو اس سے زیادہ کام کرتا ہے پس کہا اُس سے زید نے
کہ رحمت نہین ہوتی ہے مگر اللہ تعالی کی طرف سے کہ وہ نیکوکار اور قبول کرنیوالا توبہ کا ہے اور قسم دلائی مین نے اُسکو محمد
صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی پس قبول کی اُسنے دعا میری پس جب ہوگیا ابو ثوب پھیرنے چوا سے جبکہ دیکھی اُسنے قدرت اللہ غالب
اور بزرگ کی برسنے پانی اور ظاہر ہونے برکت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے اور کہا اُسنے کہ اب ظاہر ہوا مجکو حق اور
ثابت ہوگئی مجکو یہ بات کہ دین تمہارا حق اور کلام تمہارا راست ہے اور مین ایمان لاتا ہون ساتھ اللہ کو تصدیق کرتا ہون رسالت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی پھر کہا ابو ثوب نے کہ مین چاہتا ہون کہ عرض کرون مین اسلام کو اپنے جزیرے کے لوگون اور اپنے اہل و عیال
اور اپنے ساتھیون پر اور رکھو دون مین کنیسون کو اور بناؤن مین مسجدون کو اور حکم کرون مین نیک کامون کا اور منع
کرون مین بد کامون سے پس کہا یزید بن عامر نے کہ اگر تو ایسا کریگا تو راہ نیک پر ہوگا اور اگر نفاق اور خلاف کریگا
تو اللہ تیری گھات مین ہے پھر نکلے یزید اور شطا اور غلام اُسکے ابو ثوب کے پاس سے اور پھر آئے ہامرک حاکم دمیاط کے پاس اور بیان
کیا حال ابو ثوب کا پس کہا ہامرک نے کہ قسم ہے خدا کی مکر اور فریب کیا اُسنے تمہارے ساتھ اور چلایا تم پر تیر اپنے مکر کا پس کہا
یزید نے و مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین راوی نے بیان کیا ہے کہ تھوڑے دن نہین گذرے تھے کہ پہونچی مسلمانون کو یہ خبر
کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہے لشکرون کو تمام جزیرون سے سینہ اور ابی بینا اور ابی سلو سے اور وہ بعد چند روز کے مسلمانون کے پاس
ہوگا پس جب سنا ہامرک نے یہ حال کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ مدد طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اور بھروسا کرتے ہین ہم اُسپر
اور جو کوئی لڑیگا ہمسے لڑینگے ہم اُس سے اور بھیجا ہامرک نے اپنے بیٹے شطا کو بجانب برلس اور دمیرہ اور اشمون اور اُن شہرون کے
جو اُسکے قبضے مین تھے درانحالیکہ بلاتا تھا اُنکو طرف جہاد کے پس آئی قوم اُسکے پاس ہر جگہ سے مع اپنے لوگون اور سامان کے
اور کھڑے کیے اُنھون نے خیمے اپنے قریب پورب اور قبلہ رخ دمیاط کے اور لکھا مسلمانون نے کل حال عمرو بن العاص کو اور یہ کہ
ابو ثوب نے یکجا کیا ہے جماعتون کو اور وہ ارادہ ہماری طرف کا رکھتا ہے پس کمک کرو تم ہماری ساتھ لوگون کے دلیران
مسلمین سے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو اور پڑھا اُسکو روانہ کیا انھون نے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ کو
مع ایک ہزار سوار کے بادیہ عراب اور وادی القری سے اور حکم کیا اُنکو روانگی دمیاط کا راوی نے بیان کیا ہے
کہ حال ابو ثوب کا یہ ہوا کہ جب یکجا ہوئین اُسکے پاس جماعتین تو جائزہ لیا اُنکا باہر تنیس کے اور وہ بیس ہزار پیدل
اور پانچ سو سوار قبط اور عرب متنصرہ سے تھے اور نکلا اُنکو ساتھ لیکر کشتیون مین اور چلے وہ تا اینکہ نزدیک دمیاط کے

من المنام دیا درلیہ الرجل اقصد دار السلام وارفع راسک ترى ما اعد الله تعالى القوام الليل وصيام النهار والمجاهدين الابرار
پس بلند کیا مین نے اپنے سر کو تو دیکھا مین نے بہت گنبدون کو لٹکے ہوے جنکی نہایت نہین موافق ستارون
اور قطرات باران کے ہر گنبد مین حورین ہین مثل اُنکے جو مین نے پہلے گنبد مین دیکھا تھا اور وہ اچھی پوشاک
اور زیور پہنے ہین اور نور اُنکا چمکتا ہے پس ظاہر ہوا اور سامنے میرے ہوئی ایک حور اُنمین سے کہ اگر ظاہر ہووے
اہل دنیا پر تو بے نیاز ہو جاوین اہل دنیا بسبب اُسکی روشنی سورج اور چاند سے اور وہ یہ اشعار پڑھتی تھی اشعار

انت یا مفتون یاترح فی لجج المنام
تیلے مفتلا و فریفتہ کتنک کوشش کریگا دریاے خواب

واہل و لاتلہ علی عدل الملام
اور ہوا ہشیار ورنہ ہو بچہ پر سزا دے ابار ملامت سے

فی جنان الخلد والفردوس فی دار السلام
وہ ملک ہے بیچ باغ ہشت کے اور خواہش رکھتا ہوں مین باغ کی ہشت مین

ولہا صدغ علی اذن کنون تحت لام
اور موے بیچان ہین اُسکے رخسار سے پر شل دائرہ حرف نون کے نیچے حرف لام کے

یا امانی در جاے و عمادی و مرام
ہزآرزو میری اور امید میری اور ستون میرے اور

فانت یا سیدی تجدنی بدر حال الظلام
پس تو ای سردار میرے پاویگا مجکو بدرہ وروشن تاریکی سے

فدع السہو و بادر مثل فعل المستہام
پس چھوڑ تو آلام و راحت کو اور جلدی کر تو کام میں مانند آرزو مند عاشق کے

ایہا اللائم دعنی لست اصغی للملام
اور کہہ تو کہ ای ملامت کنندہ چھوڑ مجکو نہ سنونگا

وعروسا فاقت الشمس مع بدر التمام
اور خواہش رکھتا ہون اوس عروس کی خوبصورتی کی جو ہے مرتبے مین زیادہ سورج اور پورے چاند سے

احسن الاتراب قدا فی اعتدال و قوام
بہت اچھی ہے ہمسنون مین از روے قد کے اعتدال

فاستمع منی کلامی و فکر فی النظام
سُن تو میری بات کو اور سوچ اور اندیشہ کر تو

واشج الدمع علی ما اسلفت
اور بہا تو آنسو اوسپر جو گذارا تو نے پہلے

انني اطلب ملکا نیلہ صعب المرام
اسواسطے کہ مین خواہش رکھتا ہون ایسے ملک کی کہ پہونچنا اُسکا دشوار کام ہے

طرفہا یشرق بالخط مضیا بالسہام
آنکھ اُسکی روشن ہے ساتھ ایسے خط شعاعی کے کہ روشن اور ظاہر کرتا ہے وہ سہام کو

مہرہا من قام لیلا و ہو یبکی فی الظلام
مہر اُسکا وہ ہے جو شب بیداری کرے اور روے زاری مین خدا کے خوف سے

و غدا بادر الی الحرب و اضرب بالحسام
اور کل جلدی کر تو طرف لڑائی کے اور شمشیر زنی کو تو

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا ہم لوگ نے وہ امر جو بیان کیا اُس سے اُسکے
بیٹے شطا نے کیفیت خواب سے کہا اُسنے کہ ای میرے بیٹے جان تو کہ بعض خواب
سچ ہوتے ہین اور بعض خواب پریشان ہوتے ہین پس مشغول کر تو اپنے دل کو اُس چیز مین جو دیکھا تو نے خواب سے
شطا نے کہا کہ نہ قسم ہے خدا کی ای باپ میرے یہ خواب پریشان نہین ہین بلکہ یہ بزرگیان ہین بادشاہ غیبدان کی
اور نہین باقی رہی مجکو ای میرے باپ کوئی امید دنیا مین غرض کہ اسی طرح برابر روتے رہے شطا رات بھر اور عاجزی کرتے رہے
اور کھڑے رہے نرمی اور فروتنی کے قدمون کے بل اور آنسو اُنکے جاری تھے پروردگار کے خوف سے تا اینکہ صبح ہوئی
اور ظاہر ہوئی روشنی صبح کی اور سوار ہوے لوگ واسطے لڑائی کے اور چھوڑا شطا نے اپنے باپ اور گھر والونکو اور
لیا اُنھون نے اپنا سامان لڑائی کا اور پہنا اپنے ہتھیارون کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر پس لپٹ گئے
اُنسے باپ اُنکے اور کہا کہ اے میرے بیٹے قسم ہے تجکو میرے حق کی کہ نہ مبتلا کر تو مجکو اپنی جدائی مین پس کہا
شطا نے کہ چھوڑ دو تم غصے کو کہ نزدیک آگیا زمانہ ملاقات دوستو کا پس اسیوقت برپا ہوا ماتم اور جاری ہوے

تاریکی کے کثرت گرد و غبار سے اور واقع ہوئی ہزیمت ہامرک کے لشکر پر پس چلے وہ بجانب شہر پناہ دمیاط کے اور امید کی
انھین دشمن خدا ابو ثوب نے اور گمان کیا اُسنے کہ مسلمان اُسکے قبضے مین ہین کہ اُسیوقت آئی مسلمانونکے واسطے کشایش
اور آئے اُنکی طرف نشان مسلمین کے اور اُنکے نیچے دلیران موحدین اور پیشرو اُنکے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ تھے اور
بلند کیا تھا اُنھون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود بشیر اور نذیر پر راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا ہامرک نے
کہ آئے مسلمان قوی ہوگیا دل اُسکا اور اُسکے ساتھیون کا اور زیادہ ہوئی خوشی اُنکی اور بڑا حملہ کیا اُنھون نے ابو ثوب اور
اُسکے ہمراہیون پر اور کہا اُنھون نے کہ ای دشمنان خدا کے آپہونچے تمھارے لیے راستی اور ایمان کے لوگ اور دورائی ہلاکی
تم مین ای بندگان صلیب کے راوی کہتا ہے کہ حملہ کیا ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ نے مع اپنے ہمراہیونکے کافرون پر
اور مارا اُنھین شمشیر ہاے تیران کو پس جب دیکھا ابو ثوب نے کہ ناگہان آئے اُسپر عرب ناگہ متحیر ہوگیا وہ پس اُسی حال مین
کہ وہ اپنی حیرانی اور نگرانی مین تھا کہ ملے اُسکو یزید بن عامر پس کہا یزید نے اُس سے کہ ای دشمن خدا اور دشمن اپنی
جان کے آیا نہین نصیحت کی تھی مین نے تجکو ساتھ آیات اللہ کے آیا نہین ظاہر ہوئی تھی تجکو حقیقت اللہ کے
دین کی اور دیکھین تھین تونے نشانیان اُسکی اور سُنی تھی تو نے وہ چیز جو لائے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حق سے اور یہ معجزات اُنکے ہین پھر جا پڑے یزید اُسپر ساتھ اپنے حملے کے اور قبضہ کرلیا اُسکی زرہ کے
گردن بند پر اور کھینچا اور جدا کرلیا اُسکو گھوڑے سے اور گرفتار کرلیا اور پھیلے اُسکو حالت ذلت مین اور
پڑ گیا شور اس امر کا کہ ابا ثوب گرفتار ہوگیا پس گردن رکھی اُسکی قوم نے واسطے قضاء قدر کے پس بعض اُنمین سے
لڑے تا آنکہ مارے گئے اور بعض انمین سے گرفتار ہو گئے اور کچھ بھاگ گئے شکست اٹھا کر اور گرفتار ہوگیا حاکم
ابو بینا اور ابو شقا اور حاکم درنا اور رسینا کا اور غلبہ اور مدد دیا اللہ غالب اور بزرگ نے اور مسلمانون کو اور
خوار کیا مشرکین کو اور آئے مسلمان ہامرک کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی بسبب سلامتی اور فتح کے
اور تعزیت کی اُنکو بیٹے شطا کی پس کہا ہامرک نے کہ امید مزدوری اور سلام کی رکھتا ہون مین اُسکے واسطے نزدیک
اللہ غالب اور بزرگ کے اور صبر کیا مین نے ساتھ حکم اللہ برتر کے پس کہا اُس سے یزید بن عامر نے کہ تحقیق بہشت مین
کچھ ایسے درجے ہین کہ نہین پہونچ سکتے ہین اُنتک مگر صبر کرنے والے اور یہ قول اللہ برتر کا اُسکی کتاب بزرگ مین ہے
وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک
ہم المہتدون راوی نے بیان کیا ہے کہ دفن کیا لوگون نے شطا کو انھین کپڑون مین جنکو وہ پہنے تھے اور
اُن مسلمانون کو بھی دفن کیا جو شہید ہوے تھے اور اترے مسلمان اپنے خیمون مین باقی دن تک اور رات
کاٹی اُنھون نے پس جب صبح ہوئی آئے ہامرک یزید بن عامر کے خیمے مین اور کہا کہ اے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم دیکھا مین نے رات کے وقت اپنے بیٹے کو خواب مین کہ وہ اُس گنبد مین ہے جسکو اُنھون نے خواب مین دیکھا تھا

اور ایک عورت اُنکے سامنے ہے پس کہا میں نے کہ اے میرے بیٹے اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا انھوں نے
کہا قبول کیا مجھکو اللہ تعالیٰ نے اچھی طرح سے اور حسن کی مجھ پر ساتھ بشارت اور عطیہ کے مثل کے اور اُتارا مجھکو جوار
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں راوی نے بیان کیا کہ تنیس پر سے بطاشت لصقت تعمان کو پس کیا اللہ تعالیٰ
نے اُس رات کو بعد پیٹھ کے پس نہیں باقی رہا کوئی مسلمان اُس رات میں مگر یہ کہ زیارت کی اُنکی قبر کی راوی کہتا ہے
کہ سامنے اپنے ملایا ہلال بن عبد نے اباقوب کو اور پیش کیا اُسپر اسلام کو پس مسلمان ہو گیا وہ اور اسیطرح سنتیہ کو
لاکر اسلام عرض کیا اُسپر پس سے اسلام قبول کیا مگر کہ مدت تک اُنکی [illegible] اُنکو اور جسے انکار کی مسلمان ہونے سے
شہر اما اُسکو اور اُسکے حربہ پر اور آئے بیدہ سے پس داخل ہوئے سب لوگ سوار ہی کشتیوں کے تنیس میں اور جامع مسجد بنا اُسکے
کنیسے کی اور سترہ بروں میں لیا ہی کچھ کیا اور نکالا اُنکو تو ہے اور اور دم کے مال سے حسن کو اور بھیجا اُنکو تحائف سردار
مسلمین عمرو بن العاص کے تبع مال کی لوگوں کے جو مارے گئے بات کہ میں نے راوی کا اور کہ اُترے ہلال بن اوس ایک سرج
ٹیلے پر جو باہر جزیرہ تنیس کے تھا اور اُسکے کہ وراثت پائی اُنھوں نے اور بربروں اور اُنکو لوگوں نے پس جب اُترے ہلال بن اوس مع
اپنے لشکر کے اُس ٹیلے پر امر کیا کہا کہ ادھر ادھر ڈر رہے گئے ہر طرف سے لیکن ایک جگہ سے بچا دیوے باقی رہا پس کہا ہلال بن
اوس نے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ باقی رہا ہو تمہارے لیے کوئی دشمن جسکی طرف سے تم لوگ ڈرتے ہو تو کہا سب نے کہ وہ لوگ تانہ
مدینہ کے ہیں راوی نے بیان کیا کہ تھا اُنکے گرد بیس پر قریب دریا کے ایک قلعہ حاکم وہاں کا [illegible] مرد تھا
آل [illegible] پس جب ہلال اور سپاہ روانہ ہوئے اُسکی طرف جمعیت تمام عرب ہمراہ لیے [illegible] کے اور
قصد کیا تانہ کے محاصرہ کا پس قریب دریا کے اگر دیکھا [illegible] مسلمانوں کو کہ اُترے ہیں تانہ پر اور ارادہ اُسکے محاصرہ کا
رکھتے ہیں پس [illegible] اپنے ساتھیوں کیطرف اور حکم کیا اُنکو تیر چلانے کا مسلمانوں پر اور اُس قلعہ میں ایک ہزار تیر انداز تھے پس
ملایا اُنھوں نے ایک ہزار تیر ایک ہی ساتھ [illegible] اُس قلعہ کا محاصرہ رہی اور ٹھیرے رہے ہلال بن اوس اُسکے محاصرے کے
بیس دن تک مگر نہ [illegible] سکے اُسپر پس کہلا بھیجا اُنھوں نے عمرو بن العاص کے پاس اور کمک طلب کی اُسے پس روانہ کیا عمرو بن العاص نے
اُنکی طرف مقداد بن اسود الکندی کو جمعیت پانچ سو سوار عرب اور دس ہزار اُن قبطیوں کے جو مسلمان ہوئے تھے
پس جب آئی کمک ساتھ مقداد کے اور اُترے قلعہ پر اور ارادہ کیا اُنھوں نے محاصرہ قلعہ اور لڑائی کا اور [illegible] لوگوں نے اور
دیکھا حاکم [illegible] نے اُن لوگوں کے اُترنے اور اُنکی کوشش کو جانا اُسنے کہ اب کوئی مددگار نہ کمک کرنیوالا اُنکا باقی ہے
پس اُس حال میں مصالحہ کیا اُسنے مقداد سے چار ہزار دینار اور چار سو راس [illegible] اور ایک ہزار بکری اور اس بات پر کہ مہلت
دیویں اُسکو سال کے دورے ہونے تک پس اگر چاہے وہ تو اسلام قبول کرے ورنہ کوچ کر جاوے مع اپنے لڑکے بالوں
اور مال کے اور سپرد کر دیوے قلعہ کو پس منظور کیا اُسکو مقداد نے اور مصالحہ کیا اُس سے اور لیا اُس سے وہ چیز جس پر
مصالحہ کیا اُسنے اور بھیجا مقداد نے مال کو پاس عمرو بن العاص کے اور کوچ کیا مقداد اور ہلال بن اوس نے ساتھ

لشکر کے اور اُترے وہ بلقارہ پر اور تھا وہان ایک شخص عرب منصرہ سے جسکا نام باقر بن تھا پس مسلمان ہوا وہ مع اُن لوگون کے جو اُسکے نزدیک تھے راوی فتح نے بیان کیا ہے کہ کوچ کیا مسلمانون نے بجانب قصر شیدہ کے اور اُسکو بھی صلح سے فتح کیا اور کوچ کیا اُنھون نے طرف دروازہ کے اور اُترے اُسپر پس مصالحہ کیا وہانکے لوگون نے جس چیز پر کہ متفق ہوے وہ سب اور کوچ کیا مسلمانون نے بجانب عریش کے پس اُسکو بھی صلح سے فتح کیا واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کی اللہ تعالےٰ نے بلاد شام کو ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور تمام صحابہؓ کے ہاتھون پر اور فتح کیا اللہ تعالیٰ نے بلاد مصر اور اسکندریہ اور دمیاط اور اُن دونون کے شہرون اور جزائر کو عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عبد اللہ یوقنا اور اُنکے یگانون اور ہمراہیون کے ہاتھون پر اور یہ معاملہ آخر سنہ سولہ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین واقع ہوا اور خلافت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ساڑھے چار برس گذرے تھے تو لکھا عمرو بن العاص نے امیر المومنین عمر بن الخطاب کو ایک خط مشتمل بر خوشخبری فتح اور اُس چیز کے جو پوری کی اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر مدد اور مال اور فتح سے اور روانہ کیا خط کو پس جب پہونچا خط خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور پڑھا اُنھون نے اُسکو بہت حمد اور ثنا کی برتر کی اور شکر کیا اُسکا غالب ہونے مسلمانون اور ہلاکی مشرکین پر پھر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ابو عبیدہ بن الجراح کو حکم بھیجنے فوجون کا بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہؓ کو کھولا اور پڑھا اُنھون نے خط کو اور جب سمجھے وہ اُسکے مطلب کو فرمانبرداری کی اُنھون نے حکم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی اور روانہ کیا لشکرون کو بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علے احسانہ کہ ترجمہ کتاب صداقت قباب جامع غزوات صحابہ کرام فتوح الشام من مرویات علامہ واقدی علیہ الرحمۃ مترجمہ عالم نبیل فاضل جزیل البحر الاعظم والشیر المعظم مولوی سید عنایت حسین ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبد الجامع سیدنپوری۔ و ترجمہ فتوح المصر مترجمہ واقف اسرار فروع و اصول آئینہ حقیقت نمای منقول و معقول مولوی سید مہدی حسین النقوی المداری السیدنپوری ابن منشی محمد حسین برادر سید عنایت حسین صاحب
موصوف بخیر و خوبی تمام ہوا

فہرست کتاب غزوۂ عرب ترجمۂ فتوح عجم

تمت

بعون خلاق کون و مکان و فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

غزوۂ عرب

ترجمہ اردو

فتح عجم

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بزیور طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپاس قیاس خداوند عالم اگر ذرات بحر و بر کو نجوم ہفت آسمان سے ضرب دیجیے تو محال حصر سویم ماتمہ ممکن ہے
اور نعت و مدح سرور انبیا اگر ساوات بحر قلزم سے بقلم اشجار کوہ و ہاموں کے املا کیجیے تو بہار ہیچ ریاض ہرگز ہو سکے
اسیطرح زبان قاصر ہے اوصاف میں آل مصطفےٰ و صحاب با صفا کے جنھوں نے بھالوں کی سنگی کڑیوں سے
پھل کھائے اور کھلائے اور اونکے کلک جنگ تیر میں ایسے تیر رہے تھے کہ سنانیں برواری کیا سے قربت
دل شکار کرتے تھے ایسی تیغ آبدار کے جوہر دکھائے کہ بڑے بڑے شہ سواران بحر شجاعت کو تلوار کے
گھاٹ اوتار کر اقلیم روم و عجم قبضے میں لائے تم شمشیر جنگ ابروی ہلال دو ور سپر رشک مہ رخسار اونکی کمان تیر ہے
ارکست نما سوی یوسف سپر آور لسا سو ہا سے گویا ہے قدرت خالق بحر و بر سلام اللہ علیہم الی یوم البعث والنشر اما بعد
راقم ساکن شہر جاموستان بشمار تعلیمخان بن علی مردان خان بن مردان علیخان اسکنہما اللہ دار الجنان التماس کرتا ہے
بعالی خدمات ارباب ہندوستان کے کہ بعد ختم کتاب معارج السعادہ ترجمہ معارج الرسول کے حسب الارشاد والتماس
معلیٰ القاب منشی نول کشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار جو مسمّٰی بہ تہار دامت حشمتہ التمس اللیل والنہار ترجمہ عمدہ
فتن عرب سے نام ہادی عروہ عرب کے کیا کہ اعداد حروف مسمی سے تاریخ تالیف کی سال یک ہزار دو دویست وجود
نکلتی ہے صاحبان سیر جوش سیر سے داد خواہ ہوں کہ سادہ بیانی اور محاورہ بیانی کو بچشم انصاف ملاحظہ فرماویں اور
از راہ قدردانی کے خطای انسانی سے معاف رکھیں اور واضح رہے کہ تمام وقائع تاریخ ہیں سے جو لطف سے

اِس دفتر مین ہے وہ کسی کتاب مین نہین خصوص واقعات اقالیم فارس مین کیسے کیسے نوازل جاںگسار و ہم پر گذرے اور کیا کیا زوال ملک عجم پر آیا جو نہایت عبرت آگین و ہم بصیرت افروز و حسرت گزین مین جیسا کہ اوسکے حسب حال شاعر نے کہا ہے بیت ازنقش و نگار در و دیوار شکستہ + آثار پدیدست صنادید عجم را + اب مین آغاز کرتا ہون وقائع بدائع روزگار بتوفیق خداوند کردگار

ذکر فتوح دیار بکر و ارض ربیعہ

طریق عدنان بن یحیی الحارثی سے روایت ہے معتمر الجحونی سے اور دوسرے طریق سے مروی ہے ابن عمیر التیمی سے وہ ناقل ہے مہلب اور طلحہ سے یہ سب بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ جب حق سبحانہ وتعالی نے ملک شام پر فتح دی ہاتھ سے ابو عبیدہ عامر بن الجراح اور ہاتھ سے خالد بن الولید کے اور ملک مصر پر فیروزی بخشی ہاتھ سے عمرو بن العاص ابن وائل السہمی کے تو اوسوقت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو اس مضمون کا نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر امیر المومنین الی عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الیک الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد یہ ہے اپنے بندہ خدا امیر المومنین عمر کی جانب سے عامر بن الجراح پر سلام اور تم آگاہ ہو کہ مین حمد و ثنا اوس خدا وندی کی کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود لائق بندگی کے نہین ہے اور درود بھیجتا ہون اوسکے نبی پر کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین و بعد ازان واضح ہو کہ تمنے قتل کفار مین تہ دل سے کوشش کی اور اپنی جان لڑائی اور رضای خدا مین بڑی سرگرمی و عرق ریزی کی اور تمنے پہلے ہی خدا ایسے ایسے اچھے کامونکو پیشکش بھیجا ہے کہ روز پہنچنا تمہارے لئے قیامت مین وہ تمہارے پیش آوینگے اور ہمنے کبھی جنگ مین کسی روز کسی پیش آنے والے مرد مبارز کو نہین دیکھا کہ وہ تمہارے ادای فرض سے تمسے زیادہ ہو یعنے جو تمپر فرض تھا جیسا تمنے اوسکو ادا کیا ہے تمسے زیادہ کسی جنگ آور کو کسی معرکہ مین نہین دیکھا اور تمنے اپنے نبی کی سنت کو خوب قائم کیا اور راہ خدا مین جو حق جہاد و کوشش کا چاہیئے تھا اوسکو بخوبی بجالائے حق سبحانہ وتعالی ہمسے اور تمسے ان کامونکو قبول کرے اور ہماری تمہاری مغفرت و آمرزش فرماوے غرض کہ جسوقت یہ نامہ ہمارا تمہارے مطالعہ مین درآوے تو فورا سامان جنگ کا واسطے عیاض بن غنم الاشعری کے مہیا کر دو اور لشکر اوسکے ہمراہ کرکے طرف سرزمین ربیعہ اور دیار بکر کے روانہ کرو تو ہمکو حق تعالی سے امید ہے کہ وہ وہان بلاد پر اوسکے ہاتھ سے فتح و ظفر دیگا اور اوسکو خوب فہمایش کر دو کہ امور ناشایستہ مین خوف خدا رکھے اور جہاد و کوشش طاعت خدا بجالاوے اور امور جہاد مین کچھ تاخیر و تراخی نکرے اور سیرت مومنین مجاہدین کی تبعیت کرے اور حق تعالی نے سید المرسلین صلعم کو جنکا امر کا مامور کیا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین یعنے اے نبی تو جہاد و قتال کر کفار اور منافقین سے تو اوس امر کی اتباع کرے یعنے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے

ذکر فتوح دیار بکر و ارض ربیعہ

نامہ عمر بن الخطاب کا ابو عبیدہ بن الجراح کو واسطے بھیجنے عیاض بن غنم الاشعری کے ساتھ لشکر کے

باقی سلام تیرا اور جمیع مسلمین پر اور رحمت اللہ اور برکات خدا تم سب پر قولہ بعد ازاں ایک دوسرا نامہ بطور سلام عیاض بن غنم
لکھا کہ میں نے تمکو ولایت یعنے حکومت و سرداری دی تمام ارض ربیعہ فارس اور دیار بکر کی روانہ ہو راوی کہتا ہے کہ یہ نامہ سہ
سہامة بن قیس المرادی کے اطلاع کیا اور سامان اوسکے زاد و راحلہ کا بیت المال سے کر دیا اور حکم کیا کہ جلد جا پھر وہ روانہ
ہوا تا آنکہ مقام طبریہ میں ابوعبیدہ کے پاس پھونچا اور نامہ امیر المومنین عمر کا پیش کیا اور دوسرا نامہ عیاض بن غنم الاشعری کو حوالہ
کیا جب ابوعبیدہ نے نامہ پڑھا تو کہا اطاعت خدا و امتثال امر امیر المومنین بسر و چشم قبول ہے اور عیاض کو جہاد پر جانے کی مبارکباد
دی اور آٹھ ہزار آدمی کی جمعیت اوسکی ہمراہی کے لیے تیار کر دی اون میں دو ہزار صحابی تھے از انجملہ خالد بن الولید تھے اور نعمان بن
المنذر و ضرار بن الازور اور اوس بن ساعدہ آزہمرہ بن شحصل اور عمرو بن ربیعہ و ذوالادمار بن قیس اور حکم بن ہشام اور تسبیح بن ملحم
اور طلیحہ اور عامر بن ہرام اور سعد بن الاسود اور عمار بن یاسر اور عبداللہ بن نوفل اور یہ لوگ سب پاس ابوعبیدہ کے
بعد فتح مصر شہر شوال سنہ ۲۰ بیست و ہشتم ہجری میں آئے تھے چنانچہ عیاض بن غنم مقام طبریہ سے بجمعیت آٹھ ہزار مردم طرف
جزیرہ کے روانہ ہوئے اور مقدمۃ الجیش یعنے ہر اول سہیل بن عدی تھے پس یہ لوگ برابر چلے گئے یہانتک کہ مقام راس عین میں
جا اترے اور یہ وہ مقام ہے کہ خالد نے اوسکو بصلح فتح کیا تھا وہاں لشکر کا تو مقام ہوا اور سہیل بن عدی طرف رقہ
کے روانہ ہوئے جب وہاں پھونچے تو اوسکے قلعے کے قریب خیمے کیے اور اوس قلعہ کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس
نصاری تھا اور اوسکا نام یوحنا تھا اور وہ صاحب التّعین کا تھا یعنے بادشاہ نصاری کی طرف سے وہاں کا حاکم
تھا وہ آمادہ و مستعد جنگ ہوا اور سامان قلعہ جمع کرنے لگا پھر جب اہل رقہ نے دیکھا کہ حاکم اونکا تیاری اسباب جنگ
و فراہمی سامان قلعہ میں مصروف ہے تو اوس وقت ایک دوسرے کے پاس مشورہ کے واسطے گئے اور پھر سب جمع
ہوکر بطریق کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے آپکا یہ کیا ارادہ ہے یعنے یہ ارادہ خوب نہیں ہے کہ تم درمیان اہل شام
اور اہل عراق کے ہو یعنے یہ سب تابع اسلام ہیں ان قوم کے مقابلے میں تم تقاعد و مقاومت نکر سکو گے یعنے اونکے سامنے
ٹھہر سکو نگے راوی کہتا ہے پھر سب اہل رقہ باہم مشورہ کرکے پاس عیاض بن غنم مالک جیش کے مقام راس
روانہ ہوئے اور صلح کی درخواست کی تب عیاض نے اونسے مصالحہ قبول کرکے سہیل بن عدی کو حکم بھیجا کہ ایسی
جس امر پر اتفاق ہو مصالحہ کر لو اور بعد ازاں خود عیاض نے بھی مقام راس سے طرف رقۃ البیضاء کے کوچ کیا اور اسلئے
چنانچہ اسی باب میں سہیل بن عدی نے یہ اشعار پڑھے وَصَادَفْنَا الْفُرَاتَ غَدَاةَ سِرْنَا + بِجُرْدِ الْخَيْلِ وَالْأَسَلِ الطِّوَالِ
اَخَذْنَا الرَّقَّةَ الْبَيْضَاءَ لَمَّا رَأَيْنَا الشَّهْرَ لَاحَ بِهِ الْهِلَالُ وَاُزْعِجَتِ الْجَزِيرَةُ بَعْدَ خَفْضٍ وَقَدْ كَانَتْ تَخَوَّفُ بِالزَّوَالِ
سَقَصَدْنَا مِنْ عَيْنِ دَارَى عَلَى حُمَاتِي مَعَ خَيْلِ الضَّلَالِ وَقَصَلْنَا تَهْمَلُ اِمَامَ خَيْلِي وَنَقْتُلُ فِي الطُّرُقَاتِ مَالِي
فَنَحْنُ اُولُو الْمَنِيَّةِ وَالْمَعَالِي وَنَحْنُ الصَّابِرُونَ لِكُلِّ حَالِ صَحَابَةُ اَحْمَدَ خَيْرِ الْمَوَالِي بَنِي الْعَلْيَاءِ وَالرُّتَبِ الْعَوَالِي
اِلَى بَرَكَاتِ السَّمَاءِ بَدَا عُلُوُّنَا وَحَاطَتْهُ تَبَعُهَا بِالْمَقَالِ + یعنے ہم فرات کو پھونچے جس روز ہم نے کوچ کیا اور ہمارے ہمراہ

جید اور تیز ہو دیکھو یہ ہین اور نیزہ ہلاے ورانہ بعد پھر ہمنے رقۃ البیضا کو جالیا جسوقت ہمنے تارونکو دیکھا تہا ہوئی تہی ثیلون
کیا تہا انہونے ہنگام شام اوسوقت تنگی و ضغطہ مین پڑگیا جزیرہ باوجود وسعت عیش کے اور حال یہ کہ وہ جزیرہ خوف
زوال و تباہی کا رکھتا تھا قریب تھا کہ ہم قصد راس العین کا کرتے اسلیے کہ کل صبح کو اوسنے یعنے اوسکے بطریق نے ہمراہ
اپنی فوج گمراہ کے ہمپر ارادہ حملے کا کیا تھا اور دلیل جو پیشوا لشکر راست رو کا ہے ارادہ رکھتا تھا کہ سرداران نصاری کو
بیدریغ تہ تیغ کرے اور ہم لوگ اہل فضائل آبائی اور صاحب درجات عالیہ ہین اور ہم لوگ ہر حال مین صابر و شاکر ہین
اصحاب محمد بہترین یاران و دوستداران و بلند ہونے والے مدارج برتری و مراتب بزرگی کے ہین اور وہ محمد وہ ہے
جو علو مرتبت سے مقرب ہے پروردگار ارض و سما کا اور حق تعالی نے اوس سے خطاب کر کے زبانی کلام کیا اور واقدی
رحمۃ اللہ نے کہا جب رقۃ البیضا بطریق صلح کے فتح ہوا تب عیاض بن غنم نے وہان سے بقصد راس العین کے
کوچ کی تیاری کی اور اون روزون مالک جزیرہ کا بادشاہان روم مین سے ایک بادشاہ تھا جسکا نام شہریاض بن
فریون تھا اور جمعیت اوسکے لشکر کی لاکھ آدمی کی تھی اور اوسکی عملداری مین تحت حکومت اوسکے نصاری عرب سے
ہمراہ سلطان بن ساریۃ التغلبی وہبیرہ کے تیس ہزار جوان تھے چنانچہ جسوقت جزیرہ والونکو اخبار فتح رقہ کی پہونچی
اور یہ بھی خبر اونکو پہنچی کہ اہل اسلام ہمراہ عیاض بن غنم اور خالد اور مقداد کے اونپر قصد آنیکا رکھتے ہین تو وہ لوگ
شہریاض بادشاہ کی پاس راس العین مین حاضر ہوے اور کہنے لگے اے بادشاہ ہوشیار ہو تحقیق کہ اصحاب محمد ہماری دیار مین
آگئے ہین اور ہماری طرف اونکا قصد ہوا اور مطلب اوس قوم کا یہ ہے کہ ہم اونکے دین مین داخل ہون پس لازم ہے
اے بادشاہ کہ آپ اپنے خیمے باہر نکالیے یعنے کوچ کیجیے اور فوج کشی کیجیے اور اونسے بمقابلہ پیش آیئے اسمین ہمکو
نفع ہو خواہ ضرر غرض کہ بادشاہ نے اس امر کو قبول کیا اور کہا مجھکو سواے اس بات کے کوئی اندیشہ نہین ہے کہ تم لوگ
بھاگ جاؤگے تب اونہون نے اپنے عیال خواہ خدم و اموال کو رہاین مین یعنی گرو مین دیا یعنے اول یا آخر بادشاہ
اونسے عہد واثق لیکر اسباب قلعہ درست کرنا شروع کیا اور خزانہ و مال خزانے سے نکالکر تنخواہ سپاہ کی تقسیم کی اور قلعہ مین
محفوظ رکھا اور قلعہ کی دیوارون پر نگہبان اور دیدبان مقرر کیے اور قلعہ کی خندق کو گہرا اور چوڑا کہدوایا اور حکمنامے
بطلب کمک بطرف بلاد جلیین و کفرتوثا و دارا و ماردین و رہا و تل عزرت و حسن و موزر کے ابلاغ کیے و بانتظار
عیاض بن غنم کے بجاے خود قائم و قیام پذیر رہے عبد اللہ بن اسلم نے بواسطہ عاصم بن عبد اللہ و اسحاق
ابن اموی و یزید بن ابی حبیب کے راشد مولی یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ جسوقت عیاض بن غنم نے
بقصد راس العین براے جنگ شہریاض بادشاہ کے عزم کوچ کا کیا تو قبل از روانگی کے [illegible] عبد اللہ بن عباس کو
طرف دو قلعون کے جو بنام زبا و زلوبیا کے مشہور ہین روانہ کرنے لگے اوسوقت عبد اللہ نے عیاض بن غنم
سے کہا کہ سن اے امیر یہ دونون قلعے جنکا تونے ذکر کیا یہ دونون قلعے بہت بلند و استوار ہین ایک بطرف شرق

واقع ہے اور دو طرف سمت مشرق دریا ہے دونوں ایک ٹیلے میں یعنی حصین اسلام دشمن بہ جانب مغرب ہے
اور اوسکا حاکم میری جانب سے میرا بھائی ایک بیٹا تھا جسکا نام ... یا میں بن لوییت اور ارطیا اوسکی ملک کا نام ہے
وہ اون قلعوں پر قابض و متصرف تھا جبکہ میں نے بھی دختر سے اوسکا ازدواج کردیا تھا ہمیا اور حضرت عمر فاروق کی
جانب عزت ہی لیتے ہیں سے لیا ہے پس میری رائے میں آیا ہے کہ تم مجکو حکم کرو تاکہ میں دونوں قلعوں پر پہلے
میں جاؤں یہانتک کہ قلعہ عزیز میں داخل ہوں اگر اوسکو میں فتح کرونگا تو دوسرا بھی میرے قبضے میں آجاویگا عیاض
کہا اے عبد اللہ تیری رائے نہایت نیک و صائب ہے تو اسلام اور اہل اسلام کا خیرخواہ ہے حق تعالی تجکو بہتر بدلے دیگا
کہ بیشتر اون جزاؤں سے کہ لیتے اولیاء دوستدار و کو دیتا ہے تو بھی روانہ ہو خدا تجکو برکت بخشے اور تیری مدد کرے
پھر جبکہ وہاں تجکو تین دن کا توقف ہوگا تو میں تیرے پاس تب اور عبد اللہ اور اوسکی ہمراہی مسلمانوں کو کمک روانہ
کرونگا کہ حد فتح انشاء اللہ تم سب ہی پاس حاضر آؤگے تب اوقنا نے کہا ہم حداہن سے طلب مدد کرتے میں اور اوسی پر توکل
تکیہ رکھتے ہیں بعد ازاں اوسنے اپنی جماعت کے صنادید سرداروں میں سے سو سوار اپنے ہمراہ لیے اور سوائے
اسکے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا کوتل ہمراہ لیا اور کچھ سامان گراں اپنے ساتھ نہیں رکھا اور عیاض بن غنم کو مانش میں
چھوڑا اور اول تب سے کوچ کیا تمام رات چلے گئے اور قبل فجر جب سحر تھا تو جانو قنا کی چڑھائی پر بلند ہوگئے وہاں قوم
ارمن سے ایک ہزار آدمی سوار آئے کہ وہ وہاں تمامی اپنے مال و سامان سے مقام رکھتے تھے پھر جب یوقنا اور اوسکی
ہمراہی اوس قوم کے سامنے آئے اور آپس میں رومی باتیں کرنے لگے تو اوس قوم یعنی ارمینوں کو انسی ہوا اور
انکی حوال پرسی کی تب یوقنا کے ہمراہیوں نے جواب دیا کہ یہ بطریق معظم ہے یعنی اعظم رئیس نصاری یوقنا ہی صاحب
و حاکم حلب کا کہ عرب سے گریز کر کے اپنے نصرت صاحب اس قلعہ کے آیا ہی جب قوم ارمن نے یہ خبر سنی تو بہت
خوش ہوئے اور وہ سب یوقنا کے آگے جھکے اور اون میں جو افسر تھا اوسنے ایک چالاک سوار کو روانہ کیا اور اوسکو حکم کیا
کہ مت جلد جا پہونچکر تفلیاص کو خبر دے کہ یوقنا عرب سے گریز کر کے تیرے پاس آیا ہے اور اون ملاقات کی طلب
کرتا ہی چنانچہ وہ سوار گیا اور تفلیاص کو خبر کی تفلیاص نے اس فکر میں سر جھکایا و بعد از تامل اپنے وزیر سے کلام کیا
کہ قسم ہے مسیح و انجیل کی آنا اس شخص کا خالی اس سے نہیں ہے کہ کوئی مفسدہ ہیر پا کرے اور ان دونوں قلعوں کو بھی
انتزاع کرے جیسا کہ اسنے طرابلس اور صور کے باب میں کیا ہے اور میں ان سے امن و مطمئن نہیں ہوں پس اب تو دیکھ
اس امر میں تیری کیا رائے ہے اور راوی ابن اسحق نے کہا مجکو یہ روایت پہونچی ہے کہ یہ وزیر اہل تراجم میں سے
تھا یعنی سمجھا تا زبان توریت و انجیل کے تھا اور دانا ہے فن دلک مرد عاقل و زیرک تھا اور اون لوگوں سے
جو طرق کتب سابقہ یعنی صحف انبیاء کے اور ماہرین احبار ماضیہ یعنی تواریخ قدیمہ کے تھے اور ملاحم و امثال یعنی
فتن و وقائع جنگ و امثال علماء اوسکی نظر سے گذرے تھے اور زمان بعثت نبی صلعم ہو ساکن دیر مرتھیا کا تھا

جہاں ایک شہر حلب کے علاقے میں ہے بس پادری اوس دیر مین مدت دراز سے مشغول العبادت تھا یہانتک کہ وہ کل اوسکا درمیان
اہل دین نصرانیہ کے مشہور ہوا بعد ازان راہب کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اس شخص کے پاس ایک جامہ حواریان مسیح یعنی شاگردان عیسیٰ علیہ السلام
سے ایک حواری یعنی ایک شاگرد سے تھا اہل روم اوسکے لینے مین اوسکو بہت قیمت دلانے لگے اور اس بات کا چرچا یہ پھیلا
اور وہ دیر بنام دیر حواری مشہور ہوا اور ایسا ہوا کہ وہ دیرانی یعنی یہی دیر نشین ایک روز اپنے دیر سے طرف
صحرا کے گیا اور پھر رہ کر وہین قریب تھا ناگاہ ایک شخص جانب بیابان سے ظاہر ہوا اور اپنا اونٹ لایا کہ وہ اپنے ناقے پر
سوار تھا اور اوسوقت گرمی اور دھوپ کی شدت تھی تو وہ شخص دیوار دیر کے سایہ مین ٹھہر گیا اور اپنے ناقے کو
بٹھا کر اوتر پڑا اور ناقے کو عقال کیا یعنے چھان دیا اور خود بھی سایہ مین سو رہا اور راہب یعنے وہ دیرانی اوسکو
دیکھ رہا تھا پھر جبکہ وہ شخص اپنے خواب مین غرق ہوا یعنے اپنی نیند مین خوب غافل ہو گیا تو اوس راہب کی کیفیت یہ
ایک سانپ نکلا اور اوسکے منھ مین ایک گلدستہ شگوفہ نرگس سے تھا چنانچہ وہ سانپ اوس شخص کے پاس آ کر وہ گلدستہ
شگوفہ اوسکو سونگھلانے لگا تا آنکہ وہ شخص بیدار ہوا اور راہب یہ حال دیکھ رہا تھا آخر جب وہ شخص ہوشمین آیا تو راہب
اوسکے قریب گیا اور پوچھا تو کس قوم مین سے ہے اوسنے کہا مین عرب سے ہون تب راہب نے کہا خیر یوہین مجکو معلوم ہوا
پر مین تجھسے یہ سوال کرتا ہون کہ تو کس دین پر ہے اوسنے کہا دین میرا اسلام ہے جو دین سارے انبیا علیہم السلام کا
تھا اور وہ سب اسی دین اسلام پر تھے راہب نے کہا شاید تو اوس شخص کے دین پر ہے جو بالفعل زمین حجاز مین ظاہر ہوا ہے
اوسنے کہا ہان اوسی کے دین پر ہون راوی ابن اسحق نے کہا وہ شخص وہی ورقہ بن الصامت الہذلی خواہرزادہ
رواحۃ الانصاری کا تھا اور صحابی رسول خدا صلعم کا تھا اور غزوہ تبوک اور غزوہ سلاسل مین حاضر تھا اور صاحب فن
ادب اور دانشمند و فخر شاعر تھا کلام اوسکا اکثر مسجع کے ہوتا تھا یعنے ہر کلام اوسکا مسجع و موزون ہوتا تھا اور ابو عبیدہ نے
جسوقت لوگ حصار قلعہ حلب مین تھے تو ورقہ بن الصامت کو طرف صاحب قلعۃ البیضا کے روانہ کیا تھا کہ وہ اوسکو
دعوت اسلام یعنے قبول اسلام پر اوسکو طلب کرے چنانچہ وہ راہب کہ نام اوسکا شمعون بن کرپان تھا کہنے لگا کہ
سنا ہے تم لوگ کہتے ہو کہ حق سبحانہ تعالی نے کسی مخلوق کو معظم تر و رحیم تر محمد سے خلق نہین کیا ہے اور وہ اسے
اونکے تمنے آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و اسحقؑ و یعقوبؑ و اسباط یعنے آل یعقوبؑ و موسیؑ و داودؑ و سلیمانؑ و عیسیؑ سارے انبیا کو
ترک کر دیا تو مین چاہتا ہون کہ حقیقت اور وجہ اس امر کی مجھسے تو بیان کر ورقہ بن صامت نے کہا جو کچھ مین کہتا ہون
اوسکو سن اور فضول باتونکے درپے نہو کیا تجکو معلوم نہین کہ جب عالم ملائکہ طرف موقف بیت المعمور کے گئے اور
جمع ہوئے تو وہان درمیان اونکے تصرفات امور مین جدال و قیل و قال واقع ہوئی چنانچہ کروبین نے روحانیین
اور مسبحین نے مقربین پر تفاخر کیا اور ابلیس نے بھی اپنی سیر عبادت سے مزاحمت و مقابلہ کیا یعنے اپنی کثرت عبادت کو
پیش کیا اور بناے سنوار ریاضت سے سبقت لیگیا اور کہنے لگا کہ مین شعلۂ آتش سے پیدا ہوا ہون جو عبادت

یعنے اوسکے جہات کو پس اپنے جناحِ اقبال سے طلب آشنا مین تو پرواز کرتا رہا یہانتک کہ خدا تجکو موت دے میان بہشت کے دوزخ کے
یعنے جنت مین لیجا دے تجکو جوادنہ مین آخر وہ فلک تجرید یعنے عالم تجرد مین ہر ایک تفرید یعنے بے تعلقی کی سواریون پر
روانہ ہوا یہانتک کہ اوسنے درمیان عرش و کرسی کے گذر کی اور حال سے ہر ایک جنس جن و نوع انس کے خبر دار ہوا کہ
جب وہ جملہ اطراف مین سے ایک طرف گذرا تو جملہ معانی و اسرار کے ایک سر معنی پر مطلع ہوا اور کیفیت اوسکی یہ ہے
کہ اوسنے قسم قسم ملائکہ کو دیکھا کہ وہ کوشش امور مامورہ مین اور طاعات و اعمال موفورہ مین مختلف الاحوال ہین اور جمیع
پرستندگان اونمین سے جو بندگان شکر گزار ہین وہ اوس عالم معانی مین متوقف یعنے منتظر ہین اوپر ظہور خلقت سر دنیا
و آخرت کے پھر جبکہ عزازیل اونکے معنی و سر عبودیت سے خوب آگاہ ہوا اور آثار اونکے ارادت کے مترتب و متحقق ہوئے
تو اوسکو نسبت اونکے نہایت تعجب ہوا اور موجودگی یعنے صورت پذیر ہونا اس معنی کا عالم تراب یعنے عالم خاکی مین
امر عظیم معلوم ہوا تب عزازیل نے عرض کی اے میرے پروردگار کیونکر مین اسکو پاسکتا ہون اور کسطرح ہمنشین اسکا
ہوسکتا ہون اور کیا سبیل ہے کہ اسکی صحبت مین رسائی ہو فرمایا نہر سلسبیل پر جا تو وہان تجکو سبیل اوسکے مشاہدہ کی
ملیگی پس وہ زیر قبہ مشیت تقدیری کے درآیا تا آنکہ اوس نہر پر پہونچا تو دیکھا ایک شعلہ نور ہے کہ درخشان ہے اور
اسرار اوسکا اپنی صفات سے مشک فشان ہے اور تمام گرد بگرد اوسکے مقربین روحانیین و مسبحین صافون
و راکعین و ساجدین طواف کرتے ہین اور قطب اونکے عبادات کا اونکا استغفار پر دور و دگرداہی اسلیے استغفار سرمایۂ افتخار ہے
اور جب وہ تسبیح اور سجدہ اور استغفار از برائے بندگان نیکوکار کرتے ہین تو اوس سے کہا گیا کہ تو بھی اس زمرہ مین داخل ہو
اور اونکی راہ روش اختیار کر یعنے مثل ان ملائکہ کے ہو جا جو واسطے اہلِ ایمان کے استغفار کرتے ہین تاکہ تو بھی منجملہ انمین
حضار یعنے قیام کنندگان مقامِ حسنات کے زائر مشاہدات ہو جاوے ناگاہ اوسنے نور احمد مشاہدہ کیا کہ اوج علا پر متور
و ساطع ہے اور اپنے سرا پردہ قصر معلی سے جلوہ گر وہ طالع ہے یہ لمعان دیکھکر ملائکہ نے معنی عظمت سے سجدہ تعظیمی کیا
اور کہا انک لعلی خلق عظیم یعنے تیرا خلق عظیم ہے اور تو خلق عظیم ہے پھر جبکہ اوسنے یہ دیکھا کہ اوس صاحب خلق عظیم کو
نور پر نور وارد ہوتے ہین اور انوار نے اوسکو سراپا ڈھانپ لیا ہے اور وہ بزبان بلی ساتھ مستفاد جبہائی اپنے کے
گویا ہے کہ وہ کون ہے جسنے کون و مکان کو اپنی عبادت سے پر کر دیا اور وہ کون ہے جسنے خلوص و ریاضت
نفسی و تعب بدنی سے ملائکہ پر افتخار کیا یہ سنکے اوسکو یارائے جواب نرہا ناگاہ اوسوقت ایک ندا آئی کہ اے گروہ
ملائکہ تم اپنی نظرون کو دیکھنے فانی یعنے رنج دہندہ و مغلوب نفسانی سے باز رکھو اور حق الیقین سے بسوے فضائل و رسم اسرار
معانی کی نگاہ کرو پس ملائکہ نے اپنی نظرون سے گرد اوس قصر معلی کے احاطہ کیا یعنے ادسطرف بغور دیکھا تو اوس
قصر کے جہات و جوانب مین چار چشمے دیکھے تب ملائکہ نے عرض کی اے رب العزت ہمنے اوس عالی کیطرف نظر کی ہے
تو قطع نظر کی مگر حقیقت اسرار اس معنی کی کیا ہے فرمایا یہ عیون اوسی معنی کی نہرون کے چشمے ہین اور تلوارین ہین

اور تو یقین کر تیرے باپ نے اتباع اور پیروی اہل عرب کی یون نہین کی ہے بلکہ اوسکی نزدیک خوب ثابت و تحقیق ہو گیا
ہے کہ تحقیق دین اونکا حق ہے اور قول اونکا صدق ہے یہ سُنکے اوس لڑکی نے کہا بھلا دربارۂ دین اوس قوم کی کیا کہتا
ہے یعنے تیری کیا راے ہے تسرجون نے کہا واللہ وہ برحق اور دین صدق ہے اور مین اس راز کو اپنے دل مین مخفی
رکھتا تھا پس جب اوس لڑکی نے یہ بات سُنی تو ہنسی اور کہنے لگی واللہ جس امر مین میرے باپ کی رضا ہے مین بھی بدل و جان
اوسکی راضی ہون ولیکن تو میری جانب سے بھی اس بات کو مخفی رکھ واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ بالجملہ اشتفلیاص نے
استقبال کرکے عبد اللہ یوقنا سے ملاقات کی وباہمدیگر سلام علیک ہوئی۔ وَتَرَجَّلَ کُلٌّ مِّنْهُمَا لِصَاحِبِهٖ یعنے
ہر ایک ان دونو مین سے بپاس تعظیم و تکریم یکدیگر کے سواریون سے اوتر پیادہ پا دونون جانب سے چلکر باہم ملاقی ہوئی
اور جسقدر بعالم اشتیاق مین متالم ہوئے تھے ہر ایک نے اوسکی شکایت پیش کی یعنے فرط شوق اپنا اپنا ظاہر کیا بعد ازان
دونون سوار ہوئے اور دونون جانب قلعہ راہی ہوئے چنانچہ یوقنا اور اوسکے سب ہمراہی اوس قلعہ مین اوترے اور زن اشتفلیاص
یوقنا اپنے باپ پاس آئی اور آداب سلام بجا لائی پھر رونے لگی تو یوقنا بھی رونے لگے مگر اشتفلیاص اس گھات مین لگا تھا
کہ کوئی حیلہ پاکر یوقنا کو گرفتار کر لیوے چنانچہ اوسنے یوقنا سے کہا اے پادشاہ عربونکے دین کا کیا حال ہے اور اونکی
ملک مین اونکی عدالت اور سیاست کی کیا کیفیت ہے یوقنا نے جواب دیا کہ وہ قوم اپنے زعم مین ارادہ ملک دنیا کا نہین رکھتے
ہین بلکہ خواہش ملک آخرت کی کرتے ہین وہ باوجود اسکے وہ لوگ مالک و متسلط ملک شام و ملک مصر پر ہوگئے ہین مگر
اونکے طبائع اور نفوس ذہنیہ کو ابتک کچھ تغیر نہین ہوا اور اول و آخر امر اونکا یہ ہے کہ وہ بمکر و حیلہ پیش آتے ہین یہانتک
کہ اکثر بلاد کو اپنے قبضہ اور تصرف مین لاے ہین پس جب اسرار اونکا مجھپر منکشف ہوا اور اونکے اخبار و آثار سے مین ماہر ہوا
اور بیان اونکا جسپر اونکا اعتقاد ہے مینے خوب سُنا تو اونکے پاس سے مین بھاگا اور اونسے دور ہو گیا بعد ازان کہ
مینے گمان کیا تھا یعنے پہلے مین جانتا تھا کہ وہ لوگ حق پر ہین تو مینے اونکی خیر خواہی کی تھی اور حدود طرابلس و صور
و انطاکیہ پر اونکو قابض اور دخیل کر دیا تھا پس مجکو اب اس بات کا یقین ہے کہ مجھپر مسیح کا غضب ہے اسلیے کہ مینے
اوسکے دین کو چھوڑ دیا تھا اور جو کچھ اوسنے حکم کیا تھا یا جو وصیت بواسطہ حواریون دربارۂ اطاعت کے تھی اوس سے بھی
دست بردار ہوا سو مجکو اب یقین نہین ہے کہ مین پلیدی گناہون اور زشتی عیبون سے پاک ہونگا پھر بعد اس بیان
بیان کے یوقنا نے اظہار گریہ و زاری اور ہاے واے اور گلہ گزاری شروع کی اور اشتفلیاص نے جب حال اوسکا
فساد دیکھا اور کلام اوسکا سُنا تو اوسکی تیمارداری کرنے لگا اور کہا اے ملک ہرگاہ آپ اپنی زشتی اعمال پر نادم و
پشیمان ہوئے اور تہ دل سے طرف دین صحیح کے رجوع کی تو قبول توبہ اور زوال گناہون سے خوشی کیجیے و یقین
رکھیے اس بات پر کہ باب توبہ کا کھلا ہوا ہے اور علم قبول کا اہل ندامت کے واسطے بلند ہے اور عید صلیب بھی عنقریب
ہے کہ اوسکے بیس دن باقی ہین اور یہ قریاقوس راہب اس زمانہ کا دیر سکرہ مین موجود ہے اور وہ بزرگترین اہل دین

نصرانیہ کا ہے اوسکے پاس جانا چاہیئے کہ آپکو اگر استطاعت میں عوض دیگا تو لوٹ کیا ہول سے پاک صاف ہوکر نکلوگے
یوقنا نے کہا میں تو یہی کرونگا لیکن تیرا ان حیلوں سے کون ضامن ہوگا یہ ہے اور اوسوقت دختر یوقنا کی کھڑی
ہوئی اور سر برہنہ تھی کیا آپ سنتے ہیں اے والد بزرگوار واللہ میں آپکو چھوڑونگی کیسے چلے جاؤ جب تک نگاہ بھر کر اور
سیر ہوکر دیکھ لونگی یہ کلام وہ کہہ کے ہاتھ پر اسکیاس اپنے شوہر کے بوسہ دیکر کہنے لگی دست بوسی کیجئے بولی اے میرے
والی میں چاہتی ہوں میرے باپ کو اذن دو کہ وہ میرے ساتھ میرے قلعہ کو چلیں اسکیاس نے کہا وہ آج کی شب تو
مہمان ہیں اور کل کی رات تمہارے یہاں مہمان ہونگے یہ سنکر یوقنا کو اضطراب ہوا اور معلوم کیا کہ اگر یہاں اوسکے ساتھ
کھانا کھایا تو پڑے گا اور ضرور اوسکے میز پر گوشت خوک کھانا ہوگا اور شراب بھی خواہ مخواہ ہوگی پس یوقنا نے کہا اے سردار
میں جہاں رہونگا تمہاری ہی نعمت میں متنعم ہوں اور تمہاری ہی خیر و برکت سے متمتع ہونگا اس بات کو تم خوب دریر
سمجھا اور اسکیاس سے عرض کی اے ملک ہر آئینہ ملک یوقنا اپنی دختر کے لیے بہت مشتاق دیدار ہیں کیونکہ زمانہ دراز
سے انھوں نے انکو پایا اور نہ انھوں نے اونکو دیکھا اور آپ پر یہ بات خوب روشن ہے پس اور وہ صلاح دید کی
مناسب یہ ہے کہ آج اپنی صاحبزادی کے مہمان ہوں پھر شب دیگر آپ کے یہاں وائر ضیافت ہونگے آخر اس بات کو
اسکیاس نے قبول کیا اور کہا اچھا یوں ہی کرو تب اوس لڑکی نے یوقنا اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا اور قلعہ شرقیہ کی
راہ لی اور اصحاب یوقنا بھی ہمراہ اسکے چلے پھر جب وقت شب ہوا تو اوس لڑکی نے یوقنا سے کہا اے والد بزرگوار
بعد ازاں کہ آپ نے اہل عرب کی صحبت اوٹھائی اور اونکے دین کی خیر خواہی کی پھر کیونکر اونکو چھوڑ آئے وہ لوگ اہل دین
اور انکا نہاد دین حق اور سب سے افضل تھا کہ پھر آپ نے اوسی کی طرف رجوع کی یوقنا نے کہا اے پیاری بیٹی میں جو تیرے
پاس آیا ہوں تو اسلیے کہ ہر گاہ شفقت میری تجھ پر فزوں تر ہے اور باوجود اسکے پھر بیا میں تجھسے مفارقت کی ہے
تو میں ڈرتا ہوں کہ آخرت میں کہیں تجھسے جدائی ہو جائے یعنی اس صورت میں کہ میں مسلم ہوں اور تو نصرانیہ ہے
کہ موجب فراق آخروی کا ہوا اور میں یقین جانتا ہوں کہ یہ دونوں قلعے نصف العیش یعنی بطریق مسلمانوں
او کی نگاہوں میں چڑھے ہیں اور تو خوب جانتی ہے کہ یہ قلعہ ہمارا کچھ شام کے قلعوں سے محکم تر و مضبوط
نہ تھا سب کو عرب نے فتح کر لیا اور اونکے ملوک کو اونکے ملک ملا دے سے نکالدیا پس اے میری بیٹی تو اپنے
نفس پر خوف کر اور وہ کام کر کہ تیری ذات کو نجات ملے شعلہ آتش دوزخ سے جو نہایت سوزندہ اور گداز ندہ
ہے تو مخلصی پاوے ہمیشہ ہمیشہ سے جسم میں نہیں چاہیئے کہ یہ عنقریب تر رجوع کرو اور دین حنیف
واللہ ہرگز کوئی دین بہتر دین اسلام سے نہیں ہے اور مسیح بھی اور سارے انبیاء علیہم السلام
قائم تھے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ نصارا کو جسنے ورغلایا اور طریق حق سے پھرایا ہی وہ شخص
ہے اونکا وحید و سرخیل جسکا نام پولس تھا اور وہ قوم یہود سے تھا پس اوسنے نصاری کو راہ راست

گمراہی قدیم پر رہنا ہوا یہانتک کہ اون لوگون نے طریقہ اور سنت ابراہیم خلیل اللہ کو ترک کر دیا اور یہ اہلِ عرب اوسی امر کی
اتباع اور پیروی کرتے جسکا حکم کیا ہے خدای عزوجل اور اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قول راجح اور فضل
صالح اونھین کے نزدیک اونھین کے پاس ہے یعنے قول اونکا غالب اور فضل و کمال اونکا صالح ہے اسلیے کہ اونھون نے
دنیا کو تین طلاق دیے اور اجماع دنیا کے اوس سے افتراق کیا پس جس امر کو تیرے باپ نے اپنے لیے اختیار کیا ہے
تو بھی اوسی کو اپنے واسطے اختیار کر یہ سنکے اوس لڑکی نے جواب دیا کہ جو کچھ آپنے فرمایا واللہ مین بھی اس بات کو
خوب جانتی ہوان پس جو کچھ آپ نے اپنے لیے قبول کیا ہے وہی مجھے بھی اپنے حق مین قبول و منظور ہے —
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتی ہون کہ سوای اللہ کے
کوئی معبود بحق نہین ہے اور مین گواہی دیتی ہون کہ ہر آئینہ آقا ہمارا محمد رسول ہے خدا کا چنانچہ یوقنا اوس لڑکی کے
اسلام لانیسے بہت مسرور ہوا پھر اوس سے بطریق مشورہ یہ کہا اے میری پیاری بیٹی اب ہم اس لعین فاجر کی بارہ مین کیا فکر
کرین اوسنے کہا واللہ کہ شمر جون وزیر مجھسے پہلے کہہ چکا ہے کہ اوس ملعون کو آپکی گرفتاری اور اسیری مین کمال اصرار ہی
اسلیے کہ وہ آپکی نسبت گمان کرتا ہے کہ آپ اوسپر ارادہ غلبہ کرنے کا رکھتے ہین اور اوسکا استیصال چاہتے ہین یوقنا نے
کہا ہر گاہ یہ بات ہے کہ وہ اپنے اس گمان سے میری گرفتاری کی فکر مین ہے تو اوسکے لیے سامان ضیافت
کی تیاری کرا اور اوسکے پاس جا کر اوسکے تئین اور اوسکے خواص اصحاب کو دعوت کر اور مین بھی اپنے اصحاب کو حکم کرتا ہون کہ
جب وہ سب آکر جمع ہون اور کھانے پینے مین مشغول ہون تو اوسکو اور اون خواص لوگونکو یکبارگی مقبوض و محبوس
کر لیوین پھر جب ہم ایسا کرینگے تو دونون قلعے ہمارے قبضے مین آجاوینگے اور ہم ان اسیرونکو پاس اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سپرد کرکے لوگون پر ظاہر کرینگے یعنے مشہور کرینگے کہ ہم اون اسیرونمین سے ہین جو عرب کے پاس سے بھاگ آئے ہین
یہانتک کہ اس حیلہ سے قلعۂ قرقیسیا مین داخل ہوجاوینگے کیا عجب ہی کہ حق تعالیٰ اوسکو بھی ہمارے ہاتھون پر
فتح کرے پس بہرکیف یہ راے مستحسن ہے واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا جب وہ شب تمام ہوئی یعنے جس شب کو
یوقنا اپنی دختر کا مہمان تھا اور مشورہ کرتا تھا تو صبح کو اوس دختر نے اپنے خدام کے تئین واسطے تیاری اقسام طعام و
انواع حلویات وغیرہ کے مامور کیا پھر جب خادمون نے وہ سب کچھ تیار کیا اور میز لگا کر دسترخوان بچھایا اور اوسپر
ہر طرح کے کھانے گرم و سرد چن دیے تو دختر یوقنا شطرکیاص اپنے شوہر پاس اوسکے قلعہ مین گئی اور سر جھکا کر مؤدب
سامنے کھڑی ہوئی اور وہ شطرکیاص بھی اوسکی تعظیم کے لیے کھڑا ہوا بعد ازان احوال پرسی کی کہ یوقنا بادشاہ
بخیر ہین اور اونکا کیا حال ہے اوسنے جواب دیا اے بادشاہ وہ تو ساری رات نہین سوئے اور تمام شب ہول قیامت
و خوف عذاب دوزخ مین متفکر رہے اور آج بھی ارادہ روانگی طرف شہر قرقیسیا کے کیا اور قصد جانے کا پاس راہب معظم قریاقوس کے
ہوا تب مینے اونکو روک رکھا اسلیے کہ آپ اونکی ضیافت کرین اور آپ اونکو اپنے ہمراہ لیکر پاس جرجیس نبی کے جاوین

تاکہ دو لیے دین کی طرف رجوع کریں اور میں آپ کے پاس اسوقت اسلیے آئی ہوں کہ آپ مع تلامذہ خواص اصحاب کی
میری میزبانی وضیافت میں تشریف لیچلیے اور جو کچھ اقسام طعام سے حاضر ہے تناول فرمائیے اور ادنے پیشکش
یعنی بادۂ گلگوں وغیرہ جو کچھ مہیا ہے نوش کیجیے کہ یہ سب آپ ہی کے وسیلہ سے حاصل ہوا کرم و احسان سے قبول فرمانا
آپکا میری عزت کو باعث سرور میری خاطر کا ہے چنانچہ تمکیاص نے اس بات سے انکار کیا کیونکہ اوسکے دلمیں یوقنا
کیطرف سے ملال آیا اسلیے کہ وہ اول شب اوسکے پاس سے پاس نہیں ہوا تاکہ وہ یوقنا کو سے مراد اپنی کرتا کہ لیتا تب مرجوں نے
کہا اے بادشاہ یہ بات میری رائے کے خلاف ہے کیونکہ آپ کا انکار کرنے اور تشریف نہ لیجانے سے یوقنا کے دلکا آپ سے
نفرت اور کراہیت ہو جاویگی ای بادشاہ آپ سے کیسے کچھ مہربانی کی ہے وحال آنکہ ملک یوقنا اپنے کردار گذشتہ پر نہایت نادم
و شرمسار ہیں اور اپنے گناہ و خطا کا اقرار کرتے ہیں اور آپ جسوقت اونکی دختر کی ضیافت نوش فرماویگا اور پھر آپ بھی اپنے
خیال نعمت بزرگوں سے کو بدعو کر دینگے تو بعد ازاں آپ جو چاہتے ہیں کر سکتے ہیں راوی نے کہا یہ کلام مرجوں کا تمکیاص
سے در پردہ پوشیدہ تھا جب یوقنا سے کسی جہت تمکیاص نے یہ باتیں مرجوں وزیر سے سنیں اسوقت اوٹھا اور متوجہ ضیافت ہوا اور وکو
سے تا وقت معاودت میرے تو بجائے میرے حفاظت و نگرانی کر راوی کہتا ہے تمکیاص کے کوئی اولاد نہ تھی کہ وارث
اوسکے ملک کا ہوتی اوسنے اپنی جماعت قوم اور جماعت کہ ہمراہ ان وزرا اعاظم لیے عم زادگان کو اپنے ہمراہ لیا اور چلا اور
روح اوسکی اون لوگوں کے آگے آگے چلی اور غلامان وکنیزان شمع اور رسلے اونکی شعل و فانوس روشن کیے ہوئے چلے
تحقیق کہ وزیر خوب جانتا تھا کہ بعد اسکے اونمیں سے کوئی ایسا باقی رہیگا کہ اوسکے پاس پھر آوے آخر جب تمکیاص قلعہ
رلوبا میں داخل ہوا تو یوقنا مع اپنے اصحاب کے ملاقات کی خاطر بطریق استقبال کے دوڑا اور حال یہ کہ یوقنا نے اصحاب کو
پیشتر سے ہدایت و تاکید کر رکھا تھا کہ وہ لوگ تمکیاص کے بارہ میں ایسا ایسا کریں جب چشم طرفین کی نگاہیں چار ہوئیں اور
آنکھوں سے آنکھیں لڑیں تو یوقنا اوسکے معانقہ کے واسطے بیتاب آیا آخر اوسکو اپنے آغوش میں لیکر دبوچ لیا جسطرح شیر
اپنے شکار کو دبا لیتا ہے اور اصحاب یوقنا نے بھی مثل یوقنا کے وہی چالاکی کی کہ ہمراہیان تمکیاص سے ایک ایک کو
پکڑ لیا اور اوسی حال میں اونکو قتل کیا قوم تمسطح کی بہاتا قال مؤلف اس قصہ میں دو بیان جی سکوں نے اہم رکن
یہ کیا ہے بدعم و نوع مرد قلعہ سے کہ بار آور پرش دو اسپ مدح کے بھی خطرہ وجہ جستہ سرور ہوا اور کسی نے جانا اور نشان
کہ ان لوگوں نے کیا کیا و بعد ازاں وہ طرف قلعہ رہا کے راہی ہوئے وہاں مرجوں سے ملاقات کی کہ وہ ان لوگوں کا منتظر
تھا جب اوسنے سبکو دیکھا تو فرحت سے ہنسا اور کلمۂ توحید الاسلام باہر لایا اور کہنے لگا اے عبداللہ یوقنا
حق تعالی تمکو جزای خیر عطا کرے جیسا کہ اوسنے تمہارے بیٹے کو واسطے اسلام کے گستاخ کیا ہے اور تو نے پروردگار
رضا مند و خوشنود کیا ہے یوقنا نے بھی اوسکو جزائے خیر کی دعا دی اور اوسکو قلعہ تمکیاص کا کیا اور اوسنے فوج کے
رعایا و برایا کو طلب کر کے اوسپر عرض اسلام کیا پھر جسنے قبول کیا یا جسنے انکار کیا اسکو ہمراہ رخصت کر دیا مگر عسل کی

ضمانت لیعقوب سے لے لی تا کوئی اونمین سے بھاگ کر صاحب مالک قرقیسا کے پاس نجاوے اور اوسکو کردار یوقنا کی خبر کرے پھر بعد کئی روز کے ان لوگون کے پاس عبد اللہ بن غسان و سہیل بن عدی بھی دو ہزار سوارون سے آپہونچے جیسا کہ عیاض بن غنم نے یوقنا سے ان لوگون کے بھیجنے کا وعدہ کر دیا تھا پس یوقنا نے ازراہ توریہ و حیلہ کے ان لوگون سے مضائقہ و معارضہ کیا و لیکن ظاہرا پانچ روز تک اسیطرح مصروف بمقابلہ رہا و حال آنکہ وہ لوگ خوب جانتے تھے کہ یہ یوقنا کی جنگ زرگری و بہانہ سازی ہے کیونکہ رات کو اوسنے خفیہ بھیجا تھا کہ یہ دونون قلعے میرے قبضے مین ہین رات کو ہم خالی کر دینگے اور تمھارے سپرد کرکے ہم نکلجا دینگے اور اپنا نکل بھاگنا طرف قرقیسا کے ظاہر کرینگے کیا عجب ہے کہ حق تعالی اوسکو بھی میرے ہاتھ پر فتح کر دیوے پھر جب رات ہوئی تو یوقنا نے شمعون کو حکم کیا کہ ان دونون قلعونکو بدست عبد اللہ بن غسان و سہیل بن عدی تفویض کر دو یعنے گویا کہ عبد اللہ اور سہیل وغیرہ مسلمانون کا تسلط ہو گیا چنانچہ مسلمانونکی صدائے تہلیل و تکبیر ہر طرف آشکارا ہوئی اور ہر سمت منادی کی پکار تھی اور جدہر دیکھتے ادہر ہی چمک تھی تلوار کی اور ایسا ہوا تھا کہ اوس روز قبل از وقوع اس واقعہ کے صاحب قرقیسیا نے تحیف و ہدایا طرف یوقنا کے بھیجے تھے اور مبارکبادی سلامتی اور رہائی کی عرب سے اور شاباشی رجوع کرنے کی طرف دین اپنے کے کہلا بھیجی چنانچہ یوقنا نے ہدیہ قبول کیا اور رسولونکو یعنے ہدیہ لانے والونکو اپنے اصحاب کے خیمون مین اوتارا تھا کہ خیمے اونکے جانب قلعہ شرقی کے ایستادہ تھے پھر جسوقت مسلمانان اصحاب عبد اللہ و سہیل قلعہ زیرین داخل ہوئے تو یوقنا نے اظہار فریاد و خروش کا کیا اور کہنے لگا قسم اپنے دین کی یہ عرب کے لوگ شیاطین ہین بعد ازان مسلمانون نے مصلحتہ کچھہ اسباب دختر یوقنا کا لوٹ لیا اور شباشب قرقیسا کو جا لیا اور بنا بر اس واقعہ کے طریف بن احمد بن ربیعہ بن مالک نے یہ اشعار پڑھے اور وہ سالار و راہبر مسلمین صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا

اتینا الی ارض العراق مع الربا ۔۔۔ ونحن نزوم الروم من کل قاہر
واغنی یوقنا علیہ تحیۃ ۔۔۔ یناصب للاعدا بحیلۃ غادر
وصاح علی الملعون صاحب لوبیا ۔۔۔ فاوردہ فی الحال سکنی المقابر
یسخطی غدا بالبحث ۔۔۔ بروح وریحان فتحو بقاصر

وقد منا لیث الحروب بسہمہا ۔۔۔ ہمام شجاع فی الدیاجی قاصر
وقاتل بنا اصلب حزبہم ۔۔۔ بحد حسام ماضی الشفرتین باتر
وملکنا القلعتین کلاہما ۔۔۔ بسعد واقبال ونصرۃ قاہر

یعنے ہم لوگ طرف سرزمین فرات کے آئے ہین

اور ہم جستجو مین روم کے ہر ایسے غالب بدکار کے ہین پیشتر و بہادر شیر جنگ ہے اور وہ تیر سے پیکار کا بزرگ ہے شجاع ہے باوجود کوتاہی بازو کے (یعنے باعتبار خلقت کے انسان سست بنیان قاصر الذراعین ہے) اور مراد میری ان سے یوقنا ہے اوسپر ہدیہ سلام کہ وہ جنگ کرتا ہے دشمنون سے ساتھ حیلہ و خدع کے اور قتال کی اوسنے ... اور اونکے لشکر سے ساتھ تیزی شمشیر قاطع و بران کے اور اوسنے نعرہ مارا اوپر اوس ملعون صاحب لوبیا یعنی ... کے پھر اوسکو داخل کر دیا فی الفور سکونت کرنے کے لیے قبر مین اور دونون قلعونکا ہمکو مالک کر دیا وقت ... اور اقبال و نصرت خدا داد نے قریب ہے کہ وہ یوقنا بہرہ مند ہوگا کل کے روز وقت بعث و نشر و حشر کے ساتھ

آسایش دیتے ہم اور حوالی بستی کے روایت کی ہے سیف بن عمر والتیمی نے بواسطہ اپنے رواۃ کے محمد بن ابی الدمل
اس مضمون سے اوسنے کہا جب ایسا امر یعنی یوقنا اور سنگیاص کے واقع ہوا جیسا کہ ہمنے ابھی ذکر کیا اور یوقنا اسی مکر
خاطر سے حیلہ گیر کا کہکے اپنی دختر اور اپنے اصحاب خاص اور اون ملحوں کو جو پہلا لے تھے ہمراہ لیکر قرقیسا کو چلا گیا
کہ یہ شکست پاکر بھاگے جاتے ہیں چاہئے شام کو اور قرقیسا میں پہونچے اور اون ملحوں کی یوقنا کو پاس شہر یاص بادشاہ کو داخل کیا
اور خبر دی کہ مسلمانوں نے قلعہ رہا اور رلوبیا دونوں کو لے لیا اور اون عربوں نے یوقنا اور اوسکے اصحاب کو ساتھ اسکے
کیا یہ سنکے شہر یاص کو اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہوا تب یوقنا نے کہا آپ کچھ میرے آقا آپ اندیشہ نکیجیے ہم آپکے سامنے مقاتلہ
کرتے ہیں یہانتک کہ ہم اپنی جان نثار کرینگے اگر عرب لوگ ہمپر اوتر آوینگے اور ارادہ ہمارے حصار کا کرینگے ہم آپکو اپنا
اپنی قتال کا اونسے لڑکر دکھلا دینگے اور وہ پھر آپ کو کسی طرح کی برائی نہیں پہونچا سکتے ہیں یہ کلام یوقنا کا اوسکے تئیں
شہر یاص کو وثوق و اعتماد ہوا اور لطیف خاطر اوسکو خلعت دیا اور اوسکے لیے جاے خالی کر دی اور اوسکو اپنے مکان کے
قریب اپنے اوتارا اور اوسی رات کو شہر یاص نے رسول اپنا پاس اپنے خال یعنے ماموں کے روانہ کیا کہ وہ اوس پاس
سرزمین ربیعہ کا بادشاہ تھا راس العین کے مقام میں تیس کہلا بھیجا اور لکھ بھیجا کہ عرب لوگوں پر ہماری نصرت کرو اور اوسکو
اس بات کی خبر دی کہ عربوں نے ہمارا قلعہ رہا ور لوبیا کے لے لیا ہے اور یہ شخص معظم شاہ جلق کا حیدر ور اوکے پہلو پر
اونسے بھاگ آیا ہے اور ہمارے پاس موجود ہے اور وہ منزوالیجی طرف دیر مرلع کے نکلا پھر وہاں سے جانب مدل
طرف مقام راس العین کے گیا وہاں اوس بادشاہ کو ایک قلعہ منیع وسیع میں پایا کہ وہ تہیہ آلات حصار میں مصروف تھا
اور قلعہ کی خندق کو بہت اور عمیق کراتا تھا اور جیحون کو دریا کو قلعے کے پیچھے طرف اوپر راہ نقب سرنگ کے رکیا تھا اور
آمد عیاض بن غنم اور اوسکے اصحاب کے آمادہ ملاقات تھا اور تمام مردم عرب جزیرہ سے تغلب وغیرہ سے اوسکے پاس
جمع تھے اور اونکے لیے جو اہمارے ضیافت تیار کرایا تھا اور اون عربوں کے اُمرا سے مدعو تھے مثل نوفل بن ہلال اور
ورید بن ثعلب بن عاصم اور شیح بن وائل و سیرہ بن وائل و مسیرہ بن عاصم و ضرام بن عبداللہ و قارس بن الاصم یہ سب
جمع تھے اور اون لوگوں سے وہ بادشاہ یہ کہتا تھا کہ اے جوانان عرب ہمیشہ سے تمہارے صغیر و کبیر اور بہر و ملید چرایا کرتے
کرتے ہو اور ہمنے اپنی زمین کو تمہارے لیے مباح و مختار کر دیا ہے کہ تم اوسکی جزل و سہل میں یعنے سخت و نرم چڑھائی
اور ترائی صحرا و کوہسار میں اپنے مواشی چراتے ہو اور ہم تمسے رضامند ہیں کہ تم ہمارا محصول قسم و ریشم وغیرہ ادا
کرتے ہو اور تم سب ہمارے امن و امان میں ہو پس یہ لوگ تمہارے ہی اعمام یعنے تمہارے چچازادے تمام ملک شام کے مالک
ہوگئے ہیں اور اوسکے قلعے اور سرزمین مصر جو حدود اوس سے متعلق ہیں سب اپنے قبضے میں کرلیا ہے اور پھر اسپر
اکتفا نہیں کرتے یہانتک کہ ہماری طرف آگئے ہیں اور ارادہ رکھتے ہیں کہ ہمسے ہمارے ملک پر مزاحمت کریں اور
ہمکو ہماری سرحدوں سے نکال دیویں اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ اگر وہ لوگ تمپر ظفریاب ہونگے تو وہ تمہاری جان تک

نہ تمہارا مال اور وہ تمسے رضامند نہونگے مگر اوس صورت مین کہ تم اونکے دین مین داخل ہوا ور وہ تمکو نہ چھوڑینگے
یہانتک کہ تم اپنے دین کے واسطے اور اپنے اہل اموال کے لیے اونسے مقاتلہ کرو پس لازم ہی کہ تم سب یکدست و یکدل
ہو جاؤ کہ تم مین سے کوئی کسی بات سے باہر نہوا ور نہ کوئی بات تم مین سے نکلنے پاوے جیسا کہ حال جبلۃ بن الایہم و آل
غسان کا تمہارے ساتھ مین ہرقل بادشاہ کی پس اس قوم پر ظفر یاب ہونگے تو ملک و زمین مین حصہ ہمارا تمہارا برابر ہے
اور اگر امر دگرگون ہوا تو ہم تم دین واحد پر مرینگے اور ذکر و چرچا ہمارا ہمیشہ باقی رہیگا یہ کلام اوس بادشاہ کا سُنکر
جزیرہ کے قبائل عرب نے امتثال امر کیا اور باہم تحالف و تعاہد کیا یعنے آپسمین قول و قسم سے یہ بات مقرر ہوئی کہ
ایک ہی تلوار سے سب مرین یعنے اس جنگ مین سب ملکر جانبازی کرین بعد ازان پادشاہ نے اونکو مال و زر و سلاح
بہت سا عطا کیا کہ وہ سب ہمراہ بادشاہ کے ہولیے بعد ازان اوسی عالم مین ایلچی صاحب قرقیسا کا بادشاہ کی حضور مین
حاضر ہوا اور نامہ اوسکے خواہرزادے شہریاض کا اوسکو حوالہ کیا جب اوسنے نامہ پڑھا اور اوسکے مضمون سے مطلع ہوا
کہ اوسنے اوسمین بطلب مردم مبارز کے لکھا تھا اور یوریک الارمنی کو طلب کیا تھا اور وہ شخص ہے کہ جسنے بنا
تل موزر یعنے تودہ ہاے موزر و سن و تل عرب و عابدین و سوائد کا کہ یہ سب گڑھیان بلندی تودونپر واقع ہین تیار
کی تھین چنانچہ شاہ ربیعہ نے اوس ارمنی کو چار ہزار فوج کے ساتھہ روانہ کیا پھر جبکہ وہ ارمنی چار ہزار جمعیت سوار کیساتھ
قرقیسا مین پہونچا اور حال یہ ہے کہ یہان شہریاض بادشاہ نے پل قرقیسا کا جو خابور پر بنا تھا توڑ وادیا تھا اوس پل
مین آہنی ستون قائم تھے اور اوسپر بھاری بھاری زنجیرین تھین اور اون زنجیرون پر تختیان جڑی تھین اور اسیطرح
جانب فرات سے بھی پل شکست کر دیا تھا اور اپنے شہرون اور بستیون کے گرداگرد خندقین عمیق و پہنا کھود وادی
تھین اور اپنے شہرون اور قریون کو مانند قلعونکی مستحکم و استوار کر لیا تھا اور اوسمین اقامت رکھتے تھے اور انتظار لشکر اسلام کا کرتے

ذکر فتح قرقیسا

جب شرجون وزیر نے قلعۂ عزبی زلوبیا کو بامر یوقنا سپرد عبد اللہ بن غسان کر دیا اور عبد اللہ اوسپر مستسلط ہوا اور یوقنا
عربون کو چھوڑ کر قرقیسا کیطرف بھاگا اوسوقت شرجون مسلمانون کو طرف قلعۂ شرقیہ کے گیا اور اوسپر قابض و دخیل کر دیا
اور اوسمین جو کچھہ مال و متاع اشفکیاص کا تھا اوسکو قبضے مین لائے اور کسی کو پاس عیاض بن غنم کے خفیہ روانہ کیا اور
جو جو کار نمایان یوقنا نے کیے تھے وہ پوشیدہ کہلا بھیجا چنانچہ عیاض اور سارے مسلمانون نے ملکر یوقنا کے حق مین دعاے
خیر کی اور اوسکی شکر گزاری مین زبان کھولی اور عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو اس مضمون سے لکھہ بھیجا کہ جو کچھہ
قلعۂ شرقیہ مین ہے تم دونون اوسکی حفاظت کرو اور اوسمین سے بقدر ایک درہم کے بھی نہ لیا جاوے یہانتک کہ یوقنا وہ
سب کچھہ اپنی دختر کو تفویض کرے اور کسی معتمد کو اوس قلعہ کی حفاظت کیلیے چھوڑ کر تم دونون بطلب قرقیسا روانہ ہو
اور اوسپر دھاوہ مارو و زیادہ والسلام چنانچہ جسوقت یہ نوشتہ پاس عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کے پہونچا تو

جو کچھ عیاض نے اونہیں اونکو حکم کیا تھا اوسکی تعمیل بجا لائے کہ قلعۂ عربسیر اعاص بن عامر کو متولی کیا اور اوسکی ہمراہی میں
سو سو سوار مقرر کیا اور قلعۂ قرقیسیا پر یزید بن الاسود کو حاکم کرکے ایک سو سوار اوسکے ساتھ بھی متعین کر دیئے پھر بعد فراغ
اس امر کے عبد اللہ اور سہیل بطرف قرقیسیا کے روانہ ہوئے تا آنکہ درمیان اوسکے اور قرقیسیا کے فرات حائل ہوئی تب
اوس سرزمین کے بعض باشندگان نے اون لوگوں کو مقام مخاصہ کیطرف راہبری کی اور یہ لوگ وہاں رات ٹھہرے
پھر علی الصباح روانہ ہوئے اور اوس سرحد میں پہونچے جہاں وہ سب نصاریٰ جمع تھے اور مسلمانوں نے ایک گروہ
ماحس وجولاء وبدیل کے روانہ کیا اور اونکے لیے امان بھیجی پھر اونکے گھر میں جا اترے اور اونکے مہمان ہوئے
پھر اونسے یہ کلام کیے کہ اگر ہماری فتح ہوگی تو ہم تمہارے ساتھ احسان و نکوئی کرینگے اور اگر شکست ہوئی تو ہم تمہارے
یہاں سے پھر جاوینگے اور تم لوگ ہماری عدالت سے درمیان تمہارے مرعی ہوئی مشکور و ممنون رہوگے چنانچہ بلسنگل
ماحس وغیرہ نے اس بات کو منظور کیا اور اونکے ہاتھوں علیحدہ آدمی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی ہلال بن عاصم نے
یحییٰ بن حبیب سے اونہوں نے سوار بن یزید سے کہ جب عبد اللہ بن عثمان نے بطرف اہل قرایت اجن وغیرہ کے لشکر
کھینچا اونکو ضمانت دی اور اونسے اقرار کر لیا تو بعد کچھ روز کے سہیل بن اساف التیمی کو جو صحابۂ دلیر میں سے تھے
سو آدمی مسلمین میں سے اوسکے ہمراہ کرکے واسطے رسد رسانی کے مقرر کیا تاکہ اجنی لا سکیں سے غلہ وغیرہ والا وہیں
تا آنکہ سہیل مع ہمراہیوں کے روانہ ہوئے جب سماوہ میں پہونچے تو دشمن تاخت و تاراج کیا اور اوسکے باشندوں کا
مال لوٹ لیا ناگاہ نوفل بن مازن جو سرداران لشکر قیصر یاس بادشاہ سے تھا پانسو سوار دن سے آکے بچائیں جو کچھ
مسلمانوں نے لوٹ لیا تھا اونسے وہ سب چھین لیا پھر درمیان اونکے قتال واقع ہوئی چنانچہ مسلمانوں نے کوشش کی اور
وصفائی طینت و نکوئی نیت سے حملہ کرنا شروع کیا اور اوس حالت میں قلب اونکے مسرور تھے شک و ریب سے
بسبب وفور ایمان کے اور زبانیں اونکی ناطق تھیں ذکر رحمان میں پس وہ سب برابر مشغول قتال رہے یہاں تک کہ
سہل اون مسلمانوں کے تیس مرد شہید ہوئے اور سینتالیس اونسے مجروح ہوئے اور ستائیس آدمی اسیر ہوئے اور اون اسیروں
میں سہل بن اساف بن عدی بھی تھے پس جو کچھ نصاریٰ کے ہاتھوں سے اون مسلمانوں پر گذرا تھا اونہوں نے واپس
جاکر اپنے اصحاب سے بیان کیا اونکو سخت صدمہ ہوا اور یہ امر دہر عظیم واقع ہوا آدمی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان
کی نوفل بن عامر نے سالف بن عاصم سے اونسے سالم بن دوسی سے اونسے کہا میں ہمراہ سہل بن اساف کے حاضر
تھا جس وقت ہمنے سماوہ پر غزوہ کیا ناگاہ نوفل بن مازن ہمپر آپڑا اوس وقت واللہ ہمنے ایسی قتال شدید کی کہ مثل
اسکے میں کسی معرکہ میں حاضر ہوا تھا یہاں تک کہ ہوگیا اہل ہزیمت سے جو ہوگیا یعنی بھاگا جو بھاگا سالم بن عبد اللہ نے
کہا کہ جب نوفل بن مازن نے لوگوں کو اسیر کیا تو اونکو رسیوں میں جکڑ کر باندھا اور بعضوں کو بعض سے ملا کر کس دیا اور اونکے
پاؤں کی رسیاں اپنے گھوڑوں سے باندھ دیں اور اونکو بطرف راس العین کے لے چلا پھر لوگوں نے نوفل کو

خبر دی کہ شہریاض بادشاہ مقام مرج الطیر مین طرف منقب کے ہے تب نوفل اوسطرف چلا اور اوسکے ساتھ اوسکی چچا کی
اولاد سے چالیس بھائی تھے چنانچہ اون قیدیون اصحاب نبی صلعم کو پاس شہریاض گیا اور روبرو اوسکی لیجا کر کھڑا کیا اور اونکی
احوال سے اوسکو خبر دی پس اوسنے ان سب کی قتل کا حکم کیا آخر وہ سب شہید ہو گئے اور اون مقتولونکے اخیر مین
سہل بن اساف باقی رہ گئے تھے اور وہ نہایت مرد وجیہ وصاحب حسن وجمال تھے تو ایک بطریق یعنے رئیس نصاریٰ نے
اونکی بالتخصیص سکے لیے سفارش کی شہریاض نے سہل کے تئین اوس بطریق کے حوالہ کیا اور اوسکو ہبہ کر دیا اور
اوس بطریق کا نام توتا ابن لوقس تھا اور وہ حاکم کفر توتا کا تھا چنانچہ توتا نے سہل کو اپنے ہمراہ لیا اور بمقام کفر توتا اپنے
قصر مین لایا اتفاقاً اوسکی بیٹی نے سہل کو دیکھا تو اونکو اپنے باپ سے طلب کیا تو نے کہا اے بیٹی مہر آئینہ مسیحؑ نے اس
جوان کی مہر ومحبت میرے دلمین ایسی ڈال دی کہ جیسے بادشاہ سے اسکی سفارش کی اور جان بخشی کرائی تو بادشاہ نے
اسکو میرے حوالہ کیا تو مجھے اسکے لیے چنانچہ جب اوسنے سہل کو مانگ لیا تو اونکو اپنے بستان محلسرای مین داخل کیا پھر کیئی
دن کے بعد جب وہ لڑکی اوس بستان مین گئی اور سہل بن اساف پر نظر اوسکی پڑی تو بہت مسرور ہوئی اتفاقاً سہل اوس وقت
تلاوت اس آیہ کی کرتے تھے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا
سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ یعنے محمد رسول ہے اللہ کا
اور جو لوگ ساتھ والے ہین وہ کافر پر سخت تر ہین اور آپسمین نرم ورحیم تر ہین تو اونکو دیکھتا ہے کہ وہ رکوع وسجود
مین مشغول رہتے ہین اور فضل ورضا کے طلبگار ہین پیشانیان اونکی نشان سجود سے اونکے چہرہ پر نور افشان ہین
آخر اوس لڑکی نے جب قرارت سہل کی سُنی تو اوسکے دل کو تاثیر کر گئی وہ بولی کیا ہی یہ کلام فصیح وپاکیزہ اور آسان تر ہے
واسطے فہم کے سہل نے کہا یہ کلام ملک علام کا ہے کہ اوسنے اسکو ہمارے سید انام پر نازل کیا ہے تب اوس
لڑکی نے کہا اس کلام مین جو کہ ذکر محمد ہے پس وہ تو البتہ حال تمھارا نبی ہے مگر یہ کون لوگ ہین جنکی شان مین وَالَّذِينَ مَعَهُ
واقع ہے سہل نے کہا وہ اوس نبی کا مصاحب اور وزیر ابو بکر الصدیق ہے رضی اللہ عنہ اور اشداء علی الکفار وہ صاحب
ان فتوح کا اور تیغ جنے والا لشکر اسلام کا عمر بن الخطاب ہے رضی اللہ عنہ رحماء بینہم وہ اوس نبی کا کاتب وحی اور اوسکا
داماد عثمان بن عفان ہے رضی اللہ عنہ تراہم رکعا سجدا وہ برادر محمدؐ اور اوسکا پسر عم اور مالک اوسکی تیغ کا علی بن ابی طالب
ہے رضی اللہ عنہ یہ سُنکے وہ لڑکی اوس سے کلام کرنے لگی اور نام اوسکا مریم تھا اور وہ بخط توریت وانجیل کتابت
کرتی تھی اور زبان عرب مین کلام کرتی تھی اور اکثر وہ علماے یہود ونصاری سے حال رسول اللہ صلعم کا استفسار
کیا کرتی تھی مگر کوئی اوسکو مفصل خبر نہ دیتا تھا یہانتک کہ سہل بن اساف اوسکے ہاتھ لگے پھر اوسنے پوچھا کہ
جنکا ذکر تو نے کیا ہے یہ کون ہین سہل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جب کلام کرتے ہین تو سچ بولتے ہین اور جب
جہاد کرتے ہین تو ثابت قدم رہتے ہین اور جب اسپ تیز رو وسریع السیر پر سوار ہوتے ہین تو توفیق سبقت کی

پاتے ہیں اور جب وہ اسی طلب میں چلتے ہیں تو پروانہ رفیق نہیں سکتے ہیں اور جب علم اتصال نعمت تک پہنچے وسیاں کار رازکی جھلک دیکھتے ہیں تو ہمہ تن اوسکے مشتاق ہوتے ہیں اور اوسکے سینوں میں ندا دی گئی اور الہام کیا گیا رجالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ یعنی وہ لوگ ہیں کہ جس بات پر خدا سے عہد کیا اوسکو سچ کیا یعنی وفا کیا

رِجَالٌ عَنِ الْاَحْبَابِ مَا هَجَرُوا شَمْسَهُمْ
اِلٰى مَنْزِلِ الْاَحْبَابِ فَاسْتَعْمَلُوا الْکَدَّا
اُولٰئِكَ قَوْمٌ فِي الْعِبَادَةِ اَخْلَصُوْا

يُنَادُوْنَهٗ خَوْفًا وَيَدْعُوْنَهٗ قَصْدًا
يَحُثُّوْنَ حَثًّا لِلشَّوْقِ نَحْوَ رَبِّهِمْ
فَمَا هُوَ اِلَّا شَوْقًا وَمَا تَوَلَّوْا

وَقَامُوْا بِلَيْلٍ وَاطْلُبُوْا عَفْوَهٗ
وَقَصْدُهُمُ الْفِرْدَوْسُ مِنْ خَالِقِهٖ

یعنی یہ جماعت وہ احباب ہیں کہ جوش

الفت شوریدہ و سرگرداں ہیں شوق الٰہی میں پایہ کہ دل انکے ہمت زدہ و ترساں ہیں خوف معاصی سے اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں خائف ہوکر اور اوس دعا مانگتے ہیں ارادت دلی سے کھڑے رہتے ہیں یعنی جاگتے ہیں حالت تاریکی شب ماہ تیس کرنے والی میں طرف منزل احباب یعنی عبادت گاہ ہوکے جو محبوب ہے پس عمل کرتے ہیں کوشش تمام پایہ کہ عمل کوشش کرتے ہیں اور آمادہ ہوتے ہیں برانگیختگی شوق سے بطرف اپنے مالک کے اور قصدا ونکا فردوس کا متولی ہے جو جنت الخلد یعنی باغ جنت ہمیشگی کا ہے یہ وہ قوم ہیں کہ طرف عبادت کے خلوص دلی رکھتی ہیں پس سرگشتہ رہتے ہیں شوق میں اور مرتے ہیں حالت وجد میں پھر ربیانے سہل سے کہا کہ میں بیان کیا ہے تم سے شناہے کہ ہر ایک حق تعالے تمہارے ہی کی دعوت یعنی اوسکی دعوت اسلام کو مشرق سے تا غرب نشر و باد کریگا اور مغرب و مشرق تمام اوسکے قبضہ اقتدار میں دیگا اور اہل اسلام اوسکے تئیں اپنے پدر و مادر و برادر جواہر سے افضل اولیٰ نیک جانینگے اور ان سب سے زیادہ تر اوسکو عزیز رکھینگے اور بعد وفات کے اوسکے مزار پر زیارت کو آوینگے اور جب اوسکے روبرو اوسکا ذکر ہوگا تو اوسکے اوپر بالتکرار تمام درود و صلوٰۃ بھیجینگے تب سہل نے اوس سے کہا کیا تمکو معلوم نہیں کہ وہ اپنی ایام حیات میں اپنے اصحاب کے حق میں دعا کرتا تھا اور اوسکے لیے اور جو کوئی اوسکے گھر میں داخل ہوکر اوسکا اقرار اور تصدیق و سکی کرتا تھا اون سب کے واسطے استغفار کرتا تھا چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ جس شب رسول خدا صلعم کے تشریف لانے کی میرے پاس باری تھی جب ثلث اول یعنی پہلی تہائی رات کی گذری کہ فلک اوسکے ساتھ دور کرتا تھا اور آسمان ستاروں سے چمکتا تھا اور شیاطین پر شہاب ثاقب کی مار پڑتی تھی اور در ہائے رحمت الٰہی کے باز و کشادہ تھے اور ظلمت و سیاہی ہر طرف کی تھی پس اس ہنگام میں کہ میں سوتی تھی اور میرے پہلو میں افضل مرسلین و اکرام مخلصین و متوسلین سوتے تھے ناگاہ اوسکے کلام شریف نے مجھے بیدار کر دیا اور اوسوقت وہ فرماتے تھے کہ اے جسم سرگیں بسر بہ تبات تو غافل ہے بارات ہمات سے بیدار ہو اپنے حواس سے اور مشغول ہو عمل خیر دواب ادراک روز حساب یعنی قیامت کے کہ اوسوقت اولو الالباب اوٹھتے ہیں اور اپنے رخسار و کو آسمان عجز پر اور خاک نیاز میں ملتے ہیں عائشہ نے کہا پھر میں نماز کے لیے اوٹھی اور مجھے حضرت نے بکثر لیا اور آپ شفاعت امت کرتے تھے

یہانتک کہ روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور شگوفہ فجر کا شگفتہ ہوا تو حضرت نے تبسم فرمایا اور مجھے واسطے ناز و استغنا کے
حاضر ہوا اور بیدردی کار سے طالب عفو کر چنانچہ مین حضرت کی خدمت مین حسب ارادہ اونکے حاضر ہوئی اور مقصد و
مراد کو جا پہنچی یعنے فائز بسعادت ہوئی پھر جسوقت حضرت تسبیح سے فارغ ہوئے اور جسم اطیب سے خوشبو
ہر طرف پھیل گئی اور مہکنے لگی تو اوسوقت مینے دیکھا کہ حضرت دم سرد بھرتے ہین یعنے ٹھنڈی ٹھنڈی سانس
لیتے ہین اور انگشت سبابہ سے جو ہر فرمان ملتے ہین یعنے اونگلی کو ناخون پر مارتے ہین تو مینے عرض کی اے
سید موجودات و وجود والے بہترین اور میرے آبا و جد و فتحقیق کہ انگشت بدندان زدن عادت اہل عرب کی
اوس حالت مین ہے جب کوئی امر اہم اونکو پیش آتا ہے یا کسی حال مین وہ متالم ہوتے ہین اسکے جواب مین فرمایا
کہ اسوقت مینے حال عاصیان اپنی امت کا یاد کیا اور مجھکو خیال مخلصین اپنی محبت کا آیا اسلیے کہ مجھے قول پروردگار کا یاد
آگیا ہے کہ لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۃ یعنے حقتعالی فرماتا ہے کہ البتہ جہنم کو مین جنون اور آدمیون سے بھرونگا
تب مینے عرض کی یا رسول اللہ کیا حقتعالی نے آپ پر یہ نازل نہین کیا ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ
وَمَا تَاَخَّرَ یعنے تاکہ حقتعالی تیرے گناہان گذشتہ و آیندہ بخش دیوے ورنہ بدرستی واللہ کہ حقتعالی بموجب قول خود بالضرور
آپ اور آپ کی امت سے عفو کریگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے عنقریب پروردگار تیرا تجکو وہ کرامت و
منصب شفاعت عطا کریگا کہ تو رضامند و خرسند ہو جائیگا اور ہر آئینہ آپ وہ ہین جنکے نور سے حقتعالی نے آسمانون
اور زمینون اور عرش و کرسی کو خلق کیا اور آپ وہ ہین جنکے دروازہ پر براق تقرب کا حاضر کیا گیا اور آپ وہ ہین
جنپر عالم الملکوت منکشف ہوا اور جو بسمت بارگاہ قہر جبروت بلند کیا گیا اور آپ وہ ہین جنکو لیلۃ القدر دی گئی آپ
صاحب بطحا اور مالک حرم ہین آپ کے آگے پتھر مرہم ہین یعنے آپ کے سامنے رفق و نرمی کرتے ہین اور درخت
آپ پر سلام کرتے ہین اور آپ کے لیئے شق قمر ہوا اور شب اسرار اور آپ پر نازل ہوا يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ
یعنے اے نبی جہاد کر کفار سے اور آپ مالک عرفات و منی ہین اور آپ مخصوص ہین ساتھ شکر و ثنا کے یعنے حمد خدا
بجا لانا اور شکر اوسکا ادا کرنا آپ ہی کا کام ہے اور قریب ہے کہ حقتعالی آپ کو دربارۂ امت کے منصب منت و
احسان پر پہونچا دیگا کیا حق سبحانہ تعالی نے آپ سے وعدہ مقام محمود کا نہین کیا ہے اور آپ کے لیے لواے محکم
یعنے لواے حمد تیار نہین کیا ہے اور کیا آپ سے عہد حوض مورود یعنے حوض کوثر کا ساتھ کرم وجود کے نہین کیا ہے
اور کیا انوار سعادات کو آپ کی امت پر تابدار اور ابرہاے توفیق کو اونپر رحمت بار نہین کیا ہے اور کیا آپ کے
علم ظفر شمیم کو ہاتھ مین آپ کے اصحاب کے بجواہر قبول آراستہ نہین کیا ہے اور اوسکے پھریرے پر یہ نہین
لکھا ہے عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا قریب تر ہے کہ تیرا پروردگار تجکو مقام محمود یعنے مقام کرامت و
شفاعت پر فائز کریگا پس آپ اپنی امت پر نزول عذاب کا کیون خوف کرتے ہین درحالانکہ حق تعالی نے بقول خود

اونکو سائر الناس پر فضیلت دی ہے کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہتر ہو اون امتوں میں جو واسطے تمام
عوام الناس کے مقرر کی گئی ہے لیے میرے آقا آپ خود جانتے ہیں کہ آپ کے باپ آدمؑ نے بواسطہ آپ کے پروردگا
سے جو استغفاری شفاعت کی تو حق تعالیٰ اونپر متوجہ و مہربان ہُوا اور نوحؑ نے آپکے وسیلے غرق سے امان
مانگی تو حق تعالیٰ نے اونکو نجات دی اور ابراہیمؑ کو باوصف اوس علو قدر کے آپ کے درجے سے جعلائی نے آگ سے
محفوظ رکھا اور موسیٰؑ نے باوجود اوس تقرب و مرتبے کے آپ کے وسیلے سے سوال شرح صدر اور تیسیر امر کا کیا
راوی کہتا ہے کہ غرض سہل بن اسباق کی ذکر اس سیاق سے یہ تھی تا وہ لڑکی طرف دین اسلام کے رجوع کرے
چنانچہ ایسا ہی ہُوا کہ جب اوس لڑکی نے کلام سہل سُنا تو بولی کہ تمھارے دین میں جو کوئی داخل ہُوا اور
اوسکے قول کا قائل ہو تو اوسکے لیے کیا جزا ہے سہل نے کہا وہ لیسے گناہوں سے نکل کر اوس روز کے پاک ہو جاتا ہے
جسدن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہُوا تھا اور اوسکے سارے سیئات محو ہو جاوینگے اور جزا اوسکی رضوان
اور جنان ہے بعد ازاں یہ آیت پڑھی مَن یَّعمَل سُوۡٓءًا اَو یَظلِم نَفسَہٗ ثُمَّ یَستَغفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُورًا رَّحِیمًا
یعنے جو کوئی عمل بد کرتا ہے یا اپنے نفس پر ظلم یعنے گناہ کرتا ہے اور بعد ازاں حق تعالیٰ سے طلب مغفرت کرتا ہے تو
حقتعالیٰ کو آمرزگار اور مہربان پاتا ہے پھر جب ثریا لڑکی نے یہ کلام سہل کا سُنا تو اوس کے دل پر اثر کیا گیا اور
عقل و رائے اوسکی اس کلام اور دین اسلام کیطرف مائل ہُوئی تو اوسنے کہا اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ
لَا شَرِیکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ کہ میں ادائے شہادت کرتی ہوں اس بات کی کہ سوائے اللہ کے
کوئی معبود لائق عبادت نہیں کہ وہ فرد یکتا ہے کوئی اوسکا ہمسر و شریک نہیں اور گواہی دیتی ہوں اس امر کی کہ
بے شبہ محمد بندہ خدا اور رسول خدا ہے صلے اللہ علیہ وسلم چنانچہ سہل اوسکے اسلام لانے سے نہایت فرحت
و مسرت اندوز ہُوئے بعد ازاں ثریا نے سہل سے کہا کہ اس راز کو رات تک مخفی و مکتوم رکھ یہاں تک کہ پردۂ شب
میں میں تیرے پاس آؤں اور تیرے ہمراہ لشکر اسلام میں چلی جاؤں راوی کہتا ہے کہ مجھسے روایت کی
صاعد بن عدی التمیمی نے اور اونھوں نے لیے باپ سے سُنا کہ مدینے میں لوگوں سے بیان کرتے تھے اوس زمانہ میں
کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے تمام مال راس العین کا اور خراج شہر راس بادشاہ کا پیش کیا گیا تھا تو اوسوقت
راوی نے بقیہ روایت مذکورۂ بالا اسطرح ذکر کیا کہ آخر وہ لڑکی یعنے ثریا سہل کے پاس سے لیے محلات میں
چلی گئی اور وہاں لیے گھوڑوں کو طلب کیا اور لیے باپ کے مال سے ایک ہزار دینار زاد راہ لیا پس جو شب
ستاریک ہُوئی تو بعد تجسس و تفحص احوال نگہبانوں نے وہ دروازہ کھولا جو باب التمر در راز تھا چنانچہ ثریا نے
یہ دیکھا کہ گرد قصر کے حلقے پاسبانوں کے جاگتے ہیں تو طرفۃ العین میں پاس سہل کے نکل آئے اور لٹھ سدی سوا دکو
وارستہ کر دیا اور اوسنے کہا بسم اللہ و برکات نبی صلے اللہ علیہ وسلم راہ و راہی ہوئیں سہل و ٹھکر دروازہ پر گئے

تب بریانے اوسکو ایک زرہ پہننے کو دی اور آپ بھی ویسی ایک زرہ پہن لی اور یہ دونون اوسی دروازے سے نکلے تو
وہان دو گھوڑے تیار تھے پھر وہ دونون سوار ہو کر چلے جب کفر توما سے مسافت بمقدار دو فرسنگ کے طے کر چکے ناگاہ
اون دونون نے اپنے پیچھے حس وصدا گھوڑونکے ٹاپونکی سنی اسوقت بریانے سہل سے کہا اگر لوگ رومی ہین تو مین
ایسے مکالمہ ومخاطبہ کرونگی اور اگر وہ عرب متنصرہ ہین یعنے جنھون نے تنصر اختیار کیا ہو تو چاہیے کہ تو اونسے گفت وشنود
کر چنانچہ تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ناگاہ ایک جماعت نمودار ہوئی کہ وہ تعداد مین تئیس سوار تھے اور وہ لوگ سبز
لباس پہنے تھے اور وہ سب اشہب یعنے خنگ گھوڑون پر سوار تھے آخر جب سہل نے اونکو بتامل دیکھا تو پہچانا کہ
یہ سب تو اوسی کے اصحاب ہین جنکو شہر یاض بادشاہ نے شہید کیا تھا پس سہل اونکے قریب گئے اور اونپر سلام
کیا اور کہا سبحان اللہ کیا مین وقت قتل تمہارے حاضر نتھا یعنے کیا تم شہید نہین کیے گئے ہو اونھون نے کہا
ہان ہم شہید ہوے ہین پر کیا تو نہین جانتا ہے کہ ہر آئینہ شہدا زندہ ہین وہ مرتے نہین ہین بلکہ یہ مرگ یعنے
قتل ہمارا اونکا نقل ہے ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے وتحقیق کہ حق سبحانہ تعالی آج کی شب شہدا کی
ارواح کو بنا بر زیارت قبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بھیجتا ہے اور وہ شب نیمہ شعبان تھی تب سہل نے
اون شہیدون سے کہا مین بھی چاہتا ہون کہ تمہارے ساتھ چلون اور تمہاری صحبت مین رہون اونھون نے
جواب دیا یہ بات تیرے امکان مین نہین ہے کیونکہ ابھی تیری عمر مین اکتالیس دن باقی ہین کہ بعد ازان تو بھی ہمسے
آملیگا اور اس لڑکی کے لیے حق تعالی نے جنت مین وہ چیزین مہیا رکھی ہین جو اوسنے مخلصین کے واسطے
تیار کی ہین اور اسکے لیے ایک قصر جواہر ویاقوت سرخ سے کنارے نہر کوثر کے بنا کیا گیا ہے سراپردے اوسکے
آویزان ہین اور انوار تجلیات سے روشن ہین اور قبے یعنے گنبد اوسکے منقش ہین سریر تخت اوسکے زرنگار ہین
اور فرش اوسکے ذکل وگداز زمین سے اونچے اونچے تکیے ہین اور لب نہر کوزہ ہاے خوشنما چنے ہین اور گوشہ ہاے
قصر اشیاے نفیسہ سے پر ہین اوسمین ملبوسات دوختہ اندوختہ ہین اور خدام اوسکے بحسن وفا سے تمام آراستہ وپیراستہ
ہین اور اوسکے دروازہ پر قلم ستر مکنون یعنے راز درپردہ سے لکھا ہوا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے داخل ہو بیچ
جنت کے بعوض اپنے حسن واعمال کے پھر جب اوس لڑکی نے شہیدونسے یہ بات سنی تو بولی کہ مین کس وجہ سے مستوجب
وسزاوار ان نعمتونکی ہوئی شہیدون نے کہا اس سبب سے کہ تو نے توحید اپنے پروردگار کی توثیق اور نبی ذی وقار
کی تصدیق کی ہے یہ سنکے اوس لڑکی نے ایک نعرہ کیا اور جان بحق تسلیم کی چنانچہ سہل اپنے گھوڑے سے اوترے
اور اوسکو دفن کیا اور وہ سب شہید نظر سے غائب ہو گئے سہل کہتے ہین کہ پھر مین مسلمانونکے پاس پہونچا اور عبداللہ
ابن غسان وسہیل بن عدی سے یہ کیفیت بیان کی تو سارے مسلمین کا یقین اس امر عجیب سے زیادہ ہوا اور بعد
اس واقعہ کے اکتالیس روز سہل بن اساف زندہ رہ کے مر گئے رحمہ اللہ صفوان بن عامر نے روایت یان کی ہے

حولید بن ماجد سے اونھوں نے عبدالرحمان بن سلیمان سے اونھوں نے سُنا اوس شخص سے جسنے اوسے فتوح شام
وارض ربیعہ و اس کا ذکر کیا اور کہا کہ جب لشکر مسلمین قرقیسیا پر جا پہنچا اور عبداللہ و سہیل ساتھ تھے اوسوقت
مسلمانوں نے اپنی حفاظت کے لیے ایک خندق عمیق کھود دی اور اوسمیں ایک مقام محفوظ مقرر کیا کہ اوسی میں آرام
لیتے تھے راوی کہتا ہے کہ عیاض بن غنم اوسوقت طرف رقۃ البیضا کے تھے اونکو خبریں متصل پہونچی تھیں اور وہ
اس تردد میں تھے کہ ابتدائے جنگ کس سے کیجاوے شہریاض کے ساتھ یا اہل حران ورہا کے ساتھ تب ولید
خالد بن الولید نے کہا کہ جو لشکر روبرو موجود ہے اور تمسے آمادۂ قتال ہے اوسکو چھوڑ کر اوپر قصد کرتے ہو میری راے
یہ ہے کہ پہلے اس دشمن یعنے شہریاض سے مقابلہ کرو پھر جسوقت اسکو شکست دوگے تو تمھاری ہیبت ہر طرف
غالب ہو جاویگی بعد اوسکے جس بلد پر جانا قصد کرنا انشاء اللہ تعالیٰ وہ جلد فتح ہو جاویگا یہ سنکے عیاض بڑی دیر تک
میں متامل رہے ناگاہ سرداروں اور جاسوسوں نے آکر اونکو اس بات کی خبر دی کہ ہرآئینہ تمسے لڑنے کو شہریاض
بادشاہ اور بہت سے صاحبان قلعہ مستعد آمادہ ہیں سہل بن تولی و طربالس صاحب حلمیں و آرمانوس صاحب
تل سماوی و آرخو صاحب بارعیہ و شہریاض صاحب ماردین و رودس صاحب حران و رہا اور لشکر اونکا
دو لاکھ سوار سے جمع ہے اور اونھوں نے بادشاہ سے تمھارے مقاتلے و مقابلے کا دعوا اور عہد کیا ہے اور
وہ کہتے ہیں کہ ہم جنگ کرینگے دشمن سے باتفاق اپنے اہالی و اولاد کے اور ساتھ اپنے مال و مواشی کے یہانتک
کہ ہم میں سے کوئی گریز نکریگا اور انوردے ترتیب لشکر کے پہلے تمھارے مقابلے کو قوم ارمن مقدم ہوئے ہیں
اور بعد اونکے رومی ہیں اور وہ سب فرات کے ادہر آپہونچے ہیں جب عیاض نے یہ خبر سنی تو ولید بن عقبہ کو اونکی طرف
روانہ کیا اور اوسکو ایسا مطلب سمجھا دیا چنانچہ ولید نے پاس عرب بنی تغلب کے جاکر اونکے رئیسونکو جمع کیا اور وہ سب
نوفل بن مازن و عاصم و قبیح و میسرہ و حرام و قارب وغیرہ تھے تب ولید نے اونسے کہا اے جماعت عرب آگاہ ہو
کہ انجام کار پر نظر کرنا موجب امان کا ہوتا ہے ہلاکت سے کچھ تم لوگ بڑے تیر انداز اور بڑے قوی دل اور بڑے
جری اور بڑے مرد میدان زیادہ ہی غسان سے نہیں ہو اور تم میں سے کوئی مشابہ و ہمسر جبلہ بن الایہم کا نہیں ہو
کہ وہ بیست ہزار مردم سے پیش آیا تھا اوسوقت حقتعالیٰ نے ہمکو اوپر نصرت و فتح دی اور ہمنے اونکے بڑے بڑے
سرداروں کو قتل کیا پس اب واسطے صلاح دید کے بہتر یہی ہے کہ تم لوگ ہماری طرف چلے آؤ اور ہمارے لشکر میں شامل
ہو جاؤ چنانچہ اون سب نے تو اس بات کو قبول کیا مگر ایک گروہ اوناذالتمطا کا کہ وہ لوگ بلاد روم کیطرف کوچ
کر گئے اور باقی سب عرب بنی تغلب جو مسلم تھے کا شریک لشکر عیاض بن غنم ہو گئے اسبات سے سارے اہل اسلام
خوشدل ہوئے اور کہنے لگے اے گروہ عرب تحقیق کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے تمھارے حق میں بڑی خیر کی اور ارادے
کیا ہے کہ تمکو برکت دے اس سبب سے کہ تم ہمسے آملے اور صلیب پرستونکو چھوڑ دیا حق تعالیٰ تمکو عمر بااعزاز دیوے

اور شرف اپنے نبی کا دکھلاویگا کیونکہ حق تعالیٰ سے اپنے نبی سے ہمارے لیے وعدہ کیا ہے اور وعدہ اوسکا برحق ہے کہ وہ
ہمکو ملک کسریٰ و قیصر پر فیروزمند کریگا اور دونون کا خزانہ ہمکو دلاویگا اور نبی اوسکا مخبر صادق ہے جسکی شان مین حقتعالیٰ نے
فرمایا ہے مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى کہ منطوق کلام اوسکا خواہش نفس سے نہین (یعنے کل انسان ناطق ہین کہ وہ اپنی ہواے
خاطر سے نطق کرتے ہین مگر نبی وہ ناطق ہے کہ بدون وحی آلہی من تلقاے نفس اپنے کچھ نطق نہین کرتا پس منطوق کلام
اوسکا تمام تر وحی والہام ہے) اور کہا کہ ہمارے حق مین خداے عزوجل نے فرمایا ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ
مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ یعنے ہمنے کتاب زبور مین بعد ذکر اوصاف بندگان نیکوکار
کے لکھا ہے یعنے یہ مقرر کیا ہے کہ وارث ووالی روے زمین کے ہمارے بندگانِ صالحین ہونگے یہ سنکے اون
عرب بنی تغلب مین جو کافر تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے آخر وہ سب کے فائز بشرف اسلام ہوئے روایت
ہے خالد بن سعید سے کہ عیاض بن غنم کو جب بھاگ جانا اباذالشمطا کا طرف بلاد روم کے معلوم ہوا تو یہ خبر حضرت عمر
بن الخطابؓ کو لکھ بھیجی تب اون حضرت نے ہرقل بادشاہ روم اور اوسکے پسر قسطنطین کو نامہ لکھا اور کہلا بھیجا کہ اگر
تم اباذالشمطا کو جو بنی تغلب عرب سے ہے اپنی سرحد سے ہماری طرف نہ پھیر دوگے تو ہم سارے نصرانیونکو جو ہماری
عملداری مین ہین فنا کر دینگے واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جب پیغام عمر رضی اللہ عنہ کا ہرقل بادشاہ اور اوس کے
پسر کو پہونچا تو اونھون نے اباذالشمطا کو اسطرف بھیجدیا راوی نے کہا کہ بعد ازان عیاض بن غنم نے قصد قتال اوپر
ملک شہر یاض کے کیا اور ادہر شہر یاض صاحب قرقیسیا نے یہ بندوبست کیا کہ اوسنے رئیسان نصاریٰ کو جمع
کر کے اونسے کہنے لگا آگاہ ہوا گلے بادشاہونکی سیرت سے مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ وہ لوگ جب لشکر کشی کرتے تھے
تو حیلہ سازی سے وہ غافل نرہتے تھے چنانچہ مین بھی ارادہ رکھتا ہون کہ کل صبحی مین بعزم ملاقات عرب کے نکلونگا
پھر جب صفوف سے مین باہر نکلون تو تم لوگ مجھے میرے گھوڑے سے اوتار کر پیدل کر دو اور مجھپر اپنی تلوارونکو
اوٹھاؤ گویا کہ تم مجھکو قتل کیا چاہتے ہو اوسوقت تم سے مین کہونگا کہ مین عذر خواہ ہون اور وہ سواے اسکے نہین ہے
کہ مینے تمھاری آزمائش کی تھی کہ تمھاری حمیت تمھارے دین مین کتنی ہے اور مجکو گمان غالب ہوا کہ تم لوگ ان
عربون سے خوف زدہ ہوگئے ہو پھر جب یہ باتین مجھسے تم سنتا تو پھر تم میرا اجلال واعظام بجالانا بعد ازان تم عرب سے
حرب شروع کر دیجیو اوسوقت پھر تمھارے پاس سے مین عربونکی طرف بھاگ جاؤنگا اور اونسے کہونگا کہ مینے ارادہ کیا تھا
کہ تمھارے تئین تفویض بلد کر دون اس بات سے قوم نے مجھپر یورش کی جیسا کہ تمنے خود دیکھا ہے اور اونھون نے
میرے قتل کا ارادہ کیا تھا تو مین از روے اعتذار کے بچ گیا اب مین تمھارے پاس آیا ہون کہ مجھکو تمھاری صحبت سے
بڑی رغبت ہے پھر جسوقت مجھے امان دیوینگے اور مجھسے غافل ہو جاوینگے تو راست کو مین اونکے امیر کو
قتل کرونگا اور مین خوب جانتا ہون کہ وہ قوم بعد قتل اپنے امیر کے اپنے امر مین سست ہو جاوینگے بعد ازان مین

وہانسے بھاگ آئیں باقی سپاہ سنکے اوسکے وزیر آرمی نے کہا آپ کیونکر ایسی جان پہ تنہا اوٹھا دینگے اور ایسے تنگ کیوں
ایسے تنگ گذرگاہ میں ڈالیں گے اور اگر ایسا آپ کرینگے تو جماعت عرب سے ہم آپ پر الزام دیں اور آپ کے
حال یعنی بادشاہ آپ کے پھر عتاب کرینگے اور کہینگے تمنے اونکو کیوں چھوڑا اور عرب کیطرف کیوں جانے دیا تو ہم کیا
جواب دینگے بعد ازاں عبداللہ یوقنا نے بھی کہا کہ ہر ایک سردار اپنے قول میں سچا ہے اور کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم اونکو
چھوڑ دینگے اور آپ اوسطرف چلے جاویں بلکہ دربارۂ اس قوم کے میں آپ کو ایک تدبیر بتاتا ہوں کہ وہ اس سے
قریب تر اور آسان تر ہے تب شہریاص بادشاہ اور وزیر آرمی نے کہا اے ملک وہ کیا تدبیر ہے یوقنا نے کہا کہ کل صبح
کو ہم اپنی جمعیت مردم ہمراہ لیکر نکلیں اور اونسے مقابلہ کریں اور آپ ہماری کوشش و جانفشانی ملاحظہ کیجیو ہم
حسب اپنی طاقت کے مقابلہ کرینگے بعد ازاں ہم مصلحتاً شہر کے اندر بھاگ جاویں اور دروازے شہر کے خوب مضبوط
بند کرکے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاویں پھر وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہم اونسے بدستور قتال کرتے رہینگے پھر جب
ہم ایسا کرینگے تو عرب کو ہم سے طمع ہوگی اور ہمارے قریب تر آوینگے اور تم خوب جانتے ہو کہ اونکے لشکر میں نرویو کی
ایک جماعت ہے جو بیدین ہوکر اونکے دین میں آگئے ہیں تو جب وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہم پر ارادہ کرینگے
تو ہم اونکو ایک نامہ لکھکر اونکے دلوں کو خوش کرینگے پھر ہم اونکے پاس ایلچی بھیجکر طلب صلح کرینگے اور ہم کہلا بھیجینگے کہ
تم اپنے عقلا میں سے صاحبان قول فیصل کو ہمارے یہاں بھیجو تا ہم دیکھیں کہ وہ ہم سے کیا ارادہ رکھتے ہیں اور کیا
غرض ہے کہ ہم تمہاری صلح کو قبول کرلیویں آخر جب وہ لوگ ایسا کرینگے اور ہمارے پاس ہماری قابو میں آجاوینگے
تو ہم اونکو گرفتار کرلیوینگے اور اونکے سر و پیر اپنی تیغ سے قلم کرکے اونسے کہینگے کہ یا تو تم لوگ ہماری ملک سے کوچ کر جاؤ ورنہ ہم
تمکو قتل کرتے ہیں بس وہ قوم جب ہم سے ایسی حدوکد یعنی یہ خطر دیکھینگے تو اپنے اصحاب سے درخواست ہماری صلح کی کرینگے
اور ہمارے یہانسے کوچ کر جاوینگے اور حال یہ ہے کہ عرب جب کچھ قول کرتے ہیں تو اوسکو وفا کرتے ہیں پھر اگر وہ لوگ
شہریاص بادشاہ کو شکست دیوینگے اور بادشاہ کے شہروں پر مسلط ہوجاوینگے تو بعد ایسے اس کردار کے ہم اونکی
اطاعت میں داخل ہوکر پھر اونکے نزدیک سے طرف بلاد روم کے بھاگ جاوینگے راوی کہتا ہے سوا اسکے نہیں ہے کہ
یوقنا نے اپنے اس کلام سے دو امر کا ارادہ کیا ایک تو یہ کہ اونکے نزدیک تہمت و اشتباہ سے بری ہوجاوے یہانتک کہ
وہ لوگ اوس سے مطمئن خاطر ہوجاویں اور دوسرے یہ کہ تا اصحاب نبی میں سے ایک جماعت قلعہ میں داخل کردیوے
اور حیلہ کرے کہ مسلمان میرے قابو میں ہیں اور حال آنکہ باتفاق اونکے ایسا دخل کرے اور شہر میں اونکا قبضہ کرا دیوے
وزیر آرمی بولا کہ اس صورت میں اگر عرب اپنے صحابیوں میں سے ایک کو جو در دولت لیجاتا ہے اور ایسے جادو ہونکو جنکا جینا اور نا جینا
یکساں ہو ہماری طرف بھیجیں اور بالفرض کہ تو اونکو گرفتار کرلیوے اور تو اونسے وعدۂ قتل کرے یعنی قتل سے اونکو ڈراوے
اور وہ کچھ اوسکی پروا نکریں اور اونسے کوشش و اہتمام تمام ہمارے قتال میں واقع ہوا اور وہ ہمارے یہاں سے

کوچ کر جاوین تو پھر ہم کیا کرینگے پھر کہ یوقنا نے اپنے تئین اونکو خشمناک دکھلایا اور کنارہ کشی ظاہر کی یعنے تا وہ سمجھین کہ ان
باتون سے غصہ ہوا اور کنارہ کیا پھر یوقنا نے کہا قسم ہے مسیح کی تمھارے دلونمین اوس قوم کی ہیبت سما گئی اور تم از کر رعب مین
آ گئے اوسکے اب تم کبھی رستگاری نپاؤگے اور قسم ہے مجکو اوس امر کی جسکا مجکو اعتقاد ہے کہ ہرگز نہ بیٹھے اپنے قلعہ حلب مین
اونسے قتال کیا اور لشکر اونکے سوارونکا حلب کے سارے بلادون مین سال بھر پھیر لیے اور سرگردان رہے اگر یہ بات نہوتی کہ
ایک غلام حبشی نے اونکے غلامون مین سے جسکا نام واسل لعول تھا اور اوسکے ساتھ اور بیس آدمی تھے کہ اونھون نے
میرے ساتھ حیلہ کرکے میرے قلعہ پر متسلط ہوئے تو کبھی وہ اوس قلعہ پر قادر نہو سکتے یعنے اگر یہ امر نہوتا کہ وہ غلام مجھپر
حیلہ گری کرتا تو ہرگز وہ مجھپر قدرت نپاتا پس حیلہ بازی ایسی کارگر ہوتی ہے اور ایسا ہوا تھا کہ وہ اپنے تجمیع لشکرون جرّار او
اپنے تمام دلاوردون ذی الاقتدار کے مجھپر آپڑے تھے پس تمھاری یہ کیا کیفیت ہی وحال آنکہ تمپر نہین آئے ہین مگر ایک گرو
چند آدمیونکا اور تمھارا شہر و شہرپناہ بھی مثل قلعہ کے محکم کے استوار ہے اور اوسپر قتال بھی دشوار ہے سوا ہی دو مقام کے
ایک طرف جبل دوسرا جانب غرب سے اور تمھارے تئین کوئی عذر بھی مانع نہین ہے اور جو کوئی ارادہ رضامندی مسیح کا رکھتا ہو
اور طالب اجر کا ہو تو چاہیے کہ اپنے دین کیلیے قتال کرے اور اپنے اہل اور خانمانکو ان عربون سے بچاوے اور اگر اس امر کا خوف
کرتے ہو کہ وہ لوگ ہماری طرف اپنے غلامونکو بھیجینگے یا ایسونکو جنکی کچھ وقعت و قدر اونکی نزدیک نہین ہے تو مین سات
آدمیونمین اونکا بڑا آشنا ساہون کہ تمام اونکے شہسواران دلاور اور دلاورونکا اور اونکے خاندانونکا اور اونکے خواص اصحاب کا خوب پہچانتا ہون
پس تم اپنے ایلچیون کے ساتھ اوس قوم کے نام بنام نامہ بھیجو کہ وہ سب نامی وگرامی ہین اونمین سے مقداد ابن ولنعمان
و شرحبیل بن کعب و نوفل و عبدالرحمن بن مالک و اسود بن قیس و خالد بن جعفر و ابن قیس و دہمان بن الحارث و مالک بن نوح
و سلامہ بن عامر یہ لوگ اشراف و اعیان قوم ہین یہ سنکے وزیر ارمنی ہنسا اور کہا قسم ہے مجکو اپنے دین کی عرب لوگ ان شخصون
کے سبب ہرگز اپنے کامونمین سستی نکرینگے یعنے اپنے ارادے سے باز نرہینگے مگر یہ کہ وہ تمسے رہائن یعنے گروی عوضی
جسکو اول وبندی کہتے ہین طلب کرینگے تب یوقنا نے کہا اے تمھاری سست ہو گئی اور دل تمھارے بودے ہو گئے
تم اونکے پاس ایلچی کے ہاتھ نامہ بھیجو اگر اونھون نے قبول کرلیا تو اس بات کو ہماری سید مسیح کے برکات و غنیمات سے سمجھنا
اور اگر وہ رہائن طلب کرینگے تو ہم اہل شہر سے اپنے ضعفا یعنے کمترین مردم کو اور اونکی اولاد کو لباس فاخرہ پہنا کر اونکے یہان
بھیجدینگے اور کہلا بھیجینگے کہ یہ لوگ ہماری بزرگان اور رئیسان شہر ہین تب شہر یاض بادشاہ نے کہا قسم ہے قربان کی
یعنے قربانی مسیح کی سوائے اوس بات کے جو کچھ تو نے ہمکو حکم کیا ہین اور کچھ نکرونگا بعد ازان بادشاہ نے اپنے سردارون
اور اپنے اہل کارونکو حکم کیا کہ وہ لوگونکو واسطے تیاری جنگ کے امر کرین چنانچہ اون والیون نے یہی حکم کیا پھر اون لوگون نے
اپنے ہتھیار لگائے اور آمادہ قتال ہوئے اور ادہر سالار لشکر اسلام نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہون چنانچہ خیل عرب
سوار ہوئے اور درہ خندق سے باہر نکلے اور لشکر اعدا بلندی وادی سے ان لوگونکے سامنے آیا اوسوقت اہل اسلام یہ دعا

پڑھتے تھے اللّٰھم انصرنا علیہم انک مثلت یوم الاحزاب یعنی اے ہمارے پروردگار تو ہمکو اونپر نصرت دے جیسی تونے
نصرت دی تھی اپنے نبی کو روز مقابلہ لشکر کفار مکہ کے پھیراں لوگوں نے ایک صیحہ مارکر ہمیں اور اوس دوسرے لوگوں کو
وعظ کیا اور آخر وعظ یہ تھا کہ دیکھو اب ہم جانب طاغیہ روم کے حملہ کرتے ہیں اور اوسکے ملک پر تو نے چڑھائی کرتے
ہیں پس آؤ ہماری پیروی کرو اگر حق تعالیٰ اپنے فضل اور عطای اور صلیبوں کے ہمکو فتحیاب کریگا تو اوس قوم کے قدم رہا
پڑینگے اون لوگوں نے جواب دیا کہ اے امیر تونے ہمکو ایسے امر کیطرف دعوت کی ہے جسنے ملایا ہے کہ وہ خود ہمکو نہایت
محبوب ہے اور مرغوب تر ہے اون باتوں سے جو تونے ذکر کیا پس حکم کر کہ ہم حملہ کریں چنانچہ محمد بن مسلمہ نے
روایت کی کہ آخر امیر لشکر اسلام اور اوسکے ہمراہیوں نے لشکر قیصر پر حملہ کیا اور امیر مسلمانوں نے عبداللہ بن غسان
اور سہیل بن عدی تھے پس تحقیق کہ ان لوگوں نے بقتال شدید مقابلہ کیا اور راہ خدا میں وہ جہاد کیا جیسا حق جہاد
کرنے کا ہے اور دشمنان خدا کو بھالے مارے اور تلواریں ماریں اور اوسی معرکہ میں عبداللہ بن مالک شتر اوس پر
حملہ کیا اور جب اوسکی ہیئت اور شان کو دیکھا تو جانا کہ یہ کوئی اونکے ملوک و سلاطین میں سے ہی آخر عبداللہ بن مالک نے
اوسکے سینے میں بھالا مارا کہ انی اوسکی پشت سے پار نکل آئی اور نعمان بن المنذر شہریاص بادشاہ پر جا پڑا
اوسوقت جماعت مردم اوسکے گرد سے متفرق ہوگئے تو نعمان نے شہریاص پر وار کیا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ
صاحب ممالک بلاد ہے بلکہ یہ سمجھا کہ کوئی منجملہ ملوک کے ہے آخر اوسپر حملہ کیا اور اوسوقت یہ اشعار پڑھتا تھا اشعار

وَاَنَا الْقَوْمُ فِي الْحَرْبِ لُيُوثُهَا
وَدَرْعُمُ الْمُلُوكِ الْعِدَا وَتَرُودُهَا
مَلَكْنَا بِلَادَ الشَّامِ ثُمَّ مُلُوكَهَا
اِلٰى شَهْرَيَاصِ الْكَلْبِ ذَاكَ سَبَيْنَاهَا
وَنَمْضِي اِلٰى حَرَّانَ ثُمَّ نُبِيحُهُمْ
اُسُودٌ لُيُوثُ الْحَرْبِ ثُمَّ اُسُودُهَا

وَتَعْرِفُ مِنَّا فِي الْوَغَا اُسُودُهَا
لَنَا الْفَخْرُ فِي كُلِّ الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا
اِلٰى اَنْ تَنَالَنَا بِالْكَمَالِ عَدِيدُهَا
وَنَمْلِكُ دَارًا ثُمَّ حَلَبَ بَعْدَهَا
كَذَاكَ الرُّهَا لِلْمُسْلِمِينَ نُعِيدُهَا

اُنَادِي عَنْ شَرْعِ الْهُدٰى وَنُصُوصِهِ
يَا اَحْمَدُ الْهَادِي فَدَاكَ سَعِيدُهَا
سَوْفَ نَقُودُ الْخَيْلَ حَرَّ دُسُورِهَا
لَنَا الرَّأْسُ عَيْنٌ وَالْجُيُوشُ نَقُودُهَا
وَاِنِّي اَنَا النُّعْمَانُ ذَاكَ بْنُ مُنْذِرٍ

یعنے میں حق میں اس قوم کے وقت جنگ کے شیر جنگ ہوں جانتے ہیں
تجھے وقت دغا کے شیران کارزار شریعت ہادی کیطرف ہم حمایت کرتے ہیں اور اوسکی صیانت و امانت کرتے ہیں اور دشمنوں
کی ناکیں گھستے ہیں اور ہم اونکے تئیں دفع کرتے ہیں ہمارے لیے ہر مقام میں فخر تمام تر ہے بطفیل احمد ہادی کے
کہ یہی فخر اوس کل مواطن کی سعادت ہے ہم تمام بلاد شام اور ملوک ملک شام پر غالب ہوئے یہانتک کہ ہمنے اونکے
عدد یعنی جماعات کو ساتھ کمال یعنے ہلاکت کے مل دیا اور قریب ہی کہ ہم گھوڑے دوڑاویں گھوڑے تیز رو طرف
شہریاص کتے کے یہ سخت تر ہے کتوں میں اور ہم مالک ہونگے دارا کے بعد اران حلب کے اور اسیطرح مالک ہونگے
راس العین کے اور اوسکے لشکر کا ہکاتے ہیں و بعد اران ہم گذر کرینگے طرف حران کے بعد اران طرف اوسکے سروج کے

(مرج نام بلد عجم ہے) اسیطرح طرف ارباکے کہ ان سب کو واسطے مسلمین کے ہم پھیر ینگے اور میں وہ نعمان ہون جو ابن منذر ہے ہلاک کرونگا مین ہزاران نبرد آزما پھر شیران جنگ کو غرض کہ نعمان بن المنذر شہر یاض بادشاہ پر جا پڑا اور دفعۃً اوسکو نیزہ مار کر زمین پر ڈالدیا پھر جب لشکر قرقیسا نے یہ دیکھا کہ اونکا بادشاہ مارا گیا تو وہ سب اپنے شہر کو پھر پڑے اور اپنے شہر کو اپنا قلعہ کیا اور اوسکو بند و بست سے مستحکم کیا چنانچہ ارمانوسہ ملکہ شہر یاض نہایت خوفزدہ ہوئی اور اوسکے دل مین رعب سمایا تب اوسنے عبد صالح یوقنا سے کہا اے عبد المسیح سوا تیرے اب ایسا ہمارا کوئی باقی نہین رہا کہ وہ بجز تیرے سیاست ہمارے ملک کی اور تدبیر ہمارے امور کی کرے یوقنا نے کہا اے ملکہ مین آپکے حضور مین خدمتگذاری کو حاضر ہون بعد ازان ملکہ نے اپنے کامونکو یوقنا اور اوسکے اصحاب پر محول کیا اور یہ بات کہی تم آگاہ اور خبردار ہو کہ یہ شہر اور ملکہ تمھاری طرف ہے یعنے تمھارے بھروسے ہے یوقنا نے کہا ہمپر واجب ہے کہ ہم ملکہ کے حق خدمت پر قائم رہین اور اوسکی طرف سے قتال کرین بعد ازان یوقنا نے اپنے ہمراہیونکو سور بلد یعنے شہر پناہ پر چڑھادیا کہ وہ مسلمین سے قریب ہو گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کی فوج جو پیدل تھی وہ فلاخن سے سنگ اندازی کرتے تھے کہ پتھر اونکا کبھی نشانے سے خطا کرتا تھا اور افسر پیدل لشکر پر اور گروہ موالی پر منذر بن العاصم تھے کہ تمام حجاز مین مین کوئی شخص منذر سے زیادہ تر فلاخن انداز نتھا اور اونکے قوۃ بازو کا حال یہ تھا کہ جب وہ فلاخن سے سنگ انداز ہوتے تھے تو وہ پتھر برج اعظم سے بالاتر گذر جاتا تھا پس وہ برابر اسیطرح ہر روز سنگ اندازی کرتے تھے کہ وہ پتھر ایک آدمی کا سر توڑ دیتا تھا چنانچہ عرب نے نام عاصم کا برج المنذر رکھا تھا غرض کہ ان لوگون نے اہل قرقیسا پر نہایت سختی و تنگی کی تب ارمانوسہ ملکہ نے یوقنا سے کہا وہ تیری تدبیرین دربارۂ ان عربون کے کہان ہین جسکا وعدہ تو ملک شہر یاض سے کیا کرتا تھا یوقنا نے کہا مین اس امر مین خود متفکر ہون اور اس فکر سے مین غافل نہین ہون بعد ازان یوقنا شہر پناہ پر جو مسلمین سے متصل تھا چڑھ گیا اور پکار کر کہا اے معاشر عرب درمیان ہمارے تمھارے یہ امر طول ہوا کیا تمنے ملک شہر یاض کو شکست نہین دی اور کیا تم راس العین پر مالک و غالب نہین ہوئے اور بعد اسکے ہم بھی تمھارے ہین اور تم ہمسے مال طلب کرتے ہو آخر تمھارا ارادہ کیا ہے اور ہم خوب جانتے ہین کہ جو تم کہتے ہو وہ کرتے ہو اور وفا کرتے ہو آخر جب یوقنا کو عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اور سب صحابہ نے دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قرقیسا پر اوسکا ارادہ نصب جنگ کا ہے تب سہل بن عدی نے یوقنا سے خطاب کرکے کہا اے دشمن اپنی جان کے تو نے ہمسے فریب کیا اور منصوبہ تیرا جو ہمپر تھا وہ تمام و پورا ہوا کہ تو ہمارے دین مین داخل ہوا جب ہم تجھسے مطمئن ہوئے تو تو نے فریب کیا کہ اپنے پہلے دین کی طرف پھر گیا آخر تو ہمسے اب کہان بھاگ کر جائیگا اور ہمسے کدہر روپوش ہوئیگا اور ہم تیری طلب و تلاش مین ہین اور قریب ہے کہ ہم اس شہر پر بزور شمشیر غالب ہوتے ہین اور تیری گردن مارتے ہین (یہ کلام مسلمین کا ساتھ یوقنا کے مصلحۃً بطریق جنگ زرگری تھا) تب یوقنا نے جواب دیا اے جماعت عرب تحقیق کہ ملنے تمھاری خیرخواہیان

اور تمہاری حد میں کہیں اور شتے بھی ملے سوائے جیش کے اور کچھ نہیں دیکھا ولیکن میرے دل کو ایمان نہ لایا اور ایسا ہی آیا
کہ آخر شہر بیلیے اوسطرف کو میل کیا جیسا کہ جو تمکو معلوم ہوا آئندہ اس شہر میں بھوکھا اکتفا بغیر ممکن ہے اور ہم اسپر غالب و قادر
نہیں ہو سکتے اسلیے کہ وہ نہایت مستحکم و مستحکم ہے اور اوسمیں بڑے بڑے مردان کارزار ہیں اور رسد غلہ وغیرہ بھی ہماری
پاس وافر ہے ولیکن تم اپنی جماعت میں سے دس آدمی کو جو تمہارے معزز صحابی ہوں اور ہم بھی اور وثوق واعتماد
رکھتے ہوں ہماری طرف روانہ کرو کہ وہ ہمسے قول وقسم کریں اور ہم اونسے قول وقسم کریں یہانتک کہ جب تم اس العس پر
فتح پاؤ گے تو یہ شہر بھی تمکو سپرد کر دینگے اور بالفعل درمیان ہمارے تمہارے بقیہ سال حال صلح رہے اور اس
سال میں کل چار مہینے باقی ہیں کہ اول ان مہینوں کا رمضان ہے یعنے ابتدائے رمضان سے چار مہینے باقی ہیں یہ سنکے
عبداللہ بن غسان نے کہا کہ ہمنے یہ معاہدہ تیرا قبول کیا مگر وہ دسوں آدمی کون ہیں جنکو تو چاہتا ہے کہ ہم انکو تیرے
پاس بھیجیں یوقنا نے کہا ارادہ میرا ان لوگوں سے ہے مقداد بن الاسود و اسود و ابو قیس وخالد بن جعفر و رافع بن قیس
وہمام بن الحارث وسلامہ بن عامر و ابن نعیم قیس ہیں ان لوگوں کو چاہتا ہوں کہ میرے پاس آویں اسلیے کہ بدون آنے
انکے امر صلح متعسر ہے آخر عبداللہ نے تنہا جنکو یوقنا نے کو روانہ کیا اور یوقنا نے انکے لیے پھاٹک کھول دیا مگر عبداللہ نے
یوقنا سے کہا کہ ہم بدون رہائی کے بدبارہ لینے اصحاب کے سستی وغفلت نہ کرینگے یعنے بغیر انکے ہمکو اپنے صحابہ کے
حق میں اطمینان نہیں ہے یہ سنکے یوقنا پاس ارباب وسہ ملک کے گیا اور اوسکو خبر دی کہ وہ قوم رہائی کرتے ہیں ملک نے
کہا ہماری لڑکوں کو بھیجد و یوقنا نے کہا اے ملک جس میں مکر وحیلہ کرنا عرب کے یہاں سے نکلا ہے اور
بادشاہوں کی شان کا یہ مقتضا ہے کہ جو کہیں وفا کریں وحال آنکہ قول حکیم فارس کا ہے کہ جب غدر کرنا طبیعت اور
عادت قوم کی ہو تو وثوق واعتماد ساتھ ہر کسی کے بہت دشوار ہے یعنے ہرگاہ عادت عرب کی مکر وحیلہ ہے اور
بادشاہوں کو ایفا قول ووفا کرنا لازم پڑا ہے تو انسداد ہر ایک مکر کا متعذر ہے وبہرکیف آپ جو ارادہ بھیجنے اطفال
اہل شوق کا کرتے ہیں تو یہ بھی خالی از تردد نہیں اسواسطے کہ آپکے اہل مدینہ روسا و ملوک ہیں کہ وہ بعد بادشاہ
آپکے شہر کے اگرچہ آپکی شان کو عظیم جانتے ہیں لیکن وہ آپکو حشمت تابعیت دیکھتے ہیں یعنے آپکی طرف اوس نظر کر
نگاہ کرتے ہیں جسطرح نسوان کو یعنی استضعاف دیکھا کرتے ہیں اور انکا کچھ رعب نہیں مانتے ہیں اور میری طرف
یعنی عزت کرتے ہیں کہ مجھے مسافر اور بیرونی سمجھکر لیے نزدیک میری جانب سے کچھ تہمت نہیں رکھتے ہیں
اور حال ہماری صلح کا عرب کے ساتھ سنتے ہیں تو ہمکو اس بات کا مالک ومختار نہیں جانتے ہیں در صورت ارادہ
ہمارا اور آپکا پورا ہوگا اور جب اہل بازار بھیجے جاوینگے تو وہ لوگ ہمپر جرأت وجسارت کرینگے وتعرض وتمرد میں آوینگے
مثل اسکے کہ جسطرح ساتھ ملک موصل اور صاحب ہکاریہ کے معاملہ ہوا تھا اسیطرح یہ امر بھی دشوار ہو جاویگا
تب ملک نے کہا پھر اس بات میں تیری کیا رائے ہے یوقنا نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ہم انہیں ملک کو پاس عرب کے

رہاین تمیین راوی نے کہا یہ فعل یوقنا اسلیے کیا کہ جب ان مرزاؤن کو حوالہ عرب کے کردیوے تو شہر مین کوئی رئیس رؤسا مین سے ایسا باقی نرہے گا جو درمیان شہر کے عربون سے مزاحم و متعرض ہوگا غرضکہ ملکہ نے یوقنا کی راے کو قبول کیا اور رؤساے بلد کو طرف عبداللہ بن غسان کے بطریق رہاین روانہ کیا پھر جب یہ سب وہان پہونچے تو وہ دسون اصحاب نبی صلعم یعنی متبداد وغیرہ جنکو طلب کیا تھا آکر داخل شہر ہوئے اونکو یوقنا نے حکم کیا کہ برج کبیر مین جا اوترین اور وہ برج مشہور وقت یہ برج المنذر تھا اور یہ تدبیر یوقنا نے اسواسطے کی تا جو لوگ ملکہ کی طرف سے اوس برج مین اموریتھے وہ نافرمانی و سرتابی نکرسکین کیونکہ اوس برج مین اموال اہل بلد کا سب جمع تھا آخر جب وہ دسون اصحاب اوس برج مین مسلط ہوگئے اوسوقت یوقنا پاس آرمانوسہ ملکہ کے گیا اور کہا کہ اون اشخاص عشرہ کو اپنے برج مین ٹھہرایا ہے اسلیے کہ کل صبح کو اون سب کو بالاے برج یعنے اوسکے سطح پر کھڑا کرونگا اور اونکی قوم عرب کو دکھلا کر اونسے خطاب کرونگا کہ یا تو تم ہمارے یہان سے کوچ کرجاؤ نہین تو ہم ان سب کو قتل کرتے ہین تب ملکہ نے کہا پھر ہم اپنے اصحاب رہاین کو کیا کرینگے اور اونکی رہائی کیونکر ہوگی کیونکہ اگر ہم اونکے اصحاب کے ساتھ ایسا کرینگے جیسا کہ تو نے ذکر کیا تو لامحالہ وہ بھی ہمارے اصحاب کے ساتھ ایسا ہی کچھ کرینگے اوسوقت یوقنا نے جواب دیا کہ ہرگاہ آپ اپنے اہل بلد کے لیے گھبراتی ہین تو اوس قوم سے مصالحہ درپیش کیجیے ملکہ نے کہا تو اپنی حسن راے سے جو مناسب ہو وہ تدبیر کر یوقنا نے کہا سمعًا و طاعةً یعنے بسر و چشم تعمیل حکم کرونگا اب مین ان دسون اصحاب پاس جاتا ہون اسلیے کہ اونکے امیر نے اونکو کس امر کا مامور کیا ہے اور ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کس بات کی طلبگار ہین بعد ازان یوقنا اون اصحاب عشرہ کے پاس گیا اور جس بات پر تفویض بلد سے اوسکا عزم تھا وہ اونسے بیان کیا اور کہا جب تم لوگ شور و غل سنو گے تو ان لوگونکو جو اس برج مین ہین تم سمجھ لیجیو یہ کہکے یوقنا اپنے اصحاب خواص پاس گیا اور اونکو دیوار شہر پناہ پر چڑھا دیا اور اونکے ساتھ اہل بلد مین سے کسیکو نچھوڑا آخر شب جسوقت تاریکی شب ہوئی تو عبداللہ یوقنا اپنے اصحاب کی پاس کہ وہ دو سو آدمی تھے گیا پھر اون سبنے صداے تہلیل و تکبیر بلند کی اور دروازہ شہر پر پہونچکر پھاٹک کھولدیا اور فوراً عبداللہ ابن غسان سے کہلا بھیجا کہ جلد اپنا لشکر لا دے تا آنکہ وہ لوگ اندرون شہر آپہونچے اور اہل بلد سے تلوار چلی پس اہل قرقیسا تھوڑی دیر نہ ٹھہرے تھے کہ اہل اسلام اونسے بزور شمشیر تیز غالب آگئے تب اون لوگون نے قصد برج اعظم کا کیا تو وہان ان لوگون پر اون دسون اصحاب نے غلبہ و حملہ کیا بالآخر ارمانوسہ ملکہ کو معلوم ہوا کہ یہ سب حیلہ سازی و مکربازی یوقنا کی تھی کہ ملکہ پر تمام ہوئی یعنے اوسپر چل گئی اور اوسوقت وہ صداے الغیاث و شور و فریاد اہل بلد سے سنتی تھی یہانتک کہ عبداللہ بن غسان نے اون سب کو امان دی اور جو کچھ شہر مین تھا سب پر قبضہ کیا پھر مال و متاع سب جو کچھ اوسمین تھا اور جو ذخیرہ و خزانہ برج اعظم مین تھا لے لیا پھر اوسمین سے خمس نکالکر باقی سب مسلمین پر تقسیم کردیا مگر پہلے اونپر عرض اسلام کیا پھر جو کوئی اونمین سے اسلام لایا اوسکو اوسکا اہل و مال پھیر دیا اور جسنے اسلام قبول نکیا

اور ایسی حدیث ہے موصول باندھا گیا اور بعد اوس کے وہ سب جو مسلمان ہو گئے تھے جمع ہو کر سرداران لشکر اسلام کے پاس آئے اور
کہنے لگے کہ ہم تمہارے دین میں داخل ہوئے تو چاہیے کہ ہمارے انگور کے باغات اور بستان میوہ جات ہمکو حوالہ کرو تب
عبد اللہ بن عثمان اور سہیل بن عدی نے اونکو جواب دیا کہ یہ چیزیں موقوف ہیں بحکم امام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر
منحصر ہے کہ جسکو چاہیگا اسمیں آباد کریگا اور جسکے قبضے میں یہ املاک و ضیاع ہو گئے اوس سے خراج مقرر کریگا اسلیے
کہ حکم خراج و خمس و جزیہ بامر امام ہوتا ہے کہ وہ اوسمیں سے بقدر حاجت لیتا ہے اور باقی مصالح امور مسلمین میں
صرف کرتا ہے راوی نے کہا کہ پھر بادشاہ ملکہ اسلام لائی اور سارے وابستگان دستیاں اوسکے مشرف باسلام
ہوئے تا آنکہ عبد اللہ بن عثمان نے اوسکے ساتھ بھلی احسان کیا اور اوسکے لیے تجدید امان کی اور اوسکو اوسکے املاک و مساکن
میں آباد کیا چنانچہ یہ تمام اخبار اہل بلاد کو پہونچے یہانتک کہ وہ سب داخل ہوئے ابن عطیہ جسنے ادراک
تفحص اس واقعہ کا کیا وہ کہتا ہے کہ فتح فرنیسیا اول رجب یعنے پہلی تاریخ رمضان کو ہوئی اور ۲۲ھ بائیسواں ہجری
ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اوس قوم نے جو کنیسہ بنایا تھا کہ وہ معبد یعنے مسجد حرجیس نبی کی تھی اوسکو
مسلمانوں نے جامع مسجد قرار دی اور جبتک اوسمیں نماز ادا کی تھی وہاں سے کوچ کیا اور ملکہ کے صاحب رای کو بازو
اور اوسکی ولایت و سلطنت کو تفویض شرحبیل بن کعب کے کیا اور شرحبیل کی ہمراہی میں ایک سو پچاس مردان کارآزمودہ
مقرر کیے اور بعد اوس کے عزم روانگی طرف ماکسین کے کیا اوسوقت عبد اللہ بن عثمان عبد اللہ بن یوقنا سے کہا کہ تم اپنے حرم کو
حکم کرو کہ وہ اپنے قلعہ کو پھر جاوے کہ ہمارے پاس اس بار میں حکم امیر عیاض بن غنم کا صادر ہوا ہے آخر دختر یوقنا واپس
اپنے قلعہ کی طرف معاودت کی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ

ذکر فتح ماکسین و شمسانیہ وغیرہ

روایت ہے زہوان بن رقیم سے اوسنے روایت کی ہے صلت بن مجالد سے اوسنے قنبل بن میسور سے
کہ جب عبد اللہ بن عثمان مع لشکر فرنیسیا سے روانہ ہوئے اور مقام ماکسین پر پہونچے تو فتح اوسکی بصلح ہوئی اور
چار ہزار درہم اوسکے حصے بلاد سے مقرر کیا اور نقد کے ساتھ ایک ہزار گون گندم و جو کے بھی ٹھہرائے چنانچہ یہ
خراج سکس اوپر بار گراں ہوا تب اوسکے لیے نصف چھوڑ دیا اور اسیطرح معاملہ ساتھ اہل شمسانیہ کے ہوا بعد اوس کے
ابن عثمان نے قصد عربان کا کیا جب وہاں پہونچے تو اہل عربان بھی اوسکے پاس حاضر ہوئے اور مصالحہ کیا جس
امر پر کہ اہل ماکسین نے صلح کی تھی بعد اوس کے مجدل کی طرف کوچ کیا پس اوسپر بھی مسلط ہوئے پھر وہاں مقام کیا او
منتظر رہے کہ اونکے امیر عیاض بن غنم کی بلیگاہ سے کیا حکم وارد ہوتا ہے اور اوس عرصہ میں عیاض
بن غنم شہر تلمیح پر اہل تھے چنانچہ عبد اللہ نے اونکو نامہ لکھا اور اوسمیں وقائع تسخیر بلاد جس جسکی فتح خداداد اوسکے

اتمہ پر ہوئی تھی سند میں کیے جب یہ قصہ نامہ عیاض کے پاس پہونچا تو اونھوں نے جواب میں عبداللہ کو لکھا کہ جب کہ ہمارا حکم تمکو پہونچے تم اپنے اوسی مقام پر مقیم رہو و السلام سہل بن مجاہد بن سعید نے بیان کیا کہ جب حق تعالی نے دست عبداللہ بن غسان پر فتح ارض خابور کی بصلح کرادی اور عبداللہ نے مقام مجدل مین قیام کیا اوس زمانے مین قیس بن حازم البجلی نے یہ ابیات کہے اور پڑھے

وَدَانَ لَنَا الخَابُورُ مَعْ كُلِّ اَهْلِهِ
وَثَارَ عَجَاجُ النَّقْعِ مِثْلَ السَّحَائِبِ
وَجَنْدَلُ وَزَنْكَا وَشَهْرَيَاضُ بَعْدَهُ
وَيَحْفَظُنَا عَنْ طَارِقَاتِ النَّوَائِبِ

اَقَمْنَا مَنَارَ الدِّيْنِ فِيْ كُلِّ جَانِبٍ
بِفِتْيَانِ صِدْقٍ مِنْ كِرَامِ الْعَرَائِبِ
وَكُلُّ هُمَامٍ فِي الْحُرُوْبِ نَخَالُهُ
تَرَكْنَاهُمُوْ فِي الْقَاعِ نَهْبًا لِنَاهِبِ
فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فِي الْمَسَاءِ وَبُكْرَةً

وَصُلْنَا عَلٰى اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ
هَزَمْنَاهُمُ اَلْقَيْنَا بِمَا سِجِ
يُكَسِّرُ وَيَحْمِلُ فِيْ صُدُوْرِ الْكَتَائِبِ
وَمَا زَالَ نَصْرُ اللّٰهِ يَكْتَفُ جَمْعَنَا
مَا لَاحَ نَجْمٌ فِيْ سَدُوْلِ الْغَيَاهِبِ

یعنے منارے دین کے ہمنے ہر طرف قائم کیے اور لیبہ دشمنوں پر ہمنے تنہا لے تیز و بران سے حملہ کیا اور شہر خابور مع اپنے کل باشندگان کے ہمارا مطیع ہوا اور جب ہمنے اعدا سے بشمشیر قاطع مقابلہ کیا تو باتفاق جوانانِ صدق شعار و از جملہ مکرمین یگانہ روزگار کے اون کو بھگا دیا اور اوسوقت گرد و خاک مثل ابر کے اوڑتی تھی اور ہر ایک مرد باہمت وقت جنگ کے منتخب زمانہ تھے کہ وہ بار بار حملہ کرتے تھے درمیان لشکرون کے اور جندل زینک و بعدہ شہریاض سب کو ہمنے میدان مین کشتہ افتادہ چھوڑ دیا واسطے لوٹنے لوٹنے والونکے اور ہمیشہ نصرت خدا ہماری جماعت کے حامی ہوا اور جمیع آفات و بلا سے ہماری حفاظت کرتی ہے پس حمد ہی خدا کی صبح و شام جبتک ستارے روشن ہین اس پردۂ تاریکی مین

ذکر فتوح قلعۂ ماردین

روایت ہے سواد بن کثیر سے اوسنے روایت کی ہے یوسف بن عبدالرزاق وسنے کامل اوسنے مثنی بن عامر اوسنے اپنے جد سے کہ جب مدائن خابور بطریق صلح کے فتح ہوئی اور خبر قتل شہریاض ملک صاحب ارض ربیعہ بین ورہ و راس العین کو پہونچی تو اوسپر سانحہ عظیم گذرا اور اوسکو بہت بڑا صدمہ ہوا تب اوسنے اپنے ارکانِ دولت اور ارباب سلطنت کو جمع کیا اور وہ اوس عرصے مین درمیان ارض الطیر کے وارد تھا چنانچہ اون سب عمائد سے کہنے لگا کہ ہمارے بلاد سے یہی تین مدائن ہین جنکا مین مالک ہون اور یہ دونون قلعے ہین اور حال یہ ہے کہ سارے عرب متنصرہ یعنے تو نصرانی ہمارے یہان سے چلے گئے ہین یعنے جمیعت ہماری شکست ہو گئی ہے اس حالت مین تمھاری کیا رائے ہے یہ سنکے بطریق توتا نے جواب عرض کیا کہ اے ملک تحقیق کہ لڑائی عرب کی سبب سے لابد ہے اور لامحالہ ہمکو بھی اونسے لڑنا ضرور ہے اور نصرت و ظفر بدستِ خدا ہے جسکو چاہے عطا کریگا پر سوائے اسکے اور کچھ میری رائے مین نہین آتا ہے کہ آپ اپنے فرزند عمود کا عقد ازدواج ملکہ ماریہ دختر آرسوس بن جارس

صاحب باردس وحرین یعنے قادہ المراۃ سے کردیجیے راوی نے کہا کہ سب باموسیاں دونوں قصوں مذکور کا
تھا کہ یہ شخص کہ موسی بن حارث اہل طیرزمہ سے تھا اور بڑا شجاع بہادر و شجاع دلاور تھا اور اول جس شخص نے
بنائے مملکت ملک ارمینیہ میں یعنے بنائے بادشاہت ارمینیہ کی ڈالی وہ یہی شخص ہے اور شہر طیرزمہ میں یعنی کہ جہاں
اور جیتے جب چاہتا تھا تو بلاد روم میں غارتگری و ڈاکہ زنی کیا کرتا تھا یہانتک کہ باشندگان اون بلاد نے حضور میں
بادشاہ اعظم کے عرضی لکھی اور اوسمیں اوسکے ہاتھ سے استغاثہ کرتے تھے تب ہرقل بادشاہ نے ایک شخص کو انطاکیہ کی
طرف ربیعہ کے اوسکے پاس بھیجا اور اوسے اوس نے کہا کہ تو اپنے لیے ایک گڑھی بنالے اور اوسمیں رہا کر پھر کہ وہ دربیل
دبیل جبل اردبیل کے گیا اور ٹھہرا اور اترا تو ناگاہ ایک ٹیکرا پہاڑی کا نظر آیا اور وہاں اس غار سلطان کی بردس بھی اور غار
کے عابد دیکھیں سے اوس مقام میں ایک عابد رہتا تھا اور وہ کثرت عبادت میں درمیان عابدوں کے مشہور تھا
اور اقصائے بلاد خراسان و عراق سے عمدہ چیزیں اور نذریں اوسکے لیے آیا کرتی تھیں اور اوسکا نام دیتی تھا حاکم
ارمینیہ اوسکے پاس جا اترا اور اوسکا وقت منتظر ہوا اور اوسکے پاس تحفے اور ہدیے لیجانے لگا اور وہ عابد اوس سے
پوشیدہ اور جدا رہتا تھا بلکہ ہمیشہ اوسکے ساتھ صحبت رکھتا تھا یہانتک کہ ایک روز آرسوس نے اوسکو تنہا پاکر قتل
کروا ڈالا اور زمین میں چھپا ڈالا جب باشندگان اوس دیار نے اوس عابد کو نہ پایا تو گمان کیا کہ وہ عابد کہیں جاکر
مرگیا بعد ازاں آرسوس نے اوس جگہ ایک بڑا آتشخانہ بنام بیت النار تیار کیا اوسکو ایسا حصن قرار دیا اور اوسکی ایک
دختر تھی اوسکا نام ماریہ تھا جب اوس دختر نے دیکھا کہ اوسکے باپ نے اپنے لیے ایک مکان بنایا اور اوسکا نام
گڑھی مقرر کی ہے اور اوسمیں بیت النار بھی ہے تو اوس لڑکی نے بھی اوس مکان کے مقابل دوسرا مکان بنوایا اور
اوسکو ایسا قلعہ ٹھہرایا اور اوسمیں ایسا سارا مال بھرا اور تمام ذخیرہ جمع کیا اور حال اوسکا یہ تھا کہ جب کوئی شخص نکاح
یعنے خواستگاری شادی کی اوس سے کرتا تھا تو وہ اوسکو اپنے سے ادنی و کمتر سمجھکر انکار کرتی تھی اسلیے کہ وہ خاندان ملک
سے تھی اور ایسا ہوا کہ اوسکے قلعہ سے قریب سطح جبل پر ایک دیر تھا اور اوسمیں ایک راہب دیرانی تھا اور وہ ہمیشہ
وہاں اوس دیر میں رہا کرتا تھا اور وہ صورت و شکل میں حسین ترین مردم تھا اور اوسکا نام عرنا تھا ایک روز
وہ دختر اس دیرانی یعنے فرمانبر کی زیارت کو آئی جب اوسکو دیکھا تو اوسکی عاشق ہوگئی آخر اوسکے پاس آتی جاتی
آنے لگی اور اوس پر جسارت و دلیری کرتی تھی یعنے بےتکلفی سے پیش آتی تھی یہانتک کہ درمیان اون دونوں کے
صحبت گرمجوشی کی ہونے لگی پھر وہ دختر اوسکے ہم بستر ہونے پر راضی ہوئی آخر اوس سے حاملہ ہوگئی اور جب
حمل کے پورے دن ہوگئے تو جنی ولد زنا یعنے حرامی اور اوسکو چھپا کر ایک دایہ محرم راز کے سپرد کیا اور اوس
نے کہا تو اس لڑکے کے ساتھ کیا کریگی یعنے کیونکر اسکی پرورش کریگی اور میں اگرچہ اسکو چاہتی ہوں مگر اسکا
قتل بھی چاہتی ہوں اسواسطے کہ اگر میرا باپ یہ ماجرا خبر پاجائیگا تو ہمکو اور اوسکو دونوں کو قتل کریگا

بالآخر اوسکے لیے مال گران بہا شمع جواہر نفیسہ نکالا اور اوسکے گہوارے مین رکہدیا اور اوسپر یہ لکھدیا کہ جو کوئی اس
لڑکے کو لیوے تو یہ مال اوسکی پرورش مین خرچ کرے بعد ازان اوسنے اوس طفل کے بدن کا تفحص کیا تا کوئی علامت
اوسکی شناخت کر رکھے ناگاہ اوسکے رخسارے پر ایک داغ سیاہ بقدر بہن ناخن کے پایا اور اوس کا داہنا کان
دیکھا تو وہ کچھ بڑھا ہوا تھا چنانچہ دایہ نے اوس طفل کو اوٹھالیا اور رات کے اندھیرے مین اوس قلعہ سے لا اوتری
اور اوسکے ہمراہ ایک غلام تھا کہ وہ اسرار ملکہ سے ماہر تھا تب وہ دایہ اوس طفل اوس قلعے کے نیچے لائی اور شارع
عام پر چلی جاتے جاتے ایک پتھر کا عمود دیکھے ستون ملا کہ نصف سے زیادہ زمین مین دہنسا تھا اور وہ راست
ایستادہ تھا اور بالائے سر عمود ایک قاعدہ یعنے ایک سطح بطور عرشہ کے اوسپر تعبیہ تھا آخر دایہ نے اوس
قاعدہ پر گہوارہ طفل کا رکہدیا کیونکہ زمین پر رکھنے مین خوف درندون کا رکھتی تھی کہ اوسکو کھاجاوینگے بعد ازان وہ دائی
اور غلام اوس طفل کو وہان چھوڑ کر بطرف قلعہ چلے گئے راوی لکھتا ہے کہ پھر بمقتضائے قضا و قدر الٓہی کے
ایسا ہوا کہ صاحب موصل ملک انطاق شہریاض بادشاہ کی طرف سے بہم رسالت طرف ارسوس بن جارس کے
بھیجا گیا جب وہ ہنگام سحر اوس راستے سے گذرا جدہر وہ عمود تھا تو اوسنے صدائے گریہ طفل سُنی پھر اوسکے نزدیک
گیا اور اپنے گھوڑے پر سوار تھا تو ایک آدمی بچہ زرین پارچہ پیچیدہ دیکھکر اوٹھالیا اور ایک کنیز کو جو ہمراہ سفر تھی
حوالہ کیا اور اوس سے حکم کیا کہ اس بچے کی خوب حفاظت کر شک نہین کہ اسکے لیے کوئی شان ہے اور اس مین
کچھ اسرار نہان ہے بعد ازان وہ روانہ ہوا یہان تک کہ اوسنے طرف صاحب ماردین کے تبلیغ رسالت کی پھر واپس
طرف راس العین کے کوچ کرکے پاس شہریاض کے مع جواب معاودت کی اور خدا نے اوسکی زبان پر جاری کردیا
کہ اوسنے شہریاض بادشاہ سے قصہ اوس طفل کا اور پانا اوسکا قاعدۂ عمود پر بیان کیا یہ سُنکر شہریاض نے کہا
وہ لڑکا مجھے دے کہ میرے کوئی اولاد نہین ہے جو میرے ملک کا وارث اور میرا جانشین ہوتا آنکہ اوس شخص نے
لڑکے کو حاضر کیا اور بادشاہ نے اوس سے لیکر خواصون اور دائیون کے حوالہ کیا اون سب نے اوسکی پرورش
و خدمتگذاری کی یہانتک کہ نشو و نما پاکر جوانی پر آیا اور گھوڑے پر خوب بیٹھنے لگا اور بادشاہ نے اوسکا نام بھی عمود
رکھا اور وجہ تسمیہ وہی تھی کہ وہ بالائے عمود سے دستیاب ہوا تھا اور سائر مردم اوسکا نام ولد الملک لیتے تھے
چنانچہ وہ بڑے ناز و نعم مین پلا اور طریقہ و داب شاہی کا سکھلایا گیا اور جو کچھ بادشاہونکو ضرور ہے مثل شہسواری
و تیراندازی اور گرفت و آویزش سے دشمن کو جسیدہ کرنا اور اسلوب جنگ اور پیچ و بند سے خصم زمین پر ڈالنا
ان سب فنون کو تعلیم پایا یہانتک کہ ذکر اوسکا مشہور ہوا اور لوگونمین فخر اوسکا مذکور ہوتا تھا اور وہ درمیان بلد
مین ورد سے لیے مکانمین بکثرت قیام کرتا تھا بلکہ اکثر صید و شکار مین مصروف رہتا تھا اور اوسنے اپنے لیے
راس لمغارہ پر ایک قصر بنایا تھا اور وہان رہنے لگا تھا اور اوس قصر کا نام اپنے نام سے عمود رکھا تھا یعنے قصر عمود

اور باوجود یہ اسکی مادر کا خیال تھا کہ اوسکو کچھ خبر تھی اس بات کی کہ اوسکے فرزند کے ساتھہ زمانے نے کیا کیا اور اس
بات کو ایک زمانہ گذر گیا اور کئی برس ہو گئے تھے یہانتک کہ لشکر اسلام بارادۂ فتح ارض جزیرہ کے وارد ہوا تب قیصر
بادشاہ نے اپنے اعیان دولت سے بامر عرب مشورہ کیا تب توتا نے اوسکو مشورہ یہ دیا کہ آپ ازدواج عمرو اپنے ولد کا
ملکہ ماریہ سے کر دیجئے کہ وہ اسی پسر کیلیے صلاحیت رکھتی ہے اور ابھی وہ باکرہ ہے اگرچہ عمر اوسکی تیس برس کی ہے لیکن
اکثر شاہوں و شاہزادوں نے اوسکی خواستگاری کی مگر وہ کسی سے راضی نہوئی اسلیئے کہ ولیسے کم رکھتی ہے اور
جس وقت آپ اوسکو اپنے ولد کے واسطے طلب کرینگے تو اوسکا باپ اس امر سے انتظام نکریگا بلکہ وہ آپ سے سرفراز
ہونے کی بہت شادمانی کریگا آخر بادشاہ نے اس بات کو قبول کیا اور طرف ارسوس بن حارس کے ہدیۂ عظیم
ہمراہ توتا کے روانہ کیا اور توتا سے کہا کہ تو ہی اس بات میں واسطہ ہو چنانچہ توتا چلا اور ارسوس کے پاس پہونچکر
باریاب سلام ہوا اور ہدیہ گذرانا ارسوس نے وہ ہدیہ قبول کیا اور توتا سے باتیں کرنے لگا اسی درمیان میں توتا نے
اصل مطلب بیان کیا ارسوس نے یہ بات قبول کی مگر اوسکے مہر میں یہ چار چیزیں طلب کیں ایک لاکھ دینار اور
دو قلعے مارعیہ و تکلیں و تیس آدمی امراے عرب سے تاکہ شب زفاف اپنی دختر کے ان امراے عرب کو واسطے
مدرسہ کے قربانی کرے توتا نے منظور کیا بعد ازاں ارسوس طرف قلعہ اپنی دختر کے چلا اور اوسکے پاس پہونچکر اوس
بات سے اوسکو خبر دی وہ بھی راضی ہوئی تب ارسوس اپنی دختر کے پاس سے نکلا اور راہبوں اور بطریقوں کو جمع کرکے
عقد تزویج اپنی دختر کا ساتھہ عمرو کے کر دیا اور اوسکے تئیں احکام تعذیری سے کچھ خبر نتھی راوی کہتا ہے کہ پھر توتا
وہاں سے خدمت میں شہرماس بادشاہ کی پھر آیا اور آرام و استحکام امر سے مطلع کیا اور جو شرطیں ارسوس نے
دربارۂ طلب قلعتیں مارعیہ و تکلیں و ہزار دینار اور تیس امیر امراے عرب سے واسطے قربانی اوسکے شب
زفاف اپنی دختر کے کی تھی بیان کیں ملک شہرماس اس بات سے خوش ہوا اور بر لفقد تو تعہد بالا در
دربات قلعتیں یہ وعدہ کیا کہ جب زفاف واقع ہوگی تو دونوں قلعے پدر عروس کو تفویض کر دونگا بعد ازان اوسنے
عمرو کو اپنے پاس بلایا اور اوسکو خبر دی کہ میں نے عقد تزویج تیرا دختر ارسوس بن حارس سے کر دیا ہے اور تو آگاہ ہو
کہ عرب کہ بمصداق کے تئیس آدمی بھی ہیں رؤساے عرب سے پس تو تیاری کر اور لشکر ہمراہ لے اور قصد
عرب کا کر اور اوسکی ہمراہی کیلیئے توتا وزیر اور برودس حاکم حران کو بھی حکم کیا اور اوسنے تاکید کی کہ اگر تم لوگ
لشکر عرب کو گرفتار کرلو تو جہانتک ہو سکے اس امر میں کوشش کرو آخر وہ سب روانہ ہوئے اور ہمراہ اوسکے
جمعیت لشکر تیس ہزار سوار تھے راوی نے کہا کہ یہاں عیاض بن غنم سے جرواروں نے آکر خبر کہ وہاں کا ماجرا
بیان کیا اور کہا وہ لوگ آپکی طرف روانہ ہو چکے ہیں اور وہ لوگ برودس حاکم حران و توتا صاحب لشکر توتا ہیں اور
عامر بن الملک دس ہزار آدمی کی جمعیت سے ہیں اور ارادہ اون سب کا یہ ہے کہ تمکو شب کو گرفتار کرلیوین

پس چاہیے کہ تم لوگ اپنی حفاظت میں کیلیے بیدار و ہوشیار ہو بیٹھنگے عیاض بن غنم نے اعیان صحابہ کو طلب کر کے
مشاورہ کیا تب خالد بن الولید نے مشورہ دیا کہ آپ اسیوقت عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو لکھ بھیجیے کہ وہ فوراً
ہمارے پاس پہونچین اور ہم اونکو خبردار کردین کہ دشمنون نے ایسا کچھ قصد کیا ہے تاکہ وہ لوگ بھی اونسے ہوشیار رہین
اور اونکو فہمایش کیجائے کہ جب وہ لشکر اعدا سے قریب ہون تو کمین گاہ مین پنہان رہین تاکہ اونکو گرفتار کرلیوین اور ہمارے
اصحاب اونکی کمک کو پیچھے رہین اور ہم لوگ بھی اونکے داہنے بائین کمین گاہ مین گھات پر بیٹھین تا دفعتہً دشمنو پر جا پڑین چنانچہ
جمہور صحابہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور بالاتفاق بولے کہ یہ رائے باصواب ہے بالآخر خالد دو ہزار مردم جرار سے
نکلا اور اوسیوقت عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو لکھا گیا کہ لشکر خالد سے آکر لاحق ہوجاوین اور جو کام اونسے
متعلق کرنا منظور تھا وہ اوس نوشتے مین درج کیا اور وہ حکمنامہ بدست سراقہ بن دارم روانہ کیا وہ اوسی روز اپنی ناقے پر
سوار اون دونون مکتوب الیہما کے پاس پہونچا اور نامہ پہونچایا اونھون نے نامہ پڑھکر اوسی ساعت کوچ کردیا اور اودہر
صحابہ بھی اونکی روانگی سے مطلع ہوکر سوار ہوئے اور چلے اور اپنے عیون یعنی سراغ رسانون کو واسطے تجسس خبر اعدا کے
روانہ کیا راوی نے کہا اما خالد پس وہ عیاض کی خدمت سے ساتھ دو ہزار اہل کارزار کے روانہ ہوا اور اپنے ہمراہیونکو
ایک ہی رستہ پر نہین لے گیا بلکہ ایک ہزار کو طریق یمین پر بھیجا اور اونپر سعد کو سالار کیا اور ایک ہزار طریق یسار پر خالد نے
اپنے ہمراہ رکھا اور سعد کو فہمایش کردی تھی کہ اوس طریق سے دور نہ جیو اور اپنے خبر رسانونکو روانہ کیا واقدی رحمہ اللہ
نے کہا جب عمود بالاتفاق توتا اور ودیس و جمعیت بیش ہزار سوار روانہ ہوا اور برابر چلے گئے یہانتک کہ درمیان اونکے
اور لشکر عیاض بن غنم کے فاصلہ دس فرسخ کا باقی رہگیا تو ایک مکانپر مقام کیا وہان استراحت و آرام کرنے لگے اور اپنے
گھوڑونکو دانہ چارہ دیا اور اپنی اپنی زرہ و اسباب حرب آراستہ و درست کرتے تھے واقدی نے کہا اوسی عرصے
مین جیش عبد اللہ بن غسان کا تو اونکے پیچھے سے آیا اور خالد بن الولید اپنے لشکر کو لیکر اونکے داہنے پر چلا اور جماعت
نجیبہ بن سعد بائین طرف سے آپہونچی اور رومیونکو اصلا اسکی خبر تھی پھر جب خالد کو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام نے اوس قوم کو
ہر طرف سے گھیر لیا ہی تو مسلمین مین سے مردم واقف کار کو ایک سمت روانہ کیا کہ وہ لوگ وقوع شور و صدا پر آمادہ رہین
وہ سب استماع آواز پر مستعد ہے بعد ازان خالد بن ولید نے مسلمانونمین سے پانسو مردان دلاور کو اپنے ہمراہ لیا اور پانسو
مردان بہادر ساتھ عدی بن سالم الہلالی کے کردیے اور اوس سے کہدیا کہ جب تو آتش جنگ کو مشتعل اور تیرا رسے
اوسکے اوڑتے دیکھیو تو اپنے کمین گاہ سے برجستہ نکل پڑیو بعد ازان خالد نے قصد جیش عدو کا کیا اور اونکے سامنے
آیا اوسوقت سارے مسلمان باواز بلند تہلیل و تکبیر کرنے لگے راوی کہتا ہی جب رومیون نے اونکی آوازین سُنین
تو اپنے اپنے ہتیار سنبھالے اور اونمین سے سوائے ورد وس اور اوسکے اصحاب کے اور کوئی سوار نہوا اور وہ سب
پانچ ہزار تھے کیونکہ اوسوقت اونمین سوائے ورد وس کے اور کوئی بیدار و خبردار نتھا اور توتا عمود کے ساتھ مصروف تھا

راوی کہتا ہے کہ اور صاحب حران بیان کرتے ہیں کہ ایک روز خالد کو جب جماعت قلیلہ کے ساتھ دیکھا تو حقیر سمجھا
اور اوسکو اوسکے ساتھ طمع ہوئی یعنے گمان اوسکے لوٹ مار لینے کا کیا اور اوسوقت اہل روم خالد اور اوسکی جمعیت کو
دیکھ رہے تھے اور روڈس نے کہا کہ ہم انکے امر کو کافی ہیں پس اسوقت وہ لوگ لشکر خالد کو دیکھتے تھے کہ خالد نے اوس
دشمن جبار روڈس پر نعرہ مارا اور قتل کرنے اوسکو تھام لیا اور برق کیطرح اوسپر آپڑا اور یہ ابیات رجز میں پڑھا اشعار

ویا قومنا لا تکل سیوفنا | من الضرب فی اعناق سود الکتائب | سیوف دحرنا کل عدو
وبا عز ارادین لله کل محاسب | فقتلنا بها کل الطارق عنوة | واحلا سوق الملك من کل جانب
الی ان ملکنا الشام قهرا وغلبة | وصلنا علی اعدائنا العواقب | انا خالد المقدام ... عشیری
اذ همهمت اسد الوغا للقبائل

یعنے ہم ایسے ہم وہ قوم ہیں کہ نہیں کند ہوتی ہیں تلواریں ہمارے مارنے سے
گردنیں سرداران لشکر کی اور ہتیار ہمکو ہمنے لیئے قتل اپنے دشمنوں کے ذخیرہ جمع کیا ہے ویسے جمع کرنا اسلحہ کا واسطے
اعزاز و ترقی دین خدا کے ہے ہر جانب سے اور ہمنے کل دلیران نصاریٰ کو قتل کیا غلبہ کرکے اور واسطے نکال دینے
ارکان ملک ملک کے ہر طرف سے یہانتک کہ ہم مالک ملک شام ہوئے از روے قہر و غلبہ کے اور ہم متسلط ہوئے
اپنے دشمنوں پر نیزہ و شمشیر اپنے تیر کے اور میں خالد ہوں مقدمۃ الجیش اور میں اپنی قوم کا وہ شیر ہوں جو شیران
جنگ جنگاہ میں گونجتے ہیں آخر خالد نے روڈس کو نیزہ مار کر زمین پر گرا دیا پھر اوسکے تئیں ہمام سلام خالد نے
باندھ لیا و بعد ازاں خالد اور اوسکے اصحاب نے ہمراہیان روڈس پر حملہ کیا اور اسی اثنا میں کہ وہ سرگرم کارزار تھے
ناگاہ مسیتب بن سعد و عدی بن سالم مع اپنی جماعت کے نکل آئے و بعد ازاں عبداللہ بن عثمان بھی اپنا لشکر لیکر سامنے سے
نمودار ہوا یہانتک کہ تمام وہ سرزمین صدائے مہیب و بانگ زدن سے پر ہوگئی اور اوس دشت میں ہر طرف دشمنوں کو
تہلکہ پڑگیا اور اعدا کو عربی گھوڑوں کے آگے دھر لیا و سام حدا و ندان و نماہ ہمت مسلمانوں پر علانیہ ہوا اور ہر جانب سے
دشمنوں کو چھاپ لیا کیونکہ اوسوقت توفیق الٰہی صحابہ کی مصاحب و ہمدم تھی پس اہل روم کو اتنی مہلت و قدرت
نہ ہوئی کہ وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہوتے مگر یہ کہ تلوار اونکا کام تمام کر رہی تھی تا آنکہ کتنوں کو قتل و پامال کیا اور
کتنوں کو بھگا دیا اور بہتوں کو اونمیں سے اسیر کرلیا اور عمود و توما کو بھی پکڑ لیا چنانچہ چار ہزار آدمی بندی تھے اور ایک ہزار
سات سو چھپاسٹھ آدمی قتل اور باقی مردم بھاگ کر شہر حمص بادشاہ کے پاس پہونچے اور اوسکو اس واقعات کی
خبر سنائی فضاقت علیه الارض بما رحبت یعنے روے زمین باوصف اس کشادگی کے اوسپر تنگ ہوگئی
اور اوسکو یقین ہوگیا کہ عہد دولت اوسکا منقطع ہوگیا اور ایام سلطنت مضمحل و آخر ہوگئے پس جو لوگ اوسکے ارباب دولت
سے باقی رہگئے تھے اونکو جمع کرکے استشارہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے اون سب نے بالاتفاق ظاہر کیا کہ اے ملک ہر
شہر ہمارا راس العین میں باقی ہے لیکن ہمارے اور حران دریا و مروج کے بھی دوری ہوگئی تو اس ملک سے

عرب ہمارے اور بلاد ہمین تمہید کرینگے بالا قرین راے صواب از مرلیس یہ ہے کہ ہم یہان سے کوچ کر چلین اور اپنے بلاد کے اوساط
و درمیان مین ہو بیٹھ جائین جہانسے ہمارے قلعے بھی قریب پڑین اور ہر طرف سے رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس پہونچ سکے
دین صورت اگر ہماری فتح اور عرب کی شکست ہوئی تو پھر ہم اونسے اپنے سارے مقامات چھین لینگے اور اگر ہمارے
لیے شکست ہوئی تو ہم اپنے قلعونکی طرف بھاگ جاوینگے مثل ماردین و قلعہ مازن و کفر توثا اور سمت چلین و تل توثا و بارعیت
و تل وحا و تل قرح و صور و حجاۃ الجبل وغیرہ کے قصد کرینگے اور اپنے اوپر امین ہو جاوینگے اس مشورہ کو بادشاہ نے پسند
و قبول کیا اور برج طبر سے کوچ کر کے پہلے قصد راس العین کا کیا اور وہان آلات و سامان حصار مہیا کیا اور دس ہزار
فوج سے مرتودس کو شہر بنا چھوڑا اور وہ مشاہیر شہسوارون مین سے تھا اور دختر ملک شہریاض اوس سے منسوب تھی
پھر جبکہ بادشاہ یہ بند و بست وہان کا کر چکا تو مرج رغبان کو کوچ کر گیا روایت ہے ابو یعلی سے اوس نے
روایت کی ہے طاہر المطوعی سے اوسنے ابو طالب بن ملیحہ سے اوسنے وہبان بن بشر بن بزار دسے
اوسنے کہا مینے وقائع فتوح اول سے تا آخر احمد بن عامر الکوفی کے سامنے پڑھا اونھون نے سعدان بن صاحب سے
اونھون نے یحیی بن سعیان المروزی سے اونھون نے ابی عبد اللہ بن محمد الواقدی سے کہ وہ اون روزون بجانب
غربی قاضی تھے اونھون نے بیان کیا کہ جب ملک شہریاض اپنے لشکر مرج رغبان مین لایا تو اوسی عرصہ مین
عیاض بن غنم نے بھی شہریاض کے پیچھے کوچ کر دیا یعنے تعاقب کیا اور قبل از کوچ نامہ اپنا مشتمل اخبار جنگ و حصول
فتح قلعہ زبا و قلعہ زلوبیا و فیروزی ملک خابور بحضور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے کر دیا تھا اور
التماس دعا لکھی تھی اور مکتوب کے ساتھ خمس وغیرہ جو کچھ عمدہ چیزین قلعون سے دستیاب ہوئین تھین حبیب بن صہبان
کے ہاتھ ارسال کین اور حبیب کے ہمراہ سو سوار کر دیے چنانچہ حبیب تو سب اشیا لیکر روانہ مدینہ ہوا اور عیاض بن غنم نے
مع لشکر مسلمین تعاقب شہریاض کا کیا یہانتک کہ لشکر اسلام بھی طابق النعل بالنعل اون اعدا کے مرج رغبان پر جا پہونچا اور
اونکے مقابلے مین اترا راوی نے کہا ہے کہ جب یہ خبرین ارسوس بن صاحب ماردین کو گذرین اور خبر اسیر ہونے
عمود کی بھی پہونچی تو اوسنے اپنی دختر ماریہ کو اپنے پاس بلایا اور کہا اے بیٹی آگاہ ہو کہ شوہر تیرا اسیر ہو گیا اور وہ پسر ملک ہے
اور مین ننگ و عار کرتا ہون اس بات کی کہ لوگ کہینگے دختر ارسوس کی ابن ملک عمود کو راس نہ آئی کہ جب وہ اوسکی
تزویج مین آئی تو وہ قید ہو گیا اور حال یہ ہے کہ یہ امر مجکو سخت دشوار ہو گیا یہ سُنکے ماریہ نے جواب دیا اے پدر بزرگوار
قسم ہے مسیح کی آپنے حق کہا اور کلمہ صدق فرمایا پس آپکے نزدیک اس بات مین کیا راے ہے ارسوس نے کہا تو ہی بتا
کہ تیری کیا راے ہے اوسنے کہا مینے یہ حیلہ تجویز کیا ہے کہ اپنے تئین اجنبی بناؤن یعنے بھیس بدلون یہانتک کہ لشکر
مسلمین مین داخل ہو کر اونکے امیر کے پاس جاؤن اور اوس سے کہون کہ تیرے ہاتھ پر اسلام لانے کو آئی ہون
اسلیے کہ مینے اپنے خواب مین مسیح کو دیکھا اور اونکے ہمراہ حواریین ہین تو گویا کہ جو کچھ تم لوگون کے ہاتھ سے جہیز اور داشتنی

مسیح سے میں شکایت کرنے لگی اور گویا کہ مسیح مجھسے فرماتے ہیں کہ تو اسلام قبول کر کہ وہ قوم حق پر ہیں اور گویا کہ اوسی خواب میں
تمھارے پاس میں اسلام لانے کو گئی اور گویا کہ میں نے تمکو اپنے باپ کے قلعے کا مالک کر دیا ہے اور تم نے مجھکو میرے قلعے میں
چھوڑ دیا ہے پھر جسوقت امیر اونکا مجھسے کہیگا کہ تو ہمکو اپنے باپ کے قلعے کا کیونکر مالک کر دیگی کیونکہ وہ ہمیں جنگلوں سے
مسدود و استوار رہے اور سائر قلعوں میں محکم و پائدار رہے تو میں اوس سے کہونگی کہ تم اپنے صنادید و جماعت سے تیس سوار
میرے ہمراہ کر دو کہ اونکو میں اپنے قلعے میں لیجاؤں پھر اونکو صندوقوں میں بند کر کے اپنے باپ کے قلعے میں بھیجدوں
اور میں بھی اونکے ہمراہ پاس متولی قلعہ کے جا کر اوس سے کہوں کہ ان صندوقوں میں میرا اسباب و مال ہے اسکو تو
میرے باپ کے خزانہ میں داخل کر لے پھر جبکہ وہ قوم میرے قابو میں آجاویگی تو میں اونکو ہتھیار لیکے تہ خانے میں
ڈالدونگی اوسوقت میں اون لوگوں سے کہونگی کہ میں تمکو چھوڑونگی جبتک تم اپنے امیر سے کہلا بھیجو کہ وہ میرے
شوہر کو میرے پاس بھیجدے یہ سنکے پدر ماریہ نے کہا کیا تو چاہتی ہے کہ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے کیونکہ عرب
پر کسی کا حیلہ نہیں چلتا بلکہ وہ خود صاحب خدعہ و حیلہ ہیں یہ تیرا مکر اونکے آگے پیش رفت نہ جائیگا پھر ماریہ نے
کہا اور اگر وہ لوگ مجھسے رہائی لینے کو ضمانت طلب کرینگے تو جسوقت جو کچھ فدیہ و معاوضہ اونکی ضمانت کا ٹھہر
جاویگا اوسوقت اوسکے عوض میں رہائی اپنے شوہر کی طلب کرونگی آخر اسوس نے اوس سے کہا جو وہی تدبیر کہ جو
تو ارادہ کرتی ہے کیا عجب ہے کہ اسی میں کوئی مصلحت درست ہو غرض کہ ماریہ اپنے گھر سے رات کو نکلی اور قصد
مرج رعبان کا کیا اور اوسکے ہمراہ ایک خادم تھا اور چار غلام تھے جو اوسکے نعلوں یعنے استروں کو ہانکتے تھے اور اوپر
اسباب کے لٹکیس اور عمدہ ظروف اترتے پھر جبکہ روانہ ہوئی تو ناگاہ سامنے راہ میں اپنے باپ کے غلاموں اور ملازموں کو پایا
کہ اونکی حراست میں چالیس قیدی مسلمین کے تھے اونمیں عبداللہ بن غسان تھے اور مثل اونکے راوی کہتا ہے
اس واقعہ کا یہ ہوا کہ جب عیاض بن غنم نے مع ان سب سرداروں کے بقصد تسخیر راس العین کے کوچ کیا تو بحکم عیاض عبداللہ
ابن غسان کو با جمعیت کثیر اس طرف حران و مرج رعبان کے بھیجا تاکہ رسد غلہ وغیرہ واسطے لشکر کے لیکر آویں چنانچہ
عبداللہ روانہ ہوئے جب بلاد روم کے وسط و درمیان میں پہونچے تو یکایک سائس بن لقولا و حرلس بن
شمعون نے آکر اوسے ملاقات کی کہ وہ بھی رسد غلہ واسطے لشکر ملک شہریاص کے لیے جاتے تھے اور اونکے
ساتھ میں ہزار آدمی تھے جو غرق آہن تھے یعنی زرہ و خود وغیرہ سامان حرب میں ڈوبے تھے جب ان لوگوں نے قلت
جماعت مسلمین کی دیکھی تو اونمیں اونکو طمع ہوئی آخر وہ سب ہر جانب سے ایکبار آپڑے اور پکڑ لیا اور اون
مسلمانوں کو اسیر کر کے پاس ملک شہریاص کے حاضر کیا شہریاص اونکے قتل پر مستعد ہوا اوسوقت اوسکے وزیر نے
کہا اے بادشاہ یہ میری رائے نہیں ہے اسلیے کہ عمود لیسر آپکا اور بردوس حاکم حران و توتا صاحب الحمات دشمنوں کے
ہاتھ میں گرفتار ہیں پس اگر آپ ان اسیروں کو قتل کرینگے تو وہ بھی آپکے صاحبان اور عمود دلد کو مار ڈالینگے بہتر یہ ہے

کہ آپ ان قیدیوں کو قلعۂ ماردین یعنے قلعۃ المراۃ میں بھیج دیجئے اور ملکہ ماریہ کے سپرد کر دیجئے کہ یہ سب اونکے پاس
محبوس رہینگے پھر جسوقت عرب ان لوگون کو آپ سے طلب کرین تو آپ اونسے کہئے کہ وہ لوگ تو قلعۂ ماردین مین ہین
ہماری بندی مین نہین ہین اور جنکے پاس وہ قیدی ہین ہمکو اونسے کچھ کام نہین پس اگر آپ ایسا کرینگے تو آپ کی وقعت
اور ہیبت اونپر بہت غالب ہوگی آخر بادشاہ نے اس راے کو پسند کرکے ان بندیون کو پاس ماریہ کے ہمراہ
ملازمان ارسوس بدر ماریہ کے روانہ کیا تھا چنانچہ یہ لوگ اون اسیرونکو لیے جاتے تھے کہ خود ماریہ سے بانتناے راہ
مقام وثیس مین ملاقات ہوگئی جیسا کہ پہلے ابھی مذکور ہوا ہے تب ماریہ نے یہ ماجرا سنکے ملازمونکو حکم کیا کہ بندیون کو
ہمارے قلعے مین لیجاؤ اور خود بدستور حد پھر جاتی تھی راہی ہوئی یہانتک کہ لشکر مسلمین مین کچھ رات گئے پہونچی اور
اوسوقت سہیل بن عدی اور نجیبۃ بن سعد مع ایک جماعت کے لشکر اسلام مین بطریق طلایہ نگہبانی کے پھرتے تھے
جب سہیل وغیرہ نے ماریہ کو دیکھا تو اوس کے پاس آئے اور پوچھا تو کون ہے اور تیرا کیا نام ہے ماریہ نے کہا مین امیر
کے پاس جایا چاہتی ہون تب وہ لوگ اوسکو عیاض بن غنم کے پاس لے گئے جب سامنے گئی تو ہدایا پیشکش کیا اور
اور ارادہ کیا کہ حضور مین امیر کے سجدہ کرے اونھون نے اوسکو اس بات سے منع کیا اور کہا حق تعالی نے ہمکو عزت
دی اور ہدایت کی ہے بسبب اسلام کے اور ہمکو گمراہی سے نکالا ہے بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے دلون سے
کینہ وحسد کو زائل کیا ہے اور ہمکو شرف بزرگی کی بخشی ہے ساتھ تحیت کے یعنے سلام کے اور ہمکو منع اور دور رکھا ہے
اس بات سے کہ کوئی ہم مین سے ایک دوسرے کو سجدہ کرے کیونکہ اس بات مین رغبت نہین ہے مگر جبابرہ و
متکبرین ملوک کو اور حق تعالی نے فرمایا ہے کہ اَلْعَظَمَۃُ رِدَائِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْھِمَا
قَصَمْتُہٗ وَلَا اُبَالِیْ یعنے عظمت وجلالت میری چادر ہے اور کبریائی وبڑائی میرا پیراہن ہے پس جو کوئی ان دونون
چیز مین مجھسے نزاع کریگا تو مین اوسکی گردن توڑ دونگا اور کچھ پروا نکرونگا چنانچہ وہ کلام جو عیاض بیان کرتے تھے ماریہ
سمجھتی تھی جب کلام تمام ہوا تو ماریہ نے کہا اے امیر حق تعالی نے تمکو انھین سیرتونکے سبب ہمپر غالب کیا تب عیاض نے
اوس سے پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا مین ماریہ دختر ارسوس صاحب ماردین کی ہون اور وہ شخص جو تمھارے پاس
اسیر ہے وہ میرا شوہر ہے مجکو اوسپر صبر نہین ہے اور وہ شخص وہ ہے جسکا نام عمود ہے جسوقت تجھیز کرنے بہم کیا
اور شوق میرا اوسکی خاطر از حد فزون ہوا تو مینے اپنے خواب مین مسیح اور حوارین کو دیکھا اور مسیح نے مجکو تمھاری اتباع
وپیروی کا حکم کیا پس مین تمھارے پاس اس نیت سے آئی ہون کہ تمھارے دین کی بیعت کرون اور قلعہ اپنا
اور اپنے باپ کا قلعہ دونون قلعونکو تمھارے سپرد کردون بشرطیکہ میرا قلعہ میرے لیے باقی چھوڑ دو اور میرے
امور مین کچھ تغیر وتبدل نکرو تا آنکہ مین مع اپنے شوہر کے اوسمین مقیم رہون اور مین بذات خود اپنے شہر پر حاکم رہون
چنانچہ اوسکی ان باتون سے عیاض بن غنم رض نے تبسم کیا اور کہا اے ماریہ آگاہ ہو تو ہمارے پاس نہین آئی مگر اسواسطے

تا اپنے شوہر کے بارہ میں تو سکو رنج و اندوہ میں مبتلا کرے اور یہ شخص تیرا شوہر کیونکر ہو بلکہ عمیر الیسر ہے اور قصہ اوسکا
ایسا ایسا ہے جب ماریہ نے یہ حکایت عیاض بن غنم سے سنی تو رنگ اوسکا اوڑ گیا اور چہرہ متغیر ہو گیا اور کہنے لگی اے
میرے سید و آقا آپکو یہ حال کیونکر معلوم ہوا اور آپ پر کسطرح ثابت ہوا کہ عمود عمیر الیسر ہے و حال آنکہ وہ بسر ملک
شہر باص ہے تب عیاض نے کہا میں نے آج کی شب خواب میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت
کی اور حضرت نے یہ ساری حکایت مجھسے بیان فرمائی ماریہ نے کہا میں چاہتی ہوں کہ اوسکو دیکھوں اگر وہ عمیر الیسر ہی ہو تو پہچان
لیا او میں کچھ علامت شناخت ہے کہ اوس سے میں اوسکو پہچان لونگی پس عیاض نے اوسکے احضار کا حکم کیا تو جلدیں
ربدیاں اوسکو حاضر کیا جب ماریہ نے اوسکو دیکھا اور پیٹھ اوسکی اور سر ٹیڑھی اور داغ اوسکی چہرے کا اور اوسکا ایک کان کچھ
ٹیڑھا ہوا نظر آیا اور اپنے پارچہ عمامہ کو جسمیں جواہر جیند تھا تھا معائنہ کیا تو بصدائے عظیم ایک نعرہ مارا کہ تمام مجلس حاضر
ارجو در فتہ ہو گئے اور ماریہ نے اپنے بیٹے عمودلیہ بسر پر ڈالدیا اور اوسکو لپٹ گئی اور کہنے لگی آہیں کچھ شک نہیں کہ
یہ میرا نور دیدہ ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کلام میں صادق ہیں اور اوس لڑکے نے بھی اپنی ماں کی طرف میل
کی اور اوسکی جوں سے جوش کیا تو شدت گریہ سے بیہوش ہو گیا جب ہوش آیا تو وہ اور اوسکی ماں پھر باہم دونوں ملکر خوب روئے
آخر جب وہ دونوں خاموش ہوئے تو عیاض نے اونسے کہا کہ تم دونوں پر واجب لازم ہے کہ جسطرح حق تعالی نے
تم دونوں پر اپنا فضل و کرم کیا ہے تو اس نعمت کی شکر گزاری میں تم خدائے وحدہٗ لاشریک کی توحید پر ایمان لاؤ کیونکہ
حق تعالی شکر گزاروں کے لیے اپنی نعمت و کرامت زیادہ کرتا ہے اور رحمت اوسکی نیکوکاروں سے بہت قریب ہے
اور وہ اپنے بندوں منکروں سے دور نہیں ہے اور آگاہ ہو کہ حقتعالی کے لیے نہ کوئی حد و انتہا ہے اور نہ
اوسکے واسطے ابتدا و زوال ہے اور نہ اوسکے لیے فصل ہے کہ اوس سے کوئی شئے پہلے ہوا ور نہ اوسکے واسطے بعد ہے
کہ وہ ہو اور اوسکے پیچھے کوئی چیز رہ جائے وہی اول ہے کہ ہستی عالم کا اوسی پر معول و موقوف ہے اور وہی آخر ہے
کہ وہی شایان مفاخرہ ہے جبکہ یہ حقیقت عمود نے یہ مقولہ عیاض کا سنا تو بولا واللہ تیرے قول میں کچھ زور و فریب
نہیں ہے وانا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ وان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ یعنی میں گواہی
دیتا ہوں اس بات کی کہ سوائے اوس خدا کے جو یکتا ہے جسکا کوئی ہمسر نہیں دوسرا کوئی الٰہ لائق پرستش کے نہیں ہے
وتحقیق کہ محمد صلعم بندہ اوسکا ہے اور رسول اوسکا ہے راوی کہتا ہے جب ماریہ نے عمودلیہ بسر کو دیکھا کہ بسر
با سلام ہوا تو اوسنے بھی اوسی وقت اوسکی موافقت کی اور طریق بدی سے باز رہی و بالآخر وحدانیت حقتعالی کی
شہادت ادا کی اور رسالت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی مقر ہوئی پس عیاض بن غنم اور جماعت مسلمین حاضرین
مجلس نے کہا حقتعالی اسلام تم دونوکا قبول کرے حقتعالی تم دونوکو توفیق علم و عمل کی دیوے اور مہر الیہ حسانی
سے ابتہاسے دلوکو تو بھی کیا اور تمہارے گناہوں کو بخش دیا پس چاہیئے کہ تم سرنو سے اعمال کرو لیکن یہ تو بتاؤ کہ اس

قلعہ عینیہ پر ظفر پائی اور وہان پہونچنے کی کیا سبیل ہے ماریہ نے کہا تمکو فرحت ہو کہ جب تمہارے صحاب قریب عراق آپہونچے
ملک شہر ایاض نے اون اسیرونکو میرے پاس روانہ کیا تاکہ مین تمسے اون لوگونکے فدا و سرہا مین اس طفل عمود کو طلب
کرون چنانچہ مینے اونکو اپنے قلعہ کیطرف روانہ کردیا تھا اور اب مین اون اُنکو پاس جاتی ہون اور اونکو اپنے باپ کے قلعے
مین بھیجتی ہون پھر اونکو قید سے رہا کر کے قلعے کا مالک کرتی ہون انشاء اللہ تعالیٰ یہ سُنکے عیاض نے اوس سے کہا حق تعالیٰ نے
تجھے ہر حال مین توفیق بخشی اور تجکو بدیون سے نجات دی اور البتہ میری ہمارے صحاب کی نہایت مجھے حسرت ہے اور اس
صدمہ سے مجکو سخت تعب ہے اور اب تیری اس فکر صائب نے میرے دلکو تسلی ہوئی پس چاہیے کہ تو اپنے فرزند کو
ہمارے پاس چھوڑکر اپنے باپ کے پاس جا جب تجھسے ملاقات ہو تو اوس سے ظاہر کر کہ مینے اپنے سارے مکر و حیلے
عرب پر تمام کیے مگر کوئی تدبیر در بارۂ رہائی عمود کے پیش رفت نگئی اور بعد اظہار اس بات کے پھر جسوقت تو ہمارے
اصحاب کے پاس جائیو تو اوسوقت جو بصلاح و صوابدید تیرے بہتر ہو وہ عمل مین لائیو اوسنے کہا سمعاً و طاعۃً یعنے
بگوش دل بیٹے سُنا بسر و چشم بجا لاؤنگی بعد ازان ماریہ اپنے زوج یعنے اپنے پسر کو مسلمانونکے پاس چھوڑکر اوسی شب کو
طرف ماردین کے روانہ ہوئی جب وہان پہونچی تو معلوم ہوا کہ ارسوس پدر اوسکا خدمت ملک مین بمقام مرج غبان
گیا ہے مگر اوس حاجت سے ملاقات ہوئی جسکے ہمراہ اُسارا سے اہل اسلام تھے اور اوسنے اون اسیرونکو قلعہ ارموس مین
پہونچا دیا اور اوسکے قبضے مین سپرد کردیا تھا اور حال اس حاجت کا یہ ہے کہ وہ عاقل ترین مردم اور توریت و انجیل
و زبور پڑھا ہوا تھا اور بمقام سیدی امراء کا راہب تھا اور اوسکا وہان ایک صومعہ یعنے معبد تھا کہ وہ لنبے لنبے پتھر کے
ستونون پر ایک سقف مسطح تھا اوسپر قبہ بناتا چنانچہ اوس بالاخانے پر زینے سے چڑھ جاتا تھا اور زینہ ریسمان ابریشم
سے بنایا تھا اور اوس قبے مین لٹکا دیا تھا اور اوس زینے مین دو لنگر آہنی زمین پر لگے تھے جب وہ قبے پر چڑھتا تھا
تو زینے کو اوپر کھینچ لیتا تھا اور یہ خبر اوسکی مشہور تھی اور چرچا اوسکی عبادت و رہبانیت کا ہر ایک کی زبان پر مذکور تھا
پھر جب لشکر اسلام طرف اون بلاد کے متوجہ ہوا اور ملک شام اور بطریق صلح کے فتح ہوا اوسوقت گرد اوس قبے کے
اجتماع خلائق ہوا اور کہنے لگے اے باپ ہمارے یعنے اے بزرگوار ہمارے تم اپنے ہمارے حق مین کیا مشورہ دیتے ہین کہ
ہر آئینہ عرب نے ہمارے جانب رخ کیا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ لوگ فتح ملک شام اور اکثر عراق کر چکے ہین اور ہماری
سرحد و سرزمین مین پہونچے ہین اور ہم نہین جانتے ہم کیا تدبیر کرین یہ سُنکے وہ راہب اپنے قبے سے جھانکنے لگا اور بولا اے
گروہ نصرانی ہمیشہ نعمتین و برکات خدا کی ظاہر و باطن تم پر نازل ہین کہ تم لوگ اپنے بلاد مین باطمینان متمکن ہو اور گردنین
خلائق کی تمہارے آگے جھکی ہین یعنے تمہارے مطیع ہین اور مسیح نے تمکو سائر امم پر نصرت بخشی ہے اور ساری اُمتون کا منہ
تمسے پھیر دیا ہے اور تمہارے لیے زمین کو طول و عرض مین وسیع کیا ہے یعنے تمہارے ملک کو بڑی وسعت دی ہے
جبتک تم اچھے کامونکا حکم کرتے تھے اور بُرے کامون سے منع کرتے رہے اور ظالمون کو سزا اور مظلومونکی داد دیتے تھے

اور ظلم حق کرتے تھے اور اپنی طبیعت کی پیروی کرتے تھے اور اپنے نفس کی ایجادی بدکاری سے ہرچند منع کرتے
تھے پھر چونکہ تھے وہ سب اونکو بدل ڈالا تو خدا نے اون رکتوں کو بھی تم سے بدل دیا جیسا کہ انجیل یحییٰ و انجیل مرقس میں
لکھا ہے کہ جو کوئی احکام حق کی پیروی کرتا ہے اور اپنی زبان کو راست گوئی پر لگاتا ہے اور اپنے پروردگار کے
حکموں پر عمل کرتا ہے اور اون اعمال کی امانت اور اوسکی عبادت کو اپنے نفس پر لازم کرتا ہے اور کسی کی امانت میں
خیانت نہیں کرتا ہے اور اپنی عبادت و عمارت کو بطریق دوام بجا لاتا ہے اور موافق اپنی شریعت کے عمل کرتا ہے
اور اپنی خواہشوں و نفسانیت کی پیروی نہیں کرتا ہے تو رہتا اوسکا اوسکی نسل کو پہونچتا اور پہونچتا ہے اور جو شخص
جور و جفا کی اور ظلم و جور روا رکھا اور جو کوئی طریق حق سے منحرف ہوا وہ بہت جلد فنا ہوگا اور اپنے ہاتھ سے ویران
ہوگا اور وہ خانہ خراب ہوگا اور انکار اطاعت اوسکی جاری کا ہوگا اور خوف اوسکا دلمیں ہوگا یعنے وہ ہمیشہ خوف و
خطر میں رہیگا اور حکم اوسکا دنیا میں اوسکی برداشت کرا وسکا دھانپ لیگا اور توریت میں مرقوم ہے کہ ظلم مکر و خدا ظالم کو
دوست نہیں رکھتا ہے اور اسپر مہربانی نہیں کرتا اور ایسے سنا ہے کہ قرآن میں بھی یہ مذکور ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ
عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ یعنے حق تعالیٰ مفسدوں کے کاموں کی اصلاح نہیں کرتا بس چاہیے کہ تم
کاموں کو بصلاحیت بجا لاؤ اور اپنی آنکھ خوف خدا ہمیشہ پیش نظر رکھو اور اپنے اہل اور خاندان کی حمایت کیلئے قتال کرو اور
اسی کی ترغیب کی اتباع کرو اور اپنے دشمنوں سے جہاد کرنے کو ماہر رکھو اسلیئے کہ جہاد کا اجر افضل ہے جمیع عبادات ماموربہا سے
یعنے جن عبادات کی بجا آوری کے تم مامور ہو تو جہاد ان سب سے بہتر ہے اور جو کوئی اعداے دین سے جہاد کریگا
تو جائیگا داد اوسکی بہشت کے لئے قدم آگاہ ہو کہ میں اپنے اس مقام سے اوترتا ہوں بس چاہیے کہ کوئی تم میں سے میری طرح
سے پیچھے رہ جاوے یہ کہکے اوسنے وہ ریسمان ریشمی نیچے لٹکا دیا اور اوتر آیا جب لوگوں نے اوسکو نیچے اوترتے ہوئے دیکھا تو
آداب سلام بجا لانے لگے اور اوسکے دست و پا پر بوسہ دیا اور وہ راہب اون سبکو طرف کلیسہ جامع کے لیکر نماز کے لئے گیا
اور اونکو وہاں نماز پڑھائی اور دعا کی پھر اونکو جہاد کا حکم کیا اور قصد دیر ملوح کا کیا اور قلعہ تھا بتسدگان وادی قوم
کا اوسکے اندر ایک راہب رہا کرتا تھا جب پہونچا اوس راہب نے اس راہب دیر ملوح کو اوسکا نام لیکر پکارا اور
کہا یہ وقت عبادت کا نہیں ہے یہ سنکے وہ راہب بھی اپنے دیر سے نکلا اور ہمراہ ہولیا پھر وہ راہب اول جو
جمعیت مردم ہمراہ لایا تھا مع اس راہب ثانی کے بعلبک کی طرف روانہ ہوا اور اوسکی آمد سنکر یونس بریاقس
استقبال کو نکلا اور وقت ملاقات اوسکے سامنے پیدل ہوکر گیا اور مصافحہ کیا اور اوسکے ہمراہ معبد بعلبک میں
گیا وہاں پر یعقوب کی زیارت کی اور اہل بعلبک دوڑکر اوسکے پاس مجتمع ہوئے اوسوقت اونسے اونکو وعظ و پند
سنایا اور امر جہاد کیا و بعد ازاں عازم راس العین ہوا اور اوسکی خبر پایں رسول بن حارث کے بیٹے کو پہونچی جب
عبداللہ بن حسان اور اصحاب اوسکے اسیر ہوئے تو وہ سب اوسی راہب کے ہمراہ گیا اوسکا نام یوحنا بن حمد المسیح تھا

بھیجے گئے تھے اور اس سے اثناے راہ مین ماریہ نے ملاقات کی تھی جیسا کہ بالا مذکور ہوا اور ماسی کو ماریہ نے حکم کیا تھا کہ ان قیدیون کو ہمارے قلعے مین لیجا اور جب یبتا بن عبد المسیح اُن قیدیون لیکر ماریہ سے جدا ہوا اور دو کوچ پہنچا اتفاقاً پدر ماریہ بھی کہ اُس نواحی مین اپنے لشکر کے ساتھ اس راہب سے ملاقات کو آیا تو اُس سے استفسار حال کیا کہ کہان سے آتا ہے اور کسلئے جاتا ہے اُسنے بیان کیا کہ ملک شہریاض نے ان اسیرون کو میرے ساتھ بھیجا ہے تب ارسوس نے پوچھا تو کون ہے اُسنے کہا مین یبتا بن عبد المسیح ہون جب ارسوس نے یہ باتین سنین تو بہت مسرور ہوا اور کہا قسم ہے مجھکو اپنے دین کی کہ مین ایک زمانہ دراز سے تمہارا منتظر و مشتاق تھا اور تمہاری راے اور صواب دید کا تشنہ تھا بالفعل تم ان لوگون کو میرے قلعہ مین لیجا کر پہونچا دو اور تمھین بذات خود ان قیدیون کی حفاظت پر متولی رہو یہانتک کہ کوئی حکم ہمارا تمھارے پاس صادر ہو اور ہمارا ایلچی تم کو چنانچہ یبتا راہب نے بندیون کو لیجا کر قلعے مین پہونچایا اور محبس مین قید رکھا اور خود انکی حراست مین مستعد رہا اور اکثر اوقات اُنکے حسن عبادت پر نظر کیا کرتا تھا اور انکی تجوید تلاوت یعنے خوشخوانی و لہجہ لسانی سنا کرتا تھا تا آنکہ ایک روز انکی طرف متوجہ و مخاطب ہو کر پوچھا کہ تم لوگونکے یہان روز و شب مین کیا کیا اور کتنے فرض ہین عبد اللہ بن غسّان نے جواب دیا نماز پنجگانہ ہمپر واجب ہے پھر جو شخص اسکو بجالاوے اور اُسکے رکوع و سجود کو خوب ادا کرے تو وہ دوزخ مین بھیجا نجاویگا حق سبحانہ تعالے نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ یعنے محافظت کرو اپنی نمازون کی ضائع و قضا ہونے سے خصوص حفاظت نماز درمیان والی یعنے عصر کی کہ وہ مابین صبح و ظہر کے ہے اور بعض روایت مین مراد ہے نماز صبح سے کہ وہ مابین دو نماز رات و دو نماز دن کے ہے اور بعض روایت مین مراد ظہر سے ہے جو مابین صبح و عصر کے ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الصَّلٰوةُ صِلَةٌ مَا بَيْنَ الْعَبْدِ وَرَبِّهٖ فِيْهَا اِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَقَبُوْلُ الْاَعْمَالِ وَبَرَكَةٌ فِي الرِّزْقِ وَرَاحَةٌ فِي الْاَبْدَانِ وَسِتْرٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ وَثِقَلٌ فِي الْمِيْزَانِ وَجَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطِ یعنے نماز ایک علاقہ ہے درمیان بندگان اور یزدان کے اُسی نماز مین دعا قبول ہوتی ہے اور اعمال مقبول ہوتے ہین اور برکت و وسعت رزق ہوتی ہے اور بدنون کو راحت و صحت حاصل ہوتی ہے اور وہی نماز درمیان نمازی اور دوزخ کے سد و حائل ہوتی ہے اور وزن میزان مین بہت بھاری ہے اور صراط پر تیزی سے لے گذرنے والی ہے اور کنجی جنت کی ہے پس یہ نماز فرض و واجب تھی ساری امتون پر مگر اُن لوگون نے اُس فرض کو ادا نہ کیا بلکہ اُسمین تقصیر و کمی کی یہانتک کہ اس نماز کو حق تعالی نے ہمپر فرض کیا سو ہمنے ادا کیا اور یہ نماز جامع و مجموعہ جمیع طاعات و عبادات کی منجملہ اُن عبادات کے ایک جہاد ہے تو نمازی گویا کہ جہاد کرنے والا ہے ساتھ دو دشمن کے ایک نفس امارہ دوسرا شیطان مرید اور نمازی سے متعلق ہے روزہ تو ہر آئنہ نمازی نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور روزے پر زیادہ یعنے سواے روزے کے اُسی نماز مین متمسک بمناجات پروردگار ہے یعنے نمازی اپنے پروردگار کی مناجات سے دست بدامان ہوتا ہے

اور اس نماز سے حج کو بھی علاقہ ہو اور حج کیا ہو کہ قصد و عزم کرتا ہو طرف بیت حرام کعبہ کے پس نماز بھی عازم ہوتا ہے
طرف رب البیت کے اور حج پر زیادہ یعنے علاوہ حج کے نماز ہی لیے پروردگار کے ملکوت سے تقرب پاتا ہو چنانچہ حق تعالیٰ
فرماتا ہو وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ یعنے سجدہ کر کے تقرب حاصل کر اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام
مفترضات کو حق تعالےٰ نے زمین میں واجب کیا ہو سواے نماز کے کہ اسکو آسمان میں بھی فرض کیا ہو اور جس
وقت خدا کے قرب حضور میں حاضر تھا یعنے معراج میں تو فرمایا اے محمد اس نماز کو میں نے جمیع انبیا پر فرض کیا تھا
سو پہلے اسکو تیری امت کے سپرد کیا اور اس نماز کو جمیع طاعات و عبادات کا جامع کیا اور فرمایا ہمارے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھسے کہا کہ اے محمد کھڑے ہو اور جس طرح میں کروں آپ بھی ویسا ہی
کیجیے سو جبرئیل نے آگے بڑھکے دو رکعت نماز پڑھی اور مجھسے کہا یہ نماز صبح ہو پس یہ اول نماز ہو کہ حضرت نے اسکو
ادا کی اسیواسطے اسکا نام صلوٰۃ الاولیٰ ہو بعد اسکے جبرئیل نے دوسری بار نماز پڑھی جسوقت کہ ہر شے کا سایہ اسکے
مثل دو برابر آیا اور مجھسے بیان کیا یہ نماز ظہر ہو بعد اس کے اول وقت نماز عصر پڑھی اور کہا یہ نماز عصر ہو بعد اس کے
پھر وہی نماز پڑھی یعنے مگر جسوقت کہ آفتاب مائل بزردی ہوا یعنے جب غروب ہو گئی بعد اس کے پھر جسوقت
آفتاب غروب ہوا تو نماز پڑھی اور کہا یہ نماز مغرب ہو بعد اس کے وقت وہاب حمرۃ غربیہ یعنے جسوقت شفق معزول
غائب ہوئی تو پھر نماز پڑھی اور کہا یہ نماز عشا تالی ہو بعد اس کے پانچویں مرتبہ نماز پڑھی اور اسوقت فجر نمودار ہوئی
تھی تو کہا یہ نماز صبح ہو بعد اس کے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازیں فرض ہوئیں تھیں دو دو رکعت
پھر زیادہ ہوئیں حضر میں پھر نماز سفر میں چھوڑی گئی اپنی حالت پر یعنے وہ جو حضر میں زیادہ کی گئی تھی سفر میں قصر کی گئی
منقول ہے کہ عبداللہ بن عباس نے پھر سوال کیا اے ابن العربی سے مراد رعب تم جو اپنی نمازوں میں تکبیر کے
ساتھ رفع یدین کرتے ہو یعنے ہر تکبیر پر دونوں ہاتھ اٹھاتے ہو اسکا باعث کیا ہو اور اسکے کیا معنی ہیں عبداللہ نے
کہا تو نہیں دیکھتا ہو کہ ڈوبنے والا جب کوئی چیز پاتا ہو تو اپنے ہاتھوں کو اسطرف بڑھاتا ہو اور اٹھاتا ہو تا کہ اُس سے
لٹک جاوے اور ڈوبنے سے نجات پاوے اور سیطرح بندہ نماز میں اپنے تئیں غرق دریاے خطا و گناہ سمجھکر
اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتا ہو اور رکھتا ہو اے میرے پروردگار میری دستگیری کر میں خطاؤں اور گناہوں
کے دریا میں ڈوبتا ہوں اور مجھسے بھاگ کر پھر تیری طرف رجوع کرتا ہوں وآ معنی قرأت و تلاوت نماز میں
یہ ہو کہ وہ خطاب یعنے ہمکلامی و ہمرازی ہو درمیان بندہ اور اسکے پروردگار کے اور معنی رکوع کے یہ ہیں کہ میں
تیرا بندہ ہوں یعنے اے پہلوؤں کو تیری طرف جھکایا ہو اور سر اٹھانا رکوع سے اور کہنا بندے کا
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ یعنے اے میرے پروردگار خاص تیرے ہی لئے تمام حمد سزاوار ہیں اس سے
مراد یہ ہو کہ میں تیری حمد کرتا ہوں اپنی گلو خلاصی پر کہ ہوں جسے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ گویا کہ فرماتا ہو اے آدمؑ تو نے گناہ کیا

تو بندہ کہتا ہے انا عبدک یعنی تیرا بندہ ہون پس حق تعالی فرماتا ہے قد اعتقتک من الذنوب کہ یعنی تیری گلو خلاصی کی
گناہون سے واللہ اعلم معنی سجدہ اولی کے اور زمین پر پیشانی رکھنے سے مراد بندے کی یہ ہے کہ اسی زمین سے تو نے مجکو
پیدا کیا اور زمین سے سر اٹھانے کے معنی یہ ہین کہ تو نے مجکو اس سے نکالا ہے اور سجدۂ ثانیہ سے یہ غرض ہے کہ پھر تو
مجکو اسی زمین سے پھیر لیگا یعنے پھر اسی خاک مین ملا دیگا اور سر اٹھانا دوسری بار غایت اس سے یہ کہ پھر تو دوسری بار
مجکو اسی زمین سے نکالیگا اور سلام داہنی جانب سے مراد یہ ہے کہ اے پروردگار میرے تو میرا نامۂ اعمال میرے
داہنے ہاتھ مین دے اور میرے بائین ہاتھ مین نہ دے (یہ اسلئے کہ اہل جہنم کا اعمال نامہ بائین ہاتھ مین دیا جائیگا) اور
جب کتاب اعمال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش ہوتی ہے تو فرماتے ہین جو شخص محافظت نماز
پنجگانہ کی کرتا ہے اسکی مثال یہ ہے کہ ایک نہر شیرین ہے تو جو کوئی تم مین سے اوسمین ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے کیا پھر
اسکی کسافت سے کچھ باقی رہ جاتا ہے پس یہی حال نماز پنجگانہ کا ہے کہ بندے پر کوئی گناہ باقی نہین چھوڑتی ہے غرض کہ
جب یتنا راہب نے کلام عبد اللہ کا سنا تو کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تم لوگ حق پر ہو اور شک نہین
کہ دین تمہارا حق ہے اور قول تمہارا صدق ہے و بعد ازان وہ اسلام لایا اور بعد تھوڑے عرصے کے ماریہ بھی پہونچی کیونکہ
اسکو معلوم ہوا کہ صحابہ اسکے باپ کے قلعے مین محبوس ہین پھر جبکہ بالاے قلعہ پہونچی تو اپنے باپ کے مکانون مین
اتری اور ساری رات صحابہ کے قلق مین بسر کی جب صبح ہوئی تو یتنا اسکے پاس آیا اور دا ب اسلام بجا لایا ماریہ نے
اس سے کہا اے یتنا عرب کے ساتھ تو نے کیا معاملہ کیا اسنے کہا بیٹی انکو حراست استوار مین رکھا ہے جبتک
کہ انکے بارہ مین جو راے ملک کی ہو ماریہ نے کہا واللہ تو نے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی لیکن تو انکو ہمارے بیعہ یعنے
مسجد مین ہمارے ساتھ کر دے تاکہ وہ ہمارے حسن عبادت کو دیکھین اور ہمارا پڑھنا انجیل کا سنین تو کیا عجب ہے کہ وہ
ہمارے دین مین داخل ہون یتنا نے کہا سمعاً و طاعۃً یعنے بیٹی حکم آپکا بگوش جان سنا و بدل بجا لایا یعنے بسر و چشم
بجا لاتا ہون بعد ازان وہ ان صحابہ کو بیعہ مین لیگیا جب رات ہولی تو ماریہ بیعہ مین آئی اور صحابہ نبی صلعم کو دیکھا کہ وہ
سب پا بزنجیر ہین اور اس جگہ سوے انکے اور کوئی غیر نہین ہے تب ماریہ نے کہا اے یتنا تو ہمارے علماے دین مین ہے
اور تجھسے امر حق پوشیدہ نہین ہے اور تو ان لوگونکی دین پر بھی مطلع ہوا ہے پس تو بیان کر کہ حق ہمارے ساتھ ہے یا
انکے ساتھ یعنے حق پر ہم ہین یا یہ لوگ حق پر ہین یتنا نے کہا اے ملکہ حق پر کچھ پردہ نہین ہے یعنے حق پوشیدہ نہین ہے
البتہ حق انھین عرب کے ساتھ ہے اور جسپر مقدرہ مین تو آئی ہے اور جو عہد تو لائی ہے اسکو وفا کر پیش از انکہ تو اسکو طلب کرے
اور اسپر تجکو دسترس نہو یعنے پیش از فوت وقت اس کام کو کرلے اور حال یہ ہے کہ تو اس قوم کا صدق بیان
اور صدق دین دیکھ چکی ہے کہ حق تعالے نے درمیان تیرے اور ولد تیرے عمود کے جمع کر دیا یعنے تجکو اس سے
ملا دیا پھر جسوقت ماریہ نے یہ باتین راز کی یتنا سے سنین تو حیرت مین مبہوت ہوگئی اور اس سے کہنے لگی کہ تجکو یہ اسرار

۹۷
واللہ معنی سجدہ اولی الی آخرہ

کہاں سے معلوم ہوئے یوقنا نے کہا میں نے یہ کیفیت اپنے خواب میں دیکھی ہے اور اس سے تمام وہ احوال بیان کیا گویا کہ
خود وہاں اسوقت حاضر تھا تب باریس نے سجدۂ شکر کیا پھر جسوقت اسنے سجدے سے سر اٹھایا تو رحمۃ اللہ علیہم اصحاب کو زنجیروں
سے کھلوا دیا اور انکے ہتیار دیا اور یوقنا کو حکم کیا کہ تو ان لوگوں کا اکرام کر اور لیکن اس امر کی مکر و تدبیر کرتی ہوں کہ
والی قلعہ کو کیونکر گرفتار کر لیویں اور قلعے پر کس طرح متسلط ہو جاویں بعد ازاں باریس نے اپنے قلعہ کو راہ لی اور اس
قلعے کا ایسے شخص کو والی کیا جس سے اسکو طمانیت تھی مکر و اندیشے سے اور قلعہ سے ان لوگوں کو جیسے خوف و اندیشہ
رکھتی تھی نکالدیا اور اس قلعے کو سدو دست سے مستحکم کیا اور ادھر یوقنا نے صحابہ کو بیعہ بیت المدبح میں متمکن کیا اور انسے
کہدیا کہ کل جسوقت صبح ہووے اور والی قلعہ نماز کے لیے آوے تو ان حاضران بیعہ پر دفعۃً نکل پڑو حق تعالیٰ تمکو اسپر
نصرت دیگا راوی نے کہا پھر جب صبح ہوئی اور والی قلعہ اپنے خواص کے ساتھ نماز کے لئے بیعہ کی طرف نکلا اور (و نصاری)
اجتماع مردم کے واسطے ناقوس بجنے لگے تب قس یعنی قسیس سردار ترسایان جو مالک بیت المدبح کا تھا آیا کہ
دروازہ مدبح کا کھولے اور قربانگاہ کے قریب جاوے پھر جسوقت اسنے دروازہ مدبح کا کھولا ایک بیک عبد اللہ بن
غسان مع اپنے چالیسوں اصحاب کے نکل پڑے اور یکبارگی سب نے پکار کر تکبیر کی کہ قلعہ میں اور لوگوں میں جو وہاں
تھے زلزلہ پڑگیا اور مسلمانوں نے انمیں خونریزی کی کہ ان سبکو قتل کیا اور قلعے پر اور جو کچھ انمیں تھا سب پر قبضہ کیا
چنانچہ رعایا نے یہ شور تکبیر سنکر یقین کیا کہ اہل اسلام قلعہ پر مسلط ہوگئے تو وہ سب اپنے سامنے بھاگے اور راوی کہتا ہے
جب باریس نے شور تکبیر و غلغلہ آدمیوں کا سنا تو یقین کیا کہ قلعہ اسکے باپ کا مسلمانوں کے قبضے میں آگیا تب اپنے قلعے کا
دروازہ بند کر لیا اور شخص معتمد کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور اپنے جس تدابیر سے انکو آگاہ کیا انھوں نے حق تعالیٰ کی
نعمتوں کا شکر ادا کیا اور اکثر مردم معمورۂ پاس ملک شہر پاس کے بھیجے اور اسکو اس واقعہ سے خبر دی کہ قلعہ باریس پر
مسلمانوں نے عمل کیا اسپر سخت صدمہ و قلق ہوا اور اپنے زوال ملک کا یقین ہوگیا اور اسکے دل میں رعب سما گیا اور اسکے
لشکر پر ہیبت طاری ہوگئی اور ارسوس کو کبھی خبر پہونچی کہ اسکا قلعہ چھین گیا اور حرامہ اسکا لٹ گیا چنانچہ اسنے اس امر کو
پوشیدہ رکھا اور جن لوگوں پر اسکو وثوق و اعتماد تھا انکو ہمراہ لیکر بطلب شہر حران روانہ ہوا ایسی دوسری رات کو
پہونچا جب قریب پھاٹک کے آیا تو انکے روکنے کو نگہبان نے سامنا کیا اسوقت ارسوس نے ان لوگوں پر شور کیا اور
کہا دروازہ کھولدو اور دیکھو کہ یہ بطریق ارسوس ہے اور غرض اس سے یہ تھی کہ ہیبت کا پہلا طریق ہے یعنی روس قید
عرب سے چھوٹ کر آیا ہوں تب نگہبانوں دربانوں نے دروازہ کھولدیا ناگاہ ارسوس داخل ہوا اور مالک شہر
ہوگیا اور یہ اخبار تمام اس بلاد میں فاش ہوگئی کہ ارسوس صاحب ماردین اپنے حیلہ اور حکمت عملی سے حران کا مالک
ہوگیا پھر اسکے پاس وہ سائر مردم دوڑ پڑے جو طالب دیوان تھے یعنی طالب ایسے شخص کے تھے جو لوگوں کو
جمع کرے پس انکے اجتماع سے ارسوس کے پاس ایک لشکر عظیم جمع ہوگیا

ذکر فتوح رہا و حران

راوی نے کہا کہ رودس صاحب حران کا ایک پسر تھا اُسکو رودس نے قید و بند میں رکھا تھا کیونکہ اُس سے
خائف تھا کہ وہ بڑا شجاع تھا اُسکا نام ارغوک تھا پس اُسکو گرفتار کر کے مقام عمق میں محبوس رکھتا تھا اور ارغوک
کی ماں کا نام بنت العسکر تھا وہ اُسکی والدہ سمیساط کی تھی اور وہ اپنے اہل و اقربا کی ملاقات کو گئی تھی اور باعث
مقید ہونے اپنے پسر کے خشمگین و پرغضب ہوتی تھی پھر جبکہ اُسکو یہ خبر پہونچی کہ ارسوس نے حران پر تسلط کیا ہے تو اُسپر
سخت قلق و صدمہ گذرا چنانچہ وہ سوار ہوئی اور سمیساط سے عمق میں آئی اور اپنا اقلال خاطر اپنے بیٹے سے ظاہر کیا اور اُسکو
خبر دی کہ ارسوس حران پر مسلط ہو گیا ہے پھر اُسکو حبس سے نکال کر اموال کثیر اُسکے حوالہ کیا اور کہنے لگی کہ شہسواروں اور
مبارزوں سے اتفاق اور لشکر کو جمع کر اور اس شخص پر جا جسنے ایسا کام کیا ہے جسنے حران پر قبضہ کیا ہے چنانچہ ارغوک نے
وہاں خرچ کیا پس مردم کثیر اُسکے پاس حاضر ہوئے کہ ایک جیش عظیم ہو گیا پھر اُسنے بقصد حران طرف فرات کے کوچ کیا
اور یہ خبر ارسوس کو پہونچی تو وہ بھی اُسکے مقابلے کو نکلا اور دونوں جماعت باہم مقابل ہوئی اور ارغوک کے لشکر کا
پیشرو ایک سردار رومی تھا اُسکا نام ارجوکا اور وہ بڑا دلاور تھا اُسکے ہمراہ تین ہزار آدمی کی جمعیت تھی مگر ارمنیا کو شکست
ہوئی روایت ہے عبد اللہ بن اسید سے اُسنے کہا مجھسے روایت کی سالم بن ربیعہ نے وہ مرد عادل نہمی سے اور
اُن دونوں نے محمد بن عمر الواقدی سے کہ جب یہ خبر عیاض بن غنم کو پہونچی کہ ارجوک رومی نے طرف ارسوس کے
کوچ کیا ہے تو عیاض نے رودس صاحب حران کو اپنے پاس بلا کر جو اخبار ارسوس کے اُنکو پہونچے تھے اُس سے
ظاہر کیا اور کیفیت متسلط ہونے ارسوس کی حران پر بیان کی اور یہ کہا کہ اب ارغوک تیرے پسر نے ارادہ مقابلہ
ارسوس کا کیا ہے اور میں قصد تیرے قتل کا رکھتا ہوں لیکن اگر تو ہمارے دین میں داخل ہو جاوے تو قتل سے تجھے
امان ہے رودس نے کہا اگر تم مجکو چھوڑ دیوے تو جو قلعے میرے تحت میں ہیں میں تمہارے سپرد کر دوں اور کیا
عجب ہے کہ میں حران میں بھی پہونچوں کیونکہ وہاں کے لوگ مجکو بہت دوست رکھتے ہیں اسلیے کہ میں اُنکے حق میں
احسان کرتا تھا اور میرا قول یہ ہے کہ جسوقت وہ لوگ مجکو دیکھینگے تو فوراً اس بلد کو میرے سپرد کر دینگے اور میں تمہارے
تئین حوالہ کر دونگا اس شرط پر کہ تم مقام سویدہ خداہ نصیبین الصغراء مجکو دو اور میں تمکو اسکا خراج یعنی محصول
ہر سال دیا کرونگا چنانچہ ابن غنم نے ان باتوں کو اور شرطوں کو منظور کیا اور عبد اللہ یوقنا کو حکم کیا کہ اُس سے حلف
لیویں اُنھوں نے حلف لیا اور بعد اخذ و قبول حلف کے اُسکو رہا کیا اور اُسکے ہمراہ یوقنا کو بھی مع جماعت
اُنکے روانہ کیا اور رودس کے خیام اور اسباب تمام اسکا پھیر دیا اور اُسکی جماعت کو بھی اُسکے ساتھ کر دیا پھر وہ سب
آخر شب مقام مرج زعیان سے بقصد حران راہی ہوئے جب قریب حران پہونچے تو جاسوسونکو بھیجا اُن لوگوں نے

پس آکر خبر دی کہ لشکر ارسوس کا سیروں حران مارا گیا ہے اور لشکر ارعوک پسر رودس کا اُسکے معاملے پر ہے اور سوا سے اس کے کہ ارعوک اسیر ہو گیا ہے کہ اسکو ارسوس نے گرفتار کر لیا ہے باقی لشکر ارعوک کا دستور اپنے حال پر ہے مگر ارسوس نے اپنا ایلچی طرف لشکر ارعوک کے بھیجا ہے اور اُنکو اپنی طرف طلب کیا ہے کہ تم ہمارے شریک ہو جاؤ ہم تیرا انعام کرینگے اور یہ اسلئے تا اُنکو اور اپنے لشکر کو لشکر پر سر چڑھائی کرے اور اُس سیر کبھی متسلط ہو وے کہ وہ بھی اُسکے تحت تصرف میں آجاوے اور اُن لوگوں نے جواب دیا تھا کہ ہم بیتیں خود اس بات میں مشورہ کرتے ہیں راوی نے کہا ہے رودس اور یوقنا دونوں وہاں گئے اور دونوں نے لشکر کی جانب نگاہ کی اور دیکھا کہ آگ روشن ہے اور یوقنا نے یوقنا سے کہا کہ یہ آگ جو قریب روشن ہے شک نہیں کہ میرے پسر کے لشکر کی آگ ہے پس ایک شخص کو دہاں بھیجا تا کہ خبر لاوے تب اُس شخص نے جاکر معلوم کیا کہ وہ لوگ کون ہیں اور واپس آکر خبر دی کہ وہ قوم نیچے حبش اور من آمادہ ہیں اس بات پر کہ ارسوس اُنسے عہد و حلف کرے تو وہ اُسکے لشکر ہو جاویں یعنے شامل اُسکے لشکر کے ہو جاویں اور یہ بات مقرر ہوئی ہے کہ کل جب صبح ہووے تو ارسوس اپنے اصحاب سے سو سواروں کو ہمراہ لیکر طرف دیر فرجا کے جو درمیان بادحران کے واقع ہے واسطے حلف کے جاوے اور لشکر ارعوک تیرے پسر کے پچاس مردم اکابر بھی اُس دیر میں جا کر وہیں باہم معاہدہ کریں یہ سُنکے چہرہ یوقنا کا فرط سرور و فرح سے روشن ہو گیا اور رودس سے کہا خوش ہو کہ وہ قوم اب ہمارے قبضے میں آگئی بعد ازاں وہاں سے اُس دیر کو چلے اور قریب اُس دیر کے کمین گاہ کیا بعد ازاں یوقنا کا ایک غلام تھا قوم تعریب سے اُسکو اُنھوں نے پالا تھا وہ اُنکے ہمراہ حاضر تھا اُسکا نام تماس تھا اور وہ بڑا دانشمند تھا سو یوقنا نے اُسکو بھیجا اور اس سے کہا اے تماس تو اپنے صاحب کے پاس جسکا نام کیلوک ہے جا کر اُس سے کہیو کہ اصحاب ارعوک میں جو لوگ مقدم ہیں اُنھوں نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے اسلئے کہ وہ تیرے لوگوں میں سے ہو جاویں کیونکہ تو بھی اُنھیں میں سے ہے اور اُنکا طرفدار ہے اور ارسوس اہل روم سے ہے اور وہ ہمارے لوگ دیر فرجا میں آتے ہیں اور ارسوس اُنکے ساتھ ہے اسواسطے کہ اُنسے حلف و عہد کرے اور اُنسے بھی حلف و عہد لیوے مگر ارسوس تجھسے ارادہ درخواست رکھتا ہے کہ تو دو سو آدمیوں سے نکلکر قریب دیر کے ہمارے لئے کمین گاہ میں بیٹھے تا کہ جب ہم لوگ مردم ارعوک وہاں پہونچیں تو اُسوقت تو نکلکر ہمیر حملہ کرے پس جب یہ تماس روانہ ہوا اور پاس صاحب رہا کے پہونچا اور جو کچھ اُسکے صاحب یوقنا نے اُس سے کہدیا تھا اُس سے بیان کیا غرض کہ قضا و قدر الٰہی سے وہ حیلہ جسکی فکر و تدبیر یوقنا نے کر کے صاحب رہا سے کہلا بھیجی تھی اور اکابر حبشیان ارعوک کی جانب سے پیغام بھیجا تھا ایسا ہوا کہ جب تماس یوقنا کے پاس سے صاحب رہا کے پاس پہونچا اور اُس سے وہ باتیں جو ابھی مذکور ہوئیں بیان کیں اور اس عہد کو اُس سے استوار کیا پس صاحب رہا چار سو آدمی اپنی قوم سے ہمراہ لیکر اور سلاح و ہتیار حرب سے مضبوط ہو کر نکلا و بقصد دیر فرجا روانہ ہوا اور یوقنا بھی مع اصحاب اپنے اُسکے قریب قریب کمین گاہ میں مستعد تھے

کہ شماس بھی ایسے فرصت پاکر علیحدہ ہوگیا اور یوقنا کے پاس آکر خبر دی کہ صاحب رہا فلان مقام مین ہین تجھسے قریب کہین تین ہے
اور ادھر حال ارسوس کا یہ تھا کہ جبوقت اپنا ایلچی طرف ارمن لشکر ار جوک کے بھیجا تھا تو رودس ارمن کے پاس آیا اور اُنکو
فہمایش کی کہ ارسوس تمسے حلف وعہد کرے اور تم اُس سے حلف کرو اس بات کا کہ تم اُسپر حملہ نکر دینے دوسرے گروہ
کے ساتھ آمیزش نہ کرو اور اتفاق اس امر پر ہوا تھا کہ حلف ویر قرا ہین واقع ہو پھر آخر شب ہوئی تو لشکر ارسوس اور
جماعت ارمن ازبکدیگر علیحدہ علیحدہ روانہ ہوئے اس خوف سے کہ کسی کی جانب سے غدر وعہد شکنی واقع نہو اور صاحب رہا سے
جو کچھ قرارداد ہوا تھا تو اُسکی طرف سے ان لوگونکی خاطر مطمئن تھی وبعد ازان گروہ ارمن نے قبل اپنے خروج اور کوچ کے
اپنی جمعیت مین سے ہزار مرد شجعان کو بلباس اہل رہا کے آراستہ کیا اور اُنکو فہمایش کر دی کہ خفیہ لشکر سے پیش روی
کرکے لشکر رہا مین جا ملین اسطور سے کہ گویا مددگار صاحب رہا کے ہین اور کہدیا تھا کہ کچھ کلام نکیجیو جبتک دیکھیو کہ صاحب رہا
اپنی کمین گاہ سے باہر نکلا پھر جسوقت وہ برآمد ہوئے اور تم اُسکے سامنے سے آؤ تو باواز بلند یا خود با اظہار خوشی و
خوشخبری کا کیجیو گویا کہ تم اُسکے ہمراہیون مین سے ہو یہانتک کہ وہ تمسے مطمئن خاطر ہین درینصورت شاید کہ تم اُسپر
قدرت ودسترس پاؤ کہ اُنکو گرفتار کر رکھو یہانتک کہ ہمارا ایلدر جوک بھی آپہونچے غرضکہ یہ کتیبہ ہزار ارمن کا بطریق پیش روی کے
اول شب سے روانہ ہو چکا تھا اور کسیکو اُنکی روانگی کی خبر نتھی راوی نے کہا کہ جب سوس حوالی ویر مین جا پہونچا تو دفعۃً دو سو
شہسوار اصحاب نبی صلعم سے کمین گاہ سے نکلکر اُسپر آپڑے اور اُنکا افسر عمرو بن معدی کرب بیدی تھا اور سبب یکایک خروج
کرنے اصحاب کا یہ تھا کہ جسوقت عیاض بن غنم نے رودس کو بھیجا اور یوقنا کو بھی مع اصحاب اُنکے اُسکے ساتھ کردیا تھا تو
رودس کی طرف سے بدگمانی ہوئی اور کہا یہ تمنے بہت جلدی کی کہ ولی اللہ کو عدو اللہ کے ساتھ کر دیا ہے تب خالد نے
کہا اے امیر تو اپنی خاطر کو رودس کی طرف سے مشتغل بفکر نکر اسلئے کہ ملوک روم جو قول کرتے ہین اُسے وفا کرتے
ہین اور وہ لوگ اسبات مین عار رکھتے ہین کہ اُنمین سے کوئی کچھ قول کرے اور اُسکو وفا نکرے عیاض نے کہا اے
ابو سلیمان بہرحال ہمکو لازم نہین ہے کہ ہم اپنے اصحاب اور اُنکے ساتھ والون سے غافل رہین بعد ازان اُنھون
نے عمرو بن معدی کرب بیدی کو دو سو سوارون سے روانہ کیا تھا اور یہ لوگ حران کو جاتے تھے کہ اثنائے
راہ مین ارسوس مل گیا کہ وہ دیر قرہا کو جاتا تھا آخر الامر اُسکو اور اُسکے ہمراہیون کو ان لوگون نے گرفتار
کرلیا اور ادھر یوقنا نے کیلوک صاحب رہا کو پکڑ لیا اور بقیہ رو رکمین مین پوشیدہ رہے رات کو طرف رہا کے متوجہ
ہوئے جب قریب رہا کے پہونچے تو یوقنا نے اُسطرح کا لباس پہنا جس طرح کا لباس صاحب رہا پہنے تھا اور صاحب
یوقنا نے بھی ایسے لباس پہنے جیسے جماعت صاحب رہا پہنے تھے پھر جب رہا سے نزدیک ہوئے اور مشعلین روشن
کئے ہوئے تھے تو دربانون نے پھاٹک کھول دیا پس یہ لوگ رہا مین گھس پڑے اور جب اندر داخل
ہوگئے تو ان لوگون نے بصدائے تہلیل وتکبیر وثنائے رب قدیر کے اپنی آوازون کو بلند کیا

وبعد ازان عبد اللہ بو تمار اپنے حران مین گئے اور اصحاب نبی صلعم کو جمع کر کے دربارہ دریا مشورہ کیا کہ اسکا حکم کیونکر ہو تب سعید بن زید نے کہا کہ تحقیق نے اس شہر کو اپنے حیلون اور اپنی تدبیرون سے لیا ہی و ہر آئینہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ یعنے جنگ حیلہ سازی ہی اور البتہ یہ حیلہ پورا ہوگیا اور جو لوگ اس بلد مین ہین وہ سب بندگان و کنیزان مسلمین ہین اور انکا سارا مال بھی مال مسلمین ہی تب یوقنا نے کہا تم خوب جانتے ہو کہ جزیرے مین سے اکثر تمھارے قبضے مین ابھی نہین آئے ہین اور وہان ابتک بڑے بڑے قلعے مانع مدافعت ہین پس صواب دید یہ ہی کہ ایسے شہر وغیرہ کے کام کرو جس سے ذکر تمھارا بلند آوازہ رہے اور فجر تمھارا زیادہ ہو تب سعید نے کہا ہرگاہ ایسا امر ہی اور یہ ارادہ ہی جیسا تمنے ذکر کیا تو یہاں کے لوگون کو انکے حال پر چھوڑ و یہانتک کہ ہم حکم انکے بارہ مین امیر عیاض بن غنم کی کیا راے ہی چنانچہ یہی امر قرار پایا و بعد ازان یہ خبرین شاہ شہر یاض کو پہونچین کہ بلاد حران و رہا و سروج و تخن و اکساس و عمق ان سب پر دخل عرب کا ہوگیا پس انکو اپنے ملک کے زوال کا یقین ہوا تب وہ اور اُسکے معتمدین موثقین مقام راس العین مین داخل ہوئے اور مسجد میں تشریف رہا ہین جو آج جامع مسجد ہی انھون نے نماز پڑھی جب اپنی نماز سے فراغت پائی تو شہر یاض ملک نے کہا اے معاشر ز و تم آگاہ ہو کہ ہر آئینہ اہل عرب ہمارے بلاد مین شریک ہوگئے ہین اور یہ سارے بلاد اُنکے مقابل مین ہین اُنہین جو لوگ مجتمع ہوتے ہین اور وہان اُنکے یار و معاون ہین اُن لوگون سے انکو رسد غلہ و علوفہ پہونچتا ہی اور شہرون سے انکے پاس مال اسباب خطیر آیا کرتے ہین اور ہمت حالیہ تمام انکا ہی اور انہین کے حکم مین ہی اور اب درمیان ہمارے اور انکے سواے جنگ اس مرتبہ کے جو درپیش ہی اور کچھ باقی نہین ہی اگر ہماری فتح ہوئی تو مقام و قیام عرب کا ہمارے درمیان نہ رہیگا اور اگر عرب کی فتح ہوئی تو یہ ہمارے سارے بلاد انکے ہین چنانچہ میری راے مین ایک بات آئی ہی کہ وہ صائب باصواب ہی لوگون نے پوچھا وہ کونسی راے ہی ملک نے کہا میری راے یہ ہی کہ جنگ سے انکو دیر و درنگ مین رکھین یعنے جنگ مین ایام گذاری کرین اور اس عرصے مین دونون شاہان بزرگ سقفور وغیرہ کو نامہ لکھین کیا عجب ہی کہ یہ دونون اپنے اپنے لشکر سے ہماری کمک کرین اور ملک حرقناس بن فارس کو اور ملک ارعاق کو جو نینوی و بلاد نینوی کا مالک ہی نامے لکھین اور جبر بن صالح العنکاریہ کو بھی لکھین کہ یہ سب ہمکو مدد دو یون پھر جسوقت یہ ملوک ہمارے پاس اپنے لشکر و کمک بھیجین تو ہم باستعانت مسیح کے مسلمانون سے مقابلہ کرین کہ حق تعالے نصرت اپنی جسکو چاہے عطا کرے چنانچہ وہ سب باتفاق یک زبان ہوکر بولے یہ راے بہت خوب ہی پس وہ نامے لکھے گئے اور ایلچیون کے ہاتھون ملوک مذکورین کے پاس مرسل ہوئے و بعد ازان شہر یاض اپنے لشکر مین واپس آیا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ عیاض بن غنم جو کہ اسوقت جنگ و قوم سے باز رہے تو اسلئے کہ انکی راے مین فتح بلاد انکے اصحاب کے ہاتھ سے بدون قتال مقصود تھی اسوجہ سے انھون نے جنگ کرنے مین تعجیل نکی اور اسلئے کہ وہ قوی پشت تھے

باعث اُس امداد کے جنگ فتح ہو گئی تھی وزیر عباس بن نعیم نے ملیدہ بن الجراح کو بطلب خبر لکھ بھیجا کہ جو خبر قوم کی تمہارے
پاس آوے اُس سے ہمکو مطلع کرو اور راوی نے کہا کہ جب سے ملک تہرمایس کے صاحبان آنا الہم کو معلوم ہوئے تو انھوں نے
اسکی نصرت کے لئے لشکر معین کئے اور نامہ تہرمایس کا وال احلاط کو بھیجا اسکی ایک دختر تھی نہایت صاحب حسن و جمال
اور روا ور دوسرے قوت کے سمجھ مرداں تجار کے تھی اُسکا نام طاریون تھا اور محل استقرار جیسے قرارگاہ اُسکا ایک جبل تھا جو
ہمنام اُس دختر کا تھا یعنے جبل طاریون اور حال یہ تھا کہ جو کوئی اُس سے حلقہ خواستگاری کرتا تھا وہ اس شرط تھی
کہ پشت کیسہ میدان میں اُسکا مقابلہ کرتی تھی اسلئے کہ اگر صاحب حلیلہ وس دختر پر غالب آوے تو وہ اُسکا شوہر ہو جاوے پھر
وہ تمام اہل حلیہ پر غالب آئی تھی وسمجھ خواستگاروں کے ایک لڑکا تھا سوطے نام پسر ملک سلسطور والی جبل الساسنہ کا اور
اپنے پدر کی طرف سے ہدیہ واسطے پدر طاریون کے لیکر احلاط میں آیا تھا اور خواستگاری کی تھی چنانچہ اس دختر نے کہا میری
وہی شرط ہے جو معروف ہے پس اُسنے میدان میں اُس جوان سے مبارزطلبی کی آخر انسپر غالب آئی اور اسکی پیشانی کے
بال کاٹ لیے اسبات کو چند روز گذر گئے تھے پھر جبکہ ملک تہرمایس نے ملوک کو پیا بر تہرا نامے لکھے اور والی
احلاط کو بھی بطلب مدد نامہ لکھا تو والی احلاط نے تہرمایس کی طرف چار ہزار سوار روانہ کیے اور اس جماعت پر اپنی دختر
طاریون کو افسر کیا اور اُس سے کہا اے میری دختر سرآمدہ جیسے تجکو لشکر پر مقدمۃ الجیش کیا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ تو
عرب پر ایسا غلبہ و حملہ کر جیسا کہ تو شہسواروں پر حملہ و غلبہ کرتی ہے یہاں تک کہ تو مردیکامت مسیح کے مشکور ہو اور راوی
نے کہا کہ ملک سااسنے بھی اپنی ایک جماعت مرداں کارزار کو ہمراہ لشکر طاریون کے کر دیا اور افسر اُس جماعت کا سوطے
اپنے پسر کو کیا تھا چنانچہ وہ لڑکا مصاحبت و ہمراہی میں طاریون کے چلتا تھا اور یہ لڑکا جیسے سوطے کمال شاندار و
طرحدار اور جمال میں نہایت وجیہ و حسن دار تھا بال بال ہر ایک اسکا سدرہ تھا اور وصف حورروئی میں تو وہ جوبان زمان
یکتا و بیمثال تھا آخر جب نظر طاریون کی اُسکے چہرۂ جمیل پر پڑی تو اسکو بچشم محبت و رغبت دیکھنے لگی اور دل اسکا اُسکے
دام عشق میں پھنس گیا پھر اُسنے اپنے لوگوں کو حکم کیا کہ اُسکی جماعت کے ساتھ ساتھ چلیں واقدی رحمہ نے کہا
اس واقعات فتوح میں بہتر یہ و قابل یہ ہے کہ اس لڑکی یعنے طاریون کا ایک برادر عمزاد تھا اُسکا نام یرغون تھا وہ
بھی طاریون کے عاشقوں میں تھا اور اسکو بہت چاہتا تھا مگر یہ استطاعت نہ رکھتا تھا کہ اُسکو اپنا احوال سناوے اور
یرغون بھی مرد شجاع و سخت گیر تھا اور اُسکے قبضے میں معاقل و مامن بہت تھے مثل حران و معدن و مارون و قصہ الطر
ویدلیس وارزن اور وہ بھی واسطے نصرت تہرمایس کے اپنی تین ہزار فوج سے چلا تھا پھر جسوقت لشکر اُسکی
عمزادی طاریون کا بدلیس میں پہنچا تو اُسنے اُس لڑکی کے لئے بڑا اہتمام اور اُسکا بڑا اعزاز و اکرام کیا اور تحف و
ہدایا سے وافر اُسکے پیشکش کیے اور اُسکے ہمراہ کوچ کیا یہاں تک کہ یہ سب فوجیں قلعہ لیعا میں پہونچیں پھر
وہاں سے طرف موزر کے اپنا راستہ لیا اور ایک قلعہ پر جو معروف بالعتاح اور دراہ نہر پر واقع ہے جا اُترے

اور بر غوث برادر عمزاد طاریون نے اپنے جاسوس و ہرکارے مقرر کیے تھے کہ وہ اسکو احوال دختر سے مطلع کرتے رہتے
تھے پھر جب طاریون مقام نہر پر اُتری تو اُس جوان سوسی کے پاس ایک آدمی بھیجکر کہلا بھیجا آگاہ ہو کہ محبت صادقہ
نہین ہوتی مگر بعد افراط عداوت کے یعنے بعد فرط عداوت کے اگر محبت ہوجاتی ہی تو پھر محبت صادقہ ہوجاتی ہی اور
مین پشیمان ہوئی امر گذشتہ و از دست رفتہ پر کہ مجھسے جو کچھ تیرے ساتھ ہوا یعنے روغنا لیوعد نمایہ میدان کے اور
مجھکو معرفت اس بات کی حاصل ہوئی کہ جب ہم قتال اعدا سے مراجعت کرینگے اُسوقت تو اپنا ایلچی میری خواستگاری
مین میرے باپ پاس بھیجیو اور بالفعل مین چاہتی ہون کہ وقت شب تو میرے ابن عم بر غوث سے چھپ کر میری
ملاقات کرتا درمیان میرے اور تیرے عہد و میثاق ہوجاوے کہ تو مجھسے حلف کرے میری خواستگاری کا میرے
باپ سے اور مین تجھسے حلف کرون کہ سوا تیرے اور کسیکو مین قبول نہ کرون اور جب یہ پیغام اپنے ایک خادم کی
زبانی کہلا بھیجا تو اُسکے ساتھ کچھ قسم حلویات وغیرہ سے ہدیہ بھی بھیجا اور مثل اسکے کچھ شیرینی وغیرہ اپنے ابن عم بر غوث کے
لئے اور اسیطرح سارے امراے ندمار کے لئے بھی بھیجا تا کوئی اُسکے راز کو نجانے یعنے اسواسطے کہ بوجہ ہدیۂ عام کے ہدیۂ
سوسی کی خصوصیت چھپانی تھی اور راوی نے کہا کہ یہ خادم جو ہدیہ و پیغام لیگیا اور اس کیفیت سے آگاہ ہوگیا
وہ پروردہ اُسکے ابن بر غوث کا تھا کہ اُسنے اُسکو اپنی گود مین پالا تھا اور اس سے محبت شدید رکھتا تھا چنانچہ اس
خادم نے وہ سب باتین طاریون کی جو نسبت سوسی بن سلنطور کے واقع ہوئین تھین بر غوث سے بیان کین اور
کہا کہ طاریون آجکی شب ارادہ اُسکی ملاقات کا رکھتی ہی تا اس سے قول و قسم اسبات مین محکم کرے کہ مین تیرے سوا کسی غیر کو
قبول نہ کرونگی یہ سُنکے بر غوث نے اسبات کو اور اپنے ارادے کو اپنے دلمین مخفی رکھا پھر جسوقت تاریکی شب نمودار ہوئی
تو اُسنے اپنے لشکر کے امیرون اور افسرونکو طلب کیا اور اُنسے کہنے لگا تم لوگ آگاہ ہو مین تمہارا والی و حاکم اسوجہ سے
ہوا ہون کہ مسیح کے علم مین میری عقل و دانشمندی تمہارے عقول سے بہت زیادہ ہی اُن لوگون نے کہا ای صاحب
ہمارے آپکا جو ارادہ ہو ارشاد کیجیے تا ہم آپکا فرمانا بجا لادین اور امتثال آپکے امر کی کرین بر غوث نے کہا اے قوم تم جان لو
اسبات کو کہ ہم لڑائی پر جاتے ہین اور حال یہ ہے کہ تم تھوڑے عرصہ مین دیکھ لوگے کہ گھوڑے ہمکو پا لینگے اور روند
ڈالینگے اور نیزے ہمکو گھیر لینگے اور چھید ڈالینگے تب اُن لوگون نے کہا یہ بات کیونکر ہی بر غوث نے کہا کہ عرب
نہ خواب غفلت مین ہین اور نہ کچھ دور ہین اور البتہ نصرت اُنکی جانب عائد ہی اور تم خوب جانتے ہو کہ ملک شہر ہا حمص
از روے وفور ہمت اور از روے کثرت لشکر کے ہر قل بادشاہ اور دیگر ملوک روے زمین سے بزرگتر و زیادہ
تر نہین ہی اور حال یہ ہی کہ عرب اُنکی دولت و سلطنت پر متسلط ہوگئے اور اُنکے معاقل و مامن کو لے لیا اور اُنکے
ملوک کو گرفتار کر لیا یا دور کر دیا اور مجھکو یقین ہی کہ ملک شہر ہا حمص کو روز جنگ عرب کے مقابلے مین ثبات
و قرار نہوگا کیونکہ اُسکے بلاد پر وہ لوگ مالک ہوگئے ہین کہ شہر ہاے حران و رہا و سروج وغیرہ و غالبو رو مار دین

یاد نہ اردین یعنی قاد المرآ کو تسخیر کرلیا اور راسوس کو اسیر کرلیا اور اسکی دختر مارہ کو بھی لے لیا اور گویا کہ تم بھی عرب کے
امکان میں ہو کہ وہ مالک دیار شہر ایں کے ہوکر تمہاری طرف پھر پڑینگے تو تمہارے دیار پر بھی غالب ہوجائینگے اور تمہارے
حریم یعنی اہل وعیال کو قید کرینگے اور جو شخص جانو کہ وہی لوگ حق پر ہیں اور سیرت انکی یہ ہے کہ جب وہ عہود کرتے
ہیں تو اسکو پورا کرتے ہیں اور وہ اپنے قول و قرار کو وفا کرتے ہیں اور جو کوئی انکا مطیع ہو جاتا ہے تو وہ اپنی جان کی امان
پاتا ہے اور اپنے اہل وعیال و مال سے ایسی ہو جاتا ہے وہ انکے دین میں آکر خواہ اپنے دین پر رہے الغرض
تم آگاہ ہو کہ اس لڑکی طاریون کی طرف سے میرے دل میں آگ بھڑکتی ہے اور میں نے اسکو پیغام بھیجا تھا کہ وہ
میری زوجیت میں آوے اور میں اسکا شوہر ہوں مگر اُسنے اسبات سے انکار کیا اور اب وہ اس ملک سماہرہ کو
چاہتی ہے پس اگر اس لڑکی نے عقد تزویج اپنا اُس سے کیا تو یہ سب یکدست و یکدل ہوکر ہمارے معاقل و مواضع
کو لے لیوینگے اور ہمارے قلعوں کے مالک ہوجاوینگے پھر ہمکو انکے ساتھ یارائے مقاومت نہ ہوگا لہذا میری رائے
یہ ہے کہ میں آجکی رات طاریون کو گرفتار کرلوں بعد ازاں یرعون سے رد سیاہ میں ہو جاؤں لے گئی تھیں اُن لوگوں
سے بیان کیں تب اُن لوگوں نے جواب دیا کہ اے ملک جب آپ اسکو گرفتار کرلینگے تو کونسی زمین آپکی حامی و پناہ
ہوگی اور کونسا قلعہ آپکا حامی ہوگا یرعون نے کہا میں ارادہ لشکر عرب کا رکھتا ہوں کہ ہم اُنسے امان حاصل کرینگے
انھوں نے کہا ہرگاہ آپ اس امر پر آمادہ ہیں تو عزم کیجیے یرعون نے کہا تم اپنی تیاری کرو اور کوچ پر مستعد ہو لشکر کو
لے لو ہی کہا واقدی رح نے کہا پھر جب تاریکی شب ہوئی تو بیٹیں ار ایکہ سو سلے پوشیدہ ہوکر آوے یرعون خود
سماے سوسی چھپ کر گیا اور سرا پردہ طاریون میں پہونچا جب اُسنے اُسکو دیکھا تو سونے کے تخت پر سے اُسکے سامنے
اُٹھ کھڑی ہوئی اور اُسپر سلام کیا اور تعظیم کے لیے آگے ہوئی اور طاریون نے یہ کیا تھا کہ پہلے سے گھیانوں اور غلاموں اور
درباونکو اپنے پاس سے دور کردیا تھا تاکہ کوئی اسکے اسرار سے مطلع نہ ہو بعد ازاں کہ طاریون کو بات ہوا کہ وہ یکا
پراو رهمراہ یرعون سے نوشتر سدہ دشمن شدہ ہوئی اور اس سے سوا اسکے اور کچھ بن نہ آئی کہ نہایت الحاح وزاری سے
اُسکی مدارات کرنے لگی یرعون نے کہا اے طاریون مجھے یہ گمان تھا کہ میں تیرے راز درپردہ پر واقف ہوسکونگا اور
تیرے امر کا تفحص بکروں لگا اس تحقیر کھلا کیا مناسب ہے درمیان روم وارس کے تاکہ تو طرف اس ملک سماہرہ کے مائل
و راغب ہوئی اور مجھ ایسے کو ترک کیا بعد ازاں یرعون اُسپر بغضب متوجہ ہوا اور اسکو گرفتار کرلیا اور اسکے منھ کو بھی
گندی چیز سے بند کردیا یعنی کپڑا وغیرہ مثل لقمہ کے منھ میں بھردیا اور اُسکے دونوں ہاتھ باندھکر اپنے لشکر میں لے گیا اور اپنے
اصحاب کو دیکھا کہ وہ اپنا رخت وسلاح آراستہ کیے ہوئے گھوڑوں پر سوار ہیں اور خیمے اکھڑوا لیے اور اسباب لدوا لیے ہیں
پس یرعون نے وہاں پہونچکر طاریون کو استر پر سوار کرلیا اور فوراً وہاں سے کوچ کردیا اور اصحاب سے کہنے لگے کوچ کرنا
پر ہم کو دیکھکر اپنے لشکریوں سے کہنے لگے کہ تم لوگ کوچ کرنے میں توقف کرو جبتک کہ صبح روشن ہوجاوے اسلیے کہ

راستہ تنگ ہی اس مین گھوڑون اور اشترون کا ازدحام و ہجوم ہوجاویگا چنانچہ اون لوگون نے ویسا ہی کیا کہ ٹھہرے رہے
اور یرغون نے راہ روی مین شتابی کی یہانتک کہ اوسکو صبح نہوئی مگر مقام سوریہ پہونچکر بس وہان اوتر پڑا و آمادہ
لڑکا یعنے سونے پس اُس شب کو طاریون کے پاس نہ گیا اور نہ اُس سے کچھ سوال کیا اور اس خوف سے اُسکے پاس گیا
کہ ایسا نہو اُسنے کچھ مکر و فریب اُسکی گرفتاری کا کیا ہو ولیکن جب صبح ہوئی تو اُسنے اپنے خادمون اور ملازمون کو
حکم کوچ کا دیا اور خود سوار ہوکر طاریون کے سراپردے کے قریب آیا اور اُسکے لوگون کو دیکھا تو وہ منتظر تھے کہ طاریون
اپنے سراپردے سے برآمد ہو جب دیر ہوئی تو ایک خادم طاریون کا اندر خیمے کے گیا اور باہر نکلکر کہنے لگا کہ ملک اپنے خیمے
مین نہین ہی اور اُسکا کچھ معلوم نہین ہوتا اور نہ اُسکے غائب ہوجانے کا کوئی سبب معلوم ہوتا ہی یہ سُنکے اُسکے سب اصحاب
مضطرب و حیران ہوئے اور ارادہ بازگشت کا کیا اُسوقت ملک کے ایک مصاحب و رفیق نے کہا اگر ہم پھر چلینگے
تو ہم ملک سلطنت سے ایمن نہین ہین اسباب ہین کہ وہ ہماری گردنین ماریگا اور کہیگا تم لوگون نے کیسی غفلت
کی کہ میری دختر کو تمھارے درمیان سے کوئی پکڑ لے گیا پس تمھارے حق مین خیر نہین ہی اور ملکہ کو سوا ے یرغون
اُسکے ابن عم کے اور کوئی نہین لیگیا ہی اسلئے کہ اُسکے ولین اُسکی طرف سے بہت کچھ خیال تھا بعد ازان وہ سب سوار
ہوئے اور اُسکی طلب و تلاش مین کوشش کرنے لگے راوی کہتا ہی کہ یرغون جب مرج سوریہ مین اُترا تھا
تو وہان آرام کیا اور آمادہ کوچ تھے کہ ناگاہ وہ قوم یعنے اصحاب طاریون اُنکے سرون پر جا پہونچے اور شور
و غوغا کرنے لگے کہ اے یرغون تو ہلاک ہو بلکہ اپنی قید سے چھوڑ دے اور قبل از حصول اپنی خواہش و پیش از
وقوع اپنی مرگ کے اُسکو قید سے رہا کر مگر یہ کہ یرغون نے اُس جماعت اور اپنے بنی اعمام یعنے عزاداروں کو اور اُسکے اعوان
و انصار کو جو ہمراہ اس لشکر کے تھے حقیر و خوار سمجھا پس اُس حالت مین اپنے بنی اعمام سے خطاب کرکے کہنے لگے تم خوب جانو اس
بات کو کہ اہل عرب اپنے اعدا پر فیروزمند نہین ہوتے مگر بسبب صدق اپنے دین کے اور اسوجہ سے کہ قتال کرنا اُنکا واسطے دین
خدا کے ہوتا ہی اور آگاہ ہو کہ یہ قوم جنکی طلب مین ہم چلے ہین وہ لوگ ایسے یقین ہین کہ اپنے امور مین غافل ہون خصوص
جبکہ اُنکو معلوم ہو جاکہ ہم لوگ اُنپر قصد رکھتے ہین اور اُنکا ارادہ کرتے ہین اور وہ قابو مین نہ آوینگے مگر بطریق اعمال
و تدبیر کامل سے اور ہر آئنہ دین اُنکا ہمارے دین سے برتر ہے اسلئے کہ وہ خدا ے یکتا کی وحدانیت کا اعتقاد رکھتے
ہین اور ہم لوگ صلیب اور صورتون کو سجدہ کرتے ہین اور ہم لوگ قائل اسبات کے ہین کہ خدا کیلئے زوجہ
اور پسر ہی حالانکہ وہ یکتا و فرد اور مستغنی عن الغیر ہی اور دیگر قول اُنکا معلوم ہی جس بات کے وہ قائل ہین کہ مقتول
اُنمین کا جنتی ہی اور مقتول ہم مین کا جہنمی ہی کیونکہ ہم لوگ اُنکے نزدیک کافرون مین ہین غرضکہ اگر تم لوگ اپنے
اعدا پر ظفر چاہتے ہو تو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہو آخر اُنھون نے
کلمہ توحید بالاعلان زبان پر جاری کیا کہ اُنکے شور و صدا سے پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تو دون پر اور درختون

تمھاری پکار پر ہم حاضر ہوئے اور تمھاری مدد کو پہنچے ہیں عنقریب شہر کو امر ہونا کہ ہم چھوڑتے ہیں ہم لوگ اصحاب
نبی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم واقدی نے روایت کہا اور یہ سو جنکا ذکر ہے جو سو سوار نکلے تھے تلتون میں سے وہ ٹکڑی جسکو
بیتاب سپرد اصحاب رسول علیہ السلام کے کیا تھا اور وہ سردار وہ تھے کہ عیاض بن غنم نے عبدالرحمن بن ابی بکر ایدی کو دو
سو سوار ہمراہ کر کے واسطے رسد غلہ لانے کے بھیجا تھا اور انہیں مقداد بن الاسود وضرار بن الازور وسعد بن غنیم الاسدی
وسعید بن عبد الملک دیاری وحمزہ التنوخی وہلال بن عامر الانصاری وعتبہ بن نافع الجہنی و... بن الاسید بن الفزاری اور
مثل انہیں بزرگوار و نیک تھے رضی اللہ عنہم اجمعین پھر جب یہ سب اصحاب قلعہ سور میں پہونچے تھے تو طالوت والی حمص
سور نے انسے ملاقات کی اور انکو باکرام تمام اپنے یہاں مہمان کیا اور انکی ضیافتیں کیں چنانچہ یہ لوگ وہاں تین روز
سے طالوت کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے کہ یرعون اسشن نواحی میں وارد ہوا اور اسکو وہ امر پیش آیا جو مذکور
ہوا پھر جس وقت ان اصحاب نے صدا سے تکبیر الٰہی سنی تو باہم وہ کہنے لگے یہ لوگ ایسے معلوم ہوتے ہیں
کہ ہمارے دین میں داخل ہوئے ہیں پس ہمپر انکی نصرت واجب ہے تا انکہ وہ سب دوڑ پڑے جیسا کہ ذکر کیا گیا
اور ان دشمنان خدا پر حملہ کیا اور یرعون اور انکے ہمراہیوں کی مدد کی اور وہ سب اشرار شکست پا کر راست
کو طرف مرج رغبان کے بھاگ کر پاس مالک شہر باتر سکے کچھ پہنچے اور جو کچھ ان پر گذرا تھا مالک سے بیان کیا یہ سنکر
اسکو زوال ملک اپنے کا یقین ہو گیا چنانچہ صبح ہوئی تو یرعون پاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گیا اور انکے
روبرو شکر و سپاس خدا سے عزوجل بیان کرنے لگا کیونکہ حق تعالی نے اسکو اور اسکے ہمراہیوں کو دشمنوں کے
ہاتھ سے ان اصحاب مستطاب کے ہاتھ پر نجات دی اور یرعون اور اسکے اصحاب کا ایمان و اعتقاد زیادہ ہوا اور
اصحاب سے اپنی ساری حکایت نقل کی اور انکے ساتھ عیاض بن غنم کی خدمت میں روانہ ہوا پھر جب یہ
ماروین میں کچھ پہنچے تو ان لوگوں کے پاس عیاض بھی حاضر ہوا اور وہ سارا ماجرا ان لوگوں کا سن چکا تھا پس اسنے
انکو اوپر سلام کیا اور انکی سلامتی کی مبارکبادی دی اور اسوقت عیاض نے یرعون اور اسکے اصحاب سے یہ بات کہی کہ اگر
تمھارا ارادہ ثواب عظیم کا ہو خداوند جلیل سے تو تم اپنے اسلام کو اتمام پہونچاؤ اس کام سے جو میں تمپر حوالہ کروں
یرعون نے کہا وہ کونسا کام ہے عیاض نے کہا تم اور تمھارے اصحاب یہیں ٹھہرے رہو جب شام ہو تو بعنایات و برکات
خدائے عزوجل کفرتوثا کا قصد کرو پھر جب وہاں رات کو پہنچو تو وہاں کے باشندوں سے ظاہر کرو کہ مالک نے ہمیں
تمھارے پاس از براے حفاظت شہر کے بھیجا ہے پھر جس وقت اندر شہر کے داخل ہو جاؤ تو بنام خدا و برکت رسول خدا
سے انمیں قتل و عمل کرو چنانچہ یرعون نے ایسا ہی کیا کہ وہاں متوقف رہا جب اندھیری رات ہوئی
تو اپنا لشکر اور اسباب ضروری ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اصحاب نبی کو وہیں چھوڑا کہ وہ لوگ رسد غلہ لیکر اپنے لشکر
کو راہی ہوئے اور یرعون جب کفرتوثا میں پہونچا اسوقت شب تمام ہو گئی تھی اور فجر کا ظہور تھا

یرعون نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ وہاں کی لوگ چال ڈھال میں اپنی آواز و لہجہ بدل دیں یعنی اونکی ساخت و شکل کی بولیاں بولیں تاکہ
قوم ناآشنا و ناشناسا سمجھکر جستجو نکریں اور انکا اسباب کچھ چہروں پر لیا ہوا وہاں پہنچ گیا پھر جب اہل کفر توتا نے شور لشکر
سنا تو بادشاہ کے سوا شہر پناہ پر چڑھکر اوپر مشرف ہوئے اور جھانکے اور پوچھنے لگے کہ تم لوگ کون ہو ان لوگوں نے کہا ہم ملک
شہرباص کے لشکر سے بھیجے ہوئے تمہاری مدد کو آئے ہیں اور واقدی رح نے کہا اس قصے میں عجب تردد طور پر اور
کہ بیشتر اس سے ملک شہرباص نے ایک شتر سوار اہل کفر توتا کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا تھا کہ ہم تمہارے لیے ایک لشکر ہمراہ خاص
کے روانہ کرتے ہیں جسوقت وہ پہنچیں تو تم انکے لیے دروازہ کھول دینا کیونکہ عرب انکے آثار و عقب پر آ پہنچے چنانچہ
جب یرعون اور اصحاب اسکے وہاں پہنچے اور اہل کفر توتا سے کہا کہ ہم لشکر ملک سے آئے ہیں تو ان لوگوں نے
بے تامل دروازہ کھول دیا اور یہ سب اندر شہر کے داخل ہو گئے اور یرعون نے کچھ کلام نہ کیا یہانتک کہ دارالامارۃ یعنی مکان حاکم
نشین میں جا اترا اور مستقر مجلس ہوا اور پھاٹک شہر اور جو دروازے تھے سب مضبوطی سے بند کروا لیے اور اپنے لوگوں کو
دیوار ہائے شہر پناہ پر چڑھا دیا اسوقت اہل بلد کو حکم کیا کہ اب تم لوگ اپنے اپنے گھروں میں جاکر آرام کرو کیونکہ ملک نے ہمکو واسطے
نگہبانی بلد کے تعینات کیا ہے تب ان لوگوں نے بھی کہا اے سردار ہمارے ایسا ہی حکم ملک کا ہمارے پاس آیا تھا اور
یہی لکھا تھا جو تم کہتے ہو کہ صاحب کو متولی حفاظت بلد کا کرکے بھیجتے ہیں پھر جب یرعون نے انکا کلام سنا تو معلوم کیا
کہ بے شک ارادہ ملک کا یہاں لشکر بھیجنے کا ہے تب یرعون نے انسے کہا تم اپنے گھروں کو پھر جاؤ اور خبردار ہرگز کوئی تم میں
رات کو گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ اگر کوئی تم میں سے ہمارے سامنے پڑ جاویگا تو مارا جاویگا آخر وہ سب اپنے اپنے گھر
کو چلے گئے یہاں تک کہ سوائے والی بلد کے جو توتا کی جانب سے تھا اور سوائے اسکے غلامان و خدام کے اور کوئی اہل بلد
سے پاس یرعون کے باقی نہ رہا پھر جب ایسا موقع ہوا تو یرعون نے والی بلد اور اسکے غلمان کو گرفتار کر لیا اور
انکو قتل کرکے ان برجوں میں جو حوالی پڑے تھے ڈلوا دیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا خوب ہوشیار اور بیدار
رہو کیونکہ ملک شہرباص اپنا لشکر اس شہر میں بھیجنے والا ہے پھر جسوقت تم انکو دیکھو کہ وہ آ پہنچے تو جلدی
اٹھکر دروازہ کھول دو لیکن ایک پٹ پھاٹک کا بند رکھو اور ایک کھلا پھر جو سوار آوے تو اسکو دروازے کے باہر گھوڑے
تاکہ وہ گھوڑے سے اتر پڑے پھر اسکے ہتیار لے لو اور اسکو باندھکر برج میں ڈال دو مرادی کہتا ہے ابھی عاشق
میں کہ یرعون اپنے اصحاب کو یہ باتیں تعلیم کر رہا تھا ناگاہ لشکر آ پہنچا اور وہ ہزار سوار تھے اور افسر پر ایک پہلوان
و مصاحب بادشاہ کا تھا اسنے وہیں سے پکار کر کہا دروازہ واسطے لشکر بادشاہ کے کھول دو اسوقت اصحاب یرعون
ساورتہ کرکے آئے اور پھاٹک کا ایک پٹ کھول دیا اور دوسرا پٹ بند رکھا اور کہنے لگے کہ ہم آنے نہ دینگے مگر ایک
ایک کو اسلئے کہ ہمکو خوف ہے تمہارا اور اسکے اصحاب کا ہے ایسا نہو کہ وہ تمہارے شمول میں گھس آویں پھر جو سوار
آتا تھا اسکو بیرون دروازے کے گھوڑے سے اوتار لیتے تھے اور جب وہ اندر پہنچتا تھا تو

اُنکے ہتھیار سب لیتے تھے اور اسکو باندھ لیتے تھے یہانتک کہ وہ ہزار سوار اور بعد انکے وہ حاجب سردار سب یونہی داخل ہوئے اور باندھے گئے پھر جب ان سب سے فراغ کر چکے تو باواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر پکارنے لگے اور کہنے لگے حق تعالی نے ہمکو فتح و نصرت عطا کی اور ہمکو فیروزمند کیا چنانچہ اس صدا سے کفر توڑ میں زلزلہ پڑ گیا اُسکے باشندونکے دلون مین اضطراب و رعب سما گیا اور اُنکو معلوم ہوا کہ یہ لوگ یعنے اہل اسلام اُنکے شہر پر مسلط ہو گئے پھر کسی کو اُنمین سے جسارت نہوئی کہ شہر مین گھر سے باہر نکلے اور جو نکلا وہ قتل ہوا آخر جب صبح ہوئی تو یرغون نے اکابر و مشایخ شہر کو اور بطارق یعنے راہبان شہر کو طلب کیا جب وہ سب حاضر ہوئے تو اُنکو گرفتار کر کے پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور جو کچھ کیا تھا اور جیسا کہ گذرا تھا لکھ بھیجا پھر جسوقت یہ نامہ عیاض کے پاس پہونچا تو وہ سجدات شکر بجا لائے یا اور پیشتر ایسا ہوا تھا کہ جب عبدالرحمن بن ابی بکر اور اُنکے ہمراہی رسد غلہ لیکر اپنے لشکر مین پہونچے تھے تو انھون نے عیاض بن غنم اور مسلمین سے ماجرا یرغون کا اور جانا اُسکا طرف کفر توڑ کے بیان کیا تھا تو سارے مسلمین منتظر تھے کہ اُسکے پاس سے کیا خبر آتی ہے آخر جب اُنکو خبر فتح پہونچی تو حمد و سپاس خدائے عز و جل بجا لائے اور فتح و نصرت کی فال مبارک سے شادمان ہوئے اور **واقدی** رح نے کہا پھر عیاض بن غنم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ چلو سوار ہو اور قوم کو ہمراہ لو **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ** یعنے توانائی و قوت حاصل نہین ہوتی مگر باعانت و عنایت خداوند بزرگ و برتر کے اور خالد ابن الولید کو حکم کیا کہ اپنے اصحاب کو لیکر میمنہ قوم پر رہے اور عمرو بن سالم سے فرمایا کہ وہ اپنی جماعت کے ساتھ میسرۂ قوم پر رہے اور حکم دیا کہ تم پہلے خروج نکیجیو جب تک کہ آتش جنگ مشتعل نہو وے اور برق سنان و شمشیر نہ چمکے اُسوقت حملہ کیجیو اور تلوارون سے لڑیو کہ یہ قریب تر مرگ ہے اور چاہیے کہ شعار تمھارا یعنے علامت شناخت درمیان تمھارے تہلیل و تکبیر رہے اور اپنی مدت عمر کو آخر اور امید زندگانی فانی کو منقطع سمجھیو اور حیات ابدی باقی سے رغبت رکھیو اور دور رہیو اس دار ناپایدار سے کہ مقام رنج و محن و محل حوادث و ہلاکت ہے پس تم فریب دنیا مین نہ پڑو کہ وہ تمکو خدا سے غفلت و بے پروائی مین ڈالے گی پس ہمت کرو استقامت اور ثابت قدمی پر مثل وقوف و ثبات اُن لوگون کے جو حلاوت و صال آلہی مین مبتلائے بلا ہوئی مگر معذوق و محفوظ رہے اور یہ کہ حق تعالی نے اُنکو امر کیا کہ ہماری طاعت پر قایم رہو پس اُن لوگون نے سر تسلیم خم کیا اور جمیع علایق سے مجرد ہو کر رات کو اُسکی عبادت مین قیام کیا اور ہرگاہ وہ لوگ محبت آلہی مین ایسے شوریدہ سر و از خود بیخبر ہو گئے تو حق سبحانہ تعالے نے اُنکی مدح و ثنا فرمائی **اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا** یعنے وہ لوگ ہین جنھون نے اعتقاد کیا کہ اللہ جل شانہ ہمارا پروردگار ہے پھر اسی عقیدے پر قایم و مستقل رہے **راوی** کہتا ہے پھر وہ اصحاب مستقبلان جہات مقررہ پر جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا یعنے میمنہ و میسرہ پر جاکر مستعد ہوئے اور موحدون نے صفین جنگ کی مرتب و آراستہ کین اور پھریرے نشانون کے اُڑنے لگے اور تختے علمون کے کھل گئے اور

باہم وعدے ملاقات روز موعود کے کرنے لگے اور کہتے تھے اِنَّمَا النَّاسُ سِوَاكَ مِنْ بَعْدِيْ يَا نِعْمَ الْمَوْلٰى
یعنی اے خداوند ہمارے تیرے سوائے کوئی ہمارا یاور نہیں ہے اور تو ہی کیا خوب مولیٰ ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے راوی
کہتا ہے اور لشکر روم میں پکار پڑی کہ مسلمانوں نے اپنی صفیں درست کیں اور بڑھ آئے ہیں آخر وہ بھی مستعد جنگ
ہوئے اور زرہ وغیرہ لباس حرب سے چست و درست ہو گئے اور آخرت سے گریز کرکے طرف صلیب کے تضرع
و زاری کرنے لگے اور جب نشانوں کو اٹھایا تو انکے قسیس و رہبان انکے تبرکات امحل کرنے لگے اور رایات انکے
شرک کے دروازے دوزخ کے اوپر کھل گئے اور انکے لشکر پر بسبب کفر و عدوان کے تیرگی سی چھا گئی اور میمنہ انکے
لشکر کا شیطان تھا اور ان لوگوں میں شور بلند تھا اور وہ اضطراب میں مٹے تھے جس وقت اہل اسلام نے
انکی کثرت جمعیت کو دیکھا کہ تمام قوم انکی مجمع تھی تو انھوں نے حکم قضا و قدر تسلیم کیا اور کہنے لگے ہم راضی بقضا
و قدر ہیں اسوقت غیب سے انکو ندا ایسی کہ یقینے الہام ہوا کہ ہمنے تمہاری جانوں کو مول لیا اور تم سے قبول
کیا تمکو چاہئے کہ حکم خداوند عز و جل پر صبر و استقامت کرو اور منھ نہ پھیرو اور پیٹھ نہ دو کیونکہ حکم سابق ہو چکا اور قلم
لوح پر جاری ہو گیا اور اسنے امر خداوند تقدیر کے یہ لکھا اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى یعنے خداوند عالم نے مول لیا ہیں
وہ لوگ جنکے لئے بہشت بنایا ہے اور سراسر اسکا احسان ہے وہ ہمسے کیا چیز ہے جو مول لیگا تب ہاتف غیب نے
جواب دیا کہ تمہاری جانوں کو مول لیا اور تمہارے اموال کو قبول کیا عوض میں جنت کے کہ تمہارے لئے مہیا ہے
جنت سے انھوں نے کہا ہر حال ہمیں تسلیم و رضا اختیار کی تاکہ ہم عشرت کدہ بہشت میں داخل ہوں پھر ایسا اتفاق
ہوا کہ تم لوگ ... اور مزید درجات آخرت کے کوچ کرو کہ وہاں تمہارے لئے ہمنے مژدہ ایسے تیار مہیا کئے ہیں اور
تمہاری نفس ارواح کے واسطے خداوند عز و جل جلوہ گر ہے پس یہ مژدہ پاکر ان سب مشتاقوں نے خداوند عالم کی
تسبیح کی اور سجدے کئے اور آوازیں اپنی ساتھ توحید و تمجید کے بلند کیں پھر جب انکو یقین وصال ہوا تو سہیل حال یعنے
کوکب بیرونے آل طالع ہوا اور اشجار انکے احوال کے شگوفہ آور ہوئے اور رقیبان ملا اعلیٰ سہر رہیں پر انکو بجا
رب العالمین ندا دیتے تھے کہ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ حَسِيْبٌ یعنے میں تمہارے اعمال خیر سے خبردار ہوں پھر انھوں نے
جب سنا کہ منادی حاضر انکو شام و سحر شوق لقا دیا کرتا ہے تو انھوں نے اپنی جانوں کو نثار کیا اور اپنے کردگار کو
راضی کیا اور جہاد میں کمال جہد کی اور حملہ کرنے میں شتابی کی اور جوش شہادت پیدا ہوکر بیتاب ہوئے
اور جنگ و جتمس سے بیس یا سوئے اور برابر پیکار کارزار میں مشغول رہے یہانتک کہ جب دن تمام ہوا اور شام ہوئی
تو مجاہدین اسلام کہتے تھے کہ کاش ہمارے لئے برابر دن رہتا اور تاریکی رات کا غلبہ نہ ہوتا راوی نے کہا
جب تیرگی شب گذر گئی اور روشنی صبح کی ہر طرف پھیل گئی تو مسلمانوں نے معاودت کی طرف جنگ ... کے
اور جماعت مدعی نفس نے نفس کو بیس اراکہ ... حملہ مشرکین کا مسلمین پر لیس انکے لشکر میمنہ کو شکست ہوئی

انکے لشکر میسرہ نے شکست پائی اور اصحاب رسول انمین گھس گئے اور تمام تمام روز قتال کرتے رہے پھر جب شب ہوئی
تو وہ ہر دو گروہ جدا جدا ہو گئے اور جب تیسرا روز ہوا تو لشکر اسلام مین خالد بن الولید متولی و منتظم جنگ ہوا اور اُسنے لشکر کو ترتیب
شایستہ آراستہ کیا کہ میمنہ پر قبیلہ باہلہ اور طی کو مقرر کیا اور میسرہ پر بنی عدی وغیرہ و خزاعہ کو قرار دیا اور مقابلہ اعدا برائے
چپ و راست قوم کندہ و عاملہ و مزہ کو قایم کیا اور قلب لشکر مین دلیران انصار کو جو صاحبان کارزار اور اہل انتصار تھے
برپا رکھا اور علم میمنہ بدست عامر بن مرائد و لوائے میسرہ بدست فرار بن الازور دیا اور نشان لشکر اپنے امین دا لسیر کا
عبدالرحمن بن الاشتر کو سپرد کیا اور رایت قلب لشکر کا حوالہ عبد الرحمن بن ابی بکر کے کیا پھر جب اس اسلوب سے
ترتیب لشکر ہو چکی تو خالد نے لوگون سے خطاب کیا کہ ڈرتے رہو اُس خدا سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہے اور
خوب جان لو اس بات کو کہ حق تعالے تمھاری تائید اور نصرت کا متکفل و ضامن ہے اور تم خبردار رہو اس بات سے
کہ اہل اسلام تمھارے سامنے سے قتل کئے جاوین اور تم جنگ مین پیروی اُن لوگون کی کرو جنھون نے تم سے پہلے
ملک شام کی فتح کی اور جو کوئی تم مین منھ پھیریگا اور پیٹھ دیگا اُسکا ٹھکانا جہنم ہے اور اُسپر غضب خدا متوجہ ہوگا اور خوب
جان لو اس بات کو کہ حق تعالے نے جہاد کو اور قتل اعدا کو تمپر فرض و واجب کیا اور یقین کرو اس بات کا کہ محبوب تر نزدیک
خداوند عز و جل دو قطرے ہین ایک تو قطرۂ خون جو راہ خدا مین ٹپکے اور دوسرا قطرۂ اشک جو خوف خدا مین بہے اور آج وہ
روز ہے جسکے اجر و جزا کا کچھ شمار نہین اور اے بندگان خدا اختیار تقوی کرو واسطے خداوند عز و جل کے اور ایسے مقام
پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تم بڑے بڑے مقامون مین برجا رہے ہو اور دور رہو بودے ہو جانے سے کہ تمھاری ہیبت
جاتی رہیگی اور اپنے نبی کی شریعت کو برپا رکھو اور یقین رکھو اس امر کا کہ حق تعالے صابرون کے ساتھ ہے اور وہ اجر نیکو
کارونکا ضایع نہین کرتا ہے اور اب مین تمھارے بھائیون مین سے ایک جماعت اپنے ہمراہ لیکر طرف صلیب کے
جاتا ہون اور مین پھرنے والا نہین ہون مگر گرد صلیب سے ساتھ شکست دینے کے کافرون اور مشرکون کو جیسا
خداوند جل ذکرہ نے فرمایا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت کرنی مومنین کی ہمپر لازم ہے
پھر جسوقت تم دیکھو کہ صلیب قوم مائل بطرف زمین ہو تو فوراً حملہ کرنا اور درنگ نہ کرنا اور نہ مہلت دینا پھر
جب خالد انکو وعظ کر چکا تو ہر ایک علمدار و نشان بردار کو اپنی اپنی جا پر ترتیب قایم کیا اور دلاوران اہل اسلام
مین سے جسکو انتخاب کرنا تھا منتخب کر لیا اور پھر لوگون سے تاکید کی کہ جسوقت تم دیکھو کہ صلیب زمین پر گرا فی الفور
حملہ کیجیو حق تعالی تکو نصرت دیگا یہ کہکے خالد اور اُسکے اصحاب نے حملہ کیا اور طرف لوائے ملک شہرایض کے اُسکے صلیب زرنگار پر
قصد کرکے جا پڑے اور کثرت لشکر رومیوں انکو حملہ کرنے سے روک نہ سکی واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھے روایت پہونچی ہے
اس شخص سے جسپر مجکو وثوق حاصل ہے کہ جب خالد اور اُسکے ہمراہیون نے حملہ کیا تو کفار کے لشکرون کو پراگندہ
کر دیا اور اُنکے مبارزونکو ہلا دیا اور اُنکے دلیرون کو اُنکے مقامون سے ہٹا دیا اور سرداران نصرانیہ کو اُنکے مراتب سے

اتار دیا اور اُنکو سوائے اپنی تلوار دیکھ کے اور کسی پر غصہ نہ تھا اور انھوں نے صفوف اعدا کو اپنی تلوار دیکھ کے آگے دھر لیا تھا
جب ملک شہریاس نے شجاعت اصحاب رسول اللہ صلعم کی اس مرتبہ کو دیکھی تو تاج طلا سر سے پھینک دیا اور دیکھیاں
نصاریٰ و حواریین و سلاطین وغیرہ سب خوفناک ہوئے اور کہنے لگا اے معشر روم تم امر حرب یقین کر لو اس امر کو
کہ درمیان زوال دولت و سلطنت تمھارے یہی آج کا روز ہے بس چاہیے کہ تم مقاتلہ کرو اپنے دین کے لیے اور واسطے
اپنے خاندان اور ملک اور اپنے اہل و اولاد کے اور خبردار کہ تم پیٹھ پھیرو پھر جو شخص منھ پھیریگا اُسپر غضب مسیح کا ہوگا اور مسیح
اُسکو داخل جہنم کریگا اور **راوی** کہتا ہے مجکو روایت پہونچی ہے کہ اُسی روز معرکہ بزرگ اُسکا حسن سے آگے دین میں
مشورہ کیا جاتا تھا وہ بھی وہاں آپہونچا اور اُسکے ساتھ تمام قسیس و شماس و رہبان اور حریہ کے آئے تھے
تا کہ اہل روم کو قتال پر آمادہ و مستعد کریں اور اس متبرک کا نام روم میں دین الدیر تھا اور وہ دیر میں رہا کرتا
تھا اور اُس دیر کو دیر قرنوت کہتے تھے اور یہ لوگ قبل حملہ کرنے مسلمین کے بھیجے گئے اور وہ دین الدیر درمیان
صفوف لشکر روم کے کھڑا ہو کر وعظ کرتا تھا کہ جو کوئی تم میں سے اپنی حرمت کو شکست دیگا یعنے اپنے خاندان کو درا
کرنے سے رسوا کریگا تو اُسکو مسیح کبھی قبول نہ کریگا بعد اس کے وہ وعظ کر چکا تو اُس قوم سے مع اپنے عمل دین کے
جدا ہوا اور ایک رایت پر ساخت کی علامت و نشانی بنا دی اور قوم میں بلند کیا اور صلیبوں کو اونچا اور انجیلوں کو
وا کیا اور خدائے یکتا کے ساتھ شرک کرنے والے ہوئے **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی عبد اللہ
بن مالک نے اُنسے موسیٰ بن ابی العاص نے اُنسے اشعث نے اُنسے یحییٰ نے اُنسے کہا مجھسے روایت بیان کی بشیر
بن عامر نے کہ وہ اُن لوگوں میں سے تھا جو جنگ مرج رغبان میں حاضر تھے اور یہ روز یعنے جو بیان مذکور ہوا ہے جنگ
روز سہ شنبہ تیسری شہر صفر سنہ ہجری کو تھا اور ایسا ہوا کہ ملک شہریاس نے شہر راس العین او اسے تمام شہر کیا
سواروں کو بھیجکر وہاں کے اہل و اولاد و لشکر یونکے عیال و اطفال کو اور تمام بزرگان نصاریٰ اور اُنکے رجال و زنان
کو بلوا لیا اور روز جنگ اُن سب کو دروازہ حمام پر کھڑا کیا اور اُنکو حکم کیا کہ ہر ایک ایک عورت اپنے بچے کو ہاتھوں پر
اٹھا دے اور اپنے شوہر اور اپنے برادر کا نام لیکر شور مچا دے اور یہ اسواسطے کیا تا کہ وہ لوگ قتال میں ثابت قدم رہیں
چنانچہ صدائے شور و غوغا ہر طرف سے بلند ہوئی اور تلواریں چلنے لگیں اور اہل روم نے نسل و رجال
و فرزندان و مال و اسباب ترک لیئے دین الدیر کے یہ باس عظیم ثابت رہے اور اُنکے مقابلے میں مردان بہیں کوڑے
ہوئے اور ایکان بہادروں کو تیر مارتے تھے اور خالد بن الولید نے ناگاہ لیے اصحاب کے جسوقت حملہ کیا
اور حصہ صلیب کا گھٹا تھا اسوقت عیاض بن غنم سے لوگوں نے سنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار

مستعمل فی جمع اللئام الکوادنا	وتعری ذوی ساماتهم بالقواضب	ونصر دین الله فی کل مشهد
لصیان صدق من کرام الاماجد	فیا معشر الاسلام حثوا لحلهم	فکونوا علی اهل الکفر ام المصائب

قد وکموا فقصد الصلیب و بادر فہ لترضی الہ الخلق معطی المواہب یعنے قریب ہے کہ ہم حملہ کرین اس جماعت
پر جو ہمکو جھٹلاتے ہین اور کاٹین ہم سر اُنکے تلوارون سے اور نصرت کرین ہم دین خدا کی ہر جگہہ جو ہمارے حاضر ہونے کی ہے
یعنے جہان ہم حاضر و موجود ہون اور نصرت کرین ہم باتفاق اُن جوانونکے جو صادق الوفا ہین بزرگان عرب سے پس
اے گروہ اصحاب کوشش کرو اور اعدا کو سنگسار کرو اور بار بار حملہ کرو سوار ہوکر اسپان بزرگ نژاد دلیر اور باز نہ رہو
قصد صلیب سے بلکہ مبادرت کرو اس قصد مین تا ہم رضامند کرین خداوند خلق کو جو بخشنے والا مواہب عطایا کا ہے
راوی کہتا ہے کہ بعد ازان خالد نے باتفاق ہمراہیان اپنے بقصد صلیب حملہ کیا اور حال یہ تھا کہ ملک شہریاض نے
جب اپنے لشکر کی صفین مرتب کی تھین تو گرد صلیب اعظم کے بارہ ہزار سوار زرہ پوش کھڑے کیے تھے اور اُنکے
آگے خارہائے آہنی بکھیر دیے تھے تا کوئی اُن تک نہ پہونچے جب خالد اور اُسکے اصحاب نے حملہ کیا اور صلیب کے
قریب پہونچے اور اُنکے گھوڑونکی ٹاپین ان لوہے کے گوکھروون پر پڑین تو وہ گھوڑے منہ کے بل گر پڑے
اور پشت زین سے سوار بھی گرے اور اہل روم بھی اپنی شدت غیظ و خشم سے اُن سواروں پر آ گرے اور
بہ شدائد تمام اُنکو پکڑ لیا اسلیے کہ سواروں خالد بسبب خار آہنی کے جو کہ گھوڑون سے زمین پر گر پڑے تھے تو رومیون
نے یکبارگی جمع ہوکر اُنکو گرفتار کر لیا اور ہر جانب سے شورش و صدائے دار و گیر بلند ہوئی اور دار تلوارون کا کرنے
لگے پھر جسوقت امیر عیاض بن غنم نے سنا کہ خالد اور اصحاب اُسکے ایسی آفت مین پھنس گئے اور اس مصیبت مین پڑ گئے
تو اسپر بہت شاق و دشوار گذرا اور اپنے دل سے کہنے لگا اے ابن غنم پیش خدا تیرا کیا عذر ہوگا کہ تیرے نشان کے
تلے اُن بزرگوارون پر کیا گذری تب عیاض نے بآواز بلند شور کیا اے گروہ مسلمین حملہ کرو اور دیر نہ کرو اور اپنی ہمتونکو
بلند کرو اور تعجیل کرو کہ ان سردارون سازونکو دشمنونکی قید سے مخلصی دو اور حق تعالی سے طلب نصرت کرو راوی کہتا ہے
جسوقت عیاض درمیان مسلمین کے صیحہ کر رہے تھے اور رومیون نے خالد اور اُسکے اصحاب کو اپنی صفونکے سامنے کھڑا کیا
تھا اسوقت وضاح بن مجید بن قافور بن عمرو بن سالم بن النابغۃ الدنیانی نہایت غمناک و اندوہگین ہوا اور وہ فصیح ترین
مردم تھا از روے کلام کے اور جوانمرد ترین از روے اکرام کے اور تیز تر تھا زبان مین اور بلیغ ترین بیان مین اور وہ
حلیف خالد بن الولید کا تھا اور اُسی روز مرج رغیان سے آیا تھا چنانچہ اُسنے مسلمین سے خطاب کیا اور کہا اے گروہ
مومنین تحقیق کہ صبر و ثبات یہ دونون دو لشکر ہین تو ایسا ہو کہ یہ دونون تمپر غالب آوین کہ تم بے صبر و ثبات ہو جاؤ
آج کا روز سخت روز مصیبت ہے کیا ہوا وہ تمھارا افتخار اور کیا ہوئی تمھاری مروت اور کہان ہے دین تمھارا کہ تم اصحاب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دشمنون کے ہاتھ مین چھوڑتے ہو پس تمکو لازم ہے کہ اُنکو اس آفت و ہلاکت سے نکالو اور
ڈرو اُس خدا سے کہ اُسی کی طرف تمھاری بازگشت ہے اور خوب جان لو کہ ترک کرنا اشیاے نفیسہ کا اور اختیار
کرنا کالاے خسیسہ کا لایق نہین ہے تمکو کیا تحقیق نہین ہوا کہ دنیا مائل بزوال و فنا ہے اور آخرت عشرت کدہ بقا ہے

اور کیا انکو معلوم نہیں ہے کہ اولو العزمی روحانیہ اور کالبد جسمانیہ پر سب سرائے دنیا سے طرف دار آخرت کے انتقال کرنا ہر
پس دنیا سے کوچ کرنا لابدی ہے اسواسطے کہ بقا دنیا کی بہت قلیل ہے پس زاد لے لو اسے مسافران دار کیونکہ وقت قریب
ہے یعنی وقت مراجعت آخر ور کا نزدیک ہے اور قصد تمہارا میں جانتا ہوں اور مراد تمہاری میں سمجھتا ہوں اور حال یہ ہر
کہ یہ سفر تمہارا شاق ہے اسمیں احتیاج زاد و راحلہ کی ہے لوگوں نے کہا وہ کونسی زاد ہے جو ہم لیویں اور اسکے سے تیاری
نہ کریں تو کہا زاد وہی وہ ہے جسکو حق تعالے فرماتا ہے۔ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ یعنے زاد سفر لے لو اور بہتر
زاد تقوی و پرہیزگاری ہے تب اُن لوگوں نے کہا یہ تو وہ زاد ہے کہ ہم میں سے بعضے اسپر قادر ہیں اور بعضے وہ ہیں
جو اسپر قادر نہیں ہیں تو کہا کہ با در رہو اسباب سے کہ باز رہو اس سفر سے بغیر اعمال کے پس قیل تھا ہے کہ عمل
اس روز کا کرو کہ جس میں سب جمع ہیں یہ دوستی سحر جس وقت اُن لوگوں نے زاد اخلاص آیا درست کیا اور مردار دنیا سے
کنارے ہوگئے تو انکو خلعت فضل والنعام کا پہنایا گیا اور تاج عز واکرام کا اُنکے سر پر رکھا گیا اور فردوس انکا مقام
مقرر کیا گیا چنانچہ حق تعالیٰ اُنکے حق میں فرماتا ہے کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا یعنے اُنکے لئے باغہائے فردوس
مہمانخانہ ہے اور کہا گیا کہ سو جو کچھ حق تعالے نے اُنکے بارہ میں فرمایا ہے فَمِنْهُم مَّن قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُم مَّن يَّنتَظِرُ
یعنے بعضے ایسے وہ ہیں جنھوں نے اپنی مدت زندگی تمام کی اور بعضے اُنمیں سے منتظر ہیں راوی کہتا ہے کہ یہ کلام
وعظ کا اُسکے مسلمانوں نے اپنی خاطر جانی اور ہمت وافی سے رومیوں پر حملہ کیا اور اُنکے سینوں میں نیزے مارے
کہ اُنکے سروں پر طائر اجل پر مارنے لگا اور اُنکے لشکر میں کسکر ایسی تیغ زنی کی کہ آخر وہ دن تمام کا سو گیا راوی
کہتا ہے کہ درمیان اُنکے بعد زور سے تا شب ہنگامہ کارزار گرم رہا چنانچہ لشکر طرفین ملال سے کنارے ہوئے اور
اہل اسلام جان برخالد واصحاب کے مناسف اور اُنکی اسیری پر غمگین پھرے جسوقت خالد اور اُنکے اصحاب اسیر ہوگئے اور
شام کو دونوں لشکر از یکدیگر جدا ہوئے تو ملک تہرایس نے اُن قیدیونکو ہمراہ اپنے حاجب لقیطاس عدو اللہ کے
طرف شہر راس العین کے روانہ کیا اور اُسکے ہمراہ ہزار سوار کردے اور حکم دیا کہ انکو بیابانب لیجاؤ اور راہ طے کرنے میں
بہت تعجیل کرو اور انکو لیجا کر والی راس العین کے سپرد کردیے چنانچہ وہ لوگ اُن قیدیونکو لیکر روانہ ہوئے اور نمود فجر
طلوع نہ کیا تھا کہ راس العین میں پہنچ گئے اور ملک تہرایس نے ایک لیسے شخص کو بھیجا تھا جو والی راس العین کو اُسکا
قصے سے آگاہ کرے پس والی مذکور اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اُن لوگونکی ملاقات کے خاطر باہر آیا اور شہر راس العین
میں اُن لوگوں کی آمد کا شور و غل پڑگیا اور کوئی ایسا نہ تھا کہ پیچھے رہ گیا ہو بلکہ وہ روز انکار وز مشہود تھا کہ تمامی
مردم شہر حاضر و مجتمع ہوگئے آخر والی راس العین نے اُن سب قیدیوں کی گردنے کہ جسمیں جو کہ رات مسجد جامع
میں ڈال دیا اور طوق و زنجیر میں جکڑ دیا راوی کہتا ہے مجھے روایت بیان کی ابو ہیثم البکری نے لشکر بن عدی
سے اُنسے مراقہ بن زبیر سے اُنسے خریمہ بن عارم سے اُسے اپنے عم عبداللہ بن عامر سے اُسنے کہا

ایسا اتفاق واقع ہوا کہ جب رہا و حران و سروج کی فتح ہوئی تھی تو یوقنا نے رودس اور اسکے اصحاب کو جمع کیا اور کہتا تھا
تم لوگ آگاہ ہو اس بات سے کہ ہر آئینہ حق سبحانہ تعالے نے ان بلاد یعنی رہا و حران و سروج وغیرہ کو تو بہت فتح کر دیا لیکن رہا
راس العین سو وہ شہر عظیم ہی اور حال یہ ہی کہ اہل راس العین نے بہت سے آلات حصار و سامان پیکار مہیا کیے ہیں یہانتک
کہ امر اسکا صعب و سخت تر ہو گیا اور فتح اسکی مسلمانوں کے ہاتھ سے دشوار و متعذر ہو گئی اور میں چاہتا آمادہ ہوں اسبات
پر کہ اپنی جان کو راہ خدا میں فدا کر دوں اور اپنے اصحاب کو لیکر وہاں جاؤں کیا عجب ہی کہ اندرون راس العین کے
داخل ہوں اور کیا بعید ہی کہ حق تعالے میرے ہاتھ پر اسکو فتح کر دیوے یہ سُنکے سعد بن زید نے اس سے کہا حق تعالے
تیرے عزم کو استوار کرے اور تیرے امر کو پایدار کرے **راوی** نے کہا کہ یوقنا اسی شب کو روانگی پر آمادہ ہوا اتفاقاً
جاسوسان و مخبران مسلمین حران کی طرف سے آپہونچے اور یوقنا کو خبر دی کہ عاصم بن رواحہ متنصّر یعنی جو نصرانی ہو گیا تھا
وہ پانسو سوار اپنی قوم کے بلاد الشمطا کی جانب سے لیکر آیا ہی کیونکہ بلاد الشمطا ہنگام فتح حران وغیرہ کے اپنی قوم کو
لیکر طرف قسطنطنیہ کے گیا تھا اور اس باب میں نامہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پاس ہرقل بادشاہ کے
اس مضمون سے پہونچا تھا کہ اُسکو اپنے ملک سے نکالدو چنانچہ بادشاہ نے اُسکو نکال دیا تھا اور وہ ساری قوم ہر طرف
متفرق ہو گئی تھی پس انھیں میں سے عاصم بن رواحہ پانسو سواروں سے ملک شہریار کو نامہ لکھا اور اسمین یہ لکھا
کہ میں بلاد قسطنطنیہ سے نکلکر آپ کے بلاد میں آپ کی خدمتگذاری کے لیے حاضر ہوا ہوں اور اس نامہ کو بدست ایک
شخص کے اپنے عمزادوں میں سے بھیجا اور نام اُس شخص کا رفاعہ بن ماجد تھا چنانچہ یہ شخص پاس ملک کے پہونچا
اور نامہ سپرد کیا ملک عاصم کے آنے کی خبر سنکر نہایت خوش ہوا اور اُس سے امر کیا کہ بہت جلد عاصم اور اسکے ہمراہیونکو
حاضر لاوے اور ملک نے کسیکو لبارت والی راس العین کے بھیجا اور حکم بھیجا کہ شہر میں ایک مکان واسطے عاصم
اور اسکے ہمراہیونکے خالی کر دو کہ جسوقت وہ پہونچیں تو اُسی مکان میں اتریں پھر جسوقت یوقنا نے جاسوسوں
خبر رسانوں سے یہ خبر سنی نہایت شادمان ہوا اور پوچھا کہ تم کس راہ سے آنے ہو انھوں نے کہا راہ سروج سے
ہم آتے ہیں اور درمیان تمہارے اور اُنکے ایک رات کی راہ باقی ہی یہ سُنکے یوقنا کو نہایت خوشی حاصل ہوئی اور
اُسکے ہمراہی اور مصاحب اسکے مثل عمرو بن معدیکرب و سعید بن زاہد اور جو لوگ اُنکے ساتھ تھے سب
بہت خوش ہوئے پھر سبکو ایک مقام کمین اور گھات میں بٹھایا اسلیے کہ اُنکو معلوم ہوا
کہ عاصم مع اپنے ہمراہیوں کے اسی طرف سے گذر کرے گا پھر جسوقت شب نے اپنے خیام
ظلمت کے زمین پر برپا کیے اور خافقین میں اپنے اعلام سیاہ قایم کیے ناگاہ سواران عاصم سامنے
آپہونچے اور کمین نشینان یوقنا نے ٹاپونکی آہٹ سنی اور ہمہمہ گھوڑوں کا سنکر متوقف رہے یہانتک
کہ وہ لوگ ہر طرف سے وسط اور درمیان میں آگئے پھر جب انھوں نے انکو بیچ میں کر لیا تو ہر ایک اپنی کمین گاہ سے

یکبارگی نکل پڑا اور مجموع سب سے اُن سواروں کو ہر سمت سے گھیر کر پکڑ لیا اور اُنمیں سے ایک بھی بھاگنے نہ پایا اور اُنکے
اسباب شتران پربار کو قبضہ میں کر لیا اور اپنے کمینگاہ کی طرف پھر آئے اور اپنے گھوڑوں سے اُترے تب سعید بن زید نے
اُن اسیروں سے کہا تم میں امیر کون ہے کہ جس سے ہم کلام و خطاب کریں اُنھوں نے بطرف عاصم بن رواحہ کے
اشارہ کیا تب سعید بن زید نے کہا اے ابن رواحہ تم میں اور روم میں کیا مناسبت ہے کہ تو نے اُنسے آشنائی
کی اور اُنکی طرف مائل ہوا اور عرب العربا کو جو خاص عرب ہیں چھوڑ دیا اسلئے کہ تو ہم میں سے ہے اور ہماری ذات
کا ہے اور حسب و نسب تیرا وہی حسب و نسب ہمارا ہے اسواسطے کہ قبیلہ ہمارا و تیرا ربیعہ و مضر اُنکی رہ صاف ہست
اور علاوہ و اسطے سبکا طرف اماد بن معد بن عدنان کے ہے اور حق تعالی نے اُنکی سکونت کے واسطے اماں
حرم بنانے مکہ معظمہ کیا ہے اور اپنے خانہ کعبہ کے جوار میں تم سبکا مسکن پسند کیا ہے اور حال یہ ہے کہ ہم بت پرستی
کرتے تھے اور عمل قسمت ازلام کرتے تھے اور حرام راہوں کی پیروی کرتے تھے یہاں تک کہ حق سبحانہ تعالی نے اپنے نبی محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور ہماری طرف بھیجا اور اسپر یہ وحی نازل کی وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ یعنے اے
محمد اپنے عزیز و اقربا کو خدا سے ڈرا اور خدا اُسی کو حکم کیا کہ مقام دار الخیزران اقامت کر پھر اُسی نے لوگوں کو طرف
خدا پرستی و خدا شناسی کے طلب کیا اور اُنسے سبکو فہمائش کی کہ تم لوگ اولاد اسمعیل بن ابراہیم خلیل سے ہو در تحقیق
کہ خدا وند عزوجل نے تمکو اپنی خلق پر فضیلت دی اور تمکو اپنے بلد حرام محترم اور بیت معظم اور مقام اور زمزم میں
آباد کیا اور پھر میں تمکو دیکھتا ہوں کہ بتوں کی پرستش پر متوجہ ہوا اور عمل بالازلام کے قائل ہوا اور بتات کو مائل ہو
کیا تمھارے تئیں عقل نہیں ہے کہ تمکو باز رکھے اور کیا تمھارے تئیں بینائی نہیں ہے کہ تمکو روک لیوے کیا تم صاحب حکمت
بالغہ نہیں ہو کیا تم اہل رائے سدید نہیں ہو کیا اسواسطے تمکو خدا نے پیدا کیا ہے کیا اسی کام کا تمکو خدا نے حکم کیا ہے کہ تم
پتھروں سے بتوں کو تراشتے ہو اور نفس مجوس کی راہوں پر چلتے ہو اور ایسے واحد جلیل جبار کے ساتھ کفر کرتے ہو جسنے
نہروں اور چشموں کو جاری کیا اور فلک دوار کو حرکت میں لایا اور لیل و نہار کو خلق کیا کہ کیا تم اُس صانع کارساز کی
شکرگزاری نہیں کرتے جسنے نجوم و کواکب کو طلوع کیا اور اُسی کی طرف کل عالم کی رجوع ہے اور جب بت پرستوں نے
کہا تھا اے محمد تمکو کسنے حکم کیا ہے کہ تو ہمارے خدا معبودوں کو بد کہتا ہے اور ہمارے احلام و عقلا کو احمق سمجھتا ہے تو آپنے
جواب دیا تھا کہ علم الہی نے مجھکو حکم کیا اور عقل خداآگاہی نے مجھے سمجھایا ہے کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جو شخص مصنوعات
میں نظر و فکر کرتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ مصنوعات کے لئے کوئی صانع ضرور ہے کہ اسکو کسی طرحکا تغیر و زوال
نہیں ہے پس مخلوقات میں نظر کرنی حکمت ہے اور خدا کی صنعت میں فکر کرنا مصلحت ہے اور اقرار توحید ایت
خدا نعمت ہے اور ایمان نتیجہ رحمت ہے تب اُن لوگوں نے کہا کہ آخر تو کسکی پرستش کرتا ہے فرمایا میں اُسکی عبادت
کرتا ہوں جسنے مجھے پیدا کیا اور جو مجھے وجود میں لایا اور اپنے عرفان کے لئے میرے دل کو کشادہ کیا

اور میری آنکھونکو بینا کیا اور سائر مخلوقات کو خلق کیا اور تمام موجودات کو مقدر کیا اور کل مصنوعات مین صنعت اپنی ظاہر کی اور ساتھ قضا وقدر کے اقسام رزق نازل کیا اور ہر ایک کے لیے روزی مناسب تیار کی اُسکی مشیت مین چون و چرا کو گنجایش نہین ہے اور اُسکی قضا و رضا مین مجال دخل نہین ہے وہ کلام کرتا ہے مگر نہ بالفاظ زبان و دہان اور وہ ارادہ رکھتا ہے پر ارادہ اُسکا ظاہر نہین ہوتا اور وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے مگر نہ بگوش و چشم سر اور وہ برتر ہے احاطہ مکان و قید زمان سے او منزہ ہے مشابہت و مباینت سے اور اُسنے فرمایا ہے لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ یعنے دو خدا کا اعتقاد نکرو کیونکہ خدا واحد ہے وبس اور ابن رواحہ کیا تو جانتا نہین ہے کہ جو کچھ مینے بیان کیا وہی حق ہے اور قول میرا اصدق ہے اور حق تعالے نے کسی نبی کو مبعوث نہین کیا مگر یہ کہ اُسکی امت کو واسطے پیروی دین اسلام کے حکم کیا چنانچہ قرآن مین فرمایا ہے کہ مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ یعنے ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی لیکن وہ حقانی اور مسلم تھا اور نہ تھا مشرکین مین سے اور فرمایا خداوند عزوجل نے اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنے آج مینے تمھارا دین کامل کیا اور نعمت اپنی تمپر تمام کی اور تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہے مین راضی ہوا اور فرمایا وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ یعنے حق تعالی نے تمپر تمھارے دین مین کوئی عسر و حرج نہین ڈالا ہے سو تم ملت و طریقہ اپنے باپ براہیم کا اختیار کرو کہ اُسنے تمھارا نام مسلم رکھا ہے پہلے سے پس لے عاصم تو خوب جانتا ہے کہ اسوقت تم لوگ ہمارے قبضہ اختیار مین ہو کیونکہ تم سب ہماری بندی ہو اگر تم ساتھ خدائے عزوجل کے ایمان لاؤگے اور تصدیق رسالت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ کی کروگے تو جو کچھ ہمارے لیے ہے وہی تمھارے لیے ہوگا اور جو کچھ ہمپر گذریگا تمپر بھی گذرے گا اور اگر تم انکار کروگے تو ہم تم سب کو قتل کرینگے راوی کہتا ہے کہ جب یہ کلام سعید بن زید کا عاصم بن رواحہ نے سنا تو کہنے لگا کہ اگر ہم تمھارے قول کی طرف رجوع اور تمھارے دین کی پیروی کرین تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ جو کچھ ہمنے حق تعالی کی ربوبیت و وحدانیت مین شرک کیا ہے اور غیر خدا کو سجدہ کیا ہے اس صورت مین وہ ہماری مغفرت کریگا سعید نے کہا البتہ وہ آمرزش کریگا اسلئے کہ اسلام جو کچھ قبل اسلام عمل مین آیا اور سکو معاف کرتا ہے اور قبل اسلام جو کچھ تمسے فرو گذاشت ہوا حق تعالی اسکا مطالبہ نہین کرتا ہے اور تم اپنے گناہون سے ایسے صاف و پاک ہوجاؤگے جس طرح ماں کے پیٹ سے نکلتے ہو بعد ازان وقاح نے یہ آیت پڑھی قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یعنے حق تعالی نے اپنے نبی سے فرمایا کہ تو میری جانب سے میرے بندون سے بیان کر کہ اے میرے بندو وہ بندے جنھون نے اپنی جان پر اسراف و ظلم کیا ہے یعنے گناہ گاری و نافرمانی کی ہے تو وہ رحمت خدا سے نا امید نہو بہ تحقیق کہ حق تعالی سارے گناہونکو بخش دیتا ہے کہ وہ آمرزگار و رحم کنندہ ہے پھر جب عاصم نے یہ کلام سعید کا سنا تو کہا اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ

سوائے اللہ کے کوئی معبود حق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شبہ محمد رسول و فرستادہ خدا ہے پھر اُسوقت مرلیپا
عاصم نے یہ دیکھا کہ سامم اسلام لایا تو وہ بھی سب کے سب اسلام لائے چنانچہ اہل اسلام اسبات سے نہایت مسرور ہوئے
اور کہنے لگے الحمد للہ اب ہمپر واجب ہے کہ ہم ان لوگوں کے دلونکو مضبوط کریں بعد ازاں وہ سنیچر کے روز کوچ کرکے حران کو گئے
اور عاصم وغیرہ مسلمانونکو وہاں آتارا اور حران کو اُنپر چھوڑ دیا یعنے حران کو اُنکے حوالہ کیا اُسوقت یوقنا نے کہا قسم ہے رب کعبہ
کی اب ہم فتح راس العین کرینگے تب سعید نے کہا اے عبد اللہ تو کیونکر فتح کریگا یوقنا نے کہا کہ عنقریب اس بات کی خبر میں
تجھے دونگا اور تجکو دکھلا دونگا بعد ازاں یوقنا نے عاصم بن رواحہ سے درمیان اپنے اور اُسکے تخلیہ کرکے راز در پردہ سال
اور کہا میں تجھسے چاہتا ہوں کہ تو مجکو اور میرے چالیس اصحاب کو مشکیں باندھکر مجھے تستران اور ارکے شاہ راس العین
میں لیجا اور والی راس العین سے ظاہر کر کہ حسب میرے رات سے عبور کیا تو یہ لوگ ہمپر بطریق تاخت آ پڑے مگر خدا
نے اُنپر غالب کیا اور فتح دی سو میں نے بعضوں کو قتل کیا اور باقی اُن سبکو اسیر کرلیا ہے اور اُنکو تمہارے پاس لائے
ہیں اگر حسن دار اُسکو ایسی قدرت اور ایسا اختیار ہمپر نہیں کہ وہ ہم میں سے کسیکو قتل کر سکے اور اگر وہ ارادہ قتل کا کرے
تو اس سے کہیو کہ درمیان ملک تمہارے اور عرب کے جنگ بپا ہے تو کیا جانتا ہے کہ کون ہمارے لوگوں میں سے
آپکے یہاں گرفتار ہو جاوے تو ہمارے پاس اُسکا یہی بدلہ ہوگا یعنے النفس بالنفس میں عوض سرہا کا دیکر اپنا قیدی چھڑا
لینگے تب عاصم نے کہا بھلا ہم سارے اپنے اصحاب کو کیوں نہ لیجاویں یوقنا نے کہا ابھی اسلام قوم کے دلوں میں جاگزیں
نہیں ہوا ہے ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ کوئی ایسا نہ ہو کہ اشارہ وغمازی کرکے تو حال ہمارا ان لوں وہ فاسد کردیوے اور اعتبار و
وثوق ہرایک کے ساتھ متعذر ہے تب عاصم نے کہا واللہ تحقیق قول تیرا درست ہے پھر عاصم نے حران میں آٹھ سو سوار انکے
لیے بنی عم کے یہاں اتار دیا اور یہ بات جو یوقنا نے کی تو اس تدبیر سے تھی تاکہ وہ سب لشکر بیرون راس العین لشکر اول کے راہیا
راوی کہتا ہے آخر عاصم اور اُسکے رازداروں نے ہاتھ یوقنا اور اُسکے چالیسوں اصحاب کا باندھکر اور اُنکا جادا دستمنا
کی حراست وضبط میں کرکے حران سے رات کو لیچلے اور راہی بطرف راس العین ہوئے پھر جب ایک مقام پر جو معروف
بعلوی تھا پہونچے تو ناگاہ صدائے ہم سپاہیان گوش زد ہوئی مگر اُسنے اپنا امر مخفی رکھا یہانتک کہ جب اُسکے نزدیک گئے
تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ چار سو سپاہی اس غلام حبشی کہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور بعضے اُن میں تسبیح کر رہے تھے یہ دیکھ
دیکھکر سعید بن زید اور ہمراہی اُسکے آگے بڑھے اور پتلی اُنکے یہ بھی تکبیر کرنے لگے اور اُنسے قریب ہوئے تو دیکھا اور کہا
کہ وہ سب متالی اصحاب رسول خدا کے ہیں اور افسر اُنپر واسق ابو العول ہے اور سبب ان لوگوں کے اسطرف
آنیکا یہ ہوا کہ عیاض بن غنم نے نامہ اپنا بطلب کمک سامنے ابوعبیدہ کے لکھا تھا اور کیفیت اجتماع قوم کفار سے
اطلاع دی تھی کہ یہ سب بمقام مرج رعبان جمع ہیں سو جسوقت ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو واسق کو واسطے نصرت اسلام
بھیجنے کو نامہ بھیجا اور یہ واسق اور اُسکے اصحاب ملک سمیساط اور اُسکے شہروں میں رہتے تھے اور جب سے سمیساط فتح ہوا تھا

یہ سب اُسی دیار میں بود و باش رکھتے تھے چنانچہ جس وقت نوشتہ ابوعبیدہ کا والی راس العین کو پہونچا تو اُسنے مسیار امین کسی اپنے معتمد کو جسپر
وثوق رکھتا تھا مقرر کرکے اُس جمیعت غلامان حبشی کو جسکا ابھی مذکور ہوا ہمراہ لیکر استقبال کو آیا تھا غرض جب سعید بن زید نے
اُنسے ملاقات کی اور باہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ ہوا تو باعث اجتماع واتفاق اپنی جماعت کے خوش ہوگئے اور والی نے
شتران باردار کو دیکھا کہ اُنپر یوقنا اور اُسکے اصحاب سوار ہیں تو کہنے لگا کیا تمنے ان اونٹوں کو مع اسباب راہ لوٹا ہے
تب سعید نے کہا یہ یوقنا عبد اللہ ہے اور باقی سب اُسکے اصحاب ہیں کہ ان لوگوں نے خدا کے واسطے جان نثاری کی ہے
اور احوال سے اُسکو مطلع کیا پھر جب ابوالہول نے کلام سعید کا سُنا تو اپنے گھوڑے کے قربوس پر سجدہ شکر کیا اور عبد اللہ
یوقنا کے پاس آکر سلام کیا اور کہنے لگا مرحبا و شاباش ہے اُس قوم کے لیے جنھوں نے دنیا کو زہد و پرہیزگاری سے
چھوڑ دیا اور مرضیات حق تعالیٰ کو طلب کیا بعد ازاں ابوالہول نے سعید سے کہا اے صاحب رسول اللہ اس حیلہ
و تدبیر میں ہمکو بھی اپنے ساتھ شریک کروگے سعید نے کہا ہاں تم بھی شریک رہو مگر ان شتران باردار کو بطور ساربانوں کے
کھینچتے چلو اور اپنی زرہیں و سامان حرب چھپا لو اور اسپر کمربند کس لو اور آگے آگے اونٹوں کو ہانکتے چلو گویا کہ تم لوگ ہمارے
عبیدہ خدام ہو اس صورت میں جو لوگ تمکو دیکھینگے تو نہ پہچانینگے چنانچہ ان لوگوں نے یوں ہی کیا جس طرح سعید
نے فہمائش کردی تھی کہ اُنھوں نے اپنے ہتھیار وں کو حالونکے نیچے چھپا دیا اور اونٹوں کو کھینچتے چلے جب زلیخہ تک
پہونچے تو وہاں اُتر پڑے اور زرہیں وغیرہ سامان حرب کو پہن لیا اور پھر پھریرے نشانوں کے اور اُن صلیبوں کے
جو ابا ذالشمطا کے ہمراہ تھے کھول دیئے اور یوقنا اور اُسکے اصحاب کو گھیر لیا اور بطور اسیر اُنکے ہتھیار چھین کر لیا اور چلے یہانتک
کہ جب راس العین سے قریب ہوئے تو سعید نے ایک شخص کو پاس والی راس العین کے بھیجا اور وہ شخص عاصم بن رواحہ کے
ہمراہیوں میں تھا جو اسلام لایا تھا اور وہ اہل راس العین کا حلیف بھی تھا اور اسکو پیشتر اسلیے بھیجا تاکہ وہ والی
راس العین کو آمد عاصم بن رواحہ اور ابا ذالشمطا کی خوشخبری دیوے پھر جب وہ فرستادہ پاس والی کے پہونچا تو وہ اپنی
جماعت کو ہمراہ لیکر واسطے ملاقات و پیشوائی کے نکلا اور اُس فرستادہ نے سپاہ کی بھی خبر دی تھی کہ یوقنا اور اُسکے جالیس
اصحاب بھی ہمراہی میں آتے ہیں چنانچہ اس خبر کو منادی نے راس العین میں پکار دیا تھا تو کوئی باقی نہ رہا مگر یہ کہ ہمراہ والی
راس العین کے حاضر ہوا آخر سب نے ملاقات اُن اصحاب کی کی جو قبضے میں ابا ذالشمطا کے اسیر تھے بعد ازاں گرد و یگر د عاصم
بن رواحہ کے آگئے اور والی راس العین عاصم کو دوست رکھتا تھا اور اُسکو پہچانتا تھا جب اُسنے عاصم کو دیکھا تو اپنے گھوڑے
سے اُتر پڑا اور عاصم بھی اپنے گھوڑے سے اُترا اور دونوں نے آگے بڑھکر باہم معانقہ کیا اور دونوں طرف کی جماعتوں
میں باخود ہا صاحب سلامت ہونے لگی اور حاکم راس العین نے عاصم سے پوچھا کہ تونے ان لوگوں کو اور راس طارق یعنے
یوقنا کو کیونکر گرفتار کر لیا ہے عاصم نے کہا جب ہم فرات پر پہونچے اور وہاں سے عبور کیا تو یوقنا اپنی جماعت کو لیکر ہمپر آیا
پھر ہمنے اُس سے مقابلہ کیا آخر ہمکو مسیح نے انپر فیروزمند کیا کہ ہمنے انمیں سے پچاس آدمیوں کو قتل کیا اور ان لوگوں کو گرفتار کر لیا

ملہ
الطارق الرایف
عن الدین یعنی
طارق وہ ہے جا کہ
جو دین سے نکل گیا
۱۲

اور باقی بھاگ گئے یہ سنکے حاکم راس العین بہت مسرور ہوا و نعدار ال طرف یوقنا کے متوجہ و مخاطب ہوکر سختی و درشتی کا کلام کرنے لگا مگر یوقنا نے کچھ جواب نہ دیا اور اہل روم یوقنا کو نسبت گالیاں دینے لگے پر یوقنا انکی طرف نظر کرتا تھا اور نہ کلام کرتا تھا یہانتک کہ وہ داخل راس العین ہوئے پس حاکم نے انکو حکم کیا کہ ان اسیروں کو یاس ال امیر کے گرد و حوالی میں بند ہیں اور انکی خوب محافظت رکھو اور ہم ملک تہرایس کو لکھتے ہیں کہ ان لوگوں کے باب میں جو حکم ہو وہ کیا جاوے ہر آدمی ان سب کو مع دیگر خالد اور انکے اصحاب کے قید کیا دیا و نعدار ال عاصم نے حاکم سے کہا تو خوب جانتا ہو کہ درمیان ہمارے اور اہل عرب کے عداوت ہو اور یہ عرب یعنی قیدی معدار جمعیت میں مثل ہمارے ہیں اور تو جو کچھ روم یا ارمن انکی حفاظت کے لیے مقرر کرتا ہو اور یہ لوگ ایسے ہیں کہ بیچیں تو ہیں اُن عرب کے اخلاق اور طلاقت لسانی سے اندیشہ کرتا ہوں ایسا ہو کہ وہ انکو بہکا دیں اور سازگار کرکے ملک کو اور تمکو مرتد کرا دیں لہذا اصلاح یہ ہو کہ ہم میں سے بعضوں کو اندر معہ کے مقرر کر دو اور بعضو ںکو پہروں میں متعین رکھو کیونکہ جو کوئی جہاد و جہد کرتا ہو وہ مائل راحت نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا میں اندک کبھی تعب و رنج اٹھاتا ہو وہ آخرت میں بہت جیں و آرام پاتا ہو چنانچہ والی راس العین نے عاصم کی رائے صائب کو پسند و قبول کیا اور اسکا مع اُن اصحاب رسول خدا صلعم کے جو بہ تبدیل ہیئت اُسکے ہمراہ تھے بیڑیاں اوتار دیا اور یوحنا وغیرہ کو خالد کے شمول میں کر دیا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ اب اس صورت میں جمعیت مسلمانوں کی چھ سو سواروں سے ہوگئی پھر جب یہ لوگ معہ میں مستقر و مستقل ہوگئے اور رات تاریک ہوئی اُس وقت سعید نے خالد کے پاس جا کر سلام کیا اور کشود کار کی خوشخبری دی تب خالد نے کہا اے ابن زید تمکو یہ خوشخبری کہاں سے معلوم ہوئی ہو جب یہاں کے لوگ ذکر کرتے تھے کہ یوقنا اور اُسکے چالیس اصحاب قیدی ہیں آگئے ہیں تب بیبی نے ایمان کو درشتی کی کہ اس امر کو صحیح معلوم کیا پھر سعید نے کہا کہ والی راس العین نے ملک تہرایس کو خوشخبری گرفتاری لیوقنا اور اُسکے چالیس اصحاب کی اور بشارت آمد عاصم اور اُسکے ہمراہیوں پانسو اصحاب کی لکھی **راوی** کہتا ہو کہ جب ملک تہرایس کو یہ خبر پہونچی تو اُسنے حکم کیا کہ نو وات مینے مرینگے اور فرنے پہونچے ماوس پھر اسحاب کو مسلمانوں نے شنا تو ایسیں کہتے لگے کہ قریب ہو یا اور فرسنگا پہونچ سکا نہیں ہوتا مگر بعد مرہم کے اور جب عباد بن بشیر عیاض بن غنم کے پاس گیا ہو تو عیاض اُسکے لیے کھڑے ہوگئے اور انپر سلام کیا اور کہا کہ اے ابن بشیر کس بات کی بشارت تو لایا ہو خدا تیری آنکھ کو ٹھنڈا کرے مگر عباد نے کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ اُسکے ساتھ مکالمہ کیا اور سارا ماجرا اُس سے بیان کیا پھر جس وقت عیاض نے بشارت عباد بن بشیر کی سنی تو سجدہ شکر خدا ادا کیا پھر عباد نے کہا کہ اے امیر سعید بن زید اور اُسکے اصحاب نے آپکو اور آپکے اصحاب کو سلام کہا ہو اور کہدیا ہو کہ تیاری جنگ کی کر امید ہو کہ حق تعالی تمہارے ہاتھوں پر فتح کر دیوے اسلئے کہ درمیان تمہارے اور فتح راس العین کے کچھ باقی نہیں مگر اسی قدر کہ وہ قوم شکست پاکر فرار کریں اور تم فتح کر لو عیاض نے کہا مجھے توکل ہو خدائے عزوجل پر پھر جس وقت

یوقنا نے سعید اور عاصم سلطان روم کو اور امیر خالد اور ابن زید یعنی ابن ابی اصحاب ایلیا یعنی اور سپہ سالار عراق کے ساتھ راس العین سے سعید یا لشکر

رات تار یک ہوئی تو عیاض نے سارے مالتجبان فشان کو جمع کیا اور آنسے باتین کہین اور انکو تاکید کی کہ کسی سے کسی امر کو
بیان نہ کرو کیونکہ عوف جاسوسان روم کا ہے اور ایسا نہو نے پاوے کہ بھید نمایان ہو جاوے مگر یہ کہ تم ساز و سامان حرب
سے درست رہو **راوی** کہتا ہو کہ ہنوز صبح روشن نہوئی تھی کہ مسلمان اپنے اسباب حرب سے آراستہ ہو گئے پھر جسوقت
آفتاب برآمد ہوا اور زمین پر دھوپ پھیلی تو خود اپنے اور بارگیر اپنے اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور آتش حرب افروختہ ہوئی
اور شرارے اسکے اوڑانے لگے اور قبائل ازیکدیگر متفرق ہوگئے اور آتش جنگ مشتعل ہونے لگی اور شیرون دلیرون نے
حملہ کرنا شروع کیا اور اپنے رخسارون کو خاک پر وقت و عا کے ملتے تھے اور انپی شدائد احوال پر صبر و شکیبائی کئے ہوئے تھے
اور مدتہای عمر آخر ہو چکی تھی اور اجل قریب آپہونچی تھی پس وہ یعنے اہل اسلام جنگ مین فریاد کرتے اور پورا کام کرتے
تھے اور دشمنونکو لشکر سے قریب پہنچا جانتے تھے اور جنگاہ مین بحالت اضطراب آمد و رفت کرتے تھے اور گرد و غبار کے
بگولے بلند تھے اور دخان جنگ تمام جنگاہ مین چھایا تھا ہر طرف غل پڑا اور ہر سو شور مچا تھا اور ہر سمت خون کے فوارے
تھے اور لہو کی بوچھار تھی اور اسباب جابجا لوٹ کے لیے پڑے تھے اور گوشت مقتولون کے واسطے طائرون اور
درندونکے رزق و خوراک تھی خروش ابر سے کانونکو خراش تھی اور تابش آفتاب سے بدنون اور جانون کو بیتابی و بے
آرامی تھی حرب نے لوگونکی مدتہای عمر قطع کردی تھی اور زندگی سے دامن برزدہ اور رگ پر کمر باندھے تھے تنور کارزار
ہر جانب گرم و فروزان تھے اور چشمہ ہاے پیکار ہر سمت جاری و روان تھے صفیں مل گئی تھیں یورش کا ہیجان تھا
تمام لشکر غبار کے بادل مین نہان تھا ہر ایک مقدم سے جنبش اسکا بحیز اور عیش صافی اسکا مکدر تھا اور گھوڑے
بار بار ردمین جاتے تھے اور ہر بار پھر آتے تھے تلوارون سے خود و سپر ہو عیان ہو جاتے تھے اور روم شدت غیظ مین خفقان
کرتے تھے اور غبار بدنون پر ایسے جمے تھے گویا تن پر زرہین سیاہ سجی تھین اور غارون مین اسطرح اڑ اڑ کر پڑی تھی
گویا چادرین کھچی تھین طائرونکا ہجوم تھا اور قیامت کی دھوم تھی چنانچہ اس مصافِ بزرگ اور ستیز سترگ مین مسلمانون نے
استقبال کیا تو حسن معاد مین جن چیزونکی رغبت رکھتے تھے اپنی تمنا کو فائز ہوئے اور اہل روم کہ انھون نے اپنی
جانون کو خواری مین ڈالا تو انپر غضب عقاب آیا کہ وہ سخت عذاب کو پہونچے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ ناگاہ
عبداللہ بن عیاض بن وائل اور عبداللہ بن قرط یہ دونون ملک شہریاض پر جا پڑے اور حال یہ تھا کہ ملک
عزم گریز کر چکا تھا کیونکہ اسکے لشکر والے اپنی اپنی نفسی نفسی مین ایسے مشتغل تھے کہ نصرت ملک سے غافل تھے
اور ملک کے پاس سواے اسکے دس غلامون کے کوئی نہ رہا تھا چنانچہ عبداللہ بن قرط اور عبداللہ بن عیاض نے
ملک کو گھیر لیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھکو معلوم نہین ہوا کہ آن دونون مین سے پہلے کسنے بھالا مارا نے سبقت
کی آخر اسنے شہریاض کے سینے مین نیزہ مارا کہ اسکی پشت سے انی پار نکل گئی اور اسکے غلامون نے جب اپنے ملک کو کشتہ
دیکھا تو پشت پھیر کر بھاگے اور عبداللہ نے گھوڑے سے اتر کر شہریاض کا سر کاٹ لیا اور اپنے نیزے پر بلند کیا اور تکبیر

۴۷
عیاض زنان
جب جب کی بات
میں نشان تھا
وتیر اور نیشان
بموار ان ۱۲

سوار ہو کر آواز بلند پکارنے لگا کہ اے مسلمانوں اور اے رومیو دیکھو تحقیق کہ میں نے ملک کو قتل کیا ہے پھر اس حکم میں سے
قائم رکھا جنگ کا مستعد ہو تو قائم رکھئے وبعد ازاں مسلمانوں نے اعداء اللہ پر حملہ کیا اُنکے درمیان تیغ زنی کرنے لگے
یہانتک کہ جو قتل ہوا سو قتل ہوا اور اُنمیں سے گرفتار ہوا سو گرفتار ہوا اور باقی بھاگ گئے اور سارا اسباب و مال وغیرہ وہ سب
چھوڑ گئے تب اُنکے اسیر مسلمانوں نے قبضہ کیا حدیث ثابت الیعمری نے کہا میں لشکر میں تھا اس بات کا کہ
جسوقت ہنگامہ جنگ موقوف ہوجاوے تو میں شمار مقتولان روم کا کروں تا انکہ میں ایک توبڑا لے پھیلا یا دو تین
پر لٹکایا اور اپنی آغوش میں سنگریزے بھر لیے پھر جسوقت جس مقتول پہ گذر کرتا تھا تو ایک کنکری اُس تھیلے میں
ڈالدیتا تھا بعد ازاں میں نے اُن سنگریزوں کا شمار جو کیا تو وہ اسی ہزار سات سو پچاس نکلے مگر قیدیوں کا شمار نہیں کیا
گیا پھر جب ہنگامہ جنگ برطرف ہو تو عیاض بن غنم نے حکم کیا کہ سارا اسباب اور سب اسیر گرفتاری میں روانہ کیے
جاویں اور یہ سب ساتھ صلت بن مارن کے بھیجا گیا اور اُنکے ہمراہ ہزار سوار کیے گئے اور اُنکو حکم کیا وہاں سے
سوار ہوکر یہ بات تا کہ راس العین فتح ہو وبعد ازاں عیاض بن غنم نے تمام شب تلاوت قرآن کی اور صبح کو اس ملک
سے پیچھے لگے ہوئے طرف راس العین کے یکبارگی کوچ کردیا اور وہ رومی جو جنگگاہ سے شکست پاکر بھاگے تھے وہ
سب کمال تباہ راس العین میں جا پہنچے اور شہر میں ہزیمت شکست لشکر اور قتل شہریامین کی پکار پڑ گئی اہل مدینہ کو
عظیم گذرا اور مرسیوس والی راس العین نے شہر اور دیوار شہر پناہ کی بڑی مضبوطی کی اور قصد اس بات کا کیا کہ کل کی
صبح کو قیدیوں کو قتل کرے اور روم کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی بادشاہ اُنکا مارا جاتا تھا تو بعوض اُسکے اپنے دشمنوں کے اسیران میں
سے سو آدمیوں کو قتل کرتے تھے آخر جب دوسرے دن صبح ہوئی تو وہ دشمن خدا سوار ہوا اور وسط شہر میں آیا اور
حکم احضار قیدیوں کا کیا اور وہ قیدی وغیرہ تھے اور جو خالد کے ہمراہی تھے تا کہ اُن سبکو قتل کرے ناگاہ دفعۃً ویسے
ملازموں نے ارادہ کیا کہ اسیروں کو حاضر کریں تو دفعۃً صبح ہوتے ہی عیاض بن غنم مع لشکر وہاں جا پہنچے پس وہ لوگ
اسطرف مشغول ہوگئے اور قیدیوں کے امر سے ذہول ہوگیا اور عیاض مع لشکر مسلمین باب سطاحون پر جاکر اُترے
اور وہ باب شرقی تھا راس العین کا اور اس باب پر ایک خیمہ کپڑا کا واسطے مرسیوس عدو اللہ کے لگایا ہوا تھا
اور وہ خیمہ ایک عجیب بزرگ بنا تھا اسکی رسن کسی اور اُسکے اہتمام میں چالیس آدمی مقرر تھے اور یہ مالک رستم
اُسکا اور عماد ملک کا تھا جسکا نام شرقیس بن اشکمن تھا کہ اسی کا باپ قبل شہریامین کے بادشاہ تھا
اور یہی شرقیس صاحب دوالکف نہار ہاے اشکیاص کا تھا چنانچہ جسوقت عیاض بن غنم مسلمین کو لیکر واسطے
قتال کے پیش آئے تو وہ اعداء اللہ قتل خالد وغیرہ سے باز رہے بلکہ مصروف قتال ہوئے میں فلاخن سے سنگ باری کی
اور کمانوں سے تیراندازی کرنے لگے اور حسن اتفاق سے ایسا ہوا کہ ایک نوجوان اہل شہر راس العین سے جسکا نام
جمیل بن سعد العادی تھا عیاض سے آملا اور وہ تیراندازی میں فائق ترین مردم تھا اور یوں ہوا کہ اسکی مادر منہ بعد کی

یش سے اگر تجھی تو جمیل نے کہا اے مادر مین ارادہ رکھتا ہون کہ آج راہ خدا مین وہ جہاد کرون جیسا حق جہاد کرنے کا ہو

تو مجکو امید ہو کہ مین آن بھائیون اور اپنے جد سے ملاقات کرون جو سامنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شہید

ہوئے ہین یہ کہکے جمیل نے اپنی مادر کو وداع کیا اور چلا تب اسکی مان نے کہا ای میرے فرزند سعادتمند حق تعالی تیری نصرت

و تائید کرے غرضکہ وہ آگے بڑھتا اور آڑ پکڑکر کھڑا ہوا اور یہ ذکر اسکا درمیان عرب کے مشہور و شایع تھا کہ جب وہ طاٸر

کو ہوا مین دیکھتا ہو تو کہتا ہو مین قدرت رکھتا ہون اس بات کی کہ اس طاٸر کو بحالت طیران مین جس جگہ او جہان

کہو تیر مارون چنانچہ وہ اسی حالت مین اسے مارتا تھا کہ وہ زمین پر گر پڑتا تھا اور تیر اسی مقام پر لگا ہوتا تھا جہان

وہ کہکے مارتا تھا پھر جب قتال شروع ہوئی تو جمیل آگے بڑھا اور سرداران نصاری کو جو بالای دیوار شہرپناہ کے

دیدبان تھے تیر مارنے لگا تو کوئی تیر اسکا خالی نہین جاتا تھا مگر یا تو سینہ مین لگتا تھا یا آنکھ پر پڑتا تھا یہانتک

کہ انمین سے تیس بطریق کو قتل کیا ان مقتولون مین سے اور اس دیوار پر سے کوئی بطرف شہر اندرون شہر گرتا تھا اور

کوئی بیرون طرف خندق مین گر پڑتا تھا یہانتک کہ برج جیپرہ سب دیدبان تھے خالی ہوگیا راوی کہتا ہو کہ وہ

عدو اللہ مرسیوس حاکی راس العین صاحب منجنیق جسکا ذکر ابھی اوپر گذر گیا ہو وہ کشتی فلاخن اندازونمین بڑا سنگ انداز

تھا پس وہ بھی سنگ اندازی کرنے لگا تب لوگون نے جمیل بن سعد سے کہا اے نوجوان دور کھڑا ہوتا کہ اسکا سنگ فلاخن

تجھپر نہ پہنچے کیونکہ ہمکو اس تیرے پیشہ سے بڑا اندیشہ ہی تب جمیل نے جواب دیا ای قوم مینے رسول خدا سے سنا ہو وہ کتاب

خدا مین بیان کرتے تھے اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے

موت تمکو پہنچیگی اگرچہ تم برجہای مستحکم و استوار مین ہو لیکن ممکن ہو گا کہ مین انکے سبب فایز بثواب ہون بعد ازان

جمیل نے ان لوگون مینسے جو رسن فلاخن کھینچتے تھے ایک کو تیر مارکر قتل کیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو بھی قتل کیا آخر

وہ سب لطار و رسن کشی و ہانسے بھاگے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان کے مارنے سے ہمکو اس جگہ ٹھہرنے کی طاقت

نہین ہو تب مرسیوس نے حکم کیا کہ تم لوگ زرہین پہن لو اور آڑ پکڑکر ٹھہرو چنانچہ انھون نے ویسا ہی کیا کہ رسن کشی فلاخن پر

مستعد ہوٸے اور مرسیوس نے فلاخن سے ایک ایسا پتھر مارا کہ ایک شخص کو جو قبیلہ بجیلہ سے تھا بڑے زور کا پتھر لگا کہ وہ شہید

ہوا پھر برابر وہ اسی طرح سنگ اندازی مین مصروف رہا یہانتک کہ اُسنے مسلمانون مین سے چھ آدمیون کو قتل کیا

اور راوی کہتا ہو کہ جمیل بن سعد جو تیر چلاتا تھا وہ غلبانہ کرتا تھا اور کہتا تھا وَاشَوْقَاهُ اِلَی الشَّهَادَةِ یعنے مجکو

کمال شوق شہادت ہو اور مجکو بڑی آرزو ہو اس بات کی کہ مین دار العلم اور مقام شہادت کو پہونچون پس اسکے

باطن سے ندا آئی اور الہام ہوا کہ اگر تیرا ایسا ارادہ ہو تو اس امر کی طرف مستعد و آمادہ ہوجا اور دل مین کچھ خوف نلا

اور عنان توسن عزم کو میدان طلب مین ہاتھ سے چھوڑ دے اور خبردار کہ ہمارے دروازے سے تخلف کرے

اور دور رہجاوے کیونکہ جو کوئی ہماری طرف ارادہ کرتا ہو ہم بھی اُسکی طرف ارادہ کرتے ہین اور جو شخص ہم کو

جواب شیخ لیبان
آسمان و زمین
۱۲

بطریق بیان
نصاری ۱۲

دوست رکھتا ہے تو ہم بھی اُسکو دوست رکھتے ہیں تب جمیل نے لیے دل سے جواب دیا کہ میں اسی دم اس امر میں اقدام کرتا ہوں کیونکہ در
حقیقت میرے دلکو میل اُسکا کچھ نہ تھا مگر تو ہم میں ہے دیکھ تحقیق کہ جیسے ایسی حال تیرے ہاتھ دوست کی تو اُسکی حرمت کے لیے متوجہ
ہوئیں قریب ہے کہ میں جنت میں داخل ہوں اور اس ستے مُنہ کو وہاں دیکھوں جیا کہ اسکے قلب سرالتا ہوا کہ مجھے تیری
حال کو قبول کیا ہیں شاد کام وشادمان ہوا اور ہمارے شکر میں رطب اللسان ہو کیونکہ جو کوئی ایسی حال ہمارے
ہاتھ سے گا اسکو نقصان ہوگا اور سن اس کلام کو جو مجھے کتاب مکنون میں لکھا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ یعنے جو لوگ راہ خدا میں قتل ہوئے اُنکو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ لوگ
زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے قرب بارگاہ میں روزی پاتے ہیں راوی نے کہا اور اسی کیفیت میں کہ جمیل مشغول
بعالم وحدانی تھا ناگاہ اُس عدو اللہ مرسیوس نے ملاحظہ سے جمیل کو پھر مارا اور اُسی دم جمیل نے بھی قصد کیا کہ
اُسکو تیر مارے مگر وہ تیر جمیل کے سینے پر ایسا جا کر لگا کہ پشت تک توڑ گیا پس جمیل نے کہ پہلے سے پیرجڑا چکا تھا دیکھا
کہ تیر کام تمام کر گیا تو معلوم کیا کہ اب میں مرونگا اُسوقت طرف اپنے برادر عزیز کے جسکا نام رافع بن خالد تھا لڑکے
اور کہا کہ میری مادر جعفہ کو میرا سلام پہونچا دیجیو اور اُسکے سامنے یہ اشعار پڑھکر سنا دیجیو جیسا کہ جمیل نے ایسا کہکر

تا زندہ شہادت وداخل جنت ہوا | اشعار ایا داعیا الا حملت منی سالتی

مجاہدا الی لقیت حمامی | وان جئت اُمّی واحولی ومعارلی | تخصهم عنی بکل سلامی
وان تسالت عن الحجور فقل لها | قتیل حمار لا قتیل سہامی | طریحا اسا الحص الماطائرب
من الحجر الصلد الاصم عطا می | والست ابالی ان ملت لا تی | ارجو تتلی فی الجنان معامی

یعنے اے رافع تو کیوں نہیں میرے پیام کا حامل ہوتا ہے کہ جس سے والا ہو اس امر کا کہ ہر آئنہ میں مرگ سے ملا ہوا ہوں
اور اگر تو میری سوں پر پیروکے پاس جاوے تو میری جانب سے آئیں ہر ایک کو میرے سلام سے مخصوص کرا دو اگر تجھسے
میری مادر جعفہ میرا حال پوچھے تو اس سے کہیو جمیل کشتہ سنگ ہے کشتہ تیر اور دروازہ قلعہ پر اس حال سے پڑا ہے کہ سنگ
سخت خاموش سے استخوان کے پرزے اُڑ گئے ہیں راوی نے کہا جب عباس کو حال جمیل سے آگاہی ہوئی تو
اُسکی مادر کے احوال پر رحم کر کے بہت بیچا کی اور بعد نماز جنازہ کے اُسے دفن کرا دیا بعد ازاں یہ خبر مادر جمیل کو پہونچی
تو اُسنے صبر کیا جیسا کہ مردان کرام و عظام صبر کرتے ہیں پھر اُس پیر ضعیفہ نے کہا یا بنی عشت سعیدًا
ومتّ شهیدًا او سلکت سبیل آبائک فرحمک الله وانس غربتک ولقّنی بها یوم القیامة
یعنے اے میرے فرزند تو زندہ تھا تو سعید تھا اور مرا تو شہید ہوا اور تو اپنے باپ دادا کی راہ پر گیا حق تعالیٰ تجھپر رحم
اور اس مسافرت آخرت میں وہ تیرا انیس ہو اور مجھکو بھی تیری شہادت سے روز قیامت نفع بخشے پھر اس ضعیفہ نے
یہ آیت پڑھی الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ یعنے وہ لوگ جو صابر ہیں

جب اُنپر مصیبت پڑتی ہی تو وہ کلمہ استرجاع زبان پر جاری کرتے ہین کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنے ہم خدا ہی کے ہین اور اُسی کی طرف رجوع کرنے والے ہین راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی ہی سمر بن الجون النبہانی نے جسکا عید سرا قبہ اُن لوگون مین تھا جو فتح راس العین مین حاضر تھے اُسنے بیان کیا جب جمیل بن سعد شہید ہوا تو اہل روم بہت خوش ہوئے اور اُس عدو اللہ مرسیوس نے جو بعد شہر رابعین مالک مرتھا جب دیکھا کہ اہل اسلام قلعے پر قصد کرنے والے ہین تو رات کو بیعہ نسطوریا مین گیا اور نماز پڑھی اور قربانگاہ کے قریب گیا وہ ہرگاہ بغض و کینہ اُسکا سلمانو سے اس مرتبہ بڑھا تھا کہ اُسنے دروازہ بیعہ پر کسی شخص عرب کی تصویر کھچوائی تھی اور اُسپر لکھا تھا ھٰذَا النَّبِیُّ الْعَرَبِیُّ کہ یہ شخص عربونکا نبی ہی چنانچہ جو کوئی اُس بیعہ مین داخل ہوتا تھا وہ اُس تصویر پر تھوکتا جاتا تھا اور اندر بیعہ کے شبیہ عرصۂ قیامت و میزان و صراط و جنت و نار کی بنوائی تھی اور اُسی مرقعہ مین پیکر عیسےٰ کی کھنچی تھی اِسی ہیئت سے کہ اُنکے ہاتھ مین صلیب تھا اور زیر لوا مرآئی مادر مریم صدیقہ تھین راوی کہتا ہی کہ جب وہ عدو اللہ مرسیوس اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اُسنے عاصم بن رواحہ سے کہا کہ اس شب مین میرا ارادہ ہی کہ ان قیدیان عرب مین سے دس نفر کو مقام مذبح مین ذبح کرکے تقرب مسیح حاصل کرون یہ سُنکے عاصم نے اُسکو جواب دیا اے ملک یہ میری رائے نہین ہی کیونکہ آپ دیکھتے ہین جو کچھ امور عرب درپیش ہین اور یہ امر تو آپ کے قبضۂ اختیار مین ہی یہ سُنکے وہ خاموش رہا اور وہان سے باہر نکلا اور عاصم نے رومیون مین سے کسیکو اندر بیعہ کے رہنے نہ دیا سبکو وہان سے باہر نکال دیا اور دروازہ بیعہ کا باستحکام تمام بند کر دیا پھر جسوقت اُس بیعہ مین کوئی رومی باقی نہ رہا اور دروازہ اُسکا مستحکم ہو گیا تو وہ صحابہ جو اسپر تھے اُس بیعہ کے اندر اندر بیت المذبح مین داخل ہوئے کیونکہ مذبح متصل و ملحق بیعہ سے تھا تو وہان دیکھا کہ بہت ہتھیار مجتمع ہین کیونکہ اہل روم جسقدر قسم سلاح بطریق نذر اُس بیعہ و مذبح مین لاتے تھے اور چڑھا جاتے تھے وہ سب یہان بطور سلاح خانہ جمع رہتا تھا چنانچہ اُن صحابہ نے وہ اسلحہ اُٹھا لیے اور قصد کیا کہ کل صبح کو جسوقت اہل شہر مشتغل بقتال ہونگے تو ہم لوگ اندرون شہر نعرہ کرینگے راوی نے کہا پھر جسوقت رات ہوئی تو وہ صحابہ اُٹھے اور نماز اور قیام اللیل یعنے نماز شب اور ذکر اللہ مین مشغول ہوئے اور اُن تصویر دن اور شبیہ عرصۂ قیامت اور صراط و میزان و نار و جنت کو دیکھتے تھے اُسوقت عاصم بن رواحہ نے سعید بن زید سے کہا کہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑنا کیا ایمان کو زیادہ کرتا ہی تب سعید نے کہا ہان البتہ پیروی دین خدا اور رسول کی موجب مزید یقین ہی کیونکہ جب روز قیامت آویگا اور دن حسرت و ندامت کا ہوگا اور ہو اشتد یا و صرصر قیامت کی چلیگی اور ساری خلق خدا محشور ہوگی اور جہنم سامنے ہوگا اُس شخص کے جو اُسکا سزاوار ہوگا اور جب صفین کھڑی ہونگی پرہیزگار وکی اور ہڈیان بوسیدہ زندہ کیجاوینگی متقین و نماز گزار وکی اور جب رایات اہل حق کے گرنے لگینگے اور پھریرے نشانون اہل صدق کے اُڑنے لگینگے اور جب منبرہاے انبیا و مرسلین نصب کیے جاوینگے اور وسادہ ہاے ابرار و صدیقین حسب مراتب مرتب ہونگے

بیعہ نسطوریان
سبکو دیکھا
درفع تھی
ذبح کر ڈالیں
بیان کرنا

اور جب روحیں موحدین کی شادمان ہونگی اور کافروں کی جانیں تنگی و نقصان میں پڑینگی اور سیاہی اور زاری ہوگی
اوپر مشرکین کے اور دھتکار و ذلت ہوگی واسطے ظالمین کے اور جب ذلیل و خوار ہوگئے ملوک و حکام پر ستمگار
اور گمراہ و رسوا ہوگئے شاہان روم و عجم اور جب مسرور و مستفیض ہوگئے ابرار و دیندار اور محروم و تغیر ہوگئے
فجار و بدکار اور جب ندا دیگا ملک جبار یعنی بادشاہ عالم کہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی کسکے لیے
آج بادشاہت ہے وہ کیا ہو درست ہم یعنی پروردگار اور اسکے ساتھ یہ فرمائیگا کہ کیا نہ تمکو خدا نے عرصے میں دنیا
کہا کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا کیا تمنے نہیں سنا کہ پروردگار نے سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ
الاطہار پر کیا نازل کیا ہے قُلْ تَمَتَّعُوا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ یعنے اے سید ابرار تو ان پر قوم کفار کو یہ
حکم کردے کہ بہرہ مند ہولو دنیا میں آخر کو ٹھکانا تمہارا جہنم ہے هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ
یعنے وہ روز فیصل ہے کہ تمکو اور پہلے والوں کو ہم جمع کرینگے غرضکہ وہ روز عرصہ ہے کہ اعمال سکے پیش کیے جائینگے وہ روز
وہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کریگا اور لوگ بدلا اپنا پورا پا وینگے وہ دن جزا کا ہے حسنات سے اور دن سزا کا
ہے سیئات سے وہ روز تمام کون و مکان کو زلزلہ میں لانے والا ہے وہ روز قریب آنے والا ہے وہ دن فصل
و داوری کا ہے وہ دن عدل و دادگری کا ہے اسوقت ہر موقف اپنی جا پر کھڑے ہونے والونکو پراگندہ کریگا
اور ہر جاہل بقدر لاعلمی سرانگندہ ہوگا حسرت سے لوگ اپنے ہاتھونکو دانتوں سے کاٹینگے اور دل انکے شدت
خوف سے کانپینگے اور منادی ہاتف پکاریگا کہ کہاں رہے ہو جاؤ اے قوم بدکار یہ تحقیق کہ فرمان پروردگار رہو گئے
کیا تمنے کتاب مکنون میں نہیں سنا ہے وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ یعنے اے منکرو آج جدا اور دور ہو جاؤ
مومنوں کے نزدیک سے چنانچہ اس حالت میں تشنگی انکو بیتاب کردیگی اور دہشت انکو اضطراب میں لادیگی بڑی تنگی میں
پھنسینگے سخت تشنگی میں پڑینگے اپنے عرق میں غرق ہونگے منادی ملائک ندا دینگے اور یہ سب سنینگے وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُ
وْلُوْنَ یعنے انکو ٹھہرا رکھو کہ ان سے بازپرس ہے اور کہیگا انکو ٹھہرا رکھو یہانتک کہ ہماری ہیبت اور ہماری مملکت کو دیکھیں
انکو ٹھہرا رکھو کہ ہماری سلطنت و عظمت پر نظر کریں انکو ٹھہرا رکھو یہانتک کہ یہ پیش کیے جاویں ہماری جناب میں انکو
ٹھہرا رہنے دو یہانتک کہ ایسے مناقشہ کریں ہم حساب میں کہاں ہیں وہ لوگ جنھوں نے انکار و نافرمانی کی کہاں ہیں وہ
جنھوں نے اصرار و طغیانی کی میں بہت بڑا جبار و غالب ہوں کسی پر ظلم نہیں کرتا میں بڑا رحیم ہوں مگر بیرحموں پر رحم
نہیں کرتا کہاں ہیں امت نوح جو صبح و شام فریب کرتے تھے با سور فسوح کدھر ہیں قوم ہود کہاں گئے آل ثمود کدھر ہیں
امت شعیب کہاں گئے اہل شک و ریب کہاں ہیں اہل توحید کہاں ہیں اہل صلوٰۃ و تمجید کہاں ہیں امت قرآن کہاں
ہیں امت سواد سرّاق پکرانے کہ یہ سب واسطے جائزہ سکے حاضر ہوں کہ رب الارباب حاضر ہونا ہے لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ یعنے آج کسی پر ظلم نہیں ہے اسلئے کہ حق سبحانہ تعالیٰ سریع حساب ہے اور اسوقت

شفیع صلے اللہ علیہ وسلم باجماعت شہدا ذیل حشم وبا دبدبہ وحشمت وفر وزینت ہونگے اور انکے سرپر تاج شفاعت شدا ہوگا
اسپر نظم لکھا گیا ہوگا ولسوف یعطیک ربک فترضی یعنے قریب ہی کہ پروردگار تیرا ایسا کچھ دیگا کہ تو خوش
ہوگا اور انکے ہاتھ مین لواے حمد ہوگا اور داہنے انکے انبیا اور بائین اولیا ہونگے اور ملائکہ سامنے کھڑے ہونگے اور
اہل موقف حضرت کی طرف دیکھتے ہونگے اور امت انکی انپر درود پڑہتی ہوگی اور چہرے اُن لوگونکے فرح وسرور
سے درخشان ہونگے جامۂ اسلام انکا زیب تن اور ہاتھون مین انکے اسکا دامن ہوگا پکارتے ہونگے اپنے پروردگار
کو غلبات تحمید اور شور کرتے ہونگے اہل موقف با قرار توحید کے نور ایمان انکا تابان ہوگا اور جائزہ انکا پیش نظر
عیان ہوگا گواہ کرینگے ہم انکو ساری امتون پر اور قبول کرینگے ہم انکی شہادتون کو اُنپر تارے رنج وبلا کے انسے
غائب ہو جاوینگے اور ہول قیامت سے امن پاوینگے منادی ملک انکو ندا کریگا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس
یعنے تم بہترین امت ہو کہ اسیطے ہدایت اور امتونکے انتخاب کیے گیے تھے اہل موقف انکے جمال پر بحیرت نظر کرینگے
اور انکے فخر جلال پر متحیر ہونگے اور کہینگے کہ رستگاری وہی ہین جنہون نے انکی ملت کی پیروی کی اور انکی شریعت کی
تصدیق مین پیشدستی کی چنانچہ فرمایا ہو ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین یعنے سائر کفار بشدت
تمام آرزو کرینگے کہ کاش اہل اسلام مین ہوتے غرضکہ ایسے ہنگام مین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مقام محمود مین
وارد ہونگے اور وہان طول قیام کرینگے اور آرزومندی سے ہاتھون کو پھیلاوینگے اور نیازمندی سے طلب و
سوال مین طول دینگے اور عرض کرینگے لے میرے پروردگار مین تجھسے سوال کرتا ہون کہ میری امت گنہگار کے
حق مین میری شفاعت قبول کر بارگاہ الٰہ سے ندا آویگی کہ قسم ہے مجکو اپنی عزت وجلالت کی مین تجھسے
خلف وعدہ نکرونگا اور اپنے عہد کو جو تجھسے کیا ہو نہ توڑونگا یہانتک کہ اہل موقف کو تیرا علوشان اور تیرا مرتبہ
شایان دکھلاؤنگا اور وہ مرتبہ تجکو عطا کرونگا کہ تو راضی ہوگا ولسوف یعطیک ربک فترضی یعنے قریب ہے
کہ پروردگار تیرا وہ نعمت وکرامت تجکو عطا کریگا یہانتک کہ تو راضی ہو راوی کہتا ہو کہ جب ان کلمات ہدایت
آیات کو عاصم نے سعید سے سنا تو اُنکے ایمان کو ترقی ہوئی پھر جسوقت ہنگام سحر ہوا تو وہ صحابہ اقدام حرب پر مستعد
ہوکر اہل شہر پر برجستہ نکل پڑے اور استغاثہ خدا کرکے کہنے لگے اللھم انصرنا کنصر نبیک یوم الاحزاب
یعنے لے ہمارے پروردگار ہماری ویسی مدد کر جیسی تو نے اپنے نبی کی امداد کی تھی روز جنگ بدر وغیرہ کے اسوقت
خالد نے کہا خبردار تم لوگ از یکدیگر متفرق نہونا کہ تمھاری ہیبت جاتی رہیگی اور خوف رکھو اُس پروردگار
سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہے اور اسبات کو خوب سمجھ لو کہ یہ سب دشمنان خدا تمپر ہجوم کرینگے اسطرح
کہ مرد انکے تم سے مقاتلہ کرینگے اور عورتین انکی تمپر پتھر مارینگی اسوقت تم دور رہو اسبات سے کہ درمیان
جنگ کے کسی مرد وعورت کی طمع دیر واکرو بلکہ حرب وضرب مین ثابت قدم دیکدیگر ہمدم رہو کیونکہ

مسرور دنکا ظاہر نہیں ہوتا مگر ہنگام ملاقات ہول و خطر کے اور ہم لوگ گھبرانے والے نہیں ہیں بسبب تو ہم مرگ دور
کے اسلئے کہ پھر جو ثابت و متحقق ہے کہ ہمارے ہر ایک کے لیے مدت اجل معین ہے کہ اس سے تجاوز نہیں کرتا اور معیوب
جو کوئی اپنے تئیں خطرۂ عظیم میں ڈالیگا وہ امر عظیم کو پہونچیگا اور حال یہ ہے کہ اس شہر کا بڑا نام ہے اور اسمیں کثرت
و جمعیت مردم بہت ہے اور یہ شہر دیار ربیعہ کا قصر دیا گیا ہے اور ہم لوگ اس قوم کے بیچ اور اس شہر کے وسط
میں ہوگئے ہیں در صورت اگر تم طالب ظفر ہو تو صبر و استقامت رکھو اور عجلت نکرو اسلئے کہ صبر قریب حصول
مرام ہے اور تعجیل موجب تعریض اقدام ہے اور استقامت نصرت استحکام ہے اور جوب ملان لوگ یہ سمجھ اسکا ست برا
بیعہ معطلہ ہے اور مرور ہے کہ وہ لوگ نماز کے لئے وہاں آتے ہیں پھر جس وقت سالار انکے لشکر کا مع ہمراہیان
وہاں داخل ہو تو دفعۃً ہر طرف سے ہم اوپر جا پڑیں اور گھیر لیویں اور قتل کرنا شروع کریں پھر جس وقت ملوک انکے
اور امرائے انصاری مارے جاوینگے تو پھر کسیکو جرأت و جسارت ہاتھ اٹھانے کی پھر ہوگی اور باقی عوام کا کم اعتبار
نہیں ہے یہ سنکے عاصم بن رداحہ نے کہا اے امیر خدا تیری نیکوئی کو زیادہ کرے امور حرب میں کیا خوب تمکو جزو آگاہی ہے
کلام تیرا با صواب ہے اور خطاب تیرا مستحسن الاحوال ہے پھر سعید نے کہا تمکو لازم ہے کہ ہر ایک تم میں سے لیے لیے سامان
ٹھہرا ہے اور ہتھیار اپنے اپنی عباؤں میں چھپائے رکھے پھر جس وقت وہ قوم اپنی نماز میں مشغول ہوں تو یکبارگی ہم ان پر حملہ
کریں اور اپنے حوائج و حاجتیں پوری کر لیں سب نے اس رائے کو پسند کیا اور وہ سب محلہ ایک بڑے مکان میں جو متعلق
معبد سے تھا مقیم تھے اور اس مکان میں مال و متاع اور اس کثرت سے جمع تھا جو شمار و حساب سے افزوں تھا راوی نے
کہا مجھے روایت بیان کی عبداللہ بن یاسر نے انسے حذیفہ بن زید نے کہ وہ محلہ اون صحابہ کے تھا جو فتح راس العین
میں حاضر تھے انہوں نے کہا قصہ ہمارا اس طرح ہوا کہ پہلے ہم نے جو تدبیر کی تھی پھر اس سے باز رہے چنانچہ امر مقدر الٰہی سے جس
سے وہ تدبیر کی تھی کہ ہم ہتھیار عباؤں میں چھپائیں اور جس وقت کہ وہ لوگ مشتغل نماز ہوں تو ہم لوگ یکبارگی ان پر
جا پڑیں اتفاقاً وہ اس روز لشکر راس العین میں سے کسی نے امداد نہ کی اور اسکا سبب یہ ہے جو ہم ذکر کرتے ہیں
راوی نے کہا چنانچہ قضائے الٰہی سے یوں ہوا کہ والی راس العین کا ایک بھائی تھا کہ وہ بڑا زیرک و دانشمند
تھا اور تدبیر و رائے اسکی صائب تھی اور وہ عارف اس حکمت کا تھا جسکی وصیت ہرامس نے اسکو کی تھی
اور وہ ہرامس مثل حکمائے یونانیوں کے تھا وہ عالم تواریخ اور رازدار شہریامن کا تھا کہ شہریامن نے مشورہ
انکے کچھ نہ کرتا تھا چنانچہ اسنے مراد حاکم راس العین کو قتال عرب سے منع کیا تھا اور اسکو نصیحت کی تھی کہ عرب سے قتال
کرنے میں تیرے حق میں خیر نہیں دیکھتا ہوں تو اس امر کو اپنے لیے نفس پر لازم کر پھر جبکہ ملک شہریامن کا وہ قتل ہوا اور لشکر اسکا
مارا گیا اور بھاگا اور بعد شہریامن کے مردوس مالک مرحوم ہوا تو اس سے اسکے بھائی نے نصیحت کی اور نام اسکا ارسالوس تھا
اور یہی ارسالوس کے زمان یونان میں حکیم رہا ہے کا پس وہ کہنے لگا اے مراد معلوم کر کہ مرد عاقل دور و کامل کے لئے

سزاوار نہین ہی کہ وہ اپنے نفس کو غیر موقع مین ڈالے اور تمام خواہش نفسی کا رام ہوجاوے یعنے نفس امارہ کے اختیار مین ہوجاوے اور جو کوئی اطاعت نفس کی کرتا ہی وہ ذلت مین پڑتا ہی اور منسوب بجہالت ہوتا ہی اسلئے کہ خواہش دنیا خواری ہی اور پیروی نفس کی بیماری ہی اور طلب لذات سبب مہلکات ہی کیونکہ اُس لذات مین کیا مزہ ہی جو منجر لفنا ہی اور صاحب لذت کے حق مین صورت بر نج و عنا ہی شہوات نفسانی ہلاکت و شماتت ہی اور آرزو دنیا عیب و سفاہت ہی تمتع دام ہی اور حب دنیا دام ہی عاقل پشیمان نہین ہوتا اور جاہل مرد میدان نہین ہوتا جلد باز کو تامل نہین اور مضطر کی رائے مستقل نہین خائن نیکو کار نہین ہوتا اور دروغ گو راست گفتار نہین ہوتا مرد حقیر شریف نہین ہوتا اور شریف حقیقت نہین ہوتا جیسی کسی نے فائدہ پہونچایا ہی مین پہلو تہی کی تو وہ عبودیت کو نہ پہونچا اور جو کوئی تعلقات دنیا مین مسرور زیادہ آخرت سے محروم رہا مرد ستمگار رستگار نہین ہوتا اہل رشد محروم نہین رہتے اور نادم ہونے والے مذموم نہین ہوتے توبہ کرنے والے کے لئے خوف نہین ہی اور رجوع کرنے والے کو روک نہین ہی جسنے پیروی کی راہ صواب کی اُسنے نجات پائی ذلت عذاب سے لے برادر خوب جان لو کہ قیام ریاست کا سیاست سے ہوتا ہی اور دوام دولت کا عدالت سے رہتا ہی تقوی خیر ہے واسطے اصحاب اخیار کے اور ہوا و ہوس شر ہی حق مین برادران مشرار کے جو کوئی موافق اپنی حیثیت کے میانہ روی رکھیگا اسکو دولت ہوگی اور جو کوئی اپنی حقیقت کو بھول جاوے گا اُسکی کچھ رفعت ہوگی تعلق رکھنا آمال و تمنیات سے موجب تضییع اعمال و اوقات ہی حسن اخلاق کیا خوب سبب وفاق ہی اتفاق اہل خلت کا سبب نجات ہی ہلاکت سے سریع الزوال کو جلد طلب کرنا پیام اجل کا آنا ارتکاب عصیان کا نشان ہی خذلان کا علامت توفیق کی آسانی ہی طریق کی جو کوئی انجام کار دیکھتا ہی وہ ہلاکت سے امن پاتا ہی جسنے دنیا کو بچشم فنا دیکھا اُسنے آخرت مین اپنی تمنا کو حاصل کیا آگاہ ہو اسے برادر کہ جملہ اخبار سے جو ہمارے سامنے مذکور ہوا ہی ایک یہ ہی کہ عیسے بن مریم نے ایک طائر کو دیکھا کہ وہ بہت خوبصورت اور خوشنمائی پرون سے کامل زینت رکھتی تب مسیح نے اُس طائر سے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین دنیا ہون کہ ظاہر میرا ملیح ہے اور باطن میرا قبیح ہی حضرت مسیح نے کہا مجکو عجب آتا ہی اُس غافل سے کہ وہ امید تمام کرنے کسی شے کی رکھتا ہی وحالانکہ مرگ اُس کو بلاتا ہی پس یہ اسباب کو تجھسے بطریق تمثیل بیان کیا ہی تاکہ تو وعظ سمجھے اس مثال کو اور اس زوال کو جو ملک شہریار مین یہ واقع ہوا کہ کل بساط پر موجود تھا اور آج صراط پر حاضر ہے کل وہ اپنی سلطنت و مملکت پر فخر و ناز کرتا تھا آج قبر مین پاسور د گداز پڑا ہے کثرت لشکر کا نام نہ آئی دو نور خزانہ و بسیاری سامان جنگ سے کچھ منفعت نہوئی واللہ وہ ذلیل ہوگیا و باوجود کثرت کے قلیل ہوگیا جو کوئی اپنے افعال پر نازان ہی وہ اپنے اعمال مین مرتہن و پشیمان ہی تو اپنے زعم مین راہ خدا پر چلتا ہی وحالانکہ تو پیروی اُن لوگوں کی کرتا ہی جنکو خدا نے ہلاک کیا ہے پس کوئی فعل تجکو نافع نہین ہی اور کوئی عمل تیرے تابع نہین ہی تجکو لازم ہی کہ اپنی جان کے لئے اور اپنے اہل ملت

واہل بلد کے واسطے خدا سے خوف کر اور اپنے لئے انجام بخیر طلب کر ان عربوں سے اور انکی صلح سے اور جو کچھ میں نے تجھے آزاد
نصیحت کے کہا ہے وہ قبول کر جو میری سے ورگذر اور عورتوں پر رحم کر اور مجکو سچا کر میں سچا رہونگا اور یہ قوم جو بات
کہتے ہیں وہ کرتے ہیں کیونکہ صدق انکا دین ہے اور ایمان انکا یقین ہے وہ لوگ طالب اس ملک میں سے نہیں ہیں
کہ ملک پر شروع کریں اور اسکی طرف مائل ہوں بلکہ وہ طالب آخرت ہیں اور جو کچھ انکے لیے بہتر خدا نے مہیا کیا ہے
کے وہ خواہاں ہیں اور دیکھو کہ روذس صاحب حران کے ساتھ کیا دغا کی کہ وہ اپنے دین سے پھر کر انکے
دین میں داخل ہوا اور اسیطرح ملکہ ماریہ بنت ارسوس اور بڑے بڑے ملک روم مثل یوقنا ... اور
دیکھا جو کہ ہمارے دین میں وہ سب سے بڑا عالم تھا یہ سب انکے دین میں داخل ہو گئے و حال آنکہ یہ لوگ مالک ایسے ایسے
بڑے ملکوں کے تھے جو طول و عرض میں بہت وسیع و فراخ تھے اور حال یہ ہے کہ محاصرہ دشوار واری دینا تمھیں
کر سکتا ہے جسکے پاس غلہ رسد وافر و کثرت لشکر و ساماں و سلاح متوافر ہو اور حفاظت بلد پر قادر ہو و حال
آنکہ یہ شہر عظیم ہے اور جو کچھ ساماں اس میں موجود ہے وہ ایک سال بلکہ کئی سال کے لئے بھی مزاں شہر کو دنیا
نہیں کر سکتا پس اگر تو اسلام ملا دیگا تو اہل شہر لا محالہ اسلام لاوینگے اور سری گردن مانند حکم مسلمانوں کے حوالے
کر دینگے اور تو انکے عظیم شان سر خیال کر کہ انکے قبضے میں حران ہے اور کنز تو آور ہا و سروج و بکستان و دیار بکر
و صورو جالو ر اور فرات سے تا بشام اور زمین مصر تک یہ سب انکا ہے اور انکے لشکروں سے ملک عراق بھرا
ہوا ہے اور تمام آوان پر ہے اور مجھے خبر پہونچی ہے کہ ملک کسری نے طرف مقام عماں کے چڑھائی کی ہے تو چاہئے
کہ امیر اہل عرب کے پاس اپنا ایلچی بھیجکر امان طلب کر تاکہ تجکو کسری سے بے فکر رسدی حاصل ہو اور وہ تیری کسی
امداد کریگا کہ تو اپنی جان اور اولاد و مال و عیال سے خوش رہے گا اور اس قوم کے ظل حمایت میں تو خوشی سے زندگانی
بسر کر خواہ تو انکے دین میں داخل ہو خواہ اپنے دین پر رہ وہ کسی حال میں تجسے تعرض و عداوت نہ رکھینگے راوی نے
کہا مرقیوس نے جب یہ کلام اپنے برادر حکیم ارسالوس کا سنا تو اسپر غضب ہوا اور اسوقت اسکے ہاتھ میں کوڑا تھا
تو اسنے ارسالوس کو کوڑا مارا اور کہنے لگا تو وہ ہے کہ مسیح نے تجکو پیدا نہیں کیا مگر ذلیل و خوار تجکو کیا ہوا ہے
جو مجھے تو یہ مشورہ دیتا ہے کہ میں اپنا ملک عربوں کے حوالے کر دوں لا محالہ تو میری ہلاکت کا باعث ہوتا ہے تو ہلاک
ہو میرے پاس سے دور ہو اگر پھر میری نگاہ تجپر پڑیگی تو میں تجکو قتل کر دونگا راوی کہتا ہے کہ آخر
ارسالوس وہاں سے غضبناک چلا گیا مگر مرقیوس لعین نے اپنے ارکان دولت کو حکم کیا کہ وہ سب کنیسہ
بیعہ نسطوریا میں جمع ہوں تاکہ ان سب سے حلف لیوے چنانچہ چاروں طرف نقیب اسکے گئے اور اہل شہر شجاع بلا اور
وہاں کے جمیع اکابر و ذی وقار کو جمع کیا اور علما و عمائد و نصاری کو اس کنیسہ میں حاضر لائے اور پادریوں اور دیر کے
مجاوروں کو بھی بلا لائے تاکہ اہل شہر سے حلف لیویں پھر جب یہ سب مسجد میں داخل ہوئے تو اسکا پھاٹک بند کر دیا تاکہ کوئی

عوام مین سے اندر نہ آسکے چنانچہ یہ سب جمع تھے اور بالکل مطمئن اور منقربان دیر بیٹھے ہوئے لوگون سے حلف و عہد لیتے تھے اور وہ سب کے سب خطرات سے مطمئن و امین تھے ناگاہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یکبارگی تیغ بکف نکل پڑے و باآواز بلند تہلیل و تکبیر پکارتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم امت تنزیل اور اصحاب نبی جلیل ہین ہم حاملان قرآن اور صاحبان صیام رمضان ہین حق تعالے نے تمہاری گناہگاری کے سبب تمہاری جائے امن کو تم سے لے لیا اور تمہارا پردہ فاش کیا اور غم و الم کو تم پر مسلط کیا اب وہ تمہاری صلیب پرست کہان ہین اور وہ صور و پیکر جنکی تم پرستش کرتے ہو کدھر ہین اور تقرب تمہارا قربان گاہ سے کیا ہوا اور تدبیری تمہاری شبانگاہ کی کیا ہوئین اب تم اپنے ارباب و خدا اونکو بلاؤ کہ تمہاری مدد کرین واللہ کہ باطل تمہارا جاتا رہا اور جاہل تمہارا باعث شرک کے ہلاک ہوا تمہارے ایام شکست و مضمحل ہوگئے دولت تمہاری زائل ہوگئی یہ کہکے اصحاب نے انکو تلوارون کے آگے دھر لیا اور مرگ نے انکو جلد پکڑ لیا چنانچہ لیلار قہر رئیسان نصاری کو بہ نیت صادقہ قتل کیا پھر جسوقت روم نے انکی خرابیون کو دیکھا تو باہود شور و فریاد کرنے لگے اسوقت خالد نے مسلمانون سے خطاب کیا اے اولیاء اللہ خوب تلوارین مارو اعداء اللہ کو اور مشرکونکا خون بہاؤ پھر جب بڑے بڑے افسر مارے گئے اور اونچے اونچے اہل کروفر تہ تیغ ہوگئے تو یہ حال دیکھکر اور یہ خبر سنکر عوام خلایق شہرپناہ کی دیوارون پر بھاگ گئے اور آگاہ ہوگئے کہ انکی قوم جہنم داخل ہوئی اور بلا انپر نازل ہوئی اسوقت وامس نے جاکر کہا کہ شہر کھولدیا کہ تمام لشکر اسلام تہلیل و تکبیر کرتے ہوئے داخل ہوئے اور قتل عام راس العین مین ہونے لگا یہانتک کہ وہ مدار و ہلاکت مشرکین کی پراگندہ ہوگئی غنیمت سید المرسلین کی مسلمانونکی مزید ہوئی راوی نے کہا کہ فتح راس العین سنہ سترہ ہجری مین ہوئی تھی چنانچہ تمام مال و متاع جمع کیا گیا اور سپاہی شہر کے فراہم کیے گئے اور یہ ... آدمی تھے اور انہین سے دس ہزار مرد محارب و کارزار تھے غرضکہ اس قوم سے اکثر آدمی اسلام لائے ... بھی مع اپنے ہمراہیونکے ایمان لایا واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ دیار بکر مین سے سوا راس العین کے اور کوئی شہر تلوار سے نہین لیا گیا یعنے اس اقلیم مین جملہ بلاد صلح ذمہ پر ہاتھ آئے مگر راس العین بزور شمشیر ... امیر لشکر اسلام عیاض بن غنم نے کل مال سے خمس نکالکر خدمت مین امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ارسال کیا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم عیاض بن غنم الاشعری کی جانب سے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بعد سلام عرض یہ ہے کہ مین حمد کرتا ہون اس خدا کا جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے اور مین درود پڑھتا ہون اسکے نبی پر بعد ازان واضح ہو کہ جو جا مردشوار تھا حق تعالی نے اسکی فتح باسانی کرادی ہمارے نوجوانون کے شجاع انوار نے مثل برق خاطف کے انکھین چکاچوند کر دین پھر جسوقت اس قوم نے ہمپر عرصہ مقابل تنگ کر دیا اور ہمپر ازدحام کیا اسوقت مینے ایک لشکر عظیم کو دیکھا

کہ وہ ہمارے سامنے سد بلند ہو گئے اور فوج فوج ہیں آگے اور موج موج ہم پر ٹوٹے ہر جانب سے نصرت آگئی عیاں ہوئی اور وہ ہر قسم کے سلاح سے نمایاں ہوئے اور مانند آہن کی مانند شعلہ کے تیغ تلواروں کی کرچیں اڑتی تھیں اور تیغیں کے پرتیچے ہو رہے تھے چنانچہ خصومت اوس وقت ہر طرف ہوئی اور آتش جنگ بھڑکی تھی اور ورقت حرب سوں سے حد اتر گئے کہ مسلمانوں سے طاعیوں اور فاسقوں کو قتل کر لیا اور حق تعالیٰ نے نصرت کامل بخشی اور کتنوں کو گرفتار و اسیر کیا دیگر دشمنوں نے پیٹھ پھیری انکی معیت سے نجات ملی سارے شہر انکے کفر سے پاک ہوئے رئیس انکے اندر بہائے ہوئے بادشاہ انکا اول مخذول ہوا اور بدترین حالت سے مقتول ہوا بعد از ان حق تعالیٰ نے ہمکو فتح راس العین کی عنایت کی اور بعد اسکے ہم عازم دیار بکر کے ہوئے ہیں حق تعالیٰ میں ہے اور اسی سے استعانت کرتے ہیں والسلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور ہماری طرف سے تحیۃ سلام عرض کیجئے قبر سید المرسلین پر صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین بعد از ان ابن غنم نے اس نامہ پر مہر ثبت کی اور لفافہ کر کے مع مال خمس حوالے عبد اللہ بن جعفر الطیار کے کیا اور انکے ہمراہ سو سوار مہاجرین و انصار میں سے کر دیے چنانچہ عبد اللہ مع ہمراہیاں اپنے روانہ ہو گئے اور مسلمانوں سے راس العین میں ایک مہینا مقام کیا اور بیعہ نسطوریا کو مسجد جامع بنایا اور اُس میں نماز ادا کی اور سارے کنیسوں کو مسجدیں بنا ڈالیں پھر عیاض نے عمرو بن مالک العامری کو وہاں کا والی مقرر کیا اور اُسکے ہمراہ سو سوار تعینات کر دیے و بعد از ان مال رہا و کفر توثا سے بھی خمس نکال کر بعد عبد اللہ بن جعفر کے سلامۃ بن الاحوص کے ساتھ روانہ کیا اور اُسکے ہمراہ پچاس سواروں کو بھیجا

ذکر فتح دارا و بیرحا و یا ثمیا

راوی نے کہا جب عیاض بن غنم راس العین سے کوچ کر کے کفر توثا میں وارد ہوئے تو وہاں اُنکی خدمت میں وہ لڑکا یرعون حاضر ہوا اُسکو مرحبا کہا اور کفر توثا کا اُسکو والی کیا اور اس لڑکی طاریون کے روبرو اسلام پیش کیا وہ بھی اسلام لائی اُسکا عقد تزویج یرعون اُسکے عمرا و سے کر دیا اور بیعہ کو جامع بنایا پھر وہاں سے طرف دارا کے کوچ کیا جب وہاں پہونچکر خیمے کیے تو اہل دارا سب حاضر ہوئے اور صلح کی درخواست کی اور جس مقدار محصول پر اہل دارا نے صلح کی وہ بیس ہزار مثقال سونا تھا یعنے اشرفی تھی اور تیس ہزار چاندی یعنے درم اور اپنے ہتیار روپے و یوں آخر انھوں نے یہ سب کچھ منظور کر لیا بعد از ان اُنکے کنیسوں کو جامع بنایا اور اُن میں سے بہت تھوڑے آدمی اسلام لائے اور باقی مردم نے اقرار ادائے جزیہ کا کیا بعد از ان عیاض نے دارا سے کوچ کر کے بیرحا کو گئے وہاں والوں نے بھی صلح کی اور معالحہ اہل بیرحا کا مقدار محصول اہل دارا کے جیسا ہم پر ہوا لیکن ہر گاہ بنی اسرائیل بیرحا کی تعظیم بہت رکھتے تھے اور وہاں نذریں لاتے تھے

اور بالی بیرما کا خرقیا ابن نورح بن بازیا تھے اور خرقیا انبیاے نبی اسرائیل مین سے تو لوگ وہانکے پاس عیاض بن غنم
کے پیر حاضر ہوئے اور مصالحہ اسقدر پر چاہا جس مقدار پر معاملہ ساتھ اہل دارا کے ہوا تھا مگر اس شرط سے کہ اُنکے مقدم
نے یہ درخواست کی کہ مین مادام حیات اپنے مالک اس بلد کا رہون یہانتک کہ مرگ سے ملاقات کرون پھر اہل بلد مین سے
جو کوئی ارادہ کریگا کہ تمھارے دین مین داخل ہو تو اُسکو کوئی مانع نہوگا یہ سُنکے عیاض نے کہا تیرا نام کیا ہے اُسنے کہا میرا
نام طرباطس ہے تب عیاض نے کہا اے طرباطس ہم تمکو عدل پر حکم کرتے ہین اسلیے کہ خدانے ہمکو فتح جو دی ہے تو محض
بسبب پیروی امر حق اور راہ روی طریق صدق اور رعایت عدل و داوری درمیان خلق کے اور ہم جور و ظلم سے
اجتناب رکھتے ہین پس اسی وجہ سے جو ہم قصد کرتے ہین تو اپنے مقصود کو پہونچتے ہین اور تم دیکھتے ہو کہ جیسے تم
لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم تمھارے سوالات برابر قبول کرتے ہین اور ہم تمسے وہ معاملہ کرتے ہین جسطور سے اہل
دارا کے ساتھ ہمنے مصالحہ کیا ہے پھر طرباطس نے کہا کہ اہل معرین سے اسیطرح مصالحہ کرو جیسا اہل بیرحا کے ساتھ
کیا ہے چنانچہ عیاض نے اُسکو بھی منظور کیا و بعد ازان یاعما اور دیر پر وارد ہوئے وہان بھی حسب درخواہ طرباطس
و موافق اُسکی رائے کے معاملہ کیا اور عیاض نے جو ہر ایک امر مین طرباطس کا کہنا مانا تو اسلیے کہ تا اُسکی طبیعت کو
ملایم کرے اور تاکہ تالیف قلوب کرے سو ایسا ہی ہوا کہ جب یہ خبرین اہل دیار بکر کو پہونچین تو وہ لوگ جوق جوق
بطیب خاطر آنے لگے اور بلا منازعت تسلیم اطاعت کرنے لگے وحال آنکہ عیاض کو خبر معلوم ہوئی تھی کہ بلاد
اُنکے بہت مستحکم ہین اور قلعے اُنکے نہایت استوار و دشوار گذار ہین **راوی** کہتا ہے کہ پھر طرباطس نے مال کثیر
و زر خطیر اپنے خزانے سے نکالا اور اہل بلد سے کچھ نہین لیا اور وہ سب حوالہ عیاض کر دیا اور عیاض نے
قبول کیا پھر جب اہل نصیبین نے بھی خبر حسن سیاست اور شہرت عدالت مسلمین کی سُنی اور جودت و خوبی احکام
اسلام معلوم ہوئی تو اکثر اُنمین سے اسلام لائے و منجملہ اُنکے جو مشرف باسلام ہوئے اصحاب دیر المند و رتھے کہ اُنھون
نے دیر مندور کو ڈھا کر اُسکا جامع بنایا اور عیاض نے نصیبین مین ایک ماہ قیام کیا پھر جبکہ وہان سے ارادہ کوچ
کا کیا تو طرباطس پاس عیاض کے آیا اور کہنے لگا کہ تم لوگ ہماری نگاہ مین عظیم تر نظر آئے اسلیے کہ تمھاری صلوٰۃ
و عبادت کو بہترین طاعات دیکھتے ہین آخر طرباطس اسلام لایا اور اسلام اُسکا بہت خوب و درست ہوا پھر وہ
بدستور ہمیشہ ملک و مالک اس دیار کا رہا یہانتک کہ بعہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اُسنے وفات پائی
اور اُسی عرصہ مین اسامہ بن عامر الکندی مع اپنے دس نفر برادر عمزادوں سے مسجد کندہ مین اُترے تھے اور عیاض
نے دیار یاعما وغیرہ سے فارغ ہو کر کوچ کیا اور زیر قلعۃ المرأۃ کے جا اُترے اُس قلعے مین ماریہ تھی اور اُسکا
بیٹا عمو دبھی تھا یہ لوگ عیاض کے پاس مہمانی لائے اور لوازم ضیافت سے پیش آئے بعد ازان عیاض نے
وہانسے کوچ کیا اور ساتوین شہر جمادی الاول کو شہر آمد پر داخل ہوئے

ذکر فتوح میافارقین و آمد

مروی ہے کہ بلد آمد میں دو برادر تھے صاحب صولت و فر ایک کا نام پیطرس تھا اور دوسرے کا نام یوحنا تھا۔ پیطرس اُس بلد کے جانب مشرق رہتا تھا اور یوحنا سمت مغرب سکونت رکھتا تھا اور یوحنا کی ایک لڑکی تھی اُسکا نام مریم تھا اور پیطرس کی بھی ایک بیٹی تھی بنام صفورا اور وہ دونوں پیطرس و یوحنا اُس بلد میں مشغول رہتے تھے مابعد یوحنا نے اِرادہ اپنے عقد تزویج کا کیا اور پاس مرطاوس صاحب دار کے پیغام بھیجکر اُسکی دختر مریم نام سے عقد کیا اور مریم کو اُسکے باپ کے شہر سے اپنے پاس بلالیا اور یہ عورت بڑی پرمکر و حیلہ گر تھی جب آمد میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ اُس شہر میں مال و متاع بکثرت اور نعمتیں فراخ ہیں اور باشندے وہاں کے مخلص و مطیع ہیں اسلیے کہ دیوار شہر پناہ بہت مستحکم و بلند ہے اور عمارات اُسکے تمام سر سبز ہیں یہ دیکھکر وہ اپنی دایہ سے کہنے لگی کہ اے دایہ میں اس شہر سے بہتر اور کوئی شہر محکم و بلند تر نہیں دیکھا کیا تو نہیں دیکھتی ہے کہ وسط شہر میں نہریں جاری ہیں اور دائرہ پہاڑ کی ہر طرف سے پایداری ہے اور گرد اسکی پہاڑ سے دیوار سیاہ شہر پناہ کی کھینچی پھر اُسنے دایہ سے پوچھا کہ اصل بانی اس شہر کا کون تھا دایہ نے کہا آگاہ ہو کہ مالک تمام بلاد روم کا ابتدا بلاد یونان سے آخر بلاد عمورتہ تک وہ بادشاہ تھا جسکا نام طیاؤس تھا وہ بیٹا ارساوس بن میلاطس بن مکاؤس بن الاصغر بن العیص بن اسحاق کا تھا اور یہ اول وہ شخص ہے جسنے حکمت اپنے باپ دادا میمکر سے بیں سیکھا کہ اُس سے اُسکے بہت سے مطالب حاصل ہوتے تھے اور عجائب امور روے زمین کے اُسپر منکشف ہوتے تھے اور اُسنے اس فن کو اپنی طبیعت سے ایجاد کیا تھا اور اُس حکمت کو بعرف ربکیر ممالک روے زمین میں جاری کیا اور اُسکی منفعت سے متمتع ہوا اور اسکا ایک بیٹا تھا اصطسول نام سو اوس لڑکے نے اپنے باپ طیاؤس سے کہا کہ میں اپنے نام سے یہاں ایک شہر بسایا چاہتا ہوں جس سے میرا شہرہ رہے بادشاہ نے کہا اے فرزند یہ شہر ہر تم اپنے نام پر شہر آباد کرو پھر بادشاہ نے سامان اُسکا مال و زر و مردمان مہتمم و کاریگر سے مہیا کر دیا جب یہ اصطسول نے دیوار شہر پناہ کی چھ برس میں کھینچا اور شہر آباد کیا اور اُسکا نام اپنے نام سے اصطسول رکھا اور اسکی وہ چار برس قید زندہ رہا اور ایک بیٹا اپنا چھوڑ کر مر گیا اُسکا نام فسطلماس تھا تب اُس شاہزادے نے نقیہ بنا شہر کی تمام کی اسلیے یہ شہر دونوں نام سے مشہور ہوا اصطسول تو باپ کے نام پر اور سطلطیہ بیٹے کے نام پر مشہور ہوا اور ایسا اتفاق ہوا تھا کہ بعد اُسکا بیٹے طیاؤس بادشاہ جب تسخیر بلاد کرتا ہوا یہاں تک پہونچا تو یہاں کے چشمہ سار اور دجلہ کو دیکھکر اس شہر میں بہت پسند کیا اور اپنے ارکان دولت و ارباب سلطنت کو طلب کیا کہ وہ سب شہر شمس یا شم ملک موسوم تھے جنکو ملک کہلاتے تھے چنانچہ اُنسے مشورہ کیا کہ میں یہاں ایک شہر بنایا چاہتا ہوں اور وہ شہر ایسا ہو کہ روے زمین میں

مثل اسکا محکم تر و بلند تر ہو ولیکن وہ اس طور پر ہے کہ ہر ایک تم مین سے اپنی اپنی ذات سے ایک ایک شہر اور
ایک ایک برج تیار کرے کہ مجموعاً ایک شہر عجیب و عظیم آباد ان ہو جاوے یہ سنکے اُن سبنے قبول کیا اور کہا اے بادشاہ
ہم حکم آپکا بجا لاتے ہین پھر وہ سب سوار ہوئے اور اُنہنے اپنے حدود شہر کا خط کھنچوایا اور بنوانا شروع کیا اور اطراف
بلاد و اقصاے ممالک سے معمار و کاریگرونکو بلوا کر ایک ایک ملک نے بطور خاص اپنا اپنا شہر و برج و حمام و کنیسہ تیار کرایا
جب بنا اُن شہرونکی تمام ہوچکی تو ناگاہ وہ بادشاہ مرگیا تو اس شہر کا نام آمد رکھا گیا اسوجہ سے کہ جب مدت بنا
شہر اختتام کو پہونچی تو مدت عمر بادشاہ کی بھی تمام ہوئی پھر وہ سب ملوک اور ملوک زادے ہمیشہ وہانکے وارث
رہے یہانتک کہ وراثت منتہی ہوئی طرف اُن دونون برادر بطرس و یوحنا کے یہ سنکے مریم کو دایہ کے بیان سے
تعجب ہوا اور اس راز کو مخفی رکھا اور بطرس کا ایک بیٹا تھا لاون نام چنانچہ بطرس نے اپنے بیٹے کے لئے
اپنے بھائی یوحنا سے اُسکی بیٹی صفورا کی خواستگاری کی اور اس سے یہ شرط کی کہ تو اپنی بیٹی کا عقد تزویج میرے
بیٹے سے کردے تو مین اپنی بیٹی کا عقد تیرے بیٹے سے کردون مگر یوحنا نے منظور نہ کیا اسلئے درمیان اُن دونو کے
شر و فتنہ عظیم برپا ہوا اور اُس شہر کے وسط مین دیوار حد کھنچی ہوئی تھی اور اس مین دروازے تھے سو وہ سب
دروازے بند کیے گئے اور ہر ایک اپنی اپنی سرحد مین مشغول بکار خود ہوا پھر جب مریم نے یہ ماجرا دیکھا تو بیچ
اُنکے بنا بصلح و اصلاح کے ڈالی اور کہنے لگی کہ یہ بات تم دونونکے لئے جائز نہین ہے کیونکہ تم دونون بھائی ہو کر
باہم ایسی تنازع برپا رکھو گے تو ملوک دیار بکر بطمع ملک تمپر ہجوم کرینگے غرضکہ مریم سوار ہوئی اور درمیان اُن
دونون بھائیونکے صلح کرادی اور دروازے حد اندرونی کے کھلوا دیے اور طعام ضیافت بسامان عظیم تیار کرا کے
بطرس اور اسکے بیٹے لاون اور اُسکی بیٹی صفورا کی بڑی دھوم سے دعوت کی تا آنکہ اُن سب نے طعام ضیافت
تناول کیا بعد ازان اُنکے لئے شراب منگوائی اُس مین زہر ملا ہوا تھا جب اُنکو وہ شراب پلائی تو وہ سبکے سب مرگئے
اور اسیطرح اُسنے یوحنا اپنے شوہر اور اُسکو بیٹے کو بھی وہی شراب زہر آمیز پلا کر مار ڈالا پھر خود مالک و ملکہ اُس ملک و
شہر کی ہوئی اور ایک ایسا بیعہ بنوایا کہ تمام بلاد روم مین ویسا بیعہ کہین پایا نہ گیا اُسکے اندر و باہر صحن مین نگینے
جڑوائے اور سنگ رنگ برنگ کے نصب کرائے اور اُسکی دیوارونکو لاجوردی کار سے مرصع نگار کردیا اور اُس مین پردے
دیباج زرتار لٹکوا دیے اور شہر کے مردان مشاہیر کو طلب کیا اور اہل بلد سے جو کچھ اُنپر حیف و قلق تھا دور کردیا
اور اُن مین ایسی عدالت گستری کی کہ تمام اہل بلد اُس سے راضی ہوئے اور اُسکے حسن سیرت کی شکرگزاری
کرنے لگے اور اُن لوگون کو اعلے خدمات پر مامور کیا اور اُنکو مزید انعام و اکرام سے مشکور کیا
پھر شہرہ اُسکی داوری و داد گستری کا سنکر ہر طرف و ہر جگہ سے خلایق آنکر مجتمع ہوئی غرضکہ ملکہ مریم کی سلطنت کو
بلاد آمد مین بارہ برس گذرے تھے کہ بعد ازان اُسپر نزول عیاض بن غنم اور ورود آپکے اصحاب کا ہوا اُس [illegible]

اگر یہ مدد آمد کو گھیر لیا واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھے یہ روایت پہونچی ہے کہ عیاض بن غنم نے سعید بن زید کو باب
الروم پر مامور کیا اور معاذ کو باب الجبل پر مقرر کیا اور خالد کو باب الہار پر تعینات کیا جب ملکہ مریم نے یہ دیکھا اور معلوم کیا
کہ محاصرہ حصار کی چڑھائی پر مستعد ہیں تو خود سوار ہو کر اپنے کلیسے میں آئی اور اپنے ارباب دولت کو جمع کر کے ان سے
کہنے لگی کہ تم سب اس بات کو خوب یقین کر لو کہ یہ عرب تمھارے شہر میں آپہونچے اور تمھارے گھروں میں داخل ہوئے
ہیں اور انکے دلوں میں اس شہر کے لے لینے کی طمع ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ شہر دیار بکر کا قفل ہے جب انکو
انھوں نے کھول لیا اور فتح کیا تو تمام دیار بکر میرے باپ کے قبضے سے چھین لینگے اس صورت میں دین مسیح
بالکل مضمحل و شکست ہو جاویگا پھر ان شہروں میں مطلق ذکر اسکا باقی نہ رہیگا اور میں خوب جانتی ہوں کہ جو لوگ
دین نصاری میں مشار الیہم و نامور ہیں وہ سب منتظر ہیں کہ ہماری جانب سے کیا تدارک ہوتا ہے اور تم یہ بھی خوب
جانتے ہو کہ یہ شہر تمھارا ایسا مستحصن و مستحکم ہے کہ اگر عرب سو برس مقاومت و محاصرہ کرینگے تو اسیر تمھارا نہ ہوسکے اور قابو
نہ پاوینگے لاجرم لازم ہے کہ اپنے حریم و خاندان و مال و متاع کے لیے قتال کرو اور بالاے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاؤ
اور ان عربوں سے مقاتلہ کرو بعد ازاں ملکہ نے قسیسیں و رہبان و اکابر و بزرگان نصاری کو طلب کر کے انکو
حکم کیا کہ اہل بلد اور مردم لشکر سے حلف و عہد اس امر کا لیویں کہ یہ سب بالاتفاق یکدل و یکدست ہو جاویں اور لڑائی
نہ کریں اور گھروں میں چھپ نہ رہیں چنانچہ انسے ان باتوں پر حلف و عہد لیا گیا آخر وہ لوگ دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھ
گئے اور ہتھیار لگائے اور اسباب حرب و آلات ضرب تمام تر درست کیے اور صلیب و رایات بلند کئے اور انکا ایک گروہ کو
واسطے حفاظت برجوں کے متولی کیا راوی نے کہا جب عیاض بن غنم نے یہ دیکھا کہ وہ لوگ بالاے دیوار شہر پناہ کے
آمادۂ قتال ہو گئے تو اپنے لشکر کے سرداروں میں جمع کر کے انسے فرمایا کہ یہ مدینہ حصینہ خود دیار بکر کا سر ہے جس وقت
حق تعالی نے اسکو ہمپر فتح کیا کر دیا تو ہم مالک سارے دیار بکر کے ہو جاوینگے پھر تم لوگوں کی کیا راے اور کیا صلاح
ہے اسلوب جنگ کس طور پر کیا جاویگا اور حال یہ ہے کہ ان اعدا اللہ نے اس قلعہ بلند کی بڑی مضبوطی کی ہے تب خالد
نے جواب دیا اے امیر ہم لوگ جو مالک بلاد ہوئے ہیں تو محض عنایت خدا سے نہ بقوت و کثرت خود ہا اور نہ بسبب اسباب
سامان کے بلکہ حق تعالی نے ہمارے لیے آسان کر دیا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ حق تعالی برکت اپنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اسکو بھی فتح کر دیگا کیونکہ اسنے اپنے نبی سے وعدۂ فتح اسلام کیا ہے اگر یہ قوم اپنے شہر کے ہر چہار طرف
واسطے قتال کے پھیل گئے ہیں تو ہمکو امید ہے کہ یہ امر ہمارے لئے زیادہ تر سہل ہے اور اگر وہ اجتماع پر اتفاق کرینگے
تو تم صبر و استقامت رکھو کہ انجام صبر کا نصرت ہے اور چاہیے کہ اس عورت کو ایک نامہ لکھو جو مشتمل ہو اوپر خوف دلانے
کے یعنے اسکو ڈراؤ بیم ہلاکت سے اور مژدہ دو امید کرامت سے تو کیا عجب ہے کہ حق تعالی اسکے دل کو اسلام
کے لیے ملایم کرے یا وہ ملک اپنا بطریق صلح کے ہمارے تسلیم کرے چنانچہ عیاض نے

قلم دوات و کاغذ منگوا کر اس عورت کو یہ نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلوٰتُہٗ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ مِنْ عِیَاضِ
بْنِ غَنَمٍ اَمِیْرِ جُیُوْشِ الْمُسْلِمِیْنَ بِاَرْضِ رَبِیْعَۃَ وَدِیَارِ بَکْرٍ اِلٰی مَرْیَمَ الدَّارِیَّۃِ اَمَّا بَعْدُ الخ یعنے بنام خداوند
رحمن و رحیم اور بعد صلوٰۃ او پر ہمارے سید و آقا کے کہ وہ محمد ہین اور اوپر آل کے یہ نامہ ہی منجانب عیاض بن غنم کے
کہ وہ امیر ان لشکر ون مسلمین کا ہی جو حدود ربیعہ و دیار بکر ہین وارد ہین لکھا جاتا ہی طرف مریم داریہ کے واضح ہو
کہ حق سبحانہ تعالی نے ہمکو نصرت امداد کی ہی اور تمام قوم کفار پر ہمکو فیروز مندی بخشی ہی اور ملوک کفار پر قابض و قادر ہوئے
ہین ہماری تائید فرمائی ہی ہم جس جس بلد پر نازل ہوئے اُسکے مالک ہوئے اور جو جو لشکر ہمارے مقابلہ مین آیا اُسکو ہمنے
شکست دی کیونکہ غلبہ و تسلط مخصوص واسطے حق تعالی کے ہی اور واسطے اُسکے رسول اور واسطے مومنین کے اور قلعہ
تیرا کچھ بہت بلند اور بڑا محکم قلعہ تدمر سے نہین ہی کہ وہ قلعہ بنیعہ بنایا ہوا سلیمان بن داود کا ہی اُسپر اہل اسلام نازل ہوئے
اور اُسکو فتح کر لیا اور اسیطرح قلعہ بعلبک و حلب و انطاکیہ پر جو دار الملک ہرقل بادشاہ کا ہی متسلط ہو گئے
اور ہمارے تئین کوئی ایسی مشکل پیش نہین آئی مگر یہ کہ حق تعالی نے ہمپر آسان کر دی اور اسی امر کا حق تعالی نے
اپنی کتاب مین ہمسے وعدہ کیا ہی وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے نصرت مومنین کی ہمپر واجب و لازم ہے
پس جسوقت ہمارا یہ نامہ تجھکو پہونچے تو بیدرنگ ہمارے امر کو تسلیم کر کہ اس صورت مین تو سلامت رہیگی اور ہر گز
ہماری مخالفت سے دل اندامت اُٹھا دیگی اور جسوقت ہمنے ارادہ کیا فوراً ہم تیرے یہان پہونچینگے اور ہم
وہ نہین ہین کہ تیرے دین بریا تیرے کسی اہل بلد کے دین پر زبردستی کرین کیونکہ حق تعالی نے فرمایا ہے
لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنے امر دین مین اجبار کرنا جائز نہین ہی اور اگر تو باعث اپنی خودداری کے ہم سے بے
اعتنائی کریگی تو نتیجہ اسکا تجھکو عنقریب معلوم ہوگا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا
وَّاَقَلُّ عَدَدًا یعنے قریب ہی کہ تم جانوگے کون عاجز تر ہی اسبات مین کہ اسکا کوئی امر و یاور نہین ہی اور کون کمتر ہی
کثرت انصار و سامان کارزار مین اور سلام ہی اوپر بندگان خاصگان خدا کے وبعد ازان نامہ لپیٹا اور لفافہ سر بمہر کرکے
ایک شخص کے حوالہ کیا جو معاہدین مین سے تھا اور اُسکو حکم کیا کہ قریب اس قلعہ کے جا اور وہان کے لوگون کو
نامہ حوالہ کرکے بانتظار جواب توقف کر چنانچہ وہ شخص زیر قلعہ پہونچا اور اُنکو اُنکی زبان مین پکارا اور نامہ دکھلایا اور
اشارا کیا تب لوگون نے اوپر سے رسی لٹکا دی اس شخص نے وہ نامہ اُس رسن مین باندھ دیا اُنھون نے کھینچ لیا
اور نامہ بر نیچے منتظر ٹھہر رہا اور لوگون نے وہ نامہ ملکہ مریم کے پاس پہونچایا اور پڑھا گیا پھر جب مریم نے اُسکا مضمون
سمجھا تو اپنے اعیان دولت کو جمع کرکے مشورہ کیا اور فرمایا جو کچھ امیر لشکر عرب نے ہمکو لکھا ہی اس باب مین تم کیا
کہتے ہو اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو رائے آپکی ہو وہی بہتر ہی اور ہمارے تئین آپ جو حکم کیجے ہم وہ
بجا لاوین تب مریم نے کہا اے قوم تم خوب جانتے ہو کہ ناگوارا ہی ننگ و عار اور جبکہ ہم ان عربون کا امر

تسلیم کرینگے تو اہل روم بہت تنگ عاجز ہوجائینگے اور کسی طرح کیونکر ایسا ملک و قلعہ حوالہ کرو یا کہ محاصرہ تمہارا یہ سال بھر کا ہو اور ایک
مہینہ دس دن کا ہو حال آنکہ یہ بلاد تمہارا دیگر بلاد روم سے محکم تر ہے اور جب تمکو حاجت ہوتی تو تمہارے لئے امداد و مخلوق
کے زراعت بھی کرتے اور تمہارے پاس پانی بھی موجود تھا اور تمام چیزیں جسکی تمکو احتیاج ہوتی وہ سب قلعہ میں مہیا
تھیں اور علاوہ اسکے میرے پاس ملوک دیار بکر کے نامے لکھے ہیں اور مجھسے وعدے کیے ہیں کہ وہ اپنے اپنے یہاں سے لشکر
میری نصرت کو بھیجینگے پس کچھ اہل مشورہ نے عرض کی اے ملک یہ بات آپ کی بہتر ہے اور مناسب ہے کہ آپ اس قوم کو
ایک نامہ ایسے مضمون کا لکھیں تا وہ تمسے قطع طمع کریں چنانچہ نامہ لکھا گیا اس میں یہ درج کیا کہ تمہارا نامہ پہونچا مطلب
تمہارا معلوم ہوا تمنے جو کہ اپنے حق میں ذکر نصرت خدا کا کیا تو کیا تم نہیں جانتے ہو کہ مسیح نے تمکو مہلت دی ہے اور
تمکو مہمل و مطلق العنان بس چھوڑا ہے اور بالفعل تمسے درگذر مہلت کیا ہے مگر اسلیے کہ بعد اسکے وہ تمسے مواخذہ کریگا
اور گویا کہ تمنے سرحد ملوک اور ملوک شاہوں پر قبضہ و تسلط کیا ہے تو سر آئندہ میں تمپر ان لوگوں کو بھیجتی ہوں جو
نہایت سخت مارنے ہیں اور تلواریں انکی تیز ہیں اور روانہ کرتی ہوں لشکر پر لشکر اور کمک پر کمک کہ وہ تمسے
بدلا لینگے اور بندگان مسیح سے مقدور عار دور کرینگے یعنی انکو جو تمسے مغلوب ہونے کا ننگ و عار ہے تو وہ اسکو دور
کرینگے اور میں وہ نہیں ہوں کہ اپنا قلعہ کبھی تمہارے حوالے کر دوں بس تم جاؤ یہاں مقام رکھو یا کوچ کر جاؤ
والسلام پھر اس نامے کو ایک ڈورے میں باندھکر اس مجاہد نامہ سے کے آگے لٹکا دیا اُسنے کھول لیا اور اسکو خدمت میں
عیاض بن غنم کی بھیجدیا امیر انہوں نے جب وہ نامہ پڑھا اور اسکا مضمون سمجھ لیا تو فرمایا ہمنے توکل کیا خداوند
عزوجل پر اور اپنے امر کو اسی کے تئیں سپرد کیا اور یہ آیہ پڑھا وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ
اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا یعنی جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ کرتا ہے تو حق تعالیٰ اسکے لیے کافی ہے یعنے
اسکے نفع دینے کے واسطے بس ہے کیونکہ حق تعالیٰ اپنے امر کو بالغ و کامل کرنے والا ہے اور ہر آئینہ اللہ نے ہر شے
کے لئے ایک مقدار معین کی ہے راوی کہتا ہے کہ پھر عیاض بن غنم آمادہ اس بات پر ہوئے کہ تھوڑے دیر اقامت کریں اور
دستہ سواروں کا واسطے تاخت و تاراج کے اوپر شہر پاسے سنجار و میافارقین وغیرہ بلاد کے بھیجا جاوے راوی نے
کہا اُسی عرصہ میں ناگاہ صدا ایک ناقوس گوش زد ہوئی تو عیاض نے لوگوں سے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہے
لوگوں نے کہا وہ کیا کہتا ہے عیاض نے کہا یہ کہتا ہے کہ جس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمزاد علی کو
بھیجا تھا اور ایک جماعت مسلمین کو اُنکے ہمراہ کر دیا تھا تا کہ اطراف و جوانب تبوک پر تاخت و تاراج کریں اُسوقت
گذر اُنکا ایک راہب کے دیر پر ہوا تھا سو وہ راہب اپنا ناقوس بجاتا تھا تو علی نے اپنے ہمراہیوں سے
کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہے اُن لوگوں نے جواب دیا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں اور یا علی تم جانتے ہو
علی نے کہا ناقوس یہ کہتا ہے کہ مَهْلًا مَهْلًا يَا ابْنَ الدُّنْيَا مَهْلًا مَهْلًا اِنَّ الدُّنْيَا قَدْ اَغْوَتْنَا وَاسْتَهْوَتْنَا

وَاشْتَمَلَتْنَا غَمًّا تَرَى مَا تَرَى مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِيْ عَنَّا اِلَّا لَنَا اَوْ عَلَيْنَا يَا بَنِي الدُّنْيَا جَمْعًا جَمْعًا يَا بَنِي الدُّنْيَا
شَرًّا لَهَا شَرًّا طَا مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِيْ عَنَّا اِلَّا اَثْقَلَ ظَهْرًا مِنَّا مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِيْ عَنَّا اِلَّا اَصَارَ مِنَّا جَهْلًا قَدْ
ضَيَّعْنَا دَارًا تَبْقٰى وَاسْتَوْطَنَّا دَارًا تَفْنٰى یعنی اے دنیا زادو اے دنیا دارو جلدی نہ کرو سمجھ بوجھ کے تامل کام کرو کیونکہ
دنیا ہمکو اغوا کرتی ہے اور فریب مین ڈالتی ہے اور ہمکو اپنے امور مین مشغول کرتی ہے کل ہم دیکھینگے جو کچھ دیکھینگے یعنے مابعد دنیا
مین جو کچھ دیکھنا ہے دیکھینگے کوئی دن ہمسے یعنے ہمپر ایسے ہمپر سے نہین گذرتا ہے مگر یہ کہ وہ ہماری بھلائی کا ہوتا ہے یا ہماری
برائی کا اے دنیا کے بچو اپنے امور کو جمع رکھو اے دنیا والو اپنے کامون مین مستعد و آمادہ رہو جو روز ہمپر گذرتا ہے
وہ ہماری پیٹھ کو بار گناہون سے بوجھل کرتا جاتا ہے اور کوئی زمانہ ہمپر نہین گذرتا ہے مگر یہ کہ وہ ہماری غفلت
و نادانی مین بسر ہوتا ہے یہانتک کہ ہم دار بقا کو ضایع کرتے ہین اور دار فنا کو اپنا وطن سمجھتے ہین یہ سنکے اصحاب علی نے
کہا اے فرزند عم رسول اللہ کیا یہ باتین نصرانی جانتے ہین اور سمجھتے ہین علی نے کہا ان باتون کو سواے نبی اور
صدیقین کے اور کوئی نہین جانتا راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی ربیع ابو سلیمان نے موسے بن
عامر سے اُنسے اپنے جد سے کہ اُنکے جد نے اُسپر یہ روایت پڑھی تھی مقام عفرا مین جو مضافات عسقلان سے ہے
کہ آخر عیاض بن غنم نے شہر آمد پر چار مہینے قیام کیا بعد ازان حکم بن ہشام نے لشکر کے پرے سے باہر نکلکر
عیاض سے طلب اذن کیا کہ میافارقین پر یورش کرے اور دوڑ مارے چنانچہ عیاض نے اُسکو اجازت دی تو اُسنے
مہاجرین و انصار مین سے سو صحابہ کو اپنے ساتھ لیا اور وہ لوگ بعد نماز ظہر کے روانہ ہوئے تا آنکہ دجلہ کے پار اُترے
اور چلے تو اُنکے لیے طی الارض ہوا یعنے زمین سمٹتی جاتی تھی یہانتک کہ وہ لوگ تھوڑی ہی سی رات گذرے
تھوڑی دور چلے تھے کہ میافارقین مین پہونچ گئے اور اُسکو گھیر لیا بعد ازان ایک برج تک پہونچے جو معروف
بہ برج شناۃ تھا اسوقت حکم بن ہشام نے کہا مین حق تعالی سے آرزو رکھتا ہون کاش یہ شہر میرے ہاتھ سے
بلا قتال فتح ہو جاوے راوی نے کہا ہنوز یہ کلام حکم بن ہشام کا پورا نہوا تھا کہ دفعۃً ایک برج کے جانبے کا
ایک دروازہ اُنکے لیے خودبخود کھل گیا ناگاہ یہ سب اندر دھس پڑے اور اُسوقت اہل شہر وسط شہر سے اپنے بڑے
کنیسے تک جو معروف بہ بیعۂ ماریہ تھا استصحاف کرتے تھے اسلیئے کہ اس شب کو نصارے کے یہان عید تھی
پھر جب وہ لوگ نماز کے واسطے متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ باب بیعہ پر اہل اسلام نازل ہین تب وہ شور و غوغا کرنے
لگے اور لوگون نے اُنکا غلغلہ سُنا تاکہ صاحب بلد جسکا نام اسلاعورس تھا وہ یہ غل سنکر آیا اور عربون کو دیکھکر
بولا تم لوگ کون ہو حکم نے کہا ہم ہین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اُسنے کہا کہ تم کہان سے آئے ہو
حکم نے کہا ہم اپنے لشکر سے آتے ہین اُسنے کہا تم اپنے لشکر سے کب چلے کہا بعد نماز ظہر اُسنے کہا ہمارے شہر کا پھاٹک
کسنے تمہارے لیے کھول دیا حکم نے کہا ہمارے واسطے اُس شخص نے دروازہ کھول دیا ہے جسکے ہاتھ مین جمیع امور کی

کمیاں میں ایسے کہاں سے ہماکیہ پاک. کیا حکم نے کہا ہم کو کیا خوف ہے مخلوق سے کہ وہ ضرر پہونچا سکتے ہیں یعنی کیونکہ وہ
زیر فرمان حکم الٰہی کے ہیں وہ بڑا منہ حق تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ
یعنی لے ایمان والو تم کافروں سے مت ڈرو اگر تم مومن ہو تو بس مجھی سے ڈرتے رہو تب اسلاعورس نے کہا کہ تم ایسا
حادث و جدید ہے اور ہمارا رب قدیم و جدید ہے اور حال یہ ہے کہ قدیم کو محدث پر فضیلت ہے کہ کہا اگر تیرا یہ قول ٹھیک
ہو تو فضیل ابلیس کی آدم پر لازم آتی ہے اسلیئے کہ ابلیس مقدم تر ہے آدم سے کہا تجکو معلوم نہیں ہوا کہ طینت
مادہ آدم کا بصورت مشکوۃ تھا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ
یعنے حق تعالیٰ جسکا قلب واسطے اسلام کے کشادہ کرتا ہے وہ اپنے پروردگار کے نور کرامت سے منور ہو جاتا ہے اور اس
مشکوۃ کے وقت جلوہ گری یعنے ہنگام نفخ روح کے نور اسکے قلب کا روشن ہوا اور مرتبہ آفتابیہ استعلا دریں کیا
جب ابلیس نے اسکو دیکھا تو وہ چونکہ اپنے پیرایہ عبودیت و بندگی کو چھوڑ توحید سے سجدہ جا ماتھا ناگاہ وکیا دیکھا کہ
وہ اسکو شرک سے سیاہ نظر آیا پس معنی اصلی و قدیمی اسکی بصفت وقت و بصورت حال نمودار ہوئی اور آیت
وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ یعنے ابلیس اپنی اصل خلقت میں زمرۂ کافرین سے تھا یعنے درحقیقت وہ سالک راہ
شرک اور زیر سایہ جہل نا واقف اندیش کے تھا اور قطع منازل عبادات بعجب و ریا کرتا تھا اور واقع میں شاید
ضلال سے عالم نابینائی میں تھا پس جسوقت وہ نور الٰہی مشکوۃ آدمیت سے منور ہوا تو اسے ایسا معلوم ہوا کہ گویا
شعلہ کا یعنے اسے اس نور سے طلب نار کی اور اس سے احد آتش کیا اسکا مفاد یہ معلوم ہوا اِنَّ عَلَيْكَ
یعنے ہر لمحہ تجھپر میری لعنت اور میری رحمت سے تیرے لئے دوری ہے اور اصل آدم کی یہ ہے کہ جب اسنے طلب
میں اشتیاق و پایہ گاہ بشریت سے مار و سے ہمت و تصد کے پرواز کر کے حیطۂ انسانیت سے تجاوز کیا
یہانتک کہ نار محبت و آتش آلام سے قریب ہوا انوار الٰہیہ نے اسنے مفارقت کی اور پر و بال اسکی جلالت
و برگزیدگی کا ٹوٹ گیا اور طائر اسکی بلند پروازی و ترقی کا شکست پر ہو گیا تو وہ دام میں وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ
کے گر پڑا یعنے آدم نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا پھر جب وہ وادی محبت میں سرگردان ہوا اور
ابر لپسے لبست وادہ وے پے در پے اسپر ہجوم کیا اور برق اِهْبِطَا کا تازیانہ لگا اِهْبِطَا یعنے لے آدم اور
لے حوا تم دونوں باغ جنت سے اتر کر دنیا میں جاؤ پھر جب آدم علیہ السلام صحراے کربات میں آنکلے
تو یکایک آیت بشارت دینے والی اسکی برگزیدگی کی انسے آکر لپٹ گئی یعنے آگئی کہ پھر پروردگار نے انکو برگزیدہ
کیا فَتَابَ عَلَيْهِ یعنے حق تعالیٰ اسپر متوجہ ہوا اور توبہ و انابت اسکی قبول کی غرضکہ اسلاعورس نے ان حماد کو
حکم کیا کہ اندر صومعہ کے داخل ہوں اسوقت حکم بن ہشام نے کہا کہ ہم تمہاری صومعہ میں جاکر کیا کریں اسنے کہا اسکے اندر
جاکر تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو یعنے نماز پڑھو حکم نے کہا ہم لوگ ایسے نہیں ہیں کہ واسطے ذکر یعنے پروردگار کے

بلائے جاوین تو پھر اوس سے تاخیر کرین آخر صحابہؓ نے اپنے گھوڑے باندھ دیے اور اندرون بیعہ داخل ہوئے اور سلاطین روم کا ارادہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اندرون بیعہ جانے سے یہ تھا کہ آرایش بیعہ کی نمایش کراوے اسلیے کہ اوسکے اندر لمع و زرنگاری کی تیاری کی تھی اور اوسمین شبیہ بیت المقدس کھنچوائی تھی اور اوس مین صخرہ اور سلسلہ بیت المقدس کا بطور تبرک کے رکھا تھا اور اوسمین محراب داؤد اور گہوارہ عیسیٰ کا بنایا تھا اور اوس مین تصویر مسیح و مریم علیہما السلام کی لکھی تھی پھر جسوقت اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اندرون بیعہ داخل ہوئے اور اوسمین یہ تماشا دیکھا تو حکم بن معبد اس آیت کی تلاوت کرنے لگے وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یَا عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ اَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنے حق تعالےٰ نے فرمایا اے عیسیٰ پسر مریم کیا لوگون سے تونے کہدیا ہے کہ تم لوگ مجکو اور میری مادر کو سوائے خدای واحد کے دوسرے اور دو خدا سمجھو چنانچہ اس آیت کو باواز بلند پڑھا اور کہا ان سب کوئی چیز نہین بلکہ قول ہمارا سوائے اسکے نہین ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ راوی کہتا ہے انکی اس صدا سے بیعہ مین زلزلہ آیا اور اوس قوم کو گھبرا دیا اور قندیلین ایک دوسرے سے ٹکرا گئین اور اوسکا مجاور ایک شیخ تھا کہ وہ سب دینون اور شریعتون کا عالم تھا اور اسکا نام عبد المسیح تھا جب اوسنے یہ خرابیان بیعہ اور قندیلونکی دیکھین تو اوسکے چہرہ پر عبرت اور اس ساری قوم پر جو اوسکے اندر تھی ہیبت غالب ہوئی تو اون سب نے اپنے ملک اور مالک سے کہا کہ تونے ہماری ہلاکت کا ارادہ کیا ہے اسوجہ سے کہ تونے عرب کو اندرون بیعہ کے پھر داخل کیا ہے آیا تو نہین دیکھتا ہے کہ ان لوگونکا یہان آنا گویا غضب مسیح کا پھیر ہوا ہے تب اوس بطریق یعنے اوس رئیس نصاریٰ نے کہا قسم ہے مسیح کی جو تم سمجھتے ہو ایسا نہین ہے بلکہ کلام اونکا توحید خدا اور ذکر اپنے نبی کا ہے چنانچہ معجزہ اونکے نبی کا تمپر خوب ظاہر ہوا اور تمنے اوسکو دیکھ لیا وانے ہو تمپر ہر گاہ تھا ملک شہر خود بخود اونکے لیے کھلگیا اور وہ پھر آ پہونچے پھر جبکہ وہ داخل بیعہ ہوئے تو کیونکر بیعہ جنبش و لغزش مین نہ آوے اور قندیلین آپسمین کیونکر نہ ٹکرا جاوین اور جو کچھ مینے باتین کین تو پہلے مین شک مین تھا اور اب مین فردہ دیتا ہون اوس شخص کو جو اونکو دین پر ہو واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ یہ شخص خادم بیت المقدس کا تھا اور جبس روز بیت المقدس ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فتح ہوا ہے تو یہ خادم بیت المقدس مین موجود تھا اور اوسنے اون برکات سے جو اندرون قدس کے تھے یہ آواز سنی کہ یہ یعنے عمر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہے کہ طول و عرض دنیا مین فتح کریگا اور محمدؐ وہ شخص ہے جسکی بشارت مسیح بن مریم نے دی ہے اور اوسی زمانے مین ایک شخص نے اوس خادم سے سوال کیا تھا کہ مین نے مسلمانون کو دیکھا ہے وہ صخرہ بیت المقدس کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اوسپر جو عیسیٰ کا قدم بنا ہے بوسے دیتے ہین پس ہم مسلمانونکو دیکھتے ہین کہ وہ قدم مسیح کو چومتے ہین تب اوس خادم نے کہا اے فرزند یہ لوگ کہتے ہین کہ وہ قدم مسیح ہے حالانکہ وہ قدم اونکے نبی محمدؐ بن عبد اللہ کا ہے جبکہ اوسنے

واسطے معراج کے بطرف آسمان عروج کیا تھا تب لوگوں نے کہا کیا ایسا ہوا تھا اور اس عروج کو بیوبجا ہی اوسے کہا
ہاں سچ ہے کہ تب بیت المقدس تک اوسکا سیر کرائی گئی اور وہاں اونسے سب نبیوں کو نماز پڑھائی ہے پھر وہاں سے
اونسے طرف آسمان کے سیر فرمائی اور ندا اقدسی علیہ الرحمۃ نے کہا اور کیفیت اس سیر کی حکم نے اسطرح سنائی کہ
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دہی سے اعویں مردم مستبشر ہوئے اور جبر رسالت مشتہر ہوئی اور
کمالات اوسکے مشہور آفاق ہوئے اور انوار جمال نے عالم کو منور اور ارادہ الہی تعالی ہوا کہ آنحضرت صلعم
قرب قاب قوسین سے تمام اہل کو بہرہ پر اشرف وافضل کرے پس تمام عالم کائنات میں ندا دی گئی کہ اے تم
درستی اپنے احوال واعمال کی کرلو اور تہذیب واداب سے آراستہ ہو جاؤ کیونکہ یہ شب قرب وحضوری کی ہے
یہ شب آزادی کی ہے جہنم سے یہ شب شادمانی وسرور کی ہے یہ سب ابتہاج ہے یہ شب معراج ہے
اے فرشتو ر دماں بہیامبری کا لنگا دو اور کر او گروہ ہای عالمہ کو ہموار کردو اور بارگاہ اداب پر تادب کمر بستہ ہو
اے جبرئیل جنتو کو آراستہ کر حوروں کو اور غلمانوں کو زیب وزینت جلوہ دے اے جبرئیل امّ ہانی کے گھر میں جا کر
مو ہمارے حبیب کو بیدار کر اور براق پر سوار کر تاکہ ہم اپنی آیات ونشانیاں اوسکو مشاہدہ کرا دیں حاصل
جبرئیل نے وہ مرکب اپنے ہمراہ لیا جسکی خلقت عجیب اور صفت اوسکی غریب تھی اور اوسکی لگام جالہ تقرب سے
تھی اور زین اوسکا سار محبت سے تھا کہ جبرئیل نے اوس براق کو میدان کون ومکان میں نکالا اور تلاوت
اس آیہ کے مد ادیتے تھے سُبْحَانَ الَّذِی اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ یعنے سزاوار تسبیح وہ خدا ہے جو اپنے بندہ کو سیر اپنی
اپنی آیات کا کراتا ہے چنانچہ جبرئیل اوس مرکب کو لیکر دروازے پر اوس شہسوار عرصۂ رسالت کے کھڑے ہوئے
وبعد رفع حجاب اسرار کے جبرئیل نے حضرت کو دیکھا کہ وہ اپنی عبادات وتذلل میں بسوے معبود مائل ہیں اور
سجادہ نشین اپنے وسادہ عمل کے ہیں اور اشتیاق نے نحیف ونزار کر دیا ہے اور آرزومندی سے دردمند ہیں
پس جبرئیل انوار سعادت سے اوس پرنور آستان ہوئے اور وفائے وعدہ سے مژدہ رساں ہوئے اور کہا یا ایہا
المدثر یعنے اے چادر پیچیدہ اے گلیم پوش اپنے قدم ہمت پر کھڑا ہو اور کمر بند عزم کو چست کر اور سوار ہو اور طرف
آسمان کے صعود کر اور معراج قرب اور اوج ترقی پر عروج کر پس کے سید عالم مشتاقی تمام وہ کھڑے ہوئے اور مرکب
سلام پر سوار ہوئے اور جبرئیل نے لائے اور چڑھا لیا اور خانہ کعبہ سے نکلے اوسوقت ذکر خدا جلیس تھا اور یاد
انیس تھی اور شوق اوسکا راہبر تھا اور جبرئیل جلیل تھے جب دائرۂ قدس میں داخل ہوئے اور نزدیک مسجد اقصی پہونچے
تو وہاں ارواح انبیا لباس انوار حاضر ہوئے اور بسلام وتحیت پیش آئے اور در دیر جلوہ گر ہوئے اور بسلسلہ ہا دو
ثنا خوانی کرنے لگے اور ہر ایک نے وصف اپنی اپنی منزلت اور ذکر اپنی اپنی فضیلت کا شروع کیا چنانچہ پہلے
آدم علیہ السلام نے بیان کیا حمد ہے اوس خدا کو جسنے مجھے اپنے دست قدرت سے خلق کیا اور مجھ میں روح اپنا

وسیدہ کیا اور ملائکہ کو میرے لیے سجدہ کا حکم کیا اور دار کرامت مین مجھے ساکن کیا اور ادریس نے کہا حمد کرتا ہون
اوس خداوند کا جسنے میرے تئین مکان برتر پر مرتفع کیا اور مقام نورانی مین مجھے جگہ دی اور نوح نے کہا مین شکر گذار
ہون اوس پروردگار کا جسنے مجھے قوم ظالمین سے نجات بخشی اور میرے تئین مومنونکا باپ اور مجکو اونکا امین مقرر کیا اور
ابراہیم نے کہا مین حمد کرتا ہون اوس کردگار کا جسنے مجکو اپنا خلیل فرمایا اور اوسنے مجھپر نار کو خنک و گوارا کیا یعنے
آتش کو گلزار کر دیا اور میری زوجہ جو بانجھ تھی اوسکی اصلاح کی اور موسیٰ نے کہا سپاس ہے اوس خالق کا جسنے
مجھے نو آیات بینات یعنے نشانیان روشن عطا کین اور میرے لیے لوحون مین ہر چیز کا وعظ اور پند لکھا اور ہر شے کو
بتفصیل بیان کیا اور فرعون میرے دشمن کو ہلاک کیا اور میری قوم کو اوسکے ہاتھ سے بچایا اور میرے لیے دریا
شگافتہ کیا اور مجھسے بطور تکلم کلام کیا اور سلیمان بن داؤد نے کہا مین شکر کرتا ہون اوس خداوند کا جسنے تمام
انس و جان کو میرا مطیع کیا اور طیور و ہوا کو میرا مسخر کیا اور میرے تئین طائرون کی گویائی اور اونکی زبان سکھلائی
اور مجھے وہ ملک و سلطنت بخشی جو بعد میرے ویسے کسی کے لیے شایان نہوئی اور عیسیٰ نے کہا ستایش ہے اوس خداوند
کی جسنے مجھے گندگی نطفہ سے پیدا نہین کیا اور اوسنے میرے لیے مردے کو زندہ کیا یعنے مجھسے مردے کو زندہ کرایا اور
میرے واسطے کور مادر زاد اور سفید بدن اچھا کیا یعنے عوارض و امراض کو میرے ہاتھ سے اچھا کرایا پھر جسوقت
ان جملہ انبیا نے اپنی اپنی کرامتونکا فخر کیا اوسوقت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ حمد ہے خدای عز و جل کا
کہ اوسنے مجکو اپنے لب لباب انوار سے پیدا کیا اور میری قدر و منزلت کو زمین و آسمان مین بلند کیا اور میرے
نام کو اپنے ساق عرش پر لکھا اور میرے نام کو اپنے نام سے مقرون کیا اور میرے ذکر کو عالم و مقام قدس مین مصطفیٰ ذکر
کیا اور میرے سینے کو کشادہ کیا اور میرے امر کو مجھپر آسان کر دیا اور میری قدر افزائی کی اور میرے گناہان گذشتہ
و آیندہ کی امرزش فرمائی اور کفار پر مجکو موید کیا اور مجھے ساتھ رعب و دبدبہ کے مبعوث کیا اور دین حنیف کا مجھے رسول
کیا اور مجھے منصور و مظفر کیا اور میری امت کو بہترین امت کیا اور میری اطاعت تمام عجم اور عرب پر فرض
اور تمام روے زمین میرے لیے مسجد قرار دی اور خاک میرے واسطے مطہر اور پاک کرنیوالی کر دیا اور مجکو روز قیامت
میری امت کا شفیع بنایا اور میری شریعت سے تمام شرایع منسوخ کر ڈالا اور ساری امت سابقہ کو میری امت کی شفاعت
مین داخل کیا اور کعبے کو میرا قبلہ گردانا اور میرے بعد مجکو میری امت کی صلوٰۃ کا شنوا کیا یعنے مین اونکی صلوٰۃ کو
شنا کرونگا تا روز قیامت مین اونکی شہادت ادا کرون اور حقتعالے مجکو شاہد کل کا گردانا اور میری امت کو
شاہد اوپر منکرین اور ظالمین کے کیا ہے میرے نام کو سارا افلاک پر لکھا ہی اور حق جل و علا نے فرمایا ہی
اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا یعنے ہمنے تجکو تمام خلق پر شاہد مبعوث کیا ہے اور مژدہ دینے والا
اور ڈرانے والا بھیجا ہے واقدی رح نے کہا پھر جسوقت بطریق میافارقین یعنے اسلاعورس حاکم میافارقین نے

حکم بن ہشام سے یہ سارا کلام سنا تو کہنے لگا واللہ تمہارے دین میں کچھ شک نہیں ہے بے شبہ تم حق پر ہو اور ہر آئینہ میں
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیت المقدس میں اسلام لایا تھا اور بعد اون کے اس شہر میں آیا اور اوسکا
حوالی تھا اور مرگیا تو بعد اوسکے میں والی ولایت ہوا اور پھر اپنے دین اول کی طرف پھر رجوع کی اور اب جیسے
توبہ کی اور تمہارے دین میں آیا تو آیا ہوسکتا ہو کہ حق تعالی مجھسے قبول کریگا اور جو گناہ مجھسے ارتکاب ہوچکا کیا تب حکم
جواب دیا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ایک روز اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ آدمی کس چیز
پر بہت خوش ہوتا ہے لوگوں نے عرض کی کہ اپنے اہل سے یہ سنکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چپکے خاموش ہو رہے
اصحاب بھی چپ ہو رہے پھر فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ نہیں آدم زاد اس بات سے بہت شاداں نہیں
ہوتا بلکہ جسوقت وہ کسی ریگذر میں ہو اور اوسکے پاس اوسکا شتر سواری کا بھی ہو اور سب بار اوسکا زاد اور راہ اور
پانی اور اوسکے بیع و آرام کی چیزیں بار ہوں پھر جسوقت کسی ایسی راہ پر اوسکا گذر ہو کہ اوسوقت اوسکو تشنگی
و حرارت آفتاب کی بہت ہو اور وہ کہیں سایہ میں باگ اپنے ہاتھ سے اوتر پڑے اور اپنے بازو کا تکیہ لگاکر سو رہے
و بعد ازاں وہ بیدار ہو اور دیکھے کہ ناقہ اوسکا جاتا رہا اور گم ہوگیا اور اسپر اوسکا کھانا پانی اور صرف سفر تھا
اوسکے فائدے کی چیزیں تھیں آخر اوسکی طلب و تلاش میں نکلا اور جیسے راست ڈھونڈھتا پھرا اگر دستیاب نہوا
تب وہ اسی مقام پر جہاں سے شتر مفقود ہوا تھا پھر پھرا اور اپنی موت کا اوسکو یقین ہوگیا پھر وہاں جب
سو رہا و بعد ازاں جب بیدار ہوا ناگاہ اوسے وہیں اپنے ناقے کو مع اہل و اسباب پایا اور اوسکی مہار تھام لی
و بعد ازاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس شخص کو ایسا زاد و راحلہ پانے سے جیسی کچھ خوشی ہوگی
اوس سے زیادہ حق تعالی خوش ہوتا ہے بندۂ مومن کی توبہ کرنے سے راوی کہتا ہے جب اسلاعوس نے یہ کلام حکم
بن ہشام کا سنا تو اوسکی آنکھوں سے اشک جاری ہوگئے پھر اون سب صحابہ کو اپنے دارالامارۃ میں لے گیا اور
کہنے لگا واللہ حق ثابت ہوا اور صدق ظاہر ہوگیا غرض کہ وہ اسلام لایا اور اسلام اوسکا بہت خوب
اور پسندیدہ ہوا پھر اوسنے اپنی جماعت کو طلب کیا آخر وہ سب بھی اسلام لائے بعد ازاں اوسنے اکابر و عمائد
بلد کو طلب کیا اور اپنے اسلام سے اونکو خبر دی اور کہا کہ جو کچھ میں اپنی ذات خاص کے لیے پسند کرتا ہوں
وہی تمہارے لیے بھی چاہتا ہوں و ہر آئینہ دین اون لوگوں کا برتر ہے اوسپر کوئی دین غالب نہیں ہے پس جو شخص
کہ اس سے اسلام لاویگا وہ دنیا و آخرت دونوں جگہ امن و امان پاویگا اور یہ لوگ ہرگاہ بلد آمد میں نازل ہونگے
تو کچھ شک نہیں کہ تمام دیار کو اوسیں کا ہے درصورتیکہ جو کوئی اونکی مخالفت دنیاوی کریگا بالضرورت اوسکا
شہر لوٹ لینگے اور اوسکے اہل و اطفال کو بندی کر لیجینگے اور بندگی میں لینگے پھر اگر تم لوگ اسلام لاؤ تو تم
اپنی جان و مال و بلاد سے امین رہوگے تب اون سب نے جواب دیا اسے صاحب و مالک ہمارے

ہمکو تین دن کی مہلت دیجیے تا ہم فکر و مشورہ کریں کہ ہمارے حق میں کیا مناسب مصلحت ہے چنانچہ اسلاعورس نے
اونکو رخصت کیا وہ سب اوسکے پاس سے واپس آئے پھر جب رات ہوئی تو وہ سب مجتمع ہوئے اور آپس میں اونھوں نے
حلف و عہد کیا کہ ہم دین عرب کا قبول نکریں اگرچہ ہم سبکو مار ڈالیں پس چاہیے کہ قتال پر صبر و استقامت کرو
پھر جب تین روز گذر گئے تو اسلاعورس نے اونکو طلب کیا تو اونمیں سے تھوڑے سے لوگ آئے اور باقی نہیں آئے
اور خبرداروں نے اسلاعورس کو اوس کے عزم و ارادے سے خبر دی آخر اہل بلد مسلح ہوکر اوس سے لڑنے کو
آگئے تب اسلاعورس بھی اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اونسے لڑنے نکلا اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
بھی اوسکے ساتھ تھے تا آنکہ جنگ شدید واقع ہوا جب رات ہوئی تو اسلاعورس نے صحابہ سے کہا کسی کو اپنے امیر
کے پاس بہت جلد روانہ کرو کہ وہ ہملوگوں کے لیے کمک بھیجے آخر اون صحابہ میں سے ایک کو روانہ کیا وہ
ہنوز بلد سے تھوڑی دور نہیں گیا تھا کہ صدائے سم اسپان سنکر متحیر ہوا پھر جب اونکا تفحص کیا تو وہ سب
لشکر اسلام سے تھے اور وہ پانسو سوار تھے اور افسر اونپر قتیبہ بن عدی تھے اور سبب اون سواروں کے آنیکا
یہ تھا کہ عیاض بن غنم نے اپنے خواب میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے قصہ میافارقین اور
ماجرا اہل بلد کا ارشاد کیا اور بنا بر روانگی لشکر کے حکم فرمایا جب عیاض خواب سے بیدار ہوئے تو قتیبہ بن عدی کو پانسو
سوار کے ساتھ روانہ کیا اور حکم خداوند عز و جل سے طیّ الارض ہوا یعنے زمین ایسی سمٹ گئی کہ وہ لوگ اوسی
رات کو میافارقین میں پہونچ گئے تب وہ صحابی جو طلب مدد جاتا تھا ان سب سواروں کو خفیہ دروازے کیطرف سے
لایا اور اوس دروازے پر کچھ لوگ بنا بر محافظت کے تعینات تھے تب اوس صحابی نے اون محافظوں کو آواز دی تو
اونھوں نے دروازہ کھولدیا اور سب سواروں کو اندر داخل کر لیا پھر سواروں نے سوال کیا کہ ہمارے آنے کی تمکو کسنے خبر دی تب
صاحب بلد اسلاعورس نے جواب دیا کہ تمہاری خبر مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ ہر گاہ قتل اہل بلد سے میرا
دل تنگ ہوا اور میں سویا تو میں نے حضرت کے وجود باجود کو خواب میں دیکھا وہ تمہارے آنے کی خوشخبری مجھسے فرماتے تھے
غرضکہ جب یہ سب پہونچ گئے اور قتال اہل بلد کے واسطے آمادہ ہوئے تو مسلمانوں نے اہل بلد کو پکارا اور کہا اے
دشمنان خدا بتحقیق کہ بلا کی تیر اوتر چکی ہے کہ تمکو اصحاب مستطاب نے گھیر لیا اور تمکو تلواروں کے آگے دھر لیا ہے
یہ سنکے وہ لوگ اپنے گھروں کو بھاگے اور اپنے مکانوں میں جا گھسے اور دروازے خوب مضبوط بند کر لیے اسلیے کہ اونکو
یقین ہوگیا نزول اوس بلا کا جسکی تاب و تحمل اونمیں نہ تھی یہاں تک کہ الغیاث و فریاد پکارنے لگے اور امان
مانگنے لگے اوسوقت اسلاعورس نے کہا جو کوئی ہمارے پاس چلا آویگا وہ امان پاویگا آخر سب حاضر ہوئے تب
اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا بتحقیق کہ ہمنے تمکو امان دی تمہاری جان و مال پر مگر یہ کہ تم اپنے
ہتھیار حوالہ کر دیں پس اونھوں نے اپنے سارے ہتھیار جو جو اونکے پاس تھے حوالہ کر دیئے پھر جبکہ اوس قوم نے [illegible]

دیکھ لیا تو وہ اسلام لائے مگر کچھ لوگ اوس سے محروم رہے دلدار ان اوس شہر کا جامع مسجد بنایا اور وہاں پر تین روز مقام کیا اور سات سو قوم میں حکم بن ہشام کو چھوڑا اور اوسکے ساتھ اور دس صحابی مقرر کر دیے تاکہ وہاں انکو شرائع دین تعلیم کریں اور حکم بن سدی ایک لشکر لیکر عیاض بن غنم کے پاس آیا اور اوسے سارا احوال کہا یہ سنکے عیاض بہت خوش ہوے

بقیہ ذکر بلد آمد

حتیٰ اہل آمد نے دروازہ شہر کا کھولا اور مقابلہ کیا لو اس بات سے عیاض بن غنم اور تمامہ اصحاب تنگ ہوئے واقدی رح نے کہا کہ صحابہ پانچ مہینے تک بلد آمد کو گھیرے رہے چنانچہ خالد بن الولید صبیانہ کو بر ہر اساس الاکبر مامور تھے ہر روز سوار ہوتے تھے اور ایک لشکر لیکر و بلد آمد کے چہرتے تھے جب رات آتے تھی تو اپنے تمام خیمہ آتے تھے اور ہمام اونکا غلام ہر شب کو ایک روٹی جو کی پکا کر حجرہ میں رکھ دیتا تھا کہ بعد مراجعت بعد نماز مغرب اوس روٹی کو کھا لیا کرتے تھے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ تین دن رات برابر گذرے کچھ کھانا نہیں سے افطار کرتے تب خالد نے ہمام اپنے غلام سے کہا ای ورید کیا تیرے پاس کچھ نہیں ہے کہ تو مجھے افطار کرا دے یہ تیسری رات ہے کہ تو نے میرے لیے کچھ نہیں پکایا اوسنے کہا ای میرے آقا واللہ میں ہر شب روٹی پکا کر آپکے لیے حجرے میں رکھدیا کرتا ہوں مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا ہو جاتا ہے بلکہ مجھکو تو یہی یقین تھا کہ آپ نوش کرتے ہیں چنانچہ جب چوتھی رات آئی تو ہمام نے موافق عادت کے روٹیاں پکا کر حجرے میں رکھدیں اور وہ آپ چھپ کے بیٹھا تاکہ دیکھے کون وہ روٹیاں نکال لیجاتا ہے ناگاہ ہمام نے دیکھا کہ ایک کتا شہر کی جانب سے آیا اور اندر حجرے کے گھسا اور وہ روٹیاں نکال لیجلا تب ہمام اوسکے پیچھے گیا کہ کہاں لیجاتا ہے تا آنکہ وہ کتا اوس تالاب سے جسپر خالد مامور تھے نکلکر طرف دیوار شہر ساوہ کے گیا آخر ہمام اوسکو چھوڑ کر پھر آیا جب خالد نماز سے فارغ ہوئے تو افطار طلب کیا اوسوقت ہمام نے کہا کہ ای میرے آقا ایسا ایسا امر واقع ہوا خالد نے کہا ای ہمام تو مجھے وہ مقام جہاں کتا روٹی لیگیا ہے دکھا دے تب ہمام خالد کے آگے آگے ہو لیا اور لیجا کر وہ مقام جسمیں کتا روٹی لیکر گھس گیا تھا دکھا دیا جب خالد نے یہ دیکھا تو کہا اللہ اکبر ترا ہے حقتعالیٰ نے اب ہمکو فتح و نصرت بخشی پھر وہاں سے پھر آئے اور اپنے اصحاب کو بلا کر یہ قصہ اونسے بیان کیا اور اونسے کہا میں قصد رکھتا ہوں کہ اس تالاب میں ایک منفذ ہے میں اوسمیں سے اندرون شہر کے داخل ہونگا اور میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے سو آدمی اپنی جانونکو خدا کے لیے فدا کریں اور تم خوب جانتے ہو کہ دنیا مقام صدق نہیں ہے اوس کے لیے جو اوس کو صدق بسر کرے اور دنیا مقام وفا ہے لیکن پورا اونکی جگہ ہے جو چاہے اوس سے اخذ کرے اور دنیا امید گاہ ہے جو کچھ چاہے اوس سے زاد آخرت کے لیوے اور دنیا دار نجات ہے جو چاہے اوس سے

اوس سے حاصل کرے اور دنیا جانے نزول وحی خدا ہے اور مصلے یعنی جائے نماز ملائکہ کی ہے اور مسجد یعنی سجدہ گاہ
ہے احباء دوستداران خدا کی پس تم اس دنیا کو اپنی کھیتی سمجھو حقتعالی ہم پر اور تم پر رحم کریگا چنانچہ ہمارے اور تمہارے
لیے یہ بات ہے کہ جو کوئی اس دنیائے فانی سے زاد آخرت کا چاہتا ہو تو چاہیے کہ وہ تجارت سود مند کو اختیار
کرے اور طول مدت کے فریب میں نہ پڑے یہان تک کہ تقصیر عمل مین مطمئن او بے پروا ہو جاوے آگاہ ہو کہ
یعنے تو اپنی جان کو خدا کی راہ کے لیے بیچا اور اوسنے مول لیا بعد ازان خالدنے یہ آیۃ تلاوت کی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یعنے حقتعالی نے مومنوں سے اونکی جانون کو مول لیا ہے اور
اونکے مالون کو قبول کیا ہے بعوض اس بہا کے کہ اونکے لیے جنت ہے پس جو کوئی اپنے تئین بیچا ہو وہ چاہیے
کہ دلیری و دلاوری کرے اور جس چیز سے وہ ڈرایا جاوے اوس سے ہرگز نہ گھبراوے کیونکہ ہمارے تمہارے
درمیان مین وعدہ گاہ عرصۂ قیامت ہے اور وہ موقف حسرت و ندامت ہے لہذا تمکو لازم ہے کہ
اپنے اسلاف کرام اور دین اسلام کی پیروی اور خدا کی برکت اور اوسکی اعانت پر تکیہ کرکے مستعد ہو جاؤ
بعد ازان خالدنے اپنے اصحاب مین سے سو جوانونکو انتخاب کر لیا اور اونکو حکم کیا کہ اپنے اپنے ہتھیار لگالین
بعد ازان سوار ہو کر پاس عیاض بن غنم کے گئے اور اپنے عزم پر اونکو آگاہ کیا کہ منفذ چشمے مین اندرون
شہر داخل ہونیوالا ہون اور تم اپنے ساز و سامان سے تیار رہو اور گوش بر آواز رہو صدائے تکبیر و تہلیل پر اونھون
نے کہا مجھے معلوم ہو الحمد للہ مین تیار رہونگا تم جاؤ حق تعالے تمھاری اعانت و نصرت کرے اور چاہیے کہ
عون و برکت خدا پر توکل کرکے روانہ ہو چنانچہ خالدنے عیاض کو وداع کیا اور اپنے اصحاب پاس پھر آئے تو اونکو
مستعد و تیار پایا تب اونکو آگے آگے راہی ہوئے اور سب پیادہ پا تھے تا آنکہ در چشمہ پر پہونچے اور اوسوقت آدھی رات تھی پس
حقتعالی نے حارسان و دیدبانان دیوار شہر پناہ پر نیند غالب مستولی کر دی کیونکہ حقتعالی جب کسی امر کا ارادہ
کرتا ہے تو اوسکے تئین انجام کو پہونچاتا ہے اور اوسکے اسباب مہیا کر دیتا ہے راوی نے کہا اول جو شخص اوس سوراخ
کے اندر داخل بلد ہوا وہ خالد تھے اور اونکے پیچھے لگے ہوئے عامر بن الاخرم اور حذیفہ بن ثابت و عمران بن بشیر تھے اور یہی پانچ
سب ایک منفذ و سوراخ مین جو اندر چشمے کے ہو گیا تھا داخل ہو گئے مگر جو اونمین جسیم و فربہ اندام تھے وہ گھسنے سے عاجز رہے
اور اپنے حرمان شہادت پر تاسف کرتے ہوئے واپس آئے چنانچہ جتنے لوگ اندر شہر کے اوس منفذ سے پہونچ گئے وہ
اسّی آدمی تھے اور سوائے اون لوگون کے جو منفذ چشمے سے داخل ہوئے اور کوئی اونکی معیت مین نہ پہونچ سکا
ولیکن بعد جانے اون لوگونکے ایک شخص اون لوگونمین سے جو باعث ضخامت کے دخول منفذ سے قاصر رہا تھا
اوسنے بھی اوس سوراخ کے فراخ کرنے کی تدبیر کی کہ اوسکو کھود کر کشادہ کیا آخر وہ تقیہ مردم بھی اندر داخل ہو گئے
اور اپنے یارونکو جا لیا اور وہ سب وسط شہر مین پہونچ چکے تھے تا آنکہ اونکے پاؤنکی آہٹ سے سوتے ہوئے

جاگ اوٹھے اور بیٹھے ہوئے اوٹھ کھڑے ہوئے تب خالدؓ نے قصد اون لوگوں کا کیا جو دیوار شہر پناہ پر دربان تھے تا آنکہ اونکو پتھروں کی مار سے نیچے اوتر نے نہ دیا پھر خالدؓ نے اپنے اصحاب میں سے دس آدمی کو باب شہر پر بھیجا کہ اونھوں نے قفلونکو توڑ کر دروازے کھولدیے اور ادھر عیاضؓ بن غنم سوار ہو کر لوگوں کو ہشیار اور متوجہ کارزار کر رہے تھے تا آنکہ جسوقت خالدؓ اور اونکے اصحاب نے نعرہ تکبیر کی تو فوراً عیاضؓ مع لشکر باب شہر پر پہنچے اوسکو کھلا ہوا پایا اندرون شہر داخل ہو گئے اور اہل شہر طرف دیوار و بروج شہر پناہ کے بھاگے تا کہ اوس پر پناہ لیویں اور رات بہت تاریک تھی کہ اندھیرے نے اونکو ڈھانپ لیا تھا چنانچہ کوئی ایسا تھا جو اپنی جگہ سے اوٹھا ہو مگر یہ کہ تلوار اوسکے سر کو اوسکے تن سے اوتار لیتی تھی اور جو کوئی اپنے فرزند اور دلبند کے پاس سے باہر نکلا تھا شمشیر نے اوسکا جگر چاک اور بند بند جدا کیا اور خالدؓ باتفاق اپنے اصحاب کے برابر پکار پکار تکبیر کہتے تھے اور اہل اللہ کے لیے عالم اسباب قطع ہو گیا تھا اور وہ اونکو عذاب نے گھیر لیا تھا رات بھی نے کہا پھر اوسی طرح برابر جنگ رہا ہی اور لاش پر لاش گرتی تھی اور مسلمین کے دلوں کو شگفتگی و کشادگی ہوتی تھی اور مشاعل اونکے منقطع ہو گئے اور شجاعان عرب سر ہائے کفار عجم اوڑاتے تھے اور تلواروں پر تلواریں پڑتی تھیں اور اسرا کی گنتی تعیین اور نابکاروں کے دل دہلے تھے اور نامردوں کے بدن تھراتے تھے آنکھوں سے اشک بہتے تھے فریاد کرنے والے کا شور کوئی نہیں سنتا تھا اور کوئی کسی کی شفاعت و سفارش نہیں کرتا تھا کوئی منع کرنے والا تھا جو کسی کو باز رکھتا اور کوئی کسی سے دفع بلا نہیں کرتا تھا اور کسی کا دل اوپر ترس نہیں کھاتا تھا یہانتک کہ رات نے پیٹھ پھیری اور گزر گئی اور صبح آمادہ طلوع ہوئی اور خالدؓ بعد ادائے نماز تیور کر تھے تا آنکہ آفتاب نے اپنی چادر تیرہ و سیاہ کو تہ کیا اور آثار ضیا کے نمودار ہوئے اوسوقت اہل بلد نے اپنی خواری و زاری دیکھکر طرف دار الامارہ و قصر شاہی کے رجوع کی اور ملکہ مریم کو ڈھونڈھنے لگے تو اوسکو نہ پایا اور یہ کچھ اوسکا سامان اور سب اسکا یعنی اوسکے غائب ہو جانیکا یہ ہوا کہ جسوقت اوسنے داخلہ صحابہ کا اندرون شہر کے سنا تو اوسکو یقین ہو گیا کہ اونکے ہاتھ سے مخلصی نہ ملیگی تب اوسنے اپنے تئیں اور اپنے رفیقوں کو مخفی کیا اس طور پر کہ جسقدر کہ جواہر سے لے سکی لے لیا اور اوسکے دار الامارہ میں ایک نقب تھی چنانچہ اوس سرنگ سے نکلکر دامن کوہ میں اوتر گئی اور بلاد روم کی راہ لی واقدیؒ نے کہا جب اہل شہر کو یقین ہوا کہ ملکہ اونکی بھاگ گئی تو الامان الامان پکارنے لگے اوسوقت صحابہ نے تلواروں کو روک لیا اور ہاتھونکو کھینچ لیا اور اون سب کو میدان شہر میں عیاضؓ بن غنم کے جمع و مجتمع کیا تب عیاضؓ نے اونسے خطاب کیا اور بعد حمد خدا و عزوجل و نعت سید رسل کے بیان کیا کہ ہر آئینہ حقتعالی نے ہمکو تمہیر فتح و نصرت دی اور ظفریاب و کامیاب کیا اگر حق سبحانہ و تعالی ہمارے نبی کو نبی الرحمۃ مبعوث نکرتا اور مومنوں کو دلونمیں رحم نڈالتا تو بالضرور ہماری تلوار تم میں سے کسی کو نچھوڑتی

یعنی ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب مین ہمکو واسطے ضبط غصہ اور عفو کرنیکے حکم کیا ہی چنانچہ فرمایا وَالکَاظِمِینَ الغَیظَ وَالعَافِینَ عَنِ النَّاسِ وَاللہُ یُحِبُّ المُحسِنِینَ یعنے جو لوگ گھونٹ جانیوالے ہین غصے یعنے جو ضبط خشم کرتے ہین اور لوگون سے تعفو درگذر کرتے ہین تو حقتعالی ایسے نیکوکارونکو دوستدار رکھتا ہی بعد ازان عیاض نے اونکے حق مین یہ تجویز کیا کہ جو کوئی اونمین سے اسلام لایا اوسکا اسلام قبول کیا اور جو اسلام نہ لایا اوسپر جزیہ یعنے محصول سالیانہ اوسی سال سے مقرر کیا اور واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ شیخ آمد مین درمیان اوس جماعت کے زبردست عالم یہودی بھی حاضر تھا اور وہ یہودیہ و نصرانیہ کا بڑا عالم تھا اور وہ بنا بر اپنے گمان کے اولاد داؤد علیہ السلام سے تھا اسلیے بنی اسرائیل اوسکی شان مین بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور اوسکو ہدیہ و تحفے نذر لایا کرتے تھے چنانچہ عیاض بن غنم جب آمد پر ظفریاب ہوئے اور اہل آمد سیدان مین جمع ہو گئے اور موافق گفتار اوس قوم کے اونکو شیخ نے کلام کیا اوسوقت وہ عالم یہودی درمیان اپنی قوم کے اوٹھ کھڑا ہوا اور نام اوسکا ملیا بن حنینا تھا اور اہل اسلام بھی اوسکو بہ سے آگاہ تھے کہ وہ پیشواے بنی اسرائیل اور اولاد داؤد علیہ السلام سے ہے پس کہنے لگا کہ تم اصحاب نبی الرحمۃ ہو و بتحقیق کہ حقتعالے نے رحمت کو پیدا کیا اور اوسکو تمھارے دلونمین جگہ دی و ہر آئینہ حق سبحانہ تعالی نے سائر امم پر تمکو افضل کیا اور صحف ابراہیم و موسی مین اسطرح نازل کیا ہی کہ آخر زمانہ مین ایک نبی امی مبعوث کرونگا اور اوسکی امت کو سارے امتون پر فضیلت و برتری دونگا اور رحمت کو اونکے دلونمین متمکن کرونگا اور اونکے سبب سے اپنی ملائکہ پر مین فخر و مباہات کرونگا اور روز حشر آثار ضیا و انوار بہا سے اونکو غرا محجلین اوٹھاؤنگا یعنے پرتو برکات وضو سے اونکے چہرے درخشان و دست و پا تابان ہونگے اور جب داؤد علیہ السلام مبتلائے گناہ ہوئے اور وحشیان صحرا اونسے بھاگنے لگے تو وہ اوس زمین سے ایک صحرا کیطرف باہر نکلے اور مناجات کرنے لگے کہ الہی بحق اوس نبی عربی کے جسکو تو آخر زمانے مین مبعوث کریگا میرے گناہونکو بخشدے چنانچہ حقتعالے نے اونکی دعا قبول فرمائی یہ سنکے عیاض نے کہا ہر آئینہ حقتعالی عفو کو دوست رکھتا ہے تو بتحقیق کہ ہمنے تمسے عفو کیا تب اہل شہر نے جواب دیا کہ ہرگاہ تمنے ہمسے عفو کیا تو اب ہم تمھارے دین کیطرف رجوع کرتے ہین آخر اونمین سے اکثر اسلام لائے اور بعضے جو اونمین اسلام نہین لائے تو اونپر سال آیندہ کے جزیہ باندھا اسطرح پر کہ ہر ایک بالغ سے چار مثقال طلا یعنے فی بالغ چار چار دینار سالانہ مقرر کیا اور اونکے ہتھیار لیے اور اونکے اموال مین سے کچھ مال بھی اونکو حوالہ کر دیا اور باقی لے لیا اور بیعہ کو مسجد بنایا جو بالفعل معروف بہ جامع ہے پھر وہان بارہ روز تک مقام کیا اور صعصعۃ العبدی کو وہان کا والی و حاکم کیا اور پانسو عرب اوسی کے بنی اعمام سے اوسکے پاس تعینات کر دیے

ذکر فتوح یانیہ و جبل جودی

راوی نے کہا کہ بعد فتح بلد آمد کے عیاض بن غنم نے پھر ظرف اور قلعونکے کوچ کیا اور وہ قلعے بڑے بڑے سرکشونکے تھے

چنانچہ وہاں کے باشندے کی طرف جو متوجہ ہوئے وہ سب اسلام لائے وبعد ازاں نعمان بن مقرن کو طرف اہل کل
کے بھیجا تو وہ سب بھی اسلام لائے اور نام الکل کا یا یہ رکھا گیا اسلیے کہ فتح اوسکی ہاتھ پر حذیفہ بن الیمان کے ہوئی تھی
وبعد ازاں عیاض نے بجانب ماسبذ عزم کیا پس وہ بھی بصلح فتح ہوا بعد ازاں رخ کیا طرف کوہ جودی و طرف ملک
دوالعرص کے آخر ان مقامات کے باشندوں نے بھی صلح کی اور جس امر کو درمیان میں قرار دیا اوسپر عہد لیا بعد ازاں
مسلمانوں نے تناح پر عزم کیا مگر اہل تناح نے قبول اسلام و اطاعت سے انکار کیا اور آمادہ قتال ہو کر بر دیوار
جنگ مرتب طلاحس بزرگ نصب کیا یہ دیکھکر عیاض بن غنم پر گراں گذرا اور کہا یہ قلعہ بالیع اور منیع ہے اگر اسکو ہم
چھوڑ دینگے اور اس سے درگذر کر چلے جاوینگے تو یہ لوگ ہمارے بلاد کے لوگوں کو آزار پہونچاوینگے اور راہ و مزاحمت او ایذا
کرینگے وحالانکہ جو لوگ اسلام لائے ہیں یا جنہوں نے صلح کی ہے وہ سب ہمسے متعلق ہیں اور ہمکو اونسے تعلق ہے درصورت
ہم اس قلعہ سے درگذر نکرینگے یہانتک کہ اوسکو فتح کریں انشاء اللہ تعالے تب خالد نے کہا اس قلعہ پر ہمارے سامنے حملہ
کیا عجب ہے کہ کار دشوار آسان ہو جاوے واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ حاکم تناح ایک مرد استیطال و سخت سرکش تھا اور
نام بالس بن کلیوس تھا اور اوسنے عقد تزویج کیا تھا مریم بنت یوحنا سے جو دختر بریول بن کالوس کی تھی اور بریول
صاحب لشکر اور مالک قلعہ استوار کا تھا چنانچہ مریم وہ ہے کہ سوار ہو کر عروس تھی تب ہر کے پاس سال بھر رکھا مریم اپنے
ماں کی ملاقات کو گئی تھی اور ایک مہینا اپنے میکے میں مقیم رہی پھر جب باپ ماں سے رخصت ہو کر طرف تناح
اپنے شوہر پاس چلی تو بیچ راہ میں پہونچکر یہ خبر سنی کہ اہل اسلام قلعہ تناح پر وارد ہوئے ہیں یہ سنکے اوسنے بجا
اوسی منزل پر مقام کر دیا اور وہاں سے کسی طرف تجاوز نکیا اور حال یہ تھا کہ وہ دشمن خدا شوہر اوسکا اوسکو بہت
چاہتا تھا اور بغیر اوسکے اوسکو صبر و قرار نہ تھا پھر جب اوسنے دیکھا کہ اہل اسلام اوسپر نازل اور وارد ہوئے تو اوسکو الم
ہوا کہ وہ اپنی زوجہ کی ملاقات پر قادر نہیں ہو سکتا کیونکہ نہ وہ ادھر آسکتی ہے نہ یہ ادھر جا سکتا ہے تب اوسکی رائے
یہ فکر کی اور ایسا مکر اندیشہ کیا کہ حیلہ و مکر سے مسلمانوں سے پیام صلح کرے تا زوجہ اوسکی پاس اوسکے آجاوے بعد عہد شکنی کر کے اطاعت
سے انحراف و سرتابی کرے چنانچہ بالس بن کلوس نے اپنا ایلچی پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم اسی طرح
یہاں اقامت کروگے اور محاصرہ رکھوگے تو بھی ہمپر قادر ہوگے ولیکن تم ایک سال شمسی کا مال ہم سے مصالحہ رکھو اگر اس
میں تمنے فتح کر لی تو دیار بکر میں پھر کچھ باقی نرہیگا اور اوسوقت ہم تمہاری اطاعت پیدا کرینگے اور اگر تم فتح اوپر قادر
ہوئے تو اطاعت تمہاری ہمپر لازم نہ آویگی زیادہ والسلام چنانچہ بالس نے وہ نامہ پاس عیاض بن غنم کے ایک
عرب متنصرہ کے ہاتھ روانہ کیا جیسے اصل اوس نامہ کی عربی تھی مگر ایک دوست ہمسے نصرانی ہوگا اور ملک ربیعہ
کے باشندہ ہمیں سے تھا اور تجسس غدر دستیلہ شہر تناح کا تھا اور اوسکے برادران عمزاد اسلام بلاد میں اوسکی ترک
اور احوال تھے اور نام اوسکا مرحب بن واقد تھا اور میل و رغبت اوسکی جانب عرب کے وہ سخت زیادہ بھی تھی

مرہب سے کہا تو باقس کے پاس پھر جا اور اہل اسلام کو بھی رکھ اور جو کچھ تو نے یہاں دیکھا اور سنا ہے اوس سے ہمارا
اور اہل اسلام کی خیر خواہی اور اوس سے کہدے کہ اگر وہ ایسے اہل کا ارادہ رکھتا ہو جیسے اگر اوسکا اپنی روح کی ہو آپس دا
طلب ہو تو وہ اپنا قلعہ ہمارے تئیں تفویض اور واہم ہم اوس سے بیان ہیں وہ قبول کرے چنانچہ مرہب نے یہاں سے
مراجعت کی اور باقس کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا تو یہ امر اوس پر بہت شاق اور صدمہ عظیم ہوا اسنے سب
مشورہ کیا کہ اب تیری کیا رائے ہے اوسنے کہا آپ یقین جانیے کہ یہ قوم عرب جو دعوی کرتے ہیں اوسکو وفا کرینگے
اور اسی سبب سے یہ لوگ ہمیں ظفریاب ہوئے ہیں پس میرے نزدیک مصلحت اور بہتری یہی ہے کہ اب قلعہ اونکو تسلیم
کر دیجیے تو وہ آپکو زوجہ آپکی اور جو کچھ آپ کا ہے دیدینگے اور میں اس بات کی ضمانت کرتا ہوں باقس نے کہا
ای مرہب تو اونکے پاس جا اور اونمیں سے دس مرد معتمد طلب کر کہ وہ ہمارے پاس آکر ہمارے ایفائے عہد کی
پس اگر وہ اس بات میں عہد وفا کرینگے تو اونکے لیے میں قلعہ خالی کر دونگا اور ہمارا اہل اسی شخص کو لا اور انکا قول
مقبول عہد انکا پورا اور فعل اونکا مشکور ہوتا کہ میری خاطر کو اوسے وثوق ہو اور جانے کہ وہ شخص ایسا ہے جسکا کرنا
مشہور ہو اور فتح کرنے میں بلاد شام کے وہ معروف ہو اور قید ایسے اوصاف مراد اوس کی لطائف الحیل کا
اور یہ تجویز اوس ملعون کی اس ارادے سے تھی کہ اون لوگو کو اس حیلے سے مکر سے طلب کرکے گرفتار کر لیوے اور اوس کے
میں اپنی زوجہ کی خلاصی کراوے چنانچہ مرہب پاس عیاض کے آیا اور جو کچھ باقس نے کہا تھا وہ بیان کیا عیاض نے
کہا ای مرہب اوس مردود کا ارادہ یہ ہے کہ وہ ہمسے خدع اور فریب کرے اور ہم ایسے بیوقوف نہیں ہیں اور مکر
اوسکا اوسی کیطرف عاید ہوگا اور یہ آیہ پڑھی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ یعنے خدا تعالی مفسدوں کا کام
نہیں کرتا اور انجام کار انکا بخیر نہیں ہوتا یہ سنکے خالد نے عیاض سے کہا اے امیر مجھے جانے دو میں اس قلعہ پر
چڑھ جاؤنگا حقتعالی راہ راست کا موفق ہے عیاض نے کہا بہتر ہے برکات دعایات خدا پر تکیہ کرکے عزم کرو
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنے قدرت وقوت خدا داد ہوا کرتی ہے چنانچہ خالد و مقداد و عمار و سعید بن زید و عمرو بن
سعد یکرب و مسیب بن نجیہ و قیس بن ہبیرہ و ضرار بن الازور و عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اجمعین سب کے سب
روانہ ہوئے اور اونکے آگے آگے مرہب تھا یہانتک کہ پاس قلعہ پہنچے اور اوس دشمن خدا نے یہ تدبیر کر رکھی
تھی کہ غلاموں جاد موں کو درکات دروازہ قلعہ میں بٹھا کر حکم دیا تھا کہ جب وہ لوگ داخل ہوں تو انکو ہتھیار رکھوا لو
چنانچہ اون غلاموں نے ایسا ہی کیا کہ سبکے ہتھیار لے لیے مگر خالد و عبد الرحمن نے انکار کیا اور نہ ہتھیار دیے اور
اور کہنے لگے ہم وہ نہیں ہیں جو اپنے ہتھیار غیر کے حوالے کر دیں اگر اونکو منظور ہو تو ہم اونکے پاس مسلح جاوینگے اور
ہم جدھر گئے ہیں اودھر ہی پھر جاتے ہیں تب مرہب باقس کے پاس گیا اور کہا سب نے ہتھیار حوالے کیے مگر دو آدمی
ہمیں گھوڑے پر وہ کیا قدرت رکھتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں اونکو حال پر چھوڑ دیجیے جسطرح چاہیں چلے آویں بالفرض اگر وہ اگر کچھ

تو بھی ہمکو کچھ ہرگز نہیں پہونچا سکتے ہین پس چاہیے کہ تو جزع و ہراس کو آپپر ثابت ہونے نہ دے تا اونکو طمع و حوصلہ ہو
کلام سنکر یانس نے کہا قسم ہے حق مسیح کی بیشبہ تو سچ کہتا ہے کہ دے اونسے کہ وہ سب ہتھیار باندھے ہوئے آوین تا اون
سب پر ثابت ہو کہ ہم اونسے کچھ خوف نہین کرتے ہین اور سوائے اسکے اس صورت مین اونکے دلوں مین ہیبت وحشت بھی
نہ ہوگی بغرض کہ مرہقت گیا اور غلامونکو حکم کیا کہ جس جس کا ہتھیار لیا گیا ہے واپس کر دو پھیر اونکو ہتھیار دیکر ہمراہ لیجا ۔۔۔
دسرا قلعہ مین پہونچے تو دیکھا یک یانس سے ملاقات ہوئی کہ وہ وہان منتظر کھڑا تھا پھر جسوقت اوسکی آنکھین صحابہؓ سے دو چار
ہوئین تو اوسکے دل مین رعب چھا گیا اور ہیبت سما گئی اسوجہ سے کہ جو کوئی خدا سے خوف رکھتا ہے اوس سے ہر شے ڈرتی
ہے چنانچہ یانس تھرانے لگا اور گرا پڑتا تھا وجہ اسکی یہ کہ اوسنے پہلے سے اپنے خواص اصحاب کو فہمایش اس بات کی کر دی تھی
کہ جب تمکو دیکھو کہ مین اونسے قریب ہوا ہون اور اونسے مصافحہ کرتا ہون تو یکبارگی تم اونکو گرفتار کر لیجیو پھر جب خالدؓ
نے اون لوگون کے بشرے کی طرف نگاہ کی تو اونکے مافی الضمیر کو تفرس دریافت کرکے یانس سے خطاب کیا کہ اے بطریق
بر جائے خود باش تو نہین جانتا ہم وہ قوم ہین کہ ہم مکر کبھی نہین کرتے ہین و ہر آئینہ ہمنے بہت سے ملوک کو مقہور و ہلاک کیا اور اونکے
بلاد لے لیے یہ کہکے اپنی تلوار ہلانے اور چمکانے لگا اور یانس کو خوف مین لایا اور اوسکو دہشت مین ڈالا یہانتک کہ یانس کے
خیال مین یہ سما یا کہ جتنے لوگ قلعہ مین تھے سب اونہین مین سے اوسکو نظر آنے لگے آخر خالدؓ آگے بڑھا اور یانس کی رگ گردن پر
ایسی ضربت شمشیر لگائی کہ اوسکی سینے تک اوتر گئی اور دیگر صحابہ نے یکبارگی اہل قلعہ پر ہجوم و یورش کرکے تلوارین مارنے لگے اور اونکو
ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور حال یہ تھا کہ دیہات ہتاج سے باشندگان فسطاس[نام مقام] و فرساط[نام مقام] کو واسطے قتال مسلمین کے یانس نے جمع کر رکھا
تھا چنانچہ جسوقت یانس کو خالدؓ نے قتل کیا اور اہل فسطاس و فرساط نے صحابہ کی استقامت و ثابت قدمی و قتال اہل قلعہ پر اس
تشدد مدسے دیکھی تو وہ لوگ آپسمین کہنے لگے تم خوب جانتے ہو کہ اہل عرب اپنے اصحاب و ہمراہیون سے غافل و بے پروا نہین
رہتے ہین بلکہ اونکے معاون و مددگار رہتے ہین و تحقیق کہ اونھون نے ہر گاہ بلد آمد اور دیگر بلاد کو فتح کر لیا ہے تو شہر ہتاج
وغیرہ کب اونکو مانع ہو سکتے ہین پس چاہیے کہ ہم لوگ اپنے لیے مسلمین کے نزدیک رسوخ اختیار کرین اور اونکے ہمراہ ہوکر
اہل قلعہ سے لڑین چنانچہ ایسا ہی کیا کہ انھون نے بھی تلوارین میان سے کھینچ لین اور مسلمین کے ساتھ ہوکر قلعہ والونکو قتل کرنا شروع کیا
اور ادھر لشکر اسلام مین جو بیرون قلعہ گوش بر آواز تھے سو جسوقت عیاضؓ بن غنم نے اندرون قلعہ سے شور و غوغا سنا
تو کہنے لگے کہ آگاہ ہو اے مسلمانو کہ ہر آئینہ یانس نے ساتھ خالدؓ اور اوسکے ہمراہیون کے غدر و عہد شکنی کی پس
اے مجاہدین لازم ہے کہ اپنی تیغین اون تک بہت جلد پہونچاؤ یہ سنتے ہی ابو الہول مع چار سو اپنے اصحاب کے فوراً گھوڑے
اور وہ سب پیدل تھے چنانچہ یہ سب بھاری ریخ پکڑ قلعے کیطرف اوتر پڑے پھر جو جو اہل قلعہ مین سے بھاگے جاتے تھے اونکو
تہ تیغ کیا یہانتک کہ اونمین سے کوئی بھاگ کر نہ بچا اور ہنوز ابو الہول اور اصحاب اوسکے داخل قلعہ ہوئے تھے کہ خالدؓ
نے قلعہ فتح کر لیا تھا اور اوسپر تسلط بخوبی کر چکا تھا و بعد ازان عیاضؓ اور سائر مسلمین قلعہ مین در آئے اور جو کچھ اوس

قلعہ میں تھا سب پر قبضہ کیا اور عیاض نے اپنے موالی میں سے غلام آزاد کردہ کو اوس قلعہ پر والی و حاکم کیا اور اوسکے ہمراہ
سو آدمی تعینات کئے اور اہل سمیساط و سیساط کے لیے اور واسطے تقیہ مردم قلعہ کے ایک نوشتہ لکھا اس باب میں کہ وہ
لوگ کبھی کسی عورت سے زناکاری نکریں اور اس بات پر شاہد کیے گئے خالد و مقداد و عمار و معاذ و شرحبیل و عبدالرحمن بن ابی
بکر اور عیاض نے اون اسیروں کو بھی رہا کیا جنکو قیس بن مسیر گرفتار لائے تھے و بعد ازاں عیاض نے طلب
میافارقین کوچ کیا تا آنکہ اثنائے راہ میں باشندگان کوہ میافارقین اور اہل الجزیرہ اور مردان قلعۂ اثمان و
حرث لکلات نے پیشکش تیار کر کے ہم پاس عیاض بن غنم کے حاضر ہوگئے سو عیاض نے اونکو امان دی اور اون پر
مقرر کر لیا اور اون سبھوں کو اونکے شہروں کو رخصت کر دیا اور اکابر میافارقین کی عیاض کی ملاقات کو آئے
اونکی حسن سیرت اور طینت پر شکرگذاری کی اور واسطے عیاض اور مسلمین کے سامان ضیافت مہیا کیا اور عیاض نے
راس کوہ میں بطرف میدان خیمہ گاہ کیا اور دس روز وہاں مقام رکھا بعد ازاں سائر اصحاب رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کو جمع کر کے اون سے مشورہ طلب کیا اور کہا میرا ارادہ کوچ کا طرف دیار ارمنیہ اور طرف ارض روم کے ہو
چاہیے کہ تم لوگ رحمکم اللہ مجکو مشورہ دو کہ کس راستے پر اور کدھر سے ہم اودھر کو چلیں تب ایک شخص نے معاہدین
میں سے جو سبھوں سے زیادہ اون بلاد کا عارف تھا عرض کی کہ اے امیر اگر مجکو اجازت ہو تو میں عرض کروں عیاض نے
کہا جسکے پاس کوئی رائے اور تدبیر ہو چاہیے کہ وہ بیان کرے تب اوسنے عرض کی آپ خوب یقین کیجیے کہ اگر آپ ابھی قصد اودھر کا
کرینگے تو آپ کو وہاں ایک مدت طویل گذریگا لہذا بالفعل بہتر یہ ہے کہ یہاں سے قریب ایک قلعہ بلند و محکم واقع ہے اوسکا نام حصن
ہے اور نام والی قلعہ کا یوحنا القول بن کنعان بن عبد یوس ہے اور وہ صاحب حشم عزم بیحد اور دولت
اعظم ہے اوسپر عزم کیجیے نصر من اللہ و فتح قریب

ذکر فتح حصن لغوب

بعد ازاں اوس شخص نے کہا اے امیر جاننا چاہیے کہ بہت سی گڑھیاں اور اکثر قلعے یلالتون کے تحت حکومت اوس
زبردست ہیں اور بارہا وہ یہاں سے سوار ہو کر بطمع تاراج باشندگان ان شہروں کے جاتا ہے اور غارتگری کرتا ہے
لہذا رائے یہ ہے کہ اگر آپ اوسپر لشکرکشی کیجیے تو امید ہے کہ حق تعالی آپ کی فتح کرے کیونکہ اگر آپ اس قلعہ کو فتح کرینگے
تو جہاں کہیں کا آپ ارادہ کرینگے وہاں جا سکینگے و نیز موجب خوشدلی و طمانیت قلبی اوس شخص کی ہوگی جسکو آپ
اپنے اصحاب میں سے اپنی طرف سے یہاں کا حاکم مقرر کر جاوینگے یہ سنکے عیاض نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو کچھ
اس شخص نے کلام کیا تم نے سنا اسمیں تمہاری کیا رائے ہے تب خالد نے کہا کہ کلام اس شخص کا حق اور بطن اسکا
صدق ہے آپ عزم کیجیے اور حق تعالی پر تکیہ و توکل رکھیے بعد ازاں وہ لوگ عیاض کے پاس سے اپنے اپنے

مقامون پر آئے اور تمام شب اِس فکر مین بسر کی کہ کس شخص کو طرف اس قلعے کی بھیجنا چاہیے آخر ہر ایک نے بالاتفاق یوقنا کو اختیار کیا اور یوقنا رضی کو پاس عیاض کے بلوایا تب عیاض رضی نے یوقنا رضی سے کہا اے عبداللہ یوقنا جمیع اصحاب کی رائے نے تجہیز اتفاق کیا ہی کہ تو ہی اس قلعے مین جا اِس امر مین تیری کیا رائے ہے یوقنا رضی نے کہا حقتعالی امیر کے امور کی اصلاح کرے مینے سنا ہے کہ یہ قلعہ سخت دشوار گذار ہے اور جب وہان مین پہونچون تو احتمال طول امر ہے مبادا کہ یہ وقت فوت ہو جائے اور معلوم نہین کہ انجام اسکا کیا ہو ولیکن مین بہرحال اپنی جان خدا اور رسول کیواسطے نثار کرتا ہون چنانچہ مین اپنی براداران غزاة سے ایکسو مرد کو لیجا کر کسی گوشے مین فلاحین کو بطور کمین اتار دیتا ہون اور اپنی عورتون اور اولاد کو مقام تقربین چھوڑتا ہون اور مین باشندگان فلاحین مین جا ملتا ہون اس تدبیر سے اگر ہمہ بشمول ان باشندونکے اوس قلعے مین بسر اگذر ہو گیا تو انشاء اللہ تعالی تسخیر قلعہ کرتے ہین عیاض رضی نے کہا اے عبداللہ تیرا امر درپردہ حیلہ گری ساری نصرانیون مین مشہور ہے مین ڈرتا ہون کہ تو اسطرح وہان جا کر اپنے تئین اور اپنے ہمراہیونکو مہلکے مین ڈالیگا کہ تم سب گرفتار ہو نگے اور حقتعالی نے فرمایا ہی وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ یعنی اپنے تئین ازخود ہلاکت مین نہ ڈالو تب یوقنا نے کہا پھر اگر یہ منظور نہین ہی تو مجکو اذن دیجیے کہ انکے بلاد پر بطریق تاخت و تاراج کے جاؤن عیاض رضی نے کہا ہان اجازت ہے اوسوقت یوقنا رضی نے ہمراہیونکو ساتھ لیکر نکلا اور وہ سب ہزار مرد اوسکی قوم سے تھے اور اون سبھون نے شہرہاے آرزن و سعرد و سعرد و بابا ساو حیران و معدن پر عزم بالجزم کیا واقدی رحمہ نے کہا ناگاہ قضاء قدر الٰہی سے ایسا ہوا کہ مالک شہرہائے سعرد و حیران و معدن و کہیر و طراجر دسلواس کو جسکا نام جرسلوا تھا ساتھ بطالقون کے عناد تھی اور درمیان ان دونون کے جنگ رہا کرتی تھی اور ایک دوسرے کے درپے تخریب رہتا تھا پھر جب خبر آمد صحابۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منتشر ہوئی اور یہ سب صحابہ میافارقین مین تھے اوسوقت باشندگان بلاد مذکورہ کے صاحب سعرد کو مشورہ بجرب دینے لگے مگر اوسنے اپنی مین طاقت محاربہ ساتھ عرب کے نہ پائی تو اوسنے ارادہ کیا کہ بنفسہ ہمراہ لیکر خود پاس بطالقون کے چلا جاتا اوس سے بعد مصالحہ فیمابین کے صلاح و مشورت کرے کہ قتال مسلمین پر یکدست و یکدل ہو جاوین چنانچہ اوس عرصے مین کہ وہ ارادہ اپنے ہمراہ لیے ہو جاتا تھا کہ ایک قصبے مین جسکا نام ارغنہ تھا جا اترا اور گھوڑونکو واسطے رفع ماندگی اور چرنے کے چھوڑ دیا اور انتظار مین روانگی پر آمادہ بیٹھا تھا و اتفاقًا اوسی حوالی مین یوقنا بھی گھات اور تاک مین لگے تھے کہ ناگاہ اونھون نے اوس قصبہ کو گھیر لیا اور جو لوگ اوسمین موجود تھے اونکو گرفتار کر لیا چنانچہ بشمول اون لوگونکے وہ بطریق جرسلوا والی سعرد بھی مع ہمراہیان اپنے اسیر ہو گیا پس وہ شب تو داروگیر مین گذری جب صبح ہوئی اور قیدی پیش کیے گئے تو یوقنا نے اوس سے خطاب کیا کہ دیکھو حقتعالی نے کیسا مجکو تجپر منصور و مظفر کیا او آگاہ ہو کہ مین بھی ملوک روم سے ہون کہ ناکا ایک بلاد تھا اور لشکر کشی اور فرمانروائی کرتا تھا اور صلیب پرستی بھی کی اور قربانگاہ سے تقرب رکھتا تھا پھر جب حقتعالی نے اس قوم کو یہان بھیجا

توبے اُنکے حالات کی یہ ہیئت اور آرایش کی اور اُنکے کام میں نظر کی تو نہایت درست تھا۔ اگرچہ تجاب المجوس سے مرزبان
قول وفعل کی پیروی کی حالانکہ ہم ملک تمام میں ایسی قدرت رکھتے تھے کہ سارے ملک عجم خصوصاً کسریٰ ان ہمارا خراج گذار
ترک ودیلم سے عاجز وہراساں تھے اور تمام مرزبانات وغیرہ ہمارے لیے تھے اور ہم پروا کچھ پہ وائے عرب کرتے تھے
یہانتک کہ انہیں برکت وقدرت کے سبب جو سپہر عروج کیا اونکے رعب وصولت سے وہ سب ہمارا تابع ہو گیا اور ہماری
شجاعت وجسارت ہماری جاتی رہی تا آنکہ وہ ہمارے تمام ملکوں اور حصنوں کے مالک ہو گئے اور ہماری حمایت
پر قابض ومتصرف ہوئے اور پروردگار نے اونکو ہمیں نصرت دی اور مدد کی تھی اسلیے کہ وحدانیت وتوحید خدا اور
مجید کا ارشاد انہیں کی طرف کیا جاتا ہے یعنی خلق آلٰئِکَ اَلَّذِیْن انہیں لوگوں کی طرف اشارہ ہے کہ ہی لوگ ہیں جو مومن
ناحق ہیں الحاصل اگر تم لوگ بھی خدا اور ... پر ایمان لاؤ تو دنیا میں و آخرت میں تمہارے لیے اسباب دوبارہ
حاصل ہو اور میں تمکو مطلق العنان کردوں اور اگر تم انکار کروگے تو میں تمکو آخر کار یعنے تم سب کو قتل کر دونگا یہ سنکے اہل
لوگوں نے کہا آج کے روز و شب ہمکو مہلت دو کہ ہم اپنے خود فکر و تدبیر کریں تب یوقنا نے اونکو مہلت دی اور
جرسلاوا بطریق کے تئیں تخلیہ میں بلاکر پوچھا اسنے باتیں کیں اور اسنے کہا تو اوس بات پر عمل کر جسکے سبب سے تم
تیری گلوخلاصی ہو اور اسلام قبول کر اور تو اپنے میں نہ دین دار ادہ کر یہانتک کہ تو یاتین جانتے ہیں کہ وہ دریا
اور مہاحصہ اس قلعہ یعنے یلیقون کے واقع ہو تھا اوسپر دسترس ہو جاوے تب اوس بطریق یعنے جرسلوا نے کہا میں
سچ کہتے ہو مگر تم کو اس راز دیرینہ کی کسیکو خبر دی یوقنا نے کہا نبیٔ خدا در رسول نے اس امر پر مطلع کیا مگر تو یہ بیان کر کہ اس عداوت
درمیان تیرے اور اوسکے کیا ہے جرسلاوا نے کہا سبب عداوت یہ ہے کہ بطالقون نے اپنی عقد تزویج کے لیے خواستگاری میری
دختر سے کی تھی اور میرے پاس ہدایا اور پیام بھیجا تھا میں نے پھیر دیا اور انکار کیا تھا یہ وجہ میرے اور اوسکی عداوت کی ہوئی
ہے یہانتک کہ وہ میرے ملک کو تاخت و تاراج کرتا ہے اور میں اوسکے شہر و دیار پر غارتگری کرتا ہوں اور میں اوسکے
پاس ہدیہ و نذر لیکر لیے جاتا تھا تاکہ ہم اور وہ یکدست و یکدل ہو جاویں ناگاہ تم آپڑے اور مجھے گرفتار کر لیا یوقنا نے
جواب دیا کہ جو امر خیر میں اپنے لیے چاہتا ہوں وہی تیرے حق میں بھی ارادہ رکھتا ہوں اور میں تجھ پر جبر در بردستی
بھی نہیں کرتا ہوں کہ تو اپنا دین چھوڑ دے ولیکن مجھسے معاہدہ کر اس امر پر کہ تو ہمسے خلاف و انحراف نکریگا
اور میں تجھے رہا کرتا ہوں چاہیے کہ تو والی قلعہ کے پاس جاکر اوسکے سامنے انکساری اور فروتنی ظاہر کر اور اظہار
ندامت پشیمانی کا کر کہ میں دربارہ ترویج اپنی دختر کے تمہارے پیام کو رد کرکے بہت شرمسار ہوا ہوں آخر اسے
اوسکو اپنے ہمراہ لیا اور زینت و آرایش تمام آراستہ کیا اور مال کثیر بطریق جہیز اوسکے ساتھ کیا اس ارادے سے کہ
اوسکو تمہارے لیے ہدیہ پیشکش کروں پھر جب میں اوسکو ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہاں تک کہ جس وقت فلاں قریہ میں
پہونچا تو یکایک قوم عرب برجستہ مجھپر آپڑے اور تمام مال و اسباب میرا لوٹ لیا اور میرے آدمیوں کو گرفتار کر لیا

اور مین اوسنے اپنے متعلقین بچا کر تمہارے پاس بھاگ آیا ہون تاکہ تم میری دستگیری کرو اور میری دختر کو قید سے چھڑوا دو
غرض کہ جب وہ یہ بیان سنیگا تو طمع اوسکو دامنگیر ہوگی اور شوق دلی کی کشش سے وہ ہماری طرف نکل پڑیگا اوسوقت امید
ہے کہ حقتعالیٰ ہمکو فیروزمند و کامیاب کریگا پھر انشاء اللہ تعالیٰ جب ہم اس قلعے پر متسلط و مالک ہونگے تو البتہ تو اپنی بلاد پر بدستور
باقی رہیگا اور امان و اطمینان سے گذران کریگا اور تو خوب جان لے کہ فعل میرا وہی فعل عرب ہے جو کچھ مین کرونگا اوسکو
تمام عرب پذیرا اور امضا کرینگے اور برابر جاری رکھینگے چنانچہ جب اوس بطریق نے یہ کلام یوقنا کا سنا تو کہنے لگا مین یونہی
کرونگا ولیکن مین ڈرتا ہون کہ مسیح کا مجھپر غضب ہوگا اس بات سے کہ مین اپنے اہل دین پر غدر و خدع کرونگا
یوقنا نے کہا کہ اگر تیرے زعم مین یہ گناہ ہے تو یہ تیرا بار مین اپنے اوپر لیتا ہون یعنے تیرا گناہ میری ذمہ ہے تو مجھپر چھوڑ دے
کہ عیسیٰ بن مریم روز قیامت مجھسے اسکا مطالبہ و مواخذہ کرین بطریق نے کہا اگر ایسا ہی جیسا تم کہتے ہو تو مین اس کام
کو کرتا ہون اور یہ میرے نزدیک کوئی امر دشوار نہین ہے ولیکن مجکو یہ اندیشہ ہی کہ جو کچھ تم کہتے ہو ہرگاہ مین اوسکو بجا لاؤن
اور شاید کہ وہ اپنے قلعے سے نہ نکلا بلکہ اوسنے اپنے اصحاب مین سے کسی کو باجمعیت میری اعانت و نصرت کے لیے بھیج
کر دیا تو تمہارے دشمن سے تمکو کچھ فائدہ حاصل نہوگا تب یوقنا نے کہا پھر کیا تدبیر کرنی چاہیے حرسلوا بطریق نے کہا میری
رائے مین اسکے سوا دوسری صورت نہین ہے یوقنا نے پوچھا وہ کیا ہے اوسنے کہا تم اپنے اصحاب کو انپر سوار ہمراہ لیکر
چلو اور مین بھی تمہارے ہمراہ چلتا ہون اور صبح نہونے پائیگی کہ قلعہ تک جا پہونچین پھر جب وہ مشرف نظر ہوجاوے
تو میرا گھوڑا اور میرا ہتھیار مجکو دو کہ مین گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا بہت جلد وہان جا پہونچون اور جسوقت بطالقون
کو ہمراہ اوسکے ارباب دولت کے دیکھون اور میری اوسکی چار آنکھین ہون تو مین اپنے سر پر خاک ڈالکر شور و غوغا
کرون کہ اے ملک عربون نے میرے اصحاب اور میرے غلامونکو پکڑ لیا اور جو کچھ آپکے لیے ہدیہ و نذر میرے
ہمراہ تھا لوٹ لیا پھر جب وہ کہیگا کہ عرب کہان ہین تو مین کہونگا کہ قلعہ سے ایک فرسخ پر نازل ہین پھر جسوقت
وہ یہ بات سنیگا تو ممکن نہین کہ وہ میری نصرت سے تاخیر کرے اور سواے اسکے کچھ چارہ نہوگا کہ فوراً تمہاری طرف
عزم کرے اور حال یہ ہے کہ اکثر لشکر اوسکا متفرق ہے کہ جابجا اونکو قلعونپر تعینات کردیا ہے اور اوسکی پاس ایک ہزار
سوار یا کچھ کم ہونگے پھر جب کہ یوقنا نے یہ کلام حرسلوا کا سنا تو اوسکی باتونپر یقین اور وثوق ہوا اور اپنے پاس سے
اسیرونکو پاس عیاض بن غنم کے بھیجدیا چنانچہ وہ اسیر جب عیاض کے پاس پہونچے تو اون قیدیونسے فرمایا ہم تمکو
رہا کرتے ہین اس شرط پر کہ تم لوگ وطن جاکر ہمارے احسانات بیان کرو انھون نے کہا ہان البتہ ہم آپکا ذکر خیر
مشتہر کرینگے اور کیونکر نکرینگے کہ ہماری جان بخشی اور رہائی کرتے ہین تب عیاض نے اون بندیونکو چھوڑدیا جب لوگ
ہر طرف منتشر ہوگئے اور باشندگان بلاد نے حسن سیرت و طیب عدالت امیر اسلام کی سنی تو اطاعت و فرمانبرداری مین جانفشان
ہوئے اور ادھر یوقنا اوسی رات کو اپنی جمعیت لیکر طرف قلعہ بطالقون کے روانہ ہوگئے ہنوز سپیدۂ فجر نمودار نہوا تھا کہ سامنے

قلعے کے جا پہونچے اوسوقت یوقنا نے فرسا والطرس کو رخصت کیا اور اوس سے مدد اتفاق لیا اور اوسکا گھوڑا اور ہتیار لیکر
اور وہ اوسکے پاس سے یوں چلا جیسے کوئی اپنے تئیں کسی سے چھوڑا کر بھاگتا ہے اور وہ چند قدم جا نے پایا تھا کہ اوسنے بطلیطا
لیطالقوں کو سامنے طرف قلعہ معرہ کے جاتے دیکھا اور اوسکے ساتھ ہزار سوار اور ہزار پیادے تھے اور اوسوقت اسکے نکلنے
خروج کا یہ ہوا تھا کہ کچھ لوگ اوسکے اصحاب میں سے جو کنیسۂ قدیم میں رہتے تھے اونھوں نے آکر کچھ ہمراہیان یوقنا
کے ہاتھ سے اذیت پائی تھی وہ بطریق لیطالقوں سے بطریق استغاثہ بیان کیا تھا پس یہ اسی ارادے سے نکلا تھا
کہ اون مستغیثوں کو دست یوقنا سے نجات دے تا آنکہ اوسی ہنگام میں جسوقت بطریق جرسلوا اور دو لیطالقوں سے ملے
تو مبدل ہو کر مانکارح درازی ملبس آیا اور حال ایسا بیان کرکے اوسکو برحم دل کیا اوسنے پوچھا آخر تونے کہاں کیونکر خلاصی
پائی اوسنے کہا میں اپنے ہاتھ بندھے ہوئے چھوڑا کر اس گھوڑے پر سوار ہوکر بھاگا پھر جب اونکو معلوم ہوا کہ میں بھاگ گیا
تو وہ بھی اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور میرا تعاقب کیا اور میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں قریب آگئے ہیں جب لیطالقوں نے
یہ احوال سنا تو اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہو چنانچہ اوسی وقت سلسلۂ لوقا روانہ ہوا اور کہنے لگا وہ حکم
جسکا ارادہ کرکے میں چلا تھا سو خدا نے خود اوسی کو ہم تک پہونچایا دیانت چاہیے کہ اوسپر یورش کرو اور کوئی اوس کو
بچنے نہ پاوے یہاں تک کہ اوسکو تیروں سے چھید لو اور یوقنا نے تکلم و تحمل تمام تامل کیا اور ہر طرف سے شور مچایا اور ہر یک دغا
ہاتھ پھیلایا اور اوسوقت یوقنا اور اوسکے اصحاب خدا اور عزوجل سے طلب اعانت کرتے تھے چنانچہ اوسیوقت کہ
لوگ قریب ہلاکت تھے ناگاہ ایک جانب بلندی سے گھوٹیاں گھوڑوں کی دور سے نظر آنے لگیں اور گویا کہ وہ بطریق لیطا
لوٹنے پر آئے ہیں آخر جب اور قریب ہوئے اور یوقنا نے اونکو بنظر غور دیکھا تو اتفاقاً وہ سب اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اور وہ سب تین ہزار سوار تھے اور افسر اونکا خالد بن الولید تھا اور باعث اس لشکر کے آنیکا یہ ہوا کہ جب یوقنا تم
سی اعجام کو ہمراہ لیکر عیاض سے رخصت ہوکر بقصد قلعہ معرہ روانہ ہوا تھا تو عیاض نے اوسکو حق میں اندیشہ کرکے لشکر سوار اونکا کر
خالد کے روانہ کر دیا تھا چنانچہ خالد کو جسوقت اوس راہ میں احوال قتال یوقنا معلوم ہوا تو گھوڑوں کی باگیں چھوڑ دیں اور نگ شتاب
آپہونچے اور پکار کر کہا آ اہل ایمان اے حاملان قرآن تکبیر لو ان صلیب پرستوں کو اور دکر الٰہی میں اپنی آوازوں کو بلند کرو یا وجی کہا
جب یوقنا نے یہ دیکھا کہ نصرت خدا آپہونچی تو تعالیٰ اپنی عظیم حمد کر صاحب قلعہ سے مقابل ہو اور اوسکی شان عظمت اوسکو بتلا
اور اوس سے تیغ زنی دیر تک ماری ہونے لگی آخر یوقنا نے نیزہ مار کر زمین پر اوسکو گرا دیا اور خالد نے اور اوسکے اصحاب نے لشکر لیطالقوں
کے ساتھ وہ کام کیا جو آگ لکڑی سے کرتی ہے آخر جب یوقنا نے صاحب قلعہ یعنی لیطالقوں کو قتل کیا تو اوسکا سر کاٹ کر نیزہ پر بلند کیا اور
لشکر سے پکار کر کہا کہ تم کس لیے قتال کرتے ہو ہنسے تو تمہارے صاحب دیانت کو قتل کر ڈالا پھر جب اونھوں نے سر لیطالقوں کا نیزہ پر
دیکھا تو منھ موڑا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے اونمیں سے اکثر مر کھپے اور باقی پہاڑ پر چڑھ گئے اور اون قلعوں میں جو لیطالقوں سے متعلق
تھے غل پڑ گیا کہ لیطالقوں مارا گیا آخر وہاں کے لوگ نکل بھاگے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ لیطالقوں کی ایک رومیہ بڑی کافر

زیرکی اور پرفکر و تدبیر تھی جب اوسنے اپنے شہر کا حال ایسا کچھ دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قلعہ و اہل بلد اکثر مارے گئے
اور باقی منتشر و متفرق ہو گئے تو اوسکو یقین ہو گیا کہ اب اوسکے ملک کو زوال آیا اور اوسکا خانہ خراب اور خانمان تباہ ہو گیا
تب اوسنے اپنے ارکان دولت کے اکابر و مشائخ کو طلب کیا اور کہنے لگی اے گروہ آگاہ ہو کہ ہر آئینہ صاحب تمہارا مارا گیا
اور جو جمعیت اوسکے ہمراہ تھی پریشان ہو گئی اور عربوں کے ہاتھوں تمہیں ایسی ایذا سوا ہے گذریں اور ملکوں میں زلزلہ پڑ گیا
مصیبتیں پڑیں اور دیکھو وہ لوگ کس طرح بالکل ملک شام ہو گئے اور سرزمین رحبیہ اور دیار بکر اور بلاد مصر پر کیونکر متسلط ہو گئے
مصالح امور اونسے قریب ہیں شریعت اونکی جاری ہے اور ذکر و نکا ہر ایک بازار میں ہے اکثر ملوک بیشمار و اونکے دین میں داخل ہو گئے اور
لوگ جس قلعہ پر جاتے ہیں فتح کرتے ہیں اور جس لشکر سے مقابل ہوتے ہیں اوسکو شکست دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ تمہاری سرزمین میں
وارد ہوئے اور تمہارے گھر میں نازل ہو گئے اب تم اپنی رائے رشید سے کیا مشورہ دیتے ہو اون لوگوں نے جواب دیا اے ملکہ جو کچھ آپنے
کلام کیا ہم خوب جانتے ہیں مگر یہ امر آپکے امر پر موقوف ہے کہ وہ آپکی رائے عالی سے متعلق ہے ملکہ نے کہا میرا اندیشہ یہ ہے کہ تم
سب اپنا خون بچاؤ اور اپنے خانمان اور اپنے مال و متاع کی حفاظت کرو اور جس طرح اور اہل بلاد نے مصالحہ کیا ہے تم
وہی تم بھی کرو کہ اگر اونسے مصالحہ کرلوگے تو جان و مال و ننگ و ناموس سے امین و مطمئن رہوگے اور اونکے سایۂ پناہ میں کمال
خوشی بسر کروگے یہ سنکے اون لوگوں نے جواب دیا کہ تجویز آپکی عین صواب ہے ملکہ نے کہا ایسے میں کچھ لوگ اون عربوں کے پاس جاویں یا
اور ہمارے لیے اونسے التماس صلح کریں راوی کہتا ہے پھر بعد مشورہ کے وہ سب ملکہ کے پاس سے رخصت ہوئے پھر اونمیں سے
تیس آدمی جو برگزیدہ اخیار و ابرار قوم تھے نہر قلعہ سے عبور کرکے جانب لشکر خالدؓ روانہ ہوئے جسدم خالدؓ اور جملہ مسلمانوں نے اونکو
اپنی طرف آتے دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ سب ساکنان قلعہ ہیں تو مسلمانوں نے اونکا استقبال اور اونپر سلام کیا اور اونکو مرحبا
کہا اور اونکے ہمراہ ہو کر خیمہ خالدؓ پر لیگئے اوسوقت خالدؓ فرش خاک پر یعنے زمین بے فرش پر بیٹھے تھے اور خود اصحاب
اونکے گرد تھے اور وہ سب ہمہ تن بحضور دل و جان ذکر اللہ میں مشغول تھے اور اونکے پاس کوئی پردہ دار نگہبان کوئی نہ تھا
چنانچہ اون لوگوں نے جاکر خالدؓ اور اصحاب پر سلام کیا تب خالدؓ نے اپنی جماعت سے خطاب کیا کہ جواب سلام بزیادتی تحیت کے ادا
کرو اور یہ آیت پڑھی وَاِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا یعنے جب کوئی تمہارے تئیں کوئی تحیہ سلام
و دعا اور کوئی عطیہ بذل و عطا سے پیشکش کرے تو تم بہتر اوس سے پیش کرو مثلاً جواب سلام علیکم کا علیکم السلام و رحمۃ اللہ
و برکاتہ کہو یا مثل اوسکے ادا کرو مثلاً سلام علیکم کا جواب علیکم السلام دو پس اوس قوم میں جو اکابر تھے اور اونکے دین کے
علما تھے وہ آگے بڑھکر کہنے لگے تم میں امیر کون ہے جس سے کچھ خطاب کلام کریں اون مسلمانوں نے جواب دیا کہ ہم میں تو کوئی میر اور کوئی
ایسا ہے کہ اپنے برادر ایمانی کو بچشم حقارت دیکھے کیونکہ اسلام نے ہم سب کو برابر و یکسان کر لیا اور دین نے ہمارے وضیع و شریف کو
ایک حال پر جمع کر دیا ہم سب عباد اللہ ہیں پھر جب اوس قوم نے یہ باتیں سنیں تو وہ سب کہنے لگے کہ واللہ تم لوگوں کو حق
نے یہ نصرت نہیں دی مگر اسلیے کہ تم اپنے نبی کی اتباع و پیروی میں صادق ہو اور قول تمہارا اپنے دین میں سچا و ناطق ہے در حقیقت تم

یہ درخواست کرتے ہیں کہ تم اپنے ایک قول پر ہمارا بھی تحمل وقرار کرو اور جسطور پر کہ سارا مال اوداکا معاف کیا و
اسمیں شریک کر لو تب خالد نے کہا آخر تم لوگ ہمارے لیے کسقدر بذل مال کروگے پس کہا جو کچھ محصول دوگے اور
کہا جسقدر تم ارادہ رکھتے ہو ہم قبول کرینگے مسلمانوں نے کہا ہم نہیں چاہتے ہیں مگر اوسی قدر جسپر مردم دمی شہر راضی
ہوں تاکہ وہ خوشدل رہیں اور حال یہ ہے کہ جو شخص رحم نہیں رکھتا ہے اوسپر بھی کوئی رحم نہیں کرتا ہے تحقیق کہ
اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ شقی کے قلب سے رحمت نکال لیجاتی ہے راوی نے کہا جسوقت اہل
نے یہ کلمات سنے تو چہرے اونکے فرط شادمانی سے روشن ہو گئے اور کہنے لگے تحقیق کہ حقتعالے نے تمکو بسبب حق کے نصرت
دی ہے جبکہ دیکھئے تمکو نصرت دی حق سے کیونکہ تم مستحق نصرت ہو اور ہم تمہارے دین میں سوا حق کے اور کچھ نہیں دیکھتے ہیں
وہ سب کے سب اسلام لائے اور اپنی قوم کیطرف پھر آئے اور اون سب کو اونکے کنیسوں میں جا کا مجمع کرکے جو حسن سیرت
و مکارم اخلاق اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اور جو کچھ اونکے کلمات طیبات سے سنا تھا بیان کیا
اہل شہر نے جواب دیا ہم ایسے نہیں ہیں کہ تمسے عداوت خود کنارہ کشی کریں اور تمہارے کہنے سے باہر ہوں کیونکہ تم
دین ہو ہمیں لازم ہے کہ جس امر میں تم اپنے لیے راضی ہو اوسی میں ہماری بھی رضا ہے چنانچہ اکثر وہ اسلام لائے
مگر بعضے اوس سے محروم رہے و آنا ملکہ نے جسوقت یہ باتیں سنیں تو دل اوسکا کشادہ و شادمان ہوا اور سامان ضیافت
پاس خالد کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ اگر آپ چاہتے ہوں تو ہمارے قلعے میں آؤ پھر اونکے لیے نہر پر پل بندھوا دیا کہ خالد
اوس پل سے عبور کرکے شہر میں آ اترے اور اوس جا پر ملکہ اپنے محل سے مشرف و نگراں تھی اور انکی طرف نظر رکھتی تھی آخر اوسنے
معلوم کیا کہ یہ قوم محض تارک دنیا و طالب آخرت ہیں رضی اللہ عنہم اور اوسپر خوب ثابت ہوا کہ یہ لوگ خدا کے سوا کسی کے نہیں
لوگ بے فائدہ بے عقل نہیں ہیں اور ان میں کوئی مخالف اپنے برادر ایمانی کا نہیں ہے اور پیشتر شغل بیکار اور مستقل بصیر ہیں
ملکہ انکے محاسن عبادات کو جب دیکھ چکی تو اپنے قصر سے اتر کر ان لوگوں کے پاس آئی اور مشرف باسلام ہوئی اوس وقت خالد نے کہا
تیرے اسلام کو تجھسے قبول کریں اور تجھسے راضی ہوئے اب تو اپنے قلعے میں جا اور اپنے محل میں آباد ہو پھر کسی کے لیے سبیل دست درازی نہیں
عطر یوقنا کی ملکہ پر پڑی اور وہ انکے تئیں بہت خوش آئی اور زوجیت اوسکی منظور ہوئی تو خالد کو برائے مشورت ملکہ کے پاس بھیجا
اوسنے قبول کیا تب خالد نے اس بات کو عیاض بن غنم کے پاس کہلا بھیجا اور اوسے استشارہ و استجازہ کیا اونھوں نے
بھیجا کہ عقد نکاح یوقنا کا ملکہ سے کردو اور قلعے بلاد اوس قلعہ سے متعلق ہیں انمیں جو بلاد و جو مکان ملکہ کو منظور ہو اونکو

ذکر فتح طنزہ و بہیرد و سعرد

راوی نے کہا کہ بعد ازاں خالد نے عزم جانب سعرد و بہیرد کے کیا تو وہاں یکایک اہالی قلعہ طنزہ پاس خالد کے آئے
اور صلح کی درخواست کی اسطور پر کہ مطیع اسلام رہیں تب خالد نے جواب دیا کہ جو کوئی تم میں سے اسلام لاویگا

تو اسلام اوسکا ہم قبول کرینگے در صورت جو ہمارے لیے حلال ہے اوسکے لیے بھی حلال ہوگا اور جو کچھ ہمپر حرام ہو اوسپر
بھی حرام ہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر باقی رہیگا تو سال آئندہ سے اوس پر جزیہ یعنے محصول مقرر ہوگا چنانچہ اس حکم کو اہل
نے قبول کیا پھر اونکے لیے ایک عہدنامہ لکھا گیا بعد ازاں طرف بہر دسود و معدن وازن کے کوچ ہوا بالآخر وہاں
والونسے بھی صلح قرار پائی اور وہ سب بھی اوسی حکم پر راضی ہوئے کہ جو چاہے اسلام لاوے تو حال اوسکا حال اہل اسلام کا
ہے اور جو چاہے اپنے دین پر رہے تو اوسپر جزیہ ہو و بعد ازاں جب کہ ایام عدت ملکہ قلعہ کے تمام ہوئے جو زوجہ مالک بطالقو
کی تھی اور نام اوسکا حیا نوسہ تھا اور اوسوقت بیوہ تھا اوس سے عقد تزویج کیا و بعد ازاں خالد نے وہاں سے کوچ کر کے مقام سوقار میں
عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور سوقار یا شہر جالوت کا تھا پھر جب خالد مع اصحاب عیاض سے ملے اور فیما بین مسلمین طرفین
سلام و کلام بشوق تمام ہو چکی ہوئے تو وہاں پانچ شبانہ روز مقام کر کے عزم طرف بدلیس و خلاط کے کیا ناگاہ یہ خبر پہونچی کہ طالوت
بادشاہ زادی زوجہ یرغون کی وہ یرغون جسنے فتح کفر توما کیا تھا اور اس ملکہ کا احوال مذکور ہو چکا ہے سو وہ اپنے باپ پاس بھاگ
گئی اور اپنے دین نصرانیت پر پھر گئی یہ بات مسلمین پر بہت شاق ہوئی واقدی رح نے کہا مجھے روایت بیان کی محمد بن
یوسف نے اوسنے کہا مجھسے روایت کی ہے اسمعیل نے قیس سے اونہوں نے کہا بتحقیق کہ طاریون نے ہرگز نصرانیت نہیں اختیار کی اور نہ دین
اسلام سے منحرف ہوئی بلکہ وہ اپنے باپ کے پاس چلی گئی تو محض اسلیے تا اوسپر کوئی حیلہ تدبر کرے اور بلد و قلعہ اپنے باپ کا مسلمانونکو دلادیوے سو جو کہ
اوسنے یہ ارادہ کیا کہ جسطرح یرغون اوسکے شوہر نے کفر توما میں کیا تھا اوسی طرح وہ خود بھی اپنے باپ کے قلعے سے کرے اور اب باپ
میں رہ کر اوسکی اور اوسکے شوہر کی متفق ہوئی مگر یرغون نے کہا میں تیرے ہمراہ نجاونگا کیونکہ البتہ مجکو تیرے باپ سے اندیشہ ہے کہ وہ
مجھے گرفتار کر لیگا طاریون نے کہا اگر ایسا اندیشہ ہے تو اپنی جا پر تو استقامت رکھو بعد ازان طاریون نے ساز و رخت حرب مردانہ
اپنے تن پر آراستہ کر کے آمادہ روانگی اور چلنے پر تیار ہوئی اور اوسوقت اپنے غلامان و خدام کو مجلس سے خلوت میں طلب کر کے
اونسے کہنے لگی تم آگاہ ہو کہ میں نے ایک امر پر عزم کیا ہے چاہتی ہوں کہ اوسکو بجا لاؤں اور اوس بات کو تم سے بھی ظاہر کروں اون لوگوں
نے جواب دیا اے ملکہ غلامونکو سوا اطاعت آقا کے کوئی عذر نہیں ہے تیرے اسرار کے پیروی کرینگے تب طاریون نے اونسے بیان
کیا کہ یقین کرو بیشبہ میرے تئین اقامت درمیان ان عربوں کے بہت ناگوار ہے اور مجکو اشتیاق اپنے وطن کا بہت ہے چنانچہ میں نے
تجویز کیا ہے کہ از روے حیلے کے تمکو ہمراہ لیکر بہانہ کی طرف شکار کو نکلوں پھر جب رات ہو تو اپنے ملک کی راہ لوں یہ کلام اوسکا سنکر وہ غلامان
و خدام بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے اے ملکہ یہ رائے بہت خوب و مناسب ہے پھر طاریون نے کہا مگر میں تم میں سے کسی پر جبر و زبردستی نہیں
کرتی ہوں بلکہ جس شخص کا دل چاہتا ہے کہ وہ یہاں رہجاوے اور وہ اس دین پر مائل ہو تو وہ ٹھہر جاوے اوسکی نسبت کچھ ملامت
نہیں ہے اور جو کوئی ارادہ وطن کا رکھتا ہو وہ میرے ساتھ عزم کرے کہ بالضرور میں آجکی شب جانیوالی ہوں اور قسم ہے مجکو اس امر کی
جو میں نے ظاہر کیا ہے اگر مجھے خبر پہونچی کہ تم میں سے کسی نے یرغون میرے شوہر خواہ اور لوگوں میں کسی سے میرا راز فاش کیا تو البتہ تحقیق
میں اوسکی گردن مارونگی غرض کہ جس کسی کو میرے ہمراہ چلنا منظور ہو وہ میرے ساتھ روانہ ہو چنانچہ اون لوگوں نے اس امر کو قبول و منظور کیا اور

تب تا بریک سوائی تو طاریوں پر عوں اپنے شہر سے رخصت ہو کر روانہ ہوئی اور اوسکے ہمراہ ایسے بارہ غلام
جو اسلام سے ارادت رکھتے تھے اور طاریوں کے اور بھی بارہ غلام کہ وہ تو آدمی ایسے تھے جنکے دل میں الفت اسلام کی
تھی او سے سلیس سے محبت رکھتے تھے بالاجر طاریون نے یمامہ کا رخ کیا اور جاتے جاتے اس مقام تک پہونچی کہ الملک
او سے لیس تیت چھوڑ کر شہر بدلیس پر مشرف ہوئی اوسوقت صاحب و مالک شہر لیس نے اوسکی پیشوائی کو آیا اور اوسکے لیے سامان
و ضیافت مہیا کی اور طاریوں اوس دن تقدیر روز وہیں مقیم رہی

ذکر فتوح بدلیس وارزن و مضافات

راوی نے کہا کہ باقتضاے قضا و قدر ایسے اسباب بہم پہونچے اور ایسا موقع ہوا کہ جب عیاض بن غنم سوار باہر
ہوئے اور خالد مع اپنے اصحاب اکراد کی ترکیب لاحق ہوئے اور یوقنا بھی وہیں آملے اوسوقت اہل اسلام اونکے احوال
سلامت پر بہت شادمان ہوئے اور یوقنا اور خالد نے اپنی سرگذشت اور سیر سفر سی بیان کی اور عیاض سجدات شکر نعمت
پروردگار کا لائے بعد ازاں عیاض نے یوقنا کو پاس والی بدلیس کے ایلچی بھیجا اور بدلیس وارزن اور قیف اور انطر دیر سب
تابع ایک بطریق کے تھے جسکا نام سرومدس تولیس تھا اور ملکہ طاریوں بھی وہیں اوتری تھی اور اوسوقت سرومدس ملکہ
ہی کے پاس موجود تھا جسوقت سرومدس کو خبر ورود آمد یوقنا کی معلوم ہوئی تو وہ اوسکی پیشوائی کے لیے سوار ہوا اور اوسکو
مہمان کیا اور بعد ازاں طاریوں نے یوقنا کے ساتھ خلوت کیا اور کہا اے میرے عم تم ہرگز یہ گمان نکرو کہ میں بھاگ کر آئی ہوں
کی طالب دین ملکہ نے ارادہ کیا ہے کہ خالصاً لوجہ اللہ تعالیٰ توحید خدا اور رسول خدا کو مسلمانوں کی کروں اور میں چاہتی ہوں کہ
باپ کو بطریق حیلہ و غدر کے قتل کر کے اوسکا قلعہ تسلیم اہل اسلام کروں ولیکن اے میرے عم تم مجھکو مشورہ دو اور تدبیر بتاؤ کہ کسطرح اسکا
کو کروں اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ بلد بدلیس اور اخلاط جیسے قلعہ قیف و انطر واقع ہے اوس قسم کے مقامات مشکل ہیں کہ جب
یہاں ارادہ عبور کرینگے تو قادر نہو سکینگے اس باب میں جو رائے تمہاری ہو اور مجھکو بڑا اندیشہ یہ ہے کہ جس میں اپنے باپ کو
پھر مجھکو قدرت واپسی طرف اپنے شہر اور بجانب اہل اسلام کے ممکن نہوگی یوقنا نے کہا خوب یقین کر کہ ہرگاہ تو اوسکا
خالص بعزم کریگی تو حق تعالیٰ بالضرور تجھپر دروازے خیر و برکات کے کھولیگا میں تو اپنے اوسی ارادہ پر روانہ ہوا اور میں
لا محالہ رسالت امیر عیاض کی لیکر تیرے باپ پاس آتا ہوں اور عنقریب پیام پہونچاتا ہوں اور میں صبح کو کوچ کرونگا کہ
جسوقت وہاں پہونچونگا تو جو کچھ مشیت و تقدیر الٰہی ہوگی ویسی تدبیر عمل میں آویگی اور جس امر کا ہم ارادہ رکھتے ہیں انشاء اللہ
بھی اوس تک پہونچیگی بعد ازاں جو حیلہ اوسکو کرنا چاہیے وہ سب اوسے تعلیم کر دیا پھر طاریوں نے یوقنا کو وداع کر کر اوسکے پاس سے
دوڑ کا اکو چلی اور اپنے باپ کی نسبت کہنے لگی کہ یہ بے عقل مجھپر بڑی کد کریگا تا کہ جس امر پر میرا اعتقاد ثابت ہے اوس سے مجھکو طرف
مسیح کی پھیر کر تسلی مجھکو یہ اندیشہ ہوتا کہ اوسکی اصحابیں صاحب اس قادہ کا اوسکی اعانت میں پھر یورش کرینگے تو ضرور میں اوسکو

گرفتار کرلیتی بعد از ان وہ سوار ہوئی اور قطع مسافت مین شتاب روی کرتی تھی اور اثناے راہ سے اوسنے اپنے غلام
بھیجے کہ خبر کرے اپنے باپ پاس تو اوسکے آنیکا اور مژدہ اپنے آنیکا کہلا بھیجا پھر جسوقت وہ شہر تبتگاہ ملک جا پہونچا اوسوقت اوسنے شہر کو
آراستہ کرایا اور واسطے پیشوائی کے سوار ہوا اور امرا اور ندما کو اور اکابر و رؤسا شہر کو ہمرکاب لیا اور قریب خفر یا کے پہونچکر
طاریون سے ملاقات ہوئی پھر جسوقت ملکہ نے اپنے باپ کو دیکھا تو سواری سے اوتر پڑی اور پاپیادہ باپ کیطرف دوڑی اور ملک بھی پیدل
ہوا اور ساری لشکری گھوڑون سے اوتر پڑے اور بحضور ملکہ تواضع سے سرنگون ہوئے اور ملک نے طاریون کو اپنے سینے سے لگا لیا اور
استفسار حال کیا کہ ای بیٹی تیرا امر کیونکر ہوا اور تجھپر کیا واقعہ گذرا اوسنے کہا یرغون نے مجھکو پکڑ لیا تھا اور لشکر مسلمین کیطرف لیگیا
اور وہ مسلمان ہوا اور مجھکو بھی اوسکی اطاعت و پیروی سے بخوف مسلمانون کے کچھ چارہ نہوا یہانتک کہ اب جو وہ لوگ داخل بابلیم
ہوئے تو مین اوسسے چھپکر آپ پاس بھاگ آئی ہون یہ سنکے ملک حیرت و افسوس سے انگشت بدندان ہوا بعد ازان اوسکی سلامتی کی
تہنیت و مبارکبادی دی پھر ملک ملکہ سوار ہوکر شہر کو چلے اور تمام لشکر گرد و پیش جلو مین حاضر تھے تا آنکہ ملکہ دار الامارہ مین
داخل ہوئی اوسوقت تمام خدم و حشم و زنان ہمسایہ و ہمپایہ و غلمان و کنیزان ملک بشوق دیدار حاضر ہوئے اور بمزید ذوق و شوق
اور کمال جوش و خروش سے پیش آئے اور خوب سا روئے اور ملکہ بھی روئی اور سبھون نے علی قدر اپنی اپنی مقدرت کے نذرین
گذرانین اور صدقے اوتارے اور بہت سی نذر و نیازین چڑھائین بعد ازان ملکہ مجلس خاص مین بحضور ملک سارا ماجرا
اپنا اور ذکر ملک شہر یاض کا اور کیفیت سلب قاذہ راس العین بیان کرنے لگی تب اوسکے باپ نے پوچھا ای میری بیٹی تو نے انکے
دین مین اونکی کیا سیرت دیکھی اوسنے کہا ای ملک حال اوس قوم کا یہ ہے کہ وہ لوگ محض دین کے لیے لڑتے ہین اور دین ہی کے
طالب ہین اور عدالت کو دوست رکھتے ہین یہانتک کہ خلائق اونکی جانب رجوع کرتے ہین گویا ہمیشہ اللہ کوئی دین افضل
دین مسیح سے نہین ہے اور مینے نذر معین کی تھی کہ جب مین قوم عرب کے ہاتھ سے مخلصی پاؤنگی تو بیعہ یوحنا مین دو مہینے کامل
عبادت کرونگی اور جب تک یہ دونون مہینے پوری نہونگے تو اس مدت مین نہ کسی قربانگاہ کے قریب جاؤنگی اور نہ شراب پیونگی
اور نہ گوشت خوک کھاؤنگی یعنی ترک لذات کرونگی اور نہ اب مطموعہ سے انغماس کرونگی یعنی اوس مدت عبادت تک ظہر تریہ
تنشر کو بھی ملتوی رکھونگی پھر جبکہ مین اونکے دین کی لوث سے طاہر و پاک ہولونگی اوسوقت قربانگاہ کے قریب ہونگی اور
مسلمانان کو مس کرونگی یہ بات سنکر اوسکا باپ خوش ہوا جب صبح ہوئی تو ملکہ طاریون بیعہ یوحنا مین گئی اور اوسکے اندر
ایک گوشے مین تخلیہ کرکے بیٹھ رہی اور فقرا اور مساکین پر تصدق جاری کیا اور اپنا شعار دین اور طریقہ عبادت خوب ظاہر
کیا اور یوقنا نے جو اوس سے وعدہ اپنے آنے اور پیام عیاض کا اوسکے باپ پاس پہونچانے کا کیا تھا تو وہ اوسکے انتظار مین
اقامت پذیر تھی واقدی رح نے کہا مجھسے روایت بیان کی ابو محمد نے اوسنے کہا مجھسے روایت کی ایک مرد ثقہ نے جسنے مجھکو خبر دی
ہے اور اوسنے نقل کی ہے قیس بن ہبیرہ سے چنانچہ قیس نے کہا جب یوقنا بہم رسالت طرف بلد بدلیس کے گئے تھے اور طاریون
باتمام پہونچی تھین اور صاحب بدلیس نے اپنا سفیر پاس یوقنا کے بھیجا تھا اور وہ خود خبر ورود یوقنا سنکر اپنے حصن پہ

پڑھ گیا تھا اور وہیں یوقنا کو بھی طلب کیا اوس وقت میں بھی یوقنا کے ہمراہ تھا تب ہم لوگ داخل قلعہ ہوئے اور سپاہ
میں پہونچے تو صاحب حسن بیٹے سرمد اپنے تخت مملکت پر جلوس کرتا تھا ہم لوگوں نے اوسکو اور یوقنا نے پیام پہنچایا کہ امیر عسکر
یعنی افسر اوس لشکر اسلام کا جو سرزمین رسعین میں نازل ہے وہ عیاض بن غنم ہے اور اونے مجھے تمہاری طرف اسلیے بھیجا ہے
میں تمکو طرف توحید خداے یکتا اور رسالت سردار انبیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوت و طلب کروں یعنی
تم خدا کو واحد جانو کسیکو اوسکی ذات و صفات میں شریک سمجھو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مطلق پیغمبر برحق یقین کرو اور جو کچھ
ہمارے لیے حلال ہے تم بھی اپنے لیے حلال جانو اور جو چیزیں ہمپر حرام ہیں تم بھی اوسکو حرام سمجھو اور ملاحظہ احوال ملوک گذشتہ
نامدار و مالکان ممالک و دیار کے عبرت پذیر ہو کہ وہ کیونکر اور کس خرابی سے ہلاک ہوگئے اور تم ہمکو اس پیام کا جواب دو
پیش امیر جاکر عرض کروں سرمد نے جواب دیا اے میرے سردار میں خود ارادہ رکھتا تھا کہ اپنا ایلچی تمھارے امیر کی خدمت میں
بالتماس صلح روانہ کروں اور کچھ خراج اونکو دیا کروں اس شرط پر کہ میں بدستور اپنے دین پر باقی رہوں اور ہمارے شہر کے
باشندوں میں سے جو کوئی تمہارے دین کیطرف رجوع کرے تو میں اوسکا مانع و مزاحم نہونگا یوقنا نے کہا اچھا تمنے کیا مقدار خراج
اپنے دل میں تجویز کی ہے کہ بعد صلح کے بابت ہر ایک ہزار لیس و اوزان وغیرہ ملبوس و محسوسہ و معتوضہ کے کس قدر رسوم ادا کرو گے
جب پیام صلح پاس امیر لشکر کے لیجاؤں تو اونکو اور عرب کو راضی کروں تب سرمد نے کہا ای سردار میں اونکو سو ہزار دینار سے
لاکھ دینار دونگا اور پانسو زرہیں اور ہزار کمانیں پیشکش کرونگا مگر یہ شرط کہ تا حین حیات میری کوئی دوسرا شخص
حاکم مقرر نکیا جاوے اور تمہاری جانب سے میرے پاس زیادہ ایکدو آدمی سے جو دو باتیں کریں اور وہ ایک شخص کا یہاں رہنا
بھی محض اس غرض سے ہو تا اونکو معلوم ہو کہ شریعت اسلام پر کون ایمان لاتا ہے و منجملہ شرائط کے یہ بھی شرط ہے کہ میری مملکت
میں میرا ہی امر نافذ رہے اور جو کوئی اسلام لاوے البتہ معاملہ اوسکا اوس شخص سے متعلق رہیگا جو کوئی کہ تمہاری جانب سے ہمارے یہاں
مقیم رہیگا اور ہم اون مسلمانوں پر کچھ حکم نکرینگے یوقنا نے جواب دیا کہ ہمنے ان شروط پر تمہاری صلح کو منظور اور امضا کیا اور ہمنے
عہد پورا کیا کہ جو شرطیں تمنے ذکر کیں ہم اونپر بجانب خدا و رسول عہد کرتے ہیں راوی نے کہا پھر یوقنا نے اوسکو عہد
خدا و رسول کا دیا اور مراسم ہدایا فیما بین اپنے اور اوسکے اوس طور پر جاری کیا جسطرح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دستور
ہرقل سلطان روم سے کیا تھا چنانچہ یوقنا نے بھی اوسی طرح سرمد سے ہدیہ قبول کیا اور اپنا ہدیہ بھی اوسکو عطا کیا اور جمیع مسلمین
کیطرف سے اوسکے ساتھ حلف کیا اور قیس کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا تاکہ جو کچھ فیما بین یوقنا و سرمد کے قرار پایا
اوس سے اونکو مطلع کرین پھر جسوقت نامہ یوقنا اس مضمون کا پاس عیاض کے پہونچا تو وہ اوس مقام سے کوچ کرکے بدلیس میں
آئے اوسوقت سرمد نے صلحنامہ یوقنا کا پیش کیا پھر جب عیاض اوسکی ملاقات کو گئے تو اوسے بہترین ہدایا اور مال کثیر
پیشکش کیا اور اپنے یہاں مہمان لیا اور عیاض نے بھی ایک عہدنامہ لکھدیا راوی نے کہا کہ ناگاہ مسلمانان اہل یمن اون سرداران
والی کی لڑکیوں کا حسن و جمال جو دیکھا تو اونکے دل اونکی طرف بشدت مائل و فریفتہ ہوے یہانتک کہ اون لوگوں نے اون سے جا باتیں

مباشرت کی جب عیاض کو آگاہی ہوئی تو یہ امر اونپر سخت ناگوار گذرا تب حکم کیا کہ جنھون نے ایسا فعل کیا ہے وہ حاضر کیے جاوین چنانچہ اون لوگونپر اقامۂ حد کی گئی اور اونسے حق اللہ یعنے دیت لیگئی اور حد جاری ہوئی اور عیاض نے اونسے خطاب کیا کہ تمنے بعد ایمان کے کفر کیا بھلا کیا تم ایسے کردار کے لیے مامور ہوا ور کیا ایسے ہی کامون کے لیے تم خلق ہوئے ہو اور کیا تمنے نہین سنا ہو کہ حق تعالے نے اپنا امر کن سے فیابین حرف کاف و نون کے کیا ارشاد کیا ہو چنانچہ یہ کلمات سنکے سارے مسلمانونکو ہیبت اور عبرت ہوئی راوی نے کہا پھر جب رات ہوئی تو یوقنا پاس عیاض کے حاضر ہوئے اور تخلیہ مین باتین ملکہ طاریون کی بیان کین اور کہا تحقیق کہ اوسنے خدا کی راہ مین اپنی جان فدا کی ہے اور وہ اس فکر و تدبیر مین لگی ہو کہ کسی حکمت عملی سے وہ ملک و بلد مسلمین کے ہاتھ لگے اور مجھسے اوسنے وعدہ کیا ہے کہ مین بھی اوسکے پاس پہونچکر اس امر مین اوسکی اعانت کرون یہ سنکے عیاض نے فرمایا ہرگاہ اوسکو ایسا امر درپیش ہے تو ہمپر واجب ہے کہ اوسکی مدد کے لیے خالد بن الولید کو معہ جمعیت اونکے اصحاب کے روانہ کرین یوقنا نے کہا اس باب مین جو کچھ آپ کے نزدیک صوابدید ہو وہ کرنا چاہیے تب عیاض نے کسی کو پاس خالد اور معاذ و قیس و مسیب بن نجیبہ و عمرو بن معدیکرب و عبدالرحمن بن ابی اکبر کے بھیجا اور ان سبکو بلوا کر وہ باتین جو یوقنا نے کہی تھین اونسے بیان کین اور کہا تم لوگونکی اس امر مین کیا رائے ہو

ذکر فتح ارمینیہ و اخلاط و قف و انطر

چنانچہ کلام عیاض سنکے خالد نے جواب دیا حقتعالی امیر کے امور کو صالح و بخیر انجام کرے ہرگاہ اسطرح کا امر پیش نہاد ہو تو آپ یوقنا کو برسم رسالت و سفارت کے روانہ کیجیے اور ہملوگ بھی اونکے ہمراہ جاوین پھر جب وہان پہونچینگے تو جو کچھ ارادہ و مشیت الٰہی ہو گا وہی ہو گا مثل معروف ہے والحاضر یری ما لا یراہ الغائب یعنے حاضر وقت جو کچھ دیکھتا ہے غائب وہ نہین دیکھتا ہو پس حقتعالی جو ہر حال مین حاضر و ناظر ہے تو وہی ہر شے پر قادر ہے ہم غائب اوسپر ماہر نہین ہو سکتے پس جب ہم وہان جاوینگے جو کچھ واقع ہو گا مشاہدہ کرینگے عیاض نے کہا بسم اللہ برکات خدا پر تکیہ و توکل کر کے روانہ ہو آخر خالد اور وہ سب مستعد و آمادہ ہو کر روانہ ہوئے چنانچہ ہمراہ یوقنا کے صحابہ مین پینتیس آدمی تھے اور بیس آدمی اصحاب یوقنا سے تھے آخر جب سب اخلاط پر وارد ہوئے اور اہل روم وارمن نے سطح قلعہ سے مسلمانونکو دیکھا تو اونکو یقین ہوا کہ یہ سب اہل ایلچی ہین تب اون لوگون نے یہ خبر ملک سے بیان کی کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب کے ایلچی ہین یہ خبر سنکے ملک نے حکم اونکی احضار کا کیا تا آنکہ سپاہ اول جانب رومی دروازہ پر لیس مسلمانونکے پاس آیا اور دیکھا کہ وہ گھوڑونپر سوار ہین تب چوبدار نے کہا چلو تمکو ملک نے طلب کیا ہو پھر وہ اونکو ہمراہ لیکر دار الامارہ تک پہونچا اوسوقت ملازمون نے ملک کو خبر کی کہ وہ سب حاضر ہین اور نام اوس ملک کا بوسیطوس تھا اوسنے سب کو اپنے حضور مین طلب کیا پھر جب یہ لوگ ڈیوڑھی مین داخل ہوئے تو غلمان و خدام نے اونسے ہتھیار رکھوا لینے کا ارادہ کیا تب خالد نے کہا ہم وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارین غیرونکے حوالے نہین کرتے ہین کیونکہ حقتعالی نے ہمارے نبی کو بسیف مبعوث کیا اور تیغ کفر بھی

اور ہم لوگ اوسی کے مقلد اور پیرو ہیں در حقیقت جو خیر اور رسول نے ہمارے لیے مخصوص کی ہے اور ہم اپنے سے جدا کر
آخر یوقنا نے کلمات حالات سے ملک کو مطلع کیا جسکے ملک نے حکم کیا کہ اونسے کچھ تعرض نہ کرو جسطرح وہ چاہیں آنے دو تا اونکو گمان
ہو کہ ہمسے خوف رکھتے ہیں اور یہ بات خلاف شان دیگر لوگ ہے چنانچہ خدام اوسی طرح اونکو اندر لے گئے جب ملک
نے اونکی طرف نگاہ کی تو اون سب نے سلام کیا اور زمین پر بے تکلف بیٹھ گئے جسطرح شیر در مدہ میں بیٹھتے ہیں اور اون
دست بقسمہ متیسر ہو کر جو کچھ دعوت دین و ترک دنیا سے اونپر واجب تھا ملک پر تبلیغ کیا اور یوقنا نے اپنے اصحاب
کو وعظ کیا کہ تم لوگ ان لوگوں کو ہمو اس امر کا کرو جیسے اونسے طالب اس بات کے ہو کہ وہ ہمارے لیے
سربسجدہ ہوں اور نہ تم اونکے آگے گردنیں جھکاؤ کیونکہ صحابہ اس فعل کو پسند نہیں کرتے تھے غرضکہ جب اونکو
جلسے میں صحابہ کے جلوس کو بے انحلال استقرار ہوا تو ترجمان نے جو مکالمہ جانبین پر کاسنس تھا صحابہ سے سوال
کیا کہ اے عرب والو کس بات میں تم لوگ ہمارے یہاں آئے ہو یوقنا نے جواب دیا کہ امیر جیوش مسلمین نے
سرزمین بدلیس میں نازل ہے ہمکو تمہارے پاس برسم رسالت و سفارت کے اسلیے بھیجا ہے تا ہم تمکو دعوت و
طلب کریں اس امر پر کہ تم وحدانیت خدا اور بندہ لا شریک کا اعتقاد اور رسالت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اقرار کرو یا تم اوس حکم میں داخل ہو جسمیں وہ لوگ داخل ہوتے ہیں کہ تم لوگ باسہ ذلیلوں کی اپنے ہاتھوں سے جزیہ دو
پس ترجمان نے کلام یوقنا کا بیان کیا راوی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ درمیان صحابہ اور ملک نوسطیوس کے
کوئی ترجمان نہ تھا بلکہ یوقنا زبان رومیہ میں جو اوس قوم کی بولی تھی خود تکلم کرتے تھے اور واقدی رحمۃ اللہ نے کہا
روایت بیان کی اوس شخص نے جو میرے نزدیک ثقہ ہے اوسنے کہا کہ درمیان صحابہ اور ملک کے لا محالہ ایک
ترجمان تھا کیونکہ ملک ایسا ہی تھا وہ سوا سریانی زبان کے نہیں سمجھتا تھا اور یوقنا رومی تھے وہ زبان اوس نہیں جانتے
الغرض جب ترجمان نے کلام یوقنا سے ملک کو آگاہ کیا تو وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا قسم ہے مجکو حق مسیح اور انجیل
کی میں ہرگز اونکو جزیہ نہ دونگا اور نہ اونکے دین میں داخل ہونگا یہانتک کہ ہم سب مر جاویں اور یہ لوگ ہمارا
گمان نکریں کہ ہم بھی مثل لشکر رومیوں کے ہیں جنکو اونھوں نے شکست دی ہے حالانکہ ہم صاحب ثبات و صولت و
حدادید و قوت ہیں اور ہم اپنی کمانوں سے وہ تیر چلاتے ہیں جو نامردہ نشانہ ہیں اور عرب اسکو اطلاع اسبات کی ہمیں اور
انجیو کو طرف والی جوئی وسا اس کے طلب ملک بھیجتا ہوں اور اسلاعوس والی مرج سے بھی التماس مدد کرتا ہوں
اور اونکو پس پشت اونکے بھگاتا ہوں کہ وہ اولٹے پاؤں پھرتے ہیں اور اونسے حملہ بازو کو چھڑواتا ہوں اور سوا اسکے
ہمارے پاس اور کچھ جواب نہیں ہے چنانچہ ترجمان نے یہ کلام نوسطیوس کا مسلمانوں سے بیان کیا یوقنا نے کہا
ہمکو اون واپس دو اور رخصت کرو تا ہملوگ جا کر اپنے مالک کو یہ جواب پہونچا دیں تب ملک نوسطیوس نے کہا
آج کی شب ہمارے یہاں مقام کرو کل صبح کو کوچ کرنا بعد اس کے اپنے ملازموں کو حکم کیا کہ ان لوگوں کو فلاں مکان میں اتار دو

یہ لوگ اوس مکان مین جسکا حکم ہوا تھا جا اوترے اور رفتہ رفتہ ظاہر ہونے کردیکھیے ملکہ طاریون کیجانب سے کیا ظہور مین آتا ہے اور وقت
سنے کہا جب صحابہ نے وہانسے برخاست کی اوسیوقت ملک سوار ہوکر یوحنا کو گیا اور طاریون اپنی دختر سے ملاقات
کرکے ذکر عربیونکا کیا کہ یہ لوگ ایلچی ہین اپنے امیر کے فرستادہ میرے پاس آئے ہین اور اونکے ساتھ ایک جماعت ہے لیکن
اول ایک جماعت ہین اور ایسا ایسا پیغام کرتے ہین اور مینے انکو جواب دیے ہین آخر اس امر مین تیری کیا راے ہے
طاریون نے کہا اے ملک وہ لوگ کہان ہین اوسنے کہا امشب مینے اونکو روک رکھا ہے تاکہ تجھسے اونکے باب مین مشورہ
کرون طاریون نے کہا مین چاہتی ہون اونکو دیکھون کہ وہ کون ہین کیونکہ احوال اونکا مجھ سے مخفی نہین ہے اگر وہ
لوگ اکابر وعمائد سے ہونگے تو البتہ اونکے امور کو ہم پذیرا کرینگے اور آپ مجکو اجازت دیجیے کہ مین اون لوگون سے گفتگو کرون
اور آپکے فرزند مصالحہ سے اونکے دلونکو شادمان کرون اور اس بات کی اونکو طمع دون پھر جب اس امر مین وہ مطمئن
ہوجاوین اور بطیب میرے اشارے کے آپ اون لوگونکو گرفتار کر لیجیے اور اپنے یہان قید رکھیے پھر اونکو مخلصی نہ دیجیے
اور جسوقت اونکو گرفتار کیجیے تو اونکے صاحب یعنی امیر سے کہلا بھیجیے کہ اگر تم ہماری طرف ایکقدم آگے بڑھوگے تو ہم ان لوگونکا
سر تمہارے پاس بھیجینگے درینصورت جب امیر اونکا اس بات سے مطلع ہوگا تو ہرگز ادھر نہ بڑھیگا آخر اوسوقت صلح
اس بات پر ٹھہریگی کہ اونکے اصحاب کی رہائی کیجائیگی غرضکہ اسصورت مین مسیح آپکی نصرت اور طول عمر کریگا اور آپکی قدرت
ومنزلت کو بلند کریگا یا آخر لشکر مسلمانونکا آپکے ملک و دیار سے چلا جائیگا پس میرے نزدیک اس راے سے کوئی راے
فائق تر نہین ہے یہ سنکے ملک نے کہا اے میری پیاری بیٹی مسیح تیری عمر دراز اور تجھکو از روے قدر کے سرفراز کرے
ہمارے لیے اونکی طرف جاکر اقامت اس امر کا کر اوس صومعہ ویرانہ کو چھوڑکر ہمارے محل کے بیچ مین قیام کر کیونکہ اگر
تو یہان اقامت کریگی تو مجکو خوف ہے لیکن یہان کہ تیرے رہنے مین مجھے اندیشہ ہے و ہر گاہ مقصود تیرا عبادت ہی ہے پس
مکان مین تو رہیگی وہی عبادتگاہ ہے جب طاریون نے کلام ملک اپنے والد کا سنا تو کہنے لگی مین یہانسے حرکت نکرونگی
جب تک ویرانی یا پادری یہان کا رخصت نہ دیوے چنانچہ ملک نے پادری کو بلوا بھیجا جب وہ آیا تو ملک اوسکی تعظیم کو اوٹھا
اور بہت سا اوسکا اکرام کیا اور اوسکو اپنے پہلو مین بٹھایا اور قصہ اپنی دختر کا اوس سے بیان کیا تب پادری نے طاریون
سے کہا مین تجکو اجازت دیتا ہون کہ جس جگہ تیرا جی چاہے وہین عبادت کر مینے مسیح سے تیرے گناہونکے لیے طلب مغفرت
کی اوسنے تیری خطا بخشدی پس طاریون نے بشگفتہ روئی کشادہ پیشانی اظہار شادمانی کا کیا اور پادری کی
شان مین دعا کی اور اپنے والد کی سواریون مین سے ایک سواری پر سوار ہوکر اوس مکان مین گئی جس مین
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقیم تھے اور اوس مکان مین سواے طاریون اور اوسکے باپ کے کوئی
اندر نہین گیا چنانچہ یوقنا نے طاریون کو دیکھا تو شادمان و فرحان ہوا تب طاریون نے یوقنا سے کلام شروع کیا
کہ اے سردار قوم ہر آئینہ والد ہمارے تم لوگونکے حالات سے واقف ہین اور تمہاری باتین نہین سمجھتے ہین مگر مین

اور کہ تمہارے احوال سے آگاہ کر لی ہوں اسقسم سے مجکو اپنے دین کی کہ میں نے اپنے حق میں تم لوگوں سے سوا حیرو
احسان کے نہیں دیکھا اور قریب ہے کہ میں تمکو اسکی جزا دونگی اگرچہ کہ حوتس محبت اپنے اہل اور اہل وطن کی ہوتی ہو گر
ہے دین مسیح کی میں تمہارے دیار اور تمہارے پاس سے ہرگز مفارقت نکرتی یہ باتیں کرکے طاریوں اور بیدار سکا دونوں ہاتھ
نکالکر اپنے بستر میں آئے اوسوقت طاریوں اپنے باپ سے کہنے لگی کہ اے آپ بے آسانی اسو پر بیسر ز ہو جیسے یہ لوگ جو آئے ہیں
میں انکو پہچانتی ہوں کہ یہ سب اکابر دہاقتوم ہیں اور وہ شخص جسکی شان حیثیت کدائی ہے بیوکی سی ہے وہی بڑا ہے
مطرقی و رئیس بات کا اور راہ خود رکاہ مسیح ہو میرے نزدیک مصلحت یہ ہو کہ ہم ان لوگوں کو اپنے نزدیک اس محلمین ملک کر
اور ورا انکو گرفتار کر دیں اور کوئی ہمارے اس راز و اسرار پر مطلع ہوگا جبکہ یہ باتیں طاریوں کی سنکر اسکا باپ بہت
خوش ہوا اور ایلچی ایا اور صحابہ کے پاس بھیجکر بلوایا تب وہ آں جملہ اصحاب کو اپنے ہمراہ لایا اور ایک گوشہ میں اونکو بٹھا
اور وہ واقدی رحمہ کہا کہ اوسوقت اہل بدمات اوس سرکار کے جو رئیسان نامدار اوراں فوج تھے اور وہاں قلعہ پر ناقوس بجاتے
تھے حضور میں ملک کے بغرض تہنیت آئے اور طاریوں کے آنے کی اور مسیح میں جیرا اوسکے رجوع کرنے کی بشارت دی بیٹھے اور
طاریوں نے اپنے باپ سے کہا میری رائے میں مصلحت یہ ہو کہ ہم اور آپ ان سرداروں کے پاس چلیں اور پاس انکے نشست کریں اور انکے
ساتھ کھانا کھاویں تاکہ یہ لوگ ہم سے مطمئن ہو جاویں اور ہم اُنسے ظاہر کریں اس بات کو کہ ہم اپنے اہل ملک اور ارباب
سے مشورہ کرتے ہیں بعد مشورہ اگر ہم تم سے مصالحہ کرینگے تو مجالحہ دیونگے یا مقابلہ کرینگے بعد اس اون لوگوں کو کہا یا
بھیجیں تو وہ بنگ ملا ہوا اور حت کھاویں اور بنگ لوہنی اسا عمل کرے اور وہ مست ہو جاویں اوسوقت ان لوگوں کو
قید کر لیویں پھر جو چاہیں انکے ساتھ کریں غرض جب رات ہوئی تو ملک طاریوں اور ملک دونوں صحابہ کے پاس گئے اور حیدر
ایسے باتیں کرکے پھر آئے پھر جب صبح ہوئی اور ملک اپنی مسند پر جلوہ کیا اور طاریوں کو معلوم ہوا کہ اب وہ ارادہ
مشتغل ہے اوسوقت صحابہ کے پاس پہونچی اور اون سے کہا کہ جسوقت بادشاہ میرا اور میرا باپ دونوں تمہارے پاس آویں تو
فوراً اوسکو پکڑ لو اور اسکے دم کی تاخیر کرو کیونکہ رائے ملک کی ایسی ہی بات پر متفق ہوئی ہے جیسے ہم لوگوں کی گرفتاری پر ہو گئی
ہے یہ سنکے صحابہ نے طاریوں کی بڑی شکرگذاری کی اور اوسکی حفاظت کے مشکور ہوئے اور طاریوں یہ بات صحابہ سے کہکے فوراً اپنی
کہ جسوقت شب ہوئی تو طاریوں مع اپنے والد کے صحابہ کے پاس آئی اور اپنے باپ سے آگے آگئے ماحب و تقیب کیطرح آئی تھی
اوسوقت طاریوں نے صحابہ کیطرف اشارہ کیا کہ ابھی جلدی مکر دا اور حیہ نہ توقف کرو تب وہ صحابہ قصد مقررہ کا رہی جیسا
کیا میں باتیں رہیں پھر ملک اون سے رخصت ہو کر مع طاریوں اپنی محلسرا میں آیا اور تنہائی میں اپنی دختر سے کہنے لگا کہ دربارہ اون
کے جو تیرا ارادہ گرفتاری کا ہو تو یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا بلکہ میرا ارادہ یوں ہو کہ میں اپنے رئیسان نامدار والیان ملک
طلک سے تیرے لیے اونسے عہد لیتا ہوں کہ تجھپر کبھی زیادتی نکریں اور تیرے مطیع رہیں اور خراج و جزیہ دیا اور جس جیز کا اونکا
دست قلعہ پر فوس میں بھیجے دیتے ہیں کیونکہ وہ اس سرزمین کے تمام قلعوں میں محکم و بلند تر ہو واقدی رحمہ کہا یہ وہ قلعہ ہے

جسکا ذکر بیشتر کیا ہے کہ وہ بیسط بحرۂ ارمینیہ میں ہے وہان کیسکو مجال گذار نہیں ہے چنانچہ ملکتے طاریان سے کہا کہ جب
مین تجکو والی قلعہ برقیس کا کردون تو اوسوقت تو ان عربونکو رخصت کردی کیونکہ مجھسے آگے کبھی کسی نے افراد ملوک ایسے ایلچیونکو
گرفتار نہیں کیا ہے و نیز اسی صورت مین لوگ ہمارے تئین کہینگے کہ عربونسے ڈر گئے کہ اونکی ایلچیونکو فریب سے پکڑ لیا ہے وحال آنکہ
مین اوسے ارادہ جنگ کا رکھتا ہون پس اگر میری فتح ہوئی فہو المراد اور اگر وہ ہمپر غالب آئے تو مجکو تقلید و پیروی کرنی
امثال کی ملوک گذشتہ مین سے لیفنے جو حال اونکا ہوا وہی ہمارا بھی حال ہوگا اور حال یہ ہیکہ ہمنے ایلچی اپنا پاس ملک ذرقشیل
صاحب ارزن الروم کے روانہ کیا ہے کہ ملک موصوف اپنی فوج وجمعیت لیکر ہماری اعانت کو خود یہان آوے اور یہان
اور بیٹی اوسکو وعدہ اس امر کا لکھا ہے کہ عقد تزویج اوسکا تیری خواہر یا دختر سے کردون آمین تیری رائے کیا ہی یہ سنکے طاریون نے کہا
اے ملک ہرگاہ آپنے ایسا قصد کیا ہے تو جب تک آپکے پاس اجتماع لشکر و نکا ہو جاوے اور ملک ذرقشیل بھی اپنی فوج لیکر آجائے اور
کوئی آپسے جدا نہ ہو جاوے اوسوقت تک ان عربونکو چھوڑنا نچاہیے اور جب یہ لوگ اپنے صاحب کی جماعت کیطرف روانہ ہون تو آپ بھی
اپنی فوج لیکر انکے پیچھے پیچھے چلے جائے اور انکی لشکر کو قابو مین کر لیجیے اوسنے کہا یہ بھی خلاف رائے ہے کہ ہم انکو اپنے قبضے سے نکال
دیوین بلکہ مصلحت یہ ہے کہ انکے صاحب پاس ہم اپنا ایلچی بھیجکر کہلا بھیجین کہ صحابہ تمہارے فرستادہ سب ہمارے پاس باکرام تمام
مقیم ہین اور ہماری رائے یہ ہیکہ ہم اپنے عید کے روز باتفاق عقلا کے آپنے امر مین فکر کرینگے بعد ازان یا تو ہم باداے جزیہ
مصالحہ کرینگے خواہ مستعد قتال ہونگے اوسوقت حق تعالے جسکو چاہیگا نصرت بخشیگا اور ہم اونکی لشکر کو میدان لطان میں
اوتار ینگے کہ وہ میدان وسیع لائق مقابلہ لشکرونکے ہے اوسی میدان مین ہمارا اونکا مقاتلہ واقع ہوگا اور ہم اونسے سارے بلاد
چھین لیوینگے اور دروب یعنے دروازے دنیا کے اونپر بند کر دیوینگے یہانتک کہ پھر کوئی اون مین سے نہ بچیگا و بعد ازان ہم دیار بکر پر
قابض ہونگے اور ارض ربیعہ سر کرینگے پھر ان بلاد مین سوا ہمارے کوئی بادشاہ نہوگا یہ سنکے طاریون نے جواب دیا جو آپکے
نزدیک مناسب ہے وہی کیجیے ہم آپکے تابع فرمان ہین بعد ازان طاریون اپنے محل مین داخل ہوئی پھر جسوقت طاریون
کو معلوم ہوا کہ دروازے قصر شاہی کے بند ہوگئے تو وہ خفیہ صحابہ کے پاس گئی اور اونسے ساری کیفیت گذشتہ بیان کی اور
جو کچھ اوسکے باپنے کہا اور ارادہ کیا ہے وہ ظاہر کیا یہ سنکے خالد نے دعا کی اَللّٰهُمَّ یَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا مِنْ غَیْرِ تَعَبٍ یعنے
اے میرے پروردگار ہمارے امر کو آسان کر بدون سختی و دشواری کے بعد ازان کہنے لگے جب حقتعالی کسی امر کا ارادہ
کرتا ہے تو اوسکے اسباب مہیا کر دیتا ہے تب یوقنا نے کہا اے صاحب رسول اللہ آخر اسکی کیا صورت ہے خالد نے کہا
ہمارے امور منوط بصبر و مقرون بفتح ہین کیونکہ اس شخص نے اپنے ایلچی واسطے جمع کرنے ملوک وجیوش کے روانہ کیے ہین اور اونکو
ہمسے قتال کرنے پر آمادہ و اغوا کرتا ہے بہر کیف بہتر یہ ہے کہ ہم صبر رکھین یہانتک کہ ملوک وجیوش مجتمع ہون طاریون نے
کہا اے صاحب رسول اللہ صلعم یہ قول آپ کا باصواب ہے حقتعالی آپکو توفیق بخشیگا اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالی وہ جمہور ملوک جنکو
ہمارے قابو مین آجاوین کیونکہ میرے باپ کو سوا اسکے چارہ نہوگا کہ ہنگام دربیش ہونے کارزار کے وہ مجکو بعیہ کا والی کریگا اور والیان

قلعجات کو میرے پاس بھیجات کریگا اور اسے میری حفاظت و حمایت پر عہد و پیمان لیگا اور جب وہ انشاء اللہ پہنچ
اوسوقت تم اوسپر حملہ کرسکتے ہو انشاء اللہ تعالی اور مجھے یقین ہے کہ اس امر میں صاحب ارزن بھی موافق ہوگا
تو اوس حالت میں عہد صلح ہوتا کو بحیثیت دہشت کہ ان صاحب ارزن میں بھیجدیا کرد اس میں پورے
مالک و قابض ارزن کے ہو جاوینگے انشاء اللہ تعالی اور اس صورت میں ہم اپنے مقصود پر فائز ہونگے یہ باتیں کرکے
صاحب کے پاس سے رخصت ہوئی واقدی نے کہا مجھے روایت کی ہے صالح بن عمران نے عبدالرحمن
بن الحسن سے اونہوں نے اوس سے جنہوں نے اوسے بیان کیا عمران سے روایت کی ہے کہ جب رائے ملک صاحب ابلاغ کی
متفق ہوئی اوس امر پر جسکا ذکر ہمنے ابھی کیا ہے آخر بادشاہ نے صبح کو اپنے ایلچیوں کے تئیں اپنی عملداری کے مالداروں
قلعجات کے پاس روانہ کیا تا اونکو بحضور بادشاہ حاضر کریں چنانچہ وہ ان سب کو حاضر لائے اور کوئی اونمیں سے باقی نہ رہا
یہانتک کہ دبیل صاحب ارزن بھی آیا اور اوسکے ہمراہ اوسکا لشکر تھا اور اجتماع ان سب کا اوس تہسہ کو ہوا جو اونکی
اونکی بڑی عید تھی کہ بیعہ کو خوب آراستہ کیا اور وہاں بڑے بڑے قسیس جہاں بیٹھے یاد ریاں انصاری کی امر دیرو
سے آگے تھا اور اوس بیعہ میں داخل ہوکر نمازیں پڑھیں اور قربانیاں کیں تھیں پھر جب وہ سب اپنی نماز و
قربانیوں سے فراغت پا چکے تو بادشاہ اپنے تخت پر جالس ہوا اور دختر اوسکی طاریون اوسکے سمت راست قائم
اوسوقت ملک نے سارے ملوک و رؤسا سے خطاب کیا کہ آگاہ ہو بیشک تم سب کو اسلئے جمع کیا ہے کہ امر عظیم در پیش تمہارے
جسمیں درستی تمہارے جملہ امور کی اور پائداری تمہاری ملک و دین کی ہے وہ یہ ہے جو میں نے ارادہ کیا ہے کہ ولایت و تصرف
تمہارے امور کا صرف ملکہ طاریون کے تفویض کرون یعنی میں اپنا ولیعہد اوسکو مقرر کرون کیونکہ تم لوگ خوب جانتے
کہ وہ بڑی زیرک و دانشمند ہے اور تدابیر حرب و شجاعت میں بہت ہوشیار ہے اگر مدت عمر و ایام زندگانی ہماری
ہوجاوین تو یہ ملکہ مالک تمہارے امر کی ہوگی تم لوگ اس باب میں کیا کہتے ہو چنانچہ وہ سب بالاتفاق متوجہ ہو
ہوکر اور سر تسلیم خم کرکے عرض کرنے لگے کہ ای بادشاہ یہ بات جو آپنے تجویز کی ہے کیا خوب رائے ہے آپ
ہماری دامضا کیجئے یہ کلام اون لوگوں کا بمجرد سننے کے ملک برجستہ اوٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سر سے تاج اوتارکر
ملکہ طاریون کے سر پر رکھدیا اور اوسکا ہاتھ پکڑکے اپنے تخت پر بٹھادیا اور خود دبیل صاحب کے داہنی جانب کھڑا ہوا
اور صاحب ارزن ملکہ کے بائیں طرف کھڑا تھا اور سارے ملوک ازروئے ادب آداب کے سرنگوں تھے اور ملکہ کے
اور پادریوں نے متیں ہوکر اون ملوک و امرا سے واسطے ملکہ کے عہد و میثاق لیا اور اون لوگوں نے بخوشی جان
و بسر و چشم قبول کیا و بعد ازان خواہر طاریوں کا عقد ترویج صاحب ارزن کے بیٹے سے منعقد کردیا اور وہ سب
بجلوس کرکے طاریوں کے قصر ملک تک آئے پھر اون سب نے خوان شاہی پر طعام ضیافت تناول کیا اور ملکہ نے اون
خلعت عطا کیا اور حکم تیاری و آرایش شہر کا دیا اور بھیجے اون ملوک و امرا کے حوالی شہر میں برپا کرائے اور قتال مسلمین پر

مامور کیا واقدی رحمہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی اسرائیل بن اسحٰق نے انہوں نے ابوالاحوص سے کہ جب عیاض بن
غنم نے خالد کو ہمراہ جماعت کے طرف ملک ارمینیہ یعنی انطاکیہ کے روانہ کیا تھا اور مدت سے ان لوگونکی کچھ خبر نہ آئی
تو عیاض کو اونکے حق مین بدگمانی اس بات کی ہوئی کہ شاید وہ لوگ کام آگئے چنانچہ عیاض بن غنم معہ لشکر طرف
سرزمین ارزن کے کوچ کیا اور اوسکے نواح مین بسبیل محاصرہ جا اوترے اور جاسوس کو واسطے دریافت حال کے روانہ
کیا چنانچہ وہ جاسوس کچھ دنون غائب مفقود رہکر بعد دریافت احوال واپس وہان آئے اور بیان کیا کہ ملکہ ارمینیہ
نے طاریون اپنی دختر کو اپنی سلطنت مین بحین حیات اپنے اپنا جانشین و قائم مقام کیا اور اپنا تاج اوسکے سرپر رکھا
اور سائر ملوک و والیان قلعجات نے ملکہ کی بیعت کی اور اسی خوشی مین شہر کو زیب و زینت تمام آراستہ کیا ہے اور
والی ارزن بھی آیا ہے اور اپنے بیٹے کا عقد تزویج ملکہ کی خواہر سے کردیا ہے اور ساری قوم تمہارے قتال پر مستعد و آمادہ ہے
جب عیاض نے یہ خبر سنی تو بولے لاحول ولا قوة الا باللہ العلی الحلیم یعنی قدرت و توانائی خدا ہی کے لیے ہے مجھے
ہمارے اصحاب بے شبہ مبتلائے آفات و بلا ہوئے یہ کلام عیاض کا سنکے مسلمانون نے کہا اے صاحب رسول اللہ یہ
کیا کہا عیاض نے کہا ہے آیا ہمارے اصحاب واسطے ایک امر کے گئے تھے مگر مفسدے مین پھنس گئے مسلمین نے کہا خدا سے
امید واثق رکھیے اور اوسی پر توکل و تکیہ کیجیے اور عیاض نے اوس مرج میدان مین دس روز تک مقام کیا اور اونکے
صحابہ رنج و فکر مین بیمار ہوگئے تو لوگ اونکی عیادت کو آنے لگے تب عیاض نے کہا جب حقتعالی اپنے بندے سے کچھ
مین کسی امر خیر کا ارادہ کرتا ہے تو نشانی اوسکی یہ ہے تو لوگ اوسکی زیارت و ملاقات کو آتے ہین واقدی رحمہ نے کہا
جب عیاض کو صحت حاصل ہوئی تو اوس عرصے مین ایک روز کار اصحاب کے ہمراہ تفریحا سوار ہوئے تو اور سب تو مشغول
بسیر و تماشا تھے اور عیاض رنج و قلق مین خالد اور اصحاب خالد کے مشغوف تھے ناگاہ سعید بن زید دوڑتا اور پکارتا ہوا آیا
کہ جلد چلو جلد چلو یہ سنکے عیاض فوراً اوسکے پاس گئے اور کہا اے ابن زید کیا خبر ہے خدا تجھپر رحم کرے سعید نے کہا خالد اور
اصحاب خالد کی مدد کو جلد پہونچو کہ وہ سب دریائے مصیبت مین پڑگئے ہین اور اونکے بچین خالد بھی قریب ہلاکت کے ہیں
عیاض نے پوچھا آخر یہ ماجرا کیا ہے سعید نے کہا کہ طاریون کو اوسکے باپ نے اپنے حین حیات مالک بنایا اور اپنا
جانشین کیا اور اوسکے لیے سائر ملوک و والیان قلاع سے عہد لیا آخر ملکہ جب مالک مملکت ہوئی تو اپنے باپ پر تنہائی
وقت پاکر اوسکو قتل کیا اور اپنے باپ کی زبانی اور اسی طرف سے سائر ملوک و والیان قلاع کو بلوا بھیجا جب وہ لوگ
ملکہ کے پاس حاضر ہوئے تو اوسنے اون سب کو بھی قتل کیا چنانچہ ملکہ کے بعض خدام مین سے اس راز پر مطلع ہوکر
پاس بعضے رئیسان نصاری و والیان قلعجات کے جو باقی بچ تھے گئے اور جو کچھ ملکہ طاریون نے کیا تھا ظاہر کیا
سنکے اون لوگون نے ہتھیار لگائے اور قتال پر مستعد ہو بیٹھے اور جب دوسرا روز ہوا تو ملکہ سوار ہوکر اپنے باپ کے لشکر
مین طرف میدان کے نکلی اور ہملوگ بھی اوسکے ہمرکاب سوار ہوئے چنانچہ ہمکو کچھ خبر نہوئی کہ دفعةً وہ ساری قوم ہمپر ٹوٹ پڑی

اور گھیر لیا اور بہت خطاب کرکے کہنے لگے کیا تمکو یہ گمان تھا کہ مسیح تمہارے امر سے غافل ہے اور کیا وہ تمہارے گناہ
سے مواخذہ نکریگا وحال آنکہ اب تم صلیب کے قابو میں آئے یہ کہکے اونھوں نے قصد کیا کہ ہمکو گرفتار کریں اوسوقت ہمارے انکے
درمیان میں ایسی قتال شدید واقع ہوئی کہ کسی نے مثل اوسکے نہ دیکھا ہوگا نہ سنا ہوگا اور بہت سی اونکی لاشوں سے زمین
پاٹ دی آخر جب رات ہوئی تو جنگ ملتوی رہی ہم سارے حرب تن سے کھولا اور سارا لشکر ہمراہ صاحب ایسن الروم کے ہوگیا اور
کے ساتھ ہمکو چند نفر اوسکے خدام اور اوسکے باپ کے غلام ان میں سے باقی رہگئے تھے یہ ملک نے ان خادموں اور غلاموں کو معہ خلعت
والعام جو شتل کیر کے طرف قوم ارس کے بھیجا اور اونسے کہلا بھیجا کہ جو کچھ میں نے کیا ہے محض ارر خوف و اندیشے کے تمہارے
حق میں وسارے حالات تمہارے حالوں کے کیا ہے اسلیے کہ یہ سب رؤسائے عرب اور والیان قلعجات بالاتفاق قصد گرفتار
کر لینے اور قتل کرنے اس حربو کار رکھتے تھے وحال آنکہ اگر یہ سب ایسا کرتے تو اصحاب ان عربوں کے ہرگز تم میں سے کسی کو زندہ
نہ باقی چھوڑتے آخر جب یہ خبر ارس کو پہونچی تو اوسکے واسطے سردار نے کہا واللہ ملک نے ہمارے حق میں سراسر خیر و احسان
کیا پھر قوم ارس کے پانچ ہزار مردم نے ملک کی اطاعت کی اور میں جنگ بپا چھوڑکر آپکے پاس بسرعت تمام دوڑا ہوا آیا ہوں
غرضکہ جب عیاض نے کلام سعید کا سنا تو فوراً حکم کوچ لشکر کا دیا اور بہت جلد روانہ ہوئے اور قطع مسافت میں ہمہ تن
مشغول رہے یہانتک کہ محاذی اوس قوم کے جا پہونچے تو دیکھا کہ جنگ برپا ہے تب عیاض نے اور سب اصحاب نے نعرہ تکبیر بلند
کیا کہ انکی آوازیں اوس سرزمین اور پہاڑ میں گونج گئیں اور اوس روز حال قتال خالد و اصحاب خالد کا یہ تھا کہ اونھوں نے
اپنی کمال جانفشانی وجانثاری سے جناب اقدس الہی کو راضی کیا اور ایسی قتال شدید اونسے سرزد ہوئی کہ ہرگز دنیا میں
مثل اوسکے کم ہوئی ہوگی اور اسیطرح برابر جنگ برپا رہی یہانتک کہ معلوم ہوتا تھا کہ کون کون قتل ہوا اور بعد ازاں کہ غبار
صاف ہوا اور گرد برطرف ہوئی تو دریافت ہوا کہ اعراب صحیح لعنہم میں سے ایک سو بیس آدمی قتل ہوئے اور معاذ بن جبل
کا بیٹا اسی ہنگامے میں گم ہوگیا ہرچند تلاش ہوئی پر نہ ملا پھر جب رات ہوئی تو معاذ با چند اشخاص طرف مقام معرکہ کے
گئے وہاں اپنے لڑکے کو پایا اوسحالت میں کہ وہ دم توڑ رہا تھا کہ ہر آئینہ اوسکے زخم بہت کاری لگے تھے تب اوسکا پیر
پر اوٹھا لائے اور اوسکی بالیں پر معاذ بیٹھے روتے تھے اور عبداللہ بن عمر برادر عیاض نے کہا کہ جب میں نے اوس لڑکے کو دم توڑتے دیکھا
تو میں رونے لگا یہانتک کہ رونے میں میری آواز بلند ہوئی تب وہ لڑکا بولا چپ رہو یہ غزوہ مجکو بہت محبوب اور مجھے
خوش آیا اون غزوات سے جو ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے میں نے غزوہ کیا تھا اوسوقت معاذ نے کہا اگر زندہ رہا
میں تو ملاقات اپنے پروردگار کی کریگا آخر جسوقت اذان ظہر کی ہوئی تو وہ مرگیا اور ہنوز مردم لشکر اپنی نماز سے فارغ
نہوئے تھے کہ معاذ اوسکو اوسکے پیراہن میں کفنا چکے اور وہ سراپا اپنے خون میں تر تھا پھر جب لوگ نماز سے فراغت پاکر آئے
تو اوسکو مدفون پایا تب سبھوں نے معاذ سے کہا حقتعالی تجھپر رحم کرے تونے انتظار کیوں نکیا کہ ہم بھی اوسکے جنازے میں حاضر
ہوتے معاذ نے جواب دیا یہ بات خلاف سنت ہے بلکہ یہ فعل جاہلیت کا ہے کیونکہ یہ لوگ اس زمانے میں بخواہش تمام

دفن مین تاخیر کرتے تھے تاآنکہ ہم دربارۂ دفن موتا کے امور متحمل ہوئے غرضکہ جب معاذ نے دفن پسر سے فرصت پائی
تو اپنے مقام پر پھر آئے اور اپنا سر اور ریش دھو کر سرمہ لگایا اور اپنا لباس پہنکر عیاض کے خیمے مین حاضر ہوئے اور
لبون پر اظہار تبسم اور زبان پر اذکار تکبیر تھا اور یہ اس لیے کہ اس سے وہ اپنے تئین تسکین و تسلی دیتے تھے اور کہتے تھے
هَنِيئًا لَكَ يَا وَلَدِي یعنے اے میرے فرزند یہ شہادت تجکو مبارک ہو یہ سنکے عبد الرحمن نے کہا یہ تمہاری کیا باتین
ہین معاذ نے کہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ فرماتے تھے جس شخص کا فرزند مرجاوے اوس حالت میں
کہ والد اوسپر حریص ہو اور وہ اوسکو نہایت عزیز ہو اور مرنا اوسکا اوسپر شاق عظیم ہو تو در صورت غزوہ اوسکا بہترین
غزوات ہوگا اور اجر وصلہ اوسکا قضائے الٰہی مین واسطے اوسکے اور بیت کے کوئی شے خوبتر مغفرت سے نہین ہے اور بدلا اوسکو
دار دنیا کا خوشترین دار آخرت ہوگا اور اوسکو اہل سے نیکوترین اہل ملینگے اور حقتعالی اوسکی زوجیت مین حور العین عطا
کریگا جو نہایت سرخ و سفید ہونگی القصہ جب روز روشن ہوا تو لشکر اسلام بطلب جہاد سوار ہوا ناگاہ ایک بڑا گھوڑونکا غول
ہوا اور اوسپر لوگ جو سوار تھے وہ سب بے ہتھیار تھے پھر جب جانبین دوچار ہوئے تو وہ سب اسوار پیدل ہوکر بقصد ملاقات
سپہ سالار لشکر اسلام کے آگے بڑھے مگر یوقنا نے پیش قدمی کر کے اونکو للکارا کہ تم لوگ کون ہو کہانسے آتے ہو اونھون نے
کہا ہم اہل ازرن الروم ہین اور یہ شخص ہمارا مقدم و پیشوا ہے اور یہ اشارا اپنی جماعت مین سے طرف ایک شخص کے کیا کہ
وہ نیک مرد پیر تھا تب یوقنا نے اوس سے درشت کلامی کی پیر اوس نے کہا حقتعالی نے تمہاری طرف میری رہبری کی سطح
پر کہ مین جو اس شب بہ نیت قتال فردا کے سویا تھا تو رویا مین مینے مسیح کو دیکھا اونھون نے براے اتباع شریعت محمد کے مجکو امر کیا اور
فرمایا کہ ہر آئینہ کہ نبی ان عربونکا وہی ہے جسکی بشارت خدا نے مجکو دی ہے پھر جو اوس شخص سے روگردانی کریگا وہ ہم مین سے نہین ہے جب یوقنا نے
اوسکا یہ کلام سنا تو وہ خود بھی مع اصحاب اپنے گھوڑونسے اوتر کر پیادہ اون لوگون کے ہمراہ ہوکر پاس عیاض کے گئے اور سارا ماجرا
اونسے بیان کیا یہ سنکے عیاض بتعظیم شیخ درفشیل اوٹھ کھڑے ہوئے اور اوس سے مصافحہ کیا پھر سب مسلمانون نے شیخ سے اور ہمراہان شیخ
سے مصافحہ کیا پھر شیخ یعنے درفشیل نے جو باتین اپنے رویاے صادقہ کی یوقنا سے کہین بعینہٖ وہ تمام عیاض سے بیان کین
بعد ازان شیخ اور اوسکے جملہ اصحاب مشرف باسلام ہوئے اسبات سے ملکہ ماریون بہت خوش ہوئی اور اپنی خواہر فارد
کو سپرد شیخ کردیا کہ وہ اوسکو لیکر ازرن الروم کو گیا اور عیاض امیر نے اوسکی ہمراہ دس مسلمانونکو کردیا تا کہ اہل ازرن کو واسطے اسلام
کے دعوت و طلب کرین اور اونکو شرایع دین سکھلاوین واقدی رح نے کہا وہ دسون آدمی جو جماعت درفشیل کے
ہمراہ بھیجے گئے اونکے نام یہ ہین براحۃ بن عبد اللہ و سلامہ بن عدی و مرقال بن الاکوع و ابن خویلد و جریر بن جابر
عبد اللہ بن ضبرہ و سہل بن سعد و مصعب ابن ثابت و حازم بن معمر و ابو نمیری بن بشار راوی نے کہا کہ درفشیل نے بعد قبول
اسلام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وداع کیا اور اونسے رخصت ہوکر کوچ کیا اور وہ دسون اصحاب ہمراہی بھی اوسکے ساتھ تھے
تاآنکہ ازرن الروم مین پہونچا اہل شہر خیریت درفشیل اور اوسکے اصحاب کی بہت شادمانی کی اور پیشوائی کو نکلے و بعد ازان جب ملک درفشیل نے

ف
درفشیل مع قومہ
ازرن الروم

اسی مجلس میں جلوس کیا تو اکابر و عمائد مردم کو طلب کیا اور اونسے تمام سرگذشت سپہبد ایسی بیان کی اور ان سبھوں پر عرض کیا آخر اونمیں سے اکثر مشرف باسلام ہوئے اور رسول اصحاب نو مسلموں کو احکام اسلام بتاتے اور قرآن مجید پڑھاتے اور تمام اون قلعوں اور گڑھیوں کو جو متعلق ملک اخلاط تھے مسلمانوں کو حوالہ کردیا پھر وہاں کے باشندے بھی گروہ گروہ اسلام لائے اور کچھ لوگ دائرۂ جزیہ پسپائی سے مقر ہوئے و بعد ازاں عیاضؓ نے اصحاب کو طرف شوشی و سلوی و سحاب و دیگر مضافات اوس سرحد کے برائے دعوت اسلام روانہ کیا آخر وہ سب اسلام لائے مگر بعضے محروم رہے اور کچھ لوگ اصحاب میں سے اون نومسلمانوں کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے کہ اونھوں نے اونکو احکام شرع بتائے اور لکھنا سکھلایا و بعد ازاں عیاضؓ نے ملک طاریوں کو ولایت ممالک اخلاط پر مستقر کیا ✤

ذکر فتح ارزن و سعرد و جبل بارون ✤

واقدی رحمہ نے کہا جب بعد فتح ارض ربیعہ کے دیار بکر و ارمینیہ کے تئیں جسکو اخلاط بھی کہتے ہیں حق تعالیٰ نے دست مسلمین کے ہاتھ پر عیاض بن غنم کے فتح کردیا تو عیاضؓ نے ایلچی پاس یرعوں کے کہ تو تا میں بھیجا کہ اوسنے وہاں کا حسب الحکم ولایت ارمینیہ جیسے ممالک کی اخلاط کی حکومت پر یرعوں اور اوسکی بدوحہ طاریو کو مستعد و مستقل کیا اور ان دونوں سے عہد و میثاق خدا کا اس امر پر لیا کہ درمیان خلائق کے معاملہ بعدل کیا کریں اور پیروی شریعت کی رکھیں اور موافق خدا کے حکم جاری کیا کریں چنانچہ اون دونوں نے اس عہد کو قبول کیا و بعد ازاں عیاضؓ نے افلح مولیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بسر کردگی جمعیت ایک سو آدمی کے طرف بلاد عراق کے روانہ کیا تاکہ وہ مردمان عراق کو دعوت اسلام کی کریں اور وعدہ کیا کہ ہم بھی وہیں آملتے ہیں چنانچہ اوسطرف تو روانگی افلح کی بہم رسالت ہوئی اور خود سرحد میں ارمینیہ سوی گئے اور اوس راستے پر چلے جدھر سے وارد اربل ہوئے تھے پھر اربل سے نکلکر طرف سعرد و جبل بارون کے گئے اور واقدی نے کہا جس شخص نے بنیاد بلد سعرد کی ڈالی تھی وہ سمول بن ماریا تھا اور پہلے یہ شخص زمین الملک میں تھا جو خدود دنیا سے ہے پھر وزیر کسریٰ کا وہاں اوسکی گرفتاری کے ارادے سے آیا تو وہ بھاگ کر اس سرحد میں پڑا اور اوسنے یہاں پر شہر آباد کیا جب عیاض یہاں آئے اور لوگوں کو دعوت اسلام طلب کیا تو اونمیں جو لوگ عاقل تھے اونھوں نے اسلام قبول کیا اور جنھوں نے انکار کیا اونپر جزیہ مقرر کیا گیا اور اونکے لیے عہدنامہ لکھا گیا بعد اسکے عیاضؓ نے وہاں سے کوچ کیا اور شہر شطار اور ساوح میں آئے پس یہاں والوں نے بھی قبول اسلام کیا اور اوس نام کے شہر جزیرہ عدست بنوا تھا ملک بنا اوسکی جس شخص نے ڈالی وہ ایک شخص تھا اہل برقعید سے اوسکا نام عبدالعزیز بن عمرو تھا اور پہر دجلہ اوسکے نیچے سے ہے چنانچہ عیاضؓ جب جزیرہ میں داخل ہوئے اور انھوں نے اتفاقاً اپنے ہمراہیوں کے زیارت کوہ جودی اور مقام سفینے کی کی اور گرد اوس مقام کے دلدل بہت رہی تو مردم اون بلاد کی اوسکو کھینچ ڈالتے تھے اور مالک اوس جزیرے کا ایک شخص جزیری ہی تھا اوسکا نام صالح تھا اوسنے عیاضؓ سے صلح

قبول اسلام مین اطاعت کی اور شہر عماد یہ مین وہ سکونت پذیر تھا اور اوسکے تحت حکومت کرآس شہر زعفران وشعبر ودبیل وغیرہ اونکے سوا اور بہت مقامات تھے چنانچہ جسوقت پیغام عیاض کا اوسکو پہونچا تو بے تامل اونے اسلام قبول کیا اور صلح واطاعت کی اور عیاض کی خدمت مین حاضر ہوکر اسلام لایا اور اوسکے اہل بلد کے حق مین عہدنامہ لکھا گیا جو شخص اونکو دعوت اسلام کرتا تھا تو نفاذ اون عہود مکتوبہ کا کرتا تھا

ذکر فتوح اسماعیلیات

راوی نے کہا بعد فراغ جزیرہ کے پھر عیاض نے طرف ممالک غربی کے کوچ کیا اور وارد ہوئے اوس بلد مین جسمین بدیع قبطی رہتا تھا آخر اونے مصالحہ کیا اور جوکچھ اوسپر جزیہ مقرر کیا گیا وہ اونے قبول کیا بعدازان عیاض نے وہان کوچ کرکے اسماعیلیات کا قصد کیا وہان پہونچکر عمرو بن جندب کے تئین بسرکردگی ایک جماعت کے واسطے تاخت وتاراج اوپر موصل اور اوسکے مضافات کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ گئے اور تاراج کرکے غنائم کثیر قبضے مین لائے اسیات کے بعضون نے صدائے شور وفریاد بلند کی یہ غل سنکر باشندگان موصل اور ساکنان نواحی نکل پڑے اور خوب مقاتلہ کیا یہانتک کہ جندب سے ساری غنیمت چھین لی اور جندب کو بھی شہید کیا پس اصحاب نے جندب کو بجانب غربی دفن کردیا پھر جب عیاض کو یہ خبر پہونچی تو اسماعیلیات سے کوچ کرکے موصل پر نازل ہوئے اوسوقت اہل موصل بسلاح وسامان جنگ طرف عیاض کے نکلے تب خالد نے بالشکر جنگ آور اہل موصل پر حملہ کیا آخر اونکو شکستہ بال وخستہ حال کردیا اور اوسوقت اوس شہر مین شہرپناہ تھا جو مانع تاخت ہوتا چنانچہ موصل کو خالد نے بزور شمشیر لیا اور جانب نینوی کے نظر کی کہ وہ ایک شہر ہے جو شامل ہے زمین وپہاڑ پر تب خالد نے وہان والونسے پوچھا کہ یہ کونسا شہر ہے لوگون نے کہا نینوی ہے خالد نے کہا عجب نہیں ہے کہ یہی شہر یونس بن متی علیہ السلام کا ہو اور واقدی رح نے کہا کہ اوس عرصے مین مالک نینوی کا ملک انطاق تھا سو عیاض نے اوسکو نامہ لکھا اونے اطاعت سے انحراف کیا تب صالح خزیری کو اوسکے پاس بھیجا صالح نے اوسکو فہمایش کی کہ یہ اہل اسلام جس امر کا ارادہ رکھتے ہین یعنے اجابت اسلام چاہتے ہین اگر تو اونکی اطاعت سے سرتابی کریگا تو مین تجکو ضرر پہونچاونگا اور تجکو زندہ نچھوڑونگا آخر اونے درجواب نامۂ عیاض کے یہ مضمون لکھا کہ مین چھ مہینے کا مصالحہ کرتا ہون اسلیے کہ اس مدت تک مین انتظار کرونگا امر کسری کا اگر اہل اسلام اوسکے بلاد کو فتح کرینگے تو مین بھی اونکی اطاعت مین داخل ہونگا اور یہ عذر اوسکا اسوجہ سے تھا کہ وہ تابع حکومت کسری کا تھا چنانچہ اس بات کو مسلمانون نے منظور کیا اور اوسی شرط پر اوس سے مصالحہ کرلیا وبعدازان عیاض نے خدمت میں امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے نامہ لکھا کہ وہ مشتمل تھا اون اخبار فتح وظفر پر جو حقتعالی نے اونکو فیروزی بخشی تھی نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عیاض بن غنم الاشعری الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اما بعد سلام اللہ علیک ورحمۃ وبرکاتہ فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فالحمد للہ الذی ایّد الاسلام بنصرہ وخصّ الشرک بقہرہ فللہ الحمد علی ما اولی ومنحنا ذالک
وزدہم وصرف من عطائہ ولہذا من عمائم حمد الذی یتید الامال الفساح القصد وبشرنا حاوذللہ لنا الحسا
بعد صلابتہا ورقت الایام بعد قسوتہا وتیسّر اللہ تعالی امرنا وقد اودرت الاعداء مواردالہلاک
وضیقت علیہم المسالک الشداد فشکوا فی رقابہم واستدرکوا الی فرقاتہم ولم یجدوا الی الارض الاتبہا
مرتہا وتشتدّ بہم الفرق فادخلتہم الفلق وانہم احالوا وخالوا وداہنوا وذاسلوا واظہروا
القصد من الایام والدخول فی الاسلام والتردد بہ من الظلم والخروج الی السلم باتزامہم علی اللہ
بعد ان اشترو علی المہالک فمنہم من اسلم وبایع ومنہم من اقام تحت الذمۃ وبایع وذللہ
واعلاما واعز دیننا وقہر عدونا وشدّ سیوفنا واعلا کلمتنا واظہر شرائعنا وقد صرت
صنو رتبہم واحمد اللہ علی ما ان نصرتہم وکفی للادحر العاد موتہم والحمد للہ وحدہ وصلی
اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ و
برکاتہ یعنی نامہ خدا اوندیہ نامہ ہے عیاض بن غنم الاشعری کا بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی
کے کہ بعد حمد خدا وصلوۃ مصطفی کے سلام خدا اور رحمت و برکات اوسکی آپ پر نازل ہو میں حمد و شکر کرتا ہوں اوس خدا کا کہ
اوسکے سوائے کوئی معبود نہیں ہے اور میں درود و سلام بھیجتا ہوں اوسکے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ستایش ہے اوس خدا کو
لیے جسنے اپنی نصرت سے دین اسلام کی ترقی کی اور اپنے غضب سے شرک کفر کو ذلت دی اور حمد و سپاس ہے خدا کے لیے اسبات پر
کہ اوسنے نعمتیں بخشیں اور احسان کیا یعنی اوسنے اپنی عطایائے عظیمہ سے ہمارے دشمنوں کو ہمسے دور کر دیا اور اوسنے ہمسے کشف
ملال و صرف احوال کیا اور عنائم وافرہ سے جو اوسنے ہمارے تئیں عنایت کیں اوسکے بدلے ہمسے محض حمد و شکر اپنے
پسند کیا اور وہ حمد و شکر ہمارے ہی حق میں موجب مزید کستایش کار و باعث دوام عالم بقرار کے ہے اور حال یہ کہ اونکی
شدائد بعد صعوبات کے ہمارے لیے سہل ہوگئے اور ایام نامرحام بعد سختیوں کے ہم پر رحم ہوئے یعنی دل سختیوں کے
اب حقتعالی ہمارے امور کو آسان کریگا اور تحقیق کہ دشمن ہمارے موضع ہلاکت میں پہنچ گئے اور راہیں اونپر تنگ
ہوگئیں اور اپنی تنگی کے جوار میں شامل اور باہم معاہدہ کرنے میں شریک ہوئے اور یہ امکو زمین میں کہیں نکاسی کی
آسمان پر چڑھنے کا آنکھوں سے راستہ نہ پایا اور اونمیں سخت تفرقہ پڑا اور بیقراری نے اونکو از جا و از خود رفتہ کر دیا اور ہم پر
بڑے بڑے حملے کیے اور بہت بہت باہم گہداری و پاسداری کی اور نہایت جرأت پا کے لاف زنی کرتے رہے اور
مکاتبات و مراسلات بکثرت جاری کئی یعنی بہت کاغذ کے گھوڑے دوڑائے اور اکثر ایام گذاری کی اور اظہار داخل ہونے
اسلام کا کیا یعنی حیلہ سازی سے وعدہ و اقرار اسلام لانیکا کیا اور تارکی جبل سے قبول اسلام میں متردد رہے اور شمشیر مسلمانوں کو
آخر میں اپنی مصالحہ پر اونسے اقرار کیا چنانچہ بعد ازاں کہ وہ مشرف و قریب ہلاکت ہوئے تو بعضے اونمیں اسلام لائے اور بیعت کی

اور بعضے اونمین زیر ذمہ ہے یعنے ذمی ہوئے اور ستالیعت کی وتحقیق کہ حق تعالیٰ نے ہمارے عالمونکو ہر جا بلند کیا اور ہر طرف اوسکے بہیر ہرونکو کھلا رکھا اور ہماری دین کو غالب رہماری دشمنونکو مغلوب کیا اور ہر کہیں ہماری تلوارکو تیز و حملہ آور اور ہمیشہ ہمارے کلمات کو بالا رکھا اور ہماری شریعت کو غلبہ دیا اور اونکی صورتونکو بدلا اللہ اونکے چہرے کی وحشی کو پژمردہ کردیا اور نصرت کو اونسے دور کیا اور اونکو ایک دوسرے کی مدد سے باز رکھا اور حق تعالے بلاد اسلام اور عباد مسلمین کی مونت کفالت کیلئے کافی ہے اور حمد ہے واسطے خدای واحد و یکتا کے اور صلوٰۃ وسلام خدا نازل ہو اوپر سید و پیشوا ہمارے محمد مصطفےٰ کے اور اونکی آل اصفیا اور اصحاب باصفا پر اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا اوپر آپ سب کے اور اس نامے کے ساتھ مخمس محاصل دیار بکر کا بھی بتفویض شرحبیل بن حسنہ کے جو کاتب وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے روانہ کیا اور اونکے ہمراہ دوسو سوار بھی کردئے اور نامہ اونکے سپرد کرکے حکم جلد روانگی کا دیا چنانچہ وہ روانہ ہوگئے اور بعد چند روز اونکے جانے کے عامر بن مزنیہ فرستادہ سعد بن ابی وقاص کا عراق سے پاس عیاض بن غنم کے پہونچا اور درخواست مدد کمک اوپر کسریٰ کے کی سو عیاض نے اوسکی امداد کے لئے ایک جماعت مردان شجاعت کی بہیجدی بس حقتعالی نے ملک عراق کو سعد کے ہاتھ پر فتح کردیا اور ماجرا اوسکے حرب کا اور واقعات وہانکے جو کچھ امور سعد سے گذرے ہم ذکر کرتے ہین انشاءاللہ الموفق

ذکر فتوح العراق

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی اوس شخص نے جسکے وثوق و اعتماد پر مجھے بڑا اعتقاد ہے وہ کہتا ہے جب امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو بسرکردگی لشکر کافی طرف عراق کے بہیجا تو وہ روانہ ہو برابر چلے گئے یہانتک کہ شہر بن بجنہ مین پہونچے اور خبر اس لشکر کی نعمٰور بن میسرۃ العبسی کو علی الاتصال پہونچین اور وہ اوس زمانے مین بعد ایاس بن قبیصہ کے والی عرب تھا اور نعمان بن المنذر بھی جانب کسریٰ بن یزدجرد سے اوسی نواحی مین والی ملک تھا چنانچہ اون دونون نے کسریٰ کو نامہ لکھا اور اس خبر کو مندرج کیا کہ لشکر مسلمانون کا مدینے سے بہیجا ہوا عمر بن الخطاب کا مقصد سرکرنے اور لے لینے ملک عراق کے آپہونچا ہے پس اے بادشاہ خواب غفلت سے بیدار ہو اور بیخبری سے ہوشیار ہو اور اپنے مصالح امور دولت و سلطنت مین فکر و تدبیر کیجیے اور آگاہ ہو اس بات سے کہ یہ وہ زمانہ ہے جسکو ہم سنا کرتے تھے اور اوسکی تصدیق نہین کرتے تھے بلکہ تکذیب کرکے اوسکو راست نہین جانتے تھے اور ہم گمان اس بات کا رکھتے تھے کہ کوئی ہمپر مبادرت و جرات کریگا اور نہ کوئی ہماری طرف لشکر بہیج سکیگا سو وہ وقت معین آگیا کہ والی مدینے کا عمر ہوا ہے اور وہ صاحب فتوح کثیرہ کا اور وہ بہت سے ملوک کو شراب شر پلاکر ہلاک کرچکا ہے پس ضرور ہے کہ اپنے قدم ہمت سے کھڑے ہو اور اپنے دشمنونکے مقابلے کے لئے روانہ ہوکر پیش قدمی کرو اور ہمنے آپکو خبر دی تاکہ اپنے کام پر ہوشیار و خبردار ہو رہو اور اپنے دل سے بعید نہ سمجھو کہ اس بات کو سہل سمجھکر طرح دو کیونکہ اکثر امر خفیف ثقیل ہوجاتے ہین اور بیشتر کار آسان دشوار ہوجاتے ہین

اور حال یہ ہے کہ شروع جنگ ایک چنگاری معلوم ہوتی ہے و مالا آخر
راوی نے کہا کہ عمرو بن امیہ جب اپنے ہاتھ پاس کسریٰ کے بھیجا اور روانہ کیا تو اوسکے بدن میں ہمارا غصب سے لرزہ
و لرزہ پڑ گیا اور اپنے تخت زر بیلہ و علیاں سے ہلنے اور کانپنے لگا اور قائل اسپ ساربرہ و مرآدرہ کو اور اقوام دیلم و سہار جوکو
طلب کرکے اوس خط کو ان کے سامنے پڑھوا کر سنوایا اور ان سے کہا کہ یہ امر جو پیر واقع ہوا اور ہم اپنے زمانے میں اوس سے شرف مطلع ہوئے
پہلے اوسکو بچشم خود دیکھا لو آئیں تم لوگ کیا کہتے ہو اور تمہارا کیا مشورہ ہے اور تم جو بہ جاں لوگ یہ عرب اس کی کوشش
میں ہیں اور مطلب یہ کہ اس بات میں کہ تم سے ہیں کہ اپنے لیے مواضع سکونت ٹھہراویں مقام و منزل کریں اور حال یہ ہے
کہ ان لوگوں نے روم کے ساتھ شرارت کیا اور اونکو شکست دیکر بھگا دیا اور اونکے شہروں پر مسلط ہو گئے اور اونکے مالوں پر
قبضہ کر لیا و حالانکہ روم جمعیت عظیم مجتمع ہوئے تھے اور انہیں سے کوئی باقی رہا جو تمام میں پہونچا ہوا اور ایسا کوئی تھا
جو مقام یرموک شریک حرب نہ ہوا ہو ... سے تو تمام مثل ہیں جو تمہارے بلاد میں آگئے ہیں۔ عازم و آمادہ ہیں
اس بات پر کہ ملک تمہارا تمہارے ہاتھ سے چھین لیویں اور تمہارے لئے اب کچھ اور سود مند نہیں ہے سوائے اسکے کہ عزم بالجزم
کرو اور دستاروں ... یکسال جرم کار بند ہو اور دشمنوں کو اپنے اہل و عیال و اموال اور لئے جانمال و اولاد ... بلاد سے دفع کرو
جو سمجھ لو کہ عرب کے تئیں بڑی آرزو ہے اور اونکے دلوں میں یہ بات سمائی ہے کہ تمہارے شہروں اور قلعوں پر تسلط کریں
اور ہر گاہ وہ تمکو اپنی جنگ سے خوف زدہ اور اپنے مقابلے سے بار ماندہ دیکھینگے تو وہ شیر ایسے جھک پڑینگے جیسے شیر
اپنے شکاروں پر ٹوٹ پڑتے ہیں غرض کہ موذن و نقیب ویکے اول و دوسرے علی الاتصال پکارتے رہے اور عزت و منصب
دلائے گئے چنانچہ مروی ہے مَن نظر فی العواقب أمن من غائلة النوائب یعنی جو کوئی انجام کار پر نظر رکھتا ہے
زمانہ کی ناگہانی مصائب سے امن میں رہتا ہے۔ القصہ کسریٰ نے دروازے خزانے اور خلعت خانے کے کھلوائے بعد ازاں کسریٰ نے
فوج میں مصروف ہوا چنانچہ ہرمزان کو جابجا دیگر پچاس ہزار پیادہ و سوار کا افسر کیا اور بعد ازیں مہرو کو خلعت دیکر بیس ہزار
جمعیت کا سردار کیا اور بعد ازیں ... ہامان کو بھی خلعت دیکر بیس ہزار لشکر کا سپہ سالار کیا اور سب سرداروں کو حکم کیا کہ شہروں
میں مکر مع اپنی اپنی جمعیت کے بیٹھے رہیں چنانچہ وہ سب حسب الحکم کاربند ہوئے و بعد ازاں کسریٰ نے ایک ایک نامہ طرف والی
خراسان و مالک ماوراء النہر کے روانہ کیا اور انہیں بعد ذکر حالات کے مضمون وطلبی مندرج کیا کہ وہ لوگ مع اپنی اپنی فوج کے
قتال اصحاب رسول خدا صلعم پر بہت جلد پہونچیں پھر جس وقت نامے اوسکے اون ملوک کے پاس صادر ہوئے تو بالفور روانہ و متوجہ
روانگی ہوئے اور طرف عراق کے دوان و شتابان بامید ملحمانے پڑاں کے رواں ہوئے سخلا قوم کے ... بھی موجود تھے
شہرمان بن کنارو ... بن جسوم و جاسر الہدانی اور اسکے ساتھ چالیس ہاتھی مست تھے واقدی رحمہ اللہ نے
کہا کہ جب یہ سب فوجیں مجتمع ہوئیں تو کسریٰ نے کوچ کیا اور سبھوں کو سرگرم کرکے شہر میں تہر طاق و فراشتہ کیطرف لگا
اور اسکے لشکر خاص کا سالار مہرمان تھا جو وہاں جائزہ و شمار جو اس کا ہوا تو ایک لاکھ پچاس ہزار سوار و پیادہ مرد کارزار تھے

سوا ے اتباع و بہیر کے او رپیشا پیش جیوش کے قوم دیلم او راہل عجم تہے اوران سب کے آگے ہاتھی ہے اور سیاہ ہاتھی تھے اور
اون ہاتھیونکی پشت پر ایک ایک گدی دیباج کی کسی تھی اور ہر ایک گدی پر چالیس چالیس دہقانی سوار تھے او رجنگ و جدل کے اوزار
تھے اور ہر ایک ہاتھی کی سونڈ مین ایک ایک تلوار تھی تاکہ آدمیونکو اوس سے قتل کرین اور ان ہاتھیون مین ایک فیل اعظم تھا کہ
خود دوماند کوہ کے بلند تھا اور وہ سب ہاتھیونسے مقدم تھا یعنے سبکے آگے چلتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو اور سب ہاتھی اوسکے
پیچھے پیچھے ہوتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور اون ہاتھیونکے پیچھے گلہ جوان بلوچ کا بندہا تھا او ر ہر
ہتیار سلاح وخزانہ لدا تھا غرضکہ جب سازو سامان سے روانگی پر آمادہ ہوئے اوسوقت اردشیر بادشاہ نے اعادہ اپنے
کلام سابق کا کر کے ذکر دو مقدمونکا کیا کہ اے اہل فارس تم لوگ ہمیشہ ملوک ہے اور ہیبت تمہارے دلونمین اقوام ترک
و دیلم اور روم و جرامقہ کے متمکن رہی اور اسیطرح حق مین رعا کے معادل ہو یعنے اونکی اصلاح و رفاہ ملحوظ خاطر رکھتے ہو
تو چاہئے کہ اس قوم یعنے عرب کو بزور مال دفع کرو یعنے اگر یہ لوگ طالب طامع مال ہون تو انکو مال کافی دیکر یہان سے
نکال دو اور اگر اس سے انکار کرین اور خواہان ملک ہون تو انسے جنگ کرو چنانچہ اردشیر بادشاہ نے یہ کہکر سران
لشکر کو رخصت کیا اور وہ سب روانہ ہوئے

ذکر فتوح خورنق وقتل نعمان بن المنذر وفتح حیرہ وقادسیہ

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی حسن بن اسحاق نے اور کہا مجھے خبر دی ہے سلیمان بن عامر نے
اور سلیمان نے کہا مجکو روایت پہونچی ہے کہ سعد بن ابی وقاص تین ہزار سوار سے عراق کو روانہ ہوئے اور راہ سے
بجیلہ ونخع وشیبان وربیعہ واخلاط کے چلے جو داخل عرب ہو اور لشکر سعد مین ایسا کوئی عراق کو نہین گیا جسکے اہل
و اولاد اوسکے ہمسفر ہون اور ملوک فارس مین سے ایسا کوئی نہین گیا جسکے ہمراہ اوسکا کل مال ہو تاکہ بجد وعزم تمام
مقاتلہ کرین اور ملک کسریٰ نے اسی امر کی خاطر اونکو جمعیت و فہمائش کر دی تھی چنانچہ راوی کہتا ہے کہ سعد نے منزل رحبہ سے
طرف حیرۃ البیضا کے کوچ کیا اور وہین لشکر نعمان بن المنذر کے خیام بپا تھے اور اسی کے میدان مین بچونسے ایستادہ تھے
اور جمیع عرب باشندگان عراق بھی کہ وہ سب اسی ہزار تھے شریک لشکر نعمان تھے اور نعمان نے اونکو وفور انعام وخلعت سے
مستفیض کیا تھا اور ملک کسریٰ کیطرف سے اونکو وعدہ بکل جمیل دیا تھا یعنے اقرار تمام بذل عطا کا کرتا تھا اور اونسے
کہتا تھا کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب ہین اور تم بھی عرب ہو اور ہلاکت ہر شے کی اوسی کے ہم جنس سے ہوتی ہے اور عرب
بھی مثل ہمارے ہین کچھ اونکو ہمپر فضیلت نہین ہے بلکہ فضیلت ہم مین ہے کیونکہ درمیان ہماری قوم کے ملوک ہین اور
قوم نے ہم اکاسرہ و ملوک کو مقدم و سرآمد اپنی دولت و جمعیت کا کیا ہے تا آنکہ ہم اونکے لیے رکن ہین اور اونکے دشمنون پہ
اونکے مددگار ہین اور اصحاب محمد کے لئے کوئی امر فخر کا نہین ہے جو وہ ہمپر فخر کرین بلکہ ہمارے لئے اونپر فخر ہے کیونکہ

مگر ہاں اونکے کہاں میں حق تعالے نے اوس میں سے نبی مبعوث کیا اور اوپر اون کتاب نازل کی جسکو وہ قرآن کہتے ہیں تو
ہمارے واسطے انجیل ہے اور ہم میں عیسے بن مریم اور تیرہ حواریین ہیں اور ہمارے لئے مسیح جیسے قربانگاہ ہے اور ہم میں
قسیسین و رہبان و شماسہ ہیں اور ہمارے لئے ناقوس ہے پس حال یہ ہے ہمارا عتیق و قدیم ہے اور اونکا دین تو ابھی جدید
ہے پس لازم ہے کہ ہم کلام دعا کے ثابت قدم رہو اور جیسا کہ ملک کسری کو تمہارے ساتھ جس طرح سے چاہئے کہ تم
اسکے مطابق رہو۔ راوی کہتا ہے کہ اوسی درمیان میں کہ نعمان یہ باتیں قوم سے کر رہا تھا کہ ناگاہ تم اوسکا اس
صاحب حرس یعنے سردار نگہبانوں کا پاسبانونکا اوسکے پاس آیا اور کہنے لگا اے ملک اسوقت ہمارے دشمنوں نے ہماری
طرف ایلچی بھیجا ہے یہ سنکے نعمان نے کہا اوس ایلچی کو میرے پاس لاؤ اوسنے اوسکو حاضر کیا اور وہ ایلچی سعد بن
ابی عبید القاری تھا پھر جب ۰ ۰ ۔ ۔ نعمان کے آ اوسکو حاضر لایا اور جسوقت سعد روبرو نعمان کے کھڑا ہوا تو اوسوقت
حاجب خدام نے اوسپر زجر و غضب سے شور کیا کہ تمام یہ سرزمین ہمارے بادشاہ کی ہے (مترجم کہتا ہے کہ اس خطاب سے
غرض اون لوگونکی یہ تھی کہ سعد نے مراسم تعظیم شاہی کو ترک کیا اور آداب ملوک ادا نکیا تھا) مگر سعد نے اونکی باتوں پر
کچھ التفات نکی بلکہ بطرف نعمان خطاب کرکے یہ کلام کیا کہ حق تعالے نے ہمکو مامور اس امر کا کیا کہ ہم ایک دوسرے کو سجدہ
نکریں کیونکہ یہ رسم و عادت قبل بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایام جاہلیت میں جاری تھی مگر جسے حق تعالی
آنحضرت علیہ السلام کو مبعوث کیا تو اونکے لئے ہدیہ و تحفہ سلام کا مقرر فرمایا اور انکے پیشتر انبیا میں بھی یہی طریقہ باد تھا
کیونکہ سلام ایک نام ہے نامہاے خداے عزوجل سے مگر یہ تحیت جو تمہاری ہے وہ سجدہ جبارہ و متکبرین ملوک کا ہے
یہ سنکے نعمان نے جواب دیا کہ ہم جبارہ میں سے نہیں ہیں بلکہ حالات و عظمت ہماری تجسے عظیم تر ہے اسلئے کہ تم ایسے دین میں ہو اور
حق تعالی کو واحد جانتے ہو مگر پسر خدا عیسے بن مریم سے انکار کرتے ہو تب سعد نے کہا تو مجھے بتا کہ عیسے بن مریم میں جو قدرت کامل
تھی وہ حالت عبودیت تھی یا شان الوہیت تھی غرض کہ درمیان اون دونوں کے بیشتر اس قسم کا مکالمہ سرگرم رہا یہاں تک کہ کلام
سعد سے نعمان بہت عجب میں آیا اور نہایت متحیر ہوا پھر سعد سے کہنے لگا افسوس ہے تیری قوم پر کیا چیز تجھے یہاں لائی ہے
اور تو کسلئے آیا ہے سعد بن ابی عبید نے کہا ہمارے امیر سعد بن ابی وقاص نے مجھکو تمہارے پاس اسلئے بھیجا ہے کہ آدمی عرب
ہے بس جیسا ہے کہ کوئی امر موجب تیرے زیاں و منفعت کا ہو اور تجھکو اوسکا ضرر پہونچے اور یہ قوم علاج نکریں کہ کوئی
دین نہیں رکھتے ہیں انکے لئے کوئی شریعت ہے کہ اوسکو بجا لاویں اور نہ اونکے واسطے کوئی فریضہ ہے کہ اوسکی پیروی
کریں اور اوسکو ادا کریں اور ہم تمکو دعوت و طلب کرتے ہیں بطرف شہادت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
کے یعنے تم گواہی دو اور اقرار کرو کہ سواے اللہ کے کوئی الٰہ لائق بندگی کے نہیں ہے اور محمد فرستادہ اوسی خدا کے
کیا کا ہے اور جانئے کہ جو کچھ ہمارے لئے حلال ہے وہی تمہارے لئے بھی حلال ہو اور جو شے ہمپر حرام ہے تمپر بھی حرام ہو
اور اگر تم اس امر سے انکار کرو تو پھر جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی انحراف کرو تو خبردار رہو حرب خدا و رسول سے

چنانچہ نعمان نے جب کلام سعد سنا تو اوسکی باتوں پر استہزا اور خندہ زنی کی راہ سے ہنسا اور کہنے لگا تمہاری نفوس سمجھے
بطالت کی باتیں کرتے ہیں یعنے تمہارے دلوں میں یہ خیال خام سمایا ہے کیا بھلا جو تمنے روم پر باندھا ہے اور اونسے جزیہ
ٹھہرایا ہے مثل اونکے ہمکو سمجھے ہو اور ویسا ہی ہم سے بھی چاہتے ہو قسم ہے منتج کی ایسا نہوگا بلکہ ہمارے لوگ تیغ زن ثابت قدم
اور بہت مضبوط دل اور نیزہ بازی میں نہایت سخت بازو ہیں اور تیغ زنی میں کیا ہی مرد میدان ہیں بھلا کسنے تمہارے
دلونمیں یہ باتیں ڈالی ہیں اور کسنے تمہارے کانونمیں پہونچایا ہے اور کسنے تمہیں اوسکی بو سونگھائی ہے کہ تمہاری خاطرمیں
صورت خیال اس امید کی پسندائی ہے یہانتک کہ تم قحط بلاد سے آئے ہو یعنے جن بلاد میں قحط رہتا ہو وہانسے بھاگ آئے ہو
اور قصد ملک قوم اساورہ رکھتے ہو اور ارادہ اخذ بلاد اکاسرہ و ملوک کا کرتے ہو وحالانکہ یہان بہادر و سامان حرب ہیگا
اور حرارت جنگ سرگرم ہے اور آتش نبرد مشتعل ہے اور حال یہ ہے کہ اردشیر بادشاہ نے اپنی فوجیں بھیجی ہیں وہ بکثرت تمام
لشکر کشی کی ہے پس گویا کہ تم اونکے نجومیں ہو کیونکہ وہ لوگ آپہونچے ہیں تو تم سے اپنے مقصود کو پہونچینگے یعنے تمکو قتل و
واسیر کرینگے اور تمہارے دلونمیں جو باتیں بھری ہیں اوسکو تمہارے دل سے دور کرینگے تب سعد بن ابی جبیر نے کہا کہ
نعمان تو تعلی کرتا ہے ساتھ باطل کے اور زبان پر لاتا ہے کلام غیر عاقل کیا تو نہیں جانتا ہو کہ انجام بخیر واسطے پرہیزگاروں کے
ہے اور حال یہ ہے کہ حقتعالی نے اپنے فضل و کرم سے یاس و ہراس کو ہم سے اوٹھالیا اور جمہور ناس پر ہمکو مظفر و منصور کیا
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سَتُفْتَحُ عَلٰى اُمَّتِيْ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ یعنے قریب ہی کہ خزانے کسری
وقیصر کے میری امت پر کھل جاوینگے یعنے عنقریب مال و ملک کسرای عجم و قیصر روم مسلمانونکے ہاتھ لگے گا چنانچہ گنجہای قیصر تو
حقتعالی نے ہمپر مفتوح کردئے اب گنج کسری تیرے صاحب کا باقی ہے سو حقتعالی بموجب وعدہ اپنے نبی کے وہ بھی وفاء
وعطا کریگا یہ کلام سعد کا نعمان نے سنکر جواب دیا کہ بھلا کہا نسے تیرے صاحب یعنے تیرے نبی کو اس بات کا علم ہوا اور کہانسے
وہ اس علم کا وارث ہوا وحال آنکہ مینے سنا ہو کہ وہ پڑھا لکھا نتھا تب سعد نے کہا کہ حقتعالی نے ہمارے نبی علیہ السلام
کو بصیرت علم کی عالم ازل و قدم سے عنایت فرمائی تھی اور جو کچھ ازل سے تا ابد قلم قدرت نے لوح محفوظ میں لکھا ہے وہ سب
اونکو بتایا اور سکھلایا پس وہ عالم کان ما یکون کے تھے پھر جب نعمان نے یہ بیان سعد کا سنا تو کہنے لگا حیف ہی تیری قوم پر
تو یہانسے اپنی قوم کیطرف چلا جا کہ ہمارے پاس سوا سیف کے اور کچھ تیرا جواب نہیں ہی یہ سنکے سعد بن ابی عبید سوار
ہوئے اور اپنے لشکر کی جانب معاودت کی تو دیکھا کہ لشکر نزدیک آپہونچا ہی چنانچہ سعد بن ابی عبید نے امیر سعد بن ابی وقاص
سے سارا ماجرا نعمان بن المنذر کا اور جو کچھ اوسنے جواب دیا تھا بیان کیا تب امیر نے یہ شعر پڑھے سَاَحْمِلُ فِيْهِمْ حَمْلَةً عَرَبِيَّةً
وَلَا اَنْثَنِيْ وَاللّٰهِ عَنْهُمْ بِعَسْكَرٍ ۞ فَاِمَّا تَرَى النُّعْمَانَ فِيْ الْقَيْدِ مُوْثَقًا ۞ وَاِمَّا تَرَاهُمْ فِي الدِّمَاءِ مُعَفَّرِ
یعنے قریب ہی کہ میں اونکے درمیان حملہ کرون حملہ کرنا شجاعان عرب کا اور واللہ اونسے میرے تئیں نامرد و بودا نکریگا لشکر
اونکا پھر میں یا تو نعمان کو قید و بند میں بندھا دیکھونگا یا اوسکو خون میں غلطان و بسر فتادہ دیکھونگا بعدازان سعد بن ابی وقاص نے

لوگونکو حکم کوچ کا پاتو وہ سب روانہ ہوئے یہانتک کہ لشکر نعمان نزدیک ہو پہنچے پھر جسوقت دولشکر جمع سعد کے مقابل ہوئے تب نعمان نے اپنے لوگونکو سوار اور تیار ہونے کا حکم کیا اور وہ عرب عراقی جو نکے لشکر والے اپنے گھوڑونکی طرف دوڑے اور سوار ہوئے اور کچھ گھوڑونکو کوتل کر لیا اور دف وغیرہ باجے جنگی بجانے لگے کہ دلاورونکی دلیری زیادہ ہوئی اور نشانوں کے پھریرے اوڑنے لگے پھر جسوقت سعد رضی اللہ عنہ اوس قوم سے مقابل ہوئے کہ وہ لوگ اپنے سازوسامان سے چست و درست تھے تو انھوں نے بھی اپنی فوج کی ترتیب کی کہ صفونکو آراستہ کیا اور ہاتھ کو ربط دیا چنانچہ میمنہ لشکر پر سعد بن عبید القاری کو مقرر کیا اور میسرہ پر سعد العشیرہ کو مامور کیا اور قلب لشکر کے جناح ایمن پر سعد بن بحیرہ کو قائم کیا اور ایسر پر سعد بن الاقیس الہلالی کو نصب کیا اور قلب لشکر مین خود امیر سعد بن ابی وقاص نے قیام کیا اور اونکے ساتھ ابو محجن الثقفی و بہیرہ بن المحویۃ و شرحبیل بن کعب تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی محمد بن عامر نے اوسنے کہا مجھے خبر دی علی بن سہرنے ابان سے اوسنے حسن سے اونھوں نے کہا جب صفیں برابر آراستہ ہو گئیں اور تکمیل تمام مرتب ہوئیں اوسوقت امیر سعد درمیان صفوں کے گشت کرتے ہوئے جو لوگ کہ عرب سے تھے مثل قبیلہ بجیلہ وطے و بنی ہلال و نخع وغیرہم کے اونکو وعظ و پند کرتے تھے کہ آج وہ دن ہے کہ مثل اسکے پھر دیکھنے کی امید نہیں سامنے کہ تمہارے بھائیوں نے سواد شام میں جب دشمن فوج شام نے ہجوم کیا تو انھوں نے کیا کیا کام کئے جب صحابہ کرام سے سنکے تمام مسلمین جونک پڑے اور جاگ اوٹھے اور کہنے لگے دیکھو ہم اونپر تقصد شدید حملہ کرتے ہیں کیا عجب کہ حق تعالی ہمکو انپر نصرت و فیروزی بخشے یہ کہکر بہادروں نے اپنے گھوڑونکو ڈپٹ کر اوڑایا پھر وہ گھوڑے بامداد مدد کے جل نکلے اور ہوا ہو گئے اور وہ مردان کارزار برابر سرگرم قتال سد رہے یہانتک کہ آفتاب فتنہ فلک کا کلس ہوا جیسے دوپہر ڈھل گیا اور اوسوقت تک اصحاب نعمان مقابل تلواروں اور نیزونکے ٹھہرے تھے تاآنکہ قعقاع بن عمرو التمیمی یا کہ شرحبیل بن سبیہ الحمیری ان دونوں میں سے کوئی نعمان سے ملاقی ہوا اور اوسکے سر پر جا پہونچا اور اوسوقت وہ اپنے سوارونکے غول میں تھا آخر قعقاع خود یا شرحبیل نے اوس غول پر حملہ کرکے اوسکو متفرق کر دیا پھر لشکر پر جا پڑا اور اوسکو پراگندہ کیا اور جوانمردی و چالاکی سے نعمان کے سینے میں ایسا بھالا مارا کہ اوسکی پشت سے پار ہو کر بجلی چمکنے لگی پھر جب حیرۃ البیضاء اہل لشکر نے ملک نعمان کا ایسا حال بیان کیا تو اپنی پشت منھ پھیر کر بھاگے و بارادہ قادسیہ کی طرف مثل فارس کے گیا اور یہاں مسلمانوں نے اونکے اسباب و مال کو غنیمت مین لیا اور اوس رات کو براحت و آرام تمام بسر کی بعدازان جن لوگونکو مسلمین نے گم کیا تھا جو لوگ شہید ہوئے اونکا شمار کیا تو وہ سب پانسو مرد کام آئے اور اکثر وہ اہل نخع تھے کہ حق تعالی نے اونکا خاتمہ شہادت کیا راوی نے کہا کہ مسلمانوں نے وہانکی غنیمت کا سارا مال و اسباب جمع کیا اور سعد ابی وقاص نے قصر خورنق اور تخت شاہی پر دست پائی پھر جو کچھ اسباب غنیمت سے وہاں دستیاب ہوا تھا وہ سب مقام حیرہ میں چھوڑ دیا اور اوس سالم بن مسروق کو رکھا اور اونکے پاس سو مرد اولاد و معاجزوج الصادر سے احیاتاً کر دے گئے راوی نے کہا واما وہ لوگ جو لشکر نعمان میں سے

گریز کرکے قادسیہ کو گئے تھے اور قادسیہ مین جنود فرس ہمراہ رستم زاد بن اسفندیار کے مقیم تھے اور رستم زاد کے ساتھ بیشتر امرا دلکو تھے مثل شہریار بن کنارو فرزیل بن جسوم وخسرسوم الہمدانی وجنابوس بن فناک وشاہیر بن جسو ساپھر جب ان لشکریون نے جیش نعمان کے فراریونکو دیکھا تو اونسے اونکا حال پوچھا تو انھون نے سارا ماجرا بیان کیا کہ مسلمانون نے نعمان بن المنذر کو قتل کیا اور حیرہ پر تسلط کیا اور قصر الخورنق اور تخت شاہی اور تمام جو کچھ وہان تھا سب لے لیا یہ خبر سنکے لشکر فرس مین ہلچل پڑگئی اور دلونمین ہیبت سماگئی اور رنگ چہرونکا اوڑگیا اور بدنون پر لرزہ پڑگیا مگر یہ رستم زاد نے سارے اساورہ و امرا و ملوک دیلم کو اپنے خیمے مین طلب کرکے جمع کیا اپنے تخت پر کھڑا ہوکر خطبہ شروع کیا اور کہا اے قوم آگاہ ہو کہ قوام دولت و سلطنت سیاست سے ہے اور ناموس ننگ ریاست سے ہے اور اب تم لوگ عرب کے مقابلے پر ہو کہ وہ لوگ تمپر آپڑے ہین تو لازم ہے کہ تم جیسے شکل پڑے اور جلد سوار ہو اور اونکی طرف بڑہ چلو یہ سنکے وہ سب امرا و ملوک رستم زاد کے پاس سے رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام پر جاکر سلاح و سامان حرب درست کرنے لگے ناگاہ اس عرصے مین کہ وہ سب تیاری کمربندی مین مصروف تھے دفعۃً لشکر سعد ابی وقاص اونکے سامنے سے نمودار ہوا اور وہ لوگ عربی گھوڑون پر تھے اور وہ گھوڑے باریک کمر اور سبک سیر تھے اور اونپر سہسواران اسلامیہ و دلیران محمدیہ سوار تھے یہ دیکھتے ہی رستم نے فوراً صف آرائی کی کہ ملوک پارس و روم کو اپنے سمت راست اور ملوک دیلم کو جانب چپ قائم کیا اور خود رستم زاد قلب لشکر مین مستقر ہوا اور اوسکے گرد دیگر امرا و ملوک نے حلقہ و ہالہ باندھا اوسوقت یکایک ابوموسی اشعری سفیر و فرستادہ امیر سعد کا طرف رستم زاد کے آیا اور قلب لشکر مین جہان رستم تھا قصد جانیکا کیا جب حجاب و خدام نے ابوموسی کو اوسطرف آتے دیکھا تو اوسکے آگے بڑھے اور اونکے ساتھ ترجمان تھا تب اونھون نے ابوموسی سے کلام کیا کہ اے عربی تو کس ارادے پر یہان آیا ہے ابوموسی نے کہا مین رسول و ایلچی امیر لشکر اسلام کا ہون چنانچہ اون حجاب نے جو کچھ ابوموسی نے کہا تھا وہ رستم زاد سے جاکر بیان کیا رستم نے حجاب کو تعلیم کیا کہ تم اوس فرستادہ سے جاکر یہ کہو کہ ہمارے مقدم جیش کے پاس چلے آنے سے تیری کیا غرض ہے ولیکن جو کچھ تیرا ارادہ ہے ہمسے بیان کر ہم اوسکا جواب تجکو لا دیتے ہین چنانچہ ترجمان نے پاس ابوموسی کے جاکر جو کچھ رستم نے کہا تھا بیان کیا یہ سنکے ابوموسی نے اوس ترجمان سے کہا تو جاکے رستم زاد اور اوسکے اصحاب سے کہدے کہ ہم تمکو دعوت اور طلب کرتے ہین طرف شہادت خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگر تمکو اسلام کا انکار ہے تو جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی منکر ہو تو سیف شاہد صادق ہے یعنی ہمارے تمہارے درمیان مین تلوار ہے کہ وہ صدق شہادت ادا کریگی و بتحقیق کہ حقتعالے نے اپنی کتاب مجید مین فرمایا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت و امداد مومنونکی ہمپر واجب و لازم ہے چنانچہ ترجمان نے یہ کلام ابوموسی کا رستم زاد اور اوسکے اصحاب پاس پہونچایا اور ابوموسی نے طرف امیر سعد کے مراجعت کی پھر جسوقت رات ہوئی تو لشکر رستم سے ایک جماعت نے فرار کرکے لشکر مسلمین مین آکر پناہ لی جب صبح ہوئی تو رستم کو خبر ہوئی کہ ایک گروہ اوسکے لشکر سے طرف عسکر مسلمین کے بھاگ گئے ہین تب ملک رستم نے اپنا ایلچی امیر سعد کے پاس بھیجا اور مستدعا کی کہ گروہ اساورہ و مرازبہ سے جو لوگ تمہارے طرف

بھاگ گئے ہیں اونکو مار دینا ہی بہتر ہے یہ سنکر امیر سعد نے ابن البجی کو جواب دیا کہ ہم وہ قوم ہیں کہ اپنا عہد توڑتے ہیں
اور عہد شکنی کرتے ہیں حالانکہ وہ لوگ ہمارے پاس بقرار سلام آئے ہیں اور ہماری صحبت سے عزت لیتے ہیں تو ہمیں واجب ہے کہ ہم
اونسے وفا صبر کریں اور اونسے ہم میں سے کسیکو قدرت نہ ہوئی یہ جواب ابن البجی اپس آیا اور نکالت رستم پر اور سے جواب ان
کیا وہ یہ کلام سنکر غضب میں آیا اور لشکر کو حکم مقابلہ حملہ کرنیکا دیا راوی نے کہا جو لوگ لشکر رستم سے عسکر پر سعد میں ملگئے
آئے تھے وہ تمادرین سلیم یسالیک بن کلثوم و صرار بن کمال اور اونکے ساتھ والے تھے پھر جب لوگوں نے افواج رستم کو
دیکھا کہ وہ بقصد مسلمین کے آگے بڑھتے آتے ہیں تو گرزہ قعقاع نے کہا اے امیر ہر آئینہ دشمن ہمارے آگے ہو کے اور ہاتھی نکل
اونکے آگے آگے ہیں جب گھوڑے عرب کے اونکو دیکھینگے تو ہرگز اونکے سامنے ٹھہر نہ سکینگے اور ہاتھیونکی جنگ کی برداشت نہ کر
سکینگے تب امیر سعد نے کہا کہ تم لوگ اپنی نیتونکو خدا کے ساتھ خالص بخشش کرو اور ہم اپنے خالق ارض و سما کے واسطے کوشش
کرو اور تیر اور نیزوں سے ہاتھیوں کے چہروں پر مارو اور تلواروں سے اونکی سونڈونکو کاٹ ڈالو راوی کہتا ہے کہ اونکا لشکر
آگے آگے ایک فیل عظیم ہیکل کوہ تمثال چلا کرتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو سب ہاتھی اوسکے پیچھے پیچھے چلتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا
تو سب ٹھہر جاتے تھے اور جدھر وہ پھرتا تھا سب ہاتھی اوسکے ساتھ ہی پھرتے تھے غرض کہ جب طرفین سے لشکروں نے حملہ
اور جانبین سے سواران فوج جنگ و قتال میں آگئے ناگاہ حلقہ ہاتھیوں کا آگے آیا گویا کہ پہاڑ حائل ہو گیا اور اوپر
برے شمیان عجم سوار تھے پھر وہ سب فیل جو سیف کر طوم تھے یعنے سونڈونمیں تلواریں پکڑے تھے آگے بڑھکر لشکر مسلمین
کو قتل کرنے لگے اور گھوڑے سواران مسلمین کے اونکے آگے ٹھہرے اوس عالم میں سعد بن ابی وقاص نے اپنے دونو ہاتھ
پھیلائے اور خلوص خاطر سے بخشوع و خضوع تمام دیکھیں رب پروردگار ارض و سما مشغول بمناجات و دعا ہوئے اور
کہنے لگے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ کہ اے ہمارے پروردگار
ہم پر صبر ڈال یعنے ہمارے دلونکو ثبات و قرار دے اور ہمارے قدمونکو ثابت برقرار رکھ اور ہمکو قوم کفار پر فتح و ظفر دے یعنی ہما
اور اونپر ہمکو منصور و مظفر کر زبیر بن الحویہ کہتا ہے میں سعد کو دعا کرتے دیکھتا تھا مگر نگاہ میری ہاتھیوں پر تھی ناگاہ ایک
فیل احول جسم بھر پڑا اور راہ اوسنے مدائن کی راہ لی ہر چند سارے ہاتھی اور تمام آدمی کد کرتے تھے اور زور مارتے تھے کہ اوس
فیل گریختہ کو پھیرلاویں مگر کچھ فائدہ نہ ہوا اور وہ فیل بگلہ اپنے سامنے چلا گیا اوسکے پیچھے سب ہوئے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ
یعنے من الہلکۃ اور حقتعالے نے مومنونکے حق میں قتال کے لئے کفایت کی ہاتھو سے یعنے حقتعالیٰ نے مدد کی
کافی ہوا کہ قتال کفار کو خود اونکے ہی ہاتھی کے ہاتھی کفایت کر گئے تا آخر سب ہاتھی پھر گئے تو رستم غضب میں آکر آگے بڑھا اور
اوسکے ہاتھ میں جو سونے کی سانگ تھی اوس سے اول ہاتھیونکے منھ پر مارنے لگا اور اپنی فارسی میں کلمات حرد فحش زبان پر
لاتا تھا اور اپنی قوم کو قتال پر ابھارتا تھا اور بکرار مادہ کرتا تھا تو لوگ اوسکے خوف سے حملہ و مقابلہ کرتے تھے اور وہ خود
اون لوگونکو ملا رہا تھا جو اوسکے لشکر سے بھاگے جاتے تھے اور سواری اوسکے سامنے سے ہزیمت لائے ہوئے گھوڑے بھاگے

جانتے تھے مگر اہل اسلام اون مغروروں کے گھوڑوں کا پیچھا نکرتے تھے بلکہ اپنے موقف و مقام پر بپاے استقلال قائم تھے اور دل
اونکے معاملہ الٰہی مین مطمئن تھے اور دشمنونکے سینوں مین نیزے مارتے تھے اور امر حق اونکے دلوں پر ناظر تھا کہ اونکی خاطر مین سواے
حق کے کچھ اور نہ تھا چنانچہ جسدم امیر سعد مسلمانونکو ترغیب قتال کر رہے تھے کہ ناگاہ اسود العبسی نے آکر اونسے ملاقات کی مگر اوسوقت
بدحواس تھا اور عقل اوسکی زائل تھی سو اوس سے امیر سعد نے پوچھا ای ابو قبیس تیرے پیچھے والونکی کیا خبر ہے اوسنے کہا اے امیر
اس صف سے دور رہو اسکے اندر گذر نکرو اسلیے کہ اسمین سامنا موت سخت کا ہے اور اوسکے اندر ایک شیر زبردست ہے کہ وہ جنود
فارس و روم مین سے ایک بڑا مرد جبار ہے اوسنے مسلمانوں مین سے چار مرد مبارز کو قتل کر ڈالا ہے اور میرے بیٹے جعوس سے مقابلہ کیا
تو قریب تھا کہ وہ مجھپر پڑے اگر اوسوقت منجانب اللہ میری مدد پر خالد بن جعفر بن قرط نہ آجاتا تو اوسنے مجھے مار ہی ڈالا ہوتا
اسلیے کہ اوسمین کمال شجاعت و شہامت ہے تب سعد نے اوس سے کہا اے مرد مسکین امر مقدور سے جو تقدیرات
الٰہی ہے بشر کو مفر کہاں ہے کیا تو نے قول ملک الجبار کا نہین سنا أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ
فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے موت تمکو پکڑیگی اگرچہ تم برجہاے محکم مین مخفی ہوگے آخر کو جس صف کا
ذکر اسود نے کیا تھا امیر سعد اوسمین درآئے وہان خالد بن جعفر سے ملاقات ہوئی اور اوسکا رنگ متغیر دیکھکر پوچھا اے
ابن جعفر تیرے پیچھے کیا خبر ہے اوسنے کہا یہان ایک اژدہا ہے سیاہ و شیر غران ہے اے امیر اس شہسوار سے کنارے رہو
کہ وہ دشمن دین سخت سرکش ہے اوسکے ہاتھ مین ایک عمود طلائی یعنے سونے کی سانگ ہے کہ اوس سے وہ اپنے خصم کو مورث
ہلاکت کرتا ہے اور وہ اکثر اپنے ہمسرون اور بہت شجاعونکو قتل کر چکا ہے پس قریب تھا کہ وہ میرا کام تمام کرے اگر سعد العشیرہ
میری امداد کو نہ پہونچتا تو اوسنے مجھے ہلاک کر ڈالا ہوتا پھر جسوقت امیر سعد نے کلام ابن جعفر کا سنا تو اوسپر یہ امر شاق عظیم گذرا
اور جس جگہ وہ مرد خونخوار تھا وہانکا قصد کیا تاکہ مسلمین کے بدلے اپنے تئین فدا کرے اور راہ خدا مین جان نثار ہوئے تاآنکہ
امیر سعد صفین چیرتے ہوئے آگے بڑھے تو یکایک سعد العشیرہ سے ملاقات ہوگئی اوس سے امیر نے پوچھا ای ابن لؤی
کیا خبر ہے اوسنے کہا پیچھے ایک مرد جبار خونخوار ہے کہ کوئی اوسکا مقابلہ نہین کرسکتا اور وہ ایک مرد دلیر ہے
کہ اوسپر کسی کا وار نہین چلتا اگر بشر بن ربیعہ میری مدد کو پہنچ نجاتا تو وہ اپنے حربہ دستی سے مجھے قدح مرگ ضرور پلاتا پھر
سعد نے اوسکی زبانی بھی یہ خبر سنکے قصد طرف اوس مرد مرید کے کیا تو آگے چلکے بشر ملا تو اوسکا رنگ زرد دیکھا اور اوس سے
پوچھا اے ابن ربیعہ کیا حال ہے اوسنے کہا اے امیر اوسکے مقابلے مین قعقاع نے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی اگر وہ نہوتا
تو مین ہول سے اپنے سر کے بل گر پڑتا غرضکہ جس سمت سے بشر آیا تھا اوسی راستے پر امیر سعد وہانسے آگے بڑھے اور توکل
خدا اپنی توفیق کی راہ چلے ناگاہ قعقاع سے ملاقات ہوئی کہ اوسوقت وہ بہادرونکو پریشان اور لشکرونکو پراگندہ کر رہا تھا
یہ شجاعت اوسکی دیکھکر امیر سعد نے کہا حقتعالی تجھے اس امر عظیم کا نیک بدلا اور خیر جزا عطا کرے اے ابن عمرو وہ
رومی سوار کدھر ہے اور تیرے ہاتھ سے وہ کیونکر بچ گیا اوسنے کہا اے امیر اگر وہ درمیان صفونکے گھس نجاتا تو مین

اوسکو پیالہ مرگ پلا چکا ہوتا آخرالامر امیر سعد سوار ہودے میں مجلس نزدیک آکر اوسکا تماشا دیکھتا واقدی رحمہ اللہ نے کہا پھر
کارزار درمیان مسلمین و کفار کے معرکہ قتال سرگرم رہا یہانتک کہ مابین فریقین کے شب تاریک حائل ہوئی اور ہر جماعت نے
اپنے لشکرگاہ کیطرف بازگشت کی اوسوقت رستم اپنے خیمہ گاہ کو پھرا تو اوسنے اپنے خدام کو پاس امیران فوج کے بھیجکر بلوایا
جب وہ سب حاضر آئے تو اونسے کہنے لگا کہ ہر آئینہ تم لوگ ذلیل و خوار ہوئے اور تمہارے سوا تم سے آگ رہی ہے آخر تمکو کس چیز نے
محزون و معذور کیا کہ تم غیر حاضر رہے اور کس شے نے تمکو مشغول و مقہور رکھا کہ تم بار رہے اور دیکھو یہ بلا کیسی ناگہانی پیش آئی
ہوئی و حال آنکہ تم لوگ بڑے سخت گیر و سخت کار ہو اور یہ لوگ وہ قوم ہیں کہ کبھی تم اونکو خیال میں نہ لاتے تھے اور
کسی بات سے یہ تمہاری خاطر میں نہ آتے تھے مگر با اینہمہ ان لوگوں نے تمہارے شہسواروں اور دلیروں کو کیا خوار و رسوا
کیا اور مورد ہلاکت میں ڈالا اور تمہارے صنادید و رؤسا کو قتل کیا پس تم کس وجہ سے بادشاہ کو پھرے جاتے ہو اور بعد
اسکے بار تیر کے کیا منہ دکھاؤگے اور کیا بات بناؤگے اور میں دیکھتا ہوں کہ دولت و سلطنت تمہاری منقطع ہو گئی اور
ایام عشرت تمہارے منقضی ہو گئے یہ کلام رستم سنکر سرداران لشکر نے جوابدیا اے آقا ہمارے ہم لوگ ایسی قوم کے ساتھ
مقابل و مبتلا ہوئے کہ وہ موت سے ڈرتے ہیں نہ مصیبت میں فریاد و فغان کرتے ہیں اور جسوقت ہمنے اونکے [illegible]
ماری تو اونھوں نے اپنے سینے پیش کر دئیے اور جب ہمنے اونکی جمعیت گھٹا دی تو اونکو کچھ صدمہ ہوا لیکن اونکی ہم کو
پروا نہ کی تب رستم نے کہا اب میری رائے میں سوا اسکے اور کوئی بات نہیں آتی کہ بعد شاید شبخون ماریں
تو کیا عجب ہے کہ ہم اونپر ظفریاب ہوں اور بادشاہ کے نزدیک ہمارا منہ روشن ہو اور اسکے روبرو ہم سرخرو ہوں پس اون سبھوں نے
اس رائے کو پسند کیا اور ہر ایک دوسرے سے جدا اور رخصت ہو کر اپنے صلاح حال و درستی امور میں مصروف ہوئے واقدی
رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت کی عامر بن سوید نے اور کہا کہ جب ہم لوگ قتال اعدا سے طرف خیمہ امیر سعد کے پھرے تو ہمنے
سعد کو دیکھا کہ وہ فرش خاک پر اندوہناک بیٹھے تھے پھر جب اونھوں نے ہم لوگونکو دیکھا تو کہا مَرْحَبًا بِقَوْمٍ
هَجَرُوا الدُّنْيَا وَطَلَبُوا الْعُقْبٰى یعنے خوشحالی اوس قوم کا جو تارک دنیا و طالب عقبی ہیں اور کہا آج کا دن تمہارا
کیونکر گذرا ہم لوگوں نے کہا جیسے اپنے دلونکو تشفی و تسلی دی قتل اعدا سے اور جیسے اپنے نبی کی شرع کی نصرت و حمایت کی
و تحقیق کہ ہم میں سے مردم کثیر کام آئے ہاتھوں سے شتر سواروں و لشکر کے ایسے ناوک افگنوں و تیراندازوں کی جانکاری سے
ہمارے بہت لوگ مارے گئے تب یہ شکایت سنکے امیر سعد نے کہا تمام لشکر جمع ہوا اور خدام کو حکم کیا کہ شیح و قیصوم جو ایک
قسم کی گھاس ہوتی ہے فراہم کرو کہ اوس سے مجھے ایک کام کی امید ہے کہ اوسکے سبب تمہارے لئے منجانب اللہ سبحانہ حاصل
ہو قوم نے کہا بہت خوب پھر جب لوگ تعمیل حکم کر چکے تو سعد نے فرمایا کہ اب یہ کام کرو کہ جو کچھ تم قسم شیح و قیصوم سے
خس و خاشاک لائے ہو وہ سب اونٹونکی پیٹھوں پر لاد دو اور اونکو طرف ہاتھی اندازونکے ہانک دو پھر جب تم اونکے
قریب ہو تو اوس گھاس میں جو اونٹونکی پیٹھ پر لدی ہے آگ لگا دو اور نیزونکی نوک سے اونٹونکو کونچ دو تاکہ اون

جب بیتاب ہوکر بھاگین تو اونکو کچل اور روند ڈالین گے اور ہم لشکر لئے ہوئے تیغ بکف تمہارے پیچھے پیچھے رہینگے چنانچہ
سب کام یون ہی ہوا پھر جب رات آئی تو اونٹونکو لشکر کے آگے کیا اور ساربانونکو اونٹونکے پیچھے کرکے روانہ ہوئے جب
وہ صفوف تیراندازونکے قریب پہونچے تو دفعۃً پشت شتران پر اونٹ کی رون پشتار خار وخس مین آگ جلادی اورنوک
سنان سے اونکو کونچا مارا پھر جب اونٹون نے اپنے اوپر آگ جلتے ہوئے دیکھی اور بھالونکی انی اونکے بدنونمین چبھی تو وہ گھبرا کے
بھاگے اور سلسلہ کے پرونکو ایسا روند ڈالا جیسے کھیت کا ناج کھلیان مین روندتے ہین اور اونکو خستہ حال وشکستہ بال
خاک پر بچھا دیا اوسوقت امیر سعد مع لشکر گھوڑونپر سوار ہوکر اوس سلسلہ کو جو کچلنے سے باقی بچے تھے قتل کرنے لگے
اوسی ہنگامے مین یک بیک فوجین فارس و روم کی آپہونچین اسوقت بڑی دھوم پڑگئی اور بانگ مہیب بلند ہوئی اسی
وجہ سے اوس رات کا نام لیلۃ الہریر ہوا اور قتال صبح تک علی الاتصال سرگرم رہا چنانچہ عامر بن سوید راوی کہتا ہے
کہ مینے اوس ہنگام مین یہ آواز سنی کہ کَفَیْنَاکَهُمْ یعنی ہم تمہارے لئے ان کافرونکو کافی ہین مینے کہا تم لوگ کون ہو
وہ بولے ہم قبیلۂ بنی نخع سے ہین آخروہ معرکہ کارزار بدستور برابر برپا رہا یہان تک کہ اسدن لشکر عجم مین کوئی باقی
نہ بچا بلکہ اونکی نسل و بنیاد مین کوئی باقی نہ رہا راوی کہتا ہے کہ پھر جب صبح ہوئی آفتاب نکلا تو رستم بن اسفندیار سوار ہوا
اور اسکا سارا لشکر اوسکے ہمراہ ہوا اور سب یکبارگی پھر پڑے تب مسلمانون نے آگے بڑھکر اونکا مقابلہ کیا اور اونکو روکا
اور امیر سعد درمیان صفونکے پھرتے ہوئے لوگونکو وعظ دیندار افسرونکو وصیت و نصیحت کرتے تھے اور جب رات ہوئی
تو لشکر مین گشت کرنے لگے اوسوقت ابومحجن الثقفی کو دیکھا کہ وہ شراب پی رہا تھا تو سعد نے اوس سے کہا اے دشمن خویشتن تحقیق
کہ تونے اپنے اجر جہاد کو برباد اور ثواب عبادت کو مٹا ڈالا واللہ کہ ضرور مین تجھسے حق اللہ لیلونگا واجب ہوا لونگا آخر اسکو مقید
کیا اور اوسپر حد شرب خمر جاری کی کہ اوسکے اوپر اوپر کوڑونکی مار پڑی **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھے خبر دی یوسف بن عمر
اونے طلحہ و محمد سے کہ اون دونو راویون نے کہا کہ پھر شروع جنگ اولاً خود رستم نے کی اور اوسی کے جانب سے پہلے مبارز طلبی
ہوئی تو ابن نجلیہ اوسکے مقابلے مین لڑنے کو نکلا مگر رستم نے اوسکو شہید کیا بعدازان ہیرب جوینے نکلکر اوس سے مقاتلہ کیا آخر رستم
نے اوسکو بھی شہید کیا بعدازان جسوقت قعقاع نے ارادہ کیا کہ پرے سے برآمد ہوکر اوس مقابلہ کرے تو دفعۃً ایک شہسوار
یکہ تاز میدان پیکار مانند باد رستم پر آپڑا اور اوسکو اوس شانٹ سے للکارا کہ وہ سہم گیا پھر اوسکے پہلو مین ایک بھالا ایسا
مارا کہ دوسرے پہلو سے انی نکل گئی پھر امیر سعد نے جو دیکھا تو وہ وہی ابومحجن ہے جسپر حد شرب خمر جاری ہوئی تھی اور وہ
مقید تھا چنانچہ جب سعد نے ابومحجن کو دیکھا کہ اوسنے ایسا کار نمایان کیا تو باوجودیکہ اوسکے محافظ سے جسکی وہ قید مین
تھا یہ کہا کہ مین تجکو بقسم خدا حکم دیتا ہون کہ اوسکو قید سے چھوڑ لینے پھر بدستور محبوس کر **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا
مجھسے **روایت** بیان کی یوسف بن الاعلی نے اوسنے کہا مجھسے روایت کی عمر بن ابراہیم عبداللہ بن المبارک سے اوسنے
بیان کیا کہ جب سعد بن ابی وقاص قادسیہ پر گئے تھے اور عساکر فارس و روم سے مقاتلہ کیا تھا اور حلقہ ہاتھیونکا

مدائن کیطرف بھاگ نکلا تھا اور امیر سعد رضی اللہ عنہ تبدیل لباس ہیئت لئے میں بدل کر لشکر میں پھرا کرتے تھے جہاں
اپنا اس طرف مردم کی تفتیش کے کہ ہو کہیں تو ابا محجن کو شراب پیتے اور اشعار پڑھ کر گاتے ہوئے پایا پھر پکڑ کر شیطان وغیرہ
میں آکے اور اس سے کہنے لگے ہر آئینہ تیرا اخراج تار ہا۔ پھر جو قدر صالح ہوئی تو بعد جہاد کے جامعت عدد
رسالعاد کا ہوا آیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تجھ پر حد جاری کیجاوے بعد ازاں دوسری حد شرب خمر جاری کرکے
اسکو محبوس کیا اور کسی کی حراست میں اوسکے تئیں سپرد کیا پھر جب وہ روز رہوا جسدن یہ جنگ واقع ہوئی اور رستم سوار ہو کر
میدان میں آکر مبارز طلب ہوا اور ابو محجن نے وہ بہادری کی جو پہلے ابھی ذکر کیا گیا تب سعد نے پھر اوسکو محبوس کیا راوی
کہتا ہے جب محجن نے رستم کو مشاہدہ مجمع عام کے قتل کیا اور بعد اسکے سعد نے پھر کھول اوسکو مقید کر دیا تو ایک روز
سعد جو محجن کے پاس آئے تا اوسکی حقیقت حال کو معلوم کریں پس اسکو قید میں دیکھا کہنے لگے ای ابو محجن اللہ تو صاحب
فضیلت ہے اوسنے کہا ہر آئینہ فضل مخصوص خدا و رسول کے لئے ہے آخر سعد نے اوسے قسم دیکر اس معاملہ حال کا اور انکے
اسی کیفیت بیان کی اوسوقت سعد نے کہا ہر گاہ تجھسے ایسا امر عظیم ظہور میں آیا تو جا تو کہ میں نے تجھے عفو کیا اور جو کوئی پھر
ایسا فعل کریگا حق تعالے اوس سے انتقام لیگا بالآخر ابو محجن نے توبہ کی اور وہ کہتا تھا کہ واللہ پھر میں کبھی اعادہ مئے نوشی کا
کیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی راشد نے ابن حذ مروان بن اوس سے اوسنے کہا جا
میں قادسیہ میں تھا اور وہاں سخت لڑائی پڑی اور فتح اوسکی دشوار ہوگئی آخر جسوقت رستم اور محر شیر پلیا اوسکا دولو
قتل ہوگئے تو اہل فرس اپنے پس پشت بھاگ نکلے اور ہنگام گریز اون میں سے کوئی اپنے پیچھے پھر کر داہنے بائیں اپنا کیطرف
دیکھتا تھا اپنے یگانہ و اصحاب کیطرف التفات کرتا تھا اور اوسوقت سوائے اسکے مقصود اوسکا یہ تھا کہ اپنی جان سلامت
لیجاویں پھر جب وہ سب چلے گئے تو زنان مسلمین مقتل میں آئیں اونکے ساتھ پانی تھا اور وہ درمیان مقتولوں اور
مجروحوں کے پھرنے لگیں پس مسلمین سے جسکو اونھوں نے دیکھا کہ اوسمیں کچھ بھی رمق جان باقی ہے تو اوسکو پانی پلاتی
تھیں اور اوسکے منہ پر چھڑکتی تھیں اور عورتیں سے جس مقتول کی نعش پاتی تھیں اوٹھوا لیجاتی تھیں اور فارسیونکو پڑا رہنے دیتی
تھیں اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی سلیمان بن بشر نے ام کثیر زوجہ ہمام بن الحارث سے اوسنے کہا میں
ہمراہ سعد کے قادسیہ میں حاضر تھی جسوقت فتح ہوئی اور اہل فرس شکست پاکر بھاگ گئے تو ہمنے اپنی چادرونکو اپنے بدنوں پر
چست باندھ کر مشکیزے اور شربے پانی بھرے ہوئے اوٹھا لئے اور بطلب و تلاش اپنے بیٹے مقتولونکے پھرنا شروع کیا
تو جسکی نعش ہم پاتے تھے اوٹھوا لیجاتے تھے اور زخمیونکو جیاتے تھے تو اونکو پانی پلاتے تھے اور کافروں میں سے جسکا لاش
دیکھتے تھے اوسکا رخت و سلاح لے لیتے تھے اور حارث راوی کہتا ہے کہ یہاں قبائل عرب کثرت سے زنان وہاں
بجیلہ و نخع سے زیادہ نہیں بلکہ ان دونوں قبیلوں کی عورتیں شمار میں سترہ سو تھیں اور راوی نے کہا اور انکی امت
میں مسلمانونکو وہ رخت و سلاح ہاتھ آیا کہ دیکھنے والوں نے کبھی قبل اوسکے نہ دیکھا تھا اور مسلمین میں سے جو کام آئے

وہ یہ لوگ تھے سعد بن عبید و سفیان بن سلیم و صاحب بن غزوان و قادح بن عنبسہ و نعمان بن نعیم اور چالیس مرد
مہاجرین و انصار سے اور عنقریب ہم ذکر کرینگے جو قاریان قرآن مین سے شہید ہوئے کہ جب وہ سب تلاوت قرآن کرتے
تو اونکی آوازین باہم ملکر ایسا تونا و مانند صدائے مجموع نحل و مگس کے مسموع ہوتی تھین یا جسطرح چڑیان وقت بسیرا لینے کے
بولتی ہین اور راوی نے کہا کہا اور مسلمانون نے مال و متاع سے ایسی ایسی قماش کی چیزین پائین کہ ویسی کبھی نہ دیکھی تھین
تھین اور راوی نے کہا کہ فتح کے ایک روز بعد ایک جماعت کی فرستادہ عیاض بن غنم کی سرزمین موصل سے یہان پہونچی
تھی اور اونمین وہ لوگ آئے تھے جو حروب و فتوح شام مین حاضر و شریک ساتھ عامر بن الجراح کے تھے اور جتنے یہ لوگ آئے تھے
وہ سب سات سو مرد تھے اور جب یہ لوگ بمقام عین التمر پہونچے تو عامر نے نصرت کے لیے عجلت کی آخر لشکر کو وہین چھوڑکر ستر
سوار سے آگے بڑھ آیا تھا اور باقی سب اوسکے بعد پہونچے اور اوسکے ہمراہ جو پیشتر آگئے تھے قیس بن الغوث و قیس بن ابی
عازم و سعید بن نذار و مالک اشتر النخعی تھے اور ان ستر مین بھی ہاشم و قیس کو تقدم یعنی پیش قدمی تھی اور واقدی رحمۃ اللہ
نے کہا بواسطہ ابراہیم بن بشار و محمد بن علی کے سلیمان بن ارقم سے روایت کی ہے کہ شمار اون قتیلونکا جو قادسیہ مین شہید
ہوئے نو ہزار مرد تھے اور اونمین مشہور قیس و عطار و ہشام و مدعور و مقرب بن الاسود و عمرو بن قیس و نعمان تھے اور واقدی
رحمۃ اللہ نے بواسطہ ایک مرد تیمی کے ایک زن تیمیہ سے روایت کی اوسنے کہا مین قادسیہ مین حاضر تھی کہ عورتون کو
حصہ جو دیا گیا تو ہر ایک عورت کو سی و سہ مثقال عنبر اور اسیقدر مشک حصہ ملا باقی رہا کافور سو ہم لوگ کسیکو اوسکے
دینے کی پروا نکرتے تھے مگر اوس شخص کو جو اوسکی قدر جانتا تھا بلکہ حال عرب یہ تھا کہ پہلے وہ اہل بازار سے پوچھتے تھے کہ تمکو
حاجت ملح خوشبودار کی ہے اگر وہ خواہش کرتا تھا تو اوسکو قدر شناس سمجھکر ایک پیمانہ اوس کافور کا برابر و عوض یک پیمانہ ملح
دیتے تھے چنانچہ لشکر یونمین سے ایک شخص نے آرد خمیر کیا یعنے آٹا گوندھا اوسمین بجائے نمک وہی کافور ملایا اور روٹی پکاکر
کھانے لگا اور کہتا تھا یہ کیسا نمک خوشبودار ہے کہ خمیر مین کچھ مزہ نہین دیتا ہے تب ایک اور مرد عرب جو اوس ملح کے حال سے
واقف تھا اوس سے کہنے لگا مین تجکو ایک تھیلہ نمک کا دیتا ہون جو خوب مزہ نمک کا دیگا اوسنے اور اوسکے یارون نے
ایک شخص سے ایک تھیلہ نمک کا لیا اور اسکو اوسی کافور سے بھر دیا اور راوی کہتا ہے جب حق تعالے نے امیر سعد کے دشمنونکو
شکست دی اور وہ پسپا ہوگئے اور تمام مال و اسباب دیار عجم کا امیر کے قبضے مین آیا اور سلیمان بن ربیعہ سارے اموال پر
قابض و تعین تھا اور ممالک عراق پر تسلط تمام ہوچکا اوسوقت سعد نے خدمت مین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے نامہ لکھا نامہ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَامِلِہٖ بِالْعِرَاقِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ اِلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
اَمَّا بَعْدُ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ وَاِنَّا وَصَلْنَا اِلَی الْعِرَاقِ وَالتَّوْفِیْقُ یَقُوْدُنَا وَالنَّصْرُ یُؤَیِّدُنَا وَقَدِ اطَّلَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِنَا وَامْتَحَنَ سَرَائِرَنَا
فَمَا وَجَدْنَا فِیْھَا سِوَاہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ فَوَفٰی لَنَا بِوَعْدِہٖ اِذْ وَفَیْنَا بِصَادِقِ عَھْدِہٖ فَلَقِیْنَا الْعَدُوَّ

وهو مايلي في السلام ويخبرك عن الطماح وقد تقدم علينا عن ساق لحق فلذلك لما عمدهم الله الى جهادهم
لما عتهم واستاصلنا ساقتهم ثم تلا مقدمتهم بحرب بذالك ساقي لقد ثم احدنا ما اخذتم ومقبلهم
وما كنا الحيرة والقادسية وانزل الله باعدائنا الزينة فلما كان بعد الفتح بيوم تدلهم اموال زهرة
وسلعون رجلا من الصحابة وبعده ثلاثة ايام تدم سبعمائة من الشام من خيل الى عندك ولم
اسلم لاحد شيئا من الغنيمة ونحن منتظرا امرك في ذلك والسلام عليك ورحمة الله وبركاته على المسلمين
یعنے یہ نامہ ہے کہ حاکم عراق سعد بن ابی وقاص کا بسوے امیر المومنین عمر بن الخطاب کے کہ بعد حمد خدا عزوجل وصلوۃ اوپر
رسول کے سلام ورحمت خدا آپ پراور ہلیں حمد وثنا کرتا ہوں اوس خدا کی جسکے سوای کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہ
ہوں اوسکے نبی پر جو محمد مصطفے علیہ السلام ہین اور حال یہ ہے کہ ہم ملک عراق میں جو پہونچے تو توفیق الہی ہمارے
پیش بین اور نصرت اوسکی ہماری موید تھی وتحقیق کہ حق تعالے ہمارے قلوب وضمایر پر مطلع وآگاہ تھا اور ہمارے اسرار
باطنی وراز دروںی کو آزمالیا تھا کہ ہم اپنے دلوں میں سوائے اوسکے یعنے بحز معرفت اوسکے اور کچھ نہین رکھتے اور عزم اوسکے ہم
کسی کی عبادت نہیں کرتے چنانچہ اوسنے ہمارے لئے ایفا اپنے وعدے کا کیا اسواسطے کہ ہے ایفا صدق عہد ازلی اور
کیا سو جسوقت ہمنے مقابلہ عدو کا کیا کہ وہ لیے ساز وسلاح میں مستعد تھے اور اپنی سرکشی وتمردی سے غیر مستعد او
بار آنے والے تھے اور ہمیں دامن گرداں اور بکمال جد وجہد آمادہ وجرأت مان تھے تو ہمارے لیے سحاب امداد ونیز جرأت الہا
دائر ونازل ہوئی آخر ہملے اونکی جماعتونکو شکست دی اور بھگادیا اور سبونکی اصل وبنیاد کا استیصال کیا اور اونکے رئیس
مقدم اور سردار اونکو قتل کرڈالا کیونکہ قضا وقدر الہی اور ارادہ سابقہ ازلی ساتھ اس بات کے جاری ہوئی تھی اور گروہ
کثیر کی گرفت غالب ہدرب والوںکی اور ہم مالک ہوئے بلاد حیرہ اور قادسیہ کے اور حق تعالے نے ہماری اعدا پر ہیبت او صعوبت نازل
کی پھر تحقیق بعد فتح دوسرا دن ہوا تو میر قال وزہشام بادیگر ہفتاد مرد صحابہ ہماری پاس آئے اور اونکے تین دن بعد سات سو
لشکر ابو عبیدہ کے سمت شام سے یہاں پہونچے اور میں نے اونمیں سے کسیکو مال غنیمت سے کچھ حصہ نہیں دیا کیونکہ اس امر مین آپکے حکم کا منتظر
ہوں اور سلام ہمارا اور رحمت وبرکات خدا آپ پر اور سایر مسلمین پر چنانچہ سعد نے یہ نامہ سپرد زید بن عمر کیا پس وہ اپنے
اسپ تیز رفتار پر سوار ہو مدینے کو روانہ ہوا راوی نے مجھے خبر دی احمد بن عمرو نے اور اوسنے نقل کی سالق بن مسلم سے
کہ عمر ابن الخطاب ہر روز اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر عراق کے راستے پر جایا کرتے تھے اور قریب ظہر تک انتظار تمام ختم اوس
رہتے تھے چنانچہ ایک دن موافق عادت کے سوار جو ہوئے تو راہ مین ایک قرده رساں سے ملاقات ہوئی کہ دولدل تھا
پھر جب نوفل نے سواری امیر المومنین کی دیکھی تو اپنے ناقے کو بٹھال کر سامنے آیا اور سلام کرکے یہ مژدہ سنایا کہ آپ کو
جمیع خیر وبرکات کی بشارت ہو تحقیق کہ حق تعالے نے اعدا کو ہزیمت دی الحمد مسلمین کو نصرت بخشی کہ بلاد حیرہ وبلاد قادسیہ کے
مالک ہوئے یہ خوشخبری سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسنے بعجلی دریوعل ہمراہ رکاب تھا اور راہ جسکے جنگ قادسیہ کا

بیان کرتا جاتا تھا یہانتک کہ داخل مسجد ہوئے اور لوگ ہر طرف سے دوڑ پڑے کہ انبوہ سے تمام مسجد بھر گئی اوسوقت حضرت عمر رضی اللہ
عنہ منبر پر گئے اور نامہ سعد کا سبکو سنایا اور کہا تمہارے بہائیون مسلمانون نے تمکو سلام لکھا ہے تحقیق کہ اون لوگون نے
کتاب وسنت کی اتباع کی او طریق بدعت سے باز رہے اور شرائع ہدایت پر قائم ہوئے اور در باب اون لوگون کے جو بعد
جنگ کے وہان پہونچے ہین طالب مشورہ کیا ہے پس جواب اس بات کا یہ ہے کہ غنیمت اوس شخص کے لیے ہے جو حاضر جنگ
رہا ہو اور جو کوئی جنگ کے تین دن بعد اونسے لاحق ہوا اوسکے واسطے مواساۃ ومدارات ہے یہ بیان کرکے منبر سے اوتر گئے
اور سعد بن ابی وقاص کے نامے کا جواب لکھا بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اَمَّا بَعۡدُ سَلَامٌ عَلَيۡكَ فَاِنِّيۡ اَحۡمَدُ
اللّٰهَ الَّذِيۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيۡ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَدۡ وَصَلَنِيۡ كِتَابُكَ فَحَمِدۡتُ اللّٰهَ
كَثِيۡرًا لِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى اَيۡدِيۡكُمۡ وَاِنِّيۡ قَدۡ اُبۡلِيۡتُ بِكُمۡ وَاُبۡلِيۡتُمۡ بِيۡ وَاِنِّيۡ وَاللّٰهِ لَا اُخۡفِيۡ شَيۡئًا مِّنۡ اُمُوۡرِكُمۡ كُلِّهٖ
فَاَمَّا اِذَا اجۡتَمَعَ صَلُحَ وَاِذَا اَشۡفَقَ الۡوَالِيۡ وَنُصِحَتِ الرَّعِيَّةُ فَعَلَى الۡوَالِي الۡعَدۡلُ وَالۡاِحۡسَانُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ
الصَّبۡرُ وَالشُّكۡرُ وَاَمَّا الۡغَنِيۡمَةُ فَلِمَنۡ شَهِدَ الۡوَقۡعَةَ وَالۡمُوَاسَاةُ لِمَنۡ لَحِقَ بَعۡدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنۡ شَهِدَ
حَرۡبَكُمۡ مِّنۡ مَّمۡلُوۡكٍ وَعَتِيۡقٍ بَعۡدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَاَشۡرِكُوۡهُ فَهُوَ الۡاِحۡسَانُ فِيۡمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمۡ یعنی بعد حمد وصلوٰۃ
کے تجہیر سلام وتحقیق کہ مین ستائش کرتا ہون اوس خدا کی جسکے سوائے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین اور مین درود بھیجتا ہون اوسکے
نبی علیہ السلام پر تمہارا نامہ مجھے پہونچا مینے خدا کا بہت شکر کیا اس بات پر کہ اوسنے تمہارے ہاتھون پر فتح بخشی اور حال یہ ہے کہ مین
تمہارے لیے مبتلاے رنج وقلق رہا اور تم میرے لیے مبتلاے رنج وقلق رہے اور مین تمہارے جمیع امور خیر سے ایک شمہ بھی شمار نہین
کر سکتا غرض کہ جب لوگ مجتمع ہون تو اونکے ساتھ نیکی کیجاوے اور جب نسبت کسی والی ولایت کے شفقت وعطوفت کیجاوے تو لوگون کی
شکر گزاری میں اوسپر عدل و احسان لازم ہو اور جب حق مین رعیت کے نصیحت ورفاہیت کیجاوے تو بالعوض اوسکے اونپر
صبر وشکر واجب ہے اما حصۂ غنیمت مخصوص اوسکے لیے ہے جو شریک جنگ رہا ہو اور جو لوگ بعد تین روز کے حاضر وشامل
ہوئے تو اونکی خاطر مواسات ومدارات ہے اور جو کہ جنس بندگان وآزاد کردگان مین سے تمہاری حرب مین بعد تین دن کے
بھی حاضر ہوئے ہون تو اونکو اپنے شریک کر لو کیونکہ یہ احسان ہے اوس احسان کے شکر مین کہ حقتعالی نے تمکو فتحیاب کیا ہے
چنانچہ بعد اختتام کے نامہ سربمہر ہو کر حوالۂ نامہ بر ہوا وہ لیکر بسبیل استعجال گرم سیر ہوا تا آنکہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچکر
پیش کیا پھر جب سعد نے اوسکو پڑھا اور اوسیوقت در جواب اوسکے دوسرا نامہ لکھا اور بسم اللہ کے بعد جو امور کہ تازہ مضمون
وجدید مطلوب تھے درج کیے اما بعد یا امیر المومنین ہر آئینہ مینے مثل قعقاع بن عمرو التمیمی کے شہسوار مرد میدان کارزار نہین دیکھا
کہ اوسنے ایک ہی روز لشکر اعدا پر تیس حملے کیے اور ہر حملے مین ایک سوار قتل کرتا تھا اور حارث الہندی سا بھی سوار جرار نہین
دیکھا کہ وہ بار بار جماعتون پر یورش وچالش کرکے اونکی جمعیت کو توڑ دیتا تھا غرضکہ یہ نامۂ ثانی بھی روانہ کیا اور اوسکے ساتھ
خمس بھی ارسال کیا راوی نے کہا کہ فوج فارس جب منہزم وگریزان ہو کر مدائن مین پہونچی اور ایوان شاہی مین داخل ہوئی

کھانا بیچتے تھے اور اوسکا مزہ کھانے میں کچھ آجاتا تھا تو فرماتے تھے کہ تم لوگوں نے روغن زیادہ کردیا ہے تب عمر رضی اللہ عنہ نے پھیر دیا اون حضرت کا لباس کیا تھا جو تم ہیوئے ہیان اونکے لیے فرش بڑا تھا حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم لوگوں پاس ایک کملی تھی کہ اوسکو آدھا ہم نیچے بچھاتے تھے اور آدھی اوڑھتے تھے بعد ازاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے حفصہ مثل میری اور میرے دونوں صاحبونکی گویا مثل اون تین آدمیونکے ہے کہ وہ تینوں ایک ہی راستے پر چلے چنانچہ پہلا جو آگے چلا گیا اوسکے ساتھ زادراہ تھی وہ تو جا پہونچا پھر پیچھے اوسکے دوسرا چلا اور اوسی کی راہ پر گیا تو وہ بھی اوسی کے پاس پہونچ گیا بعد ازاں وہ تیسرا چلا پس اگر اون دونوں کی راہ پر لگ لیا اور اونھیں دونوں کے توشے پر قناعت کی تو اونکے ساتھ رہا اور اگر اون دونوں کے راستے سے بیراہ ہوگیا تو اونکے ساتھ نہ پہونچیگا

ذکر فتح تستر

واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہلا بھیجا کہ تم مدائن کو جاؤ اور زنان و اطفال کو بلد حیرہ میں چھوڑ جاؤ اور لشکر سے ایک جماعت اونکے پاس تعینات کر جاؤ اور اونکو ہر ایک مال غنیمت میں شریک کرو اور شامل رکھو اور ایسا ہوا کہ بعد فتح کے مقام سعد کا دو مہینے قادسیہ میں تھا جب تیسرے مہینے کا ہلال نمایاں ہوا تو اپنے پہلے سے زہیر ابن الحویرہ کو روانہ کیا اور اوسکے عقب عبد اللہ و شرجیل بن السمط اور اونکے پیچھے لگے ہوئے ہاشم بن عتبہ اور خالد بن عرفطہ حاکم ساقہ کو بہاپ روانہ کیا اور اون لوگونکے ساتھ فوج تقسیم کردی اور جو کچھ نقد و جنس و سلاح افواج فرس سے غنیمت میں ہاتھ آیا تھا وہ بھی اونکو بانٹ دیا اور کوچ ان لوگونکا قادسیہ سے اوائل شہر شوال میں ہوا تھا اور جب زہیر مع اپنے ہمراہیونکے نازل کوثی ہوئے تو عبد اللہ و شرجیل اور اونکے ہمراہی بھی زہیر سے وہیں آملے اور ساری فوج وہیں جا پہونچی پھر زہیر نے وہاں سے بالاتفاق کل جمعیت کے بسمت بابل کوچ کیا جب وہاں وارد ہوئے تو کچھ لوگ زمرہ زنگیوں میں سے زہیر کے پاس امان مانگنے حاضر ہوئے تب زہیر نے اونکو امان دی اور اون سے استفسار کیا کہ تمکو خبر عدو کی کچھ معلوم ہے وہ بولے اے امیر چادر حفظ و امن کو اوڑھ لو اور دروازوں سے ہوشیار و خبردار رہو اور خوب یقین کرلو کہ ایک شخص قبیلہ مرازبہ میں سے بپشگاہ کسری تمہارے قتال و ہزیمت کا ضامن ہوا ہے اور اوسکے ہمراہ لشکر جرار ہے زہیر نے کہا حقتعالی اوسکے شر کو دور کریگا اور اوسکے کید و مکر کو اوسی کے لیے وبال کریگا یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ یکایک اونکے سامنے وہ قوم نمودار ہوئی اور اونکی بیرقیں چمکیں یہ دیکھتے ہی زہیر اونکے مقابلے پر سوار ہوئے اور اپنے اصحاب کو جنگ پر آمادہ و تیار کرنے لگے اور کہتے تھے کہ ہر آئنہ حقتعالی تمہاری نصرت کریگا پھر کوئی تم پر غالب نہوگا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا جب لشکر اعدا مقابل آیا تو زبان مسلمین پر ذکر اللہ کا غلغلہ ہوا اور بسرعت تمام اونکی طرف عزم کیا اور اونکو میدان دیا کہ اونکے مردان دلیر آگے بڑھے اور مردم بزدل پیچھے رہ گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمان بصدائے بلند تکبیر کرتے ہوئے

ساز و سلاح سنبھالا اور مستعد ہوئے اور مقام پر سوار ہوکے شہرباز نکلا پھر جسوقت زہیر اوس سے دوچار ہوئے اور نگاہ شہرباز
کی اوپر پڑی اور آنکھ زہیر کی اوس سے لڑی تو وہ رعب میں آگیا اور اوسکے اصحاب پر غلبہ ہیبت کا ہوا اور وہ لوگ باہمدیگر
ایسے مضطرب و ہراسان ہوئے کہ اگر اونکو خوف شہرباز کا نہ ہوتا تو وہ لوگ اپنے پیچھے بھاگ جاتے چنانچہ زہیر نے جب اپنے
اصحاب کی ترتیب و صف آرائی کی اور صفین برابر ہوچکین تب شہرباز لڑنے کو بیرے سے باہر نکلا اور اوسوقت شان
اوسکی بادشاہانہ تھی اور اوسکے بدن مین لباس ایسا تھا کہ خلعت خسروانہ تھا اور زرہ وے رجز کہنے لگا مین شہرباز ہون مجھسے لڑنے کو
نکلتا ہے آیا ایک سوار سے ایک سوار لڑنے کو نکلیگا یا ایک سے چار لڑینگے یا ایک کے مقابلے مین دس آوینگے پیشے مین ایک
تنہا دس سوار کو کافی ہون پھر جب زہیر نے اوسکی یہ لاف زنی سنی تو جواب دیا کہ مجھے تیری جنگ کے لیے یہ آرزو ہے کہ تجھسے
لڑنے کو نہ نکلے مگر کوئی غلام کیونکہ اگر تو اوسکو قتل بھی کریگا تو ایک غلام کو قتل کریگا اور اگر وہ تجھے قتل کریگا تو یہی ہماری مراد ہے
بعد ازان زہیر نے ابونباتہ الاعوجی اپنے غلام آزاد کو بلوایا اور اوس سے کہا کہ تو اس بیدین سے قتال کر اور اوسپر حقتعالی سے
نصرت و امداد طلب کر چنانچہ ابونباتہ اوس سے لڑنے کو نکلا پھر جب اوسکے مقابل ہوا اور شہرباز نے ابونباتہ کو دیکھا تو اوسکی
نگاہ مین وہ حقیر نظر آیا کیونکہ شہرباز اپنی تنومندی اور قد و بالا مین مثل شتر کے تھا آخر شہرباز تلوار کھینچے ہوئے
اوسپر آپڑا پھر جسوقت ابونباتہ نے اوسکو دیکھا کہ وہ آپہونچا تو اوسنے سپر جا بجا خود پائے صبر و استقلال کو نظر بخدا محکم و
استوار کیا اور مانند شیر کے ہوگیا اوسوقت اون دونون میں تلوارین چلنے لگین یہانتک کہ تلوارین دونونکی ٹوٹ گئین
تو دونون نے پھینک دین پھر باہم آویزش ہونے لگی یہانتک کہ دونون زمین پر گرے اور شہرباز اوسکے اوپر گرا اور ابونباتہ
اوس سے پیچ کشتی کے کرتا تھا ناگاہ انگشت ابہام یعنی انگوٹھا شہرباز کا ابونباتہ کے منہ مین پڑگیا تو اوسنے اوس انگشت کو دانتون
سے کاٹ لیا تا آنکہ شہرباز کے اعضا سست پڑگئے تب ابونباتہ نے اوسکو اولٹ دیا اور اوسپر چڑھ بیٹھا اور جا بجا اوسکی تمام خنجر اپنا کھینچکر
اوسکے حلقوم مین مارا اور کام اوسکا تمام کیا اور اوسکے سر سے تاج اوتار لیا اور اوسکے دونون ہاتھ کا دستیارہ یعنے جوڑی کڑے
جڑاؤ کی لے لی اور اوسکا ساز و سلاح و رخت و خلعت سب کھینچ لیا اور لشکر اسلام مین آملا اور جب لشکر کفار نے حال شہرباز کا
ایسا کچھ دیکھا تو وہ سب پسپا ہوئے اور زہیر نے صبح تک اوسی مقام پر قیام کیا یہانتک کہ بقیہ لشکر مسلمین بھی وہین آپہونچا
تب زہیر نے سارا ماجرا اونکا اور احوال شہرباز کا اور اپنے غلام آزاد کا بیان کیا اور کیفیت ہزیمت جنود فرس کی گزارش کی پہلے
سعد بن ابی وقاص نہایت مسرور ہوئے اور حکم کیا کہ ابونباتہ کو میرے سامنے لاؤ چنانچہ زہیر نے اوسکو روبرو سعد کے حاضر کیا تو
اوس سے کہا مین تیرے لیے یہ ارادہ کرتا ہون کہ وہ دونون کڑے شہرباز کے اور اوسکی زرہ تو یہی پہن اور اوسکا تاج اپنے سر پر رکھ اور
اوسکے گھوڑے پر سوار ہو پھر جب ابونباتہ نے یہ حکم بجا لایا تو سعد نے وہ سب اسباب اوسی کو عطا کیا اور کہا یہ فیروزی و رستگاری
تیرے ہی لیے ہے اور مسلمانوں مین اول یہ شخص کہ عراق مین دست بر کنگن پہنے گئے پہنایا گیا وہ ابونباتہ تھا واقدی رحمۃ
نے بواسطہ نوفل بن عدی کے وائل بن عاصم الیشکری سے نقل کرتا ہے کہ جب سعد نے کوشریا کو کوچ کیا

اوس مقام میں جہاں ابراہیم خلیل علیہ السلام محو سجود ہوئے تھے مقام کیا اور وہاں نماز پڑھی اور حمد و ثنا سے خدا کو
بجالائے اور رسول خدا علیہ السلام پر درود و سلام بھیجا اور یہ آیت پڑھی تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ
یعنے یہی انقلاب ایام ہیں کہ انکو ہم درمیان آدمیوں کے گردش دیتے ہیں راوی نے کہا بعد ازاں سعد بن ابی وقاص
نے انہیں شہداء جمع کے مقام کو تاریا کئی روز قیام کیا بعد اوسکے لوگوں کو اپنے پاس طلب کر کے اونسے کہنے لگے اے مسلمانو
کہ ہر آئینہ حق سبحانہ و تعالی نے تمہارے تئیں اکثر مقامات میں نصرت بخشی اور وعدہ وعید کیا اوسکو پورا کیا اور وعدہ کیا تھا کہ
تمسے تمہارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا کہ فرمایا تھا مُسْتَفْتِحٌ عَلَى أُمَّتِي کنوز کسری یعنی فتح ہوئے میری امت پر
خزانے کسری فارس و قیصر روم کے میری امت پر فتح ہو جاوینگے سو خزانے کسری کے تمہارے قبضے میں آگیا
اب اتمام و اکمال اوسکا حق تعالی پر ہے و تحقیق کہ میں نے عزم عبور کیا ہے طرف مدائن کے بحسب مرضی تمہاری
یہ کلام سنکے تمام حضار مجلس نے متفق اللفظ جواب دیا اے امیر ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو آپ کے حکم سے
خلاف و انحراف کرے اور کون ایسا ہے جو خدا و رسول سے اپنی جان کو بخیل کریگا پس آپ بے تامل عزم بالجزم کیجے
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ یعنے ہمکو قوت و توانائی نہیں ہے مگر ساتھ توفیق الہی پھر جب سعد نے یہ جواب لوگوں کا سنا
تو کوچ کی تیاری کی اور پیش رو اپنے زہیر کو ساتھ اور بکر بن حمزہ جماعت کے روانہ کیا اور حکم کیا کہ طی مراحل میں سعی کرتے ہوئے
چنانچہ زہیر بارہ ہزار سوار سے گرم سیر ہوئے پھر جب کچھ دور کئی منزل جا چکے ناگاہ سامنے سے ایک غول گھوڑوں کا
کہ دو ہزار سوار اور دو سو سوار نظر آئے یہ دیکھکر مسلمانوں نے اسے شعار پکارے پھر جب سامنے سے گرد برطرف ہوئی تو
جمعیت دو سوار و کئی نمایاں ہوئی اور اون لوگوں نے اپنی جماعت سے ایک سوار کو پاس مسلمین کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ
ہم لوگ اہل ساباط ہیں اور سردار ہمارا شیرزاد ہے وہ اپنے اہل بلد کے لیے تمسے صلح و عہد چاہتا ہے جب یہ سنکے زہیر نے
اوس سے کہا تو اون لوگوں کو ہمارے پاس بلا لا پھر جب وہ جاکر اون لوگوں کو بلا لایا اور جب وہ قریب آئے تو سب
گھوڑوں سے اوترکر پیدل ہوئے اور اونکا سردار شیرزاد بھی حاضر ہوئے اور کہا وہ بیسالی و سواری سے اترکر
کی اور فتح و فیروزی سے خوش و مبارکبادی دی تب زہیر نے اونسے کہا تم لوگ کون ہو وہ بولے ہم لوگ اہل ساباط
ہیں اور یہ شخص شیرزاد ہمارا سردار ہے اور ہم لوگ تمسے مصالحہ طلب کرنے آئے ہیں زہیر نے کہا جو کوئی ہمارے یہاں
آتا ہے ہم اوسکو قبول کرتے ہیں اور جو ہمسے صلح چاہتا ہے ہم اوس سے صلح کرنے پر آمادہ ہیں
ارادہ فساد رکھنے ہیں بعد ازاں اونسے مصالحہ ہوا جیسا کچھ درمیان اونکے موقع وقت اوسکے
دو درجان اپنی جماعت کو ہمراہ لشکر اپنی قوم کی طرف چلا گیا بعد ازاں زہیر جب مقام ساباط وارد ہوئے تو وہاں لشکر
فرس کا دیکھا کہ اونکا سالار موسوم بہ فیروزان تھا اور وہ اپنی قوم کا شہسوار بہادر تھا اور اوسکے ہمراہ میں کسری کی تھی وہ
فوج وہ تھی جسمیں کسری کو ذی شکل و مہم ... تھے اور عماد تھا چنانچہ زہیر کے پاس بھی عساکر مسلمین جمع ہو گئے

اور سعد بن ابی وقاص بھی وہین پہونچ گئے پھر وہ سب ساز و سامان سے آراستہ ہو کر آمادۂ جنگ و قتال ہو گئے واقدی
نے کہا پھر اوسوقت صفین طرفین سے مرتب و آراستہ ہو گئین تو اول جو شخص میدان مین نکلا اور اپنا نام و نشان و حسب نسب
ظاہر کیا اور فخر و مباہات کرتا تھا وہ فیروز تھا اور وہ بزبان فارسی لاف زنی و سخت گوئی کرنے لگا کہ اے قوم عرب شما خویشتن را
بلیغ دیدہ و بیگانگی و تمرس شما بنا شد عزم اوردیدہ دست گمان شما و باطل ست و غم شما کہ شما مالک ملک عراق شوید از دست
کسرائیان عجم تغییر و تبدیل چہار چون تواند شد چہ ما چہ جنبش کسرائیم کہ صاحبان لشکر و شدت و ذی قوت و ہیبت ایم و بیگانہ شان
پا بگاہ در قرب سلطنت و مقصود آنکہ خوش عزتے داریم و قدر یار ببایم یعنی اے عرب والو تمہارا خیال خام ہے کہ تم مالک عراق
ہو گئے اور اوس ملک کو ملوک عجم سے چھین لو گے ہرگز ایسا نہ ہو گا کیونکہ ہم لشکر کسری ہین ہم بڑے سخت گیر و زور آور ہین
اور ہمارا رعب غالب ہے اور بادشاہون کے سامنے ہماری بڑی عزت و منزلت ہے اور اونسے ہمکو بہت قربت اور خصوصیت
ہے پس چاہیے کہ جو تمہارا افسر و سردار ہو وہ میرے سامنے میدان مین آوے اور جیسا مینے کیا ہے کہ اپنی قوم مین سے آگے
نکل آیا ہون وہ بھی اپنے پرے سے باہر نکلے راوی نے کہا ہنوز یہ کلام اوسکا تمام نہوا تھا کہ لشکر اسلام سے ہاشم بن المرقال نے
اوسکی طرف عزم کیا اور اپنا بھالا ہلاتے ہوئے اوسپر حملہ کیا پھر درمیان اون دونون کے ایسی جنگ واقع ہوئی کہ اوسکے دیکھنے
سے لڑکا بوڑھا ہو جاتا بعد ازان ہاشم نے اوسکے سینے مین ایک ایسا نیزہ مارا کہ انی اوسکی پشت سے پار ہو گئی آخر ہاشم نے
اوسکو قتل کر کے مسلمین کی جانب مراجعت کی اوسوقت سعد بن ابی وقاص نے ہاشم کی پیشانی پر بوسہ دیا و برسم اکرام و تکریم
گھوڑے سے اوتر پڑے اور یہ آیت پڑھی جو نسبت مشرکین کے نازل ہے اَوَلَمْ تَكُونُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ
مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ یعنی کیا تمنے پیشتر سے اپنے حق مین قسم نکھائی تھی کہ تمہارے لیے زوال نہین ہے وحالانکہ بیشک زوال
آیا راوی نے کہا پھر جب وہ فوج جو ہمراہ فیروز کے تھی بعد قتل فیروز کے ہزیمت پاکر پسپا ہو گئی تو لشکر اسلام نے
بھی اونکے متعاقب کوچ کیا یہانتک کہ وہ فوج قلعۂ بہرسیر مین داخل ہو گئی و بعد ازان جماعت جماعت مسلمین کی بھی
وہان تکبیر کرتے ہوئے جا پہونچے اور وہین جا اوترے یہانتک کہ اوس قلعہ کو ہر جانب سے گھیر لیا اور وہ قوم بھی
اپنے سامان و سلاح و آلات فلاخن وغیرہ سے تیار و درست ہو گئے اور دیوارہاے شہر پناہ پر مورچہ بندی کی
واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص نے دو مہینے قلعہ بہرسیر کا محاصرہ کیا اور اپنے سوارونکو بطریق تاخت
و تاراج طرف شط فرات و دجلہ کے مقرر کر کے منتشر کر دیا کہ وہ لوگ جا کر اور ایک جماعت مزارعین کے جو جمعیت
ہزار آدمی ہمراہ سرزاد رئیس ساباط کے تھے متسلط ہو گئے چنانچہ اونکے باب مین سعد نے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے عریضہ لکھا اور تا ورود جواب اونکے حق مین حکم کرنے سے تامل و توقف کیا اور وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر
پھر گئے اور سعد نے بعد بسم اللہ کے یہ مضمون درج کیا کہ اما بعد حمد و صلواۃ کے آپکی خدمت مین ہمارا اسلام اور رحمت
و برکات خدا آپ پر نازل ہو و بتحقیق کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اوس پروردگار کی جسکے سوا کوئی معبود بحق نہین ہے

اور میں درود و سلام بھیجتا ہوں اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حال یہ ہے کہ ہم ملک مستقیم پر دار وہیں اور قبل اسکے
میان قادسیہ اور ماحت ہمشیر کے جیسے معاملہ ہوا ایک لشکر کا جو ہمراہ قرطس عمرو کے تھے جیا یکہ دوسرا ورا اوسکے
لشکر حق تعالی نے بخشا پھر و مسعد کہا کہ پیرو رکو تو تم نے قتل کیا اور باقی اوسکے ہمراہی پسپا ہو گئے اور بعد اسکے ہم
شہر پر نازل ہوئے اور یہان جتنے لشکر طرف الطریق ماحت کے ہر سمت مامور کر دیا تو قوم فلاحین یعنے دہقان
متسلط ہوئے اور دا ایک ہزار اہل میں پس اوسکے بارہ میں آپکی کیا رائے ہے پس یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درجواب
اسکے یہ حکم نامہ لکھا کہ جو مردم کسان و رعایا تمہارے پاس آویں اگر وہ تمہارے عہد پر قائم رہنے والے اور حکم بردار ہلاک
تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے مددگار ہوں تو اونکو امان دو اور جو لوگ تمہارے پاس ایسے آویں کہ وہ
جنگ کے تمسے نارت ہوئے پھر وہ تمہارے ہاتھ آئے ہوں تو اونکے بارہ میں اختیار ہے جو چاہو اونکے حق میں کرو
پھر جب خط پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچا تو اونھون نے اوس جماعت فلاحین کو جو ہمراہ لشکر کے
آئے تھے آزاد کیا و بعد ازان عوام دہقان کو طلب کر کے حکم کیا کہ اسلام لاویں یا جزیہ دیویں چنانچہ وہ اوس پر
راضی ہوئے لیکن اہل شہر بہرسیر آمادہ جنگ ہو کر لشکر مسلمین پر تیر اور پتھر مارنے لگے اور سلاح اندازی
کرنے لگے اور سعد نے جب یہ حال دیکھا تو شیرزاد کو بلا کر کہا کہ دیکھو ان شہر والون نے صلح کی جگہ سرکشی اختیار
کی چاہتا ہوں کہ تم بھی یہانی ما فرو آخر شیرزاد نے منجنیق کا سامان کیا کہ بہت سے فلاخن بنائے یعنے جو ہمارے
آلات فلاخن سبب کیے اور یہ سب کام اوسنے بیس روز میں درست و تیار کیے چنانچہ بیس منجنیق سے زیادہ شہر
بہرسیر پر ایستادہ کیے گئے آخر وہ لوگ فلاخن کی مار و بوچھار سے عاجز ہو کر قتال مسلمین سے باز رہے اور ہٹ گئے
پس اس عرصہ میں بہت جانیں ہوئے پھر جب محاصرہ ملک کا طول ہوا اہل شہر گھبرا کر اونکو باہر نکلے اور
مسلمین سے مقابلہ کرنے لگے اور صبر و استقامت سرباہم معاہدہ کیا اوس وقت اہل اسلام نے بھی بکمال ثبات
و استقلال ہنگامہ قتال پر سرگرم کیا چنانچہ اہل عرب نا کیستاب[1] ایک قسم کا تیر مارتے یعنے تو اہل عرب بھی ناوک
ایک نوع کا تیر چلانے کے لیے وہ بھی خدنگ اندازی میں سرگرم تھے تو یہ بھی ناوک افگنی میں زبردست تھے
اور اوسوقت زہیر بن الحویہ نے وہ قتال شدید برپا کی تھی جو موجب رضائے خدا و رسول ہو بعد ازان جیسے
سعد سے کہا اب مجھے چھوڑ دو اور جانے دو کہ میں آگے بڑھون اور تیر اندازی و تیغ زنی کروں یہ کہکے آگے بڑھے
اور دشمنوں میں گھس گئے اوسوقت ایک مرد سے شمشیر زن سے دو چار ہوئے اوسکا نام شہریار تھا اوسپر حملہ کر کے
ایک ایسا ہاتھ مارا کہ ابلی کے ساتھ اوسکی آنتیں انتڑیاں نکل آئیں پھر اوسکو قتل کیا اب اوس کے ہمراہیون نے ہجوم کر کے
کر کے شہید کیا اور بعد قتل اونکے وہ سب بھاگ کر ادھر اون شہر سے نہان ہو گئے اور بھاگ کر دروازے شہر کے
بند کر لیے اور شہر پناہ کی دیوارون پر چڑھ گئے اور اونمیں سے ایک شخص سامنے آکر مسلمانوں سے کہنے لگا کہ بادشاہ

[1] [illegible] نا کیستاب ایک قسم کا تیر [illegible] سال جیسے [illegible]

ہمارا ایسے فرماتا ہے کہ آیا تم بھی اس بات پر صلح کرو گے کہ دریائے دجلہ سے وہ ہمارا اور وہ تمہارا ایشنکے ابو مفزر اسود

ابن قطبہ آگے بڑھا اور اوسکی زبان پر حق تعالی نے وہ بات جاری کی جسے وہ خود نہیں جانتا تھا کہ میں کیا کہتا ہوں

پس در جواب اوس پیام کے وہ بزبان فارسی گویا ہوا مگر اپنے کلام سے آپ کچھ نہ سمجھا اور نہ اوسکو پسند کیا تب یہ جواب

سنکر وہ پیامبر طرف بادشاہ کے پھر گیا اور راوی نے کہا تب ہم لوگوں نے ابو مفزر سے پوچھا کہ تو نے

اوس شخص سے کیا کہا اوسنے کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے محمد کو بحق مبعوث کیا میں خود نہیں جانتا ہوں مینے

اوس سے کیا کہا مگر یہ کہ حق تعالی نے میری زبان کو کسی بات پر کچھ گویائی دی تھی اور امید ہے کہ جو کچھ میری زبان سے

سرزد ہوا وہ حق بابت مسلمین کے خیر ہی خیر ہے چنانچہ ہر کوئی اوس سے پوچھتا تھا اور وہ یہی کہتا تھا کہ میں خود نہیں جانتا

کہ مینے کیا کہا یہانتک کہ خود سعد بن ابی وقاص نے پوچھا تو اوسنے عرض کی اے امیر واللہ میں اپنے کلام کو آپ

بھی نہیں سمجھا اس بات سے سعد کو سخت تعجب ہوا بالآخر سعد نے حکم جنگ کیا اور کہا تیر چلاؤ مگر شہر والوں میں سے

کوئی سامنے نظر نہیں آتا تھا اوسوقت ہمکو اندیشہ ہوا کہ کیا عجب ہے ان شہریوں نے کوئی مکر و حیلہ کیا ہو پھر جب ہمارے

تیئیں دوسرا روز ہوا تو یکایک ایک شخص ہمارے پاس الامان الامان پکارتا ہوا آیا ہمنے اوسکو امان دی اور اوسکو

پاس امیر سعد کے لائے تب سعد نے اوس سے کہا کیا خبر ہے اوسنے کہا شہر والے شہر میں نہیں ہیں وہ ساری

قوم بھاگ گئی سعد نے کہا وہ لوگ کیونکر بھاگ گئے اوسنے کہا بادشاہ نے تمہارے پاس اپنا ایلچی بھیجا تھا کہ وہ

تمہیں عرض صلح کرے سو تمنے اوسکو جواب دیا تھا کہ درمیان ہمارے تمہارے کبھی صلح نہوگی حتی ناکل عسل افریذین

باترج کوثی یعنی یہانتک کہ ہم شہد افریذیا کا کھاوین جسکو نوح کوثا کہتے ہیں (افریذین ایک نام مقام ہے اترج کوثی قسم شہد ہے) پھر

جسوقت یہ کلمات تمہارے جواب سے بادشاہ کو پہونچے تو بادشاہ نے کہا واویلاہ [illegible] اونکی زبان پر

اور اونکے منہ سے فرشتے بولتے ہیں کہ وہ ہمپر وارد ہوا چاہتے ہیں اور عرب کیجانب سے یہ ہمکو جواب دیتے ہیں اور

واللہ اگر یہ بات نہیں ہے تو مگر بالضرور وہ ایسے کلمات ہیں کہ عالم غیب سے اوس کہنے والے کے منہ میں

ڈالے گئے ہیں اور اوسکی زبان پر جاری ہو گئے ہیں پس نکل چلو ہم اپنے طرف شہر قصوی یعنی اوس پار جلد سے

بالآخر وہ سب شہر سے نکل گئے اور تمام مال و متاع چھوڑ گئے اور جو لوگ پیادہ تھے کہ اونکے پاس گھوڑے نتھے وہ تمام

رہ گئے وہ لوگ یہی غنیمت سمجھے کہ اپنی جانیں بچائے گئے راوی نے کہا جب سعد بن ابی وقاص نے یہ خبر وہ اس

مخبر سے سنا تو سجدات شکر الہی بجا لائے اور مسلمانوں کو حکم کیا کہ اندرون شہر داخل ہو مگر ساز و سلاح سے چاق و چوبند

رہو کیونکہ خوف کمینگاہ رکھتے تھے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سعد سوار ہوئے اور آگے آگے مجاہدین کا غول غول اپنے اپنے سامان

جنگی سے چست و درست روانہ ہو کر داخل شہر ہوئے اور شہر میں ہر سمت پھیل گئے مگر تمام شہر میں سوار و پیادے سے کسی کا

نشان نپایا مگر سارا مال و منال جو دیکھا تو جیسا چاہیے خود موجود تھا تا آنکہ اوسپر ضبط و قبضہ کیا بعد ازان

سعد وہاں تین روز مقام کرکے طرف شط فرات وساحل دجلہ کے کوچ کر گئے اور چاہتے تھے کہ لوگ کو پار اوتار لیجاوین اور لشکر
تمہارا سایہ میں بیٹھ سکیں مگر کوئی کشتی ہم پہونچی نا چار کچھ دنوں وہاں رہا پڑا اور وہ ماہ صفر تھا اور حال یہ تھا کہ لوگ
سعد کو پیر کر پار اوترنے کے لیے ترغیب دیتے تھے اور اصرار تقاضا کرنے تھے مگر وہ مسلمانون پر شفقت کرکے تامل کرتے تھے
اسی عرصے میں ایک آدمی گروہ گبر سے سعد کے پاس آیا اور ایسے گھاٹ کی طرف رہبری کرنے لگا جہاں پانی کی تھاہ تھی مگر سعد نے اوسکا

ذکر فتح ایوان کسری اور در آنا مسلمانون کا دریاے دجلہ اور فتح کرنا شہر اسپانبر کا جو اوس پار دجلہ کے واقع تھا

پھر مسعود اوس گبر نے ایک گذارے کا راستہ بتایا کہ اودہر سے اوترنے کی تھاہ ہے اور سعد نے منظور کیا اور کہا
دریا عمیق ہے میں مسلمانونکو اس فریب اور دھوکے میں نہ ڈالونگا حق تعالی اونکے لیے کچھ اور ہی سامان کردیگا پس وہ
اسی فکر و اندیشے میں تھے کہ ناگاہ ایک اور کوئی گبر سامنے نمودار ہوا کہ اوسکے کپڑے تر بتر تھے اور پانی ٹپکتا تھا تب سعد نے
اوسکا حال پوچھا اوسنے کہا میں اپنا احوال کیا کہوں ہمارے بادشاہ نے ایسے خواب میں دیکھا ہے کہ اہل اسلام گویا دریا
اوتر کر اوسکے پاس جا پہنچے ہیں اور اوسکے بیٹیں یقین واثق ہی وال ملک اسے کا ہوگیا ہے اور وہ اپنے ہی قصد کر رہا
رکھتا ہے اور اس مدد و نیست میں ہے کہ اپنا مال و منال لیکر خراسان کی راہ لیوے سو تدبیر ہی سکے سعد نے مسلمانوں کو
جمع کرکے بعد حمد و ثناے خداوند ارض و سما کے خطاب کیا کہ اے مسلمانو دیکھو دشمن تمھارا بے مدد کشتی تمھارے سامنے کی
کشتی میں تمھارے پاس اوتر آیا اور حال یہ ہے کہ کسری قصد فرار رکھتا ہے اور مع مال و اسباب اور خدم و حشم اپنے کے
خراسان کو جایا چاہتا ہے در یصورت میں تو ارادۂ عبور دریا رکھتا ہوں لیکن اگر انشاء اللہ تعالی پار جا تا ہوں
اور تم خوب جان لو کہ اب تمھارے پیچھے کوئی ایسا باقی نہیں رہا جسکا تمکو خوف ہو اسلیے کہ حق تعالی نے تمھارے تئیں
تمام قلعوں اور شہروں کا مالک کردیا چنانچہ میری راے میں یہ آتا ہے کہ بسم اللہ دریا اوس پار اوتر چلو کیونکہ اس
بارہ میں تم لوگ کیا کہتے ہو یہ سنکے سب اصحاب نے جواب دیا حقتعالی آپکے عزم کو اس طرف ہدایت نصیب کرے بسم اللہ آپ
کیجیے جو کچھ موافق ارادۂ الہی کے ہے اوسوقت سعد نے کہا حق تعالی تمپر رحم اور تمھاری نصرت کرے تم میں کون پہلے ابتدا
عبور کرتا ہے اور کون مقدم لشکر اور مہم رہتا ہے کہ وہ ہم لوگوں کے لیے پانی کی تھاہ لیوے کہ کدہر سے پایاب ہے اور وہ
اوسی ساحل پر اوس پار جا کر لب دریا کھڑا ہو تا کہ لوگ اوسی جگہ گذر کر اوس سے جا ملیں چنانچہ بمجرد استماع اس کلام کے
عاصم بن عمرو دریا میں در آئے اور اونکے پیچھے یکے بعد دیگرے چھ سو آدمی اہل نجوات میں سے ساتھ ہو لیے جو شجاعت
میں اور نیز اونکا معروف اور اونکی بہادری کا شہرہ تھا اور اس قبیلہ کے عوام بھی اگر کنارہ دریا کھڑے ہوئے اور ایک

گروہ جو ساتھ ہو منجملہ اون کے قعقاع بن عمرو تھے وہ بھی ساتھ عاصم بن عمرو کے دریا مین گھس پڑے واقدی رحمۃ اللہ نے کہا
مجھسے روایت بیان کی یوسف بن عبدالاعلی نے یوسف بن عمرو سے کہ پہلے جو لوگ دریا مین گھس پڑے وہ عاصم اور شرجیل
و ابو مقرن و عجل و مالک بن کعب الہمدانی اور مثل انکے دیگر اکابر قوم تھے اور گھوڑون پر سوار تھے پھر جب ان سب نے دریا مین گھوڑے
ڈال دیئے تو بعد انکے پیچھے پیچھے چھ سو ساٹھ آدمی دجلہ مین دھس پڑے اور سب سے پہلے جو دریا مین اوترے وہ عاصم بن عمرو
و ابو مقرن و شرجیل و مالک بن کعب تھے اور ایک لڑکا بنی الحارث سے تھا پھر جسوقت عجمیون نے ان لوگونکو دیکھا کہ دریا سے
ابھر نکلے تو اونھون نے بھی ایک ایسی جماعت سوارونکی تیار کی جو اونمین مقدم و سرگروہ تھے پس اون سوارون نے بھی
اپنے گھوڑے دریا مین ڈال دیئے پھر لشکر سعد مین سے اول جس شخص نے اونسے مقابلہ کیا وہ عاصم بن عمرو تھے اور جسدم
عاصم نے دریا مین اون سوارونکا مواجہہ کیا تو اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان کے برچھیونکو بھالے مارو اور ناک کے انکی
آنکھونمین انی مارو پھر جسوقت عجمیون نے یہ کلام عاصم کا سنا کہ دشمنونکی آنکھین تاک کر برچھے لگاؤ اور اونکو بھالے مارو مگر پیادہ
اور اہل فارس نے یہ بھی دیکھا کہ لباس عرب کے تر نہین ایسے ہین جیسے خشکی مین وقت جنگ باہم تیغ زنی کے حسب دستور
ہوتے ہین یعنے ہنگام جنگ اونکے بھیگتے نہین ہین تو یہ احوال سنکر اور دیکھکر پیٹھ پھیر کے بھاگے اور مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا اور
اپنے آگے دھر لیا یہانتک کہ بہتونکو قتل کیا اور بستیہ وہ لوگ دریا کے کنارے تھے اونمین سے بہت تھوڑے بھاگ بچے
بالآخر جہات فارس سے بجانب ساحل دریا اہل اسلام مسلط ہوئے اور باقی جماعات مسلمانونکی دریا کے اس پار یکجا جمع
تھی چنانچہ جب سعد کو حال اوس پار کا معلوم ہوا کہ اہل اسلام غالب آئے اور اعدا مغلوب ہوگئے تو مسلمانونکو اذن عام
دیا کہ اب تم بھی دریا مین چلو اور خدا تعالی سے اعانت طلب کرو آخرش تمام لشکر دجلہ مین پھاند پڑا اور اوسوقت دجلہ نہایت
موج زن اور بڑے زور و شور پر تھا مگر اہل اسلام اپنے عزم مین بکمال کوشش کر رہے تھے اور تموج و تلاطم گرداب سے کچھ باک و پروا
نکرتے تھے بلکہ گویا وہ زمین پر چلے جاتے تھے اور اہل فارس ہر چند جا کر تیار ہوئے کہ اونکو کچھ ضرر پہنچاوین پر خاطر مین نلاتے
تھے یہانتک کہ بقتال شدید اونسے مقابلہ کیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی ایسے شخص نے جسپر مجکو
بڑا وثوق و اعتماد ہے کہ لشکر سعد مین سے اول جنہون نے دجلہ عبور کیا وہ ساٹھ آدمی تھے کہ گروہ گروہ نکلے تھے از انجملہ اول زمرہ تو نو
آدمیونکا تھا اور اونمین اول و مقدم عاصم تھے اور دوسرے زمرہ مین دس تن تھے اور تیسرے غول مین تینتیس ٣٣ نفر تھے
اور عاصم کہتے تھے کہ ہمنے دجلہ کو سوارون اور پیادون اور چوپایون سے ایسا ڈھانپ لیا تھا کہ جب ہم اوتر رہے تھے تو کثرت
مردم و دواب سے دریا کا پانی نظر نہ آتا تھا اور گھوڑے ہمارے پانی سے نکلکر اپنی دم و یال جھاڑتے تھے اور لب دریا
صہیلہ کرتے تھے یعنے ہنہناتے تھے اور یہ بولنا اون گھوڑونکا از روے الہام تھا منجانب ملک العلام راوی نے کہا پھر جب
ملک کسری نے دیکھا کہ گروہ مسلمانون کا اس جانب آگیا ہے تب شہریار بن ساد جو بڑا شہسوار اور سردار تھا
حکم کیا کہ مسلمانون سے مبارز طلبی اور اونکا مقابلہ کرے اور اونکو روکے رہے اور خود کسری تدبیر فرار مین مصروف ہوا

کہ جب ہم اون کے آگے پہنچے تو دجلہ مین ڈالا [illegible] اوسوقت [illegible] جوش تیز تر تھا اور سبب زور و شور کرتا تھا پھر
جس وقت ہم اپنے [illegible] پانی کی چھپا چھپ سنتے [illegible] مترجم کہتا ہے کہ بیان روایت
[illegible] اور روایت سابقہ کے نہین [illegible] اسلیے کہ جلد [illegible] عبور کیا اور پھر اوسی
پانی کم ہو گیا [illegible] کہتا ہے کہ جب اہل فارس نے یہ حال دیکھا کہ اہل اسلام [illegible] دریا
اوتر کے [illegible] آتے ہیں [illegible] اپنی فارسی زبان مین کہنے لگے آمدند دیوان [illegible]
[illegible] اسطرح بیباکی سے [illegible] چلے آتے ہین گویا جن ہین اور کہتے تھے کہ [illegible] آدمی نہین
بلکہ جن [illegible] سو یہ باتین کہکے وہ لوگ تو بھاگ گئے اور مسلمانون نے ارادہ کیا کہ ایوان کسری مین در آوین مگر سعد نے
اونکو اس ارادہ سے منع کیا اور کہا کام مین عجلت کرنے سے باز رہو کیونکہ جلد بازی موجب ندامت و پریشانی ہے اور مین [illegible]
کرتا ہون کہ فرار کرتا [illegible] سے ہو سکے پھر کوئی داخل ایوان ہوا اور راوی کہتا ہے کہ
سلام المخاری ایک لڑکا تھا وہ سعد کے پاس حاضر ہو کے کہنے لگا اے امیر واللہ مینے آج خدا اور رسول کو رضامند کیا کہ مینے ہی
عجمیونکے سپہ سالار یعنی شہریار کو قتل کیا بعد ازان اون ساٹھ آدمیون نے جو باقی رہ گئے تھے اونسے اپنی بات پر یعنی قتل شہریار
پر گواہی چاہی مگر اون مین سے کسی نے اوسکی گواہی نہ دی تب سعد نے اوس جوان مخاری سے کہا کہ شہریار کو تو نے قتل نہین کیا ہے
یہ سنکے اوس لڑکے نے سر نیچا کر لیا اور ارادہ کیا کہ اوس جگہ سے چلا جاوے ناگاہ اوسی اثنا مین ایک شخص صحابیون مین سے
کہ اوسکا نام ہاشم بن عتبہ تھا بول اوٹھا اے امیر مینے بچشم خود دیکھا کہ مقدم سردار اہل فارس کو اسنے قتل کیا ہے پس سعد نے
قول صحابی کی تصدیق کی اور اوس لڑکے کو خلعت دیا اور رخت مقتول بھی اوسی کو حوالہ کیا اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ بواسطہ
عبد اللہ بن بشیر و سلیمان بن عامر کے نقل روایت کی ہے کہ جب کہ اہل اسلام دجلہ مین در آئے اور پار اوترتے تھے تو اوسوقت یزدجرد
بالاے ایوان اپنے چڑھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ اہل اسلام دریا مین چلے آتے ہین اور نہ اونکے گھوڑے پیچھے مڑتے ہین نہ سوار کچھ
گھبراتے ہین اور صحابہ ایسے باتین کرتے آتے ہین گویا کہ زمین پر چلتے پھرتے ہین یہ دیکھکر ملک یزدجرد کو زوال ملک اپنے کا
یقین ہو گیا اور اپنی عزت و سلطنت کے جانے کا باور آگیا اوسوقت با دیدہ گریان و با دل بریان بام ایوان سے نیچے اوتر کر
بیت المال سے خزانہ و جواہر لیا اور توشکخانہ سے خلعتہاے گران بہا اور کوٹھریون سے ظروف قیمتی اور کچھ اور چیزین بے بہا ہمراہ
لیکر باقی جو کچھ اوسکے [illegible] آلات و سامان بیشمار سے [illegible] رسد غلہ وغیرہ قسم کھانے پینے سے جمع تھا اور جسقدر کہ
گلہ دواب [illegible] سب [illegible] چھوڑ دیا اور اپنے اہل و خواص اصحاب کو لیکر نکل گیا و بعد ازان
اندرون شہر قصد کیا اول جو شخص داخل ہوا [illegible] تھے اور ہمراہ اونکے جماعت خرسار تھے جو جماعت قعقاع
بن عمرو کہلاتے تھے اور شہر [illegible] واقع تھا [illegible] وغیرہ کے واقع تھا اوسکو [illegible] کہتے تھے اور وہی تختگاہ
و مسکن بادشاہ کسری کا تھا [illegible] گئے پھر کہین کسی دشمن سے ملاقات نہوئی و بعد ازان

سعد نے عزم کیا کہ شہر قصوی میں داخل ہوں جیسا کہ ساتھ میں زہیر بن حویہ کو حکم کیا تھا کہ دیبات ... وہاں دیر
سعد بعد روان شہر داخل ہوکر شہر میں کو تلاش کرنے لگے اور ایک طرف ایک دوسرا غول ہمراہ مرقال کے گشت کرتا تھا
ایک شخص مرقال نے دیکھا کہ حاجب و مصاحب کسری کا تھا جب مرقال اوسکی فارسی زبان میں اوس سے باتیں
کرنے لگے تب وہ بولا کہ عرب لشکر ہماری طرف در آئے ہیں وہ یہ کہتا تھا مگر مرقال کو بس جانتا تھا کہ یہی عرب ہے
چنانچہ مرقال نے بھالا مار کر اوسکو قتل کر ڈالا اور اوسکے غلام کو اسیر کرکے سعد کے پاس حاضر کیا اور بعضے روایتوں میں
مذکور ہے کہ مرزبان کسری سے ایک سردار بیدار تھا اور شہر میں جو دروازہ عرب کے وہی داخل تھا مگر عرب لوگوں سے اوسکو بہت
ہراس تھا اور وہ اوس روز اپنے گھر سے کسی کام کو نکلا اپنے گھر کو پھرا جاتا تھا ناگاہ اوسنے دیکھا کہ غلمان وغیرہ اوسکے گھر والے
بعجلت تمام نکل رہے ہیں اور مال و اسباب نکال رہے ہیں تب اوس مرزبان نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے وہ بولے کہ زنبور
یعنی بھڑوں نے ہمارے گھروں پر حملہ کیا اور ہمکو زبردستی نکال دیا یعنی عربوں کے خوف سے ہم بھاگے جاتے ہیں پھر
اوسنے اس شہر سے شدت سے شور و غل اور اونکا نالہ و واویلا سنا اور وہ اپنا سر پیٹنے لگے پھر دیکھا اوس وقت اپنا
ساز حرب نکالا اور زرہ بھی ہتھیار لگائے اور اپنا گھوڑا طلب کرکے اوس پر زین کسا مگر بار مضبوط کرکے باندھا تنگ زین
رکاب وہاں ٹوٹ ٹوٹ گئی اوسی آنا میں ایک سوار عرب آیا اور اوسکو نیزہ مار کر بولا یہ اس وار کو لے یا الطارق
پھر وہ سوار اوسکو مار کر چلا گیا اور اوسکے سب سلاح پر کچھ التفات نہ کی اور جسوقت سعد داخل شہر ہوئے تو ایوان
کسری کو تلاش کرنے لگے پھر جب ایوان میں بھی داخل ہوئے تو یہ آیہ پڑھنے لگے کَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ کہ تفسیر
بلاک قوم کفار کے درباب مکانات و باغات اونکے در بارہ تنعمات و صباحات کے حقتعالی نے فرمایا کہ اونکے اونکی
سب چیزوں کا وارث اور قوم کو کیا اور جسوقت سعد داخل ایوان ہوئے تو گھوڑے سے اوتر کر پیدل ہولے اور جمعیں نماز
شکرانہ فتح آٹھ رکعتیں ادا کیں کہ وہ بسبب رکعات کی فصل نہیں کی یعنی آٹھوں رکعت ایک سلام سے پڑھیں اور
ایوان کو مسجد قرار دیا اور راوی کہتا ہے کہ اوس ایوان میں ایک تصویر خضر علیہ السلام نصب تھی اوسکو اوسی حال پر
چھوڑ دیا یعنی نہ شاہانہ خارج کیا اور جس روز سے ایوان میں داخل ہوئے تو بسبب قصد قیام چند روز کے وہاں اتمام
نماز کیا یعنی قصر سفر موقوف کرکے نماز چہار تمام و پوری پڑھی اور وہاں نماز کو جمع کیا یعنی ظہر و عصر ایک ساتھ اور مغرب و
عشا کو ایک ساتھ جمع کرکے پڑھا اور وہ روز دخلہ ایوان کا روز جمعہ تھا تو اول نماز جمعہ جو ملک عراق میں پڑھی گئی
وہ یہی جمعہ تھا کہ مدائن میں پڑھا گیا یعنی جیسے دار و ملک ہوئے تھے تو برابر سفر کا اور نماز قصر ہی پڑھتے رہے کیونکہ قیام
قیام نہوا تھا کہ اتمام نماز کرتے یا جمعہ پڑھتے مگر مدائن میں بعد فتح جو بہ نیت قیام مقام کیا تو اتمام نماز و نماز جمعہ دونو کو
ادا کیا بعد ازاں سعد ایوان سے بعد چند روز کے نقل و حرکت کرکے قصر ابیض میں آئے اور عروس عرب کو اموال غنائم
دار و جمع مقرر کرکے حکم کیا کہ جسقدر مال و اسباب خزینہ و قصرہائے کسری میں اور جو کچھ اوسکے مکانات و ایوان و دیگر مکانات

یا بازار وہین ہو سب جمع و فراہم کروا اور اوسکا شمار کرکے فہرست و تعلیقہ کرلو اور جب اہل مدائن نے دیکھا کہ تمام عرب اوس
سرزمین مین یکجا مجتمع ہوگئے تو وہ سب بھاگ نکلے اور جسقدر مال و اسباب اپنا اوٹھا سکے لیے بھاگے مگر جو کوئی اونمین سے
جو کچھ لے بھاگا وہ سب مسلمانون نے اونسے چھین لیا اور سعد کے پاس حاضر لائے اور سعد نے اوس سب کو بشیر عمرو بن مقرن
کیا اور سپنے شامل اوس مال کے کردیا جو بیت المال مین جمع ہوا تھا اور راوی نے کہا جو جمع کی گئی وہ یہی مال و اسباب ہے
جو قصر ابیض و منازل کسری اور سائر امکنہ مدائن مین فراہم کیا گیا یعنی قبل اسکے جو کچھ مال غنیمت کہین ہاتھ آتا تھا وہ مسلمانون
مین تقسیم ہو جاتا تھا مگر اس مرتبہ بیت المال مین جمع کیا گیا اور محمد بن سباء نے بیان کیا کہ جب ہم مدائن مین پہونچے تو ایک
انبار کیطرف ہمارا گذر ہوا اوسپر سرپوش برنجی ڈھکا تھا ہم لوگون نے جانا کہ کچھ کھانا ہے پھر جب اوس سرپوش کو اوٹھایا
تو معلوم ہوا کہ وہ ایک ظرف کلان سونے چاندی کا ہے اوسمین بہت سا کافور تھا سو ہمنے جانا کہ یہ نمک ہے اور راوی
نے کہا کہ اوسی عرصے مین زبیر تلاش و طلب شہر مین سے برآمد ہوئے جب جسر نہروان پر پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ اوس جگہ
بہت سے اہل فارس تمام ساز و سامان اپنے و بکمال زینت و آرائش مجتمع ہین اور بالاے جسر ایک از دحام ہو اسلیے کہ ایک
بغل اونکا پانی مین گر پڑا تھا تو وہ سب ہجوم کرکے اوسکو نکال رہے تھے و باوجود یکہ شور و غوغا کرتے تھے اتفاقاً اوسی ہنگامے
مین ایک اور استر پانی مین گر گیا تو وہ لوگ ٹیسے ہرج مرج مین تھے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا اوسوقت
زبیر نے کہا اس استر کے لیے کوئی امر عظیم ہے اسیلیے یہ سب اوسکے در پے ہین پس اسوقت انپر حملہ کرو اور تلوارین مارو تب ہم
لوگون نے اونپر حملہ شدید کیا اور اونمین بہتونکو قتل کیا اور باقی بھاگ گئے اور ہمنے اوس استر کو جو نکال لیا تو دیکھا کہ اوسپر
حلہ کسری اور خلعت پر زر تھا اور اوسکی ایک زرہ گران قیمت تھی اور ایک جھیل تھی جسمین جواہر جڑے تھے کہ اوسکو پہنکر
مباہات سے جلوس کرتا تھا آخر وہ سب ہم سے آئے اور سہل بن سابق نے کہا کہ ہمنے استر لیا اور اوسکو حوالہ صاحب اقباض
یعنے سپرد داروغہ بیت المال کے کیا مگر ہم نجانتے تھے کہ اوسپر کیا ہے اور لقیط بن نے اپنے جد سے نقل کی وہ کہتے تھے جو لوگ
بطلب شہر مین نکلے تھے مین بھی اونکے ساتھ تھا ناگاہ ہمنے دو استر دیکھے اور اونکے ساتھ دو ہیچ آدمی بھی تھے پھر جو کوئی
اونکے قریب جاتا تھا تو اوسکو تیر مارتے تھے چنانچہ کسیکو اونکے نزدیک جانے کی جرأت نہوتی تھی مگر ہمنے عزم بالجزم کرکے
اون دونون پر حملہ کیا آخر دونونکو قتل کیا اور دونون استرونکو پاس صاحب اقباض کے لے آئے کیونکہ سائر اعراق سے
جو کچھ عرب لاتے تھے وہ لکھتا جاتا تھا پھر جسوقت اوسکے پاس دونون خچر کو مین لایا تو اوسنے مجھسے کہا ذرا ٹھہر جا مین
دیکھون تیرے ساتھ کیا چیز ہے پھر ہمنے اوسپر سے پوشش جو ہٹائی اور خورجی کھولی تو ایک خچر پر تو تاج کسری اور تمام
جواہر تھے اور دوسرے خچر پر خلعت و پوشاک کسری تھی اور وہ سب پر زر اور اوسمین لعل و گوہر لگے تھے اور محمد بن طلحہ و
مہلب سے یہ روایت ہے کہ قعقاع جسوقت بطلب و تلاش مفروران کے روانہ ہوئے تو ایک سوار سواران فارس سے
ملاقات ہوئی تو وہ مسلمانون پر حملہ کرنے لگا اور یہ لوگ اوس سے پریشان ہوگئے اور بہت گھبرائے اور کوئی ایسا تھا جو

اوسکے نزدیک جاسکتا اوسوقت قعقاع نے اپنے عزم بالجزم اور شدت صولت سے اوسپر قصد کیا اور اس سے کہا تو سپر
ہوجائے سنگ بلید قتال سے مودی باس شدید کے پہنچکر اوسکو بھالا مارا پھر قتل کیا اور اوسکے اسباب ہمراہی میں سے دو صندوق
متصل تھے لگے ایک کو جو کھولا تو اوسمیں پانچ تلواریں تھیں مثلاً سیف ور رکوفتا اور زرہیں کسری کی اور مغفر و طشتہ
اوسکا یعنی خود و کمر ٹکیہ اور دوسرے کو جو کھولا تو اوسمیں زرہ ہرقل بادشاہ روم تھی اور زرہ ملک خاقان ترک اور زرہ داہر
طائفہ ملک ہند کی تھیں جو ہنگام ستیز قتل اور گریز ہمراہ کسری موجود تھے اور اون تلواروں میں ایک تلوار کسری کی اور ایک
ایک ہرقل کی اور ایک ایک محمود و خاقان و نعمان بن المنذر کی تھی چنانچہ جسدم سعد بن ابی وقاص نے ان سب اشیاء کا
ملاحظہ کیا اور دیدے اے قعقاع ان تلواروں میں جو پسند ہو تو اوٹھا لے اور اوس سے اعدائے دین کے ساتھ
جہاد کر تب قعقاع نے شمشیر ہرقل اوٹھا لی پھر سعد نے اوسکو بہرام گور کی زرہ بھی دی اور باقی اسباب کشتہ اخرسار
یعنی جماعت قعقاع کے تئیں عطا کیا مگر تیغ کسری و تیغ نعمان دونوں کو برائے نذر امیر المومنین رکھ لیا اسلیے کہ تا اہل
عجم کے متاع مرصع کار دیوشاک رفتار بھیجنگے اور صحابہ میں سے ایک شخص ناقل تھا کہ ہنگام تعاقب فراریان
لشکر کسری کے میں بھی غازیوں کے ہمراہ تھا اوسی ہنگامہ دار و گیر میں کہ جب ایک راستے پر چلا جاتا تھا گاہ اثنائے
راہ میں ایک شخص مجکو ملا اور وہ اپنے حمار پر سوار تھا مگر مجھے دیکھکر وحشت جوشی اوسپر رسید ہوگیا اور اوسکو طلب
ہنکا لیجانا اسنے کہ پھر پہونچا اور گرد گھات تلاش کرنے لگا لیکن اوسکو پایا اور تیر بالکمس ہواپ ہیں اوسکے نزدیک گیا
اور وہ مجھپر چھوڑنے لگا اوسوقت میں اوسکے تیر سے اندیشناک ہوا تا آخر میں بھی اوسکا تیر کاٹ کر اور دوسرا کر ہم
حملہ آور ہوا اور پہلے اہرین اوسکو قتل کیا اور اوسکا چہرہ لیا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ اوسکا ساتھی ایک آدمی اور بھی ہے
اور اوسکے پاس بھی ایک حمار ہے مگر وہ اپنے رفیق کو کشتہ دیکھکر اپنا حمار چھوڑ کر بھاگ گیا اور میں اون دونوں حمیر کو سپرد
اور صاحب اقباض یعنی مہتمم بیت المال کے تئیں سپرد کردیا اوسوقت اون دونوں حمر کی پشت پر سے پایکھہ اوتشتیں
اوٹھا کر دیکھا تو یہ تماشا دیکھا کہ ایک حمر پر تو ایک گھوڑا زر و نقرہ سے بنا ہوا تھا اور اوسپر در و جواہر قسم قسم کے جڑے ہوئے
تھے اور اسطرح کی اوسکی لگام تھی اور ایسا ہی اوسکا زین بھی تھا اور دوسرے حمر پر ایک اونٹنی سونے چاندی کی بنی ہوئی
اور اوسپر پالان سونیکا جڑاؤ اور اوسکی جھلریں بھی سونے کی اوسمیں لگام نگینہ ہائے یاقوت تھا لیے ہوئے اور اوسپر ایک مرد
مانند سوار کے بھی سیمین و زریں سراپا مجلی بجواہر فرد و مرصع بلا جور دکھتا تھا چنانچہ کسری کبھی وہ فرس مرکو اور کبھی ناقہ کو عمدایت تاج
لگاتا تھا اور اوس سے سائر ملوک پر دست برتری تفاخر و مباہات کرتا تھا اور ابو عبیدۃ الہیری نے بیان کیا کہ
جب تسلط و دخل مسلمانوں کا مدائن پر ہوا اور مہتمم بیت المال کو مال غنیمت جمع کیا جاتا تھا اور سائر مردم جو کچھ لاتے
جاتے تھے وہ سب اوسی داروغہ کو سپرد کرتے جاتے تھے پھر جسوقت یہ دونوں حمار اوسکے حوالہ ہوئے
تو اوسنے کہا واللہ ہمنے کبھی ایسی چیزیں نہیں دیکھیں بعد اس اوسنے اوس شخص سے جو دونوں حمار کو لایا تھا

منتہم خدا کی قسم کیا تو نے پوچھا کہ اوسنے سوا سے تونے کچھ اور بھی اس سے لیا ہے ان چیزون مین سے کچھ تونے بھی نکال لیا ہے
وہ بولا واللہ اگر خدا نہوتا یعنی اگر مین خدا کو حاضر وناظر نجانتا تو یہ دونون تمہارے پاس نہ لاتا تب اوس
منتہم نے کہا پھر مجھے تو بتا کہ تو کون شخص ہے اوسنے کہا واللہ مین تجکو اپنا نام ونشان نہ بتاونگا اسلیے کہ تو میری مدح
وستائش کرے ولیکن مین حمد خداوند عزوجل کرتا ہون اور اوسکے عطاے ثواب بے حساب پر راضی اور اوسکے نزدیک خیر کا
امیدوار ہون یہ کلام کرکے وہ وہانسے روان ہوا اگر ایک آدمی داروغہ کے خدام مین سے اوس شخص کے پیچھے ہولیا
اور کچھ آگے جاکر لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے بتا دیا کہ یہ عامر بن عبد القیس ہے راوی
کہتا ہے کہ پھر جب اس گفت وشنود کی جو درمیان عامر ومنتہم بیت المال کے ہوئی تھی سعد بن ابی وقاص کو خبر پہنچی تو
اونھون نے کہا مین قسم کرتا ہون اوس خدا کی جسکا کوئی شریک وہمسر نہین کہ اصحاب جیش قادسیہ مین سے یعنے ہمارے
اس لشکر مین سے مین کسیکو ایسا نہین جانتا ہون کہ وہ طالب جاہ ومال دنیا ہو چنانچہ ہمارے نزدیک تین شخص متہم بلوث
ہوئے تھے تو ہمنے ایک شخص کو واسطے تفحص احوال کے اونکے پیچھے لگا دیا تھا سو ہم اونکے اوصاف امانت وزہد ودیانت سے
عاجز رہے اور تینون ایک تو طلحہ بن خویلد جو بعد ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے مدعی نبوت ہوا تھا دوسرا عمرو بن معدیکرب
اور تیسرا قیس بن ہبیرا اور راوی نے کہا مجھسے روایت کی ہے اون اشخاص نے جو حاضر فتح مدائن تھے کہ جب ہمنے
بعد فتح قصر ابیض کے وہانسے کوچ کیا تو کچھ مردمان مرزبان وہان آکر داخل ہوئے اور اوسکو قلعہ پکڑا اور وہ سب اہل فارس
مین اشد رزم وقوی عزم تھے اور اونھون نے آپسمین عہد وحلف کر لیا تھا کہ ہرگز یہ قلعہ خالی نکرینگے پھر جو لوگ مسلمانون مین سے
وہان پھر آئے اونتولی ومتعہد اونکے محاصرے کے ہوئے وہ قعقاع کی تھی اور ہم بھی اونکے ہمراہ تھے پھر جب
ہمنے اون زمیندارونکو دیکھا کہ وہ آمادہ مرگ وجان بکف ہین تو ہم لوگ اونکے تیر پرتاب اور فلاخن کی زد سے ہٹے ہوئے
محاصرہ کیے رہے آخر جب طول کھینچا کہ نہ ہمکو اونپر موقع ملا اور نہ وہ وہانسے نکلنے پائے تب ہم لوگ سعد سے شکایت
کرنے لگے کہ ہم لوگ ان گبر بیدینونکا محاصرہ کرتے ہین اور یہین کے جہاد سے محروم ہین تب سعد نے سلمان فارسی سے
کہا کہ تم ان لوگونکیطرف جاؤ اور براے مصالح امور مسلمین کے کوئی تدبیر وکچھ فکر ہو سکے سلمان فارسی اونکی جانب آگے
بڑھے اور فارسی زبان مین اونسے کلام کرنے لگے تو وہ لوگ اونپر چلا اٹھے [illegible] اور گھبر گئے اے سلمان
بولے تو کون ہے اونھون نے جواب دیا مین فرستادہ مسلمین کا ہون اور تم سب یہان [illegible] اسباب کو کہ جو شخص اپنی جان یا مال خواہ
اولاد کے لیے مقابلہ کرتا ہے تو اوسوقت ایسا کرتا ہے جب امید مخلصی ورستگاری کی رکھتا ہے حالانکہ مین تمہارے واسطے
کوئی صورت خلاصی کی نہین دیکھتا ہون کیونکہ یہ تمہارا بادشاہ تو بھاگ گیا اور تمہارے اوسکا ملک وخزانہ لے لیا اب اس مین
تمہارے سوا سے اور کوئی فی الحقیقت باقی نہین رہا ہے پس تم [illegible] اپنی جانونکو ہلاک نکرو اور اس قلعے کو خالی کردو
اور ہمارے سپرد کرو کہ اسمین بہتری تمہارے لیے ہے [illegible] اور ہمکو امان [illegible] جہان جی چاہے چلے جاؤ کوئی ہم مین سے تمسے تعرض نکریگا

غرض جب ان لوگوں نے کلام سلمان سنا تو جواب دیا کہ جب تک ہم سب کے سب مر نہ جاوینگے ہرگز یہ قلعہ خالی کر دینگے بعد ازاں
ان لوگوں نے سلمان کو تیر مارنا شروع کیا اسوقت سلمان نے اونکے حسب حال یہ آیت پڑھی وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا یعنے جن لوگوں نے کفر کیا تو حق تعالیٰ نے
بسبب اونکے غیظ و غضب کے اونکو مردود کیا اور باز رکھا کہ وہ امور خیر کو پہونچ سکیں اور برکات سے محروم رہے اور حق سبحانہ تعالیٰ
مومنوں کے حق میں قتال کے لیے کافی و کافل ہوا کہ وہ تعالیٰ شانہ بڑا توانا اور بڑا غالب ہے چنانچہ ایسا ہوا کہ سلمان رضی اللہ عنہ
اپنے ہاتھ سے طرف تیروں کے اشارہ کرتے جاتے تھے تو وہ تمام تیر داہنے بائیں نکل جاتے تھے یہانتک کہ ان تیروں
میں سے ایک بھی اونکے جسم پر نہ لگا۔ دیکھکر وہ سب کہنے لگے زینہار زینہار تجکو قسم ہے اپنے اوس شخص کی جو تیرا مشار الیہ ہے
اور جسکی طرف تو مائل ہے سچ بتا تو کون ہے سلمان نے جواب دیا کہ میں روزبہ یعنی میں وہ دیرینہ سال ہوں کہ میرا یہ
سن میرا چار سو برس کا ہوا اور آخر ایام میں بحث عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پہونچا یہانتک کہ اس امت کے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں بھی فائز ہوا چنانچہ جب میں اونکی جناب میں حاضر ہوا تو اونہوں نے میرا اکرام کیا اور جب سے اونکی
خدمتگزاری کی تو اونہوں نے مجھے عظمت بخشی یہانتک کہ مجھے اپنے اہلبیت میں محسوب کیا چنانچہ فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا
اَهْلَ الْبَيْتِ دوسری روایت میں سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ یعنے سلمان ہم اہلبیت یا ہمارے اہل بیت میں سے ہے
غرض جونہی ان لوگوں نے کلام سلمان سنا تو معرفت سلمان کی اونکو اسوقت متحقق ہوئی اور جب یقین ہوا کہ یہ شخص
اکابر و ابرار اہل دین اسلام سے ہے اور سامنے سلمان کے اونہوں نے اپنی گردنیں جھکادیں اور بہ آشتی و راستی پیش آئے
اور کہنے لگے واللہ کہ ہم اپنے امر اور اپنے دار کو سب کچھ بھی کرینگے چنانچہ سبب ہمارے قتال کا یہ ہے کہ ہم مال و متاع کے
لیے تو لڑتے نہیں بلکہ بادشاہ ہمارا کسریٰ جو چلا گیا اور ارادہ شہر نہاوند کا کیا ہے اور اپنی دختر ہمارے کو ہمراہ اپنے ساتھ لیجانے
سے معذور رہا او اوسکو ہمارے سپرد کر گیا لہذا یہ امر اوس شاہزادی کا ہمپر واجب و لازم کیا ہے اگر تم ہمکو اوسکے
بابت امان دو تو ہم بمنت کسریٰ کی بیٹی تمہارے سپرد کریں آخر جب سلمان نے اونکا بیان سنا تو کہا خیر تم ابھی اپنے
اس امر کو ملتوی رکھو یہانتک کہ میں جاکر امیر سے مشورہ کر آتا ہوں تب سلمان وہاں سے اپنے لشکر میں پھر آئے اور جو کچھ
ان لوگوں کا کلام سنا تھا وہ سب سعد سے ذکر کیا سعد نے کہا اے عبداللہ سلمان تحقیق کہ مسلمین تمام عراق میں متفرق
ہیں مجھکو اندیشہ ہے ایسا ہو کہ کوئی دشمن سے ان پر آپڑے اور انکو اونکے حال پر باقی نہ چھوڑے اسلیے اونسے کہدو کہ اگر تم ہماری
حمایت میں آجاؤ تو ہمپر تمہاری اعانت واجب و لازم ہو جاوے پھر اوسوقت جو ہمارا ارادہ ہو بے تامل کیا جاوے
کہ بعد اوسکے جو کچھ منظور رب ہو الغرض ہم اوسکے ضامن ہیں یہ سنکے سلمان رضی اللہ عنہ پھر اون دہقانوں کے پاس گئے اور جو
سعد نے کہا تھا اونسے ظاہر کیا چنانچہ اون میں سے جو لوگ دانشمند تھے وہ کہنے لگے واللہ اگر عرب حق پر نہ ہوتے تو ہم پر یہ
فارس اور روم پر کبھی فیروزمند ہوتے لہذا انصاف سے عقل کہتی ہے کہ اب ہم بھی ملیں ان عربوں کے رجوع کریں اور اونکے

سایہ دولت مین با من و آسائش زندگانی بسر کرین اسلیے کہ یہ قوم محض ارادہ ملک و مملکت سے نہین رکھتے ہین اور ہم اس شیخ یعنے
سلمان کی عظمت کو دیکھتے ہو اور جو کچھ اوسکی کرامت تمہارے روبرو ظاہر ہوئی وہ بھی تم مشاہدہ کرتے ہو غرض کہ بعد
اِس مکالمہ کے اون لوگون نے باب السر یعنے خفیہ دروازہ جدھر سے پوشیدہ آمد و شد و راہ گزر ہوتی ہے کھولکر طرف
لشکر اسلام کے چلے پہلے سلمان کے پاس آئے تو وہ اون سب کو اپنے ہمراہ لیکر امیر سعد کے پاس گئے تا آنکہ وہ سب اونکے
ہاتھ پر اسلام لائے پھر جب یہ امر ہو چکا تو سعد رونے لگے اور کہا اَللّٰهُمَّ انْصُرْ الْاِسْلَامَ اے پروردگار اسیطرح تو اسلام
کی نصرت کر اور یہ آیہ پڑہی وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یعنے یہ گردش ایام و انقلاب زمانہ ہے کہ ہم اسکو
درمیان آدمیون کے ہاتھون ہاتھ پھراتے ہین اعنے ملک دنیا یون ہی ہمیشہ دست بدست دورہ کرتا چلا آتا ہے اور
چلا جائیگا الغرض سعد نے مہتمم بیت المال سے کہلا بھیجا تو اوس نے جو کچھ مال و خزانہ ملک کسری کا قصر ابیض مین تھا وہ سب تعلیقہ
کر لیا پھر جسوقت اموال غنائم مسلمین پر تقسیم ہوا تو ان زمیندارونکو بھی جو اسلام لائے تھے سارے مسلمانونکے برابر حصہ دیا
گیا و بعد ازان ہر ایک اونمین سے اپنے اپنے مسکن مین آباد ان ہوا پھر جب اور لوگون نے سعد کی یہ عدالت دیکھی اور جو کچھ
اونہون نے نسبت مردم دہقان کے نوازش کی تھی کافہ خلائق نے سنی تو الوف مردمان باقتدائے قوم مرزبان داخل
دین اسلام ہوئے یعنے ہزارون آدمی اونکی دیکھی دیکھا اسلام لائے اور واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے
موسی بن عبد اللہ سے اوسنے عمرو سے اوسنے اپنے جد یحیی سے اونہون نے کہا کہ سوائے روایت مذکورۂ بالا کے مجھے
روایت دیگر بھی پہونچی ہے وہ یہ ہے کہ جب مردمان لشکر ملک کسری پسپا ہوئے اور ہاشم بن عتبہ نے اونکا پیچھا کیا تو لوٹتے
اوسکے ترک و تاز کی حوالی حلوان تک پہونچی وہان ایک جماعت اہل تفارس سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے ساز و
سلاح سے چست و درست تھے اور اونکے ہمراہ بہت سے ہودج و محمل تھے اور اونپر عماریان تھین او سمین زنانی سواریان
تھین اور بہت سے خدام اور کنیز و غلام تھے اور وہ سب ایک محافے کے گرد تھے اور وہ محافہ چوب رطب سے بنا تھا اور
اوسپر پوشش رنگ برنگ کی رنگین تھی او زر تار اوسکا زرین تھا اور بیل بوٹے اوسکے طلائی و مرصع بجواہر بے بہا تھے
کہ تلألؤ اوسکی بینائی زائل و خیرہ کرتی تھی غرضکہ ہاشم نے جب یہ کیفیت دیکھی تو باتفاق اپنے اصحاب کے اوس گروہ پر
حملہ کیا اور اونھون نے بھی اونپر حملہ کیا و بجال خود صابر و ثابت رہے اور اوس محافے کے لیے قتال شدید جانفشانی کی کیونکہ
وہ محافہ شاہزادی دختر ملک یزدجرد بن کسری کا تھا اسکو شہربانو کہتے ہین یعنے حضرت شہربانو زوجہ حسین بن علی علیہم السلام
اور اوس شاہزادی کو جو شخص اپنے اہتمام مین لیے جاتا تھا وہ ساقر بن ہرمز تھا چنانچہ ساقر کو ہشام نے قتل کیا اور اصحاب
ہاشم نے ہمراہیان ساقر سے بہتونکو قتل کیا اور باقی پسپا ہوئے اور ہشام نے اوس محافے کو اور اون خادمون
اور کنیزون غلامونکو جو گرد و پیش محافہ جلو مین تھے اپنے قابو اور اپنی سپردگی مین کرکے ان سبکو پاس سعد کے حاضر لائے
اور اونکو خبر دی اسبات کی کہ ان سبکے ساتھ اس محافے مین بنت کسری ہے یہ سنکے سعد نے یہ آیت پڑہی اَللّٰهُمَّ

شاہزادی شہربانو

مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ یعنے اے پروردگار
مالک ملک لازوال تو ہی ملک و بادشاہت دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور تو ہی اوتار لیتا ہے ملک و سلطنت جس سے چاہتا ہے
اور تو ہی جسکو چاہتا ہے عزت و غلبہ عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل و مغلوب کر دیتا ہے بعد اوس کے سعد نے مال و خزانوں کا
کیا مانگا اور اوس میں بڑے بڑے دو صندوق نظر آئے کہ وہ اندر باہر تمام دیباج زربفت سے منڈھے ہوئے تھے اور اوس میں بساط
کسری تھی اوسکی مسند رکھی تھی اور یہ مسند وہ تھی جسکے سبب سارے ملوک و سلاطین پر وہ ہمیشہ تفاخر و مباہات کرتا تھا اور وہ
سارا بس بچھا کر زرتار اور ریشم بافتہ سے بنا تھا اور اوسپر در و یاقوت ہر رنگ کے اور الماس و زمرد و دیگر اقسام جواہر
گران بہا لگے تھے اور طول اوسکا مع عرض شصت ذراع تھا اور وہ سارا ایک بات یعنے ایک ٹکڑا بے جوڑ تھا
اور اوسکے چاروں دور چار باغ اور چار گلزار نما ہر طرف ہر طرح کی بہار تھی ایک جانب اوسکے سبزہ ہی تھیں ایک طرف
بوٹے رکھائے تھے اور کلیاں لگی ہوئی تھیں ایک سمت گلدستہائے فصل ربیع کی بہار اور ایک کنارہ پر صندل سبزہ زار اور ریت
حریر رنگارنگ اور یہ اہر لو قلموں اور طلائے احمر اور نقرۂ خالص سے بنائے گئے تھے اور بادشاہ اس بساط کو ایام سرما
میں اپنے ایوان کے اندر بچھوایا کرتا تھا واسطے عیش و نشاط کے بولتے کے بیٹھتا تھا اور اوس بساط کے تئیں بساط
تزئین و بساط مسرت کہتے تھے اور اوسکو گلستان شاداب جانتے تھے پھر جب عربوں نے اوسکو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو
چادر باریک و زر فشاں ہے راوی نے کہا اور جب سعد نے لوگوں پر غنیمت تقسیم کی تو ہر ایک سوار کو بارہ بارہ ہزار دینار
حصہ پہونچا اور وہ سبھی سوار تھے اور کہیں پیدل نہ تھے اور جو لوگ وہاں حاضر تھے ملکہ شہر حیرہ میں عورتوں بچوں کی حفاظت پر تعینات
تھے اونکا حصہ بھی نکالا گیا پھر وہاں کے کانات سبھی لوگوں کے درمیان تقسیم کیے اور سوا اسکے جس لیے حربہ داران عمرو بن [illegible] المدائن
تھے اور تتمہ تقسیم کے سلیمان بن ربیعہ ہوئے تھے اور فتح مدائن ماہ صفر میں ہوئی تھی اور خمس واسطے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کے نکالا گیا تھا اور جب ارادہ تقسیم بساط کا کیا تو کسی کے ذہن میں نہ آیا کہ اوسکی قسمت کس طرح کیجاوے تب سعد نے کہا اے
گروہ مجاہدین میری رائے میں آتا ہے کہ اس بساط کو ہم بخدمت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجدیں اونکو اختیار ہے جو وہ
چاہینگے کرینگے یہ سنکے سب کے سب ایک زبان ہوکر بولے جو آپکی رائے ہے بہت خوب و انسب ہے آخر اوس بساط کو
پھر اوسی صندوق میں رکھدیا اور مال خمس پر اوسکو اضافہ کیا اور یہ نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ عَامِلِهٖ عَلَى الْعِرَاقِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَمَّا بَعْدُ سَلَامٌ
عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا
بِالظَّفَرِ عَلَى الْعَدُوِّ الَّذِيْ طَالَ سُلْطَانُهٗ وَاَرْخٰى فِيْ مَيْدَانِ الْغَيِّ عِنَانَهٗ وَقَدْ نَصَرَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ
عَلٰى حَمْلِ الْعِبَادَةِ وَاَخَذْنَا الْمُلْكَ مِنْ يَزْدَجَرْدَ بْنِ كِسْرٰى فِيْ كَثْرَةِ الْحَرَارَةِ وَاحْتِرَازِ دُوْنَ مَنْ اَجَادَهٗ
الَّذِيْ حَامَتِ الْهَيْبَةُ دِيَارَهُمْ وَصَرَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

موالی الذین آمنوا وان الکافرین لا مولی لہم و نداانہزم عدو اللہ بعد ما قتلنا جنودہ واخذنا ابنتہ وانا منتظرون امرک فیما یکون بعدہ ھلکا لان الحق مستقیم و من علی الذات و السلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی ابتدا کیجاتی ہے اس نامہ کی باسم خداوند رحمان و رحیم کا اور کیا جاتا ہے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے منجانب اونکے عامل سعد بن ابی وقاص کے جو ملک عراق پر مامور و مقرر ہے کہ بعد حمد خدا اور درود سرور انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر ہمارا سلام اور بعد ازین پس اوس خدا کی کرتا ہون جسکے سوائے کوئی دوسرا مستوجب و شایان پرستاری نہین ہے اور درود بھیجتا ہون اوسکے نبی مختار پر صلے اللہ علیہ وسلم اس بات پر کہ اوسنے ہمارے ساتھ لطف و احسان کیا ہے بسبب ظفر یاب کرنے کے ایسے دشمن پر جو اپنے شیطان کا مطیع ہے اور اوسنے میدان گمراہی مین اپنی باگ ڈھیل دی ہے اور حال یہ ہے کہ حق تعالے نے ہمکو خوبی عبودیت پر جرأت و استطاعت بخشی ہے تو اس روسے ہمنے تمام ملک ملک کسری کا تسخیر کر لیا و حال آنکہ اونہنے بکثرت حملے کیے اور بار ہا جنگ آوری کی و باوجود کمال تندی و سرکشی اوسکے سران لشکر کے دلونکے ہیبت و رعب کی اونکے دیار مین بڑی دھاک تھی چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے کہ لانکو رو و پشت پر مارتے تھے یہ اسلیے کہ اللہ مومنونکا مولی و ناصر ہے اور کافرونکا کوئی حامی و مددگار نہین غرض بعد از انکہ ہمنے لشکر مخالف کو تہ تیغ کیا تو وہ دشمن خدا یعنے یزدجرد بھاگ گیا اور ہمنے اوسکی دختر کو لے لیا اور اب ہم منتظر حکم آپ کے ہین اس بات مین کہ بعد اسکے کیا کیا جاوے اور الفعل ہم مدائن مین مقیم ہین اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا سب پر نازل ہو فقط چنانچہ یہ عریضہ مع مال بشیر کو تفویض کیا اور پانسو سوار ہمراہ کر دیے اور بنت کسری کو بھی اوسکے محافہ مین سوار اور اوسکے خدم و پرستار ونکو ساتھ کرکے سپرد بشیر کیا بعد ازان رائے مین سعد کی یہ امر گذرا کہ ایک بشیر نقیب بشارت دہندہ فتح مدائن کا بھی ساتھ جاوے اور آگے آگے اموال خمس کے رہے اور جیسا کچھ حقتعالی نے مسلمین پر فضل و انعام کیا ہے وہ سب بیان کرتا چلے تاکہ ہیبت و رعب فتوح دلونمین زیادہ ہو پس اس کام کے لیے حبیش بن ماجد الاسدی یا واللہ اعلم ابن ہلال کو بھیجا تو وہ اپنے ناقے پر سوار ہو کر بقصد مدینہ نکلا اور طی منازل و قطع مراحل مین تعجیل کرتا تھا اور دستور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ تھا نماز صبح نفراۃ سورہ کوچک و مختصر پڑھکر اپنے ناقے پر سوار ہو کر سمت طریق عراق متوجہ ہوتے تھے و ترقب و تفحص رہتے تھے کہ اخبار مسلمین دیکھیے کیا بات سنائی دیتی ہے چنانچہ ایک روز حسب معمول اوسی جانب سوار چلے جاتے تھے ناگاہ کیا دیکھتے ہین کہ حبیش اپنے ناقے پر سوار سامنے سے نمودار ہوا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکو دیکھا تو اوسکی طرف قصد کیا اور پاس جاکر اوس سے استفسار حال کیا کہ بندۂ خدا تو کون اور کدھر سے آتا ہے اوسنے عرض کی یا امیر المومنین مین مدائن سے آتا ہون تب پوچھا تیرے پاس وہانکی کیا خبر ہے خدا تیری آنکھین ٹھنڈی رکھے اور جاری تیری مغفرت کرے اوسنے کہا یا امیر المومنین مژدہ باد بفتح عام و بسعادت تمام کہ ہر آئینہ حقتعالی نے لشکر مشرکین کو شکست دی دابر القوم المجرمین یعنے حقتعالی نے

پیچھا قوم منکرین کا کاٹ دیا کہ اونکے پیچھے والا کوئی باقی نہ رہا اونکی جماعت و جمعیت تباہی کرے اور یہ کنایہ استیصال اور
قطع نسل سے بھی ہے اور اوسیے اونکے دیار خالی اور ویرانہ ہو گئے اور اونکے آثار و نشان مٹ گئے اور اکثر اونکے
لیے سارے اسباب و متاع تلف ہو گئے اور تمام فوج و جماعت اونکی لٹ گئی اور تمام جمعیت اونکی پراگندہ ہو گئی اور اونکے
محلات و عمارات خراب ہو گئے اور مدت تمہارے زندگانی اور عمریں اونکی کوتاہ ہو گئیں اور احوال اونکے پریشان ہو گئے
اور مسکن اونکے بے خراج اور وطن اونکے ویران ہو گئے غرضکہ جسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھا تشکر و سپاس و
ثنائے خداوند متعال بجا لائے اور بولے کہ وہ اپنے ملک و مال دادی سے آوارہ و خوار ہو گئے بعد ازان وہاں سے اپنے
دولت سرا کو پھرے اور جیش ساتھ ساتھ قیمہ مال کا وکلا اور وکلا کی مانند کرتا چلا یہانتک کہ مسجد میں پہونچے اور
لوگ۔ خبر سنکر جوق جوق غول غول ہر طرف سے آنے لگے کہ مسجد تمام ازدحام انام سے بھر گئی اور کشمکش ہونے
لگی اور عبس سامنے کھڑا ہوا اور سب سے بیان حالات کرتا تھا اور مردم حمد و ثنائے کثیر سے ستائش خدا کرتے تھے اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے تھے بعد ازان سب مال خمس وغیرہ کے آ پہونچا کہ علاوہ اوس مال کے
اونکے ہمراہ شاہزادی بنت کسری بھی تھی اور اوسکے ساتھ کسری کی پوشاک اور تاج و سلاح اوسکا اور اوسکی بساط بھی تھی
عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب چیزیں ملاحظہ کیں تو کہنے لگے کہ جس شخص نے ہمارے لیے یہ سب اشیا بھیجا ہے بڑا امین ہے بیشک
سعد بن ابی وقاص اوسوقت علی علیہ السلام نے کہا کہ تم خود امین ہو تو تمکو ہونے چاہیے کہ بدل رعایا کرو یہ سنکر عمر رضی اللہ عنہ نے
بعد ادائے حمد و ثنائے خدائے عز و جل کے مال خمس سے حصہ اون مسلمین کا بھی نکالا جو غائب از وقت تھے اور باقی خمس
مواضع خود بجائے مناسب تقسیم کیا بعد ازان صحابہ سے کہا مجھے مشورہ دو کہ دربارہ اس قطیفہ کے جو گلیم ہے میں بساط
کیا عمل کرون لوگون نے کہا جیسے آپکی رائے بلند و برتر ہے مگر علی علیہ السلام نے یہ کہا کہ لَمْ تَجْعَلْ عِلْمَكَ جَهْلًا وَيَقِيْنَكَ
شَكًّا وَاَنَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا اَعْطَيْتَ فَاَمْضَيْتَ وَلَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ وَاَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ
یعنی لوانے او برجہل و نادانی کو راہ ندے اور شک میں نہ پڑ اسلیے کہ مال دنیا سے تیرے لیے کچھ نہیں یعنی سالم بچا نہیں مگر
جو کچھ کسیکو تونے عطا کیا بس وہ تو اللہ لونے امضا و اجرا کیا یعنی وہ جاری رہا اور جو تونے پہنا وہ بوسیدہ کر ڈالا اور جو تونے
کھایا وہ کھو یا تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوالحسن یہ سب راست و درست ہے بعد ازان اوس بساط کو ٹکڑے ٹکڑے کرکر
درمیان مردم تقسیم کر دیا چنانچہ اونمیں سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک ٹکڑا ملا پھر جب جسنے اوسکو بیچا تو معاوضہ اوسکا بیس ہزار
دینار پایا پھر جسوقت توزیع و تقسیم قطعات بساط سے فارغ ہوئے تب محکم بن رواحہ بلایا گیا اور یہ شخص اہل مدینہ میں سب سے
بڑا جسیم و تناور تھا و نیز بڑا کج خلق و بدمزاج تھا اور جب وہ آیا تو اوسکو خلعت کسری کا پہنایا اور اوسکی حمیل ملکی بکڑ اوسکے
گلے میں ڈالی اور اوسکا تاج اوسکے سر پر رکھا اور اوسکے دونوں سوار یعنی دستانے اوسکے دونوں ہاتھوں میں پہنائے
اور منطقہ اوسکا اوسکی کمر میں باندھا غرضکہ جب سارا حلہ و حلیہ کسری ابن رواحہ کے تن پر سجا اور تمام پوشاک اوسکی

اوسکو تنہائی اور اوسکا ہتیار رکھا یا اور زرہ و خود وغیرہ ساز حرب سے اوسکو آراستہ کیا اور تب لوگون نے جو اوسکی طرف
نگاہ کی تو نشان کسریٰ جو اوسکی بادشاہی مین تھی نظر آئی (مترجم کہتا ہے کہ ابن واحد کو موافق زی کسریٰ کے آراستہ کرنا
اور اوسکے بدن شبیہ اوسکا بنانا از راہ عبرت الناظرین کے تھا و بس) چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شبیہ کسریٰ
دیکھکر لوگونسے خطاب کیا کہ عبرت کرو دنیا سے اور دیکھو اوسکے انقلابات کو نسبت اہل دنیا کے کہ مصائب و مہلکات
اوسکے کیسے نظر آتے ہین یہی کسریٰ تھا کہ باعث کثرت اپنے مال و خزانہ و ذخائر و جواہر کے اور بسبب غلو و عزت و
وفور حشمت اوسکے سائر ملوک دنیا پر بشیمہ تفاخر و تکبر کیا کرتا تھا ولیکن اوسنے باوصف اینہمہ مقدرت کے کچھ اپنی ذات
خاص کے لیے نکیا کہ پیش خدا اوس سے منتفع ہوتا مگر یہ کہ امید کاذب نے اوسکو مغرور کر دیا یعنے خیال باطل نے اوسکو
دام فریب مین ڈالا آخر حقتعالیٰ نے اوسکو پکڑا اور اوسکی جاے پناہ سے اوسکو باہر نکالکر آوارہ خانمان کر دیا یہانتک کہ جو کچھ اوسنے
اپنے دین و دنیا مین اکتساب کیا ہے اوسی مین مرتہن و مبتلا رہیگا بعد ازان پھر لوگونسے مکرر بیان کیا کہ اے گروہ مردمان دیکھو
یہ بادشاہ مدائن کا تھا کہ اپنے اصحاب سے جدا اور اپنے ارباب اقربا سے نہارہ گیا اب وہ حشمت و سلطنت کہان ہے اور وہ تمام
لشکر و مددگار کدھر ہین اور کہان گئے وہ غلمان و خدام اور کیا ہوئین وہ کنیزین کیا ہوئے وہ غلام کہان ہین تاج و کلاہ اور کہان
وہ جیش ہمراہ اور کدھر وہ فرس و فیل اور کدھر وہ دوست و خلیل بعد ازان یہ آیت پڑھی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ یعنے اے
نبی تو لوگونسے کہدے کہ مال و متاع دنیا نہایت قلیل و ہیچ ہے یعنے کچھ مال نہین بعد ازان لوگونسے مخاطب ہوئے کہ اے جماعت
اصحاب مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَتَمَنَّى یعنے تم مین سے جسکا اتمہ سبقت رکھتا ہو یہ کیا یہ ہے اس بات سے کہ جسکا کچھ حق و استحقاق
سابق ہو چاہیے کہ وہ اوٹھکر سامنے آوے یعنے بیان کرے تب عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اوٹھکر کھڑے ہوئے اور بیان
کرنے لگے کہ یا امیر المؤمنین مین پسر ہون صاحب و خلیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پسر ہون اوس شخص کا جو پہلے سب
ایمان لایا اور جسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پشت پر اوٹھایا اور انحضرت علیہ السلام کی تصدیق کی اور نصرت کی
اور مال اپنا راہ خدا مین بذل و تصدق کیا اور اونکے ساتھ داخل غار ہو کر یار غار ہوا اور اونکے سامنے کافرونسے جہاد کیا اور
جھگڑنے والونسے جھگڑا اور اون لوگونسے با فتخار و مجادلہ پیش آیا تا آنکہ اوسی کے بارہ مین حقتعالیٰ نے یہ آیہ نازل کیا
لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے کوئی تم مین سے برابری نہین کر سکتا اوس شخص کی
جسنے اپنا بذل مال کیا پہلے فتح مکہ سے اور مقابلہ کیا راہ خدا مین یہ سنکے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ تو اپنے بیان دعوی مین
سچا ہے اور تونے بہت کم فضیلت اپنے پدر کی بیان کی بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن کو خلعت اور دس ہزار درہم
عطا کیا اور پھر حضرت رضی اللہ عنہ نے اصحاب سے خطاب کیا کہ اب تم مین سے کون شخص بنا بر اظہار اپنی حقیقت کے میرے
سامنے کھڑا ہوا چاہتا ہے تب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بیان کرنے لگے کہ مین وہ ہون جسنے
ہنگام عسرت کے سامان جیش کا مہیا کر دیا تھا اور مین ہر دمہ پر حاضر ہوا اور مینے قرآن کو تالیف و جمع کیا اور مینے

دو رکعت میں قرآن ختم پڑھتا ہے اور یہ وہ دونوں حضرتیں سے عقد کرے تمہ کیا یعنی زینب و کلثوم دختران بنی صلی اللہ علیہ وسلم
اور یہ دونوں سلسلہ کی جاسد نماز پڑھی ہے اور یہ محبت خدا و رسول میں ممتاز ہیں عدل کیا ہے اور یہ دونوں ہیں جنکے حق میں حق تعالے
نے نازل کیا ہے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ یعنی کیا وہ جو ہمارا فرمانبردار
اور بمار گزار ہے اوقات شبوں میں جسکہ وہ سجدہ اور قیام کرنے والا ہے اور وہ خوف خدا کرتا ہے اور امید پروردگار کی رحمت کا
امیدوار ہے یعنی نہیں ایسے شخص سے برابر نہیں ہو سکتا وہ شخص جو ایسا عمل نہیں کرتا ہے سو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا احسنت
یا ابا الفیاض یعنی اے ابو الفیاض تو نے کیا خوب کہا اب مثل تیرے کون ہے کہ کہہ سکے دور اور بار رکھو پھر اور یکے لیے بھی
دس ہزار درہم کا حکم کیا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى الْأَخَوَيْنِ الطَّاهِرَيْنِ وَأَخْبَتَ إِلَيْهِمَا وَأَقْبَلَ الرَّسُولُ نَظِيرَيْ شَاكِلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
وَرَيْحَانَتَيْ نَبِيِّ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَقَالَ لَهُمَا يَا حَسَنُ مَا الَّذِي أَخْرَجَكُمَا مِنْ بَيْتِكُمَا مِنْ تَفَخُّرِ
قَالَ الَّذِي أَنْتُمَا سِبْطَا رَسُولِ الَّذِي أُمُّكُمَا فَاطِمَةُ الْبَتُولُ الَّذِي أَبُوكُمَا سَيْفُ اللَّهِ الْمَسْلُولُ الَّذِي
بَيْتُكُمَا مَهْبِطُ التَّنْزِيلِ الَّذِي كَانَ سَادِسَكُمَا تَحْتَ الْعَبَاءِ جِبْرَئِيلُ الَّذِي بَيْتُكُمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
تَفْضِيلَكُمَا عَلَى الْخَمْسِينَ مِنْ نَسْلٍ وَإِنَّ أَنْتُمَا تُمَلِّكُكُمَا الْأَمْرُ الْبَلِيغُ یعنے بعد از عطا و بخشش عبد الرحمن
و عثمان رضی اللہ عنہما کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طرف دو شاہزادہ صاحبان زہد و ورع کے نظر کی اور وہ دونوں دو
شاخیں سرسبز اور دونوں سردار جوانان اہل جنت اور دونوں دو گل ریحان نبی اس امت کے ہیں یعنی حسن و حسین علیہما السلام
تب ان دونوں سے کہا اے میرے بیٹو کہو تم دونوکو کونسی حاجت یہاں لائی ہے فضل و ہنر تم دونو کا کون ہے جو
فخر و مباہات کرے اور کہا کیا تم دونوں نواسے رسول مقبول کے نہیں ہو کیا مادر تم دونو کی فاطمہ بتول نہیں ہے کیا پدر
تمہارا خدا کا سیف مسلول یعنی برہنہ شمشیر نہیں ہے کیا در میان تمہارے نازل قرآن نہیں ہوئی ہے کیا تم میں زیر
عبا چھٹا شخص جبرئیل تھا یعنی تم پنجتن اہل کسا ہو تم شش جبرئیل بھی اجازت لیکر داخل ہوئے سادس آل عبا ہوئے کیا حق
حق سبحانہ و تعالی نے تم میں یہ حکم نازل نہیں کیا ہے کہ تمکو ہزاروں پر کوئی فضل بدانجاب و دعوے انکاری نہیں ہے پھر کہ
اگر تم دونوں فخر کرو تو تمہارے لیے بہت سزاوار ہے بعد ازاں ہر ایک ان دونو کے لیے بیس بیس ہزار درہم دینے کا
حکم کیا اوسوقت علی علیہ السلام نے کہا اے عمر اللہ تیرا بھلا کرے حق تعالی تمکو اجر نیک دے اے میر عطا کرے کہ سوا تمہارے
کون شخص ایسا کلام کرتا ہے اور کون اسطرح مدح اہل بیت بسر کرتا ہے اور کون ہے جو ایسی ثنا خوانی اور اس نہج سے ذکر
اور اس قسم کی شکر گزاری و پاسداری کرے بعد ازاں عمر رضی اللہ عنہ نے پھر لوگونکی طرف خطاب کیا کہ اب وہ شخص جسکا
نام ادہر بن سابق و وائق ہوا اوٹھ کر میرے سامنے آوے یہ سنکر عبد اللہ بن عمر دوڑ کر آ کھڑے ہوئے اور عرض کی
اے پدر بزرگوار کیا میں اسکا مستحق نہیں ہوں اور کیا آپ اس امر سے نہیں جانتے اور فضائل و محمد و افتخار نہیں ہیں اور کیا آپکے
لیے فصاحت و بلاغت اور وقعت و وقار حاصل نہیں ہے کہ آپ نے اسلام و مسلمین کی بھلائی کی اور آپ نے

سنت و سیرت سید المرسلین کی تبعیت کی اور آپکے حق میں حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے یا ایہا النبی
حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین یعنی اے نبی تیری امداد کے لیے حق تعالیٰ کافی ہے اور مومنین جنہوں نے تیری
اتباع و پیروی کی نصرت کو کفایت کرتا ہے اور آپ نے اسلام کو ایسا غلبہ دیا کہ عبادت خدا جو پوشیدہ کیجاتی تھی وہ باعلان
بجالاتے ہیں تب عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے فرزند شقی وہ ہے جو دنیا سے ساحرہ یعنی امن و نگر شعبدہ باز کے
فریب میں آوے اور سعید وہ ہے جو عاقبت و آخرت کے لیے امور خیر عمل میں لاوے پھر یہ آیت پڑھی من عمل
صالحاً فلنفسہ یعنی جو کوئی نیک کام کرتا ہے وہ اوسکی ذات خاص کے لیے ہے اور جو کوئی فعل بد کرتا ہے
ضرر اوسکا اوسی کی ذات پر واقع ہوتا ہے پھر کہکے عبد اللہ اپنے بیٹے کے واسطے ایک ہزار درم کا حکم دیا اوسوقت عبد اللہ نے
اظہار اپنی حقیقت کا کیا اور کہا اے والد بزرگوار میں نے ہجرت کی ہے یعنی میں مہاجرین میں ہوں اور میں نے بذل مال کیا اور دین
کی نصرت کی اور میں نے جماعات روم کو پراگندہ کیا اور انکے جیش کو شکست میں لایا اور میں نے کسی بات کی تقصیر و کوتاہی نہیں کی مگر
باایں ہمہ آپ میرے لیے خدا کے مال کثیر سے امر قلیل کرتے ہیں یعنی میرے حق میں آپ بہت کمی کرتے ہیں حالانکہ آپنے
ان لوگونکے یعنی حسنین کو اسقدر دیا ہے تب حضرت رضی اللہ عنہ نے کہا اے فرزند راہ انصاف پر قدم رکھکر پیروی اسراف
کی نکر میں تجھسے یہ کہتا ہوں کہ مثل جد امجد اون دونونکے اگر تیرا بھی جد ہوتا تو اوسی مقدار میں تجکو بھی دیتا یا جیسی اون دونونکی
والدہ ماجدہ ہے تیری بھی ویسی ماں ہوتی تو تجکو بھی اونکے برابر دیتا اور اگر تیرا پدر بھی اونکے پدر کے برابر ہوتا تو میں تجکو بھی اوسیقدر پر
رضامند کرتا ولیکن اے فرزند روز قیامت جتنے نسب اور جتنی قرابتیں ہیں وہ سب منقطع و مخفی ہو جاوینگی مگر نسب بتول زہرا
کہ ثابت و روشن رہیگا راوی کہتا ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ان باتوں سے فارغ ہوئے تو دربارۂ بنت کسریٰ حکم کیا
کہ اوسکو سامنے لاؤ چنانچہ وہ شاہزادی روبرو ہوئی تو اوسکے تن پر پوشاک نفیس اور زیور و جواہر بہت کچھ تھا تب ایک
شخص کو حکم کیا کہ متاع زیور وغیرہ اوسکے بدن سے اوتارے تا اوسکی قیمت میں لوگوں کے لیے اضافہ کیا جاوے آخر وہ
شخص شاہزادی کیطرف آگے بڑھا تا کہ وہ سب اسباب اوتار لیوے مگر شاہزادی نے اوسکو منع کیا اور اوسکے سینہ پر
دو ہتھڑ مارا کہ وہ باز رہا یہ دیکھکر عمر رضی اللہ عنہ غیظ و غضب میں آئے اور لوگ اوس ملکہ مکرمہ پر تازیانہ بلند کیے ہوئے
منتظر حکم کے تھے اور وہ رو رہی تھی اوسوقت علی علیہ السلام بولے اے امیر المومنین مہلاً یعنی غصہ کو اور افروختہ خاطر نہو تحقیق
کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے ارحموا عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر یعنی جو عزیز و رئیس
قوم کہ ذلیل و خوار ہوجاوے اور جو غنی و تونگر کسی قوم کا محتاج و نادار ہوجاوے تو اوسپر رحم کرو یہ کلام سنکر طیش عمر رضی اللہ
عنہ کا فرو ہو گیا اور پھر جو اوس شاہزادی کیطرف نگاہ کی تو یہ دیکھا کہ تسترق بالنظر الی الحسین بن علی رضی
اللہ عنہما یعنی وہ شاہزادی گوشۂ چشم سے بانظر دزدیدہ حسین بن علی علیہ السلام کو دیکھ رہی ہے اوسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ یعنی فراست

و ملاقات مومن سے ڈرتے رہو اور یہ بات خاطر رکھو کہ وہ تقوی اور خدا کا مشاہدہ کرتا ہے چنانچہ میں جو دیکھتا ہوں تو یہ لڑکی اس سے
اس علی کو یحیتم الساعت اور تیر نگاہ سے تکتی ہے سو مجھ پر یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ دختر شاہ سرور ملوم ہیں طرف حسین کے
ارادت و عقیدت رکھتی ہے اسلیے کہ ہم لوگوں میں از روئے صباحت و وجاہت کے حسین سے کوئی بہتر نہیں ہے لہذا اس
کہا اے ابا عبد اللہ اس لڑکی کو لو کہ یہ میری طرف سے تمہارے لیے ہدیہ و تحفہ ہے چنانچہ علی علیہ السلام اور جو لوگ مسلمین
میں سے حاضر وقت تھے وہ سب اس امر میں شکرگزار و ستایش گر عمر رضی اللہ عنہ کے ہوئے کہا محمد الواقدی علیہ الرحمۃ نے
انس بن عبد الاعلی سے نقل کی ہے اونھوں نے کہا ماہ ربیع الاول ۲۸۹ھ دو صد و نود و یکری میں درمیان مسجد اقصی کے
میرے سامنے یہ روایت پڑھی گئی جسکو عدنان بن احمد العوفی نے مجھ سے روایت کی ہے کہ جسوقت اہل فارس بالکل
شکست پاکر مغرور ہوئے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مدائن پر مستولی و متسلط ہوئے اور دیگر حالات اونکے دیکھ
ہو کہ ہم نے ابھی ذکر کیا لیس وہ ابھی جا سے قرار پر یعنے قصر ابیض میں مستقر و متمکن ہوئے اور اوسمیں اوس سامان سے جلوس کیا
جسطرح شاہان کسری اجلاس کرتے تھے مگر یہ کہ لباس عبودیت و خشوع کا زیب تن کرتے تھے اور تاج مرصع کا
در سر رکھتے تھے کیونکہ دنیا کو وہ اضغاث احلام یعنے خواب ہائے پریشان سمجھتے تھے اور آخرت کو دار القرار اور سرائے
جاودان جانتے تھے اور جسوقت آثار ملوک عجم اور اونکی مملکت کی طرف نظر کرتے تھے تو دیں عبرت اونکا یاد آتا تھا

ذکر فتح شہر نشاور کہ یہ آخیر فتوح عجم و عراق ہے

ابو عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی رحمۃ اللہ نے کہا و بعد از ان قضا و قدر کردگار سے ایسا ہوا کہ ابن کسری جب مدائن سے منہزم
ہو کر حلوان کیطرف گیا اور تمام وہ لوگ جو اقوام مرزبان و دیلم سے بھاگے تھے وہ سب ملک کسری کے پاس حلوان میں جا پہنچے اسوقت
ملک کسری اور سکے درمیان کھڑا ہو کر خطبہ بیان کرے لگا اور زوال اپنی مملکت اور سیری اپنی دختر کی اور غارت و تاراج اپنے
خزائن و اموال کا ذکر کرکے بہت رویا اور اوسکے ارکان دولت بھی زار زار روئے بعد ازاں بادشاہ نے کہا اے اہل فارس
و نیا بد خصال و سریع الزوال اور بے روان دوان و جلد گذران ہے وہ آئینہ یہ ملک تمہارا ضائع ہوا اور تمہاری جمعیت پراگندہ ہوئی
اور تمہارے دیار میں ایک آفت آئی اور تمہارے قلعے چھین گئے اور تمہاری گڑھیاں کھود گئیں اور مال تمہارے لٹ گئے
اور لڑکیاں تمہاری بندی ہو گئیں اور اہل عرب تمام عراق پر متسلط ہو گئے اور لازم ہے کہ وہ تمہارا پیچھا کریں گے اور تم
اوسے ایمن نہیں ہو اور قریب ہے کہ گھوڑے اونکے تمکو لتاڑ دینگے اور حال یہ ہے کہ عرب نے ملک خراسان اور ری اور دیلم
کو گھیر لیا اور تمہارے سب کوئی سمت ایسی باقی نہیں رہی کہ اوس طرف تم رخ کروگے مگر اں ملا دلھتیار رہے
آبا و اجداد کے البتہ باقی رہے ہیں سو اب بھی تم ہوشیار و خبردار ہو اور فرصت وقت کو غنیمت جانو کہ یہ باقی ایام کو تو لو
یعنے جو گذر گئے وہ تو گئے گذرے اب جو بقیہ ایام میں اوسی کو غنیمت کرو کہ اپنے پیش نہ بھرو اور میرا یہ بیٹے سا

کہ جو اوس انصاری بن (؟) بن ہبار بن بیرہ بردے نے اور اسکندر بن القلیس الرومی نے دونوں نے باہمدیگر مقابلہ کیا اور
ہمیشہ وہ دونوں باہم قتال و مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ ایک اون دونوں مین سے قتل ہوا پس تم بھی اپنے دامان
جد و جہد اپنی کمرون پر مضبوط باندھو اور اس قربت تم اوس قوم سے پھر جاؤ گے یا تو فتح تمھاری اور نہ پے یا اونکی فتح تمہیر
ہوگی اور کیا عجب ہے کہ نار و نور تمھاری مدد کرین بعد ازان بادشاہ نے جو کچھ اپنے پاس موجود رکھتا تھا ازدم اسپو نین
صرف کیا اور اونھون نے اوس صرفہ کو بدلے اپنے جان کے اختیار و قبول کیا اور واسطے قتال کے مستعد ہو گئے اور جام
اپنے نواحی حلوان مین ایستادہ کیے پھر وہان اونکے دین کے صنا دید یعنے مغان آتش پرستان حاضر ہوئے اور آگ روشن
کرکے اوسکے نزدیک جانور ونکی قربانیان کین یعنے قربانیون سے تقرب بآتش کرکے لوگون سے عہد و حلف اس امر پر لیا کہ پیا
نہون اگرچہ سبکے سب مر جاوین بعد ازان اونکی عورتین اور اونکے ملوک کی لڑکیان وہان ننگی حاضر ہوئین اون امور
جنگ آور ونکی جو قتل ہوئے تھے بالباس ہائے خون آلودہ آکر مجتمع ہوئین اور جیوش و جنود جو بلاد عجم وغیرہ سے آکر جمع ہوئے
تھے اونکو ہنساتے اور تحریک جنگ کرنے لگین چنانچہ مردم مقربان و عمان و مرزبانان و دیگر سازران عجم باہم ہم عہد
و سوگند ہوئے اس امر پر کہ فرار و گریز نکرین اور ہنگام پیکار و ستیز کیسے مر جاوین واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جسوقت
مسلمانون نے کوفہ فتح کر لیا تھا تو محمد بن عاصم مجھسے کوفے مین یہ روایت بیان کرتے تھے کہ بعد فتح مدائن کے جب
اہل اسلام مدائن مین متوطن ہوئے تو اون لوگونکا یہ معمول تھا کہ وہ اکثر مکانات فارسیونکے کھودتے تھے اور اوسمین سے
دفینے اور مال برآمد کرتے تھے چنانچہ عبداللہ بن نجبہ نقل کرتے تھے کہ جسوقت مین اون عرب کے پاس گیا تو اوس زمانے
مین مقابل قصر ابیض کے جو ایک مرصع یعنے ایک محل بطور حصن استوار کے بنوایا ہوا ملوک فارس کا تھا اوسمین سے عربون نے
ایک تمثال طلائے احمر یعنے پیکر زر کھود کر نکالا تھا اور وہ بصفت سوار کے تھا یعنے اسوار مع گھوڑا تھا اوسپر اون لوگون نے
جسقدر پانی ڈالا تھا وہ سب اوسمین جذب ہو گیا اور وہ پیکر زرین ایسا متاع گران بہا تھا جسکے سبب ملوک فرس کو سارے
ملوک پر فخر و ناز تھا واللہ اگر وہ قبیلہ بکر بن وائل پر تقسیم کیا جاتا تو باوصف اونکی کثرت کے اون سبکے تئین کافی و وافی ہوتا
الغرض جب جاسوسان و سراغ رسانان مسلمین پاس سعد ابی وقاص کے حاضر ہوئے تو جو تید و بست اور سامان قوم
فرس نے کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ نواحی حلوان مین لاکھ آدمی سوار و پیادہ کی جمعیت سے مجتمع ہین اور انھون
نے اپنے بھاری اسباب اور جو چیزین اونکو عزیز ہین یعنے جن اشیا کا تلف ہونا اونکو شاق تھا وہ سب بالائے کوہ پہونچا دیا اور
وہ سب جریدہ ہو کر تمسے مقابلے اور مقاتلے کے طلبگار ہین یہ خبر سنکے سائر مسلمین ایوان کسریٰ مین جمع ہوئے اور سعد سے
کہنے لگے کہ اے امیر آئندہ دشمن ہمارے دشت حلوان مین مجتمع ہین اور سب باہم معاہدہ کیے ہوئے ہین کہ اس مرتبہ مقابلے سے
منھ نہ پھیرین اور پسپا نہون بلکہ سب ملکر قتل تن واحد کے مر جاوین اور ایک خندق مین نہا وین اور اس سے وہ ارادہ
مدائن کا رکھتے ہین یہ سنکے سعد بن ابی وقاص نے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے خطبہ عالیہ مشتمل

جنکے نام تیار ہین اور بہت سی ہیرفین اور رایات منصوب ونصب ہین اور ارکان شوکت نامی مکانو مین انکے برجون پر مجامر
اپنی یعنے بڑی بڑی انگیٹھیان لوہے کی آگ سے روشن ہین اور اوسکی پرستش پر ہمہ تن گرم ہین اور اوسکے آگے سجدہ کرتے
ہین اور اوسیسے طلب نصرت وظفر عرب پر کرتے ہین چنانچہ لشکر ہاشم بن عتبہ جسوقت اونکے مقابل پہونچا تو وہ سب
بکلمات کفر جو بطریق مدح وتمجید شیاطین انکو کہا کرتے ہین بصداے بلند کہنے لگے اور اشارہ بطرف آفتاب وآتش کیے
کرتے تھے یعنے اونکی استمداد واستعانت سے فتح ونصرت کی دعا مانگتے تھے اور آگ وسورج کے سامنے سجدے
کرتے تھے اور حال یہ تھا کہ اونکی شامت اعمال سے زمین اونکے تلے تھرائی تھی اور آسمان اونکے اوپر کڑکتا تھا اور عالم
کائنات اونکے افعال بد سے مضطرب اور اونکی ہلاکت کے واسطے عجیج کرتا تھا پس اوسی حالت مین بزبان حال بارگاہ
ذوالجلال سے اونکے حق مین ندا ہوئی کہ ٹھہر جاؤ اپنے اضطراب سے یعنے کیون گھبراتے ہو پھر تنبیہ مین الیسا حلیم وبردبار ہون
کہ جو میری نافرمانی کرتے ہین اونکی سزا دہی مین جلدی نہین کرتا ہون اور جو لوگ مجھسے طلبگار ہین اونکو مین محروم و
مایوس نہین رکھتا ہون اور مین وہ کردگار ہون کہ تمام طبقات آسمان اور جو کوئی اونمین ہے اور جو کچھ اوسکے درمیان ہے اور سارے
اطباق زمین اور جو کوئی وجو کچھ اوسکے جہات وناحیات مین ہے وہ سب میری ہی تسبیح وتحمید مین مشغول ہین اور میرے علم
مین گذر چکا ہے کہ مین ان نجاسات سے اس ملک کو پاک کرونگا اور اوسکی صورت حال بدل دونگا اون لوگونکے لیے
جنکے حق مین یہ کہا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہترین امت ہو کہ اور لوگونکے لیے
برآوردہ ومنتخب کیے گئے ہو اور مین وہ پروردگار ہون کہ مہلت دیتا ہون اور مہمل وبے قید نہین چھوڑتا ہون قسم ہے مجھکو
اپنی عزت وجلالت کی کہ البتہ اس سرزمین کو ان کافرون ملحدون اور گروہ بیدینون سے پاک کرونگا اور آتشخانونکو مسجدین
بدل دونگا کہ اون مساجد مین باوقات شبہا وصباح ومساہا میرا ہی ذکر ہوا کریگا اور اس سرزمین مین وہ لوگ آباد ہونگے
جو مجھسے حسن ظن رکھتے ہین اور یہی اونکا ذکر اپنی کتاب مکنون ومحفوظ مین کیا ہے وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ
الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُہَا عِبَادِیَ الصَّالِحُوْنَ یعنے کتاب زبور مین بعد ذکر اللہ وذکر عباد صالحین کے
یہ بھی لکھا ہے کہ وارث ومالک روے زمین کے ہمارے بندگان صالح ہونگے اور واقدی علیہ الرحمہ نے
بواسطہ عمرو بن ربیعۃ الشیبانی کے احمد الطویل سے روایت کی ہے کہ جب ہاشم بن عتبہ مع عساکر اپنے شہر [illegible] پر
نازل ہوے تو اوسوقت اوس قوم نے کچھ التفات اور پرواگی اور جنگ آوری مین شدت سے تیز دستی وجنگ بازی
کرنے لگے اور ایسا کیا کہ دراے حصار سے دست اندازی ودست درازی کرتے تھے مگر باہر نکلکر سامنا نکرتے تھے
چنانچہ یہ امر مسلمانون پر بہت شاق تھا اور حصار والونکو یزدجرد بن کسریٰ کے نزدیک سے مدد وکمک باہم پہونچتی
جاتی تھی اسوجہ سے اون دشمنان خدا کے دل سخت وقوی تھے آخر وہ سب اپنے اس [illegible] مہران الداری اپنے
سردار سے کہنے لگے اے ہمارے صاحب آپکو ہمسے کس امر کا انتظار ہے اور پس دیوار بیٹھے رہنے وقیام رکھنے ہمارے سے

آپ نے ہمیں کیا ستور ہے حال آنکہ ہم لوگ کمال اشتیاق قتال میں لشکر کفار کی جانب دیکھ رہے ہیں کہ ہم اون قوم کی طرف نکلیں کیونکہ
اس محاصرے میں ہمارے سینے تنگ ہوگئے اور شہر بھی ہم سے تنگ ہے یہ سب ہمارے سبب ہے امید ہے کہ اللہ تعالی ہماری مدد کرے
کہ پھر وہ پریشان اور بیقرار اور افتاں باخیز ہو رہے ہماری نصرت کریگا اور ہمکو ہمارے دشمنوں پر فیروزمند کریگا جب اوس نے
ان لوگوں کو ایسا آمادۂ جنگ دیکھا تب اونکو باہر نکلنے کا حکم کیا اور پچاس سواروں پر حارث بن حمران کو افسر مقرر کر کے حوالی
لشکر کو باہر نکالے پھر اوس وقت پھاٹک شہر کا کھلا اور فوج مسلموں کی سرون حصار نکل پڑی تو یہ دیکھکر اہل اسلام بہت خوش
ہوئے اور اون کی طرف دوڑ پڑے اور رعایت صفائی نیت و فراخی ہمت سے عزم رزم میں اصلا سنگدل و تنگدل نہ ہوئے
بلکہ مرقات کردگار میں سعادت کے طلبگار تھے اور نفوس نفیسہ اونکے اس امر سے مسرور و شادمان اور جلد جلد اونکی نگاہ
کیطرف ستانان بستان چلے جاتے تھے اور حال یہ تھا کہ اونکو سکون دار القرار سے پاس تھی اور شہر دار السلام
و معانقہ حور کے مشتاق و خواستگار تھے اور کہتے تھے اے پروردگار ہمارے ہمیں اس دنیا پائدار سے سیر و مایوس میں اور
اشتیاق دار القرار اور تمہارے ورب حضور سید احمد مختار کی رکھتے ہیں الہٰی ہم اسید و ار ہیں کہ جو ہمارے لیے وعدہ کیا ہے وہ
کیجیے اور سید ہم ہمیں وفات دیجئے تو ہمارے لیے آسانی کیجئے اور عذاب سے ہمیں رستگار کیجیے اور ہمارا حشر اون انبیاء
کرام کے ساتھ کیجیے جنکے حق میں آپ نے فرمایا ہے وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنے ملائکہ ہر ایک دروازے سے اون ابرار پر داخل ہو کر کہینگے کہ سلام ہو کیا خوب
نیک راہ خدا میں صبر و استقلال کیا یعنے سلامتی ہے تم پر بسبب تمہارے صبر و استقامت کے اور کسکے صلے میں تمہارے
لیے عاقبت و عمدہ آخرت کا گھر خوب مرغوب ہے راوی کہتا ہے تب اہل اسلام سوار ہوئے اور سرخیل و مقدم انکے
طلیحہ بن خویلد تھے اور سوید نامی در میان لشکر کے وعظ کرنے لگے کہ اے مسلمانو تم دین حسن عمل کے واسطے مستحق
ہوگے لازم ہے کہ اپنے دلوں کو خواہش دنیا سے باز رکھو اور حرص و ہوس سے دور رکھو اور جہد و جہاد
کر و داخل جنت ہو وہ جنت جسکے وصف میں حق سبحانہ تعالی نے ارشاد کیا ہے عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
یعنے وسعت و فسحت اوسکی برابر آسمانوں اور تمام دائرۂ زمین کے ہے آگاہ رہو کہ وہ آتش جنگ بھڑک رہی ہے
اور لپٹ اوسکی آرہی ہے اور دھواں اوسکا اٹھ رہا ہے جانتے کہ سوار ہوا اور اوسکو گھوڑی کی پائلیں کھا والا اور یکو
بحر جیسا کس تلاطم سے موجیں مار رہا ہے اور کیا جوش و خروش کر رہا ہے اور کیسے زور ون پر چڑھا ہے او لازم ہے
کہ اوسمیں سوار سفینہ نجات ہو کر پار اوتر جاؤ اور جا کر صدق و صفا کے نسا نو نکو وہاں نصب کر دو اور راوی کہتا ہے
کہ پھر جب ہر دو عجم صف آرائی و پرا بندی کر چکے اور ہر طرف سے نعرونکی صدا بلند ہوئی اور نشانونکے پھریرے اوڑنے
لگے اور وہ انتظام کا مونمیں مشغول تھے کہ ناگاہ ملک ملکان ہزار سوار سے اونکی طرف آئے تھا اور پاس سے
یہ حال دیکھا ہے کہنے لگے اے جوانان عرب تم ہمارا اونکی کثرت اور اپنی قلت پر نظر کرو بلکہ خیال کر رکھو مدینہ مصطفی صلی اللہ

علاوہ سامان کے تین ہزار آدمی سے مشرکین کو ہزیمت دی ہے حال آنکہ کثرت جمعیت فرنگی کس مرتبہ تھی اور سلاح و سامان
حرب اونکے پاس کس سامان سے فراہم و مہیا تھے مگر حق تعالی نے اپنے نبی کو کیسی فتح و نصرت بخشی چنانچہ ایسی کیا ہی قوی تھین خداوند
عزوجل نے ارشاد کیا ہے کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی جماعت والے باوجود اکثری جماعت والون پر غالب آتے ہیں اسلیے کہ حق تعالی صابرین
ثابت قدمونکے ساتھ ہے یعنے اونکا مددگار ہے چنانچہ وقتہ ملک روم نے اپنا لشکر لیکر مسلمانون پر حملہ کیا اور مانند سیل
سیلاب کے آپڑا اوسوقت ہاشم نے کہا اے مسلمانو اپنی نیتونکو خالص کرو یعنے بخلوص نیت و خالصاً لوجہ اللہ جہاد کرو اور
بہشت کے پیدا اور حوروں کے جان لو کہ خداوند تبارک تعالی لوگونکو تمھارے ادھر پھیر لایا ہے یعنے اونکو تمھارے سامنے کر دیا ہے
راوی کہتا ہے کہ بالآخر فرنگ طرفین سے آپس میں بھڑ گئے اور ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑا اور درمیان کشادگی و تنگی کے
تنگ ہوگئے اور جانبین سے ازدحام و ہجوم ہوگیا اور بایکدیگر نعرہ و یورش ہونے لگا اور جنگ برپا ہوئی دونون طرف سے تلوار
چلنے لگی اوسوقت دلاوران عجم بالشدت تمام سرگرم مقابلہ تھے اور برابر ضربات دیتے تھے اور بڑی چالاکی سے [illegible]
و قدرت تنگ اندازی کرتے تھے یعنی رزمگاہ گرد سے تمام تیرہ و تاریک تھی اور غبار انتہا بر آفاق پر چھایا ہوا تھا اور عجم
بالنشتر تیغ زنی میں بہت مصروف تھے اور عرب نیزہ بازی میں زیادہ تر مشغول تھے اور عرب [illegible]
تیز دستی سے کرتے تھے اور اہل عجم اوسوقت تحمل مالایطاق کا کرتے تھے اور اہل عرب اونکو ساقیان بلا سے کاسۂ الفراق
و جام الوداع پلاتے تھے اور ہر دو جانب اسیطرح برابر سرگرم کارزار رہے یہانتک کہ دن جاتا رہا رات آئی اور راوی
کہتا ہے کہ اوسی روز جسوقت آخر روز تھا اور روشنی اخیر تھی تو دفعتہ قعقاع بن عمرو مع اپنے سوارونکے آپڑے اوسوقت اونکے لشکر
موحدین کے آنے سے مسلمانونکے دلکو بڑی تقویت و توانائی آگئی کہ اعلان کلمۂ توحید کا کرنے لگے اور صدائیں اونکے
نعرونکی ایسی بلند ہوئین کہ پہاڑون اور ٹیلون اور ریگستان و دون پر گونج گئیں اور مسلمانون کے دل خوشی سے مالوف ہوئین بلکہ آخر
جب اونکو دشمنان نے آواز سنیں اور اونکے کلمات کا یقین ہوا تو [illegible] گئین گردنیں [illegible] ڈھیلی اور رہ گئے بدن کے
قالب سے ہو گئے چنانچہ لشکر اسلام نے نیت صادق و ہمت وافی سے یکبارگی حملہ کر کے اوپر تیغ تلوار زنی اور دہاوے کئے
آگے دھرلیا اور بآواز بلند ذکر کلمۂ حق کرتے ہوئے یعنے تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے اور سرور کائنات پر صلوات و درود پڑھتے
ہوئے دشمنوں پر تیغ آزمائی کی اور تلوار کے گھاٹ سے آب مرگ اونکو خوب سیراب کیا اور [illegible] اہل اسلام
اس عزم عظیم سے طرف اعدا کے اور ارادے سے جہاد کرنے میں عقیدت صادق و صفات [illegible] تھے کہ اپنے مقصود پر
فائز ہوئے تھے اور دنیا کو طلاق بائن دیکر اوس سے بیزار و کنارہ کش ہوئے اور خوب جان گئے کہ آخر انکو مرنا ہے
اور جناب سمجھ لیا کہ بعد نظم و انتزاع ارواح عناصر کے پھر حشر و نشر ہونا ہے الغرض لشکر عجم میں ہزیمت پڑی اور جمعیت اونکی تتر بتر ہوگئی
اور مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا یہانتک کہ حق تعالی نے اونکو ہزیمت دیا اور بھگا دیا چنانچہ جو زد میں آپڑے وہ مارے گئے

جبانہ بہنسا یعنے اوسکے عرصہ صحرا مین وہ جبتک وہانسے معاودت کرتا ہے رحمت کردگار مین داخل رہتا ہے اور کہا
ہو کوئی اوس دشت مین زیارت کو جاتا ہے وہ اپنے گناہون سے ایسا صاف و پاک نکل آتا ہے جیسا شکم مادر سے
اور ہر کوئی مغموم و محزون زیارت وہانکی کرتا ہے اوسکا ہم و حزن رفع ہو جاتا ہے اور ایسا کوئی غمزدہ وہان زیارت
نہین کرتا مگر یہ کہ غم اوسکا دفع کرتا ہے اور کوئی حاجتمند ایسا نہین ہوتا کہ وہانکی زیارت سے حاجت اوسکی برنہ آوے اور
جو مقامات وہانکے ہیں وہ مین دعائین مستجاب ہوتی ہین اونمین سے قریب مجری الحصا ہے یعنے جای سنگ لاخ و منقطع السیل
یعنے جہان سیل بہا کرتا ہے کیونکہ وہان مدفن خلق کثیر کا ہے شہداء سے اور مشہد حسن بن الصالح بن الحسین بن علی بن
ابی طالب کا اور اسیطرح اجابت دعا ہوتی ہے نزدیک قبر زیاد بن ابی سفیان الحارث اور نزدیک قبر عبد الرزاق کے
وہ مقام جو اندرون باب داخل ہے اور قریب عبادتگاہ عیسی بن مریم علیہما السلام کے جو وہان واقع ہے اور قریب قبور
دیگر شہدا کے جو قبرین سفحہ یعنے سطح جبل پر واقع ہین چنانچہ درپیش و بجانب اوسی جبانہ کے ایک مقام معروف براغہ
ہے و سفح جبل یعنے دامن کوہ ہے وہین قبرین شہیدونکی ہین اور مروی ہے کہ ایک جماعت صالحین نے جبانہ مذکور کی
مجاورت کی اور وہ باشندگان سرزمین مشرق تھے منتہاے عراق سے اور ایک جماعت ابرار کی تھی ساکنان زمین
مغرب منتہاے اندلس سے اور یہ لوگ مسافر تھے کہ گذر انکا طرف جبانہ کے ہوا تھا اور باعث اونکی مجاورت کا یہ ہوا
کہ اونھون نے ایسے ایسے فضائل وہانکے دیکھے اور اون لوگونکے لیے کرامات و انوار اوس مقام کے ظاہر ہوئے اور
اونھون نے یہ سب کچھ بچشم خود مشاہدہ کیا اور اصحاب تواریخ کہتے ہین کہ زمین مصر جو ملک بحیرہ سے ہے وہ شہیدونکے
شہید ہونے مین زیادہ تر زمین بہنسا سے تھی اور مجری الحصا جو نزدیک منقطع سیل کے ہے وہ جہان غربیہ سے ہے وہین
مدفن خلائق کثیر کا ہے کہ خاص اوس مقام پر چارسو اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین شہید ہوئے ہین اور قریب ہے کہ ہم ذکر
اوسکا ضمن فتح مین کرینگے انشاء اللہ تعالی و اما فضائل بحر یوسفی یہ ہے کہ اوسکے ساحل پر ایک جانب شہر بہنسا آباد
ہے اور اوس سے اکثر عجائب ظہور مین آتے ہین از انجملہ وہ کثیر البرکت اور چشمہ فیض ہے کہ اوس حوالی مین اہل قریات
و اہل بلدان اپنی کھیتون مین اوس سے پانی سینچتے ہین و باوجودیکہ دریاے نیل مین پانی بہت ہی مگر اوس سے اسقدر
نفع نہین ہے جسقدر اوس نہر سے لوگ منتفع ہوتے ہین اور اوسکے عجائب سے ایک یہ ہے کہ جب رود نیل مین پانی
کی کچھ زیادتی ہوتی ہے تو اوس نہر مین وفور آب ہوتا ہے اور منجملہ عجائب یہ ہے کہ جب آمد آب رود نیل سے منقطع
ہو جاتی ہے تو نہر بحیر یوسفی سے سوتا پھوٹ کر نہر جاری ہو جاتی ہے اور یہ بات کسی اور نہر مین کبھی پائی نہین جاتی
ہے اور بعض عجائب سے یہ ہے کہ اوسمین سے ایک چشمہ زمین فیوم مین بھی گیا ہوا ہے اور فیوم بتشدید یا ایک حصہ زمین
مصر کا ہے کہ وہ بلند ہے تو وہان والے اوس چشمے سے آبپاشی زراعات و باغات کی کرتے ہین اور اوسکے
برکات سے ایک یہ ہے کہ اوسمین یوسف صدیق علیہ السلام کی قبر ہے اس سبب سے اوسکی برکت زیادہ تھی اور یہ نہر

زمانہ موسیٰ علیہ السلام تک دستور جاری رہی اور اوسکی بعض کرامات یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نامرد اور حرو حل کیکے آب مال وماروکی حرکت سے اوس نہر کو یوسف علیہ السلام کے لیے حق کیا تھا اور اساتیر عمالقہ کو حسد ہوئی تھی اور عمالقہ وعمالیق ایک قوم و قبیلہ ہے اور حکایت اسکی اسطرح ہے جیسا کہ راویوں نے ذکر کیا ہے کہ بعد چند سال کے جب یوسف کے پاس اجتماع بنی اسرائیل کا ہوا تو عمالقہ حسد و رشک سے ذکر اساتیر کا مالک مصر سے کیا سو درمیان ملک مصر اور یوسف علیہ السلام کے کلام ہوا اسنے کہا اے یوسف ہمارا مالک ہمکو بھیر واد سوف رب طرفین کی ادمزرقت وقسمت کے مجمع ہوئی بیٹے باپ اعیان جانبین اس امر پر متفق ہوئی کہ ملک مصر اور یوسف علیہ السلام جدا جدا ہو جاوین اور زمین تقسیم ہو جاوے چنانچہ زمین مصر از روے قسمت کے جانب غربی سے حصے مین یوسف علیہ السلام کے آئی اور وہ زمین ایک دشت بے آب و گیاہ تھی اور سارا ریگستان تھا اور اوسکے عرصات مین ٹیلے اور تودے ریت کے واقع تھے تب حضرت یوسف علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ رود نیل سے نہر لاوین اور اوس زمین مین جاری کریں چنانچہ اس کام کے لیے ایک لاکھ آدمی جمع کیے اور بیل و کلند و دیگر آلات حفر و کھود جمع کرکے حکم کیا کہ جانب بلندی ہیشیں پر نیل سے نہر کھودیں یہانتک کہ تین سال تک لوگوں نے نہر کھودی اور ان ملک مزدوروں کی حرارت سے برابر ملتی رہی پھر جب قریب ملک سوکھے ایا تو اوسکی بنیاد لغبا ہی سے مستعد رکھود تھا اس سبب سے اگر بات جاے مشرقی سے کھودنا شروع کرایا جاتا تو کھانا مدمر سکی گدر گئے اور پھر کھودی آخر اس کام سے تھککر عاجز ہو گئے تب اساتیر سے حضرت یوسف علیہ السلام کو صدمہ وقلق عظیم ہوا اوسوقت خدا تعالیٰ نے وحی کی کہ اے یوسف تونے اس کام میں اپنے مال و مردم سے استعانت کی اور ہمسے استمداد نکی اور قسم ہے مجکو اپنے عزت و جلالت کی اگر اس امر مین تو مجھسے مدد چاہتا تو ہم تیرے سبب سے اس دل میں شب بھر کھود دیتے یہ سنکر یوسف سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے سبحانک ربنا اعظم شانک و اعز سلطانک سبحانک لیے اے پروردگار تیری شان کیا بزرگ و برتر ہے اور تیرا سلطنت غالب ہے بعد ازان یوسف علیہ السلام نے سجدے سے سر اٹھایا اور لباس اوتار کر پانی سے وضو کیا اور کپڑے تر پہنے ہوئے اور لوہے کی کود کیطرف نکلے اور وہان جاکر سجدے مین گرے اور بدرگاہ جناب اقدس الٰہی تضرع وزاری کرنے لگے اوسوقت اونکو وحی ہوئی کہ اے یوسف مانند تیری حاجت روا کی پھر حق سبحانہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ انہوں نے اپنے پر کی حرکت سے بدین کو شق کیا اور بعض راوی یون کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک پر اپنا کو ایک حرکت دی کہ سرزمین قوم کے سرے سے آخر تک ایک طرفۃ العین میں بقدرت کردگار شگافتہ ہو گیا اور نہر جاری ہوئی تب یوسف علیہ السلام نے اوس نہر پر پل بنوایا اور پھر قوم کی بنا کی اور اوسکو بسایا ۔ اور اوس ساری زمین کو درمیان اپنا اور اپنے بھائیوں اور بیٹوں کے تقسیم کر دیا چنانچہ زمین جبنا حصہ میں افراتیم بن یوسف کے آئی تھی اوس بہترین پر عمر سہر میں سارے دوم کی اور پھر سر تا سر دیوار شہر پناہ اور فصیلیں اور برج بنوائے اور وہ نہر وسط شہر میں بلندی زمین کیطرف سے جاری تھی

بعد ازان بحر یوسف کیطرف نکلکر جاری ہوئی اور زمان اسلام تک اوسیطرح سے روان تھی اور قریب ہے کہ ہم اسکا ذکر ضمن بیان فتح مین کرینگے انشاء اللہ تعالی اور راوی نے کہا کہ قرتیم بن یوسف نے بہنسا مین بروج بنوائے اور ایسی بازارین تیار کرائین جو وصف سے بالاتر ہین اور اوسمین قبائل بنی اسرائیل کو آباد کیا چنانچہ اون لوگون نے اوس مین مکانات و محلات بنائے اور یہ سب کچھ مصر سے بسمت غربی واقع تھا کیونکہ زمین بہنسا جہت غربیہ آخر صعید تک تھی اور مالک اس تمام حدود کے مختص بنی اسرائیل تھے کسی قوم غیر کی اوسمین شرکت تھی اور یوسف علیہ السلام نے اون تمام عبید کو جو نہر کھودنے مین مجتمع ہوئے تھے زمین بہنسا کے وفیوم کے جوانب مین کشتکار و زراعت کار مقرر کر دئے اور ویسے عمارتین بنوائین اور بحر یوسفی کے دور و یہ غربا و شرقا اشجار بار دار نصب کرائے چنانچہ عورتین اودھر سے جو نکلتی تھین اور اونکے سرون پر ٹوکرے ہوتے تھے تو وہ تمام میوون سے بھر جاتے تھے وحال آنکہ وہ اپنے ہاتھ سے ایک پھل بھی نہ توڑتی تھین پھر جب بنی اسرائیل نے عصیان و نافرمانی شروع کی اور کفران نعمت پروردگار کرنے لگے اور افعال معصیت کے مرتکب ہونے لگے تو حقتعالی نے ان نعمتونکو اونکے ہاتھون سے چھین لیا اور غیرونکو عطا کین کہ اونھون نے آکر اونکے ملک و مال پر قبضہ کرلیا اور ملک مصر کو اونپر متسلط کر دیا اسلیے کہ یہ بنی اسرائیل ملحد و گمراہ ہو کر انکار نعمت پروردگار کا کرنے لگے تھے اور انبیا کو قتل کرتے تھے اس بات پر کہ وہ واجبات کا حکم کرتے تھے اور محرمات سے منع کرتے تھے آخر بعد ازانکہ یہ لوگ سادات و اشراف قوم تھے سو مصریون نے اونکو ذلیل و خوار کیا کہ اونسے خدمات علیحدہ لیکر اونکے اولادونکو کارہائے رزیل پر مقرر کیا چنانچہ اونسے بکار معماری و مزدوری اور سنگ تراشی و گلکاری کا کراتے تھے اور اونکے مردون اور عورتون اور لڑکونکو اپنی خدمت مین رکھتے تھے غرضکہ وہ تمام بنی اسرائیل ہمیشہ تنگ زندگانی اور بری مصیبت و حیرانی مین رہے اور نہایت سختیون اور درشتیون سے بسر کرتے تھے اور ایسی تکالیف و آفات مین مبتلا تھے کہ تاب تحمل نرکھتے تھے یہانتک کہ موسی علیہ السلام اونکے لیے مبعوث ہوئے اور یہ کتاب ہرگاہ مختص بذکر ایسے حالات کے نہین ہے لہذا بقیہ احوال اونکا فروگذاشت کیا گیا تا آنکہ پھر وہی بنی اسرائیل بعد مبعث موسی علیہ السلام کے تمام مدائن مین ساری زراعات و باغات پر قابض و متصرف ہوئے

ذکر نکلنا عیسی علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت پذیر ہونا زمین بہنسا مین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَا اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ یعنے حقسبحانہ تعالی نے فرمایا کہ ہمنے عیسی بن مریم اور اوسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی مقرر کی اور اون دونونکو ہمنے متمکن و مستقر کیا بجانب اوس ربوہ کے یعنے زمین بلند کے جو جائے بود و باش مرحوم و جائے قرار آب صاف و شیرین کی ہے و سابق ازین مذکور ہو چکا کہ وہ ربوہ زمین بہنسا ہے اور اوسمین اختلاف مفسرین کا ہے چنانچہ اصحاب تواریخ منقل

مسعودی و ابو جعفر طبرانی و واقدی و ابن اسحاق و ابن ہشام و ارباب سیر و اہل تفسیر مثل سعید بن جبیر و سعید بن المسیب
و ابن عباس اور وہ لوگ جنہوں نے اس کتاب عجیب مبین کا نام کہا ہے کہ اگر آب زر لکھی جاوی تو بھی اقل مرتبہ ہے
کیونکہ اسمیں کتابیں کبیر اور تواریخ و تفاسیر و فتوحات و غیرہ سب کو جمع ہیں پس ان سب مورخین و مفسرین نے کہا ہے
کہ مولد عیسی علیہ السلام کا وہ زمانہ تھا جب ملوک اوس سرزمین کی سلطنت کو چالیس برس گذرے تھے اور بادشاہ
شام اور اوسکی سرحدوں تک قیصر ملک روم ہرقل تھا لیکن ملک روم ہرقل ملقب بقیصر تھا وہی ملک شام
وغیرہ کی ریاست پر قائم تھا جیسا کہ فتوح شام میں مذکور ہوا اور سرزمین بہنسا میں ریاست قطار یوس کی تھی جبکہ
جب ملک ہیرودیس نے جو ولادت مسیح علیہ السلام کی سنی تو اوسنے قصد قتل مسیح کا کیا اور یہ امر اسطرح ہوا کہ
اوسکو نجومیوں نے جب ایک کوکب کو طالع دیکھا تو اوسکے حساب سے ولادت مسیح اور فساد اوسکے احوال کا معلوم کیا اوسوقت
حق تعالی نے ایک فرشتہ پاس یوسف نجار کے بھیجا اور اوسے ارادہ ہیرودیس بادشاہ سے یوسف نجار کو اور اوسکے
مریم علیہ السلام کو آگاہ کیا اور کہا طرف سرزمین مصر کے نکل جاؤ کیونکہ اگر ہیرودیس نے تمہیں دیکھا تو بچہ کو لاکر قتل کریگا
پھر جب ہیرودیس مرجاویگا تو پھر اپنے شہر کو پھر آئیو چنانچہ یوسف نے مریم اور مسیح علیہ السلام کو اپنے حمار پر سوار کر کے
وہاں سے روانہ ہوا یہانتک کہ داخل ملک مصر ہو کر زمین بہنسا میں اترے اور وہی وہ ربوہ ہے جسکا ذکر حق تعالی نے
اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ (ترجمہ اسکا ابھی ہو چکا ہے) اور وہاں
ایک عبادتگاہ بھی اوسمیں ایک کنواں تھا اوسکے پانی سے مردم مریض طلب شفا کرتے تھے اور وہ کنواں وہ تھا
جسکے پانی سے مریم و مسیح علیہ السلام وضو اور نماز کیا کرتے تھے اور وہاں تہ زمین ایک سرنگ تھی لیکن جانا نہ تھا
اوسمیں یہ لوگ پناہ لیا کرتے تھے اور بعضوں نے روایت کی ہے کہ جب مریم علیہا السلام مسیح اپنے فرزند کو لیکر زمین بہنسا پر
وارد ہوئیں تو وہاں ایک کنواں تھا مگر رسی تھی نہ ڈول تھا اور اوسوقت مسیح بہت پیاسے تھے پانی مانگتے ہوئے
رونے لگے اور اونکے رونے سے مریم کو بہت قلق ہوا اسوقت چاہ سے پانی اوبل کر لب پر آیا یہانتک کہ مسیح
نے اوس سے پانی پیا پھر اوسی روز سے اسمیں پانی زیادہ ہوا جاتا ہے زیادتی نیل کی بھی اسی سے منسوب ہے اور
نصاری اسکی اوسی کی عید کرتے ہیں اور وہاں ایک دیر بنا ہے اور زراعت بھی بہت ہوتی ہے و بعد از آں جب
مریم علیہا السلام شہر بہنسا میں داخل ہوئیں تو وہاں بارہ برس مقیم رہیں اوس مدت میں سوت کاتا کرتی تھیں اور
کھیت کاٹنے والوں کے ساتھ بالیاں چنتی تھیں اور اسطرح بسر کرتی تھیں یہانتک کہ مدت قیام منقضی ہوئی اور
محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عیسی علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ شہر بہنسا میں آئے
ہیں تو اوسوقت طفل دو ماہہ تھے ولیکن وہ گویا کہ بیس دو سال کے تھے پھر جب پورے نو مہینے کے ہوئے تو حضرت مریم
اونکو لیکر شہر بہنسا میں معلم کے پاس گئیں پس معلم نے مسیح کو کہا ہے پڑھو بھلا اگر کہا تم پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیسیٰ نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر انہوں نے کہا کہو ابجد تب عیسیٰ نے اوسکی طرف دیکھا کہ تم جانتے ہو کہ ابجد کیا چیز ہے انہوں نے مارنے کے لیے کوڑا اوٹھایا تب مسیح نے کہا انہوں صاحب مجھے کیوں مارتے ہو اگر تم نہیں جانتے ہو تو مجھے پوچھو میں تمکو بتاؤنگا مودب نے کہا اچھا بیان کرو مسیح نے کہا تم اپنے بالانشین سے نیچے اوترو تو میں بیان کروں پس مودب اوس مقام سے نیچے آیا اور مسیح اوسکے جایگاہ بلند پر جا بیٹھے اور فرمایا الالف آلاء اللہ والباء بھاء اللہ والجیم جلال اللہ والدال دین اللہ والھاء ھوت جہنم والواو ویل لاھل النار والزاء زفیر جہنم والحاء حطت الخطایا عن المستغفرین الکاف کلام اللہ لا مبدل لکلماتہ والصاد صاع بصاع والقاف تفرقہ منہا حیات جہنم یعنی الف اور اللہ کا الف ہے بمعنی نعمتیں اور برکتیں خدا کی اور با بہاء اللہ کی با ہے بمعنی نور عظمت الٰہی اور جیم سے مراد جلالت الٰہی ہے اور دال جو دین اللہ ہے بمعنی طاعت و انقیاد ہے اور ہا جو کہ ہوت جہنم ہے وہ قعر و غار دوزخ ہے جسکو ہاویہ کہتے ہیں اور واو سے ویل ہلاکی ہے برائے اہل دوزخ کے اور زا سے زفیر دوزخ ہے یعنے صدائے مہیب و سمع خراش اور زفیر آواز خر جو باریک ہوتی ہے اور شہیق جو بانگ سخت ہوتی ہے اور حا سے حط ذنوب و سقوط گناہوں کا ہے توبہ و استغفار کرنے والوں سے اور کاف سے مراد کلام ملک العلام ہے جسکے کلام کو تغیر و تبدل نہیں ہے اور صاد سے اشارہ ہے طرف صاع بصاع یعنے وزن برابر وزن کے اس سے مراد یہ ہے کہ جو چیزیں مثل گندم و جو و زبیب و تمر و زر و سیم بس وزن سے جسکو قرض دو اوسیقدر اوس سے لو نہ زیادہ نہ کم کہ محسوب بسود ہو جائیگا اور قاف سے مراد یہ ہے کہ صاع کے قریب مارہائے دوزخ ہیں یعنے درصورت کم دینے اور زیادہ لینے کے پھر جسوقت مسیح علیہ السلام یہانتک بیان کر چکے تو اوس استاد ادیب نے حضرت مریم سے کہا کہ بس اب تو اپنے لڑکے کو لیجا اوسکو حاجت استاد کی نہیں ہے بلکہ حقتعالی نے خود اوسکو تعلیم کیا ہے مصنف کتاب کہتا ہے مجھسے روایت بیان کی حسین اور محمد بن الحسین المقری نے حکیم سے اونھوں نے محمد بن احمد سے اونسے حکیم بن نافع سے اونسے اسمعیل سے اونسے ملیکہ سے اونسے عطیہ سے اونسے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اونکو کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو اونکی والدہ نے واسطے تعلیم کے مکتب میں بھیجا تو معلم نے کہا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم تب عیسیٰ علیہ السلام نے کہا بسم اللہ کیا چیز ہے معلم نے کہا میں نہیں جانتا ہوں تب مسیح نے بیان کیا الباء بہاء اللہ یعنے عظمت پروردگار و السین سناء اللہ یعنے نور خدائے کردگار و المیم ملک اللہ یعنے فرشتہ جو آیات اور معجزات لایا ہے یعنے وہ آیات و معجزات جو مسیح علیہ السلام کے لیے زمین مہنسا میں ظاہر ہوئے اور وہب راوی نے کہا اول آیت و معجزہ جسکو عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے صغرسن میں درمیان شہر مہنسا کے لوگوں کے تئیں دکھلایا وہ یہ ہے کہ اونکی مادر مکرمہ درمیان مہنسا کے جو زمین مصر سے ہے گھر میں ایک دہقانی یعنے زمیندار کے مقیم تھیں کیونکہ یوسف نجار جب مسیح و مریم کو حدود شام سے مصر میں لایا تھا تو اوسنے اون دونوں کو اوسی زمیندار کے

نکالیں لا او مارا تھا اسلئے کہ جانے زمیندار مذکور پاس مساکین و مسافرین تھا جاے کسی اور دہقانی نے مال کمیتی اوس
زمیندار کے خزانے سے چورایا اور وہ زمیندار جا مگان بادشاہ ہندسا سے کہا گیا رستے اون مساکین میں سے ہر اوسکے
ہمسایے میں بھے کسی شکص کو متہم نکیا و لیکن حضرت مریم کو اوس دہقان مہربان کے نقصان سے سخت ملال ہوا
پھر جب مسیح نے قلق اپنی والدہ مطہرہ کا دیکھا تو فرمایا اے مادر معظمہ کیا آپ چاہتی ہیں کہ میں وہ مال جہان رکھا ہو
آپکو بتا دوں مریم نے کہا ہاں اے فرزند میں یہی چاہتی ہوں مسیح نے کہا آپ اس زمیندار سے کہیئے کہ وہ سارے
مساکین کو جو اوسکے مکانوں میں رہتے ہیں جمع کرے سب مریم نے اوس دہقان زمیندار سے یہ پیام بیان کیا اوسنے
اون سبکو جو وہاں رہتے تھے جمع کیا جب مسیح نے دیکھا کہ سب مجتمع ہوئے تو مسیح اون لوگوں میں سے دو آدمی کے
پاس گئے کہ ایک اندہا تھا اور ایک لنگڑا تب حضرت کے منجرے سے اوس لنگڑے نے اندھے کے شانے پر
اوٹھایا اور کہنے لگا میرے شانے پر کھڑا ہو اندھے نے کہا میں ناتوان ہوں لنگڑے نے کہا دوسرا پ کو تیرے تیئں پاس
باپ کی پنچے تشانے پر کھڑے ہونے کی قوت کیونکر ہوئی تھی جب لوگوں نے یہ بات سنی تو اندھے کو مارنے لگے اور
وہ کھڑا ہوا جب اسپر سوار ہوا اور لنگڑا اوسکو اوٹھائے تھا یہانتک کہ اوسکو روزن خزانہ تک پہونچایا اوسوقت مسیح
علیہ السلام نے دہقان زمیندار سے فرمایا دیکھ تیرا مال اوس تب کو دونوں نے یون ہی لیا ہے اسلئے کہ اندھے نے اوس
لنگڑے کی قوت سے استعانت کی اور لنگڑے نے اوسکی اعانت کی پیٹھ کے اوس اندھے اور لنگڑے نے اقرار کیا اور کلام
مسیح کی تصدیق کی پھر اون دونوں نے مال دہقان کا مسترد کر دیا اور دہقان نے اپنے خزانے میں داخل کیا اور کہا
علیہ السلام سے کہنے لگا کہ نصف اس مال کا بار یافتہ ہیں تو لے حضرت مریم نے جواب دیا میں اسواسطے پیدا نہیں ہوئی ہوں
تب اوس زمیندار نے کہا خیر اگر تو نہیں لیتی ہے تو اپنے بیٹے کو دے مریم نے فرمایا مجھسے اوسکی شان عظیم تر ہے وہی لینا
اوس زمیندار نے سامان ضیافت کا مسیح کی خاطر مہیا کیا اور اس تقریب میں تمام اہل شہر کو جمع کیا اور دو مہینے تک
طعام داری کی و بعد ازان اکابر شہر کے اور لوگ اوس نواحی کے مسیح کی زیارت کو آئے مگر کچھ طعام و شراب
قسم خم سے او زنان و خورش مسیح کے پاس موجود تھا پھر جسوقت سب مجتمع ہوئے تو حضرت علیہ السلام نے کہا جتنے خم شراب کے
جو خالی ہیں اونمیں پانی بھر دو جب وہ سب پانی سے بھرے گئے تو وہان خم پر اپنا ہاتھ رکھا دفعتہ وہ سب خم پر از شراب ہو گئے
اور اوسوقت سن شریف دوازدہ سالہ تھا یہ دیکھکر اعتقادات اہل بینا اور جو مردم حوالی مدائن و اہل قریات او پاس تھے
سوادمصر کے بہت زیادہ ہوئے اور یہ معجزہ ثانی تھا سنہ میں پیدا ہیں اور سدی راوی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام
جبکہ لڑکوں سے باتیں کیا کرتے تھے تو جو کچھ اوسکے ماں باپ اور اوسکے گھر والے اے گھر میں کلام کرتے تھے وہ اون لڑکوں کو
بیان کرتے تھے اور بعض لڑکوں سے کہتے تھے تم اپنے گھر جا کر دیکھو کہ تمہارے گھر والے فلان فلان چیزیں کھاتے ہیں
تو وہ لڑکے اپنے گھر جا کر اپنے اہل سے رو کر وہ چیزیں طلب کرتے تھے یہانتک کہ وہ لوگ اون لڑکوں کو بھی کچھ دینے لگے

اور کہتے تھے یہ تمکو کسنے بنایا ہے وہ کہتے تھے ہمکو عیسیٰ نے خبر دی ہے آخر اہل شہر نے اپنے لڑکونکو عیسیٰ کے پاس آنے جانے سے روک دیا اور
یہ سمجھا دیا کہ اس جادوگر لڑکے کے ساتھ نہ کھیلیو اور اون لوگون نے لڑکونکو ایک مکان کے اندر بطریق قید بند کر کے جمع کیا اور عیسیٰ علیہ السلام
وہان جو آئے اور اون لڑکون کو بلانے لگے تب والیان اطفال نے حضرت سے کہا یہان تو کوئی نہین ہے حضرت نے کہا
اس مکان کے اندر کون ہے لوگون نے کہا کہ اسکے اندر ہمارے خنازیر خوک بند ہین حضرت نے فرمایا ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ
تعالیٰ پھر جب لوگون نے دروازہ اوس مکان کا کھولا تو دیکھا کہ وہ سب خوک تھے آخر جب یہ امر لوگون مین فاش ہوا تو
سب ہیبت زدہ و خوفناک ہوئے اور سدی راوی نے کہا جب عیسیٰ علیہ السلام ہمراہ اپنی مادر مکرمہ مع اپنے ہمراہیون کے سر
زمین ہنسا مین وارد ہوئے اور اسکے قربات سے ایک قریہ مین ایک شخص کے مکان پر وہ سب اوترے اوس نے
سبکو اپنا مہمان کیا اور وہ بادشاہ کا نان پز تھا چنانچہ ایک روز وہ شخص باہر سے اپنے گھر مین جو آیا تو بہت غمگین تھا
اور اسوقت مریم علیہا السلام اوس شخص کی زوجہ کے پاس بیٹھی تھین اوسکا حال پریشان دیکھکر زن نان پز سے کہنے
لگین آج ترے شوہر کا کیا حال ہے کہ مین اسکو مغموم دیکھتی ہون اوس عورت نے کہا یہ حال مجھسے کچھ نہ پوچھو حضرت نے
کہا آخر مجھے بھی اس کیفیت سے آگاہ کر امید ہے کہ حق تعالیٰ تجکو اس غم سے رستگاری بخشے تب اوس عورت نے بیان کیا
کہ بادشاہ ہنسا کا جب اپنے شہر سے واسطے سیر و نگرانی اپنے ممالک محروسہ کے نکلتا ہے تو ہر ایک قریہ مین مقام
کرتا ہے اور یہ دستور مقرر کیا ہے کہ اوس قریہ کا مقدم ایک روز ضیافت بادشاہ کی طعام و شراب سے کرتا ہے
اور اگر کوئی ایسا نکرے تو وہ مبتلائے عتاب و عذاب ہوتا ہے اور وہ بادشاہ آج ہمارے قریہ مین ہمارے مہمان وارد
ہونے والا ہے اور ہمکو کچھ مقدرت اوسکی ضیافت کی نہین ہے یہ سنکے حضرت مریم نے اوس عورت سے فرمایا
تو اپنے شوہر سے کہدے کہ وہ کچھ غم نکرے مین اپنے فرزند سے کہتی ہون کہ وہ اوسکے لئے حق تعالےٰ سے دعا کریگا
وہ اپنی رحمت سے اس امر کو کفایت کریگا بعد ازان مریم نے ذکر اسباب کا عیسیٰ علیہ السلام سے کیا حضرت نے فرمایا اگر مین
ایسا کرونگا تو کچھ زحمت واقع ہوگی حضرت مریم نے کہا کچھ پروا نہین کیونکہ اوس شخص نے ہمارے ساتھ احسان اکرام
کیا ہے تب مسیح علیہ السلام نے کہا آپ اوس سے کہدیجئے کہ جسوقت بادشاہ قریب پہنچے تو وہ اپنے دیگون اور خمون کو
پانی سے بھر دیوے اور مجھے خبر کرے چنانچہ اوس شخص نے یون ہی کیا کہ ناگاہ وہ ملک آپہونچا اور صدائے دہل
ونقارون اور شور قرنا و جنگون سے زمین ہلنے لگی اور اسکا سارا لشکر بھی ہو نچگیا اوسوقت اس شخص نے مسیح علیہ السلام
کو خبر دی حضرت نے جناب اقدس الٰہی مین دعا کی اوسیدم وہ تمام دیگین جو پانی سے بھری تھین پر از قورمہ و ماو باقسام
طعام ہوگئین اور وہ سارے خم بھی شراب سے لبالب ہوگئے اور وہ ایسے قسم کے کھانے تھے اور اوس رقم کی شراب تھی
کہ کسی بشر نے کبھی نہ دیکھا کھانا کھایا نہ ویسی شراب چکھی تھی آخر جسوقت بادشاہ نے وہ طعام لذیذ تناول اور
اوس خوشگوار کو نوش کیا تو میزبان سے پوچھا کہ ایسی شراب کہانسے تیرے ہاتھ آئی اوسنے کہا شہر قیوم سے منگو

منگوائی ہے بادشاہ نے اس بات کو سچ مانا اور کہا ہمارے لئے وہیں سے شراب آتی ہے بلکہ انگور دیا گیا آیا ہے اور
ہمارے یہاں اوسی کی شراب کھینچی جاتی ہے مگر اس شراب کی سادگی میں ہوتی ہے اوسنے کہا اور سر یہ آئی
ہے غرض جب کلام میں خلط و اضطراب واقع ہوا تو بادشاہ نے اوسکی کوئی بات نہ مانی آخر اوس شخص نے کہا اے
میں آپسے عرض کرتا ہوں کہ میرے یہاں ایک انسان رکھا ہے کہ جو کچھ حق تعالی سے سوال کرتا ہے وہ اوسکو عطا
کرتا ہے سواسی نے حق سبحانہ تعالی سے دعا کی کہ تم آپ تمام تم شراب ہو گئے اور حال یہ تھا کہ اوس ملک کا
ایک پسر تھا وہ جسکو بادشاہ بعد و جانشین کیا چاہتا تھا ناگاہ وہ لڑکا قبل اسکے مرچکا تھا اور بادشاہ کو وہ لڑکا بہت
عزیز تھا اوس پر ملال چھا رہا تھا بادشاہ نے کہا اگر تیرا کلام سچ ہے تو وہ لڑکا جسکی تو صفت کرتا ہے وہ اپنے پروردگار سے میرے
لڑکے کے لئے دعا کرے تا دوبارہ زندہ ہو جاوے تب اوس شخص نے مسیح علیہ السلام کو بادشاہ کے سامنے بلوایا اور بادشاہ نے
سے آگاہ کر کے التماس جا کی حضرت نے فرمایا میں ایسا تو کرتا ہوں ولیکن اگر وہ زندہ ہوگا تو ملک پر بلائے عظیم نازل
ہوگی ملک نے کہا انکار آمد میں اوسکو زندہ دیکھوں پھر جو آفت آوے گی مجکو اوسکی کچھ پروا نہیں مسیح نے کہا بھلا اگر میں زندہ
کردوں اور تمہارا پسر زندہ ہو اوسوقت تم مجکو اور مری مادر کو چھوڑ دوگی اور جانے دوگے کہ جہاں ہم چاہیں ہم چلے جاویں اور
تم لوگ ہمارے درپے ہو اور مجکو گھیر دیا وبادشاہ نے کہا بس پھر ہم مکو رخصت کر دینگے آخر مسیح نے درگاہ الہی میں
دعا کی تو پسر ملک زندہ ہوا پھر جب اہل مملکت نے دیکھا کہ لڑکا زندہ ہوگیا تو وہ سب ہتھیار لیکر دوڑے اور کہنے
لگے کہ ملک نے ظلم اور زبردستی سے ہمارا تمام مال کھا لیا اور ہم نادار ہوگئے اور اب جو وہ مرنے کے کنارے ہوا تو
چاہتا ہے کہ اپنے پسر کو اپنا خلیفہ کر کے ہمپر مسلط کرے تا وہ بھی مثل اپنے پدر کے ہمارا مال کھا جاوے اور تنگ
ساو کرے یہ کہکے اون لوگوں نے ایسا ہنگامہ کیا کہ یہ زندہ پسر ملک و ملک زادہ دونوں کو قتل کر ڈالا اور مسیح و مریم علیہما
السلام وہاں کے روانہ ہوا اسیطرح معجزات حضرت مسیح کے بہت سے ہیں وکر اون سبکا طول مقال ہے چنانچہ ابو اسحق
ثعلبی نے اپنی کتاب عرائس میں اون کرامات کو بشرح و بسط ذکر کیا ہے

ذکر فتح بہنسا اور اوسکے فضائل کا اور بیان ہے اون واقعات کا جو یہاں صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت پیش آئے

اکثر رواۃ نے لشکر اپنی اپنی آسانید صحیحہ کے اون لوگوں سے روایت بیان کی ہے جو اوس فتح میں شریک
تھے اور وہ رواۃ اصحاب سیر اور ارباب تواریخ ہیں مثل واقدی وابن جعفر الطبری کے اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ
مرآۃ و دہر انہ میں لکھا ہے اور حلیہ مورخین و صوفیین کے ابن اسحاق وابن ہشام ہیں اور اونمیں سے ہر ایک کی روایت

دوسروں کی روایت مین داخل سب اسلئے کہ اوسمین خلاف دن روایات کا ہے جو تمام فتوحات موجود واقعات ستھے
اور دوست صحابہ مین رضی اللہ عنہم اجمعین اور اکثر اونمین اماثل واکابر صحابہ مین مثل عبداللہ بن عمرو بن العاص جو اوس
جیوش ستھے سپہ سالار اور اونکے برادر محمد بن عمرو اور خالد بن الولید اور اونکا پسر سلیمان اور قیس بن ہبیرۃ المرادی و مقداد بن
الاسود الکندی و میسرۃ بن المسروق العبسی و زبیر بن العوام الاسدی اور اونکا بیٹا عبداللہ و ضرار بن الازور اور عم زادگان رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم مثل فضل بن العباس و جعفر بن عقیل و عبداللہ بن جعفر و پسران خلفا رضی اللہ عنہم مثل
عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و ابان بن عثمان اور باقی اسماء سے ہمنے اختصار کیا بخوف
اندیشہ طول کلام کے پس ان صحابہ سے جو کچھ اون فتحون مین بچشم خود دیکھا اور جو کچھ اون واقعون مین مشاہدہ کیا وہ سب بیان
کیا اور اون سے اونکے اتباع و اخلاف نے روایت کی اور ہمنے اونسے اخذ کرکے ان فتوح کو اوپر قاعدہ صدق و سداد
کے ضبط و ثبت کیا اور مقصود اس سے اثبات فضل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و فضیلت صحابہ رضی اللہ عنہم ہے کیونکہ
اگر یہ لوگ ایسا نکرتے تو مسلمین مالک بلاد نہوتے اور نشر علام اس دین کا نہوتا یعنے نشان ہائے دین اسلام نصب قائم نہوتے
چنانچہ لشکر کفار اطراف زمین مین شرقا و غربا آوارہ ہوگئے اور وہ سب دشمن پسپا ہوکر بھاگ گئے اور مسلمانون نے خاطر خواہ انہین
میں انکے خون بہائے اور بہت تاراج اونکے مال کا اپنے لئے مباح و حلال کیا اور حال یہ تھا کہ حق تعالی نے اونکا رعب و
خوف اونکے دشمنونکے دل مین ڈال دیا تھا غرض کہ وہ لوگ یعنے صحابہ و مجاہدین نجوم ہدایت اور اہل ولایت تھے کہ اجرائے
شرائع اور تلاوت قرآن مین جہد بلیغ کرتے تھے جیسا کہ حق تعالے نے اونکے حق مین اور سب اونکی فضیلت و بزرگی کے فرمایا ہے
مِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا یعنے بعضے اونمین وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی
مدت زندگانی تمام کی یعنے شہید ہوگئے اور بعضے منتظر شہادت ہین اور انھون نے اپنے عزم و عہد کے تئین کچھ نہین بدلا
راوی کہتا ہے مجھسے ابو عبداللہ محمد بن محدث المصری نے بیان کیا کہ مین نے فتوح کثیرہ کا مطالعہ کیا تو اوس
مین از روے بیان کے اکثر زیادہ و کم پایا اور اسیطرح تواریخ منقولہ مین بھی کمی و بیشی دیکھی پھر مین شہر بہلبسا
مین از روے زیارت اوسکے جبانہ یعنے صحراے مزار شہدا کے گیا اسلئے کہ مینے اوسکے بڑے بڑے فضائل و اجر اور خیر و
ثواب دیکھے تھے کہ زیارت وہانکی گناہونکو مٹاتی ہے اور غمون کو غلط اور سختیون کو دور کرتی ہے اور وہان کی زیارت
سے حسن اخلاق وافر و بادر رزق ہوتا ہے اور وہ زیارت مورث نصرت ہوتی ہے اعدا پر اور کفایت کرتی ہے شدائد و درد آز
کو کیونکہ اوس مین اون اکابر شہدا کے مزار ہین جنھون نے خدا کے واسطے جانبازی کی اور رضاے خدا کے لئے راہ خدا مین
قتل ہوئے اور وہ وہ لوگ ہین جنکے حق مین حق سبحانہ تعالی نے فرمایا إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم
بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے تحقیق کہ حق تعالے نے مومنون سے مول لیا ہے اونکی جانون اور اونکی مالونکو اس بدلے مین کہ اونکے
لئے جنت ہے اور وہ لوگ اپنے پروردگار کی حضور مین زندہ موجود ہین اور روزی پاتے ہین چنانچہ ہمنے زیارت اوس

جانے کی دعا نہیں کی تھی قتل ہو چکے اور ہم نے اونکی انوار ساطعہ مشاہدہ کئے اور ہم سب زیارت مزارات اون اور
انبیا کے اپنے پروردگار سے امیدوار ہیں کہ ہمکو ہمارے گناہوں سے رستگار کرے غرضکہ جب ہم زیارت سے فارغ ہوئے
تو ہمنے بعض یاران بزرگوار کے جو کہ اونکے حالات مشرح ارشاد جس قدر کہ انھوں نے معرکہ غزوات و کفار اور اس
تحمل کیا ہمکو آگاہی ہوئی اور ہمارے بعض اصحاب نے جسکا فتح مصر ہوسکا مجھسے سوال کیا اور اونکو مشکور مع شہادت
جناب میری خاطر نے مجکو تحریک کی اور اس امر کے لئے میری فکر و فکر بیدار ہوئی تا آنکہ میں نے مطالعہ تواریخ و فتوحات کا
کیا تو میں نے مراجعات و روایات سے انتخاب کر کے اس کتاب کو انتخاب کیا تو وہ ایسا ہے کہ اونکے ہے جسکی ہمسری کوئی
نہیں کرسکتا ہے اور اسکی سماعت سے دلوں کو تازگی پیدا ہے اور تاریخ عالم درج ہوتی ہیں او جہاد و سماعت و جسر مصر ذہن
ہے اور ممالک و بلاد میں اوامت عدل و داد کی اعانت کرتی ہے اور مقصود میرا اس کتاب سے طلب رضائے
خداوند کریم اور خواہش ثواب عظیم ہے اور وہ یہ ہے کہ بعد حمد خدائے عالم اور درود و درسید عالم کے میں ابتدا
بسم اللہ الرحمن الرحیم کرتا ہوں راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی اس شخص نے جسپر میرے یقین
زیادہ اعتماد ہے منجملہ راویان مذکورین کے اوسنے کہا جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ملک مصر و اسکندریہ
اور بحیرہ اور جانب بحری وغیرہ تمام و کمال فتح کر چکے اور موقف حدود ممالک صعید میں ٹھہر گئے تو بیرہ و بربر و دیلم
و متعلقہ دردم و قبط آباد ان تھے اور آبادی میں سب سے زیادہ روم کو علم تھا کہ وہ بڑا شہر اور بہت آباد ہے تھا چاہا
عمرو بن العاص نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اس طرف قصد کیا جائے یا اسکو بعد سیری کے علی
یا جانب عرب اور کیا کیا جائے یہ سنکے اصحاب نے مشورہ دیا کہ اس باب میں بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے مکاتبہ لکھا جاوے تو موافق حکم اونکے عمل میں آوے تا آنکہ یہ نامہ لکھا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم
مِنْ عَبْدِ اللهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَامِلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مِصْرَ وَوَاجِهِهَا إِلَى عَبْدِ اللهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَحْمَدُ اللهَ وَأُثْنِي
عَلَيْهِ وَأُصَلِّي عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ بِالْمَدِينَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَدْ فُتِحَتْ لَنَا مِصْرُ وَالْوَجْهُ الْبَحْرِيُّ وَإِسْكَنْدَرِيَّةُ وَدِمْيَاطُ وَلَمْ يَبْقَ فِي الْوَجْهِ الْبَحْرِيِّ
مَدِينَةٌ إِلَّا وَقَدْ فُتِحَتْ وَكَانَ بِهَا وَأَذَلَّ اللهُ الْمُشْرِكِينَ وَأَعْلَى كَلِمَةَ الدِّينِ وَقَدِ اجْتَمَعَتْ أَصْحَابُ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّادَاتِ وَالْأُمَرَاءِ وَالْأَخْيَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ يَطْلُبُونَ الْإِذْنَ مِنْ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ يَسِيرُوا إِلَى الصَّعِيدِ أَوْ إِلَى الْغَرْبِ فَالْأَمْرُ أَمْرُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُمْ عَلَى الْجِهَادِ
فَلِقِينَ وَبَاعُوا نُفُوسَهُمْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عبد اللہ کی جانب سے یعنی عبد اللہ عمرو بن العاص کے جو امیر المومنین کا عامل ہے اور مصر

فتح

اور اوسکی نواحی پر اور لکہا جاتا ہے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سلام ہمارا اور رحمت و برکات خدا آپ
اما بعد تمام بماؤ ۃ کے بین حمد و ثنائے کردگار کرتا ہون اور درود و سلام بھیجتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارا
سلام اون لوگون پر جو مدینہ طیبہ میں جملہ مہاجرین و انصار سے اور شکر ہے اوس پروردگار کا جسنے ہمکو فتح بخشی ملک مصر اور
تمام سواحل بحر یعنے ترائی دریا پر اور اسکندریہ و دمیاط پر اور جہات بحری مین کوئی شہر و دیہ ایسا باقی نہین رہا جو فتح نہین
ہو گیا اور حق تعالی نے مشرکین کو ذلیل و خوار کیا اور ذکر دین کا بلند کیا اور اب جملہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو
اکابر و امرا و اخیار ہین مہاجرین و انصار سے مجتمع ہین اور لیے اونکی اسباب پر متفق ہوکر امیر المومنین سے طالب اذن
کرتے ہین کہ آیا بطرف ملک صعید اور بجانب سودان کے روانہ ہوان یعنے اگر آپکا حکم ہو تو ہم ان سمتون کی عزم کرین یا امیر المومنین
اسبات مین حکم آپ کا ہے اور حال یہ ہے کہ سائر مسلمین جہاد کرنے پر بہت بیقرار ہین یعنے مستعد و آمادہ ہین انہون
نے اپنی جانون کو خدا کے لیے بیچ ڈالا ہے یعنے راہ خدا مین اپنی جان کو فدا کر چکے ہین اور درود و سلام خدا کا اوپر سید و
آقا ہمارے محمد خاتم الانبیا کے اور اونکے آل و اصحاب سب پر **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب عمرو بن عاص تحریر
نامہ سے فارغ ہوے تو اصحاب کو سنایا اور مہر کرکے ملفوف و مختوم کیا اور ایک شخص بیک کو جسکا نام سالم بن مجیبۃ
الکندی تھا یاد کرنا مہ سپرد کیا اور اسکو ایک ناقہ دیا کہ وہ اسپر سوار ہوکر چلا اور مدینہ کی راہ لی اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا

أَسِيرُ إِلَى الْمَدِينَةِ فِي أَمَانٍ	وَأَرْجُو الْفَوْزَ فِي غُرَفِ الْجِنَانِ	وَأَرْجُو أَنْ يُقَرِّبَ لِي اجْتِمَاعِي
وَأُعْطِي مَا أُرِيدُ مِنَ الْأَمَانِي	أَلَا يَا نَاقَتِي جِدِّي وَسِيرِي	إِلَى نَحْوِ النَّبِيِّ بِلَا امْتِهَانِ
وَأُقْرِئُهُ السَّلَامَ وَأُنْشِدُ بِهِ	كَلَامًا صَادِقًا حُسْنَ الْبَيَانِ	أَلَا يَا أَشْرَفَ الثَّقَلَيْنِ يَا مَنْ
بِهِ شَرُفَ الْمَدِينَةُ وَالْمَكَانِ	فَكُنْ لِي فِي الْمَعَادِ غَدًا شَفِيعًا	إِذَا مَا قِيلَ هٰذَا عَبْدُ جَانِي

یعنے مین مدینہ کو جاتا ہون امان خدا مین امیدوار ہون کہ غرفات جنت مین فائز ہون اور آرزو رکھتا ہون کہ میرے
اجتماع یعنے جمعیت میرے اقربا و احباب کی مجھسے قریب ہون اور میری ملاقات کرین اور جو کچھ اپنی آرزوؤن سے چاہتے
ہون مجھکو حاصل ہو اے میرے ناقہ کوشش کر اور جلد چل طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا تہاون قریب کرون اوسکے تئین
سلام کو یعنے اوسکی تقریب سلام حاصل کرون اور کلام صادق پڑھون یعنی درود و احسن بیان کرون یعنے مدح و
ثنا آگاہ ہو اے اشرف گروہ جن و انس اور اے وہ شخص جسکے سبب سے شرف ہے مدینہ اور کل مکان کو چاہیئے کہ کل کے روز معاد مین
میرے شفیع ہو جسوقت کہ لوگ مجکو کہینگے یہ بندہ خوار اور بندی گناہونکا یعنے گناہگار ہے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ چنانچہ وہ پیک شبانہ روز برابر قطع مسافت کرتا ہوا مدینۂ طیبہ مین بعد نماز عصر جا پہونچا اور باب مسجد پر اپنے ناقے
کو بٹھا کر اور فاضل زمام یعنے مہار کے دوسرے سرے سے باندھ چھاندکر مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داخل ہوا اور
قبر اقدس پر سلام و زیارت کرکے مابین روضہ و منبر کے دو رکعت نماز بجالایا بعد ازان آگے بڑھا تو حضرت عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بعد عرض سلام مصافحہ سے مشرف ہوا پھر سالم کہتا ہے کہ جب امیر المومنین
نے مجھے دیکھا کہ میں اونکے روبرو شادمان فرمان پڑھتا آتا ہوں تو فرمایا مرحبا سالم کو کہ تو مصر سے خط لایا ہے
اور میں نے دیکھا کہ اونکے جانب راست علی بن ابی طالب ہیں اور بطرف چپ عثمان بن عفان ہیں اور سائر حاضرین جلسا
اونکے گرد مثل عباس بن عبد المطلب و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن زید و طلحہ بن عبید اللہ اور باقی صحابہ علیہم بیٹھے
ہوئے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین میں نے بعد سلام وہ نامہ پیش کیا او کھولے فرمایا کیا خبر ہے اے سالم تو سالم ہو یا
واقف ہے میں انشاء اللہ تعالی میں نے عرض کی یا امیر المومنین خیر و خوش ہے اور فرخندہ و امن ہے پھر جب نامہ پڑھا اونہوں نے
مسرور و شادمان ہوئے اور مال غنیمت جمع کر [illegible] درمیان صحابہ قسمت ہو چکا تھا تب عمر
رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام اور حاضرین صحابہ سے مشورہ کیا دینے درباره لشکر کشی شمس ممالک مغربی
وغیرہ جیسا کہ عمرو بن العاص نے لکھا تھا) تب علی بن ابی طالب نے مشورہ دیا کہ عمرو بن العاص خود ہمراہ لشکر
جاوے تاکہ اوسکی ہیبت دشمنوں کے دلوں میں غالب رہے اور پہلے ایک لشکر دس ہزار سوار کی جمعیت کا تیار کرکے
روانہ کرے اور امیر خالد بن الولید کو افسر کرکے کیونکہ وہ سیف اللہ یعنے شمشیر خدا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ
راست و درست کہا تحقیق کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰہِ یعنے
خالد خدا کی شمشیروں میں سے ایک شمشیر ہے اور دوسری روایت میں یوں ہے اِنَّ خَالِدًا سَيْفٌ لَا
يُغْمَدُ عَنْ أَعْدَائِهِ یعنے خالد ہر آئینہ وہ برہنہ شمشیر ہے کہ اوسکے دشمنوں کے سامنے میان میں نہیں رہتی [illegible]
اوس شب کو تو سالم نے سب باشی کی جب صبح ہوئی اور مسجد نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھ کر اوسی حضور عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ کے حاضر ہو کر جواب خط کا طالب ہوا اوسوقت حضرت رضی اللہ عنہ نے قلم دوات و کاغذ طلب کرکے
جواب لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰی عَامِلِہٖ عَلٰی مِصْرَ وَ اَعْمَالِھَا عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ سَلَامٌ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَمَّا بَعْدُ الخ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم جانب
سے بندۂ خدا عمر بن الخطاب کے اپنے عامل کیطرف واوپر مصر اور اوسکے نواح کے مقرر ہے کہ وہ عمرو بن العاص ہے
پہلا سلام اور رحمت و برکات خدا کی تم پر نازل ہو اور بعد حمد و صلاۃ کے واضح ہو کہ میں حمد و ثنا کرتا ہوں اوس خدا کی
جسکے سوائے کوئی دوسرا خدا نہیں اور درود و سلام بھیجتا ہوں اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد اوس سلام ہمارا
تم اور ان لوگوں پر جو تمہارے ہمراہ ہیں مہاجرین و انصار سے اور رحمت و برکات خدا تم سب پر تمہارا خط جسے پڑھا اور اوسکی
کیفیت سے ہر مضمون سے میں مطلع ہوا سو جس وقت یہ خط ہمارا تمہارے مطالعہ میں درآوے تو استعانت خدا کرکے اور
کر طرف بلاد کے روانہ کرو اسطور سے کہ ہر ایک بلد کے لئے ایک ایک امیر مقرر کرلے اوسکے ہمراہ جمعیت مناسب
تعینات کردو اور ہر ایک کو خوب فہمائش کرو کہ وہ اپنی اپنی جائے متعلقہ پر [illegible] تاکہ [illegible] کو [illegible] کریں

اور احکام اسلام لوگون کو تعلیم کرین بعد ازان زمرۂ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس ہزار آدمی کی جماعت ترتیب دو اور اونپر خالد بن الولید کو امیر مقرر کرو اور اوسکے ساتھ زبیر بن العوام اور فضل بن العباس اور مقداد بن الاسود و غانم بن عیاض الاشعری و مالک الاشتر و دیگر جمیع امراے لشکر و اصحاب رایات کو جو صاحبان نشان سالاری ہین انکو مامور کرو اور کہدو کہ حدود و اطراف پر نازل و وارد ہوکر لوگونکو طرف اسلام کے دعوت و طلب کرین پھر جو لوگ قبول کرین فَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا یعنے اوس ہر ایک کے لئے وہی واجب ہے جو ہمارے لئے واجب ہے کہ حرمت اوسکی مال و خون کی مثل ہمارے ہے اور جو کچھ ہمپر حرام ہے محرمات شرعیہ سے وہی اوسپر بھی حرام ہے اور جو کوئی دعوت اسلام اعراض و انکار کرے تو حکم کرو کہ اوس سے جزیہ محصول لیا جاوے اور جو لوگ نافرمانی و سرتابی کرین اونسے حرب و قتال چاہیے اور جملہ سرداران و سرداران لشکر کو حکم کردو کہ جب کسی شہر کا محاصرہ کرین تو اوسکے سواد پر شبخون اور دوڑ مار کر پراگندہ کردین یعنے تا وہ لوگ مجتمع ہوکر محصورون کی مدد کو نہ آسکین اور مجکو خبر پہونچی ہے کہ حدود مصر مین دو شہر بہت بڑے ہین ایک اہناس وہ قریب مصر واقع ہے اور دوسرا بہنسا کہ اسکا بہت بلند و محکم ہے اور مینے سنا ہے کہ اوس شہر کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصرانی ہے وہ بڑا سرکش خونریز ہے اوسکا نام بطلوس ہے اور وہ بجا بطارقہ مصر یعنے مصر کے رؤساے نصاریٰ مین بزرگتر ہے اور مجھے خبر پہونچی ہے کہ وہ مالک ہے واحات کا لہذا تمکو لازم ہے کہ ابھی تم قصد ملک صعید کا نکرو جب تک کہ اون دونون قلعون کو فتح کرلو اور تمپر اور اونپر جو تمھارے ساتھ ہین تقویٰ و پرہیزگاری سرّاً و علانیۃً لازم ہے اور مظلومونکا انصاف کرو ظالم سے یعنے ظالم سے مظلوم کی داد و فریادرسی کرو اور واجبات کا حکم اور محرمات سے منع کرتے رہو اور حق کم زور و ناتوان کا زورآور و ناتوان سے دلاور اور بچنا ہے کہ خدا کے احکام اور کام مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمکو مزاحمت کرے اور چاہیے کہ تم خود تو مصر مین مقیم رہو اور لشکر ونکو جہان بھیجنا ہے بھیجدو اور جسوقت احتیاج مدد ہو تو مجھے لکھ بھیجو کہ مین فوراً تمھارے پاس کمک روانہ کرون در حقیقت اعانت منجانب اللہ عز و جل ہے تو لازم ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ سے سوال و استمداد کرو کہ وہ تمھارے لیئے نصرت و معونت عطا کریگا اور تمکو فتح دیگا والحمد للہ رب العالمین بعد ازان نامہ کو لفافہ کیا اور خاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سر بمہر کرکے حوالہ سالم کیا اور سالم وہ نامہ لیکر سب صحابہ سے رخصت اور قبر مقدس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر وداع ہوا اور بعد از و عمود درحمت نماز متعینہ سفر پڑھکر روانہ ہوا اور برابر روا رو چلا گیا یہانتک کہ مصر مین پہونچا تو یہ دیکھا کہ عمرو بن العاص اور سائر صحابہ زمین اوترے ہین اور فصل ربیع کی ہے اور عمرو اپنے خیمے مین بیٹھے ہین اور اونکے اصحاب بھی پاس موجود ہین اور خیمہ ملک قبط کا تھا اور وہ حریر نیلگون اور سرخ و زرد سے بنا تھا اور وسعت اوسکی تیس ذراع کی تھی یعنے پندرہ گز طول پندرہ گز عرض تھا اور اوس مین فرش بچھا تھا جیسا فرش اہل مصر کا بتکلف آراستہ ہوتا ہے اور عمرو اوسپر بیٹھے ہوے مقداد و خالد و فضل و غانم وغیرہ امراے حضار محفل سے باتین کررہے تھے اور وہ خود بھی مثل اون سب کے

وغیرہ رواۃ کے یا پر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب وہ سب امرا و بلاد و
زمرۂ صحابۂ اخیار رضی اللہ عنہم تیرے ہمراہ سے مصر میں آ پہنچے تو تین روز یعنی یوم یکشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ و شنبہ وہان
قیام کیا یہانتک کہ ہر جہت سے تمام اشخاص و احشام مجتمع ہوے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سب کے مجمع مین خطبہ پڑھا
یعنی بعد حمد و صلوۃ کے وعظ و پند بیان کیا و بعد از فراغ خطبہ حکم کیا کہ لوگ متفرق نہون سب جمع رہین یہانتک کہ اونکے
سامنے نامہ امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پڑھا جاوے چنانچہ وہ نامہ پڑھا گیا جب اوسکے مطالب سے فارغ
ہوے تو برجستہ وہ سب خوشی سے اوچھل پڑے جسطرح شیر حملہ ور باشتیاق تمام شکار کیطرف چھلانگ مارتا ہے
اور سب یکبارگی بول اوٹھے کہ سمعنا و اطعنا یعنے سمعا و طاعۃ جنہنے اپنی جانون کو راہ خدا مین بذل و صرف کیا اور نقد بہا
کو طلب کیا اور جنس ثواب کی خواہش کی اور جنت کے مشتاق رہے اسوقت اسبات سے عمرو خوش ہوے اور کہنے لگے
کہ امیرالمومنین رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم کیا ہے کہ مین تمپر خالد بن الولید کو امیر و افسر مقرر کرون کہ وہ سیف اللہ اور قہر خدا
دشمنان خدا پرا ور مرد قتال شدید و بہادر مشدید ہے اور راوی کہتا ہے کہ خالد بن الولید ایام جاہلیت سے عمرو بن العاص
برادر دستدار اور اسکی طرف بہت مائل تھا چنانچہ ایک ہی روز باتفاق عمرو کی وہ بھی اسلام لایا تھا غرض کہ عمرو نے
طرف خالد کے التفات کرکے کہا کہ اے ابو سلیمان میرے پاس آؤ جب وہ نزدیک آئے تو عمرو نے کہا اگرچہ وہ اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم تم سب کے لئے فضیلت و عظمت ہے اور مین تمسے کچھ افضل و بہتر نہین ہون اور تمہین لوگو نمین بعض
وہ شخص ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم سے علاقہ قرابت و نسب رکھتا ہے اور تم سب اکابر و امرا ہو اور مین بھی ایک
تم مین ہون اور تم خوب جانتے ہو کہ حق تعالی نے میرے ہاتھون پر جسقدر فتح بلاد کی ہے اور میرے ہی ہاتھو نسے
لشکر و نکو برباد کر دیا ہے راوی کہتا ہے یہ کلام عمرو کا سنکر فضل بن عباس رضی اللہ عنہ برجستہ سامنے اوٹھ
کھڑے ہوے اور کہنے لگے اے امیر ہمنے اپنی جانو نکو راہ خدا مین فدا کیا ہے اور اسکے ہمکو سوا ے رفعت مرتبہ خدا
کے اور کوئی غرض متعلق نہین ہے اور حال یہ ہے کہ خالد تو ہمارے اختیار مین سے ہے اگر تم ہمپر کسی غلام حبشی کو
افسر کرتے تو رضا ے خداے عزوجل مین بالضرور ہم اوسکا امتثال امر کرتے پس ہم تمسے طلبگار خالد کے ہین کہ وہ
سادات و صنادید قریش سے ہے اور وہ ہمارے نزدیک جاہلیت مین بھی عزیز و گرامی تھے اور اب اسلام مین بھی وہ ہم مین معزز
و توقیر ہین یہ کلام فضل کا سنکر فرط و سرور نشاط سے منھ خالد و عمرو کا روشن ہو گیا بعد ازان عمرو نے سبھونکو حکم کیا کہ زمین
جیزہ مین قریب اہرام شرقی کے قیام کرین تب وہ سب اسطرف متوجہ ہوے اور وہان اپنے قیام کئے یہانتک
کہ جتنے آنے والے تھے وہ سب بھی آ پہونچے اور جو جو جہان جہان کے لشکر تھے ہر ایک تمام و کمال پورے ہوگئے
اور راوی نے اپنی سند حضرت واقدی و اسحاق بن ہشام سے کرکے روایت کی ہے کہ جب سائر جنود
و عساکر کامل ہوگئے اور وہ ربیع الآخر سنہ مذکورہ تھا تو عمرو بن العاص اپنے اصحاب کو نماز صبح کی

پڑھا کہ اسوقت اٹھ کھڑے ہوئے اور اس جگہ سے ماہ پا چلے اور گرد اونکی جماعت مسلمین تمام کھڑی ہوئی اور لکھا عمرو نے خالد بن الولید مقداد بن الاسود الکندی وزبیر بن العوام الاسدی فضل بن العباس الہاشمی عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق
عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و ہاشم بن المرقال و مسیب بن نجیہ الفزاری و عباس بن مرداس اور اولاد عبد المطلب اور
تمامی کبار انصار کے تھے تا آنکہ بالائے راہ سے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے پھر اس ٹیلے کے اوپر سے لشکر کفار پر
نگاہ کی جب انکی کثرت جمعیت دیکھی تو مسلمین عظیم حاصل ہوئی بعد اسکے حکم عمرو بن عاص کا کیا ہے ہر ایک سردار
لیے اپنے لشکر کا جائزہ پیش کرے تب امرا صاحب رایات ہیں صاحبان نوبت و نشان نکلے و آگے بڑھے اور
اوس میں سے ہر ایک امیر اپنا اپنا فوج ہمراہی اور اپنے برادران عمزادگان اپنے اپنے بھائی بندوں کا جائزہ روبرو
عمرو بن العاص کے دینے لگا آخر انکا سب کا شمار قلم بند ہوا تو سولہ ہزار کی جمعیت بحساب ہوئی پھر اس میں
اسما گنائے گئے تو آزمودہ کار مرد میدان کارزار دس ہزار چیدہ برآمد ہوئے کہ وہ سب شیر زبان دشمن عمر سے اور
اونکے بدن پر زرہیں داودی سجی ہوئیں اور گردنوں میں تلواریں ہندی حمائل پڑی ہوئیں اور ہاتھوں میں نیزے خطی
تولے ہوئے اور وہ سب اسپان عربیہ پر سوار تھے اور وہ تمام جرار اسپ جرار نامور تھے اوسوقت عمرو نے ان سے
خطاب کرکے کہا یا معاشر امرائے صاحبان رایات و اجار ساداتِ ہر آئینہ خالد بن الولید تمہارا سردار لشکر تمہارا امیر ہے
اوسکی سنو اور اسکی اطاعت کرو اور تم سب مل کلمہ واحد کے یک دل و یکجان رہو اور عزم مدافعت کرو اور اوسکے
حاموں پر نازل ہو اور اسکے سوا پر شتاب و راہ دوڑ مارو اور کسی قوم کے ساتھ پہلے جنگ مگر جسکو کہ اوسکو
طرف شہادت وحدت خدا اور رسالت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت و طلب کرو اور اگر وہ انکار کریں تو
جزیہ دیں اور اگر وہ اوا سے بھی انحراف کریں تو اوسوقت درمیان تمہارے اور اونکے قتال
ہے تا تنکہ حق تعالی کچھ حکم کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے اور ایسا کرنا کہ راہ گھاٹی و دیدبانی
کے طلایع جیسا کہ وہ دور دور گشت کرتے ہیں اور جیسا ہے کہ طلایع میں صرف سوار آزمودہ بیکار رہیں لیے ہر ایک طلایع
سواروں سنگ آور کا ہو وا اونکو لازم ہے کہ تم اپنے نفوس کو ثابت و مشتعل رکھو اور کثرت اعدا سے ڈر جانا اور
ہراس میں نہ آؤ اسلئے کہ بہرحال غالب تمہیں رہو گے جیسا کہ حق تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کَمْ مِّنْ
فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ یعنی اکثر تھوڑی جماعت
ہماری جماعت پر غالب آئی ہے اور سبب یہ ہے کہ حق تعالی صابروں ثابت قدموں کے ساتھ مددگار رہے یعنی تم
کو چاہیے کہ اپنی نیتوں کو حسن ظن خالص رکھو اور اپنے عزم کو بالجزم و محکم کرو کہ تمہیں غالب ہوگے کہ پروردگار
تمہارے ساتھ مددگار ہے اور تم لوگ سب اہل فضل اور سبقت کنندگان میں سے ہو اور تم وہ اصحاب رسول خدا
ہو کہ روبروئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمہیں معرکہ جہاد میں بڑی بڑی جنگ آزمائی کی ہے اور تم کو

میری صیت ما نصیحت کے محتاج نہین ہوتے تمہارے شئون پیہ حاجت فہمائش کی نہین ہے حق تعالےٰ تم مین برکت الے
لیسے راوی کہتا ہے کہ بعد ازان عمرو بن عاص نے اون سواران ذیشان کو بلایا جو شایان منصب نشان کے
تھے چنانچہ بعد خالد کے اول جس نے پیش قدمی کی وہ زبیر بن العوام تھے اور وہ اپنے بیکاریان گھوڑے پر
سوار اپنے ساز و سلاح مین آراستہ تھے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے اونکو علم سالاری کا دیکر پانسو سوار کا سردار کیا
پھر جب وہ اپنا لشکر ہمراہ لیکر اپنے نشان کا نکان دیتے ہوے اور بلاتے ہوے چلے تو یہ شعار پڑھتے جاتے تھے

أنا الزبير وابن العوام ۔ ليث شجاع فارس الإسلام ۔ أثرم نهام فارس همام
أقتل كل فارس غشوم غام ۔ وإنني يوم الوغا صدام ۔ وناصر في حاتها الإسلام

یعنے مین زبیر ہون اور پسر عوام ہون شیر جنگ آور ہون شہسوار اسلام ہون مرد بزرگ ہمت ہون شیر ہجوم آور حملہ
ہون قتل کرتا ہون سوار شیر غرین کو وہر آئینہ مین روز جنگ کے سرکوب ہون اور مدد و نصرت کرتا ہون اسلام کی قوت
اوسکی غا کی وہ بعد ازان عمرو بن عاص نے فضل بن عباس کو بلایا اور اونکو بھی پانسو سوار کا جو وہ سب اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تھے سالار کیا اور ایک علم سبز اونکے بھی ہاتھ مین دیا وہ بھی یہ اشعار پڑھتے چلے

إني أنا الفضل وابن العباس ۔ ومعي حسام قاطع للراس ۔ وقاتل الهامات والأضراس
وفارس منازل حواس ۔ وما على مرأمه هم من باس
أنني به الأعدا بني بساس

یعنے مین فضل ہون اور پسر عباس ہون
اور شہسوار ہون دشمنونکا جان افزا مام مردان ہون اور میرے پاس وہ تلوار ہے جو سر کی کاٹنے والی اور کھوپڑی
توڑنے والی اور دانتونکی گرا دینے والی ہے وبعد ازان ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب بلائے گئے
اور اونکو بھی ایک علم سردار کیا ملا اور یہ بڑے شہسوار بہادر و مرد دلاور تھے پس وہ علم دوش پر رکھے ہوے اور یہ ابیات
جوش مین پڑھتے چلے

أنا الفارس المشهور يوم الوقائع ۔ بجد حسام في الأعادي قاطع
ومعي على الأعداء ماز الطلل ۔ إذا احتكم الأعداء لصد قامع ۔ وعزمي في الهيجاء ما زال ناقع
أري سديد للمباسين جامع ۔ أصول على الأعداء صولة دارع ۔ وأشبعهم ضربا بسيف لامع
إمام الوغى من آل ذروة هاشم ۔ حماة البرايا كالبدور الطوالع ۔ أنا ابن أبي سفيان من كل جانب
تعود العدا مني إذا جئت قامع

یعنے مین وہ شہسوار ہون کہ روز وقائع کارزار کے شہرۂ روزگار ہون اسیا
ہون کہ تیزی میری تیغ کی دشمنونکی ریزی کرنے والی ہے اور نیزہ میرا دشمنون پر ہمیشہ دست دراز ہے کہ جس وقت وہ حکم کرتے
ہین خلاف کا یعنے جب وہ مخالفت کرتے ہین تو اونکو خوار و ہلاک کرتا ہے اور اوالعزمی میری درباره جنگ ہمیشہ جاری
ہے موافق میرے راے استوار کے جو جامع خوبیونکی ہے مین دشمنون پر وہ حملہ کرتا ہون جیسا مرد قادر و غالب حملہ کرتا
ہے اور مین اونکو سیر کرتا ہون ضرب شمشیر آبدار تا بدار سے مین پیشگاہ جنگ ہون آل بزرگ ہاشم سے جامی خلائق

تجمل کے لیے نالشب ظاہر ہتے حالانکہ ناقے کو وہ اوس جز و دیتے تھے اول ناقے کو ذبح کرتے تھے پوا کرتے تھے اور کان صدق
وعدا تھے وقت جود و برکات کے اور ہنگام سوار ہونے واسطے معانقات کے اور معروف یعنی احکام شرائع پہچانے نہیں جاتے
الا ہمارے نہین پہچانتے اور ہمارے پہچنوانے سے اور جہان مین کسی کے جود کو وجود نہین مگر ہمارا ہی جود ہے اور ہمارے
ہی مواہب ہین اور ہمارے مجد و کرامت فوق مدح و ثنا سے بالاتر ہے اور ثنا ہماری مواہب و سخاوت کی بلند تر ہے
اور دے شرف و شرافت کے مراتب کل کتابت جنو دے پس ہلاکی ہے اور اون باغیوں کے لیے جو ہم سے بغاوت رکھتے ہین
اور بہ اوس وقت کہ جب شہسوار ہمارے بہ تیغہاے تیز اونپر حملہ و غلبہ کرتے ہین اور بعد ازان برادر جعفر فضل بن عقیل کو بلایا اونکو
بھی پانسو سوار پر افسر کرکے علم افسری کا اونکو بھی دیا تو وہ بھی رخصت ہو کر یہ اشعار پڑھتے ہوے چلے

أَسِيرُ إِلَى الْحَرْبِ بِلَا تَمْهِيلٍ | بِحَدِّ سَيْفٍ قَاطِعٍ صَقِيلٍ | إِنِّي أَنَا الْفَضْلُ وَابْنُ عَقِيلٍ
وَابْنُ عَمِّي أَحْمَدُ الرَّسُولُ | الْمُبَجَّلُ بِصَلَاةِ الْمَلِكِ الْجَلِيلِ | وَبِهِ أُبِيدُ الْمُكَابِرَ الْمَجْهُولَ

یعنی کچھ شک نہین کہ مین فضل ہون
اور پسر عقیل ہون واسطے حرب کے جاتا ہون بلا تامل و بے تامل اور جو جاتا ہون تو با تیغ تیز بران صیقل شدہ کاٹ کے
سے ہلاک کرونگا تیرہ درونان و زنگ خوردہ دلان جہالت کو اور حال یہ ہے کہ پسر عم کا یعنی میرا برادر عم زاد احمد ہے
جو رسول ہی خدا کا اور وہ برگزیدہ اور بزرگی یافتہ ہے بصلوٰۃ و رحمت خداوند جلیل کے و بعد ازان مقداد بن الاسود الکندی
کو بلا کر اونکو بھی پانسو سوار کا سپہدار مقرر کیا اور اونکو بھی نشان ناموری کا دیکر رخصت کیا تو وہ بھی اپنے رجز
مین یہ اشعار پڑھتے ہوے چلے

وَسَيْفِي فِي الْوَغَا أَبَدًا صَقِيلٌ | أَنَا الْمِقْدَادُ فِي يَوْمِ النِّزَالِ | أُبِيدُ الضِّدَّ بِالسُّمْرِ الْعَوَالِي
يُبِيدُ الطَّعْنَ فِي يَوْمِ النِّزَالِ | طَلِيقُ الْحَدِّ فِي أَهْلِ الضَّلَالِ | مَعِي مِنْ آلِ كِنْدَةَ كُلُّ قَرْمٍ
فَأَتْرُكُهُمْ صَرْعَى كَأَعْجَازِ نَخْلٍ | فَيَا وَيْلَ الْعِدَا إِذَا الْتَقَوْا مِنَّا | إِذَا اقْتَحَمَ الْفَوَارِسُ فِي الْقِتَالِ
تُقَطِّعُهَا الْفَوَارِسُ بِالنِّصَالِ

یعنی مین مقداد ہون کہ بروز جنگ بلا
کرتا ہون مخالف صنادید کفار کو بسخت ترین بلا کشندہ یعنی بہ تیغ برندہ کے اور میری تلوار معرکۂ جنگ مین ہمیشہ صاف و صیقل کی ہوئی
رہتی ہے اور وہ ہمیشہ برہنہ کھنچی ہوئی اور تیز باڑھ دھرے ہوئی گمراہونکے حق مین رہتی ہے اور میرے ہمراہ آل کندہ سے
تمام جوانمرد ہین جنکے طعن سنان روز جنگ بہت کاری ہے پس ہماری طرف سے واسطے عدا اور اہل روم کے ویل و ہلاکی ہے
اوس وقت کہ کشتی و آویزش کرتے ہین دلیران مبارز میدان قتال مین اور اونکو ہم زمین پر پڑا ہوا چھوڑتے ہین مانند نخل خالی خشک کے
کہ دلاوران ہمارے اونکے تئین تلوار ہندی جوہردار سے ٹکڑے کرتے ہین اور بعد ازان عمار بن یاسر کو طلب کرکے اونکو بھی سرکردہ
پانسو سوار کا کیا اور لواے سرداری اونکو بھی دیکر وداع کیا تو وہ ان اشعار سے رجز خوانی کرتے ہوے چلے

أَنَا الْهُمَامُ فَارِسُ الْكَرَّارِ | أُفْنِي بِسَيْفِي عُصْبَةَ الْكُفَّارِ | إِنْ جَالَتِ الْخَيْلُ بِلَا إِنْكَارٍ
وَقَامَ سُوقُ الْحَرْبِ أَنَا عَمَّارُ | أَحْمِي الدِّينَ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارَ | صَلَّى عَلَيْهِ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَخْيَارِ	مَا كَانَ لَيْلٌ وَأَضَاءَ نَهَارٌ	ایسے میں رنگ بہت سوار ...

ہوں اور میں میت دیا ہوا اور ... کرتا ہوں نسل کفار کو ... جولانی کرتے ہیں گھوڑے ... اور بازار کارزار
گرم ہے اور میں عمار ہوں کہ حمایت کرتا ہوں دین مصطفیٰ کی جو برگزیدہ ... ہے صلوٰۃ و رحمت
خدا اوپر اوس کے اور اوسکی آل اطہار اور اوسکے اصحاب اخیار پر جب تک کہ شب ظلمت نگن اور روز روشن ہے والبداہی
عباس بن مرداس کو طلب کرکے اونکو بھی پانسو سوار کا مقدم کیا اور رایت ایالت بھی اونکو دیکر روانہ کیا تو وہ

ان ابیات سے رجز خوانی کرتے چلے	أَنَا الْعَبَّاسُ رَأْيِي مُسْتَقِيمٌ	مَعِي سَادَاتُ بَنِي سُلَيْمٍ
أُدِلُّ بِهِمْ حِمَاةُ النَّقْعِ لَمَّا	تَرَى الْهَيْجَاءَ كَاللَّيْلِ الْبَهِيمِ	وَسَيْفِي مَاضِي الْحَدِّ صَارِمٌ
لِأَهْلِ الشِّرْكِ كَالْمَوْتِ الْعَمِيمِ	بِهِ أَفْنَى الطُّغَاةَ بِكُلِّ أَرْضٍ	وَأَقْتُلُ كُلَّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ
وَحَيُّ بَنِي سُلَيْمٍ حُمَاةُ يَوْمٍ	هَدَانَا لِلطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ	یعنی میں عباس ہوں میری رای

راست و استوار اور میرا عزم مستقیم ہے میرے ساتھ بزرگواران بنی سلیم ہیں کہ با ایمان اونکے میں ذلیل و خوار کرونگا
جانبازی ... کو جس وقت ہم دیکھینگے ہنگامہ جنگ کو کہ مانند شب کے تاریک و ہمرنگ ہے اور میری تلوار
الی ... ہے میری تیغ تیزی میں دو دم ہے اور ... کے روشن ہے تو وہ واسطے اہل شرک کے
سبب ... ہے کہ اوسی میں اہل طغیان اور سرکشوں کو ہر ایک شہر میں فنا و ہلاک کرونگا اور اسی سے ہر ایک
کاذب و عاصی کو قتل کرونگا اور ہم اولاد سلیم ہیں کہ وہ مشہور قوم ہیں اور ہم ہدایت کئے گئے ہیں واسطے ہر راہ مستقیم
سیدھی راہ راست و ہموار پر ہیں ... ابوقتادہ انصاری کو بلا کر اونکو بھی رایت سالاری دیکر رخصت کیا تو وہ بھی

ان اشعار کو اشعار کرتے ہوئے روانہ ہوئے	أَسِيرُ بِاسْمِ اللَّهِ الْوَاحِدِ الْمَنَّانِ	حَتْمًا لِأَهْلِ الْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ
أُذِيقُهُمْ ضِرَابًا عَلَى الْأَبْدَانِ	بِكُلِّ هِنْدِيٍّ سَيْفِ الْيَمَانِي	أَنْصُرُ دِينَ الْمُصْطَفَى الْعَدْنَانِ
صَلَّى عَلَيْهِ الْمَلِكُ الدَّيَّانُ	وَآلِهِ وَالصَّحْبِ وَالْإِخْوَانِ	مَا نَاحَ قُمْرِيٌّ عَلَى الْأَغْصَانِ

یعنی نام خدائے واحد منان کے میں جاتا ہوں آشکارا واسطے اہل کفر و طغیان کے کہ میں اونکو بدنوں پر ضرب
مار کر اونکو اسکا ذائقہ چکھاؤنگا اور وہ ضربات ہر ایک تلوار ہندی کے ہونگے جو ہلاک کرنے والی بادشاہوں کی ہیں
اور میں نصرت کرتا ہوں دین مصطفیٰ کی جو نسل عدنان سے ہیں صلوٰۃ و رحمت ملک دیان کی اوپر نازل ہو اور اوس کی آل اور
اوسکے اصحاب و برادران پر جب تک کہ قمریاں شاخوں پر ... کریں اور ... ہیں اور بعد اوسکے
پھر عاصم بن عیاض اشعری بلائے گئے اونکو بھی لوائے سروری ملا تو وہ بھی ... ابیات پڑھتے ہوئے نکلے

إِنِّي إِذَا الْتَفَّتِ الْعَوَالِي سَتَرَى	قَرْمٌ هُمَامٌ فِي الْمَلَاحِمِ عَنْتَرِيٌّ	حُمَاةُ الطِّوَالِ لِلْأَعَادِي تَمُرُّ
وَمَا أَخْتَشِي مِنَ الْقَوَاضِبِ أَنْثُرُ	يَوْمَ التَّلَاطُمِ لِلْفَوَارِسِ مُنْكِرٌ	أَحُومُ حَوْمَاتِ الْمُرَادِ الْعَوْدَرِيِّ

فلا تقتلوا امرأ ساعيا | اذا نقض بنى الكتائب كبرتم | یعنے جس وقت جماعت شہسواروں کی

نسبت بیاتی ہے اشعر سے یعنی وہ اشعری جو بزرگ ہمت ہے اپنا ہنگامہ شدائد جنگ گرم کرتا ہوں تو اوس وقت میں مثل خبیر اورا جو وہ مبارزان دشمن میں ملاقات کرنے والا ہون اوس حالت میں کہ میرے ہاتھ میں تیغ قاطع نسل ہے اور رہ شمشیر جنگ کے جنگ آوروں کے لئے سرمست ہون اور میں تعاقب کرتا ہون گروہ مغروران کا جو مانند گور زرد آہوان کے ہیں اور ضرور ضرور قتل کرونگا اونکے دلیرون اور شیرونکو اور میں اپنی جانب سے یعنے اپنے ہاتھ سے اونکو عذاب اکرو عتاب شدید چکھاؤنگا و بعد ازان ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بلائے گئے اور پانسو سوار پر امیر مامور ہوئے اور اونکو علم امارت دیا گیا تو وہ بھی یہ اشعار بطریق رجز انشاد کرتے ہوئے متوجہ قتال ہوئے

وقلبي للبقاء والحرب صاب	ولي عزم اذل به الاعادي	سامضي للعداة بلا اكتساب
وان صالوا الجحيم بيوم حرب	اكان الكل عندي كالكلاب	وارجوا الفوز فيهم والثواب
طليق الحد فيهم غير آب		اذلهم بابيض مشرفي

یعنے میں جاتا ہون واسطے قتال دشمنونکے بلا تکلف اور حال یہ ہے کہ دل میرا

براے مقابلہ و حرب دشمن کے بیتاب ہے اور میرے لئے عزم بالجزم ہے کہ اوسکے سبب میں دشمنونکو ذلیل و خوار کرونگا اور مجھ امید ہے کہ اونکے باب میں یعنے دربارہ تذلیل و تخریب اون کافرونکے میں فائز بثواب ہونگا اور اگر روز جنگ وہ سب کے سب ایک ساتھ فراہم ہوجاوین تو بھی وہ سب میرے نزدیک مانند کتونکے خوار ہین کہ میں اونکو ذلیل کرونگا تیغ جوہردار سے جو اونکے حق میں نہایت ہی جسکی کچھ پناہ نہیں اور راوی نے کہا کہ بعد ازان پھر عمرو بن العاص نے قعقاع بن عمرو التمیمی اور مغیرہ بن شعبۃ الثقفی اور میسرہ بن مسروق العبسی اور مالک اشتر نخعی و ذوالکلاع الحمیری و تیمہ و عقبۃ بن عامر الجہنی و جابر بن عبداللہ الانصاری و ربیعۃ بن عامر المجازی و عدی بن حاتم الطائی و مثل ان بزرگوار اخیار کے سبکو بلایا اور ہمنے ان بزرگون کے اشعار کو بخوف طوالت اختصار کیا چنانچہ ان سبھونکو اعلام سرداری دیئے اور ہر ایک کو پانچ پانچ سو سوار کا سپہ سالار کیا پھر جسوقت ان سبکی تکمیل اور ترتیب ہو چکی تب عمرو بن عاص باتفاق اپنے اصحاب کے اپنے خیمے سے برآمد ہوئے اور ان سب امراء کو وداع کیا تا آنکہ جملہ کتائب و عساکر روانہ ہوئے اور ہر ایک لشکر آگے پیچھے ہوئے اور اونکے پیچھے بھیڑ اونکا اطفال و صبیان کی تھی یہانتک کہ سرزمین میں پہونچکر ایکمقام پر جا اوترے جو معروف بمرج تھا یعنے وہ میدان وسیع تھا اور وہ قریب مدائن واقع تھا اور اوسکے قریات و بازارون سے نزدیک تھا پھر اوسمقام سے طلائع یعنے غول غول سوار دشمنونکے واسطے حراست و تجسس اخبار کے مامور ہو کر گشت کرنے لگے اور وہانسے نزدیک وہ شہر ایک شہر تھا اوسمین ایک بطریق عظیم یعنے نصاری کا ایک بڑا رئیس رہتا تھا اور وہ پیشگاہ مارنوس والی اہناس وہانکا مالک و حاکم تھا اور وہ بڑا شہسوار ذی اقتدار اور سگ نابکار زمانہ روزگار تھا اور وہ اپنے زعم میں اپنے تئیں لائق حکومت میں نظیر و ہمسر بطلوس کا سمجھتا تھا حالانکہ بطلوس والی

ہوتا تھا اور وہ بوسانس میں شراکت رکھتا تھا اور راس میں حبیب وورس تھا اور عدد لشکر میں اکثر اور زیادہ
میں قوی تر اور وسعت بلاد میں بالاتر تھا جب اوس بطریق مالک دمشق نے دربارہ آمد لشکر اسلام کے اپنی
ہمسایوں کو نامہ لکھا اور وہاں حاکم حمص کو لکھ بھیجا اور فرانس صاحب انطاکیہ کو بھی لکھا اور وہ اہم مرتبہ حاکم تھا
اور کلاج کو بھی نامہ لکھا کہ حکومت اوسکی عدن سے لشکر بادر لانے سوار اور بلاد سماوہ و تدمر اور حدود شام
عقبہ تک بھی اور تمام عموم الناس کو اور دو عربستان طرف صعید کے اطلاع و آگاہی دی اور جب ملوک مالک اس
حرب مستعد ہوئے تو ہر ایک نے دوسرے کو بذریعہ تحریر مطلع کیا اور بلد صعید نے مکی و اسطرابی کی لیے اپنی
کے سامنے مدد و اعانت کی (جیسے سب سردار عرب کے) اور وہاں والوں کے دلوں میں عجب حال ہوا اسوقت مجمع
ملک تجارت اور علیف ملک لوہ یہ دونوں بادشاہ مع اپنی اپنی جمعیت کے آپہونچے اور اونھوں نے گرد نواح
سرحد میں لوہ و سرحد تجارت سے لوگوں کو جمع کرکے طرف اسوان کے آئے اور ملک تجارت کے ساتھ ایک ہزار
مست فیل تھے اور سرخ عماریاں کسی تھیں اور اوس فولاد کی کجاہاں مزین تھیں اور ہر ایک عماری میں دس دس
حبشی طویل القامت عریاں تن سوار تھے اور اونکے شانوں پر تیر وغیرہ کی کیالیں تھیں اور اونکے پاس ڈھال اور
بھالے اور قرابین اور طلائیں اور گرزہائے آہنی اور تلواریں اور تیر کمانیں سب حربے تھے اور وہ سب گنتی
میں بیس ہزار اور جب وہ ساس ساہاں سے قریب اسوان پہونچے تو وہاں والے انکی ملاقات کو انکے لشکر میں آئے اور
اسے اموال سے اونکو آگاہی دی اور اونکی ضیافت خاطر کے لئے سرو سامان سیر و آب شیرین اور ہر قسم کے گوسفند
سوسمار وغیرہ ساتھ لائے اور اونکو اپنے یہاں اور مال اور تین روز تک اپنا مہمان رکھا بعد ازاں بطریق اسوان کا اونکے
ہمراہ مع اپنی جمعیت کے اور سب طرف ملک انقطہ کے گئے اور وہ ایک قریہ ہے قریب قوص کے تو اوس نے بھی ان
لوگوں سے وہی معاملہ ضیافت و مہربانی کا کیا جیسا اسوان والوں نے کیا تھا اور اوس نے اون لوگوں کے ساتھ
ایک اپنا لشکر کمکی مقرر کر دیا یہانتک کہ یہ لوگ انصنا میں پہونچے اور وہاں ایک بڑا بطریق نادری تھا ولاور بہادر
ستمگر تھا اور منجم بھی تھا تو صورت آدمیکے اوس تمام شہر تا عریش کا حکومت کرتا تھا اور اسکا شہر بہت بڑا الف دروازہ
تھا اور اوس میں فوج کثیر تھی اور اوس شہر میں بڑے بڑے عجائب و طلسمات تھے اور اوس شہر کا قلعہ بھی عظیم الشان
سنگ خام کا تھا اور اوسکی بلندی مثل حد کی تھی اوسکے اندر محلات و مکانات سے تھے اور بت پرستی گاہیں تھیں اور
بیت مسو بنائے سنگی پر قائم تھے پھر جسوقت یہ لشکر انصنا میں پہونچا تو بطریق وہاں کا جسکا نام ... اون
کی ملاقات کو نکلا اور اس نے اپنے برادر عمزاد ... کو جو بڑا بہادر تھا سرگروہ چار ہزار سوار کے لشکر
کمک تیرک و ہمراہ اوس لشکر کے کر دیا اور وہ سب چلتے چلتے وادی بہنسا میں پہونچے اور اوس وادی
کے بطریق کے یہاں جا کر اوترے اوسکا نام قلوطا تھا اور وہ ملک نقلوس کے امرا میں سے تھا

خبر درود لشکر کی بطلوس نے سنی تو اونکی ملاقات کے لئے اپنا لشکر عظیم لیکر نکلا اور یہ نظارہ اوسکے لشکر تمام کے اوسکے لشکر خاص پچاس ہزار نصرانیونکی تھا اور وہ سب زرد پوش تھے اور زرین طلا کار تھین اور قبائین انکی دیباج زرنگار کی تھین اور اونکے سرون پر تاج مکلل بجواہر شاہوار تھے اور وہ سب گھوڑون پر سوار تھے اونپر زین زرین کسے تھے اور اونکے ساتھ دو گھوڑے کوتل تھے اونپر یاکمرین حریر رنگ برنگ زردوزی کی پڑین تھین اور غاشے تمامی کے مرصع بسیم و زر تھے اور اونکے ساتھ پچاس صلیب طلائی تھے یعنے نشانہائے ترسول اور طول ہر صلیب کا چار چار بالشت تھا اور ہر ایک صلیب کی نوک پر تاج طلائی و نقرائی یعنے سونے کے لٹو نقش کھودے ہوئے جڑے تھے اور زیر ہر صلیب کے یعنی ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور وہ عظیم شان اور عجیب بان سے تھے اور اونکے ساتھ بہت سے باجے تھے مثل نقارے و طبول و طنبور و بگول و نرسنگے و ڈھول کہ جب سب وہ بجتے تھے تو زمین ہلتی تھی اور اونکے ساتھ اونٹ و خچر اور بکتے بیل بہت سے تھے غرضکہ جسوقت اون لشکرونسے جو وارد تھے بطلوس والی بہنسا کی ملاقات ہوئی تو سارے ملوک و روساے نصاری گھوڑونسے اوترکر پیادہ پا ہوگئے اور فیمابین اونکے بعد سلام کے بمقدمہ اقدام عرب کے کلام ہوا تب اون لوگون سے بطلوس ملک نے کہا ہوشیار و خبردار ہو کہ اہل عرب تم مین او تمہارے بلاد مین طمع و حوصلہ رکھتے ہین کیونکہ مثل عرب کی مثل مکھیونکی ہے کہ اگر اونکو نہ اوڑاؤ تو سب کھالیوین اور اگر ہنکاؤ تو چھوڑ بھاگین پس چاہئے کہ ثابت قدم اور صادق ہمم رہو بتحقیق کہ مین نے تمہارے لئے سجاریب ملک برقہ کو اور ملک احات وغیرہ کو نامجات لکھے ہین وہ گویا کہ تمہارے پاس موجود ہین اور حال یہ ہے کہ عرب تمہارے یہان آگئے ہین اگر مجکو خوف اس بات کا ہوتا کہ عرب ہمارے بلاد مین آجاوینگے تو وہ نہ سنتے یعنے اونکو خبر بھی ہوتی کہ یکایک مین انپر جا پڑتا لیکن جو مین اسطرح یکبارگی اونپر جا پڑون تو اونکی ایک جماعت تو ہمسے مقاتلہ کرین اور ایک جماعت اونکی ہماری بلاد مین گھس پڑین اور اپنا تسلط کر لیوین تو وہان ایسا کوئی نہین ہے کہ اونکو اون بلاد سے دور کرے و ہرگاہ مین تمہارے ساتھ خروج کرون تو البتہ تمہاری خدمت مین ہونگا و حالانکہ مینے قدیم کتابون مین لکھا دیکھا ہے کہ جب اہل عرب بلد بہنسا اور اوسکے مضافات پر مالک و قابض ہونگے تو اہل سعید یعنے ملک مصر مین کوئی اونسے مقاومت نکرسکیگا بسنکے کرامس رومی نے کہ اول تھا اور یہ وہ شخص ہے جو بعد اس واقعہ کے اسلام لایا اور حاضر ہوکر وہان کی سرگذشت بیان کی چنانچہ اوسنے اوسوقت کہا لے معاشر ملوک و امرا مینے بھی پرانی کتابون مین سیر کی ہے تو فی الواقع اونمین یہی لکھا ہے کہ جب اہل عرب بلد بہنسا اور اوسکے نواحی پر مسلط ہونگے تو بعد اسکے اہل صعید کے لئے کوئی اونسے مقابلہ نکریگا پھر جسوقت ملوک و امرا نے یہ بات سنی تو آگے بطلوس ملک کے اپنے سرون کو جھکا لیا تب بطلوس نے اپنے نصرانیون میں سے دس ہزار آدمی انتخاب کئے جنکی شجاعت و قوت اور بہادری و دلاوری معروف تھی اور جماعت پر صاحب و مالک مکذر کو شہر بادر کیا اور وہ بڑا کافر طاغی تھا اور اسکا نام برنس تھا اور اوسکو ایک سونے کا صلیب دیا اور ایک اور

اور سب اپنے بڑے ساز و سامان سے ہیں اور اونکے ساتھ ایک ہزار تین سو فیل جنگی ہیں اور نیز مردان کارزار سوار ہیں
جسطرح روز واقعہ عراق کے واقع ہوا تھا پھر جسوقت امرا نے یہ خبر سنی تو مضطرب ہوئے اور جو لوگ صابر تھے وہ بدستور
ثابت قدم رہے اور یہ آیہ پڑھنے لگے قُل لَّن یُّصِیبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا یعنے اے نبی تو کہدے کہ ہمکو کوئی ضرر
نہ پہونچاویگا مگر جسوقت کہ حق تعالیٰ نے ہمارے مقرر و مقدر کیا ہے اور خالد نے یہ خبر سنکر کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنے ہمکو توانائی و قوت حاصل نہین ہے مگر بتائید اوس خدا کے جو برتر و عظیم ہے
وبعدازان یہ آیہ تلاوت کیا اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا
وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یعنے وہ ایسے لوگ ہین کہ لوگون نے اونسے جو کہا یعنے اونکو ڈرایا کہ ہر آئینہ
دشمن تمھارے لئے جمع ہین تو اونسے تم ڈرتے رہو سو یہ سنکے اونکے ایمان کو اور زیادہ ترقی ہوئی اور کہنے لگے حقتعالے
ہمارے تئین بس ہے اور وہ کیا خوب مددگار ہے بعدازان یہ آیت پڑھی کَمْ مِّنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً
کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ یعنے اکثر چھوٹی جماعت والے بڑی جماعت والون پر بتائید خدائے
عزوجل غالب آئے ہین اور حق تعالیٰ صابرونکے ساتھ معین و معاون ہے وبعدازان خالد نے اپنے اصحاب سے
کہا کہ یارو اپنے تئین پست ہمت وازپا افتادہ نکرو اور صبر و استقامت رکھو کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ
وَاللّٰهُ مَعَکُمْ یعنے تمھین غالب رہوگے کہ حقتعالے تمھارے ساتھ مددگار موجود ہے اور یہ جمعیت زیادہ تر جمعیت
یرموک سے نہین ہے اور نہ یہ کثرت زیادہ تر کثرت جنادین سے ہے ایسے جیسی جمعیتین و کثرتین ملک عراق مین ہین
تمھین سے اونسے یہانکا ہجوم و ازدہام زیادہ نہین ہے) وباوصف اسکے تم مالک ملک مصر بھی ہوچکے وہ مصر جو ان کا فرد
عزوغرور کا سرتاج تھا اور اسکے سوا تم مالک وجہ البحری کے بھی ہوئے ہو اور اون کے ملوک و بطارقہ یعنے
امراے سوسردون کو قتل بھی کرچکے ہو وباینہمہ ملک شام و یمن و عراق و حجاز یہ سب تمھارے قبضے مین آگئے
ہین اور تمام بلاد تمھارے تحت تصرف مین ہین اور حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاذْکُرُوْۤا اِذْ کُنْتُمْ قَلِیْلًا فَکَثَّرَکُمْ
وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْهَا یعنے پہلے تم تھوڑے تھے پھر حق تعالےٰ نے
تمکو بہت کردیا یعنے تمھاری جمعیت کو بڑھادیا اور فرمایا کہ تم اوپر کنارے غار نار کے یعنے قعر جہنم کے کنارے تھے
پھر حقتعالے نے تمکو اوس سے نکال لیا اور تمھین وہ لوگ ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہوکے تنہا قتال و جہاد کیا
اور فرشتون سے تمکو نصرت ملی اور حق تعالے نے زبان نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تمسے وعدہ فرمایا ہے اس امر کا کہ
یَسْتَخْلِفَکُمْ فِی الْاَرْضِ یعنے حق تعالیٰ تمکو خلیفہ و مالک کریگا زمین مین اور دوسری جگہ فرمایا ہے
لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ یعنے ضرور ضرور ہم اونکو خلیفہ روی
زمین کا کرینگے جیسا اون لوگون کو کیا تھا جو اونسے پیشتر تھے یعنے اہل دین آدم علاوہ ان سب باتونکے بڑی بات یہ ہے کہ تم عرب

ویراہ جامہ شہادت نہیں ہوگا لامحالہ اوسکے لئے جنت ہے کہ روح اوسکی نقل کر گئی اوسکے بدن سے طرف روح وریحان
جیسے بجائے آسائش جسم جو مستوجب رحمت کردگار کے اور مستوجب رضائے پروردگار ہوگا یا سچہ۔ کلام خالد کا
جب لوگوں نے سنا تو خورشید [illegible] ہر ایک کے منہ روشن ہوگئے اور سب تکرار ہوکر بولنے لگے اے خالد ہم لوگ
سب تمہارے روبرو حاضر ہیں اور جیسے اپنی جانوں کا بذل رضائے خدا کے ہمدوش کیا ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے
کہا کہ بعد اس خالد نے یزید بن معبح السوسی کو پاس عمرو بن عاص کے بہت جلد روانہ کیا اور احوال یہاں کا کہا
مصاحبت عمرو کی بسبب اس حسر کے اپنے برادر عمرو [illegible] کو مصر میں بجائے خود مقرر کیا کہ بارہ ہزار مرد سالح جان اور
سوائے اوسکے اور بھی چالیس مسلمان اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مصر خاص میں مامور کر دیئے اور خود وہاں سے
مع چار ہزار سوار کے روانہ ہوئے پھر جب عمرو بن عاص لشکر اسلام میں خالد کے پاس پہونچے تو مسلمین
اوسکے پاس جمع ہوئے اور بعد سلام کے کہنے لگے اے امیر ہم تو آپکی جانب سے ایسے ہمائے آپکو کافی تھے اور اس
کلام سے یہ ہے کہ آپ نے کیوں تکلیف کی اور کسلئے قدم رنجہ فرمایا تب عمرو نے جواب دیا کہ ہاں تمکو ایسا ہی جاننا ہے
ولیکن بوجہ سکونت تمہاری بلاد دشمن میں ہے مجھے سزاوار تھا کہ میں ایسی جگہ میں جاؤں کہ تم سے ملاقات کرکے
خوشنود ہوا اس کلام سے سائر مسلمین بہت شاد ہوئے اور برائے مقابلہ و معاملہ دشمنوں کی مستعد و آمادہ ہو گئے
چنانچہ ہر روز طلائع سواروں کا جول جول ہوکر برائے تجسس اخبار نکلتے تھے آخر اسی عرصہ میں ایک روز
ایسا ہوا کہ فضل بن عباس بن عبد المطلب برادر اونکا برادر حقیقی عبد اللہ بن عباس اور جعفر بن عقیل و برادر انکے
بن علی و مسلم و عبد اللہ بن زبیر و سلیمان بن خالد بن الولید و محمد بن قیس بن عبد اللہ و عبد اللہ بن معاذ و عبد اللہ
بن عمر بن الخطاب و عبد اللہ بن عمرو بن العاص و عمرو بن سعد بن ابی وقاص و محمد بن مسلمہ و عبد اللہ بن ابی بکر الصدیق
و ربیعہ بن مغیرہ بن شعبہ ان سبنے جنگ کی تیاری کر دی اور ساتھ اون کے [illegible] و دیگر بزرگوار تخمیناً چارسو
ابرار اولاد صحابہ و امرائے دین انصار و اولاد صاحبان رایات و نشان سے اور ایک ہزار چھ سو جماعت مختلف عرب
جاجر بن انصار سے آمادہ پیکار ہوگئے چنانچہ [illegible] اپنے تن پر سجے ہوئے اور [illegible] ہوئے اور تلواریں حمائل
میں لٹکائے [illegible] سر پر [illegible] ہوئے برچھیاں و نیزے کاندھوں پر لگائے ہوئے اس شوکت سے روانہ ہوئے تا آنکہ
دشت ایک دیر کے پہونچے تو وہاں ایک جبل واقع تھا اور وہ معروف بہ [illegible] مقامات [illegible] سے [illegible]
احوال و تجسس اخبار کرنے لگے پھر وہ اسی حال میں مصروف تھے کہ ناگاہ ایک غبار مثل بادل کے [illegible] اوسکے
نظر آیا اوس وقت ان اصحاب میں سے ایک نے دوسرے کو دیکھا اوس نے کہا یہ غبار وحشیان صحرا کا ہے اوس
نے کہا اگر ایسا ہوتا تو آخر یہ غبار پھٹ کر منتشر ہو جاتا مگر یہ گرد لشکر کی ہے اسواسطے کہ جب گھوڑے دوڑتے
ہیں تو اونکی ٹاپوں سے اسطرح کی غبار [illegible] اوڑتی ہے اور **راوی** نے بواسطہ ابن زیاد و عبد اللہ

وابو مالک الخولانی وطارق بن شہاب الجرہمی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے **روایت** کی ہے وہ کہتے تھے جس عرصہ
مین کہ ہم لوگ فضل بن عباس کے ساتھ اوس معرکہ مین باتین کر رہے تھے کہ ناگاہ وہ غبار ہمارے قریب آیا اور اوس سے
دس ہزار سوار نمودار ہوے اونکے ساتھ بہت سے نشان اور صلیب تھے پھر جسوقت اون لوگون نے ہمکو دیکھا تو اپنی
زبان مین غوغا کرنے لگے اور بعد ازان بلا تامل وبید رنگ ہمپر حملہ آور ہوے **راوی** کہتا ہے اور ایسا ہوا کہ اتفاقاً
ضرار بن الازور ہم لوگون سے جدا چلے تھے اور انکی ہمراہ دوسو آدمی اہل نجدہ وشجاع تھے اور وہ سب اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ لوگ شاہراہ چھوڑ کر پہاڑ کے راستے سے آتے تھے تو چلتے چلتے ناگاہ ایک ایسا غبار اٹھا
کہ ہمارے اونکے درمیان حائل ہوگیا یہانتک کہ وہ ہم تک پہونچنے سے عاجز رہے پھر جب ضرار وغیرہ نے اوس غبار مین
ایک لشکر جرار دیکھا تو اونکو اپنے اضرار اور اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا اوسوقت ضرار برجستہ روبرو نکل آئے اور کہنے لگے
لا فِرَارَ مِنَ الْمَوْتِ یعنے موت سے گریز نہین ہے پس اون اعدا نے ضرار وغیرہ کو مہلت ندی اور چارونطرف سے گھیر لیا پھر
جب اون جانبازون نے دیکھا کہ جنگ ناگریز ہے تو لوگ باہم یکدیگر ملتفت ہوکر سب نے باستقلال واستقامت تمام صبر
جمیل وثبات کریم اختیار کیا تا آنکہ روم لئام نے اونکو ہمگی اطراف وجوانب سے محاصرہ کر لیا فَلِلّٰہِ دَرُّ ضِرَارٍ یعنی حق تعالیٰ
ضرار کو جزاے خیر دیوے کہ البتہ اونھون نے مقاتلۂ شدید سے مقابلہ کیا اور تھوڑی دیر مین اصحاب ضرار سے ایک جماعت
شہید ہوئی ناگاہ گھوڑا ضرار کا زخمی ہوکر گر گیا تو اعدا نے اسکو اسیر کر لیا اور اونکے بقیہ صحابہ سے بھی ایک جماعت کو قید
کر لیا اور ان بطارقہ نصرانیہ نے کہ سردار جسنے مقاتلہ کیا صاحب باب الکبیر کا تھا آخر اون دشمنون نے ضرار اور اونکے صحاب
کی مشکین کسکر اپنے گھوڑونکی فتراک سے باندھ لیا اور اونکو اپنے لشکر اعظم کیطرف روانہ کیا اتفاقاً ان بندیون
مین سے ایک شخص معوی مولی عبدالرحمن بن ابی بکر سے یعنے اونکا غلام آزاد کردہ جسکا نام سالم تھا چھوڑا بھاگا اور
دوڑتا ہوا شتابی تمام خدمت مین خالد اور عمرو کے پہونچا تب اوسوقت مسیب بن نجبۃ الفزاری ورافع بن عمیرۃ الطائی
برجستہ اوٹھ کھڑے ہوے اور دونون نے زمرۂ صحابہ سے ہزار صحابی اپنے ہمراہ لئے اور ایک
شخص اہل حیرہ مین سے جو اسلام لائے تھے اونکے ساتھ ہو لئے تاکہ غیر شاہراہ کے اونکو کسی اور
راستے سے لیجاوے چنانچہ وہ لوگ وہان ایک دیر کے قریب جاکر کمینگاہ مین پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے تا آنکہ وہ
وہ بطریق جسنے ضرار واصحاب ضرار کو اسیر کیا تھا نزدیک کمینگاہ کے مع اپنے جماعت کے آ پہونچا اور اوسکو اس
ان کمین نشینونکی کچھ خبر نہتھی اور نہ کہیں اونکا اثر ونشان پایا جاتا تھا اوسوقت اس رہبر نے مسلمانون سے کہا مجھے یقین ہے کہ تم
اس قوم پر سبقت پاؤگے ابھی تم یہین گھاٹ مین چھپے چپکے بیٹھے رہو (یعنے جبتک کہ وہ تمہاری گھات پر پہونچین) اور جسقدر
لوگ ہمراہ ضرار وغیرہ قید ہونیکے گئے تھے وہ سب پانسو سوار تھے **راوی** نے **کہا** اور ایسا ہوا تھا کہ جب خبر اسیری
ضرار وغیرہ کی خالد وعمرو کو پہونچی تھی اور مسیب ورافع آمادۂ تاخت ہوے تھے اوسوقت خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی

صدائے تکبیر و تہلیل شور کرتے تھے پھر اوسوقت ہم لوگوں نے خولہ و رافع و مسیب کے ہمراہ ملکر نعرہ و یورش کردیا نزدیک ساعت سے زیادہ نگذری تھی کہ تمام ان دشمنوں کو قتل کر ڈالا اور حق تعالیٰ نے ضرار اور انکے اصحاب کو اوس قید و بند سے خلاصی بخشی پھر ہمنے گھوڑے اوس قوم کے اور رخت و سلاح اونکے لے لئے اور یہ پہلی اونکی غنیمت حاصل ہوئی اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے **کہا** کہ ہنگام وغا جسوقت ضرار مع اپنے اصحاب کے اونسے خلاص ہوئے تو ضرار ایک گھوڑی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور ایک نیزہ جو پڑا ہوا تھا اوسکو اوٹھا کر قوم پر حملہ کیا اور یہ اشعار اونکی زبان پر جاری تھے

لك الحمد يا مولاي في كل ساعة	مقر بالغفران دهري وكربتي	فقد نلت ما ارجوه من كل حاجة
جمعت شملي ثم اشفيت علتي	فيا ويل كلب الروم ان ظفرت يدي	سوف اعلوه بالحسام بنقمتي
واتركهم جمعا صريعا على الثرى	كرمية في الارض من عظم غصتي	یعنی تیرے ہی لئے حمد وثنا ہے اے

میرے مالک ہر حال و ہر ساعت میں کہ تو ہی کھولنے والا اور دور کرنیوالا میرے رنج و غم و سختی کا ہے و تحقیق کہ میں اوس امر کو پہونچا جسکی میں آرزو رکھتا تھا ہرگز نہ راحت و آرام سے کیونکہ تو نے میرے امور پراگندہ اور میری خاطر پریشان کو جمع کردیا اور میرے آزار کو تو نے شفا دی پس اب ہلاکی ہے سگان روم کے لئے اگر مجھکو ان پر دسترس ہوا اور قریب ہے کہ میں شمشیر اپنے غضب اور کینہ کشی کی اونپر بلند کرونگا اور میں ان سبکو کھیت کے سرے زمین پر افتادہ چھوڑونگا اپنی ضرب شدید سے جسطرح شکار تیر خوردہ زمین پر تڑپتا ہے اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے **کہا** پھر جب ضرار انشاد اشعار سے فارغ ہوے تو ناگاہ ایک جماعت سوارونکی شکست یافتہ آئی اور سبب اوسکا یہ ہوا کہ جسوقت رومیوں نے فضل بن عباس پر حملہ کیا تو اوسوقت اونھوں نے اور اونکی بنی اعمام نے ملکر اونپر ایک نعرہ مارا اور اونکو للکار لیا اور اونکی کثرت تعداد سے کچھ باک نکرتے تھے اور اونھوں نے صبر کیا تھا صبر دلیران گرامی قدر کا اور اوسوقت زحمت شدید تھی اور حصول مرام دشوار تھا اور سیل خون روان تھا اور آسمان تیرہ و تاریک تھا یعنے گرد و غبار جنگاہ سے اور اوسدم تنور رزم گرم تھا اور مردم دلاور صرف ہمت میں مصروف تھے اور ہنگامۂ قتال بڑے زور ون پر تھا اور جنگ عظیم برپا تھا اور اوس آن کوئی کسی کا انیس و غمخوار نہ تھا چکی لڑائی کی بڑے روز و شور سے چل رہی تھی طعن سنان و ضرب شمشیر کی بڑی شدت تھی مردم مبارز رزمگاہ گم گشتہ پامال تھے اور جوانان قتال سخت کد کرتے تھے گردنیں ماری گئی تھیں آنکھیں نکل پڑیں تھیں انجام کار دشوار ہو گیا تھا چاند و سورج تیرہ و تار ہو گئے تھے اوسوقت حال مسلمین کا یہ تھا کہ باعث کثرت مشرکین کے اونکے درمیان میں معلوم ہوتے تھے اور ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے تھے مگر بصدائے تہلیل و تکبیر یا با آواز صلوٰۃ و درود بر بشیر و نذیر کے صلی اللہ علیہ وسلم اور حال یہ تھا کہ اوس آن فضل نے صبر جوانمردان گرامی قدر کا کیا فَلِلّٰہِ دَرُّ الْفَضْلِ یعنی حق تعالیٰ فضل کو جزائے خیر دیوے اور اونکی نیکوئی زیادہ کرے اونھوں نے وقت شدت حرب کے بنفس نفیس اپنے کیا خوب چالاکی و چابکی کرتے تھے کہ کبھی صفیں میمنہ کی میسرہ پر اولٹ دیتے تھے یعنے اودھر ادھر ہٹا دیتے تھے

یعنے عالم میں کس مرتبے کی انتہا نہیں معلوم ہے یہ اشعار پڑھکر مقداد درمیان لشکر کے گھس گئے اور بعد اونکے

زیاد بن ابی سفیان نے حملہ کیا اور یہ اشعار پڑھتے تھے

أَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي سُفْيَانِ

جَدِّي نِزَارٌ مِنْ أَشْرَفِ الْعُرْبَانِ ۔ وَمَنْ نَمَى أَحْمَدُ الْعَدْنَانِ ۔ مَعِي حُسَامٌ ثُمَّ رُمْحٌ ثَانِ

الْيَوْمَ فِي كُلِّ كَافِرٍ جَبَانٍ ۔ وَكُلِّ قَلْبٍ نَاقِصِ الْإِيمَانِ

یعنے میں زیاد بن ابی سفیان ہوں میرا دادا شرف عرب مشہور تھا اور نسب میرا بیٹا ہے برادر عم زاد احمد ہے نسل عدنان میرے پاس شمشیر بران ہے اور نیزہ ہے اور یہ شمشیر کا ثانی دو ہزار دو سو میں تلوار و نیزہ مارتا ہوں ہر کافر نامرد کو اور ان سب کو جنکے قلب ناقص الایمان ہیں یہ رجز پڑھکر پھر زیاد بھی دشمنوں کے پرے میں گھس پڑے اور میمنہ والوں کی صفیں میسر و میسرہ اور میسرہ والوں کی صفیں میمنہ پر جا پڑیں پھر قلب لشکر میں نہس پڑے اور رومی اونکے سامنے سے بھاگے جاتے تھے اور اونکے درمیان تلوارین مارتے ہوئے طولاً و عرضاً اپنے سامنے اور چپ و راست ترکتازی کرتے تھے اور بعد اونکے پھر قعقاع بن عمرو التمیمی نے نکلکر حملہ کیا اور وہ اپنے رجز میں یہ اشعار پڑھتے تھے

أَنَا الْهُمَامُ الْفَارِسُ الْقَعْقَاعُ ۔ لَيْثٌ هُمَامٌ ضَيْغَمٌ مِطْلَاعُ

مَعِي حُسَامٌ يَبْرِي الْأَوْجَاعَ ۔ وَيَقْطَعُ الْهَامَاتِ وَالْأَضْلَاعَ ۔ يَا وَيْلَ أَهْلِ الشِّرْكِ وَالنِّزَاعِ

مَتَى ذَا طَالَ فِي الْحَرْبِ بَاعُ

یعنے میں بزرگ ہمت شہسوار قعقاع ہوں شیر ہمت ہوں اور وہ شیر زبردست ہوں جسکے سب زبردست ہیں میرا ایک شمشیر ہے جو دردوں کو دور کرتی ہے اسطرح کہ سروں کو کاٹ ڈالتی ہے اور پہلوؤں کو پھاڑ ڈالتی ہے اور پسلیوں کو توڑ ڈالتی ہے ویل اور وائے ہے اے اہل شرک اور اے نزع کرنے والو جبکہ حرب میں طول ہوا اور لڑائی بڑھ گئی تو پھر رحم و کرم کہاں ہے **راوی** کہتا ہے کہ پھر اونکے بعد شرجیل بن حسنہ نے حملہ کیا اور رجز میں یہ ابیات اونکی زبان پر جاری تھے

أَلَا يَا عُصْبَةَ الْإِسْلَامِ صُولُوا ۔ بِأَبْيَضَ السَّمْهَرِيِّ وَالرُّمْحِ الطَّوِيلِ

وَمُوتُوا فِي الْوَغَا قَوْمًا كِرَامًا ۔ وَعِشْتُمْ فِي الْمَعَامِعِ لَا تَزُولُوا

یعنے اے پہلوانان جوانمردان اسلام حملہ کرو دشمنوں پر تیغ تیز و صیقل کردہ اور نیزہ دراز سے اور اونکو عوض موت سے یعنے اونکو جامہائے مرگ پہناؤ آشکارا اور اسکی مراد یہ ہے کہ اونکو قتل کرو للکار کر ضرب نیزہ و ستی اور طعن سنان دراز سے اور مر جاؤ تم جنگ میں اوس حالت میں کہ تم قوم گرامی ہو اور جیتے رہیں اوسنے تم اپنے پاؤن پیچھے نہ ہٹاؤ اور قدمونکو لغزش نہ دو **راوی** کہتا ہے کہ بعد ازان بقیہ سواران نامور (یعنے وہ دو ہزار جو مقداد و زیاد کے ہمراہ تھے اور وہ ہزار سوار جو قعقاع و شرجیل کے ساتھ تھے) باہم آگے پیچھے آ پڑے اور اسوقت زیاد اوس قوم میں گھسے ہوئے تھے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے چنانچہ اونھوں نے قصد اوس بطریق اعظم کا کیا جو مالک بیا الکبری تھا اور اسکے داہنے شانے پر تلوار ماری کہ بائیں شانے سے اوسکی نوک چمکتی نظر آتی تھی تب اوسوقت مسلمانوں میں یکبارگی ایسا شور تکبیر کا بلند ہوا اور صدائے کوہ سے آواز تکبیر آنے لگی اور صدمہ سم اسپان یعنے گھوڑونکی ٹاپوں سے زمین ہلنے لگی اور ہر ایک امیر لشکر نے ہر ایک بطریق پر حملہ کرکے اوسکو قتل کیا

تو اوس میدان مین آگ کی روشنی کی اور ساری رات تلاوت قرآن مین بسر ہوئی اور خداوند منان کی جناب مین تضرع
وزاری کرتے رہے اور کوئی اونمین خالی اس سے نہ تھا کہ وہ رکوع وسجود مین تھا۔ راوی کہتا ہے کہ یہ ماجرا تو مجاہدان
فیروزمند کا ہے اور اما لشکر رومان، وہ سو دا اپنے اپریون اور ملوک کے پاس جا پہنچے اور اونکو خبر اپنی سرگذشت کی
سنائی تو اونکو اپنے مقتولونکا بڑا صدمہ ہوا اور اپنے لوگونکی اسیری بہت شاق ہوئی تب اونھون نے تیاری جنگ کی کری
کر اپنے ساز و اسباب حرب سے اپنے تئین آراستہ کیا اور اپنے گھوڑونپر اور اونٹون اور ہاتھیون پر سوار ہو کے اور
کوچ کیا اور قطع مسافت مین شتابی و تیزروی کرتے تھے اور بڑی دھوم سے طبل و نرسنگے اور چنگ وغیرہ باجے جنگی
بجاتے جاتے تھے اور قیس بن حارث نے بیان کیا کہ مسلمانون نے بعد اوس واقعہ کے ایک روز وہان مقام کیا اور حال
یہ تھا کہ امرا بان متہور شان و دلاوران جانفشان ہر روز سوار ہو کر ہر سمت واسطے استکشاف اخبار کے دور دور نکل
جاتے تھے چنانچہ جس روز ہمارا وہان مقام تھا اوسکے دوسرے روز ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور طلیعہ اون بہادرونکا
گشت کے لئے گیا ہوا تھا اور وہ ہر طرف نظر کرتے تھے کہ ناگاہ ایک غبار اوٹھا ہوا دیکھا پھر جب وہ افق آسمان کی طرف
مرتفع ہوا تو انبوہ آدمیونکا اور ہجوم گھوڑونکا نظر آیا کہ وہ مانند ٹڈی کے بیابان اور مثل سیل کے روان چلے آتے تھے اور ازدحام
اسپان سخت سے اور اونکی ٹاپون سے زمین ہلتی تھی یہ دیکھکر وہ لوگ جو گشت کو نکلے تھے پھر پڑے اور صحابہ
رضی اللہ عنہم کو اس حال سے خبر دی اوسوقت لشکر مین منادی نے یون ندا دی کہ اَلنَّفِيْرُ اَلنَّفِيْرُ يَا خَيْلَ اللّٰهِ ارْكَبُوْا
وَفِي الْجَنَّةِ ارْغَبُوْا وَفِي الثَّوَابِ اطْلُبُوْا یعنے کوچ ہے کوچ ہے اے لشکر خدا سوار ہو اور خواہش جنت مین شتاب
روی اور طلب ثواب مین جلدی کرو یہ سنتے ہی جملہ مسلمان اپنے ہتھیارون کی طرف دوڑ پڑے اور اپنی زرہین پہننے لگے
اور اپنے گھوڑونپر سوار ہوے اور نشان بلند کئے اور ٹکے پھریرے کھولدئے اور زینت ساز ہائے حرب سے آراستہ
ہوگئے اور اپنے دلونکو آلودگیہائے تعلقات سے پاک کیا اور اپنی جانون کو خدا کے لئے بیچ ڈالا اور تھوڑی دیر
گذری کہ سب تمام تر مستعد ہوگئے اور خالد و عمرو دونون کھڑے ہوئے تعبیہ ترتیب لشکر کرتے تھے کہ نیزہ بازون
بھالے والونکو قلب لشکر مین کیا مثل فضل بن عباس اور اونکے برادران عزاد سادات بنی ہاشم سے کہ وہ جعفر
و مسلم و علی و اولاد عقیل بن ابی طالب تھے اور زیاد بن ابی سفیان بن الحارث اور مثل اونکے دیگر دلاوران تہمتن و رستم
نژاد تھے اور جناح ایمن یعنے لشکر کے داہنے بازو پر زبیر بن العوام اور مقداد بن اسود الکندی اور مسیب بن نجبہ الفزاری
کو مقرر کیا اور جناح ایسر یعنے لشکر کے بائین بازو پر قعقاع بن عمرو التمیمی و ہاشم بن مرقال و غانم بن عیاض
الاشعری و ابوذر غفاری و جابر بن عبداللہ انصاری وغیرہ کو مامور کیا اور خالد و عمرو قلب لشکر مین قائم رہے اور
اون دونونکے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق و عبداللہ بن عمر بن الخطاب تھے و نیز عقبہ بن عامر الجہنی
و بقیہ امرا صحابہ صاحبان اسلام جو کہ ہمرکاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معرکہ غزوات مین حاضر تھے

اور عبداللہ بن رباب ابو امامہ سے جو صحابیان آنحضرت میں سے تھے روایت کی کہ جن دنوں کہ ہم
لوگ مصروف ترتیب لشکر تھے ناگاہ ہم نے دیکھا کہ لشکر مسلمین کے آسمان کھلے اور ہیبت اوسکے ظاہر ہوا اور اوس کی سب
طاورق کی نظر آئی اور اوسکے صلیب بلند ہوئے اور اوسکے کلمات کفر کی آوازیں آنے لگیں لیکن ان الفاظ سے
وہ سمجھا [illegible] کرنے سے گوش رو ہونے لگے اور اوسکے میلان جنگی آگے بڑھے اور سوار و پیادے اوسکے قتال کے
لئے پیش قدمی کرنے لگے پھر جب مسلمانوں نے یہ حال مشاہدہ کیا تو اپنی نیت کو خالصاً لوجہ اللہ خالص کیا اور جو کچھ انہوں
نے بار و سامان لشکر عدو کا دیکھا اوس سے اونکو مطلق ہول و ہراس نہوا اور اپنے حال سے تضرع و زاری کرنے سے اور
اپنے مالک سے استعانت و استغاثت میں مشغول تھے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے تھے اور درود
سلام بھیجتے تھے اور اسی شان سے چلے جاتے تھے یہاں تک کہ قوم مشرکین سے قریب ہوئے اور اونکو اپنے
پیش نگاہ معاینہ کیا پھر حیرت لشکر سے سامنا ہوا اور دونوں طرف سے دیکھا دیکھی ہوئی تو کفار [illegible] کیس نے
اپنے گھوڑوں کی باگیں روک لیں اور ہاتھوں کی زرہیں تھام لیں اسلئے کہ حق تعالیٰ نے اونکے دلوں میں ہیبت ڈالدی کہ
وہ عاجز آگئے بعد ازاں ایک بطریق بطارقہ میں سے جیسے ایک رئیس اونکے بڑے رئیسوں میں سے باہر
نکلا اور وہ مادری میں گویا کہ ایک برج استوار تھا اور ریشم و زرکش میں غرق زرتار تھا اسلحہ کہ اوسکے اوپر
سارے گرداگرد حلقۂ چشم کے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا اور اسکی ہمراہی میں عرب متنصرہ تھے جیسے وہ عرب جنہوں نے
کفر اختیار کیا تھا پھر وہ بطریق اپنا سر اونچا کرکے پکارنے لگا اے معاشر عرب تم کیکو اپنے میں سے رئیس گفتگو کو
بادشاہ کے پاس بھیجتے ہو یہ سنکر مسلمانوں نے خالد اور عمرو کو اس بات کی خبر دی تب خالد نے چاہا کہ وہ آپ
جاویں مگر ابو عبیدہ نے اونکو اس ارادہ سے منع کیا اوس وقت مقداد بن اسود اٹھ کھڑے ہوئے اور قسم کھائی کہ سوائے
میرے اور کوئی نجاوے تب خالد اور عمرو نے کہا کہ اے ابا عبداللہ جاؤ دیکھو ان بدبختوں کو کیا کہتے ہیں اور تم
اونکو دعوت و طلب کرو طرف اوس کلمۂ اخلاص کے جو رستگاری دینے والا ہے روز قصاص کے لیے اونکو تم شہادت
توحید اور رسالت مصطفے کی طرف بلاؤ کہ وجہ نجات روز قیامت ہے پس اگر وہ قبول اسلام سے
انکار کریں تو وہ کمترین [illegible] کی طرح اپنے ہاتھوں سے جزیہ کہ دین یعنی بطریق مذمت کریں
اور اگر وہ اس امر سے بھی انکار کریں تو ہم اون سے قتال و مقاتلہ کرینگے یہاں تک کہ حق تعالیٰ درمیان ہمارے اور اونکے حکم کرے
کہ وہ بہترین حکم کنندگان سے ہے پس مقداد اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ اوس بطریق کے پاس
پہونچے اور اوسکا نام ترلص اور وہ مالک شہر کلور تھا اور وہ طابع لطیلوس بادشاہ کے حاجبوں میں سے تھا
اور اوس بادشاہی اور امارت نصیب سے آیا تھا پھر جس وقت اوسنے مقداد کو دیکھا تو زبان عربی میں کلام کرنے لگا
اور کہنے لگا ای بدوی یعنی اے مرد صحرائی تو ہی اپنی قوم کا امیر ہے مقداد نے کہا کہ نہیں میں امیر نہیں ہوں اوس بطریق نے کہا

مکالمہ مقداد و بطریق

پھر مین طلب نہین کرتا ہون مگر امیر قوم کو تاکہ جو کچھ میرے تئین اوسکو پوچھنا ہے دریافت کرون مگر امید ہے کہ تو ہی
درمیان ہمارے اور اونکے مصلح ہو جسکے مقداد نے کہا تجھے جو کچھ پوچھنا ہے مجھسے پوچھ لے اور جو تیرا ارادہ ہو مجھسے ظاہر کر
کیونکہ ہم وہ قوم ہین کہ جب ہم مین سے کوئی شخص کوئی امر کرتا ہے اور اوس مین خیرخواہی دین کی اور صلاح مسلمین کی ہوتی
ہے تو کوئی مسلمان نہین ہے جو اوسکا انکار نہین کرتا ہے اور اس امر کو جسکا وہ قول کرتا ہے امیر بھی اوسکو پذیرا و اختیار کرتا ہے
سو چاہیے کہ تو اپنے امر اور ارادے سے مجھے مطلع کر اوسنے کہا مجھسے کوئی شخص کلام نکرے سواے امیر کے اور سوا اگر وہ
مجھسے خوف کرتا ہو تو مین اپنا ہتیار رکھدون تب مقداد اوسکی ایسی باتونسے ہنس پڑے اور کہنے لگے اے دشمن خدا
اگر تو اور تجھ ایسے بہت سے لوگ ہتیار بند ہون تو ہمکو اونسے فکر و اندیشہ نہین ہے کیونکہ اگر ہم مین کا ایک بھی تمہارے
ہزار مین ہو تو وہ بے باکانہ اپنے تئین تم مین ڈال دیگا اور اسکو اسبات کی کچھ خطر و پروا نہوگی اسلئے کہ معونت منجانب اللہ
ہے اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ موت پر جان لڑاتے ہین اور مرنے پہ دل رکھتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ
یہ دنیا فانی ہے اور وجہ اللہ یعنے جہت خداشناسی و رضامندی اوسکی ہمیشہ باقی ہے پس تجکو جو کچھ کہنا منظور
ہے بیان کر اوسنے جواب دیا کہ سواے امیر قوم کے اور کسی سے مین کلام نکرونگا یعنے اپنا مکنون و مرکوز خاطر دوسرے
سے بیان نکرونگا زیادہ برین طول کلامی و فضول گوئی سے درگذر تب مقداد نے کہا اے شخص ہمارے یہان دو
امیر ہین ایک تو متولی الامر یعنے مالک امور ہے اور دوسرا سردار فوج کش یعنے مقدم الجیوش ہے تو ان دونون مین
کسکی نسبت ارادہ کرتا ہے اوسنے کہا تم اون دونونکے نام مجھے بتاؤ مقداد نے کہا اما وہ شخص جو مالک امور ہے اوسکا نام
تو عمرو بن العاص ہے اور سالار فوج جسکا نام خالد بن الولید ہے اوسنے کہا کہ مین خالد کا طلبگار ہون کیونکہ مینے اوسکے
اکثر امور خیر سنے ہین اور برادران زمانہ اہل روم اوسکے عجائب کثیرہ بیان کرتے ہین اور راوی کہتا ہے کہ اوس
لعین و کفر خالد کا شناسا تھا کہ وہ سردار ہے تو وہ اپنے دلمین یہ آرزو رکھتا تھا کہ مین خالد کو بحیلہ طلب کرکے اوسکی عہد
شکنی کرون تو کیا عجب کہ مین اوسکو قتل کرون اور اسمین دو فائدے ہین ایک تو میرے لئے تمام روم پر فخر ہوگا دوسرے
عرب کا غرہ ٹوٹ جائیگا اور جمعیت اونکی پریشان ہو جاویگی اور اگر مجکو اس امر پر قدرت نہوئی تو اوسکا خطاب
سنونگا کہ وہ کیا کہتا ہے اور کیا چاہتا ہے آخرکار مقداد نے وہانسے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور خالد کیطرف
پھرے اوسوقت خالد نے اصحاب سے کہا دیکھو آخر مقداد پھرے آتے ہین کیونکہ اوس دشمن خدا کا کسیکی نسبت نہین ہے
مگر مجھسے اور وہ جو مجھی کو طلب کرتا ہے تو مین اوسکے پاس جاتا ہون اگر مین اوسسے غدر و فریب دیکھونگا تو مین
اوسکی روح اوسکے بدن کثیف سے نکالونگا یعنے اوسکی جان لونگا اور اس امر پر مین استعانت بخداے عزوجل کرتا ہون
چنانچہ جسوقت خالد یہ باتین کہ رہے تھے ناگاہ مقداد آپہونچے اور خالد و عمرو سے جو امر گذرا تھا بیان کیا تب اوسیوقت
خالد بسرعت تمام اوٹھ کھڑے ہوے اور نکل پڑے اور اوسدم وہ زرہ حربی پہنے ہوے تھے آخر اونکے اصحاب این سی

ہے اور حکم اوسکا یہ ہے کہ وہ جسکو چاہے فتح و نصرت عطا کرے اور حال یہ ہے کہ ہمکو تو حرب و قتال محبوب تر ہے اور
صلح سے زیادہ تر ہمکو جنگ جہاد مرغوب ہے اور یہ جو تیرا گمان فاسد ہے کہ کوئی گروہ خلایق تیرے نزدیک
ہمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہے تو ہمارے نزدیک تو اور تیرے اصحاب بمنزلہ سگان فی لیل و غوار کے
ہین اسوجہ سے کہ دیکھو ہم مین سے تن تنہا تم ہزار تن سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا ہے اور یہ طرز کلام تیرا اور یہ طریقہ خطاب
جو تو کرتا ہے شایان اوس شخص کے نہین ہے جو طلبگار صلح کا ہو یعنے طالب صلح کی ایسی گفتگو نہین ہوتی ہے اور
اگر تیری یہ آرزو تھی کہ جس حالت مین اپنے اصحاب سے مین جدا و تنہا ہون اوسوقت تو میری ملاقات کرے تو یہ طمع
تجھسے بعید ہے یعنے اگر میری تنہائی سے تیرا ارادہ میری گرفتاری کا ہے تو یہ خیال تیرا خام ہے اور یہ تمنا تیری تجھسے
بہت دور ہے اور ہا اگر میری تنہائی مین تیرے تئین مجھسے ارادہ قتال ہے تو یا ابھی تیرے نزدیک ہی یعنی مین تیرے پاس
بلکہ و تنہا موجود ہون اور حال یہ ہے کہ مین اکیلا تیرے لئے اور تیرے اصحاب کو کافی ہون انشاءاللہ تعالی بالآخر جسوقت
بولص نے یہ کلام خالد کا سنا تو غصے سے زین پر اپنے سر تن سے کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا میرے پاس تیرا جواب سوا اس تیغ کی
نہین ہے یہ کہا اور اپنی تلوار میان سے کھینچکر خالد پر آیا اور تیز دستی سے اپنا ہاتھ خالد کے دامن زرہ اور اونکے کمر
پٹکے مین ڈالدیا اور اوسکے ہمراہیون مین سے بھی بعضون نے دامن اور پٹکہ مضبوط تھام لیا پھر وہ لبطریق لبطریق استغاثہ
و استعانت کے اپنے اصحاب کو پکارنے لگا کہ جلد دوڑو اور لو اسکو کہ صلیب نے مجکو اس امیر حرب پر قدرت دی ہے
یہ فریاد و صدا سنکر لبطارقہ اوسکے اصحاب ہر جانب سے دوڑ پڑے اور ایک گروہ عظیم انبوہ جو دو سو سوار سے زیادہ تھی
نکل آئے پھر وہ سب تلوارین گھسیٹ کر خالد پر اوٹ پڑے اور جب خالد نے اون سبکو آتے دیکھا تو دفعتہً اپنے
اپنے گھوڑے کو ڈپٹ کر اور شیر ونکی طرح چھیٹ کر ایسی جست ماری کہ اپنے تئین اوس لبطریق کے قبضہ سے چھڑا لیا
پھر اوسکے بعد روم نے آکر ہر طرف سے گھیرا اور ایک اور غول آپہونچا تو اوس عالم مین خالد تیغ زنی چپ و راست کر رہے تھے
اور وہ دشمن بولص اپنے لوگونکو للکار رہا تھا کہ وائے ہو تمپر اسکو جلد پکڑ لو پیشتر ازانکہ وہ تمھارے ہاتھ سے جاتا رہے
اور قبل اس سے کہ وہ تمکو ہلاک کرے اور راوی کہتا ہے جسوقت خالد سرگرم قتال تھے تو اوسدم ضرار و فضل بن
عباس و علی بن عقیل و عبداللہ بن جعفر و عبداللہ بن عمرو بن العاص عبداللہ بن طلحہ و عبداللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد
رضی اللہ عنہم یہ سب امرا و امرازادگان الگ ایک تو وہ یعنے ایک ٹیلے پر قریب لشکر روم کھڑے تھے جب اونھون نے
رومیونکو دیکھا کہ اونکی ہاتھون مین تلوارین ہین اور خالد کو گھیرے ہوئے ہین تو گھوڑونکو مہمیز کرتے اور تیز دوڑاتے ہوئی آپہونچے اور اول
جو شخص گھوڑا سرپٹ پھینکتا ہوا پہونچکر سرگرم وغا ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور اوسوقت یہ اشعار و رجز پڑھتے جاتے تھے

عَلَيْكَ رَبِّيْ فِي الْاُمُوْرِ مُتَّكَلْ	اِغْفِرْ ذُنُوْبًا اَتَتْ دَنَتْ مِنِّيْ الْاَجَلْ	رَبِّ وَفِّقْنِيْ اِلٰى خَيْرِ الْعَمَلْ
وَاُمُّ عَنِّيْ سَيِّدِيْ كُلَّ الزَّلَلْ	اَنَا ضِرَارُ الْفَارِسُ الْقَرْمُ الْبَطَلْ	بَاغِيْ عَلَى الْاَعْدَاءِ ضَحْيِ مُتَّصِلْ

أَلَمْ يَسْعَنِي الرُّوْمُ حَتَّى يَنْجَلِي	مَالِيْ سِوَى الدِّيْنِ لِلْأُمُوْرِ مِنْ أَمَلِ	یعنے اے میرے پروردگار تجھی پر میں

اعتماد و تکیہ کرنے والا ہوں میرے گناہوں کو بخشدے کہ ہر آئینہ اجل مجھسے قریب ہے اور اے میرے کردگار مجھے عمل نیک کی توفیق
دے اور اے میرے سید و مالک میرے لغزش قدم بخشے گناہوں کو مجھسے درگذر کر اور مٹا دے میں ضرار شہسوار و عظیم الکرار ہوں
دل شکست مارنے والا ہوں لعداء اور طالع متصل ہوں یعنے بار بار مقابلے پر آنے والا ہوں میں اپنی تلوار سے روم کا استیصال
کروں یہانتک کہ وہ مضمحل و عاجز ہو جاویں مترجم کہتا ہے یہ تین مصرعے مسلسل جز ہیں چنانچہ مصرع چہارم میں مخروج
ہوتا ہے الٰہی میرے تیرے سوا میرے کسی سے کچھ امید نہیں ہے اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے بواسطہ طریق اپنے روات کے
نافع بن عامر الرابی سے **روایت** بیان کی وہ کہتے ہیں کہ جس روز جنگ روم درمیان مسلمانوں بہتوں کے لشکر عمرو
بن العاص میں حاضر تھا تو اسوقت ہماری نگاہ روم کے لشکروں پر تھی ناگاہ ہمنے دیکھا کہ باڈرین سی ہیں اور خالد کو
رومی گھیرے ہیں تو دفعتہً مرد ماں تنہا جاں میمنہ والوں میں سے ہم ایک گروہ اونکی طرف دوڑ پڑے اور حملے اٹھائے
اوسوقت وہ شخص جسکا ذکر ہم ابھی کر چکے ہیں یعنے ضرار بن الازور اوس گروہ غدار پر سبقت کیئے چکے تھے پس اوّل جس شخص نے
روم پر اقدام کیا وہ ضرار تھے اور وہ مع ایک دو جوانوں میں یعنے وہ مثل شیر کے نعرہ کرتے تھے پھر جب قوم اونکو دیکھا
اور وہ آگے آگے تھے اور اپنے گھوڑے پر شیر کی طرح جھومتے اور جھپٹتے ہوئے چلے جاتے تھے اور بار بار بولتے ہوئے تو لوٹتے
حملہ آور ہوئے اوسوقت خوف کے مارے توماس کی رگ گردن اوبھر آئی اور پھول گئی تو وہ گھبرا کر خالد سے فریاد کرنے
لگا اے خالد اس شیطان سے مجھے بچاؤ اور بہتر ہے کہ تو ہی مجھکو قتل کر پر اسکو چھوڑ کہ وہ مجھے قتل کرے یعنے اسکو
مجھسے باز رکھ کہ میں اوسکی صورت دیکھنے سے ہراساں حال ہوا ہوں تب خالد نے کہا لا محالہ وہی ہمارا قاتل ہے
یہ ہلاک کرنے والا اپنے ہمسروں کا اور قتل کرنے والا ہر دلاور یگانہ و بیکراں کا ہے اور شکست و نابود کرنے والا اس
رسول کے انکار کرنے والا ہے یا میں مغرور ہی نفس کہ دفعتہً ضرار آگے بڑھ آئے اور تلوار و نکو نکال دیکر نعرہ مارا کہ او دشمن خدا
تیرے خداع دیکرنے تجھکو کچھ نہ بچایا کہ تو نے صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد شکنی کی یعنے
حیلے سے مواکرہ ناکی بعد ازاں ضرار چاہتے تھے کہ اوسپر تلوار کا وار کریں ناگاہ خالد نے پکار کر کہا اے ضرار ذرا
تامل کرو یہانتک کہ اوسکے قتل کا تمکو حکم کروں اور اسی عرصے میں دیگر عدول صحابہ کا آ پہونچا دیسا اوسکے قتل کیلیے
بڑے تو خالد نے اونکو منع کیا اور کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ ضرار وہی کہا ہے اور توماس نے دیکھا اور اوسکو یقین ہوگیا کہ اوسپر
زوال ہو گئی چنانچہ ضرار نے اوسکو قربوس یعنے زین کے ہرنے سے پکڑ کر باندھ لیا پھر اوسکو اوٹھا کر زمین پر دے مارا کہ
اوسپر غشی طاری ہو گئی پھر اوسنے اپنے ہاتھوں کے اشارے سے امان مانگی کہ الامان الامان تب خالد نے کہا اے
سگ بطریق امان نہیں ہوتی مگر واسطے اہل ایمان کے اور تو وہ شخص ہے کہ تو نے غدر و مکر کیا آخر جب ضرار نے خالد
کا کلام سنا تو نے در گذر اوسکے دل میں شانے پر ایک ایسی تلوار ماری کہ اوسکے بغل سے نکلکر نوک تلوار چمکنے لگی

پھر وہ دشمن خدا زمین پر گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا، آخر کار خدا نے بہت جلد اوسکی روح کو واصل جہنم کیا پھر اوسکے
اصحاب کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے قتل کرنا شروع کیا اور روم نے جب اپنے اوپر یہ بلا نازل دیکھی تو اونہ
سب سے ملکر حملہ کیا اور اصحاب الفیل آگے بڑھے اور اون ہاتھیون پر بہت سے لوگ سوار تھے اور دونون جماعتین بھڑ
گئین اور دونون فریق لڑ گئے قتال شدید برپا ہوئی جنگ عظیم واقع ہوئی صفین جم گئین ہزارون گم گئے قیل قال ہو تو ن
جانین تلف ہوئین سر کٹنے لگے لوگ قتل ہونے لگے دلاورونکے جھرمٹ قتال کی شدت ہوئی بلائین عظیم واقع ہوئین
غبار بلند ہوا آسمان تاریک ہو گیا گھوڑونکی ٹاپونسے شرارے اوڑنے لگے گروہ حبشیونکی بکلمات کفر غل مچاتے تھے ایکطرف
ابر فرنگی چیخ تھی ایکطرف ترسایونکا غروش تھا اور اوسوقت اصحاب الفیل قتال شدید کر رہے تھے اور فیل والونکے چار غول ہو گئے
تھے ایک گروہ میمنہ والونکے متصل بنا اور ایک گروہ میسرہ والونسے قریب تھا اور ایک فرقہ قلب کے نزدیک تھا اور
ایک جماعت جمعیت لشکر کی شریک تھی اور اہل نوبہ و بجات و روم باہمدیگر صیحہ و نعرہ زنی کرتے تھے فللہ در خالد بن الولید
یعنے حقتعالی خالد کے تئین جزاے خیر عطا کرے کہ اوسوقت عجیب اسلوب سے قتال شدید کر رہے تھے کہ کبھی میمنہ پر تھے تو کبھی
میسرہ پر جا پڑے اور کبھی قلب لشکر پر جا گرے اور یہی حال امیر عمرو بن العاص کا تھا کہ وہ بھی ادہر سے ادہر مارتے ہیلے جاتے
تھے اور اودہر سے ادہر نکل آتے تھے لیکن فضل بن العباس الہاشمی و قعقاع بن تمیمی و غانم بن عیاض الاشعری یہ لوگ
اوتت ساق لشکر یعنے پائین پر واسطے حراست محافظت نسوان و صبیان اور ذراری و جواری کے مامور رہے اور اما
عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمرو ہاشم بن مرقال یہ لوگ اپنے لشکر سے منقطع و جدا ہو کر ایک گروہ روم و حبش سے
جنگ کرتے تھے اور وہ غول تقریبًا ہزار سوار کا تھا چنانچہ یہ سب بہادر اونکے درمیان گھس گئے تو اوس جگہ ایک بطریق
بڑا احمق رہتا اوسکا نام غربان بن منجائیل تھا جب اوسنے اپنے تئین اور اپنے اصحاب کو مبتلا اس بلا کا دیکھا تو وہ دوڑکر
اپنے صلیب کے قریب گیا تاکہ اوسکو بوسہ دیوے اور اوسکی زیارت کرے بعد ازان اوسنے رومیونکی زبان مین شور و
غوغا کیا تو اونھون نے صحابہ کو گھیر لیا اور ارادہ کیا کہ اونکو گرفتار کر لیوین ناگاہ عبد الرحمن بن ابی بکر نے بشتابی و چالاکی تمام
اوس بطریق پر حملہ کیا اور اوسوقت اوس بطریق پر خلعت دیباے زرد رنگ بالاے زرہ آراستہ تھا اور اوسکے سر پر
خود درخشان گویا کوکب تابان تھا اور کمر مین پٹکا جواہر نگار تھا پھر اون دونون مین کچھ دیر معرکہ رہا اور دونون باہمدیگر جا
و کاوش کرتے رہے آخر عبد الرحمن نے اوسکو ایک تلوار ایسی ماری کہ سر اوسکا دھڑ سے جدا جا پڑا پھر جب رومیون نے یہ حال
دیکھا تو اون سبنے یکبارگی عبد الرحمن اور اونکے اصحاب پر حملہ کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اونکے حملے پر صبر و تحمل کیا
ور بجاے خود مستقل اور ہر ایک اپنے صاحب دیار کی نصرت و مدد پر مشتغل رہے اور ہلاک ہونے پر یقین کر چکتے تھے چنانچہ
عبد الرحمن کے دست راست پر جراحت شدید پہونچی کہ اوس سے خون اونکی زرہ پر بہتا تھا تب اونھون نے تلوار کو
دست چپ مین لیا اور قتال کرنے لگے اور ہاشم بن مرقال کے دست و عارض پر گیارہ زخم لگے تھے اور وہ بار بار اپنا خون

حق تعالے نے صحابہ پر نصرت نازل کی اور حال یہ ہوا کہ جسوقت اصحاب الفیل اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تیر اندازی
کر رہے تھے تو مفرج بن عیینۃ الفزاری اوس فیل کیطرف بڑھے جو چار سو فیل پر مقدم تھا اور آگے آگے رہتا تھا اور اوسکی
ایک آنکھ میں بھالا مارا اور بھالے کی انی اوسکی آنکھ میں ایسی پیوست ہو گئی کہ اوسکو وہ کھینچ نہ سکے تب وہ ہاتھی چنگھاڑتا ہوا
بھاگا اور جو لوگ اوسپر سوار تھے اونکو اپنی پشت سے زمین پر گرا کر پاؤن سے کچل ڈالا اور جب وہ ہاتھی بھاگا اور سب
ہاتھی اوسکے پیچھے بھاگے اور اپنے اوپر کے سوارونکو زمین پر ڈال کر پیرونسے روند ڈالا اور مفرج نے اپنی قوم اور اپنے
اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان ہاتھیونکے پیچھوں اور دانتونکو اور انکی سونڈونکو کاٹ ڈالو کہ یہی انکے ہتیار ہین تب بنی فزارہ
و بنی افزاد وغیرہ سب ہاتھیون پر جھپٹے اور اونکی سونڈون پر تلوارین مار کر ہلاک کر ڈالا یہانتک ایک سو ساٹھ ہاتھی
مار ڈالے اور جو لوگ اونپر سوار تھے انکو بھی قتل کیا پھر اسیطرح قوم مین علی الاتصال قتال شدید برپا رہی اور حملے چلے برابر
ہوتے رہے یہانتک کہ رات ہو گئی اور تاریکی تب درمیان فریقین حائل ہوئی اور رومی و حبشی اپنی لشکرگاہ کیطرف پھر گئے
پھر مسلمانون نے اپنے مقتولونکو تفحص کیا تو وہ دو سو چالیس مرد تھے کہ حق تعالے نے اونکے تئین شہادت نصیب کی اور
مشرکون نے جو اپنے یہان کے کشتونکا شمار کیا تو وہ پانچ ہزار آدمی تھے اہل نوبہ و بجات اور روم سے چنانچہ اہل اسلام
اپنے مقام پر شب باش ہو کر حراست و نگہبانی کرتے رہے اور قرآن خوانی مین مشغول رہے اور راتون رات شہیدونکو دفن کیا
پھر جب صبح ہوئی تو اوٹھے اور اپنی تیاری کرنے لگے ناگہان رومی اور زنگی اپنے ساز و سامان سے آگے بڑھے اور اپنی برق
و برق ظاہر کرنے لگے اور اونھون نے اپنی جمعیت کی پانچ صفین کین اور ہر ایک صف چالیس چالیس ہزار سوار کی تھی
اور پیدل پچاس ہزار آدمی تھے قیس بن علقمہ کہتے تھے کہ مین معرکہ عراق مین شریک تھا اور مینے جنود کسری اور جرمق اور
یرموک اور اجنادین کو معائنہ کیا اور جنگ مصر و قبط بھی دیکھی اور فتح اسکندریہ و دمیاط مین حاضر تھا مگر کثرت وہان کے
لشکرونکی ایسی نتھی جیسی کہ دیار ہند و مشورہ مین وفور فوجونکی تھی الغرض کہ جب ہمنے فوج رومیونکی آتے دیکھی تو اوسوقت خالد
درمیان صفونکے پھر کر لوگونسے خطاب کرتے تھے کہ مثل آج کے دیار مصر و صعید مین پھر کبھی ایسی کثرت فوجونکی نہ ہوگی
اگر انکو تم توڑ دو اور شکست دیدو تو پھر کبھی کوئی یہان تمھاری مقاومت کے لیے کھڑا نہوگا پس چاہیے کہ اپنی نیتون کو
جہاد مین خالص کرو اور صبر و استقلال کو اپنے اوپر لازم کرلو اور زنہار کہ پشت پھیر دو کہ مستوجب نار جہنم ہو گے اور شانون سے
شانے ملائے رہو یعنے صف باندھے رہو اور متفرق نہو اور حملہ کرنے مین سبقت نکرو جب تک کہ مین تمکو حکم دون
راوی نے کہا پھر جب بطریقون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ آمادہ جنگ ہین تو ہر ایک دوسرے کو
اغوائے شجاعت و دلاوری کرنے لگا چنانچہ بولص مقتول کا بھائی بطرس اون بطریقون سے کہنے لگا تم خوب جان لو کہ
اگر تم اس مرتبہ جمعیت مسلمانون کی توڑ دوگے تو بعد اسکے کبھی کوئی تمسے مقاومت کے لیے قائم نہوگا اور اگر اوسوقت
تم ایسا نکروگے تو یہ سب تمھارے بلاد کے مالک ہو جاوینگے تمھارے مردونکو قتل کرینگے اور تمھاری عورتونکو اور تمھاری لڑکیونکو لونڈیان بناوینگے

اے قوم تمکو صبر و استقامت لازم ہے اور چاہیے کہ حملہ جانبازانہ یکبارگی ہو اور تم پر اللہ رحم فرمائے رسالت پناہی نے فرمایا ہے
اپنی نیت نیک کرو رب جلیل سے استعانت و استمداد کرو کہ وہ تمہاری نصرت و مدد کریگا راوی نے کہا اور اسوقت مزروع بن عامر
اور خالد بن الولید کہنے لگے ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری قوم میں سے کون ہمارے سامنے آتا ہے کہ وہ تمہوں کے مقابلے پر
سارے یہ سنتے ہی فضل بن عباس آگے آئے اور کہنے لگے میں جاتا ہوں یہ کہکر وہ چلے یہاں تک کہ اوس قوم سے
قریب ہوئے اور اونکے سازوسامان کو دیکھا کہ شعاعیں تلواروں اور تیروں کی آنکھوں کو خیرہ کرتی تھیں اور نشانوں کے پھریرے
گویا کہ کرگس پر و بال کھولے ہوئے تھے پھر جب اون لوگوں نے فضل کو دیکھا تو بولے کہ یہ سوار مسلمانوں سے ہو آیا ہے
تو شک نہیں کہ وہ طلیعہ و دیدبان ہے پس تم میں سے کون اسکی طرف مبادرت کرتا ہے اور اسکو پکڑ لاتا ہے
لشکر تیس سوار دوڑ پڑے اور فضل نے جب اونکو اپنی طرف آتے دیکھا تو پھر پڑے گویا بھاگے جاتے تھے اور تھوڑی دور
گھوڑا اٹھا لیگئے یہاں تک کہ کچھ بعد ہو گیا تو قدم قدم چلے جب وہ لوگ نزدیک آگئے تو یکبارگی اپنے گھوڑے کی باگ
پھیری اور پہلا سوار جو مقدم تھا اوسکو قتل کر کے تیسرے سوار کو بھی مار لیا تب اون لوگوں کے دلوں میں اس طرح کی جنگ
سے فضل کا خوف و رعب سما گیا اور بھاگے تب اونھوں نے اونکا پیچھا کیا پھر تو سوار پر سوار مارتے گراتے چلے جاتے
تھے تا آنکہ اونمیں سے بیس سوار قتل کیے اور باقی دس سوار جب اپنے لشکر کے نزدیک پہونچے تو فضل واپس پھر کر اپنے
لشکر میں آئے اور مسلمانوں کو اس کیفیت سے خبر دی تب سب نے کہا اے پسر عم رسول اللہ تمنے اپنے تئیں بڑے خطرے
و مخاطرے میں ڈال دیا تھا اونھوں نے کہا جب قوم نے مجھپر قصد کیا تو مجھے خوف اس بات کا ہوا کہ مبادا خدا میرے تئیں
پیٹھ پھیر کر بھاگتا دکھا دے تو میں نے بخلوص نیت و باخلاص درست حملہ کیا تو آخر حق تعالی نے مجھکو اونپر فتح و نصرت اور یقین جانو
کہ وہ لوگ ہمارے لیے غنیمت اور ہمارے حصے میں ہیں انشاء [illegible]
لشکر میں متوجہ ہوئے اور میمنہ و میسرہ و جناحین سے آراستہ

و بعد ازاں عمرو نے یزید بن ابی سفیان بن الحارث کو بائیں لشکر میں گرد اگرد نسوان و صبیان و مال و اسباب کی
برائے حراست و حفاظت مقرر و مامور کر دیا اور اونکے ساتھ ہزار سوار تعینات کر دیے اور اون مستورات میں وہ عورتیں
بھی تھیں جنکا ذکر سابق بذکر جنگ اجنادین اور یرموک کے ہو چکا ہے اور وہ یہ تھیں مثل عفیرہ بنت غفار و ام ابان بنت
عتبہ اخت ہند و خولہ دختر ازور و مزروعہ دختر عملوق و سلمہ دختر زارع و اسما دختر سوار و سلمی دختر نعمان و ہند بنت عمرو بن
حریث انصاریہ اور یہ سب وہ عورتیں ہیں جو شجاعت میں معروف تھیں تب اونسے خالد نے کہا اے دختران عرب
اللہ تمنے وہ کام کیے ہیں کہ خدا و رسول و مسلمانوں کو رضامند کیا ہے اور البتہ ذکر تمہارے باقی و یادگار رہیگا کہ جن کے سبب
جنات نعیم میں وسعت و ثنا تمہارا اجر جاگزیں ہوگی اور یہ دیکھو کہ دروازے جنان کے تمہارے لئے کھلے ہیں اور درہائے
جہنم تمہارے اعدا کے واسطے کھلے ہیں اور میں تمکو اس بات پر تاکید کرتا ہوں کہ جب رومی تمہاری طرف آویں

تو تم اپنی جانب سے ایسی قتال کرو جیسی تمنے روز معرکہ اجنادین و روز جنگ یرموک کے جنگ کی تھی اور اگر کسی کو تم اپنے
یہان سے بھاگتے دیکھو تو اُسکے تئین چھڑیان مارو اور اُسکے فرزند کو اُسکے سامنے پیش کرو اور اس سے کہو کہ تو اپنے
اہل و اطفال کو چھوڑ کر کہان جاتا ہی اور سارے مسلمانونکو اپنے کلمات سے جنگ پر آمادہ و برانگیختہ کرو یہ سنکر انھون
نے جواب دیا کہ اے امیر ہماری خوشی نہین ہی مگر اسوقت کہ ہم تمہارے سامنے سرخرو ہی ابو سلیمان ضرور ضرور ہم رومیون اور
زنگیون کو یہانتک مارینگے پھر ہمارے لیے کوئی عذر باقی نرہجاوے یہ سُنکے خالدؓ اُنکے مشکور ہوئے اور پھر صفوف مسلمانون
مین آئے اور اپنے گھوڑے پر سوار اُنکے درمیان پھرنے لگے اور لوگونکو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے کہ اے یارو تم اپنی
قوم کی نصرت کرو اور دشمنون کو قتل کرو اور راہ خدا مین اپنے تئین قایم رہو اور مستقل رکھو اور دشمنان خدا کی قتال
پر صبر و استقامت کرو اور اپنے ننگ و ناموس کیطرف سے جنگ کرو اور جبتک مین تمکو حکم کرون تم حملہ کرنے مین سبقت نکرو
اور چاہیے کہ تیر تمہاری کمان سے ادہر سے نکلین یعنے سب ہونکے تیر ایک ساتھ چلین کیونکہ جب تیر مجتمع ہو کر چلینگے تو اس سے خالی
نہین ہی کہ اُنمین اکثر سہم صائب ضرور ہونگے یعنے اس صورت مین کوئی تو نشانے اور زد پر ٹھیک بجا کریگا اور چاہیے کہ تم
صابر و ثابت رہو اور ہر ایک بھی امر پر صبر استقلال کرو اور باہم دگر ربط و اتفاق رکھو تا فلاح پاؤ اور خوب جان لو کہ کبھی
تمنے اپنے سامنے مثل اس جماعت کے مقابلہ و مقاتلہ نہین کیا ہی کیونکہ یہ سب اپنی قوم کے سردار و امرا و ملوک ہین یہ سُنکر
لوگون نے جواب دیا سمعًا و طاعة یعنے ہمنے ارشاد آپکا بگوش جان سُنا اور بسر و چشم بجا لائے و بعد ازان خالد آگے بڑھے
اور جماعت قلب لشکر مین جہان عمرو بن عاص تھے وہین جاکر ٹھہرے اور عمرو بن عاص کے پاس یہ لوگ مجتمع تھے مثل
عبد الرحمن بن ابی بکرؓ و قیس بن ہبیرہ و رافع بن عمیرة الطائی و مسیب بن نجبة الفزاری و ذو الکلاع الحمیری و ربیعہ بن عباس
و مالک اشتر و عباس بن مرداس السلمی اور مثل انکے بقیہ امرا موجود تھے بعد ازان یہ سب بطمانینت خاطر و برفتار باوقار آگے
ہوئے پھر جب رومیون اور زنگیون نے دیکھا کہ عرب بڑھے آتے ہین تو وہ بھی چلے و حال یہ تھا کہ اُنکی کثرت سے وہ
سرزمین طولًا و عرضًا تمام بھر گئی تھی پھر جب دونون گروہ باہم دوچار ہوئے اور دونون جماعتین پھر گئین اور رومیون نے
آرائش اپنے صلیبون و نمائش اپنے نشانون کی ظاہر کی اور آوازین اپنی بکلمات کفر و شرک بلند کین اُسوقت
ایک راہب کبیر یعنے ایک بڑا دیرانی جبہ سیاہ پہنے ہوئے اور کلاہ کلان بر سر و زنار در بر سامنے نکلا اور بزبان عربی گویا ہوا کہ
اَیُّکُمْ اَمِیْرُ الْقَوْمِ فَیُخَاطِبُنِیْ یعنے تم مین سردار قوم کون ہی کہ وہ مجھسے کلام کرے یہ سُنکے خالد اُسکے روبرو آئے تو
اُسنے کہا اَنْتَ اَمِیْرُ الْقَوْمِ یعنے کیا تو ہی رئیس قوم ہی خالد نے کہا کَذٰلِکَ یَزْعُمُوْنَ مَا دُمْتُ عَلٰی طَاعَةِ اللّٰہِ کہ یہان
یونہی لوگ گمان کرتے ہین اُسوقت تک کہ مین طاعت خدا و سنت نبی پر قائم ہون پھر جسوقت مین اس سے بدل جاؤن
اور سنت رسولؐ کو بدل ڈالون تو پھر اُنپر میری اطاعت و سرداری نہین ہی یہ سنکے راہب نے کہا مین خوب جانتا ہون کہ تم
بلاد پر بالاکثر متصرف ہوئے ہو اور اب تمنے عزم کیا ہی اُن بلاد کیطرف جنپر کسی ملک نے ملوک مین سے کبھی جرات و جسارت

ہو آراستہ غرفات جنت سے ہمکنار ہیں بعد ازان یہ آیت پڑھنے لگے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے حق تعالے نے اہل ایمان سے انکی جانون اور انکے مالون کو مول لیا ہو اس بدلے مین کہ انکے لیے جنت ہو یعنے انکی جان اور انکے مال کے بدلے مین بہشت انکے لیے مقرر کی ہو بعد ازان ان لوگون نے صفین آراستہ کین اور خالد نے پیش صفوف کھڑے ہو کر کہا کہ ہر ایک جماعت باہمیکدگر ملے رہو اور مستقل و ثابت قدم رہو اور خوب جان لو کہ جمعیت اعدا تمسے وہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو تو چاہیے کہ جنگ کو اتنا طول دو کہ وقت عصر آجاوے اسلیے کہ وہ ساعت نصرت ہو اعدا پر اور خبردار کہ پشت پھیرو اور گردانی کرو اور برکات و امانت خدا پر تکبیر کرکے سبقت کرو راوی نے کہا پھر ادہر سے زنگیون اور بربری اور نوبیون اور اہل بجارت نے ہجوم و زرخہ کیا یہانتک کہ جب دونون طرف کی جماعتین باہمدیگر نزدیک ہو گئین تو اصحاب فیل نے تیر اندازی شروع کر دی اور اس کثرت سے تیر چلے کہ بانڈیونکا دل آگاہی ہوا تا کہ اسمین اکثر مردان کار کام آئے اور سے جوانمرد زخمی ہو گئے اور اسوقت حال خالد کا یہ تھا کہ وہ تیغ زنی کرتے ہوے کبھی تو میمنۂ اعدا پر جاتے تھے اور کبھی میسرہ پر آتے تھے اور اصحاب الفیل مین سے ایک گروہ زنگیون اور بربریونکا ایسا تھا کہ وہ ایکجا ساکن و مقیم رہتے تھے انکے قوادکتے تھے انکے اوپر کے لبون مین سوراخ ہوتا تھا اسمین حلقے سونے چاندی کے پڑے ہوتے تھے اور شروع جنگ مین وہ قواد اپنی جا سے حرکت نکرتے تھے مگر جبکہ ہنگامہ حرب گرم ہوتا تھا اور شدت رزم ہوتی تھی تب وہ نکلتے تھے اور وہ زنگی جنگی بڑے لنبے قد والے تھے کہ ہر ایک انمین کا لنبائی قامت مین دس گز کا تھا پھر جسوقت مستعد جنگ ہوتے تھے تو انکے حلقونمین زنجیر ڈالی جاتی تھی اور زنجیر کے دونون سرے الگ الگ بربری کے ہاتھونمین ہوتے تھے اگر درمیان فریقین کے صلح ہو گئی تو خیر نہین تو وہ بربری زنجیرین زنگیونکی کھینچے ہوئے رزمگاہ مین لیجا کر چھوڑ دیتے تھے اور انکے ہاتھونمین لمبے لمبے گرز آہنی ہوتے تھے تو وہ سوار کو مع گھوڑہ ایک ضرب مین قتل کر ڈالتے تھے اور انھین حبشیونمین وہ حبشی تھے جو فیل سوار تھے اور اُسی کے اوپر سے قتال کرتے تھے پھر جسوقت دونون جماعتین طرفین سے مقابل ہوئیں تو وہ قواد لائے گئے اور انکے بدن پر شانے سے تا سینہ شیر کی کھال مضبوط بندرس سے لپٹی تھی اور اسیطرح انکی کمرین بھی رسیون اور زنجیرون سے محکم بندھی تھین اور باقی جسم انکا برہنہ اور سر انکے ننگے تھے اور انکے ہاتھونمین گرز تھے اور بربری انکی زنجیرین پکڑے ہوئے کھینچے ہوئے میدانمین لائے اور لشکر اسلام منتظر تھے کہ کب انکو حکم حملہ کرنے کا ہوتا ہی پھر جسوقت مسلمانون نے یہ حال ان قواد اور فیل و فیل سوارونکا دیکھا تو مردان جانباز ثابت قدم اور قوی دل رہے اور مسلمانون مین سے بعضے خوف مین آئے اور گھبرا گئے ناگاہ لشکر مخالف سے ایک بطریق جسکا نام بطرس ہو برادر بولص مقتول کا تھا میدان مین نکلا اور وہ گھوڑے پر سوار تھا اور اس گھوڑے پر ہاتھی کی کھال کی پاکھر

طرفی بھی سو اس حال سے بطریق سرگرم قتال ہوا راوی نے کہا مجھے روایت ملی کہ حالت اسلام سے
طریق بن طارق الاوسی سے اُسنے کہا جب اُس بطریق نے ایسا کیا تو ضرار اُسکے سامنے سے بھاگ نکلے اُسوقت
ایک سوار لشکر اسلام سے نکلکر گھوڑا دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ زرہ پہنے تھا ایسے زرہ پوش تھا جسکا مخالف
قریب ہوا تو یہ اشعار پڑھنے لگا اشعار لقد علمت منی سبایا و صارما ادل علی الثوران حیث تقادما
و امر کفو سنۃ الزحام ادامی بایۃ شجاع المصرح لتساعما ولما اعلام مصیبین بعقرہ
و اصلح مولاها عن السبی باسما وقد ملک اللیث العسقر جمیعها و اصبح فیها بالحالب حاطما
یعنے میں مالک ہوں سنان و شمشیر کا دلیل وار کرتا ہوں شمشیر کو جسوقت میدان میں سامنے آتا ہوں اور انکو جلد
سنگ گسترده لیے ہوئے پتھر کیطرح زمین پر آمادہ چھوڑتا ہوں جسطرح کہ اسیر مرداں شجاع زرد ہاتھ چلتے ہیں اور
مرد شجاع وہ جو مرد اور بن آزاد و بزرگ نفس ہیں اور وہ ان بھیڑ یکطرح ہیں جنکا گرد دشت و میدان میں ہوا اور ان کا
مالک انکی بھی حراست سے جو اب غفلت میں ہے اور اُسوقت اُن بھیڑوں پر شیر حملہ ور ہوا اور پاکر اُس جا گھسا اور انکو
ناخون پنجوں سے پھاڑ ڈالا مترجم کہتا ہے دونوں شعر اخیر کے مضمون سے غرض اُس سوار جوان کی یہ ہے کہ اگرچہ
میں اُس میدان میں تنہا ہوں مگر امیر ہمارا اور ہمارے مددگار پیسے حامل بہت ہیں راوی کہتا ہے
کہ پھر اُس سوار نے یہ اشعار پڑھکر ایک نعرہ مارا کہ میں ضرار بن ازور ہوں تابع ملوک تمام ہوں میں نام
دین اسلام ہوں اور میں تسلط و حملہ کرنے والا ان لوگوں پر ہوں جو خدا کے ساتھ کفر و شرک کرتے ہیں اور میں
قاتل ہوں بولص کا جو ملک دو طقیان تھا پھر جسوقت رومیوں نے کلام ضرار کا سنا تو جو لوگ مقابلے پر تھے
وہ اپنے پیچھے ہٹے اُسوقت ضرار کو اس طرح دلیری ہوئی کہ ناگاہ انھوں نے حملہ کیا یہ دیکھکر بطریق بولا کیوں ہے جرار
لڑ رہا ہے اور وہ برہنہ ہے بغیر زرہ وغیرہ کے اور کبھی تیغ زنی کرتا ہے اور کبھی نیزہ باری کرتا ہے اُسکے لوگوں نے کہا
یہ ضرار بن ازور ہے یہ سنکر وہ لعین متحیر ہوا اور کہنے لگا یہی شخص میرے بھائی بولص کا قاتل ہے میں چاہ
رکھتا ہوں کہ اس سے اپنے بھائی کے خون کا بدلا لوں پھر جب اُسنے قصد خروج کیا تو ایک اور بطریق
نے جو بطریقوں کا سردار اور اُسکا نام بھی ا ... لعین تھا بطریق پر سبقت کرکے کہنے لگا میں تیرے بھائی کے
خون کا عوض لونگا یہ کہکر اُسنے ضرار پر حملہ کیا پھر تھوڑی دیر اُن دونوں میں آویزش دکاوش رہی اور دونوں
آپسمیں ڈپٹ جھپٹ کرتے رہے پھر ایک ساعت سے زیادہ دیر ہوئی تھی کہ ضرار نے اُسکے سینے میں ایک نیزہ مارا
کہ اُسکی زرہ توڑکر نوک سنان پشت سے باہر نکل آئی اور کٹ کہ اسکا زمین پر گرا اور واصل جہنم ہوا یہ دیکھکر بطریق
کہنے لگا یہ شخص مگر جن ہے اور لازم نہیں ہے انسان کو کہ جن سے مقابلہ کرے بعد ازاں اُسنے اپنی زرہ حریری بھی اور اپنے سر کو خود
سے مضبوط باندھا اور بالائے زرہ حریری کے زرہ رومیتی پہنکر بقصد ضرار بر آمد ہوا اُسوقت اُن بطریقاں

جوارین سے ایک اور بطریق نے جسکا نام شدم اورس تھا بطرس پر سبقت کرکے قسم کھائی کہ میرے سوا کوئی غیر اس سوار سے لڑنے نجاوے یہ کہکر اوسنے ضرار پر حملہ کیا اور بولا دُونک القتال یعنے قریب آ اور لے اس قتال کو راوی لکھتا ہی کہ ضرار نے یہ کلام اوسکا نہین سمجھا کہ وہ کیا کہتا ہی پھر اُس بطریق نے حملہ کیا اور حملہ کرتے ہوئے ایک صلیب طلائی جو اپنے گلے مین لٹکائے تھا اُسکو نکالا اور اُس سے استمداد کی تب ضرار ہنسنے لگے اور بولے تو اس صلیب سے استعانت کرتا ہی اور ہم مالک دیان رب الانس والجان سے استعانت کرتے ہین بعد ازان اُن دونون نے فنون اپنی اپنی سپاہگری کے دکھلائے جسے دیکھکر آدمی ڈر جائے اُسوقت خالد اور دیگر امرا نے پکار کر آواز دی کہ او ضرار اسقدر سُستی و تاخیر کیون ہی کہ تیرے لیے در جنت مفتوح ہی اور تیرے دشمن کے واسطے دروازۂ جہنم وا ہی یہ سُنکر ضرار ہوشیار ہوگئے اور اُس بطریق پر حملہ کیا اور ادہر سے روم نے اپنے صاحب کو آواز دی پھر اُنمین حرب عظیم واقع ہوئی اور آفتاب نے اُنپر تابش ڈالی اور جنگ برابر ہوا رہی یہانتک کہ اُن دونون کے بازو شل ہو گئے اور زیر ران اُن دونون کے گھوڑے پسینے پسینے ہو گئے تب بطریق نے ضرار سے اشارہ کیا کہ پیدل ہو جاؤ اور خود بھی اپنے گھوڑے سے اُتر پڑا اسلیے کہ اُسکو دونون گھوڑون پر ترس و رحم آیا ناگاہ بطارقون کے رئیس نے ایک گھوڑا جسپر جُل و باکھر حریر کی پڑی تھی اُس بطریق کی سواری کے لیے بھیجا یعنے اُسکا گھوڑا بدل دیا پھر جب ضرار نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے کو ڈانٹ کر کہا اے گھوڑے اسوقت میرے ساتھ ثابت قدمی کر نہین تو مین تیری شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرونگا تب گھوڑے کی آنکھون سے اشک رواں ہوئے اور ہمہمہ کرنے لگا پھر اُسنے اپنی معتاد کی رفتار سے بہت زیادہ تیز روی کی اور ضرار نے اُس بطریق پر حملہ کیا آخر کار اُسکو نیزہ مارکر زمین پر گرا دیا اور اُسکا اسکا گھوڑا لے اور ارادہ اُسکے قتل کا کیا کہ ناگاہ رومیونکا ایک غول نکلا اور اُنکے ساتھ اُنکا ایک بزرگ سا تھا اُسکا نام شماول اور وہ زمرۂ بطارقان شمونین سے ایک بطریق تھا پھر اُن سبنے آخر ضرار کو گھیر لیا اور شاول کے سر پر سونے کا تاج تھا پھر جب صحابہ نے اس گرد کو دیکھا کہ ضرار کے اوپر نکلا ہی اور شاول کے سر پر تاج چمک رہا ہی تو وہ سب خالد سے کہنے لگے کیا سبب ہی جو ہم اپنے صاحب کی نصرت سے تقاعد و تہاون کرتے ہین وحال آنکہ رومیون نے اُسکو گھیر لیا ہی یہ سُنکے خالد نکل پڑے اور دس مرد خیار قوم سے چنکر اپنے ہمراہ لیے کہ وہ فضل ابن عباس بن عبد المطلب تھے اور اور اُنکے بھائی اور عبد اللہ بن جعفر اور مسلم و علی اولاد عقیل اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عبد الرحمان بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن المقداد پھر ان دلاورون نے اپنے بھالے سنبھالے اور گھوڑون کی لگامین چھوڑ دین یعنے باگین لین اور ضرار روم کے مقابل پھیر و ثبات قائم رہے یہانتک کہ خالد مع احرار موصوفین کے اُن تک پہونچے اور آواز دی کہ اے ضرار نصرت و فتح تیرے پاس آپہونچی اور خوف و ہراس تجھسے دور ہوا اب تو ان کافرون سے اندیشہ نکر اور حق تعالیٰ سے استعانت کر ضرار نے کہا مین منجانب اللہ

آتش انس و رستگاری سے کیا ہی قریب تر ہوا ہوں چنانچہ یہ لوگ ان لوگوں سے باہم ملاپی مقابل ہوئے اور ضرار بن
دشمنوں کے ساتھ مشغول تھا رجال بطلب و تلاش صاحب تاج و دستار کے مصروف ہو گئے اور ستاؤل نے جو کہا
کہ گروہ مسلمانوں نے ضرار کو حلقے میں کر لیا اور اپنی جماعت کو ستانے سے ملا دیکھا اسوقت ستاؤل نامی بطریق ملعون
اور اسکے بدن میں رعشہ پڑ گیا اور ضرار اپنے جسم کے ساتھ سخت ثقیل بھاگ تھے آخر اُس نے ارادہ گریز کا کیا تھا ضرار نے
اپنے گھوڑے سے اُتر کر اسکا پیچھا کیا ایسا تاک کہ اس سے لاحق ہو گئے پھر نیزہ اپنے ہاتھ سے ڈال دیا اور لپٹ
گئے اور دونوں نے ایک دوسرے کا بازو پکڑ لیا اور باہم کشتی ہوئی اور وہ دشمن بجہت جسامت میں گویا ایک
پارۂ کوہ تھا اور ضرار لاغر جسم تھے مگر یہ کہ حق تعالی نے انکو توانائی اور قوت عطا کی تھی پھر جب انکی دوڑ دھوپ
اور کشتی تادیر رہی آخر ضرار نے اپنا ہاتھ اسکی کمر میں ڈالکر اوٹھا لیا اور زمین پر دے مارا اسوقت وہ لعین
بطارقوں کو پکارنے لگا اور مددکو بلاتا تھا یہ دیکھکر رومیوں اور رنگیوں میں شور و غوغا پڑ گیا اور صدائیں واہ واہ
کی دھوم ہوئی اور اُس حالت میں ضرار نے اسکو مہلت نہ دی کہ اُسپر چڑھ بیٹھے اور وہ نیچے سے اونٹ کیطرح بلبلاتا
تھا اسوقت ضرار نے اپنی تلوار کھینچی اور موقع پا کر اسکو نحر کیا یعنے اسکے سینے میں بھونک دی اور قبل اسکے ہنگام
نحر ایسی چیخ ماری تھی کہ لشکروں نے سنی تب رومیوں اور رنگیوں نے دھاوا کیا اور جب ضرار نے یہ دیکھا تو دوڑ
اسکا سر کاٹ کر اسکے سینے سے اوتر آئے اور اُس سر بریدہ سے خون ٹپکتا تھا اور مسلمانوں میں صدائے تکبیر بلند
تھی پھر دونوں فریق باہم مقابل ہوئے اور زور اور وہیں کشاکشی ہونے لگی جنگ عظیم برپا ہوئی قتال نے
زور پکڑا بدنوں سے عرق بہنے لگے پتلیاں آنکھوں کی پھر گئیں آنکھیں ڈگڈگاتی تھیں مصیبتیں عظیم نازل ہوئیں
جہان تاریک ہو گیا جبکی اُس لڑائی کی پڑے رشتہ رسے مل رہی تھی تیر مارے میں تیغ زنی کو بڑی توجہ ہوئی
سینے تنگ تھے شدائد امور سے لوگ تنگ تھے راہیں مدفعین بنانے کئے پڑے تھے نفوں کے برسے بڑے
بدن سے جدا تھے اور سوا اسکے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا کہ تلوارے جان کے اور تے تھے یا وار کرنے پر ہاتھ کھلے
تھے یا گھوڑے دوڑ رہے تھے غرض کہ رنگیوں اور بحیرہ والوں نے کہ وہ بڑے سرکش اور شدید الکفر تھے کمال زور
کیا اور گرز آہنی مارنے لگے اور وہ روز بہت سخت تھا کہ اہل شجاعت کو یاس تھی اور اہل جبن گریاں تھے اور مال پر
حیران تھے اور ادھر لشکر اسلام میں عمرو بن العاص لوگوں کو قتال پر ترغیب دیتے تھے اور کہتے تھے ای اصحاب رحال
قرآن یاد کرو غزوۂ جاں گداز اہل ایمان انکا یہ کلام سنکر جوش ہوتے تھے اور باہم اظہار نشاط و سرور کرتے تھے
اور حال رنگیوں کا یہ تھا کہ وہ گرز گراں سے سواروں اور گھوڑوں کو یکبارگی قتل کرتے تھے اور اسی طرح پیل سوار
تیر و نیزے مارتے تھے کہ وقت عصر داخل ہوا اور اسوقت تک فریقین سے خلق کثیر قتل ہو چکی تھی اسمر
اسوقت خالد نے اپنے خصم شاؤل پر قابو پاکر نیزہ اسکے سینے میں مارا کہ اوسکی سناں اُسکی پشت سے

پارہ ہوکر جھکنے لگی اور وہ زمین پر گرکر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور راوی نے کہا جسوقت بلاد
عجم مین قتال شدید برپا تھی تو رفاعہ المحاربی نے پانسو مرد میدان شیاطین محارب دلیر مردانگی سے انتخاب کر کے
قصد فیلان کا کیا پھر اُن سب دلیرون سے کہنے لگا کہ یہ عباد مان عرب تم قریب قریب رہیو مین جا کر انکا دیکھلیتا
ہون یہ کہکر رفاعہ قریب فیل ابیض کے گئے کہ وہ قائد اور امیر سب ہاتھیونکا تھا اور وہ سب ہاتھی پانسو تھے جنانچہ
رفاعہ تیغ بکف اُس سفید ہاتھی کیطرف بڑھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار یَالَکَ مِنْ حَمْلَةٍ کَبِیْرَةٍ

لَقِیْتَ کُلَّ کَبِیْرٍ یَا خَطِیْرَةْ اَلْیَوْمَ قَدْ ضَاقَتْ بِکَ الْحَفِیْرَةْ حَتّٰی تُرٰی مُلْقٰی عَلَی الْحَفِیْرَةْ

ترجمہ (یا حرف ندا و منادی محذوف کہ مراد شخص یہ خطاب بنفسہ ہی یعنی شاعر اپنے تئین کہتا ہی اے شخص
تیرے لیے آمد بزرگ ہی یعنی تیری بڑی آمد ہی کہ تو نے بڑے بڑے معرکون مین اور بڑون بڑون سے مقابلہ
مقابلہ کیا ہی آج کے روز تجھسے رزمگاہ تنگ ہی یہانتک کہ تو لوگونکو لب گور اور کنارے غار کے پڑے
ہوئے دیکھتا ہی راوی کہتا ہی کہ بعد ازان رفاعہ نے اُس سفید ہاتھی کو ایسی تلوار ماری کہ وہ بھاگ نکلا
اور پھر تیورا کر بیٹھ گیا اور اُسپر عماری چرمی مین جو چند زنگی سوار تھے سو جسوقت وہ ہاتھی زمین پر گرا تو ایک ملحد
انمین سے پشت فیل سے کود کر سامنے آیا اور اُسکے ہاتھ مین گرز تھا اُسنے اس سے رفاعہ کو مارا اتفاقا وہ گرز خالی
گیا تب رفاعہ نے اُسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ جھلک تلوار کی بائین شانے سے نظر آئی اور وہ دشمن خدا
زمین پر گرکر خون مین لوٹنے لگا اور فی الفور واصل جہنم ہوا بعد ازان صحابہ دوڑکر اصحاب فیل سے بھڑ گئے اور ہاتھیونکی
آنکھون مین بھالونکی انی مارنے لگے جیسا کہ ہمنے ابھی ذکر کیا ہی آخرش ہاتھی بھاگے و بعد ازان خالد اور مقداد
و امراے جیوش نے ارادہ قصد اون فوج کا کیا جنکا ابھی مذکور ہوچکا ہی (یعنے زنگی زنجیرون والے) اور نصرت و ثبات
حقتعالی سے طلب کرتے تھے اور اسلوب جنگ کا یہ طور کیا کہ چند سوار داہنی طرف سے اور کچھ سوار بائین سے
آنے لگے اور اُن پر یورش کی جو زنگیون کی زنجیرونکے دونون سرے پکڑے تھے قتل کرنا شروع کیا اور زنجیرونکے
سرے خود تھام لیے اور باگ و مہار کیطرح کھینچے ہوئے تھے اور وہ زنگی مانند شتران شارد و رمیدہ کے
قابو مین ہوگئے پھر مسلمانون نے اُنکے ہاتھیونسے گرز چھین کر سخت ترین طور سے قتل کرنے لگے اور یون ہی
درمیان فریقین کے قتال و نزال برابر ہوتی رہی یہانتک کہ رات آئی درمیان دونون فریق کے حائل ہوئی
اور دونون طرف سے خلق کثیر قتل ہوئی تھی چنانچہ مسلمانون نے بارہ ہزار جماعت ملوک و بطارقہ روم سے
قتل کیا اور پندرہ ہزار جمعیت ملوک و بطریقان حبش وغیرہ سے تہ تیغ کیا اور مسلمانون نے وہان شب گذاری
کی اسطرح کہ ساری رات حراست و نگہبانی مین رہے اور راوی کہتا ہی اور ایسا ہوا کہ اُس روز اکثر مسلمانونکو
زخمون نے بہت سست و سخت رنجور کر دیا تھا پھر جب رات ہوئی تو ایک جماعت مسلمانونکی واسطے دوا علاج مجروحونکے

مقرر ہوئی اور ایک گروہ انکا واسطے دس شہیدوں کے نامزد ہوئے اور کچھ لوگ تمام شب تلاوت قرآن میں مشغول رہے
اور کچھ لوگ نمازوں میں مصروف تھے اور کتنے باعث کثرت تعب کشتی کے سو گئے اور خالد بن الولید و زبیر بن العوام و شداد
بن الاسود اور عبدالرحمن بن ابی بکر یہ سب رات بھر گرداگرد لشکر کے روگردش کرتے رہے تھے جب صبح ہوئی
تو موذن نے اذان دی اور عمرو بن العاص نے سورۂ فتح کے ساتھ لوگوں کو نماز پڑھائی اور جناب قیس بن ابی ہبیرہ
دعا کی کہ حقتعالیٰ نصر و ظفر روزی کرے بعد ازاں اپنے گھوڑوں پاس گئے اور اُس پر سوار ہو اپنے لشکر کی صف
آرائی کی جس طرح جیسے پہلے گذشتہ کی صف بندی و ترتیب جیوش کا ذکر کیا ہے پھر جب تمام عساکر سے فارغ ہوچکے
تو افسران فوج اپنی اپنی جماعت کے آگے بڑھ بڑھ کے لوگوں کو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور میمنہ لشکر پر
رافع بن عمیرۃ الطائی و حارث بن قیس و رفاعۃ بن زہیر وغیرہ ہم مقرر ہوئے اور اُنکے ساتھ پانسو سوار تعینات
ہوئے راوی نے کہا کہ عبادۃ بن رافع نے سالم بن مالک سے روایت کی اور انھوں نے عبداللہ بن
ہلال سے روایت کی کہ یہ عبداللہ جماعت رافع میں تھے سو انھوں نے بیان کیا کہ جب صفیں مرتب ہوگئیں
اور دونوں فریق طرفین سے مقابل ہوئے اور قتال کی شدت ہوئی اور ہر ایک بذات خود مشغول تھا تو میں
اسوقت عورتوں اور بچوں سے دشمنوں کو دور کرتا تھا اور وجہ تیرگی کا حال سنا تھا کہ ہوا بڑی شدت سے چال
کرتی تھیں کہ ناگاہ ایک گروہ عظیم بطارقوں اور رنگیوں اور اہل بحارت کا آپہونچا اور اُنکے ساتھ چھ سو ہاتھی سے زیادہ تھے
اور ہمکو اپنی طرف سے انھوں نے غافل پایا اسلیے کہ جو لوگ اور سمت مشغول بقتال تھے پس انھوں نے آکر اُس بڑی
جماعت کو گھیر لیا جسمیں تمام گلہ اونٹوں کا تھا اور اُسمیں ساری عورتیں تھیں اور سب لڑکے تھے اور بہت سے روپے
تھے اور اونٹ دو ہزار سے زیادہ تھے اور دو سو عورتیں تھیں اور انھیں میں رافع بن رباح السکری و عمار بن ہاشم
العنوی بھی تھے اور ان دونوں کے ساتھ دو سو سوار بھی تھے تو انھوں نے اسوقت قتال بہت کی لیکن اُس
گروہ سے کثرت و شدت زخموں سے سست و مضمحل ہوگئے اور اس ہنگامی میں عورتوں نے بکمال جرأت
مردانہ وار گرزوں اور تلواروں خنجروں سے خوب مقابلہ کیا فَلِلّٰہِ دَرُّ عُفَیْرَۃ بنت عِفار وَسلمیٰ بنت ہاجر
ونظائرہن حق تعالیٰ جزاے نیک دے عفیرہ دختر عفارہ سلمیٰ دختر زاہر کی اور جو اُنکے مثل تھیں اُن سب کی
نیکیاں جدا زیادہ کرے کہ البتہ ان سب نے خوب قتال کی یہانتک کہ دشمنوں نے اُنکے سروں پر تلواریں ماریں
اُنکے شہر پہنتا تھا اور وہ آپسمیں کہتی تھیں کہ اے زنان عرب خوب مقابلہ کرو اپنے لشکر اور اپنی ذات خاص کے
لیے ورنہ ہاتھ سے ان حبشیوں وغیرہ بے دینوں نامختونوں کے ہاتھ ماری جاؤگی چنانچہ ان سب نے قتال بہت کی
کیا اور انمیں سے بہتیرے مسلمان کام آئے جنکے واسطے حق تعالیٰ نے درجہ شہادت نصیب کیا تھا و بعد ازاں وہ
دشمن جدا ان عورتوں اور لڑکوں کو ہانک لے گئے پھر ایک سوار نے اُنکے ساتھ سے پھر کر یا ابن خالد بن الولید ادرکنا

سے تھے چکر اس حال سے خبر دی اور وہ لوگ اس طرف اسوقت قتال شدید میں مصروف تھے یہ سنکر مسلمانوں نے بہت
شور و شغب کیا اور ایک گروہ امیرون افسرونکا درمیان معرکہ سے نکل آیا اور وہ فضل بن عباس و عبد اللہ بن
عمر بن الخطاب و عبد الرحمن بن ابی بکر و زیاد بن ابی سفیان و عبد اللہ بن ابی طلحہ و ضرار بن الازور تھے اور مثل انکے
دیگر امرا اور اتباع انکے جو سردار عرب کے یہ سب صنادید عرب و شرف القوم تھے آخر یہ سب دوڑ پڑے اور انکو جا لیا
تو دیکھا وہ لوگ جبل لجے قریب شام کو پہنچے اور وہ لوگ ارادہ لیجانے بندیونکا طرف روم کے رکھتے تھے چنانچہ اسوقت
فضل بن عباس نے بعد اسکے صیحہ آواز دی کہ اے دشمنان خدا کہاں جاتے ہو یہ سنکر وہ لوگ رومی و زنگی اوپر
مسلمانوں کے پھر پڑے و بقتال شدید مقابلہ کرنے لگے اور اسی حال میں ضرار نے بڑھکر زنگیونکے قسیس کے سینے
میں برچھا مارا کہ اسکی انی اسکی پشت سے چمکنے لگی اور اسیطرح فضل بن عباس نے کیا کہ ایک بطریق عظیم کیطرف
بڑھے اور اسکے جگر پر نیزہ مارا کہ انی اسکی پشت سے پار نکل آئی اور زمین پر گر کر خون میں لوٹنے اور دم توڑنے
لگا آخر واصل جہنم ہوا الراوی کہتا ہے پھر اسیطرح برابر بڑی شدت سے مقابلہ کرتے رہے یہانتک کہ ایک مقتل
عظیم قتل کیا پھر جب دشمنون نے اس طرز کی جنگ سخت دیکھی کہ اسکے تحمل سے عاجز تھے تو جو کچھ مال غنیمت
انکے قبضے میں تھا وہ سب انھون نے ڈال دیا اور پھر چلے اور اہل اسلام اپنے اسیرونکو مع انکے زر و زیور
پھر لائے اور ایسا ہوا کہ ان عورتون نے مردونکی بڑی مساعدت کی کہ گرز و لاٹھی و تلوارون اور خنجرون سے جنگ
کرتی تھیں اور دشمنونکے گھوڑونکے منھ پر ایسا گرز مارتی تھیں کہ وہ گر پڑتے تھے تب ان سوارونکو لپیٹ کر
زمین پر دے مارتی تھیں پھر خنجر سے اسکو قتل کر ڈالتی تھیں یہانتک کہ انھون نے ایک جماعت کو رومیان اور
زنگیون اور اہل تجارۃ وغیرہ سے قتل کیا آخر جب ان لوگون نے یہ حال دیکھا تو سامنے سے بھاگ نکلے تب
مسلمانون نے انکا پیچھا کیا کہ تلوارونکے آگے انکو دھر لیا پھر بہتونکو قتل کیا اور کتنونکو اسیر کر لیا یہانتک کہ ایک مقتل عظیم
قتل کیا اور قریب چھسو کے رومیون اور زنگیون سے اسیر کیا اور انکے اسباب اور گھوڑے غنیمت میں لیے راوی کہتا ہے
اما یہ ماجرا تو یہان تھا و اما حال لشکر کا یہ ہوا کہ وہ لوگ بدستور قتال شدید و ہم عظیم و تیغ زنی و نیزہ بازی و قتل
مردم و مقاتلہ زورآوران و مقابلہ شہسواران میں مشغول تھے اور حرب و جنگ برابر قائم و برپا رہی کہ گردنیں ماری
جاتی تھیں اور مردمان شجاع حملہ کر رہے تھے اور بودے بھاگے جاتے تھے اور جنگ کی چکی چل رہی تھی اور ضرب
شمشیر و سنان کی شدت تھی رنگ اڑ گئے جمعیتیں پریشان ہو گئیں بلیہ راجل سرون پر گرم پڑ رہی تھیں و مصیبتیں
پر مصیبتیں نازل تھیں و زحمہا سے عظیم و مہام اہم واقع تھیں سینے تنگ تھے کار ہائے دشوار سے لوگ
دنگ تھے گرد و غبار کی کثرت تھی صبر و ثبات کی قلت تھی اور امرائے رایات سے جنگ کر رہے تھے اور زنگی ہائے اغاثہ شور
کر رہے تھے اور رومی غل مچاتے تھے اور سر کٹے جاتے تھے اور نیزے مارتے تھے تیر چلاتے تھے فکریں گم تھیں بصارتیں گم تھی کہ زمینیں

کی۔ ثبات ہی کرو ں بار ایک تھا اور شعار مسلمین کا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یعنی اے نصرت خدا نازل ہو اور اسوقت
مسلمانوں کا مصر کرم و جوانمردوں کا تھا فَلِلّٰہِ دَرُّ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَالْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَ
عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ وَالْمُسَیَّبِ بْنِ نَجَبَۃَ الْفَزَارِیِّ وَنُظَرَائِہِمْ مِنَ الْاَبْطَالِ یعنی حق تعالی زبیر و فضل و عقبہ
و مسیب وغیرہ امرا کو جزائے نیک عنایت کرے کہ یہ لوگ قتال شدید میں ثابت قدم تھے اور بلائے جسیم و معرکہ عظیم میں
کار آزمائی کی اور جوانمردوں کا ساتھ استقلال کیا وا آتا خالد و عمرو و قعقاع بن عمرو و سعید بن زید الیعمان نے قتال ایسا
کی قتال کی کہ ماتقیہ کیا اور اس گروہ کو جو اسیر سوار تھے ہلاک کیا اور رومیوں اور اونکے بھائیوں رومیوں اور رنگیوں کو
اُنکے میانوں کو قتل کیا اور حال ماتقیہ کا یہ تھا کہ وہ عرب کے گھوڑوں پر جھکے پڑتے تھے اور اُسیر جو سوار تھے وہ تیروں کی
بوچھار کرتے تھے کہ اُن تیروں کا ہجوم مانند ٹڈی دل کے آتا تھا یہانتک کہ اُمن رمستوں کی آنکھیں نکل پڑیں اور ہر سمت
سے یہی آواز آتی ہی وَا عَیْنَاہُ یعنی ہائے میری آنکھیں اور کوئی کہتا تھا وَا اُذُنَاہُ یعنی وائے رے میرے ہاتھ اور اس
اُس حالت میں ماتقیہ کا یہ رنگ تھا اور دلاور ان پر رنگ ویسے تیروں کی مار تھی ناگاہ رفاعہ بن زہیر المحاربی سپاہ
رومی نام پاس خالد و عمر کے آئے اور کہنے لگے ای امیر اگر یہ امر یونہی برپا رہیگا تو ہم سب ہلاک ہو جاوینگے تب
دونوں امیروں نے کہا پھر اس امر میں کیا رائے ہی رفاعہ نے کہا میری رائے یہ ہی کہ ہم ہیزم جمع کریں اور اسکو بہت
رات سے حرب کریں اور تیروں کی نوکوں پر باندھیں اور آگ سے روشن کریں اور قیصوم یعنی حس و خاشاک جمع
کریں اور اسکا پشتارہ بنا کر اونٹوں کی پشت پر بہہ پر لادیں اور دشمنوں کو قتال میں مشغول کریں بعد ازاں بارے
سوار پیچھے سے اونٹوں کو ہنکاویں اور اُن بھالوں سے پشتاروں میں آگ لگا دیں جب آگ بھڑکیگی تو اونٹ
آگے بھاگینگے اور لوگوں کو روند ڈالینگے اس صورت میں وہ لوگ تاب نہ لاسکینگے یہ تدبیر ہی اور خدا وند قدیر کی اعانت
معین و امداد ہی چنانچہ سبھوں نے اس رائے کو پسند کیا اور کچھ لوگوں کو اس کام پر مامور کیا اور باقی لوگ
دشمنوں کو قتال پر لگایا پس تھوڑی دیر نگذری تھی کہ وہ سب سامان مکیدہ و خدع کا مہیا ہو گیا اور بارہ
سواروں نے ملکر ہیزم جمع کر کے روغن زیت وغیرہ سے اُسکو تر کیا اور تیروں کی نوکوں پر مضبوط باندھا اور
قیصوم اقسام خس و خاشاک کو غراروں تھیلیوں میں بھر کر اونٹوں کی پیٹھوں پر رکھا اور تیروں کے پھلوں کو
مشتعل کر کے اُن پشتاروں میں آگ لگا دی بھڑکی اور اونٹوں کی پیٹھوں کو سوزش پہنچی تب وہ رومیوں
اور رنگیوں پر دوڑ پڑے پھر جب ہاتھیوں نے وہ شعلے اور اونٹوں کے ولولے دیکھے تو اُسے لنگر اسی طرح توڑ کر بھاگے
اور ایسے چیلمانوں کو زمین پر گرا کر روند ڈالا اور جو مردم جنگی و سر سوار تھے انکو پیچھے ڈال کر پامال کیا اور بہت سا بڑا
بخیل ٹالا اور روم کے گھوڑے اور خچر بھی منہ پھیر کر بھاگے اور سواروں و پیادوں کے دل ہل گئے اور ادھر سواران
اسلام نے دشمنوں کو اپنی تلواروں کے آگے دھر لیا اور نیزوں اور تیروں سے چھیدنے لگے اور مسیب بن نجبہ کہتے تھے

ہمنے طائرونکو دیکھا کہ وہ سپر سایہ کیے ہوئے تھے اور ہمنے کچھ طائر ایسے دیکھے کہ وہ کافرون کے سرون پر رفرف کرتے تھے یعنے
پنجے مارتے اور اوڑتے تھے بعد ازان اپنے دونون پنجون سے انکی آنکھیں نکالکر زمین پر پھینک دیتے تھے اور ساعت کو بعد نماز
عصر کے تھوڑی بھی دیر نگذری تھی کہ رومی پشت پھیر کر روبفرار ہوئے اور اہل اسلام انکا تعاقب کیے ہوئے انکو قتل
و اسیر کرتے جاتے تھے یہانتک کہ دن تاریک ہوا اور رات ہو گئی اور وہ لوگ بھاگتے بھاگتے کچھ تو اُس قریہ مین پہونچے جو
ویرشہور تھا اور کچھ لوگ لاہون مین اور کچھ اہناس و میدوم مین داخل ہوئے اور لشکر اسلام تمام رات صبح تک اُن کا
پیچھا کیے چلے گئے آخر انکی جماعت متفرق اور جمعیت پریشان ہو گئی اور اُنمین سے انبوہ کثیر قریب پانچہزار کے اسیر ہوئے اور
قتل بےقدر ہوئے جنکا شمار نتھا رافع بن آزاد والہمی نے بیان کیا کہ جب ہم لوگ تعاقب مشرکین سے طرف مقام معرکہ کے
پھرے تو ہمنے وہ ساری زمین کشتگان روم و زنگ و بجاۃ وغیرہ سے پر دیکھی اور اکثر قتیلان مسلمین اُنمین مختلط تھے
خصوص جنکے تن پر سر نتھے تو وہ پہچانے نجاتے تھے مگر بقدر انکی شناخت تھی کہ رومیون وغیرہ کے ہاتھون مین صلیب
تھی اور مسلمان اس سے خالی تھے چنانچہ ہمنے انکی تمیز اسطرح کی تھی بعد ازان ہمنے جو بہالے نخل اور درختون کی شاخین جمع
کین اور اُسی مقام معرکہ مین ایک لکڑی ہر ایک نعش پر رکھدی بعد ازان اُن سب لکڑیونکو جمع کرکے شمار جو کیا تو کشتگان
کفار نو ہزار تھے اور جو پہاڑون مین اور راستون مین مارے گئے انکا اُسمین شمار نہین یعنے وہ نوے ہزار سے علاوہ
تھے اور قتیلان مسلمین کا جو شمار ہوا تو وہ پانسو تین مرد تھے بعد ازان مسلمانون نے اموال غنائم فراہم کیا اور تقسیم
کیا گیا اور عمرو بن عاص نے اُنمین سے خمس نکالا اور ایک نامہ مشتمل فتح و ظفر تحریر کیا اور اُسمین فہرست خمس کی مندرج
کی اور امیر ہاشم بن مرقال کو بلوا کر نامہ و مال خمس اُنکے سپرد کیا اور تینتیس سوار خیار لشکر سے اُنکے ہمراہ کر دیے
اور انکو حکم روانگی مدینہ کا دیا اور بعد اس جنگ کے مسلمانون نے پانچروز اُسی صحراے رزمگاہ مین مقام کیا
یہانتک کہ وہان استراحت کی اور جو لوگ پیچھے مفرورون کے گئے تھے وہ بھی اس عرصے مین واپس آئے بعد ازان
وہ سارے اہل اسلام پاس عمرو بن عاص کے مجتمع ہوئے اور درخواست کوچ اور استدعا آگے جانے کی کرنے لگے تب عمرو نے
انکو اجازت دی اور وداع کیا اور اُنکے لیے دعاے خیر کی اور کہا تم لوگونکی فراق مجھپر بہت شاق ہے اگر امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ نے میرے تئین حکم کوچ کر آنے کا نکیا ہوتا تو ہرگز مین تمسے مفارقت نکرتا غرض کہ عمرو بن عاص کے
ساتھ تین ہزار ایک سو بیس آدمی نے مراجعت کی اور وہ سب جو اس معرکہ مین کام آئے آٹھ سو اسی مرد تھے جنکے
لیے حق تعالے نے شہادت نصیب کی تھی اور بعضون نے کہا کہ وہ لوگ ایکہزار تھے اور بعض کہتے ہین کہ نو سو چالیس تھے
بنا بر اختلاف رواۃ کے راوی نے کہا ہے کہ مین نے اس کتاب مین وہی روایتین کی ہین جو موافق قاعدۂ صدق کے
ہین اور ہمین استعانت حق تعالے سے کی ہے مجھکو کہتا ہے کہ اہل اسلام جو کہ مالک ان بلاد کے ہوئے اور ذلت و خواری واسطے اہل شرک
و فساد کے ہوئی تو محض محنت و برکت صحابہ سے رضی اللہ عنہم اجمعین کہ وہ مردان دلاور و بزرگان اخیار جملہ مہاجرین و انصار

اور کہا اپنے ساز و سلاح سنبھالو اور اپنے ننگ و ناموس اور مال و ملک کے لیے لڑو اور نہین تو عربون کی بندی مین جاؤ
اور اُنکے عبید و غلام ہوجاؤ کہ وہ جیسا چاہین تمھارے ساتھ کرین اور اگر تم چاہتے ہو تو ہم اُنسے صلح رکھین یہان تک
کہ ہم معلوم کرین کہ بطریقون سے کچھ نہین ہوسکتا ہے یہ سنکے اُن لوگون نے جواب دیا اور کہنے لگے ہم اپنے بلاد کو
ہاتھ سے نہ دینگے اور جب تک ہم بالکل مغلوب و عاجز نہوجاوینگے اُنکے حوالے نکرینگے اور ہم سب سامان اپنا اور مال و
اسباب اپنا اس شہر مین جو قلعہ محکم ہے جمع کرکے بیرون حصار اُنسے مقابلہ کرتے ہین پھر جب ہم دیکھینگے کہ وہ
لوگ ہم پر غالب ہوتے ہین تو بالاے حصار چڑھ جاوینگے غرض کہ راے ان سب کی اسی بات پر متفق ہوئی پھر
جنھون نے اُنمین سے اس امر کو منظور کیا وہ اپنی جان و مال سے آمادہ و حاضر ہوگئے اور جنھون نے اس بات کو
قبول نکیا وہ بجاے خود مقیم رہے اور اسی طرح بطریقان بہنسا نے بھی کیا کہ بعضے اُنمین اپنی جان و اولاد اور
اپنے مال سے وہان حاضر ہوئے اور بعضے اُنمین سے اپنی جا پر قائم رہے اور مدائن والون مین سے بھی وہ تھے جو واسطے
اقامۂ جنگ کے حاضر حصار ہوے **راوی** کہتا ہے پھر جب خالد اپنا لشکر لیکر چلے اور آگے آگے اُنسے کچھ فاصلے پر
طلائع اور امرا کا غول جاتا تھا اور یہ لوگ قریات و بلاد اور کنارہ ہاے دریا پر تاخت و تاراج کرتے جاتے تھے پھر
جو لوگ اپنے اماکن سے لطلب صلح نکلتے تھے اور پیام صلح کرتے تھے تو اہل اسلام اُنسے صلح پذیرا کرتے تھے اور علوفہ
و ضیافت سے اُنکی استمالت کرتے تھے اور لوگ ایسا نہین کرتے تھے اُنکو اسلام کیطرف دعوت و طلب کرتے
تھے اگر وہ اس سے انکار کرتے تھے تو اُنسے جزیہ لیتے تھے اور اگر وہ جزیہ دینے سے سرتابی کرتے تھے تو اُنکو غارت
و تاراج کرتے تھے یہانتک کہ متصل بہناس کے پہونچے اور والی اہناس کو یہ خبر پہونچی تو اُسکو باور ہوا کہ لابد اُنسے
مقاتلہ و مقابلہ ہوگا اور منتظر ہوا کہ دیکھیے ان لوگون کی جانب سے کیا امر ظہور مین آتا ہے چنانچہ وہ بیرون شہر
برآمد ہوا اور شہر پناہ سے قریب قریب ٹھہرا اور وہاں سے دور نگیا اور اُسکے جو چار پھاٹک تھے تو تین دروازے
بند کرادیے اور ایک باب شرقی جدھر وہ آپ تھا کھلا رکھا اور ادھر سے خیام و سراپردے اور اکثر ساز و سامان باہر
نکلوایا اور مشورہ کیا کہ اگر قبل از قتال و بدو جنگ شہر کے اندر جاوین تو عرب کو ہماری جانب طمع ہوگی یعنے
ہمکو خائف سمجھکر اُنکو جو حوصلہ داخلۂ شہر کا ہوگا بعد ازان اُسنے یہ تدبیر کی کہ بطریقونکو متفرق کردیا اور لشکر کو پھیلا دیا
تا کہ کثرت اُنکی زیادہ نظر آوے اور تعداد اُسکے فوج کی پچاس ہزار تھی بعد ازان وہ اپنے لشکریونسے کہنے لگا کہ خبردار
ثابت قدم رہو اور اپنے ناموس کے لیے قتال کرو اور لشکر خوار و بد اطوار نہو جاؤ کہ گرفتار ہوجاؤ چنانچہ اُن لوگون نے استعمال
کیا اور اپنے ساز و سلاح سے چست ہوکر مستعد قتال ہوگئے اور انتظار آمد صحابہ کا کرنے لگے اور **واقدی** نے کہا وا اللہ اعلم
جسوقت اہناس سے قریب ہوئے تو زبیر بن العوام کو طلب کیا اور اُنکے ہمراہ ہزار سوار مقرر کردیے کہ اُنمین اکثر امرا تھے
اور اُنکو حکم کیا کہ آگے بڑھو بعد ازان فضل بن عباس کو بلایا اور ہزار سوار اُنکے بھی ساتھ مامور کیے تو وہ پیچھے زبیر کے روانہ

ہوئے بعد ازاں میسرہ پر سروں بالائے اُنکے ہمراہ بھی ہزار سوار دیے اور وہ عسقلان کے ملنے تک اول ریا پھر

الی سفیان ملک ہوئے اُنکے ساتھ بھی ہزار سوار کیا اور میسرہ کے پیچھے ہوئے بعد ازاں مالک اشتر کو ان کے ساتھ

بھی ہزار سوار دیکر بعد ریا درخصت کیا اور سبکے عقب پر خود خالد مع بقیہ لشکر پشت پناہ ہوئے راوی عول بن

نے بواسطہ ہاشم بن رابع کے رابع بن مالک العلوی سے روایت کی وہ کہتے تھے میں گروہ سیرس عوام میں تھا جب

ہم درمیان بلاد دیکھتے اور ہر ایک شہر کے باشندوں سے تعرض کرتے تھے اور سواد و نواح پر دوڑ مارتے تھے

تو وہاں ایک عرصۂ دشت میں ایک گلہ بھیڑوں کا دیکھا اُسکے ساتھ چرواہے تھے جب ان چرواہوں نے ہمکو

دیکھا تو بھیڑوں کو چھوڑ بھاگ گئے تب ہم اُن بھیڑوں کو ہانک لیچلے جب وہاں سے تھوڑی دور چلے تھے کہ کچھ عورتیں اور لڑکے

اور ایک غول نصاری کا اہل قطر وغیرہ سے ایک ٹیکرے پر نظر آئے جب انھوں نے ہمیں دیکھا تو بھاگ گئے

اُنکے ساتھ ایک طرف کو بیس سوار بھی تھے اور وہ عرب متنصرہ تھے قبیلہ جذام سے اور اُنکے ساتھ ایک لڑکا بادر

بھی حالت فاخرہ پہنے ہوئے تھا آخر اُنکی بھی نگاہ ہم پر پڑی تو وہ بھی بھاگ گئے تب ہم نے اُن پر دوڑ ماری اور تھوڑے

عرصہ میں ہمنے اُنکو پکڑ لیا اور قید کر لائے اور اُنسے ہمنے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں کے اور کس قبیلے سے ہو انھوں

نے جواب دیا کہ ہم لوگ قریات مختلف کے ہیں اور معلوم ہوا کہ وہ لوگ ارادہ حمص جانے کا رکھتے تھے تب

ہمنے اُنکے تئیں اسلام پیش کیا اُنھوں نے انکار کیا ہمنے ارادہ اُنکے قتل کا کیا مگر میرے ہمکو قتل سے منع کیا

اور کہا یہ قیدی پاس خالد کے حاضر کیے جاویں وہ جو چاہیں کریں غرض کہ ہم لوگ جاتے جاتے متصل حمص کے پہنچے

اور ہمنے وہاں خیمے برپا اور سراپردے دیکھے یعنی سائبان کھچے تھے اسوقت میرے آواز بلند تکبیر و تہلیل کی اور

مسلمانوں نے بھی صدائے تکبیر کی اس زور شور سے بلند کیں کہ زمین دہل گئی اور رومی اُن خیموں سے باہر نکلکر دیکھنے

لگے اور وہ دشمن خدا ابن ہیجائیل والی حمص بھی دیکھتا تھا اور اُسکے ساتھ ایک غول تھا کہ وہ سب ہمارے

دوست یعنی اہل خدمات و اہل مہمات و ارباب دولت و سران مملکت تھے اور یہ سب اُسکے گرد و گرد داہنے بائیں سے

حلقہ باندھے تھے پھر جب ہم لوگ اُنکے سامنے پڑتے تو وہ آپس میں شور و غوغا کرنے لگے اور اپنی زبان میں ہول حال

کرتے تھے و بالاعلان کلمات کفر سے اسمعات بے حد اکرتے تھے اور اپنی نگاہوں میں ہماری جماعت کو کمتر دیکھتے تھے پھر

جب ہم اُنکے قریب گئے قیس بن ہرثمہ یعنی لبے علم کو ہلکان دیکر یہ اشعار پڑھنے لگے **اشعار**

یا اہل حمص الطغاۃ الکوافر	و یا عصبۃ الشیطان من کل غادر	اتتکم لیوث الحرب سادات قومنا
علی کل مشکول من کل ضامر	فان لم تجیبوا سوف تلقون ذلۃ	و نقتل منکم کل کلب و ناحر

یعنی ای اہل حمص ای سرکشو کافرو اور اے گروہ شیطان سب کے سب دغا باز آ پہنچے ہیں تمہارے پاس شیران

جنگ جو اپنی قوم میں سردار ہیں اور وہ سب اسپان مشکول اور لاغروں پر سوار ہیں اگر تم قبول اطاعت کرو گے

تو ذلت و خواری مین پڑ و گے اور تم مین کا ہر ایک سگ نابکار مارا جائیگا و بعد ازان راوی رافع بن مالک نے کہا کہ پھر ہم اور سبھی قریب اس قوم کے نازل ہوئے تو فضل بن عباس آگے بڑھے اور بیر امون اُنکے سرداران بزرگوار تھے پھر جب انھون نے تکبیر کی تو اُنکے ہمراہیون نے بھی صداے تکبیر بلند کی و فضل نے اپنا نشان ہلا کر یہ شعار رجز پڑھنا شروع کیا شعر

یا اھل اھناس الکلاب الطواغیا و الا تروا امرا عظیما مدانیا	اتتکم لیوث الحرب فاصغوا مقالیا وقروا بان ارسل احمدا	وقروا بان اللہ لا رب غیرہ نبیا کریما للخلائق ھادیا

یعنے ای اہل اہناس سگان سرکش تمھارے پاس شیران جنگ آپہونچے ہین تم قول و مقال اُنکے بگوش دل سنو اور اقرار اس بات کا کرو کہ ہر آئینہ اللہ وہ ہی جسکے سواے کوئی پروردگار دوسرا نہین ہی اور اگر اقرار اس امر کا نکروگے تو آفت عظیم عنقریب دیکھوگے اور اقرار اس امر کا کرو کہ حق تعالی نے احمدؐ کو نبی صاحب کرم بھیجا ہی اور اُنکو خلائق کا ہادی کیا ہی یعنے یہ اقرار کرو کہ محمدؐ رسول و نبی خدا کے اور رہنما ہر دو سرا کے ہین اور راوی نے کہا کہ بعد ازان فضل اپنے اصحاب کے نزدیک آکر ٹھہرے اور کچھ دیر نگذری تھی کہ امیر میسرہ بن مسروق العبسی آگے بڑھے اور انھون نے اور اُنکے ساتھ والے مسلمانون نے اعلان تکبیر کا کیا اور باتفاق اُنکے دیگر مسلمانون نے بھی جواب تکبیر دیا یعنے وہ سب بھی تکبیر گویان ہوئے پھر میسرہ اپنا نشان چمکاتے ہوئے یہ اشعار رجز پڑھنے لگے اشعار

اتینا لاھناس من کل غضنفر و الا ابدناھم بکل مھند	علی کل صھال من الخیل اجرد و نخرب اھناسا و نقتل اھلھا	فان ھم اطاعونا شکرنا فعالھم اذا خالفوا دین النبی محمد

یعنے ہم اہناس کے لیے آئے ہین سب شیر نر کہ وہ او پر صہیل و شور کرنے والے کے یعنے ہنہناتے گھوڑون اجرد پر سوار (مترجم کہتا ہی اجرد وہ گھوڑا ہی جسکے چھوٹے چھوٹے بال اور رونین گھنے ہون تو وہ مطبوع و پسند عرب ہوتا ہی) پس اگر وہ اہل اہناس ہماری اطاعت کرینگے تو ہم اُنکے کردار سے مشکور ہونگے اور اُنکی قدردانی و شکرگذاری کرینگے ورنہ اگر وہ اطاعت سے انحراف کرینگے تو ہم اُنکو ہلاک کرینگے شمشیر ہندی سے (مترجم کہتا ہی مہند یعنی سیف ہندی کہ ہندی آہن و ولایتی ساخت ہو یعنے جسکا لوہا ہندی اور ساخت اُسکی ولایتی ہو) اور ہم خراب و ویران کرینگے اہناس کو اور قتل کرینگے اُسکے باشندونکو جبکہ وہ مخالفت کرینگے دین نبی کی جو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین راوی نے کہا پھر میسرہ بھی بعد رجز خوانی کے متصل فضل سے جا کر قیام پذیر ہوئے اور بعد اُنکے قریب بغروب آفتاب کے زیاد بن ابی سفیان بھی مع اپنے اصحاب کے آگے بڑھے اور انھون نے اور اُن سب مسلمانون نے غل مچا کر تکبیر کہی اور زیاد نشان جنبان ان اشعار سے رجز خوان ہوئے هلموا الی اھناس یا ھاشم

ویا عصبۃ المختار نسل الاکارم ننصر دیننا بالنبی محمد	دونکم ضرب السھام بشدۃ نبی الھدی المبعوث من نسل ھاشم	تقطع رؤس ثم فاق جماجم یعنے ای اولاد ہاشم طرف اہناس کے

عزم کر دو اور اے قرا امتداران احمد مختار نسل بزرگواران بزرگ نسل لوٹ سہام لیے اور ماتیر کا تیرے کر دکھانا حملہ کرنے کے واسطے کاٹنے سروں اور پراگندہ کرنے جمعیتوں کے اور البتہ ہم نصرت کرینگے دین نبی کی رہنمائی کرنے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں وہ محمد جو کہ ہیں ایسے نبی جو ہادی اور رہنما ہیں اور وہ سطوت و فرساد کا جا اہیں اور آل ہاشم سے ہیں اور راوی نے کہا کہ بعد رجز خوانی زیاد کے جب کہ شام ہو گئی تو مسلمانوں نے بجائے جو شب باسی کی اور رات کو تلاوت قرآن کرتے رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھا کیے اور رات بھر تک اپنے لشکر کی حراست بھی کی جب صبح ہوئی تو مقداد نے با اصحاب خویش قدمی کی اور وہ مع اپنے ہمراہیوں کے سرگرم نعرۂ تکبیر ہوئے پھر وہ آگے بڑھ کر علم لہکاتے ہوئے ان ابیات بحریہ کو زبان زد کیا اشعار

انا الفارس المشکور فی کل موطن	وناصر دین اللنبی محمد	لعل مال العزیز عبد الفسا
واقوم من اصلی تزیل المؤید	وتقتل عباد الصلیب جمیعهم	باسم حطی وغضب لمهند

یعنی میں وہ شہسوار ہوں کہ ممدوح ہوں ہر مقام میں اور ناصر ہوں دین نبی کا کہ وہ محمد ہیں سو کیا عجب ہے کہ ہم اپنے پروردگار کے نزدیک سرفرازی و رستگاری کو پہونچیں پس میں نیز رسدی کو پہونچوں بہت جلد اور صبح صبح اول دالا اور بندہ ہائے الاہم قتل کریں سب صلیب پرستوں کو سیف خطی اور شمشیر ہندی سے اور راوی نے کہا کہ پھر مقداد بھی بعد انشا اشعار کے محاذی و برابر نصل کے جا کر قیام گزیں ہوئے اور درمیان ان اعراب مقداد کے مکالمہ ہونے لگا پھر جب دشمنوں نے ہمکو دیکھا کہ ہم چند ہیں ہزار بہ نسبت انکے شمار کے کمتر تھے) تو انکو گمان ہوا کہ ہمارے پیچھے اور کچھ لوگ بھی ہیں چنانچہ اس روز تو ہم خاموش بیٹھ رہے نہ ہم نے کچھ کلام کیا نہ وہ کچھ بولے جب دوسرا روز ہوا تو نزدیک بطلوع آفتاب ناگاہ ایک گرد اٹھی اور گھوڑوں کی دوڑ سے غبار ہوا پھر دیکھا تو ان گھوڑوں پر سواران عماری اسوار تھے اور قریب آکر انھوں نے بصدائے تکبیر نعرہ کیا تو باتفاق انکے سب مسلمانوں نے بھی پکار کر تکبیر کہی پھر رایات اسلامیہ واعلام محمدیہ بلند ہوئے اور ان صحابہ نے جو ہمراہ زبیر وغیرہ کے بطور طلیعہ آئے تھے صدا ہائے تکبیر جو سنیں اور زبیر و نصل وغیرہ انکی ملاقات کو نکلے تو دیکھا کہ اوائل لشکر میں تو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہیں اور انکے پہلو بہلو عامر بن عیاض الاشعری اور ابو ذر الغفاری و ابو ہریرۃ الدوسی کہ انکا نام عبدالرحمن تھا و دیگر امرائے مہاجرین و انصار یہ سب ساتھ تھے پھر جس وقت روم نے یہ حال نزدیک سے دیکھا تو رعب انکے دلوں میں غالب ہوا پھر لشکر اصحاب متصل اہناس کے جا اترا اور ہر گروہ اپنے اپنے مرکز پر فروکش ہوئے اور اس روز مقام کیا جب دوسرا دن ہوا تو سب امرا و صاحبان نشان پاس خالد رضی اللہ عنہ کے جمع ہو کر مشورہ کرنے لگے کہ والی اہناس کے پاس کسیکو بھیجنا چاہیے

اور کون جاوے گا یہ سنکر مقداد نے کہا مین جانے کو موجود ہون خالد نے کہا تمھین لائق اس امر کے ہو بسم اللہ جاؤ اور
جس جس کو چاہو اپنے ساتھ لو تب مقداد نے ضرار بن الازور اور میسرۃ بن مسروق العبسی کو اپنے ہمراہ لیا اور
اور بروقت انکی روانگی کے خالد نے اُنسے فہمائش کی کہ تم جاکر پہلے اُسکو دعوت اسلام کرو جب نمانے تو اُس سے
طلب جزیہ کرو اگر اس سے بھی انکار کرے تو پیام قتال دو اور چاہیے کہ اپنی جانونکو حراست اور حفاظت
مین رکھو یعنے اُسکے شر سے ہوشیار رہو راوی کہتا ہے پھر یہ لوگ روانہ ہوئے اور اُنکے لشکر کے قریب
پہونچے اُسوقت سوار اُنکے میخین گاڑ رہے تھے اور طنابین خیمونکی کھینچتے تھے اور قناتین لگاتے تھے تب مقداد
وغیرہ کو اُنکے حجاب ونگہبانون نے دیکھکر پکارا تم لوگ کون ہو کدھر آتے ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم ایلچی
ہین یہ سُنکے حجاب نے اپنے بطریق کو خبر دی اُسنے حکم احضار کا دیا جب یہ لوگ روبرو اُسکے حاضر ہوئے تو اُسکے
ملازمون نے ڈانٹ کر کہا کہ دیکھو یہ مالک مالکُ ملک ہی یعنے آداب شاہی کا لحاظ رکھو مگر اُن لوگون نے
اس بات کی کچھ پروا نکی اپنے گھوڑونسے نہ اترے مگر عین دروازۂ سراپردۂ شاہی پر اور دروازے پر ٹھہرے
رہے یہانتک کہ اُنکے تئین حکم اندر داخل ہونے کا ہوا تب یہ لوگ اندر داخل ہوئے مگر اپنے گھوڑونکی لگام
اپنے ہاتھونمین تھامے رہے ہرچند غلمانون نے چاہا لگامین گھوڑونکی پکڑ لیوین پر انھون نے نمانا
اور اُنکے ہاتھونمین باگین نہ دین آخر بطریق نے خدام کو اشارہ کیا کہ چھوڑ دو اُنکو یون ہین آنے دو جب
جسوقت یہ لوگ داخل ہوئے تو وہ بطریق اپنے تخت زرین پر جو مرصع بزر وجواہر تھا بیٹھا تھا اور اُسکے
گرداگرد تمام رئیس ونواب اربابِ دولت وارکان سلطنت بھی بیٹھے تھے اور اُن سب کے ہاتھونمین تلوارین
اور گرز وتیر تھے پھر جب مالک نے ایلچیونکو دیکھا تو اُسکا رنگ متغیر ہوگیا اور دہشت مین آگیا اور اُنکو اذن
بیٹھنے کا دیا اُن لوگون نے کہا ہم ایسے فرشون پر نہین بیٹھتے ہین کہ یہ ہمپر حرام ہی آخر اُسنے حکم کیا تو وہ فرش
اوٹھاکر فرش سوتی بچھایا گیا بعد ازان اُسنے اشارہ کیا کہ اب بیٹھ جاؤ اُن لوگون نے کہا ہم نہ بیٹھینگے
جبتک کہ تو اپنے تخت سے نیچے اوتر آوے چنانچہ اس بات پر مردم روم غوغا کرنے لگے تب مالک نے اُنکو
اشارے سے منع کیا کہ وہ خاموش ہو رہے پھر لوگون نے چاہا کہ ان ایلچیون کے ہاتھ سے تلوارین وغیرہ
چھین لیوین مگر بادشاہ نے اُنکو اس ارادے سے بھی منع کیا آخر وہ لوگ ہرگونہ تعرض ومزاحمت سے باز
رہے تب بادشاہ نے اُنسے قصد مکالمہ کیا اُنھون نے انکار کیا کہ جب تک اپنے تخت سے نیچے نہ آویگا ہم
کچھ کلام نکرینگے بالآخر وہ تخت سے اوتر آیا اور عربی زبان مین کلام کرنے لگا اور اُنکے احوال سے سوال
کیا کہ تم لوگ یہان کس ارادے سے آئے ہو ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم تمکو نہ چھوڑینگے اور اس
دیار سے نجاوینگے جب تک کہ تو اور تیری قوم اسلام لاوے خواہ جزیہ دیوے یا قتال

کرے یہ سنکے ملک نے انکار کیا اور کہا فرداروز وعدہ قتال ہے تب یہ لوگ اُسکے پاس سے باہر نکلے اور جوان
لشکر خالدؓ کے پاس آئے اور اس امر سے خبر دی اُسوقت سارے امرائے تیاری جنگ کی کر دی جب صبح
ہوئی تو خالد نے نماز صبح اصحاب کو پڑھائی اور بعزم رزم آگے بڑھے اور ندا دی اَلْکَمِیْنُ اَلْکَمِیْنُ یَا خَیْلَ
اللّٰہِ ارْکَبُوْا وَلِلْجَنَّۃِ اُطْلُبُوْا یعنے نکلو اور حملہ آور لشکر جدا سوار ہو اور جنت کے طلبگار ہو یہ سنکے اہل اسلام
اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور نشان کھولے اور پرے میمنہ و میسرہ کے ترتیب دیئے اور قلب و جناحین
اور جناحین کی صف آرائی کی اور خالد وسط لشکر میں تھے اور موخرت لشکر یعنے پشت لشکر پر میسرۃ بن مسروق
العبسی و مالک اشتر تھے اُنکے ساتھ پانسو سوار تھے مہاجرین و انصار سے راوی نے کہا بعد ازاں تھوڑی
دیر نگذری تھی کہ روم سامنے نکل پڑے اور اپنے صلیبوں کو روبرو کیا اور راوی نے بواسطۂ رابع بن مالک
اور عباد بن مازن کے محمد بن مسلمۃ الانصاری سے روایت کی اُنھوں نے بیان کیا جب نشان اس
قوم کے آگے بڑھائے گئے تو ہمنے اُن نشانوں کا شمار کیا کہ وہ پچاس صلیب تھے اور زیر ہر صلیب
ہزار ہزار سوار تھے چنانچہ پہلے جسنے اُنمیں سے عار حرب کیا وہ ایک بطریق تھا اُسکا لباس دیبائے سرخ تھا اپنے
سر پر جڑاو اسیر دستار پیچ رکھتا ہوا ہر طرف نگاہ کرتا تھا پھر جسوقت اُسنے مبارز طلبی کی تو لشکر اسلام سے ایک سوار
ستارہ قبیلۂ خثعم سے جسکا نام زید بن ہلال تھا اُس سے لڑنے کو نکلا سو اُس بطریق نے زید کو قتل کیا اور دوسرا
مبارز طلب کیا تب اُسکے مقابلے کو عبداللہ بن عمر بن الخطابؓ برآمد ہوئے اور کچھ دیر ہوئی کہ اُسکے داہنے شانے
پر ایسی تلوار ماری جو اُسکے بائیں شانے سے باہر نکل آئی اور وہ گر کر اپنے خون میں تڑپنے لگا اور اسی دم واصل
جہنم ہوا تب عبداللہ نے دوسرا مبارز طلب کیا پھر ایک رومی سوار نکلا تو اُسکو بھی قتل کیا پھر ایک اور نکلا تو اُسکو بھی مار ڈالا پھر عبداللہ
رومیوں کے میمنہ لشکر پر جا پڑے تو صفوں کو اُلٹ دیا اور بڑے بڑے دلیروں کو تہ تیغ کیا پھر اپنے قلب لشکر میں پھر آئے پھر اُسکے بعد
شرحبیل بن حسنہ نکلے اُنھوں نے بھی مثل عبداللہ کے قتل و قتال کی پھر اُنکے بعد فضل بن عباس نے حملہ کیا اور
بعد اُنکے عباس بن مرداس نے اور بعد اُنکے ابوذر غفاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حملہ مسلمانوں نے حملہ
کیا آخر جب رومیوں نے یہ حال دیکھا تو اپنے تئیں اپنی جمعیت اور ساز و سامان سے جمعیت کر کے زرہیں پہنکر
اور تلواریں پکڑ کر سرعت کر دیا کہ ہنگامہ قتال علی الاتصال سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب وسط آسمان پر آیا
اُسوقت خالد بن الولید نے حملہ کیا اور لشکر دشمن میں گھس گئے تو میمنہ کو میسرہ اور میسرہ کو میمنہ
الٹ دیا اور مقاتلہ شدید کیا یہانتک کہ رات ہو گئی اور درمیان فریقین کے حائل ہوئی
تب اہل اسلام جنت اسی ہو کر حراست و نگہبانی کرتے رہے اور اپنے قتیلوں کا تفحص کیا
تو اُن میں سے چہل و دو مرد شہید ہوئے تھے اُنھیں شہیدوں میں ربیعہ بن عامر الداودی

ونزید بن ربیعہ المحاربی وغانم بن نوفل المحاربی وصفوان بن حرۃ الیربوعی ودیگر مردم مختلط تھے اور لشکر عدو سے
ایک ہزار وزائد از سہ صد مارے گئے اور اُن دشمنان خدا نے رات کو اپنے اصحاب مین تخلیہ کیا تو جو کچھ
اُنپر ہنگامہ حرب مین سختی گذری تھی باخود ہا تذکرہ کرنے لگے اور صعوبت جنگ اُنپر دشوار ہوئی اور
بطریقونکو عجز وانکسار ہوا وبالآخر آمادہ ستیز ہوئے پھر جسوقت صبح ہوئی اور سپیدۂ فجر نمود ار
ہوا تو مسلمانونے نماز صبح پڑھی اور گھوڑون پر سوار ہوکر صف آرائی کی اور ادھر روم نے بھی
صفین باندھین اور بطریقون نے اپنی تیاری کی اُن مین سے ایک بطریق عظیم حاکم طلنسا کا میدان مین
نکلا اور زرہ حربی پہنے تھا پھر اُسنے مبارزطلبی کی تب ادھر سے فضل بن عباس برآمد ہوئے اور اُن دونون
معارکہ ومحاربہ ہونے لگا اور دونونکے وارین خالی گئین آخر کار فضل بن عباس کی ضربت نے سبقت کی تو
اُس بطریق کے سر پر تلوار ماری تو اُسکے گلے دائرہ تک اوتر آئی وہ تیورا کر زمین پر گرا اپنے خون مین لوٹنے لگا اور
اسی دم فی النار ہوا تب دوسرا بطریق نکلا اُسکو بھی مار لیا اور اسیطرح علی الاتصال قتال کرتے رہے
یہانتک کہ اُنکے چار جرار کو قتل کیا پھر جملہ روم نے یکبارگی حملہ کردیا اور ادھر مسلمانون نے یورش کی
چنانچہ ضرار بن ازور اور عمرو بن غانم الاشعری وفضل بن عباس ومحمد بن عقبہ بن ابی معیط ومسلم وجعفر وعلی
پسران عقیل وعبداللہ بن جعفر وسلیمان بن خالد وعبدالرحمن بن ابی بکر ان سب نے حملہ شدید اور
نیزہ بازی وتیغ زنی کی شدت ہوئی اور چالش مردم وکاوش اسپان سے گرد وغبار تا آسمان بلند ہوا
یہانتک کہ دن کی رات ہوگئی اور تیرونکی بوچھار نیزون کی مار ہونے لگی جابجا سے پناہ منقطع ہوئین اور پرے
پراگندہ ہوگئے اور سوائے گھوڑونکی دوڑ اور تلوار نیزے کی وار فوارے خون وسیلان عرق کے اور کچھ
نظر نہ آتا تھا اور حال خالدؓ کا یہ تھا کہ وہ مانند شیر کے جولانی کرتے تھے اور گونج رہے تھے اسوقت غانم بن عیاض نے
آسمان کی طرف نظر کی اور دعا کرنے لگے یَا عَظِیْمَ الْعُظَمَاءِ اَنْزِلْ عَلَیْنَا نَصْرَكَ كَمَا اَنْزَلْتَهٗ عَلَیْنَا
فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكَافِرِیْنَ یعنے اے عظیم العظما ہمپر فتح ونصرت نازل
کر جسطرح تونے اکثر معرکون مین ہماری امداد کی ہے اور ہمکو غالب وظفرمند کر قوم کفار پر پس تھوڑی دیر نگذری
کہ ہمنے دیکھا اُن کفار مین سے کشتہ پر کشتہ گرے جاتے ہین مگر ہم نہین جانتے تھے کہ یہ لوگ کیونکر مارے جاتے
ہین پھر جب روم نے یہ حال دیکھا تو دروازہ شہر کیطرف بھاگے اور مسلمانون نے تعاقب کیا کہ قتل واسیر
وغارت کرتے ہوئے پیچھا کیے جاتے تھے اور شہر پناہ کی فصیل پر سے لوگ مسلمانون کو پتھر مارتے تھے مگر
یہ لوگ اسکی کچھ پروا نکرتے تھے اور باب شہر تک پہونچے اور وہ لعین والی اہناس اندر شہر کے داخل ہوگیا
اور اُسکے تئین خالدؓ ودیگر امراء ہمراہی وہانتک لائے تھے اور اُس جگہ یک جماعت روم بجمعیت پانچہزار سوار کے جو وہان لگے تھی

اُسکے قریب پھاٹک شہر کے جوش ملوار چلی اور فصیل حصار سے پتھر چلے تا آنکہ مسلمانوں نے اُنمیں سے بہت سوں کو
کو قتل کیا اور باقی سب اندرون شہر داخل ہو گئے اور دروازہ مضبوط بند کر لیا اور فصیل شہر پناہ پر چڑھ گئے اور
تیر و پتھر مارنے لگے یہانتک کہ رات درمیان میں حائل ہوئی راوی نے کہا کہ آخر مسلمانوں نے شہر
اہواز پر تین مہینے قیام کیا اور محاصرہ رکھا اور ہر روز ہم اُنکے درپے جنگ رہتے تھے اور حال یہ تھا
کہ فصیلیں بہت بلند تھیں اور پھاٹک بہت محکم و استوار تھا اور اہل اسلام ہر روز اطراف شہرستان کو
تاراج کرتے تھے راوی نے کہا بالآخر نوبت یہ پہونچی کہ اہل اہواز سے مردم توانا ناتواں ہو گئے اور بہتیرے
مر گئے اور آمد و رفت اُنسے منقطع ہو گئی اور بعوض اُنکے تنگ آ گئے اور صحابہ کو اُنمیں بڑی آرزو تھی پس
خالد نے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے کہ فتح نے تھکا دیا ہے اتفاقاً ہمراہ صحابہ کے ایک مرزبان
تھا کہ وہ مرزبانان کسریٰ سے تھا اور وہ اسلام لایا تھا اور جہاد کو نکلا تھا و بالآخر اُسنے اسی حال راہ خدا میں
خدا کی کہ وہ سہسا میں قریب بلد تبریز لب بحر یوسی جنگ میں صاحب طمطا کے کوہستان راہ میں شہید ہوا
اور ذکر اُسکا عنقریب اپنے محل پر آویگا انشاء اللہ تعالےٰ غرض کہ اُس مرزبان نے عند المشورہ کے خالدؓ سے
کہا کہ ہم جب بلاد فارس میں کسی شہر کا محاصرہ کرتے تھے اور اُسکی فتح پر قدرت نہ پاتے تھے اور عاجز ہو جاتے
تھے تو ہم لوگ روغن زیت اور گوگرد جمع کر کے لکڑی کے صندوقوں یعنی پیپوں میں بھر دیتے تھے اور اُنمیں کڑے
اور دستے لگے ہوتے تھے تا لوگ اُٹھائے رہیں اور اُس سے بچے رہیں اور وہ اُن پیپوں کو دروازے سے
ملا دیتے تھے اور اُنمیں آگ لگا دیتے تھے اور اُسکا رخ پھیر دیتے تھے تا آنکہ روغن اُسکا دروازے سے
چسپیدہ اور شعلہ اُسکا درگرفتہ ہو کر لوہے کو گداختہ کر دیتا تھا اور لکڑیوں کو جلا دیتا تھا اور پتھر چٹخنے لگتے تھے پس
دروازہ منہدم ہو کر کھل جاتا تھا یہ سنکے خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا ہم بھی یوں ہی کرتے ہیں انشاء اللہ
تعالےٰ پھر جب صبح ہوئی تو ایسا ہی کیا کہ روغن زیت و گوگرد جمع کیا اور پیپوں میں بھرا اور اُن میں لمبے لمبے دستے
اور حلقے لگا دیئے اور اُسکو لوگوں نے اُٹھا لیا اور اُنکے پیچھے پیچھے پرا سواروں کا قتال کرتا ہوا چلا اور وہ
آگے آگے تھا تا حاملان پیپوں کو تدبیر بتاوے کہ اُسکو کیونکر عمل میں لانا چاہیے اور وہ لوگ اپنی سپروں میں
اور زرہوں کے نقابوں میں چھپے تھے کیونکہ بالائے فصیل سے اُپر پتھروں اور تیروں کی بوچھار تھی تا آنکہ
کہ دروازہ ہائے شہر کے اول دروازے پر پہونچے اور وہ دروازہ شرقی تھا اور بڑا پھاٹک
یعنی صدر دروازہ تھا پھر جب اُس پھاٹک سے ملصق ہوئے تو پیپوں کو بلند کیا اور اُن میں آگ ڈالدی
روغن زیت و گوگرد مشتعل ہوئی پھر اُسکا رخ پھاٹک کیطرف پھیر دیا اور دروازے سے لگا دیا کہ ایک
لحظہ میں آگ دروازے کو لگ گئی پتھر چٹخنے لگے لکڑیاں جلنے لگیں لوہے پگھل گئے شعلوں کی سرخی فصیل کیسا

جو نہی برج مین آگ لگ گئی تو برج گر پڑا لوگ رومی جو اُسپر تھے دب کر مر گئے اور جماعت کثیر اُنمین سے ہلاک ہو گئی اور
مسلمانون نے دروازے پر قبضہ و دخل کر لیا اور مشکون مین پانی بھر بھر کر آگ بجھائی اور داخل شہر ہوئے
اور قصد قصر شاہی کا کیا اور وہ قصر بھی ایک حصن مستحکم سنگہاے تراشیدہ کے ستونون پر قائم تھا اور دربانون
نے اُسکا دروازہ بھی مضبوط بند کر لیا تھا چنانچہ مسلمانون نے وہان بھی وہی عمل کیا جیسا دروازۂ شہر پر کیا کہ
سمین زیت و کبریت سے آگ لگا کر ہدم کر دیا آخر جب اُس لعین والی اہناس نے یہ حال دیکھا تو اُسکو یارای
صبر و قرار باقی نرہا دیگر دروازے بھی کھلوا دیئے اور خود مع اپنی جماعت خدم و حشم و باتفاق اپنے بطریقون کے
الامان الامان پکارنے لگا اُسوقت مسلمانون نے دعوت اسلام پیش کی اُنھون نے انکار کیا تب خالد نے
حکم اُنکے قتل کا کیا پھر جسنے اسلام قبول کر لیا اُسکو امان دی اور جسنے انحراف کیا اُسکو قتل کیا بعد ازان
بازاریون اور رعیتون نے استغاثہ کرنا شروع کیا کہ ہم لوگ زیر دست و مغلوب ہین چنانچہ اُنمین سے جو اسلام
لایا اُسکو چھوڑ دیا اور جو اپنے دین پر باقی رہا اُسپر جزیہ محصول مقرر کیا و بعد ازان وہانکے محلات و مکانات
کھدوا کر شیلہ کر دیا اور مسلمانون نے وہانسے اموال غنائم سے علاوہ نقد کے ظروف طلائی و نقرہ و خلعتہای
فاخرہ و فرشہاے مکلف وغیرہ بہت کچھ حاصل کیا اور اُس شہر پر عبادہ بن قیس کو حاکم مقرر کیا کہ وہ وہین
مقیم رہے اور اُنکے ساتھ تین سو جوان تعینات کر دیئے و بعد ازان لشکر اسلام نے بیرون شہر نکلکر صحرا مین
خیمے کئے اور باشندگان شہر مین سے کوئی باقی نرہا مگر وہ لوگ جو اسلام لائے یا وہ جنھون پر جزیہ مقرر ہوا اور وہان ایک
مسجد بنائی اور خالدؓ بن الولید جب امور انتظام سے فارغ ہوئے تو جمیع غنائم سے خمس نکالکر پاس عمرو بن العاص کے بھیجدیا
تاکہ وہ اُسکو بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بطرف مدینہ روانہ کرین اور حصہ عمرو بن العاص کا بھی
اور اُن لوگونکا جو مصر اور نواحی مصر مین مقیم تھے روانہ کیا اور بعد اُسکے خالد نے باتفاق جماعت امراے اہناس مین
چالیس مقام کئے اور بعد ازان خالد نے عدی بن حاتم الطائی کو اپنے پاس بلایا اور اُنکے ساتھ میمون بن مہران کو تیر کیا
کیا اور ہزار سوار اُنکے ہمراہ کر دیئے اور اُنکو حکم کر دیا کہ اولاً تم لوگ جب بلاد دین لبطلوس کے نازل ہو اور باشندگان شہر
شہرستان بھی وہین پہونچین اور جسوقت وہان تم ملاقات قیس بن الحارث کی کرو تو اُسکو بھی حکم روانگی کا طرف بہنسا
کے پہونچاؤ اور تم سبکے لیئے یہ حکم ہی کہ جو تمسے مقاتلہ کرے تم بھی اُسکے ساتھ مقاتلہ کرو اور جو کوئی تمسے آشتی کرے تم
بھی اُس سے آشتی کرو اور جو تمسے صلح رکھے تم بھی اُسکے ساتھ صلح رکھو یہانتک کہ تمھارے پاس ہمارے نزدیک
سے مدد پہونچے چنانچہ عدی بن حاتم کے پھر خالد رضی اللہ تعالے عنہ نے اُنکے پیچھے غانم بن عیاض اشعری
کو بسر کردگی ہزار سوار کے رخصت کیا اور اُنھین کے ساتھ فضل بن عباس و مسیب بن نجیبۃ الفزاری
و ابو ذر الغفاری و مرزبان فارسی و جعفر و مسلم و علی پسران عقیل و عبد اللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد

محمد بن طلحہ و عمرو بن سعد بن ابی وقاص و شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالے عنہم کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تھے آ رجال بُلائے ان سب سے کہدیا کہ تم لوگ روادار چلے جاؤ یہاں تک کہ شہر بہسا کو پہنچو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آتے
ہیں بشرطیکہ مجھے اور میرے اصحاب کو کوئی امر مانع ہو اور تم لوگ وہاں جا کر قوم کو اسلام کی طرف دعوت دینا
کرو اگر وہ لوگ قبول کریں تو جو امور ہمارے لئے واجب ہیں وہی اُنکے لیے بھی واجب ہیں اور جو ہمپر حرام ہیں وہی
ان پر بھی حرام ہونگے اور جو اسلام سے انکار کریں اُنپر جزیہ ہے اور جو جزیہ دینے سے انحراف کریں اُنسے حرب و قتال
ہے اور جب حدود و مدائن میں پہنچو تو جماعات کو قریب قریب رکھنا اور کوچ کرنا مگر ایک ساتھ اور ہمراہ
ایک جماعت کو جدا جدا رکھنا لیکن جھنڈے اور پھیلے رہنا مگر نزدیک نزدیک [illegible] اور اسلئے کہ اگر کسی پر
کوئی ایسی واردات پڑے جسکا وہ متحمل ہو تو دوسری جماعت اُسکی کمک کو بہت جلد پہنچ سکے اور چاہیے کہ ثابت
و ثابت قدم رہو اور نیتوں کو خالص واسطے اللہ اور عزم کو بالجزم رکھو پھر جس وقت تم لوگ خاص بہسا تک پہنچو کہ وہاں
قوم کی دار السلطنت و محل ولایت ہے تو وہاں کے بادشاہ کے پاس اپنے ایلچی بھیجو اور اُسکو پیام دو لیکن
دعوت اسلام کے اگر وہ قبول کرے تو تمکو بدستور اُسکے ملک میں چھوڑ دینے اُس سے اور اُسکے ملک سے
کچھ تعرض و غرض نہیں ہے اور اگر وہ انکار کریں تو مثل کمترین مردم کے اپنے ہاتھوں سے جزیہ پیش کریں اور اگر
ادائے جزیہ سے سرتابی کریں تو حکم سیف ہے اور میرے تئیں خبر پہنچی ہے کہ وہ بہت بڑا شہر ہے اور وہاں کے
باشندے بکثرت ہیں اور اسمیں خیل کثیر ہیں لیکن جمعیت سواروں کی بہت ہے اور اُسکے حوالی و مضافات میں بہت
سے شہر و قصبات و بازار و قریات ہیں پھر جو لوگ تم سے آشتی و مصالحہ چاہیں تو تم اُنسے صلح کرو اور جو تم سے
مقاتلہ کریں تو تم بھی اُنسے قتال کرو اور تمکو استواری و ہوشیاری ایسے امور کی لازم ہے اور خلوص نیت
صدق عزیمت ضرور ہے جیسا کہ حقتعالی نے اپنی کتاب محفوظ میں فرمایا ہے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا
وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ یعنے ای مومنو صبر و قرار پکڑو اور آپس میں امر بصبر کرو
اور باہم دگر ارتباط و اتفاق رکھو اور خدا سے ڈرتے رہو تو کیا عجب ہے کہ رستگار رہو اور بعد روانگی عدی
بن حاتم وغیرہ امرا کے خالد رضی اللہ تعالے عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کو بلوایا اور اُنکے ساتھ زیاد [illegible]
[illegible] رہے تھے اور وہ قریہ [illegible] میں قریب [illegible] کے تھے اور قریب ہے کہ ذکر زیاد بن عمرہ
اور اُنکے اصحاب کا بہیں جنگ [illegible] میں آویگا انشاء اللہ تعالے بعد ازاں سعید بن زید کو بلوایا
اور یہ ایک عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالے عنہم میں سے ہیں اور پھر ابان بن عثمان کو بلایا اور
بلایا اور ان لوگوں سے بھی تجدید وصیت کرکے وداع کیا راوی نے کہا کہ عدی بن حاتم طائی
مومنوں جو روانہ ہوئے اور چلتے چلتے جب [illegible] تک پہنچے تو ابان قیس بن حارث

سے ملاقات ہوئی اتفاقاً دہان باشندگان اُس دیارت مصالحہ کر چکے تھے اور صلحنامہ لکھ چکے تھے اور اُنسے جزیہ مقرر کرالیا تھا جسقدر کہ جماعت نے تجویز کیا تھا اور اہل ریشاست سے بھی ابعد قتل اُنکے بطریق ورئیس کے وہی معاملہ کیا گیا اور اسیطرح اسطرف سائر بلاد کے باشندگان سے شہر ومشو تک یہی معاملہ یعنے مصالحہ ہوا اور جزیہ مقرر کیا گیا اور اُس اقلیم مین ندا سے امان دی گئی اور وہان والون نے صلح کی تقریب مین علاوہ جزیہ کے اموال کثیر پیشکش کیا و بعدازان اہل اسلام نے ایک جماعت مسلمین کی مرتب کرکے طرف بر شرقی کے روانہ کیا اور وہ یہ لوگ تھے مثل رفاعہ بن زہیر المحاربی و عقبہ بن عامر الجہنی و ذوالکلاع الحمیری و دیگر ایک ہزار صحابہ تھے پھر ان سبھون نے حدود عقبہ مین جو متصل حلوان ہے جاکر اُن قریون اور بلاد پر تاخت و تاراج کرنے لگے اور جنھون نے مسلمانون سے مصالحہ چاہا تو اُنھون نے بھی اُنسے صلح کرلیا اور جسنے انکار کیا اُس سے قتال کی و بعدازان جب یہ لوگ طرف شہر اصیفیح و یرنیل کے پہونچے وہان ایک بطریق تھا اور وہ معروف بنام صول تھا چنانچہ وہان کے باشندے بھی صلح پر حاضر ہوئے اور جزیہ قبول کیا و بعدازان مسلمانون نے وہان سے تیارے کوچ کی کردی پھر عدی بن حاتم وہانسے چلے تو قیس بن الحارث سے قریب اس قریہ کے ملاقات ہوگئی جو معروف بقمن تھا اور میمون جاکر اُس قریہ مین اُترے جو وہ بھی معروف بمیمون تھا تب قیس بن الحارث نے میمون سے کہا تم یہان مقام کرو جبتک اس نواح کے بلاد ہمارے لیے فتح نہو جاوین یا تاوقتیکہ امیر خالد کے پاس سے کچھ خبر نہ آوے خواہ اُس زمانے تک کہ وہ اپنے ارادے کے موافق ہمکو کچھ اجازت دیوین اور عدی مع اپنی اولاد کے اُس قریہ مین اُترے جو معروف بہ بنی عدی ہے و بعدازان عدی نے اپنے پسر حاتم اور اپنے بھائیون کو وہین چھوڑکر کوچ کیا اور حاتم وغیرہ اس قریہ کو گھیرے رہے اور قیس بن الحارث جو مع اپنے اصحاب کے چلے تو اس قریہ پر وارد ہوئے جو معروف بنام میس ہے اور اُس شہر مین پہونچے جو معروف بدلاص ہے تب وہانکے باشندے بعد قتل ہوجانے اپنے بطریق کے حاضر ہوئے اور مصالحہ ہوا و بعدازان درمیان حدود بلاد اور ترائیو مین دریا کی جا پہونچے پھر رفتہ رفتہ شہر ہبا الکبری پر نازل ہوئے اور اُنکے عقب پر غنم بن عیاض بھی مع اپنے اصحاب کے روان تھے اور اُس شہر مین ایک بہت بڑا دیر معروف بدیر ابی جرجا تھا و ہان ایک بڑی عید ہوتی تھی کہ مردم سائر بلاد اُس عید کو وہان مجتمع ہوتے تھے اتفاقاً پہونچنا صحابہ کا وہان قریب اُنکی عید کے ہوا چنانچہ ایک شخص ذمیون مین سے صحابہ پاس آیا اور اُنسے اجتماع مردم روز عید سے خبر دی یہ سُنکے قیس بن الحارث مع پانسو اپنے اصحاب کے فوراً تیار ہوگئے اور رفاعہ بن زہیر المحاربی افسر تھے تا آنکہ اُس دیر پر دوڑ مارے ہو اور حال یہ تھا کہ ایک جماعت رئیسان شہرستان روم و قبط کی اور ایک جمعیت

سواران مسلح و زرہ پوش ملک گرد اُس دیر کے حراست و حفاظت کرتے تھے اور وہ ساری خلائق اُس دیر نشین
کہ ردہ پوش و خرید و فروخت و زینت و آرائش میں مشغول تھی سو انہوں نے اپنے اشغال میں کچھ خیال کیا
مگر یہ کہ خیل مسلمانوں کا اُنکے سر پر جا پہنچا اور تھوڑی ہی دیر لڑائی ہوئی کہ مردمان بیرون دیر بھاگ
نکلے پھر صحابہ نے تمام جو کچھ بازار میں مال و اسباب تھا لوٹ لیا اور جانور اُنکے اونٹ گھوڑے خیل بھیڑ
سب ہانک لے گئے اور دیر کو گھیرے رہے اور مردمان دیر بالاے دیر سے قتال کرنے لگے تب مسلمانوں نے
زنجیر اور قفل دروازے کا توڑ ڈالا اور ایک جماعت دیوار پر چڑھکر اندرون دیر داخل ہو گئے اور وہاں سے
مال و متاع اور ظروف طلائی و نقرہ بہت کچھ لیا اور سو آدمی گرفتار کر لیئے اور کچھ قتل ہوئے باقی بھاگ گئے
و بعد ازاں اندرون شہر داخل ہوئے اور شہر بالکری سے نزدیک اور بحر یوسفی سے قریب قریب
بہت سے قریات و قصبات تھے اور درمیان اُن دیہات کے ایک شہر تھا معروف بسحاق اُسمیں ایک بطریق
عظیم رہتا تھا اور وہ بطلوس بادشاہ کے عاملین سے تھا جب اُسکو خبر ورود صحابہ کی معلوم ہوئی تو بہت
لشکر اُنکو جابجا سے شہرہاے الفقس و سمسطا و بیلقوں و تناہ وغیرہ میں جمع کیا اور خیل روم کو میدان
و نصاری سے چھ ہزار فراہم کیا اور ان سبکو لیکر صحابہ کے مقابلے میں نکلا اور ایسا ہوا کہ اہل بالکری اور
وہاں کے گرد و نواح والے اور اسیطرح اہل ہوریت یہ سب پاس قیس بن الحارث کے حاضر ہوکر صلح کر چکے تھے
بعد ازاں یہ سب لشکر مسلمانوں کا روانہ ہوا جب قریب ایک قریہ کے پہنچے جو معروف ہے بنی صالح تھا
اور چلے جاتے تھے ناگہاں ایک غبار بلند ہوا پھر جب وہ ہٹا تو چھ صلیب نظر آئے اور ہر صلیب کے ساتھ
ہزار ہزار سوار تھے آخر جب مسلمانوں نے اُنکے تئیں دیکھا تو اُنکو اتنا وقفہ اور اتنی مہلت نہ دی کہ وہ اُنپر
حملہ کرنے میں سبقت کریں تا آنکہ قتال شدید برپا ہوئی اور گرد رزمگاہ کی افق پر گئی اور سم اسپان و نعال
سے شرارے اوڑنے لگے اور دونوں طرف کی جماعتیں دوچار ہوئیں اور دو فریق میں ہنگامہ ستیز سرگرم
ہوا فَلِلّٰہِ دَرُّ رِفَاعَۃَ بْنِ زُہَیْرِ الْمُحَارِبِیِّ وَعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرِ الْجُہَنِیِّ وَعَمَّارِ بْنِ یَاسِرِ الْعَبْسِیِّ و
مَیْسَرَۃَ بْنِ مَسْرُوْقِ الْعَبْسِیِّ یعنے حق تعالے جزاے نیک عطا کرے رفاعہ کو و عقبہ
عمار و میسرہ کو کہ ان سب نے کیا داد مردانگی دی اور بڑی بہادری کی راوی نے کہا پھر صحابہ
نے اُس قتال شدید میں صبر جوان مردوں کا کیا اور وہ بطریق عدو اللہ جسکا نام لاوی بن ربیا تھا
اور وہ حاکم شہر سیر اور بڑا شہسوار و مرد میدان کارزار تھا جنگاہ میں آکر طالب مبارز ہوا اور جالش و حملہ کرنے
لگا اور مردمان متعدد اُسنے قتل کیئے اُسوقت لشکر اسلام سے سنان بن نوفل الاوسی اُسکے مقابل میں آئے
مگر اُسنے سنان کو شہید کیا تب اُس سے لڑنے کو عمار بن یاسر العبسی برآمد ہوئے پھر دونوں نے باہم جالش کی

ومعرکہ آرائی اور تیغ زنی ونیزہ بازی کی اور آن دونوں مین از روے ضربت کے عمار سابق وچابکدست تھے آخر اُنھون نے اُسکے سینے مین ایک ایسا بھالا مارا کہ اُسکی انی پشت سے پار نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر خاک وخون مین لوٹنے لگا اور اسیدم مر گیا یہ حال دیکھکر رومی طیش مین آئے اور اپنے صاحب کے مارے جانے سے غضبناک ہوکر انھین سے سوارونکی ایک جماعت نے عمار پر حملہ کیا اور اُنکے گھوڑے کو پے کیا اور سب نے ہجوم کر کے اُنکو شہید کیا رحمہ اللہ تعالی چنانچہ مسلمین مین سے پندرہ آدمی شہید ہوئے اور راوی نے بواسطۂ سنان بن نوفل باہلی کے غانم الیربوعی سے کہ وہ خیل مین رفاعہ بن زہیر المحاربی کے تھے روایت کی ہو اُنھون نے کہا جب ہم لوگ مشغول قتال تھے اور جنگ شدید ہوا تھی اور ہم اپنے دلونکو مرگ پر آمادہ کئے تھے اسوقت رفاعہ مسلمانونکو حرب وضرب پر برانگیختہ کرتے تھے اور یہ اشعار انشا کرتے تھے

فَاصدقوا العزم لا تبخلوا به فتلا	یا معشر الناس والساداتِ والعجم	ویا اہل الصفا یا معدن الکرم
	دملنوا الضرب فی الہامات والقمم	واترکوا القوم فی البیداء مطرحة
علی الثری خمشا یا الذی لہ الاقرو	یعنے ای گروہ مردم ای جماعت بزرگوار اور ای اہل ہمت اور ای اہل صدق وصفا	

اور ای معدن کرم چاہیے اپنے عزم کو درست واستوار کرو اور اُسکو فاسد نکرو اور بودے ہونے سے اور قوت پکڑو ضرب لگانے کی سرونمین اور اُنکے بدنون پر یعنے اُنکے سر کاٹنے مین جستی وچابکدستی کرو اور قوم کو ہلاکی مین چھوڑو کہ وہ زمین خراشیدہ وزخمی ہوکر بذلت وخواری تمام پڑے ہون اور واقدی نے کہا چنانچہ رفاعہ رضی اللہ عنہ لوگونکو آمادہ وبرانگیختہ کرتے تھے اور کہتے تھے یا معشر السادات واقبال یعنے ای سردار وپیش قدمی کرنے والو تمکو خوش ہو کہ اب بیوی سے کوئی کبھی تمسے مفاوقت نکریگا اور خوشی کرو صحبت حوران اور خدمت غلمان سے غرفات جنت مین واہرآئنہ جنت تمھاری تلوارونکے سایہ مین ہو رفاعہ نے کہا پھر جس عرصہ مین کہ ہم سرگرم اشد قتال تھے ایک غبار نمایان ہوا اور پھیل گیا پھر جب وہ غبار ہٹا تو ایک ہزار سوار غرق بآہن نظر آئے کہ انپر زرہین داؤدیہ زیب تن تھین اور اُنکے سر ونپر خودہاے عادیہ درخشان تھے اور نیزے خطی اُنکے زیر ران دبے تھے اور عربی گھوڑون پر وہ سوار تھے آخر ہمنے جو اُنکو غور سے دیکھا تو ناگاہ وہ سلیمان بن خالد وعبداللہ بن مقداد وعبداللہ بن طلحہ اور اُنکے بھائی محمد اور زیاد بن المغیرہ اور ولید ومحمد بن عتبہ ومحمد بن ابی ہریرہ تھے وباقی دیگر صحابہ وامرا تھے رضی اللہ عنہم اور یہ وہ لوگ تھے کہ غانم بن عیاض نے اپنے آگے آگے اُنکو بطور طلیعہ کے روانہ کیا تھا غرض اُس جماعت نے جب ہم لوگونکو دیکھا تو باواز بلند تکبیر کی پھر ہمنے بھی اُنکی تکبیر سنکر تکبیر کہی تاآنکہ وہ لوگ آکر ہم مین شامل ہوگئے اور ان لوگون مین سے ہر ایک نے اپنے طریقوں سے مبارز طلبی کی پھر جو سامنے آیا اُسکو قتل کیا تاآخر جب دشمن نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوکر بھاگے اور فرار کی طرف قرار پکڑا اور صحابہ نے اونکا تعاقب کیا کہ لوٹتے مارتے قید کرتے ہوئے حوالی حدود شہر سنجار وسیلقون تک پہونچے اور فراریون مین سے قریب پانسو آدمی کے اسیر کیے اور قریب تین ہزار کے انمین سے قتل ہوئے اور باقی طرف قریات وبلاد کے

بھاگ گئے اور بعد قتل بطریق ہیر اسکے باشندے وہاں کے تمام نصاریٰ اور اہل بازار سے مسلمانوں کے پاس آئے اور اُنسے صلح
صلح کا کیا اور ادائے جزیہ پر متفق ہوئے اور اسیطرح وہ لوگ جو اس شہر کے گرد نواح کی بستیوں میں بستے تھے تمام
جمع ہوئے اور ادائے جزیہ پر صلح پذیر ہوئے اور عمرو بن الزبیر باجماعت مسلمین وہاں مقیم رہے اور قیس بن الحارث آگے آگے
اُس قوم دمی کے روانہ ہو کر قریب شہر طسدی و شہر اُسنا کے جا اترے اور اُسمیں ایک بطریق رہتا تھا اُسکا نام
بولیانس بن بطرس اور وہ شرا سرکش تھا جب اُسنے جماعت مسلمانوں کی ملاقات کو نکلا اور اُسکے ہمراہ سامان بہت سا
تھا پھر اُسنے مسلمانوں سے عہد صلح محکم کیا اور ادائے جزیہ اپنے شہر کیطرف سے اور جماعت اسنا سے قبول کیا کیونکہ
اسنا بھی اُسکے تحت حکومت تھا بعد ازاں قیس بن الحارث نے مع اپنے اصحاب کے کوچ کیا اور برادون البحرہ پہنچ قیس
سے آخر قیس روانہ ہو کر قریہ دریوطیں وارد ہوئے اور وہاں کے باشندے بھی عہد صالحہ مستحکم کیا اور سلیمان بن خالد اور
عبداللہ بن مقداد مع اپنی جماعت کے قریب شہر اسنا مقیم تھے اور اُنمیں سے بعضے قریہ اکلیمہ میں اوترے تھے کہ
ایک جماعت رات کو شہر میں جاکر پھر آتے تھے اسلیئے کہ بولیانس کی طرف سے اطمینان رکھتے تھے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے
کہا کہ جو لوگ لشکر سے پیچھے رہگئے تھے وہ پانسو سوار تھے سو وہ دریا کے کنارے کنارے چلے آتے تھے اور اہل نواح
نواح پر تاخت و تاراج کرتے تھے پھر جو لوگ طلبگار صلح ہوتے تھے اُنسے مصالحہ کرتے تھے اور جو اسلام لاتے تھے اُنکو
چھوڑ دیتے تھے بعد ازاں قیس بن الحارث نے کوچ کیا اور اُس شہر میں وارد ہوئے جو اب معروف بنام قیس ہے اور وہ
اسلیئے قیس کے نام سے قیس مشہور ہوا اُس شہر میں ایک بطریق تھا اور وہ بطلیموس بادشاہ کے امرایوں سے اور اُسکا
بنی اعمام سے تھا اور اُسکا نام شکور بن میخائیل تھا تا آنکہ تمام اہل سواد و نواح اُسکے پاس درمیان شہر کے مجتمع ہوئے اور
قیس نے دو مہینے تک اُسکا محاصرہ رکھا بعد ازاں دروازہ حملا کر کھول لیا اور اُسکے اندر داخل ہوئے اور اس سے
پہلے ایک لڑائی درمیان اُنکے اور مسلمانوں کے مقام کوم الانصار ہو چکی تھی کہ وہاں سے شکست پاکر حصار میں جاکر
متحصن ہوئے تھے کہ بالآخر مسلمانوں نے بعد محاصرہ کے اس شہر کو فتح کیا اور اُسکے بطریق کو قتل کیا اور مال اُسکا
لوٹ لیا اور جو کچھ اُس شہر میں تھا وہ سب لے لیا بعد ازاں لوگونکو طرف اسلام کے دعوت و طلب کیا مگر وہ لوگ
اُس سے باز رہے تو اُنپر جزیہ مقرر ہوا اور بعد ازاں حوالی و اطراف میں شہر قیس کے جو بلاد آباد تھے اور اُسی نواحی میں شہر
باطلی بھی واقع تھا اُن سب پر تاخت و تاراج کرتے تھے بعد ازاں طرف شہر کھور کے دوڑ ماری تو وہاں سے ایک بطریق
نکلا اور وہ مراد بعمر اور والی مشہور کا تھا جو مقتول ہوا اور اُسکا بھائی بطرس تھا آخر اُس بطریق نے اگر مسلمانوں سے
مصالحہ کیا اور ادائے جزیہ پر راضی ہوا پھر اہل عرب وہاں سے چلکر قریب شہر بیرسا و طا اور اُسکے گرد نواح کے قریات میں
وارد ہوئے اور زبیر مع ایک جماعت عرب مقام رہرہ اترے ہوئے تھے اور باقی اہل سواد جو بہنسا کی جوانب شرقی و غربی
وغربی میں رہتے تھے جب انھوں نے آمد عرب سُنی تو وہ اپنا مال و اسباب اور اپنی عورتوں اور اولاد کو لیکر شہر بہنسا میں داخل ہوگئے

اور اپنے شہرونکا خالی چہوڑدیا اور لبنانیون بادشاہ نے اپنے بطریقونکو بہیجا تو انہون نے اُن لوگون کو جو بہنسا وغیرہ کے گرد
نواح سے بہاگ آئے تہے حصار مین مقرر کیا اور با احتیاج حصار جو تا مدت محاصرہ کفایت کرے جمع کر دیا ثم الواقدی علیہ الرحمہ نے
لکہا کہ یہ ماجرا تو یہان بہنسا والونکا تہا وا ابو لیاس صاحب طنبدی جسنے کہ پہلے صلح کی تہی ہوا اوسنے بطلیوس کو یہ
لکہہ بہیجا کہ مین نے عرب سے بامید و مکر مصالحہ کیا ہے اور ارادہ میرا اُنسے غدر و عہد شکنی کا ہے چاہیے کہ تم میرے لیے ایک
لشکر بطریقونکا تیار و مہیا کرو شاید کہ مین جماعت دلیران مسلمین پر ظفریاب ہون اور عنقریب تمہارے مقتولونکے خون کا
عوض لون اور حال یہ تہا کہ اُس دشمن خدا کے پاس ہر روز خبرین منجانب عربان متنصرہ کے پہونچتی تہین یعنے جن عربون نے
نصر اختیار کیا تہا وہ خبرین پہونچاتے تہے اور سوائے اُنکے اہل بلاد و سواد سے اخبار فیروزمندی عرب اور خبرین مقتولان
بطارقہ کی آتی تہین اور ماجرا فتح بلاد و نہب اموال کا سنکر اُسکے تئین ہم و غم عظیم ہوتا تہا اور یہ احوال اپنے بطریقونمین
سے کسی پر ظاہر نکرتا تہا بلکہ اُنکے دلونکو یہ کہکر خوش کرتا تہا کہ ہمارا قلعہ بہت مستحکم ہے اگر عرب ہمسے لڑینگے تو ہم بہی اُنسے
خوب لڑینگے اگر وہ ہمپر غالب ہونے لگینگے تو ہم اپنے قلعے کے اندر ہو جاوینگے اُسوقت اگر تمام اہل حجاز جمع ہوکر ہمپر آوینگے
تو ہرگز ہم تک نہ پہونچینگے اگر بیس برس تک یہان پڑے رہینگے تو بہی دخل نہ پاوینگے حالانکہ وہ اس بات سے غافل
تہا کہ حقتعالے اپنے امر پر غالب ہے یعنے اُسکا امر غالب ہے اور وہ ناصر دین اسلام ہے اور ذلیل و خوار کرنیوالا کفار لئام کا ہے
چنانچہ جسوقت مکاتبہ ابو لیاس کا پاس بطلیوس کے پہونچا تو اُسکو پڑہکر بہت شاد ہوا اور اپنے بطریقونمین سے
ایک بطریق کو جسکا نام روماس تہا بلواکر پانچ ہزار سوار روم نصاری وغیرہ اہل قریات سے اُسکے ہمراہ کیا اور اُنکو حکم کیا کہ
تاریکی شب مین روانہ ہون پہر جسوقت آدہی رات ہوئی تو یہ لوگ کمکی شہر طنبدی مین پہونچے اور پاس ابو لیاس کے
حاضر ہوئے وہ اُن لوگونکے آنے سے بہت خوش ہوا اور مسلمانون پر بعزم یورش کیا اور ادہر اہل اسلام نماز صبح
ادا کر چکے تہے کہ دفعۃً خیل ابو لیاس کا سامنے نمودار ہوا اُسوقت مسلمانونمین ندا ہوئی کہ النفیر النفیر کوچ کرو یعنے تیار
وہشیار ہو جاؤ دیکہو کہ دشمنون نے ہمپر ہجوم کیا اور عہد شکنی و دغا کی تب صحابہ اپنے گہوڑون پر سوار ہوئے اور آگے
بڑہے اور جسوقت قریب دیر پہونچے تو دیکہا کہ فوج روم دس ہزار سوار سامنے ہے اور یہ دشمنان خدا ایک کمینگاہ سے
نکل پڑے تہے کہ وہین قریب پلونکی آڑمین چہپے بیٹہے تہے اور وہان ایک نہر عمیق دو میل سے اُس ملنے مین دیر مغربیہ
اور یہ قریب شہر جاری تہی پہر جسوقت مسلمانون نے تابش سنان اور عمود ونکی دیکہی اور جنبش علمونکی اور چمک صلیبونکی
چاندی سونونکی نظر آئی تو فوراً اپنے گہوڑون کیطرف دوڑکر سوار ہوئے و بالاعلان تہلیل و تکبیر کرنے لگے اور درود سلام
بشیر و نذیر پر بہیجتے تہے اور شتاب روی سے اُنکیطرف آگے بڑہے اور کثرت سے کچہ اندیشہ و اضطراب نکرتے تہے اور ہر ایک
دوسرے کو قتال پر برانگیختہ کرتا تہا اور پہلے اُن غدارون نے یہ کام کیا کہ ایک چہوٹی جماعت پر جو تہوڑے مسلمان
قریب دیر اوترے تہے جا پڑے اور اُنپر وار تلوارونکے کرنے لگے اور ادہر تو اُنکو سب طرف سے گہیر لیا اور ادہر قریب

ریوط نے بہت جولانی کرتے رہے تمام سپیل گئے اُس وقت سلیمان بن خالد۔ عبداللہ بن مقداد و عامر بن عقبہ بن عامر و سعد بن
ایس اور ایک گروہ صحابہ کا اُسے لشکر سے مقابلہ ہوا اور قتال شدید و جنگ عظیم ہونے لگی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا گھوڑے
طرارے بھرتے تھے اُنکی ٹاپوں سے شرارے اُڑتے تھے ہر سمت تلواروں کی جھنکار تھی باگیں گھوڑوں کی ٹوٹ گئیں باہو ...
لگامیں چھوٹ گئیں قدم دہشت سے دیکھے جاتے تھے ... مگر بعض ہوش باختہ تھے بالآخر اُن بدکاروں نے
ہر جانب سے صحابہ کو گھیر لیا تلك الله درّ سلیمان بن خالد وعبد الله بن المقداد دیوے حق تعالیٰ جزائے خیر سلیمان
سلیمان بن خالد و عبد اللہ بن مقداد کو دیا۔ کہ ان دونوں نے کمال شدت قتال کی ... اور اسی طرح زیاد بن المغیرہ بھی جنگ عظیم کر رہے تھے کہ کبھی اُنکے میمنہ پر جا پڑتے تھے اور کبھی مارتے ہوئے میسرہ پر آپڑتے تھے
قلب لشکر میں گھس جاتے تھے اور دشمنوں نے ان مردوں کو ہر چہار طرف سے گھیر لیا تھا جس طرح داغ سفید یا سفید کل کھال
بادِس شتراں سیاہ کے یا جیسے تلوار صاف میان سیاہ میں اُس وقت مسلمانوں نے صبر و قرار پکڑا تھا نصر و قرار جو امروں کا
اور اکثر اہل اسلام کثرت زخموں سے سست ہوگئے تھے اور کفار سخت تھے یعنی سختی پر تھے اور مسلمانوں نے اُنکے
دلیروں کو ہٹا کر اُنکے پس پشت کر دیا تھا اور قتال شدید کر رہے تھے اور موت پر جان لڑا رہے تھے اور ایک دوسرے کو
شجاعت دلاتا تھا اور اُس وقت سلیمان بن خالد کہتے تھے ای مسلمانو اللہ اللہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے اور وعدہ
گاہ ہر ایک حوض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے یہ کہکے بڑھے اور روم کی لڑائی لڑے یہاں تک کہ زخموں کاری سے
سست ہو گئے اور اُس روز لشکر اسلام سے قریب دو سو بیس مرد روم کے متصل ایک ٹیلے کے جو ... بیتھر
دربوطے ہو شہید ہوئے اور مسلمانوں میں سے کوئی اُس وقت تک قتل ہوا جتنک اُسنے دشمنوں میں خلق کثیر کو قتل کر لیا
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا جب مسلمانوں نے اور سلیمان بن خالد نے دیکھا کہ اپنے اصحاب پر کیا گذری تو سلیمان کبھی
حملہ کرتے ہوئے میسرہ پر جاتے تھے اور کبھی حملہ کرتے ہوئے میمنہ پر آتے تھے اور عبد اللہ بن مقداد و بقیہ صحابہ حملہ کرنے میں
اُنکی اعانت کرتے تھے فتقدم سليمان بن خالد وطعن بطريق اسما طعنة صادقة اخرجها عن جواده
وغاص في القلب یعنی و بعد ازاں سلیمان آگے بڑھے اور بطریق اسما کو کہ یہی تولیاص تھا نیزہ کاری مارکر اُسکو
گھوڑے سے نیچے گرا دیا اور اُنکے قلب لشکر میں گھس گئے ترجمہ دیگر کہ سلیمان آگے بڑھے تو بطریق اسما یعنی تولیاص نے
نیزہ کاری مار کر اُسکو نیچے گرا دیا اور خود اندر اپنے قلب لشکر کے گھس گیا مترجم کہتا ہے کہ ترجمہ ثانی بنا بر سیاق
خبر کے صادق آتا ہے حاشیہ۔ راوی نے بواسطہ انس بن شداد و علقمہ بن سنان کے زید بن وائل سے روایت
کی ہے اُنھوں نے کہا میں جملہ اصحاب سلیمان بن خالد کے موجود تھا کہ جب مشرکوں کو اپنے سے ناز کیا اور دور کر دیا
تھا مگر پھر وہ ہمارے سامنے الٹے پھرے اور ہمکو یہ خبر نہ تھی کہ وہ ہماری گھات تاک میں پوشیدہ بیٹھے تھے دفعۃً وہ اپنی کمینگاہ
سے پھر نکل پڑے ناخبر تھے اُسے مقابلہ موت کا کیا یعنی موت کی لڑائی لڑے اور اُنمیں سے ایک جماعت قریب دو ہزار آدمی

لہ یعنی جوش کو ۱۲

کے قتل ہوئے اور سلیمان بن خالد نے اُنکے بڑے بڑے سرداران با وقار اور اُنکے بطریقان اخیار کو قریب تیس شہسوار کے قتل کیا اور اسیطرح عبداللہ بن مقداد نے بھی انبوہ کثیر اُنکے دلیران کارزار سے قتل کیا ناگاہ ایک گروہ دشمنوں نے جو قریب پانچ ہزار سوار کے تھا سلیمان بن خالد کو گھیر لیا اور اُنکے گھوڑے کو جو اُنکی سواری میں تھا پے کیا اور سلیمان پر تلواریں ماریں یہانتک کہ اُنکا دست راست قطع ہو گیا تو اُنھوں نے تلوار اپنے دست چپ میں لی آخر اُس ہاتھ پر بھی ایک ہاتھ تلوار کا پڑا کہ وہ ہاتھ بھی کٹ گیا تب دشمنوں نے اُنکو ہر طرف سے گھیر لیا پھر جب اُنکو اپنے قتل ہونے کا یقین ہو گیا تو اپنے والد کو تصور کر کے اِس مقال گویا ہوئے کہ یَعِزُّ عَلَیْکَ یَا خَالِدُ مَا حَلَّ بِوَلَدِکَ وَلٰکِنَّ ھٰذَا فِیْ رِضَاءِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یعنی اے خالد والد ماجد آپ پر سخت و دشوار گذریگا وہ واقعہ جو آپکے فرزند پر گذرا ہے ولیکن یہ سانحہ عین رضای خداے عزوجل میں واقع ہوا ہے اور حال یہ تھا کہ اُنکے سینے میں قریب بنیس زخم سنان کے لگے تھے یہانتک کہ اُنکی قوت نے بہت کمی کی آخر زمین پر گر پڑے بعد ازاں ہنسنے لگے اور کہتے تھے اسوقت ہم ملاقات اپنے احبا شہدا کی کرتے ہیں رحمہم اللہ اسوقت عبداللہ بن مقداد نے اُنکو اس حال سے قتلگاہ میں پڑا ہوا دیکھا تو آہ مار کر بولے کہ حَیَّا لَعَلَّ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَلْمُلْتَقٰی فِیْ جَنَّاتِ عَدْنٍ یعنی اے محمد پیش آنے والے جنت عدن کے بعد تمہارے لطف زندگی نہیں ہے یہ کہکر لشکر اعدا میں گھسکر مقاتلہ کرنے لگے ناگاہ دشمنوں نے اُنکو اسوقت گھیر کر بھالوں کی انی سے چھید لیا اور اُنکے منہ پر بہت سے زخم لگے اور وہ نیزوں کو توڑ ڈالتے تھے اور اپنے چہرے سے لہو پونچھتے تھے تا آنکہ گھوڑے نے اُنکو زمین پر گرا دیا یعنی وہ اپنے گھوڑے سے زمین پر گرے اور آواز دی وَاشَوْقَاہُ اِلَیْکَ یَا ابْنَ مِقْدَادٍ یعنی اے ابن مقداد میں اسوقت تمہارا کمال مشتاق ہوں بعد ازاں ہنسے اور کہا مرحبا اور مر گئے رحمہ اللہ تعالیٰ پھر یہ حال دیکھکر ہمکو یقین ہوا کہ ہم سب لامحالہ موت کی ملاقات کرینگے اور یہیں قیامت بپا ہو گی بعد ازاں یکایک ایک غبار نمودار ہوا جب جب وہ ہٹا تو نشانہائے لشکر اسلام نظر آئے اور جماعت مسلمانوں کی ظاہر ہوئی اور آگے آگے اُس قوم کے قعقاع بن عمرو التمیمی جرار تھے اور اُنکے ہمراہ مسیب بن نجبیۃ الفزاری و سمرۃ بن جندب و فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان و دیگر اولاد ہاشم و اولاد عبدالمطلب و دیگر سرداران قبیلہ اوس و خزرج و نیز غانم بن عیاض اشعری مع اپنے ہمراہیان امرا و اکابر کے موجود تھے چنانچہ اُن لوگوں نے دشمنوں کو ذری مہلت نہ دی کہ آتے ہی فوراً اُنپر یکبار گی حملہ کر دیا یہانتک کہ اُنپر غالب آئے اور بولیاص مارا گیا اور بہت سے بطریقان بطلیوس جو بولیاص کے ہمراہ تھے وہ سب مارے گئے اور روم بھاگ نکلے اور مسلمانوں نے اُنکا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوئے اور اسیر کرتے ہوئے اور لوٹتے جاتے تھے یہانتک کہ وہ اہل ہزیمت لب بحر یوسفی پہنچے تو اُنھوں نے اپنے تئیں مضطربانہ دریا میں ڈال دیا کہ عرصہ میں کثیر انمیں سے ڈوب گئے اور اُس معرکہ میں وہ لوگ تقریباً چار ہزار آدمی قتل ہوئے اور قریب بارہ سو کے گرفتار ہوئے اور باقی بطلیوس کیطرف بھاگے رات کو جا بجا چھپے رہے پھر بطلیوس کے پاس پہنچے اور اُسکو اِس شکست و تباہی کی خبر دی

وحق من اعطی لنا نصره	فی کل واد نحو تحرب	لنا خذن الثار من جمعهم
جهراً و نطفی حر نار اللهب	ای آنکھ بارش کر اشک خونبار کی اور نوحہ کر ای آنکھ ہم ہوسے یعنے مرجانے بیبیکا	

اور ماتم داری و ماتم پرسی کر اُن مقتولونکی جو کل کے روز یعنے کل سے صحرا مین تڑپے ہوئے ہین درمیان میدان سکے بوطن
اور بکا کر سلیمان بن خالد پر اور دور ہو یعنے کمی و کوتاہی نکر گریہ کرنے مین کیونکہ واقعہ اُسکا عجیب ہی وہ ایسا تھا کہ اندیشہ
نکرتا تھا سارے دشمنون سے اگر کھینچ لیتا تھا اپنے نیام سے اپنی تلوار کو اور ہیبت مین آجاتے تھے تمام اُسکے رعب سے
اگرچہ وہ لوگ بشمار ریگ تو وہ کے ہوتے تھے ای طائران شاخ اب نوحہ کرو اُس جوان پر جو شاخ تازہ تھا اور ای حامل
کبوتر خالد کو خبر کر اس سرگذشت کی شاید کہ وہ بکا کرے اشک خون چکان سے و بعد ازان خبر دے مقداد کو اس
بات سے کہ عبد اللہ مسلوب و بیجان ہوگیا اور ای آنکھ بعد اُنکے نوحہ کر اُن امرا کے لیئے کہ وہ سائر بزرگوار نجیبین
مبتلائے مصیبت ہوئے نہ ملاقات کریگا یعنے نہ پہونچیگا بطلوس خیر کو اور نہ اُسکی قومین فروماہ جو اہل صلیب ہین کینگاہ
مین پوشیدہ رکھا شکر کو بقصد رہ زدو خاکے کہ وہ سب سگان بشکل درانتادہ تھے اور قسم ہی اُس خدا کی جس نے
ہمین نصرت عطا کی ہی ہر ایک وادی و ہر مواقع مین ادنستح قریب و نزدیک والی بخشی ہی البتہ ہم اُن سب سے
اپنا کینہ و عوض خون کا آشکارا لیوینگے اور حرارت آتش سوزان کو بجھاوینگے یعنے لپٹے دلکی آگ بھڑکی ہوئی کو ٹھنڈا کرینگے
اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ غانم رضی اللہ عنہ نے اُس قتلگاہ مین لاشین شہدا کی جمع کرا کے اُنھین کے لباسہائے
خون آغشتہ اور لہو بھری زرہون مین دفن کردین اور کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی فرماتے تھے کہ
وہ شہدا جو راہ خدا یعنے جہاد مین مارے گئے ہین وہ روز حشر اسطرح محشور ہونگے کہ اُنکے زخمون سے خون ٹپکتا ہوگا
اور رنگ مثل رنگ خون تازہ کے ہوگا اور بو اُسکی بوے مشک ہوگی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ پھر غانم بن عیاض
بعد دفن شہدا کے نزدیک ایک ٹیکرے کے قیام پذیر ہوئے اور امرائے لشکر دریا کے کنارے کنارے ترائی کی بستیون
پر تاخت و تاراج کرتے تھے اور عدی بن جابر بن عبد اللہ الانصاری و ابو ایوب و مسیب بن نجبۃ الفزاری نے با جمعیت
ہزار سوار کے اہل شروانہ پر دوڑ ماری اُسوقت اُنکی طرف ایک بطریق راس الجاہل کا اور ایک بطریق اہریت کا
پانچ ہزار سوار سے نکلے اور نزدیک دامن کوہ کے قتال شدید بپا ہوئی اور یہ خبر غانم بن عیاض کو پہونچی تو انھون
نے ایک دوسری جماعت ہزار سوار کی ہمراہ ابن المنذر اور فضل بن العباس اور مرزبان کے اُنکیطرف روانہ کیا
پھر جب روم نے یہ حال دیکھا تو اُنکے دلون پر رعب غالب ہوا کیونکہ اُن کے درمیان یعنے اُن لوگون سے حرب عظیم
ہو چکی تھی بعد ازان فضل بن عباس نے قصد بطریق جاہل کا کیا آخر ایک ضرب ہاشمیہ اُسکے سر پر ایسی ماری کہ اُسکے خود و سر
کاٹ گئی اور گلے تک اُتر آئی کہ خشخشہ شمشیر یعنے کڑکڑانا تلوار کا اُسکے دانتون سے سُنائی دیتا تھا اُسوقت فضل نے تکبیر کہی
اور اُنکی تکبیر سُنکر سب مسلمانون نے آواز تکبیر بلند کی اور وہ بطریق زمین پر گر کر خاک و خون مین تڑپنے لگا

اور حملہ کیا فضل بن عباس کہ شہسوار بہادر جوانمرد تھے تو رومیاں گروہ گروہ سرکوں کے گھس گئے اور ابن حزم الیربوعی
سے مقابلہ کیا اور مرزبان نے البطریق شروس پر حملہ کر کے اسکو قتل کیا اور ابن المسدد اور البطریق اہربیت کے حملہ آور ہوئے
تا آنکہ سبکو تہ تیغ کیا آخر جب رومیوں نے یہ حال دیکھا تو ایسے پست ہمت پسپا ہوئے اور فرار کیا اور مسلمانوں نے
انکا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوئے اور اسیر کرتے ہوئے اور لوٹتے ہوئے مقام دیرا و اہربیت تک چلے گئے اور انہیں سے
اکثر دریا میں گر کر ڈوب گئے اور ایک ہزار پانسو سوار مارے گئے اور پندرہ سو گرفتار ہوئے اور ایک جماعت رومیوں کی
مصرا یوبکی شہر جابل میں پناہ گزین ہوئی اور اس شہر کا حصار بہت استوار تھا تا آنکہ مسلمانوں نے سات روز تک انکا
محاصرہ کیا و بعد ازاں بہانتک انکا حلا دیا اور اندروں شہر داخل ہوئے اور دیواروں کو گرا کر مکانوں کے اندر سے لوگوں کو نکالا
اور اس سب شہر کو کھود کر مسمار کر دیا کہ اب تک وہ ویرانہ ہے و بعد ازاں نصاریٰ شہر شروس و اہربیت اپنے گھروں سے نکل کر
مسلمانوں کے پاس آئے اور صلح کی درخواست کی اور جزیہ دینا قبول کیا اور حمزۃ الکلبی کو مع انکے دو سو اصحاب
کے انکے یہاں اتارا اور ابن ابی عمرو بن العاص نے مع دو سو سوار کے اس مقام میں قیام کیا جو مانزو سائے
خالد معروف ہے اور اکثر مسلمانوں نے دریا کیطرف گذر کیا اور عامر مع دو سو سوار کے مقام عہرب میں مقیم
ہوئے جو قرب طمسدی اور اسا کے اور نزدیک ما القریہ یعنی قریہ ما سے نزدیک ہے اور عامر بن عیاض بن ابی ربیعہ
نے باقیہ لشکر وہاں سے کوچ کیا اور راوی نے کہا پھر جسوقت جمعیت مسلمانوں کی کمل ہوئی تو سامنے دائیں
سامنے آگے آگے مسیب بن نجبۃ الفزاری و عباس بن مرداس الشامی و فضل بن عباس الہاشمی و عامر بن عقبۃ الجہنی
و ربیعہ بن ابی سفیان بن الحارث کو با جماعت پندرہ سو سوار کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ جاتے جاتے اس مقام تک پہونچے
جو نام جرجوس معروف ہے اور وہاں ایک قلعہ دوست بطلوس کا تھا اور یہ معمول تھا کہ زمانہ ربیع یعنی موسم بہار میں
وہاں گرد اس قلعے کے خیمے ڈیرے بطلوس کے بپا ہوا کرتے تھے اور وہیں اسکے پاس بطارقہ و رؤسا جمع ہوتے
تھے اور وہیں چند ماہ مقیم رہتے تھے پھر وہاں سے اپنے اقلیم ملک روم میں دورہ کرتے ہوئے طرف بیت الخلافت کے
مراجعت کرتے تھے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ لوقس نے ابھی پاس بطلوس بادشاہ کے بھیجکر مدد لشکر
بسر کردگی ایک بطریق کے طلب کی یعنی جب مسیب وغیرہ مع حبش بمقام جرجوس وارد ہوئے تھے اسی زمانے میں
لوقس نے بطلوس سے درخواست بھیج کمک کی تھی اور یہ لوقس وہ ہے جسکا ذکر ابھی اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ اس نے
مسلمانوں سے مصالحہ کر لیا تھا غرض کہ بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام شلقم تھا مع لشکر پاس لوقس کے
روانہ کیا اور اسی شلقم کے نام سے ایک شہر بھی اسی کا بسایا ہوا قریب سیسا کے واقع ہے کہ وہ وہیں کا بطریق
وہاں کا تھا اور یہ فوج جو اسکے ہمراہ ہوئی تو دس ہزار سوار کی جمعیت تھی راوی کہتا ہے مجھسے روایت
کی مسلم بن سالم الیربوعی نے بواسطہ شداد بن مارن کے طارق بن ہلال سے اور طارق شریک جبل عباس بن

مرداس السلمی تھے تو انھون نے کہا جس عرصے مین ہم لوگ قریب جرنوس چلے جاتے تھے یکایک ہمنے ایک گرد اوڑتی دیکھی اور
اسوقت پھر ون چڑھا تھا آخر ہمنے تامل و غور جو کیا تو دس نشان لشکر کے اور دس صلیب سونے کے نظر آئے اور ہر ایک
صلیب مانند تارے کے چمکتا تھا اُسوقت ہم لوگون نے بقصد حملہ اپنے ہتیار سنبھالے اور وہ لوگ بھی ہمارے
مقابلے پر مستعد ہوگئے اور بیدرنگ ہمپر حملہ آور ہوئے پھر ہمنے بھی انپر حملہ کیا اور اُن لوگون نے ہمین گھیر لیا کیونکہ
وہ دس ہزار تھے اور ہم بگی پندرہ سو تھے چنانچہ رومیون نے قتال شدید برپا کی اور اپنی زبان مین
غوغا کرنے لگے اور اپنے کلمات کفر کا اعلان کرتے تھے اُسوقت صبر ہمنے صبر جوانمردانہ کیا اور اُس
ہنگامہ مین ہمنے قتال مرگ کا مقابلہ کیا یعنے موت کا سامنا کیا فَلِلّٰهِ دَرُّ غَانِمِ بْنِ عَقَبَةَ وَالْمُسَيَّبِ
بْنِ نَجِيبَةِ الْفَزَارِي وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَزِيَادِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ یعنے حق تعالے حسنات اُنکے
زیادہ کرے کہ اُنھون نے اس معرکہ مین بڑی شدت و زورآوری کی قتال کی اور فضل اپنے سر پر عصابہ یعنے
سرپیچ سُرخ باندھے تھے اور اسیطرح کی دستار زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بھی باندھے تھے جسطرح
اُن دونون کے عم بزرگوار حمزہ باندھا کرتے تھے پھر ان دونون نے اُس روز قتال موت کی قتال
کی اور دونون مرگ سے دوچار ہوئے اور ایک ساعت نگذری تھی کہ عین شدت گرمی و ہنگامۂ حرب مین
غانم بن عیاض الاشعری مع جیش ہمراہی کے ہمارے بر سر وقت آپہونچے اُسدم ہمارے دل قوی ہوگئے
تب ہم تکبیر کہنے لگے اور اُنھون نے بھی ہماری تکبیر کے جواب مین تہلیل و تکبیر کی اُس آن فضل بن عباس بطریق
شلقم کی طرف آگے بڑھے اور شلقم بڑا شہسوار و سخت حملہ آور تھا اور اُسوقت اُسکے تن پر خلعت دیباج
زربافتہ کا اور کمر پر منطقہ زرین مرصع بجواہر بندھا تھا اور اُسکے سر پر عصابہ یعنے سرپیچ جواہرنگار لپٹا تھا اور اُسکے ہاتھ
مین سونے کی سانگ تھی کہ وہ تیس بالشت سے درازتر تھی اور وہ کبھی تو تلوار کا وار کرتا تھا اور کبھی تو تلوار کا وار
کرتا تھا اور کبھی اُس برچھی سے حرب کرتا تھا پھر جب فضل نے اُسکی ایسی چالاکی دیکھی اور اُنکو گمان ہوا کہ وہ مجھپر حملہ کیا چاہتا ہے
تو اُنھون نے اپنی چابکدستی سے خود اُسپر بحملہ سبقت کی اور یہ اشعار حزیہ پڑھنے لگے
ایا ایها الکلب اللعین الطاغیا

ومن اتی الجیشنا معادیا — البشر لقد وافاك اسك ضاریا
کان له الرب العظیم واقیا — من کل کلب کافر طاغیا
الجحد شیت فی عداته ماضیا
یعنے ای سگ لعین سرکش اور

ای وہ شخص جس نے ہمارے لشکر مین بکر رعود کیا ہی یا یہ کہ وہ کون ایسا شخص ہی جو ہمارے لشکر مین دوبارہ
عود کرنے والا ہو خوش ہو کہ تجھپر مشرف ہوا ہی شیر ژیان بکمال تیزی شمشیر کے اپنی عداوت گذشتہ مین
اُس شیر کا ایک پروردگار عظیم الشان نگہبان ہی ہر ایک سگ کافر نافرمان سے اور راوی کہتا ہی کہ ابیات
فضل کے تئین شلقم کچھ نہین سمجھا اور حملہ کیا پھر وہ دونون باہم آویزش و چالش کرنے لگے

پھر اُسنے جو حرب لگایا عمل اُسکو بچا گئے اور جو وار کیا خالی دیا آخر عمل نے مڑ کر اسکے ہاتھ سے برچھی چھین لیا اور اسکو
ایک ایسا وار قرینہ کیا اور ایسی ضرب ہاتھ ماری کہ سر دھڑ سے جدا جا پڑا اور اُسکا جو دیکھا تو وہ گھوڑے پر اچھا لیا تھا
قریب پھر کر دیکھا تو تن بے سر تھا اُسکو بھی ایک اور سوار مسلمانوں میں سے جسکا نام رہبر تھا اُسکے پاس کر دیکھے الکوخا
مُکَمَّنًا لَکَالَّلِیبِ فِی سَرْجِہٖ یعنے رہبر کو معلوم ہوا کہ پیچھے آتی یعنے کیا تیس قسم کی نئے جو زین میں جڑی ہیں یہ وہ ہیں
مُکلّب مکلل یعنے مربوط اور بندھا تھا پھر جب رہبر نے اُن کلالیب یعنے کیلوں کو کھینچ لیا تو فوراً جسد بے سر اسکا ایک
کے زمین پر گر پڑا اور تاج زرین مع مطلا جو ردی اُسکا جو جوش آلودہ پڑا تھا تو عمل نے رہبر سے کہا کہ سلب یعنے حق مقتول کا
جو تیرے لیے ہے وہ تو لے لے اُسنے کہا لا اعد ما اللہ مکارمکو یا بنی ہاشم یعنے میں آپکی عطا کو واپس ہیں
کرتا ہوں ای اولاد ہاشم تمہاری نیکوئیاں وکرم بخشیاں خدا ہی کے لیے ہیں بعد ازاں عمل نے کوچ پر آگ پھیری تو اُسکے
بھی قتل کیا اسیطرح ہر ایک افسر لشکر اسلام نے ایک ایک بطریق سو وکفر کو قتل کیا اور جماعت مسلمانوں نے یکبارگی حملہ کر کے
جمعیت اعدا کو پراگندہ کر دیا آخر وہ سامنے سے بھاگ نکلے اور مسلمانوں نے اُنکا پیچھا کیا کہ قتل و اسیر غارت کرتے ہوئے
بحیرۂ بوسعی تک پیچھے اور اُنکو اُس مقام میں جاڈالا جو قریۂ سناقولہ سے قریب تھا اور ایک جماعت اُنمیں سے بھاگ
ایک قلعہ کے جا گھسے جو وہاں وسعت میں واقع تھا اور مسلمانوں نے اُسکا محاصرہ کیا و بالآخر پھاٹک جلا کر اندر داخل
ہوئے اور اُسکا ہر ایک دیواریں گرا کر جو کچھ مال و اسباب تھا نکال لیا اور رومیوں سے ایک جم غفیر قتل ہوئے
جو قریب تین ہزار کے تھے اور تقریباً ایک ہزار آدمی اسیر ہوئے اور مسلمانوں میں سے ہشتاد و ہشت مرد شہید ہوئے
اور ان اکابر شہدا میں سے ایک اپنے فرود گاہ میں متصل شہر طرسندی جوالی میں نہر در بوط کے مدفون تھے اور یہ
زمانہ ڑے دوستدار سلیمان بن خالد بن الولید رحمۃ اللہ کے تھے تو اُنھیں نے خالد بن الولید کو بر سم تعزیت سلیمان اُنکے

فرزند کے ایک نامہ لکھا اُسمیں اُن ابیات کو مندرج کیا اشعار | یا خالد ان هذا الدهر فجعنا

فی سید کان یوم الحرب مقداما	محمد ال الفرس فی الهیجا اذا جمعت	والصادید یوم الحرب صاما
بالقول ما هدم الاعداء نصا رمہ	والهم منه سکینا وا رغاما	لا یملك الصبر من بطالما املہ
ان جار ساعد لا القصا من صمصاما	کانه اللیث وسط الغاب در دب	له العدا و علی الاسیال تدحلما
ما عن جودی یعص الدمع منا دما	وا ندنی فارسا قد کان ضرغاما	والسیل الليس عند الله نکلت
له المنا ما وحکم الله قد داما	یحل الغنی الفلا خیر فتی	قد کان فی ملتقی الاعدا ہما

یعنے ای خالد ہر آئینہ اِس زمانے نے ہمکو دردمند کیا مصیبت میں اُس سید و سردار کے جو روز معرکہ مقدم الجیش تھا
حملہ کرنے والا فوج فارس و روم کا جنگ میں جسوقت وہ سب مجتمع ہوں اور اُنکے صنادید و سرواروں کے لیے روز حرب
ضرغام و جنگ آور تھا اور عالم و زبردست کیا ہی ہلاک کیا دشمنوں کو اپنی تلوار سے کہ جو بھی اُنکو اس سے سر اُنکو سا رہی

وفرسودگی یعنی بجانکے کوئی سردار جوانمرد ہمارے دلاوروں مین سے کسی اپنی امید پر مالک وقادر ہوگا اگر وہ اپنے بازو کو قصاص مین تلوار سے روکیگا اور وہ گویا کہ شیر تھا درمیان ہیشہ نبرد کے جسوقت وارد ہوتی تھی اُسکے پاس جماعت دشمنونکی اور بچون ویتیمون پر حمایت ومہربانی کرنے والا تھا ای آنکھ خونباری کر اپنے چشمہ سار اشک سے اور نوحہ کر اُس شہسوار پر جو شیر جرار تھا اور ای آنکھ گریہ کر سردار دانشمند عبد اللہ کے لیے جسکو مرگ نے اپنے تحت حکم کرلیا اور حال یہ ہی کہ حکم الہی ہمیشہ جاری ہی اور برترین جوانمردونکا مقداد ہی کہ جسکا پسر بہترین نوجوانان تھا وہ مقابلہ دشمن مین اپر ہجوم و ترغہ لانے والا تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا جسوقت نامہ زیاد بن المغیرہ کا پاس خالد بن الولید کے پہونچا تھا تو اسوقت وہ فتح کر رہا کر رہے تھے اور اہل بلاد اُنکے پاس حاضر آئے تھے اور جسقدر مال وغیرہ پر اُنھون نے مصالحہ کیا تھا وہ سب حاضر لائے تھے اور تیاری روانگی عبد الرحمن بن ابی بکر وعبد اللہ بن عمر بن الخطاب وعقبہ بن نافع الفہری وزبیر وغیرہ کی ہزار سوار سے کرتے تھے باراده ایک سرزمین مصر کے جو بنام فیوم کے معروف ہی اور ذکر اسکا اپنے محل و مقام پر آویگا انشاء اللہ تعالے چنانچہ جسوقت وہ نامہ خالد کے مطالعہ مین آیا تو وہ بیہوش ہو کر بے اختیار زمین پر گر پڑے اور غش کر گئے پھر جب ہوش مین آئے تو استرجاع کیا یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور یہ کلمات زبان پر جاری کیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَحْتَسِبُ سُلَيْمَانَ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا وَذُخْرًا وَاَعْقِبْنِيْ عَلَيْهِ صَبْرًا وَاَعْطِنِيْ بِذَالِكَ اَجْرًا وَلَا تَحْرِمْنِي الثَّوَابَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ترجمہ یعنے توانائی وقوت طاعت وتقوی کی حاصل نہین ہوتی مگر بتوفیق خدای برتر وعظیم الشان کے اور ہم خدا ہی کے عبد و مملوک ہین یعنے اُسی کے ہین اُسی کیطرف رجوع وبازگشت کرینگے ای ہمارے پروردگار مین چشمداشت اجر وثواب کی باعث سلیمان کے تیری طرف رکھتا ہون اور ای ہمارے پروردگار اُسکو ہمارے لیے اجر وذخیرہ آگے بھیجا ہوا مقرر کر اور مجھے اُسکے پیچھے اُسپر صبر کرنیوالا کر اور میرے لیے اس امر مین اجر عظیم عطا کر اور مجکو ثواب سے محروم نکر بسبب اپنی رحمت کے ای بڑے رحم کرنیوالے زیادہ تر جمیع رحم کرنیوالون سے اور خالد نے اُس جوش غم مین یہ کہا کہ مین اُسکے بارے مین یعنے سلیمان کے عوض خون مین صنادید کفار سے ہزار سردار کے ساتھ مواخذہ ومکافات کرونگا اور اُنکے ناعم آورون اور شہسوارونکو قتل کرونگا اور مین حق تعالی سے امیدوار ہون کہ بدلا اس خون کا لون انشاء اللہ تعالی اور بطلوس کو مین ضرور ضرور قتل کرون گا بدترین کشتنی یعنے برے طور کے قتل سے تو اس صورت مین شاید مین اپنے سینہ سوزان کو تسکین دون اور حرارت جگر کو بجھاؤن اور کیا عجب ہی کہ میرے ہاتھ سے اُسکا دیر ودیار خراب و ویران ہو اور اُسکے لشکرون کو شکست و اُسکی مملکت کو زوال ہو اور اُسکے اشک سوزان گرم تر اخگر سے اُسکے عارض پر پیاپے روان ہون بعد ازان استرجاع کرنے لگے اور یہ ابیات اُنکی زبان پر جاری ہوئے **اشعار**

جری مدمعی خوف المحاجر منہمل	وحر فؤادی من جوی البین یشتعل	وہام فؤادی حین اخبرت نعیہ

لیبک سیف الہدی لا کان تد وصل
لقد کان ید ما ابن الخطاب لعا
اذا قام سوق الحرب کا دیر جل اول
وعینک لما سام عراہم علی الثری
یا بعض ماسی الحدی الحرمت اہل
لاقتل بھمر فی الوغا الف سید

سابکی علیہ کل ماامسی المسا
فاصبح بعد العز والدھر ذلائل
احاطت بہ حبل الاثام باسرہم
علیہم بسوق الطیر والوحش محفل
وحول الذی جمعت قریش بسیفہ
واسلو اتر حمن واتبع الاسل

وما انسہم الا لہم المسیر وما جبل
وکان کریم العز والحال سیدا
وقد مکسوبہ سہمنا لا ہل
واسقالوا الی کیت حاصرا
وارسل طہ المصطفی عمادہ الاہل
ترجمہ قولہ مع مسل اشک رواں لیے

جاری ہوئے میرے اشک رواں ابر رحسار پر گئے اور حرارت میرے جگر کی سوزش غم جدائی سے مشتعل ہو اور دل میرا سرگشتہ ہو جیسے میں نے اسکی خبر مرگ سنی ہے کاش کہ خبر دینے والا میرے پاس نہ آیا ہوتا اور قریب ہے کہ بہت ہے اسی اسیر یار کی جسوقت تمام ہو گئی راحت شگفتہ ہو گئی ہے تاآں دوجسم ان ہو گی یا حیف تب اسکا دعا اور زاری کا ہونا ہی تحقیق کہ بدر منیر اندھیرے حال طالع تھا سو وہ بعد تابندگی و درخشندگی کے غروب ہو گیا اور وہ کریم الہمم تھا لیے جسکا عمر برگ ہوا کریم الحال تھا جسکا حال لیے برادرِ ما جسکا رنگ تھا اور جو دسمردار تھا اور جسوقت شدت جنگ ماہولی تھی وہ ہر اساں نہوتا تھا اور جب کہ گھیر لیا اسکو جیل لئام نے سب اکٹھے تو بعد قتل اسکے مالک ہوئے اسکی تمتیغ سناں کے لیے اسوقت جو صدمہ بیمرلی کا ہوا اور اسی محافظت سے ہو تیری نہ نگاہی کی کہ اُسے دشمنوں کے گشتے کے پشتے لیتے رہے پر ڈال دیے تھے تو ایسے ہجوم کرتے تھے طائراں ہوا پرے کے پرے اور وحشیاں صحرا قطار قطار ہائے افسوس کاش میں وہاں موجود ہوتا تو میں دست دراز ہوتا ایسے میں انکا قاتل ہوتا تمتیغ براں جو حدت ہی سے گرد جلنے والی ہو حرب میں اور قسم ہے ہولائی جسکے خانہ کعبہ کی زیارت حج میں طواف کرتے ہیں اور جس نے بھیجا ہے طہ کو یعنی مصطفیٰ کو ہو عاقبت مرام ہر باپ کہ جیسے طرحی کوئی مقابلہ کہ جو ستھارے مقاصد ہیں البتہ میں قبول کرونگا اُن دشمنوں سے ہزار سردار کو اگر خدا مجھے زندہ و سالم رکھیگا اور اجل مجکو مہلت دیگی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ امرا اور اکابر اس حال کے آگے اپنے اعدو رہامہ رہا دیکر اعیاں مسلمین انکے پاس آتے تھے اور حیاء سلیماں کا دیتے تھے اور اُنکی آنکھوں سے اشک جاری تھے یہ کلمات تعزیت کہتے تھے اعظم اللہ لک اجرا واعقبک علیہ صبرا وجعلہ لک ذخرا فی المعاد یعنی بڑا کیا اللہ نے تمھارے اجر کو عظیم اور زیادہ کرے اور اسکے پیچھے تمکو اسپر صبر کرنے والا رکھا اُسکو تمھارے لیے ذخیرہ قیامت کو روز حشر جبرہ حسنات کا کرے اور ہم کہنے لگے کہ یہ وہ قوم معدوم و مفقود ہو گئے ہیں جنکے ماتم سے ہمارے دل ہماری وحشت سے رمیدہ اور جراحت رسیدہ ہیں اور ہم انکے قتل ہونے سے لعران ہا مز پریشاں ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اور اسطرح لوگ اس مقدار کے گئے اور لکھے در مدعبد اللہ کی تعزیت کی دربیع جرمیں عبد اللہ عباس کو بھی کیونکہ وہ وہیں مقیم تھے تو انھوں نے حال اسی مقدار کا ماتم پرسی کے خطوط لکھے اور خبر شہادت سلیماں وعبد اللہ کی مدینے میں پہنچا وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بھی گئی تو انھوں نے اور سائر صحابہ اہل [illegible]

و عثمان بن عفان و طلحہ بن عبداللہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم جو مدینہ مین حاضر و موجود تھے ان سب نے استرجاع کی یعنے
عالم حزن و الم مین انا للہ و انا الیہ راجعون کہتے تھے اور صحابہ نے بھی خطوط ماتم پرسی کے خالد و مقداد کو لکھے تو جو کچھ
انمین کلمات بسر لکھے تھے اور جو ثواب و اجر انکے حق مین مرقوم تھے اُس سے خالد و مقداد کے دلکو طمانیت و تسکین
حاصل ہوئی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہان ماجرا اہل اسلام کا تو یہ تھا اور ادھر بطلوس کو جب خبر آمد عرب
کی طرف مدینہ بہنسا کے متحقق ہوئی تو اُسنے دروازہ خزانے کا کھلوا دیا اور زر و خلعت و ساز و سلاح و زرہ
و خود وغیرہ دینا و بانٹنا شروع کیا اور بطریقون وغیرہ امرا پر تقسیم و تفریق جماعات عساکر کی کرنے لگا یعنے ہر ایک بطریق
و رئیس کو افسر و سالار ایک ایک جماعت کا مقرر کیا اور وہان پر ایک مکان مقفل تھا اُسمین کتبے تھے جنمین صفات و اسمائے
عرب لکھے تھے سو بطلوس نے دروازہ کھولے جانیکا حکم کیا کیونکہ اُسکو گمان تھا کہ اندر اس مکان کے ذخیرہ مال ہے مگر اُسکے
کھولنے سے قسیسین و رہبان یعنے علماے نصاری و یہود نے بادشاہ کو منع کیا مگر اُسنے اُنکے امتناع پر التفات نکی اور
اُسکو کھلوایا تو اُسمین سواے صفت و اسماے عرب کے اور کچھ نپایا جیسا ہمنے اوائل کتاب مین ذکر کیا ہے و بعد ازان بطلوس
کنیسہ مین گیا اور اپنے تخت پر جلوس کیا اور گرد بگرد اُسکے جماعت بطریقونکی حاضر تھی تب اُسنے اپنے امر مین مشورہ
و استشارہ کیا اُسوقت اُنمین سے ایک شیخ بزرگ راہب اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ اُن لوگون مین مطاع و مسموع الکلام
تھا یعنے وہ سب اسکی اطاعت کرتے تھے اور اُسکا کہنا مانتے تھے اور وہ بزرگ سن تھا کہ عمر اُسکی ایک سو بیس برس
کی تھی اور اسوقت وہ جبۂ سیاہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر کلاہ کلان گوشہ دار اور ہاتھ مین عصاے آبنوس مکلل بعاج و زر
یعنے جسمین ہاتھی دانت و سونا جڑا تھا اس زیب و زینت سے وہ قریب ہیکل کے آیا (ہیکل بناے بلند عبادت گاہ
ترسایان) اور ایسے الفاظ سے کچھ کلمات اپنی زبان پر لایا جو مفہوم ہوتا تھا بعد ازان وہ کہنے لگا کہ ای اہل دین
نصرانیہ اور ای بنی ماء المعمودیہ یعنے اولاد قوم آب پاشیدہ و آب ترشدہ (یہ کنایہ ہے عمل نصاری سے کہ جب جسکو کرشٹین
بناتے ہین تو اُسپر عمل آبپاشی کا کرتے ہین اور اس عمل کو وہ بپتسما کہتے ہین) پھر یہ خطاب کرکے اُسنے کہا کہ دولت
و سلطنت تمھاری اس زمانے تک قائم تھی اور کلمہ کلام تمھارا عند اللہ و عند الناس مسموع و پذیرا رہا جبتک
کہ تم نیک کامونکا حکم کرتے رہے اور برے کامون سے منع کرتے تھے اور رعیت مین رعایت عدالت رکھتے تھے
اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیتے تھے اور اُس سے اُسکی داد دلاتے تھے اور درمیان ناتوان و توانا کے انصاف کرتے تھے
اور ناداروں و بیواوں سے انس و مواسات رکھتے تھے اور مال حرزم پروست و درازی نکرتے تھے اور زناکاری سے
خوف و پرہیزگاری رکھتے تھے تو اُسوقت تک دولت و حکومت تمھارے لیے تھی اور قلوب رعایا کے تمھاری طرف
مائل تھے اور وہ تمھارے حق مین دعاگو تھے کہ بادشاہت تم مین تھی اور اب تم نیک کامونکا حکم نہین کرتے اور برے
کامون سے باز نہین رکھتے اور نہ خود باز رہتے ہو اور رعیت پر ظلم اور احکام مین تعدی اور حکم برخلاف حق کے کرتے ہو اور

حق ضعیف و عاجز کا قوی اور زبردست سے نہیں دلاتے ہو اور اموال رعایا پر دست اندازی کرتے ہو اور فسق و فجور تم میں فاش و بالاعلان ہو گیا اس وجہ سے دل رعایا کے تم سے پھر گئے اور انھوں نے دست بدعا و زاری قادر منتقم سے داد رسی کیا اور حال یہ ہے کہ دعا مظلوم کی مستجاب ہوتی ہے اور کثرت ظلم کی خراب کرتی ہے پس قریب ہے کہ یہ بستیاں تمہارے ہاتھوں سے چھین جاویں گی اور غیروں کے ہاتھ لگیں گی اور بسبب کثرت تمہارے گناہوں کے اور باعث شامت تمہارے ظاہر ہو گئے ان مظلوموں کی بددعا سے یہ لوگ عرب کے تم پر مسلط ہو گئے اور تمہارے بلاد کے مالک ہو گئے اور تمہارے لوگوں کو قتل کیا اور تمہارا مال لوٹ لیا اور تمہارے گھروں میں نازل اور تمہاری جائے پناہ پر قابض ہوئے اب تم کو لازم ہے کہ اس غفلت سے اب بھی ہوشیار ہو اور اپنے جان اور مال و ملک سے ان لوگوں کو دفع کرو اور ان کو اپنی جانب مجال دخل نہ دو یہ میرا قول و کلام تم سب کے حق میں بہبود ہے آخر جب بطلوس نے کلام و بیان اپنا تمام کیا تو بطرف اپنے بطریقوں اور جماعت و سپاہ ارکان و اعیان دولت کے متوجہ ہو کر کہنے لگا تم نے سنا کہ تمہارے باپ یعنی تمہارے بزرگ نے کیا کہا وہ سب بولے ہاں ہم نے خوب سنا تب بطلوس نے کہا پھر تمہاری کیا رائے ہے اور تمہارے نزدیک کیا مصلحت ہے انھوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے ساتھ اور حضور میں حاضر ہیں اور ہم عرب سے مقابلہ کو مستعد ہیں اور ہم اپنے درمیان ان کو مداخلت نہ دیں گے جیسا کہ انھوں نے اور لوگوں سے عمل کیا ہے اگر وہ ہم پر غالب آنے لگیں گے تو ہم اپنے حصار قلعہ پر چڑھ جاویں گے کیونکہ ہمارے پاس سد غلہ وغیرہ اس قدر ہے کہ ہمارے تئیں دس برس تک بلکہ مدت مدید سے زیادہ کفایت کریگی اور ہمارا یہ شہر بھی بہت مستحکم ہے اور ہم اپنے تئیں ان کے اختیار میں نہ دیں گے اور یہ ننگ و عار ہم اپنے اوپر گوارا نہ کریں گے یہ جواب سنکر بطلوس بہت مسرور اور ان کا کمال مشکور ہوا اور اس وقت ان کا بڑا راہب جو معرفت امور میں اس پہلے راہب کا نظیر و ہمسر تھا برجستہ اٹھ کھڑا ہوا جس کی کتاب معلقات [illegible] پھر اس نے ایک صندوقچہ آبنوسی عمل لعل پولادی سے جو اس کے گلے میں لٹکا تھا ایک کتاب نکالی اور کہنے لگا اے دین نصرانیہ و یہودیہ کے لیے اے اولاد قوم آب پاشیدہ و آب ترشیدہ سنو مجھ سے جو کچھ تمہارے حق میں علمائے ماضیین و حکمائے سابقین نے کہا ہے کہ ہر آئینہ آخر زمانے میں ایک نبی مبعوث ہوگا جس کا نام محمد بن عبد اللہ اور بنی عدنان سے مبعوث ہوگا اور اس کے ماں باپ مر گئے ہوں گے تو اس کے جد و عم پرورش و کفالت اس کی کریں گے تا آنکہ حق تعالیٰ اسکو جمیع خلائق و کافہ انام پر نبی مبعوث کریگا اور مولد اسکا مکہ اور مقام اسکی ہجرت کا مدینہ ہوگا اور وہ چند روز قائم بحیات رہ کر پھر حق تعالیٰ اسکو فائز بوفات کریگا اور متولی امر خلافت کا ایک شخص نام ابوبکر ہوگا اور عرب اس کے سبب سے بہت فخر و مباہات کریں گے اور وہ وصیت نبی آنحضرت کرے گا اور حدود شام میں بھیجے گا اور وہ بہت تھوڑے زمانے تک قائم رہے گا پھر حق تعالیٰ اسکو موت دیگا تو بعد اس کے متولی اس امر کا ایک شخص اصلع ہوگا جس کے موئے پیش سر ریختہ ہوں گے

واہو یعنی بخت سیاہ چشم ہوگا اُسکا نام عمر ہوگا اور صاحب فتوحات اور صبح کرنیوالا دشمنون کا بشاشت ترین حالات کے ہوگا اُسکے ہاتھ پر بہت سے امصار و دیار فتح ہونگے اور وہ اپنے لشکرون کو سائر اقطار مین بھیجیگا اور کتب قدیمہ مین پاتا ہون کہ فتح اس شہر کی ہاتھ پر ایک شخص کے ہوگی جو گندم رنگ شیر شجاع شہسوار حملہ آور سردار ہوا در وسے خالد بن الولید ہوگا اگر تم میرا کلام سنو اور میری بات مانو تو عربونکے ساتھ صلح کر لو اسلیے کہ آج انکا اقبال ہے اور دولت بکام اُنکے ہے اور دین انکا حق ہے اگر تمام اہل مشرق و اہل مغرب اُن سے مقابلہ کرین گے تو برکات خدا اور اپنے نبی کی برکت سے وہی غالب رہینگے پھر جب بطریقون نے اسکا یہ کلام سنا تو برہم و برآشفتہ خاطر ہوکر ارادہ اُسکے قتل کا کیا مگر بطلوس بادشاہ نے اُنکو اس بات سے منع کیا اور باز رکھا اور اس راہب سے کہا مگر تو عرب کی تلوار سے ڈر گیا اور مین خوب جانتا ہون کہ رہبان و قسیس دلیر نہین ہوتے اور کچھ جان نہین رکھتے اسلیے کہ اُنکی خورش سوای عدس اور تیل زیت اور لیمون وغیرہ اشیا اور دیہ کے کوئی چیز مقویات سے نہین ہوتی ہے اور وہ گوشت سے واقف نہین ہین اس سبب سے اُنکے دل بودے ہوتے ہین اگر تیری قدر و منزلت قدیم الایام سے نہوتی اور تو قدیم ملوک کی رویت و صحبت سے فائز نہوا ہوتا تو مین تیرے ساتھ بدرشتی پیش آتا اور اگر تو پھر اپنے اس کلام کا اعادہ کریگا تو مین تجکو بے شبہہ قتل کرونگا برے طور کے قتل سے یہ سُنکے وہ راہب خاموش ہوگیا اور بطلوس وہان سے اُسیوقت چلا گیا اور اپنے قصر رفیع مین جاکر بیٹھا اور بطریقون کو بلوا کر اُنکو خلعت فاخرہ دیا اور تبرکاً اُنکو ایک ایک صلیب بھی عطا کیا پھر اپنی فوجونکا جائزہ کیا اور ملاحظہ فہرست طبلق کا کیا تو ہشتاد ہزار کی جمعیت تھی سوائے کثرت پیادون اور بھیڑ بازاری کے پس اس سامان سے وہ نہایت محظوظ و خوش وقت ہوا و بعد ازان اُن بطریقون مین سے ایک بطریق کو جسکا نام قابیل تھا طلب کیا اور وہ منجملہ اُن جلیسون کے تھا جو پایۂ تخت کے بیٹھنے والے تھے اور بغیر اُسکے نفاذ کسی امر کا نکرتا تھا چنانچہ اُسکو خلعت دیا اور بیس ہزار سوار اُسکے حوالہ کرکے حکم دیا کہ جاکر عرب سے مقابلہ کرے و بعد ازان اُسنے اپنے خواص و اعیان سلطنت سے مشورہ کیا کہ خود بنفسہ اندرون شہر اقامت گزین رہے یا بیرون شہر برآمد ہو یہ سُنکے بطریقون مین سے جو ذی ہوش و دانشمند تھے وہ کہنے لگے ای بادشاہ ہرگاہ آپ اندرون شہر قیام رکھینگے تو لوگ ہماری رائے کو ضعیف اور ہمارے امر کو خفیف سمجھینگے اور جبکہ آپ بھی شہر کے باہر ایک جانب متمکن رہینگے تو عرب ہماری طرف نہین پہنچ سکتے ہین اور شہر کو ہم اپنی پشت پر رکھینگے اور بیرون باب سے ہم مقابلہ کرینگے اور جو لوگ شہرپناہ کی فصیلون اور برجون پر ہونگے وہ ہمارے مساعد و پشت پناہ رہینگے پھر جسوقت امر ہمارا دشوار ہوجاویگا تو ہرچہ بادا باد اور جبتک ایسا امر عظیم نہوگا تو ہم اندرون شہر داخل نہونگے چنانچہ بادشاہ نے اُنکی رائے کو پسند و پذیرا کیا بعد ازان فراشونکو حکم ہوا کہ خیمے و سراپردے اور شامیانے و قناتین بیرون شہر لیجا کر بپا کرین تب اُن لوگون نے تنا ور دان تمام خیمۂ شاہی و قُبۂ عظیم بارگاہی

جسکی وسعت دس ہزار ذراع کی تھی باہر لیجا کر جو ہمارے لشکر کی طرف تھا کار پر ایستادہ کر دیے اور وہ سائبان و خیام حریر و
دیباے رنگ برنگ کے تھے کوئی سفید کوئی سیاہ کوئی سرخ کوئی سبز کوئی زرد کوئی نیلگوں تھے اور اُسکے اکثر شامیانے
سیم و زر سے مرصع بدر و جواہر تھے اور اُن خیموں کے داخل میں تصویریں انسان کی لگی تھیں اور خارج میں پیکر وحوش
و طیور اور شبیہ کواکب کی تھی اور اُنمیں فرش دیباے بوقلموں و بساط حریر گوناگوں بچھے تھے اور اسپر زیرانداز و مالیدے
تھے اور مسندیں لگی اور گاؤتکیے لگے تھے اور اُسکی طنابیں ریشمی رنگین جو بیچ میں عاج و آبنوس سے سونے چاندی
کی کھڑاؤں میں کھینچی تھیں تو اُن طنابوں میں زنجیریں زریں و سیمیں لٹکتی ہوئی اُنمیں قندیلیں لاجوردی آویزاں
تھیں اور بالاے فرش تخت سلطانی جو ساج و صندل کا مذہب و معرق اور قوائم بیش بہا یاقوت مرصع
مرصع کے آراستہ رکھا تھا اور طول و عرض اُسکا سات سات درع تھا اور ارتفاع بھی مثل اسکے تھی اور زینہ اُسکا
زری سونے چاندی کا بستر چڑھا ہوا اور اُسکے گرد ہشتاد کرسیاں آبنوسی جڑاؤ برابر بچھی ہوئی تھیں کہ امراء ارکان
و اصحاب دولت بیٹھتے تھے اور گرد اس تخت کے درواں کے خیمیں تحت بتفاوت سے خیمے و سراپردے آرائش
و زیبائش تمام جسکا وصف نہیں ہوسکتا پا تھے راوی کہتا ہے مجھے روایت پہنچی ہے ایک جماعت صحابہ سے
حاضر فتح اور دیکھنے والے اُن خیام کے تھے اُنہوں نے بیان کیا کہ جب لشکر بھاگا اور داخل شہر ہوا تھا
تو ہمنے دیکھا وہ تمام خیام و سراوقات مقابل باب البحری جو نام باب الفردوس معروف تھا دستور نصب تھے اور اُسنے
ایک بطریق کو بطریقوں میں سے جسکا نام سمعان تھا حکم کیا تھا کہ وہ اپنا خیمہ جو اُسکو ملا تھا نزدیک باب توما کے نصب
کرے اور وہ سامنے کا دروازہ تھا اور ایک بطریق کو جسکا نام اصطافین تھا حکم دیا تھا کہ وہ مع اپنے لشکر کے بیچ
شرقی نہر کے پل کے اوترے اور وہ پل نہر کا بطریق سنگی ستون کے اوپر قائم تھا سو وہ وہیں گرد قلعہ کے دس ہزار
سوار سے اوترا تھا جابر بن حتار بن ابی سعدان و سلمہ بن ہاشم المخزومی نے بیان کیا کہ ہم مدائن کے شہروں
میں سے کسی ایسے شہر میں وارد نہیں ہوے اور ہمنے نہیں دیکھا جو بہنسا سے ساز و سامان میں عمدہ تر ہو
وہاں والوں سے کہیں اور جگہ آدمی بھی زیادہ تر قوی دل و تمتمن تھے اور اُنہوں نے صلیب بکثرت قائم کیے تھے اور
سمت سے سراوقات و خیام برپا کیے تھے اور بہت سے منجنیق لیے ہوئے فلاخن شہر پناہ کی دیواروں پر اور بہت سے
حامد مل کے فولادی بیشتر چڑھے ہوئے فصیلوں پر نصب تھے اور گروہ سنگ اندازوں اور فلاخن اندازوں کا اور
عمول سپرداروں اور تیراندازوں کا باہتمام تمام ترتیب دیا تھا راوی نے کہا کہ یہ ماجرا توان لوگوں کا تھا
اور بیان امیر غانم بن عیاض جب قریب بہنسا پہونچے تو اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور وہ اصحاب
مثل ان اکابر کے تھے جیسے ابوذر غفاری و ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم دوسی و معاذ بن جبل و مسلمہ بن ہاشم
المخزومی و مالک اشتر النخعی و ذوالکلاع الحمیری وغیرہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور سب کے اصحاب و ہزار سے تھے

چنانچہ امیر غانم نے ان سبکو حکم کیا کہ شرقی جانب کو اترو اور اگر وہ قتل کرین تو تم بھی مقابلہ کرو اور اس قلعہ پر نازل ہوکر ایسی جنگ کرو کہ تاملیا و اور یہ کہکر خود امیر غنم بہتہ بحریہ کی دوسری جانب گئے اور اُنکے ہمراہ اصحاب رایات و امراء سادات تھے اور اُنکے آگے آگے طلیعہ تھا یعنے باعث مقدم کہ جسمین بڑے بڑے ابرار تھے مثل فضل بن عباس اور انکے برادر عبداللہ بن عباس اور شقران و صہیب اور مسلم و جعفر پسران عقیل بن ابی طالب و عبداللہ بن جعفر و زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم اجمعین اور اُنکے عقب پر دیگر امراء ذیشان و صاحبان نشان پشت پناہ تھے مثل نعیم بن ہاشم بن العاص رضؓ و ہبار بن ابی سفیان و عبداللہ بن عمرو الدوسی و سعید بن زبیر الدوسی و حسان بن النصر الطائی و جریر رضؓ بن نعیم الحمیری و سالم بن فرقد الیربوعی و سیف بن رضؓ اسلم الطائی و معمر رضؓ بن خویلد السکی و سنان رضؓ بن اوس الانصاری و مخلد بن عون الکندی و ابن زید الخیل اور مانند اُنکے دیگر اکابر رضی اللہ عنہم اجمعین اور اُنکے پیچھے دیگر جماعتین یکے بعد دیگرے بجانب غربی چلے جاتے تھے ناگاہ وہ دشمن خدا قابیل جسکا ذکر مقدم ہو چکا ہی مع اپنی جماعت بطریقون کے سامنے آیا چنانچہ جسوقت جماعت فریقین نزدیک اس کوہ کے مقابل ہوئین تو قابیل نے اپنے لشکر کو آگے چلنے سے روک لیا اور کہا یہین ٹھہر جاؤ اور خود بطرف ایک نشان عالیشان کے بڑھکر ایک شخص متنصر یعنے عرب نصرانی کو جو اُس نشان کے پہلو مین کھڑا تھا حکم کیا کہ مسلمانونکی طرف باواز بلند پکار کر کہدے تا وہ اپنے زمرہ سے کسی مرد زیرک کو جو اور خود بھی اپنے مغز سخن سے ماہر ہو پاس بطریق کے بھیجدین چنانچہ جب اُسنے یہ ندا کی تو فوراً جریر الحمیری پاس غانم کے آکر کہنے لگے ای امیر مجکو اذن دیجیے تا مین اس سے کلام کرون اُنہون نے کہا اچھا اگر وہ طالب صلح و خواہان رفع قتال ہون تو ہم اُنسے مصالحہ کرینگے اُس زمانے تک کہ امیر خالد رضؓ بن الولید تشریف لاوین اور وہ اپنا حکم جاری کرین والا اگر ان لوگون کا ارادہ قتال ہو تو ہم اُنسے مقاتلہ کرینگے اور حقتعالے سے اُسپر استعانت و استمداد کرینگے کہ وہ ہمارے لیے کافی اور بہترین مددگار ہی **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اُسوقت جریر یہ حکم سنکر روانہ ہوے تا آنکہ بطریق قابیل کے سامنے جا کھڑے ہوے اور اُس سے کہا تیری کیا حاجت ہی بیان کر اُسنے کہا کیا امیر قوم تو ہی ہی جریر نے کہا نہین بلکہ مین امیر کیجانب سے مجاز ہوا جواب کا ہون تب قابیل کہنے لگا کہ بلاد شام اور وہان کے نعماے عظام کو چھوڑ کر تم لوگ ان بلاد مین کیون آئے ہو اور حال یہ ہی کہ تم لوگ بلاد حجاز مین مارے بھوکھون کے لاغر اندام و کوزہ پشت تھے اور افلاس سے برہنہ تن رہتے تھے وبعد ازان تمنے فواکہ شام کے اور پھر میوے حجاز کے چکھے اور خیرات یمین کی کھائی تو کیا یہ تمکو کافی نہوا یہان تک کہ تم ملک مصر مین آئے اور اہل قبط کو مقہور کیا پھر تم بلاد فارس و روم پر آئے تو وہانکے ملوک پر مسلط ہوے مگر یہ بھی تمکو کافی نہوا یہان تک کہ اب تم ہمارے بلاد مین ہمپر ہجوم کر کے آئے اور ہمارے ابطال یعنے جوانمردونکو قتل کیا اور ہمارے اموال لوٹ لیے اور ہم لوگ تمہاری طرف سے غافل تھے اور اپنے

کلام قابیل

میدان امتحان ہوئے اور من ابتدائے ارتفاع آفتاب تا غروب یونہی برابر سرگرم قتال شدید رہے تا گاہ عبداللہ بن جعفر نے قابیل پر حملہ کرکے ایک ضرب تلوار جاری تو وار خالی گیا گروہ اپنی جماعت کیطرف بھاگ گیا اور وہ جماعت تین سو سوار کی تھی پھر درمیان فریقین شدت قتال علی الاتصال برابر رہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا اور دونوں جماعت فریقین از یکدیگر جدا ہوئیں چنانچہ مسلمانوں مین سے قریب پچاس مردوں کے شہید ہوئے اور رومیوں میں سے قریب ڈیڑھ ہزار نفر کے مقتول ہوئے اور بقیہ لشکر روم پاس قابیل کے جمع ہوکر سب بھاگ گئے تا آنکہ بطلوس کے پاس پہونچے پھر بطلوس نے ان مفروروں مقہوروں کو دیکھا تو انکو بہت سی سرزنش و ملامت کی اور کہا کیا وجہ ہے کہ تم لوگ عرب سے اسطرح بھاگتے ہو اور انکے سامنے ٹھہر نہیں سکتے ہو اور تم اسقدر بودے ہوگئے اور گھبرا گئے کہ وہ پھر نا لب آئے قابیل نے جواب دیا کہ ای بادشاہ شہر ادر معائنہ مین اور سنئے اور دیکھنے مین بڑا فرق ہے شنیدہ کی بود مانند دیدہ حال یہ ہے کہ یہ لوگ انسان نہین ہین بلکہ جن ہین اور جنگ مین جنونکے برابر ہین اگر اجل حصین و استوار نہوتی یعنے اگر مدت حیات ہماری باقی نہوتی تو ہم پھر کر آپکے پاس نہ آتے یہ سنکے بادشاہ غیظ و غضب مین آکر بولا خاموش ہو تحقیق کہ رعب عربکا تیرے دلپر غالب ہوگیا اور عنقریب تو دیکھ لیگا کہ انجام کار انکا کیا ہوتا ہے غرضکہ بطلوس نے سخت قلق و اندوہ مین شب بسر کی جب صبح ہوئی تو اُسنے اپنی قوم کو حکم تیار ہونیکا اور فوج کو اذن سوار ہونیکا دیا اور کہا ابھی توقف کرو اور دیکھو کہ انکا امر کیونکر ہوتا ہے یعنے انتظار کرو کہ اب وہ کیا کرتے ہین ۔۔۔

ذکر فتوح قلعہ بھنسا اور اوسپر نزول صحابہؓ کا اور قتل کرنا بطریق کو

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو جماعت مسلمانوں کی نماز صبح پڑھکر اپنے گھوڑون کیطرف متوجہ ہوئی اور زین باندھکر سوار ہوئے مگر دشمنونکا اُسوقت کچھ پتہ و نشان نملا تو یقین ہوا کہ وہ لوگ بھاگ گئے اور اپنے شہر کے اندر جا پہونچے تب اہل اسلام آگے بڑھے یہانتک کہ بھنسا سے قریب ہوئے اور خیمے و شامیانے اورانکے نظر آنے لگے **راوی** نے کہا مجھسے روایت بیان کی قیس بن منہال نے بواسطہ عامر بن ہلال کے ابن زید الخیل سے انہون نے کہا جب ہم شہر بھنسا کے سامنے پہونچے اور خیام نظر آئے اُسوقت تمام بن عباسؓ یہ کلمات کہتے ہوئے اَللّٰھُمَّ اخْذُلْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ اَللّٰھُمَّ احْصُرْھُمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْھُمْ اَحَدًا وَاَخِذْھُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنے ای پروردگار ان کافرونکو خوار کر اور ہمکو انپر فتح و نصرت دے اور انکی جمعیت کو گھیرلے اور انکو پراگندہ کرکے ہلاک کر اور انمین سے کسیکو باقی نرکھ اور انکو اپنے غضب مین گرفتار کر وآمن المسلمین علی دعائہ اور اہل اسلام انکی دعا پر آمین کہتے تھے پھر جب ہم شہر بھنسا پر جا پہونچے اور ہم لوگ آواز بلند تکبیر و تہلیل کرتے تھے اسوقت وہ لوگ اپنے خیموں سے باہر نکلے اور انکے ہاتھوں مین تلوارین اور کمانین تھیں اور تیر و نیزے تھے اور ہمنے دیکھا کہ مردم کثیر برجوں اور فصیلوں پر چڑھے ہوئے ہین اسدم ایک جماعت عرب نے انپر حملہ کرنیکا ارادہ کیا مگر امیر غنم اور سائر امرا نے انکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا لا حاجۃ الا بعد الانذار یعنے حملہ کرنا چاہیے مگر بعد انذار و حجت استوار کے چنانچہ وہ ہماری طرف

ہو رہے تھے اور یہ حال ہر دوسرے روز کی لڑائی کا رہا لوگ انکی نگاہوں میں قلیل نظر آتے اور **واقدی** نے کہا کہ پھر مسلمانوں نے نہر
ہمام کو وہسب شہر عبور کیا اور نزدیک ایک پل کو کل قریب دامن بیت کے نازل ہوئے یہ احوال تو ان مسلمانوں کا تھا جو
دارا اور دعماری کو بابوہریرہ الدوسی و معاذ بن جبل و سلمہ بن ہاشم و مالک الاشتر و ذوالکلاع الحمیری یہ لوگ جاتے ملے رہے
قوم کے مع جماعت کے بھیجے گئے اور وہ تمام شب بھاگ کر جب صبح ہوئی تو لشکر عدو انکے مقابلے پر آمادہ ہوا اسوقت مالک اشتر
نے کہا اے قوم دیکھو کہ دشمان خدا تم سے لڑنے نکلے ہیں سو تم ان لوگوں کو تو مشغول قتال رکھو اور ایک جماعت کو بھیجو کہ
پس پردہ ساباط کے پل پر قبضہ کر لو اور خدا سے استعانت و استمداد کر حملہ کرو وہ شخص ہر ساں مع تین سو سوار کے روانہ ہوا
اسپر پہنچا اور اسکو اپنے دخل میں کر لیا اور حال یہ تھا کہ اسکے گرد ایسے بالا برج و حصار سے پتھروں کی بوچھاڑ اور تیروں کی بارش
مگر یہ لوگ اس پل پر مشغول مستقر ہو گئے اور اس جگہ جہاں جہاں جائے محفوظ تھی ہاں چار سو بہادر دیدہ اور نے مع کمک
آ پکڑی اور ادہر مسلمانوں اور مشرکوں میں قتال شدید برپا تھی اور اسیطرح سات روز گذر گئے اور جب رات آگئی
کسی جانب اس کیطرف جاتے تھے تو وہاں مسلمانوں سے گھرا ہوا پاتے تھے اور ایسا ہوا کہ ہر شب ایک ایک جماعت وہاں کو
بھاگ جاتی تھی اور فرماندگی و نامردی انکے چہروں پر چھائی تھی چنانچہ وہ مفرور جس ان کو اندھیرے میں اراده لڑ
مسیب کے چلے جاتے تھے ناگاہ نزدیک نامدار شہر کے رافع بن عمیرہ الطائی سے ملاقات ہوگئی اور انکے ہمراہ ایک جماعت
تھی اصحاب قیس بن الحارث سے اور یہ لوگ حوالی بحر یوسفی میں اسکے سواحل پر تاخت و تاراج کرتے تھے اس عرصہ میں کہ وہ
چلے جاتے تھے اور وہ جو سو سوار تھے یکایک صدائے شم اسان لشکر جماعت رافع نے جانا کہ گروہ مسلمانوں کا ہے پھر کر
انسے کلام کیا تو اسکا انھوں نے کچھ جواب نہ دیا تب مسلمانوں نے ان پر حملہ کیا اور وہ لوگ سامنے سے بھاگے جاتے
انمیں سے قریب دو سو آدمی کے مارے گئے اور باقی نکل گئے اور ان مسلمانوں میں سے تین شخص کام آئے اور وہ دو
جو بھاگ نکلے تھے وہ ایک غار کر آنکی طرف ہو گئے تو انمیں سے سو آدمی ... گئے اور دو سو اسیر ہوئے اور باقی
فرار ہو گئے اور ان اسیروں سے حسب ایکے نکل آئیکا پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ ہم طلب آب و علف کے نکلے تھے
آخر انکی مشکیں باندھیں اور جلد لشکر مسلمانوں نے انکو اسیطرح باندھے ہوئے عامر بن عیاض کے پاس بھجوا دیا
اسوقت سارے مسلمانوں نے اعلان تہلیل و تکبیر کا کیا اور پیشتر عزیز بردہ دو سلام بھیجا اور ان قیدیوں کو پاس گئے
اور دیکھ کر خوش ہوئے پھر یہ سب قیدی روبرو امیر عمرو کرام امراء کے پیش کئے گئے انھوں نے انکے سامنے اسلام
پیش کیا انھوں نے انکار کیا تب انکی گردنیں ماری گئیں اور لشکریان روم یہ حال لئے لشکر اور بالائے حصار سے دیکھ رہے
تھے بعد ازاں انکی صلیب بلند ہوئے اور معرکہ شدید و ہنگامہ حرب گرم ہوا اور طلوع آفتاب سے اوقت عصر تک ... در
شور سے زد و ضرب ہوئی اور رومیوں میں قتل فاش تھی پھر رومیوں نے جب یہ حال دیکھا تو پشت پھیر کر بھاگ ہوئے
اور قلعہ پر چڑھ گئے اور پھاٹک بند کر لیا اور بالائے حصار مستعد رہے اور سارے شام میں جنگ کا مہیا کیا راوی نے کہا

معرکہ دوم ... مسلمانوں کا

معرکہ سوم با نصروان

فتح قلعہ حصار ...

یہ ماجرا تو رومیوں کا تھا اور اصحاب رضی اللہ عنہم جا کر دامن کوہ کے ایسے وادی وسیع و دشت فراخ میں اترے جو جتہ جتہ
و جتہ متبرکہ میں واقع تھا پھر جب رات آئی تو جا بجا آگ روشن کی اور ہر ایک قوم و قبیلہ نے اپنے اپنے اعلام کو مجتمع کر کے
قرآن پڑھنا اور محمد اشرف اولاد عدنان پر درود بھیجنا شروع کیا اور کوئی انمین ایسا نتھا اگر یہ کہ یا وہ رکوع و سجود میں
یا بدرگاہ خداوند عز و جل مصروف دعا تھا بامید آنکہ حق تعالے اُنکو دشمنوں پر فتحیاب کرے اور حال روم یہ تھا کہ اُن لوگوں
نے اندرون شہر و بالاے حصار تمام رات شراب خواری اور اعلان کلمات کفر میں بسر کی یہان تک کہ سرزمین بھنسا نے
پیش پروردگار فریاد و فغان کی اُسوقت زبان قدرت سے اُسکو ندا آئی کہ اے بھنسا سکوت کر و ساکن رہ قسم ہے مجکو اپنی عزت و جلال
کی کہ ضرور ضرور میں ان قوموں کو ہلاک کرنے والا ہوں اور تجکو آباد کرونگا اُن قوموں سے جو میری توحید کرینگے اور [illegible]
خلق سے ہونگے اور بالضرور ان بیع یعنے عبادتگاہ ترسا کو واسطے جماعت نماز کے مساجد مقرر کرونگا پھر
اُس زمین نے یہ مژدہ خطاب پیشگاہ رب الارباب سے سُنا تو بفرح و طرب تمام مستبشر ہوئی اور منتظر وعدہ کردگار اور اپنے
دفع کرنیکے لیے امیدوار رہی آخر تھوڑا عرصہ بھی نگذرا تھا کہ حق تعالے نے اہل کفر و طغیان اور پرستندگان اصنام و اوثان
کو دفع کر دیا اور اُس سرزمین کو بہترین امت برگزیدہ مہاجرین و انصار اور اصحاب محمد مختار سے آباد کیا کہ وہ لوگ یاد خدا
شبہا و اوائل و اواخر روز میں نمازیں پڑھا کرتے تھے اور وہانکے دشت نواحی کو مقابر شہدا و اکابر کا کیا اور اُس سرزمین کو بعد ظلمت
کے منور کر دیا اور اُسکی زیارت سے خطا و گناہونکو دور کیا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو اہل اسلام
نماز صبح پڑھکر اس انتظار میں بیٹھے کہ امور مخالفین سے کیا ظہور میں آتا ہے ناگاہ ایک قسیس یعنے پادری عالم نصاری [illegible]
پر سوار سامنے آیا اور وہ پیراہن اُونی پہنے تھا اور اُسکے سر پر کلاہ کلان اور اُسکی کمر میں زنار بندھا تھا تا آنکہ وہ قریب لشکر اسلام
آکر زبان عربی گویا ہوا یا مسلمین اُرید امیر العرب کہ اے مسلمانو میں سردار عرب کی ملاقات چاہتا ہوں راوی
کہا مجھ سے نقل روایت کی قیس بن شماس نے بواسطہ کعب بن ہاجر کے شداد بن اوس سے کہ وہ اصحاب رایات میں سے
تھے انھوں نے کہا جسوقت ہم لوگ بیٹھے ہوے امیر غانم سے باتیں کر رہے تھے کہ یکبیک عبداللہ بن عاصم روبرو آیا اور
حال قسیس کا بیان کیا تو امیر غانم نے اُسکے حاضر ہونے کی پروانگی دی چنانچہ جب وہ داخل ہوا تو اُسنے امیر کو دیکھا جالسا
علی فراش آدم و حشوہ من لیف کہ وہ فرش زمین پر جسپر پوست شاخ خرما بچھا تھا بیٹھے تھے و نیز آدم جمع ادیم یعنے کھال
کا فرش تھا جسکے اندر چھال بھری تھی یا اُسپر چھال بچھی تھی اور فرشہاے مکلف جو مشرکوں کی غنیمت میں ملے تھے
وہ ایک جانب لپیٹے ہوے رکھے تھے اور گرد امیر کے دیگر امرا و سائر اکابر صحابہ بیٹھے ہوے تھے کہ وہ بھی گویا ایک
انھیں میں سے مثل اُنکے تھے اور تلواریں اُنکے زانوؤں پر دھری تھیں و امیر شان فر و وقار کی عیان تھی پھر جب وہ
قسیس روبرو آیا تو ڈر گیا اور رعب میں آکر داہنے بائیں دیکھنے لگا اور بولا اے قوم تم میں امیر کون ہے تا میں اُس سے کلام کروں
کیونکہ میں دیکھتا ہوں تو تم سب کا برو امر اور یکسان ہے اور تم سب پر شان ہیبت و سطوت برابر ہے تب لوگون نے

اشارہ بطرف امیر عامر کے کیا تب وہ آپکی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا ای جوان تو ہی امیر قوم ہی آنکھوں سے کہا ہاں لوگ مجھے
ہی گمان رکھتے ہیں حقیقت کہ میں جب ای عزوجل کی طاعت و فرما برداری پر قائم ہوں تب اُس راہب نے کہا کہ بادشاہ
ملوس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور اُسنے تم میں سے ایکمرد زیرک و دانشمند کو طلب کیا ہے تاکہ اُس سے تمہارے امر کا
سوال کرے اس صورت میں کیا عجب ہے کہ درمیان اُسکے اور تمہارے انسداد خونریزی کا ہو یہ سنکر امیر نے اصحاب
کیطرف التفات کی اور کہا کہ یہ راہب جو پیام تمہارے پاس لایا ہے اور جو کچھ بیان کرتا ہے اس امر میں تم لوگ کیا کہتے ہو اور
تم میں سے اسکے ساتھ کون جائیگا کہ بادشاہ سے ہمکلام ہو اور پھر کر ہمسے ظاہر کرے یہ سنتے ہی میسرہ بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ
کھڑے ہوے اور بولے میں اُسکے پاس جاتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ منجملہ امراء کے دس مرد دیدار و رعنا میرے ہمراہ
چلیں امیر نے کہا تم جس جس کو چاہو انتخاب کر لو حقتعالے تمکو توفیق دے اور تیری نصرت و تقویت کرے اور
تیرا دل قوی رکھے اور تمکو مع تیرے ہمراہیوں کے ہمارے پاس پھر لائے اور ناامید نہ پھیرے تب میسرہ بن مسروق کہنے
لگے کہ سعید بن عبدالقادر اور ابوایوب الانصاری کہاں ہیں اور جابر بن زید الانصاری و زید بن ثابت الانصاری
کہاں ہیں اور ابن مسعود البدری و جریر بن مطعم و ابو یزید العقیلی و معاویہ بن الحکم التمیمی و عمار بن حصین و زید بن ارقم
کہاں ہیں چنانچہ ان سبنے کہا کہ ہم حاضر ہیں میسرہ نے کہا اے یارو سلاح اٹھالو اور میرے ساتھ چلو اور عون و
برکت خدا پر نظر رکھو یہ سنتے ہی اُن سب امراء اکابر نے مبادرت تمام اپنے خیموں میں جا کر ای زرہیں پہنیں اور سر پر پگڑیاں
اور ہاتھوں میں تلواریں لٹکائے ہوے گھوڑوں پر سوار اپنے نیزے ہاتھوں تلے دبائے ہوے موجود ہوے واقدی رحمۃ اللہ علیہ
نے کہا کہ اُسوقت میسرہ نے بھی اپنے خیمے میں جا کر ای زرہ پہنی اور اُسپر کمر بند کسکر باندھا اور اُس پٹکے میں دو خنجر لمبے لمبے
گھرسے پھیلے اور ای تلوار جو سر گلے میں لٹکائی اور اپنی گھوڑی پر سوار ہو کر چلا دیں راہ اسے ہوے تیار ہو اور ہر ایک
ایک ایک اپنے خادم و غلام کو گھوڑوں پر سوار کرکے اُنکو مطلق العنان کیا اور اُسوقت امیر عامر بجانب میسرہ متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ
اعرف ما اسمعہ ما یکلمون ہذا الملعون یعنے ای ابو مسروق جو سنو سمجھو اور جو کچھ وہ لعین کہتا ہے اور میں تمکو مفلح
و منجح الحجۃ جانتا ہوں پس تو پہلے اُسکو اسلام کیطرف دعوت کر اور ان امروں پر طلب کر جو فرض ہیں مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ و
حج و جہاد کے اور جو چیزیں حلال ہیں اُنکو مباح اور جو حرام ہیں اُنہیں حرام جانیں پھر اگر وہ لوگ ان امور سے انکار کریں تو ہم
سال جزیہ ادا کریں اور اگر اس سے بھی انحراف ہو تو ہماری تیغ سے جنگ کریں اور ہم مسلمانوں کو خداوند ذوالجلال والاکرام سے بجاہ
محمد خیر الانام کے امید ظفر و فتح و نصر کی ہوتی تب میسرہ نے کہا تمکو اعانت و عنایت خدای رب سے امید ہے کہ بخدا
ناامید نہ پھیرینگا غرضکہ وہ سب سوار روانہ ہوے اور وہ راہب استر سوار آگے آگے چلا اور وہ خادم و غلام پیچھے پیچھے
گھوڑوں پر سوار تھے اور ہر ایک خادم و غلام زرہ پہنے تھے اور یہ سب تہلیل و تکبیر بالاعلان کہتے ہوے اور جناب رسالت پر
صلوٰۃ و تحیات پڑھتے جاتے تھے زید بن ثابت کہتے ہیں کہ جسوقت یہ لوگ سامنے امیر بدائم کے گئے اُس وقت ہوا سوسان

امیر کیطرف دیکھا تو انکی آنکھوں سے اشک جاری تھے یہان تک کہ قطرات سرشک انکی ریش سے ٹپکنے لگے اور وہ تلاوت قرآن کرتے تھے یہ دیکھکر مین نے کہا ای امیر یہ بکا کیسا ہے انھون نے کہا ای ابن ثابت یہ لوگ والله انصار دین الله ہین اگر کوئی انمین سے آفت رسیدہ ہوا تو پیش خدا میرے لیے کیا عذر ہوگا غرضکہ مغیرہؓ اور انکے اصحاب روانہ ہوے یہان تک کہ لشکر عدو کے محاذی پہونچے تو دیکھا کہ انکی کثرت سے وہ ساری زمین پر ہو رہی ہے اور وہ سب گرداگرد شہر بہنسا کے اترے ہوئے ہین اسوقت مغیرہؓ اور انکے اصحاب باواز بلند کہنے لگے لا اله الا الله محمد الرسول الله صلی الله علیه وسلم وہ یہ کہہ رہے تھے ناگاہ بطریقون مین سے ایک بطریق آگے بڑھا اور اسکے ہم پہلو ایک عرب متنصر یعنے عرب نصرانی بھی سوار تھا اور قریب سو سوار کے بھی ہمراہ تھے آخر یہ لوگ مغیرہؓ وغیرہ اصحاب سے بطریق استقبال آکر ملے اور انکے آگے آگے ہوکر چلے جب قریب شادروان شاہی کے پہونچے اور بطلوس سامنے سے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا نظر آیا تو اسوقت حجاب وبساول وزرا و نواب و ارباب دولت و صولت سامنے آکر کہنے لگے کہ اب تم لوگ سراپردہ سلطانی کے قریب آپہونچے ہو چاہیے کہ اپنے گھوڑونسے اوتر پڑا اور اپنے ہتھیار و نکو رکھ دو یہ سنکر مغیرہؓ نے جواب دیا کہ اچھا ہم گھوڑونسے تو اوتر پڑینگے مگر اپنے ہتھیار نہ رکھینگے اسلیے کہ یہی ہتھیار تو ہمارے لیے عزت و زینت ہے اور ہم ایسے چیز کو نہ اوتار رکھینگے جس سے ہم اپنے اہل زمانہ پر غالب ہین یہ سنکے حجاب نے بادشاہ کو اس بات کی خبر دی اسنے کہا انکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے ہتھیاروں سمیت داخل ہون تب خادمون نے ندا دی کہ آؤ مع ہتھیارون چلے آؤ راوی کہتا ہے کہ آخر مغیرہؓ وغیرہ اصحاب پیدل ہوے اور گھوڑے اپنے خادمونکو تھما دیے اور اپنی وقار و تبختر کی چال سے آگے بڑھے اور بساطون مین انکی تلوارین گھستی جاتی تھین اور کافرونکی صفین چیرتے چلے جاتے تھے اور انسے کچھ بیم و باک نکرتے تھے یہان تک کہ برابر پایہ تخت کے پہونچے منتہا یہ کہ لب فرش و بساط مسند سے قریب ہوے اور بادشاہ بدستور تخت نشین تھا پھر جسدم مسلمانون نے یہ سامان دیکھا تو عظمت خداوند ذوالجلال کو یاد کیا اور تکبیر و تہلیل اوس بانگ مہیب سے کرنے لگے کہ تختگاہ ہلنے لگا اور اس قوم کے رنگ متغیر او ہیبت سے دنگ ہوگئے اسوقت ان اصحاب سے خطاب کرکے حجاب پکارے الا سجدوا للملک کہ روے زمین بادشاہ کا ہے یعنے مالک ملک کا مالک ہے اس کلمے سے مراد انکی بجا آوری سجدہ تعظیمی تھی) یہ سنکے اصحاب نے کچھ التفات نکی اور مغیرہؓ نے جواب دیا لا ینبغی السجود الا للملک المعبود ولعمری کانت هذه تحیتنا قبل فلما بعث الله تعالی محمد صلی الله علیه وسلم نهی عن ذالک فلا یسجد بعضنا لبعضنا یعنے سجدہ کرنا سواے مالک معبود کے سزاوار نہین ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی یہ رسم سجدہ کرنیکی قبل از اسلام ہمارا شیوہ تعظیم تھا پھر جبکہ حقتعالی نے محمد مصطفے صلی الله علیه وسلم کو مبعوث کیا تو انھون نے ہمکو اس فعل سے منع کیا کہ بعض ہمارا بعض کو یعنے کوئی مخلوق کسی مخلوق کو سجدہ نکرے یہ کلام مغیرہؓ کا سنکر وہ سب خاموش ہو رہے اور بموجب حکم ملک کے ان لوگون کے لیے کرسیان سونے چاندی کی لگائی گئین مگر یہ

یہ کوئی اُسپر نہ بیٹھے اور جسوقت سے داخل بارگاہ ہوئے تھے تو اپنے بعض خادم کو حکم کر رکھا تھا کہ وہ آگے تدم کے بساط راہ کو سمیٹتا جاتا تھا یہانتک کہ جب کل فرش و ماج بچھوئے تھے تو اُسکو بانوں سے ایکطرف الٹ دیا تھا طریقوں نے کہا کہ تمنے ہمسے شوا دب سے ادبی کی کہ اول تو بادشاہ کو سجدہ کیا پھر ہمارے فرش کو لپیٹ ڈالا معیرؓہ نے جواب دیا کہ ادب کرنا خدا تعالیٰ سے افضل و برتر ہے تمہارے ساتھ ادب کرنے سے اور زمین خدا تمہارے فرشوں سے پاکیزہ تر ہے اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا یعنے ساری زمین ہمارے لیے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر کی گئی ہے اور حقتعالیٰ نے فرمایا ہے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى یعنے اسی زمین اور خاک سے ہمنے تمکو پیدا کیا اور پھر اُسمیں تمکو ملا دینگے اور اسی سے دوسری بار پھر تمکو نکالینگے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ درمیان صحابہ اور بطلوس بادشاہ کے کوئی ترجمان تھا کیونکہ وہ اسے اہل زمانہ سے زیادہ ہر زبان عرب کا ماہر تھا پہ اُسنے صحابہ کو حکم بیٹھنے کا کیا تب معیرؓہ نے کہا اگر تم بھی اپنے تخت سے اُتر کر ہمارے ساتھ زمین پر آ بیٹھو ہم بیٹھیں یا اذن دو تو ہمبھی اس تخت پر تمہارے برابر جا بیٹھیں اسلیے کہ حقتعالیٰ نے ہکو شرف اسلام سے مشرف و مکرم کیا ہے آخر بطلوس نے ان لوگوں کو اپنے سمت پر بیٹھنے کا اشارہ کیا مگر بعد ازانکہ فرش بیا اُنکے نیچے سے اُٹھوا ڈالا تھا تب معیرؓہ وغیرہ صحابہ اُسکے ایک جانب کو جا بیٹھے اسوقت بطلوس نے اُنسے خطاب کیا کہ تم میں سے کوئی صاحب یعنے امیر کیطرف سے کلام کرنے والا ہے اصحاب نے اشارہ طرف معیرؓ کے کیا اور یہ سب اصحاب دست بقصہ بیٹھے ہوئے تھے سو بطلوس نے طرف معیرؓہ مخاطب ہوکر پوچھا تمہارا کیا نام ہے وہ بولے میرا نام عبد اللہ معیرؓہ ہے تب کہا اے معیرؓہ مجھے پسند ہے کہ میں تمسے ابتدائے کلام کروں معیرہ نے کہا تم جو کچھ چاہو کلام کرو کہ پھر آئیگا میرے پاس تمہارے جملہ مقالات کے لیے ایک ہی جواب ہے بعد ازاں بطلوس کہ وہ اسے کلام میں بڑا فصیح تھا گویا ہوا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ سَیِّدَنَا الْمَسِیْحَ اَفْضَلَ الْاَنْبِیَاءِ وَمَلِکَنَا اَفْضَلَ الْمُلُوْکِ وَنَحْنُ خَیْرُ السَّادَاتِ یعنے جمیع حمد ہے اُس خدا کے لیے جسنے ہمارے خداوند مسیح کو افضل انبیا کیا اور ہمکو افضل و ملک الملوک کیا اور ہم بہترین سادات ہیں فَقَطَعَ عَلَیْهِ الْمُغِیْرَۃُ یعنے یہاں تک بطلوس کا کلام پہنچا تھا کہ معیرؓہ نے اُسکا قطع کلام کیا اور مراد قطع کلام سے یہ تھی کہ ہر دوں اظہار فضیلت کے اور کچھ کہا ہو بیان کرے اسوقت خدام و نواب شاہی نے معیرؓہ سے کہا کہ یا اخا العرب اے برادر عرب تونے بادشاہ کے ساتھ بے ادبی کی مگر معیرہ نے اُنکے کہنے پر سکوت کیا اور کہنے لگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَخَصَّنَا بِالْاِیْمَانِ وَبَعَثَ مُحَمَّدًا عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ فَهَدَانَا بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَاَنْقَذَنَا بِهٖ مِنَ الْجَهَالَةِ وَهَدَانَا اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ

اہل عجم زبان ۱۲

فنحن خیر امۃ اخرجت للناس نؤمن بنبینا ونبیکم وبجمیع الانبیاء
وجعل امیرنا الذی متولی علینا کاحدنا لو زعم انہ ملک وجار عزلنا عنا لسنا نری
ان لہ فضلا علینا الا بالتقوی وقد جعلنا اللہ نامر بالمعروف ونھی عن المنکر ونقر
بالذنب ونستغفر منہ ونعبد اللہ وحدہ لا شریک لہ ولو اذنب الرجل منا ذنوبا
تبلغ مثل الجبال فتاب منھا قبلت توبتہ وان مات مسلما فلہ الجنۃ
یعنے جمیع حمد و ثنا ثابت ہین اوس پروردگار کے لیے جسنے ہمکو اسلام کی ہدایت کی اور درمیان امت اولین آخرین
ہمکو مخصوص کر لیا ہے بسبب مبعوث کرنے محمد صلعم کے اونپر بہترین درود و سلام پہر حق تعالے اوسکے باعث ہمکو
راہ راست پر لایا گمراہی سے اور بطفیل ہمکو جہالت سے نکالا اور ہمارے تیئن راہ راست و استوار کی طرف ہدایت و
رہنمائی کی سو ہم بقول خداوند عز وجل کے بہترین امت ہین جو واسطے رہبری لوگون کے انتخاب کیے گئے ہین اور ہم
وہ ہین کہ ایمان لاتے ہین اور اقرار کرتے ہین اپنے نبی اور تمھارے نبی اور تمام انبیا کا اور حق تعالے نے ہمارا امیر
مثل ہمارے مقرر کیا یعنے گویا کہ وہ بھی ایک ہم مین سے ہے درحال آنکہ وہ ہمپر متولی اور والی ہمارے امور کا ہے اگر وہ
اپنے زعم مین اپنے تیئن بادشاہ سمجھ کر جور و تعدی کرے تو ہم اسکو اپنی تولیت سے معزول و خارج کرین کیونکہ
ہم اسکے لیے کچھ فضیلت اپنے اوپر نہین دیکھتے ہین ہان مگر بسبب تقوی کے (یعنے ہم مین کسیکو کسی پر فضیلت نہین ہے
اگر ہے تو جسمین تقوی و پرہیزگاری زیادہ تر ہو وہی افضل ہوتا ہے و بس) اور حق سبحانہ تعالی نے ہمکو مقرر کیا ہے کہ
ہم نیک افعال کا حکم کرین اور کردار بد سے مانع ہون اور ہم پیش خدا اپنے گناہونکا اقرار کرتے ہین اور آمرزگار کی
جناب مین اُن گناہون سے استغفار و طلب مغفرت کرتے ہین اور ہم اُسی معبود کی عبادت کرتے ہین جسکا کوئی شریک
و ہمسر نہین ہے اور اگر کوئی ہم مین سے اُسقدر گناہ کرے کہ گناہ اسکے برابر پہاڑ کے ہون پھر گناہگار اُس سے
توبہ کرے تو اُسکی توبہ قبول ہوتی ہے اور جو کوئی حالت اسلام مین مسلم مرتا ہے اُسکے لیے بہشت ہے راوی کہتا ہے
کہ یہ کلمات مغیرہ کے سنکر رنگ بطلوس کا متغیر ہو گیا اور تھوڑی دیر سکوت کرکے کہنے لگا الحمد للہ الذی
ابتلانا باحسن البلاء واغنانا من الفقر ونصرنا علی الامم الماضیۃ یعنے جمیع حمد و ثنا لائق ہین
اُس خدا کے لیے جسنے بہترین آزمائش مین ہمکو آزمایا (یعنے ہمارے دین حق مین ہمارا امتحان کیا) اور ہمکو فقر و محتاجگی سے
غنی و مستغنی کیا (مترجم کہتا ہے یہ رمز و طنز ہے نسبت تونگری اہل عرب کے بعد ناداری کے) اور ہمکو فیروزمند کیا ہے
اُسی خدا نے سائر امتون گذشتہ پر بعد ازان بطلوس یہ کلمات زبان پر لایا کہ پیش ازین تمھین مین سے جماعت عرب
ہمارے بلاد مین آتی تھی اور وہ لوگ ہمارے یہان سے خوشہ ہای گندم و جَو وغیرہ چن لیجاتے تھے اور ہم انسے باحسان
پیش آتے تھے اور اس بات سے وہ ہماری شکرگزاری کرتے تھے اور بخلاف اسکے تم لوگ جو ہمارے یہان آئے

تقریر بطلوس
بجواب مغیرہ ۱۲

تو ہماری لوگوں کو قتل کرتے سوا ہمارے ساتھی جو ہیں تو انکو بیماری میں لیتے ہو اور ہمارے مال کو مال غنیمت جانتے ہو اور
ہمارے شہروں اور گڑھوں اور قلعوں میں لوٹ مچاتے ہو اور چاہتے ہو کہ ہمارے تئیں ہمارے بلاد و دیار سے خارج کرو
حالانکہ تم لوگ وہ ہو کہ ساری امتوں میں سے کوئی امت تم سے زیادہ عاجز و خستہ حال نہیں ہے کیونکہ تم لوگ
اہل شعیر و جو ہو یعنی جو اور کودوں کے کھانے والے (مترجم کہتا ہے کہ شاید تحریر ہو یعنی بجائے اسکے وحشی بھار
حطی سو منٹے کلاں تنکم دوحہ لواؤد حمیم جامہ سوئی واہل حق لیتے نگار رہ) و بعد ازاں ہمارے بلاد میں آکر اب تم
مال گندم کھانے لگے اور ہمارا مال چکھتے ہو حالانکہ ہمارے یہاں افواج کثیرہ ہیں اور ہماری شوکت شدیدہ ہے
اور ہماری جمعیت عظیمہ ہے اور ہمارا مدینہ حصینہ ہے اور تمہاری جرأت ہمارا سو حسے ہے کہ تم لوگ ملک شام و
عراق و یمن و حجاز کے مالک ہو گئے ہو اور اب تم کوچ کرکے ہماری بلاد میں آئے اور تمام فساد تمنے برپا کیا اور تمنے
شہروں کو ویران کیا اور قلعوں کو منہدم کروا ڈالا اور تمنے ایسے مدتوں پر لیا ہمارے عاجزہ تھے اور تمنے دختران ملوک و امرا کو اسیر
کیا کہ انکو ای خادمہ و کنیزیں بنائیں اور تم اب وہ طعام ہائے طیب و لذیذ کھانے لگے جس سے کبھی واقف نہ تھے اور تمنے
اپنے ہاتھوں کو سونے چاندی و متاع فاخرہ در و جواہر سے بھر لیا لیکن تمہارے کیسے ان چیزوں سے پُر ہو گئی اور
تمہارے پاس وہ متاع ہماری اور وہ ہمارا مال ہے جو آج ہماری قوم اور ہمارے اہل دین کے ہیں اور ہم سب
کچھ تمہارے پاس چھوڑتے ہیں اور ہم اس سے کچھ تعرض نہیں کرتے ہیں اور جو افعال تمنے ہمارے لوگوں کے قتل کرنے
اور ہمارے اموال لوٹنے میں سرزد ہوئے ہم اسکا بھی مواخذہ تم سے نہیں کرتے ہیں ولیکن اب تم ہمارے سامنے
کوچ کر جاؤ اور ہمارے بلاد سے نکل جاؤ اور اگر اور کچھ چاہتے ہو تو ہم اسکا اجرا کھول دیتے ہیں اور حکم کرتے ہیں کہ
تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص کے واسطے سو سو دینار اور ایک ایک جوڑہ جامہ حریر و عمامہ مطرز یعنی طلاکار دیا جائے
اور تمہارے اس امیر لیئے افسر لشکر کے لیے ہزار دینار اور دس جوڑے لباس اور دس عمامے زرتار دیئے جاوینگے اور اسطرح
تم میں سے ہر ایک سردار کے لیے سو گا اور جو تمہیر خلیفہ ہے اسکے لیے دس ہزار دینار اور سو خلعت فاخرہ اور سو عمامے زرنگار
ان کو بھیجا جاویگا اور اس تو ثیق کے ہم تمسے عہدنامہ مضبوطی اس بات کی کرلینگے تاکہ پھر تم ہمارے بلاد پر لشکر کشی عود نکرو
ہماری ساری شرطیں یہ ہیں کہ جبتک بطلوس حرف زن رہا سعیرہ خاموش سنا کیے پھر جب وہ اپنی لاف زنی سے فارغ ہوا
سعیرہ نے جواب دیا کہ ہمنے تمہارا سارا کلام سنا اب تم ہمارا کلام سنو کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنے جمیع حمد و ثنا سزاوار ہیں اس پروردگار کے لیے جو یکتا و غالب
و بے نیاز ہے اور وہ ایسا ہے کہ نہ کسیکا والد ہے اور نہ کسیکا مولود ہے اور نہ اسکا کوئی شریک و ہمسر ہے
یہ سنکر بطلوس نے کہا اے بدوی تو نے کیا خوب کہا پھر سعیرہ نے کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشہد ان
محمدا عبدہ و رسولہ المرتضی و نبیہ المجتبیٰ یعنی میں اقرار کرتا ہوں کہ سوائے اللہ کے

کوئی اور الٰہ نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اُسی اللہ کا بندہ اور اسیکا رسول پسندیدہ و نبی برگزیدہ ہی
تب بطلاوس بولا کہ مین محمد صلعم کو رسول اللہ نہین جانتا ہون بلکہ شاید وہ ایسا شخص ہو جیسا کہا گیا ہے حبیب
الرجل دینہ یعنے یہ وہ شخص ہی جسنے اپنا دین اچھا بنایا اور اپنے مذہب کو محبوب رکھتا ہی و بعد ازان مغیرہؓ کیطرف
مخاطب ہوکر سوال کیا کہ یا عربی ما ہی افضل الساعات یعنے کونسی ساعت بہترین ساعات ہی مغیرہ نے جواب دیا کہ یہ
وہ ساعت ہی جسمین خدا کی نافرمانی کیجاوے اُسنے کہا ای اخا العرب تمنے راست و درست کہا البتہ رجحان عقل و جودت طبع
تمہاری تو مجھپر ثابت ہوئی بھلا کوئی اور بھی تمہاری قوم مین ایسا ہی جسکی راے و دانش مثل تمہاری رائے کے ہو اور
حزم و آگاہی اُسکی تمہاری سی ہو مغیرہ نے کہا ہان ہماری قوم اور ہمارے لشکرون مین اکثر و زیادہ تر ہزار
آدمی سے ایسے ہین جنکی راے و مشورت سے بے پروائی و بے اعتنائی نہین کیجاتی ہی یعنے انمین ہزارون ایسے ہین
جنکی راے و مشورت پر لوگونکا اعتبار و اعتماد ہی اور ہمارے پیچھے بھی اسیطرح کے لوگ ہین جو عنقریب ہمارے پاس
آنے والے ہین یہ سنکے بطلوس نے کہا ہم اس بات کا یقین نہین کرتے ہین کہ تم مین سے ایسے لوگ ہون کیونکہ ہمکو تمہارے
بیان کی خبر پہونچی ہی کہ تم لوگ ایک ایسی جماعت ہو جنکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہی مغیرہؓ نے اُسکے جواب مین کہا
ہان ہملوگ ایسے ہی تھے یہان تک کہ حق سبحانہ تعالے نے ہم مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو آپنے ہمکو ہدایت
کی اور ہمارے تئین ارشاد و رہبری کیا تب بطلوس نے کہا لقد اعجبنی کلامک فهل لی فی صحبتی
یعنے تیرا کلام مجکو بہت خوش آیا بھلا تجکو منظور ہے کہ ہمارے ساتھ مصاحبت مین رہے مغیرہ نے کہا یسرنی فی
ذلک اذا فعلت ما اقول لک کہ یہ بات میری عین خوشی کی ہی بشرطیکہ جو مین کہون تو اُسکو بجا لاوے اُسنے کہا
وہ کیا بات ہے مغیرہ نے کہا تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ کہ تو اقرار کر اس امر کا
کہ سواے اللہ کے کوئی لائق الوہیت نہین ہی وہ ہر آینہ محمد اُسی اللہ کا بندہ اور اُسیکا رسول فرستادہ ہی
بطلوس نے جواب دیا کہ اس امر کی کوئی سبیل نہین ہی یعنے یہ نہین ہو سکتا و لیکن مین نے یہ ارادہ کیا کہ درمیان اپنے
اور تمہارے اصلاح امور کرون مغیرہ نے کہا امر باختیار نہ ہی وا تا قول تمہارا ہمارے حق مین کہ ہملوگ محتاج و مفلس
و حاجتمند تھے تو صحیح ہی کہ ہم یون ہی تھے اور ہم اہل جاہلیت تھے اور کوئی ہم مین سے ملکیت کسی چیز کی نرکھتا تھا سواے
اپنے گھوڑے اور تیر و کمان اور اونٹون کے اور سواے ماہہاے حرام کے اور کسی شی کی عظمت و احترام نہین کرتے تھے
یہان تک کہ حق تعالے نے اپنے نبی و رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے پاس بھیجا اور ہم اُسکی اصل و نسل کو اطرح خوب
پہچانتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ وہ صادق اور امین اور ہر عیب و معصیت سے پاک اور امام و رسول تھا اُسنے اسلام کو
ظاہر کیا اور غلبہ دیا اور بتونکو توڑا اور نبیونکا اُسپر خاتمہ ہوا یعنے وہ خاتم الانبیا تھا اور اُسنے ہمکو عبودیت و عبادت
رب العالمین کی معرفت دی پس ہم خدا کی پرستش کرتے ہین اور کسی غیر کو نہین پوجتے ہین اور سواے اوسکے

ماہہاے حرام یعنے حرمت والے ذیقعدہ و ذی الحجہ و محرم و رجب ۱۲

ہم کسی اور کو اسماء الٰہی وما ہم نہیں ٹھہرا سکتے ہیں اور ہم بجز اُس خدا کے جسکا کوئی ہمسا و ہمسر نہیں ہے کسی اور کو سجدہ نہیں
کرتے ہیں اور ہم اقرار نبوۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کرتے ہیں اور ہم ناخوش رکھتے ہیں اُن لوگوں سے جو کفر کیا کرتے ہیں اور
بتوں کو ساتھ خدا کے شریک کرتے ہیں درحال آنکہ وہ ہمارا پروردگار برتر و بالاتر ہے اور وہ واحد تنہا ہے اُسکو کوئی
عقلت و اولاد نہیں ہے۔ اُسکو کسی ضد سے جواب آتا ہے چنانچہ جو کوئی ہماری پیروی کرے وہ ہمارے بھائیوں سے
ہے اور جو کچھ ہمارے لیے ہے واجبات و مساوات ہے وہی اُسکے لیے ہے اور جو کچھ ہمپر ممنوع ہے محرمات و مسماۃ سے
وہی اُسپر بھی منع ہے اور جو کوئی اسلام سے انکار کرے تو اُسپر جزیہ ہے کہ اُسکو اپنے ہاتھوں سے ذلیلوں اور
کمتریں قوموں کیطرح ہمارے روبرو پیش کرے پھر جو کوئی جزیہ ادا کریگا تو حق تعالیٰ نے اُسکا خون ملنے اور اُسکا
مال لوٹنے سے مار رکھا ہے اور جو کوئی اسلام لانے اور جزیہ دینے سے انحراف و سرتابی کرے تو درمیان ہمارے اور اُسکے
شمشیر حکم ہے اور وہ جزیہ یہ ہے کہ ہر ایک محتلم یعنی ہر متنفس بالغ پر فی سال یعنی ہر سال ایک دینار مقرر ہے اور بالک
جزیہ نہیں ہے اور نہ عورتوں پر اور نہ راہب و دیرانی پر جو قطع تعلقات کرکے صومعہ نشین ہے یہ بیان سنکے بطلیوس نے کہا
کہ کلام تمہارا اور بارہ اسلام کے وہ تو ہمنے سمجھا مگر قولک عن الجزیۃ عن ید وانتم صاغرون
یعنی کیا مراد ہے تمہارے اس قول کی درباب دینے جزیہ کے ہاتھوں سے اس حالت میں کہ تم یعنی ہم صاغرین میں سے ہوں
یعنی ذلیلوں اور کمتریں قوموں کیطرح سے بس میں نہیں جانتا ہوں کہ مردم صاغر تمہارے نزدیک کون ہیں۔ معیرہ نے
کہا وہ تو ہے جسکے قائم بجگت اور تلوار تیرے سر پر کھینچی ہو پھر جسوقت بطلیوس نے یہ کلام معیرہ کا سنا تو غصہ سے طیش
میں آیا اور وجہ اُسکی یہ قائم بجگ ہوا (جیسا ابھی معیرہ نے کہا تھا کہ جسکو تو قائم بجگت ہو اور تلوار تیرے
سر پر ہو) چنانچہ معیرہ نے بھی برجستہ اپنے مقام سے اُٹھکر تلوار میان سے کھینچلی اور اسیطرح جملہ اصحاب مثل معیرہ
کیا اور انکی زبان پر برابر کلمہ طیبہ جاری تھا کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے
مسلم بن عبدالحمید و طارق بن ہلال نے عبداللہ بن رافع سے نقل روایت کی ہے انھوں نے کہا ہم بھی معیرہ کے ساتھ
تھے اور تلوار کھسیٹ کر دفعۃً اُس قوم پر دست افراز ہوئے اور غیرت اسلام ہماری دامنگیر تھی کہ اسوقت فرط غیرت
سے جوش بطلیوس ہماری نگاہوں میں کوئی چیز نہ تھے اور ہمکو یقین ہو گیا کہ بس مختصر اسی مقام سے مرا جاتا ہے
پھر جب بطلیوس نے ہمسے یہ حال دیکھا اور اُسکو ہماری شمشیر سے یقین اپنی موت کا ہو گیا اُسوقت بطلیوس نے
ندا دی مہلاً یا معیرۃ لا تعجل عہدک وانا اعلم انک رسول والرسول لا یقتل
وانما تکلمت بما تکلمت لاختبرکم وانظر ما عندکم والآن لا نواجہکم
بما عندکم واستوفکم کہ اے معیرہ تامل کر جلدی کمر ہمت کو ہلاک ہو جائیگا اور میں جو جانتا ہوں کہ
تو ایلچی ہے درحال آنکہ ایلچی مارا نہیں جاتا ہے اور تو نے کلام نہیں کیا مگر ساتھ اُن کلمات کے جو تجھسے کہا گیا تھا

یعنے تو نے وہی کلام کیا جسکے تبلیغ کا تو مامور تھا اور مین تو ہر آئینہ تلوار اٹھاتا اور مین دیکھتا تھا کہ تمھارے پاس کیا ہی (یعنے جرءت و جسارت سے) اور اب ہم تسے کچھ مواخذہ نکرینگے تم اپنی تلوارین میان مین کرو ابن رافع راوی کا کہتا ہی پسکے پھر ہمنے اپنی تلوارین میان مین کین و بعد ازان مغیرہ رضی اللہ عنہ آگے بڑہے اور بطلوس سے قریب ہو کر چلے تو بطلوس انکو آخر پایۂ تخت اوتار لایا (یعنے ہاتھ پکڑے ہوئے) اسلیے کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ مرد جسیم و تناور تھے تو آپ تکیہ کیے ہوئے اور سہارا دیے زبر سریر آئے اور قریب تھا کہ جدا ہون ناگاہ بطلوس نے اپنی جگہ پر تھام رکھا اور مغیرہ رضی اللہ عنہ کیطرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ دربارۂ مسیح بن مریم کے تمھارا قول کیا ہی مغیرہ نے کہا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے وہ بندۂ خدا اور رسول فرستادہ اسکا ہی بطلوس نے کہا پھر سابق کون ہی جسنے اسکو پیدا کیا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا حقتعالی نے اسکو پیدا کیا خاک سے کہ اس سے فرمایا ہو جا یعنے عدم سے کون و ہستی مین آجا تو وہ آگیا اور اسپر قرآن عظیم دلیل ہی بقولہ تعالی اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ یعنے مثل و مثال عیسی بن مریم کی پیش خداوند عالم مثل و مثال آدم علیہ السلام کی ہی کہ اسکو خاک سے پیدا کیا بنایا پھر اس سے کہا ہو جا یعنے ہستی مین آ تو وہ آگیا پھر اسنے کہا بھلا کیا دلیل ہی اسبات پر کہ خدا واحد و یکتا ہی مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا دلیل عمدہ قرآن مجید ہی کہ خدا نے قول اپنا زبان نبی سے ارشاد فرمایا هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنے وہ اللہ ایک ہی ہی اللہ بے نیاز ہی کہ نہ کسیکا والد ہی نہ کسیکا مولود ہی اسکے لیے کوئی شریک و ہمسر ہی بطلوس نے کہا ای مرد اعور یعنے احول چشم ہر آئینہ مینے تیری سی خلاقت نہین دیکھی اور تیرا سا جواب نہین سنا اور حال یہ تھا کہ مغیرہ کی ایک آنکھ مین روز جنگ یرموک کچھ صدمہ پہونچا تھا (اسوجہ سے بطلوس نے اعور کہکر خطاب کیا) مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ گزند چشم مجکو عیب دار نہین کرتا ہی کہ ہر آئینہ میری آنکھ نے جہاد فی سبیل اللہ مین ایک تجھ ایسے سگ ہی سے صدمہ اوٹھایا ہی مگر جسنے میرے ساتھ یہ کام کیا مینے بھی اس سے اپنا بدلا لیا کہ مینے اسکو قتل کر ڈالا اور ایک جماعت کو بھی انمین سے قتل کیا اور اس صدمہ چشم سے ثواب اللہ عزوجل بہت عظیم ہی بطلوس نے کہا کیا ہی تیرا حاذق جواب ہی بھلا تیری قوم مین ایسا اور بھی کوئی ہے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مین تجھسے پیشتر کہہ چکا کہ ہم مین ایسے اہل علم و اہل رای ہین کہ مین انکے علم و عقل کی کچھ بھی برابری نہین کرسکتا اور مین تو ایک مرد بدوی ہون خلو رأینا علی بن ابی طالب عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المختار و قاتل الکفار سید الفجار واللیث الکرار والبطل المغوار یعنے کاش تو علی بن ابی طالب کو دیکھتا جو برادر عم زاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور مختار و برگزیدہ سید ابرار کے ہین اور قاتل کفار اور ہلاک کرنے والے فاجران نابکار کے ہین اور شیر حملہ آور اور جوانمرد دلاور ہین بطلوس نے کہا کیا وہ اس لشکر مین تمھارے ساتھ ہین تحقیق کہ مینے

ابر اُنکی شجاعت وبہادری بہت سنی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اُنکو دیکھوں تب مغیرہؓ نے کہا تحقیق کہ علی کرم اللہ وجہہ

امام ہیں عرب اُنکی برتر اور بہتر ہے اُنکا برابر کوئی نہیں ہے کہ وہ مثل نفیس جوہر کے ہیں ایک سنگ تھا ایسے کہ آدمی

پھر بطلوس نے کہا بھلا اُسکے سوائے اور بھی کوئی ویسا ہے مغیرہؓ نے کہا ہاں مثل امیر المؤمنین عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ جو ہمارا خلیفہ ہے اور دیر عثمان بن عفان و عبد الرحمٰن و سعید و سعد و ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم

اور وہ امرا ہمارا کہ مشہور ہیں حجاز میں اور یمن و شام و عراق و مصر میں اور وہ ہر ایک امیر شجاعت و دلاوری

و فضائل وغیرہ میں تجھ ایسے ہزار کے برابر ہیں و اما سیف اللہ خالد بن الولید جو ہمارا امیر جیش ہیں اور اُنکے ساتھ

ایک جماعت امرا کی ہے اور وہ لوگ گویا کہ تمہارے پاس ہیں (یعنی عنقریب آ پہنچتے ہیں) اور وہ ہماری

مدد کو چل چکے ہیں حالانکہ وہ سب مردان دلیر و سخت گیر و سادات ابرار و امرا کبار ہیں دیمدار ان بطلوس نے

کہا میں چاہتی ہوں کہ درمیان اپنے اور تمہارے اصلاح امر یعنی مصالحہ کروں اور مطلب یہ ہے کہ بغیر جنگ اُس

جماعت کو بھی دیکھوں جسکا تم نے ابھی ذکر کیا ہے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حیلے سے ارادہ اُس

دشمن خدا کا یہ ہوا کہ اصحاب کے ساتھ غدر و بد سلوکی کرے اور اُسکی ان باتوں کو مغیرہ سمجھ گئے اور کہا

عسى الله عند اتيانك منهم بسيال تنظر اليهم کہ کل کے کل کو یعنی پرسوں وہ لوگ تمہارے پاس آ رہیںگے

تو اُنکو دیکھ لیجیو پس سنکر وہ دشمن خدا خوش ہوا اور وہ اپنے دل میں غدر و مکر بہ نسبت اصحاب کے پوشیدہ رکھتا تھا

و حال آنکہ حق تعالیٰ نے اُسکے کید کو اُسیکے مکر و شر کیطرف پھیر دیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ دیمدار ان دہا سے

مغیرہ نے رخصت کی اور بطلوس کے پاس سے باہر نکلے اور کیا اُسکے گرد سے نجات پائی ما آنکہ اپنے گھوڑے پر

سوار ہوئے اور بطلوس نے اپنے مخاطب و نواب کو حکم کیا کہ ہمراہ اصحاب کے قریب اُنکے لشکر تک پہنچا دے

چنانچہ مغیرہؓ نے مع اپنے اصحاب کے پیش امیر عامر بن عیاض اشعری پہنچکر سارا ماجرا جو کچھ بطلوس کے ہاں

گذرا تھا اُنسے بیان کیا عامر نے کہا قسم ہے صاحب روضہ منورہ یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی اُسنے تمہیں

نہیں چھوڑا مگر خوف سے تمہاری تلوار کے اور یہ شخص مرد حکیم و عقیل ہے الا انکہ شیطان نے اُسکی عقل کو ملبس

و مسلوب کر لیا ہے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اُس شب کو سب صحابہ نہیں سوئے مگر یہ کہ اماسا ر وسلاح

جنگ لیے رہے اور مستعد و آمادہ تھے جب صبح ہوئی اور موذن نے لشکر اسلام میں اذان دی تب مسلمان نماز

و صوکار صبح ادا کرکے اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور خوب جانتے تھے کہ عدو اُنکے منتظر ہیں اور صبح اپنے

جنگ کرنے والے ہیں کہ وہ لوگ جبیں اپنے لشکر کی تعبیہ کر چکے تھے اور جاسوسان عرب نصرانی اُنکے لشکر میں

جا کر اخبار گذرانتے تھے اور بیان جاسوسان امیر عامر کے حاضر ہو کر وہاں کی خبریں دیتے تھے اور او دہر دونوں جماعت

مستعد قتال تھا اِدھر امیر عامر نے میمنہ و میسرہ اپنے لشکر کا مرتب کیا چنانچہ میمنہ پر فضل بن عباس کو مقرر کیا

ف
بیہ وہ ... ہے
... سب ...
... بر اور میسرہ وہ ...
... دو ...

اور میسرہ پر ابو ایوب انصاری کو اور قعقاع بن عمرو التیمی کو قلب لشکر پر مامور کیا اور راوی رحمۃ اللہ علیہ
بواسطہ قیس بن عبداللہ و مالک بن رفاعہ کے سعید بن عمرو الغنوی سے نقل روایت کی اُنھون نے کہا کہ سرزمین
بھنساین ایسے دس ہزار اعیان حاضر ہوے تھے جو دیکھنے والے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنے اُن سب نے
آنحضرت صلعم کو دیکھا تھا اور اُنمین ہفتاد مرد بدری تھے و امرا و صاحبان نشان قریب چودہ سو کے تھے و منجملہ
صحابہ و سادات کے تقریبًا پانچہزار زمین بھنساین دفن ہوے اور ذکر اُسکا عنقریب آویگا انشاء اللہ تعالےٰ:
راوی نے کہا اور جماعت پیدل پر معاذ بن جبل افسر تھے اور ساقہ یعنے موخر لشکر پر جسکو بھیڑ کہتے ہین اور نسوان
و صبیان پر سعد بن عبدالقادر و ضحاک بن قیس مامور ہوے اور امیر غانم صفونکے درمیان یہ کہتے ہوے گشت کرتے پھرتے
تھے کہ اللہ اللہ جنت تمھاری تلوارونکے زیر سایہ ہے یعنے تلوارونکے سائے مین ہونا جنت کا کنایہ ہے کہ سایہ
تلوارونکا حفت ہے اور سایہ ہونا اُسکا تمیز مین داخل ہونا تمھارا جنت مین ہے) ای مسلمانون خوب جان لو کہ صبر
ثبات مقرون بفرج و کشایش کار ہے اور حقتعالے صابرون کے ساتھ مددگار ہے اور صبر کرنیوالا وہی غالب رہتے ہین اور فشل
و نامردی سبب ہر اسباب خذلان و نامردی ہے اور جو کوئی تیزی شمشیر پر صبر و استقامت کرتا ہے وہ جسوقت
پیش خدا جائیگا تو وہ اُسکی منزلت پایگاہ کی بزرگی اور اُسکی سعی و جانفشانی کی قدر افزائی کریگا اور حقتعالی صابرونکو
محبوب رکھتا ہے اور یہی کلمات اصحاب رایات یعنے صاحبان منصب نشان سے بھی کہتے تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ امیر غانم ہنوز تعبیہ و ترتیب صفوف سے فارغ نہوے تھے ناگاہ فوجین بطلوس بطلوس روم کی آگے بڑھین اور وہ سب
نصاری و فلاح یعنے مردم دہقان اور عرب متنصرہ تھے یعنے وہ عرب جنھون نے نصرانیت اختیار کیا تھا اور اُنکے آگے آگے
صلیب طلائی تھے کہ ہر ایک صلیب کا سونا بوزن پانچ سیر کے تھا اور ہر ایک مین چارون طرف چار چار جواہر جڑے تھے
اور وہ مانند تارونکے تابان تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی سنان بن الحارث الہمدانی
نے شداد بن اوس سے اور شداد اُن لوگون مین سے ہین جو ان فتوح مین حاضر تھے سو اُنھون نے کہا جب صلیبون کی
آمد ہوئی اُسوقت ہم صلیب بعد صلیب کی شمار کرنے لگے یہان تک کہ ہشتاد صلیب شمار کیے اور زیر ہر صلیب یعنے ہر صلیب کے
ساتھ ہزار ہزار کا غول تھا اور اُنکے ہمراہ قسیسین و رہبان یعنے علمای نصاری و یہود موجود تھے اور وہ تلاوت انجیل
کرتے تھے اور اُن لوگون نے اپنے لشکرون مین نیزے نشانونکے بکثرت بلند کیے تھے فبینما الناس کذلک یعنے
اسی ہنگام مین کہ مردم فریقین مشغول باہتمام تھے یکبیک ایک بطریق زرہ زرین اور اُسپر زرہ حربی پہنے ہوے پرے سے
آگے بڑھا اور اُسنے اپنی زبان مین لاف زنی کرکے مبارز طلبی کی تب اوس سے لڑنے کو قعقاع قلب عسکر سے برآمد ہوے
پھر دونون باہم وار کرنے لگے آخر قعقاع نے اُسکے سینے پر ایسی سنان ماری کہ اُسکی پشت کیطرف چمکتی آئی تھی پھر اُسکے
ایک دوسرا لحد نکلا اور اپنے یار کے قتل ہونے سے غضب مین سرشار تھا اور وہ ملک کا ہمنشین اور اوسکے اور اُسکے ساتھ

معرکہ پنجم
با مالک بطلوس

زرہ زرین براسارینہ
و زرہ حربی یعنی زرہ
آہنی ز اسباب جنگ ۱۲

تخت نشین تھا پھر میدان میں آکر مبارز طلب ہوا اسپر ایک شخص قبیلہ ازد سے اُسکے مقابلے کو نکلا مگر اُسکو امیر جاثم نے
منع کیا اور کہا اسی جگہ پر چلا جا کیونکہ تو اُسکا ہمسر نہیں ہے لیکن وہ نہ مانا اور آخر وہ قتل ہوا تب میدان میں
محییۃ الفزاری اُسکے سامنے آئے اور ایک ضرب شمشیر جو اُسپر ماری تو اُسنے اُسکو اپنے سپر پر روکا اور دو تلوار
مسیب کے ہاتھ سے ٹوٹ پڑی تب اُس ملحد نے مسیب پر تلوار کا وار کیا انہوں نے اُسکو خالی دیا اور منتظر ہے
کہ کوئی شخص اُنکو تلوار دے مگر جب تلوار ہاتھ نہ آئی تو اُس جگہ سے ارادہ پھرنے کا کیا کہ ناگاہ قعقاع بن عمرو سے کہ
کہ آگے بڑھ آئے تھے ملاقات ہوئی آخر اُنکے ہاتھ میں جو تلوار تھی وہ مسیب کو دیدی تو مسیب پھر جنگاہ کیطرف پھر گئے اور
جاتے ہی اُس بطریق کے داہنے شانے پر وہ ضرب لگائی کہ تلوار اُسکے بائیں شانے سے نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر
اپنے خون میں لوٹنے لگا اور اُسیوقت واصل جہنم ہوا پھر جب رومیوں نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی سب نے مسلمانوں پر
حملہ کیا اُسوقت جنگ عظیم و قتال شدید واقع ہوئی اور اُسگھڑی وہ دشمن خدا بطلوس اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور
گھوڑا وہ تھا جسکو والی ممالک حبشہ اور بربر نے اُسکے لیے ہدیہ بھیجا تھا اور وہ گھوڑا پانسو دینار کا خرید تھا اور وہ
گھوڑا اور جنگ حصار کے حسب مار کے فصیل تک چڑھا لیجاتا تھا اور اُسکا سوار اہل سوار لیکے دیوار تمام کی
دیوار پر چڑھا لاتا تھا اور قریب تھا کہ اپنے محل پر الساراللہ تعالیٰ اونچا اور بطلوس زرہ زرین پہنے تھا اور اُسکی
کمر میں پٹکہ جواہر نگار بندھا تھا اور اُسکے سر پر تاج مرصع تھا کہ جواہر جو اُسمیں لگے تھے وہ مانند ستاروں کے درخشاں تھے
اور اُسکے سر پر علمان دلستان سایہ فگن و نغمہ کسان تھے اور اُس ہنگام میں ایک غول رومیوں کا میمنہ مسلمین پر
حملہ آور ہوا مگر مسلمانوں نے اُنکے مقابلے میں صبر و استقلال جوانمردانہ کیا بعد ازاں رومیوں کے دوسرے گروہ نے حملہ کیا
حقتعالیٰ جزائے خیر و اجر حسنات زیادہ کرے واسطے فضل بن عباس اور واسطے اُنکے بسر عم فضل اور اُنکے بھائی عبداللہ
و برادران اولاد عقیل و عبداللہ بن جعفر و دیگر سادات بنی ہاشم کے کہ ان صاحبوں نے قتال شدید میں بڑی مردانگی و
بہادری کی اور بلا پائی حسنہ میں مرد میدان امتحان ہوئے چنانچہ فضل نے بڑھکر ایک حال صلیب پر حملہ کیا اور اُسکے سینہ پر
نیزہ مارا کہ اُسکی انی پشت سے پار نکل آئی اور وہ اوندھا گرا اور صلیب بھی زمین پر جا پڑا یہ حال جب بطلوس نے دیکھا
تو اُسکو یقین ہلاکت و زوال کا ہوا پھر اُسنے قصد اُٹھانے صلیب کا کیا مگر اُسکی کوئی سبیل نہوئی کیونکہ مسلمانوں
نے اُس صلیب کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا اور فضل وغیرہ اکابر بنی ہاشم اُن لوگوں کو جو ادسطرف اور گرد و پیش آتے تھے
دفع کرتے تھے آخر رومی اُس صلیب سے مایوس ہوکر پھر گئے اور جسوقت فضل نے اُس صلیب کے لیے ہجوم نصاریٰ
و روم کا دیکھا تو اُسپر حملہ فاش کیا اور اُنکے بنی عم و دیگر امرائے حملہ کرنے میں اُنکی ساروداری کی آخر رومی تھوڑ
دیسر ور ہوئے اور ایک اُنمیں سے ایک جماعت مقتول ہوئی پھر مسلمانوں نے اُس صلیب پر اتر دھام کیا اور ارادہ اُسکے
لینے کا رکھتے تھے سو فضل نے کہا مخصوص میرے لیے ہے ہرگز شرکت تمہاری نہ چاہئے فضل نے گھوڑے کی باگ پھیری

اور رکاب پر جھک کر اوس صلیب کو اٹھا لیا اور لشکر کیطرف پھیرے اور صلیب سپرد عبداللہ اپنے غلام کے کیا اور وہ
مسلمانون کے ساتھ گھوڑے پر سوار تھا اور فضل کیجانب وہ پیش قدمی کرکے چلا آتا تھا آخر اوسنے اوس صلیب کو فضل کو
لیکر اونکے خیمے مین جا پہونچایا اور فضل بن عباس نے پھر لڑ کر حملہ کیا اور دیگر امرا بھی حملہ آور ہوے یہان تک کہ ہنگامہ کارزار
شرربار و معرکہ پیکار گرم بازار ہوا اور زمین پر سیلاب خون جاری اور بدنونسے سیلان عرق روان ہوا آنکھون مین
خیرگی آ گئی پتلیان چکنے لگین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب اوس دشمن خدا بقلوس نے یہ حال دیکھا تو
مسلمانون پر حملہ آور ہوا اور وہ سوخت اوس حملے مین اوسکے ہمراہ جمعیت لیکر فوج کی قریب پانچہزار کے تھی اور یہ جماعت جانب
یسار لشکر کے تھی چنانچہ اس ہنگامہ مین مسلمانون مین ایک جماعت قتل ہوئی اور ایک جماعت زخمی ہوئی دیانیہ ان دلاورون نے
بڑا استقلال اور تجربہ مردانہ کیا اور اوس آن مردانگی فضل بن عباس کی یہ تھی کہ کبھی وہ میمنہ دشمن پر حملہ کرتے تھے
کبھی انکے میسرہ پر مارتے چلے جاتے تھے اسیطرح دیگر امراے لشکر اسلام نے بھی بڑے بڑے حملے کیے خصوصاً قعقاع
بن عمرو التمیمی مسیب بن نجبۃ الفزاری و براء بن عازب و معاذ بن جبل و زید الخیل کہ خدا انکے حسنات زیادہ کرے
اونہون نے یورش شدید برپا کی کہ انکی زرہون پر خون کے تھکے ایسے جمے تھے گویا لختے کلیجے اونہون کے تھے اور ایک غول
مسلمانون کا دشمنون کی اوس جماعت مین گھس گیا جو ساتھ ایک بطریق کے تھی اور وہ عظیم الخلقت و بزرگ جسامت اور
تنومندی مین گویا ایک برج تھا تو اوسپر سفینہ مولے غلام آزاد کردہ رسول خدا علیہ السلام نے حملہ کیا اور وہ دوڑ کر چاہتے تھے
کہ اوسکو تلوار مارین دفعتاً اوس بطریق کے عقب سے ایک وار نیزے کا ایسا آیا کہ گھوڑے سے اوسکو نیچے گرا دیا اور انی
نیزے کی اوسکی پسلی مین پیوستہ تھی اور اوسکے استخوان پشت صدمہ ضربت سے چور چور ہوگئے تھے پھر جب نیزہ کھینچا تو
وہ اوندھا زمین پڑا تھا تب کچھ لوگون نے اوترکر اوسکا رخت و سامان مدینے اوتار لیا راوی رحمۃ اللہ علیہ یعنی
شداد بن اوس نے کہا کہ جب ہمنے تامل و تفحص جو کیا کہ اس بطریق کو کسنے قتل کیا تو معلوم ہوا کہ وہ زیاد بن ابی سفیان تھے
پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تھا تو کیبارگی حملہ فاش یعنی سخت حملہ کیا تا آنکہ حرب برپا ہوئی گرنے گٹھنے لگین آنکھین
جھپکنے لگین تلوارون کے وار نیزون کی مار تیرون کی بوچھار کی شدت ہوئی رومیون کا اپنی زبان مین ہمہمہ و غلغلہ اور معرکہ نزال
و قتال برابر سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا اوسوقت دونون لشکر از ہمدیگر جدا ہوے چنانچہ مسلمانون مین سے
تقریباً دو سو پچاس مرد کام آئے اور درجہ شہادت و سعادت پر فائز ہوے اور دونون فریق اپنے اپنے لشکرگاہ
مین شب باش ہوے اور حراست و نگہبانی مین شب بیدار رہے اور اہل اسلام تلاوت قرآن مین اور درود و سلام مین
اوپر خیر الانام کے مشغول تھے اور ایسا ہوا کہ ایک گروہ مسلمانون کا روشنی کرکے قتلگاہ مین آئے اور شہدا کی لاشون کو
چنکر ایک جا جمع کیا اور امرا نے اپنے اصحاب اور اونکے اولاد کے حال پر بہت بکا کی اور کہتے تھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم یعنی ہمکو استطاعت و یارای عمل خیر نہین ہے مگر بتوفیق خداوند برتر و بزرگ شان کے اور راوی علیہ الرحمۃ نے کہا

تجہیز و تکفین مین دفن کر چلے تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد دفن ہونے تیمیری کا ہمارا لشکر مصروف صف بندی
و لشکر آرائی تھے کہ ہمکو آگاہی نہ دی گئی ناگاہ رومی ہمپر ٹوٹ پڑے اور اپنی زبان مین ہمپر طنطنہ و غلغلہ کرتے تھے اور
اونمین سے پانچہزار سوار آگے بڑھکر اپنے گھوڑون سے اتر پڑے اور اپنے خدام اور غلامون کو گھوڑے تھما دیے
اور وہ خود اپنے درمیان مین خندقین کھودنے لگے اور لبنار تیر اندازی آنکے لیے صف و قوس سپاہ
تیار کی اور باہم مسیح کی قسم کھائی اور قسم دی کہ نہ ہٹینگے اگرچہ سب کے سب مارے جاوین اور انکی تین صفین تھین
راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ابھی ہم اسی فکر مین تھے کہ ہم لوگ ہتھیار لگا کر آمادۂ حملہ تھے کہ ناگاہ رومیون نے
ہمپر یکبارگی حملہ کر دیا اُسوقت ہمارے میمنہ والون نے بھی حملہ اور ہمارے قلب لشکر انکے قلب لشکر سے بھڑ گئے
اور انکے تیر اندازون کے تیر چلتے تھے اور دس ہزار تیر ایک ساتھ گویا ایک کمان سے نکلتے تھے اور مانند ٹڈیون کے
یا سیلاب رواں کے آتے تھے اُس سے بہت مردان کار زخمی ہوے اور بہت دلیران شجاعت شعار کام آے اور گھوڑے
بدکے بھاگے اور امرا و اکابر لشکر اسلام سب ثابت قدم و باوقار و استقلال قائم رہے اُسوقت فضل بن عباس
اور انکے بھائی و دیگر اکابر بنی ہاشم نے بڑے زور و شور سے حملہ کیا اور اسیطرح زیاد بن ابی سفیان و مغیرہ بن
شعبہ و مسیب بن نجبۃ الفزاری و جمیع امرا لشکر نے بڑی یورش کی اور لشکر فریقین مین قتال شدید ہونے لگی
اور مسلمانون مین قتل فاش ہوئی اور وہ لوگ اُسوقت بمقابلہ عرب ثابت و قائم برجا رہے اور وہ دشمن خدا بطلوس
مع اپنی جماعت ہمراہی کے کبھی میمنہ مسلمین پر جا پڑتا تھا کبھی میسرہ پر مارتا ہوا آتا تھا راوی رحمۃ اللہ علیہ کہا
اُسوقت صبر ہمارا صبر جوانمردونکا تھا اور مرنے پر دل رکھتے تھے اور امیران لشکر علی الاتصال مسلمانونکو ترغیب
و تحریص قتال کی کرتے تھے اور فریقین سے طائفہ کثیر قتل ہوے مگر یہ کہ درمیان مشرکین کے باعث انکی کثرت کے
شمار و انکشار انکے مقتولونکا ظاہر نہوتا تھا اور ہمکو یہ گمان نتھا کہ وہ لوگ کمینگاہ مین مخفی ہین ناگاہ وہ سب کمینگاہ سے
ہمارے پیچھے نکل پڑے اور آنکے آگے آگے ہمارے سامنے غول تیر اندازون کا تھا پھر انھون نے ہمکو گھیر لیا اور ہم
درمیان آنکے اسطرح ہوگئے جیسے سفید بکریان بیچ گلہ شتران سیاہ کے ہوتی ہین اور اس ہنگامہ مین ایک گروہ
امرا و سرداران لشکر اسلام شہید ہوے و نیز اکثر مردم مختلط مسلمانون مین سے کام آئے اُسوقت سادات بنی ہاشم و ابان
بن عثمان بن عفان نے کیا کیا مردانگی کی اور اصحاب رایات نے اپنے نشانونکے نیزون سے کیا ہی قتال کی اور جب
عدو اللہ بطلوس قلب لشکر مین جنگ کر رہا تھا اور اکثر مسلمانون کو زخمی کیا تھا اور اسی حالت مین اُسنے اور اُسکی
جماعت ہمراہی نے بہت سے مردان جانباز کو قتل کیا اور بہت سے دلیران سرباز کو زمین پر ڈالا اور جسوقت کوئی شہسوار
لشکر اسلام سے بہادر طلب ہوکر اُسکی طلب مین نکلتا تھا تو اُنکو نپاتا تھا اسلیے کہ وہ روم کے غول مین روپوش ہوجاتا تھا
پھر جبکہ یہ حال ہوا تو اُسوقت قعقاع و مسیب آگے بڑھے اور کہنے لگے اے بہادران عرب اونٹون کو آگے کردو

پھر جسوقت کہ مسلمانون نے یہ حال دیکھا بہت شدت سے بکا کرنے لگے اور امیر غانم سب سے زیادہ ترمحزون و مغموم تھے خصوص اون لوگون کے لیے جو اُنکے زیر علم شہید ہوئے اور شہیدون مین اکثر اعیان قریش و اولاد ہاشم و اولاد مطلب اور اشراف بنی نوفل و بنی عبد شمس تھے اور جسوقت مسلم بن عقیل نے جعفر اور علی اپنے بھائیونکا حال دیکھا اور عبداللہ بن جعفر نے اپنے پدر بزرگوار کو اور فضل بن عباس و دیگر اکابر بنی ہاشم نے اپنے عمزادونکو دیکھا تو اپنے گھوڑون سے اوترکر اپنی اپنی آغوش مین لٹاکر خوب رو دیے اور اُنکے مصائب پر استرجاع کیا یعنے کہا انا للہ و انا الیہ راجعون اور اُسوقت ہمام بن جریر نے یہ اشعار پڑھے شعر یَاعَیْنُ اَبْکِی لَاتَمُلِّیْ مِنَ الْبُکَاءِ + وَدَرِّیْ دُمُوْعًا مِثْلَ سَلْبِ الْغَمَامِ + وَاَبْکِیْ عَلَی السَّادَاتِ مِنْ نَسْلِ هَاشِمٍ + وَمِنْ عَقِیْبَۃِ الْمُخْتَارِ خَیْرِ الْاَنَامِ + وَاَبْکِیْ عَلٰی لَیْثٍ هُمَامٍ بْنِ عَمِّ لَهٗ + هُوَ جَعْفَرُ الْمَشْکُوْرُ لَیْثُ هُمَامٍ + وَاَبْکِیْ عَلَی الشُّهَدَاءِ لَاتَغْفُلِیْ مَالَاحَ بَرْقٌ اَوْ تَرَنَّمَ حَمَّامٌ + فَلَالَقِیَ الْبَطْلُوْسُ خَیْرًا وَّلَا + اَجْنَادُهٗ اَهْلُ الصَّلِیْبِ اللِّئَامِ + لَنَاخُذَنَّ الثَّارَ یَاقَوْمَنَا + بِطَعْنٍ خَطِّیٍّ وَحَدِّ حُسَامٍ یعنے اے آنکھ گریہ کر اور تاخیر نہ کر گریہ کرنے مین اور اشکباری کر مثل ترشح ابر کے اور گریہ کر اون سادات پر جو نسل ہاشم اور نسب احمد مختار خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے اور بکا کر اوپر اوس شیر بزرگ کے جو پسر عم تمھارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ جعفر ہے جسکی سعی مشکور ہے ہمیشہ خدا کے وہی شیر بزرگ ہے اور اے آنکھ بکا کر شہیدون پر اور اسمین غفلت نہ کر اور رویا کر جبتک برق تابان ہے اور فاختہ و کبوتر شاخ نشیمن پر ترنم گو یا ہین خیر و فلاح سے ملاقات نصیب نہو بطلوس کو اور اُسکے لشکریان صلیب پرستہ اور لئیم کو اے قوم ہماری یعنے اے غازیو اے شہیدو ہم ضرور ضرور عوض خون کا لینگے بضربات سنان خطی اور تیزی تیغ یعنے تیغ تیز سے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بعد ازان مسلمانون نے شہیدونکو دفن کیا رحمہم اللہ و بعد ازان امیر غانم نے سائر امرا کو ہر ایک باب پر متفرق کر دیا چنانچہ امیر غانم مع سادات بنی ہاشم وغیرہ مثل زیاد بن ابی سفیان و ولید اور انکا بھائی محمد اور اُسامہ بن زید و ابو ایوب الانصاری و فضالۃ بن عبید و اوس بن حذیفہ و عمرو بن حصین و رافع بن خدیج و ابو دجانہ و جابر بن عبد اللہ اور دیگر امرا مقابلے مین نازل رہے اور قعقاع بن عمرو التیمی و مسیب بن نجبۃ الفزاری وغیرہ دیگر امرا مع دو ہزار سوار کے باب الجبل پر اُترے اور مغیرۃ بن شعبۃ و ابو لبابہ و مہلب الطائی و مثل انکے دیگر اکابر یا دو ہزار سوار باب توما پر اور اودہر اُس قوم نے آلات حرب بالائے حصار تعبیہ کیا اور ساز و سامان جنگی کو فصیلون پر ترتیب دیا اور مدت قریب یکماہ طرفین سے جنگ مین توقف رہا کہ نہ وہ انسے لڑتے تھے نہ یہ اُنکو چھیڑتے تھے مگر بطلوس ہر روز اوس گھوڑے پر جسکا ذکر سابق گذرا ہے سوار ہوکر اور زرہ حربی پہنکر اُس گھوڑے کو بالائے سور یعنی فصیل پر چڑھا لیجاتا تھا اور پھرا کرتا تھا اور اُسکے گرد آگے پیچھے جماعت پیادون کی ہوتی تھی اور ان سبکے ہاتھون مین شمشیر بران

خطامام تھم کہ نیزہ خطی معروف ہے ۲

اوس بن حذیفہ ۱۲

سابق ۔ وہ گھوڑا جسکا ذکر سابق گذرا وہ وہ ہے جسکو والی مقبلہ نے بر سبیل ہدیہ بھیجا تھا ۱۲

اور جو سامان دیگر گراں اور ترود کمان رہا کرتے تھے اور فصل کی اسی تنی کہ اوس پر دو گھوڑے اور دو دو پرے سوار برابر برابر بآسانی کامل چلے جاویں راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ماجرا تو اس قوم کا تھا اور وہاں مالک بن الولید نے تو عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمر کو طرف حدود قیوم کے بھیجا تھا جسکا ذکر سابق ہو چکا ہے چنانچہ درمیان اہل اسلام اور اہل قیوم کے جو وقایات وحرب واقع ہوئے ہیں انکے ذکر کو یہاں بخیال طول احتقر کر دیا ایسلیے کہ وہ معمود تیسیر اور اس کتاب میں اس بات کا ہے وہ ذکر فتح بھسا اور اسکے واقعات ہیں چنانچہ بعد ہزیمت اہل حلب و حموص کے جب عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمر مع لشکر شہر قیوم پر پہونچے تو وہاں کئی ایام محاصرہ کیا یہاں تک کہ وہ بکثرت ایک ماہ صلح ہو گیا اسے وہاں سے اموال و غنایم لیکر خالد کے پاس واپس آئے اور وہ تو ریہ میں مقیم تھے جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ماجرا تو عبد الرحمن و عبد اللہ کا بعد شکست اہل قیوم کے وا ابا ابو در غفاری و ابو ہریرۃ الدوسی و ذو الکلاع الحمیری و مالک اشتر النخعی پس انھوں نے جب ایک قوم کی گرد میں مارا جیسا ہم ذکر کیا ہے و بعد ازاں اسے قتال شدید واقع ہوئی اور میں ویسے نام اوکا لکھے ہوتے ہیں جیسا ابھی ہم ذکر کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی قیس بن مالک نے بواسطہ صعصع رابع کے اور سالم سے جو اصحاب مالک اشتر میں سے تھے انھوں نے کہا جس عرصہ میں کہ ہم قلعہ بھسا کا محاصرہ کیے ہوئے تھے اور سترہ وہ لوگ پھر چڑھائی کر چکے تھے ناگاہ ایک شب جیارہ کو کہ چاندنی کھلی تھی وقت سحر ایک غبار نظر آیا پھر گھوڑے کی ہنہناہٹ اور ناگوں کی جھنکار سنائی دی تو فوراً ہم بھی اپنے گھوڑوں پر زین باندھ کر سوار ہوے تب تک صبح روشن ہوئی تو صلیب نظر پڑے اور ہر ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور سبب اسکا یہ ہے کہ بطریق طما دات الاعمدہ یعنی ستونوں والا و بطریق قلع دات الابراج یعنی بلوسٹ برجوں والے جب اسکے پاس نامہ بطلوس کا پہونچا تو ان لوگوں کو بدات خود باد امداد کمک کے تیاری کی اور اپنا لشکر آراستہ کیا اور اپنے گرد و نواح کے لوگوں کو اصناف روم و نصاری سے جمع کر کے اول شب سے روانہ ہوے ایسلیے کہ عرب سے اندیشہ رکھتے تھے چنانچہ جو صبح روشن ہوئی تو کہ بجاوی قلعہ آپہونچے مگر دریا بیچ میں حائل تھا اور وہ اول زیادتی و طغیانی پر تھا ایسے شروع چڑھاؤ اور پہلی بارہ پر تھا اور یہ حال تھا کہ مسلمانوں نے گھاٹ روک لیے تھے اور پلوں پر بھی جو ہر پوسی پر تھے قبضہ کر لیا تھا مگر وہ لوگ انکو قطع کر کے اتر آئے یہاں تک کہ قلعہ پر پہونچے اور مسلمانوں کو کچھ خبر انکی نہ تھی مگر یہ کہ ان لوگوں نے پہونچکر ان پر ہجوم کیا اور طرف باب شرقی کے جو آئے تو وہاں امیر زیاد و انکے اصحاب کو پایا اسوقت مالک اسپے کہا اے بہادران عرب دریا کو اپنے پس پشت کر کے دشمنوں سے مقابلہ کرو اور اپنے خالق سے استعانت و استمداد کرو یہ حال تو مسلمانوں کا تھا اور ادھر رومیوں نے للکارنا شروع کیا اور اپنی زبان میں طمطراق علو اور بد زبانی کرتے تھے اور اہل قلعہ طبل و دہل بجاتے تھے اور ناقوس و قرنے پھونکتے تھے اور برابر اسیطرح مسلمانوں کے مقابلے پر

ذکر اقلاع اور اہل قیوم و اسم امام اہل مصر

کیا ہوا بعد فتح عبد اللہ بن عمر و عبد الرحمن بن ابی بکر ان کے پاس آئے اور اموال ساتھ لائے مالک اشتر کے لشکر میں ملے

سرگذشت معرکہ بطریق کی

جو بطریق لشکر لیکر بہ امداد بھسا آیا تھا

شہادت امیر زیاد

آمادہ تھے ناگاہ وہ غول رومیوں کا جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جانب بحر سے آیا اور وہ قریب تین ہزار کے تھے اور امیر زیاد تعداد قریب دوسو اصحاب کے تھے آخر اُنھون نے آکر ان پر نرغہ کیا اور انھون نے بڑا اسوقت صبر جوانمردانہ کیا آخر امیر زیاد اس معرکہ مین شہید ہوے رحمہ اللہ اور اُنکے ساتھ ایک جماعت مسلمانون کی بھی درجہ شہادت پر فائز ہوئی اور باقیون نے قتال شدید صبر و استقلال مردونکا کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر یہ حال اُن مسلمانون نے سُنا جو حوالی شہر مین محاصرہ کیے ہوے تھے تو وہ جانب شرقی کے آپہونچے اور یہان آکر یہ دیکھا کہ تلوارین کھنچی ہین اور نیزے نشان بلند ہین اور ایک جماعت مسلمانون کی قتل کی ہوئی لب بحر پڑی ہر اور وہ چالیس لاشین ہین اور اُسوقت مسلمانون نے ایک نعرہ مارا اور بقیہ اصحاب زیاد کو پکارا تو اُن لوگون نے کنار بحر جانب شرقی سے کہ وہین گھرے ہوئے تھے جواب دیا کہ تم نہین جانتے ہمارے ساتھ ان دشمنون نے کیا کیا ہے اسوقت قعقاع نے اپنا گھوڑا بحر مین ڈال دیا اور یہ کلمات زبان جاری تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اِنَّنَا اَفْضَلُ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عِنْدَكَ وَقَدْ فَرَقْتَ لَهُمُ الْبَحْرَ یعنے مین ابتداے امر کرتا ہون بنام خدا اور اوپر برکت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اے پروردگار تو بہتر جانتا ہے کہ ہملوگ تیرے نزدیک بنی اسرائیل سے افضل ہین وحال آنکہ تو نے انکے لیے دریا کو پھاڑ دیا یعنے اسمین راہین بنا دین یہ کہکر اونھون نے اپنے گھوڑے کو دریا مین بڑھایا تو اسکے سم بھی تر نہوے اور طرف قلعہ کے اُتر گئے اور وہ قلعہ دریا سے متصل تھا پھر اُنکے پیچھے دو ہزار سوار نے اپنے گھوڑے دریا مین ڈالدیے یہان تک کہ بر شرقی یعنے مشرق طرف خشکی مین جاکر قتال شدید برپا کی اور ہم جسوقت اسی شدت قتال مین مشغول تھے کہ ناگاہ ایک غبار اُٹھا اور ہزار سوار نظر آئے اور افسر اُنکے رفاعہ بن زہیر المحاربی تھے اور یہ سب اصحاب قیس بن الحارث سے تھے اور یہ لوگ اوس بلد مین تھے جسکا نام بردہ تھا اور وہانکے باشندونسے مصالحہ تھا تب انھین معاہدین مین سے ایک شخص نے آکر ان اصحاب کو خبر دی تھی کہ اہل بطحا ذات الاعمدہ و صاحب قلعہ ذات الابراج از براے قتال مسلمین روانہ ہوے ہین اور یہ بھی خبر دی کہ درمیان انکے اور تمھارے اصحاب کے فقط دریا بیچ ہر یہ سُنکے یہ اصحاب پاس امیر قیس بن الحارث کے آئے اور بعد عرض حال رخصت ہوکر براے امداد روانہ ہوئے یہان تک کہ عین ہنگامہ جنگ مین جسوقت قعقاع قتال کررہے تھے آپہونچے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا جب ان لوگون نے اپنی قوم کو دیکھا تو تکبیر کی اور اُنھون نے بھی بصداے تہلیل و تکبیر و بنداے درود و سلام اوپر بشیر نذیر کے جواب دیا بعدازان سب نے ملکر دشمنون پر حملہ کیا اسوقت معاملہ عظیم برپا ہوا اور اُسکھڑی فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان و مسلم بن عقیل اُن لوگونکے ساتھ تھے جنھون نے جانب دست شرقی کے دوڑ ماری تھی چنانچہ قعقاع نے اوپر بطریق قلعہ ذات الابراج کے یورش کرکے اسکو قتل کیا اور فضل بن عباس نے بطریق بطحا ذات الاعمدہ پر حملہ کرکے تہ تیغ کیا اور زیاد بن ابی سفیان نے بھی ایک بطریق عظیم کو دوڑ کر مار لیا پھر جسوقت رومیون نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوے اور فرار بر قرار پکڑا چنانچہ اُنکی ایک جماعت کثیر جو بھاگی اور مسلمانون نے پیچھا کیا

کہ انکو دریائے نیل میں بھگا لیگئے تو آئیں سے مردم کثیر ڈوب گئے اور قریب تین ہزار آدمی گرفتار ہوئے پھر انکو طرف
شہر بہنسا قریب فصیل کے لاکر انکی گردنیں ماریں اور انکا مارا جانا بطلوس اور اسکے اصحاب دیکھ رہے تھے اور دریائے نیل
کی جانب بحر یوسف پر دیوار قلعہ درج ہوئے و بعد ازاں اہل اسلام وہاں سے پھرے اور ایک جسر جو پل ہے کا
پل اس نہر پر قائم کیا اور اسوقت بالائے حصار سے انکے سروں پر پتھروں کی مار تھی مگر وہ کچھ پروا نکرتے تھے یہانتک کہ سب
مسلمان عربی وغیرہ اترے مگر حصار استوار تھا کہ اسکے دروازے مضبوطی سے بند تھے اور کسی طرف سے رہگذر نہ تھی سب
مسلمانوں نے شہر بہنسا کے گرد قیام کیا یہانتک کہ تو مہینے اسکا محاصرہ رکھا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور اوس
شہر کا ایک باب الشریعہ ایک چھوٹا دروازہ تھا اور وہ ایک ایسی راہ تھی زمین کے نیچے نیچے زیر باب الجبل الکبیر
اور تیسر نگ کے نکلی تھی جو کوئی اسکو دیکھتا تھا تو یہ جانتا تھا کہ وہ ایک غار ہے یا پہاڑی کی کوئی گھاٹی یا کسی ندی کی
کھاڑی ہے اور اسی راہ سے جاسوس نکلا کرتے تھے اور اوسیطرف سے لوگ رسد غلہ وغیرہ لو تسدد وار کی سب لاتے
اور وہ راستہ ایسا کشادہ تھا کہ سوار اسپ گھوڑے سے اتر کر باگ پکڑے ہوئے سرنگ سے باہر نکل آتا تھا اور اسی کے
سبب اہل حصار محاصرے سے عاجز نہ تھے کیونکہ جب انکو کسی امر مہم کی احتیاج ہوتی تھی تو وہ شخص جسپر انکا وثوق و اعتماد
ہوتا تھا اسی درہ سے نکلتا تھا اور اس راہ کو وہ لوگ پوشیدہ رکھتے تھے اور جو شخص اس باب کا مختار رہا
وہ ادھر سے نکلا کرتا تھا اور ملوک قبطیں نے اس درے کو مخصوص برائے زمانہ حصار لینے واسطے ہنگام محاصرہ کے
بنایا تھا کہ اسی راہ سے آمد و شد جاسوسوں کی رہتی تھی اور خبریں لاتے تھے اور ایسا ہوا کہ جب سے خالد بن الولید
ارض فیوم پر فتح پائی تو وہاں سے غلہ وغیرہ اقسام انگور و نیل اور مثل اسکے صحابہ کے لیے آیا کرتا تھا اور اطفیح
وجہ البحری سے بھی بہت خیریں آتی تھیں کیونکہ خالد نے یہاں لشکر اسلام میں جو ریع فیوم و وجہ البحری کی کھلاتی تھی
تو اہل اسلام بعد ریع حطر کے لوگوں کو بھیجکر جو ددو فیوم وغیرہ سے جس چیز کی ضرورت ہوتی تھی منگوا لیا کرتے تھے ہاں کہ
امیر عالم نے ہنگام محاصرہ امیر میاس بن جازم کو مامور رسد رسانی کا کیا اور دو سو سوار اور شتران اور اسپان
واسطے غلہ وغیرہ لانے کے ہمراہ انکے کر کے روانہ کیا یہانتک کہ یہ لوگ فیوم میں پہونچے اور وہاں جناب امیر خالد کے
سلمی عرفجہ ازدی کی گفتگو سے خرید و فروخت مقرر تھا جب میاس مع اپنے ہمراہیوں کے وہاں داخل ہوئے تو انہوں
اور جہتیہ لکاؤ جو لدوا کر ارادہ مراجعت کا طرف ارض بہنسا کے کیا لیسے اے محاصر کیطرف پھرے یہاں تک کہ قریب اس دیر کے پہونچے
جو دامن کوہ واقع تھا اس بات اسوال لوگوں کا تھا اور ادھر بطلوس کے اس جاسوسوں نے یہ خبر گذرانی کہ اس طرف سے
سے گروہ مسلمانوں کا قریب دروازہ دیر کے پہنچتے ہی بطلوس نے ایک بطریق کو جو محلا صاحب السر بڑکے لیے برائر کت
پر اسکا ہمسیں تھا اور اسکا نام میخائیل بن بطرس تھا اور وہ شجاعت و براعت میں مشہور تھا اسکو طلب کر کے حکم کیا کہ
کہ ہزار سوار رومی اپنے ہمراہ لیکر فیوم کے راستے پر جاوے اور دریں مسلمانوں کی گھات پر کمین نشین رہے و بعد ازاں

وقت موقع کمینگاہ سے نکلکر اُنپر چھاپہ مارے غرضکہ مجاعہ اسی سرنگ سے تاریکی شب مین باہر نکلا اور اوسکے
ہمراہی بھی ایک ایک کے آگے پیچھے ہو کر نکل آئے اور راہی ہوئے یہان تک کہ اس دیر تک پہونچے اور وہان
کمینگاہ مین پوشیدہ بیٹھ رہے پھر جب مسلمانون کو دیکھا تو یکبارگی اونپر نکل پڑے تاآنکہ دونون جماعتین باہم گتھین
اور فریقین مین تلوارین چلنے لگین اُسوقت مسلمانون نے بڑی شدت سے قتال کی راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
مجھسے نقل روایت کی ابو محمد بدری نے بواسطہ ابو العلاء المازنی کے شداد بن اوس سے کہ وہ ہمراہ میاس کے
موجود تھے سو انھون نے کہا کہ جب دونون جماعت مقابل ہوئین اور دشمنون نے ہمین گھیر لیا اور ہمکو یقین ہوا کہ
یہان منشر بپا ہوا چاہتا ہے اور ہمنے اپنے تئین آمادہ مرگ کیا تو اُسوقت امیر میاس نے اپنا علم اپنے فرزند سلیع کو
سپرد کرکے خود سرگرم قتال ہوئے یہان تک کہ شہید ہوئے اور بعد اُسکے نازن نے قتال کی وہ بھی شہید ہوگئے
پھر تھوڑی دیر مین مسلمانون مین سے قریب سو سوار کے کام آئے اور باقی ہم سب اسیر ہوگئے اتفاقاً درمیان ہمارے لوگونکے
عبد اللہ بن قیس الجہنی بھی تھے اور وہ منجملہ سعاۃ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنے پیکون مین سے تھے سو انھون نے
جسوقت ایسا حال دیکھا تو اُس ہنگامہ مین وہ نکلے اور مانند باد تند کے وہان سے اوڑے اور باعث اُنکی تیزی اور سرعت
سیر کا یہ تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے حق مین اور اکرد بن امیہ الضمری کے لیے دعای برکت و قوت رفتار کی تھی
چنانچہ یہ دونون تیزگامی اور شتاب روی مین ایسے چالاک تھے کہ اسپان تیز پرواز و تازیان صبا انبازان دونون کی
چال کو نہ پہونچتے تھے الغرض عبد اللہ بن قیس فوراً وہانسے چلے اور جلد تر لشکر پر وارد ہوئے اور بصیحۂ فریاد پکار کر کہا
النفیر النفیر ارکبوا یا مسلمین یعنے اے مسلمانون کوچ کرو کوچ کرو سوار ہو یہ سنتے ہی سوارون نے جھپٹ کر
اس سے استفسار حال کیا تو اُسنے سارا ماجرا بیان کیا اسوقت فوراً مسلمان اپنے گھوڑون پر زین باندھ کر سوار ہو بیٹھے اور
ہر ایک یہی کہتا تھا کہ پہلے مین ہی جاتا ہون اُسوقت امیر عاصم نے عبد اللہ بن جعفر الطیار بن ابی طالب کو بلایا اور ہزار سوار
صحابہ جرار سے اُنکے ہمراہ کرکے روانہ کیا اور یہ لوگ اول شب سے چلے اور ایک شخص معاہدین یعنے ذمیون مین سے راہبری
کے لیے اُنکے ہمراہ تھا تاآنکہ یہ لوگ قریب ایک قریہ کے پہونچے جو کنارے کوہ کے واقع تھا تو وہان یہ سب کمینگاہ مین بیٹھے
پھر جسوقت پہر رات گذری تو یکایک صدای سم اسپان گوش زد ہوئی یہ سنتے ہی گھوڑون پر سوار ہوئے اور اوسیدم
گروہ رہیون کا بھی سامنے نمودار ہوا اور اُنکے ساتھ وہ سب قیدی بھی رسیون سے جکڑے ہوئے گھوڑونکی پیٹھون سے
بندھے تھے اور چاندنی رات تھی اُسوقت مسلمانون نے صدائے تہلیل و تکبیر و ندای صلوٰۃ و سلام اوپر بشیر و نذیر کے
بلند کی اور قتال شدید برپا کی اُسدم عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا ای مسلمانون کیا ہر ایک تم مین اپنے خصم سے
عاجز ہے یہ سنتے ہی سائر امرا ایکبارگی ٹوٹ کر سرگرم وغا ہوئے یہان تک کہ بہتون کو قتل کیا اور کتنونکو اسیر کر لیا اور عبد اللہ
بن جعفر اُس بطریق مقدم الجیش یعنے میخال پر حملہ آور ہوئے اور وہ زرہ پوش و خود بسر تھا آخر اُسکے سینہ پر نیزہ عظمی سے

ایک ایسی ضرب مرتیسہ پر ہاشمیہ لگائی کہ سناں اسکے پشت سے نمایاں ہوئی اور وہ فی النار روح اسکی جسم کو روانہ ہوئی
پھر جب ان رومیوں نے یہ حال دیکھا تو گریزاں ہوئے اور اہل اسلام اُنکے تعاقب میں گرم عناں اور انکو قتل و
اسیر اور غارت کرتے ہوئے شتاباں تھے تا آنکہ صبح ہوتے ہوتے تخمیناً پانسو رومیوں کو قتل کر ڈالا اور باقیوں کو
گرفتار کیا اور مسلمان قیدیوں کو چھوڑا لیا اور رومیوں کا مال اور اُنکے گھوڑے اور رخت و سلاح غنیمت میں لیا
بعد ازاں عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے رومی قیدیوں کو بحراست پانسو سوار صحابہ کے وہیں قریب ایک ورسکے
چھوڑ کر حکم کیا کہ تم لوگ یہاں سے حرکت نہ کرو جب تک کہ میں تمہارے پاس واپس آؤں اور اُس جماعت پر
عبد اللہ بن مغفل کو افسر کیا اور خود وہاں سے مع ایک جماعت روانہ ہو کر اُس قتلگاہ میں آئے جہاں ابن رباح
اور اُنکے اصحاب شہید ہوئے تھے اور نعشیں شہیدوں کی دیکھیں کہ آگے گرد نصاریٰ رومیوں میں سے جمع اور رو رہے ہیں
اور بعض بیان کرتے ہیں کہ ہمکو اس امر کی خبر پہنچی ہے کہ عبد اللہ بن جعفر مع اپنے اصحاب کے گھوڑوں سے اُترے اور
لاشہای شہدا کو دفن کیا بعد ازاں اپنا زاد و توشہ نکال کر ناشتا کیا اور وہاں سے پھر اپنے اصحاب کے پاس گئے تب
عبد اللہ بن جعفر نے سر میخائیل کا اور اُسکے ہمراہی کے مقتولوں کے سر کٹوا کر نیزوں پر اپنے آگے آگے کیے اور اُنکے
گھوڑے کوتل کر لیے اور غلہ و حلوہ و اقسام عسل و روغن و جامہای ریشمی کی لدوا لیا اور قیدیوں کو ہمراہ لیکر وہاں سے
روانہ ہوئے یہاں تک کہ اپنے لشکر میں آملے اور نعرۂ تہلیل و تکبیر کا اور علاوہ درود و سلام کا اوپر خیر الانام کے
بلند کیا اور مسلمانان لشکر نے بھی جواب میں انھیں کلمات طیبات کا اعلان کیا تا آنکہ جلد تر لشکر آپہونچا اور
رومی بالائے حصار سے دیکھتے تھے کہ کیا ماجرا ہے پھر جب اُنھوں نے سر دیکھے نیزوں کے سروں پر دیکھا اور سر
میخائیل کا آگے آگے تھا تو اُنپر نہایت شاق و دشوار گذرا کہ ان سب نے طمانچوں سے اپنے منہ پیٹ لیے اور بطلوس
کے پاس جا کر اُس سانحے کی خبر دی اُسکو کمال صدمہ و قلق ہوا پھر وہ اپنا گھوڑا طلب کر کے سوار ہوا اور فصیل پر
چڑھ گیا اور مسلمانوں پر مشرف ہوا آخر جب یہ حال نظر آیا تو سخت غمگین و حزیں ہو کر کہنے لگا کہ ملک کے لوگ ہیں
انسان نہیں ملک جن ہیں اور جب مسلمانوں نے بطلوس کو سامنے دیکھا تو امیر عامر سے جا کر خبر دی وہ مع امراء
سوار ہوئے اور وہاں جو ایک ٹیکرہ مقابل باب صدوس کے واقع تھا اُسپر چڑھ گئے اور قیدیوں کو بلوا کر اُنکو
عرض اسلام کیا پھر جب اُنھوں نے انکار کیا تو حکم اُنکی گردن زنی کا ہوا اور رومی یہ حال سامنے کھڑے دیکھ رہے
تھے اسوقت بطلوس شدت غیظ و غضب میں آیا اور سخت مغموم و محزوں ہوا اور بعد ازاں بطلوس نے اپنے اصحاب سے
مشورہ کیا کہ اس باب میں جو اہل اسلام کر رہے ہیں اب کیا کرنا چاہیے اور خود اُسنے ارادہ کیا کہ خود خروج کر کے
مسلمانوں پر حملہ کرے اُسوقت اُسکے پاس ایک بطریق آیا اور اُسکا نام کمراکر اور وہ نامی شہسوار تھا اُسنے کہا
اے بادشاہ میں آپکے بدلے اس مہم کو کافی ہوں اور میں ان لوگوں پر حملہ کرونگا اور انکو خاک میں ملاؤنگا

اور کیا عجب ہے کہ مین اس مقصد کو پہونچون اور مین اپنے ساتھ ایک جماعت دلاورونکی چاہتا ہون بطلوس نے کہا جو
کچھ اور جسکو تو چاہے ساتھ لے تب اُسنے دس بطریقون کو انتخاب کر لیا کہ ہر بطریق کے زیر حکم ہزار ہزار سوار تھے پھر
وہ سب بطریق اپنے کنیسہ عبادتگاہ مین گئے اور وہان سے انجیل کو اپنے سامنے کھولے ہوئے باب قلعہ تک
آئے اور بطلوس سبکو تحریص و تاکید کرتا تھا کہ جس حال مین کہ وہ غافل ہین تم اُنپر یورش و نرغہ کرکے جا پڑو
بعد ازان اُسنے نگہبانون اور دربانون کو حکم دیا کہ پھاٹک کھولدو اور وہ دروازہ فندوس تھا اور اُسپر ہزار
آدمی چوکی والے مقرر تھے اور اُس باب کے تین برج تھے اور درمیان دو برجون کے ایک ایک پھاٹک تھا اور منظرہ
جھانکیان بنی تھین چنانچہ یہ لوگ مستعد ہو کر باہر نکلے اور اہل اسلام غفلت مین تھے اور جو کچھ اُس قوم نے تدبیر
کی تھی اُس سے غافل تھے اور نہین جانتے تھے کہ دشمنون کا کیا ارادہ ہے اور اوس شب کو مسلمانون کی حراست پر
جانب باب فندوس کے زائد بن ثابت تھے اور عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن مغفل و براء بن عازب و مالک اشتر و
ذوالکلاع الحمیری تھے راوی رحمہ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی عوف بن سعد نے بواسطہ سعد بن طارق الثقفی
و ابویزید کی مالک اشتر سے اُنھون نے کہا ایک رات جسوقت ہم بیدار تھے اور اکثر مردم اپنے بسترون اور خوابگاہون مین
شدت سرما سے جامہ پیچیدہ اوڑھے لپیٹے غافل سو رہے تھے اور ہتھیار اُنکے کھولے ہوئے رکھے تھے اور مسلمانون مین سے
بعضے اپنا ورد وظیفہ پڑھ رہے تھے اور بعضے نماز مین مشغول تھے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ دفعۃً دروازہ کھلا اور اندر سے مردم قدآور
و تناور باہر نکلے اور اُنکے ہاتھون مین شمعین و فانوسین روشن تھین اور اُنھون نے لشکر پر حملہ کیا اُسوقت ہمکو جو یہ حال
معلوم ہوا تو ہمنے شور کرنا اور چیخ مارنا شروع کیا کہ ای مسلمانون بیدار و ہوشیار ہو دیکھو دشمنون نے غدر و نرغہ کیا ہے
جب مسلمانون نے ہمارا غل سُنا تو خواب سے چونک پڑے اور اپنے بسترون سے اُٹھ دوڑے اور شیرون کی طرح جست
کرکے کوئی تو اپنی تلوار اُٹھانے لگا کوئی اپنا بھالا سنبھالنے لگا کوئی برہنہ تھا اُسکو کپڑا پہننا مشکل پڑ گیا کوئی کمر
چادر سے باندھتا تھا اور کوئی فقط ایک پیراہن پہنے ہوئے دوڑا غرضکہ یہ لوگ دشمنون مین اسی حالت سے گھس گئے
اور باقی اہل اسلام جو ہنوز ہوش مین نہ ہوئے تھے اُنپر وہ بطریق کراکر ایک غول لیکر مسلط ہو گیا اور وہ سب تلوار مارنے
لگے پھر جو مسلمان جاگا اُسنے اپنے سر پر تلوار دیکھی اور کسیکا ہاتھ اور کسیکے بازو کٹ گئے کسیکے سینے مین برچھی
لگی کسیکا سر جدا ہو گیا اوسوقت بڑا شور و غل مچا اور بلاء عظیم کا سامنا ہوا اور کثرت سے لوگ قتل ہوے اور اُس آن
وہ دشمن خدا اکہ پیراہن سرخ زرین زربافتہ پہنے تھا کہ وہ بالاے زرہ سے چمکتا ہوا نظر آتا تھا اور اُسکے سر پر خود تھا
اُسمین جواہر جڑے تھے کہ مانند تارونکے چمکتے تھے اور وہ اونٹ کیطرح بلبلاتا اور اپنی زبان مین لاف زنی کرتا تھا اور
اوسکے پیچھے ایک جماعت تھی اور جو لوگ فصیلون پر تھے وہ اوپر سے اپنی زبان اور اپنے شعار[۱] مین شور و غل مچاتے تھے
اور طبل و دہل بجاتے تھے اور قرنے و نرسنگھے پھونکتے تھے اور بالاے سور یعنے فصیلون پر آتشی مشعلین روشن کی تھین کہ

[۱] شعار کلمات شناخت جو ہر قوم اپنے درمیان بطور اصطلاح قرار دیتے ہیں اور وقت احتیاط جو ہوم اوسکو زبان پر جاری کرتے ہیں جس سے تعارف ہر قوم کی ہوتی ہے ۱۲

کہ اس کا دن ہو گیا تھا سامان جو دسمن کا تھا ا پر اد جمرا امرار صاحبان صولت و شجاعت مار و آمادہ ہو گئے اور
اور تمیسر طلم کیے ہوئے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو بیٹھے مگر حال یہ تھا کہ بعضے تو گھوڑوں کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور بعضے
زین پر بے لگام سوار ہوئے اور بعضے آمادہ دوڑ پڑے اسوقت فضل بن عباس اور آنکے لسر عم فضل بن ابی لہب
و عبداللہ بن جعفر و ربیعہ بن ابی سفیان و مقداح بن عمرو التمیمی و مسیب بن نجبہ الفزاری اور معرو بن مسلم و ابو ذر الغفاری
و ابو دجانہ و ابو امامہ و عمار بن عقبہ و ابو زید العقیلی اور سہل ان ابرار بزرگوار کے حق تعالیٰ انکے حسنات کو تسلیم
ماور کرے انھوں نے بڑی جانفشانی و عزم دلیری سے سخت معرکہ آرائی کی اور مسلمانوں کو بلائے عظیم ہوئی اور
ایک جماعت مسلمانوں کی کام آئی اور بہت سے زخمی ہوئے اور وہ لوگ جنھوں نے مسلمانوں پر شروع جنگ میں ہجوم
و یورش کیا تھا انھیں سے ایک جماعت و صد ہشتاد آدمی مارے گئے اور ہنگامہ قتال شدید گرم تھا اسوقت فضل بن
عباس نے اوس بطریق کو اکیلا دیکھ کر ایکطرف بڑھ کر ایسی ضرب سیف اسکے داہنے شانے پر ماری کہ نوک تلوار کی بائیں
شانے سے چمکتی نظر آئی تب وہ زمین پر گرا اور اپنے خون میں لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور بعد قتل بطریق کے
لسر عم عبداللہ بن جعفر نے ایک اور بطریق پر حملہ کرکے اوسکو قتل کیا اور اس ہنگامے کو تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ امرا
دیگر امرا حیار جو دیگر دیاروں پر محاصرہ رکھتے تھے کہاں ہو یا ہے اسے ہمد کو ماسور کرکے اپنی اپنی جماعت سے
آپہونچے اور مشرکوں پر حملہ کرکے ویرنہ جاتس کرکے ایک عمل عظیم نقل کیا جو دوست تیس ہزار رومی و نصرانی تمار
میں آئے تھے پھر جب رومیوں نے یہ حال تباہ دیکھا تو کاسہ تاب لیسا ہوئے اور مسلمانوں نے بھی انکا
اونکا تعاقب کیا اوسوقت ایک اور حجم غفیر رومیوں کا را ہے ہمایت فرار پدیں کے اندر سے نکلے اور بچانے تک انکے دمع
مسلمانوں نے ایک ہزار دو سو پچاس رومی اسیر کر لیے تھے آخر وہاں سے جانب عسکر مراجعت آئے اور جمیں
کرنے لگے کہ ہم میں سے کون کون اور کتنے کام آئے چنانچہ شمار کیا تو چہار صد و ہشتاد و پنج مرد شہید ہوئے تھے
پھر جب مسلمانوں نے یہ سانحہ دیکھا تو امر نہایت شاق و گراں گذرا اور شداشت تحمل کرکے نعشہائے شہدا کو
جمع کیا اور انکے لباسہائے پر خون میں اس جگہ دفن کر دیا جو شام طحا معروف تھا اور دو بر دیک سنگستان و
مساکن مسلمانان کے واقع تھا اور ایک ایک قبر میں دو دو تین تین اور کسی میں چار چار پانچ پانچ دفن کیا اور ان شہدا
میں جو اہل سابقہ جو حفاظ قرآن تھے انکے بیچ ہدم بین مقدم کیا اور وہ مقام وہاں معروف مقابر شہدا ہے
اور اوس جگہ دعا مستجاب ہوتی ہے یہ امر مجرب ہے کہ اسکو لوگوں نے بارہا آزمایا ہے اور جو کوئی وہاں سنتا
دعائیں اور کثرت سے نفلیں پڑھتا ہے اور اکثار استغفار کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے رستگار ہو جاتا ہے
راوی کہ مصنف کتاب علیہ الرحمہ نے کہا کہ میں نے اس کتاب میں بیان نہیں کیا مگر جو کچھ بقاعدہ صدق ہوتی کہ
اور بیشتر انھیں امور کا ذکر کیا اور کتا ہوں جو واقع میں واقع ہوئے اور ایسے منقول ہیں از راہ تواریخ

بیان تعداد اصحاب تھے حبشیوں سے حرب اور سیب بن مسلم ستیعہ کی تعداد

اور اُن محدثون سے جو اصحاب سیر ہین اور اُنسے سماع کلام بر سبیل دور کے ہے کہ ایک دوسرے سے مسلسل سماعت
کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک وافق مین منسلک ہین اور سماعت و قرارت اسکے لائق نہین ہے
مگر برائے صاحب بصیرت و علما و ملوک و سلاطین کے کہ انھین لوگون کے لیے شایان مخصوص ہے اور اس سے تازگی نظر
اور کشادگی خاطر ہے اور بیشتر اس سے کسینے اہل تواریخ و سیر مین سے ایسی کتاب تالیف نہین کی ہو کیونکہ اسمین بہت سی
امثال و آثار ہین اور بہت سے عجایب و اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقاہ محدثین مورخین سے اور اسمین لذت
فرحت ہو واسطے مستمعین کے وبعد اس بیان کے رجوع کیجاتی ہو طرف سیاق روایات و بقیہ حکایات کے راوی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہو عبد اللہ بن عبد الواحد قاری نے بواسطہ ابن سراقہ بن نوفل الخزرجی کے
ابو البابۃ بن المنذر سے جو منجملہ اصحاب رایات یعنے وہ صاحبان نشان مین سے ہین سو اُنھون نے کہا جب ہم شہدا کو
دفن کر چکے اور اپنے لشکر گاہ اور خیمون کیطرف پھرے ہین تو اُسوقت بطلوس نے دروازے قلعے کے بند کروا دیے تھے
اور قفل دلوا دیے تھے اور لوگ اسکے تمام اسوار قلعہ یعنے فصیلون پر چڑھے تھے آخر جب مردم ہزیمت یافتہ
پھر کر بطلوس کے پاس گئے تو اُسپر سخت گران و ناگوار گذرا اور اُسکی آنکھون مین جہان تاریک ہو گیا اور جو لوگ
اوسکے بطریقون اور جماعتون مین سے قتل ہوئے اُنکے مارے جانے سے اُسکو اندوہ و قلق عظیم ہوا اور جو
مصائب و نوائب مسلمین پر واقع ہوئے تھے اسکو سُنکر اپنے دلکو شاد کیا یہ ماجرا تو اُس قوم کا تھا اور اُدھر حال
صحابہ کا یہ ہوا کہ وہ سب پاس امیر غانم کے مجتمع ہوے اور جو کچھ منجانب بطلوس نسبت مسلمانونکے گذرا باہم اُسکا
تذکرہ ہوا و عند المشورہ رای صحابہ اس بات پر متفق ہوئی کہ یہ حال امیر خالد بن الولید کے پاس لکھا جاوے
اور اونسے استدعا کیجاوے کہ اب بنفس نفیس آپ خود آوین اور اپنی جماعت کو ساتھ لاوین چنانچہ یہ نامہ لکھا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ غانم بن عیاض الی الامیر خالد بن الولید
اعلم ایہا الامیر اننا فتحنا الشام والعراق والیمن والحجاز ولم نجد فی الترک
والروم والفرس والدیلم العن من ہذا الملعون بطریق البہنسا البطلوس لا اکثر
منہ خداعا ولا مکرا ولا حیلۃ وانہا مدینۃ اہلۃ بالخیل حصینۃ بالرجال وقد خدعونا
مرارا وقد قتلوا منا رجالا فانجدنا بنفسک ومن معک من المسلمین والسلام ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ علیکم یعنے بعد بسم اللہ کے یہ نامہ ہو بندہ خدا غانم بن عیاض کا بخدمت امیر خالد بن الولید کے
واضح ہو کہ ای امیر ہم لوگون نے ملک شام فتح کیا و نیز عراق و یمن و حجاز ان سبکو فتح کیا مگر ہمنے تمام روم و ترک و
عجم و دیلم مین اس بطریق بہنسا بطلوس سے زیادہ تر لعین کسیکو نپایا اور نہ اس سے زیادہ کسیکو فریب و مکر و حیلہ
مین دیکھا اور یہ ایک ایسا شہر ہو جو استوار ہو باعث کثرت گھوڑون اور سوار کے اور مستحکم ہو بسبب اژدہام مردم کے

اور ان لوگوں نے ہمیں مار ہانکر کیا اور ہم میں سے کتنوں کو قتل کیا لہذا التماس ہے کہ آپ بذات خاص خود اور اپنے ہمراہی
مسلمانوں سے ہماری مدد و کومک کیجیے زیادہ والسلام اور رحمت و برکات خدا آپ سب پر اور جب یہ نامہ لکھا گیا لفافہ
کرکے حوالہ عبد اللہ بن المدور کے ہوا وہ اسکو لیکر روانہ ہوئے یہاں تک کہ پاس امیر خالد کے ہو پہنچے اور وہ مقام لوریہ
او ترسے تھے چنانچہ ان سے عبد نے جاکر سلام کیا اور وہ لفافہ پیش کیا پھر جب خالد نے اسکو پڑھا اور اسکے مضمون سے
مطلع ہوئے تو استرجاع کیا کہا انا للہ وانا الیہ راجعون لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
بعد ازاں طرف عبد اللہ کے متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ جاکر امیر عالم سے کہدے کہ امیر خالد مع جماعت عنقریب تمہارے پاس
ہو پہنچتا ہے اور سلام تم پر اور اسیر جو تمہارے میں وہیں مسلمین مہاجرین و انصار سے چنانچہ عبد اللہ دوسرے روز
طرف بہنسا کے پھر آیا اور نامہ امیر خالد کا امیر عالم کو دیا اور ایسا ہوا کہ بعد روانگی عبد اللہ کے امیر خالد نے عبد اللہ بن
زبیر کو طلب کرکے تین سو سوار اونکے ہمراہ کیے اور حکم کیا کہ سر زمین بہنسا پر جاؤ اور جب تم وہاں ہو پہنچو تو پکار کر تہلیل
و تکبیر کہو اور راہ پر بشیر و نذیر کے درود پڑھنے کا اعلان کرو پھر جب زبیر روانہ ہوئے اور دور نکل گئے تب امیر خالد نے
مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور کو بلایا اور دو سو سوار دونوں کے ساتھ کرکے حکم کیا کہ تم لوگ زبیر کے پیچھے پیچھے چلے جاؤ
اور جب تک وہ وہاں داخل ہوں تم داخل ہو جاؤ بعد ازاں عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو بلوایا
اور دو سو سوار ان دونوں کے بھی ساتھ کیے اور حکم کیا کہ روانہ ہو مگر مقداد سے پیچھے پیچھے جانا بعد ازاں سعید بن
زید بن عمرو بن نفیل کو جو خالو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور عقبہ بن عامر الجہنی کو بلاکر ان دونوں کے بھی ہمراہ دو سو
سوار کرکے اوسیطرح حکم روانگی کا دیا اور امیر خالد اس شب کو وہیں مقیم رہے اور جب صبح ہوئی تو نماز صبح ادا
کرکے روانہ ہوئے اور بعض امراء مہاجرین و انصار انکے ہمرکاب تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب زبیر
مع اپنے ہمراہیوں کے جاتے جاتے شہر بہنسا کے محاذی ہو پہنچے تو آواز بلند تکبیر کی اور انکے ساتھ سب مسلمانوں نے
تکبیر کی بعد ازاں زبیر نے یہ اشعار پڑھے **شعر** اَتَیْنَا کُمْ عَلٰی خَیْلٍ عِتَاقٍ + شَدِیْدِ الرُّوْحِ یَوْمَ الْاِسْتِبَاقِ
عَلَیْهَا کُلُّ صِنْدِیْدٍ هُمَامٍ + شَدِیْدِ الْبَاْسِ یَوْمَ الْحَرْبِ وَاقٍ + بِاَنَّ حُمَاتَکُمْ بِالسُّمْرِ لَمَّا +
نَجُوْلُ بِهَا مَعَ الْبِیْضِ الرِّقَاقِ + وَنَقْتُلُ کُلَّ کَلْبٍ کَانَ بَاغٍ + عَلَی الْاِسْلَامِ مِنْ اَهْلِ النِّفَاقِ
وَنَحْنُ حُمَاةُ دِیْنِ اللّٰهِ حَقًّا + نُقِرُّ بِاَنَّ رَبَّ الْعَرْشِ بَاقٍ + وَاَنَّ مُحَمَّدًا اَخْیَرُ الْبَرَایَا +
رَسُوْلُ اللّٰهِ لِلْعُلْیَا عَرَاقٍ + یعنے اے قوم ہم تمہارے یہاں آئے ہیں اسپان تیز رو پر سوار ہوکر اور ایسے
روز مرد کے یعنے روز جنگ سبک ہوا کیطرح آئے ہیں اور ان گھوڑوں پر ہر ایک سردار بزرگ سوار ہے کہ وقت سختی کے
اور روز حرب پشت پناہ ہیں ہم ذلیل و خوار کرینگے تمہارے حامیوں کو تلوار سے کیونکہ ہم ان حامیوں کے ساتھ جو لڑائی کرینگے
جب اونپر ہم حملہ کرینگے ساتھ تلوار باریک و تیز دھار کے اور ہم قتل کرینگے ہر ایک سگ کو جو باغی ہو مسلمانوں اہل نفاق کے

ف
روانہ کرنا خالد کا امرا کو یکے بعد دیگرے بہنسا لشکر

اور پید دعوت اسلام کے یعنے حمایت اسلام پر ہم اس سگ باغی منافق کو قتل کرینگے اور ہم حامی ہین دین خدا کے کہ وہ دین حق ہی اور ہم اقرار کرتے ہین یعنے ہم اقرار کرنے والے اور ایمان لانے والے ہین اس امر پر کہ خداوند عرش کا ہمیشہ باقی ہی وہ ہر آئینہ محمدؐ بہترین خلائق ہی اور وہ محمد رسول ہی خدا کا اور برتر ونکا برتر ہے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب زبیر مع اپنی جماعت کے وہان پہونچکر بعد تکبیر کے اشعار پڑھتے تھے اسوقت رومی فصیل پر چڑھے ہوئے ان لوگون کو دیکھتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ دفعۃً عبد الرحمان بن ابی بکرؓ و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آپہونچے اور اُنھون نے تکبیر کی تو سارے مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبد الرحمان بن ابی بکر نے یہ اشعار پڑھے +

شعر أَنَا الْفَارِسُ الْمَشْهُورُ فِي الْوَغَا + أَذِلُّ بِسَيْفِي كُلَّ بَاغٍ وَمُعْتَدٍ + وَاحمل في الابطال حَمْلَةَ مَنْ لَهُ + إِلَى الْغَايَةِ الْقُصْوَى أَعْظَمُ مَقْصَدِهِ + انا ابن ابي بكر الذي شاع ذكره + خليفة خير المرسلين محمد + فيا ويل من عارض حسامي غمده + ويا ويل من علجلة بمهند

یعنے مین وہ شہسوار ہون جسکی جنگ مشہور ہے ہنگام وغا کے مین ذلیل و خوار کردونگا ہر ایک باغی اور حد سے گذرنے والے طاغی کو اور مین حملہ کرونگا انکی دلاورون مین حملہ کرنا ایسے شخص کا قصد بزرگ ہی منتہای غایۃ تک مین پسر ابی بکر ہون وہ ایسا تھا جسکا ذکر شہرہ آفاق ہی کہ وہ خلیفہ ہی خیر المرسلین محمد کا ویل و ہلاکی ہی اس شخص کے لیے جسکی گردن میری تلوار کاٹنے والی ہی اور روائے ہے اسپر جسکو میری تیغ ہندی[1] ہلاک کریگی اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد عبد الرحمان بن ابی بکر کے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آئے اور تکبیر کی اور سب مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبد اللہ بن عمر نے یہ اشعار پڑھنا شروع کیا

شعر أَتَيْنَا عَلَى خَيْلٍ عِتَاقٍ وَضُمَّرٍ + بِكُلِّ يَمَانِيٍّ صَقِيلٍ وَأَسْمَرٍ + بِيَدِ كَمِيٍّ بَاعَ اللهَ نَفْسَهُ + يَرَى الْمَوْتَ فِي الْهَيْجَاءِ افخر مفخر + نذل الكفر بالسيف في الحرب القناء + ونقتل منكم كل باغ ومفتر +

یعنے ہم آئے ہین اسپان[2] تیز گام و باریک اندام پر یا ناقہ سبکسار پر تمام شمشیر یمانی صاف و آبدار و سنان آبدار کے (مترجم کہتا ہی کہ میرے نزدیک تیسرے مصرع مین بجای کمیت کے کمی درست ہی بمعنی مرد دلیر کہ مراد شاعر کی نفس خود ہے یا کماۃ ہی جمع کمی[3]) یعنے وہ شمشیر و سنان ہاتھ مین اس مرد دلیر یا ان مردان دلاور کے ہے کہ وہ یا ہر ایک اونمین کا راہ خدا مین جانباز ہے وہ موت کو ہنگامہ جنگ مین دیکھکر بڑا فخر کرنیوالے فخر کرنے والونکا مین تمکو ذلیل و خوار کردونگا معرکہ جنگ مین اپنی تلوار اور سنان سے اور مین قتل کردونگا تم مین سے ہر ایک باغی عہدہ جو دفرمایہ کو **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اسیطرح ہر ایک امیر و افسر یکے بعد دیگرے اپنے اپنے گروہ سے آکر نازل ہوئے یہان تک کہ جتنی جماعتین امیر خالد نے آگے پیچھے بھیجی تھین سب پوری ہوگئین اور امیر خالد با بقیہ امرا ہنوز متاخر تھے تا آنکہ رات ہوئی جمیع صحابہ شب باش رہے پھر جسوقت صبح ہوئی تو ضرار بن الازور و دیگر امرا نے امیر عامر سے کہا ہم گمان کرتے ہین کہ تم تو اس قلعہ کا محاصرہ کیے ہوئے ہو وحال آنکہ دشمن تمھارے اپنے خورد نوش مین مشغول ہین یعنے مطمئن و آمن ہین

[1] تیغ ہندی یعنے عرب مین جو تلوار فولاد ہندی سے بنائی جاتی ہی اب اوسکو مہند کہتے ہین ۱۲

[2] کماۃ جمع کمی یعنے دلاور و

[3] ضمر اسپ یا ناقہ باریک اندام ۱۲

پس یکبیسی نے بعد دستی کے سرداران سائر صحابہ نے تمام جماعات طرف ابواب قلعہ کے رجوع کی اسوقت سرادر امان پڑھنے لگے شعر سَاُضْرِبُ فِي الْعُلُوجِ بِكُلِّ عَضْبٍ + سَتَلْقَى النَّاسُ دُوحَةً مَعًا + وَاُصْرِمُهُمْ فِي عُلُوِّ النَّاسِ نَارًا + مَوَارِمِي الْقَوْمِ فِي الْحَطَبِ الْجَلِيلِ + وَاَتْرُكُ دَارَهُمْ مِنْهُمْ خَرَابًا + وَلَمْ اَتْرُكْ لَهُمْ اَبَدًا اَكِيلُ + فَوَيْلٌ ثُمَّ وَيْلٌ ثُمَّ وَيْلٌ + لَهُمْ مِنِّي اِذَا اشْتَدَّ الْعَوِيلُ + سَاَقْتُلُ كُلَّ نَاعٍ كَانَ مِنْهُمْ بِحَدِّ السَّيْفِ وَالنَّاعِ الطَّوِيلِ + یعنے قریب ہے کہ میں سربلوں کو قتل کرونگا تمام شمشیر کہ وہ سخت ضرب ہے اور تیر دھار تیز ہے اور روشن کرونگا میں بالائے ابواب کے بیچ اور میں ڈالونگا آج قوم کو بیچ بہائے کلاں میں لپٹے تیز کے مدد میں اور میں انکے گھروں کو چھوڑونگا ایسے ویران و خراب افتادہ اور چھوڑونگا انکے لیے کبھی کسی کھیل و مددگار کو پھر ویل ہو انپر اور ہلاکی اور ویل ہو انکے لیے میری جانب سے جسوقت کہ آواز گریہ و زاری انکی بلند ہوا اور قریب ہے کہ انمیں سے ہر ایک ماتمی کو میں قتل کرونگا بیچ تیز دھار اور اسکے نیزے کے راوی رحمہ اللہ کہا پھر اسیطرح وہ امرا ان ابیات و اشعار سے ترنم سرا اور رجز خوان رہے اور برابر تیر مارتے تھے اور طلاس امدادی کرتے تھے اور قتال شدید میں مشغول رہے اوسوقت جیشِ رومیوں کی جوش میں آئی سب لطلاوس نے لطاریقان شدید الحرب کو جمع کیا اور وہ خود بھی بڑا شہسوار و مرد کارزار تھا جیسا کہ حال اوسکا ساتھ انکے ہوا تو حملہ اسنے باب الحبل کا پھاٹک کھلوایا اور اسی دروازہ سے وہ مع جماعت کثیر کے نکلا اور وہ شدت غیظ و طیش میں گھوڑے کی پشت پر آگ کا شعلہ سا نظر آتا تھا اور تیر اندازوں کا سردار اوسکے آگے آگے تھا کہ وہ برابر تیر چلے آتے تھے اور جو لوگ برجوں پر سوار تھے وہ اوپر سے طلاس امدادی کرتے تھے چنانچہ اس ہنگامہ شدید میں بہت سے اہل اسلام مجروح ہوئے اور ایک معرکہ عظیم ہوا اور بقیہ امرا جو ابواب متفرقہ پر تعینات تھے انکو اس حال سے اطلاع بھی نہ ہوئی کہ ایک جماعت مسلمانوں میں سے کام آئے تھے اسوقت امرا و صاحبان نشان آگئے اور ایک سید ین لطریق عظیم لطلب مبارز آگے بڑھا سب اس سے لڑنے کو میسرہ بن شعبہ اپنے برجے سے باہر آئے اس لطریق نے اس پر حملہ کیا پھر ان دونوں میں قتال شدید ہونے لگی اور میسرہ نے جو اسکا ایک ہاتھ زور سے مارا تو اسکی تلوار ٹوٹ کر ہاتھ سے گر پڑی اور وہ لطریق انکی طرف دوڑا اور چاہا کہ وار کرے دفعۃً ایک سوار تیس آیا اسکے ہاتھ میں تلوار کھنچی ہوئی تھی اسنے وہ تلوار میسرہ کیطرف جھکائی اور بڑھائی سو وہ عبدالرحمن بن ابی بکر تھے تب میسرہ نے وہ تلوار اونکے ہاتھ سے لی اور اس لطریق کو ماری مگر وار خالی گیا اور وہ میسرہ بھر گیا پھر دونوں باہم چمٹ گئے ہر چند میسرہ نے چاہا کہ اسپر مسلط ہوں مگر وہ اسکے داؤں پیچ کو اٹھا اوپر سے دفع کرتا تھا اور بچا جاتا تھا جب ضرار بن الازور نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر صفوں کے درمیان سے پیدل دوڑتے ہوئے لطریق کے قریب آ ہوئے اور ایک ضرب تلوار کا مارا کہ اوسکی ناک کٹ گئی اور وہ میسرہ کو پکڑے ہوئے زمین پر گرا اسوقت رومیوں نے ضرار و میسرہ پر

ہجوم کرکے چاہا کہ دونون کو قتل کریں ناگاہ تین سوار صفین چیرتے ہوئے آپہونچے ایک تو عبدالرحمان بن ابی بکر تھے اور دوسرے عبداللہ بن عمر اور تیسرے مقداد بن الاسود تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب اُن لوگون نے ان اشقیا کو اُنکے مرکز و مقام سے ہٹا دیا اور اُن رومیون مین سے تین نفر کو قتل کیا اور اُنکے لشکر کو پراگندہ کر دیا پھر اُسوقت ضرار نے اُس بطریق کو قتل کیا اب اُسجگہ سے عبدالرحمان بن ابی بکر اپنے لشکر کیطرف پھرے اور ضرار بھی اُن تینون مقتولون کے ایک گھوڑے پر سوار ہوکر پھر آئے اور مقتولون کا رخت سلاح بھی لے آئے چنانچہ انکا تو یہ ماجرا تھا اور اودھر وہ دشمن خدا بطلوس کبھی تو میمنہ لشکر اسلام پر حملہ آور ہوتا تھا کبھی مارتا ہوا میسرہ پر جاتا تھا آخر سامنے آکر مبارز طلب ہوا تب اوس سے لڑنیکو مقداد بن اسود الکندی نکلے اسوقت دونون مین خوب معرکہ آرائی ہوئی اور دونون نے باہم خوب جولانی و نیزہ بازی کی چنانچہ مقداد کہتے تھے کہ مینے بہت سے لوگ سے مقابلہ کیا اور اکثر قلعے فتح کیے اور حروب کثیرہ مین شریک رہا چہ با یام جاہلیت و چہ بزمان اسلام مگر بطلوس سے زیادہ تر خداع و شجاع مینے کسیکو نہین دیکھا اور نہ ویسا کسی کو سخت حرب سخت گیر پایا غرضکہ اُن دونون نے اس زور و شور سے اور اسقدر مقابلہ کیا کہ دونون کے گھوڑے شل ہوگئے مقداد کہتے ہین کہ اُسوقت وہ لعین مجھسے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ تو اس گھوڑے پر کیونکر قتال کرتا ہے وحال آنکہ وہ تین ٹانگ کا ہے تب مینے باعث اپنی شفقت کے اپنے گھوڑے پر یعنے مجھسے اپنے گھوڑے پر بڑی شفقت تھی تو مینے سر جھکالیا تاکہ گھوڑے کے پاؤن کو دیکھون ناگاہ اوسنے ایک ضربت تلوار کی بڑے زور سے لگائی کہ میرا خود دو سر پیچ کاٹ کر میرے سر تک اثر زخم کا پہونچا اور اُسنے جانا کہ مین قتل کرچکا تب اوسنے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری تاآنکہ مقداد ہوشیار ہوے اور اُسکا پیچھا کیا اور اُسنے اپنے اُسی گھوڑے کو جھکاکر متقدم ہوا ہے تیز کرکے چلا اور اوسکے اصحاب نے اوسکو اپنے حلقہ مین کر لیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جسوقت مردم فریقین اس قتال شدید مین مشغول تھے کہ ناگاہ امیر خالد بن الولید مع اپنے امرا ہمراہی کے داخل ہوئے اوسوقت ندائے تہلیل و تکبیر کا نعرہ و شور پڑگیا اور صلوۃ و سلام کا اوپر خیر الانام کے اعلان ہوا اور قوم کے آگے آگے امیر خالد یہ اشعار رجز مین پڑھتے آتے تھے **شعر** رعی اللّٰہُ صَبًّا لِّلْقَا جَاءَ یَسْرَعُ + وَصَبًّ عَلَی الفُرسَانِ بِالخَطِّ یَقْرَعُ وَسَرَّ بَاعَ لِلّٰہِ المُھَیْمِنِ نَفْسَہٗ + وَکَانَ اِلَی الْھَیْجَاءِ بِالْاَمْرِ اَطْوَعُ + فَوَیْلُکَ یَا بَطْلُوسُ مِنْ سَیْفِ خَالِدٍ اِذَا اشْتَدَّ الْھَیْجَاءُ وَالْحَرْبُ یَرْفَعُ + فَلَا رَحِمَ الرَّحْمٰنُ بَطْلُوسَ کَافِرًا + وَالْعَنَہٗ مِنْ کُلِّ قَوْمٍ وَّ مَجْمَعٍ فَاِنْ قَدَّرَ الْمَوْلٰی سَاُخْرِبُ دَارَہٗ + وَاَتْرُکُھَا مِنْ بَعْدِہٖ وَھِیَ تَلْقَعُ + بِحَدِّ یَمَانٍ اِذَا مَا جَذَبْتُہٗ نَحْنُ لَہٗ کُلُّ الْعِدَاۃِ وَتَخْضَعُ + یعنے چرایا ہو خدانے ان گھوڑون کو آب و علف پرورش کی ہو اس گلہ ہوائے حرب کہ وہ بھریع السیر نگرم روہین اور عطاپاشی کی ہے خدانے ان شہسوارون پر کہ وہ بہرہ وری و زور مندی سے نیک فال ہین یا یہ کہ عطاپاشی کی ہو ان شہسوارون پر بہرہ مندی و زوروری سے کہ وہ

مقابلہ با بطلوس

قولہ جھکاکر متقدم ہوا یعنے وہ گھوڑا جسکو دانی بیقداد نے ہو پر بھیجا تھا ۱۲

کہ وہ لشکر جنگ میں حال و بعطاء بہتری اس پر ڈالتے ہیں اور دشمن انکی تحقیر کرتے ہیں اور جو شخص اپنا مال مار
کر اپنی جانثاری کرتا ہے واسطے رضاء خدای نعیم کے تو جنگ کیطرف جاتے اور ارادہ جنگ ہونے میں
ٹرا مطیع امر ہوتا ہے پس ای لطلوس تیری بلاکی ہر سبب خالد سے جس وقت کہ ہنگامہ جنگ گرم اور معرکہ حرب برپا ہو
اور جب اور تم کر ے لطلوس کا ہر برابر اور ہر ایک قوم و ہر جماعت کیجانب سے اسکو لعنت کرے یعنے امت کرادے
پھر اگر خدا نے مجکو مقدور دیا اور اسپر قدرت دی تو عنقریب اسکو خانہ خراب کرونگا بعد ازاں اُسکے خاندان کو ایسا
چھوڑونگا کہ وہ کوہ وبال اور ویرانہ پڑا رہیگا اور باعث تیری تیغ یمانی کے جسمیں اوسکو میان سے کھینچونگا
تو اُسکے سامنے نالہ و فریاد کرینگے بس دشمن اور الحاح و زاری کرینگے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازاں
خالد نے اور اوسکے اصحاب نے کمال شدید مقابلہ کیا اور لطلوس نے بھی سخت قتال کی کہ اُسنے اور اُسکے اصحاب نے
بہت سے لوگوں کو قتل کیا اور بہت مردان کارکو زمیں پر ڈالا پھر اسوقت امراء لشکر اسلام اور اصحاب رایات حملہ آور
ہوئے اور باہم بات جنگ قریب اہل امر کے جنگ عظیم برپا ہوگیا پھر خالد نے لطلوس پر حملہ کیا اور اسپر حملہ کیا اور جب
وہ میسرہ کیطرف جاتا تھا تو خالد اودھر دوڑ مارتے تھے اور میسرہ سے میمنہ پر اسکو بھگا لیجاتے تھے پھر اوسی
دار و گیر میں درمیان صفوں کے اسکو گھیر کر اسیر دار کیا مگر وہ چالاکی کرکے درمیان سے نکل بھاگا اور اپنے لشکر میں
گھس گیا کہ اُسکے اصحاب نے اسے حلقے میں کر لیا اسوقت امرار لشکر اسلام تو اُس قوم میں تلوار چلنے لگی اور خالد نے
لطلوس کا تعاقب کیا تب اُسنے اپنا گھوڑا طرف باب قلعہ کے بھگایا اور اندر گھس گیا اور اُسکی قوم بھی اوسکے پیچھے بھاگی
جاتی تھی یہاں تک کہ وہ بھی سب دروازہ تنگ جا ہو گئے اور مسلمانوں نے بھی پیچھا کیا اور پھاٹک پر بڑی لڑائی ہوئی
کہ رومیوں میں سے تقریبا چار ہزار آدمی قتل ہوتے اور باقی اندرون قلعہ گھس گئے اور پھاٹک مضبوط بند کر لیا اور
قفل لگا دیا اور بالائی اسوار اپنے فصیلوں پر چڑھ گئے تب اہل اسلام وہاں سے پھرے اور رومیاں معرور سے پانسو کس
گرفتار کر لائے اور انکو سامنے امیر خالد کے پیش کیا اور آئیں بڑے بڑے بطریق تھے آخرانپر عرض اسلام کیا گیا یعنے
انکو اسلام کیطرف دعوت طلب کیا مگر جب اُنھوں نے انکار کیا تو انکی گردنیں ماری گئیں بعد ازاں مسلمانوں نے
اپنے قتلی کا تجسس جو کیا تو وہ سب دوصد ہشتاد مرد شہید ہوے تھے اور **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حال تو
اہل اسلام کا تھا اور اودھر لطلوس سخت ہم و غم میں مبتلا ہوا اور اسقدر اسکو قلق و صدمہ ہوا کہ شرح بیان سے باہر ہے
آخر اُسنے دوبارہ جمع کرنے لطریقوں کے حکم کیا پھر جب وہ سب مجتمع ہوے تو اُسنے اُنکے سامنے امر عرب اور اونکے معرکہ
حرب کی شکایت پیش کی اور کہا اب تمھارے نزدیک رای صواب کیا ہے اون لوگوں نے جواب دیا کہم سب آپکے حضور
میں حاضر ہیں جس وقت آپ ہمکو قتل کریں تو ہم بالاے فصیل سے اُنکے ساتھ قتال کریں اُسنے کہا اسمیں تمکو ایک امر کی
تدبیر بتا دوں اور وہ تدبیر آزمودہ کاران و عارفان حرب کی ہے بعد ازاں اُسنے برای اجتماع مردم خاص و عام کے

استقلال واستقرار بڑی ہے امرو ونکا استقلال ہو تا ہے پنجا دس بری سخت لڑائی لڑا اور اوسی ہنگامہ جاؤنگا نہ پرسے
شخص کے نہین دیکھا اور جاتے جب ابوجہل نے یہ حال دیکھا کہنے لگا یہ آوازہ او انکا جلوت خروج نہین کرتے
مگر از روئے عضب کہ یہ واسطے حمایت دین تیرے اور تیری بزرگون کی ہے اور اندیشہ ہوا ابوجہل کو کہ
شاید ابو لہب مسلمان ہو جاوے پس ابولہب کلام ابوجہل سن کر خاموش ہو رہا مگر نہ خود گیا نہ کسی اور کو اپنی
طرف سے بھیجا اور ابو لہب کو خروج سے کوئی امر مانع نہ تھا مگر یہ کہ وہ خواب عاتکہ سے خوف زدہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا
کہ خواب عاتکہ کا ہاتھ پکڑنے والا ہے یعنی یقینی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اُسنے بجائے خود عاص بن ہشام بن المغیرہ کو
بھیجا تھا کیونکہ عاص اُسکا قرضدار تھا لہذا ابولہب نے اُس سے کہدیا کہ تو میری طرف سے جا کہ زر قرضہ
میرا تیرے لئے معاوضہ ہے چنانچہ عاص اُسکی طرف سے روانہ ہوا راوی کہتے ہین عتبہ و شیبہ نے اپنی
زرہ وغیرہ ساز حرب کو باہر نکالا تو اُن دونون کی طرف عداس نے دیکھا کہ وہ دونون درستی اپنی
زرہون اور تیاری آلات حرب کی کرتے تھے تو پوچھا کہ تم دونون کا کیا ارادہ ہے اُنھون نے کہا
کیا تو نے اُس شخص کو نہین دیکھا یعنی اُسکو نہین جانتا جسکی طرف ہمنے تجکو انگور اپنی زمین طائف کا دیکر بھیجا تھا
عداس نے کہا ہان مین اُنکو جانتا ہون تب وہ دونون بولے کہ ہم خروج کرتے ہین تا اُس سے مقابلہ کرین یہ
سن کے عداس رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم دونون نہ جاؤ کہ بخدا وہ البتہ رسول خدا ہے مگر اُن دونون نے
نہ مانا اور خروج کیا اور عداس بھی اُن دونون کے ہمراہ گیا اور اُنھین کے ساتھ بدر مین مارا گیا۔

ذکر عزم قریش کا واسطے خروج بدر کے و ہر آنا منع و حمل پر خلاف کا

راوی کہتے ہین کہ قریش جمع ہو کر پاس ہبل بت کے گئے اور واسطے خروج کے تفاؤل بالازلام کرنے لگے
(مترجم کہتا ہے کہ استقسام بالازلام عمل تیرون کا ہوتا ہے کہ اُسپر کچھ نقش کر کے اُس سے بطور قرعہ
و استخارہ کے تفاؤل کرتے ہین) چنانچہ امیہ بن خلف نے بھی عمل بطلب حکم یا منع کے کیا تو تیر منع خروج کا
برآمد ہوا تب سب نے قیام و اقامت پر اجماع و اتفاق کیا مگر ابوجہل نے باصرار تمام اُنکو آمادہ
خروج کیا اور کہا نہ ہم تفاؤل کرینگے اور نہ اپنے قافلے سے تخلف کرینگے اور جب زمعہ بن الاسود
مکے سے نکل کر روانہ ہوا اور ذی طوی مین پہونچا تو اپنا تیر ترکش سے کھینچ کر اُس سے تفاؤل کیا تو تیر
مانع خروج کا نکلا تب غیظ و غصے مین آکر دوسری بار اعادہ اُس فال کا کیا پس مثل اول کے نکلا اُسوقت
زمعہ نے اُس تیر کو توڑ ڈالا اور کہنے لگا مثل آج کی مین نے ایسا تیر کاذب نہین دیکھا اور وہ ایسی حالت مین تھا
کہ اُسکے پاس سہیل بن عمر کا گذر ہوا تو کہنے لگا اے ابو حکیمہ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ مین تجکو خشمناک پاتا ہون

سے کوئی خبر برباد ہلاکی بستر میں مال مرہم ڈالتے ہیں اور دشمن انکے تسخر کرتے ہیں اور جو شخص اپنی ماں باپ
کے ہے جیسا کہ تو کتاب ... ای خدائی نمونہ دیکھا تھا عدے گی ترتیب لیا یا مادہ جنگ ہوسے میں
اور ایک روایت میں واقدی نے سعید سے روایت کی ہے کہ ابو سفیان بن حرب نے حکم
کہدیا تھا کہ جب تو قریش کے پاس پہونچے تو انسے کہدیا کہ استقسام بالازلام یعنی عمل فال تیروں کا
اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے انہوں نے ابی بکر
بن سلیمان بن ابی حثمہ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حکیم بن حزام سے سنا وہ کہتا تھا کہ میں نے
کبھی ایسا کسی سفر کا قصد نہیں کیا کہ وہ مجھسے اس سفر بدر سے زیادہ ناگوار ہوا ہو اور کسی سمت کے جانے میں
کبھی مجھے ایسا اضطراب پیدا نہیں ہوا جیسا بدر کے جانے میں قتل اور خروج میرے تئیں انکسار ظاہر ہوا
بعد ازاں وہ کہتا ہے کہ پھر ضمضم آیا اور کہتے مردم صیحہ و فریاد کرنے لگا تب میں نے تفاؤل تیروں کا کیا
ہر بار وہی نکلتا تھا جو مجھکو ناگوار تھا بعد ازاں میں اپنے ارادے پر نکلا یہانتک کہ جب لوگ مرالظہران
تک پہونچے تو وہاں ابن الحنظلیہ نے چند اونٹوں کو نحر کیا ناگاہ انمیں سے ایک دست نحر کیا ہوا بھاگا اور
جان کنی یعنی ہنوز وہ ذبح نہیں ہوا تھا پس وہ تمام لشکر میں بھاگتا پھرا یہانتک کہ لشکر کے خیموں میں سے
ایسا کوئی خیمہ باقی نہ بچا جسمیں اسکا خون نہ پہونچا ہو چنانچہ یہ میری فال بدشگونی ظاہر ہوئی بعد ازاں میں
نے قصد باز رہنے اور پھر آنے کا کیا بعد ازاں میں ابن الحنظلیہ کی شامت و بدبختی کو یاد کرتا تھا اور یاد
دلاتا تھا مگر وہ مجھے نہیں چھوڑتا تھا آخر میں اپنے سامنے چلا پس حکیم کہتا تھا کہ جسوقت ہم ثنیۃ البیضا میں پہنچے
(اور ثنیۃ البیضا یعنی سپید ٹیلہ کہ مدینہ سے آتے ہوئے فتح کو جاتے ملتا ہے) ناگاہ میں نے دیکھا کہ
عداس اس ثنیہ پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ چلے جاتے تھے جب دونوں بیٹے ربیعہ کے یعنی عتبہ و شیبہ پاس
عداس کے پہونچے (اور وہ دونوں اسکے آقا اور ... تھے) چنانچہ عداس سے دوڑکر ان دونوں کے
پاؤں رکاب میں پکڑ لئے یعنی انکی رکابیں پکڑ لیں اور کہنے لگا میرے ماں باپ تم دونوں پر فدا ہوں
واللہ وہ شخص رسول اللہ ہے تم دونوں نہیں جانتے ہو مگر ہانکے جاتے ہو طرف اپنی قتل گاہوں کے اور
وہ یہ کہتا تھا اور اسکی دونوں آنکھوں سے آنسو انکے رخساروں پر جاری تھا حکیم کہتا ہے کہ میں نے وہاں بھی ارادہ کیا
کہ پھر آؤں مگر چار و ناچار آگے چلا اور جسوقت عتبہ و شیبہ چلے گئے اور عداس اس ٹیلے پر بیٹھا تھا تو اسکے پاس
گذر عاص بن منبہ بن الحجاج کا ہوا اسنے وہاں توقف کرکے عداس سے پوچھا تو کیوں روتا ہے اسنے کہا میں
روتا ہوں اسلئے کہ میرے دونوں آقا اور سردار اور اہل وادی یعنی سردار اہل حرم یار کی اپنی قتل گاہوں کی طرف

ملال و استقرار بڑی جوانمردی کا استقلال تھا چر لطالوس بڑی سخت لڑائی لڑا اور اوسی ہنگامہ مین یہ کہنے لگا
شخص کہتے ہین دیکھو وہ اور تباہ وہ جسنے کل کے روز ہمارا صلیب لیا ہو یہ آواز اوسکی جب فضل بن عباس نے
کی طرف کیا اور اوسکے مقابلے پر آکر کہنے لگے ہان وہ مین ہون جسنے ہی اوسکو لیا ہو اور مین ہی تیرا
مدیون و مدعا علیہ ہون اور مین تم سبکو ہلاک کرنے والا اور تمھارے صلیبونکو چھین لینے والا ہون بن پیغمبر
اللہ ہون صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ سنتے ہی لطالوس نے اونپر حملہ کیا جسطرح شیر اپنے شکار پر جھپٹتا ہو اور
اون پر تیرے ہی تو تلاش مین تھا بعد ازان اوسنے تنہا اونپر وار کیا پھر اون دونون مین ایسی تلوار چلی کہ لوگون نے
طالوں ایام مین بحالت شب کی ہی بار اون دونونکی کبھی ندیکھی تھی اور فضل نے بھی اوس سے ایسا کچھ دیکھا کہ اپنی تمام
عمر مین نہ دیکھا غرضکہ وہ دونون اسی معرکہ آرائی و زور آزمائی مین یہانتک مشغول رہے کہ بعض شب گذر گئی اور
امرائے اکابر اسلام اوسکی قوم و جماعت کے ساتھ پیچ کرد فر یعنے حملہ کرنے و بھگا دینے مین اور ضرب و برید یعنے
وار کرنے و وار خالی دینے مین مشغول تھے اور اوسوقت استقلال فضل کا استقلال جوانمردی کا تھا آخر فضل نے اوس
لعین خدا کو ایک ضربت بڑے زور کی ماری مگر اوسنے اپنے سر پر لی اور تلوار فضل کی ٹوٹ گئی اوسوقت لطالوس کی
زور بڑھ آئی اسنے جانا کہ مین انکو گرفتار کر لونگا ناگاہ دو سوار جرار آگے بڑہ آئے اور ان دونون کے پیچھے ایک غول
سوارونکا تھا پھر ان لوگون نے آنکر رومیون پر ہجوم کیا اتفاقاً ان سوارون کے غول مین خولہ دختر ازور خواہر
ضرار بن الازور بھی تھین اونھون نے روم کے دو سوارون پر حملہ کیا اور انکو زخمی کرکے زمین پر ڈال دیا اور
انکے بڑے بڑے دلاورون اور شہسوارون کو مجروح کیا آخر اوسکو رومیون نے گھیر لیا اوسوقت وہی دونون شہسواران
اسلام جنکے پیچھے غول سوارونکا تھا خولہ کے پاس آپہونچے وہ عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن جعفر تھے رضی اللہ عنہم
اور اونکے پیچھے ابان بن عثمان بن عفان بھی تھے رضی اللہ عنہ تب انھین تینون نے ام ابان یعنے خولہ کو اوس نرغے
سے چھوڑا یا پھر ان لوگون نے لطالوس کی طرف باگ پھیری مگر وہ اپنے پیچھے مڑکر رومیونکے غول مین ہو رہا اور بسبب
تاریکی پھر ایہانتک کہ اندرون شہر داخل ہو گیا اور رومی بالائے اسوار یعنے فصیل حصار سے سرگرم کارزار تھے اور
حال امیر خالد کا یہ تھا کہ وہ کبھی تو حملہ کرتے اور مارتے ہوئے باب جبل پر جاتے تھے اور کبھی باب توما پر اور کبھی باب فندیس پر
پہونچتے تھے اور اسوقت غانم بن عیاض الاشعری باب جبل پر تھے کہ اپنی ہتھیار لگا کر اوس قوم کے مقابلے پر کھڑے اور
اونکے ساتھ دیگر امرا بھی تھے مثل مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و شرجیل و مسلم بن عقیل و زیاد و عبد اللہ
بن العباس و عمر بن ابی ذئب و عبد الرحمن بن ابی ہریرہ و مسیب و حارث بن مسلم و زید بن الحارث و ابوذر الغفاری و
محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم پھر یہ سب اوسی باب کی طرف جدھر معرکہ تھا پھر پڑے اور آگے امیر اور پیچھے قوم بصدائے تکبیر
نعرہ کرتے تھے اوسدم ایک بطریق عظیم جسکا نام ابوجنا تھا دس ہزار سوار سے نکل آیا اور اوسنے قتال شدید برپا کیا ناگاہ

رومیوں نے عبداللہ بن عبادہ بن الصامت پر ریلہ کیا اسکے بعد عبداللہ نے بڑے زور کی جنگ آزمائی کی
بات سو کسی نے ایک ایسا پتھر گرایا کہ عبداللہ بن عبادہ اوس سے شہید ہوئے رحمۃ اللہ علیہ پاس اس کی لڑائی
امیر عامر سو تیرہ دوسو امرا و سوار کام آئے رحمہم اللہ اور رومیوں میں ہزار آدمی مارے گئے اور حسوف اور
دیگر امرا اوس یوم پر حملہ آور ہوئے تو اس بالائی حصار سے پتھروں کی بڑی مار اور تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی مگر یہ بہادر
سینہ سپر تھے یہاں تک کہ لوگ اونکو مارتے ہوئے باب تک ہٹا لے گئے اور اونمیں مختلط ہو گئے اور ادھر سے پھر
اوس وقت حصار والے رومیوں کو اندیشہ ہوا کہ ہمارے سرداروں اور تیروں سے ہمارے لوگ ہلاک ہو جاوینگے سو انھوں نے
باب روک لیے اور دروازے والے رومیوں میں سے ایک بطریق عظیم مارے گئے اور اسیطرح ادھر خالد بالاتفاق
سرگرم قتال تھے اوسی عرصہ میں ضرار بن الازور آگے بڑھے اور حال آنکا یہ کہ وہ خون میں ڈوبے تھے اور زخمی
جیسے اونٹ کی کلیجی اونکے جسم بدن پر ہے تھے یہ حال دیکھکر خالد نے کہا اے ضرار تمہارا یہ کیا حال ہو گیا
کہا اے ابو سلیمان میں تمکو خبر دیتا ہوں اس بات کی کہ آج کی شب میں ایکسو ساٹھ دشمن کو قتل کیا ہے اور بڑی قوم
جسقدر کام آئے ہیں اونکا شمار معلوم نہیں ہے اور میں نے آن دشمنوں کو ایسا روک دیا ہے کہ اب وہ باب جبل سے نکلنے نہ
پاتے ہیں اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ رات اوس آفت کی تھی کہ لوگوں نے ایسی رات کبھی نہ دیکھی اور ایسا ہوا کہ
باتفاق ابو اصحاب کے ریلہ کرکے داخل باب میں داخل ہو گئے اور لوگ اونکے پیچھے تلے ہو گئے وہاں بڑے دھوم کی
لڑی اور اوس باب سے آگے ایک اور دروازہ تھا سو درمیان دونوں دروازوں کے دشمنوں کو بند کرکے ایک جماعت
اونسے اندر قتل کی پھر اوس باب کے برج پر چڑھ گئے اور سر پاس وہ آدمی تھے اونکو بھی قتل کیا غرض اوسی رات کو دو
ہزار آدمی رومی مارے گئے اور ادھر باب شرقی پر زبیر بن العوام و عقبہ بن عامر و عبداللہ بن ابی بکر صدیق و سعد و
دیگر امرا تھے ان لوگوں نے اوس باب پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی لڑے اوسجگہ ایکسو بیس مرد سوا کے سواروں کے کام آئے
اور باب توما پر امیر خالد تھے اور ادھر بطلوس اسی طرح کثیر سے کھلا تھا اور طرفین میں قتال شدید ہوئی کہ مسلمانوں
میں سے دو صد ہشتاد مردم کام آئے اور وہ مقام مشہد معروف کہلاتا ہے غرض وہ اشقیا اندرون قلعہ گھس گئے اور دروازہ بند
حصار پر مستعد پیکار رہے یہ اول فتح بصرا تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ سلسلہ رواۃ کے الی آخرہ یہ روایت
کی ہے کہ خالد نے بعد اس جنگ و فتح اول کے چار مہینے وہاں اقامت کی کہ قتال کرتے تھے اونکو گھیرتے تھے پھر جب
اہل اسلام طول مکث و درنگ سے تنگ ہوئے اور گھبرا کے یوسف خالد کے پاس آئے اور درباره جنگ مشورہ کیا آخر
اونکو اذن جنگ دیا اور پاس قتال لڑا اس میں حملہ چھ سو سوار شہید ہوئے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پھر جس وقت
صحابہ نے خالد سے رخصت جنگ طلب کی تو وہ منع کرتے پھر صبح کو انہوں نے وہ سخت مقابلہ کیا کہ ویسا کبھی دیکھنے میں
نہیں آیا الا آخر اہل بصرا پر حصار دشوار ہو گیا تب اون لوگوں نے بطلوس بادشاہ سے کہا کہ اتو ہمکو یہ بات سکھا کہ

ی یہ سنکے لطلوس نے انکو نہایش کی اور تسلی دی کہ صبر و استقامت رکھو کیا عجب ہی کہ دین

ہو ذی دینز الیسا ہوا کہ باشندگان بھنسا پر حصار و محاصرہ بہت دشوار گزرا تو مردمان بازاری و عوام نصاری

اوس ... پیسے گئے جو الکسہ باب تو ما کا تھا اور اوس لطبریق کا نام بھی تو ما تھا پھر ان سب نے اس سے بیان کیا کہ اب تو

یہ حصار ہم پر بہت شاق و دشوار ہو گیا ہے سو ہم اپنا سارا مال تمکو دیتے ہین تم ہمارے لیے دروازہ کھولدو کہ ہم نکل جاوین

اور عرب سے امان مانگے چنانچہ تو ما لبطریق نے اونسے اس بات کو قبول کیا اور راتکو اونکے لیے باب الستر کھولکر باہر کر دیا

اور وہ سب دو سو تجار بلد تھے آخر یہ لوگ باب الستر یعنے اوس خفیہ راس سے نکلے جو بطور مینارہ سرنگ کی جانب جبل نکلی تھی

مگر انھون نے مسلمانونکے واسطے عوض امان کی پانچ مرد ٹھہرائی اور اس معاوضہ پر باہم معاہدہ کیا اور مسلمانون نے

ن لوگون کے نام لکھ لیے تب وہ سب واپس شہر کو پھرے اتفاقاً جسوقت ان لوگون نے بطریق تو ما سے سازش کی

ٹلے تھے اوسوقت اوسکا پسر عم تو ما کا جسکا نام دریما تھا وہ بھی حاضر تھا اوسنے یہ حال دیکھکر لبطلوس بادشاہ سے جا کر

کی تب لبطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام ھرقیائیل تھا ہزار بطریق ہمراہ کر کے اس باب پر جسکے کھولدینگا

بدیا کہ کمینگاہ مین چھپے بیٹھے رہو اور ان لوگون کی حیلہ سازی کی خبر میرے پاس لاؤ چنانچہ یہ اشقیا قریب باب

تے اور متفرق ہو کر ٹہلتے رہے ناگاہ جب یہ سب مردوم ذمی مسلمانون کے پاس سے پھر کر قریب دروازہ آئے تو بطریقون نے

انکو بیمانکر دروازہ کھول دیا جب یہ اندر داخل ہوئے تو ان سب نے جھپٹکر پکڑ لیا اور قید کیا اور کھینچتے ہوے لبطلوس

بادشاہ کے پاس لیگئے پھر جب اوسنے اونکو دیکھا تو بڑے زجر و قہر سے پیش آیا اور اسنے تازیانے کوڑے منگائے اور آخر

نے عمود و ستون ہا کہ آہنی زمین مین گڑوائے اور اوسمین اون سبکو بندھوا کر بڑی سختی سے پٹوایا اور انکا تمام مال و اسباب

لوا دیا بعد ازان بنا بر اظہار بطریق تو ما کے حکم کیا جب وہ حاضر لایا گیا تو اوسکو اور اوسکے اعوان و اصحاب کو بالائے

بار پر چڑھوایا اور وہان سولی گڑوالی اور بعد ایک شبانہ روز کے اون سبکو دار پر کھنچوا دیا اور اون سبکے مردار

بران مسلمانون کو دکھلایا اوسوقت امیر عیاض نے امیر خالد سے کہا دیکھو یہ لوگ ہماری ذمی ہین جنکو لبطلوس نے قتل کیا

ا رحمۃ اللہ علیہ نے کہا واما خلیفہ بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ہرگاہ مسلمانونکے لیے قلق عظیم و صدمہ شدید تھا

انھون نے عمرو بن عاص حاکم مصر کو نامہ لکھا اوسمین یہ درج کیا مَا سَبَبُ انْقِطَاعِ کُتُبِکَ عَنِّی وَاَنَا سَخِنُ

عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَعَلٰی خَالِدٍ وَمَنْ مَّعَہٗ وَاعْلَمْ اَنَّکَ لَا تُرْسِلُ اِلَّا بِالْفَتْحِ وَالْغَنَائِمِ وَاِنِ احْتَاجَ

اِلٰی نَجْدَۃٍ فَاَرْسِلْ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ فَقَدْ کَاتَبْتُہٗ بِاَنْ یُّرْسِلَ لَہٗ جُنُوْدًا مِّنَ الشَّامِ

السَّلَامُ یعنے کیا سبب ہے کہ تمھارے خطوط ہماری طرفسے منقطع ہین درحال آنکہ مین واسطے جمیع مسلمین

خالد کے بہت قلق و اندوہ مین ہون اور تمکو واضح ہو کہ تم ہمیشہ میرے لیے فتوح و غنائم بھیجا کرتے ہو

فتح عظیم و اخری بطلوس

مائج ہوا تھا صاحب خارج نے یہ حال دیکھا تو وہ بانے پھر آیا اور خالد سے بیان کیا یہ سنکے خالد خود اوسکے ساتھ گئے
اوس مقام کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئے بعد ازان امراء لشکر اسلام کے پاس جا کر اونسے یہ ماجرا بیان کیا اور کہا
مین سے سو مرد ایسے چاہتا ہون جو راہ خدا مین سر بازو جان نثار ہون وہ میرے ہمراہ چلین اور ایک گروہ دلاور
مقابل باب مستعد رہین کہ جسوقت ہم پھاٹک کھول دیوین تو فورًا ہمارے پاس پہونچ جاوین یہ سنتے ہی سو
دلاور ابرار قوم سے آمادہ ہو گئے اونمین عبد اللہ بن عمر و عبد الرحمن بن ابی بکر و زید بن ثابت و عقبہ بن عامر و
فضیل و زیاد بن ابی سفیان اور اوسکا بھائی عمار و مسیب بن نجبہ اور اوسکا بھائی اور مقداد بن اسود و رافع
بن العقیلی و مثل ان اکابر کے جنکے ذکر اسما مین بہ اندیشہ طول مقال کے اقتصار کیا اور خالد نے ترتیب صف جنگ
عبد اللہ بن جعفر و زبیر بن العوام اور اونکے بیٹے عبد اللہ کو اور فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و ضرار بن الازور
اور انکے دیگر امراء کو محاذی باب کے مامور کیا اور خالد مع اون سو بہادرون کے تا غروب آفتاب بجاے خود
رہے اور بعد غروب اوس شرب ترنگ تک پہونچے اور اوس بدررو کے اندر پانی مین گھسے اور اون ہر ایک کے
پاس ایک ایک چادر اور ایک ایک اپنی سپر تلوار تھی و بس اور آگے آگے امیر خالد تھے اور جو جو کوئی اوس نہری سے
نکلتا وہ سر اودھر سے اپنی تلوار اور سپر اپنے ہمراہی کو تھما دیتا تھا جب آپ نکلجاتا تھا تو پھر اوس سے اپنی سپر تلوار
لیتا یہان تک کہ ہشتاد مرد اوس راستے سے پار اندر وار نکل گئے اور بست نفر اونمین سے باز رہے اسلیے کہ اوس
مین اونکی گنجایش نہوئی اور اوسکی راہ اونکے بدن پر تنگ ہو گئی تب بحالت حسرت و افسوس کے پھر آئے کہ
فتح سے محروم رہے اور وہان وہ سب امراء جب تھوڑی سی رات گئی تو زیر دیوار چھپ رہے اور پھاٹک سے
زور کرنے لگے مگر اوسکو اندر سے مستحکم پایا تب قلابہ و قفل توڑکر اندرونی پھاٹک کھول کر دہلیز والے رومیون کو
کہ اسی آدمی وہان تعنات تھے اور وہ سب اوسوقت مخمور و متوالے تھے اون سب کو ذبح کیا و بالاے سور یعنے
فصیل اور فصیلون پر چڑھ گئے اور ایک جماعت نے کنجیان لیکر بیرونی پھاٹک بھی کھول دیا پھر سب نے رومیون پر زد کیا
اور جماعت کو بالاے برج مع بطریق برج کے قتل کیا اور نعرۂ تہلیل و تکبیر کا اور اعلان صلوٰۃ و سلام کا اور لشکر نزدیک کے
اودھر باہر والے مسلمان اوسیطرح جواب تہلیل و تکبیر کا دیتے ہوئے اندرون باب داخل ہو گئے اور بازار
مین پھیل گئے اور ایک جماعت دلیران شجاعت شعار بطرف قصر شاہی کے دوڑے پھر جسوقت بطلوس نے یہ احوال دیکھا کہ
مسلمانون نے اودھر فتح پائی اور ابواب قلعہ پر تسلط کر لیا تو رومال اپنے گلے میں باندھ کر محل سے نکل اور الامان الامان
پکارا اور اسیطرح ایک طائفہ بطریقون کا بھی الغیاث الغیاث چلاتے تھے مگر خالد نے انکار کیا کہ ان لوگون کی نسبت تو
امان دیے گئے اور بطلوس کو اسیر کر لیا اور اوس سے کہا کہ ای بندۂ شیطان تیرے لیے میرے پاس امان نہین ہے ہان مگر
یہ مین کہ تو اسلام لا وے و بعد ازان بطریقون میں سے جو جو بڑے سرکش تھے اونکے سر تن سے اوتار دیے اور جملہ

رافع بن [illegible]

فتح عظیم و حاضری بطلوس

باری رائی یہ ہے کہ ہم ایک منجنیق بناوین (مترجم کہتا ہے کہ منجنیق یہ وہ آلہ ہے کہ جس سے سنگ اندازی ہوتی ہے اور وہ کلان ہوتا ہے وہ آلہ ثقیل ہوتا ہے کہ اوس سے کوئی بھاری چیز بالائے حصار پہونچا سکتے ہین)
اور تھیلے بنوائے جاوین اور اونمین پنبہ بھرا جاوے اور ہر ایک اپنی تلوار سپر لیکر ایک ایک روئی کے تھیلے مین
گھس رہے اور جب رات کو دربان و نگہبان سو جاوین اوسوقت یہ تھیلے بوسیلہ منجنیق کے ایک ایک کرکے بالائے حصار
ڈال دیے جاوین پھر باب فتح باب منوط بجناب اللہ اور اسیطرح سے تم قصر شمع کے تئین مثل مصر مین اور دیرنحاس کو
فتح کر چکے ہو اور ہمنے اوسکو ہمراہی مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا تھا چنانچہ یہ تدبیر سنکے سائر مسلمین نے پسند کیا
پھر جب صبح ہوئی تو لکریان کاٹین اور منجنیق بنائی اور اوسکے رسن دراز تیار کیا اور تھیلے مہیا کرکے پنبہ سے پر کیا اور
ہر ایک تھیلے مین ایک ایک مرد لاور مع تلوار و سپر گھس رہا اور رات ہونے تک متوقف رہے و دیگر صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم بعد ازنصب منجنیق کے ایک ایک گوشے مین پنہان ہو رہے اور جب اون تھیلونکو ایک ایک کرکے
پھینکنا شروع کیا تو وہ سب بالائے شور فصیل و سطح برج پر جا گرے اور اون تھیلون مین ابو مسعود البدری تھے اور
عبد الرزاق اور اونکے اصحاب تھے پھر جب یہ لوگ دیوار قلعہ پر پہونچگئے تو برج کے نیچے اوترنے لگے ناگاہ اوسکا
دروازہ بند تھا اور یہ مردم نگہبان سب سوتے تھے تب یہ لوگ دہلیز مین درمیان دو دروازہ جسکی راہ منتہی طرف قصر کے تھی
مضبوط بند تھے اور وہ لوگ جو پڑے سوتے تھے اون سبکو بکبیر قتل کیا اور اونکا جو سردار تھا اوسکے زیر بالین سے
کنجیان دستیاب ہوئین اونکو لیکر فوراً دروازے کھولنے لگے اتفاقاً دوسرا دروازہ جسکی راہ منتہی طرف قصر کے تھی
وہ پتھرون سے سد و بند کیا ہوا تھا تب مسلمانون نے چارہ گری پتھر اوکھیڑنے کی کرکے ایک ایک پتھر
اوکھاڑ پھینکا اور وہ دروازہ بھی کھول دیا اور یہ سب کام معیت خداوند عز وجل سے بکمتر از ایک ساعت
سرانجام ہوا و بعد ازان برج پر چڑھے اوسکو بھی کھول دیا اور ایک جماعت کو قتل کیا اور ایک جماعت جو بیدار
و ہوشیار ہوگئی تو اونکو روکے رہے اور خائف ہوئے کہ مبادہ دروازہ ہمسے چھین لیوین اور درمیان ہمارے
اور دروازہ کے حائل ہو جاوین اور وہ دروازہ شہر پناہ کا یعنے بیرونی دروازہ تھا اوسوقت رومیون نے
غل و شور مچایا یہ صدا سنکر بطلیوس بھی بیدار و ہوشیار ہوکر اور ہتھیار لگا کر فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہوا
اور اور دس صحابہ بھی فی الفور گھوڑون پر سوار ہوکر داخل باب ہوئے اور بطلیوس مع بطریقون کے اپنے قصر سے نکلا
اور رومیون نے باب کی طرف نرغہ کیا اوس روز اول جو مسلمانون مین قتل ہوئے وہ عبد الرزاق و عنان بن مازن و کعب
بن مالک السلمی تھے کہ یہ لوگ اندرون باب شہید ہوئے راوی رح نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہے قیس بن مازن الحمیری
نے بواسطہ عبادہ بن سالم السکاسکی کے ابو مسعود البدری سے کہ وہ اول اون لوگون مین ہین جنھون نے دروازہ کھولا تھا
اور یہ احوال اس صفت سے نہین ہے اور راوی رح نے کہا مجھے خبر دی سالم بن حامد نے بواسطہ ابی عبد اللہ و ابی عمر الانصاری کے

ہر گاہ کہ جلیعا فونگا مین اسکو جامہ ای مرگ اور شیر ہے یعنی اگر مین اوسکو آب دم شمشیر نہ پلاؤنگا تو مین نہ زندہ رہون
یعنے میری زیست اوسیدن کو ہو اور اپنی آرزو کو نہ پہونچون دلیداران ذوالکلاع الحمیری آگے آئے اوسکون نے بھی اشعار
فخریہ پڑھے اِنِّی لَمِنْ حِمْیَرِ العَالُوْنَ فِی النَّسَبِ + اَهْلُ الثَّنَا وَالوَفَا وَالجُوْدِ وَالحَسَبِ + اُسْدٌ غَضَنْفَرٌ سُوَادُ
مَجَاحِجَةٌ + تَرَدِّی الکُمَاتِ غَدَاةً فِی الحَرْبِ بِالقَضَبِ + الحَرْبُ عَادَتُنَا وَالطَّعْنُ هِمَّتُنَا + وَذُو الکَلَاعِ اَنَا
العَلِیُّ الرُّتَبِ + تَبَّتْ یَدُ الرُّوْمِ مَا عَمِلُوا اِنَّ لَنَا صَوَارِمًا تَفْرِی الاَعْضَاءَ وَالعَصَبَ یعنے ہم آئینہ مین قبیلہ حمیر سے ہون جو عالی
نسب ہین اور اہل ثنا یعنی سزاوار ستایش ہین اور اہل وفا و سخا اور صاحب حسب ہین شیران غضنفر ہین سرداران
سیہ دل بر ترہین ہم بہگا دینگے بڑے دلیرونکو کل کے روز جنگ اپنی تلوار سے جنگ ہماری شرست ہین اور تیغ زنی
نیزہ بازی ہماری ہمت ہے اور مین ذوالکلاع ہون عالی رتبہ ہون قطع ہون ہاتھ روم کے یعنے وہ ہلاک ہوین
ہون نے نجانا کہ ہمارے لیے یعنے ہماری وہ تیغ ہے جو کاٹتی ہے اعضا اور اعصاب کو بعد ازان زبیر بن عوام
نکلے تو وہ بھی یہ ابیات پرشکایات پڑہنے لگے یَا بَطْلُوْسُ یَا کَلْبَ اللَّعِیْنَا + وَیَا نَسْلَ الطُّغَاةِ الاَرْذَلِیْنَ +
اَتَاكَ حُمَاةُ دِیْنِ اللهِ حَقًّا + وَاَوْلَادُ الجِیَادِ الخَیِّرِیْنَا + خِیَارُ النَّاسِ نَسْلُ بَنِی نِزَارٍ +
اِلَی الاَعَادِی قَاطِعِیْنَا + اِذَا اشْتَبَكَ العَجَاجُ بِیَوْمٍ تَرَاهُمْ + یَجُوْلُوْنَ کَالسِّبَاعِ الضَّارِیِیْنَ +
فَهُمْ جِیَادٌ قَطُّ لَا یَهُوْتُ + وَلَا تَذِلُّ مُلْقَاهُ حَزِیْنَا + وَلَیْسَ تَرٰی سِوٰی مِقْدَامِ قَوْمٍ +
اِلَی الحَرْبِ صِنْدِیْدًا اَمِیْنَا + یعنے اے بطلوس اے سگ لعین اور اے نسل طاغیان ارذال
بل نیان تیرے پاس آیا ہے وہ شخص جو حمایت کنندہ دین حق کا ہے یعنے مراد نفس خود اور وہ اولاد خوبان نہاد
و نیکو نژادان برگزیدگان ہے بہترین مردم نسل بنی نزار ہین از روی کرامت و شرافت کے درمیان دشمنان خانہ
زکے جسوقت گرد اوڑیگی اونکے چلنے کے ساتھ تو اونکو تو دیکھیگا کہ وہ سب گرد تیرے مانند درندگان وٹ رہے
لے ہونگے اور اونمین کوئی بودا اور نامرد ہرگز نہین ہے جو بدحواس اور نہ اونمین کوئی ذلیل و خوار ہے کہ تو انکو حزین
ہوکے زمین پر پڑا دیکھیگا اور نہین ممکن ہے کہ تو اونکو سوائے پیشوائے قوم کے دیکھے یعنے تو سوائے اسکے نہ دیکھےگا کہ وہ
قوم ہین مستعد جنگ ہین اور صنادید و سادات امین ہین و بعد و آگے عبدالرحمن بن ابی بکر داخل ہو کر یہ اشعار
پڑہنے لگے اَتَیْنَا البُهْتَاءُ بِکُلِّ قَوْمٍ + شَدِیْدِ العَزْمِ فِی یَوْمِ النِّزَالِ + وَجَیْشٌ فَاقَ فِی الاٰفَاقِ عُلْیًا +
لِاَعْدَاءِ البَتُوْلِ اللّٰهِ حَقًّا + یعنے ہم بعنا مین آئے بہ جمعیت تمام اکابر کے کہ وہ سب شدید العزم و سخت رزم ہین روز
نبرد و لشکر ہے کہ فائق ہین آفاق مین از روی غلبہ کے دشمنون پر تا ملول و بہرادر جولانی کرینگے الخ مین اور بعد ازان عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب
یہ رجز پڑہنے لگے اَلْیَوْمَ طَابَ الطَّعْنُ فِی اللِّئَامِ + وَالضَّرْبُ فِی الاَعْنَاقِ بِالحُسَامِ + وَالنَّصْرُ لِلْاِسْلَامِ بِاهْتِمَامٍ + وَلَمْ اَزَلْ عَنْ سَادَةٍ اَحَامِی
مَانِعُ الفَارِسِ اللَّهَامِ وَمَرْضٌ لِلْاَعْدَاءِ یعنی آجکے روز لعینونپر ہمار نیزہ زنی اچھی ہے اور دشمنوں کی گردنونپر ہماری تلوارونکی مار ہے مین نصرت کرتا ہون

اِنس اور دشمن مین ہماری لشکر الگ ہو لے پایہ کہ بہنسا مین ہمارے لیے عزا و مصیبت ہوئی کہ ہمارے بہت سے لشکر تباہ ہوئے
دروازہ اوسکا نہین کہلا یعنی تین سال تک فتح نہین ہوئی آٹھ ہزار ہمارے لشکر کا شمار تھا اور اونمین سے ہر ایک جوانمرد ہشتاد
دلیر تیغ دستی رکھتا تھا چنانچہ فتح نہوئی مگر یہ کہ فوج ہماری ہلکین تین ہزار شمار مین باقی رہ گئی کہ وہ بالائے زمین روان یعنی زندہ تھے
سرزمین صلیبیہ یعنی ملک عرب مالک نصاری مین مثل بلد و قلعہ بہنسا کے اور کوئی ایسی جگہ نہین دیکھی اور نہ بیان کا سا لشکر دیکھا
بلدہ دیوارہای شہر پناہ یعنی فصیلون پر چھپے ہوئے دواد وش کرتے تھے اور پھر کوئی روز مثل جنگ بہنسا کی نہین گذرا کیونکہ
ان بطلوس سا شیر وسط لشکر مین گھس جاتا ہوا تھا اور اوسکے پاس لشکر اسقدر تھا کہ شمار اوسکے لشکر کا ہشتاد ہزار تھا کہ وہ سب
راستہ بسلاح تھے اور ہم اوس پر ہشتاد بار غلبہ و حملہ کیا اور ہر بار وہ اونکی طرف سے ہمسے خروج کرتا تھا اور دھوکا دیتا تھا یعنی مکر و فاتل
یعنی جنگ کشتی کرتا تھا فیصفح یعنی وہ کنارہ کر جاتا تھا اور نکلجاتا تھا فنصفح یعنی ہم اوسکو دفع کر دیتے تھے اور تین مرتبہ ہمنے باب
بہنسا کو فتح کر لیا اور ہر مرتبہ اہل بہنسا مثل موم کیطرف پھر جاتے تھے اور پہلو تہی کر جاتے تھے ہماری تیغ ہندی آہن دالیسی بازیگری
فتح بہنسا کو کہ ہمارے ہاتھ تھک گئے کیونکہ ہم روم کو ذبح و قتل کرتے تھے اونکی تیس ہزار کو ہماری تلواروں نے فنا کیا اور کلیجی ہمارے
رات شمشیر و حرارت جنگ سے ایسے آگ ہو گئے تھے کہ اس سے اور آگ سا کا تی جاوے یہان تک کہ ہمنے اونکے کشتون سے دشت پاٹ دیے
در یا بھر دیے تھے کہ درندہ گاو صحرا اونکی گوشت کہانے کہاتے سیر و آسودہ ہو کر مستی سے بیکار رہتے تھے اور اونکے تیس ہزار باقیماندہ
پا ہو کر متفرق و پراگندہ ہو گئے اور بیس ہزار اونمین سے مجروح ہو گئے تھے پھر اونمین سے بعض مر گئے اور بعض طاغی و سرتاب ہوئے اور انمین سے
قوم واسطے موالی و اصحاب کے موجب راحت و آسایش ہوئی ہمنے انکی خدمتگذاری مین آئی اور اونکے بطلوس بادشاہ کو ہمنے اسی روز
بکیا دہر آئندہ اس لشکر کا مقدم اینس اور سبسے غالب تر تھا چنانچہ ہمنے فوراً اوسپر بجایکدستی تمام حملہ کیا یہانتک کہ اوسکو زمین پر ڈالا
وہ پڑا ہوا تھا کہ اوسپر گانے والیان نوحہ کرتی تھین اور عجلت کی مین نے اپنی جانب سے اوسکا سر کاٹنے مین ایک ضربت کہ وہ اس
سے دو ٹکڑے ہو گیا زمین پر پڑا ہوا اور خون مین لوٹتا ہوا اور ڈھیر ہو گیا وہ ضربت شمشیر ابن الولید سے ٹکڑے ٹکڑے زمین پر افتادہ
سنگریزہ کی طرح اوسپر تمام حوادث گذر گئے اور وہ مغز سر سے باہر نکلا ہوا پڑا تھا اور جبکہ بطلوس بادشاہ اونکا مارا گیا تو وہ
اسکے اس گلہ غنم و گوسپند کے ہو گئے جسکا شبان چرواہا غائب ہو جاتا ہے یعنی بطلوس کے مارے جانے سے جمعیت اونکی
پراگندہ ہو گئی اور حال یہ تھا کہ بطلوس بحر مواج حرب مین متلفل یعنی تشنہ جنگ یا مفلقل یعنی شور انداز تھا چنانچہ سر
بات ہماری قوم کی اس سے مرج و فخر کرتے ہوئے تیرے پس کیا ہی دشمن تھا خدا کا اور تھا وہ ایسا شہسوار کہ فائق تھا
لشکر عظیم پر اور غالب تھا اور حال یہ ہے کہ اسکے مارے جانے سے دل ہمارے فرحناک و ترنم سرا ہوئے اور قسم ہے زندگانی کی
دل اس فتح و ظفر سے فرحت اندوز ہین چنانچہ بہنسا مین بعد اوسکی فتح کے ہمنے ایک مہینا قیام کیا بنا بر بنا و تعمیر
بعد ازان طرف سرزمین صعید کے ہم بہت جلد روانہ ہوئے بکیفیت دو ہزار سواران صحابہ نیزہ دار کے بہنسا سے
ہمنے اوسکو فتح کر لیا دس مہینے مین بعد ازان وہ ناپدید ہو گیا یعنی مسمار ہو گیا اور ہمارے ساتھ تیس مرد

عبد الرحیم اللخمی و ابو حذیفہ الیمانی و ابو سلمۃ الثقفی و ابو زیاد الیربوعی و ابو سلیمان الدارانی و ابن ابی دجانہ الانصاری
و العلا الحضرمی و ابو کلثوم الخزاعی و ابن مسعود الثقفی و ہاشم بن نوفل القرشی و عمارہ بن عبد الدار الزہری و
مالک بن الحارث و ابو سراقۃ الجہنی اور باقی سب مردم مختلط تھے اور تمار ونکے بازار مین بیس مرد جو شہید ہوئے
وہین دفن کیے گئے اور صابون بازار مین جماعت کثیر کا مشہد و مدفن ہوا اور قریب بازار عطارونکے ایک جا
ان چالیس قبرین ہی ہین اور قریب بحر یوسفی متصل دیوار شہر پناہ کے ایک انبوہ کثیر دفن ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین
اور راوی نے کہا کہ جسوقت اہل اسلام اپنے شہیدون کے دفن سے فارغ ہوئے تو قصر ہاے بطلوس پہ چڑھ گئے
مکانات بطارقہ و محلات ارباب دولت و خانہائے نواب سلطنت مین در آئے تو اونمین ظروف طلائی و
نقرئی اس قدر پائے جو تعداد و شمار سے باہر ہے اور متاع زیور و نعت زر تار و دریاے شاہوار و جواہر آبدار اور
التہاے نشینہ و بساطہای حریر و مسند ہاے دیبا و سادہاے قاقم و سنجاب بحساب دستیاب ہوئی اور بہت سے
آدمی جو اشتردان پر سوار قریب باب السر یعنی خفیہ دروازہ پر لڑتے تھے تو اون نجرون پر خرجیون مین مال بھی لدا تھا
اور اہل اسلام اون ردمیون پر غالب آکر اشتران محمولہ مال چھین لیا تھا اتفاقاً ایک خورجی مین دو جانب دو
مسند دیکھے تھے اون دونون مین سنگریزہائے معدنی یعنے اقسام جواہر بھرے تھے چنانچہ مسلمانون مین سے ایک
شخص نے وہ دونون مسند و نمون جواہر کو بیت المال سے چھ ہزار دینار پر خرید لیا اور اوسکو اپنی خاطر خواہ لاکے دیا
مل کیا اور بساط یعنے مسند بطلوس جو غنیمت مین لی تھی اور وہ مثل بساط کسری کے تھی کہ تار پود اوسکا حریر
و زر تار سے تھا اور اوسکے دو دامن مین ڈر و الماس ٹکے تھے تو اوسکو شامل مال خمس کرکے روانہ مدینہ کیا چنانچہ
وہ بساط حصہ علی بن ابی طالب علیہ السلام مین بمعاوضہ بیست ہزار دینار کے آئی یعنے جس سے اونکو اسقدر قیمت
ملی اور غازیان لشکر و مجاہدان مظفر غنایم کثیرہ و اصناف ظروف طلائی و نقرئی و دیگر اشیاء بیش بہا سے متمتع ہوئے
اور راوی رحمتہ اللہ نے بواسطہ عون بن عبیدہ کے عبد الحمید بن ابی امیہ سے روایت کی ہے اونھون نے کہا کہ بعد
فتح بہنسا جب مسلمانون نے قصر ہائے بارگاہ و کنیسہائے عبادتگاہ کو منہدم کر ڈالا اور کوٹھی کھولکر خزانہ بطلوس
کا اور جو کچھ اونمین سونا چاندی وغیرہ اشیاے گران بہا موجود تھا سب نکال لیا اور اوسمین کوئی شئے کیسے نہ
چھوڑی و بعد ازان خالد نے اموال غنیمت درمیان مسلمانون کے تقسیم کرنا شروع کیا چنانچہ سوارونکے حصہ مین
دس دس ہزار مثقال سونا اور ہزار ہزار ادقیہ چاندی اور قسم لباس و پوشاک وغیرہ سے اسقدر دیا کہ بیان سے
افزون ہے اور جب امیر خالد رضی اللہ عنہ کنیسہ کلان مین داخل ہوئے اور اوسمین تصویرین اور
قندیلین سونے چاندی کی اور پردے حریر زربافتہ اور استادے زرینہ اور ایسی بہت سی چیزین دیکھین
تو سب تعجب و حیرت مین آئے اور خالد نے یہ آیت پڑھی ما اتخذ اللہ من ولد لا ید یعنے حق تعالی نے کسیکو اپنی

حصہ سواران غنیمت

بساط حصہ علی بن ابی طالب علیہ السلام بیست ہزار دینار

حصہ سواران ... دس ہزار مثقال

کہ چھوڑا اور مجھے ہمراہ لیے ہوئے دولتسرا مین تشریف لیگئے اور وہ خانہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا تھا پھر
پاس بلالیا مینے دیکھا کہ اوس گھر مین ایک فرش ادیم یعنی کھال کا جسمین لیف یعنی چھال خرمے کی بھری تھی بچھا تھا
اور ایک صوف بھرا ہوا لگا تھا اور ایک کمل اوڑھنے کا رکھا تھا اور حضرت رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم سے فرمایا
یہان کچھ کھانیکی چیز ہے کچھ ہے اونھون نے کہا اور تو کچھ نہین مگر لین حامض موجود ہے یعنی دودہ پھاڑا ہوا
یا دوغ ترش تب کہا یہ میرے لیے ہے مگر میرے پاس مہمان آیا ہے چنانچہ ام کلثوم نے ایک کاسہ مسکہ اور کچھ
اور روٹیان فطیری غیر خمیری ایک کنیز سے منگا کر بھیجدیا اور مینے اوسمین سے کچھ کھایا اور باقی اپنے ہمراہیونکے لیے بھیجا پھر مینے
پاس کا احوال بیان کرنا شروع کیا اور حضرت رضی اللہ عنہ یہ ماجرا سنتے ہوئے کبھی تو قتل مسلمین اور رام ارلشکر پر روتے تھے
بلاوس کے حال عذر و ہزیمت پر ہنستے تھے وبعدازان ہم مسجد مین آئے تو مردم بانبوہ کثیر ہمارے پاس دوڑتے ہوئے
مجھے اور اپنے اپنے اہالی و اقارب کا احوال پوچھنے لگے مینے اون لوگون کا جو قتل ہوئے تھے بیان کرنا شروع کیا اور وہ
شور شیون تمام روتے تھے اور مدینے مین ہر محلّہ سے آواز بکا و فغان کی بلند تھی اور لوگ پاس علی و عقیل و بنی ہاشم
اکر اونکے قتلے کا پرسا دیتے تھے اور ہملوگ مدینے مین سات روز مقیم رہے وبعدازان ہم نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا بنام
کے لیکر پھر کیطرف روانہ ہوئے اور اس نامے مین خالد کو حکم کیا تھا کہ اب تم بلد صعید پر عزم کرو راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
یہ ماجرا تو اِن لوگونکا اور یہان کا یون تھا اور ادھر خالد رضی اللہ عنہ نے فتح سے بعد بکیاہ و جمیع قبائل سے ایک جماعت
کی سرزمین بھنسا مین چھوڑکر خود بادہ ہزار سوار سرحد صعید کیطرف عازم ہوئے اور وہ صحابہ جو بھنسا مین
رہ گئے تھے وہ اِن قبائل سے تھے بنی ہاشم و بنی المطلب و بنی مخزوم و بنی عبدالدار و بنی زہرا و بنی نزار و بنی جہینہ
و بنی غفار و قبیلہ اوس و قبیلہ خزرج و قبیلہ مذحج و قبیلہ فہر و قبیلہ طی و قبیلہ خزاعہ اور اِن لوگون پر اور شہر بھنسا
کے حدود پر مسلم بن عقیل امیر مقرر ہوئے تھے اور اِن سب مسلمانون نے اپنے مکانونکے لیے حاطہ گھیر لیا تھا اور
مین بازارین اور مسجدین بنائی تھین اور اکثر صحابہ بجانب بحر یوسفی کے سکونت پذیر تھے اور بحر سے بطرف غربی ایک
علیحدہ چھوڑ دیا تھا تاکہ دواب اونکے ادھر سے بحر کو آیا جایا کرین چنانچہ مسلم بن عقیل وہان کے والی ممالک رہے
زمانہ خلافت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پھر اوسی زمانہ مین بعد آنکے والی وہانکے محمد بن جعفر بن ابی طالب
ہوئے اور مسلم وہان سے چلے آئے اور اپنی بعض اولاد و برادران سے وہین چھوڑ آئے تھے اور خود ہمیشہ
رہے یہانتک کہ وہ بعہد خلافت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کوفے مین شہید ہوئے اور محمد بن جعفر
خلافت علی علیہ السلام وہان قائم تھے اور بعد اونکے حاکم وہان کے علی بن عبداللہ بن العباس
یہ وہ وہین قائم رہے اور بعد اونکے بزمان عبدالعزیز بن مروان الاموی کے طاہر بن عبداللہ
بھنسا مین قریش و اشراف جیتہ غربیہ مین رہتے تھے اوسکو حارۃ الاشراف کہتے

الاطیاب

زیبائی و علو زبانی نہین ہی بلکہ اسکے تمام واقعات صحاح روایات و ثقات رواۃ سے باسناد
منقول ہین اور ملت اسلام مین لائق اعتماد و قابل قبول ہین چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے
بیشنا مین بعد حمد کے نعم کے ذکر کی ہی کہ مین نے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدہ
تھا اور مین نے انہین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے ہین اور وہ پسندیدہ علما
تیح اور راویان محدثین سے جو ارباب سیر ہین اور راوئیہ سماع کلام پر سبیل و ورکی ہی کہ ایک دوسرے
ت کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک واثق مین منسلک ہین اور سماعت قرأت
ہی مگر برای صاحب بصیرت و علما و ملوک و سلاطین کے کہ انھین لوگون کے لیے شایان و مخصوص
نانہ کی نظر اور کشادگی خاطر ہے اور بیشتر اس سے کسی نے اہل سیر و تواریخ مین سے ایسی کتاب
ہی کیونکہ اسمین بہت سے امثال و آثار ہین اور بہت سے عجائب اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین
رخین سے اور اسمین لذت و فرحت ہے واسطے مستمعین کے انتہی اور واضح ہو کہ قبل اس سے
الرسول کا ترجمہ مغازی الصادقہ ہو چکا ہے اور اس نام مین سال تاریخ ہی چنانچہ اوسی اہل کتا
جزا رین سے کتاب فتوح العجم ہے جسکا یہ ترجمہ بنام غزوہ عرب مشتمل بر تاریخ سال ۱۲۹۰ہجری
نام پذیر ہوا ہے افاد اللہ بہ الکاتبین و القارین و السامعین و نفع بہ الطالبین
والمشترین و صلی اللہ علی محمد سید النبیین و آلہ الطیبین و صحبہ اجمعین آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

سنہ کہ یہ مجموعہ واقدی کامل اردو جسکا حصہ اول مغازی الصادقہ موسوم بہ ترجمہ اردو
الرسول ہے اور حصہ دوم فتوح الشام و حصہ سوم فتوح المصر و حصہ چہارم
عرب ترجمہ فتوح العجم ہے بکمال خوشخطی بعد خوش اسلوبی مطبع منشی نولکشور واقع
بسر پرستی عالیجناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب بہادر گو دام اقبالہ مالک مطبع بار سوم بماہ دسمبر
۱۸۹۵ء طبع ہو کر مطبوع طبائع خاص و عام ہوا

قطعہ تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگوان دال صاحب عقل تخلص عافاہ ملازم مطبع ہذا

م یہ واقدی کا خوب مجموعہ	کہ جسمین منصب و شہرت و عزّ و ایستیغیر	اگر ہو فکر تاریخ سبھی کی تجھے عاقل	تو لکہ فی الفور لوح ان پہ تاریخ عجائب گر ۱۸۹۵ء

نفعنا اللہ بہ و سائر الاحباب و صلی اللہ علی محمد و آلہ و صحبہ الاطیاب